رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے۔)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۳؎) طلباء سے ۲؎)

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱	لاہور یکشنبہ مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۶ صفر سنہ ۱۳۳۲ ہجری	نمبر ۴۷

تازہ برقی پیغامات

ممالکِ خارجہ کے تار

ہندیان جنوبی افریقہ۔ (پریٹوریا۔ یکم جنوری) مزدوروں کی کانفرنس نے اتفاق رائے سے پابندی معاہدہ کے سسٹم کے خلاف ریزولیوشن پاس کیا ہے اور اس حکم کو بھی مذموم بتایا ہے جس کے رو سے پولیس اور فوج کو ہندوستانیوں کو کام کیلئے مجبور کرنیکی غرض سے مامور کیا گیا ہے۔ کانفرنس کے خیال میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی آبادی نا قابل تکلیف دہ رہیگی۔ اور اس لئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ انکو معقول معاوضہ دیکر ہندوستان واپس کر دے۔

اسلحہ کی تجارت۔ (لنڈن یکم جنوری) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مسقط میں تجارت اسلحہ کے متعلق انگلستان اور فرانس کے مابین آیندہ چند روز تک عہد نامہ کی تکمیل ہونے والی ہے۔ اور کہ خصوصیت سے اس معاوضہ کا ذکر کیا گیا۔ جو فرنچ فرموں کو مسقط میں تجارت اسلحہ کی تنسیخ کی بابت دیا جائیگا۔

جنگ طرابلس۔ تہارو کا واقعہ طرابلس میں عربوں اور اطالیوں کی جنگ میں مؤخر الذکر فریق کے سترہ آدمی مارے گئے۔ جن میں ایک افسر بھی تھا۔ اور اسی آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں دیسی بھی تھے۔ عربوں کو پسپا کر دیا گیا۔

قتل کا الزام۔ (لنڈن ۳۱ دسمبر) پادری شمٹ جو امریکہ میں ایک خادمہ کو قتل کرنے کے الزام میں گرفتار ہوا تھا۔ اس کی دیوانگی پر جوری نے ۳ گھنٹے تک غور کیا۔ مگر ممبران جوری باہم متفق نہ ہونے کی وجہ سے آخرش رخصت کر دیئے گئے۔

انگلستان و جاپان کا اتحاد (ٹوکیو ۳۱ دسمبر) پارلیمنٹ کی افتتاحی تقریر میں شہنشاہ جاپان نے کہا کہ انگلستان سے اتحاد یوماً فیوماً مضبوط ہوتا جاتا ہے۔

سٹیمروں کا تصادم۔ رپورٹ سعید کا تار ہے کہ ڈچ سٹیمر سمارندا جو بٹاویہ سے راٹرڈم جا رہا تھا۔ برٹش سٹیمر متھیرن سے جو لورپول سے کلکتہ آرہا تھا گذشتہ شب رودبار میں ٹکرا گیا۔ تصادم سے دونوں کو نقصان پہنچا۔

برازیل میں ربڑ۔ ایوان برازیل کی مالی کمیٹی نے کفایت شعاری کے لحاظ سے گورنمنٹ کی طرف سے ربڑ کے معائنہ کے انتظام کی موقوفی کی تجویز کی ہے۔

نائیجریا کا الحاق۔ (لنڈن ۳۰ دسمبر) لنڈن گزٹ میں شمالی و جنوبی نائیجریا کے الحاق اور وہاں ایک کونسل قائم کئے جانیکا اعلان ہو گیا ہے کونسل مذکور مختلف سرکاری ممبروں کے علاوہ سات یورپین غیر سرکاری ممبروں پر مشتمل ہوگی۔ مؤخر الذکر میں سے تین کو ایوان ہائے تجارت و معادن اور کو گورنر نامزد کریگا۔ گورنر کونسل کے جن ریزولیوشن کو مناسب سمجھیگا نافذ کریگا۔

مونٹریل میں آتشزدگی۔ (مونٹریل ۳۰ دسمبر) قحط آب کی وجہ سے پہلے ہی سے خوف کیا جاتا تھا کہ خدانخواستہ کہیں آگ نہ لگ جائے گو بد قسمتی سے ایسا ہی ہوا۔ آگ لگ گئی جو آناً فاناً ایک مکان سے دوسرے مکانوں تک پھیلتی گئی بڑی مشکلوں سے آگ فرو کیگئی۔ تاہم بیس عمارتیں جل گئیں۔ دس لاکھ ڈالر نقصان کا تخمینہ کیا جاتا ہے۔

جہاز چکنا چور۔ (پنڈنی ۳۰ دسمبر) سیمر سمان محفوظ ہے ایک جاپانی تارپیڈو سے ٹکرایا امید ہے کہ وہ بچ نکلیگا۔

مُسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ آگرہ میں

بروز دوشنبہ ۱۲ بجے صبح محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پنڈال میں ایک عظیم الشان جلسہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مقیم انگلستان کے اسلامی مشن کی اعانت کی غرض سے منعقد ہوا ہر صوبہ کے معزز اصحاب اس جلسہ میں شامل تھے۔ اور تمام جلسہ گاہ سامعین سے پُر تھی آنریبل خواجہ عبد الرؤف صاحب نے کرسی صدارت کو مزین کیا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس لاہور نے مختصر الفاظ میں جلسہ کے انعقاد کی غرض بیان کی اور حاضرین کو اشاعت اسلام کے اہم فرض میں حصہ لینے کی طرف بہت زور سے توجہ دلائی۔

بعدہٗ جناب مولانا مولوی ابو الکلام صاحب آزاد نے ایک پُرجوش تقریر اس موضوع کی اہمیت پر نہایت عالمانہ پیرایہ اور پُر تاثیر الفاظ میں بیان فرمائی اور انہوں نے اخلاص اور پوری ہمت کے ساتھ اس امر پر زور دیا کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد مالی اور معنوی رنگ میں کی جاوے اور فرمایا ایسے وقت میں جبکہ خواجہ صاحب موصوف نے اپنے سرمایہ سے اس اعلےٰ درجہ کے کام کو کامیابی تک پہنچا دیا ہو۔ اور اپنی جلیل القدر قربانی کی مثال سے ہزار ہا دلوں کو متوجہ بھی کر لیا ہو۔ تو ہندوستان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا جا رہیگا۔ اگر اہل وطن و ملت نے اس وقت ان کی مدد دل کھول کر نہ کی۔

ان کی تقریر دل پذیر تو عین سامعین کے قلوب کا نقشہ ہی تھی اس لئے تمام حاضرین نے ان کی تجویز کو پسند کیا۔ اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے مصمم ارادہ کر لیا ان کے بعد جناب مولانا مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحانی نے نہایت قابلیت کے ساتھ ایک موثر تقریر فرمائی اور اشاعت اسلام کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے فی الحقیقت ایمان اذعان خلوص اور دیانت کی کمی ہے۔ نہ کہ کسی اور چیز کی اس اہم کام کے لئے اخلاص اور عملی رنگ از بس ضروری ہے چنانچہ خواجہ صاحب کے ایک بیج کے خط کے جواب میں میں نے لکھا کہ آپ میں جو اخلاص اور روحانیت ہے اگر اس کے ہوتے ہوتے آپ کا علم و فضل آپ کے ساتھ شامل نہ بھی ہوتا تو بھی آپ یقیناً اشاعت اسلام کے کام کامیاب ہونگے۔ آپ دعا اور توجہ الی اللہ سے زیادہ کام لیتے رہیں۔ اس کے ضمن میں مولانا موصوف نے اس امر پر زور دیا کہ ایک مستقل اشاعت اسلام فنڈ قائم کیا جاوے اور ہر سال ایک اسلامی مذہبی کانفرنس منعقد ہوا کرے جو اشاعت اسلام کے مقدس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرتی رہے۔ اس تقریب پر ایک ترکی معزز بزرگ موجود تھے جن کا نام نامی سید محمد توفیق بے ہے اور وہ وجیہہ جوان ہونے کے علاوہ اخلاق میں جوش و ہمت میں طاقت و جاہت میں ترکی قوم کا نمونہ ہیں لجنہ انجمن ترقی و اتحاد کے مخلص اور سرکردہ ممبران میں سے ہیں۔ انہوں نے ایک نہایت ہی مہذب اور معنی خیز تقریر زبان فارسی میں فرمائی جس میں خواجہ کمال الدین صاحب کی ہمت اور اخلاص اور قربانی کا ذکر کر کے ان کی بلند پایہ خدمات کا اعتراف کیا اور لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ کے جھنڈے کے نیچے آنے پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور اس اہم اور ضروری کام پر نہ صرف زور دیا بلکہ فرمایا کہ میں سلطنت عالیہ عثمانیہ میں یہاں سے بذریعہ تحریر اور وہاں واپس جا کر بذریعہ تقریر و تحریر اس امر کی زور سے تحریک کرونگا۔ کہ اس بڑے کام میں خواجہ صاحب کی مدد سلطنت اور افراد سلطنت کی طرف سے ہونی چاہیئے ان تقریروں کے علاوہ ایک بڑی جوش بھری تاکیدی رنگ کی تقریر مولوی نظام الدین صاحب رئیس لگوولے کی اور فرمایا کہ من جملہ دیگر سعادات کے جو کہ آگرہ کو حاصل ہیں آج کی سعادت

بڑی تحریک ایسی ہے کہ اس کے بغیر سب کچھ نامکمل رہ جاتا ہے بعد ازاں مسٹر شوکت علی خانصاحب نے مختصر اثر بھرے الفاظ میں فرمایا کہ مسلمانوں کی ترقی سے میں مایوس نہیں ہوں بلکہ قوم کے اشتیاق اور ولولہ مذہبی سے مجھے یقین ہوتا ہے۔ کہ ہم سب کے سب اس مقدس کام میں حصہ لینگے چنانچہ انہوں نے ذیل کا ریزولیوشن اس امید پر پیش کیا۔

مسلمانوں کا یہ عظیم الشان جلسہ جس میں ہر صوبہ کے معززین موجود ہیں ایک کمیٹی اس غرض سے منتخب کرتا ہے تاکہ انگلستان میں اشاعت اسلام کی موجودہ تحریک کے لئے مالی اور معنوی امداد فراہم کرے اور پنجاب میں جو کمیٹی "بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ" کے نام سے بنائی جاچکی ہے مفصلہ ذیل اصحاب اس کے ممبر تصور کئے جاویں اور وہ اپنے اپنے صوبہ میں کام کریں اور حسب ضرورت ہر صوبے میں تعداد ٹرسٹیاں کو بڑھایا جاوے۔ (۱) مولانا مولوی ابو الکلام صاحب (۲) مولانا مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحانی (۳) جناب آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب [illegible] کبیر الدین صاحب [illegible] جناب مسٹر شوکت علی خانصاحب

اس ریزولیوشن کے پیش کرتے ہوئے مسٹر شوکت علی خانصاحب نے بیان فرمایا کہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کے موجودہ ممبران اور مجوزہ مربیان کی فہرست آپ صاحبان کے سامنے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پڑھکر سنائینگے۔ اس ریزولیوشن کی تائید مسٹر عبد القادر خانصاحب نے کی اور مسٹر عبد الولی آغا صاحب نے تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ صوبہ سرحدی کی طرف سے میں جان و مال سے اس کام میں مدد دینے کے لئے حاضر ہوں یہ ریزولیوشن بہت زور و شور کے ساتھ کل حاضرین مجلس کے انتہائی اتفاق کل سے بڑے نعروں کے درمیان پاس ہوا۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مفصلہ ذیل فہرست مربیان و ممبران بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ جو پنجاب میں قبل ازیں ایک بڑے جلسے میں تجویز ہوچکے ہیں۔ پڑھکر سنائی۔

مربیان۔ حضرت قبلہ مولانا مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب قادیانی (۲) مولانا ابو الفضل مولانا مولوی شبلی نعمانی صاحب (۳) جناب نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب (۴) جناب نواب عماد الملک سید حسین صاحب بلگرامی مشیر وزیر اعظم ریاست نظام

اسماء ممبران۔ (۱) جناب شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی بیرسٹرایٹ لا (۲) جناب مرزا سلطان احمد صاحب ممبر کونسل ریجنسی بہاولپور (۳) جناب نواب محمد سلیم خانصاحب رئیس شیری (۴) جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ (۵) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ (۶) جناب میاں چراغدین صاحب رئیس لاہور (۷) مولوی غلام محی الدین صاحب بی۔ اے وکیل قصور (۸) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر انگلش ویرہوس مال۔ لاہور (۹) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس آخر الذکر دو اصحاب سیکرٹریاں تصور ہوئے اور شیخ صاحب موصوف امین۔ اسماء مربیان و ممبران سابق نہایت چیرز اور اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوئے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ یہ ریزولیوشن جناب آنریبل مسٹر عبد الرؤف صاحب صدر جلسہ نے پیش کیا اور فرمایا کہ آل انڈیا مسلم ریلیجس کانفرنس قائم کی جاوے یہ تجویز بھی بالاتفاق جمیع حاضرین بڑی خوشی سے پاس ہوئی۔

تیسرا ریزولیوشن۔ یہ ریزولیوشن صاحب صدر جلسہ نے پیش کیا کہ آل انڈیا مسلم ریلیجس کانفرنس کے ممبروں کا انتخاب اور ان کے متعلق ضروری تجاویز پر عمل درآمد بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کے سپرد ہو یہ ریزولیوشن بھی اتفاق رائے سے منظور ہوا۔ اس جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب نے کھڑے ہو کر دعا فرمائی [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مؤرخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۲

تقریر امیر

(تقریر مرشدنا و مہدینا جناب حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان

خاص پیغام صلح کے لئے قلم بند کی گئی۔

(۱) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ ولو امن اھل الکتب لکان خیرا لھم منھم المومنون واکثرھم الفاسقون۔ لن یضروکم الا اذیً و ان یقاتلوکم یولوکم الادبار ثم لا ینصرون

(۲) یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا الی اخرہ۔

اختلاف ضروری ہے - دنیا میں جہاں تک میں دیکھتا ہوں اختلاف ہے اور اختلاف رہا ہے۔ اور اختلاف رہیگا۔ شکلیں۔ پگڑیاں۔ عمریں۔ آواز۔ مکانات کے نقشہ جات سب علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بیٹھے ہوئے بھی ہیں اور کھڑے بھی۔ تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی الگ الگ ہے۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ اختلاف ضروری ہے۔ پس ساری جماعت کا ایک رنگ نہیں ہوسکتا۔ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک

اختلاف کیوں ضروری ہے اختلاف نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اختلاف نہ ہو۔ تو پھر دنیا کا سلسلہ کبھی چل ہی نہیں سکتا۔ یہ اختلاف کی ہی برکتیں ہیں۔ کہ کوئی انسان کچھ کام کرتا ہے۔ اور کوئی کچھ۔ اسی اختلاف کا ہی صدقہ ہے کہ ایک پاخانہ صاف کرتا۔ تو دوسرا پیشاب گاہ۔ اور ایک اگر کپڑے کاٹتا اور سیتا ہے۔ تو دوسرا میلے کپڑے دھوتا ہے۔ کوئی وکیل ہے کوئی ڈاکٹر۔ کوئی کاشت کرتا ہے۔ تو کوئی آٹا پیتا ہے۔ پس ہمیں تو سارا جہان ہی اختلاف سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔

اختلاف تناسخ کا نتیجہ نہیں آریہ لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اختلاف کیوں ہوا ہم کہتے ہیں۔ کہ اختلاف کے بغیر تو دنیا ہی نہیں رہ سکتی یہ تو نہایت ضروری اور بابرکت چیز ہے۔ ایک آریہ مجھے ملنے آیا۔ اس نے کہا۔ کہ میں کم از کم تین گھنٹہ مباحثہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اللہ کے حضور دعا کی۔ تو میرے دل میں خدائے تعالیٰ نے ایک بات ڈالی۔ میرے پاس دو روپیہ تھے دو نو پر کوئین (ملکہ معظمہ) کی شکل تھی۔ میں نے وہ اس کے آگے پیش کئے۔ اور کہا کہ ان میں سے ایک اٹھالے یا کہدے۔ کہ میں اٹھا نہیں سکتا۔ جونہی میں نے یہ کہا۔ وہ سمجھدار تھا چپ ہوگیا۔ اور آدھ گھنٹہ تک سوچتا رہا۔ خلیفہ رجب الدین صاحب بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آخر کہا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں بھی تو بتایا جاوے۔ کہ یہ کس قسم کا مباحثہ ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ آپ نہیں سمجھے۔ اگر میں روپیہ اٹھاتا ہوں۔ تو موت آتی ہے۔ اور یہ کہہ نہیں سکتا۔ کہ میں نہیں اٹھا سکتا۔ مولوی صاحب نے تو میرے سوال کی جڑھ ماردی ہے روپیہ ایک جیسے ہیں۔ ایک کو اٹھاؤں۔ تو یہ پوچھینگے۔ کہ دوسرا کیوں نہیں اٹھایا کہنا پڑیگا۔ کہ میری مرضی۔ پس تناسخ اڑ گیا۔

غرض اختلاف تناسخ کی وجہ سے نہیں۔ اختلاف ضروری ہے۔ اور مالک نے ہماری بہتری کے لئے رکھا ہے۔

اختلاف میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے ایک دہریہ ڈاکٹر سے میری گفتگو ہوئی۔ میں نے اسے ایک دری کی طرف متوجہ کیا۔ جس کے تاگے ٹیڑھی ہیئت کے تھے۔ اور پوچھا۔ کہ کیا ان تاگوں کی فطرت میں ٹیڑھا ہونا موجود ہے۔ کہ یہ ٹیڑھے ہوئے ہیں۔ کہنے لگا۔ نہیں۔ یہ کسی ارادہ کے ماتحت ایسے کئے گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ تو پھر کیا یہ اختلاف دنیا کسی ارادہ کو نہیں چاہتا اس نے جواب دیا۔ کہ میں نے اس کے صانع کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے۔ تو نے تو اس دری کے صانع کو بھی ہرگز نہیں دیکھا۔ یہ تو چالیس سال ... بنی ہوئی ہے۔ کہنے لگا کہ اس کی نسل کے صانع کو دیکھا ہے ... نسل اور کوئی دری نہیں ہوسکتی ... دیکھ

نہ کچھ فرق ہوگا۔ آخر وہ بھاگ گیا۔ (فبھت الذی کفر) پس اختلاف کا وجود خدا کی ہستی کا شاہد ہے۔

خیالات میں بھی انسان مختلف ہیں ایک انسان کہتا ہے۔ کہ خدا ہے دوسرا کہتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ ایک اور ہے کہتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی چیز موجود ہی نہیں ہے۔ ایک دفعہ ایک اس قسم کا شخص ایک بادشاہ کے پاس آیا۔ اس نے اس پر مست ہاتھی چھوڑ دیا۔ وہ دیکھکر بھاگا اور سیڑھیوں پر چڑھ گیا۔ بادشاہ نے پوچھا۔ کہ دنیا میں کوئی چیز تو ہے نہیں۔ تو ڈرا کیوں؟ اس نے کہا۔ کہ کب۔ انکار ہی کردیا۔ حالانکہ سب نے اسے ایسا کرتے دیکھا تھا۔ خود ہی جھوٹا ہوگیا۔

ایک اور بابو صاحب اسی خیال کے تھے۔ کہنے لگے۔ کہ میں کبھی کسی دلیل سے مان نہیں سکتا۔ کہ ہم موجود ہیں اور کہ میرا مذہب ہے۔ کہ دنیا محض خیال ہے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ آپ کا دفتر کہاں ہے۔ کہنے لگا کہ کوڑی باغ میں۔ میں نے کہا کہ دفتر کس وقت جاتے ہو۔ کہنے لگا دس بجے۔ اب میں نے اسے کہا۔ کہ شاہدرہ اور کوڑی باغ آپ کے اعتقاد کے مطابق ایک ہوئے اور انارکلی اور دریائے راوی ایک اور پھر دس بجے اور چار بجے میں کوئی فرق نہیں۔ پس آپ پورے دس بجے دفتر میں کیوں چلے جاتے ہو۔ چار بجے راوی میں جاکر کیوں دفتر کا کام نہیں کرتے۔ تم تو اپنے عمل سے اپنے اعتقاد کا رد کرتے ہو۔ کہنے لگا۔ اب مجھے فرصت نہیں۔ پھر عرض کرونگا۔ یہ بات میں نے اس لئے بیان کی۔ تا دکھاؤں۔ کہ دنیا میں کس قدر اختلاف ہے۔ اور کہ اختلاف کس لئے ضروری ہے

اختلاف اعتقاد کے باوجود بھی اتفاق برکت کا موجب ہے لیکن باوجود ان تمام خلافات کے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا۔ ہمارا ایک رسہ ہے۔ **تم سب اس رسہ کو کھینچنے میں ایک ہوجاؤ۔** مدرسہ کی کھیلوں میں دو پارٹیاں رسہ کھینچتی ہیں۔ ان میں سے اگر ایک پارٹی کے ممبروں کا آپس میں اختلاف ہوجائے۔ اور ایک ادھر اور دوسرا ادھر کھینچنے لگ جاویں۔ تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کتاب کو اکٹھے ہوکر مضبوط پکڑ لو۔ اور اس رسہ کو کھینچنے میں اختلاف نہ کرو۔ پس تم اختلاف میں بھی اتفاق کرسکتے ہیں۔

اس سلطنت کو ہی دیکھ لو۔ بادشاہ اور روز سار تک کے بھی دشمن ہیں لیکن سب مل کر ایک قانون کے ماتحت کام کرتے ہیں اس کا یہ فائدہ ہے کہ دنیا بھر کی تجارت اور دنیا بھر کی عزت اور جبروت کے یہ سب مالک ہوگئے ہیں پس باوجود اختلاف کے اتحاد کا رکھنا نہایت ضروری اور بڑا بابرکت کام ہے **میں تمہیں کسی بڑے اتحاد کی طرف نہیں بلاتا۔ میرا منشا ہے۔ کہ یہ میری چند باتیں ہیں اگر تم ان لو تو اللہ تعالیٰ برکت دے گا۔**

تحدیث بالنعمت میں خدا کے ہاں عزت رکھتا ہوں۔ وہ میری دعائیں منظور کرتا ہے۔ میں تمہارے لئے دعا کرونگا۔ وہ مجھے راضی رکھنا چاہتا ہے۔ میں ایک بے نام و نشان آدمی تھا۔ اللہ نے مجھے تم پر ایک اعزاز بخشا ہے اور وہ اعزاز بھی اتحاد کے لئے ہی ہے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ لیست الملک من قریش اس حدیث کو پڑھ کر میں خیال کیا کرتا تھا۔ کہ ہم کو اب باقی کیا امید ہوسکتی ہے۔ میں نے اس کا مطلب اسی طرح ہی پڑھا بھی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ ہماری درگاہ سے کون نا امید ہوسکتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طور پر گئے۔ بکریوں کو ہانکنے والا عصا ہاتھ میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس کو پھینک دو۔ پھینکا تو اسے دیکھتے ہی بھاگے۔ اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ گھبراہیں اور اٹھالے چنانچہ وہ فرعون کے غرق کرنے اور حضرت موسیٰ کے اعزاز کی پیشین گوئی ثابت ہوا فرمایا کہ یہ سب کچھ ہی کھا جاویگا فرمایا۔ کہ قال ھی عصای اتوکؤا علیھا واھش بھا علی غنمی ولی فیھا مارب اخری۔ جناب الٰہی نے ان باتوں کو سن کر فرمایا۔ القھا یموسیٰ۔ جونہی رکھا۔ ایسا سانپ بھیانک ہوا۔ ولم یعقب۔ مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ فرمایا پکڑ لو۔ تمہارا عصا ہی ہے پھر عصا بنا دیں گے۔ میں نے دعا کی۔ مولا میں اکڑتا ہوں۔ تو مجھے بڑا بنا سکتا ہے۔ یہ ایک طرز دعا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ نکتہ پسند آگیا۔ اور ایسا پسند آیا۔ کہ پہلے انسان بنایا۔ ...

حبل اللہ کیا ہے غرض حبل اللہ کے پکڑنے میں مدرسہ کے کھیل کو دیکھو اور ایک ہوجاؤ۔ قرآن کریم کے رو سے۔ اللہ اور ملائکہ ... ہیں۔ رسولوں پر اعتراضات کرتے ہیں۔ لوگ ایک طرف زور لگا رہے ہیں۔ تم دوسری طرف زور لگاؤ۔ تاکہ جیت جاؤ۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم یاد کرو اللہ کا فضل۔ اذ کنتم اعداءً۔ تم میں تفرقہ تھا۔ اور اس لئے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر ایک آدمی آیا۔ اس کے ہاتھ پر اتفاق کرلیا۔ پھر تم اخوان بن گئے۔ پس اللہ کا شکریہ ادا کرو۔ بھائی کبھی کبھی آپس میں ناراض بھی ہو ہی جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ اگر نعمت الٰہی کی تم نے قدر نہ کی تو سخت عذاب میں گرفتار کئے جاؤگے۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہمارے دوست عذاب الٰہی کے متحمل ہوسکتے ہیں۔ یا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ پس اگر اتحاد کی قدر نہ کروگے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم عذاب دیں گے۔

اس لئے میں چند مسائل سناتا ہوں۔ جن میں تم اتفاق کرسکتے ہو۔ ان کو اپنا اصل بنالو۔

(۱) **اللہ ایک ہے۔** یہ ایک مسئلہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اپنے کامل صفات سے موصوف ہے۔ اس کے اسماء سب حسنیٰ ہیں۔ اس کے افعال میں کوئی مقام اعتراض نہیں لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ یعنی خدا کے کاموں میں کوئی عیب نہیں ہوتا۔ لوگوں کے کاموں میں ہوتا ہے۔ پس ان سے سوال کیا جائیگا۔ کہ تم نے غلطی کی۔ پس اس کے افعال اور صفات میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اس مسئلہ میں اگر تم مل سکتے ہو۔ تو بہت مخلوق تم سے مل جاویگی

(۲) **اللہ خیر محض ہے۔** دوسرا مسئلہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اللہ خیر محض ہے۔ بدی اس کی طرف منسوب نہیں ہوسکتی۔ یہی معنے والشر لیس الیک کے ہیں الخیر کلہ بیدک۔ ساری خیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ملائکہ پر ایمان۔ وہ جب خیر و برکت محض ہے تو اس کے افعال و صفات کے مظہر اول جن کا نام عربی میں ملائکہ یعنے فرشتے تھے۔ وہ بھی بہت خیر و برکت کے لوگ ہوئے۔ میں نے ملائکہ کو دیکھا ہے۔ میرے ساتھ انہوں نے سلوک بھی کئے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں۔ ملائکہ اچھے آدمیوں کے دلوں میں نیک تحریک کرتے ہیں اگر انسان فوراً اس تحریک کے مطابق عمل کرے۔ تو ملائکہ خوش ہوجاتے ہیں۔ پھر وہ اور نیکی کی تحریک کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دائرہ نیکی کے سمانے کا ختم ہوجاتا ہے۔ پھر وہ اپنے دائرہ سے باہر اور قریب کے ملائک کو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ وہ اسے اور نیکی کی تحریک کرتے ہیں۔ اسی طرح پھر بہت سے ملائکہ کے ساتھ اس کا تعلق ہوجاتا ہے اور وہ ان سے خیر و برکت حاصل کرتا ہے۔ بڑے بڑے نکتے ہیں۔ ان سے تعلق ہوجاتا ہے۔ اور پھر وہ دین و دنیا میں سکھی ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر پہلے ملک کی تحریک کی مخالفت کرے۔ تو وہ دوسرے تحریک کرنے والے کو بھی روک دیتا ہے۔ اور اس طرح انسان محروم ہوجاتا ہے۔ پہلی تحریک ایک موقعہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس موقعہ کو ہاتھ سے دیدے۔ تو محروم ہوجاتا ہے۔ اسی لئے **رسول صلعم** کی بابت بھی کھول کر بیان کردیا۔ اذا دعاکم لما یحییکم۔ رسول تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ اس لئے جب وہ تم کو بلائے۔ تو حاضر ہوجاؤ۔ اور اس کی بات مان لو۔ ذکر ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے ایک صحابی کو آواز دی۔ اس نے دیر لگائی۔ پوچھا تو کہا۔ کہ نماز پڑھتا تھا۔ فرمایا حکم جو ہے۔ جس وقت بلایا جائے اسی وقت آجاؤ۔ کیونکہ میں تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہوں۔ ورنہ اللہ اس میں روک ڈالدیگا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کہ واعلموا ان اللہ یحول بین المرء وقلبہ رسول بہت رحیم ہوتے ہیں۔

غلطیوں سے بچنے کی راہ۔ غلطیوں سے بچنے کے لئے الحمد شریف بہت پڑھا کرو۔ اور یاد رکھو کہ اس کے لئے

(۳) **قرآن شریف ہمارے لئے کافی ہے۔** جب قرآن شریف نازل ہوا۔ تو سب ملائکہ اس میں شریک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ ملائک ایک آیت کے اترتے وقت ستر ہزار فرشتے موجود تھے۔ یعنے جب کبھی کوئی آیت اتری تو سب فرشتے جو پہلے نبیوں پر اترتے رہے۔ اس وقت والے کے ساتھ شریک ہوگئے۔ ایک اور جگہ لکھا ہے لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربھم واحاط بما لدیھم واحصی کل شیء عددا جب ہم خاص کلام پہنچاتے ہیں۔ تو اردگرد پہرہ کردیتے ہیں۔ اس میں دوسرے جسکی وجہ سے ہم حضرت صاحب کے الہام تمازمیں نہیں پڑھ سکتے قرآن کی صدا ورہی ہے۔ جو شخص ایسا کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ ایسے خبر نہیں کہ قرآن کو اللہ نے اپنا فضل فرمایا۔ قرآن کی آیتیں علیم حکیم لاریب ... ہوتی ہیں۔ تا عظمت الٰہی دل میں بیٹھ جاوے۔ اور انسان کو عمل کے لئے ...

ہے - اللہ تعالٰے نے قرآن کا نام حبل رکھا ہے - پھر ایک اور دلیل فرمایا - اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتٰب یتلٰی علیہم ان فی ذٰلک لرحمۃ وذکرٰی لقوم یؤمنون - یہ کتاب جو ہم نے نازل کی کافی ہے - رحمت ہے تمام صداقتوں پر گواہی دیتی ہے - پس قرآن ہمارے لئے کافی کتاب ہے - مگر کسی بزرگ کا کیا عمدہ قول ہے - ہر چہ گیرد علتی علت شود

قرآن کو سمجھنے کے اصول | قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے یہ اصول ہیں - اگر اصول چھوڑ دو تو پھر قرآن ہاتھ نہیں آتا مثلاً

الم ترکیف میں فیل کا نام آ گیا - ان فیل والوں کے ساتھ کیا کیا گیا - یہ بھی بتا دیا - لیکن تصویر فیل والوں کی بنا کر نہ دکھا دی

پس فیل کی تصویر سمجھنے کے لئے عقل چاہیئے - پس تعامل میں فیل کا مطلب دیکھو - قرآن میں گھوڑے خچر کا ذکر ہے مزا قد قرآن سے ہی معنے بتا دے - وہ بے وقوف ہے - پھر لغت بعض زبانوں میں ہوتی ہی نہیں - پھر بعض زبانیں ہیں ایسی انکی لغت بھی بدلتی رہتی ہے - چنانچہ اردو میں ایک پیغمبر کو بھیٹھا اور دوست کو ایٹھ کہتے تھے - مگر آج پوچھو تو کوئی بھی نہیں جانتا -

پس قرآن سمجھنے کے لئے چند اصول ہیں جن کو مدنظر رکھ کر قرآن پڑھنا چاہیئے

(۱) اوّل ذریعہ دعا ہے - دعا کے سوائے قرآن سمجھ نہیں آ سکتا - لیکن دعا کے لئے پانچ شرطیں ہیں -

(۱) طیب کھانا کھاوے - استقامت اختیار کرے (۳) خدا پر بڑا بھاری بھروسہ ہو - (۴) قطع رحم نہ کیا (۵)

(۲) قرآن میں تدبر ہو - اس پر حسن اعتقاد ہو - منہ کی باتیں اچھی ہوں حسن اعمال ہو غریبی ہو بیداری ہو - مقدمہ ہو - ان سب صورتوں میں الفاف سے باہر نہ نکلے - اور اللہ کی نافرمانی بھی نہ کرے -

(۳) نوٹ بک رکھے - جو بات سمجھ میں نہ آئے - نوٹ کرے - اور خوبصورت لکھ رکھے کسی موقعہ پر بجلی کی طرح خود بخود سمجھ میں آ جاوے گی -

(۴) اللہ کی رسم کے خلاف کوئی معنے نہ کرے - اللہ کی دو کتابیں ہیں ایک پڑھنے میں آتی ہے - جیسے قرآن کریم - اور دوسری کتاب سنن اللہ ہیں - خدا کی جتنی نعمتیں ہیں - وہ ایک دوسری کی ضد ہیں - جو کچھ کان سنتے ہیں - آنکھ ان کے خلاف کبھی نہیں کرے گی - اور خزانہ آنکھ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے - اس پر کان کوئی حملہ نہیں کرتا - ہمارے احمدیوں کو خرم چاہیئے - اور اُن سے سبق حاصل کرنا چاہیئے - پھر ناک کان اور آنکھ کی اور وہ اسکی مخالفت نہیں کرتے - تینوں کے خزانوں میں ذوق اور پھر ان پر ہماری قوت لامسہ کوئی زد نہیں مارتی - ان سب صورتوں میں اختلاف موجود ہے لیکن ضد اور عناد نہیں - پس

رسول اللہ صلعم کے ماننے اور منوانے میں ایک ہو جاؤ

اس موقعہ پر بعض لوگوں نے عرض کیا - کہ حضور کی آواز ہم تک نہیں پہنچتی اسکے پہنچانے کا خاص انتظام کیا جائے - جس پر آپ نے فرمایا - کہ :-

رسول اللہ صلعم کے حضور میں تین آدمی آئے ایک آگے چلا گیا اور اس کو آپ کے قریب جگہ مل گئی - دوسرا حیا کے سبب سے وہیں بیٹھ گیا - تیسرا یہ دیکھ کر کہ سنائی تو کچھ دیتا نہیں واپس لوٹ گیا - اس پر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ مجھے ابھی وحی ہوئی ہے - کہ جو شخص قریب آ کر بیٹھ گیا - وہ اللہ تعالٰے کے مقربین میں سے ہے - اور جو حیا کر کے وہیں بیٹھ گیا - اللہ تعالٰے نے اُسکے گناہوں کو گرفت کرنے سے حیا کیا - لیکن تیسرا جس نے منہ پھیر لیا - خدا تعالٰے نے بھی اُس سے منہ پھیر لیا - اس لئے تم سب بیٹھے رہو - اس وقت خدا کا فضل نازل ہو رہا ہے - یہ اسوا تو ہے)

پس انسان کو چاہیئے - کہ قرآن کے پڑھنے میں سنن اللہ سے باہر نہ نکلے اسماء اللہ سے باہر نہ جائے - لغت سے بھی ادھر اُدھر نہ ہو - احادیث صحیحہ سے بھی علیحدہ ہو کر معنے نہ کرے - نور قلب سے کتب الٰہیہ کے متعلق اگر وحی یا الہام ہو - تو اس سے بھی باہر نہ جاوے

ہر ایک نبی نے اپنے زمانہ میں جب قوم تیار ہو چکی - تو یہی فرمایا - کہ لڑو نہیں مگر اختلاف کنندے غضب کے ہوتے ہیں - اللہ تعالٰے نے فرمایا - آدم کو میں خلیفہ بناتا ہوں - ملائکہ اعتراض کرتے ہیں - مگر ساتھ ہی حمد بھی کرتے ہیں - پہلا فساد اُنہوں نے کیا کہ آدم کو مروانا چاہا - جب ایسے بھی مخالفت کر دیتے ہیں - تو چھوٹے کیا نہ کریں گے ؟

قوم میں دشمنی کس طرح پیدا ہوتی ہے | (۱) شخصی خیالات سے - معلوم ہوتے نہیں جب بحث کرتا ہے - کہ یہ جو کچھ کہتا ہے - امر بالمعروف نہیں - آخر شخصی خیالات کا غلبہ بڑھتے بڑھتے قوم میں تفرقہ ڈال دیتا ہے - پس قوم میں تفرقہ کی جڑھ یہ شخصی خیالات ہوتے ہیں -

(۲) کبھی زبردست جماعت بنتے دیکھ کر دشمن توڑنے کا منصوبہ کرتا ہے یہ سوچ کر یہ فلاں ہمارا دوست ہے - اس کو کہا کہ ہم بھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہیں - اختلاف تو کوئی ہے نہیں - آؤ مل کر نماز پڑھ لیا کریں - فلاں رسم میں غم میں خوشی میں شریک ہو جائیں - دوسروں کو کہتا ہے - یہ بد ذات بھی بھلا کوئی احمدی ہے - یہ تو دوسروں سے تعلق رکھتا ہے - اس طرح سے انکا یہ منصوبہ چل جاتا ہے - اور لڑائی ہو جاتی ہے -

(۳) کچھ منافق بھی ہوتے ہیں - بغداد کی آخری گت کس طرح بنی تھی وہ عیار تھے - باہم انہوں نے سازش کی شیعوں کے محلہ میں گئے - خوب روئے اور پیٹے - اور کہا کہ علیؓ کا منصب صحابہ نے چھین لیا - لیکن ان کے [illegible] بصرہ میں موجود ہیں - افسوس ہے - تمہارے وزراء پر کچھ بھی نہیں کرتے - وہ تلواریں لیکر ٹوٹ پڑے - دوسری طرف جا کر کہا کہ یہ رافضی ہیں - ان کو مارتے کیوں نہیں - آخر جنگ ہوئی - پھر اور تماشہ دکھانے کے لئے حنفیوں کی مسجد میں جا نکلے - ان کو اکسایا - کہ اشعری کافر ہیں - اُن کو تم مارتے کیوں نہیں - وہاں سے اشعریوں کے ہاں گئے - اور کہا کہ تم . . . . اُن کو مارتے کیوں نہیں ؟ خوب لڑائی ہوئی - پھر کوتوال کو جا رپورٹ کی - غرض اس قسم کے خبیث بھی بیچ میں ہوتے ہیں - تم آئندہ ان سے ہوشیار رہو -

(۴) یہ نہ کہو کہ تم ہی غلطی کرتے ہو - گورنمنٹ کو بھی وحدت قومی میں مشکلات پیش آتی ہیں - بعض چھٹ بھیئے چھوٹے حاکموں کے پاس جاتے ہیں اور اُن کو خوش کرنا چاہتے ہیں - بدر اور الحق کی ضمانت کا یہی سبب ہے - یہ لوگ ہی مترجم ہوتے ہیں - ترجمہ خراب کر دیا - اور گورنمنٹ کو دھوکا دیکر غصہ دلوا دیا

(۵) بعض اور منافق طبع ہوتے ہیں - ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں اور کپتانوں کے دروازوں پر جاتے ہیں - اور جھوٹ سچ بول کر نفع اٹھاتے ہیں - بعض لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے - دھوکا کھا جاتے ہیں - میں نے بہت چشم پوشی برتی ہے - مگر یہ لوگ باز نہیں آتے - ہماری جماعت کو ان سے محتاط رہنا چاہیئے

ایک رام پور کا آدمی تھا - عیسائی ہو گیا - میرے ڈیرے پر آیا - میں نے پوچھا کس طرح عیسائی ہو گئے ہو - کہا چپلین صاحب گھر آ گئے تھے - اور انہوں نے ہماری خاطر و مدارات کی - اس لئے عیسائی ہو گیا - ہمارے ملک کا رہنے والا ایک یعقوب نام شخص تھا - وہ عیسائی ہو گیا - میں نے پوچھا - کس طرح عیسائی ہو گئے ہو - کہا میں فوج میں بگل بجانے پر نوکر تھا - کمشنر آیا - اور میں اسے دیکھ کر کھڑا ہو گیا - اس نے کہا آؤ بھائی صاحب اگرچہ تک ساتھ چلا گیا - جو کرسی اُن کے لئے رکھی تھی - انہوں نے مجھے اس پر بٹھا دیا - پھر اندر گیا پادری کے پیش ہوا - بپتسمہ لے لیا - گاڑی پر کمشنر کے ہمراہ چڑھ کر گھر آیا - اس نے میری سفارش کی - بگل کا کام چھوٹ گیا - اور پڑھانے والا اُستاد مقرر ہو گیا - اس طرح میں عیسائی ہو گیا -

(۶) مذاہب کے تعصب سے بھی تفرقہ پڑتا ہے - تعلیم ہوتی نہیں مسلمانوں پر ہی ہاتھ مارتے ہیں - عجز اور کسل اور آرام طلبی بڑھ جاتی ہے - کبھی سہل پسندی اسباب سے کام نہ لینے کا نام کسل ہے - ہمارے بہت دوست ہیں - جن میں عجز اور کسل بہت موجود ہے - پس اس کو چھوڑ دو - باتوں کے پیچھے نہ پڑو - عملی پہلو میں چست ہو جاؤ -

میری شادی ہوئی - تو میری بیوی خانہ داری کیلئے ضبط اوقات کا نقشہ بنا رہی تھی - میں نے کہا - یہ کیا ہے - کہنے لگی - کہ اوقات کو تقسیم کر رہی ہوں میں نے کہا - میرے سے مشورہ لے لینا - مگر انہوں نے خیال نہ کیا - دوسرے روز ہی ایسے اسباب پیدا ہو گئے - کہ نقشہ بدلنا پڑا - آخر ایک سال بعد ایک ہو کہنے لگی - کہ اب مکمل ہو گیا ہے - میں نے کہا - ابھی میرے بچہ ہو گا - تو پھر بدلنا پڑیگا جب میری دوسری بیوی آ گئی - تو اس سے خاص تبدیلی اس نقشہ میں ہو گی غرض صرف خیالات سے انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا -

میں پہلے کہہ چکا ہوں - کہ اختلاف تو ہے - **لیکن باوجود اس اختلاف کے اتحاد کر لو -**

اللہ کے اسماء اور صفات کے ماننے میں وحدت کر لو -

ملائکہ کے ماننے میں وحدت کر لو -

خدا کی کتاب کے ماننے میں وحدت کر لو

قرآن کے سمجھنے کے لئے وحدت کر لو -

میں نے دیکھا ہے کہ کمزور آدمی اپنی چھوٹی سی غرض کے لئے قوم کو جڑھ سے اکھاڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں - پیغام صلح کی کھلی چٹھی لکھی گئی - ہمارے دوستوں کو اس کے لئے بہت ہی خون جگر پینا پڑا - اگر پہلے انتظام ہوتا - تو اس کا یا تدارک کیا جا سکتا

قرآن میری غذا ہے - میں اس کو نہ پڑھوں - تو کمزور ہو جاتا ہوں [illegible] میرے کان میں نہ پڑے تو میں رہ نہیں سکتا - میرا لڑکا تقریر کا لطف بار بار مجھے سناتا

یہ عمارت (مدرسہ تعلیم الاسلام کی نئی عمارت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) بیوا ہم نے جو تم نے بنائی ہے - یہ کوئی بڑی عمارت نہیں - میں نے قادیان شہر میں اتنی بڑی ایک حویلی دیکھی ہے -

اختتام تقریر اوّل - اگر اللہ تعالٰے نے مجھے توفیق دی اور ہمت اور قوت قائم رہی - تو کل مضمون پورا کرونگا - لیکن اسوقت چند اور باتوں کا ذکر ضروری ہے

(۱) الحکم کے متعلق فرمایا کہ وہ ابتلا میں ہے - اس کی مدد کی ضرورت ہے

(۲) الحق کو بھی خریداروں کی کمی کی شکایت ہے - دوست اس کی مدد کریں

(۳) بدر کی ضمانت مانگی گئی ہے یہ مترجموں کی شرارت ہے - اس کے لئے کافی مصالح جمع کر کے گورنمنٹ کو اصلیت سے آگاہ کرنا چاہیئے - تا اس پر نظر ثانی کی جاوے

یہ اخبار اس سلسلہ کے پرانے خادموں میں سے ہیں - علاوہ اس کے سلسلہ کی اور ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی چندہ دیا جاوے +

لارڈ ہیڈلے اسلام پر

(ترجمہ از اخبار مارننگ پوسٹ مطبوعہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء بروز منگل)

کل گذشتہ اسلامک سوسائٹی کے زیر حمایت کیکسٹن ہال میں جمعہ کی نماز ادا ہوئی جس کے بعد لارڈ ہیڈلے نے تقریر کی - خواجہ کمال الدین صاحب مشنری نے امامت کرائی اور دولی کونٹ ڈی ہیٹرو - مقیم ایٹورپ جیم کیپٹن شیلے ماڈگرشا اور مس الی فرسین کے قبولیت اسلام کا اعلان کیا - نیز انہوں نے بیان کیا کہ ان کے علاوہ آدوا اور لیڈیوں نے جو متوسط اور اعلٰے طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اسلام قبول کر لیا ہے مگر بعض خانگی وجوہات کی بنا پر انہوں نے اپنے نام ظاہر کرنے مناسب نہیں سمجھے انہوں نے کہا کہ لارڈ ہیڈلے نے اپنا اسلامی نام سیف الرحمن شیخ رحمت اللہ فاروق رکھا ہے - بعد ازاں لارڈ ہیڈلے نے حاضرین کو مخاطب کر کے بیان کیا کہ مذہب اسلام کے جو نہایت سیدھا سادہ - سچا اور پاک ہے اس ملک میں بکثرت پھیلنے کی بڑی خوشگوار امید ہیں - اس کی جیب میں اس وقت بھی کئی خطوط موجود ہیں جن کے بارے میں مجھے ذرا بھی شک و شبہ نہیں کہ وہ بہت جلد ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے - آپ کو اتنی جلدی نہیں کرنی چاہیئے - اور ان مشکلات کا اندازہ کرنا چاہیئے جو ایک انگریز کے مسلمان ہو جانے پر اس کے راستہ میں حائل ہیں جن میں سے سب سے بڑی مشکل کنبہ کی مخالفت ہے - اُسے خود ان مشکلات کا سامنا ہو چکا ہے وہ اسلام کو ایک مدلل اور معقول مذہب سمجھتا ہے وہ اپنے ملک میں دہریت کے شیطان کی ترقی دیکھ کر سخت متاسف ہوتا ہے - لیکن بات اصل میں یہ ہے کہ ان لوگوں کو جس مذہب سے واسطہ پڑ چکا ہے وہ صرف موجودہ عیسائیت ہی ہے - اس لئے ایسا نتیجہ نکلنا تعجب کا موجب نہیں ہو سکتا - خواجہ صاحب کا اشاعت اسلام کرنا ایک اہم اور مبارک مقصد ہے اس لئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس اشاعت اسلام کے کام میں ان کی مدد کرے اور خود اپنی ذات سے وہ ہر ممکن مدد دیگا - اور عورتوں کے حرم میں بند رکھنے اور کثرت ازدواج کی فرضیت کے بارے میں ہر ایک غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش کریگا -

قابل توجہ خریداران پیغام صلح

۱ - جن احباب کا ششماہی یا سہ ماہی چندہ ختم ہو چکا ہے - ان کے نام ۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء کو وی پی جاری ہونگے - جو صاحب وی پی لینے کیلئے تیار نہ ہوں یا آئندہ خریدار نہ رہنا چاہتے ہوں وہ بہت جلد اطلاع دیدیں (۲) اخبار کی قیمت یا اور ہر قسم کی ترسیل زر جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہاؤس لاہور کے سوا اور کسی کے نام ہرگز نہیں کرنی چاہیئے ورنہ ہم ذمہ دار نہ ہونگے بدست دستی قیمت منیجر اخبار کو دیں مطبوعہ رسید حاصل کریں (۳) جو خط و کتابت متعلق اخبار پیغام صلح اور دوسرے مسلم انڈیا بنام منیجر یا ایڈیٹر احمدیہ بلڈنگس لکھا لاہور کی جاوے کسی خاص شخص کے نام ہرگز نہ ہو [illegible]

(۴) قیمت اخبار میں خاص رعایت - جو احباب کم استطاعت اور نادار ہیں ان کو اخبار شرح طلبا پر دیا جاتا ہے - بشرطیکہ کچھ قیمت پیشگی ادا کریں یا وی پی کی اجازت دیں -

۵ - **قابل غور** - دوسرے مطبع میں چھپنے کے باعث نہ تو اخبار وقت پر چھپ سکتا ہے اور نہ چھپائی عمدہ ہوتی ہے - اور نہ اخبار میں کچھ ترقی دیگر روزانہ کیا جا سکتا ہے - ولایتی ڈاک اور دیگر ضروری مضامین وقت پر نہیں چھپ سکتے ان حالات کو مدنظر رکھ کر اپنا مطبع خریدنے کی تجویز ہے اگر احباب اخبار کی اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش فرمادیں اور ہر ایک بھائی دو دو خریدار بھی رعایتی شرح پر پیدا کر دے تو انشاء اللہ بہت جلد اپنا مطبع بہم پہنچ سکتا ہے امید ہے کہ ہمارے کرمفرما اس بارہ میں خاص کوشش فرمائیں گے - خاکسار سکرٹری پیغام صلح سوسائٹی لاہور

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

ایک اور خوشخبری

ایک رُوسی نواب کا قبولِ اسلام

گذشتہ ہفتہ کی ولائتی ڈاک میں ایک اور خوشخبری موصول ہوئی ہے اور خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ایک رُوسی نواب اُن کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہے۔ اسلامی نام عطاء الرحمن شیخ جلال الدین احمد رکھا گیا ہے خدا تعالیٰ مبارک کرے اور استقامت بخشے۔

اس خبر کے بھیجنے وقت چونکہ ڈاک کا وقت تنگ تھا۔ اس لئے خواجہ صاحب اس کا اصلی نام اور مفصل حالات لکھ نہیں سکے جن کی تلافی امید ہے کہ آئندہ ہو جائیگی ناظرین منتظر رہیں

ولائتی اخبارات کی آراء لارڈ ہیڈلے کے قبولِ اسلام پر

(ترجمہ از مانچسٹر ڈسپیچ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء)

حقیقتِ اسلام

اعلیٰ طبقہ میں قبولیت

انگلینڈ کی فتوحات

ہندوستان کی بدامنی کی اصلاح کا ذریعہ

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی کے بیان کے مطابق جن باتوں کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔ لارڈ ہیڈلے کے اعلان قبولیت اسلام کے بعد ہمیں اعلیٰ طبقہ میں قبولیت اسلام کی اور بھی خبر خبر دار ہونے کے سننے کی بہت جلد امید رکھنی چاہیئے۔ تیرہ ماہ گذرے خواجہ کمال الدین صاحب اس غرض سے انگلستان میں تشریف لائے تاکہ جس قدر ہو سکے انگریزوں کو اپنے مذہب میں شامل کریں جو ہندوستان میں نہایت مفید اور سود مند ہیگا۔ وکالت چھوڑ کر خود چلے آئے۔ اپنے خرچ پر ان جزائر میں اسلام کا مشنری بن کر تشریف لائے ہیں۔ یہاں آکر آپ نے ایک اخبار جاری کیا اور اپنے بیٹی اور دو منشیوں سمیت ووکنگ کی مسجد کا چارج لے لیا۔

یہاں آنے کے بعد اس نے اکثر لارڈ ہیڈلے سے ملاقاتیں اور خط و کتابت جاری رکھی۔ جبکے (یعنے لارڈ ہیڈلے کے) دو مضمون ماہوار پرچہ مسلم انڈیا میں چھپ چکے ہیں گذشتہ چند ماہ میں اس نے کئی لکچر دیئے ہیں جن میں سے ایک کیمرج کی دہریہ سوسائٹی کے روبرو اسلام اور عیسائیت کے اصولوں کے مقابلہ پر اور دوسرا عورتوں کی ایک انجمن کے روبرو بدریت سے اسلام کے عورتوں کے حقوق پر ہوا۔ اور دوران لکچر میں اُسنے اس بات کو نہایت مدلل طور پر بیان کیا کہ صرف حضرت محمدؐ ہی عورتوں کے حقوق کے پورے محافظ تھے۔

مسجد اور ملحقہ مکانات ووکنگ کے ایک کنارہ پر ہیں جو کہ چاروں طرف سے ایک گنجان باغ سے گھرے ہوئے ہیں یہاں ایک چھوٹے کمرہ میں خواجہ کمال الدین نے مجھ سے ملاقات کی اور ان جزائر میں مذہبی فتوحات حاصل کرنے کی خوشگوار امید ظاہر کی۔

اُس نے کہا کہ ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز میں چند اور قبولیت اسلام کے اعلانوں سے ہماری گورنمنٹ کو بہت زیادہ تقویت ہو جائیگی۔

اس نے کہا کہ لارڈ ہیڈلے اب ہمارا بھائی ہے۔ وہ کہا جا سکتا ہے جہاں اس کی بہت خاطر و مدارات ہوگی۔ اگر وہ ہندوستان جائے تو اس کی آمد کے دہاں دو ایسے اچھے نتائج مترتب ہونگے یقین ہے۔ اس دلیہ کے اپنی ساری زندگی میں نہ حاصل کر سکیں۔ جو لوگ اسلام قبول کریں وہ ہمارے بھائی ہیں۔ قومیت۔ ممالک اور نسلوں کا اختلاف ذرا بھی نہیں رہتا۔

اگر ہوس آف لارڈز اور کامنز کے چند اور ممبر مسلمان ہو جائیں تو ہندوستان کی مسلمان آبادی میں آئندہ کبھی کبھی بےچینی پیدا نہ ہو۔ کیونکہ وہ خیال کریں گے کہ پارلیمنٹ میں مسلمان ہیں۔ اس لئے یہ ہماری اپنی پارلیمنٹ ہے۔" انشاء اللہ پندرہ یوم تک تم دیکھو گے جس وقت لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام کی خبر ہندوستان میں پہنچی اسی وقت سے انگلینڈ کی نسبت حسن ظنی اور عقیدت مندی بڑھ جائیگی۔ اگر تم لوگ اسلام کو سمجھنے کی ذرا بھی کوشش کرو۔ اور ہم میں سے کچھ اور لوگ مسلمان ہو جائیں تو تم ہندوستان پر آسانی سے بلا کسی دقت کے قبضہ رکھ سکتے ہو۔ مسلمانوں کی بےچینی کا باعث مذہبی امور ہیں۔ نہ کہ پولیٹیکل یہ ایجیٹیشن تمہاری گورنمنٹ کے خلاف ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ صرف غلط فہمی پر مبنی کار روائی کے خلاف ہے جو نادانستہ ہمارے کسی مذہبی معاملہ کے بارے میں کی گئی ہو۔ کوئی ایک مسلمان بھی سڈیشن میں شریک نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کا ایسا کونسا حصہ ہے جس میں عیسائیت کے قدم مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں؟ بنگال۔ ہندوستان کا ایسا کون سا حصہ ہے۔ جہاں سڈیشن زیادہ ہے؟ بنگال۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے بیان کے مطابق اسلام ہی ان جزائر کا آئندہ کا مذہب ہوگا۔ اس نے ان اعلانوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو کہ عنقریب ہونے والے ہیں۔ جن کا میں قبل ازیں ذکر کر چکا ہوں۔

اس نے مجھکو بتایا کہ اس کے مذہب کو کثرت ازدواج کے معاملہ میں بہت رنگ آمیزی سے پیش کیا گیا ہے اُس نے صاف صاف کہدیا کہ اگر یہی حالت رہی تو سفرجیٹ عورتوں کے جھگڑے اور فساد تمہارے ملک کو تباہ کر دینگے۔ ہم میں اس قسم کی باتیں کبھی نہیں ہوتیں۔ اسلام نے کثرت ازدواج کی اجازت دی ہے مگر وہ بھی بطور معالجہ خاص حالات کے ماتحت اور پھر ایسی صورتوں میں جن میں اگر اس کی اجازت نہ دیجائے تو بہت ناگوار نتائج پیدا ہونے لازمی ہیں۔ ہندوستان ہی میں دیکھو۔ تمہیں فی ہزار ایک آدمی بھی مشکل ایسا ملیگا۔ جو کثرت ازدواج کا پابند ہو۔

خواجہ کمال الدین نے ہماری ہندوستان کی مشنری کوششوں اور خود انگلینڈ کے حالات کے بارے میں نہایت محتاط خوش اخلاقی سے ذکر کیا لیکن یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہماری مذہبی حالت سے چنداں متاثر نہیں ہوا۔ اُس نے چند لوگوں کو مسلمان کیا ہے۔ لیکن اس نے بیان کیا کہ اس کا کام صرف نہایت صاف اور سادے طور پر اور بلا ملمع سازی کئے مسائل اسلام کو لوگوں کے روبرو رکھدینا ہے اور پھر اس کا نتیجہ ان لوگوں کے ضمیر اور دین و دیانت پر چھوڑ دینا ہے۔

اُس نے بزور کہا کہ یہ خیال مت کرو کہ ہم عیسائیت کے مخالف ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ ہمارے مذہب میں حضرت مسیحؑ کی تعلیم بھی شامل ہے

مسلمانوں میں خوشی

لارڈ ہیڈلے کا اسلام کے بارہ میں تجربہ

ایک سادہ مذہب

(ترجمہ از پال مال گزٹ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء)

"لارڈ ہیڈلے جس کے اعلان اسلام کی خبر آج مشتہر ہوئی ہے مدت سے تعلیم اسلام کے ساتھ ہمدردی رکھتا تھا۔ اور اس کی خواہش ہے کہ تمام مغربی دنیا اس تعلیم کو قبول کرے۔ اس کے قول کے مطابق اسلام نے حقیقی راحت تعصب سے نفرت اور کشادہ دلی ہے۔ میرے خیال میں ایک صلح و آشتی کا پر امن اور بلا تعصب مذہب ہے"

لارڈ بالقابہ نے ان مندرجہ بالا خیالات کو مسلم انڈیا و اسلامک ریویو کے ذریعہ دو مضامین میں بیان کیا ہے جس کی کاپی ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اس کے بعد اس نے لارڈ ہیڈلے کے مضامین سے حمد و ثنا۔ اسلام کی بے تعصبی۔ عیسائیت کا تعصب۔ نیز اسلام کی سادگی کے بارہ میں مختصر اقتباس کیا ہے اور پھر لکھتا ہے: پیغام

لارڈ ہیڈلے نے یہ بات جتا دی ہے کہ مذہب عیسوی مشرقی ممالک میں پیدا ہوا۔ اور پھر دریافت کرتا ہے۔ کہ ہم کیوں حضرت مسیح کی قومیت کے بارے میں کچھ استفسار نہیں کرتے جو کہ ہم جانتے ہیں۔ کہ گندم گون ایشیائی تھا۔ اس کی والدہ حضرت مریمؑ ایشیائی تھی اور حضرت مسیحؑ اور قریباً سارے کے سارے انبیاء مشرقی ممالک کے رہنے والے تھے اسی طرح حضرت محمدؐ ان کی مانند ایک مشرقی آدمی تھا جس پر آسمان سے صحیفہ نازل ہوا۔ بائبل اور دیگر کتب سماوی کی طرح قرآن شریف میں خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہر ایک قسم کی بت پرستی اور شرک کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اور یہاں تک اللہ تعالےٰ کے نام کی پاکی بیان کرتا ہے۔ اور اس کی عزت کرتا ہے کہ خدائے قدوس کے نام کے ساتھ کسی اور کو ساجھی قرار نہیں دیتا۔ اور اس کو رحمٰن رحیم رب العالمین سمجھتا ہے۔

وہ بیان کرتا ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم اس امر سے بالاتر ہے۔ کہ معمولی معمولی باتوں اور رنگ و قومیت۔ شرقیت اور غربیت کے اختلاف اس کے سامنے آئیں اور اگر شرقی عیسائیت نے حضرت مسیحؑ کی تعلیم کے مطابق بنی نوع انسان کو بیشک روشن دماغ بنا دیا ہے۔ لیکن کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ کیوں اس کی نسبت بہت سادہ اور مدلل مذہب اسلام غرب کے بزرگ پیغمبر کا لایا ہوا اس نیک کام کو جاری نہ رکھیگا۔ ہر دو بزرگوں کے اعمال و اقوال اوضاع و اطوار میں بڑی بھاری مشابہت ہے جو حضرت نبی کریمؐ کی سوانح معلوم کرنے پر ظاہر ہو سکتی ہے۔ نیز قرآن کے مطالعہ سے یہ امر بین ہو جائیگا۔ کہ اس کی تعلیم میں کوئی ایسا امر نہیں جو قدیم انبیاء کی تعلیم کے خلاف ہو۔ بلکہ وہ کتب مقدسہ کی تائید کر کے اُن میں حالات زمانہ کے مطابق ازدیاد کرتا ہے۔

لارڈ ہیڈلے پانچویں بیرن ہیں۔ جو اسی سال کی جنوری میں اپنے چچا زاد بھائی کی جگہ مقرر ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۵۵ء کی ہے اور انجنیر پیشہ ہیں۔

مذہب اسلام

از لارڈ ہیڈلے

(ترجمہ پال مال گزٹ ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء)

جناب من آج کی تاریخ کے اخبار میں آپ نے بالکل صحیح اور اجمالی طور پر مذہب اسلام کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا ہے۔"

"آج کے نوٹ" کے عنوان کی تحت میں آپ کے نامہ نگار نے جو ہوس آف لارڈز میں مذہب اسلام کی نمایندگی کے بارے میں لکھا ہے چونکہ ہز مجسٹی کی نصف سے زیادہ رعایا مذہب اسلام رکھتی ہے۔ بیشک یہ ضروری بات ہے لیکن اس بات کا ظاہر کر دینا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں ہوس آف لارڈز کا ممبر نہیں ہوں۔ اور نہ کبھی آئندہ انتخاب میں آنے کی میری آرزو ہے تاکہ اس بات کا سہرا کسی دوسرے پیر Peer کے سر پر باندھا جائے جسے مجھے امید ہے کہ اسلام کی سادگی اور کشادہ دلی سے متاثر ہو کر سامنے آئیگا۔

آپ کے نامہ نگار کو اس بارہ میں بھی قدرے غلطی لگی ہے کہ میرے دو مذہب ہیں۔ میرا صرف ایک ہی مذہب ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی تابعداری اور اس کی مرضی پر چلنا اور اس کی مخلوقات کے لئے فائدہ رساں ہونا کیونکہ یہی اسلام کے معنے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ حضرت مسیحؑ نے بھی یہی تعلیم سکھائی جس سے صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ ایک نیک عیسائی کہلاتے ہوئے ایک نیک مسلمان بننا ناممکن نہیں۔

راقم ہیڈلے ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء"

جناب خواجہ صاحب کا تازہ خط

برادران۔ السلام علیکم۔ خط پہلے بھی بھیجا ہے اب اس میں کٹنگ بھیجتا ہوں۔ جو ان تین چار دنوں کے اخبارات میں نکلے ہیں اسوقت تک تیس اخباروں میں لفظوں کے ہیر پھیر سے یہ مضمون نکل چکے ہیں۔ دیکھئے کسطرح خدا تعالےٰ کی نصرت شاملِ حال ہے کسی زمانہ میں تو میرا نام تک یہ اخبارات درج کرنے سے جھجکتے تھے یا اب یہ حالت ہے کہ خود بخود ریورنڈ۔ امام مشنری وغیرہ کیا کچھ لکھتے ہیں۔

لارڈ ہیڈلے کے ارادے اللہ تعالےٰ نے تکمیل کو پہنچائے خدا تعالےٰ نے عجیب انسان دیا ہے۔ دس ہزار کا نعم البدل۔ کل جمعہ ہے اُس کا پروگرام جو ہے اسم لارڈ ہیڈلے کی دعا ہے۔ جو ملفوف ہے۔ اس نماز کا مفصل حال اور [illegible] دعا کا خلاصہ کسی آئندہ اشاعت ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ پیغام) کمال الدین

رسالہ موسومہ سکھ ازم

جس میں ہمارے فخر قوم حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پاک مذہب پر روشنی ڈالی ہے انگریزی میں چھپکر تیار ہو چکا ہے تعلیم یافتہ سکھ صاحبان اشاعت کیلئے فی کاپی ایک آنہ میں منیجر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور سے منگائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے۔)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۴ روپیہ

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۸ صفر ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۶ جنوری ۱۹۱۴ء | نمبر ۷۵

تازہ برقی پیغامات

ممالک غیر کے تار

معاملات جنوبی افریقہ۔ (ڈربن ۲ جنوری) مسٹر گاندھی نے ہندوستانیوں کے نام جو چٹھی شائع کی ہے۔ اس میں ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ ابھی پورے طور پر گفت و شنید نہیں ہوئی۔ اور اس لئے انہوں نے صلاح دی ہے کہ جب تک گورنمنٹ کی طرف سے ہماری التجاؤں کے پورا ہونے کی تھوڑی سی بھی امید ہے۔ اس وقت تک پریٹوریا کی طرف کوچ ملتوی کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ان لوگوں سے جو کوچ کرنا چاہتے ہوں۔ اور گرفتار ہونے پر آمادہ ہوں درخواست کی ہے کہ وہ تیار رہیں۔

ٹرکی میں ایک ڈریڈ ناٹ کا اضافہ۔ ٹرکی نے فرانس سے قرضہ لیکر ایک ڈریڈ ناٹ خریدا ہے۔ فرانس اس کے لئے بہت تشویش میں ہے کیونکہ منتظر ہے کہ دولت عثمانیہ کا علانیہ یہ ارادہ ہے۔ کہ وہ اپریل آئندہ میں یونان کو جنگ کا الٹی میٹم دیدیگی۔ اور وہ التجا کرتا ہے۔ کہ فرانس اور انگلستان میں سے آئندہ ٹرکی کو مالی اعانت نہ دی جائے۔

مزید اطلاع۔ (قسطنطنیہ ۲ جنوری) ٹرکی نے جو ڈریڈ ناٹ خریدا ہے اسکا نام سلطان عثمان رکھا گیا ہے۔ (لنڈن ۲ جنوری) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سرکاری حلقوں میں ٹرکی کے ڈریڈ ناٹ خرید لینے سے کوئی اضطراب پایا نہیں جاتا کیونکہ وہ چھ ماہ سے پہلے تیار نہیں ہو سکتی اور اس عرصہ میں یونان کافی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔

معاملات سومالی لینڈ۔ ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ سومالی لینڈ میں مہم بھیجنے کا کوئی سوال نہیں ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کی پالیسی کی تبدیلی کا سوال ہے اور کہ بربرا سے فوج کو تبدیل کرنے اور اس کی جگہ ہندوستان سے فوج منگوانے کے سلسلہ میں یہ افواہ مشتہر ہو گئی ہے۔

آسٹریلیا میں گھونسہ بازی۔ (سڈنی یکم جنوری) آج سٹیڈیم میں ایک گھونسہ بازی کا مقابلہ ہوا۔ تماشائیوں میں سولہ ہزار آدمی جمع تھے۔ امریکہ کے ایک گورنٹی نامی نے اپنے حریف ڈیو سمتھ کو تین دفعہ زمین پر گرایا۔ اور آخر کار ڈیڑھ منٹ میں گھونسہ رسید کیا۔

روس میں فوجی خبریں بند کردی گئیں۔ (سینٹ پیٹرزبرگ یکم جنوری) وزرا کی کونسل نے ایک قانون جاسوسی پاس کیا ہے جس کی رو سے بحری و بری فوج کے متعلق خبریں شائع کرنے کی ممانعت کی گئی ہے صرف ترقیات اور تخمینہ جات شائع کرنے کی اجازت ہے۔

ٹرکی کا نیا ڈریڈ ناٹ اور یونانی وزیر۔ (ایتھنز ۲ جنوری) مسیو وینی زیلوس وزیر اعظم یونان نے آج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس خبر کی تصدیق کی کہ ٹرکی نے ڈریڈ ناٹ خریدا ہے اس نے کہا کہ میں وہ تدابیر بیان نہیں کر سکتا جو گورنمنٹ بحیرہ ایجین میں اقتدار قائم رکھنے کے لئے اختیار کر چکی ہے۔ یا آئندہ کریگی البتہ اس نے پارلیمنٹ کو اس بات کا یقین دلایا۔ کہ گورنمنٹ نے فوقیت کو قائم رکھنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ اور یونان کے بحری حکام بالکل مطمئن ہیں۔

خریداران پیغام اپنے اس خادم کو ترقی دینے اور اسکی اشاعت کو بڑھانے میں پوری امداد کریں۔ (منیجر)

ہندوستان کی تازہ خبریں

نانک پنتھیوں میں تبلیغ اسلام۔ جناب شیخ محمد یوسف صاحب اڈیٹر اخبار نور قادیان آجکل علاقہ سندھ میں نانک پنتھیوں میں تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں آپ کو اس کام پر گئے ہوئے قریباً دو ہفتے گذر چکے ہیں۔ مگر اس نہایت قلیل عرصہ میں آپ نے جو کچھ کام کیا ہے۔ اس سے بہت سی خوشگوار امیدیں لگائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ آپ ۲ جنوری کو حیدرآباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کہ بندہ کراچی اور لاڑکانہ۔ سکھر۔ روہڑی۔ اور کوٹری وغیرہ کے نانک پنتھیوں میں حضرت بابا نانک صاحبؒ کا پیغام پہنچانے میں ہر طرح سے کامیاب ہوا۔ بفضل ایزدی تمام سندھ میں خاص ہل چل مچ گئی ہے۔ جیت خالصہ دیوان نے اپنے بہت سے اپدیشک سندھ میں بھیجے جو کہ وہ روبرو گفتگو سے انکار کرتے ہیں جس سے سندھ کے نانک پنتھیوں پر بہت ہی عمدہ اثر پڑ رہا ہے اور باوا صاحبؒ کے متعلق تمام سندھ کے نانک پنتھیوں میں بفضل ایزدی ایک خاص ہل چل اور حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ دو چار ماہ لگاتار کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ کل حیدرآباد میں میرا لیکچر ہوگا۔ دعا فرماویں۔ مولا کریم مظفر و منصور فرماوے اور نانک پنتھی راہ راست پر آجاویں۔ آمین (خدا کرے کہ شیخ صاحب اپنے پاک ارادہ میں کامیاب ہوں۔ اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین)

ایک اور بم پھینکا گیا۔ ۳۰ دسمبر یعنی منگل کی شام کو ۷ بجے چند منٹ کے قریب بعد ریشو رنامی تھانہ کے ایک کمرہ میں جہاں دو افسر بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ کھڑکی کے راستہ سے اسی قسم کا بم پھینکا گیا۔ جیسا دہلی اور دوسرے مقامات میں استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ بم پھٹنے نہیں پایا اسی وقت پولیس کے آدمیوں نے ہر طرف تلاش کیا۔ مگر کوئی آدمی نظر نہ آیا۔

بم پھینکنے کی وجہ نامعلوم ہے۔ مگر ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ حضور وائسرائے کی گذشتہ سیاحت کلکتہ کے موقعہ پر مشتبہ اشخاص کی سخت نگرانی کا انتقام لینے کی غرض سے یہ کارروائی عمل میں آئی ہے۔

مصری شہزادہ کی سیاحت۔ ہز ہائینس پرنس یوسف کمال پاشا جو خدیو مصر کے برادر عزاد ہیں۔ عادل بیگ بن ایوب کی رفاقت میں آسٹرین لائیڈ کمپنی کے جہاز کلیوپیٹرا پر بمبئی میں تشریف لائے۔ ہز ایکسلنسی خلیل خالد بے ترکی سفیر متعینہ بمبئی معہ عملہ سفارتخانہ ہز ہائی نس سے تختہ جہاز پر جا کر ملاقی ہوئے۔ فی الحال پرنس موصوف تاج محل ہوٹل میں مقیم ہیں۔ اور چند روز بعد شکار کی غرض سے شمالی ہند کی طرف عازم ہوں گے۔ ہز ہائینس شکار کے بہت ہی شائق ہیں اور سوڈان اور مشرقی افریقہ میں کئی مرتبہ شکاری سفر کر چکے ہیں۔

ترکی قنصل۔ گزٹ آف انڈیا میں مشتہر ہوا ہے کہ مسٹر ایچ اے ایم داؤد رنگون میں ترکی قنصل مقرر کئے گئے ہیں۔

ایرانی قنصل کا انتقال۔ ۳۰ دسمبر کو مرزا مہدی اصفہانی ایرانی قنصل مدراس کا انتقال ہو گیا صاحب موصوف تقریباً ۱۲ بجے تک بالکل تندرست تھے اس کے بعد وجع القلب کی شکایت شروع ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انتقال ہو گیا۔ مرحوم مدراس کے ایک معزز سوداگر تھے۔ ۳۱ دسمبر کی شام کو تجہیز و تکفین عمل میں آئی کثیر التعداد اصحاب جنازہ میں شامل ہوئے۔

ایک بھاری چوری۔ ۲۷-۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو آغا منظور احمد صاحب تحصیلدار ستنگ ملک بلوچستان وحال رخصتی کے مکان واقعہ کالا نور ضلع گورداسپور سے تخمیناً بارہ ہزار روپیہ کا مال چور نکال کر لے گئے مال مسروقہ میں ۵۰۰۰ روپیہ نقد ۵۰۰۰ کا زیور اور کوئی ۲۰۰۰ ہزار روپیہ کے بیش قیمت کپڑے تھے۔ تاحال کوئی سراغ نہیں ملا میاں شبیر حسین خاں صاحب انسپکٹر پولیس گورداسپور اور بابو مہر الٰہی صاحب سب انسپکٹر تفتیش فرما رہے ہیں۔

ٹرسٹی شپ سے استعفا۔ ہز ہائینس نواب صاحب لوہارو نے علیگڑھ کالج کی ٹرسٹی شپ سے استعفا دے دیا ہے۔

ایک یوروپین کی شرارت۔ بینبرا اینڈ کمپنی مدراس کے ایک یوروپین اسسٹنٹ نے ۲ جنوری کو مدراس میں سخت اضطراب پیدا کر دیا وہ شراب سے مدہوش ہو کر ایک چوک میں بندوق لیکر کھڑا ہو گیا اور مسافروں کو گولی مارنے کی دھمکی دینے لگا۔ جس کے باعث بازار کی دوکانیں اور لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی۔ آخر ایک مجمع کا تماشہ ہو گیا۔ بندوق چھینی پھر اس شخص نے ریوالور سے دھمکانا شروع کیا۔ آخر پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر اس پریشانی کو دور کیا۔

اسسٹنٹ سول سرجنوں کی کانفرنس۔ رنگون میں آل انڈیا اسسٹنٹ سرجنوں کی ایسوسی ایشن کے آٹھویں سالانہ جلسہ میں قرار پایا کہ گورنمنٹ سے یہ درخواست کی جائے کہ ۱۹۱۴ء میں اخراجات زندگی کے اضافہ کو ملحوظ رکھکر سب اسسٹنٹ سرجنوں کی تنخواہ میں اضافہ کرے۔ آئندہ کانفرنس ناگپور میں ہوگی۔

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

ایک عثمانی خاتون کی پرواز۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ممالک اسلامیہ میں بھی مروجہ ساز و سامان اور آلات سے کام لینے اور انہیں استعمال میں لانے کا شوق پیدا ہونے لگا ہے۔ اور یہ جوش صرف مردوں تک ہی محدود نہیں بلکہ عورتوں میں بھی سرایت کر چکا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں عربی اخبارات نے لکھا کہ ایک عثمانی خاتون بلقیس شوکت خانم نے جو اخبار "العالم النسائی" کی اڈیٹرہ بھی ہیں۔ اس بارہ میں حیرت انگیز جرأت دکھائی ہے۔ خاتون موصوفہ سان ستفانو (قسطنطنیہ) کے مدرسہ طیران سے ایک "عثمانی" نامی طیارہ میں بیٹھ کر اڑیں، اور جہاں جہاں سے گذریں۔ ایک مطبوعہ پرچہ گراتی گئیں۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔ "ہم معزز عثمانی خواتین سے امید کرتی ہیں۔ کہ وہ عساکر عثمانیہ کو اپنے چندہ سے ایک طیارہ تحفۃً دیں گی"۔

نیچے اترنے پر خاتون موصوفہ نے ایک مختصر مگر فصیح و بلیغ تقریر میں اپنے منتظم مدرسہ طیران کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے گھر چلی گئیں (خدا کرے ایسی لائق اور دلیر خواتین اور مرد ہم میں بہت سے پیدا ہوں۔ جو اس دنیوی لیاقت کیساتھ دینی زیور سے بھی آراستہ کئے گئے ہوں۔ آمین)

ٹرکی کے اسیران جنگ۔ آستانہ سے خبر آئی ہے۔ کہ چند جہازوں میں ترکی اسیران جنگ جو بلاد یونان میں نظر بند تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ اہلیہ سے جزائر بحر ایجین کے ترکی اسیران جنگ کی بھی جلد رہائی کی امید ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صُلح لاہور

جلد ا — مورخہ ۶ رجنوری ۱۹۱۴ء — نمبر ۵۷

تقریر امیرؓ

نمبر ۲

جو ۲۸ ردسمبر ۱۹۱۳ء کو سالانہ جلسہ قادیان میں ہوئی۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون الذین ھم عن اللغو معرضون ۔۔۔۔ الیٰ ۔۔ احسن الخالقین۔ پڑھ کر فرمایا:۔

کل میں نے ایمان کے متعلق کچھ کہا تھا۔ اور ایمان کے اصول بتائے تھے جن کو مختصراً پھر دوہراتا ہوں۔

(۱) اللہ پر ایمان۔ اسماء و افعال آلہیہ پر ایمان۔ اُس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرنا۔

(۲) ملائکہ پر ایمان اُن کے ایما پر چلنا۔

(۳) اللہ کی کتاب پر ایمان

(۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان

میں نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ قرآن حبل اللہ ہے۔ اُس کو پکڑنے میں ایک ہو جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ اُس کی فرمانبرداری کرو پھر قرآن کریم کے پڑھنے کے اصول بتائے تھے۔ جن پر عمل کرکے انسان مومن بن جاتا ہے۔ غرضیکہ کل ایمان کا حصہ بتایا تھا۔ **آج ہم ایمان کے ثمرات یا یوں کہو کہ اس کے برگ و بار یا تکمیل کا ذکر کریں گے۔**

چنانچہ اس سورہ شریف میں جو میں نے تلاوت کی ہے یہی ذکر ہے۔ مومن کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ **اور وہ یہی چاہتا ہے کہ فتحمند ہو۔ کامیاب ہو دنیا میں نصرت حاصل کرے۔**

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر اس دلی آرزو کو پورا کرنا ہے تو مومن بن جاؤ کیونکہ مومن ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس فتحمندی کے لئے آگے گر بتائے ہیں۔

فتح اور کامیابی کے حصول کے لئے لوگ مختلف تجاویز سوچتے ہیں۔ اور طرح طرح منصوبے اپنی جگہ بناتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں گلی میں جا رہا تھا ایک شخص اکیلا چلا آتا تھا۔ خود بخود ہی کبھی ادھر ہاتھ مارتا کبھی ادھر کبھی سر مارتا اور منہ میں بڑبڑاتا تھا۔ میں نے دیکھ کر سمجھا کہ کسی مصیبت سے مخلصی اور رہائی حاصل کرنے کی فکر میں ہے۔ ہمارے ملک میں شیخ چلی کی کہانی مشہور ہے۔ جو کہ ایک مزدوری کو نکلا۔ سر پر ٹوکرا تھا۔ مزدوری جو ملنی تھی اُس کو خیال کرتے کرتے مرغی بنا لیا۔ شادی بھی کر لی۔ بچے بھی پیدا ہو گئے۔ اسی خیال میں محو تھا کہ گر گیا اور اپنے مالک کا سب اسباب توڑ دیا۔ مالک نے کہا کہ یہ تو نے کیا حرکت کی اُس نے جواب دیا کہ کمبخت تیرا تو تھوڑا سا اسباب ضائع ہُوا۔ لیکن میرا تو سب کچھ ہی تباہ ہو گیا ہے۔

غرض دنیا میں کروڑوں انسان اپنی اپنی جگہ کامیابی کے لئے مختلف منصوبے بناتے ہیں۔ لیکن جہاں ٹھوکر لگی گر گئے۔ اور سارا کھیل ہی بگڑ گیا۔ پس انسانی منصوبے سب فانی ہیں۔ اس لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو کہ اللہ نے تمہاری کامیابی کے لئے تجویز فرمائی ہے۔ وہ فرماتا ہے۔

قد افلح المومنون۔ فلاح پانی ہے تو مومن بنو۔ مومن ہی فتحمند ہُوا کرتے ہیں۔

(۱) پھر فرمایا کہ وہ راہ کوئی مشکل نہیں۔ وہ تمہاری فطرت میں موجود ہے دیکھو زمین بنجر ہوتی ہے۔ وہاں کوئی پودہ نہیں ہوتا۔ نہ کوئی پرندہ اس پر چہچہاتا ہے بالکل سناٹے کا عالم اُس پر ہوتا ہے۔ یہ اُس کا خشوع ہے۔ پس تم بھی جب نماز پڑھو اپنے آپ کو ایسا ہی بنا لو سمجھو کہ تم کچھ بھی نہیں۔ پھر دیکھو ایک وقت اُسی زمین پر آتا ہے کہ آسمان سے بارش ہوتی ہے۔ وہ سبزہ زار ہو جاتی ہے۔ انسان اور حیوان اس پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور پرندے طرح طرح کے سریلے گیت گانے لگ جاتے ہیں۔ پس تم بھی نماز میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر دعائیں کرو۔ تا آسمانی برکات کا تم پر نزول ہو اور تم کامیاب کئے جاؤ۔ یہ ہے پہلا ذریعہ انسان کے فتحمند ہونے کے لئے۔

[illegible] ۔۔۔ لیکن اصل نہیں بنا سکتے۔ پس تم پہلے اندر حقیقت پیدا کرو ۔۔۔ زمین پر بارش ہوتی ہے۔ تو اُس کے مختلف حصوں سے ۔۔۔ [illegible]

اور بعض سے منی کا کیڑا تیار ہوتا ہے۔ پھر وہ منی کا کیڑا بھی جب تک اللہ کا فضل نہ ہو نشو و نما نہیں پاتا۔ ضائع ہی ہو جاتا ہے جس پر اللہ کا فضل ہو۔ وہ نطفہ بنتا اور اولاد پیدا کرتا ہے۔

اسی طرح جب ہم اپنی روح اور عاجزانہ حالت بنجر زمین کی طرح بنا کر خشوع و خضوع کرتے ہیں۔ تو ہماری روح کے مختلف عناصر اکٹھے ہو کر ایک روحانی جسم کا نطفہ بنا کے ہیں۔ اور یہ روحانی بیج بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک اللہ کا فضل نہ ہو۔ **پس نمازوں کو پانچ وقت خشوع وخضوع سے پڑھو** تا اللہ کے فضل کی بارش متواتر تم پر ہوتی رہے۔ اور تمہارے روحانی نطفے نشو و نما پاکر کامیاب اور طاقتور ہو جائیں۔

(۲) پہلے ایمان تھا۔ اس سے نطفہ روحانی پیدا ہوا۔ لیکن اس کے ساتھ بہت سی بلائیں ہوتی ہیں۔ اور ضرورت ہوتی ہے کہ وہ جسمانی نطفہ کی بلاؤں کی طرح باہر پھینک دی جائیں نیز پھر جب آلہی فضل شامل حال ہوتا ہے اور نطفہ انسانی عورت کے رحم میں صراط مستقیم پر چلتا ہوا ایک خاص جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اور وہاں عورت کے اندر جو مادہ ہوتا ہے۔ اُس سے مل جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کے ساتھ اور بلائیں شامل ہوجاتی ہیں۔ جن کو کہ آہستہ آہستہ نطفہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ جب یہ سب لغو چیزیں علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ تب جاکر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر لغو چیزیں ساتھ شامل رہیں تو وہ نطفہ خود ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ نشو و نما نہیں حاصل کر سکتا۔

پس خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنے سے جو انسانی بنجر زمین میں نطفہ روحانی پیدا ہُوا تھا اُس کی حفاظت کے لئے اور اُس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں چاہئے کہ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو روحانی نطفہ سے سب گندی چیزوں کو ہٹا دو۔ فرمایا عن اللغو معرضون۔ لغویت سے علیحدہ ہو جانا چاہئے۔ مومن کی تعریف میں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والصابرین فی البأساءِ والضّرّاءِ وحین البأس یعنی مومن وہ ہیں جو اپنے دُکھوں، غریبی، مقدمات اور ہر حال میں اللہ کو راضی رکھتے ہیں اور صبر سے کام لیتے ہیں۔

لغو میں گپیں ہانکنا۔ بغیر علم کسی کام کو کرنا۔ مثلاً بعض لوگ تجارت کرنی شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں اس کام کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ یہ بھی لغو ہے۔ بدظنیاں غلط فہمیاں بدگوئیاں کرنا یہ سب لغو ہے۔ پس اُس انسان کا جو کامیاب ہونا چاہے فرض ہے کہ نماز اور دُعا کے بعد دیکھے۔ کہ وہ اپنی عمر کا کتنا حصہ لغویات میں صرف کرتا ہے۔

قانون آلہی سے بھی اس امر کی شہادت ملتی ہے۔ بغور سے دیکھو تو پاؤ گے۔ کہ کوئی پتہ کوئی ٹہنی کوئی پتھر اور کوئی دوسری چیز دنیا میں لغو اور بے فائدہ موجود نہیں۔ پس تم قانون آلہی کے خلاف کرنے سے کس طرح سکھی رہ سکتے ہو۔

نطفہ کے معنے تھوڑے کے ہیں۔ پھر انسان کا تھوڑا سا نطفہ ہوتا ہے کتنی محنت اُس کو اُس کے پالنے میں کرنی پڑتی ہے۔ پس تم بھی روحانی نطفہ کی ماں ہو جب تک باقاعدہ پرہیز نہ کروگے اپنے اس بچہ کو پرورش نہیں کر سکتے۔

(۳) مال بھی انسان کے لئے عجیب چیز ہوتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا۔ بڑا افلاس ہے۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بھی ایسا ہی کہا گیا۔ لیکن جب روپیہ ملا کیا نتیجہ ہوا۔ جب دنیا کی رغبت انسان میں ہوتی ہے۔ خدا کو بھول جاتا ہے۔ مجھے تو کبھی اس دنیا کا مزہ ہی نہیں آیا۔ اگرچہ اس میں لپٹا ہی رہا۔

جیسا کہ انسان نطفہ کے بعد پھر مضغہ بنتا ہے۔ تو وہ اللہ کے تصرف کے نیچے آجاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے روحانی نطفہ کا حال ہے۔ وہ بھی اللہ کے تصرف میں آجاتا ہے اور وہ اس قابل ہوتا ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں مال قربان کرے۔ فرمایا والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون کہ کامیاب ہونیوالے پھر اپنے مالوں میں سے زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔

اسلام کی گاڑی کے دو پہیہ ہیں۔ ایک پہیہ تعظیم الٰہی کا ہے اور دوسرا پہیہ شفقت علیٰ خلق اللہ کا ہے۔ جس انسان میں یہ دونوں موجود نہیں۔ وہ بدبخت ہے۔ یہ زکوٰۃ شفقت علیٰ خلق ہے۔ اس کے لئے آگے فرمایا۔ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ حضرت رابعہ بصری کے پاس ایک دن بیس مہمان آئے کل دو روٹیاں گھر میں تھیں۔ اُنہوں نے سوچا کہ یہ کافی نہ ہونگی پس اللہ کے حضور دعا میں مصروف ہو گئیں۔ بعد میں نوکر سے کہا کہ یہ دونوں روٹیاں کسی فقیر کو دیدو۔ اُس نے حکم تو مان لیا۔ لیکن دل میں خیال کیا۔ کہ کیسی بیوقوفی ہے۔ مہمانوں کو بھوکا مارا معلوم ہوا کہ شہر میں ایک امیر عورت تھی۔ اُس کے ہاں کوئی تقریب تھی اُس نے اپنی ملازمہ کے ہاتھ روٹیاں بھیجیں۔ جن کو کہ اُنہوں نے گنا۔ تو وہ اٹھارہ نکلیں آپ نے اُسے واپس بھیج دیا کہ کہا کہ یہ کسی اور کی ہیں۔ ہماری نہیں۔ ہمارے اللہ کے حساب میں ٹھیک نہیں۔ چنانچہ جب وہ واپس گئی۔ تو مالکہ نے کہا کہ یہ تو فلاں کے لئے تھیں رابعہ بصری [illegible]

[illegible] ان مہمانوں کو تقسیم کر دیں۔ شاگرد نے پوچھا۔ کہ آپ کو پہلے کس طرح پتہ لگ گیا کہ پہلی روٹیاں آپ کی نہ تھیں اور یہ آپ کی ہیں۔ حضرت رابعہؓ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ فلہ عشر امثالھا ہم ایک کے بدلے دس دیتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالےٰ سے تجارت کی تھی۔ دو روٹیاں دی تھیں۔ بیس ملنی تھیں۔ یہ اٹھارہ لائی۔ ہمیں ایمان تھا۔ کہ آلہی وعدہ تو حق ہے۔ مگر یہ ٹھیک نہیں لائی۔ اس سے سب کا ایمان درست ہو گیا۔

یہ کہانی نہیں امر واقعہ ہے۔ لیکن اس کے لئے خاص قسم کے ایمان کی ضرورت ہے۔ پھر ایک اور واقعہ ایسا ہُوا۔ کہ ایک شخص کو پھانسی کا حکم دیا گیا۔ جب پھانسی کو لے جا رہے تھے۔ راستہ میں اُن کا ایک آشنا ملا۔ اُس نے اس سے ایک پیسہ مانگا۔ اُس دوست نے خیال تو کیا۔ کہ بڑا بے وقوف ہے۔ مگر دو پیسے دیدئے۔ اُن سے راستے میں دو روٹیاں لیں۔ آگے گیا۔ تو ایک فقیر نے سوال کیا۔ اُس کو دے دیں۔ جب پھانسی کے قریب پہنچا۔ تو ادہر بادشاہ سے کسی نے ذکر کیا۔ کہ یہ تو غلطی سے پھانسی ملنے لگا ہے چنانچہ اُس نے سوار دوڑا کر پھانسی کو رکوا دیا۔ یہ بھی صحیح واقعہ ہے۔ ایسا معاملہ ہم نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہے۔ ایک میرا آشنا تھا۔ اُس کو کسی نے مار ڈالا چند آدمی شبہ میں پکڑے گئے۔ اور اُن کو پھانسی کا حکم دیا گیا۔ میں مجسٹریٹ کے پاس گیا تو اُس نے مجھ سے کہا کہ کل اتنے آدمی پھانسی ملیں گے۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ کہ آپ نے پوری تحقیق کر لی ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ مجھے اُس دن بیٹھے ہوئے نیند آگئی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ سب ملزم منجے (چار پائی) پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور چند سکھ نیچے زمین پر منجا چار پائی کو کہتے ہیں۔ اس کا ماخذ نجات ہے۔ خواب میں منجے کا دیکھنا نجات ظاہر کرتا ہے۔ میں اُسی وقت دوڑا ہوا مجسٹریٹ کے پاس گیا۔ اور کہا کہ آپ کا فیصلہ صحیح نہ نکلا۔ ملزموں کو بھی میں نے کہلوا دیا۔ کہ تم رہا ہو جاؤ گے۔ کسی نے میری بات کی قدر نہ کی۔ چنانچہ نو بجے جب پھانسی دی جانے لگی۔ سیالکوٹ سے تار آگئی۔ کہ اصل مجرم سکھ ہیں۔ اور وہ مل گئے ہیں۔ پہلے ملزموں اور مسل کو یہاں بھیجدیا جائے چنانچہ آخر تمام سکھ پھانسی مل گئے۔ ایک بسبب سلطانی گواہ ہونے کے بچ گیا۔ میں نے کہا وہ بھی مارا جائیگا۔ چنانچہ رہائی پر اُس نے شراب پیکر کسی کی لڑکی کو چھیڑا۔ اُس کے وارثین کو پتہ لگا اور اُنہوں نے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا پس مومن کا کام ہے۔ کہ وہ کچھ اپنے مال سے دے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اسکے ذریعہ ایسے بہت سی بلاؤں سے نجات ملتی ہے اور مال میں بہت برکت ہوتی ہے۔ اور بہت سی کامیابی اور فلاح کی منزلوں کو یہ طے کر جاتا ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں دو واسکٹیں سوف کی میں نے بنوائیں اور جیسا کہ طالب علموں کا قاعدہ ہے۔ بہت خوش ہوا۔ میں نے اُنہیں ایک جگہ رکھدیا تو کوئی ایک چُرا لی۔ میں نے بطیب خاطر دوسری کسی شخص کو دیدی۔ مجھے اُس وقت ایمان ہو گیا۔ کہ ان سے اچھی ملیگی۔ چند روز گذر گئے۔ ایکدن ایک امیر زادہ کو سوزاک ہو گیا وہ اب ایسا حکیم چاہتا تھا جس کو کوئی نہ جانتا ہو۔ اور جو دوائی بھی ایسی بتا دے کہ لوگوں کو علم نہ ہو۔ کہ یہ سوزاک کا علاج کر رہا ہے۔ اُس کے محرم راز مجھے آ کر لے گئے مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اب کوئی اچھی واسکٹ ملنے والی ہے۔ چنانچہ میں نے اُسے دیکھ کر معمولی سی دوائی دی۔ جس سے وہ اچھا ہو گیا۔ چند روز گذر رہے۔ تو اُس نے اپنے آدمی کے ہاتھ ایک گٹھڑی زربفت کے پارچات کی اور بہت سا روپیہ بھیجدیا۔ میں نے وہ سب بیچ دیئے۔ کیونکہ میرے کام کے نہ تھے۔ میرے پاس اب اتنا روپیہ ہو گیا۔ کہ مجھ پر حج فرض ہو گیا۔ چنانچہ میں حج کو چلا گیا۔ پس تم یقین کرو۔ **کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کبھی ضائع نہیں کرتے۔ ہاں دنیا کی ملونی اس میں نہ ہونی چاہئے۔**

انسان مال کو اللہ کے لئے چھوڑ سکتا ہے۔ اور جو روک اور رکاوٹ اس کے ہوتے ہوئے اللہ کی راہ میں پیدا ہو سکتی تھی۔ وہ دُور ہو جاتی ہے۔ لیکن (۴) اس نطفہ کی پرورش اور نشوونما میں ایک بڑا بھاری گند ہے۔ جو کہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ وہ شہوت ہے جس میں ہزاروں گھر اسکے ذریعہ اجڑتے دیکھے ہیں۔ نہ صحت۔ نہ عزت نہ روپیہ کچھ بھی نہیں چھوڑتی۔ جو نجنی کسی کے گھر میں آئی ہے وہ تب ہی نکلی ہے جب تباہ ہی کر دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ مومن کی کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ سوائے بیویوں اور مملوکہ کے فروج کی حفاظت کرے۔

جب انسان اپنی شہوت پر قابو پاتا ہے۔ بہت مزے اُٹھاتا ہے۔ کہتے ہیں صغر سنی کی شادی بُری ہے۔ لیکن یہ سمندر بھی بہت ہی خطرناک ہے۔

(۵) والذین ھم لامانٰتھم وعھدھم راعون اسکے بعد امانتوں کا لحاظ بھی ضروری ہے ایک حاکم کے ماتحت ملازم اور رعایا بھی اسکے ذمہ ایک امانت ہے۔ اور رعایا کے ذمہ وہ حاکم پس اُن سے پاک سلوک کرے اور کسی کا مال جو رکھا ہوا ہے۔ وہ اُس کو واپس پہنچا دے

(۶) معاہدات کی رعایت بھی اس جسم روحانی کے نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ تم [illegible]

(۷) والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون پھر کمال روحانی کی سیڑھی ہی نماز ہے فرمایا اسکو پانچ وقت سنوار کر پڑھو جس طرح سپرنٹنڈنٹ سیاحت گاہ میں [illegible] پھر سپاہی کے سے ہی باقاعدہ اسی طرح انسان نماز کے ذریعہ ہی روحانی رتبہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ [illegible]

بچ کر باہر آتا ہے۔ پس نماز کو حفاظت کے ساتھ قایم رکھو۔ مومن بنکر جب ان آٹھ اصولوں کو انسان محکم طور پر پکڑتا ہے۔ تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں فردوس کا وارث ٹھہرتا ہے پس اس آیتی اصول پر جو اس طرح تعلیم ہوا ہے عمل کرو قرآن کو اپنا دستور العمل بناؤ مسلمان ہونیکی وجہ سے تم نے اسپر چلنے کا اقرار کیا ہوا ہے۔ بدظنیاں چھوڑ دو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو شائع کرنا چھوڑ دو قرآن میں آیا ہے بہت سی بدظنیاں انسان کو بدکار بناتی ہیں اور انسان کو جھوٹا کر دیتی ہیں تم ایک کافت ہو قرآن کہتا ہے۔ کوئی بات ہو اس کو تم پھیلانے کے مجاز نہیں

(خاص جماعت کے لئے)

جو تم میں بُرا ہے وہ باہر کے لوگوں میں اور شہروں میں میری اس بات کو پہنچا دے جس شخص نے اظہار حق لکھا اور جنھوں نے کھلی چٹھی شائع کی۔ اور جنھوں نے خلافت پر کٹ کی اور ٹریکٹ شائع کئے اُن کا حق کیا تھا۔ ایک نے مجھے خط چھپوا کر بھیجا اور پوچھا۔ کہ میں نے اشتہار شائع کردہ میں کہا تم نے قرآن کے خلاف کیا۔ تم بدبخت ہو اُس نے جواب دیا۔ تم گھوڑے پر سے گر گئے ہو تم میں استقامت ہی نہیں۔ رات میاں صاحب نے اپنے وعظ میں کہا کہ کسی بڑے آدمی نے سولہ صفحہ کا خط ان کے خلاف مجھے لکھا ہے۔ اور کہ وہ بڑا آدمی ہے اسپر بھی چہ میگوئیاں شروع کر دیتے ہیں اب تلاش میں ہیں کہ وہ بڑا آدمی کون ہے میں تمہیں کہتا ہوں کہ وہ بڑا نہیں ہوں۔ نہ مولوی محمد علی۔ نہ خواجہ کمال الدین۔ نہ شیر علی۔ نہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ۔ نہ صدر الدین نہ کوئی اور صدر انجمن کا ممبر ہے۔ مجھے تو وہ بڑا بھی معلوم نہیں ہوتا۔ میاں صاحب اُسے بڑا خیال کرتے ہونگے۔ یہاں تک کہ اکسٹرا اسسٹنٹ بھی نہیں۔ میں تو اُسے لکھونگا تو وہ شاید سمجھ بھی جاویگا اگر وہ سامنے کھڑا ہو جاوے تو پھر میاں صاحب یا کوئی اور اُس کا کیا بگاڑ سکتا ہے بس میں تمہیں کہتا ہوں کہ وہ بڑا آدمی نہیں ہے ایسی باتوں کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ اِن کو چھوڑ دو۔ پھر کہتا ہوں باز آجاؤ اور اِن خبروں کو شائع کرنے کی عادت چھوڑ دو اور نمازوں میں استقامت دکھاؤ اللہ تمہیں فردوس میں پہنچا دیگا۔ اس کے بعد دعا کی اور جلسہ برخاست ہوا +

آل انڈیا مسلم لیگ کا پریسیڈنشل ایڈریس

آنریبل سر ابراہیم رحمۃ اللہ صاحب نائٹ رئیس بمبئی ممبر امپیریل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقدہ آگرہ میں ۳۰ دسمبر کو جو پریزیڈنشل ایڈریس پڑھا۔ اُس کا اُردو ترجمہ حسب ذیل ہے:-

حضرات: مسلم لیگ کے اس سالانہ جلسہ میں آپ نے مجھ کو بطور صدر دعوت دی اور میری جو عزت افزائی فرمائی ہے۔ اس کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس امر کا صاف صاف معترف ہوں۔ کہ یہ سب سے بڑی قومی عزت ہے اور اس وجہ سے اس کی قدر میری نظر میں اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کہ یہ عزت بلا تحریک غیرے مجھ کو ملی ہے۔

ایک ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ہے۔ یعنے جب نہایت ہی زوروں کے ساتھ اختلاف رائے واقع ہوا ہے۔ اور یہ خیال عام طور پر پھیلا ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سیاسی نظر سے دیکھتے ہوئے دو راہیں قائم ہو گئی ہیں۔ ایسے وقت میں مجھکو یقین ہے۔ کہ آپ اس امر کا اچھی طرح احساس فرمائیں گے۔ کہ آپ کے صدر کی حالت کس قدر پیچیدہ ہے؟

حضرات! آپ نے جس مشکل کام کے انجام دینے کے لئے مجھ کو طلب فرمایا ہے اسے میں نے بطور فرض منصبی منظور کر لیا۔ اور میں نے یہ خدمت اس لئے اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ مجھ کو اس امر کا یقین واثق ہے۔ کہ آپ میرے اِن فرائض کے ادا کرنے میں پوری پوری مدد اور اعانت فرمائیں گے۔ اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم سب پر جو ذمہ داری عائد ہے۔ اس میں آپ حصہ لیں گے۔ آج ہندوستان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں کے جو قایم مقام حضرات بہت بڑی تکلیف گوارا کر کے یہاں اس جلسے میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ یہ امر میرے خیال میں اس بات کی حتمی دلیل ہے۔ کہ ہماری قوم میں رفاہ عام اور سیاسی زندگی کی قوی روح موجود ہے۔ مجھے اطمینان ہے۔ کہ میں آپ لوگوں پر بے خطر بھروسہ کر سکتا ہوں۔ اس بارہ میں کہ میں جو صمیم قلب سے ان مشکلات کو جو ہمارے لئے درپیش ہیں سلجھانے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں آپ لوگ میرا ہاتھ بٹائیں گے۔ اور مائل بہ مصالحت رہیں گے تاکہ نتیجہ یہ ہو۔ کہ بعوض پھوٹ کے ہم پھر سے مستحکم اور متفق ہو جائیں۔ اور ہم میں ایسی توانائی پیدا ہو جائے۔ اور ہم ایسا طریق عمل اختیار کریں۔ جس سے ہمارے دلی مقاصد میں ترقی ہوتی چلی جائے +

تمام ایسی انجمنوں میں جیسی ہماری یہ انجمن ہے۔ اختلاف رائے کا واقع ہونا ضروری ہے۔ مختلف ذہن کے لوگ جب متحد مسائل پر اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کافی اور آزادانہ بحث ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ اور عام دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ بالکل میرے ایسے خیالات ہیں۔ اس لئے ہماری بہبودی اور ترقی کے وسائل پر جو کچھ معقول بحث ہو میں دل سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ مگر اتنا لحاظ ضرور ہے۔ کہ جب کسی امر کا فیصلہ ہو چکا۔ تو سب کو بطیب خاطر منظور کر لینا چاہئے۔ اور سب کو اسی کے مطابق سچی بلیغ سے عمل کرنا چاہئے +

اس دستور العمل کے لازمی طور پر یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ جو فیصلہ ایک مرتبہ ہو گیا۔ اس پر کبھی نظر ثانی نہ کی جائے۔ کوئی دستور العمل اس جمہوری زمانہ میں بنایا نہیں جا سکتا۔ جو مثل قوانین میڈی اور ایران قدیم،، اٹل اور دائمی ہوں۔ میری مراد یہ ہے کہ جو فیصلہ کیا جائے۔ وہ دستور العمل ہو جائے اس زمانہ تک کہ جب تک عام اہل الرائے تبدیل خیالات۔ تقاضائے مزید تجربہ اظہار نقص وعیب جو پیشتر خیال میں نہ آسکا۔ یا اسی طرح کے اور وجوہات کے لحاظ سے اسکو بدلیں وجوہات مذکورہ بالا کے پائے جانے کے وقت سابق فیصلوں پر بھی نظر کیجائے سب سے زیادہ اور ضروری امر تو مجھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام مباحثے غیر شخصی اور غیر جانبداری کے اصول پر ہوا کریں۔ اور جو لوگ مخالفت میں اپنے تئیں قلت الرائے میں پائیں۔ اُن کو چاہئے کہ کثرت الرائے کے صاف اور غیر مبہم فیصلوں کو بطیب خاطر منظور کر لیں۔ اور اخلاص مندی سے تقلید سلوک عسکری کر کے عام مقصود کے پورا کرنے کی کوشش میں شریک رہیں۔ اسی طریقہ پر جیسا کہ فیصلہ ہو چکا ہو +

جب تک ہم اپنے قومی مقصود کے پورا کرنے کے لئے اس طرح سے ہم کار بند نہ ہونگے۔ تب تک مجھے اندیشہ ہے۔ کہ ہماری ترقی میں سخت التوا رہیگا۔ اور بہت سخت مشکلوں کا پے در پے سامنا کرنا ہوگا۔ لہذا اے حاضرین با تمکین! میں آپ سے التماس کرتا ہوں اور آپ کے ذریعہ تمام مسلمان قوم سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ہماری قوم کے رفاہ عام کے لئے عالی حوصلگی۔ تحمل اور مخلصانہ شرکت سے مشغول کار رہیں +

اگر ہم اس طرح پر تمام شخصی خیالات کو الگ رکھ کے کاربند رہیں گے اور ہمارے ذہن میں صرف قومی فائدہ کا خیال ہوگا۔ تو ہماری ترقی نہ فقط یقینی ہوگی۔ بلکہ اتنی رفتار سے ہوگی۔ کہ ہم میں سے عجلت پسند اصحاب کو بھی تشفی بخش ہوگی +

کان پور کی مسجد۔ آپ سب صاحب اس امر سے واقف ہیں۔ کہ مسلمانان ہند کے دلوں پر مسئلہ مسجد کان پور نے بہت بڑا اثر کیا۔ اور آپ کو یہ معلوم کر کے نہایت ہی اطمینان اور تشفی ہوئی ہوگی۔ کہ ہمارے معزز اور ہردلعزیز وائسرائے اعلیٰ حضرت لارڈ ہارڈنگ بہادر نے دوراندیشانہ سیاسی قابلیت سے اس کا فیصلہ باحسن الوجوہ فرما دیا +

حضور وائسرائے نے اپنے جدید پایہ تخت ہند یعنی دہلی میں داخل ہونے کے موقعہ پر جن شریفانہ خیالات کا اظہار کیا تھا۔ میں وہ آپ کو یاد دلانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ حضور موصوف اُس وقت جدید لیجسلیٹو کونسل کے صدر تھے۔ جس کا اجلاس پہلی مرتبہ دہلی میں ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے اپنی یادگاری تقریر میں بیان فرمایا تھا کہ:-

"بہر حال اِس تصور کے بارہ میں میرا کچھ بھی خیال ہو۔ مگر میں صرف آپکو اور تمام باشندگان ہند کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ کسی طرح پر بھی میری رائے پر کسی قسم کا اثر نہ ڈالے گا۔ جس طور پر میں نے گذشتہ دو سال میں کام کیا ہے۔ اسی طرح آیندہ بھی میں اپنی طرز حکومت بدلے بغیر عمل کرونگا۔ اور اس طریقہ میں میں سر مو تجاوز نہ کرونگا"

کیا کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ حضور لارڈ ہارڈنگ نے اس موقعہ پر اہل ہند سے جو مدبرانہ وعدے کئے تھے۔ ان پر وہ صداقت کے ساتھ قایم نہیں رہے؟ اس پدرانہ شفقت نے جو انہوں نے ہمارے ہم وطنوں سے ظاہر کی ہے۔ صحیح طور پر لوگوں کے دلوں پر فتح پائی ہے۔ یہ واقعہ صرف اس ملک کا تاریخی واقعہ ہونے کی غرض سے قابل قدر نہیں ہے۔ مگر وہ سبق جو اس قسم کی طرز سلطنت سکھاتی ہے۔ وہ برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان دونوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حضور لارڈ ہارڈنگ نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ پدرانہ ہمدردی صرف لفظوں ہی سے نہیں جن کا ہم کو پہلے بہت سا تجربہ ہو چکا ہے مفید ہو سکتی۔ مگر عملی طور پر کام لینے سے مطلب براری ہوتی ہے +

(باقی دارد)

پریس ایکٹ کی تنسیخ کی التجا

ناظرین کو معلوم ہے ... اجلاس میں آل انڈیا ...

مسلم لیگ نے بھی بتقلید کانگرس کے سالانہ اجلاس میں پریس ایکٹ کے منسوخ کرانے کے ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔ یہ ایکٹ جب پاس ہوا تھا۔ تو اس کی غرض صرف یہی تھی۔ کہ باغیانہ تحریرات کو جن سے عوام الناس گورنمنٹ کے خلاف بھڑکائے جا سکتے ہیں۔ روکا جاوے۔ لیکن افسوس ہے کہ بجائے اس مقصد کو پورا کرنے کے اس قانون کو بیجا طور پر مذہبی اخبارون کے بند کرانے اور ان پر ناقابل برداشت سختیاں کرنے کے لئے بعض کوتاہ اندیش سرکاری حکام استعمال کر رہے ہیں جس سے کہ مذہبی آزادی جو کہ سلطنت برطانیہ کی ایک نعمت عظمیٰ تھی معرض خطر میں ہے۔ اور مذہبی ذوق رکھنے والی بے ضرر رعایا کو گذشتہ سال اسکی وجہ سے بہت مایوسی ہوئی مسلم لیگ میں بھی زور سے اس کے خلاف تقریریں ہوئیں۔ اور اخبار بدر قادیان جو کہ نہایت ہی ... اُس کے ضمانت لئے جانے کی وجہ سے سب حیران تھے۔ ہر ایک غیر عیسائی مذہبی مبلغ کے منہ اور قلم کو اس قانون کی موجودہ صورت نے لگام دیدی ہے مگر اس کے بالکل برخلاف عیسائی صاحبان ٹریکٹوں رسالوں۔ کتابوں اور اخبارون میں ہر طرح کی دلکو دکھانے والی تحریرات شائع کرتے ہیں اور ان کو کوئی نہیں پوچھتا ہم انشاءاللہ دکھائینگے۔ کہ کس طرح عیسائی صاحبان دیگر مذاہب کے بزرگوں کو حرف و خط کرتے اور مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کا دل دکھاتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے اُنپر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ گورنمنٹ کے اعلےٰ افسر کو خود تو وقت ہوتا ہے اور نہ وہ اردو اخبارات پڑھتے ہیں۔ پس جونہی کہ کوئی مضمون کسی مذہب کے خلاف نکلا جس کا کہ اس کے پیرو جواب نہ دیکے۔ وہیں اُن کے مترجم لفظی سیدھے ترجمے کر کے گورنمنٹ کو بھیجنا شروع کر دیتے ہیں اور پادریوں کا رسوخ تو ہر حال میں گورنمنٹ کے دربار میں باقی لوگوں سے زیادہ ہونا لازمی ہے۔ پس جہاں حق نے ضرب ماری جواب تو ہوتا نہیں۔ وہیں اسکو یوں ... گرا دیا۔ یہ قانون رعایا کے سلطنت برطانیہ اور خاص حکومت برطانیہ کے لئے ... فائدہ مند ہونیکے خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ پس اعلےٰ حکام کو ... اپنے وہم اور خیال کو چھوڑ کر رعایا کے جذبات کا لحاظ کریں اور مذہبی امور میں اپنا دخل زیادہ نہ کریں۔ یہ وہ جذبہ ہے۔ جس کے لئے ... چیز قربان کرنیکی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے لہذا ہم آل انڈیا مسلم لیگ اور ... کانگرس کی اس تجویز کی کہ پریس ایکٹ کی اب کوئی ضرورت نہیں۔ نہایت زور ... تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نہ صرف رعایا بلکہ گورنمنٹ عالیہ کا بھی نقصان ہوتا ہے۔

انعامی مضامین

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی توجہ کے لائق

ہمارے ایک کرمفرما ... جو حمیت اسلام کا جوش ہر ایک نوجوان طالبعلم کے دلمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ ... نونہالان چمن اسلام اس دین متین کی محبت میں سرشار اور مست ہوکر اس کی صداقت کا بگل دنیا کے چار کونوں میں بجاتے پھریں۔ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ مبلغ ... روپیہ انعام بحساب دس روپیہ فی مضمون اخبار پیغام صلح کی معرفت اُن تین نوجوان مسلمانوں کی نذر کرینگے۔ جو کہ مفصلہ ذیل تین مضامین پر اپنی طبع آزمائی کر کے اول نمبر حاصل کرینگے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے ناظرین اس امر کی اطلاع اپنے اپنے دائرہ اثر میں ضرور پہنچا دیں گے۔ تاکہ چمن اسلام کے نونہال اپنے اپنے ایمان اور ایقان کے مطابق اس پر گلفشانی فرما سکیں۔ سوائے اس کے وہ بزرگوار بھی جنہیں انعام کی خواہش نہیں خصوصاً حضرت مولوی محمد علی صاحب حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب و مولوی صدرالدین صاحب بھی ان پر کچھ رقم فرماکر اخبار پیغام صلح کو ممنون فرما دیں گے۔ اور مسلمانان عالم کے لئے باعث افتخار ہونگے۔ مضامین حسب ذیل ہیں۔

۱- آج کل مذہب اسلام میں کون کون سے ایسے اصول رائج ہیں۔ جو کہ در حقیقت مذہب اسلام میں داخل نہیں۔ اور ان کا رواج کس طرح سے ہوا۔

۲- مسلمان طالب علموں میں ریلیجس سوسائٹیز۔ ریلیجس رالنیئر سسٹم اور ریلیجس بائنز ایسوسی ایشنز قائم کرنیسے کیا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو کیا۔ اور ان سکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے کس طریقہ کو ہاتھ میں لینا چاہئے اور کیا کرنا چاہئے۔

۳- موجودہ زمانہ کی طرز بود و باش کو مدنظر رکھکر کن طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام پر کاربند کیا جا سکتا ہے۔

شرائط۔ مضامین ایڈیٹر پیغام صلح کے پاس ... تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(۲) مضامین کا فیصلہ ایک کمیٹی کریگی جس میں تین آدمی ہونگے - (۱) ایڈیٹر پیغام صلح (۲) ایک عالم جسے ایڈیٹر پیغام صلح منتخب کرے - (۳) انعام دہندہ - ان تینوں منصفوں کی رائے میں جو مضمون قابل انعام ہوگا - اس کے نامہ نگار کو انعام روانہ کیا جائیگا

(۳) جن اصحاب کے نام انعام کے لئے چنے نہ جائینگے - ان کے مضامین انہیں واپس نہیں کئے جائینگے - اور مذکورہ بالا منصفوں کو اختیار رہوگا - کہ وہ جو مضمون چاہیں پیغام صلح یا کسی اور اخبار میں یا پمفلٹ کی شکل میں شائع کردیں -

نوٹ - جو اصحاب مضمون کے ساتھ اپنا نام شائع کرانا پسند نہ کریں - انہیں ایسا کرنیکا اختیار ہے -

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا خط

بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب رض

مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء

میرے مخدوم مطاع سلمہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جس قدر سر نیاز درگاہ احدیت مآب میں جھکاؤں تھوڑا ہے - وہ دن اب نزدیک ہیں جب سیف الرحمٰن رحمت اللہ فاروق لارڈ ہیڈلے بالقابہ خود ہر رنگ میں مبلغ و مشنری اسلام کا ہوگا -

اُس نے علی الاعلان ایک جلسہ عام میں اسلام کی بیحد تعریف کرتے ہوئے مسلمانوں کو کہا کہ اُس شاندار کام کی امداد کرو جسکو کمال الدین نے شروع کیا ہے اور میں (مراد لارڈ ہیڈلے بالقابہ) جس حد تک میرے بس میں ہوگا - اشاعت اسلام میں کوشش کرونگا - اور وہ دن بہت قریب ہے کہ میں یہاں ہزار ہا عقلمندوں کو مسلمان ہوتا دیکھونگا "

اخباروں کے کٹنگ ارسال خدمت ہیں - یہ میں نے ایک ایک دو دو کٹنگ بھیجے ہیں یہی مضمون قریباً اسّی اخباروں میں نکلے ہیں - اللہ اللہ کبا شان ایزدی ہے خدا نے ایک شخص کو ہمیں عطا فرما کر اسلام کی کایا پلٹ دی جو الفاظ لارڈ موصوف کے منہ سے نکل جائیں - کل اخبارات میں اسی کا چرچا ہوجاتا ہے - لوگ اب اسلام پر لیکچر سننا چاہتے ہیں - بلعض جگہ خود بخود اسلام پر لیکچر شروع ہوگئے ہیں - عنقریب وہ کٹنگ بھی بھیجدونگا - یہ لیکچر اگرچہ یورپین ہی دیتے ہیں - لیکن ہوتے اسلام کی تائید میں ہیں - اگرچہ بعض جگہ اسلام سے ناواقفی کے باعث غلط بیانیاں ہوتی ہیں - تاہم وہ نیک نیتی پر مبنی ہوتی ہیں - اب اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ان اغلاط کی درستی اور اصلاح کے لئے جوابی لیکچر شروع کئے جائیں -

ایک اور خوشخبری ہے -

گذشتہ جمعہ کو جب بڑی شاندار نماز کیکسٹن ہال لنڈن میں میری اقتدا سے ہوئی جس کے بعد لارڈ موصوف کی مختصر تقریر ہوئی تو گھر پر واپس آکر میں نے شیخ فاروق (لارڈ ہیڈلے) سے کہا - دیکھیں میں آپ کو ایک بات کہتا ہوں خدا تعالےٰ نے تمہیں یہاں ایک عظیم الشان کام کے لئے چنا ہے تم جس قدر خدا کا شکریہ ادا کرو تھوڑا ہے تم اپنی قوم کے بشیر اور نذیر ہو - تمہاری قوم تمہارے پاس آویگی نہ کہ میرے پاس - وہ تم سے اسلام سیکھے گی - نہ کہ مجھ سے اب اگر تم نے غلط نقشہ اسلام کا اُن کے سامنے پیش کیا - تمہارے اعمال - تمہارے طریقے [illegible] اگر اسلامی نہ ہوا - تو خدا کے آگے تم ذمہ وار ہو - نہ کہ میں - کیونکہ [illegible] اور استفسار کنندگان کے خط تم کو آتے

[illegible] وقت جمعہ کی شام [illegible] میں پہنچتے [illegible] کہ وہ میرے گھر میں آیا [illegible]

تمہارے الفاظ میرے دل میں [illegible]

خدا تعالےٰ کے روبرو [illegible]

[illegible]

میرا مکان حاضر ہے نیز ہمارے سامنے اس وقت ایک عظیم الشان کام ہے ہر روز نئے سے نئے خطوط آتے ہیں - علاوہ ازیں میں چاہتا ہوں کہ میں اعلان کردوں کہ اسلام کے متعلق جو شخص کسی قسم کی واقفیت حاصل کرنا چاہے یا اگر کسی کو اسلام کی نسبت کوئی غلط فہمی ہو تو وہ مجھ سے دریافت کرے اس لئے بھی ضروری ہے کہ تم میرے پاس ہر وقت رہو "

میں نے بجواب کہا کہ میں تو حاضر ہوں - لیکن دفتر ووکنگ میں ہے اور رسالہ کا کام ہے اور پھر مجھے خط و کتابت کا کام بہت کرنا پڑتا ہے اس لئے اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ منگل کی رات بدھ جمعرات اور جمعہ لارڈز موصوف کے مکان پر میں رہوں - جمعہ کی نماز لنڈن کیکسٹن ہال یا کسی اور جگہ ہو - جسکا میں عنقریب مستقل انتظام کرنے والا ہوں اور جمعہ کی شام کو ووکنگ آجاؤں جہاں ہفتہ اتوار - پیر اور منگل کا نصف دن رہوں یہ امر فیصلہ ہوگیا ہے آگے جو مولا کریم کو منظور ہو - خدا تعالےٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ برادر مفتی صاحب (مراد مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر ہیں جنہوں نے کمال محنت اور عرقریزی سے نوٹ قرآن کریم مرتب کرکے شائع کئے فجزاہ احسن الجزاء - پیغام) کے مرتبہ آپ کے نوٹ درس قرآن کریم کے میرے پاس موجود ہیں جو انشاءاللہ بہت مفید ثابت ہونگے - اور بھی بہت خطوط آرہے ہیں -

کام نے نہایت ہی مختلف خوش کن حیثیت اختیار کرلی ہے - جمعہ کے خطبہ کا اثر نہایت ہی عمدہ ہوا - جس کا خلاصہ اخباروں میں شائع ہوگیا ہے کیا خدا کی شان ہے کہ کوئی دن تھا - کہ میں منتیں کرتا تھا - اور کوئی نہ سنتا تھا - اور میرا نام یا مضمون کسی اخبار میں قیمتاً بھی درج نہ ہوتا تھا - یا آج یہ حال ہے کہ ہر ہفتہ کل انگلینڈ - سکاٹلینڈ - آئرلینڈ اور یورپ کے اخبارات میں چرچا ہوتا رہتا ہے اور جو کچھ ہمارے منہ سے نکل جائے گھر گھر اس کا چرچا ہوجاتا ہے - عیسائی مشنریوں کو عبرت دلادی [illegible] کہ ایک شخص اپنی چلتی ہوئی وکالت چھوڑ کر ایک کام [illegible] -

کام بہت بڑھ گیا ہے - اور [illegible] میں لارڈ موصوف کے مکان پر رہتا تو پیچھے ووکنگ کے کاروبار کا خدا حافظ خصوصاً ووکنگ ایک متعصب عیسائی شہر ہے - یہاں مخالفت کے سامان پیدا ہونے لگے ہیں - آپ خود غور کریں کہ پیرا تو پہلا ہی کام میرے مارنے کو [illegible] تھا - اور اب اس قدر کام [illegible] گیا ہے - عزیز فتح محمد بدستور بیمار ہے - اور ڈاکٹر کا حکم ہے [illegible] ایک ماہ [illegible] اور کام کو ہاتھ نہ لگائے - خدا کی مصلحت [illegible] دسمبر [illegible] شروع ہوئی [illegible]

آج دسمبر شروع ہے اور [illegible] نہ معلوم [illegible] خدا اپنا رحم کرے نہ معلوم مجھے کب کچھ آرام ملیگا - ہاں خدا تعالےٰ نے یہ جو خاص الخاص خوشی عطا کی ہے - اس نے بدل ما تحمل کردیا ہے - میں ان تین ہفتوں میں جسمانی طور پر اُسی طرح تیار ہوگیا ہوں - جیسے پہلا تھا - یعنے جسقدر مجھ میں جسمانی کمی پیدا ہوئی تھی - وہ ان تین ہفتوں میں دور ہوگئی - والحمد للہ ثم الحمد للہ، لیکن پھر بھی کام بہت ہے - یہ وقت ہے کہ متواتر اسلام پر لیکچروں کا سلسلہ شروع ہو اور ساتھ ہی بلا اخبارں میں مضامین لکھے جاویں - اور پھر عام طور پر لوگوں سے ملا جاوے - گویا خدا تعالےٰ کے فضل سے انگریزی قوم یک لخت بیدار ہوگئی ہے اب موقعہ ہے کہ اس سے فائدہ اُٹھایا جاوے - اگر مولوی محمد علی صاحب بھی یہاں آسکے تو چھ ماہ اور [illegible] - خدارا جلد انتظام کریں - مولوی محمد علی صاحب یا مولوی صدرالدین [illegible] یا ڈاکٹر [illegible] یعقوب بیگ صاحب یا ڈاکٹر بشارت احمد (؟) یا محمد حسین شاہ صاحب کوئی آوے - اور ووکنگ کا انچارج ہو میں کل ملک میں لیکچر دیتا پھروں گا -

خدا جانتا ہے لوگ لیکچروں کے لئے از حد خواہشمند ہیں اور میں تنہا ہوں

گذشتہ سے گذشتہ ہفتہ مسول برادرسٹہ میں بمقام شمالی حصہ لنڈن اسلام پر میرا لیکچر ہوا گذشتہ ہفتہ کیمبرج میں لیکچر ہوا - مدرسہ الٰہیات کے بہت سے طلباء آئے - اور مبہوت ہو کر چلے گئے -

اگلے ہفتہ پھر فوکسٹن میں لیکچر ہے گلاسگو - اڈنبرا سے برابر دعوت پر دعوت آرہی ہے گلاسٹرشائر سے بلاوا آیا ہے - لنڈن کے مختلف حصص سے پیغام آتے ہیں - یہ موقعہ ہے - مگر جائے کون - کاش عزیز چودہری فتح محمد صاحب صحت میں ہوتے تو بہت کچھ کام بن جاتا -

خدایا کچھ سوں پر نہ ڈالیں یہاں ایک نہیں دو آدمی [illegible]

بہر حال یہ [illegible]

لنڈن میں جمعہ کی نماز

بہ سلسلہ اشاعت گذشتہ

ایک نومسلم

(ترجمہ از اخبار مانچسٹر گارڈین ۲۹ر نومبر ۱۹۱۳ء بروز ہفتہ)

(علاوہ ان امور کے جو اخبار مارننگ پوسٹ ۲۹ر نومبر نے لکھے ہیں اور جو اشاعت گذشتہ میں ہدیہ ناظرین کئے جاچکے ہیں اخبار مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے)

نماز جمعہ میں تمام اسلامک ممالک مثلاً ہند - ایران - مصر اور ترکی کے مسلمان شریک تھے - خواجہ کمال الدین صاحب نے نماز پڑھائی جو ایک بیرسٹر (بیرسٹر نہیں بلکہ وکیل پیغام) ہیں - جو اپنی چلتی مفید پریکٹس کو چھوڑ اس ملک میں مسلمانوں کی روحانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے آئے ہیں - وہ مسجد ووکنگ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - نمازیوں نے اپنے بوٹ اُتار دیئے - لیکن اپنے سروں کو ڈھانپے رکھا - جن کے سروں پر ترکی ٹوپی نہ تھی - انہوں نے پگڑیوں کی طرح سروں پر رومال لپیٹ لئے کرسیوں کی بجائے سفید جائے نماز فرش پر بچھائی گئی اور انہیں قعدہ رکوع سجود قیام وغیرہ کئے گئے -

خواجہ صاحب نے سب سے اول قرآن شریف کی تلاوت کی اور اس کی تفسیر انگریزی میں بیان کی جس کے بعد آپ نے خطبہ میں اسلام کی تعریف کی کہ اسلام کے معنے اللہ تعالےٰ کی رضامندی پر چلنے کے ہیں - اور اس میں ہر قسم کی تہذیب ترقی اور مکمل انسان بننے کے لئے ہدایات موجود ہیں - اس کے بعد تین نومسلموں کے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا گیا - - - - بعد نماز لارڈ ہیڈلے نے پند و نصائح کیں (انکی تفصیل مارننگ پوسٹ کے مضمون میں درج ہوچکی ہے پیغام) اور فرمایا کہ میں نے پروٹسٹنٹ خاندان میں پرورش پائی ہے لیکن اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ ایک رومن کیتھولک ملک میں بسر کیا ہے - وہ اس تعصب بت پرستی اور بعض [illegible] سے جو اُسے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے - سخت متحیر ہے اور اُسے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ کس طرح معقول پسند اور سلیم طبائع ایسے اوہام باطلہ کو قبول کرتے ہیں - گویا ایسے طریقوں پر عورتیں چل سکتی ہیں لیکن مردوں کو جنکو اللہ تعالےٰ نے کائنات عالم پر حکمران بنایا ہے اپنی عقل و فکر سے کام لینا چاہیئے اسکے خیال میں رومن کیتھولک مذہب کی نسبت پروٹسٹنٹ مذہب قدرے بہتر ہے لیکن سب سے معقول مذہب صرف اسلام ہی ہے -

نوٹ :- اسی قسم کا مضمون اخبار سٹینڈرڈ ۲۹ر نومبر ۱۹۱۳ء میں درج ہے)

سابقون بالخیرات

فہرست چندہ مسلمانان پارہ چنار برائے اشاعت اسلام فنڈ

خانصاحب محمد عجب خان تحصیلدار ما - مولوی معراج دین صاحب نائب تحصیلدار [illegible] پولیٹیکل تحصیلدار [illegible] - میاں محمد امین سوداگر [illegible] - میاں احمد دین سوداگر [illegible] آغا لال بادشاہ دفتر [illegible] ماسٹر پیر محمد ہیڈ ماسٹر [illegible] ڈاکٹر الہ یار خان [illegible] چوہدری ولی داد [illegible] میاں عبدالعزیز [illegible] میاں سید شاہ پٹواری [illegible] رحیم بخش [illegible] غلام احمد صاحب پوسٹ ماسٹر [illegible] - ڈاکٹر حکیم الہ جان صاحب [illegible] محمد الدین [illegible] ماسٹر [illegible] عادل دہوبی [illegible] محمد حسین کابلی [illegible] منشی لعل حسین صاحب [illegible] میاں احزاب گل [illegible] طوطی خان صاحب [illegible] حاجی محمد عثمان صاحب [illegible] ٹھیکہ دار [illegible] نور محمد عبدالعزیز سوداگران [illegible] خلیفہ [illegible] عبداللہ [illegible] - فاتکل علی [illegible] سلطان محمد صاحب پٹواری [illegible] خادم [illegible] قدرت اللہ دہوبی ارسلا خان دوکاندار [illegible] شیر گل دوکاندار [illegible] نان بائی [illegible] جالندہر قصاب [illegible] ولی محمد چاہ فروش [illegible] شرف الدین چاہ فروش [illegible] غلام جیلانی [illegible] مرزا یعقوب [illegible] قمر علی پٹواری [illegible] محمد حسین پٹواری [illegible] شہاب گل پٹواری [illegible] آغا پیر جان صاحب کلرک [illegible] پیر محمد پٹواری [illegible] خان [illegible] گان [illegible] عبدالمجید سوداگر [illegible] - مرزا علی محمد [illegible] بابو عجب گل صاحب [illegible] عبدالکریم [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دین متین میں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

آؤ اے لوگو جو حامل کتاب اللہ ہو۔ کم از کم ان باتوں میں تو مل کر کام کریں جو ہم سب میں مشترک ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ کے سوائے اور کسی کو معبود نہ ٹھہرائیں

پیغام صلح
اخبار — لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جاویں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن
(قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (للعہ))

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء | نمبر ۷۷

تازہ برقی پیغامات

ممالک غیر کے تار

والونا میں مارشل لا کا نفاذ (والونا ۷ جنوری) شب گذشتہ کو مبت دیر ہو جانے کے بعد والونا میں مارشل لا (قانون جنگ) کے نفاذ کا اعلان کیا گیا۔

اسی بارہ میں مزید اطلاع (روما ۷ جنوری) والونا میں مارشل لا کے اعلان کی غیر متوقعہ خبر کی اب تشریح کی گئی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ کل شام کو ایک جہاز تین سو ترکی سپاہیوں اور ۲۰ افسروں کو قسطنطنیہ سے لئے ہوئے والونا پہنچا۔ ارادہ یہ تھا۔ کہ رات کے وقت خشکی پر اتر کر البانیا میں عارضی حکومت کا اعلان کیا جائے۔ اور عزت پاشا سابق وزیر جنگ کو وہاں کا بادشاہ بنایا جائے۔ ڈچ جنڈارمہ کی مدد سے افسر ترکی سپاہیوں کو پکڑنے کے لئے بڑھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عزت پاشا قسطنطنیہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ لیکن اس بات کا پختہ علم نہیں۔ کہ آیا وہ اسی جہاز پر سوار ہیں۔ جو مذکورہ بالا فوج کو لے کر والونا پہنچا ہے۔ پاکسی اور پر۔

عثمانی سپاہ میں زبردست تغیرات (قسطنطنیہ ۷ جنوری) عثمانی افواج کے جدید نظم و نسق کا پہلا ثمرہ ظاہر ہو گیا ہے۔ دو سو اسی جرنیل اور کرنیل معہ ہادی پاشا چیف آف دی جنرل سٹاف ملازمت سے سبکدوش ہو گئے ہیں ضیا پاشا اسسٹنٹ چیف آف دی جنرل سٹاف کو دسویں آرمی کارپس کا کمانڈر بنایا گیا ہے۔

مسٹر چیمبرلین کی پارلیمنٹ سے علیحدگی۔ مسٹر جوزف چیمبرلین نے اپنے کانسٹیچوئنٹس کو ایک خط لکھتے ہوئے ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخاب میں پارلیمنٹ سے علیحدگی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجلس انتخاب سے ۳۷ سال کے تعلق کے بعد اس علیحدگی کو افسوس کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کہا ہے۔ کہ میری جگہ کسی نوجوان کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو کہ پارلیمنٹ کے بحث مباحثوں میں بہت زیادہ حصہ لیگا۔ اس خبر نے برمنگھم میں بہت پریشانی پھیلا دی ہے۔ یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کی صحت ابھی خراب نہیں ہوئی۔

انور پاشا کی کارگذاری (قسطنطنیہ ۸ جنوری) فوجی نظام میں تغیرات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ انور پاشا نے وزارت جنگ کے ساتھ چیف آف دی جنرل سٹاف کا کام بھی خود ہی سنبھال لیا ہے۔

اتحاد ثلاثہ کا برطانوی تجویز پر اتفاق۔ (برلن ۸ جنوری) خیال کیا گیا ہے۔ کہ اتحاد ثلاثہ نے برطانیہ کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کر لیا ہے کو چاؤس اور مٹی لین یونان کے قبضہ میں رہنے دیئے جائیں۔

معاملات البانیا (بمبئی ۱۰ جنوری) والونا میں ترکی سپاہیوں کے خشکی پر اترنے کے متعلق بہت تھوڑے حالات معلوم ہوئے ہیں۔ تاہم کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا کیونکہ سٹیمر کے کپتان نے مقامی حکام کے کہنے پر کسی کو خشکی پر اترنے نہ دیا۔ بلکہ سب کو ڈیپورٹ کرنا منظور کر لیا۔ عزت پاشا نے اس معاملہ میں کسی قسم کا تعلق رکھنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

جزائر ایجئین کا معاملہ (۔ ۔ ۷) اتحاد ثلاثہ نے سرایڈورڈ گرے کے نوٹ دربارہ جزائر ایجئین کے جواب میں اس لئے دیر لگائی۔ کہ آخر وقت پر جزائر ٹینیڈس و*

ہندوستان کی تازہ خبریں

مقدمہ کریڈٹ بنک (بمبئی ۸ جنوری) کریڈٹ بنک کا فرد لقا یا غلط شائع کرنے کے جرم میں مسٹر جعفر یوسف۔ این آر ستری آڈیٹر اور آر ای اراتھا محاسب کے خلاف جو وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے تھے۔ ان کا معاملہ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے آگے پیش ہوا۔ انسپکٹر محکمہ تفتیش جرائم نے بیان کیا۔ کہ مسٹر ستری ڈاکٹری مشورہ کے بموجب گرفتار نہیں کیا گیا۔ میجر گارڈن ٹکر نے اس بات کا سارٹیفکیٹ دیا ہے۔ کہ ملزم کو اس کے اپنے مکان سے منتقل کیا جائے۔ لہذا مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ اسے وہیں زیر حراست رکھا جائے۔ کل عدالت مسٹر ستری کی ذہنی حالت کی بابت پولیس سرجن کا بیان لے گی۔ بقیہ دونوں ملزمین کی درخواست ہائے ضمانت نامنظور کی گئی۔

خانہ تلاشی (کلکتہ ۹ جنوری) تھانہ عبد ریشور کے حادثہ بم کے متعلق کل پولیس نے طلبا کے محلہ میں دو مکانات کی تلاشی لی۔ جن میں سے ایک ہوسٹل تھا۔ جو چندر ننگر کے ہندو نے جاری کر رکھا ہے۔

ایک ہندو عورت ستی ہو گئی (کلکتہ ۹ جنوری) امین سنگھ میں بابو منورنجن چوہدری (جو مہینہ سے فوت ہو گیا تھا) کی نوجوان بیوہ نے اپنے اوپر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ رشتہ داروں نے آگ بجھا دی۔ مگر اس کے تھوڑے عرصہ بعد لڑکی فوت ہو گئی۔

پنشن یابی۔ آنریبل سر آرتھر ریڈ چیف جج چیفکورٹ پنجاب آئندہ ۱۴ فروری ۱۹۱۴ء کو پنشن یاب ہونگے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی فیاضی۔ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال نے میرٹھ کالج کے جدید لیکچر ہال کے لئے ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ طلبا و منتظمین نے ایک جلسہ میں علیا حضرت کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں بیگم صاحبہ نے مبلغ دو ہزار روپیہ سینٹ جانس امبولنس سوسائٹی کو بھی دیا ہے۔

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کا انتخاب۔ پنجاب یونیورسٹی نے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کے انتخاب کے لئے جو سب کمیٹی تجویز کی۔ اس کا اجلاس آئندہ ۱۵ جنوری شام کے ۵ بجے سینٹ ہال میں ہوگا۔

مقدمہ کریڈٹ بنک (بمبئی ۹ جنوری) کل مقدمہ مذکور چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ مسٹر این آر ستری آڈیٹر کے بارہ میں پولیس سرجن کے بیان لئے گئے اور حکم دیا گیا۔ کہ مسٹر ستری کو تین دن کے لئے پولیس ہسپتال میں منتقل کیا جائے مقدمہ ہفتہ کے دن تک ملتوی کیا گیا۔

* سامس کی حوالگی یونان کے بارے میں چند خاص شرائط مد نظر تھیں۔ جو چاؤس اور مٹی لین کے علاوہ یونان کے سپرد کئے جائیں گے۔ مگر ترکی سلطنت بڑے زور سے جزائر چاؤس اور مٹی لین کی حوالگی یونان پر متفق ہونے سے انکار کر رہی ہے۔ پھر یہ بات بھی مشکوک ہے۔ کہ آیا یونان جنوبی البانیا کو خالی بھی کریگا۔

جنوبی افریقہ کا جھگڑا۔ ریوٹر کو جوہانسبرگ سے جو تار آیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں مزدوری کی مشکلات کو روکنے کے لئے بڑے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جو ہفتہ کے دن (آج) شروع ہونے والی ہیں۔ ایک ہزار شہری فوج بھرتی کی گئی ہے۔ جو گذشتہ جنگ کے موقعہ پر باقاعدہ طور پر لڑائی میں شامل تھی۔ اور حکام نے سرکاری فوج سے کام نہ لینے کا فیصلہ کر لیا ہے

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

یونان میں ترکی سفیر۔ حکومت یونان نے ایک اعلان بدیں مضمون شائع کیا ہے کہ حکومت نے باب عالی کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ ایتھنز میں دولت عثمانیہ کے سفیر غالب بے مقرر کئے جائیں۔

مشرقی اناطولیہ میں اصلاحات۔ مشہور ہے۔ کہ کیبس وزرا کے تین رکن اس جانب مائل ہیں۔ کہ مشرقی اناطولیہ کی اصلاحات کے متعلق دول یورپ سے متفق ہو جائیں۔ لیکن دیگر وزرا اس خیال کی مخالفت کر رہے ہیں۔

"اخبار پیام" کا بیان ہے۔ کہ اسے معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ مشرقی اناطولیہ کے مسئلہ میں دول یورپ اپنی پیش کردہ تجاویز کو واپس لینے والی ہے۔ کیونکہ بعض دول کہتی ہیں۔ کہ دو برس تک اس معاملہ میں باب عالی کو مطلق العنان چھوڑ دینا چاہئے۔ ہاں اگر اس مدت میں باب عالی اصلاحات نافذ نہ کر سکے۔ تو دول دوسرا طریق اختیار کریں۔ اکثر دول اس تجویز سے متفق ہیں۔

جانبازان جنگ طرابلس کا اعزاز۔ ایک شاہی فرمان بدیں مضمون نافذ ہوا ہے۔ کہ دفاتر میں ان تمام ترکی سپاہیوں کی مدت ملازمت دو چند لکھی جائے۔ جو جنگ طرابلس میں شریک ہوئے ہیں۔

عرب اور دولت علیہ عثمانیہ۔ امیر ابن رشید کے قائم مقام مقیم آستانہ نے اخبار طنین میں اس خبر کی تکذیب کی ہے۔ کہ امیر ابن رشید نے ایک ایسی انجمن کی بنیاد ڈالی ہے۔ جس میں عرب کے امرا و مشائخ شریک ہیں اور یہ انجمن دولت عثمانیہ سے اصلاحات کا مطالبہ کرے گی۔

قائم مقام موصوف کا بیان ہے۔ کہ اس مطالبہ کے بعض مویدین کا خیال تھا کہ ایسا ہو۔ لیکن چونکہ دولت عثمانیہ خود ارادہ کر رہی ہے۔ کہ وہ اپنے مقبوضات میں ضروری اصلاحات کرے۔ اس لئے امیر ابن رشید نہ اس انجمن میں شریک ہوئے اور نہ آپ نے اس کے بنانے میں شرکت فرمائی۔ بلکہ امیر موصوف اپنی پوری طاقت کے ساتھ حفاظت شرف و عزت اور ترقی وطن کے لئے کافی اصلاحات کے نفاذ میں حکومت کی امداد کریں گے۔ اور ایسی انجمنوں کی روک تھام میں جو اغیار اور اجانب کی مدد و معاون ہوں۔ وہ ہر وقت حکومت کے ساتھ اپنی طاقت صرف کریں گے

صدر اعظم ترکی کی علالت۔ سرکاری طور پر صدر اعظم ترکی کے علیل ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس سے لوگوں کا خیال تھا۔ کہ انہوں نے استعفا دے دیا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے استعفا واپس لے لیا ہے۔

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

عمارت مدرسہ میں ہال کے اس حصہ کا کام جس کے لئے خاص تحریک جلسہ سالانہ میں اپیل کے موقعہ پر کی گئی تھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اگر وہ احباب ان وعدوں کے ایفا کی طرف جو حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے موقعہ پر کئے گئے تھے جلد توجہ فرما دیں تو ہال بھی ساتھ ہی تیار ہو سکتا ہے۔ ترجمہ انگریزی کے لئے چندہ کی تحریک کو حضرت خلیفۃ المسیح نے سردست ڈیڑھ ماہ کے لئے ملتوی رکھنا مناسب خیال فرمایا ہے اور اردو ترجمہ تو بہرحال انگریزی ترجمہ کی تکمیل کے بعد تیار ہو سکیگا۔ مگر اس اثنا میں احباب اپنے پہلے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو بہت مناسب ہے۔ تا کہ قرآن کریم کے متعلق نئے وعدوں سے پہلے پرانے وعدوں کا ایفا ہو جاوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مؤرخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۲۷

مذہب اور عجلت دو متضاد چیزیں ہیں

تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ اور خدائی قانون بھی یہی فرماتا ہے کہ کان الانسان عجولا۔ انسان بہت جلد باز ہے۔ اور اپنے نفع اور نقصان کو سمجھنے میں بھی آہستگی سے کام نہیں لیتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس عجلت میں یہ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہوا حقیقی صراط مستقیم سے دور جا پڑتا ہے۔ اپنے دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو دوست سمجھنے لگ جاتا ہے۔ بجائے الٰہی ہدایت اور تعلیم کے جو اس کو نجات کے گول میں لے جائے۔ تکبر کا کیڑا اس کے دماغ کو ایسا چکر دیتا ہے کہ یہ اپنی خودی اور غرور میں اُس کو پس پشت پھینک خود ساختہ اور اس دو چھٹانک کے دماغ سے نکلی ہوئی تجاویز کے پیچھے سرگردان پھرنے لگ جاتا ہے مذہبی انسان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگرچہ حقیقت میں الٰہی مذہب سے کوسوں دور خطرناک جنگلوں میں پھر رہا ہوتا ہے۔ الغرض ہم اگر غور و تدبر سے دیکھیں۔ تو پایا جاتا ہے کہ مدعیان آریہ ازم یا یہودیت یا عیسائیت یا اسلام جو نمونہ آج کل ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ وہ حقیقی الٰہی دین یعنی اسلام سے بہت دور ہے سب کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا ایک ہے۔ اور واحدہٗ لاشریک ہے۔ اپنی اسماء اور صفات بدن میں بے مثل و مانند ہے۔ پس جب وہ ایک ہے اُس کا دین بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔ خواہ وہ کسی زمانہ میں نازل ہوا ہو۔ اور اُس دین کا مقصد بھی اپنے مالک اللہ کی فرمانبرداری ہی ہونا چاہئے۔ کیونکہ فطرت انسانی میں یہ بات رکھی گئی ہے۔ کہ جب کوئی نوکر اپنے مالک کی پوری پوری فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ مالک کا ایسا پیارا ہو جاتا ہے۔ کہ مالک اپنے بہت سے اختیارات اُس کو تفویض کر دیتا ہے۔ اور اُس میں مالک کا رنگ آ جاتا ہے۔ پس انسان کہ اشرف المخلوقات ہے۔ اُس کے لئے انسانیت سے اُوپر اگر کوئی ترقی کا درجہ ہو سکتا ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ کہ اس میں سے ذات باری تعالیٰ کی خوشبو آنے لگ جاوے اور یہ الٰہی رنگ سے رنگین ہو جاوے۔ چنانچہ قرآن کریم نے صبغۃ اللہ میں یہی اشارہ فرمایا ہے۔

جب اللہ ایک ہے۔ ضرور ہے کہ ہم انسانوں کے لئے خواہ ہم کسی زمانہ اور کسی ملک میں ہوں۔ دین جو اللہ کی طرف سے نازل ہو۔ وہ ایک ہی ہو۔ اور جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ وہ دین ضرور ہے۔ کہ فرمانبرداری مجسم ہو۔ اور اسلام کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں۔ یعنی وہ دین جو فرمانبرداری ہی فرمانبرداری ہے پس ثابت ہوا کہ جو دین اللہ کی طرف سے کبھی آوے وہ اسلام ہی ہو۔ اور نیز یہ بھی کھل گیا۔ کہ جو اُس پاک دین کے لانے والے ہوں۔ وہ بھی لا نفرق بین احد منہم کے مصداق ہیں اس پر ایک جلدباز آریہ اور اُدھر سے شیدائے اسلام سے ناواقف مسلمان اور عیسائی فوراً اعتراض کریں گے۔ پھر اُس اسلام کو جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائے دوسروں پر فضیلت کے کیا معنی۔ ہم کہیں گے۔ کہ اس میں بھی آپ نے جلد بازی ہی کی۔ یہ بات مسلم ہے۔ کہ قانون اس قوم کی حیثیت اور حالت کے مطابق ہونا چاہیئے جس کے لئے وہ نافذ کیا جائے۔ اب آج کل ہی دیکھ لو۔ وہ قانون جو کلہ و بجات سرحدی میں رائج ہے۔ وہ پنجاب میں نہیں۔ پھر جو ہندوستان میں ہے۔ وہ انگلینڈ میں نہیں۔ پھر جو آج ہندوستان میں ہے۔ وہ چند سال پہلے ہندوستان میں نہ تھا اور جوں جوں ہندوستان ترقی کریگا۔ یہ بدلتا جائیگا۔ چنانچہ اس سال ہی کانگریس اور مسلم لیگ کے عاقل پریزیڈنٹوں کی تقریروں کو پڑھو۔ تو یہ ماننا پڑیگا۔ کہ قانون جو کوئی بھی ہو۔ وہ تب ہی کامیاب ہوتا ہے۔ جبکہ رعایا کے حالات کو مدنظر رکھ کر بنایا جاوے۔ لیکن باوجود اس اختلاف کے اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ہر ایک کا اصل منشا فرمانبرداری بادشاہ وقت اور رعایا میں امن اور ترقی کے سامان مہیا کرنا ہے۔ یعنی جہاں تک کہ حقوق بادشاہ کا تعلق ہے۔ اور جہاں تک رعایا کی بہبودی کا تعلق ہے سب کی اغراض مشترک ہیں۔ بادشاہ خواہ کابل کا ہی ہے۔ جہاں تک شہنشاہی کے درجہ کا تعلق ہے۔ وہ بادشاہ ہے اور قانون جو وہ نافذ کرتا ہے۔ اُس کی فرمانبرداری رعایا پر ویسی ہی فرض ہے جیسی کہ برطانیہ کے قانون شہنشاہی کی۔ لیکن جب اُس قانون کے عملی پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے تو وہ جس کے نتائج افضل ہوں۔ وہ جو کہ زیادہ مکمل ہو۔ زیادہ قابل قدر سمجھا جائیگا آج اگر ہم ہندوستان والے کو نہیں کہ۔ وہ کابل میں رہے۔ ہرگز نہیں جائے گا۔ کیونکہ وہاں آرام اور ترقی کے سامان کم ہیں۔ یہی حال دین الٰہی کا ہے وید کے وقت میں جو دین آیا وہ بھی اسلام تھا۔ موسیٰ پر جو دین اُترا وہ بھی اسلام تھا۔ عیسیٰ پر جو نازل ہوا وہ بھی اسلام تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سنایا وہ بھی اسلام ہی ہے۔ کیونکہ سب کا مدعا مخلوق الٰہی میں الٰہی فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرنا۔ اور خواہشات نفسانی سے چھوڑانا تھا۔ لیکن وہ قانون جو بچوں کے لئے نافذ کیا گیا ہو۔ ضرور ہے کہ اپنی تفصیل میں اُس قانون سے ادنیٰ ہو۔ جو کہ بڑوں کے لئے نافذ کیا جائے۔ اور ضرور ہے کہ جو قانون وحشی اقوام کے لئے رائج کیا گیا ہو۔ اُس قانون کے مقابل میں جو تہذیب یافتہ اقوام کے لئے جاری کیا جاوے۔ ادنےٰ ہو۔

یہی وہ سر ہے۔ جو کہ لفظ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی نے حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا پر کھولا۔ انسانی دنیا پہلے شیرخوار بچہ تھی۔ قدرت نے اُس کے لئے جو اسلام بھیجا۔ وہ تھا تو فرمانبرداری کا ہی دین۔ لیکن جو ترقیات وہ اُن کو بخش سکتا تھا۔ وہ اُس اسلام کے مقابل میں جو جوان دنیا کو ملا۔ اور جو محمد مصطفےٰ صلعم کا زمانہ تھا۔ کیفیت میں اور اثر میں بہت ادنےٰ تھیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم باوجود سب انبیا کو سچا اور صادق ماننے کے اور سب کتابوں کو اللہ کی طرف سے تسلیم کرنے کے قرآن کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ اور اس کے ماننے کے لئے لوگوں کو زور دیتے ہیں۔

کوئی انسان جب اُسے اعلیٰ چیز ملے۔ تو ادنیٰ کو لینا پسند نہیں کرتا پس دین کے معاملہ میں انسان ایسا کیوں کرے۔ اصل میں یہ بھی اُس کی جلد بازی کا ہی نتیجہ ہے۔ تیزی میں اپنی خواہشات کے پیچھے لگ کر اسی رطب و یابس پر کاربند ہو گیا۔ جو اُسے اپنے آباؤ اجداد سے ملا۔ اور اپنی خداداد عقل کو جس کی کسوٹی پر ایسے دین کو پرکھنا چاہیئے تھا۔ بالکل معطل چھوڑ دیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے اسلام کے اور کسی دین نے اس نام کو جو الٰہی دین کا اصل مفہوم ہونا چاہیئے تھا اپنے لئے پسند نہ کیا۔ ہم پھر دیکھتے ہیں۔ کہ سوائے اُس زبان کے جس میں اسلام نازل ہوا۔ اور سب زبانیں جن میں کہ مختلف ادیان نازل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آج دنیا میں مُردہ ہیں اور بولی نہیں جاتیں۔ یہ ایک نقص ہے جو کہ ہمیں الٰہی مذہب نے اصل کو سمجھنے سے محروم رکھتا ہے۔ اور یہ بھی اُس کے آج کل ہمارے لئے الٰہی مذہب ہونے کے خلاف ایک بڑی بھاری دلیل ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مذاہب ہمیں خدا سے نہیں ملا سکتے۔ اور ہم میں باوجود ان پر چلنے کے الٰہی رنگ نہیں پیدا کر سکتے۔ جو الٰہی دین کا خاصہ ہونا چاہیئے۔ باوجود اتنی شہادتوں کے۔ پھر اگر ہم نفسانی خواہشات کی متابعت میں لگے رہیں۔ تو ہماری نالائقی اور عجلت بازی نہیں تو اور کیا ہے اور پھر منظل ہو کر اگر ہم ثمار ملنے کی اُمید رکھیں تو ہم سے زیادہ بے وقوف اور کون ہوگا۔

پس دوستو عجلت کو چھوڑ دو مذہبی معاملات میں خاص کر جلد بازی نہایت مہلک مرض ہے۔ ہر ایک مبلغ کی بات کو سنو۔ ہر ایک کتاب کی تعلیم پر غور کرو اور پھر فتویٰ لگاؤ۔ الٰہی دین کی تلاش کرو۔ اور خواہ دشمن جانی کے گھر سے ملے لے لو۔ روپیہ جیسی چیز کو اگر تمہیں موقعہ ملے۔ تو دشمن کے گھر سے بھی نہیں چھوڑتے اور سینکڑوں کوششیں اُس کے حصول کی کرتے ہو۔ تو پھر وہ گوہر بے بہا جس سے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی نجات ملتی ہو۔ اور جس کے ذریعہ نفسانیت سے نکل کر الٰہی رنگ سے تم رنگین ہو سکتے ہوں۔ اور دنیا کی عزت اور مال اور نعمتیں تمہاری غلام ہو سکتی ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ اُس کے لئے ہم خواب غفلت میں پڑے سوتے رہیں۔

برادران اٹھو یہ حقیقت ہے۔ جو میں نے عرض کی یہ صداقت ہے جس کی شہادتیں موجود ہیں۔ اسے ایک اخبار کا مضمون سمجھ کر اُس کے ایڈیٹر کی بڑ نہ سمجھو۔ یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے۔ ذاتی تجربہ کی بنا پر ہے۔

سب بزرگوں کی عزت کرو۔ سب کتابوں کو خدا کی طرف سے سمجھو۔ قرآن کو ان سب کا اصل اور منبع یقین کرو۔ آج سوائے اس کتاب کے اور سب ملونی سے مبرا نہیں آج الٰہی دین یہی ہے۔ یہی کامل مذہب سکھاتی ہے۔ جس پر چل کر انسان خدا سے مل سکتا ہے۔ پس اس کو اپنا خضر راہ بناؤ۔ دین و دنیا کے مالک بن جاؤ گے۔

بدظنیوں کو چھوڑ دو۔ فرمانبرداری اپنا شیوہ ٹھہراؤ۔ اسی میں کامیابی ہے ہمارے دوستوں نے احمدیوں سے بدظنی کی۔ اب خواجہ صاحب پر طرح طرح کے بعض بدگو الزام لگاتے رہے۔ آخر دیکھو احمدی کیا ثابت ہوئے۔ ان میں سے ہی خادم دین متین نکلے۔ پس اپنی غلطیوں سے توبہ کرو۔ تم کسی کی اندرونی حالت سے واقف نہیں دل کے حالات کا جاننے والا اللہ ہے اُس کو خدا پر چھوڑ دو۔ ہو سکتا ہے جس کو تم کافر کہتے ہو اُس کے دل میں دین کی محبت بارود کی طرح بھری ہوئی ہو۔ جو نور کی چنگاری پڑتے ہی جل اُٹھے گی۔

مسلمانو! اب جہالت کا زمانہ جاتا رہا۔ جلد بازیوں کو تم بھی کم کرو اسلام کا آفتاب چڑھنے لگا۔ حوصلہ اور تدبر سے الٰہی دین کی فرمانبرداری کرو جہاں سے کوئی اچھی چیز ملے لے لو۔ خواہ وہ غیر کے ہاں ہی کیوں نہ ہو۔ ہر ایک سے محبت کی عادت ڈالو۔ کیونکہ انسان ہونے کی وجہ سے وہ تم پر حق رکھتا ہے۔ اور پھر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کبھی تمہارے پیارے کا کبھی چاہنے والا ہی نکلے۔

اسلام دو ہی باتوں کی تعلیم کرتا ہے۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ جس بدبخت کے دل میں یہ باتیں موجود نہیں اُس کا دعویٰ مسلمانی ہیچ ہے اور اُس بدبودار مُردار سے زیادہ نہیں جس کو دنیا نفرت کے ساتھ دور پھینک دے اور کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ اس حقیقت پیدا کرو۔ نری زبانی لن ترانی آج کام نہیں دیں گی۔ اللہ ہم میں یہ حالت پیدا کرے آمین!

آل انڈیا مسلم لیگ کا پریسیڈنشل ایڈریس

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان و اقتدار۔ دوسرے پامال شدہ لفظ شان و اقتدار کے بارے میں بحث کرنے میں میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ گذشتہ ایام میں اس لفظ کے خیال مفاد پر کام لینے کی وجہ سے بہت مفاد کی کس قدر قربانی ہوئی ہے یہاں تک کہ مسٹر مانٹیگو بھی اس پامال شدہ لفظ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل پر معنی الفاظ میں اس مضمون پر مجلس عامہ انگلستان میں بحث فرمائی ہے:-

"کاریب ایک وقت ایسا تھا کہ اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نہایت ہی اہم فرض تھا۔ کہ ہندوستان میں اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کی کارروائی حد سے تجاوز نہ کر جائے۔ شان قائم رکھنے کے خیال سے جو سلطنت کی جاتی ہے اس کی انتہائی درجہ میں یہ حالت ہوتی ہے کہ جو لوگ حکومت کرتے ہیں۔ وہ صرف اپنے بالاتر افسروں کے روبرو مسئول ہوتے ہیں۔ اور بطور استحقاق کسی محکوم کو یہ دعویٰ نہیں رہتا کہ کسی حاکم کے افعال کے خلاف داد خواہ ہو۔ مثلاً اگر حاکم قوم میں سے کوئی فرد کسی محکوم پر ظلم کرے تو کوئی سوال اس قسم کا پیدا نہ ہوگا۔ کہ اس ظلم کی داد خواہی کے لئے ملکم ستوجب سزا ٹھیرے قابل غور امر صرف یہی رہیگا۔ کہ آیا ظالم کو سزا دینے اور اس طرح حاکم جماعت میں کوئی نقص قبول کرنے سے شان کو زیادہ نقصان پہنچیگا یا اسے سزا نہ دینے اور محکوم جس پناہ کا مستحق ہے جو ایک کارگر حکومت کے لئے ضروری ہے اس سے تغافل کرنے سے میرے خیال میں اس تقدار حکومت کے اصول کا منطقی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس طرح کی حکومت ہندوستان میں جاری کی گئی۔ اس لئے کہ برطانیہ کے خلق۔ برطانیہ کی عمومی رائے اور برطانیوی پارلیمنٹ نے اس کی مضرت کو دور رکھا بغیر جس قسم کا اطمینان حکومت ہندوستان پر تھا۔ اس کا قائم مقام وہ اطمینان ہو جاتا تھا جو ہمارے بے لاگ انصاف اور حکومت اور قوت اور حق شناسی کی کارروائی پر مبنی ہے۔ لیکن اب یہی مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شان حکومت کے بارے میں بہت لغویات بکی جاتی ہیں۔ آپ خواہ اسے ایک مفید ماحصل سے تعبیر کریں۔ جو سلطنت برطانیہ اور ہندوستان کے تعلیم یافتہ افراد کے درمیان قائم ہے لیکن ایسا نہ ہو۔ کہ آپ میرے مفہوم کے سمجھنے میں غلطی کریں۔ میرا روئے سخن خاکسار ان اصحاب کی طرف ہے جو میرے کلام پر اس چاردیواری کے باہر نکتہ چینی کریں گے۔ اقتدار سے میری مراد گورنمنٹ کا وہ اصول ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں جس سے سلب ذمہ داری اور غرور پیدا ہو۔ میں اس سے وہ ناموس مراد نہیں لیتا جو محکم اور ذی شان حکومت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور جس کو کوئی گورنمنٹ نظر انداز نہیں کر سکتی"

یہ تقریر ہاؤس آف کامنس میں ۱۹۱۱ء میں کی گئی تھی۔ لیکن اس کے دو سال بعد جب حضور والیسرائے بہادر نے اپنی سیاسی قابلیت سے مسجد کانپور کا معقول فیصلہ کر کے مسلمانوں کے زخمی جذبات پر مرہم پٹی کی تو انہی کے ہم وطنوں نے انہیں "مقتدر شان" پر ضرب شدید لگانے کا الزام عاید کیا۔ حضور والیسرائے پر جو نکتہ چینی ہوتی ہے۔ اس پر اس سے بڑھ کر تبصرہ نہیں ہو سکتی کہ اس قسم کی نکتہ چینی کرنے والے "مقتدر شان" کے ایسے آرزومند ہیں۔ کہ ان کا خیال ہے۔ کہ اس کی عمارت ہندوستان میں مٹی کے ڈھیر پر ہے

مجمع عام میں رقص سے ہی تشنہ ازل ہو جائیگی۔

گولیاں چلانا۔ اس دانشمندانہ تجویز کی تعمیل کی گئی۔ جو حضور والیسرائے نے جب کہ وہ تشریف فرمائے کانپور ہوئے تھے۔ پیش کی تھی۔ اور جس کی وجہ سے اس سوال کا تصفیہ ہوا ہے۔ اس بارہ میں میں کچھ زیادہ معروض کرنا نہیں چاہتا بہرحال اس سوال کا ایک ایسا پہلو ہے جس پر کچھ نہ کچھ بحث کی ضرورت ہے اگر اس واقعہ کا صرف سجد کانپور ہی سے تعلق ہوتا تو میں اس کا ذکر بھی نہ کرتا۔ مگر چونکہ اس کا آیندہ واقعات سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اس لئے میں اس کے بارہ میں کچھ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔

میں اس امر پر آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ خاص خاص حالتوں میں موجودہ قانون کی رو سے گولی چلانیکا اختیار دور اندیشی سے کام لیکر سرکاری افسروں کو دیا گیا ہے۔ اور گذشتہ چند سال میں ایسی کئی مثالیں پیش آئی ہیں۔ کہ اس اختیار سے کام لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ المناک جانی نقصان ہوا۔

بیشک اس امر کو قبول (منظور) کرنا چاہئے۔ کہ پراگندہ مجمع کو قابو میں رکھنے کے لئے ایسی حالتوں میں گولیاں چلانیکا اختیار قیام صلح اور انتظام کی خاطر سرکاری افسروں کو ملنا چاہئے۔ مگر پھر بھی جب جان لینے کا مسئلہ درپیش ہو تو کافی طور پر احتیاط سے کام لینے کی اشد ضرورت ہے۔

معمولی حالتوں میں لوگوں پر گولیاں چلانا قرین انصاف نہیں ہو سکتا۔ ہم کو یہ امر فراموش نہ کرنا چاہئے۔ کہ اس قسم کے مجمعے ہندوستان میں ہوتے ہیں نہایت بے ہتھیار ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو ایذا رسانی کی طاقت بہت محدود ہوتی ہے۔ اس بات کو فوراً ہی قبول کر لینا چاہئے کہ گولہ باری کرنے کے اختیار کو صرف انہیں موقعوں پر کام میں لانا چاہئے۔ کہ جس وقت حالت خوفناک صورت اختیار کرے۔ اور لوگوں کے مجمع کو منتشر کرنے اور اسے قابو میں لانے کا کوئی اور چارہ ہی نہ ہو۔ اس مسئلہ پر اختلاف رائے کا واقع ہونا لازمی ہے۔ بنا بریں میری رائے میں گولیاں چلانے والے افسروں اور عام رعایا کے فوائد کے لحاظ سے یہ ضروری ہے۔

کہ اس امر کا قانونی لحاظ کیا جائے۔ کہ واقعات اصلی کی تحقیق پورے طور سے ہو۔ بنا بریں میں گورنمنٹ آف انڈیا کو صلاح دونگا۔ کہ وہ ایسا حکم نافذ کرے کہ گولی بارود چلنے کے بعد ایک غیر جانبدار کمیشن (وقت مقررہ) کے اندر تحقیق کرنے کے لئے ایسا مقرر کیا جائے۔ جس میں ہندوستانیوں کے قائم مقاموں کا عنصر زیادہ ہو۔ کمیشن کو شہادتیں لینے اور ان واقعات کے بارہ میں رپورٹ کرنے کا اختیار دیا جائے جنکی وجہ سے گولہ باری کرنیکا حکم دیا گیا۔ یہی امر کہ جب کبھی گولہ باری کی جائیگی تو ایک تحقیقی کمیشن مقرر ہوگا بہت اچھا نافع اثر اس افسر پر ڈالیگا۔ جو قانوناً گولہ باری کرنیکا مجاز ہے اور عوام الناس کے دلوں میں اس بات کا اطمینان پیدا کر دیگا۔ کہ ایسے اختیارات کے کام میں لانے کے بعد بے لوث تحقیق ہوگی۔ اس لئے عملہ اور عام رعایا دونوں کے حق میں مفید ہے۔ کہ اس قسم کے احکام نافذ کئے جائیں۔ اس قسم کی کارروائی عملہ کو اس سخت نکتہ چینی سے محفوظ رکھیگی۔ جو جانی نقصان ہونے کی صورت میں اس [illegible] طور پر کی جاتی ہے۔ برطانیہ عظمیٰ میں چونکہ جمہوری اصول بہت زیادہ ترقی پا گئے ہیں۔ اس لئے گولہ باری کے اختیارات محدود اور مستحفظ ہیں۔

حال میں شورش ڈبلن کے موقعہ پر پولیس کے متعدد افراد اس قدر سخت زخمی ہوئے کہ انہیں شفاخانہ پہنچایا گیا یہ بات یاد رکھنا چاہئے۔ کہ باشندگان برطانیہ کو ان سختیوں کی پابندی نہیں کرنی پڑتی جو قوانین اسلحہ ہندوستان کی رو سے قائم ہیں۔ اور ایک برطانوی مجمع میں متعدد افراد کا مسلح ہونا فی الحقیقت ممکن ہے اس حالت میں بھی گولہ باری کا حکم اسی وقت دیا جاتا ہے۔ جب کہ تمام دوسرے ذرائع بے سود ثابت ہو جاتے ہیں۔

ریوٹر کے تاروں کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے اچھی طرح یہ امر ثابت ہوگا۔ کہ جس وقت حقیقتہً واقعات نازک صورت اختیار کر لیتے ہیں اس وقت کیا ہوتا ہے؟

لنڈن ۳۱ اگست دو سو سویلین اور ۳۰ پولیس والے شب گذشتہ کی شورش میں زخمی ہوئے۔ ایک ہسپتال میں فوت ہو گیا۔

لنڈن یکم ستمبر۔ ڈبلن میں کل شورش جاری رہی اور دو سو زخمی ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لارکن کی گرفتاری کے وقت پولیس نے جب حملہ کیا۔ تو بہت سے بوڑھوں بڈھیوں اور بچوں کو جو گرجا سے گھر جا رہے تھے۔ لاٹھیوں سے مار پڑی۔ صدر میونسپلٹی نے اس امر کی تحریک کرنیکا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ کہ پولیس کی کارروائی کی تحقیق کی جائے۔"

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ کل شام کو ہڑتال کرنے والوں کے جلوس کی وجہ سے ڈبلن میں شورش عظیم برپا ہوئی۔ لوگوں نے [illegible] پر حملہ کر کے انہیں توڑ پھوڑ ڈالا۔ پولیس سے خوب مقابلہ ہوا جس میں لاٹھیوں، پتھروں، بوتلوں کا آزادی سے استعمال ہوا۔ بہت سے فسادی ہسپتال پہنچائے گئے متعدد سپاہی زخمی ہوئے۔ مگر پھر بھی اس گروہ پر گولہ باری نہیں کی گئی ہندوستان کی حالت بالکل جداگانہ واقع ہوئی ہے یہاں ایک پراگندہ انبوہ کے پاس سوائے لاٹھی اور اینٹوں کے اور کوئی ضرر رساں ہتھیار نہیں ہوتا علاوہ اس کے ہندوستان کے لوگ عموماً صلح و امن کی طرف راغب ہوتے ہیں ایسے ملک میں انبوہ کثیر پر گولہ باری کر کے جانی نقصان پہنچانا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے بہ نسبت انگلستان کے۔ لہٰذا اس امر کی دگنی ضرورت ہے۔ کہ جب کبھی ایسے واقعات ہوں۔ کہ جن کی وجہ سے جانیں تلف ہوئی ہوں تو اسکی آزادانہ طور پر تحقیق کی جائے۔ میں اس امر کی اہل برطانیہ سے نیز گورنمنٹ برطانیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس تجویز کو میں نے ہر ایک کے فائدہ کے لئے پیش کیا ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ برطانیہ کے دستور العمل کا رجحان ہمدردی بنی نوع انسان کی طرف ہے۔ جب کبھی مقصود زندگی کا بچانا ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے کبھی اقدامات عمل میں لانے سے تامل نہیں کیا۔ اگرچہ وہ اقدامات موجب بدنامی کیوں نہ ہوں۔ ایام قحط سالی میں گورنمنٹ کا یہ دستور العمل نہایت قابل تعریف ہے۔ کہ قحط زدوں کی اعانت کے لئے بڑے بڑے کیمپ کھولے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں جانیں معرض تلف سے بچ جاتی ہیں۔ صحت اور آرام جان قائم رکھنے کے لئے اس ملک کے ہر گوشہ میں حفظان کے اقدامات و احکامات جاری کئے جاتے ہیں۔ باوجودیکہ بعض مقامات پر ان کی مخالفت کی جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

سابقون بالخیرات

فہرست اسماء معاونین بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ

بسلسلہ اشاعت مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ء از چپ در

نام	رقم	نام	رقم
(۶۷) شیخ فضل کریم صاحب	للعہ	(۶۸) بابو عمر دراز خاں صاحب	عہ
(۶۹) ایک لحاف جس کی قیمت پہچے پچیس ہوگی از سیالکوٹ		(۷۰) استاد صاحب گل صاحب	سے ؍
(۷۱) میاں داد خاں	عہ	(۷۲) ڈاکٹر غلام محمد خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن [illegible]	
(۷۳) مرزا نذر علی صاحب	عا	(۷۴) صاحبزادہ سیف الرحمن صاحب	عہ
(۷۵) میاں فضل قادر	۷ ؍	(۷۶) خیر الله	عہ
(۷۷) میاں محمد خیر دوز	عہ	(۷۸) چودہری نذر الله صاحب	صہ
(۷۹) داؤد رمضان الدین	گ	(۸۰) [illegible]	عہ
(۸۱) عبد المجید صاحب	۸ ؍	(۸۲) [illegible] خود متفرق کردہ بہ اشاعت اسلام	عہ
(۸۳) سردار عبد الحمید خاں صاحب	صہ		
(۸۴) پہلوان	عہ	(۸۵) سلطان محمد	عا
(۸۶) سید احمد شاہ صاحب	عہ	(۸۷) رسلین صاحب	عا
(۸۸) ڈاکٹر محمد دین صاحب	صہ	(۸۹) عبد الاکبر خان	عہ
(۹۰) احمد خان صاحب	صہ	(۹۱) محمد عظیم خاں سلخوان	عا
(۹۲) مطیع اللہ خاں صاحب اٹک	عہ	(۹۳) محمد حسین صاحب	عہ
(۹۴) کریم بخش صاحب طالب علم	عہ	(۹۵) شیخ فضل کریم صاحب	عہ
(۹۶) تاج محمد صاحب	۲ ؍	(۹۷) حسین خان صاحب	۲ ؍
(۹۸) لعل محمد صاحب	عہ	(۹۹) قہربان صاحب	۴ ؍
(۱۰۰) خیر اللہ	۶ پائی	(۱۰۱) یعقوب صاحب	۱ ؍
(۱۰۲) وزیر محمد صاحب	۲ ؍ ۹ پائی	(۱۰۳) عبد العزیز صاحب	۲ ؍
(۱۰۴) کابلی صاحب	عہ	(۱۰۵) تاج بخش	۴ ؍
(۱۰۶) عبد الکریم	عہ	(۱۰۷) دوست محمد	۱ ؍
(۱۰۸) عظیم خاں	۶ پائی	(۱۰۹) عطا محمد	۲ ؍
(۱۱۰) حاجی محمد	۲ ؍	(۱۱۱) سلیمان	۲ ؍
(۱۱۲) نیک محمد	۸ ؍	(۱۱۳) نور اللہ	۲ ؍
(۱۱۴) محمد عمر	۴ ؍	(۱۱۵) محمد شفیع	۴ ؍
(۱۱۶) غلام رسول	[illegible]	(۱۱۷) امام اللہ	[illegible]
(۱۱۸) سلیمان شاہ	۲ ؍	(۱۱۹) ایوب شاہ	۱ ؍
(۱۲۰) حضرت اللہ	۱ ؍	(۱۲۱) دیو یدیال	۱ ؍
(۱۲۲) غلام رسول ثانی	۲ ؍	(۱۲۳) پیر محمد	۱ ؍
(۱۲۴) [illegible] ثانی	۴ ؍	(۱۲۵) لعل محمد	۲ ؍
(۱۲۶) احمد	۴ ؍	(۱۲۷) پیر محمد ثالث	۴ ؍
(۱۲۸) محمد امیر	۸ ؍	(۱۲۹) عبد القدیر	۸ ؍
(۱۳۰) غلام رسول ثالث	۸ ؍	(۱۳۱) عبد العزیز	۶ پائی
(۱۳۲) فضل	۶ پائی	(۱۳۳) حکیم	۶ ؍
(۱۳۴) عماد الدین	عہ	(۱۳۵) دوست محمد	عہ
(۱۳۶) غلام سرور	عہ	(۱۳۷) بہادر دین	عہ
(۱۳۸) عبد الرحیم	عہ	(۱۳۹) عزیز محمد	عہ
(۱۴۰) محمد عاشور	۸ ؍	(۱۴۱) محمد امیر	۸ ؍
(۱۴۲) نور محمد	۴ ؍	(۱۴۳) خدا بخش	۸ ؍
(۱۴۴) غلام جان	۴ ؍	(۱۴۵) سلطان	۴ ؍
(۱۴۶) محمد عجب	۲ ؍	(۱۴۷) یسین	۸ ؍
(۱۴۸) حاجی فیض گل	۲ ؍	(۱۴۹) میر حیدر	۲ ؍ ۸
(۱۵۰) محمد غنی	۸ ؍	(۱۵۱) فضل احمد	۸ ؍
(۱۵۲) سید نور	۴ ؍	(۱۵۳) غلام سرور	صہ
(۱۵۴) میاں محمد	صہ	(۱۵۵) خواص	۸ ؍
(۱۵۶) مجید	صہ	(۱۵۷) شہین والہ	۱۲ ؍
(۱۵۸) مولا بخش	عا	(۱۵۹) میاں محمد	۸ ؍
(۱۶۰) محمد سلیم	۴ ؍	کل میزان ما ۱۶۰	۵ ؍ ۱ پائی

تصحیح

پیغام صلح نمبر ۱ مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۳ میں جو فہرست اسماء چندہ دہندگان متعلق [illegible] درج ہوئی ہے اس میں دو غلطیاں ہیں۔ نمبر ۲۴ کی رقم ۴ کی بجائے عسر درج ہو گئی ہے۔ اور نمبر ۵۵ کی رقم پر قاضی محمد یوسف صاحب کا نام غلط ہے اس جگہ [illegible] دور روپے عبد المنان بادشاہ صاحب کے تصور کئے جاویں۔

بھاگلپور میں جلسہ اشاعت اسلام

جناب اڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

تاریخ ۲۵ و ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳ء کو بمقام [illegible] بھاگلپور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق تبلیغی وعظ ہوا۔ اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اور یورپ میں اشاعت اسلام کے متعلق چندہ کی تحریک کی گئی جناب حضرت مولانا مولوی ابو الحجی محمد عبد الماجد صاحب مدظلہ عربک پروفیسر ٹی۔ این کالج بھاگلپور و مولانا مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے پلیڈر ہائی کورٹ الہ آباد و مولانا مولوی ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل پروفیسر کالج کٹک و مولوی حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر و مولوی محمد سعید الحسن صاحب مختار نے نہایت ہی دلچسپ تقریریں فرمائیں۔ اور جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مدظلہ کی صحت و کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں اور چندہ مبلغ للعہ ۱۵ جمع ہوا جو جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر ترسیل کیا گیا امید ہے کہ اس کے متعلق دوسرے جلسے کئے جائینگے۔ والسلام

عاجز حکیم ابو الخیر محمد سعید احمدی۔ خلیفہ باری تولہ بھاگلپور سیٹی۔

خریداران مسلم انڈیا کو ضروری اطلاع

چونکہ مسلم انڈیا بابت دسمبر ۱۹۱۳ء کے بہت تھوڑے پرچے ولایت سے موصول ہوئے ہیں جو چند ایک احباب کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے بقیہ معاونین کی خدمت میں التماس ہے کہ عنقریب بہت زیادہ تعداد میں رسالہ کے آنے کی امید ہے جس کے موصول ہو جانے پر سب کی خدمت میں ارسال کر دیا جائیگا۔

علاوہ ازیں سب احباب کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہئے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد میں تاخیر ہو جاتی ہے اور دفتر کا بہت وقت بھی تلاش نام میں ضائع جاتا ہے۔

تقریر دلپذیر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

بروز جلسہ سالانہ قادیان دارالامان

حصول تقوےٰ کے طریق

اس سے پہلے ہم (۱) ضرورت تقوےٰ اور (۲) اقسام تقوےٰ پر مفصل بحث گذشتہ سالانہ جلسوں میں کر چکے ہیں۔ آج ہم (۳) حصول تقوےٰ پر کچھ بیان کریں گے۔ قرآن کریم نے بار بار انسان کو متقی بننے کی نصیحت فرمائی ہے پس ایک مسلمان جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور قرآن کو خدا کا کلام سمجھتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ تقوےٰ کے حصول کی راہوں کو دیکھے اور ان پر چلنے میں کوشش کرے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بڑھاپے سے پہلے شباب کی قدر کرو۔ صحت و تندرستی کو بیماری سے پہلے غنیمت سمجھو۔ فرصت کے وقت سے فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ جو شباب صحت اور فرصت میں تقوےٰ حاصل نہیں کرتا وہ بڑھاپے اور بیماری میں کب اسکو پا سکتا ہے۔ اسی طرح فرمایا ہے کہ اپنی دولت کو غنیمت جانو۔ کیونکہ وہ جس کے پاس ہی نہیں۔ اس کو کہاں خرچ کر سکتا ہے۔ پھر ارشاد کیا ہے کہ زندگی کی قدر موت سے پہلے کرو کیونکہ مرنے کے بعد پھر انسان کو واپسی کی امید نہیں۔ ایک ہی کی واپسی کی امید تھی یعنی مسیح علیہ السلام کی سو وہ بھی ہمارے امام علیہ السلام کے آنے سے جاتی رہی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھو۔ اور اس میں ہی تقوےٰ حاصل کرنیکی کوشش کرو۔

تنبیہ | تقوےٰ ایک دروازہ نہیں جس میں سے گزر کر انسان اندر مکان میں داخل ہو سکتا ہے۔

تقوےٰ کے مختلف مدارج ہوتے ہیں جنکو ہر ایک انسان کو طے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے مختلف قلعے ہیں جو انسان کو فتح کرنے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے جہاد کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے انسان متقی نہیں بن سکتا۔ پس دوستو متوجہ ہو جاؤ کہ تقوےٰ کی راہیں کٹھن ہیں۔

دنیا میں بہت تھوڑی چیزیں بغیر محنت کے ملتی ہیں یہاں تک کہ پانی جیسی ضروری چیز کو بھی زمین پھاڑ کر نکالنا پڑتا ہے۔ ہوا ہم کو مفت ملتی ہے وہ صرف اس لئے کہ سوتے وقت بھی اس کی ہم کو ضرورت تھی۔ لیکن پانی چونکہ جاگتے وقت پینا ہوتا ہے اس لئے اس میں محنت کی ضرورت پڑ گئی۔ پس تقوےٰ بھی بغیر محنت کے نہیں مل سکتا۔

تعریف | واتقوا اللہ واسمعوا واللہ لا یہدی القوم الفاسقین

تقوےٰ کے معنے خاص طور پر اللہ کا مطیع اور فرمانبردار بن جانا ہیں اور بغیر کسی چون و چرا کے اس کے ہر ایک حکم کو قبول کرنا۔ کہتے ہیں کہ لقمان ایک شخص کا نوکر تھا۔ اُس نے اسے خربوزہ کھانے کو دیا وہ مزے لے لے کر کھاتا رہا۔ مالک نے دیکھا کہ یہ بہت مزے لیتا ہے۔ تو اس نے خود بھی اس میں سے تھوڑا سا کھایا۔ تو وہ سخت کڑوا تھا۔ اور تو مزے لے لے کر کہتا تھا۔ لقمان نے کہا کہ انہیں ہاتھوں سے ہزاروں چیزیں میٹھی کھائی تھیں۔ پھر اگر ایک دفعہ کڑوی کھائی تو کیا ہوا۔ اسی طرح الٰہی احکام کے ساتھ انسان کا تعلق ہونا چاہئے۔ پس فرمانبرداری الٰہی ہی تقوےٰ ہے۔

اطاعت کے دو سبب ہیں | (۱) محبت (۲) خوف۔ ہر ایک چیز کی اطاعت دنیا میں ان دو وجوہات سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ محبت پیدا ہوتی ہے حُسن اور احسان سے حُسن کہتے ہیں شکل کے خوبصورت ہونیکو۔ احسان کہتے ہیں سلوک کے اچھے ہونے کو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ادعوہ خوفاً وطمعاً زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور ان میں خوف اور طمع دونوں کو مدنظر رکھو۔

چنانچہ دیکھا جاتا ہے کہ فطرت انسانی دو ہی طرح مانتی ہے بعض محبت سے اور بعض سختی سے۔ پس وہ مذہب جو کہتے ہیں کہ خدا محبت ہے وہ بھی انسان کو متقی نہیں بنا سکتے جیسے عیسائی مذہب اور وہ مذہب جو خوف کو ہی پیش کرتے ہیں جیسے آریہ سماج وہ بھی تقوےٰ قائم نہیں کر سکتے پس اسلام ہی ایک مذہب ہے جس میں دونوں قسم کے انسانوں کا علاج موجود ہے اسی لئے فرمایا وکذالک جعلناکم امۃ وسطاً۔ یعنے خوف اور محبت دونوں کے درمیان کی راہ۔ الغرض یہ ماننا پڑتا ہے کہ انسان میں تقوےٰ یعنے فرمانبرداری اپنی پیدا کرنے کے لئے خوف اور طمع دونوں کے موجود ہونیکی ضرورت ہے۔

پس متقی انسان کے لئے ضروری ہوا کہ وہ الٰہی محبت اور الٰہی خوف کو برابر اپنے دل میں قائم رکھے اور کوئی بھی ایک دوسرے سے زیادہ نہ ہوں۔ اسی کو صوفیا نے کرام نے کہا ہے کہ مومن کی حالت بیم و رجا کے درمیان ہونی چاہئے۔ بہت سے انعام مثلاً والد بیوی۔ پھل۔ دودھ۔ گھی وغیرہ پیدا کئے تاکہ محبت پیدا ہو۔ جس سے خیال ہو سکتا تھا کہ صرف محبت ہی محبت ہے۔ اور اس لئے ممکن تھا کہ انسان سُست ہو جاوے اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ انعام تو ملنے ہی ہیں فرمانبرداری کیوں کی جاوے۔ تقوےٰ کو چھوڑ دے۔ پس ضروری ہوا کہ کچھ خوف بھی ساتھ ہو اس لئے فرمایا کہ مالک یوم الدین یعنے وہ جزا سزا بھی اعمال کی دیتا ہے۔ اس لئے عمل بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں سزا دیوے۔ محبت اور خوف کے پیدا کرنے کے لئے آسمانی سامان بھی موجود ہیں۔ اور زمینی بھی۔

آسمانی سامان | چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے ان سامانوں کو مانگنے کے لئے دعا مانگی تھی اور اللہ کے حضور میں التجا کی ہے کہ یا الٰہی میری قوم کو متقی اور فرمانبردار بنانے کے لئے خود ہی کوئی سامان مہیا کر اور ایک نبی بھیج جو کہ انکو تیری کتابیں پڑھا لے اور سنائے۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں پورا ہوا۔ یہ آسمانی سامان ہیں یہ وہ بجلی ہوتی ہے کہ جو جسے چھو جاتی ہے۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح بہت کامیاب ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کرام خدا کی بجلی سے حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے جو ان سے چھو جاتا ہے۔ وہ پار ہو جاتا ہے۔

بجلی آسمان کی طرف سے یعنے خدا کی طرف سے آتی ہے اس کے ساتھ چھونے والوں کی حالت ہی بدل جاتی ہے۔ مثلاً عرب کے لوگ۔ ڈاکو شریر اور بدمعاش تھے۔ مگر مسلمان ہوتے ہی سب کچھ چھوڑ بیٹھے۔ شراب کے حرام ہونے کی خبر کان میں پڑی اور شراب کے نالے گلیوں میں بہنے لگ گئے۔ لیکن اب دیکھئے کہ باوجود ٹمپرنس سوسائیاں قائم ہونیکے ایک شراب جیسی چیز نہیں چھٹ سکتی۔ یہ آسمانی سامان ہے جو انسان کو پاک کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ لوگ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

عبد اللطیف مرحوم یہاں چند دن رہ کر گیا۔ اور جا کر جان دیدی۔ یہ بھی بجلی کی ہی حرکت تھی۔ وہ لوگ جنہوں نے ہاتھ نہ دیا انکے اندر یہ نظارہ موجود نہیں یہ آسمانی طاقت ہے جو دنیا کو صاف کرنیکے لئے آتی ہے۔

زمینی سامان | وہ ہوتے ہیں جن میں انسان کو کوشش کرنی پڑتی ہے مثلاً سورج تو خود چڑھتا ہے۔ لیکن آنکھ کھولے بغیر ہم اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا جو ہمارے راہ میں کوشش کرتے ہیں ان کے لئے ہم دروازہ کھول دیتے ہیں۔ بہت سے انسانوں کو اس بات میں ٹھوکر لگی ہے۔ وہ کہتے ہیں نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا لیکن بہت سی باتیں ہیں جن کو دل نہیں چاہتا پھر بھی ہم کرتے ہیں۔ مثلاً بچہ مدرسہ میں تعلیم کے لئے نہیں جانا چاہتا۔ ہم اسے بھیجتے ہیں۔ اسی طرح گھوڑے گاڑی کے آگے پہلے نہیں چلتے لیکن آخر چالو نکل ہی آتے ہیں۔ اسی طرح انسان کو پہلے تکلیف ہوتی ہے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے پھر جا کر وہ اس جوئے کو آرام سے قبول کر سکتا ہے۔ پھر علم کے ساتھ مجاہدہ کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر علم تو حاصل کرتا ہے۔ لیکن کامل ڈاکٹر نہیں بن سکتا۔ جب تک عملی مجاہدہ نہ کرے۔ اسی طرح نفس کو جب تک بعد علم کے مجاہدہ عملی میں ڈال کر عادی نہ کیا جاوے کامیابی میسر نہیں آتی۔

پس تقوےٰ کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اس لئے محنت کرو کوشش کرو۔ صبر کرو۔ یہاں تک کہ تقوےٰ کو حاصل کر لو۔

تقوےٰ ایک لمبا راستہ ہے جو انسان کو کامیابی اور فلاح کے لئے طے کرنا پڑتا ہے اس کے مختلف مدارج ہیں۔ جس طرح سے ایک بچے کو سکول کی مختلف جماعتیں گزر کر آخر ڈگری ملتی ہے۔ اسی طرح تقوےٰ کے بھی مختلف مدارج اور جماعتیں ہیں۔ جن سے گذر کر انسان کو اعلےٰ امتحان طے کرنا ہوتا ہے۔

صوفیا کرام نے فرمایا ہے۔ کہ شیطان ایک سفید بلی کی مانند ہے جو انسان کے پاؤں کی طرف سے سر کو چڑھنا شروع کرتا ہے۔ انسان گناہ کرتا ہے۔ تکلیف اٹھاتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے۔ اس کش مکش میں آخر انسان اس پر غالب آ جاتا ہے۔ اور اس کو زمین پر پھینک دیتا ہے۔ ایسا کرنے سے انسان میں وہ گناہ جو شیطان کروانا چاہتا تھا اُس کی پھر گنجائش نہیں رہتی۔ یہاں سے مایوس ہو کر پھر دوسرے دروازوں سے شیطان اس پر قابو پانا چاہتا ہے۔ مومن ڈرتا اور کوشش کرتا ہے اور دعائیں لگ جاتا ہے تو شیطان کو پھر زمین پر پھینک دیتا ہے۔ اور وہ دروازہ بھی اس کے دخل کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آخر ساتوں دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں اور شیطان کا دخل نہیں رہتا۔ وہ متقی ہو جاتا ہے اس کی حالت عین ویسی ہو جاتی ہے جیسی کہ اُس بچے کی جو کتاب کو پہلے دن بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ مگر بعد میں ایک زمانہ آتا ہے کہ بغیر اس کے گذارہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ پھر گناہ نہیں کر سکتا۔ پس مجاہدہ ضروری ہے۔

وہ تدابیر جن سے انسان متقی بنکر خدا تک پہنچ سکتا ہے | یہ ہیں (۱) یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے مومنو تقوےٰ اختیار کرو۔ اور صادقین کی صحبت اختیار کرو۔ یہ ایک راہ تقوےٰ اختیار کرنیکی ہے حضرت عائشہؓ کی نسبت روایت ہے کہ آپ صدقہ بہت کیا کرتی تھیں آپ کے بھانجے نے کہا آپ کو روکا جاوے یہ تو سب کچھ برباد کر دیگی حضرت عائشہؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے قسم کھائی کہ وہ اسے ہم گز نہ ملیں گی اور اگر ملیں گی تو سارے غلام آزاد کر دیں گی۔ اس لڑکے نے بہت معافی مانگی لیکن آپ نے نہ مانا۔ آخر وہ چند بزرگ صحابہؓ کے ہمراہ گھر تک گیا انہوں نے جب آواز دی تو اجازت اندر جانیکی مل گئی۔ تو وہ لڑکا بھی ہمراہ اندر چلا گیا اور ان صادقوں کے ذریعہ سے اندر داخل ہو سکا۔ پس صادقوں کی صحبت ضروری ہے۔

(۲) دوسری راہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے کیونکہ اگر کوئی بات بُری معلوم ہو تو ہی چھوڑیگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد جو کام کرو دیکھو کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ پس محاسبہ ضروری ہے

(۳) گناہ پر پشیمان ہونا تقوےٰ کی راہ ہے۔ کفارہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جب بدیاں کرتے ہیں۔ تو خوش ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دن چڑھے اُٹھے اور نماز قضا ہو گئی۔ تو سارا دن آپ نے روتے کاٹا دوسرے دن شیطان انہیں جگا رہا تھا۔ آپ نے اُس سے سبب پُوچھا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو۔ تمہارا کام تو گناہ کروانا ہے۔ اس نے کہا کل میں نے تم کو سلائے رکھا تم اتنے روئے کہ ایک کے بدلے دس ثواب ملگئے تو میں حیران ہوا۔ اب میں جگاتا ہوں کہ ایک ہی رہے۔

جس طرح بچے کے رونے سے ماں کا دودھ اُتر آتا ہے اسی طرح اللہ کے حضور توبہ اور استغفار سے رحمت کا دودھ نازل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اللہ کی محبت بسبب ہمارا خالق اور رب ہونیکے ماں سے بہت زیادہ ہے پس اگر انسان گناہ کر کے رووے اور گھبراوے اور پشیمان ہو۔ تو پھر اللہ اُسے اس گناہ سے پاک کر دیتا ہے۔

(۴) انسان اپنے تمام کاموں میں اللہ پر توکل کرے۔ یعنے جو کام یہ کرے اس کے نتیجہ کو اللہ پر چھوڑ دے۔ جب یہ ایسا کرتا ہے۔ تو اللہ اُس کے ساتھ ویسا ہی سامان کر دیتا ہے۔ اور اللہ کی محبت اس کے لئے جوش مارتی ہے اللہ اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی مرادیں پوری کر دیتا ہے۔

رات کے وقت ہو تو استخارہ کرے اور کہے کہ میں کل بہت سے کام کرنے ہیں۔ ہو سکتا ہے میں کسی میں غلطی کر دوں۔ تو ہی میرا محافظ ہو جا۔ اور ہر کام میں میری ہدایت کر پھر اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(۵) اللہ کے حضور دعائیں کرے۔ کہ اللہ مجھے صراط مستقیم پر چلا۔ اللہ کے خزانے تو بھرے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی بخل نہیں ہو سکتا ہے۔ دعا کرنا انسان کا کام ہے۔ قبول کرنا خدا کا۔ پس ضروری ہے کہ دعا کئے جاوے۔ ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ تیس سال سے دعائیں مانگ رہا تھا۔ ایک اس کا ساتھی ہر دفعہ سنا کرتا تھا۔ آخر اُس نے اُسے کہا کہ تیری دعا منظور تو ہوتی نہیں۔ فائدہ کیا میں کہتا چھوڑ دوں۔ دوسرے دن دعا جو مانگی تو الہام ہوا کہ تیری ساری تیس سال کی دعائیں منظور ہو گئیں۔ انسان جماع کرتا ہے لیکن بچہ فوراً نہیں پیدا ہو جاتا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ پس جلدی نہیں کرنی چاہئی۔

(۶) فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم۔ اگر شکر کرو گے تو پھر اور ترقی دی جاویگی ہر ایک انسان میں تقوےٰ تو ضرور ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ فرعون میں بھی تقوےٰ تو تھا۔ لیکن تقوےٰ کی ایک حد ہوتی ہے جس کے بعد انسان نیک کہلاتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کی قدر کرو گے تو پھر اور زیادہ کرونگا اسکی مثال یہ ہے کہ فقیر کو تم روٹی دو وہ قدر سے لیکر شکر کرے تو تم آئندہ اسے اور زیادہ شوق سے دو گے۔ لیکن اگر وہ پھینک دے تو پھر تم بھی آئندہ اُسکی پرواہ نہ کرو گے۔

(۷) وظیفہ لا الٰہ الا اللہ۔ سبحان اللہ۔ والحمد للہ۔ اللہ اکبر۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

قاعدہ ہے کہ جب انسان کسی سے نیکی کرتا ہے۔ تو دوسرا بھی ویسا ہی کرتا ہے واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا۔ پس جب انسان کہتا ہے کہ تو پاک ہے اللہ تعالےٰ اسے کہتا ہے میں نے تجھے پاک کیا۔ جب وہ الحمد للہ کہتا ہے اللہ بھی اسکی حمد کرتا ہے۔ جب اللہ اکبر کہتا ہے اللہ اس کو بڑا بنا دیتا ہے علیٰ ہذا القیاس لیکن یاد رہے اللہ کسی کی تعریف کا محتاج نہیں اللہ پاک ہے سب تعریفیں اور بڑائیاں اس میں موجود ہیں۔ اس میں ہمارے وجود سے پہلے یہ سب کچھ موجود تھا۔ وہ ہمیں اس طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔

(۸) ان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر نماز کے پڑھنے سے انسان متقی بن جاتا ہے

(۹) خدا کے جلال کا معائنہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کا علم اللہ کے متعلق بڑھتا ہے۔ وہ گناہ سے بچتا ہے۔

(۱۰) اللہ کے انعاموں کا مطالعہ کرنے سے انسان کا تقوےٰ بڑھتا ہے

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۱۵ صفر ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۷۸

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ٹرانسوال میں گورے مزدوروں کی شورش (لندن ۱۰ جنوری) ٹرانسوال میں ریلوے ٹرینوں کو ڈائنامیٹ سے اُڑانے کی دو مرتبہ کوشش ہوچکی ہے۔ کیپ میل ٹرین کے انجن کو صدمہ پہنچا۔ اور پٹری ٹوٹ گئی۔ گورنمنٹ نے مزدوروں کے سات سرغنوں کو شورش انگیز تقریر کے الزام میں ماخوذ کیا ہے۔ جوہانسبرگ کی متحدہ انجمن پیشہ وران کے ضروری جلسہ میں سرغنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ورنہ انجمن کی طرف سے عام ہڑتال کا اعلان فوراً شائع کردیا جائے گا۔ وائٹ بنک کی کانہائے ... بالکل بند کردی گئی ہیں۔

پاسفٹروم ۱۱ جنوری۔ کل متحدہ حکومت جنوبی افریقہ کی دو سوار رجمنٹیں ... اُن کے پیچھے دو پیدل پلٹنیں مقام کروگرسڈراپ واقع ویسٹ رینڈ کی جانب روانہ ہوگئی ہیں۔

مقامی رائفل کلب کے ممبروں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر وقت تیار رہیں انتظام کیا گیا ہے کہ سرکاری پلٹنوں کو رینڈ لے جانے والی ٹرینیں ... کے آدمیوں سے چلوائی جائیں۔ مگر بعد میں ارادہ ترک کردیا گیا ہے۔ فرنیڈ رکسیڈ اور ویلورڈینڈ جانے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں نے اینڈ کی طرف پولیس کے آدمی لے جانے سے انکار کردیا۔ جوہانسبرگ میں آٹے کی قیمت ایک شانگ چڑھ گئی ہے۔

اب ملازمان ریلوے کے لیڈر برطرف شدہ ملازموں کی بحالی کے علاوہ اور مطالبات بھی پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ۸ گھنٹہ کے دن میں متفرق کام کی منسوخی اور تنخواہ کا معیار معین۔ مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک عام جلسہ طلب کیا گیا ہے جو اتوار کو منعقد ہوگا۔ گورنمنٹ نے ابھی تک جلسوں کی مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن غالباً مارشل لا کا اعلان کرنے پر غور کررہی ہے۔

ڈربن ۱۰ جنوری۔ ہندیوں کے گذشتہ مناقشہ کے وقت جس پولس سے کام لیا گیا تھا۔ اب وہ ریل میں سوار ہوکر ٹرانسوال کو جارہی ہے۔

مسٹر گاندھی کا ارادہ (پریٹوریا ۱۰ جنوری) مسٹر گاندھی نے منہ الملاقات بیان کیا۔ کہ جب تک ہڑتال جاری ہے۔ میں خاموش مزاحمت از سرنو شروع کرکے گورنمنٹ کو دق نہ کرونگا۔

جنوبی افریقہ کے دیسیوں اور گوروں میں فساد (جنگرسفونٹین ۱۱ جنوری) جنگرسفونٹین واقع آورنج فری سٹیٹ کی کان کی دیسیوں کی تعداد کثیر بلوہ کرکے گوروں پر حملہ کیا۔ پانچسو گورے شہریوں نے مدافعت کی۔ کانوں میں کام کرنے والے بسوتو (دیسی) لڑکوں نے جوش میں بھر کر ہر قسم کے آلات وادوات لئے اور احاطہ میں نکل کر قصبہ کی طرف چڑھ دوڑے۔ گوروں نے اپنے بچوں اور عورتوں کی حفاظت کے خیال سے انہیں روکا۔ اور آگ ... شروع کی۔ سات دیسی ہلاک اور ۳۶ مجروح ہوئے۔ ۱۲ گورے بھی زخمی ہوئے۔ لیکن ... ہیڈنورڈ شایر رجمنٹ کا ایک دستہ پہنچ جانے اور بلوم فونٹین ... کے مدرسہ سے امداد آجانے کی وجہ سے حالت درست ہوگئی ہے۔ گرد ونواح کے مزارعین سے بھی امداد ملی ہے جھگڑا اس وجہ سے ہوا ہے۔ کہ ایک گورے کے لات مارنے سے ایک بسوتو ہلاک ہوگیا تھا۔ اور اگرچہ دیسیوں کو اطمینان دلایا

ہندوستان کی تازہ خبریں

ایک سارق اور نقب زن وکیل (دہلی ۱۰ جنوری) کل پونا کے مجسٹریٹ کی عدالت میں انسپکٹر اگکارمن نے آر ایس غنستر بی اے ایل ایل بی وکیل پر بوقت شب نقب زنی اور خیانت مجرمانہ کا مقدمہ دائر کیا۔ ملزم نے بعض زیورات میں جو دو متنازعہ فریقوں نے ثالث مقرر کرکے اُسے بطور امانت محفوظ رکھنے کی غرض سے دیئے ... امانت ... استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے ان زیورات کو ... اور ایک صراف کے پاس ۱۱۰۰ روپیہ میں رہن رکھدیا جہاں سے زیورات دستیاب ہوگئے ہیں۔

نقب زنی کے مقدمہ میں استغاثہ کا بیان حسب ذیل ہے۔

کہ ۲۳ اور ۲۴ نومبر گذشتہ کے درمیان ملزم نے رات کے وقت شہر کے ایک شخص کرشناجی وشوا ناتھ باپٹ کے مکان میں نقب لگایا اور تقریباً ۵۰۰ روپیہ مالیت کے طلائی و نقرئی زیورات۔ ریشمی اور کارچوبی ساڑھیاں اور ۲۰۰ روپیہ کے نوٹ چرالے گیا۔ وکیل مذکور کو شبہ میں گرفتار کیا گیا اور مال مسروقہ کا حصہ کثیر اس کے مکان میں پایا گیا۔ مقدمہ زیر سماعت ہے۔

رجسٹری میں سے نوٹوں کی چوری۔ قصبہ آنولہ کے ڈاکخانہ کا کلرک ایک رجسٹری سے ۵ قطعہ ۲۵ کے نوٹ نکالنے میں ماخوذ ہے۔

ایک قیدی کی فراری مسمی جوگل کشور قیدی جو دو کانسٹبلوں کی زیر حراست بدایوں سے لے جایا جارہا تھا گاڑی کے سٹیشن شیخوپور سے روانہ ہونے کے بعد گاڑی ٹھہرانے کی زنجیر کھینچکر اور کانسٹبلوں کو غافل پاکر ریل سے اُتر کر بھاگا۔ اور تاحال گرفتار نہیں ہوسکا۔

کارخانہ بم سازی کا مقدمہ۔ کارخانہ بم سازی واقعہ راجہ بازار کلکتہ کے مقدمہ میں سپجر ٹرنر ممتحن مادہ ہائے آتش گیر کی شہادت ہوئی جنھوں نے دہلی۔ میمن سنگھ۔ مدناپور۔ مولوی بازار۔ ڈلہوزی سکوائر۔ لاہور وغیرہ مقامات کے حادثات کی نسبت بیان کیا۔ کہ یہ سب گولے اسی قسم کے بنے ہوئے تھے جیسے بازار والے مکان سے برآمد ہوئے۔ انہوں نے مختلف اشیا کے استعمال تیار کرنے کا طریقہ مفصل بیان کیا۔

دیسی ایوان تجارت دیسی سوداگروں کی انجمن موسومہ پنجاب دیسی بیوپار منڈل واقع لاہور کو گورنمنٹ نے تسلیم کرکے دیگر ایوان ہائے تجارت کی فہرست میں شامل کرلیا ہے۔

خریداران پیغام صلح توجہ کریں

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکا پیارا اخبار پیغام صلح بفضل خدا بہت ہردلعزیز ہورہا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اپنا پریس نہ ہونیکے باعث اخبار کی چھپائی بعض اوقات خراب ہوجاتی ہے اس لئے اگر ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار پیدا کرے۔ تو اس نقص کو بھی رفع کیا جاسکتا ہے ضرورت ہے۔ کہ بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کی خبریں ہر ایک مسلمان کے کانوں تک پہنچائی جائیں۔ اور انہیں اپنے دین متین کی کامیابی کا حال سنا کر ولولے تبلیغ اور قدمے امداد کے لئے ابھارا جائے مزید برآں ایک ایک خریدار کا پیدا کرنا کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس لئے ہم اپنے معاونین کرام سے اُمید کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری اس درخواست کو قبولیت کا شرف عنایت فرماکر اس ناچیز خادم دین کو ممنون فرماویں گے۔

مینجر

عربی اخبارات وممالک اسلامیہ

باشندگان اصفہان کا غیظ وغضب۔ ۱۵ ذی الحجہ کو طہران سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ باشندگان اصفہان کے غیظ وغضب میں تاہنوز کوئی فرق نہیں پڑا۔ اور وہ ابھی تک سردار اشجع کی معزولی اور جلاوطن کرنے کے لئے مساجد میں برابر جلسے کررہے ہیں۔ طہران میں گمان کیا جاتا ہے۔ کہ اصفہان کی حکومت کے لئے امیر مجاہد کو بھیجا گیا ہے (چہرہ نما)

صلح کے بارہ میں خط وکتابت۔ ۱۰ دسمبر کو ہمارے ایک معزز نامہ نگار نے آستانہ سے اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ آستانہ کے سیاسی حلقوں میں سرکاری طور پر اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ موسیو بالوتش کو اس بات کی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ ٹرکی اور سرویہ کی باہمی صلح کو سرانجام دیں اور ۱۹ دسمبر کو بلگریڈ سے جو تار موصول ہوا ہے اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ٹرکی اور سرویہ کے مابین صلح کے متعلق جو خط وکتابت ہورہی ہے۔ وہ عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ چنانچہ مسیو ... بلگریڈ ... پر دستخط کرنے کے لئے ضروری ہدایات کی گئی ہیں۔ (الشعب)

انور بک کی شفایابی۔ ۱۹ دسمبر کو ہمارے نامہ نگار نے برلن سے جو تار دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اخبار "مرسبرگ گیبیٹ" رقم طراز ہے کہ "انور بک" پر جو عمل جراحی کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بالکل شفا ہوگئی ہے اور اب آپ کی حالت اچھی ہے (الشعب)

روس کی دھمکی۔ ۱۸ دسمبر کو ہمارے نامہ نگار نے سینٹ پیٹرز برگ سے اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ روس کے سرکاری حلقوں میں یہ بات بتاکید بیان کی جاتی ہے کہ اگر ٹرکی نے جرمن فوجی جماعت کے بارے میں روس کو رضامند نہ کیا۔ تو روس آرمینیا کے چند اہم جنگی مقامات پر قابض ہوجائیگا (الشعب)

عثمانی قرضہ۔ ۱۰ دسمبر کو ہمارے معزز نامہ نگار نے پیرس سے بدیں مضمون تار ارسال کیا ہے۔ کہ ایک پیرسی نامہ نگار کو معتبر ذریعہ سے لندن سے ایک آفس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ "جاوید بک" پیرس کے بعض بڑے مہاجنوں کے ساتھ ٹرکی کی موجودہ مالی حالت کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے پیرس جائے اور تعجب نہیں۔ کہ آپ کسی جدید قرضہ کے بارہ میں ان سے گفت وشنید کریں (الشعب)

مراکو۔ ۱۰ دسمبر کو ہمارے ایک نامہ نگار نے میڈرڈ سے اس مضمون کا تار دیا ہے کہ معلوم ہوا ہے۔ کہ علاقہ لمنیہ میں جو ناخی قبائل مقیم ہیں۔ انہوں نے قبیلہ "رسول" کے ایک رئیس کو مراکو کے علاقہ ہسپانیہ کا بادشاہ تسلیم کرلیا ہے (الشعب)

اٹلی اور دولت عثمانیہ معتبر سیاسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دولت عثمانیہ نے اٹلی کو لکھا ہے۔ کہ اسے جزائر بحر ایجئین جلد تر چھوڑ دینے چاہئیں کیونکہ معاہدہ اوچی کی دفعہ ۲ کے مطابق دولت عثمانیہ نے طرابلس الغرب چھوڑ دیا ہے (المؤید ۱۵ دسمبر)

صوبہ بہار کی یونیورسٹی۔ صوبہ بہار کی جدید یونیورسٹی میں صرف بانکی پور کے ۴ کالج یعنی پٹنہ کالج۔ بہار نیشنل کالج۔ سنسکرت کالج اور مشنری کالج ملحق کر دیئے جائیں گے یونیورسٹی کے نقشہ جات مکمل ہوگئے ہیں۔ جن میں کالج کی عمارات طلبا کی انجمن اور پروفیسروں کے کلب کی عمارتیں بھی شامل ہیں کھیلنے ... کے دونوں طرف ... تالاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۱۳ ؍ جنوری ۱۹۱۴ء   نمبر ۷۸

مُحسن بنو تا فلاح پاؤ

دنیا میں دو قسم کے انسان نظر آتے ہیں۔

(۱) وہ جو محسن ہوتے ہیں

(۲) وہ جو محسن نہیں ہوتے

(۱) جو محسن ہوتے ہیں۔ وہ ہستی باری تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُس کی قدرت کا ہاتھ ہر ایک امر میں انہیں کام کرتا نظر آتا ہے۔ اِس لئے وہ اپنی کامیابی رضائے الٰہی میں ہی سمجھتے ہیں پس اپنی بھلائی اور بہبودی اور فلاح کے لئے اُسی کے حضور میں التجا کرتے ہیں۔ اور نمازوں کو قایم کرتے ہیں۔

پھر وہ مخلوق خدا سے ہمدردی کرتے ہیں۔ تا خدا اُن سے ہمدردی کرے اور اِس لئے وہ اپنے عزیز مال کو اُن کے آرام کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اُن پر احسان کرتے ہیں۔ اُن کو یقین ہوتا ہے۔ کہ اُن کی دعائیں اور یہ زکوٰۃ خالی نہیں جائیگی اُن کا پیارا اللہ اُن سے راضی ہوگا۔ اور اس دُنیا اور آخرت میں وہ اُن کو کامیاب کرے گا۔

اس گروہ کے آدمی الٰہی تعلیم اور ہدایت جب پاتے ہیں اور جہاں پاتے ہیں۔ اُس پر عمل کرتے ہیں۔ جب قانون قدرت کے مطابق اُن کے اعمال ہو جاتے ہیں۔ تو پھر دُکھوں سے اُنہیں نجات مل جاتی ہے۔ اور ہر قسم کی کامیابی کا سہرا اُن کو خوش آمدید کہتا ہے۔ وہ اِس دُنیا میں اور زندگی بعد الموت میں فلاح پاتے ہیں۔

(۲) لیکن وہ جو محسن نہیں ہوتے۔ وہ خود غرض ہوتے ہیں۔ اپنے نفس کی غلامی اُن کا نصب العین ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اُن کو ایمان نہیں ہوتا اگر ہوتا ہے۔ تو صرف زبان تک محدود ہوتا ہے۔ اُن کی زندگی کے پیشوا لئے اُن کی اپنی اٹکلیں اور من گھڑت خیالات ہوتے ہیں۔

وہ الٰہی ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اپنے خود ساختہ منصوبوں کی متابعت کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن کو خود بھی اُن کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کا علم نہیں ہوتا بلکہ آئے دن اُن کے ذریعہ مُنہ کی کھاتے ہیں۔

اللہ کو چھوڑ اپنے نفس کو یا اس سے بھی کسی ذلیل تر چیز کو اپنا بُت بناتے ہیں۔ اور اُس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ وہ الٰہی قانون یعنے قانون قدرت پر بجائے ماننے اور اُس پر چلنے کے پھبتیاں اُڑاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ارشادات الٰہی اور نشانات ہستی باری تعالیٰ سُن کر تکبر اور لاپرواہی دکھاتے ہیں۔ یا سُنتے ہی نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانوں میں روئی دیئے بیٹھے ہیں۔ تا کہ حق کی آواز ہی کان کے اندر نہ جاوے۔ یہ لوگ جب قانون الٰہی توڑتے ہیں تو پھر طرح طرح سے اُن کے بُرے نتائج بھگتتے ہیں۔ اور اِس زندگی میں بھی سخت دُکھ دینے والے عذاب میں گرفتار رہتے ہیں۔ اطمینان اور سکینت اُنہیں نصیب نہیں ہوتا۔ اور آیندہ زندگی میں بھی دوزخ کی جلتی ہوئی اور عذابوں سے بھری ہوئی آگ کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔

پس اے پیارے ناظرین! اپنی حیثیت کو دیکھو۔ اور محسن بنو۔ اللہ پر ایمان لاؤ اور قانون الٰہی پر قدم مارو۔ پھر تم ہر ایک کام میں فتح اور نصرت کے قلعوں میں داخل ہو جاؤگے۔ تائید و نصرت الٰہی تمہارے ہر کام میں اپنا ہاتھ دکھائیگی۔ اِس دُنیا میں بھی اور آیندہ بھی فلاح تمہارے شامل حال رہے گی۔

یہ الٰہی وعدے ہیں۔ جو ہمیشہ سچے ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ دیکھو محسن بن کر حضرت ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا درجے حاصل کئے۔ اور برخلاف اُن کے فرعون اور ابوجہل وغیرہ نفس پرستوں نے کیا پایا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

سلامتی کا راستہ

مسلمانوں کے لئے سلامتی کا راستہ وہ ہے کہ جس پر چلنے سے وہ سلامت رہیں۔ خدا کے حضور قبول کئے جائیں۔ عذاب آخرت اور دنیوی ہموم و غموم سے محفوظ و مصئون رہیں۔ قرآن کریم نے جو راہ پیش کی ہے اُس سے مسلمان ... اِس اصل کو خضر راہ یقین کرتے رہے۔ ناکامی و نامرادی کو چاروں شانے چت گراتے رہے۔ جب سے اس کو ترک کیا مصیبتوں کے شکار بنے ہوئے ہیں۔ مقدس اسلام نے اُن کے لئے جو امور اور اصول پیش کئے ہیں اُن میں ایسا کوئی بھی نہیں۔ کہ جو اُن کے لئے سلامتی کا موجب نہ ہو۔ لیکن اسلام کیا کرے۔ اگر مسلمان اُس سے دُور دُور رہیں۔ قرآن کریم کے متعلق خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ فیہ شفاء للناس مگر بدقسمتی ہے مسلمانوں کی جو امراض سقیم میں مبتلا ہونے کے باوجود قرآنی اصل مصفیٰ کو نوش نہیں کرتے۔ اپنی ناجایز اور بے ہودہ تدابیر سے امراض کو دفع کرنا چاہتے ہیں۔ اے عزیز اگر تو اس طرح اپنے روح کی سلامتی کا خواہاں ہے جس طرح کہ اپنے جسم کی آسائش کا۔ تو تیرا فرض ہے۔ کہ قرآنی ارشادوں کے آگے سر تسلیم خم کر دے اگر اِس طریق پر تو عامل ہوگا۔ تو دنیا میں تجھ کو کامیابی اور عقبیٰ میں سرخروئی نصیب ہوگی۔ اور تو ہر طرح سلامت رہیگا۔

پھر سلامتی کا راستہ وہ ہو سکتا ہے۔ کہ جس سے کل قویٰ اور اُس کی قوتیں اور طاقتیں معطل اور بے کار نہ ہو سکیں دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ کہ جس نے قدرتی طاقتوں اور فطرتی جذبات کی حرمت قایم کی ہو۔ یا اُن کے لئے خاص امور وضع کئے ہوں۔ سوائے مقدس اسلام کے ہر ایک جگہ کچھ نہ کچھ کیا۔ ابھی بہت سے نقص نظر آتے ہیں۔ لیکن قرآن پاک اور مقدس مذہب اسلام سب کو خاص قانون کے ذریعہ سلامت رکھنے کی تدابیر پیش کرتا ہے۔ اِس لئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ دُنیا میں صرف مقدس اسلام ہی سلامتی کا راستہ ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو مقدس اسلام کے چشمہ سے فیض حاصل کرے۔ اور ایسے طریقوں سے دُور بھاگے۔ کہ جو فطرتی طاقتوں اور قدرتی جذبات کے لئے مشکلات پیدا کیا کرتے ہیں۔ اے عزیز! اگر تو سلامتی کا خواہاں ہے۔ تو دوڑ کر اسلام کی پناہ میں آ جا۔

اسلام کیا بتاتا ہے؟

یہ کہ خدا تعالیٰ القادر ہے۔ اُس کے آگے کوئی کام مشکل نہیں۔ وہ کسی شے کا محتاج نہیں نہ زمین کی۔ نہ آسمان کی۔ نہ ہوا کی نہ اور کسی جگہ کی۔ بلکہ کل اشیا مع اپنی قوتوں اور طاقتوں وغیرہ کے اُس کی مخلوق ہیں۔ جن کو مع اُن کے تمام خواص کے اُس نے پیدا کیا ہے۔ پھر اسلام یہ بتاتا ہے کہ انسان کو خدا نے ذلیل ترین زندگی حاصل کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا۔ بلکہ معزز اور شریف بننے کے لئے۔ چنانچہ شریف بننے کا تجربہ نسخہ بھی بتلایا۔ جیسے کہ ارشاد ہوتا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم یعنے شریف اور نجیب وہ ہے جو پرہیزگار بن جائے۔ شرافت کسی کی باپ دادا کی جاگیر نہیں۔ جو بطور ترکہ کے اُس کے حصہ میں آئی ہو جس نے خدا کے حکموں کو مانا۔ اُس کے رسول کے ارشادوں کو عملی طور پر سچا تسلیم کیا خدا سے ڈرا۔ اُس کے حضور جواب دہی کے خوف سے کانپ کر اپنے افعال و کردار کو درست کرکے تقویٰ اللہ اختیار کیا۔ وہ شریف بن گیا۔ ایسے ہی اسلام یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ تجھ میں فساد کا مادہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ تو فساد کو جڑ بنیاد سے اکھیڑنے والا اپنے اقوال و افعال سے ثابت ہو۔ فسادی کو خدا کبھی پسند نہیں کرتا۔ جیسے کہ ارشاد ہوتا ہے کہ ان اللہ لا یحب المفسدین۔"

پھر اسلام تجھ کو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے لئے غیرت رکھنے والا اور شعایر اللہ کی حرمت کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ اگر تو مسلمان ہے خدا کو ایک مانتا ہے اُس کے صادق رسول حضرت محمد صلعم پر صدق دل سے ایمان لاتا ہے قرآن کا سچے دل سے معتقد ہے۔ تو تجھ پر فرض ہے۔ کہ تو خدا کی باندھی ہوئی حدود کا خیال رکھے۔ ایسے راہ کو ترک کرے۔ کہ جس سے اُن کی عظمت تیرے دل سے کافور ہو جاوے۔

مقدس اسلام تجھ کو خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرنے اور اُن کی مدد کرنے کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے۔ کہ اُس کی مخلوق کو شرک کے امراض سے نجات دینے کی پوری کوشش کی جائے اور اللہ کے رستہ کی طرف اُس کی مخلوق کو جو اُس کے رستہ کو بھول گئی ہو بُلانے کے لئے خاص حکمت کا طریق اختیار کرے۔ جیسے کہ حکم ہوتا ہے۔ کہ ادعوا الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ۔ الخ غرضیکہ اِسی قسم کی بہت سی باتیں مقدس اسلام تجھ کو بتاتا ہے۔ اگر تو مسلمان ہے تو تیرا فرض ہے۔ کہ تو قرآنی حکموں کا منادی بن جا۔ اُس کے ... پہلے خود عمل کر پھر دوسروں کو اُس پر عامل بنانے کی سعی اور جد و جہد کرتا کہ ثابت ہو کہ تونے اپنا فرض ادا کیا اور اسلام کی بتائی ہوئی باتوں کو حقیقی طور پر سُنا۔

ہستی باری تعالیٰ

اس دنیا کو پیدا کرنا پھر پیدا کرکے آسمانوں اور اُن میں بڑے بڑے ستاروں کا خلا میں بغیر ستونوں کے کھڑا کرنا۔ پھر زمین کو ساکن رکھنے کے لئے تا اُس پر بود و باش ممکن ہو سکے اور یہ ہر وقت زلزلہ میں نہ رہے۔ اتنے عظیم الشان پہاڑوں کا بنایا جانا پھر اس پر طرح طرح کی مخلوق کا پیدا کرنا انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک قادر و توانا مالک اور خالق خدا پر ایمان لائے۔ لیکن لوگ ہیں کہ بتوں اور انسان جیسی ذلیل چیزوں کو خدا بناتے ہیں۔ بت پرست کہتے ہیں۔ کہ بت ... سیح چیت

ضرورت نبوت

پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سبزیاں اور نباتات تک کو بھی آسمانی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ بالکل خشک رہتی ہیں اور بعض وقت اگر دیر تک بارش نہ ہو تو مر ہی جاتی ہیں۔ لیکن بخلاف اس کے جوں ہی آسمانی پانی اترتا ہے۔ وہ ہری بھری ہو کر نشو و نما پاتی اور ترقی کرکے پھول اور پھل لاتی اور اپنے پوشیدہ جوہر دنیا کو دکھاتی ہیں۔ باوجود آنکھ کے دن اس منظر کے دیکھنے کے انسان ہے کہ خود بخود ہی اس روحانی پانی کو پیدا کرکے ترقی کے معراج کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور الہام الٰہی اور نبوت ... اور خصوصیت خداوندی سے انکار کرکے اُس کو پس پشت پھینک دیتا خود ساختہ تدابیر کی متابعت کرتا ہے۔

پس دوستو! حیوانات سے نہیں تو نباتات سے ہی سبق حاصل کرو۔ اور الٰہی قانون کو جہاں کہیں ہے۔ تلاش کرکے مضبوطی سے پکڑو۔ تا تم اپنے حقیقی جوہر دنیا کو دکھا سکو۔ اور بشریت سے نکل الٰہی خوشبو سے معطر پھولوں کی مہک دنیا میں پھیلا سکو۔

عجیب بات

ہمعصر المشیر نے ۱۱ ؍ دسمبر کے پرچہ میں اس عجیب و غریب خبر کو شائع کیا ہے۔ کہ ریاست اودے پور میں ایک مسجد کو غصب کرکے بت خانہ بنایا گیا ہے۔ جس مقدس مقام میں کسی وقت خدائے واحد لاشریک کی عبادت ہوتی تھی۔ جس کو شرک سے بری جسم سے مبرہ و منزہ اہل نظر اور حقیقت شناس یقین کرتے ہیں وہاں مورتیوں کے ڈھیر لگا کر عجیب قسم کی دھما چوکڑی مچائی جا رہی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا اندھیر اور غضب ہو سکتا ہے کہ خانۂ خدا کی اس بے جگری سے بے حرمتی کی جائے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اس کا علم نہیں ہوا۔ کہ مسجد کو صنم خانہ بنانے والوں کے خلاف مسلمانان اودے پور نے کسی قسم کی سعی کی یا نہیں۔ ہم مدت سے جناب اقدس سید ناسلطان محمود غزنوی اور قبلۂ عالم تقدس مآب حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی ستم ایجادیوں کی فرضی داستانیں سُننے کے عادی ہیں مگر مسجد میں صنم کے ملوہ نے ہم کو بحر حیرت و استعجاب کے حوالے کرنے کا ارادہ کیا ہے کیا وہ بزرگ جو مسلمانوں کے ہاتھ کی جوٹھی چیز کو سوار کے برابر سمجھنے کے عادی ہیں مسلمانوں کے عبادت خانہ کو ٹھاکروں کی نشست کی جگہ تجویز کر کے اُن کی توہین کا ارتکاب کرنے والے تسلیم نہیں ہو سکتے؟ واقعی ہو سکتے ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس نقطۂ خیال کی بنا پر مسجد کو صنم خانہ بنایا گیا ہے اگر یہ واقعہ صحیح ہے اور المشیر جیسے معتبر و معزز پرچہ میں اس کا اظہار ہونا اس کی صحت کی دلیل بھی ہے۔ تو مسلمانان اودے پور کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کو اُس کے واگذار کرنے کے لئے جد و جہد کرنی چاہئے۔

اسلام کا بہشت اور دوزخ

ہمارا ایمان ہے۔ کہ دوزخ میں انسان صرف ایک محدود عرصہ تک رہیگا۔ پھر نکل آویگا۔ گویا جن لوگوں کی اصلاح نبوت سے نہیں ہو سکی اُن کی اصلاح دوزخ کے ذریعہ کی جاوے گی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دوزخ پر ایک ایسا زمانہ آویگا۔ جبکہ اُس میں کوئی آدمی بھی باقی نہ رہے گا۔ اور نسیم صبا اُس کے دروازوں کو کھٹکھٹائے گی اِس کے علاوہ قرآن شریف نے بہشت کے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے عطاءً غیر مجذوذ جو کہ دوزخ کے لئے نہیں اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو امید منقطع ہو جاتی اور مایوسی پیدا ہوتی۔

بہشت کے انعامات کی بے انتہا درازی کو دیکھ کر مسرت بڑھتی ہے اور دوزخ کے ایک مقررہ وقت تک ہونے سے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کی اُمید بندھتی ہے

ایک شاعر نے اسے یوں بیان کیا ہے:

گویند کسے بہشت و جستجو خواہد بود   واں یار عزیز تند خو خواہد بود

از خیر محض شرے نیاید ہرگز   خوش باش کہ انجام بخیر خواہد بود

لیکن کیا کوئی اس دل گردہ کا انسان بھی موجود ہے۔ کہ وہ اس میعادی عذاب کو ہی بھگتنے کیلئے تیار ...

برادِ غریبہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ صاحب کا تازہ خط

از مسجد فضل ووکنگ ۔ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء

برادران۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ یہ ہفتہ بھی کوئی کم خدا کے فضلوں کا نہیں گذرا اللہ تعالےٰ کے روز افزوں فضلوں کی بارش دیکھکر حیران ہوا ہیں کجا اور تبلیغ کا سبار کام کجا ۔ این چہ احسان این ہمہ افضال اتم

میرے آقا کی دعائیں کام کر رہی ہیں میرے مرزا کی شبانہ اور پچھلی آہیں رنگ لا رہی ہیں میرے پیارے حبیب خدا آقائی ومولائی حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کی روح پرفتوح جو آج سے چھ ماہ پہلے حضرت رسول کریمؐ کی مبارک زیارت سپاہیانہ لباس میں ہوئی تھی حضور پرنور نے اشارہ فرمایا تھا۔ کہ کام کو بڑھاؤ۔ اس امر بشارت کے مطابق ارادہ ہے کہ اسلامک ریویو کو ڈیوڑھا کر دوں۔ دراصل چالیس صفحے تو ایک ہی ہفتہ میں ختم ہو جاتے ہیں اور بہت سے ضروری مضامین آیندہ پر ڈالنے پڑتے ہیں ما سلام کے متعلق چاروں طرف سے استفسار شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا مبسوط مضمون شائع ہو۔ مگر میں رسالہ ماہ جنوری بالکل مکمل کر چکا تھا۔ اس لئے اب وہ مضامین فروری کے رسالہ میں شائع ہونگے اس ماہ کا رسالہ بھی ایک ہفتہ دیر سے نکلیگا۔ حجم کی زیادتی کے ساتھ قیمت بھی ڈیوڑھی کرنی ہوگی۔

میں نے کسی گذشتہ خط میں مصری شہزادی صالحہ کا ذکر کیا تھا جس کا موجودہ خاوند ایک روسی ووکنگ میں آکر میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ اب کل حالات کا انکشاف ہونے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ تو بڑا ہی خدا تعالےٰ نے فضل کیا اور اس روسی امیر کی تبدیلی مذہب نے ایک اعلےٰ مسلمان خاندان کی عزت رکھ لی۔ اور اس ذلت کو جس کے نیچے وہ شاہی خاندان پانچ سال سے آرہا تھا۔ میرے ہاتھ سے دور کیا۔ شہزادی صالحہ دراصل پرنس اسمٰعیل خدیو مصر کی پوتی ہے۔ خدیو اسمٰعیل وہ ہے جس کے عہد میں یورپین اقوام نے بعض حقوق مصر میں لیکر وہاں اپنے قدم جمانے شروع کئے تھے۔ شاہزادی صالحہ کی پہلی شادی پرنس ابراہیم سے ہوئی تھی جو ۱۹۰۶ء میں وفات پا گیا۔ چونکہ مصری اعلےٰ طبقہ کی عورتیں قریباً سب کی سب تعلیم یافتہ ہیں۔ اور شرعی پردہ کی پابند نہیں اس لئے ۱۹۰۷ء میں شاہزادی موصوفہ کی اس روسی امیر سے محبت ہوگئی جس کا نتیجہ شادی تھا روسی امیر مذہباً پروٹسٹنٹ عیسائی تھا۔ اور شاہزادی موصوفہ مسلمان اس لئے اس شادی پر مصر میں ایک سخت ہنگامہ برپا ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شہزادی موصوفہ کو معہ روسی نواب کے مصر چھوڑنا پڑا۔ اور ہر دو میاں بیوی مختلف ممالک یورپ۔ روس۔ فرانس وغیرہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور اب چند ماہ سے انگلستان میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت نے میاں بیوی ہر دو سے میری ملاقات کر دی۔ جس پر میں نے ان کو تبلیغ اسلام شروع کی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تین ہفتے ہوئے شہزادی کا خاوند بخوشی خود ووکنگ میں آکر میرے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ لیکن میں نے اس پر اکتفا نہ کی بلکہ ۱۷ دسمبر کو قریباً پچاس ساٹھ مسلمان احباب کی موجودگی میں جو بمقام لنڈن سے یہاں نماز جمعہ کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ دوبارہ اُس روسی امیر سے اقرار اسلام لیا۔ اور پھر ہر دو میاں بیوی کو مشورہ دیا کہ اب وہ اسلامی طریق پر نکاح کریں۔ چنانچہ پرسوں یعنے گذشتہ اتوار کو میں نے اُنکا نکاح اسلامی طریق پر مسجد ووکنگ میں دو ہزار پونڈ حق مہر پر بموجودگی پچاس مسلمان احباب منجملہ افغان ہند۔ مصر ترکی وایران پڑھا۔ ان احباب کے علاوہ میں نے چند یورپین جنٹلمین اور لیڈیاں بھی اس موقعہ پر مدعو کی تھیں۔ جناب لارڈ ہیڈلے بالقابہ بھی معہ ہر چہار فرزندان موجود تھے شادی کے بعد اعلےٰ پیمانہ پر ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ الغرض اللہ تعالےٰ نے اپنا بڑا فضل کیا۔ خدا کی شان۔ ہمیں ہوٹلی میں بھی خدا نے شادی کا سامان دیدیا۔ غیر اقوام سے تو جو مسلمان ہونگے سو ہونگے۔ مگر ؎

مسلماں را مسلماں باز کردند

کا نظارہ یہاں خوب نظر آرہا ہے۔ گذشتہ جمعہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے نوے کے قریب مسلمان نماز جمعہ میں شریک تھے یہ رنگ تو دنیا کی کسی مسجد میں نہ ہوگا۔ ان سب نوجوانوں میں اسلام کا ایک عجیب وغریب جوش پیدا ہو گیا ہے۔ علاوہ اس قدر مسلمان نوجوانوں کے ہر جمعہ میں قریباً درجن بھر غیر مسلم انگریز مرد وعورتیں بھی آجاتی ہیں۔ خطبہ جمعہ ... سنتے ہیں اور ... اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ ان غیر مسلم حاضرین میں ایک فرانسیسی نوجوان لڑکی ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت قریب آگئی ہے۔ ترجمہ انگریزی قرآن کریم مانگتی ہے اور مجھ سے سبقاً سبقاً پڑھنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے دعا کی جاوے۔

روسی امیر کے جذبات اور خیالات قابل قدر ہیں۔ اُسنے مجھ سے کہا کہ اگر مذہب کو اس طریق پر بیان کیا جاوے جیسے میں (مراد خواجہ کمال الدین صاحب خاکسار) بیان کرتا ہوں۔ تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ مذہبی دنیا یک لخت پلٹا نہ کھاوے اس نے بیان کیا کہ روس میں تبلیغ واشاعت اسلام کی بڑی گنجائش ہے صرف چند سالوں میں مسلمانوں کی تعداد آٹھ لاکھ تک ترقی کر گئی ہے یہ امیر انگریزی زبان سے اچھی طرح ماہر نہیں مگر اب اس کا پختہ ارادہ ہے کہ انگریزی زبان میں کماحقہٗ لیاقت پیدا کرے۔

شیخ عبد الرحمن کیپٹن سٹینلے سنگریڈ جو لارڈ ہیڈلے کے ضمن میں مسلمان ہوئے تھے ان کا ایک خط کل آیا تھا جس میں انہوں نے اپنے حالات لکھے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے اسلام کی تعلیم مکمل طور پر سکھاؤ۔ تاکہ میں اسلامی مشنری بنوں اور تمہارا ہاتھ بٹاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے آدمی فارغ البال ہے کھانے پینے سے بےفکر ہے اس کا ارادہ آیندہ انتخاب پارلیمنٹ کے لئے امیدوار ہونے کا تھا۔ لیکن مجھے لکھتا ہے کہ میں اس ارادہ کو اشاعت اسلام کی خاطر چھوڑتا ہوں اور اپنی تمام تر توجہ اسلام کی طرف لگاتا ہوں۔ ابھی تک میں نے اس کے خط کا جواب نہیں دیا۔ تاہم میں اُسے لکھنے والا ہوں۔ کہ وہ ضرور انتخاب پارلیمنٹ کے لئے کھڑا ہو۔ کیا عجب کہ ایک مسلمان بھی پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہو جاوے۔ اس طرح سے اس کی رہائش مستقل طور پر لنڈن میں ہو جاویگی اور وہ ہر طرح مفید ثابت ہوگا۔

ایک اور معزز خاتون سے خط وکتابت جاری ہے جس نے قبولیت اسلام کا ارادہ قریباً ظاہر کر دیا ہے اور تازہ خط میں لکھتی ہے کہ جنوری کے پہلے جمعہ میں ووکنگ سے مجھ سے ملیگی۔ میں نے آج اُسے رسالہ جات بھیجے ہیں افسوس کہ مددگار تھوڑی نہیں۔ امریکہ میں ایک بڑا عظیم الشان کام شروع ہونیوالا ہے وہاں سے خط پر خط آرہے ہیں۔ مگر مجھے جواب تک کی بھی فرصت نہیں ملتی۔

جنابہ طیبہ بیگم مسز خدیو جنگ صاحبہ تو کوئی نہایت ہی سعید ازلی پاک طینت اور پرجوش اسلامی روح رکھتی ہیں۔ آخر آپ کی سچی اسلامی محبت کے برقی اثر نے جناب نواب عماد الملک صاحب بہادر پر اثر کیا جو خود بھی ایک نہایت ہی سنجیدہ اور رحیم انسان ہیں۔ اور ہمیشہ سے میرے کام کے قدردان رہے ہیں۔ انہوں پانصد روپیہ نقد مجھے اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے بطور امداد پچھلی میل میں بھیجا ہے جو مجھے وصول ہو چکا ہے اور ساتھ ہی آپ مستقل امداد کی فکر میں ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جناب مولانا مولوی شبلی صاحب بھی بہت شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے خود نواب صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر میرے لئے استمداد کی اور وعدہ لیا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

لیکن ان سب کے دلوں میں جوش پیدا کرنیوالی ہماری پیاری ہمشیرہ جنابہ طیبہ بیگم صاحبہ ہی ہیں اللہ تعالےٰ ان پر اور اُن کے خاندان پر اپنی بیشمار دینی اور دنیاوی برکات نازل فرماوے اور دوسرے امراء اسلام اور انکی بیگمات کو ہماری بہن طیبہ بیگم جیسی سچی اسلامی تڑپ دے آمین ثم آمین۔

ضرورت ترجمہ انگریزی قرآن شریف چاروں طرف سے قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کی درخواستیں آرہی ہیں۔ جو شخص اسلام قبول کرتا ہے۔ وہ قرآن مانگتا ہے۔ اب بتلائیں کروں تو کیا کروں۔ (افسوس از پیغام صلح ترجمہ انگریزی قرآن شریف حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے مکمل کر چکے ہیں اور اب قرآن شریف کے نوٹ لکھ رہے ہیں۔ رات دن اسی کام میں مشغول ہیں انشاء اللہ تعالےٰ امید ہے کہ تین چار ماہ تک یہ کام بھی ختم ہو کر ترجمہ انطباع کیلئے تیار ہوگا۔ جو احباب اس نیک کام میں امداد دینا چاہتے ہوں۔ وہ بہت جلد رقوم چندہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور کے نام روانہ کریں۔ ترجمہ کے نوٹوں کے مکمل ہونے تک اتنا سرمایہ جمع ہو جانا ضروری ہے جس سے حضرت مولانا موصوف ولایت جاکر اپنی زیر نگرانی فوراً چھپوانا شروع کر دیں۔ یہ یاد رہے کہ ترجمہ معہ متن عربی کے ایک جگہ چھپیگا۔ اس لئے اخراجات کا اندازہ بھی بہت زیادہ ہونا ضروری ہے۔) میاں جلال الدین ابراد زادہ خواجہ صاحب(پیغام) سے دفتر کا کام لیتا ہوں۔ لیکن کام ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ مگر بالمقابل اللہ تعالےٰ کا فضل بھی کس قدر ہے کہ بارہ گھنٹے تک ...

مراسلات

لارڈ ہیڈلے اور اسلام

عیسائی مورخ کہتے ہیں۔ کہ پرانے زمانے کے اُن کے بعض پادری جھوٹی روایتیں گھڑنے اور جھوٹی کتابیں بنانے کے بہت عادی تھے۔ اس قول کی شہادت میں اب بھی وہ جعلی اناجیل اور بہت سی کتابیں پیش کر دیتے ہیں جن میں عیسائی مذہب کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے بڑے بڑے عجیب فسانے ایجاد کئے گئے تھے۔ اُن لوگوں کی صرف یہی عادت نہ تھی۔ کہ ایسی کتابیں ہی بنائیں۔ بلکہ اُن میں ایک اور وصف بھی تھا۔ یہ لوگ اپنے مطلب کو پورا کرنے کے لئے کتابوں کی عبارت تبدیل کر دیتے تھے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکتا۔ تو معنے کرنے میں اپنے خیال کا دخل دے دیتے تھے قرآن مجید نے ان کی اسی عادت کا نام تحریف رکھا ہے لیکن یہ ناجائز حرکت ... کا ہی خاصہ نہ تھا۔ بلکہ اب بھی بعض پادریوں کی ہی عادت ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت لدھیانہ کا پرچہ نور افشاں ہے۔ جس شخص نے کبھی اس پرچہ کی عجیب وغریب نظم ونثر کا مطالعہ کیا ہوگا۔ خوب سمجھ گیا ہوگا۔ کہ اس کی علمی حیثیت کیسی ہے اس لحاظ سے یہ اس قابل نہیں کہ اس کی تحریروں کا کوئی سنجیدہ نوٹس لیا جاوے مگر چونکہ یہ اخبار اکثر غلط فہمی پھیلاتا ہے۔ اور واقعات میں تحریف کرتا ہے اس لئے کبھی کبھی اس کی طرف توجہ کرنے کی ہمیں ضرورت پڑتی ہے۔ ورنہ عام طور پر اس کو ردی کی ٹوکری میں ہی پھینکنا بہتر ہے۔

ولایت میں لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ مشرف باسلام ہوتے ہیں جس سے عام عیسائیوں میں ایک شور مچ جاتا ہے۔ مگر اس پرچے کے ایڈیٹر صاحب اوّل تو لارڈ ہیڈلے کی ہستی سے ہی انکار کرتے ہیں۔ لیکن جب ایسی بےباکی مفید ہوتی نظر نہیں آتی۔ تو اُن کے قبول اسلام کے متعلق طرح طرح کے شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کی تقریر سے وہ مطلب نکالتے ہیں۔ جو سوائے کسی عیسائی کے دوسرا نہیں نکال سکتا۔ تعجب ہے کہ ایک شخص جو بڑی مجلس میں اپنے اسلام کا اقرار کرتا ہے نور افشاں جیسے متعصب ولائتی اخباروں میں اسلام کی حمایت اور پولوسی عیسوئیت کی سخت تردید میں مضمون شائع کرتا ہے اور اسلام کی صداقت کے ثبوت میں ایک مستقل کتاب تحریر کرتا ہے۔ مگر پوری منطق اور فلسفہ پڑھے ہوئے ایڈیٹر صاحب کہے جاتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان نہیں لارڈ ہیڈلے کا یہ کہنا کہ اسلام قبول کرنے میں میں اپنے ان دلی اعتقادات سے جو میں نے گذشتہ بیس سال سے اختیار کر رکھے ہیں۔ بالکل علیحدہ نہیں ہوا۔ اس کے یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ اب بھی عیسائی ہیں۔ اور قطعاً عیسائی تو وہ ساٹھ سال سے تھے جب انہوں نے بپتسمہ لیا تھا۔ صاف بات ہے کہ بیس سال اس سے پہلے اُنہوں نے کوئی اور اعتقادات اختیار کئے تھے۔ جو عیسوئیت سے علیحدہ تھے۔ ورنہ اب سے بیس سال پہلے ان کا اختیار کرنا کیا معنے ان کا یہ کہنا کہ میرے اعتقادات وہی ہیں جو بیس سال قبل تھے۔ صاف اقرار ہے اس بات کا۔ اس وقت سے اُنہوں نے اسلامی عقاید اختیار کر رکھے تھے۔ جن کا اعلان اب کیا ہے۔ لارڈ ہیڈلے صاحب کا یہ کہنا کہ اسلام قبول کرنے سے میری ... بدستور قایم ہے اس کے بڑے صاف معنے یہ ہیں۔ جن کو لارڈ ہیڈلے نے واضح کر دیا ہے کہ حقیقی عیسوئیت اور اسلام ایک ہی ہیں۔ اور موجودہ عیسوئیت مسیح کی عیسوئیت نہیں ہے۔ بلکہ یہ پولوس اور اتھانیس کی عیسوئیت ہے“۔

رہی یہ بات کہ لارڈ صاحب کے مسلمان ہوتے وقت کوئی رسم ادا نہیں ہوئی ایڈیٹر صاحب نور افشاں ہی تبلائیں کہ کوہ اس ... مسلمانوں کے ملک میں رہتے ہوتے بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ کسی کے مسلمان کرتے وقت کونسی رسم یہاں ادا کی جاتی ہے۔ ہم نے بہت سے آدمی اسلام قبول کرتے دیکھے ہیں۔ انہوں نے تو صرف خدا کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کی شہادت دی اور قرآن مجید کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانے کا اقرار کیا تو بس مسلمان ہو گئے۔

ایک بات آپنے اور لکھی ہے کہ یورپ کے لوگ ملحد ہو جاویں تو ہو جاویں مگر اسلام ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس ملک کو کفارہ کی تعلیم ہو اور جس قوم کے لوگ شراب کو پانی کیطرح استعمال کریں جہاں معمولی سے معمولی شہر میں ہزار دو ہزار گندی عورتیں ہوں جہاں زنا خانے شاہی محلوں سے بھی زیادہ شاندار بنے ہوئے ہوں۔ جہاں جُوا زندگی کا ایک نہایت اعلےٰ مشغلہ سمجھا جاتا ہو۔ اور نفس پرستی اس حد تک ہو۔ کہ تین چوتھائی وقت اس میں صرف ہو۔ ایسے ملک میں اسلام کا بہت جلدی پھیلنا ذرا مشکل سی بات ہے۔ کیونکہ اسلام انسان کے ہر ایک عضو پر نہیں بلکہ بال بال پر روک لگاتا ہے۔ اس کے پیروؤں کو سال میں ایک مہینہ بھوک کی ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہہ دے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ۔ ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ للعہ؍ طلبا سے ؁ للعہ)

اخبار

پیغام صلح

لاہور

ایڈیٹر
دوست محمد احمدی
(عفی اللہ عنہ)

جلد ۱ | لاہور ۔ یک شنبہ مؤرخہ ۲۰ ؍ صفر ۱۳۳۲ ؁ھ مطابق ۱۸ ؍ جنوری ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۰

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

ترجمہ چٹھی سکرٹری صاحب مسلم لٹریری سوسائٹی

لیگس نائیجیریا ویسٹ کوسٹ افریقہ

بخدمت جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن

از فارماسیوٹیکل سکول ۔ لیگس ہسپتال ۔ ساؤتھ نائیجیریا ۔ ویسٹ کوسٹ افریقہ

مورخہ ۲۷ ؍ نومبر ۱۹۱۳ء

جناب من ۔ میں اپنی طرف سے اور مسلم لٹریری سوسائٹی واقعہ لیگس کے دیگر تمام ممبروں کیطرف سے نہایت مسرت کے ساتھ بذریعہ ان چند سطور کے اطلاع دیتا ہوں ۔ کہ آپ کی پچیس کاپیاں پہنچیں جو آپ نے ہمارے فاضل اور لائق ڈاکٹر اوسا پارہ کی معرفت بھیجی ہیں ۔

ہم لیگس کی تمام تعلیم یافتہ جماعت کیطرف سے اس موقعہ پر آپ کے اس اعلےٰ و مرغوب کام کی قدر دانی کا اظہار کرتے ہیں جو کہ آپ اپنے بے ضرر میگزین کی ذریعہ اسلام اور صداقت کی خاطر کر رہے ہیں ۔ اور اس کام کے لئے ہم آپکے شکر گذار ہیں ۔ بغیر از مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے ہر ایک رسالہ کے وصول ہونے پر جس قدر ذخیرہ خیر و خوبی و علم کا حاصل ہوتا ہے اس کے اظہار کے لئے الفاظ کافی نہیں مل سکتے ۔

یہ جرنل جسے کہ خدا کی طرف سے بھیجا ہوا سمجھنا چاہیئے ایسے مناسب وقت پر نکلا ہے ۔ جبکہ لیگس میں ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان کو اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی ۔ نہ صرف اس امر کے اظہار کے لئے کہ اسلام اس قسم کا مذہب نہیں جیسا کہ اس وقت تک بتلایا جاتا رہا ہے ۔ بلکہ یہ بات دکھلانے کے لئے بھی کہ اُس مقدس رسول صلعم کے سچے متبعین محض مسلمان ہونے کی وجہ سے ذہنی ۔ اخلاقی اور تمدنی لحاظ سے دنیا کے دیگر مذاہب کے پیرؤں سے کسی طرح بھی کم نہیں میں افسوس سے لکھتا ہوں ۔ کہ یہاں کے لوگوں کی انگریزی اور عربی علم ادب سے واقفیت اور اس میں علمی مذاق اور دماغی تربیت کے نہ ہونے سے ہم میں مذہبی طور پر پست ہونے کا خیال پیدا ہو گیا ہے ۔ یہ مادہ آہستہ آہستہ ایک مزمن اور متعدی بیماری کی صورت اختیار کر رہا ہے جو کہ یقیناً وبائی ہو جائیگی ۔ اگر ان کا مخالف اثر زائل کرنے کے لئے کوئی تریاق استعمال نہ کیا جائے ۔ اس مرض کے علاج کے لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں ۔ کہ آپ ہمیں جہالت اور کوتاہ بینی کے اس گڑھے سے نکالیں جسمیں کہ ہم نہ صرف اپنے آبا و اجداد کی بلکہ اپنے بیوقوفی سے بھی گرائے گئے ہیں ۔

آپ نے مقامی علاقہ کے رؤسا کی بابت پوچھا ہے اس کے بارے میں یہ کہتے ہوئے مجھے رنج معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعلیمی حالت ہم سے بھی زیادہ قابل رحم ہے ۔ مجھے تو اس وقت ہم اس افسوسناک حالت کو سدھارنے کا خیال اس حصہ دنیا کے بعض محبان وطن کو پیدا ہوا ہے ۔ یہ چند لوگ اسلام اور وطن کے عاشق اس وجہ سے مشکلات اور پیچیدگیوں میں ہیں کہ قوم کے ناتعلیم یافتہ افراد جنمیں بعض صاحب اثر اور متمول لوگ شامل ہیں ۔ ان کے ہم خیال نہیں ۔ وہی قادر مطلق جانتا ہے کہ یہ مشکل کس طرح حل ہو گی ۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ یہ ناپسندیدہ اور تباہ کن حالت آخرش اس وقت نسبتاً منفی ہو جائیگی ۔ جبکہ مشیت ایزدی ہم میں ایسے دیسی پردیسی قابل سامان پیدا کر دے جو علم الہیات کے ماہر اور مشہور فاضل ہوں ۔

میں سر دست اس خط کو ختم کرتا ہوں ۔ امید ہے دوسری دفعہ مزید حالات لکھونگا ۔

ہمارے لئے باعث فخر ہوگا اگر آپ سوسائٹی کے لئے اپنے میگزین کی کچھ کاپیاں ماہوار بھیجا کریں ۔ لیکن ہم میں سے جو صاحب فرداً فرداً لینا چاہینگے ۔ وہ یا تو میری معرفت بحیثیت سکرٹری سوسائٹی یا براہ راست آپ کی طرف لکھیں گے ۔ براہ مہربانی اور دو کاپیاں اپنے ماہواری رسالہ کی ذیل کے دو عیسائی دوستوں کے نام بھیجدیں جو کہ غیر جانبدار بننا چاہتے ہیں ۔ میں ہر وقت اپنے دوستوں سے اس کی تعریف کرنے میں ساعی رہونگا ان کاپیوں کے عوض میں دو پونڈ ۸ شلنگ کا پوسٹل آرڈر اسی خط میں بھیجتا ہوں ۔ ان صاحبوں میں سے ایک کا نام فلپ الف گوفر صاحب ہے جو ۲۲ بانگبوس سٹریٹ لیگس ویسٹ کوسٹ افریقہ میں رہتے ہیں ۔ اور دوسرے کا نام جبرائیل فقین صاحب مقیم ٹی بی سکیر لیگس متصل لاکوروٹ جنوبی نائیجیریا ویسٹ کوسٹ افریقہ ہے ۔ مسٹر فقین کی یہ بھی خواہش ہے کہ اسے تمام گذشتہ کاپیاں یعنی جلد اول نمبر اول سے لیکر اسوقت تک کی بھیجدیں ۔ امید ہے کہ آپ موقعہ پاکر جلد مجھے لکھیں گے ۔

میں ہوں جناب کا صادق بھائی
محمد عادل لاصل آگسٹو ۔ آنریری سکرٹری

اشاعت اسلام

مندرجہ بالا عنوان کے نیچے ہمعصر وکیل نے ۱۰ دسمبر کے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے

ہم اپنے معزز ہمعصر سے اس بارہ میں بالکل متفق ہیں کہ "یہ کام ایک مشترکہ کام سمجھا جا کر فرقہ بندی کے مناقشوں اور مخالفتوں کو ایک بڑی حد تک الگ رکھنا ضروری ہے" اور یہ بھی صحیح ہے کہ "اندرونی اختلافات کیوجہ سے نومریدوں اور نومسلموں کو مشکلات میں ڈالنا دوراندیشی کے خلاف ہے ۔ . . . بلکہ بجائے ۔ اس کے سب مسلمانوں کا بحیثیت مجموعی یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اتفاق اور روپیہ پیسہ سے مناد کی امداد کی جائے ۔

بہر حال ہم اس مضمون پر اپنے معزز ہمعصر کو خوشخبری دیتے ہیں کہ اشاعت اسلام کیلئے جو جماعت قرآن شریف نے بنانے کا حکم دیا ہے وہ جماعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس صدی کے مجدد و مہدی اور حکیم روحانی نے اپنے ہاتھ سے بنا دی ہے اور وہ اشاعت و حفاظت اسلام کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے چکی ہے ۔ امید ہے کہ دوسرے فرزندان اسلام اپنی مساعی کو متفق کرنے

کی بجائے مشترک کر کے دامے اور درمے ہمارا ہاتھ بٹائینگے ۔

"زیں قصہ ہفت گنبد افلاک پر صدا است
کوتہ نظر بہ بیں کہ سخن مختصر گرفت"

"قرآن مجید میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیئے جو اشاعت اسلام کا کام کرے ۔ گزشتہ زمانہ کے مشاہیر نے نہایت خوبی کیساتھ یہ فرض پورا کرنے کی کوشش کی ۔ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت صوفیائے عظام کی برکت اور جدوجہد سے ہوئی ۔ اگر یہ مقدس جماعت یہ فرض اپنے ذمہ نہ لیتی تو آج ہندوستان میں اس قدر مسلمان نظر نہ آتے ۔ اشاعت اسلام کا شروع ہی سے جو مطلب رہا ہے ۔ وہ صرف یہی نہیں کہ خدا کی مخلوق شرک و بدعت سے توبہ کر کے صادق توحید کے دائرہ میں آجائے ۔ بلکہ یہ بھی کہ مسلمانوں اور خدا پرستوں کی تعداد میں ترقی ہو ۔

خدا کا شکر ہے کہ اسلاف کی مساعی سے اس وقت چالیس کروڑ کے قریب یا اس سے کم و بیش مسلمانوں کا شمار ہے لیکن اس تعداد پر کفایت نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ زمانہ موجودہ میں جس قدر کسی مذہب کے پیرؤں اور قوم کے افراد کی تعداد ہوگی ۔ اُسی قدر دوسری قوموں سے مذہبی اور تمدنی معاملات میں بازی لے جا سکتی ہے ۔ اکناف عالم میں ابھی . . . اشاعت اسلام کی ضرورت باقی ہے لیکن زمانہ حال میں تبلیغ و اشاعت کا کام اس اصول اور اس طریقہ سے نہیں ہو سکتا ہے جو زمانہ گذشتہ میں مروج تھا ۔ اس زمانہ میں یہ کام ان طریقوں اور اصول کے مطابق کیا جاتا ہے ۔ جس میں مختلف قسم کی علم و توجہ کے علاوہ زر و دولت کی بھی ایک بڑی حد تک ضرورت ہے عیسائیوں کے مختلف مشنوں کو دیکھو کہ اُن میں قومی اور مالی امداد سے کہاں تک کام لیا جاتا ہے ۔ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے ۔ اور اس مالی قربانی کے علاوہ نامور مشاہیر قوم اس کام کے واسطے اپنی قیمتی زندگیاں وقف کرتے ہیں ۔ جو انہیں کا حوصلہ ہے زر و دولت کے سوائے اس زمانہ میں اشاعت کے واسطے اتفاق خلوص اور ہمدردی باہمی کی بھی ضرورت ہے ۔ یہ کام ایک مشترکہ کام سمجھا جا کر فرقہ بندی کے مناقشوں اور مخالفتوں کو ایک بڑی حد تک الگ رکھنا ضروری ہے ہمیں اس وقت فروتنی کی ہے کہ غیر مذاہب اور غیر اقوام کے لوگ صدق دل سے ۔ (الف) توحید پرست ہوں ۔ (ب) رسول عربی حضرت محمد صلعم کی تصدیق کریں ۔ (ج) قرآن مجید کو مانیں ۔ (د) اسلام کو دین برحق سمجھیں (ھ) اسلام کے واسطے غیرت مند ہوں ۔

اندرونی اختلافات کی وجہ سے نومریدوں اور نومسلموں کو مشکلات میں ڈالنا دوراندیشی کے خلاف ہے اسلام ایک آسان دین ہے ۔ (الدین یسر) خواہ مخواہ اخلاقی شرائط سے مشروط کر کے مسلمان . . .

اخبار کی ترتیب میں تبدیلی ۔ آج کے پرچے سے پیغام صلح کی ترتیب بالکل بدل دی گئی ہے اور تبلیغ اسلام کے حالات بجائے آخر کے پہلے صفحہ پر دئیے گئے ہیں ۔ کیونکہ یہ ہمارے اخبار کا فرض اولین ہے ۔ باقی ترتیب اس پرچہ کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے ۔ امید ہے کہ یہ ہمارے ناظرین کے لئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہوگا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۸ رجنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۸۰

زمیندار پریس و ضمانت کی ضبطی

ہم گذشتہ پرچے میں زمیندار پریس کی سابقہ ضمانت دس ہزار روپیہ اور پریس کی بحق سرکار ضبطی کی خبر ناظرین تک پہنچا چکے ہیں اس ناگہانی ضبطی ضمانت و پریس کا پبلک کے دل پر بہت بُرا اثر کیا ہے اور صوبہ پنجاب میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ پریس ایکٹ کی پوری طاقت کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس نے عام طور پر اخباری دنیا میں ہیبت ڈال دی ہے پچیس تیس ہزار کے مالی نقصان کے علاوہ یہ کوئی کم افسوس ناک امر نہیں۔ کہ پبلک آواز کا ایک طاقتور رکن ہماری نظر سے اوجھل ہو رہا ہے۔ اخبار زمیندار نے کرم آباد سے لاہور آ کر جس طرح قومی معاملات میں حصہ لیا ہے وہ کسی خیال خواں سے پوشیدہ نہیں۔ اس وقت پنجاب بھر میں یہ اکیلا اسلامی اخبار شمار کیا جاتا تھا۔ جو اسلامی پبلک کی آواز کو بلا کسی خوف و خطرہ کے ظاہر کرتا رہتا تھا۔ سلطنت انگلشیہ کا بدخواہ ہونے کی بجائے ہم اس بات کے کہنے سے ذرا نہیں جھجکتے۔ کہ زمیندار نے کبھی قانونی آزادی سے باہر قدم نہیں رکھا۔ اور جیسا کہ عام طور پر سُنا جاتا ہے۔ یہ چند مہربانوں کی عنایت کا شکار ہو گیا ہے ورنہ گورنمنٹ کی شان اس سے ارفع ہے کہ وہ پبلک کی حقیقی رائے کی اس طرح بے قدری کرے۔ جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ پنجاب نے صرف مضامین قابلِ اعتراض کی سرخیوں کے بتا دینے پر اکتفا کیا ہے اور جب تک اُن خاص جملوں کی تصریح نہ کر دی جائے جن کی بنا پر یہ ضبطی عمل میں آئی ہے تب تک یہ نہایت دشوار امر ہے۔ کہ ایک ملزم اپنی صفائی عمدہ طور پر کر سکے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ مہربانی فرما کر اُن خاص جملوں کی تصریح کر دے۔ تاکہ زمیندار کو اپنا ڈیفنس پیش کرنے میں سہولیت ہو جائے +

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ پنجاب تدبر سے کام لیکر حتی الوسع اس معاملہ میں نرمی کو کام میں لائیگی۔ اور ڈیفنس کو پیش کرنے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائیگی۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ زمیندار پبلک میں ایک نہایت ہر دل عزیز پرچہ تھا۔ اور اس ناگہانی صدمہ میں عام طور پر پبلک کی ہمدردی مالک اخبار کے ساتھ ہے۔ گورنمنٹ پنجاب جتنا اس معاملہ میں نرمی کا برتاؤ کرے گی۔ اتنا ہی پبلک اس کی ممنون ہوگی۔ اور کارکنان اخبار اس سے آیندہ کے لئے زیادہ محتاط ہو جائیں گے۔ آخری حد تک سزا دینے سے چشم نمائی بہتر ہوگی۔ کیونکہ اس حکم نے پریس ایکٹ کے عملی اختیارات کا سکہ عام اخباری دنیا پر بٹھا دیا ہے۔ ہمارے خیال میں گورنمنٹ کے دلی بدخواہ وہ لوگ ہیں۔ جو خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ وہ جو پبلک آواز کو سرکار و قوم کے سامنے اصلاح حال کے لئے علانیہ پیش

بہر حال ہمیں اپنے معزز معاصر کے ساتھ اس سخت صدمہ میں ہمدردی ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ وہ سرکار و دربار میں اپنی پوری پوری صفائی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور وہ نادان بدخواہ جو اس صدمہ میں خوشیاں منا رہے ہیں۔ خائب و خاسر ہوں۔ گورنمنٹ کی خفگی ایک باپ کی خفگی کی طرح ہے۔ نہ کہ دشمن کی طرح اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ خدا کرے یہ ناراضگی عارضی ثابت ہو۔ اور ہمارا معاصر اُسی آن بان سے اخباری میدان میں پھر نکلے

لیکن اس موقعہ پر اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے۔ کہ اخبار زمیندار نے جو نقصان اُٹھایا ہے۔ وہ سب کسی اپنے ذاتی مفاد اور غرض کے لئے نہیں بلکہ قوم کی خدمت کی دھن میں۔ پیسہ اخبار لاہور نے معلوم نہیں کس بنا پر شائع کیا ہے کہ زمیندار پریس کسی بنک میں مکفول ہے۔ اگرچہ یہ بات درست نہیں لیکن اس ناگہانی اتفاق سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے مالک اخبار کی مالی حالت کیا ہوگی۔ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اپیل کرنے اور اپنی صفائی کے لئے حکام بالا کے حضور عرض کرنے کے لئے آخر روپیہ کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے فرض میں کوتاہی کریں گے۔ اگر ایسے اخبار کی جو کل مسلمانوں کے غم میں حصہ لیتا تھا۔ اور لاکھوں تک کی مدد ان کی مفاد تک [illegible]

ہیں۔ ان کے اخبار کی مدد نہ کریں۔ تاکہ مہتمان اخبار ان کی غیر حاضری میں سہولت سے اخبار کے متعلق الزامات کی صفائی بذریعہ عدالت کر کے سرکار سے انصاف حاصل کر سکیں +

حضرت لقمان رض کی نصیحت اپنے بیٹے کو

حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں ایک مشہور دانا اور فرزانہ وقت تھے فلسفی دنیا میں اب تک اُن کی رائے کو وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ منکران خدا اور مادہ پرست بھی آپ کے کلمات طیبات کو خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں چند ان نصائح کا ذکر کریں گے۔ جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کیں فرمایا

(۱) اے میرے بیٹے شرک نہ کر۔ کیونکہ خالق کا حق اُس کی مخلوق کو دینا ظلم عظیم ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا۔ کہ خدا کو چھوڑ انسان حقیر اور ذلیل چیزوں کے آگے اپنی گردن جھکاتا ہے۔ بلکہ قانون الٰہی کی بجائے اپنی باطل راہوں پر قدم مارتا ہے۔ یعنے احکامِ الٰہی کی نافرمانی کرتا ہے پس وہ دُکھ خریدتا ہے۔ اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہے +

(۲) اے بیٹے خدا کے بعد انسان پر والدین کے بھی بڑے احسان ہوتے ہیں۔ نو ماہ تک نہایت تنگی اور تکلیف سے ماں بچّہ کو پیٹ میں لئے پھرتی ہے۔ بعد میں دو سال تک اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے اس طرح پر باپ کا بھی انسان پر بڑا حق ہے۔ پس چاہئے۔ کہ انسان اُن کی خدمتگذاری کرے۔ اور سوائے شرک کے یا اُن باتوں کے جو الٰہی احکام کے خلاف ہوں اُن کی فرماں برداری کرے۔ اور ہر حالت میں اُن سے نیک سلوک کو مدنظر رکھے +

(۳) انسانوں میں اُس شخص کی پیروی واجب ہے جو کہ اللہ کے حضور جھکتا ہے۔ کیونکہ ہم سب کا ٹھکانا اُسی کی درگاہ میں ہے۔ پس اے بیٹے اللہ کے بندوں کا کہا مان اور اُنہی کے نقش قدم پر چل۔

(۴) اے بیٹے اللہ کی درگاہ سے ناامید نہ ہو۔ زمین و آسمان کی ہر ایک بات کو جانتا ہے۔ رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو۔ اور وہ پتھروں کی تہوں میں چھپی ہوئی ہے اُس کا بھی اُسے علم ہوتا ہے۔ پس گناہ سے کنارہ اور نیکی میں قدم مار۔

(۵) نماز کو قایم کر۔ کیونکہ اللہ ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے

(۶) اے بیٹے! لوگوں کو نیک باتوں کی ترغیب دے اور بری باتوں سے روک

(۷) اگر کوئی مصیبت آئے تو مایوس نہ ہو اور گھبرا نہیں۔ صبر کر۔ کیونکہ صبر کرنا اولوالعزم اور دلیر انسانوں کا کام ہے۔

(۸) مخلوق خدا کے ساتھ محبت اور شفقت کا سلوک کر اُن سے منہ نہ موڑ اس سے وہ تیرے ممنون ہونگے۔ اور اللہ تعالےٰ تجھ سے راضی ہوگا۔

(۹) زمین میں تکبر سے اور اکڑ کر نہ چل۔ کیونکہ بڑائی خدا کو ہی سزاوار ہے انسان عاجز ہے۔ خدا کے فضل بغیر ایک لحہ بھی یہ آرام سے نہیں گذار سکتا اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنیوالوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں کرتا۔

(۱۰) میانہ روی اختیار کر اور نرمی سے کلام کرنے کی عادت ڈال اونچا بولنے اور چلّانے سے کیا بنتا ہے سب سے زیادہ اونچی آواز تو گدھے کی ہے لیکن وہ بھی سب سے بُری اور ناپسندیدہ ہے پس پیار اور شفقت سے دنیا کے لوگوں سے کلام کر۔ یہی خدا کے حضور پسندیدہ ہے +

مرثیہ

می سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالئ اسلام قحط المسلمین
دینِ حق را گردش آمد ضعیناک و سہم گیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں
آنکہ نفسِ او ست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
بہتر اشد عیب ہا در ذات ختم المرسلیں
آنکہ در زندان ناپاکی ست محبوس و اسیر
ہست رشان امامِ پاکبازان نکتہ چیں
تیر بر معصوم میبارد خبیثِ بد گہر
آسماں را می سزد گر سنگ بارد بر زمیں
پیش چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد
[illegible]

اشاعت اسلام کے متعلق ایک استفسار کا جواب

معزز معاصر وکیل نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بہاری۔ آزاد رحمانی کا ایک مکتوب بعنوان کیا کوئی ہمیں تبلا سکتا ہے؟ اپنی ۱۴ رجنوری کی اشاعت میں درج کیا ہے۔ جس میں مولوی صاحب نے تمام اسلامی انجمنوں سے یہ سوال کیا ہے۔ کہ وہ تبلائیں۔ کہ اُنہوں نے آج تک اشاعت اسلام کے لئے کیا کوشش کی۔ اور کتنے غیر مسلموں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا۔ علاوہ ازیں مولوی صاحب نے یہ بھی دریافت کیا ہے۔ کہ فی زمانہ اسلام کی اشاعت یا کم ازکم اس کی حفاظت کا کیا طریقہ ہے۔ کیا صرف مختلف مکانات اور جگہوں کے مختلف اسلامی نام تجویز کر لینے کافی ہیں۔ دو سال بھر کے بعد مختلف شعرا۔ نعت خوانوں۔ لکچراروں اور واعظین کو بلا کر اپنے اپنے شہروں میں دو دو تین تین روز ان کی لسانی اور فصاحت و بلاغت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھا دینا اس ضرورت کو پورا کر دیتا ہے؟

بلا شبہ مولوی صاحب نے بہت معقول سوال کیا ہے۔ اور سب اسلامی انجمنوں کا جنھوں نے اشاعتِ اسلام کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے فرض ہے کہ اس کام کے متعلق اپنی کارگذاریوں سے پبلک کو مطلع فرما کر ایسے لوگوں کو اطمینان دلائیں ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کے کاموں کی حقیقت اب پبلک کو معلوم ہو چکی ہے۔ اور اب خدمتِ اسلام کی آڑ میں لوگوں سے روپیہ وصول کرنا اور طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر دھوکا دینا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ ہاں اب ضرورت ہے۔ کہ جو کچھ ہم زبان سے کہتے ہیں۔ اسے اپنے عمل سے پورا کر کے دکھائیں نہ اور جھوٹے وعدوں سے ایمان فروشی کا بدنما ٹیکا نہ لگوائیں +

ہاں ہم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کا کام ایک مدت سے جماعت احمدیہ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جو ایک نہایت خاموشی سے اس مقدس فرض کو انجام دیتی رہی ہے۔ اور بفضلِ خدا اس سکوت کے عالم میں نومسلموں کی ایک بہت بڑی جماعت بنالی ہے۔ علاوہ ازیں اس شاندار کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک بزرگ قوم جس کا نام ہی اس تکمیل کی پیش گوئی کرتا ہے اپنا سب کچھ چھوڑ کر انگلستان میں جا بیٹھا ہے۔ اور نہایت صدق و خلوص کے ساتھ اس مبارک کام کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور بحمد اللہ اس کی کوششیں بہت کچھ کامیاب ہو رہی ہیں اور ہونگی۔ ہاں ضرورت ہے۔ کہ اب فدائیانِ اسلام اس کو مال و زر سے پوری امداد دیں تاکہ اس مبارک کام میں کوئی ہرج واقعہ نہ ہو۔ پس حامیانِ اسلام کا فرض ہے کہ اس نیک موقعہ سے فائدہ اُٹھا کر اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اور داخل حسنات ہوں

ترک جرنیلوں کے فوٹو

چار عدد ہاف ٹون عکسی تصاویر غازی شکری پاشا کپتان رؤف بے حقی بے اور سعید حلیم پاشا وزیر اعظم ٹرکی ہمارے پاس محمد عبد الشکور اینڈ برادرز تلی بازار چک محال کان پور نے برائے ریویو بھیجی ہیں۔ ان کی قیمت صرف ۴ر مقرر کی گئی ہے مشتہر صاحب نے ان کو خاص اہتمام سے بڑی لاگت سے تیار کرایا ہے اور اُن کی قیمت کا ایک خاص حصہ بھی تبلیغ اسلام ٹرسٹ لاہور کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ گو مشتہر صاحب کا مدعا نیک ہو مگر ہم اس بات کے مخالف ہیں۔ کہ مسلمانوں میں بلا ضرورت تصاویر کا رواج عام بڑھتا چلا جاوے۔ اور وہ اپنے روپے کو بجائے دوسرے منفعت بخش دینی اور دنیاوی کاموں میں لگانے کے تصاویر میں صرف کر دیں۔ اگر دیگر اقوام کی دیکھا دیکھی اپنے مکانوں کی زیبائش کرنی ہے تو قرآن شریف و احادیث کی عمدہ عمدہ نصیحت آمیز آیات پر روپیہ خرچ کیا جائے شاہانِ اسلام کی یادگاروں کو دیکھو۔ اُنہوں نے نقش و نگار میں آیاتِ قرآنی کو عجیب و غریب طرز سے استعمال کیا ہے۔ پھر ان سب زیبائشی سامانوں کی اُس قوم کو ضرورت ہوتی ہے۔ جو مرفع الحال ہو اور جس کے پاس ضروریات سے زیادہ روپیہ موجود ہو۔ ہمارا جو حال اندرونی و بیرونی ہو رہا ہے۔ اس پر غور کر کے ایک غیرت مند مسلمان کبھی زیبائش پر روپیہ صرف کرنا پسند نہ کریگا۔ تاہم وہ آزاد منش لوگ جو تصاویر کے ہی دلدادہ ہیں۔ اگر بجائے یورپ کی ناچنے گانے والی عورتوں کی تصاویر کے مسلمان بہادروں کی تصاویر رکھیں۔ تو ممکن ہے کہ اُن میں کبھی دینی جوش پیدا ہو جائے +

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدیں!
مردمِ ذی مقدرت مشغول عشرتہائے خویش
عوام و ضعفاں نشستہ با ہشلن نازنیں

مراسلات

نقل خط حضرت خلیفۃ المسیح

(جو آنحضور نے ۱۴ جنوری کو خواجہ صاحب کو لکھا)

مکرم معظم خواجہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط پہنچا۔ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ آمد احباب اور آمد روپیہ ہمیشہ سے بڑھکر ہوئے۔

مصری شہزادی اور روسی نواب زادہ کا اسلام مبارک ہو۔ اس کے متعلق میں آپ کو بہت مبارکباد دیتا ہوں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے لئن شکرتم لازیدنکم۔ ووکنگ کے متعلق بہت شکریہ کریں۔ اور بقدر امکان اسے نہ چھوڑیں اور اللہ سے دعا مانگتے رہیں۔ ووکنگ میں روپیہ مسلمانوں ہی کا خرچ ہوا ہے اور لیقہ بیشک قابل رحم ہے۔ وہاں کے لئے کوئی یوروپین چاہئے۔ اسلامک ریویو انگریزی میں مصری اور ایرانی اور ترکی نوجوان گو بظاہر ان کو اسلام سے تعلق نہ معلوم ہوتا ہو۔ مگر لا الہ الا اللہ کا اثر ان میں ضرور ہوگا۔ جو مسلمان طالب علم وہاں ہیں۔ خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں آخر ہمارے ہی ہیں۔

میں آپ کے لئے دو باتیں بیشک ناپسند کرتا ہوں۔ اول آپ کا جلد ہندوستان واپس آنا۔ دوسرا عام لوگوں کے آگے چندے کے لئے سوال کرنا بھی مجھے آپ کے لئے بہت ناپسند ہے۔ اس میں آپ دوسرے لوگوں کی طرف خیال نہ کریں۔ خواہ وہ کتنے بڑے لوگ کیوں نہ ہوں۔ جو انکا اسلام ہے وہ ہمارا اسلام نہیں ہے۔ ہم تو اللہ کا ہی دیا ہوا روپیہ بھی چاہتے ہیں۔ خواہ لنڈن میں ہو یا ہندوستان میں۔ خوشامد کرکے یا بن کر جو روپیہ لیا جاوے۔ وہ بابرکت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی مال بابرکت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دے۔ اور خود دلوں میں ڈالدے۔ ان اعطیت من غیر استشراف نفس فخذ ویبارک اللہ لک۔

اشاعت کے متعلق حدیث شریف میں بھی اسیطرح آیا ہے کہ اول لا الہ الا اللہ کی طرف بلاؤ۔ نماز ہی مسلمانوں کا اصل نشان ہے جو اسے دوسرے لوگوں سے ممتاز کرتا ہے وماجعلنا القبلۃ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ وان کانت لکبیرۃ الا علی الذین ھدی اللہ۔ جب وہ نماز کو مان لیں پھر زکوٰۃ کا وقت آتا ہے۔

اور یہ تو مجھے یقین ہے کہ جو آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہونگے وہ مسیح کی وفات کے بھی قائل ہونگے اور ایسے ہی وہ اس بات کے قائل ہونگے کہ طبعی مردے دنیا میں واپس نہیں آیا کرتے۔ حضرت صاحب کا اصلی منشاء تو عملی حالت کو سنوارنا تھا۔ اس لئے احباب کو عملی حالت کے سنوارنے کی طرف لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی طرف نگاہ رکھیں اسکی مطلق پروا نہ کریں کہ فلاں انجمن یا فلاں مجلس میں آپ کے لئے کیا ہوا یا کیا نہیں ہوا۔ والسلام

کیا مصری تمغہ احمدی ہیں نہیں ہرگز نہیں (نورالدین)

خریداران پیغام صلح توجہ کریں

برادران! السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

آپ کا پیارا اخبار پیغام صلح بفضل خدا بہت ہر دل عزیز ہو رہا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اپنا پریس نہ ہونے کے باعث اخبار کی چھپائی بعض اوقات خراب ہو جاتی رہی ہے۔ اس لئے اگر ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار پیدا کرے تو اس نقص کو بھی رفع کیا جا سکتا ہے خواہش ہے کہ بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام کی خبریں ہر ایک مسلمان کے کانوں تک پہنچائی جائیں۔ اور انہیں اپنے دین متین کی کامیابی کا حال سنکر دامے درمے قلمے اور قدمے امداد کے لئے ابھارا جائے مزید براں ایک ایک خریدار کا پیدا کرنا کوئی بہت بڑی بات نہیں۔ اس لئے ہم اپنے معاونین کرام سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس درخواست کو قبولیت کا شرف عنایت فرما کر اس ناچیز خادم دین کو ممنون فرماویں گے۔

منیجر

خدا کی تلاش

(از جناب نواب خانصاحب ثاقب مالیرکوٹلہ۔ سالانہ جلسہ قادیان پر پڑھی گئی)

وہ خدا جس کے ہیں پروانے سبھی پیر و جوان
وہ خدا جس کے ہیں پروانے زمین و آسمان
بے نشان ہو کر جو دیدیتا ہے خود اپنا نشاں
لامکاں ہو کر دل عاشق میں ہے جس کا مکان
پہلے دن سے پیرو برنا کا وہی مطلوب تھا
اور ازل سے جن و انساں کا وہی محبوب تھا
طینت آدم میں تھا اس کی محبت کا خمیر
خاک کا پتلا ہوا اس نور سے روشن ضمیر
آسماں معرفت کا وہ ہوا ماہ منیر
فضل یزداں اس پہ برسا بن کے اک ابر مطیر
ملک جنت سے نکلکر بھی رہی اس کی تلاش
ایسی غربت میں اسی کا نام تھا وجہ معاش
آدم اول گئے پھر آدم ثانی ہوئے
نوح پیغمبر جو خدائی کے بانی ہوئے
گرچہ کشتیباں کشتی خدا دانی ہوئے
سن کران کے غرقہ صد موج طوفانی ہوئے
وہ نہان و آشکارا سب کو سمجھایا کئے
وعظ کیسے اچھے اچھے اُن کو فرمایا کئے
نوح کی بے اعتنائی جب گئی حد سے گذر
انگلیاں کانوں میں دے دے کر لگے ہونے وہ کر
کہنے سننے اور سمجھانے کا کیا ہوتا اثر
جبکہ ہادی کی ندا سے ان کو تھا اتنا حذر
نوح نے آخر گلہ اللہ سے ان کا کیا
اس کے بندوں کا اُسی کے سامنے شکوہ کیا
عرض کی اُس نے کہ جتنا ان کو سمجھاتا ہوں میں
بڑھتے ہیں نفرت میں اس سے جس قدر سمجھاتا ہوں میں
بھاگتے ہیں مجھ سے کوسوں دور جب آتا ہوں میں
بدگمانی کی کوئی حد ہے کہ بہکاتا ہوں میں
کھنچتے ہیں اور کھینچتے ہیں دُور اپنے آپ کو
بیخودی میں رکھتے ہیں مسرور اپنے آپ کو
نوح کی یہ کوششیں کیوں تھیں بتائے تو کوئی
اللہ اللہ جو تھی اتنی اٹھائے تو کوئی
یہ مصیبت کے پہاڑ آخر اُٹھائے تو کوئی
اتنا استقلال اور ہمت دکھائے تو کوئی
یہ لگن تھی اُس خدائے پاک کی تھا اور کیا
جستجو تھی رب واحد کی فقط کیا اور تھا
اک بتخانے میں تھا جھوٹے خداؤں کا ہجوم
اردگرد اُن کے فقط نا آشناؤں کا ہجوم
کج اداؤں ناسزاؤں بے وفاؤں کا ہجوم
کس بلا کی اور قیامت کی بلاؤں کا ہجوم
وعظ ابراہیم نے آکر کیا توحید کا
بت پرستی کے مٹانے شرک کی تردید کا
نوجواں غیرت سے ہاتھوں میں تبر لیکر اٹھا
اور بتخانے میں جاکر اک قیامت کی بپا
چھوٹے چھوٹے تھے جو انکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
جو بڑا تھا اس کے کندھے پر تبر رکھ چل دیا
قوم کس سے پوچھے کوئی کچھ بتا سکتا نہیں
بت بنا بیٹھا ہے بت بیتی سنا سکتا نہیں
خواب میں دیکھا چھری ہے اور بیٹے کا گلا
لیٹے ہیں سعادتمند جو دیکھا تو بیٹے سے کہا
سن کے بیٹے نے کہا کیجے جو ہے حکم خدا
جب ہوئی ... وہ تعمیل آئی یہ صدا

فہرست چندہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام فنڈ لاہور

تاریخ	نام چندہ دہندگان	رقم
۲۴ نومبر ۱۹۱۳	چوہدری غلام حیدر خان صاحب پنشن اسسٹنٹ زمیندار ...	[illegible]
"	بابو غلام محی الدین صاحب ایک گھڑی اور نقد	[illegible]
"	شیخ کرم الہی صاحب دہلی	[illegible]
"	خلیفہ فضل حسین صاحب ... اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل لاہور	[illegible]
	بابو فتح الدین صاحب	[illegible]
۳۰ نومبر	بابو علی بخش صاحب ...	[illegible]
یکم دسمبر ۱۹۱۳	شیر علی خان صاحب ...	[illegible]
"	غلام دستگیر احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن	[illegible]
"	سلطان محمد صاحب احمدی ... سکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ	[illegible]
۲ "	اے عبد القادر صاحب ... رنگون	[illegible]
۴ "	شیخ خدا بخش صاحب منصف پشاور منجملہ قیمت کتب لائبریری ...	[illegible]
۵ "	حضرت سید محمد شاہ ... صاحب محکمہ پولیس ... کوٹ ضلع فیروزپور بتفصیل ذیل	
	(۱) ملک محمد حسین خان صاحب	[illegible]
	(۲) سید محمد شاہ ... صاحب	[illegible]
	(۳) مہر غلام قادر صاحب	[illegible]
	(۴) میاں محمد بخش صاحب	[illegible]
	(۵) شیخ محمد حسین صاحب	[illegible]
	(۶) میاں رحمت علی صاحب	[illegible]
	(۷) میاں قمر الدین صاحب	[illegible]
	(۸) میاں نواب خان ...	[illegible]
	(۹) میاں محمد بخش صاحب	[illegible]
	(۱۰) میاں کیسر خان صاحب	[illegible]
	کل میزان	[illegible]
	فیس منی آرڈر ... باقی	[illegible]
"	محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار ... کالا باغ ضلع میانوالی	[illegible]
"	محمد یوسف خان احمدی سب اسسٹنٹ سرجن ... شمالی وزیرستان	[illegible]
۷ "	عبد الباری صاحب ... ڈاکخانہ ڈومیل ضلع بنوں	[illegible]
"	جماعت احمدیہ ... معرفت منشی نذر علی صاحب سکرٹری ...	[illegible]
۹ "	از وزیرآباد۔ گجرات جہلم بتفصیل ذیل	
"	مولوی ... صاحب وزیرآباد	[illegible]
"	شیخ محمد اسمعیل صاحب وزیرآباد	[illegible]
	میاں جواہر صاحب زرگر	[illegible]
	شیخ غلام محی الدین صاحب جہلم	[illegible]
	میاں محکم الدین صاحب	[illegible]
	نور الدین صاحب ...	[illegible]
	میاں نظام الدین صاحب ...	[illegible]
	محمد ابراہیم صاحب ... جہلم	[illegible]
	ماسٹر فضل الدین صاحب	[illegible]
	مہر شمس الدین صاحب ...	[illegible]

تاریخ	نام چندہ دہندگان	رقم
۹ دسمبر	مستری الہ دین صاحب جہلم	[illegible]
	مہر ... بخش صاحب جہلم	[illegible]
	محمد بشیر صاحب جہلم	[illegible]
	میاں نیاز علی صاحب جہلم	[illegible]
	ڈاکٹر چوہدری برکت علی صاحب "	[illegible]
	منشی غلام حسین صاحب بٹ "	[illegible]
	شیخ عبد الرحمن صاحب کلرک سول ... جہلم	[illegible]
	مسٹر محبوب حق صاحب فارسٹ رینجر جہلم	[illegible]
	چوہدری سلیمان خان صاحب	[illegible]
	میاں حسین بخش صاحب زرگر	[illegible]
	بخشی غضنفر علی صاحب ...	[illegible]
	مولوی فقیر محمد صاحب جہلم	[illegible]
	شیخ دولت علی صاحب جہلم	[illegible]
	چوہدری عبد الغنی صاحب ... جہلم	[illegible]
	راجہ ... خان صاحب جہلم	[illegible]
	راجہ فضل داد خان صاحب جہلم	[illegible]
	قاری نذیر احمد صاحب جہلم	[illegible]
	قاضی عبد القیوم صاحب جہلم	[illegible]
	شیخ قائم الدین صاحب جہلم	[illegible]
	والدہ صاحبہ ڈاکٹر برکت علی صاحب	[illegible]
	میاں فرزند علی صاحب جہلم	[illegible]
	مفتی کرم الدین صاحب "	[illegible]
	میاں عبد الحفیظ صاحب "	[illegible]
	میاں نظام الدین لوہار	[illegible]
	ڈاکٹر ممتاز علی صاحب ...	[illegible]
	بابو فضل کریم صاحب کلرک "	[illegible]
	منشی سبحان بخش صاحب "	[illegible]
	شیخ تاج الدین صاحب ... ماسٹر جہلم	[illegible]
	حاجی عبد الکریم صاحب پوسٹماسٹر ...	[illegible]
	شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد ...	[illegible]
	شیخ محمد جان صاحب وزیرآباد	[illegible]
	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب "	[illegible]
	مفتی برکت علی صاحب "	[illegible]
	مولوی محمد ... صاحب	[illegible]
	سائیں میاں صاحب "	[illegible]
	حافظ غلام رسول صاحب	[illegible]
	شیخ عبد الرحمن صاحب	[illegible]
	بابو عطا الہی صاحب "	[illegible]
	شیخ عبد العزیز صاحب گجرات	[illegible]
	شیخ فضل کریم صاحب وکیل گجرات	[illegible]
	... سید خصلت علی شاہ صاحب	[illegible]
	بابو جان محمد صاحب اوورسیر	[illegible]
	جناب غلام ... صاحب وکیل گجرات	[illegible]
	پنچائت مستریاں نظام آباد	[illegible]
	مولوی محمد اکرام صاحب ...	[illegible]
	راجہ محمد اکرام صاحب ... جہلم	[illegible]
	میاں حامد الدین صاحب گجرات	[illegible]
	مولوی رحیم بخش صاحب گجرات	[illegible]

میزان کل بارہ سو چھ روپیہ گیارہ آنہ (۱۲۰۶-۱۱-۰) باقی آئندہ

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

جاپان میں خطرناک زلازل سے تباہی و بربادی

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں یہ اپنا قصہ کیا کہیں؟
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے زلزلہ آنے کے دن
خبر کیا جانے کہ غیرت اُس کی کیا دکھلائیگی
خود بتائیگا اُنہیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

(ٹوکیو ۱۵ جنوری) مغربی ساحل پر طغیانی سمندر کے ساتھ ہی زلزلے بہت بری طرح پے درپے آرہے ہیں۔ سکوراشیما کا کوہ آتش فشان سب طرف آگ پھینک رہا ہے۔ بہت سی ریلوے جات مکانات اور سڑکیں برباد ہوگئی ہیں اور ستر ہزار آدمی گم ہیں۔ جو پناہ گزین سب سے پہلے ٹوکیو میں وارد ہوئے انہوں نے آتش فشانی کی ہولناک بربادی کی خبریں سنائیں۔ آسمان پر سے آگ کی بارش ایک خوشنما منظر تھا مگر دل ہلا دینے والا۔ گرج کی آوازیں قلعہ پورٹ آرتھر کی گولہ باری سے بھی زیادہ شور انگیز تھیں۔ کاگوشیما سے پناہ گزین تمام کشتیوں اور ریلوے گاڑیوں کو مکھیوں کی طرح چمٹ گئے۔ اموات کا صحیح اندازہ کبھی معلوم نہیں ہو سکتا۔

(بعد کی خبر) اندازہ کیا گیا ہے کہ اسکوراشیما میں آتش فشانی کے باعث ۷ ہزار آدمی مفقود الخبر ہیں اور ایک لاکھ بے خانماں رہ گئے ہیں۔ خاص ٹوکیو میں راکھ گرتی رہی اور ست سوما فرقہ کے محلہ کو تباہ کر دیا جو جاپان کا عدن تھا۔ تمام جاپان میں آتش فشانی زور شور سے جاری ہے۔ اس سے زیادہ نقصان کا اندیشہ جاتا رہا ہے۔ امریکن مشنری صحیح وسالم ہیں۔ خوراک کی بہت کمی ہے۔

جزائر ایجیئن کی تقسیم (لنڈن ۱۵ جنوری) بقول رائٹر اتحاد ثلاثہ (جرمنی، اٹلی، آسٹریا) نے سر ایڈورڈ گرے کے نوٹ کا جواب کل دیدیا ہے جس میں عام طور پر تجاویز سے اتفاق کیا ہے۔ جس میں قلیل التعداد اقوام کی خواہ یونانی ہوں یا مسلمان آزادی کا تحفظ بھی شامل ہے۔

(بعد کی خبر) ماحصل جواب کا یہ ہے کہ جزائر جیوس ایموس اور سوتھریس کو یونان کے حوالے کر دیا جائے جزائر امبروس و ٹینیڈوس۔ ٹرکی کے پاس رہیں۔ جوابات کا ماحصل ایک ہی ہے مگر ہر سہ دول نے اپنے اپنے جواب علیحدہ علیحدہ پاس کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دول متعلقہ اس بات سے آگاہ ہیں۔ کہ مشکلات کے آخری حل کا انحصار چھ دول یورپ کے گروہوں کے کل یورپ پر منحصر ہے۔ اس مسئلہ کے تصفیہ کا وقت ابھی بہت دور نظر آتا ہے۔

پرنس ویڈ کا انکار۔ پرنس ویڈ جو البانیا کی نئی حکومت کے لئے دول کی طرف سے منتخب کیا گیا ہے۔ اُس وقت تک کام کرنے سے انکاری ہے۔ جب تک یورپ اپنی ذمہ داری پر اُسے تین ملین پونڈ قرض نہ دے۔

ترکی معاملات (قسطنطنیہ ۱۵ جنوری) جنرل لیمان وان سانڈرس کا درجہ جرمن سپاہ میں رسالہ کے جنرل کے رتبہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ بطور ترکی فیلڈ مارشل اسکے تقرر کا معاملہ بارگاہ سلطانی میں پیش کیا گیا ہے۔

جزیرہ کیوبا۔ اس جزیرہ میں بھی ہندوستانی مزدوروں کو جانے کی مخالفت کر دی گئی ہے۔ جیسا کہ گورنمنٹ کے تازہ سرکاری نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔

انور پاشا کا فوج کو خطاب (قسطنطنیہ ۱۶ جنوری) انور پاشا نے فوج کے نام جو احکامات جاری کئے ہیں انہیں سلطنت کے زرخیز صوبوں کے نقصانات اور دیگر قومی مصائب کا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ انکے وجوہات فوج سلطانی کا اپنے بادشاہ کے متعلق فرائض منصبی کیطرف سے غفلت ہے جنہوں نے ان امور سے سخت متاثر ہو کر مجھے حکم دیا ہے کہ میں افواج سلطانی کو سلطنت کے آیندہ خطرات سے محفوظ رکھنے کیلئے فوج کو مرتب کروں اسلئے وہ اپنے سپاہیوں سے پوری پوری فرمانبرداری اور دلی جد وجہد کی امید رکھتا ہے

بحیرہ ایجیئن اور ترکی گورنمنٹ (لنڈن ۱۶ جنوری) قسطنطنیہ کی تاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحیرہ ایجیئن کے جزائر کے معاملہ میں دول کے فیصلہ کو سرکاری حلقوں میں استعجاب و حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے .... یہ بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ اُن جزائر کو یونان کے قبضہ میں جانے کی منظور نہیں کر سکتی جو اقوام غیر کے زیر حفاظت ہیں کیونکہ ایشیائی مقبوضات کیلئے خطرناک ہوگا

مسئلہ البانیہ (لنڈن ۱۶ جنوری) دوالی کے جنگی جہاز سواحل البانیا پر بتوقع فساد کے اندیشے سے موجود ہیں نیم سرکاری طور پر کہا جاتا ہے کہ آسٹریا بھی ہو کارروائی کرنے پر مجبور ہوگا۔ روم دوار الخلافہ اٹلی) میں بیان کیا جاتا ہے کہ پرنس ویڈ کے مطالبہ ...

ہندوستان کی تازہ خبریں

پنجاب لیجسلیٹو کونسل پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی فنانس کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۴ ماہ حال کو منعقد ہوگا۔

چیف سکرٹری۔ آنریبل مسٹر سی ہیرن سی آئی ای چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کے ماہ اپریل میں ۶ ماہ کی رخصت پر جانے کے ایام میں مسٹر اے بی کیٹلی صاحب بہادر جو آج کل سپیشل ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں۔ چیف سکرٹری کی جگہ کام کرینگے۔

ایک انگریزی دوا فروش کی چوری۔ میسرز ولیم کاٹن اور کمپنی چوشملہ کے مشہور دوا ساز ہیں۔ چند یوم گذرے ان کی دکان سے ۲۳۳ گرین کوکین اور کچھ دوسری دوائیاں گم ہوگئیں۔ ملزم کا پتہ نہیں لگا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

صاحب کمشنر پنجاب کا دورہ۔ آنریبل مسٹر اے ایچ ڈائک صاحب فنانشل کمشنر پنجاب ۱۸ ماہ حال کو دہلی سے روانہ ہو کر فاضلکا ضلع فیروز پور تشریف لے جائیں گے۔ ۲۱ کو کھیوکھیڑا میں اور ۲۲ کو ابوہر میں اور ۲۳ کو سیتو گا نو میں اور ۲۴ کو ملوٹ میں آپ کا مقام ہوگا۔ ۲۵ کو واپس دہلی تشریف لے جائیں گے۔

پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی۔ مسٹر رامسے میور۔ پنجاب یونیورسٹی کے سپیشل لکچرار ۳۱ ماہ حال کو لاہور میں پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی کے روبرو تاریخی تحقیقاتوں کے بارے لیکچر دیں گے۔ مسٹر موصوف کے لکچر نہایت دلچسپ معلومات کا ذخیرہ ہوتے ہیں۔ جن کی انڈر گریجوایٹوں کے درمیان بہت قدردانی بڑھ رہی ہے امید ہے۔ کہ اس موقعہ پر بہت سے سامعین حاضر ہونگے۔

وائسرائے کے کمرہ کونسل میں داخلہ کی ہدایات ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ کونسل کے کمرے کے سامنے کا دروازہ صرف حضور وائسرائے کی پارٹی اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں کے لئے مخصوص ہے وزیٹر صرف کونسل کی پشت کے دروازہ کی طرف سے داخل ہو سکتے ہیں۔ اس بارہ میں پولیس کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں وزیٹر گیلری میں داخلہ کا ٹکٹ کونسل کے انعقاد سے دو یوم قبل حاصل کر لینا چاہئے۔ جس کے لئے درخواستیں سکرٹری لیجسلیٹو کونسل کے پاس آنی چاہئیں۔ کسی خاص شخص کے نام پر ہرگز نہ ہونی چاہئیں۔ اس قسم کی عرضیاں لیجسلیٹو کونسل کے کسی ممبر کی معرفت آنی چاہئیں۔

شراب کی کمی کی تدابیر۔ آنریبل بابو بشن پرشاد صاحب شراب کی روز افزون زیادتی کو روکنے کے لئے ایک ریزولیوشن پیش کرنے والے ہیں۔ نیز آپ آبکاری کے معاملات میں مشورہ دینے کی کمیٹی میں غیر سرکاری عنصر کی زیادتی پر زور دیں گے۔ تاکہ اس بارہ میں کافی انتظام کیا جاسکے (پیغام) ضرورت ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اپنے اپنے حلقۂ اثر سے اس برائی کو جڑھ سے نکالنے کی مجموعی طور پر کوشش کریں۔ ورنہ یہ بلا ہمارے ملک کا ستیا ناس کر دے گی)

ہندوستانیوں کی بدنصیبی۔ انگلینڈ میں ہندوستانیوں کے لئے قانونی تعلیم کے داخلہ کا معیار اعلیٰ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ہمارے اکثر ہندوستانی طالبعلم (آئرلینڈ) کے قانونی سکول میں جا داخل ہوئے اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں حکام اعلیٰ بھی داخلہ کا معیار انگلینڈ کے برابر کرنے کی فکر میں ہیں۔ (پیغام) کیوں نہیں ہمارے بھائی دستکاریوں اور ٹیکنیکل تعلیم کی طرف توجہ کرتے اور ملک کی ترقی میں ممد ثابت ہوتے۔ قانونی لوگوں کی ہمارے ملک کو بہت کم ضرورت ہے۔ ضرورت ہے تو اپنے ہاتھ سے کام کرنے والوں کی)

سکھ ایجوکیشنل کانفرنس۔ حضور کمانڈر انچیف بہادر نے جملہ فوجی سکھوں کو ساتویں سکھ ایجوکیشنل کانفرنس جالندھر میں شمولیت کی اجازت دیدی ہے اس مہربانی کے لئے جملہ سکھ بہت مشکور ہیں۔

ہندوستان میں دیا سلائی کے کارخانے ہندوستان میں اس صنعت کے کارخانے محض عمدہ لکڑی کے دستیاب نہ ہونے کے باعث ترقی نہیں کر سکتے تھے اب ریاست ...دکر نے ایک خاص افسر تحقیقات پر مقرر کر کے معلوم کیا ہے کہ دیا سلائی کے لئے عمدہ لکڑی ہندوستان میں بکثرت مل سکتی ہے امید ہے کہ ریاست مذکور اس بارہ میں بہت کوشش کرے گی

کراچی سٹیشن کی توسیع۔ کراچی کے سٹیشن یارڈ میں کمی جگہ کے باعث نارتھ ویسٹرن ریلوے نے سٹیشن کراچی چھاؤنی و ورکہ روڈ کے درمیان ۱½ میل پر مارشلنگ اور ڈسپیچنگ یارڈ بنانے منظور کئے ہیں۔ جن کے اخراجات کا اندازہ قریباً ۳ لکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

ترقی تنخواہ۔ محکمہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کیرج اور ویگن سپرنٹنڈنٹ کی تنخواہ کا درجہ یکم جون ۱۹۱۳ء سے ۱۵۰۰ روپیہ سے ۱۷۵۰ روپیہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔

اخبار قادیان

(مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۴ء) - آج حضرت خلیفۃ المسیح کا دانت نکالا گیا ہے جس میں درد اور مسوڑھے میں ورم تھا۔ دانت نکلنے کے بعد کسیقدر ضعف محسوس ہوا۔ جس سے آپ چارپائی پر لیٹ گئے اور اب آرام ہے

مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

فرمایا کہ سالانہ جلسہ میں ایک امر کی تحریک کرنے سے نظر گذاشت ہوئی۔ وہ امر مہمان خانہ کی تنگی ہے۔ جس کی وجہ سے مہمانوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور مستورات کے لئے تو مطلقاً کوئی جگہ ہی نہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر وعملہ جات کی حالت پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ تا اگر اخراجات میں کام کی کمی کر کے کچھ تخفیف ہو سکے۔ تو اس کے متعلق تجاویز پیش کرے۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ مجلس معتمدین میں پیش ہونے کے لئے بھیجدی ہے جو آیندہ اجلاس ۱۸ جنوری ۱۹۱۴ء میں پیش ہوگی۔

مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضل خدا حسب معمول ہے ۱۳ جنوری کو ایک دانت میں زیادہ تکلیف کی وجہ سے آپ نے وہ دانت نکلوا دیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ایک رؤیا دیکھا تھا کہ انہوں نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ ان کے مونہہ میں ایک بھی دانت نہیں۔ اس رؤیا سے یہ خوشخبری ملتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بہت لمبی عمر عطا فرمائیگا۔ آپ کے مونہہ میں ابھی دانت ہیں۔ درحقیقت آپ کا وجود سلسلہ کے لئے اور عام طور پر اسلام کیلئے بلکہ سب لوگوں کے لئے اسقدر مفید اور نافع وجود ہے کہ بہت کم ایسے لوگ دنیا میں آتے ہیں۔ آج کل بوجہ بڑھاپے اور مختلف عوارض اور اسپر سخت محنت کے ساتھ کام کرنے کے طبیعت کمزور رہتی ہے ہمارے سب احباب کو چاہئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے بابرکت وجود کے بہت دیر تک ہمارے اندر سلامت رکھے جانے کے لئے التزام کے ساتھ دعا کیا کریں۔ باوجود اس قدر کمزور اور ضعف کے ابتک آپ اسقدر محنت کرتے ہیں کہ بہت سے جوان نہیں کر سکتے۔ مسلمان اقوام میں جس قدر سستی اور کاہلی پائی جاتی ہے اس کے بالمقابل آپ کی محنت اور بنی نوع انسان کے لئے جانفشانی ایک سچے مسلمان کا صحیح نقشہ دکھاتی ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ خدا کے فضل سے نصف سے زیادہ دہرایا جاچکا ہے اور اس پر نوٹ پورے ہو چکے ہیں۔ قریباً ایک تہائی ٹائپ ہو چکا ہے۔

موضع ٹھولہ میں جو قادیان کے متصل ایک گانوں ہے ایک مسجد اور قرآن شریف کے جلائے جانے کی خبر سنی گئی ہے۔ مسلمان باشندگان موضع ڈلہ مطمئن نہیں کہ ایک ہندو مجسٹریٹ اس مقدمہ میں انصاف کر سکے۔ اور انہوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کو تار دی ہے کہ وہ بذات خود اس کی تحقیقات فرمادیں۔ امید ہے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور تحقیقات فرما کر ملزمین کو عبرتناک سزائیں دیں گے۔

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

صلح پر اظہار خوشی۔ تازہ برقی خبروں سے اسبات کا پتہ چلتا ہے کہ لنڈن کے تمام اخبارات ٹرکی اور یونان کی صلح پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔

جدید قرض۔ حال میں حکومت عثمانیہ نے .... افرنگ قرض لئے ہیں۔ اور ۷ ذی الحجہ کو فریقین نے اس قرضہ کے متعلق تمام کاغذات پر دستخط کر دیئے ہیں۔

صلح پر اظہار خوشی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یونان نے معاہدہ صلح پر دستخط ہونے کی خوشی میں ایک سو ایک توپیں سرکی ہیں۔

مبارکبادی کے تار۔ حال میں جو برقی خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حکومت عثمانیا اور یونان نے صلح کے بعد ایک دوسرے کو مبارکبادی کے تار دیئے ہیں۔

بلغاریوں کی شرارت۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ تھریس میں جو یونانی گرجے تھے۔ بلغاریہ نے ان کو جلا دیا ہے۔ اور تھریس کے تمام یونانی باشندوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

دن نہایت ہی سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں کے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

[کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننا اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قایم کریں تو اکٹھے ہوکر کام کریں (قرآن کریم)]

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ [illegible]) طلبا سے [illegible]

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۲۲ صفر ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۱

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

جناب خواجہ صاحب کا تازہ خط

(جو ۱۸ جنوری ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

نظم

اے خدا را۔ قومِ من برخیز از مستانہ خواب
تا بکے غفلت ببیں بربام آمد آفتاب

کن نگاہ! بر افقِ مغرب رنمود آثارِ صبح
حیف باشد گر نہ ایں ایام بشناسی شتاب

در ملائک غلغلہ شد نصرتِ اسلام را
غلبۂ توحید می خواہد خود احدیت مآب

آہ! میترسم اگر ایں وقت ہم از دست رفت
بالیقیں بینی بروز چند خسران و تباب

رب عزت۔ قومِ دیگر را دہد عز و شرف
گر زما باور نداری رو بخوان ام الکتاب

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ۔

برادران! السلام علیکم۔ جب خدا کے فضل ہوتے ہیں تو ابتلا بھی ساتھ ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مشنری کیمپ میں ہمارے متعلق بلچل شروع ہوگئی ہے۔ یہاں ووکنگ میں اور اور مقامات میں جہاں کچھ اسلامی اثر ہے۔ یہ مشہور کیا گیا ہے۔ کہ یہ شخص یعنی میں جس اسلام کو یہاں تبلیغ کرتا ہوں وہ اسلام ہی نہیں۔ ہندوستان میں اسلام کی کیفیت بالکل اور ہے۔ دراصل ایڈیٹر اسلامک ریویو موجودہ علوم سے واقف ہے اس نے یورپ کی نبض شناسی کی ہے اس نے یورپین خیالات کو مطالعہ کرکے اسلام کی شکل اُن خیالات کے مطابق پیش کی ہے اور اصل میں یہ اسلام نہیں۔ نادانوں کو پتہ نہیں۔ کہ مجھے یورپین فلسفہ پڑھنے کا موقعہ ہی کب ملا ہے۔ دراصل تو اس اعتراض کو اسلام کی اعلیٰ خوبی کا اعتراف سمجھتا ہوں۔ میں تو جو مضمون لکھتا ہوں۔ اُس کی بنا ہمیشہ آیات قرآنی ہوتی ہے۔ اور ترجمہ میں احتیاطاً سیل یا روڈویل کا دے دیتا ہوں۔ دراصل یہ اقبالی ڈگری بحق اسلام ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی ہے۔ جیسے میں نے پیش کیا ہے تو گویا اس میں وہ سب محاسن ہیں جنکو یورپ نے عزت سے دیکھا۔ یہی آواز دوسرے پیرایہ میں میں نے شہزادی کارا جا کی زبان سے سنی ہے اُس کے ذریعہ یورپین علماء کے حلقہ میں مختلف مقامات پر اسلامک ریویو جاتا ہے۔ شہزادی مجھے پرسوں بوقت ملاقات کہتی تھی۔ کہ اُس کے دوستوں نے رسالہ پڑھ کر حیرت ظاہر کی ہے۔ کہ اسلام تو وہ باتیں سکھلاتا ہے جس طرف ہمارا دل خود جا رہا ہے اور جو ہم خود مذہب کی شکل میں چاہتے ہیں۔ وہ اس رسالہ میں ہے یہی امر مجھے امریکہ سے پادری وانڈرنٹ سکرٹری جلسہ مذاہب پیرس نے لکھا ہے کہ تمہارا رسالہ تو میرے خیالات کا آئینہ ہے۔ یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ کہ اسلام آئینہ فطرت ہے اور میرا رسالہ آئینۂ اسلام جب تم فطرت سلیمہ سے کام لوگے۔ تو بالضرور اُنہیں نتائج پر آؤگے جو جو میرے رسالہ میں ہیں۔

بہرحال نتیجہ ایک ہی ہے۔ اب ہم کو ایک بھاری جنگ کے لئے طیار ہوجانا چاہئے۔ مجھے ابھی حیدرآباد و بمبئی سے اطلاع آئی ہے اور شامس پاول کی تحریروں سے بھی پتہ یہ چلا ہے کہ یہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ دو پادری ہندوستان سے آویں اور وہ اسلام کو اُس صورت میں پیش کریں جس میں وہ افترا ہندوستان میں پیش کرتے ہیں اور یہ ثابت کریں کہ میں وہ اسلام نہیں پیش کرتا۔ جو ہندوستان میں ہے۔ کیا بیہودہ منطق ہے بہرحال یہ خبریں ہیں ارادہ یہ ہے کہ میرے بالمقابل یہاں مشن مقرر ہو۔ خدا اُن کو ذلیل کریگا۔ میرے حالات دریافت کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے گئے ہیں۔ نادان نہیں جانتے۔ کہ میرا ظاہر باطن یکساں ہے۔ وہ اس امر کی ٹوہ میں ہیں۔ کہ میرے پاؤں مضبوط ہیں یا نہیں۔ اور میرے ساتھ کس قدر مالی امداد ہے۔ اور وہ شاید اس فکر میں بھی ہوں۔ کہ کسی طرح میرے کاروبار بند ہوجاویں او دجال قوم! تیری ہلاکت اب قریب ہے۔ تو نے مسیح جیسے مقتدر اور وجیہ انسان کے پاک مذہب کو خراب کیا۔ اور اُسے متبدل کیا چنانچہ آج پادری وائٹ برخت آیا۔ وہ بھی میرے مالی حالات من وجہ دریافت کرتا تھا۔ بظاہر اُس نے یہ بیان کیا کہ وہ اتفاقاً ووکنگ میں آیا تھا اور مسجد کو دیکھنا چاہتا ہے اور پھر سلسلہ گفتگو شروع کردیا۔ میں نے اُسے باتوں باتوں میں سمجھا دیا۔ کہ میں اُس کے مشن کو سمجھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کیوں ملنے آیا ہے۔ میں نے اُسے کہدیا۔ کہ اُن نادان پادریوں کو جو لاہور میں ہیں لکھدو۔ کہ ان مذبوحی حرکات سے کوئی فایدہ نہیں۔ بجواب اس بات کے کہ آیا میں اس مشن پر ہندوستان سے آیا تھا میں نے کہا نہیں۔ میں صرف چند دنوں کیلئے آیا تھا مجھے یہ تو علم تھا۔ کہ ہمارے متعلق یہاں غلط فہمیاں اور کچھ خفیف سے خفیف غلط بیانیاں ہیں لیکن مجھے یہاں آکر پتہ لگا۔ کہ قدم قدم پر ہمارے خلاف دروغ گوئی۔ بہتان۔ افترا سے کام لیا گیا ہے۔ تھیٹر۔ سنیماٹوگراف۔ ڈرامے۔ ناول۔ اخبار سب میں غلط بیانی اور بیہودہ افترا ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے اپنا فرض سمجھا۔ کہ میں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کروں۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ اب بعض پادریوں نے یہاں ایک اور بیہودہ گوئی شروع کی ہے۔ کہ میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں بیان نہیں کرتا جس پر اُس نے کہا کہ آخر جدید خیال اور آرتھوڈکس مذہب و قدیمی اصلی مذہب میں تو فرق ہوتا ہی ہے۔ میں نے کہا یہ اور مذاہب کے متعلق صحیح ہوگا۔ ہمارے ہاں کوئی جدید خیال نہیں۔ ہمارا قرآن وہی ہے۔ جو ہمارے نبی کریم صلعم کو ملا۔ اور اُس کے معنے وہی ہیں جو آپ نے کئے۔ اور قرآن کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں کسی آیت کے بھی دو متضاد معنے ہوسکیں۔ اور میرا رسالہ شروع سے اخیر تک پڑھ لو۔ ہر مضمون کی بنیاد قرآن ہے۔ اور قرآن کا ترجمہ لفظی میں انگریزی تراجم سے اس لئے لیتا ہوں۔ کہ مجھ پر وہ اعتراض نہ آوے۔ جو اب ان نادانوں نے شروع کیا ہے۔ اس پر اُس نے کہا۔ کہ کیا آپ حدیث سے استنباط نہیں کرتے؟ میں نے کہا حدیث اور قرآن میری نگاہ میں ایک ہے۔ میں بخاری اور مسلم کو اور اُن کے بعد ابوداؤد ترمذی۔ ابن ماجہ۔ وغیرہ کو اپنا ہادی سمجھتا ہوں۔ قرآن کی تفسیر یہ احادیث ہیں۔ نبی کریم صلعم نے اپنے قول و فعل کے ذریعہ قرآن کی تفسیر کی ہے۔ اور اسی کا نام احادیث ہے مجھے کوئی حدیث معلوم نہیں۔ جو قرآن کے خلاف ہے اور اگر بالفرض ہو۔ تو وہ میرے نزدیک صحیح حدیث نہیں ہے اُسے چلتی دفعہ کہا۔ کہ میرا پیغام آپ اُن لاہور کے مشنریوں کو پہنچا دیں۔ اور وہ اُس مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس سے آپکا تعلق پنجاب میں ہے۔ کہ مردانہ ہمارے مقابل آویں۔ یہاں یا ہندوستان میں ان ناجائز یا بزدلانہ حملوں سے کوئی فائدہ نہیں شرافت کے یہ خلاف ہے۔ کہ غلط بیانی اتہام اور افترا سے کام لیا جاوے۔ ہم مرد میدان ہیں اور بالمقابل مرد میدان کی عزت کرتے ہیں۔ پھر وہ مجھ سے ہندو مسلمانوں کے اتفاق کے متعلق پوچھنے لگا۔ میں نے اس سوال کو جلد ختم کردیا۔ دراصل یہ سوال میری راہ میں نہیں اور نہ میں اپنے موجودہ کاروبار کے باعث زیادہ ان امور میں دلچسپی لے سکتا ہوں۔ جاتے جاتے اُس کی نگاہ میری اُردو کی اپیل بعنوان "آئندہ میں کیا کرنا چاہتا ہوں" پر پڑ گئی۔ جس اضطراب اور بےچینی سے اُس نے اُس کے حاصل کرنے کی التجا کی۔ اُس نے اُس کی ساری غرض ملاقات کو کھول دیا۔ بہرحال میں نے اُسے دکھا ہی دیدی اب وہ مفصل رپورٹ اُس کے متعلق غالباً لکھیگا۔ اور ہمیں اس نئے حربہ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ مجھے اور تو فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح حافظ و ناصر ہے۔ فکر یہ ہے کہ کوئی تنازعہ یا بیہودہ بحث چھیڑ کر میرے رسالہ اور دیگر ضروری کاموں کے حارج نہ ہوں۔ آخر میں یکہ و تنہا ہوں۔ چوہدری صاحب تا حال بدستور بیمار ہیں۔ باقی ان کے علم ان کی قابلیت ان کی وجاہت کا رُعب تو ہندوستان میں بھی مجھ پر کبھی نہ تھا۔ اور یہاں آکر تو ان کی ساری کی ساری حیثیت میری نگاہ سے اُتر گئی۔ ہندوستان میں کے پادری ابھی بدرجہا اِن سے زیادہ عقلمند سمجھدار ہیں۔ کیونکہ وہ میدانِ جنگ میں ہیں۔ یہاں بالکل مذہبی معاملات میں کورے اور عقل سے خارج لوگ ہیں۔ اور دراصل سچ بھی ہے۔ کلیسیا کے مذہب کو معاملات عقلیہ سے کیا تعلق۔ جب مذہب کی صورت یہ ہو۔ تو پھر عقل کے استعمال کرنے کا موقعہ کہاں سے ملے۔ بہرحال خدا کے بھروسہ پر ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ونصرٌ من اللہ وفتحٌ قریب۔

لارڈ موصوف (یعنی لارڈ ہیڈلے بالقابہ) کتاب لکھنے میں مصروف ہیں۔ کچھ خانگی کاموں کے باعث گذشتہ دو ہفتہ وہ کتاب کی تصنیف کو جاری نہ رکھ سکے۔ جیسے کہ اُن کے ایک خط سے معلوم ہوا۔ اب وہ پھر اس کام کو جاری رکھیں گے۔

لنڈن کا جمعہ سبحان اللہ۔ کیا رونق ہوتی ہے۔ کیا عمدہ اجتماع ہے۔ مصری۔ ایرانی۔ ترکی۔ انگریزی۔ ہندی مسلمان سو کے قریب کچھ غیر مسلم بھی جمع ہوجاتے ہیں اگر یہ سلسلہ کوئی چھ ماہ تک جاری رہا اور انشاء اللہ رہیگا۔ تو یہ سب کے سب قرآن کے عاشق اور اسلام کے جاں نثار ہوجائیں گے۔ خطبہ کے وقت اور قرآنی معارف کو سن کر اُن کے چہرے خوشی اور جوش سے تمتما جاتے ہیں اور روحانیت اُنکی آنکھوں میں متلاطم ہوتی ہے بعض باتیں تو خطبہ کے وقت میں محض فضل ربی سے ایسی بیان کرجاتا ہوں کہ وہ میری نطق نے بوسے میری زبان کے لئے کا معاملہ ہوجاتا ہے۔ اللہ اکبر۔ مسلماں را مسلماں باز کردند۔ ایک سچا الہام تھا لو خدا حافظ۔

از مسجد۔ ووکنگ ۳۱ ر دسمبر

کمال الدین

مکرر آنکہ آنریبل سید امیر علی صاحب نے تو کیمبرج پونڈ کی سفارش کی تھی لیکن مرزا عباس علی بیگ صاحب نے [illegible] پونڈ ہر دو دیا ہے اور یہی سالانہ رقم مجھے جمعہ کے انتظام کو مستقل کرنیکے لئے ملیگی۔ کیا خدا کے کام ہیں وہی لوگ جو دنیوی کاموں میں منہمک ہوکر اس ضروری فرض کو چھوڑ بیٹھے تھے اب متوجہ ہورہے ہیں ہر نماز جمعہ میں مرزا عباس علی بیگ اور دوسرے عمائد قریباً شریک ہوتے ہیں۔ رائٹ آنریبل*

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۸

احمدی احباب سے ایک ضروری اپیل

جناب مولانا مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے جو تقریر آگرہ کے اجتماع عظیم میں فرمائی۔ اور جس کا خلاصہ ۸ جنوری کی اشاعت میں ہم شائع کر چکے ہیں۔ اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ عاشقانِ دینِ متین کے سامنے اشاعت اسلام کے لئے تین طبقات موجود ہیں۔

(۱) ایک طبقہ خود مسلمانوں کا ہے۔ جن میں اعادنی لااعتقاد تو نہیں لیکن عمل سے وہ خدا اور رسول کے منکر معلوم ہوتے ہیں۔ اور بلحد میں اس گروہ میں مسلمانوں کا بہت سا حصہ شامل ہے۔ سارے تعلیم یافتہ گروہ کو ملاحدہ کہنا غلطی ہے۔ ہاں اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ نئی پود تعلیم یافتہ میں اس کا بہت ابتلا ہے۔ پھر مسلمانوں میں بہت سے جہلا اور ناتعلیم یافتہ دقیانوسی ہیں وہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں خود کثیر طبقہ باعمل مسلمانوں کا نہیں پایا جاتا۔ ضروری ہے۔ کہ ان کو باعمل بنایا جاوے۔

(۲) دوسری جماعت جنہیں اشاعت اسلام کی ضرورت ہے۔ وہ ہندوستان کی مختلف غیر مسلمان اقوام ہیں۔ ان کے آگے سادہ اسلام کی تعلیم کے ساتھ باعمل اسلامی نمونہ کی ضرورت ہے۔ تا وہ بھی آبِ حیات لینے کے لئے آگے بڑھیں

(۳) تیسرا مخلوقِ خدا کا گروہ جس میں اشاعتِ اسلام کی ضرورت ہے۔ وہ ممالک خارجہ ہیں۔

یہ ہے وہ کام جو ایک مبلغ اسلام کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ چونکہ آج صفحہ دنیا پر وہ جماعت جو اس غرض کو صرف مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اور جس کے امام علیہ السلام نے اسی لئے اس کے سب ممبروں سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حلفی وعدہ لیا ہوا ہے۔ وہ صرف احمدی جماعت ہی ہے اسلئے اللہ کے حضور اور دنیا کے سامنے بھی اس کام کے ذمہ دار سب سے پہلے احمدی جماعت ہی ہے۔

پس یہ ہے وہ کام جس کی ہر ایک احمدی کو اپنے بال بچہ کی پرورش، بی بی کی ناز برداری سے زیادہ فکر کرنی چاہئے۔ یہی ہے وہ مقصد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں لیکر آئے۔ اور یہی ہے وہ عمل جس کے کرنے سے ہم سچا احمدی کہلانے کے مستحق بن سکتے۔

دنیا میں آج یہ تین طبقے ہیں۔ جو اسلام کی خوبیوں سے ناآشنا ہیں۔ یہ تین گروہ ہیں۔ جو کہ اندھیرے میں چل رہے ہیں۔ اور ایک بہت ہی خطرناک گہری کھائی کے کنارے پر پہنچ چکے ہیں۔ جس میں کہ بچھو سانپ اور لکھوکھا طرح طرح کی بدبختیاں موجود ہیں۔ ہمدردی نسانی ہمارا فرض قرار دیتی ہے کہ ہم اسلام کی مشعل سے انکو راہ راست پر لائیں تا یہ اس مصیبت سے نجات پائیں۔

ہمارا فرض ان سب کو اس ... سے نکال کر سچا مسلم بنانا ہے۔ پس بھائیو اس فرض کو سمجھو۔ اور اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو بروز احمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنا اپنا نصب العین بناؤ یعنے خود مسلم بنو۔ لوگوں کو اپنا اعلیٰ نمونہ دکھا کر مسلمان بناؤ۔ خود اسلام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

زبانی دعوی کرنیوالے تو عیسائی اور یہودی بہت ہیں۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں

ازعمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست

دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں ما گزیں

پس اے بھائیو! امام احمد کے اس ارشاد کی تعمیل میں بکوشش ہو جاؤ۔ اسلام اور احمدیت کی حقیقت کو سمجھو۔ اور اپنی اپنی توفیق اور قابلیت کے مطابق اس کام کو ہاتھ میں لو۔

کام چونکہ بڑا بھاری ہے ضروری ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے تحت اس کو ... تقسیم کیا جاوے۔ ایک حصہ جماعت کا اپنے مذاق کے ماتحت بیرون ہند میں اشاعت اسلام کو اپنا نصب العین بنا دے۔ اور دوسرا خود ہندوستان میں اس کام کا بیڑہ اٹھاوے۔ یہ تقسیم تو ہم اپنے خوشی اور رغبت سے غیر اقوام کو مسلمان بنانے کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپس میں کرلیں۔ لیکن وہ کام جو کہ حضرت مسیح موعود ... علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ... ۔

چو دورِ خسروی آغاز کردند

مسلماں را مسلماں باز کردند

کے ماتحت ہم پر واجب ہے۔ اُس کو ساری کی ساری جماعت جہاں کہیں بھی ہو اپنے سامنے رکھے۔ ہندوستان کے کام کرنے والے ہندوستانی مسلمان بھائیوں پر اور بیرونجات کے واعظ اپنی اپنی ممالک کے مسلمانوں پر اپنے عملی نمونہ کا روحانی اثر ڈالیں۔ تا اُن کو حقیقی اسلام سے آگاہ کریں۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جناب حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور ارشاد سے ممالک خارجہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے ذریعہ نہایت برکت اور کامیابی سے اشاعت اسلام کا کام شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ جو نصرت اور تائید الٰہی اس کام میں ہوئی۔ وہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ کس طرح اُس قدرت ثانیہ کے ظہور کا وعدہ جو جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ تک شامل رہنے کا اللہ تعالے نے ہمارے پیارے امام علیہ السلام سے کیا تھا۔ پورا ہونا شروع ہو گیا ہے۔

ایک طبقہ جماعت احمدیہ کا اس کار خیر میں بطیب خاطر مصروف ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے ارادوں اور ہمتوں میں برکت دے آمین!

خواجہ صاحب کے خطوط جو گذشتہ ہفتہ میں آیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف وہاں غیر اقوام میں ہی اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ بلکہ مسلمان ماسلمان باز کردند کے فرض سے بھی غافل نہیں ہیں۔ تقریباً یکصد نوجوان جو ہرسال یورپ سے الحاد کی گھٹی پیکر آیا کرتے تھے اب اسلام کی شراباً طہوراً کے نشہ سے مست و سرشار ہند میں آیا کرینگے جس کا اثر اسلامی دنیا کو اُس وقت معلوم ہوگا۔ جب وقت آئیگا انشاءاللہ تعالے۔ پس باذن ممالک خارجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام اصلی رنگ میں شروع ہو چکا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن یاد رہے کہ ابھی آغاز ہے اُس کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے فضل کو ہمارے نیک اعمال اور پاک کوششیں ہی جذب کر سکتی ہیں۔ اس کے لئے ہماری طرف سے بہت جدوجہد کی ضرورت ہے کیونکہ آج اللہ کو حقیقت کی طرف نظر ہے۔ اللہ اس کو قبول کرتا ہے نقل کو نہیں۔ چھلکا آخر پھینکا ہی جاتا ہے۔ مغز کی قدر ہوتی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ وہ جو بڑی قربانی کے نازک پر کھڑے نہیں ہو سکتے جس پر کہ خواجہ نے قدم مارا۔ وہ جہاں جہاں بھی ہیں۔ چھوٹی قربانیاں کرنی شروع کریں اور اپنے حلقۂ اثر میں خود کو اعلیٰ اسلامی نمونہ پر کھڑا کرکے محبت سے اور پیار سے مسلمانوں میں عملی اسلام رائج کریں تا بدعتوں سے یہ دین متین پاک ہو جائے اس کے بعد بھی مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کرکے غیر اقوام میں اسلام کی خوبیاں اور اسکے گنوں کے گیت گادیں اور صلح اور آشتی سے اُن کو اس دین الٰہی کے طرف دعوت دیں اور جو قربانی اس کے لئے کرنی پڑے اُس سے دریغ نہ کریں۔ کیونکہ اسی وقت کے لئے ہم سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ لیا گیا تھا۔

اور جہاں کہیں احمدی نہ ہوں ضرورت ہے۔ کہ وہاں مشن قایم کئے جاویں اور اُن لوگوں کو جو خود عشق کے جذبہ میں اشاعت کے ہر میدان میں نکلیں اور تجربہ سے پاک نفس ثابت ہوں۔ اس کام کے لئے مقرر کرکے وہاں بھیجا جاوے۔ وہاں وہ اپنا کاروبار بھی کریں۔ جس کے لئے انہیں مددگار اور اس کام کو بھی کرنے میں کوشاں ہوں۔ واضح رہے کہ اپنا داغلین کا کام غیر متعلق چھوٹے چھوٹے جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر صرف اسلام کی تبلیغ کرنا ہوگا۔ پس سب احمدی احباب کی خدمت میں عموماً اور صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی منشا کے اور حکم کے ماتحت اس کام کو ہاتھ میں لیں اور اُس کو عملی جامہ پہنا دیں۔ ہم کو اس کے لئے سینکڑوں قربانیاں کرنی ہیں۔ جب تک تم دہقان کی طرح یکسو ہو کر ہل نہ چلاؤ گے اور گھر باہر اور بال بچوں اور نفس کی بندھنوں کو الٰہی محبت کی بجلی سے جو ہل پہلا کرتے ہیں۔ اُن سے توڑ اپنے تن من دھن سے اس کی آب پاشی نہ کروگے۔ یہ بیج جو لگایا جا رہا ہے۔ خشک ہو کر پھر مٹی ہو جاویگا۔ یا کوئی پرندہ آوے گا۔ اور اُسے کھا جائیگا۔ اللہ ایسا نہ کرے آمین۔ پس خبریں سُن کر ہی خوشی نہ ہو اور شکر سے سجدہ بجا لاکر ہی اپنے آپ کو فرض سے سبکدوش نہ سمجھو۔ ابھی تو وہ جنگ شروع ہوا ہے۔ جس میں صحابہ کا نمونہ تم کو دکھانا ہوگا۔ چین ہمارے سامنے ہے امریکہ آسٹریلیا۔ افریقہ جیسے عظیم الشان براعظم ہماری انتظار میں ہیں۔ یورپ کے ایک کونہ میں بھی ابھی ہم نے قدم نہیں رکھا + کوئی ہیں خدا کے بندے؟ ان چار لاکھ جماعت میں سے جو اس دنیا کے چار کونوں میں نمونہ اسلام کے عشق میں نکل کھڑے ہوں۔ ہاں میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس پاک جماعت احمدی میں ضرور ایسے نونہال ہیں۔ جن کے دل تڑپ رہے ہیں۔ اور وہ قفس قفس میں بیچین تلملا رہے ہیں وقت آتا ہے کہ جذبات نفسانی کے پنجرے کو توڑ الٰہی کوچوں میں وہ اللہ اکبر کے سریلے نعرے کہتے پھریں گے۔ ہاں مگر یاد رہے۔ کہ توفیق یکدم نہیں ملا کرتی اللہ کا ہر ایک کام تدریجی ہوتا ہے۔ پس اے میرے احمدی بھائیو جو دلوں میں دینی خدمت کی تڑپ رکھتے ہو اور اے وے جو بدقسمتی سے اس فرض سے غافل ہو اور اس خیال میں مست ہو کہ جب چاہیں گے دنیا سے علیحدہ ہو اس کام میں اپنا مال وزر اور وقت لگادیں گے۔ تم یاد رکھو کہ دنیا کا یکدم چھوڑنا بغیر فضل الٰہی کے ناممکن ہے ابھی سے تیاری کرو۔ اور آہستہ آہستہ اس دنیا کی محبت سے رہائی حاصل کرنے کی کوشش کرو تا تم اللہ کے ہی ہو جانے کی توفیق پاؤ اور اللہ تم پر فضل کرے ورنہ ایں خیال است ومحال است وجنوں۔ قیامت کے دن دست افسوس ہی ملنا ہوگا۔ یہ کام کوئی اور کریگا۔

غرض یورپ میں اس کام کا آغاز ہو چکا۔ اُس کی قدر کرو اور جان ومال سے اُس کی مدد کرو۔ خیر یہ کام تو اب شروع بھی ہو چکا۔ اللہ کا شکر ہے اور غنیمت ہے۔ دوسرا فرض جو ہمارے ذمہ ہے۔ وہ ہماری انتظار میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ مجھے ہاتھ میں لو۔ ورنہ میں اپنے آپ کو کسی اور کے سپرد کرتا ہوں اور قیامت کے دن حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے تمہارا دامن پکڑ کر شکایت کروں گا۔ کہ تم نے مجھ سے غفلت کی اور وہ ہے **ہندوستان میں اشاعت اسلام کا کام**۔

ہیں اس کی طرف بھی جماعت احمدیہ کو متوجہ کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں ضرورت ہے کہ ساری جماعت احمدیہ اس کو ہاتھ میں لے۔ اور ایک خاص حصہ قوم کا اپنے آپ کو اس کے لئے مخصوص کردے۔ لیکن خدارا نام ونمود کے لئے نہیں کبھی بھائی سے مقابلہ کرنے کی نیت سے نہیں۔ بلکہ اللہ اور اسلام کی محبت اور عشق کے لئے بہت وقت اس سے پہلے ہمارے ہاتھ سے نکل چکا۔ اور ہماری زندگیوں کا ایک قیمتی حصہ دنیا کے دھندوں میں بسر ہو چکا۔ اب اللہ تعالے نے یہ اسباب پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ فرشتوں کی تحریک سے بہت زندہ دل مسلمان بفضل خدا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے ہمارے اس کام میں دل وجان سے مدد دینے کے لئے تیار پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب اور مولانا شبلی صاحب اور مشیر حسین قدوائی صاحب وغیرہ ہزارہا نیک دل مسلمانوں نے عملی طور پر گذشتہ چند ماہ میں ثابت کیا ہے۔

پس یہ وقت ہے کہ ہم اپنی غفلتوں کو چھوڑ الٰہی تائیدات سے فایدہ اٹھانیکی کوشش کریں۔ ورنہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ کام تو ہو کر رہے گا تم نہ کروگے کوئی اور قوم خدا ذوالجلال کھڑی کردیگا۔ پھر دست افسوس ملنا اور دانت پیسنا ہوگا۔ اللہ ہمیں اس کام کے کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

موضع ڈلہ میں سکھا شاہی حکومت

(قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور)

گذشتہ اشاعت میں اخبار قادیان کے ضمن میں ہم موضع ڈلہ میں ایک مسجد کے جلائے جانے اور مسلمانوں کی بے اطمینانی کا حال مختصراً لکھ چکے ہیں آج ہم کو ایک نامہ نگار نے وہاں کے مفصل حالات لکھے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور سمجھ نہیں آتا کہ سکھوں کو انگریزی عملداری میں اتنے بیرحمانہ ظلم وستم کرنے اور اپنے پرانے سکھا شاہی عمل کو پھر رائج کرنے کی کس طرح جرأت ہوگئی معلوم نہیں سوار پرتاب سنگھ ذیلدار ڈلہ اور اُن کے فرزند ارجمند گوربخش سنگھ صاحب کو مسلمانوں سے کیا دشمنی ہے۔ کہ انہوں نے خواہ مخواہ پہلے اذان ونماز سے روکا اور پھر انہیں سخت زدوکوب کرکے نیم مُردہ کیا۔ اور یہیں تک بس نہ کی بلکہ ایک مسجد کو مع قرآن شریف کی متعدد جلدوں کے جلا کر راکھ کردیا۔ اس پر ہمیں اپنے نامہ نگار سے یہ سُن کر اور بھی زیادہ رنج اور افسوس ہوا ہے۔ کہ بعض افسران پولیس اور تحصیلدار اور ڈپٹی صاحب نے وجہ مسلمانوں کے مار دینے پر موقعہ واردات پر تشریف لے گئے تھے۔ بجائے اس کے کہ ان مظلوموں کے ساتھ کچھ ہمدردی کرتے الٹا انہی بیچاروں کی ضمانتیں طلب کیں۔ حالانکہ وہ بیچارے پہلے ہی سے ڈر کے مارے اپنے مکانوں میں دبکے بیٹھے تھے۔ اور مذکورہ بالا سکھ صاحبان اُن کی گلیوں میں لاٹھیاں لیکر اُن کو مارنے کیلئے پھر رہے تھے ہمیں اس موقعہ پر ان ستم رسیدہ مسلمانوں کی یہ خواہش بالکل بجا معلوم ہوتی ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور خود موقعہ پر تشریف لاکر اس مفسدہ کی پورے طور سے تحقیقات کریں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں اور اپنی مظلوم رعایا کو ظالموں کے پنجہ سے نکالکر اُسے شکر گذاری کا موقعہ دیں ہمیں امید ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مسلمانوں کی اس عاجزانہ التماس کو قبولیت کا شرف عنایت فرما کر ... ۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

جنوبی افریقہ میں گوروں کی ہڑتال۔ جنوبی افریقہ کے گورے مزدوروں نے اپنے حقوق کے حاصل کرنے کے لئے جوجہ وجہد اور جانبازانہ مطالبہ شروع کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں گورنمنٹ نے جن فوجی قوانین کا اعلان کیا ہے اس کا مفصل حال لنڈن کے تاروں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اور ہڑتالیوں کے درمیان جوہانسبرگ میں سخت کشمکش برابر جاری ہے اور لحظہ بلحظہ حالت بہت خراب ہوتی جاتی ہے پولیس اور فوج تمام شہر میں پھر رہی ہے۔ انجمن تجار کے سکرٹری مسٹر بین کو گرفتار کرنیکی بہت کوشش کی گئی۔ اور پولیس نے ایوان تجارت پر چڑھائی کی۔ لیکن ہڑتالیوں نے انہیں اندر آنے سے باز رکھا۔ ریوٹر کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب پروانہ راہداری لیکر (جس کے بغیر شہر کے اندر کسی کو داخل ہونیکی اجازت نہیں) ٹریڈز ہال (ایوان تجارت) کی چھت پر چڑھا۔ تو وہاں عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ دروازوں کو تختوں اور بکسوں سے بند کرکے صرف بندوقوں اور پستولوں کی نالیوں کی جگہ چھوڑی ہوئی ہے ہڑتالی بہت سے بھلوں پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور بعض کے پاس باسی روٹیاں ہیں۔ بعض بہت تھکے ماندے معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۴ر جنوری کو ہڑتالیوں کے ہجوم نے پولیس پر اینٹوں کی بارش کی۔ لیکن پولیس نے اپنی سنگینوں سے انہیں منتشر کردیا۔ اس کے بعد پولیس نے ایوان تجارت کا محاصرہ کرکے دو تین سو آدمیوں کو نظربند کرلیا ہے۔ اور پانی اور روشنی وغیرہ کا داخلہ بند کردیا۔ لیکن اندر داخل کرنیکا کوئی ارادہ ظاہر نہ کیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں محصورین ایوان تجارت میں ایسے ہی قید تھے جیسے جیل خانوں میں۔ اور جب وہ چاہتے قید کرسکتے تھے

بعد کی خبریں۔ (لنڈن ۱۷ر جنوری) ہڑتال کم ہوتی چلی جارہی ہے ریلوے کے ملازم جوق درجوق پریٹوریا بن اور دیگر اطراف کو جارہے ہیں۔ انکا بیان ہے کہ ہڑتال کو جاری رکھنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ ان کا کوئی لیڈر نہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ٹرینوں پر جلدی ہی باقاعدہ کام شروع کردیا جائیگا۔ کانوں میں نہایت سرگرمی سے کام ہورہا ہے ڈبنیک کی کان اونٹال کے دو لیڈر گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے دیگر سرغنہ بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ جنکی تعداد بیس تک پہنچ گئی ہے۔ ایوان تجارت میں سے جنکو گرفتار کیا گیا ہے۔ انکو ۱۲ دن تک قید رکھا جائیگا۔ فوج بلوم فونٹین خانہ تلاشیوں میں مصروف ہے۔ سینکڑوں ہڑتالی گرفتار ہوئے ہیں۔ (کیپ ٹون ۱۷ر جنوری) ریوٹر کو ایک نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ ملک کے ہر ایک حصہ میں امن ہوگیا ہے اور بہت سے ہڑتالی کام کرنے لگ گئے ہیں۔

ترکی سفیر برلن۔ اخبارات کا بیان ہے کہ محمود مختار پاشا سفیر ترکی متعینہ برلن جن کے واپس بلائے جانے کی افواہ اُڑی تھی۔ بدستور برلن میں تعینات رہینگے۔ یہ اغلب نہیں کہ جرمنی نے اس کے بارہ میں بابعالی سے سفارش کی ہو۔ **لوٹ از پیغام صلح** جزائر چیوس۔ لیموس وسموتھریس جو یونان کو دیئے گئے ہیں۔ مجمع الجزائر کے بڑے بڑے جزیرے ہیں۔ اول الذکر ایشیائی ترکی کے مشہور شہر سمرنا کے عین مقابل تھوڑے سے فاصلہ پر ایک بڑا جزیرہ ہے اس کی حوالگی کا نتیجہ قدرتی طور پر یہ ہوگا کہ یونان جب چاہیگا ایشیائی ترکی کے سواحل کی ناکہ بندی کرلیا کریگا۔ بحری سرنگوں کے ذریعہ ترکی جہازات کی آمد و رفت کو ایام جنگ میں اپنے سواحل ایشیائی کی حفاظت کے لئے بھی روک سکیگا۔ اس جزیرہ کی غیر قوم کو حوالگی ثابت کرتی ہے کہ دول یورپ کا یہ ادعا کہ وہ ایشیائی ترکی کی حفاظت کیلئے تیار ہیں محض لفظی ہے اور اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ ترکی کو آیندہ کے لئے بحری طاقت میں اضافہ کرنے سے بالکل بے دست وپا کردیا جاوے۔ اور یکے بعد دیگرے جملہ جزائر غیر اقوام کو دے دیئے جاویں۔ جزیرہ لیمنوس دہانہ دردانیال سے کچھ فاصلہ پر جزیرہ چیوس کے قریباً برابر ہے اور اگر یونان نے اسے اپنے جنگی بیڑے کا مرکز بنالیا جیسا کہ اس سے امید ہے۔ تو وہ ترکی جہازوں کو کھلے سمندر میں آنے سے روک سکیگا۔ اور اسطرح ایشیائی ترکی کے سواحل اس کے رحم پر ہونگے۔

یونانیوں اور البانیوں میں جنگ (قسطنطنیہ ۱۶ جنوری) یہ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بیرات کے قریب دو ہزار البانیوں نے یونانی افواج متعینہ تیپیلینی پر سخت حملہ کیا جس کے جواب میں یونانیوں نے تمام سرحد پر حملہ کردیا۔ البانیوں نے مردانہ وار مقابلہ کیا اور بے ترتیبی میں ہزاروں مردے چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ یونانیوں نے بہت دور تک انکا تعاقب کیا جنکے ۱۲ آدمی زخمی ہوئے قیدیوں کا بیان ہے کہ حملہ کا مقصد صرف غارتگری اور یونانیوں کی طاقت کا اندازہ کرنا تھا۔

جزائر ایجیئن (لنڈن ۱۸ر جنوری) نارڈیوچ المیین زائیٹنگ (جرمنی اخبار) جزائر ایجیئن کے بارہ میں دول کے فیصلہ پر ترکی کی نکتہ چینی کے جواب میں لکھتا ہے کہ ترکوں کے ایڈریانوپل پر قبضہ کرنے کے وقت سے ہی تمام دول اس مسلمہ قاعدہ پر متفق ہیں کہ صلح اور امن قائم رکھنے کیلئے یہ ضروری امر ہے کہ جو نتائج بزور شمشیر حاصل ہوئے ہوں۔ انکی سے انکار نہ کیا جائے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

ساراگڑھی میموریل فیروزپور۔ جالندھر ڈویژن کے کمشنر صاحب کی سفارش پر پنجاب گورنمنٹ نے ساراگڑھی میموریل باغ وغیرہ ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے حصہ باغ کے آباد کرنے کے لئے دوسرا کنواں کھدوادیا۔ گورنمنٹ پنجاب نے کنواں وغیرہ کھودنے کے لئے بطور امداد ایک ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈ کو دیا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۰۰ روپیہ سالانہ برائے اخراجات نگہداشت وغیرہ۔

ڈپٹی کمشنروں میں تغیرات۔ آیندہ رخصت کے موسم میں مندرجہ ذیل ڈپٹی کمشنر فرلو رخصت حاصل کرینگے (۱) لفٹنٹ کرنیل پوپ ہاسن صاحب ڈپٹی کمشنر کانگڑہ فرلو ایک سال ۵ر مارچ سے (۲) لفٹنٹ کرنیل بارٹن صاحب ہوشیارپور ۱۸ ماہ کی فرلو اپریل سے (۳) مسٹر ٹی ملیر لدھیانہ ۷ ماہ کی فرلو ۲۱ر اپریل سے (۴) مسٹر ایچ پی ٹاملنسن لاہور ۶ ماہ فرلو ۲۸ر اپریل سے (۵) مسٹر الف ایچ برٹن اٹک دس ماہ فرلو ۲۰ر مارچ سے (۶) میجر سی۔ ایچ بک۔ کرنال ۱۸ ماہ کی فرلو ۲۷ر مارچ سے (۷) مسٹر ڈبلیو ڈی ایم میلان جالندھر ۸ ماہ کی فرلو ۴ر فروری سے۔ مندرجہ ذیل انتظامات کئے گئے ہیں۔

(۱) مسٹر کیو۔ کیو مہرکس کانگڑہ میں (۲) مسٹر آر۔ بی وانٹ ہڈ رخصت سے واپس آکر مسٹر مہرکس کی جگہ ڈپٹی کمشنر گورگاؤں لگائے جائینگے۔ (۳) دیوان بہادر نرندر ناتھ صاحب ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور میں تعینات ہونگے (۴) شیخ اصغر علی صاحب ڈپٹی کمشنر حال میانوالی تبدیل ہوکر لدھیانہ لگائے جائینگے۔ (۵) مسٹر الیف ڈبلیو کینو سے مسٹر ٹاملنسن صاحب کی جگہ لاہور کی ڈپٹی کمشنری پر لگائے جائینگے۔ (۶) مسٹر ایچ کالورٹ رہتک سے تبدیل ہوکر مسٹر برٹن کی جگہ اٹک میں ڈپٹی کمشنر لگائے جائینگے۔ (۷) مسٹر ایچ فائیس بجائے مسٹر ملاں کے ڈپٹی کمشنر جالندھر ہونگے۔ (۸) پنڈت ہری کشن کول صاحب سپیشل ڈیوٹی سے واپس آکر منٹگمری میں اور میجر جے سی سی انگیلو حال ڈپٹی کمشنر منٹگمری تبدیل ہوکر میانوالی تعینات ہوں گے۔

ریلوے کے ملزم کو سزا۔ سوجیت سنگھ جو ریلوے ٹکٹ میں جعل سازی کرنے کے جرم میں معہ اپنے ملازم سوجیت سنگھ پٹنہ میں گرفتار ہوا تھا اسے ۳ سال قید بامشقت اور نوکر کو ایک سال قید بامشقت کی سزا کا حکم ملا۔ اپیل نامنظور ہوئی۔ اس ملزم نے ایک ریلوے ٹکٹ کو جو سہارنپور سے براراں (پنجاب) کا تھا۔ ہردوار سے ہوڑہ تک بنالیا۔ اور الفاظ براہ تپاپ گڑھ۔ الہ آباد۔ مغلسرائے اس پر اپنی طرف سے ایزاد کرلئے تھے۔ مگر دوران سفر میں پٹنہ شہر کے اسٹیشن پر گرفتار ہوگیا۔

چٹھی رسان کو سزا۔ میرٹھ صدر بازار کے ایک چٹھی رسان پر خیانت مجرمانہ کا مقدمہ چلایا گیا۔ کہ اس نے لوگوں کی چٹھیاں گم کردی تھیں تلاشی پر بہت سے خطوط اس کے گھر سے برآمد ہوئے تھے۔ اس لئے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور ملزم کو ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا ملی۔ ملزم کی طرف سے ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل دائر ہے۔

کھوسٹ کی کان کوئلہ سال ۱۹۱۲-۱۳ء اس کان سے ۴۰۵۷۷ ٹن کوئلہ برآمد ہوا۔ جس پر کل خرچ ۲۲۰۴۷۴۳ روپیہ ہوا۔ اس عرصہ میں سانچہ میں ڈھالکر بنایا گیا کوئلہ ۲۰۳۳۸ ٹن حاصل ہوا جس پر ۴۲۵۷۸۴ روپیہ خرچ ہوا۔

محکمہ تار کے سگنیلر کو سزا۔ جس مقدمہ غبن قیمت تار میں ملتان کا ایک گولہ تاربابو نام فرنگر گرفتار تھا۔ اُسے مسٹر کپن صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملتان کی عدالت سے ۳ ماہ قید بامشقت کا حکم ملا ہے۔

تھیوسافیکل سوسائٹی بنارس۔ نے اپنے ۳۸ ویں سالانہ اجلاس پر جو ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۳ء بمقام بنارس منعقد ہوا تھا۔ مسز اینی بیسنٹ کی نسبت اعتماد کا ووٹ پاس کیا۔ اور مسز موصوفہ کے لئے حین حیات تک پریذیڈنٹ مجلس کی سفارش کی۔

رسم افتتاح۔ حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب ۲۰ر ماہ حال کو ملتان چرچ مشن ہائی سکول کی رسم افتتاح قریباً ساڑھے ۱۲ بجے دن کے بجالائینگے۔

دنوں کی میعاد۔ ۱۷ر ماہ حال کو لاہور میں ۷ بجکر ۱۳ منٹ پر سورج طلوع ہوا اور ۵ بجکر ۵ منٹ پر غروب ہوا۔ پشاور میں ۷ بجکر ۲۴ منٹ پر طلوع اور ۵ بجکر ۸ منٹ پر غروب ہوا۔ دہلی میں طلوع ۷ بجکر ۱۴ منٹ پر اور غروب ۵ بجکر ۲۵ منٹ پر ہوا۔

اخبار قادیان

راولپنڈی کے عام مسلمانوں نے کسی انگریز کو تبلیغ کرنے کے لئے جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر کو قادیان سے بذریعہ تار بلوایا۔ چنانچہ مفتی صاحب موصوف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے۔ اور اس انگریز کو اچھی طرح سے تبلیغ اسلام کی۔ جس سے اسے بہت فائدہ ہوا اور وہ اسلام کے بالکل قریب آگیا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے بہت جلد پورا پورا حلقہ بگوش اسلام کرے۔ آمین۔

آجکل جناب مفتی محمد صادق صاحب راولپنڈی سے واپس آکر لاہور ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اور اس وقت تک آپ کے دو لیکچر لاہور کے مختلف حصوں میں ہو چکے ہیں۔ پہلا لیکچر میاں فضلدین صاحب دربانی باغ کے مکان پر ہوا۔ اور چونکہ یہ لیکچر شارع عام پر تھا۔ اس لئے بہت سے عام مسلمان کو بھی اس کے سننے کا موقعہ ملا۔ جو بہت کچھ مستفید ہوئے۔ اس کے بعد دوسرا لیکچر ۸ر جنوری کو شام کے ۴ بجے شیخ رحمت اللہ صاحب پلیڈر کے مکان واقعہ اندرون بھاٹی دروازہ میں ہوا۔ اور اگرچہ عام مسلمان جہلم محرم اور حضرت گنج بخش صاحب ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے شغل میں شامل ہونے کے باعث بہت زیادہ تعداد میں نہ آسکے۔ مگر ان کی ایک قلیل تعداد نے ہی نہایت غور سے مفتی صاحب موصوف کے اس پیغام حق کو سنا۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی صداقت کے بارہ میں سنایا۔ اور آخر میں صدر جلسہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جس درد دل سے انہیں اس چند روزہ زندگی میں اپنے اعمال کو سنوارنے اور صادقوں کے ساتھ ہوجانے کی نصیحت فرمائی اسنے ان پر خاص اثر کیا۔ (فالحمد للہ)

عربی اخبارات وممالک اسلامیہ

فرانس اور سنوسیوں میں ایک مخفی جنگ۔ آجکل سید ہلال برادر سید احمد شریف سنوسی اور فرانس کے درمیان علی ابن دینار کی سلطنت کی حدود پر جنگ ہورہی ہے اور چونکہ سید ہلال نے وار تامہ اور مصالیب میں سے جو فرانسیسی حلقہ اثر میں ہیں۔ بہت سی سپاہ فراہم کرنی ہے اس لئے اس جنگ نے حکومت فرانس کو خاص طور پر متوجہ کر رکھا ہے۔ فرانس نے حکومت مصر اور برطانیہ سے اس جنگ میں امداد کی درخواست کی تھی۔ جو قطعاً نامنظور ہوئی کیونکہ جو معاہد سلطان دارفور اور موخرالذکر دونوں حکومتوں کے درمیان ہوا ہے اس کے رو سے ان دونو سلطنتوں کو ان معاملات میں مداخلت کا اختیار نہیں یہ بات سلطان دارفور کے اس مردانہ حوصلہ کو ظاہر کرتی ہے۔ جو وہ استبداد کے مقابلہ کے لئے رکھتا ہے اور جسکا ان دونوں حکومتوں پر بہت بڑا اثر ہے پیرس میں یہ دیکھکر کہ سید ہلال نے اپنے بھائی سنوسی سے امداد طلب کی ہے۔ عام طبائع میں سخت ہیجان پیدا ہوا۔ اور انہوں نے تجویز کی کہ سومالی لینڈ کی فرانسیسی حکومت سے مقابلہ کے لئے امداد حاصل کیجائے۔ لیکن بوجہ اس اتحاد و اتفاق کے پیش نظر ہونیکے جو سید ہلال اور علی ابن دینار کے درمیان اس وجہ سے قائم ہوچکا ہے کہ اول الذکر نے موخرالذکر کی حکومت کو غیروں سے ہتھیار رکھواکر خالی کروادیا تھا۔ یہ تجویز بھی مسترد ہوگئی۔ اور فرانس کی نظر امید مصر اور برطانیہ پر پڑی۔ جسپر کوئی توجہ نہ کیگئی۔ اگر جنگ کی یہی حالت رہی۔ تو بہت جلد بلاد حبش سے طرابلس کو آنے جانے کا راستہ کھل جائیگا۔ اور اگرچہ ریلوے لائینوں کا سلسلہ ان علاقوں سے منقطع نہ کیا جائیگا۔ جہاں سے فرانس کے دست تظلم کا اندیشہ ہے مگر ایسے حریفوں پر یورش کرنا آسان ہوجائیگا۔ اس وقت فرانس ان خارجی مددگاروں سے کبھی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ جو ان علاقوں پر نہایت آسانی سے قبضہ کرسکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مؤرخہ ۲۲ رجنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۸۲

مسلمانانِ ہند کی دردانگیز حالت

نکلنا خلد سے آدم کا سُنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

مسلمانان ہند آج کل جن پیچ در پیچ مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور مذہبی وسیاسی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں ترقی کا نشان دار دروازہ جیسا کچھ اس غریب قوم کے لئے بند ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ یہ قوم دنیا کی تمام قوموں کی سرتاج تھی۔ ایک وقت تھا۔ کہ دُنیا کی تمام دوسری قومیں ہماری دست نگر تھیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ ہمارے معمولی سے معمولی آدمیوں کو بادشاہ گر کا خطاب ملتا تھا۔ اور دنیوی زندگی کی یہ ایک مقدس امانت تھی۔ جو خداوند جل وعلا نے محض اس لئے ہمارے سپرد کی تھی۔ کہ ہم اس کو صحیح طریقہ سے استعمال میں لاکر اللہ تعالےٰ کا حقیقی شکریہ ادا کریں۔ تا ہمارے لئے لاَزِیدَنَّکُم کا مبارک حکم صادر ہو۔ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اس امانت میں خیانت کی۔ اور اسے بُرے طریقے سے استعمال کرکے وَلئن کفرتم کے مصداق ہوئے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کا حکم اِنّ عذابی لشدید کے رنگ میں ہم پر نازل ہوا۔ آہ! کسی کا کہنا

جس جگہ تھا جم کا جلسہ اور خسرو کا محل
چند قبروں کے سوا اب تو وہاں کچھ بھی نہیں

ہمارے حال پر بخوبی صادق آتا ہے۔ اور ہماری ان تمام مصیبتوں کی کہانی زبان حال سے ہمیں سُنا رہا ہے۔

لیکن کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر ان مصائب وآلام کی داستان کا اسی جگہ خاتمہ ہو جاتا۔ اور اس کے بعد ہمیں زیادہ ستا کر ان پرانے زخموں کو ہرا نہ کیا جاتا۔ آہ! ایسا کیونکر ہوتا۔ جبکہ ہم نے خود اپنی گذشتہ غلطیوں پر نظر ہی نہ کی۔ اور آیندہ حالات کو سنوار کر تلافیٔ مافات سے خدائے تعالیٰ کی اس غضب آلود نگاہ میں تغیر پیدا نہ کیا۔ ہاں خداوند کریم نے تو روز ازل سے ہی فرمادیا تھا۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِہِم۔ مگر ہم نے اس کی اس رحیم وکریم آواز پر کان نہ دھرا اور اسے گوش ہوش سے سُن کر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش نہ کی۔ پس ضروری تھا۔ کہ یہ عذاب ہم پر اور زیادہ سختی اختیار کرتے۔ اور ہمیں ہر قسم کے دُکھوں اور تکلیفوں کے تازیانۂ عبرت سے بچھاتے۔

چنانچہ حکومت کے انعام سے محروم کرنے کے بعد عذاب الٰہی نے اپنی شکل یوں اختیار کی کہ ابتدائے عہد انگلشیہ میں باوجود ہر قسم کی دینی ودنیوی ترقی کی آزادی و تحریک ہو چکنے کے ہم نے خود ان سب سے منہ موڑا۔ اور پرانی لکیر کے فقیر ہونا ہی پسند کیا۔ اور دوسری ہمعصر اقوام کے ساتھ ترقی کے وسیع میدان میں دوڑنا اپنے لئے ننگ خیال کیا۔ اور اسلام جیسے پاکیزہ مذہب اور قرآن جیسے مضبوط حبل اللہ سے منہ موڑ کر واعتصموا کے حکم پر عمل پیرا ہونے سے احتراز کرنے لگے۔ اور اس طرح سے تفرقہ کے باعث تذھب ریحکم کے ماتحت ہمارے رعب ووقار کی ہوا بگڑ گئی۔ آہ! ان سب باتوں کی ہوش ہمیں اُس وقت آئی۔ جبکہ سب کچھ ہم سے کھویا جا چکا تھا۔ اور بمصداق اب پچھتائے ہوت کیا۔ جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت وہ اب گیا ہوا وقت واپس نہ آسکتا تھا۔ اور سوائے اس کے چارہ نہ تھا۔ کہ گذشتہ را صلوٰۃ اور آئندہ را احتیاط پر کاربند ہو کر نئے سرے سے کام شروع کیا جاتا۔ اور اسلام کو مضبوط پکڑ کر اور ہمسایہ اقوام کی طرح مروجہ علوم کو حاصل کرکے ان انعامات کے وارث بنتے جو دُنیا میں مختلف اقوام کے بقاء اور عروج کا باعث ہوتے رہے ہیں۔ لیکن افسوس اب زمانہ پلٹا کھا چکا تھا۔ اور ہوا کا رُخ بدل چکا تھا۔ اب وہ وقت نہ تھا۔ جبکہ تھوڑی سی کوشش سے بے انتہا انعامات اور حقوق مل جایا کرتے تھے۔ ہمسایہ اقوام اپنی کوشش سے بازی لے گئیں۔ اور ہم پیچھے کے پیچھے رہ گئے۔ اور اس دوڑ میں اتنے پیچھے رہے۔ کہ اب منزل مقصود تک پہنچنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور نظر آتا ہے۔

آہ! یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ اب تو اس میدان مقابلہ میں دوڑنے والوں کیلئے طرح طرح کی روکیں پیدا کی جارہی ہیں۔ اور ان کے راستہ میں کانٹے بوئے جارہے ہیں۔ اور ہر طرح سے کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کسی طرح سے یہ پیچھے کے پیچھے ہی رہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہم کہ آزادی کا جو زور پہلے تھا وہ آج بھی ہے۔ اس میں کوئی جائے احتمال نہیں۔ کہ اب بھی ہم اپنے مذہبی فرائض کو ویسے ہی بے روک ٹوک ادا کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ برطانوی عہد حکومت کے ابتدائی حصہ میں کرسکتے تھے۔ لیکن اس بات کو ہم کیا کریں۔ کہ ہم میں سے بعض دشمنانِ حق اور اعدائے دوست نما ان سب باتوں کا خود خاتمہ کرنا چاہتے اور کررہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ عہد برطانیہ کی اسی پُرانی پالیسی سے فایدہ اٹھا کر نہایت آزادی سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے رہیں۔ اور کوئی اس میں مخل نہ ہو۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ اس آزادی میں مخل ہونے والوں کی طرف اپنی مہربان گورنمنٹ کو پورے زور سے توجہ دلائیں۔ اس کے ساتھ ہی ہماری آرزو ہے۔ کہ دنیوی ترقی کے میدان میں کسی دوسرے سے پیچھے نہ رہنے کے لئے ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے خاص امداد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ہماری قومی کشتی کے ملاح ہماری ان جایز اور ضروری خواہشات کو نہایت بُرے اور ڈراؤنے لباس پہنا کر حکام عالی مقام کے آگے پیش کرتے ہیں اور حتی الوسع انہیں ہم سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ہم ہزارہا دفعہ اس بات کو علی الاعلان ظاہر کرچکے ہیں۔ اور اب پھر کئے دیتے ہیں۔ کہ ہم گورنمنٹ کے ازحد ممنون ہیں ہم اس مبارک سلطنت کو فیضان الٰہی کا ایک کرشمہ خیال کرتے ہیں۔ اور ہم اس کے مطیع ومنقاد رہنا اپنی زندگی کا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ حکومت اپنے رویہ میں ہمارے ساتھ درگذر اور معافی کو زیادہ استعمال کرے۔ اور محض چند شریر النفس اور بدباطن لوگوں کے سبب سے اس بے دست وپا رعایا کی اُٹھتی امنگوں کو ضائع نہ کرے۔ انڈین پریس ایکٹ کے تمام الفاظ کو اگر نہایت غور اور تدبر سے پڑھا جائے۔ اور ان حالات پر نظر کی جائے۔ جن کے ماتحت اس قانون کا نفاذ ظہور پذیر ہوا۔ تو ہمیں صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اس قانون کے رائج کرنے سے گورنمنٹ کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ کہ ان شریر النفس لوگوں کو جو گذشتہ چند ایک سالوں سے گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ لیکچروں اور اخباروں کے ذریعہ شورش پھیلاتے اور اپنی ناپاک منصوبہ بازیوں اور خطرناک ملیشہ دوانیوں سے اسے تباہ وبرباد کرنا چاہتے ہیں قرار واقعی سزا دی جائے اور ایسی خلاف دین وایمان باتوں کی اشاعت معطل کردی جائے جہاں تک تو اس بات کا تعلق ہے۔ ہم گورنمنٹ سے پورے طور پر متفق ہیں اور نہایت زور سے اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ایسے سرکش لوگوں اور باغیوں کا ضرور استیصال ہونا چاہئے۔ جنھوں نے اپنی ان نالائق حرکتوں سے ملک وملت کو بدنام کردیا ہے۔ اور ہم گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ وہ ایسا کرنے میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوگئی ہے۔ لیکن موجودہ صورت میں جس طریقہ سے اس قانون کا عملدرآمد ہو رہا ہے۔ وہ نہ تو برطانیہ کی معزز ومقتدر شان کے لایق ہے۔ اور نہ ہی اس قانون کے نفاذ کے وقت اس کا یہ مطلب ومنشا تھا اور نہ ہی اس کے الفاظ سے ایسا پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس قانون کے عملدرآمد کا جو اختیار لوکل گورنمنٹوں کو دیا گیا ہے۔ وہ سب بغاوت کا لٹریچر پھیلانے بم بنانے یا حکومت انگریزی کے خلاف لوگوں کو اُکسانے والی تحریرات کے متعلق تھا۔ اور ان میں اس بات کو ہرگز ہرگز کوئی جرم قرار نہیں دیا گیا کہ کوئی شخص گورنمنٹ سے اپنا کوئی حق طلب کرے۔ یا گورنمنٹ کے بعض حکام کی کوئی غلطی بتادے۔ یا اپنی مذہبی رسوم وفرائض میں دخل دینے والوں کے خلاف گورنمنٹ سے بذریعہ پریس چارہ جوئی کرے۔ یا دوسرے مذاہب والوں سے ان کے مسلمہ عقاید پر بحث ومباحثہ کرے۔

ابھی ۱۹ جنوری کو گذرے ہوئے کوئی بہت دیر نہیں ہوئی۔ جبکہ آنریبل ملک عمر حیات خان صاحب ٹوانہ نے امپیریل کونسل دہلی میں موجودہ پریس ایکٹ کو نرم بتاتے ہوئے اس بات پر بہت زور دیا تھا۔ کہ بغاوت کا سر کچلنے کے لئے اسے ازحد زیادہ سخت کیا جائے۔ ہمیں اس میں کوئی اعتراض یا شکایت نہیں۔ کہ کیوں ایسا کہا گیا۔ بلکہ شکایت تو صرف اس امر کی ہے۔ کہ بغاوت جیسے خطرناک جرم کی آڑ میں بیچارے کئی ایک غریب اور وفادار اخبارات کو محض ذاتی مخاصمت اور عناد کی وجہ سے مورد اعتراض ٹھیرایا جاتا ہے اور واقعات کو طرح طرح کے بُرے لباس پہنا کر اور ان کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر گورنمنٹ کو برانگیختہ کیا جارہا ہے۔ جس سے ان اخبارات پر قسما قسم کی آفات نازل ہورہی ہیں۔ بہر حال آنریبل ملک صاحب کی مذکورہ بالا تقریر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ پریس ایکٹ محض بغاوت کو دور کرنے اور باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے تجویز ہوا ہے۔ اور اس کا منشا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ ان تمام باتوں سے

کے اصل منشا اور مقصد سے بحث دُور ہٹ گیا ہے۔ ہاں ہم کہیں گے۔ کہ اس میں گورنمنٹ کا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ یہ محض چند فتنہ پردازوں اور قومی غداروں کی کارستانیاں کا نتیجہ ہے۔ جو ہماری آواز کو گورنمنٹ کے کانوں میں نہایت خوفناک اور دہشت انگیز طریقہ سے پہنچانے کے ٹھیکہ دار بن رہے ہیں۔ حضور کیوں جائیں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی متین اور سنجیدہ پرچہ بدر پر ہی غور کرو۔ آخر اس نے کب اور کس پرچہ میں صراحتاً یا کنایتاً یا مستوراً یا اشارتاً یا استعارتاً یا ضمناً گورنمنٹ عالیہ کے خلاف کسی ایک فرد کو بھی بغاوت کی تعلیم دی یا دینے کی کوشش کی ہے۔ بغاوت تو الگ رہی اس نے تو کبھی کسی جایز پولیٹیکل امر کو بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ اور شروع سے اس وقت تک نہایت حلیمانہ لہجہ سے مذہبی مسایل کے لکھنے یا قرآن کی خدمت کرنے میں کوشاں رہا۔ اور وقتاً فوقتاً سلطنت برطانیہ کی وفاداری کی ہی تعلیم دیتا رہا۔ اور خدا وہ دن نہ لائے۔ کہ ہم میں سے کوئی بھی اطاعت اولوالامر سے منہ موڑ کر بغاوت جیسے ناپاک کام کو اختیار کرے۔ ہاں وہ مضمون جس پر بدر سے تین ہزار روپیہ کی ثقیل رقم بطور ضمانت طلب کی گئی ہے۔ مذہبی لحاظ سے بھی کسی دوسری قوم یا فرقہ کے خلاف نہ تھا۔ بلکہ اس سے تو الٹی عیسائیت کی تائید ہوتی تھی۔ کیا یہ ثابت کرنا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا چنداں تعجب انگیز نہیں۔ اور طب کے رُو سے ایسا ہونا ممکن ہے۔ کوئی باغیانہ تعلیم ہے؟ اگر نہیں تو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ وہ کونسا ایسا سنگین جرم ہے۔ جس کا ارتکاب اس مضمون میں ہوا ہے۔ اور جس کی پاداش میں تین ہزار روپیہ کا بوجھ اس غریب اخبار پر ڈالا گیا ہے۔

اسی طرح سے اخبار اہل حدیث کی ضمانت پر بھی ہمیں یہی تعجب دامنگیر ہے کہ کسی دوسرے مذہب کے عقیدہ کا مہذب ومدلل طریقہ سے رد کرنا کون سے جرم میں داخل ہے۔ اور پریس ایکٹ کے کن الفاظ میں اس جرم کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ کہ بائیبل میں کفارہ کی تعلیم والے مضمون میں کہاں اور کن الفاظ میں بغاوت کی تحریک کی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کے خلاف کہاں کسی ایک فرد کو بھی ابھارا گیا ہے۔

ایسا ہی ہمعصر زمیندار کا بھی جو کچھ حشر ہوا ہے۔ اسے دیکھکر بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور مسلمانوں کی بدقسمتی کا رہ رہ کر افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مضامین کو دیکھکر جن کی وجہ سے ہمارے معزز اور سر دلعزیز ہمعصر کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا ہے۔ ہمیں بالکل پتہ نہیں لگتا۔ کہ آخر وہ کونسا معیار ہے۔ جس کے ذریعہ سے کسی شخص کو باغی قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہمیں تو کوئی لفظ بھی ان مضامین میں ایسا نظر نہیں آتا .... جس میں کسی پیرایہ میں بھی بغاوت کی تعلیم ہو۔ بلکہ برخلاف اس کے وہاں بھی تو صرف مذہبی حقوق کی ہی پائمالی کا شکوہ کرکے گورنمنٹ عالیہ سے ان کی ہی عطائیگی کی درخواست کی گئی ہے زمیندار پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے۔ اس سے سب اخبار نویسوں کے دل سکتہ کی حالت میں ہیں قلم لکھتا ہے اور ٹھیر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ کیا لکھا جائے جس سے ہم پریس ایکٹ کے عملدرآمد سے محفوظ رہ سکیں اچھا ہم مان لیتے ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے خلاف کچھ لکھنا اور اپنی خوبیوں کا ان سے مقابلہ کرکے اپنے مذہب کو اعلیٰ بیان کرنا بھی جرم میں داخل ہے۔ لیکن کیا یہ بات آزادی کے بابرکت اصول کو پائمال نہیں کرتی؟ کیا گورنمنٹ عالیہ کا فرض نہیں ہے۔ کہ اپنی رعایا کے مذہبی پاک جذبہ کا لحاظ کرے۔ ہم نہایت ادب سے التماس کرتے ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ بغاوت کو روکنے کے لئے تو جو کچھ چاہے کرے۔ لیکن خدا را ہمارے مذہبی جذبات اور احساسات میں دخل نہ دے۔ بلکہ اس بارہ میں ہم کو آپس میں ہی اخلاقی طور پر اصلاح کرنے دے۔ آج کل عام طور پر مذہبی حلقوں میں اس کے خلاف تحریک ہے۔ اور وہ دن قریب ہیں۔ کہ بغیر گورنمنٹ کے دخل کے یہ سب اصلاح خود بخود ہو جائیگی۔ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ مذہبی آزادی کی ان پاک روایات کو جو اس کے وجود کے ساتھ لازم وملزوم چلی آتی ہیں۔ پورے طور پر قائم رکھے اور نیز باغی لوگوں اور وفاداروں میں امتیاز کرنے کے لئے تدبر وسعت قلب اور وسعت حوصلہ کو کام میں لایا کرے۔ جس کی نیک مثال حضور وائسرائے جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب دام اقبالہٗ نے اپنے عمل سے گذشتہ سالوں میں قائم کی ہے (باقی پھر)

اخبار زمیندار بعض ناظرین نے ہم سے اخبار زمیندار کے متعلق مفصل حالات کی اطلاع چاہی ہے ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ زمیندار پریس بدستور مقفول ہے دفتر زمیندار سے سوائے ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ نومبر ۱۹۱۳ء کے تین پرچوں کے گورنمنٹ نے اور کسی کا غذ ضبط نہیں کیا۔ ۱۹ جنوری کو راجہ غلام قادر خان صاحب منیجر زمیندار نے پریس کمیٹی کی طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع لاہور کے پیش نئے پریس کے اجرا کی درخواست دیگئی ہے۔ تا کہ اخبار زمیندار کو نئے سرے سے جاری کیا جائے اس ... [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

جزائر ایجین (قسطنطنیہ ۱۷ جنوری) عثمانی سفیر متعینہ صوفیہ یہاں رخصت پر آگیا ہے۔ موجودہ حالت میں اسکا آنا کسی ضروری مقصد پر منسوب کیا جاتا ہے خاصکر ایسی صورت میں کہ دول کے فیصلہ جزائر ایجین کے بارہ میں عوام میں بد دلی پھیلی ہوئی ہے۔
یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ ترکی نے بیس لاکھ رائفلیں بلگریا سے خریدی ہیں جو موخر الذکر نے ترکوں سے چھینی تھیں۔

ایک جزیرہ غرق (ایتھنز ۱۷ جنوری) اسٹیمر سکابیو نے یہاں پہنچکر اطلاع دی ہے کہ جہازات رپورٹ کرتے ہیں کہ سارے کے سارے جزیرہ ابراہم میں تغیر و تبدل ہوگیا ہے سنٹ ہیتال کی جگہ اب ۷۰ فیدم (جہازی میل) زیر سمندر ہے اور دو میل چٹانی جگہ ایسی جگہ ظاہر ہوگئی ہے جہاں کہ پہلے سمندر تھا۔ آتش فشانی کے وقت سارا جزیرہ مادہ آتش فشان کا کھولتا ہوا ڈھیر تھا اور سمندر کا پانی ابل رہا تھا۔ مچھلیاں اور دیگر سمندری جانور کھنکر سطح سمندر پر تیر رہے تھے جزائر پا اور لوبیو سے دھواں نکل رہا ہے اور لوگ خوفزدہ ہو رہے ہیں۔

ٹرکی میں غیر مسلموں سے خرید و فروخت بند (قسطنطنیہ ۲۰ جنوری) ٹرکی میں دیسی عیسائی دوکانداروں خصوصاً یونانیوں کے بائیکاٹ کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک یونانی حلوائی کی دوکان کی کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں۔ اور بیوپاریوں کو غیر مسلموں سے سودا خریدنے پر بے آبرو کیا گیا اور صرف مسلمان دوکانداروں سے خرید و فروخت کرنیکی تحریک پہلے کی طرح زور و شور اور سرگرمی سے جاری ہے۔

پورٹ سعید میں طوفان (لنڈن ۲۰ جنوری) پورٹ سعید سے خبر آئی ہے کہ وہاں آجکل موسم بہت خراب ہے جنوب کی طرف سے بہت تند ہوائیں چل رہی ہیں جنمیں بہت زیادہ ریت شامل ہوتی ہے۔ تمام جہاز بندرگاہ پر رک لئے گئے ہیں اور یہی حال سویز کا ہے۔

قید خانہ میں کشت و خون - (لنڈن ۲۰ جنوری) یک الیسٹر اوکلاہاما سے ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ وہاں تین مجرم ریوالور لیکر جیل خانہ کے اندر چلے گئے اور چوکیدار کی کنجیاں چھین لیں۔ اور محافظوں کو گولیوں کا نشانہ بناتے ہوئے قیدیوں کے دروازے کھولکر اندر داخل ہوگئے۔ انہوں نے ایک لڑکی کو زندہ ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔ اور کھلے دروازوں سے لڑکی کو پھینک دیا۔ لڑکی زخمی ہوگئی۔ اور مجرم ایک بگھی میں کود پڑے۔ گارڈ نے بندوق دیکر سواروں کو دوڑایا جنہوں نے دوڑتے ہوئے گولیوں سے مجرموں کو ہلاک کیا۔ تین محافظ ایک بیرونی آدمی جو جیل خانہ دیکھنے آیا تھا۔ جان بحق ہوگئے۔

ایران کو پارسلوں کی ڈاک (لنڈن ۱۹ جنوری) جرمن اخبار کولنش زیٹنگ جلفا عاشق آباد سے تبریز و مشہد کو پارسلوں کی ڈاک کی مسدودی کے روسی فیصلے کو بین الاقوامی قرار داد ڈاک کے خلاف بتاتا ہے جس پر جرمنی نے سنیٹ پیٹرز برگ میں سخت اعتراض کیا ہے کیونکہ اس رکاوٹ سے ایران کو جانیوالی جرمنی پارسلوں کی ڈاک کو نقصان نہ پہنچیگا۔ بقول اخبار مذکور روس اپنے تجارتی فائدہ کے خیال سے متذکرہ صدر راہ سے جرمن اور دیگر غیر روسی مصنوعات و مال تجارت کو روسی علاقہ سے گذرنے نہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

سمراء پونہ کے مسٹر رام چندر گنیش بی۔ اے ایل ایل بی سرکہ دخیانت مجرمانہ کے عوض ۱۸ ماہ قید سخت اور ۰۰۰ روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ قید سخت کے سزایاب ہوئے۔ ناعتبرو

موضع ڈلہ کے واقعات کے متعلق مزید اطلاع

موضع ڈلہ کے متعلق ہم نے ایک نامہ نگار کی اطلاع پر بعض حالات گذشتہ اشاعت میں درج کئے تھے اب ہم کو خاص طور پر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور تحصیلدار صاحب اور پولیس ہنوز مقدمہ کی تفتیش کر رہے ہیں اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع نے خود اس کام کو ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ ۲۰ جنوری کو صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر تشریف لے گئے اور امید ہے کوئی صورت مصالحت کی اس میں نکل آئیگی اصل واقعات کے متعلق ابھی تک یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا مقدمہ سپرد عدالت ہوگیا ہے نتیجہ پر معلوم ہو جائیگا۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ مسجد جلائی گئی۔ سکھ صاحبان مسلمانوں پر اور مسلمان سکھوں پر الزام لگاتے ہیں مسلمان اس گاؤں کے بالکل کمزور ہیں چنانچہ سنا گیا ہے کہ پوری شہادت بہم نہیں کر سکے ضمانت کے متعلق جو لکھا گیا تھا غلط تھا حفظ امن کی ضمانت نہ تھی بلکہ وہ حاضری عدالت کی ضمانت تھی جبکہ غریب مسلمان نہ دے سکے۔ اس لئے ڈپٹی صاحب انہیں اپنے ہمراہ گوردا سپور لے گئے۔ سکھ صاحبان نے ضمانتیں دے دیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کا ایک خاص جلسہ زمیندار کی حمایت میں [بمبئی ۱۷ جنوری] کل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۴ء کو انجمن ضیاء الاسلام کا ایک جلسہ ہوا اور حسب ذیل رزولیشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔
دیہ جلسہ انجمن ضیاء الاسلام بمبئی ضمانت اخبار زمیندار و پریس کی ضبطی پر سخت متاسف ہے۔ اور مالک اخبار و پریس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور اس کو ایک قومی و ملکی نقصان سمجھتا ہے نیز گورنمنٹ پنجاب سے بزور ملتجی ہے۔ کہ ایک صاف گو شیر کو زندہ رکھنے کیلئے اپنے حکم پر مزید غور فرمائینگے۔ فقط
راقم جوائنٹ سکرٹری

پولیٹیکل قتل - کلکتہ ۱۹ جنوری۔ مسٹر نریپندر ناتھ گھوش انسپکٹر محکمہ تفتیش جرائم اپنے دن بھر کے کام سے فارغ ہونے کے بعد اپنے گھر جاتے ہوئے گوے سٹریٹ میں گولی سے مار دیئے گئے۔ بازار میں دو شخص چھپے ہوئے انسپکٹر مذکور کی تاک میں تھے جن کے گذرنے پر انہوں نے انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا۔ مجرم گرفتار کر لئے گئے

بمبئی میں موٹر کار - ۱۹۱۲ء کے آخیر بمبئی میں ۲۲۳۶ موٹر کاریں تھیں جو ۱۹۱۳ء کے اخیر ۲۸۰۹ ہوگئیں فی موٹر ہم ہزار روپیہ قیمت کے حساب سے صرف بمبئی میں ۱۱۵۹۲۰۰۰ روپیہ کی موٹر کاریں ہیں جن سے میونسپل کمیٹی کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ بطور ٹیکس وصول ہوتا ہے۔

نیشنل کانگریس کا ڈیپوٹیشن ولایت کو - صوبجات متحدہ کی کانگریس نے گذشتہ منگل کو اپنے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ پنڈت بشن نرائن دار کو بموجب تجویز سال گذشتہ منظور کردہ کانگریس بطور ڈیلیگیٹ انگلینڈ بھیجا جائے۔ دوسرے ممبران ڈیپوٹیشن کی نامزدگی ابھی عمل میں نہیں آئی۔ اور نہ پنجاب کانگریس نے تاحال اسبارہ میں کوئی کارروائی کی ہے۔

ہندوستان کے لئے نئے ایکٹ - پنجاب آبکاری ایکٹ جو حضور لاٹ صاحب بہادر نے ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء کو اور حضور وائسرائے بہادر نے ۱۱ دسمبر ۱۹۱۳ء کو منظور فرمایا تھا عوام کی اطلاع کیلئے ۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء کے گورنمنٹ گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے۔ پنجاب کورٹ بل اور پنجاب ہائیکورٹ بل جو پنجاب کونسل سے ۲۰ دسمبر کو منظور ہوئے تھے حضور وائسرائے کی منظوری کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔

امپیریل کونسل میں سوالات - ۱۷ جنوری کے اجلاس کونسل میں آنریبل مسٹر قمر الہدیٰ نے مندرجہ ذیل سوالات پیش کئے۔
(۱) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ان اخبارات کی فہرست پیش کریگی جنکو ۱۹۱۳ء میں بموجب دفعہ ۳ یا ۱۰ ازپریس ایکٹ مجسٹریٹ کے پاس ضمانت جمع کرنیکا حکم ملا۔ اور ہر ایک سے کس قدر ضمانت لی گئی۔ اور دفعہ ۱۰ کے بموجب کتنی ضمانت ضبط کیگئی۔
(۲) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ان اخبارات کے نام بتائیگی جو ضمانت جمع نہ کرسکنے کے باعث بند ہوگئے۔ (۳) کیا گورنمنٹ براہ مہربانی ان مطابع کی فہرست پیش کریگی جنسے دفعہ ۳ کے بموجب ۱۹۱۳ء میں ضمانت طلب کی گئی اور کتنے پریس ضمانت جمع نہ کر سکنے کے باعث بند ہوگئے (۴) کیا گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ جو مطابع ضمانت جمع نہ کر سکنے کے باعث بند ہوگئے ہیں۔ ان کے بارے میں لوکل گورنمنٹوں کو توجہ دلائے؟"
جوابات از آنریبل سر ریجینالڈ کریڈک (۱)، (۲)، (۳) سوالات کا یہ جواب ہے کہ اطلاعات مسئولہ لوکل گورنمنٹوں سے موصول ہوگئی ہیں۔ اور میز پر رکھی گئی ہیں۔ (۴) کا جواب یہ ہے کہ سرکار کسی قسم کی کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔"

سوالات دربارہ تعینات سول سرجن - آنریبل سردار دلجیت سنگھ صاحب نے دریافت کیا۔
(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ گورنمنٹ ڈیفنس ایسوسی ایشن نے سرکار سے عرض کی ہے کہ آیندہ کیلئے یہ قاعدہ بنایا جائے کہ انڈین میڈیکل سروس کے ممبروں کے سوائے کسی شخص کو سول سرجن کے عہدہ پر مقرر نہ کیا جائے؟ (۲) اگر یہ بات درست ہے تو کیا سرکار کچھ اس بارہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟"
جوابات از آنریبل سر ریجینالڈ کریڈک صاحب بہادر۔ جواب سوال اول۔ رائل کمیشن کی تحقیقات دربارہ سول سروس میں دیگر معاملات کے ساتھ انڈین میڈیکل سروس کے انتظام کے لئے بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ ڈیفنس ایسوسی ایشن نے اپنے خیالات دربارہ تقرری سول سرجن ہا گورنمنٹ کے پاس بھیجے ہیں۔ اور جبتک رائل کمیشن کی رپورٹ نہ آجائے اس معاملہ میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔"

ریلوے آمد میں زیادتی - یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے ۳ جنوری ۱۹۱۴ء تک ہندوستان کی ریلوے آمدنی میں ۳۰ لاکھ پینتیس ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ کا سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی نسبت اضافہ ہوا۔

کلکتہ میں لوٹ - شہر کے شمالی حصہ میں ایک بنگالی سوداگر اندا کی شام کو گرے سٹریٹ سے ایک زیورات قیمتی ۵ ہزار کی صندوقچی لئے جا رہا تھا۔ کہ ایک اجنبی اس سے صندوقچی چھین کر بھاگ نکلا۔ گو کئی لوگوں نے اس کا تعاقب کیا مگر

سکم میں نمائش - دربار سکم بمقام رامپور میں ایک زرعی و دستکاری کی نمائش کرنے کی تیاری میں مصروف ہے جو کلیمپانگ کے پیمانہ پر ہوگی۔ ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی دربار کا ارادہ ہے کہ یہ نمائش ہر سال ہوا کرے۔

کوئٹہ میں بارش - کوئٹہ میں سخت بارش اور اولے پڑے۔

حضور وائسرائے کی واپسی - حضور وائسرائے بہادر دورہ سے واپس تشریف لاکر گذشتہ جمعہ دہلی وارد ہوئے۔

لاہور جیل - سردار اندر سنگھ صاحب رام گڑھیا آنریری مجسٹریٹ امرتسر لاہور جیل کے غیر سرکاری وزیٹر مقرر ہوئے ہیں۔

آرٹ سکول لاہور - مسٹر سمر ندرا ناتھ گپتا یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے میو سکول آف آرٹ کے اسسٹنٹ پرنسپل ۲۰۰ روپیہ ماہوار کے گریڈ میں ۶ ماہ کے لئے آزمائشی طور پر ماسٹر شیر محمد صاحب کی جگہ جو وائس پرنسپل کی جگہ پر ترقی پا گئے ہیں مقرر ہوئے ہیں۔

حضور لاٹ صاحب پنجاب کا دورہ - حضور لاٹ صاحب پنجاب معہ لیڈی صاحبہ اور مسٹر ہیرن چیف سکرٹری اور پرسنل سٹاف کے جمعرات گذشتہ کو موٹر کے ذریعہ سے بلوکی۔ منٹگمری۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں اور بہاولپور تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح ۲۸ جنوری ۱۹۱۴ء تک واپس لاہور تشریف لے آئینگے۔

ڈاک خانہ تعطیلات بابت ۱۹۱۴ء - گڈ فرائیڈے۔ بادشاہ کی پیدائش کا دن اور کرسمس ڈے کی تعطیلات کے علاوہ مندرجہ ذیل تعطیلات ڈاک خانجات پنجاب و نارتھ ویسٹرن فرانٹیر پراونس میں ملحوظ رکھی جائینگی۔ ۳۱ جنوری بسنت پنچمی ۱۴ اگست جنم اشٹمی۔ ۲۴ اگست عید الفطر۔ ۲۸ ستمبر دسہرہ ۱۹ اکتوبر دیوالی ۳۰ اکتوبر عید الضحیٰ۔

سرحد پر اور ڈاکہ - ۱۱ جنوری بعد دوپہر ۵ سرحدیوں نے جو غالباً خوست کے تھے ۴ ہندؤں کو جنمیں سے ایک محکمہ پبلک ورکس کا ٹھیکیدار تھا۔ کھڑکے نزدیک سے جو کوہاٹ بنوں سڑک پر ۲۳ میل پر واقع ہے اٹھا کر لے گئے ۸ میل تک وہ انکو دو ٹیشوں میں لے گئے جہاں انہوں نے ایک ہندو کو چھوڑ دیا اور باقی ۳ کو بطور یرغمال ہمراہ خود لے گئے۔ سرحدی پولس انکے تعاقب میں گئی ہے (خدا ان بدنام کنندگان نیکونامے چند سے جلد سمجھے پیغام)

لاٹ صاحب بہادر کے نئے ایڈیکانگ - یکم جنوری سے مندرجہ ذیل نفر ہندوستانی فوجی افسر حضور لاٹ صاحب بہادر پنجاب کے آنریری ایڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں۔
(۱) آنریری کپتان گوپالا۔ آئی او۔ ایم۔ سردار بہادر سابق ۱۷ ڈوگرا۔
(۲) رسالدار میجر ملک محمد حیات خان بہادر سابق لینسر زر۔
(۳) صوبیدار گلاب سنگھ بہادر سابق ۱۴ سکھ۔

نئے چیف جج پنجاب کے خیر مقدم - گذشتہ جمعرات وکلائے چیف کورٹ آنریبل سر ایلفرڈ کنسنگٹن بہادر کے نائٹ ہڈ بننے اور پنجاب چیف کورٹ کا چیف جج مقرر کئے جانے پر اظہار خوشنودی کے لئے چیف کورٹ بار روم میں جمع ہوئے مسٹر سی بوان پیٹمن صاحب وکیل سرکار نے وکلا کی طرف سے اظہار مسرت کیا اور نئے چیف جج صاحب بہادر کی لوث بیداغ انصاف کا اعتراف کیا۔ جس کے جواب میں حضور چیف جج بہادر نے اظہار خوشنودی کے بعد دلی شکریہ ادا کیا۔ اور وکلائے سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

اخبار قادیان (مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء) حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت گذشتہ دنوں ایام سے کمزور رہی ہے اس لئے شام کا درس بھی گھر میں ہی کراتے رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کمزوری کے ہر قسم کا کام جو آپ کی ذات سے وابستہ ہے اسی مستعدی سے سرانجام دیتے ہیں بلکہ فرماتے تھے۔ کہ اسقدر کمزوری کی حالت میں بھی کہ بعض وقت لیٹ کر کام کرنا پڑتا ہے میری یہ خواہش ہوتا اگر کوئی ان کا تامل جانے دوں سے ختم کئے بغیر نہ چھوڑوں۔ یہ عزم اور ہمت قابل رشک ہے۔ قبول اسلام بابو عبدالکریم صاحب جو انبالہ دفتر کے دفتر میں اسسٹنٹ ایڈیٹر وغیرہ کا کام کرتے تھے گذشتہ ہفتہ میں مشرف باسلام ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے آمین

زمیندار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

بسرپرستی علامہ عبداللہ العمادی ایڈیٹر "زمیندار" بغرض فراہمی چندہ ۲۱ جنوری کو لاہور سے روانہ ہوگا۔ ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوری توقع ہے کہ وہ جتنی الامکان اس ڈیپوٹیشن کی حوصلہ افزائی سے اپنے قومی اخبار زمیندار کے ساتھ سچی ہمدردی اور محبت کا عملی ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائینگے۔
منیجر زمیندار

الغرض تھی آشنا کو آشنا کی جستجو
مل گیا اس کو وہ جس کے نام سے مسرور تھا
اور دیکھا اُسکو جسکا دیکھنا منظور تھا
آپ کے آنے سے پہلے کیا جہاں کا حال تھا
کیا کہیں کیا مرد و زن پیر و جوان کا حال تھا
خشک و تر کا کیا زمین و آسماں کا حال تھا
الغرض بگڑا ہوا سب جسم و جاں کا حال تھا
بحر و بر میں ایک طوفان مفاسد تھا بپا
خشک و تر کا نقشہ حالات تھا بگڑا ہوا
سب بسر مرجھا چکی تھی ساری دنیا کی خوشی
اور کھو چکے تھے اپنے مولا کی خوشی
تھا وہی ہوتا جو کچھ تھی پیر و برنا کی خوشی
برخلاف حکم آقا جو رعایا کی خوشی
بھولے بسرے ہو گئے تھے عہد و پیماں سب کے سب
دین حق سے ہو گئے بیگانہ انسان سب کے سب
ایک پردہ میں خدا کا چہرۂ پُر نور تھا
بے وفا بندوں سے وہ محبوب تھا مستور تھا
بھاگتے تھے دور جو اس سے وہ اُن سے دور تھا
جب وہ غفلت میں پڑے آخر کو وہ غیور تھا
رو رُٹھ بیٹھا اور رخ پر نور پر ڈالے نقاب
دیکھنے والے نہ دیکھیں تو وہ کیوں ہو بے حجاب
ہر کوئی خدا کے نام سے بیگانہ تھا
ہو کے رہتا جو خدا کا کوئی بھی ایسا نہ تھا
کیا کہیں بندوں ہی کا اللہ سے رشتہ نہ تھا
ورنہ آقا اور بندوں میں کوئی پردہ نہ تھا
یہ تو بندوں ہی کی اپنی زشتیٔ اعمال تھی
سوچئے وہ خود کہ جن کی شومیٔ افعال تھی
یادِ حق کا انکو بھولے سے خیال آتا نہ تھا
نام کو ذکر خدا لب تک کوئی لاتا نہ تھا
بدروی کے مشغلے تھے اور کچھ بھاتا نہ تھا
یارِ گم گشتہ کو کوئی ڈھونڈنے جاتا نہ تھا
اوپرا پن اور وحشت اور تھی بیگانگی
بددماغی سب کے سر میں اور تھی دیوانگی
دل تھا کس پہلو جو اس کے لئے تھا بیقرار
آنکھ کس کی تھی جو رہتی اس کے غم میں اشکبار
جاں کہاں تھی جس کو اس یار گرامی سے ہو پیار
روح کس کی تھی جسے اُس دوست کی تھی انتظار
اُن کے بندے اُس سے غافل کیا غضب کی بات ہے
اُن کی دنیا بے خبر اُس سے رہے ہیہات ہے
فطرت انسان کا سب جاتا رہا حسن و جمال
صورت انسان کا گویا مٹ گیا سب خط و خال
آب و رنگ سیرت انسان پہ آیا انفعال
رونق رفتہ بھلا اب کس طرح ہوتی بحال
خود بگاڑے ہوں جنہوں نے حسن کے نقش و نگار
اسکی صورت جز خدا کے دے بھلا کوئی سنوار
آپ نے آکر سنواریں صورتیں بگڑی ہوئیں
سیرتیں بگڑی ہوئیں اور عادتیں بگڑی ہوئیں
درستی پر لائے تھیں جو حالتیں بگڑی ہوئیں
اور کیں اچھی شگفتہ رنگتیں بگڑی ہوئیں
صبغۃ اللہ کا جو دنیا پر چڑھایا آب و رنگ
اک نرالے ڈھنگ کا دنیا پہ آیا آب و رنگ
جی اٹھی دنیا خدا کا روئے زیبا دیکھکر
ہوگئی روشن خدائی اس کا چہرہ دیکھکر
روشنی پھیلی جہاں میں اس کا جلوہ دیکھکر
ایک رونق آگئی دنیا میں کیا کیا دیکھکر
یہ کرشمہ بس قدوم سرور عالم کا تھا
معجزہ ختم الرسل فخر بنی آدم کا تھا
اک گروہ پاک پیدا کر دکھایا آپ نے
ایک گروہ با خدا آکر بنایا آپ نے
جس کو گرویدہ یزداں پستی کا بتایا آپ نے
اور قانون جہاں بانی سکھایا آپ نے
وہ صحابہؓ کی جماعت مالک دولت ہوئی
صاحب اقبال و عزت وارث حکمت ہوئی
نیر اسلام کے پرتو سے نورانی ہوئے
کفر کی ظلمت میں وہ شمع خدادانی ہوئے
حکمت آموز قوانین جہاں بانی ہوئے
سادگی پر مالک صد رعب سلطانی ہوئے
کیا شجاعت تھی کہ تھا دس دس پہ بھاری ایک ایک
اللہ اللہ مظہر الطاف باری ایک ایک
مشرق و مغرب جو سمجھو انکی اک جاگیر تھی
اُن کے بازوئے قوی میں قوت تسخیر تھی
ان کی باتوں میں ارادوں میں عجب تاثیر تھی
ان کی صحبت دردمندوں کیلئے اکسیر تھی
اُن سے جو آکر ملا دل سے انہیں کا ہو گیا
رہ کے اللہ والوں میں اللہ کا بندہ ہو گیا
عیش چھوڑا سب نے اپنا راحت و آرام بھی
دُکھ اُٹھائے قوم ناداں میں ہوئے بدنام بھی
چھٹ گئے دنیا کے دھندے اور سارے کام بھی
ہو چکا یہ کچھ تو چمکا نیر اسلام بھی
مشکلیں جتنی پڑیں اُن پر وہ آساں ہوگئیں
زحمتیں سب مٹ گئیں آنکھوں سے پنہاں ہوگئیں
چمکے وہ دنیا میں بن کر آفتاب و مہتاب
بن کے نکلے آسماں پر آفتاب و ماہتاب
در پہ اُن کے مثل چاکر آفتاب و ماہتاب
سیر لشکر اُن کے اختر آفتاب و ماہتاب
اُن کے گھر میں قیصر و کسریٰ کے زیور آگئے
والیان ملک بن بن اُن کے چاکر آگئے
اُن میں بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہوگئے
رازداں و وارث علم پیمبر ہوگئے
رشک جنت جو ممالک تھے مسخر ہوگئے
زیر فرماں اُن کے سب سولاد چاکر ہوگئے
وہ خدا سے خوش خدا خوشنود اُن سے ہوگیا
بندے اُس سے اور خوش معبود اُن سے ہوگیا
پھر مجدد بر سر صد آئے دن آیا کئے
بھولی بسری باتیں سب کو آکے سمجھایا کئے
گمرہانِ حق کو سیدھی راہ پر لایا کئے
لا کے پیغام خدا دنیا کو پہنچایا کئے
اپنے اپنے وقت پر کیں خدمتیں اسلام کی
اور روشن کر دکھائیں برکتیں اسلام کی
اس زمانے کے مجدد کا مسیحا نام تھا
خادم حق کا سر زور چلیپا نام تھا
حضرت مرزا غلام احمد بھی انکا نام تھا
مہدئ آخر زماں اک اور پیارا نام تھا
بدر ہو کر آئے تاریکی تھی جب آفاق پر
اور قرآن مبین رکھا ہوا تھا طاق پر
جا چکے تھے آسماں پر سب کے قرآں کے حروف
آہ وہ زریں کلام پاک یزداں کے حروف
موجب تسکین خاطر حضرت جاناں کے حروف
حرز جاں ہو کر جو رہتے دل میں ایماں کے حروف
شہسوار پارس لایا ثریا سے اُو کھیں
پڑھ کے سب اُنکے معانی ملک و ملت کے انہیں
قتل کرڈالے خنزیر اور صلیبا توڑ دی
قوت اسلام سے پشت نصاریٰ توڑ دی
ہمت عیسائیت اک کر کے حملہ توڑ دی
قوت عیسیٰ پرستی بن کے عیسیٰ توڑ دی
مرد میداں بنکے اعدا کو پچھاڑا آپ نے
کردیا پامال۔ دشمن کو لتاڑا آپ نے
آپ نے جو کچھ کہا۔ جتنا کہا پورا ہوا
جو زباں پر آگیا نقش دعا پورا ہوا
حق سے لیکر آئے تھے جو مدعا پورا ہوا
مختصر یہ ہے کہ منشائے خدا پورا ہوا
اکمہ و ابرص جو آیا اُس کو اچھا کر دیا
مردۂ بے جان جو پہنچا اس کو زندہ کر دیا
خواب میں دیکھا کہ یورپ میں ہے تقدیر آپکی
ملک دل کو کر رہی ہے بات تسخیر آپ کی
ہو رہی ہے نقش لوح دل پہ تاثیر آپ کی
آپ نے سمجھا کہ لندن پہنچے گی تحریر آپ کی
خواجہ صاحب کو زہے قسمت یہ عزت مل گئی
انکو یہ دولت مسیحا کی بدولت مل گئی
اس جواں نے خدمت دیں کے لئے سر رکھدیا
نقد دولت رکھ دیا دل رکھ دیا زر رکھ دیا
مال و زر سب اپنا کر کے گھر سے باہر رکھدیا
روبرو آقا کے اُس نے اپنا گھر در رکھدیا
یہ ہوا تو پھر ہوئے دل سے مسلماں ہیڈلے
ہو گئے یورپ میں اک مرغ خوش الحان ہیڈلے
سنتے ہیں ہم آئے دن کتنے مسلماں ہوگئے
دولت اسلام سے باساز و ساماں ہوگئے
جو چھپے بیٹھے تھے آخر مرد میداں ہوگئے
پھینک کر دنیا کی خلعت تن سے عریاں ہوگئے
پھونک کر گھر اپنا دنیا کا تماشہ بن گئے
چھوڑ کر عیسیٰ پرستی کو مسیحا بن گئے
ڈوب کر مشرق میں اب مغرب میں چمکا آفتاب
کس شکوہ و شان سے آخر کو نکلا آفتاب
گوشۂ تاریک میں دنیا نے دیکھا آفتاب
اس کے آگے کون ماہتاب اور کس کا آفتاب
احمد والا کے دل کا ہے یہ ذرہ دیکھ لو
نور دین کے فیض کا چھوٹا سا قطرہ دیکھ لو
جن کے دل میں آج ہے نور خلافت کا ظہور
معرفت کا جس کے سینے میں ہے اک دریائے نور
جسکے روئے پاک کے پروانے ہیں نزدیک و دور
بارگاہِ قدس میں حاصل جنہیں فخر حضور
حضرت عزت میں حاصل ہے انہیں راز و نیاز
خلق کے پردہ میں خالق ہے ان کا کارساز
رزق پاتے ہیں کہاں سے وہ بتائے تو کوئی
راز سربستہ ہے یہ ایسا سنائے تو کوئی
کس سے لیتے ہیں یہ آنکھوں سے دکھائے تو کوئی
کون دیتا ہے انہیں آکر سمجھائے تو کوئی
رزق دیتا ہے انہیں اللہ اپنے پاس سے
اُن کو پہنچاتا ہے شاہنشاہ اپنے پاس سے
اس امیری میں رنگ سادگی دیکھے کوئی
ایسی پیری میں یہ سادہ زندگی دیکھے کوئی
غیرت اسلام میں دل کی کلی دیکھے کوئی
حالت رنج و خوشی میں ناخوشی دیکھے کوئی
ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ کا بندہ کہیں
ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم بندۂ مولا کہیں
عاشق یزداں ہیں شیدائے قرآں ہیں وہ
وارث حکمت ہیں وہ اور صاحب عرفاں ہیں وہ
احمد والا کے دل سے تابع فرماں ہیں وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دن مُہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

کہدے اے اہلِ کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ درجہ) طلبا ر سے (للعہ)

جلد ۱ | لاہور - یکشنبہ مؤرخہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۳

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

بلادِ غربیہ اشاعتِ اسلام فنڈ

اور

پیسہ

یحسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسولٍ الا کانوا بہ یستہزءون - ہائے افسوس ان بندوں پر - جب کبھی ان کی طرف اللہ کا رسول آیا - اُنہوں نے ٹھٹھا ہی کیا - یہی حال ناخدا ترس لوگوں کا دنیا کے ہر حصہ میں نظر آتا ہے - کوئی نیک کام کرنے لگو - فوراً روڑا اٹکانے والے بدبخت آموجود ہوتے ہیں - چنانچہ ہم ذیل میں دکھائیں گے - کہ کس طرح حاسد اس اشاعتِ اسلام کے نیک کام کو بھی خراب کرنے کے درپے ہیں -

ہر کلام میں دو قسم کی عبارتیں ہوتی ہیں - ایک تو وہ جن کا مفہوم صاف اور بیّن ہوتا ہے - اور ایک وہ جن کے دو معنے ہو سکتے ہیں - چنانچہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہے منہ آیٰت محکمٰت ھن ام الکتٰب واُخر متشٰبہٰت یعنی ہر کلام میں محکمات اور متشابہات ہوتے ہیں - اور ایسا ہی قرآن کریم میں بھی ہیں - لیکن کلام کے سمجھنے یا سمجھانے میں فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وہ لوگ جن کے دل صاف نہیں ہوتے - اور کجی اور شرارت سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں - وہ محکم باتوں کی تو پرواہ نہیں کرتے - اپنے مطلب کے مطابق ذو معنی کلام کو توڑ مروڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور اُن کو دھوکا دیتے ہیں اور مختلف تاویلیں کرکے فتنہ اور فساد ڈالتے ہیں - خیر یہاں تک ہی اگر ہوتا تو مضائقہ نہ تھا ایک انسان کہہ سکتا ہے - کہ میں نے نیک نیتی سے ایسا ہی سمجھا ہے - لیکن اس زمانہ میں تو حد ہی ہوگئی ہے - اور نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ کلام کرنے والا خواہ کچھ کہے یا نہ کہے - کج فہم لوگ اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے اور چند پیسوں کی خاطر دل کی خاطر محکمات میں بھی تحریف کرنے سے نہیں ٹلتے - اور ایک حرف یہاں سے اور دوسرا وہاں سے لیکر مبایک کو مغالطہ میں ڈال دیتے ہیں اور دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں چنانچہ قرآن کریم آج کل اسی قسم کی دروغ بافیوں کا شکار ہو رہا ہے - یعنی جو قرآن کریم کی خوبیاں اور برکات ہیں اُن کو تو دشمن حق چھپا رکھتا ہے - اور ایسے مسائل کو جن کا اس میں نام و نشان تک نہیں خواہ مخواہ اپنے دل سے بنا کر اسلام کے ذمے لگایا جاتا ہے - تا لوگ اس پاک دین سے متنفر ہو جائیں - اور ایسے ایسے تیر اس پاک دین پر اپنے اور بیگانے چلاتے ہیں - کہ اگر خدا کا فضل اور حفاظت اس کے شاملِ حال نہ ہوتا - تو کبھی کا تباہ ہو گیا ہوتا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے حملوں کو محسوس کیا اور فرمایا ؎

تیر بر معصوم ہے بارد خبیثِ بدگہر   آسماں را می سزد گر خوں ببارد بر زمیں

اس امر میں اسلام نہ صرف غیر مذاہب کے لوگوں کا ہی شکار رہا - بلکہ بہت سے نام کے مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھ سے ہی اسے موردِ الزام بنایا - اسلام کے بعد جو بزرگ یا ولی یا مجدد دنیا میں آیا ہے - سب پر ہی ان ظاہر پرست علماء وقت نے کفر کے فتوے لگائے - اور یہ جتنے بزرگ آج معزز و مکرم موجود ہیں سب کو اسی قسم کے معترضوں نے زندگی میں تکلیف دی - یہی حال اس زمانہ میں اسلام کے پاک سلسلہ احمدیہ کا ہوا -

یصدون عن سبیل اللہ کی مصداق قوم نے نہایت ہی گندے اور ناپاک اتہام لگا کر اور جھوٹ بول کر سادہ لوح مسلمانوں کو اس سے دور رکھنا چاہا - کبھی مشہور کیا - کہ یہ ایک نیا دین بنا رہے ہیں کبھی ظاہر کیا کہ معاذ اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں کبھی کہا کہ یہ حج کو ناجائز سمجھتے ہیں - کبھی بتایا - کہ ان کا نماز روزہ ہی خدا ہے غرضیکہ طرح طرح کی دروغ بافیاں کیں - بالآخر نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ بڑے بڑے علماء ظاہر نے مل کر ایک کفر کا فتویٰ ظاہر کیا - اور دو صد مشہور علماء نے بغیر تحقیق کے اس پر مہریں لگا دیں - اور یہ فتویٰ سارے ہندوستان میں شائع کرکے عوام الناس کو اس سلسلہ کے خلاف خوب بھڑکایا - لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سنا تو اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم   گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاہدار   کآخر کنند دعوےٰ حبِّ پیمبرم

لیکن جب دنیا میں تحقیق کا مادہ ہی موجود نہ ہو اور تقلید ہی تقلید کا ہر طرف زور ہو - ان عذرات کو لوگوں نے کہاں سننا تھا - باوجود اس کے بھی سارے کے سارے مسلمانوں نے ایک کلمہ گو مسلمانوں کی جماعت کو جو کہ قرآن پر دل و جان سے ایمان رکھتے تھے - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے غلام تھے - اور بار بار اُن کو پکار کر سناتے تھے ؎

ما مسلمانیم از فضلِ خدا   مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم   ہم بریں از کارِ دنیا بگذریم

کافر و مرتد کہا - اُن کے مال کو غصب کرنا حلال قرار دیا - مساجد سے جن میں کہ وہ اس وقت تک اُن سے مل کر نمازیں ادا کرتے تھے - باہر نکال دیا - یعنی من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ کے خدائی حکم کی بھی پرواہ نہ کی - اور اُس کے وعید میں آنے سے بھی نہ ڈرے - اللہ اللہ عناد اور بغض بھی انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے - ایک سچے مسلمان کو کافر کہہ دیا ایک عاشقِ رسول کو اُس کا دشمن بنایا - اور خدا کے گھر میں عبادت کرنے سے روکا - یہاں تک کہ زمین و آسمان اس نوخیز قوم سے تنگ ہو گئے - اور مجبوراً ان کو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے نمازیں علیحدہ کرنی پڑیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رفع شر کے لئے اپنی جماعت کو حکم دینا پڑا - کہ ان علماء کی مسجدوں میں جو ہمیں کافر کہتے ہیں اُن کے پیچھے جا کر نماز مت پڑھا کرو - مسلمانوں کے نفاق اور دشمنی کی حد ہی ہو گئی - گویا دھکے دے کر محمد صلعم کے نام لیواؤں کو اپنے سے علیحدہ کر دیا - غیر قوموں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمانوں کو کافر بنا دیا -

ان بدگمانیوں اور افترا پردازیوں کے پھیلانے میں بہت سے لوگوں نے حصہ لیا - لیکن [illegible] معاصر پیسہ اخبار سب سے بازی لے گیا - اور باوجود سینکڑوں نشانات الٰہی دیکھنے کے بعد بھی اپنی ہٹ سے باز نہ آیا تنزو بآباقی ثمناً قلیلاً کی صفات والی قوم کا اپنے آپ کو خوب ہی مظہر بنایا - لیکن دروغ کو فروغ نہیں - حق حق ہوتا ہے - باطل باطل - ملمع کی چمک چند روز تک ہی باقی رہ سکتی ہے - عین اُس وقت جبکہ مولویوں اور گدی نشینوں نے اپنی طرف سے سمجھ لیا - کہ اب لوگ اس سلسلہ سے کافی بیزار ہو چکے ہیں اور یہ معاذ اللہ اب تباہ ہو جائیگا - تو اللہ تعالےٰ کے قانون جاء الحق وزھق الباطل نے اپنی صداقت کی چمک دکھائی - دنیا کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگوں نے مشاہدہ اور تجربہ نے کھول دیا - کہ یہ جو فتوے علماء نے گھڑے تھے یہ اُن کی اپنی باطن کی خرابی کا ہی نتیجہ ہیں - اور ان میں خود غرضی اور حسد کا بہت دخل ہے - اور جو باتیں یہ اس سلسلہ کے متعلق مشہور کرتے تھے - وہ سب غلط ہیں - خدمتِ اسلام اور اس پاک دین کی عظمت و جبروت کے قیام کی خواہش اور تڑپ جو اس پاک جماعت کے دلوں میں تھی - اُس کو دیکھ کر وہ مان گئے - کہ یہ دغا باز نہیں ہیں - اور ان کے اعمال میں کوئی بناوٹ نہیں جو کچھ یہ کہتے ہیں - دل سے کہتے ہیں - نہ کہ ریا کاری کے طور پر - اور آخر انکو ماننا پڑا - کہ جو حالات یہ اخبارات اور علما شائع کرتے رہتے تھے یہ سب جھوٹ اور افترا ہیں -

عام طور پر لوگوں میں اس پر چہ میگوئیاں ہونے لگیں - اور آخر اللہ تعالےٰ نے ان پر کھول دیا - اور وہ مان گئے - کہ یہ جماعت اسلام سے علیحدہ نہیں اور کہ یہ حقیقی خادمِ اسلام ہے - اور کہ ایک ایسی جماعت ہے - جس کی زمانہ کو اسلام کی اشاعت اور ترقی کے لئے بہت ضرورت تھی - اُن کو یقین آگیا - کہ اس جماعت میں اور باقی مسلمانوں میں سوائے اس کے اور کوئی فرق نہیں - کہ جمیع مسلمانان ایک مسیح اور مہدی کی انتظار میں ہیں اور یہ مانتے ہیں - کہ وہ آنے والا مسیح اور مہدی جس کی پیش گوئی احادیث صحیحہ میں کی گئی تھی - وہ یہی مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی ہیں - وہ آچکا - اس لئے جو نصرتیں اور کامیابیاں اسلام کے لئے اُن کے آنے پر منحصر تھیں - وہ اب ظاہر ہونیوالی ہیں اور اس لئے بہت جوشیلے مسلمانوں سے تنفر آہستہ آہستہ دور ہوتا گیا محبت بڑھتی گئی - یہاں تک کہ جب ہندوستان کے ایک گوشہ سے اشاعتِ اسلام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک مردِ خدا نے پکارا اور چند ایک ہمدردانِ قوم نے اپنے خیال میں نام بھی تجویز کئے - جن سے انہوں نے اشاعتِ اسلام کیلئے باہر نکلنے کی امید ظاہر کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل نے خواجہ صاحب کو اس پاک امانت کے اٹھانیکی توفیق دی اور وہ عشقِ اسلام میں دیوانہ وار اپنے خرچ سے گھر بار چھوڑ نکل کھڑے ہوئے - اور انگلینڈ میں جا کر باوجود لوگوں کے بار بار کہنے کے کہ یہاں کوئی اُمید نہیں - خاموشی سے اللہ کا نام لیکر کام شروع کر دیا - خدا کی قدرت دیکھو - کہ ایک کافر قوم کے فرد کو اشاعتِ اسلام جیسی امانت اللہ تعالیٰ نے سپرد کر دی اور پھر سپردی نہ کی اس کی ایسی نصرت اور تائید کی - کہ ناممکن کو ممکن کر دیا اے لوگو ذرا غور تو کرو کیا گندوں کو ایسی نصرت ملا کرتی ہے - ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو ۔ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں ۔ نہیں گذر اسکی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

جب اللہ نے اسلام کو اس طرح خواجہ صاحب کے ذریعہ جو ایک احمدی تھا - فتح عطا کی تو تمام سب مسلمان بھائی جنکے دلوں میں فطرتاً اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی واہ واہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۸۳

ریح یوسف

(از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی)

و لما فصلت العیر قال ابوھم انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون ۔ قالوا تاللہ انک لفی ضلٰلک القدیم ۔ فلما ان جاء البشیر القٰہ علیٰ وجھہٖ فارتد بصیرا ۔ قال الم اقل لکم انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون ۔ ترجمہ: ۔ اور جب قافلہ مصر سے جدا ہوا یعنی چلا تو ان کے باپ (یعقوب) نے کہنا شروع کیا ۔ اگر تم مجھے دیوانہ اور سٹرا بہترا نہ بناؤ ۔ تو ایک بات کہتا ہوں کہ) بیشک مجھ کو تو یوسف کی خوشبو آتی ہے ۔ لوگ کہنے لگے کہ خدا کی قسم بے شک تجھے تو وہی پرانا خبط ہے ۔ پھر جب بشارت دینے والا آن پہنچا تو اس نے (یوسف کی قمیص) یعقوب کے سامنے پیش کی (جو بطور نشانی کے یوسف نے دی تھی) پس یعقوب کو یقین آ گیا ۔ یعقوب نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا ۔ کہ بیشک میں خدا کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں ۔ جو تم نہیں جانتے ۔

قرآن کریم میں یہ اس وقت کا واقعہ مذکور ہے ۔ جب یوسفؑ کے بھائی اپنی طرف سے یوسفؑ کا نام و نشان دنیا سے مٹا چکے ۔ اور باپ پر اُن کی موت ظاہر کر چکے ۔ اور خدا نے اس بے سروسامانی میں یوسفؑ کو ایسا نوازا اور عزت بخشی کہ عزیز مصر بنا دیا ۔ مگر ابھی حضرت یعقوبؑ کو اس بات کا علم نہ تھا ۔ البتہ وہ باوجود اس بات کے کہ ان پر یوسف کی موت ظاہر کی جا چکی تھی یوسف کے ملنے سے مایوس نہ ہوئے تھے ۔ کیونکہ اُن کو خدا کے وعدوں پر ایمان تھا ۔ جو یوسف کے وجود میں پورے ہونے تھے ۔ اور برابر چالیس سال تک دعا مانگتے رہے ۔ مشیت ایزدی نے سات سال کا قحط ڈالا ۔ یوسف کے بھائی تین دفعہ یوسف کے دروازہ پر اناج لینے گئے ۔ اور آخری دفعہ منگتوں کی طرح سوالی ہوئے اُس وقت یہ راز ظاہر ہوا ۔ اور یوسف کو اُنہوں نے پہچانا اور یوسف نے خطا معاف کی اور اپنی قمیص بطور نشانی کے باپ کو یقین دلانے کے لئے بھیجی جوں ہی قافلہ مصر سے چلا ۔ کوئی تار برقی تو نہ تھی ۔ کہ پہلے سے تار دے دیا جاتی مگر انبیاء کے حواس باطنی نہایت ترقی یافتہ ہوتے ہیں ۔ جہاں اُن کی آنکھیں کشفی طور پر دور دراز مقامات اور زمانہ مستقبل کے واقعات کو دیکھ لیتی ۔ اور قوت سامعہ ملاء اعلیٰ کی باتوں کو سنتی ہے ۔ وہاں باطنی طور پر قوت شامہ دور دراز واقعات کی خوشبو سونگھ لیتی ہے ۔ حضرت یعقوب کو یوسف کی خوشبو آنے لگی ۔ لوگوں نے سمجھا کہ انہیں تو مدت سے یونہی یوسف کا خبط چلا آتا ہے ۔ مگر جب قافلہ آن پہنچا ۔ اور حقیقت کھل گئی ۔ تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا ۔ کہ مجھے خدا سے وہ علم ہے ۔ جو تمہیں نہیں + اور یہ سچ تھا اور سچ ہے کہ انبیاء کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے قبل از وقت وہ علوم دیئے جاتے ہیں ۔ جو دوسروں کو نہیں ہوتے ۔ اور اُن کو قبل از وقت بعض ایسے واقعات کی خوشبو آ جاتی ہے ۔ جسے سُن کر دوسرے لوگ خبط اور دیوانگی سمجھتے ہیں ۔ کیونکہ وہ بظاہر واقعات زمانہ کے بالکل خلاف ہوتے ہیں ۔ ہمارے زمانہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے وجود باجود میں خدا کا ایک فرستادہ آیا ۔ وہ اسلام کے غم میں ویسا ہی غمگین تھا ۔ جیسے یعقوب یوسف کے غم میں ۔ اسلام یوسف تھا اور وہ اس یوسف کا یعقوب تھا ۔ اُس نے بھی اسلام کی خاطر جسے یوسف کی طرح دوسرے مذاہب باطلہ نے مٹا دینا چاہا تھا ۔ چالیس سال تک رو رو کر دعائیں کیں چنانچہ خود فرمایا ہے ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا ۔۔۔ پھر پڑا لرزہ زمیں پر اُس کے چلا لیکے دن

پھر بہاریں ہیں کی دکھلائے میرے یار قدیر ۔۔۔ کب تلک دیکھینگے ہم لوگوں کے بہکانے کے دن

علیٰ ہٰذا اُس برگزیدہ کے تمام اشعار اسی درد سے پُر ہیں ۔ آخر اُس کی دعائیں سُنی گئیں اور اُسے الہام ہوا ۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون یعنی اُس نے الہاماً وہی کہا ۔ جو یعقوب نے کہا تھا ۔ کہ بے شک مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے ۔ خواہ تم مجھے دیوانہ ہی کہو ۔ اس الہام کی حضرت نے براہین احمدیہ پنجم حصہ میں خود سالہا سال قبل ازیں نظم میں تفسیر فرما دی ہے وھوھذا

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے ۔۔۔ ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ۔۔۔ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع ۔۔۔ پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا ۔۔۔ آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے ۔۔۔ گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُسکا انتظار

تمام اہل اسلام کی خدمت میں اپیل ہے کہ سالہا سال قبل یہ الہام ہوتا ہے ۔ جب مادہ پرستی اور تثلیث پرستی کا یورپ میں زور ہے اور مذہب اور خدا کو وہ قومیں بُھلا چکی ہیں اور خدا کا مامور اُسی الہام کی تفصیل ان شعروں میں القائے ربانی کے ماتحت کرتا ہے ۔ اور دُنیا ان باتوں کی طرف توجہ کرنا بھی حماقت اور نادانی سمجھتی ہے ۔ پھر سالہا سال بعد وہی باتیں ظہور میں آتی ہیں ۔ جو نقشہ ان اشعار میں کھینچا گیا ہے ۔ خواجہ کمال الدین نے کئی مہینوں کی مایوسیوں اور دل شکنیوں کے بعد پیرس کی مذہبی کانگرس میں جو کل یورپ کی مذہبی حالت کے لئے آئینہ کا حکم رکھتی تھی ۔ یہی نقشہ نہیں دیکھا؟ اور اُس نقشہ کو اُن کے مضمون میں کیا تمام دنیا نے نہیں پڑھا ۔ اور ہم روز یہی نقشہ خواجہ کے خطوں میں کھنچا ہوا دیکھتے ہیں پس کوئی رشید ہے؟ جو اس سے فایدہ اُٹھائے ۔ یہ وہ علم ہے جو خدا اپنے پیارے کو قبل از وقت دیتا ہے ۔ اور اُس وقت دُنیا ایسی باتوں کو نادانی سمجھتی ہے ۔ مگر بعد میں وہی باتیں پردۂ غیب سے ظہور پکڑتی ہیں ۔ اور ان باتوں کے منجانب اللہ ہونے اور مامور کی صداقت پر مہر لگا جاتی ہیں ۔ مذکورہ بالا الہام "ریح یوسف" والے میں اسلام کو یوسف کہا ہے ۔ جس سے حضرت مرزا صاحب کا عشق اسلام سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اور وہ شغف و محبت میں جو یعقوبؑ کو یوسف سے تھا ۔ وہی مرزا صاحب کو اسلام سے نظر آتا ہے ۔ اس پیشین گوئی کے ساتھ حضرت صاحب کا وہ کشف ملا کر دیکھو جس میں حضور نے دیکھا کہ لندن کے ممبر پر حضور عربی اور انگریزی میں خطبہ پڑھ رہے ہیں ۔ اور سفید رنگ کے پرندے پکڑ رہے ہیں ۔ اور جس کی نسبت حضور نے لکھا ۔ کہ اگرچہ میں نہیں ۔ مگر میری تعلیم اور تحریریں لندن پہنچینگی ۔ سعید روحیں سچائی کو قبول کریں گی ۔ چنانچہ یہ بھی الہام ہوا ۔ کہ ان میں سے ایسے لوگ ہیں ۔ جو سچائی کی قدر کریں گے ۔ اب یہ کس قدر سچائی سے پیشین گوئی پوری ہوئی ہے ۔ پرندوں میں ایک لطیف اشارہ ان لوگوں کی فطرت کی طرف ہے جو روحانی پرواز کی استعداد اپنے اندر رکھتے ہیں ۔ اور جو نفخ روح کے قابل ہیں ۔ اور نئی روح اور نئی زندگی پاکر ملاء اعلیٰ کی طرف اُڑنے والے ہیں ۔ قرآن کریم میں مسیح کا معجزہ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا باذن اللہ کا یہ کشف صحیح تفسیر کر دیتا ہے کہ انسان جو مٹی سے پیدا ہوا ہے ۔ مسیح ان میں سے ایسے لوگوں کو ۔ جو پرواز روحانی کی اپنے اندر استعداد رکھتے ہیں منتخب کر کے ایسی رُوح پھونکتا ہے ۔ کہ وہ خدا کی طرف اوپر کو اُڑتے ہیں ۔ ورنہ خالق تو خدا کے سوا کوئی نہیں ھل من خالق غیر اللہ قرآن فرماتا ہے ۔ کہ خدا کے سوا اور خالق کون ہے غور کرو یہ مماثلت بھی پہلے مسیح سے پوری ہو گئی ۔ اور پکڑے بھی پہلے مسیح والے پرندے ۔ سچ فرمایا تھا ؎

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند +

مصلحت را ابنِ مریم نام من بنہادہ اند

زبانی بھی حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب سے فرمایا ۔ کہ پہلی رات کا چاند سب نہیں دیکھا کرتے جب وہ بدر بن کر چمکتا ہے ۔ تو سب دیکھ لیتے ہیں ۔ اس طرح میں نے اسلام کا ہلال دیکھ لیا ہے ۔ جو دن بدن اب ترقی کرے گا ۔ جب چمکیگا تو سب دیکھیں گے ۔ مگر میں نے اب اسے ہلال کی شکل میں دیکھ لیا ہے ۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ بھی عرض کیا ۔ کہ حضور دہریت اور لامذہبی پھیل رہی ہے ۔ فرمایا اچھا ہے تختی صاف ہو رہی ہے ۔ نقش اچھا جمیگا ۔ اب خدا کے لئے دیکھو کیا یہی نہیں وقوع میں آ رہا ہے ۔ اور انی اعلم من اللہ ما لا تعلمون میں خدا سے وہ جانتا ہوں ۔ جو تم نہیں جانتے ۔ اس کا مصداق کیا مرزا نہیں بن رہا ہے عقلمند وہ ہے ۔ جو ہر بات سے نصیحت پکڑ لے ۔ آخر مرنا ہے اور خدا کے حضور جواب دینا ہے ۔ کب تک غفلت سے کام لوگے اور برادری اور سوسائٹی سے ڈروگے ۔ خدا کے مامور کو مانو ۔ اور فائدہ اُٹھاؤ ۔ ورنہ جو کچھ قضائے آسمانی ہے ۔ وہ تو ہو کر رہے گی ۔ مگر تم محروم رہ جاؤگے ؎

من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے

نیشِ عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است

آج کے بہرہ مراسلات میں ایک اشتہار مہتمان اخبار زمیندار کی جانب سے شائع ہوتا ہے ہمیں امید ہے کہ زمیندار کے ہی خواہ اس اپیل کی طرف توجہ کریں گے ۔ اور حتی الوسع امداد فرمائیں گے ۔ زمیندار اخبار باوجود ان سب نقائص کے جو گورنمنٹ عالیہ کے حضور میں اس کے متعلق خیال کئے جاتے ہیں ۔ ایسا ہر دلعزیز اخبار تھا ۔ کہ ہر کہ ومہ نے یہاں تک کہ ہندو معاصرین نے بھی اس کی ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے ۔ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اس کی معافی کے لئے اپیل کی ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ صاحب پیسہ یہاں بھی اپنی اندرونی دشمنی کو ظاہر کرنے سے باز نہیں آئے ۔ چنانچہ جب آپ کی خدمت میں یہ اشتہار پہنچا ۔ آپ نے فوراً ہی اس پر ذیل کا نوٹ لکھا ۔ فرمایا ۔

" کارکنانِ زمیندار نے ضبطی پریس کے بعد پھر وہی اپنا چلتا ہوا منتر شروع کر دیا ۔ اور ایک اشتہار شائع کر کے عوام کے جذبات کو مدد کیلئے اپیل کی ہے ۔ وغیرہ وغیرہ کیا ہم زمیندار کو ایک گائے خیال کریں ۔ جس کا دودھ تو مجازی مالکان کا مال ہو ۔ لیکن اُس کے چارہ دانہ کی فکر حقیقی مالکان کو کرنی چاہئے "

ہمیں افسوس ہے تو یہ ہے ۔ کہ اگر اخبار زمیندار زندہ ہوتا ۔ تو اُس وقت صاحب پیسہ اس پر چوٹ کرتے ۔ تو خیر تھا ۔ لیکن ایسے وقت میں ۔ کہ یہ دن سب کے لئے موجود ہے ۔ پیسہ کا ایسا کرنا نہایت ہی تنگ دلی پر مبنی ہے ۔

نظمِ وجاہت

یہ ۱۶۸ صفحہ کی ایک خوب صورت کتاب ہے جس میں مولوی وجاہت حسین صاحب جھنجھانوی اسسٹنٹ ایڈیٹر زمیندار کی بہت سی نظمیں جمع کی گئی ہیں ۔ جو مختلف اخبارات اور رسالوں میں وقتاً فوقتاً چھپتی رہی ہیں ۔ جن لوگوں کو کبھی مولوی صاحب موصوف کی کسی ایک نظم کے پڑھنے یا سُننے کا موقع ملا ہے ۔ اور ناظرین اخبار زمیندار کو ایسا موقعہ کئی ایک دفعہ میسر آ چکا ہے ۔ وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ فن شاعری میں آپ کیا کمال رکھتے ہیں ۔ آپ کے شعروں میں خیالات کی بلندی اور کمال تو ایک طرف رہا مضامین کی پاکیزگی اور زمانہ حال کی عشقیہ غزلوں سے اجتناب ایک خاص لطف اپنے اندر رکھتا ہے علاوہ ازیں ہر ایک قسم کے مضمون پر آپ کی طبع آزمائی ہر ایک مذاق کے آدمی کے لئے دلچسپی کا باعث ہے ۔ اور ہمارے خیال میں یہ بیش بہا مجموعہ عام شائقین کے علاوہ آج کل کے ارباب سخن کے لئے بھی ایک نہایت کا باعث ہو سکتا ہے ۔ ہم نے اس کتاب کو جستہ جستہ مقامات سے دیکھا ہے اور ہمیں مولوی صاحب کے ان خیالات کو دیکھکر بہت ہی خوشی ہوئی ۔ جو آپ نے مختلف عذابوں کے وارد ہونے پر ظاہر فرمائے ہیں ۔ اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق انہیں مخلوق الٰہی کی بداعمالی کا باعث قرار دیا ہے ۔ چنانچہ حیدر آباد دکن کے اس طوفان نوح کا ذکر کرتے ہوئے جو ۱۹۰۸ء میں معجو موسٰی کے عظیم الشان سیلاب سے آیا تھا ۔ آپ لکھتے ہیں ؎

یہ حادثہ ہے حقیقت میں سخت درد انگیز + مگر ہے اس میں بھی قدرت کے کچھ نمونوں کا

کبھی ہے سفینہ کبھی زلزلہ کبھی طاعون + اور آج کل ہیں یہ سیلاب نئے حالات

ہمارے واسطے یہ واقعات ہیں تنبیہ + پڑا ہے عقل پہ لیکن وہ پردۂ ظلمات

کہ دیکھتے ہیں ۔ مگر سوجھتا نہیں + قبیح اپنی بدستور ہیں وہی حرکات

ہنود میں تو نہیں پوجا پاٹ سے مطلب + جو خیر ہے ہیں مسلماں نہ صوم ہے نہ صلوٰۃ

کیا ہی اچھا ہو ۔ اگر مسلمان ایسے عذابوں کی اصل وجہ ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کو سمجھ کر اس رسول کو تلاش کر کے اس کی پیروی اختیار کریں جس کے انکار کے باعث آئے دن یہ عذاب وارد ہو رہے ہیں ۔ بہرحال یہ کتاب **منیجر صاحب میوچوئل ٹریڈنگ ایجنسی موچی دروازہ لاہور** سے بقیمت ایک روپیہ (عہ) فی کاپی مل سکتی ہے +

قابلِ توجہ گورنمنٹ پنجاب

اخبار نور افشاں مورخہ ۹ جنوری میں صفحہ ۱۱ کالم اول پر چند نہایت ہی ہتک آمیز الفاظ اللہ تعالےٰ اور مسلمانوں کی نسبت لکھے گئے ہیں ۔ جن میں صریحاً مسلمانوں کا دل دُکھایا ہے ۔ ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سے امید کرتے ہیں ۔ کہ وہ ان الفاظ پر غور فرما کر اور اپنی اس غریب رعایا کے جذبات کی توہین کا سدباب کر کے مسلمانوں کو زیادہ ممنون و مشکور فرمائیگی ۔

مراسلات

تشیع

ثبوت خلافت

زنادانی دل بجہل و پر مکر
گرفتار علی ماندی و بوبکر
چو یکدم زین تخیل می نرستی
ندانم تا خدا را کے پرستی

یہ کتاب ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر نے علی مرتضیٰ علیہ السلام کے خلیفہ بلافصل ہونیکے ثبوت میں لکھی ہے۔ صابر صاحب کی یہ کتاب عبقات الانوار و ارجح المطالب رسالہ غدیر تفسیر لاہوری کے مضامین سے مرتب ہے۔ اس میں علی مرتضیٰ علیہ السلام کے فضائل کی غیر منقد روائتیں اور چند تواریخی حوالے واقعہ غدیر پر اشہب قلم کی جولانی اور اس کے اثبات کی غیر معقول اور بے سود کوشش۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کے چند غیر ثابت مطاعن اور ان کی مطہر اور پاک زندگی پر گندے اور بے جا حملے۔ جھوٹے اور غیر صحیح نامقبول مبدوں کے چند بے تکے اور غیر مربوط ناموزوں فقرے ہیں اور بس قال علی علیہ السلام الکذب ذلہ۔ ثبوت خلافت اسم بامسمی ہے۔ گویا ابتک یہ خلافت ثابت نہ تھی۔ اور نہ کوئی خلیفہ نصب اسکا ہو سکا ہے اور امید ہے کہ جناب مولی مرتضیٰ برزخ سے یا جنت الفردوس سے اس دنیا میں قدم رنجہ فرما کر خلافت اسلام کے تخت پر متمکن ہونگے تعجب اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اب نہ علی مرتضیٰ ہے اور نہ ابوبکر اور نہ خلافت پھر ثبوت خلافت چہ معنے دارد۔ دعویدار خلافت تو اپنی زندگی ہی میں راضی ہو گیا تھا۔ مگر ہزار سال سے یہ مدعی سست گواہ چست کے مصداق راضی ہونے میں نہیں آتے۔

میں ایسے بحث پر ہرگز لکھنا پسند نہیں کرتا جس کا کچھ نتیجہ نہ ہو۔ ثابت کرنا ایک امر کا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ثابت ہو جاوے تو شاید اس پر عملدرآمد کیا جائے۔ اب حضرت مولا مرتضیٰ اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔ اور نہ خلیفہ بن سکتے ہیں۔ پھر اس کے ثابت کرنے سے فائدہ اور نتیجہ کیا؟

تمہارے مسلمات و اعتقاد کے رو سے اس وقت اور زمانہ کا خلیفہ۔ امام المنتظر ہے نہ علی مرتضیٰ اس لئے ہم اپنے معزز و مکرم برادران امامیہ سے سفارش کرتے ہیں کہ براہ مہربانی وہ غار سر من رائے یا جزیرہ خضرا یا جابلقا میں اپنے امام منتظر قائم بالامر کی خدمت میں عریضہ ارسال فرماویں۔ اور ان کو لکھیں۔ کہ ہندوستان میں امن امان قائم ہے انگلشیہ کی حکومت ہے کسی قسم کا خوف اور اندیشہ تبلیغ دین میں نہیں اور نہ کسی قسم کی روکاوٹ ہے وہ یہاں تشریف لے آویں اور تبلیغ دین شروع فرماویں۔ تمام مسلمان بلا چون و چرا مان جاوینگے یہی معجزہ صداقت کافی ہے کہ ایک شخص ہزار سال کی عمر کا مگر چالیس سالہ جوان خوشرو۔ بھلا پھر ماننے میں کسکو تامل ہو سکتا ہے۔

دیکھیں موقعہ گذر جائیگا۔ آپ انکی خدمت میں التماس کریں دعا کریں تا کہ ظہور کریں ورنہ پھر موقعہ ہاتھ آنیکا نہیں۔ ہمیشہ آپ لوگ موقعہ گذار دیتے ہو اور پیچھے پچھتاتے ہو حضرت علی اور حضرت حسنین علیہم السلام کے لئے وقت پر آپ صاحبان نے پہلو تہی کی اور ان کی مدد نہ کی بعد از خرابی بسیار جب موقعہ گذر چکا اب ہزار سال سے بیچارے عورتوں کی طرح شور و غوغا مچا رہے ہو۔

ڈاکٹر نور حسین صاحب یا جناب تشیع کے علماء کرام صاحبان فہم و فراست ہیں وہ خود سمجھ سکتے ہیں کہ علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنے سے اب کیا فائدہ بھلا پھر نصاب پیدا ہو سکتا ہے؟ اب تو جناب حسن العسکری رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند کے ثبوت خلافت کا وقت ہے۔

(من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ)

مگر یہ امر یاد رہے کہ چار مفصل اور جامع کتابیں یعنی جلد سیزدہم بحار الانوار از مجلسی رسالہ رجعت اور کتاب نجم الثاقب لاہوری کی غایت۔ جو ان مذکورہ بالا تینوں کی نقل ہے ہم بغور قصہ بر پڑھ چکے ہیں۔ ان کے دلائل تسلی بخش نہیں ہیں۔ اور ان کے علاوہ کوئی معقول دلائل ہوں۔ تو وہ پیش کئے جاویں۔ اور سب سے بہتر طریقہ تو یہ ہے۔ کہ جناب امام منتظر کی خدمت میں اکٹھے ہو کر جاؤ انہیں کہو ہندوستان میں تشریف لاویں تقیہ نکل ہی ٹنٹا ہی نکل جب سلطے ہو جاوے۔ . . . فیا اسفا علی القوم انہم لا یعقلون۔

مدعی ابو تراب۔ ابو السبطین۔ صدیق اکبر۔ فاروق اعظم۔ ہادی۔ مہدی امین شریف۔ سید العرب و العجم امام الثقلین۔ امیر المومنین۔ سید المسلمین امام البررۃ قاتل الفجرۃ قسیم النار و الجنۃ مظہر العجائب مظہر الغرائب اسد اللہ الغالب حیدر کرار۔ مدعا علیہ ایک غریب مفلس کنگال (بقول تشیع) بزاز یا جولاہا اور منافق مگر غاصب تشیع ثبوت خلافت۔ حاکم اور قاضی و پنچ مہاجرین اور انصار۔ کیسے مہاجرین اور انصار۔ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود۔ ذالک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل الخ۔ التائبون العابدون السائحون الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ الخ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللہ علی نصرہم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارہم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وامرہم شوری بینہم۔

اب خاص طور پر انصار کی فضیلت نہیں جو علی مرتضیٰ کے خیر خواہ اور دوست تھے ان کی نسبت رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔ اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار یا معشر الانصار اما ترضون ان ینصرف الناس بالشاۃ والنعم وفی سہمکم رسول اللہ قالوا بلے یا رسول اللہ۔ اے اللہ انصار پر مغفرت فرما اور انکی اولاد کی اولاد پر اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگوں کے حصہ اور بخرہ میں گوسفند اور چارپائے پہونچیں۔ اور تمہارے حصہ میں رسول اللہ بہ نفس نفیس انصار نے فرمایا ہاں یا رسول اللہ ہمارے لئے خورش ہے اور ہم اس پر راضی ہیں۔ الانصار کرشی وعیبتی ولو سلک الناس وادیا وسلک الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار (مجمع البیان جزای)

رسول کریم فرماتے ہیں۔ کہ انصار میری اولاد و عیال خورد سال ہے اور دیگر خواص ہیں۔ اگر تمام لوگ وادی میں چلیں رفتار کریں۔ اور انصار ایک شعب اختیار کریں۔ تو میں انصار سے اتفاق کر کے اس شعب میں چلونگا یا ٹھیرونگا۔ خود جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے قبائل روس خزرج۔ ہمدان اور ربیعہ کی بڑی لمبی تعریفیں فرمائی ہیں۔ اور بارہ ہزار نفر اصحاب خاص سے تھے۔ جو جناب مرتضیٰ کے دوست تھے۔

پس ایسے ہی لوگ خلافت کے متعلق فیصلہ کرنے والے تھے۔ اب مدعی مدعا علیہ اور فیصلہ کرنے والے قاضیوں کے حالات پر غور کرو۔ شہادتیں ستر ہزار گواہ موجود (جو غدیر خم پر حاضر تھے) دو نیم ماہ کا گذرا ہوا واقعہ تھا۔ معاملہ زیر تجویز تصفیہ امر ضروری اثبات دعوی لازمی تھیں۔ مفید مطلب اور قابل عمل مدعی کے پاس ید بیضا و عصا موسی انگشتری سلیمان۔ گرز گراں کند ذوالفقار دانش موجود۔ مدعا علیہ کے پاس کچھ بھی نہیں پھر باوجود این و آن مدعی دعویدار اپنا حق ثابت نہ کر سکا اب تیرہ سو سال بعد ڈاکٹر نور حسین اور حامد حسین ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

اے دہ لوگو جو اپنے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل رکھتے ہو خدا را انصاف کرو۔ اس معاملہ میں غور کر کے حق اور صداقت کا فیصلہ دو۔ مدعی مدعا علیہ اور گواہان سب وفات یافتہ تھے۔ متدعویہ غیر موجود معاملہ سالہا سال سے ہجری کا فیصلہ شدہ مدعی موجود جس کے پاس اصل مدعی کی طرف سے کوئی باضابطہ مختار نامہ بھی نہیں خود ہی دعوے کرتا ہے۔ خود ہی قاضی بنتا ہے۔ اب کسی قانون پیشہ مشیر صاحب علم و فہم شخص سے پوچھو۔ دعوے سماعت بھی ہو سکتا ہے یا نہ۔ ثبوت خلافت تو درکنار۔

ڈگری ملے تو کس کو اور کس طرح اور کس پر دخل اور قبضہ خلافت متدعویہ غیر موجودہ پر کس کو دلایا جاوے۔

ہاں غار سر من رائے یا جزیرہ خضری سے وارث اور دعویدار نکلیں ثبوت پیش کریں تب مقدمہ چلے والسلام۔ خاک رنذر علی از پشاور

انشاء اللہ عنقریب اخبار زمیندار پھر شایع ہوگا

حضرات۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اخبار زمیندار کا چھاپہ خانہ مع اس کے تمام سامان کے ۱۳ر جنوری ۱۹۱۴ء کو گورنمنٹ کے حکم سے ضبط ہو گیا۔ لیکن یہ ضبطی صرف پریس کی تھی۔ اخبار پر اس کا اثر نہیں۔ زمیندار ہمیشہ سے اسلام و گورنمنٹ کا خادم تھا۔ اور اسلام کے خادموں کے لئے مایوسی نہیں ہے وہ پھر شایع ہوگا۔ عدالت میں نئے پریس کے لئے درخواست دے دی گئی ہے۔ اور ہم کو گورنمنٹ کے عدل و انصاف سے امید ہے کہ ضرور منظور ہو جائیگی۔ لیکن آپ حضرات کو معلوم ہے کہ پریس کا سامان از سر نو کرنا پڑیگا۔ جس کے لئے ایک کثیر مقدار سرمایہ کی ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے اگر آپ کے دل میں زمیندار کا درد ہے تو یاد رکھیں کہ آپ کے خادم مولوی ظفر علی خاں بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر اخبار زمیندار سفر یورپ کو روانہ ہوتے ہوئے یہ اخبار اللہ کے بعد آپ ہی کے سپرد کر گئے تھے۔ اور آپ ان کی امانت کو کہ حقیقت میں آپ ہی کی چیز ہے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ "زمیندار" کی خدمتوں کے خواہاں ہیں۔ اگر آپ کو اسلام کی روح مجبور کر سکتی ہے۔ کہ اخبار زمیندار بند نہ ہو۔ تو آپ کوشش فرمایئں کہ جس مقدار سے ہو سکے اور جہاں تک ہو سکے آپ چندے سے امداد فرمائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں سعی کریں۔ کہ ضروری سرمایہ جمع ہو جائے اور آپ کا اخبار فوراً شائع ہو سکے۔ واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔

الداعی الی الخیر۔ مہتمان اخبار زمیندار لاہور

(نوٹ) ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر چودہری غلام حیدر خاں پرسنل اسسٹنٹ زمیندار لاہور کے نام ہونی چاہیئے۔

درخواست نماز جنازہ

ہمارے ایک معزز بھائی محمد عبد الغنی صاحب احمدی میرٹھی کی زوجہ محترمہ صاحبہ کا ۱۸ر دسمبر ۱۹۱۳ء بروز جمعرات صبح کے وقت انتقال ہو گیا ہے۔ جملہ احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھکر مشکور فرماویں۔ مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ اور ہر ایک تحریک میں عملی حصہ لیتی رہتی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

رعائتی قیمت پر کتابیں

ایک دوست نے مندرجہ ذیل کتابیں اشاعت اسلام ٹرسٹ فنڈ میں دی ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو۔ وہ منگوالیں۔ قیمت رعائتی لی جائیگی ورنہ اشاعت اسلام کا کام ہے۔ جتنی کوئی دے شکریہ کے ساتھ قبول ہوگی مجموعہ خطب ۱عدد صراط مستقیم ۱عدد۔ سوانحعمری رسول کریم ۱عدد۔ زینت المحفل ۱عدد فلاح دارین ۱عدد۔ قال اللہ ۱عدد۔ تہذیب المکذبین رد آریہ ۱عدد۔ اسلامی روزہ کی فلاسفی ۱عدد۔ غم حسین ۱عدد۔ حیات ابوبکر ۱عدد۔ شیخ سنوسی ۱عدد سیر شریعت ۱عدد۔ کرشن کنور ۱عدد۔ شرح مابتحال ۱عدد گلستان ۱عدد

درخواستیں بنام مینجر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

سرمہ مقوی البصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آپ تجربہ کر کے آزمائیں یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ شبکوری۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ درد چشم۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا اور ابتدائی موتیا بند کے لئے از حد مفید ہے۔ بغیر آزمایش بدظنی سے کام نہ لیں۔ قیمت سرمہ سفید فی تولہ ہے سرمہ سیاہ فی تولہ۔ محصولڈاک دیگر وغیرہ علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مرزا محمد افضل خاں احمدی۔ زیرین بازار شملہ

لیکچر ۱۔ آئندہ اتوار مورخہ ۲۵ر جنوری ۱۹۱۴ء کو جناب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلف الرشید حضرت مسیح موعود احمدیہ بلڈنگس متصل اسلامیہ کالج لاہور

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رائیں:۔

از طوطئ ہند شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی۔ اس کتاب کی نسبت جو کچھ میں نے اخباروں میں دیکھا اور لوگوں سے زبانی سنا تھا۔ اس سے بہت زیادہ اسکو تعریف کے لائق پایا۔ معزز مصنف نے یہ کتاب لکھکر سچائی اور حق پسندی کی ایک ایسی مثال قائم کی ہے۔ جس کی ہم سب ہندوستانیوں کو تقلید کرنی چاہئے۔ ابتک ہمارے تمام ہموطن عام طور سے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اس خیال خام میں مبتلا رہے ہیں کہ غیر مذہب کی خوبیوں پر جہاں تک ممکن ہو پردہ ڈالیں اور چن چن کر اس کی برائیاں ظاہر کریں۔ جہانتک اندازہ کیا جاتا ہے تمام اہل مذاہب اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ غیر مذہب کے کسی اعتراض کو تسلیم کر لینا یا اس کی کسی خوبی کا اقرار کرنا اپنے مذہب سے اپنے ہاتھ دھو بیٹھنے کے برابر ہے۔ برہمو دھرم کا یہ اصول کہ وہ ہر ایک مذہب کے پیشواؤں کی تعظیم کرتا ہے بالکل اصول اسلام کے مطابق ہے۔ اور یہی وہ اصول ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ مذہبی جھگڑے شاید رفتہ رفتہ دنیا سے مفقود ہو جائیں + اگرچہ مجھے یقین ہے کہ شری پرکاش دیوجی نے یہ کتاب مسلمانوں کے خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض صداقت کے ظاہر کرنے کے لئے لکھی ہے۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کا خوش ہونا اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس لئے وہ تمام مسلمانوں کی طرف سے دلی شکریہ کے مستحق ہیں + "

مولوی سید ممتاز علی صاحب در تہذیب نسوان ۳۰ نومبر ۱۹۱۳ء۔ ہم بلا مبالغہ اپنی ذمہ داری پر یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب بلا اندیشہ مسلمان بچوں اور لڑکیوں کے ہاتھ میں دی جا سکتی ہے۔ بلکہ یہ خیال کرتے کہ اس قسم کی کوئی ایسی مختصر اور عمدہ کتاب اس مضمون پر نہیں ہے۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کا ایک نسخہ ہر مسلمان کے گھر میں رہنا چاہئے +" قیمت فی جلد ۵ر + مجلد ۷ر +

مصنف کی دیگر کتب:۔ سیرۃ المستورات ۱۲ر۔ تحفۃ الموحدین ۳ر۔ روحانی روشنی اصنام پرستوں کی بانی (ادیان دین کا کلام) ۳ر۔ محمود کوشت سنگھ ترک مہرشی دیوندرناتھ ٹھاکر جی ۱۲ر۔ مصباح [illegible] ۸ر

ملنے کا پتہ:۔ شری دیو سماج [illegible] لاہور

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

معاملات البانیا۔ (روم ۲۳ جنوری) ویلونا کی ایک تار مظہر ہے کہ اسماعیل کمال نے البانیا کی پریزیڈنسی سے استعفا دے دیا ہے اور اپنے اختیارات ایک با اقتدار کمیشن کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اور فیوضی بے جو معاملات داخلیہ کا وزیر تھا ایک سابقہ ہمراہی وزیر کے ساتھ جو اس کے ماتحت کام کریگا۔ تمام کاروبار کو سر انجام دیگا۔ حکام برات اور البانیہ کو بذریعہ تار ہدایات بھیجی گئی ہیں۔ کہ وہ فیوضی بے کو اپنا حاکم با اختیار تصور کریں۔

البانیہ میں لوٹ مار۔ اباذی ٹولیاں اُن مواضع میں لوٹ مار کر رہی ہیں جو یونانیوں نے البانیا اور ایپیرس میں خالی کئے ہیں۔ باشندے خوفزدہ ہو رہے ہیں کمیشن آف کنٹرول نے ایک بٹالین جنڈارمی کی ان اضلاع میں روانہ کر دی ہے۔

بغاوت کے جرم کی تحقیقات۔ کرنیل ویرجنبرگ کے کوچ کمان افسری زیر صدارت ایک ترکی کرنل جرم کی دارالامن تحقیقات ہو رہی ہے جو ترکی سپاہیوں کے داخل البانیا کے جرم میں گرفتار ہیں انتظامی یا کسی شخص کے بچ کر بھاگ جانے کی کوششوں کے خلاف سخت انتظام کر دیا گیا ہے۔

ایک سپاہی کا انتقام (عدن ۲۰ جنوری) کیمد وتہم پیدل سپاہ کا کرنل اور دیسی افسر کل ایک دیسی سپاہی کے انتقاماً نشانہ بندوق بنائے جانے سے ہلاک ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے قاتل کو ۱۵ روز قید کی سزا دی تھی۔

لارڈ سٹر تھکونا کا انتقال۔ (لنڈن ۲۱ جنوری) لارڈ سٹر تھکونا گذشتہ شب لنڈن میں نیند میں انتقال ہو گیا۔

رائفلیں خریدنے کی تصدیق۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ بلغاریہ نے ترکوں سے جو رائفلیں حاصل کی تھیں۔ انکو ترکی خرید رہی ہے۔

تہ آب چلنے والی کشتی کا حادثہ۔ (لنڈن ۲۲ جنوری) الف نمبر سات کی تہ آب چلنے والی کشتی پلیموتھ کے گہرے پانی کے نیچے پائی گئی۔

رائفلوں کی فروخت۔ (قسطنطنیہ ۱۹ جنوری) کہتے ہیں کہ بلغاریہ نے دو لاکھ رائفلیں جو ترکوں سے چھینی گئی تھیں تین فرانک فی رائفل قیمت پر فروخت کر دیا یقین کیا جاتا ہے کہ یہ رائفلیں ترکی گورنمنٹ کے لئے حاصل کی جا رہی ہیں۔

اٹلی و ترکی۔ (لنڈن ۲۲ جنوری) روما کا تار مظہر ہے ترکی اخبار طنین نے لکھا تھا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ڈوڈیکانیسا کا علاقہ ترکی کو واپس سپرد کیا جائے اخبار طنین نے ڈوڈیکانیسا کا پر اٹلی کے تصرف کے دوران میں اٹلی کے اخراجات کے بارہ میں ترکی کے آدائیگی تاوان سے انکار کر دیا ہے کہ تاوان ادا کرنا بالیوانی پر منحصر نہیں۔ اس کے جواب میں ٹریبیونا اصرار کرتا ہے کہ تاوان مذکور ایشیائے کوچک میں امراعات کے پیرایہ میں اٹلی کو دیا جانا چاہئے تاکہ وہ بحیرہ روم کے مشرقی حصہ میں دول یورپ کی اقتصادی مستعدیوں میں حصہ لے سکے اور یہ کہ اٹلی کے اس مطالبہ کی اتحاد ثلاثہ بھی تائید کریگا۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں۔ (پریٹوریہ ۲۲ جنوری) اعلان ہوا ہے کہ ہندوستانیوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ بُرامن مزاحمت کی تجدید سے پہلے وہ کمیشن تحقیقات کے نتیجہ کا انتظار کرینگے جو کام نے مقید بُرامن مزاحمت کرنیوالوں کو رہا کئے جانیکا مطالبہ منظور کر لیا ہے۔ گورنمنٹ مسودہ قانون پیش کرنے سے پہلے کمیشن تحقیقات کی سفارشوں کی منتظر ہے۔

سپہگری کو ہر دلعزیز بنانے کی کوشش۔ فوجی زندگی و ملازمت کو ہر دلعزیز بنانے کی غرض سے انگلستان کے صیغۂ جنگ کے اہتمام سے سپاہیانہ زندگی کے مناظر سینیماٹوگراف فلم کے ذریعے دکھلانیکا انتظام کیا گیا ہے لارڈ ... اور الڈرشاٹ ڈویژن کے ایک ہزار آدمیوں نے سب سے پہلے فلم کے یہ مناظر معائنہ کئے۔

قیود دور کر دیگئیں۔ اعلان ہوا کہ ترکی۔ یونان اور ریاستہائے بلقان کو برٹش افسروں کے بہر سیاحت جانے کے متعلق رکاوٹیں عاید کی گئی تھیں دور کر دیگئیں۔

بحری سفر کو محفوظ بنانے کی کوشش۔ بحری سفر کو محفوظ و معئون بنانے کی کانفرنس نے سفارش کی ہے کہ تو دہ ہائے یخ کو دیکھ بھال اور اطلاع کے لئے ... نطعات اراضی اور ٹاپو کو معدوم کرنے کی غرض سے امریکہ کے اقتدار میں ... سروس قائم کی جائے۔ جو خطرناک تو دہ ہائے یخ اور ٹاپوؤں کی رپورٹ کیا کریگا۔

... کی فروخت۔ (لنڈن ۲۱ جنوری) لنڈن کے ایک سوداگر نے ... جو ... آف کیبلاٹن کی مملوکہ تھی۔ تیس ہزار پونڈ پر خرید کی ہے۔

... (... ۲۰ جنوری) ... پرنس ویلز جو سٹیشن میں یونان کیلئے بنائے ...

ہندوستان کی تازہ خبریں

پرانی توپ کی دست یابی۔ رنگون میں ایک پرانی توپ کا پتہ لگا ہے جبکہ ٹمبر اڈس گھاٹ سیول بگوڈلے سے لنگر اٹھا کر روانہ ہونے والا تھا۔ تو یہ قدیمی آہنی توپ نظر پڑی۔ جو دس فیٹ لمبی اور نہایت عمدہ حالت میں ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ان تین توپوں میں سے ایک ہے جو ۱۰ مئی ۱۸۲۴ء کو ساحل پر لائی گئی تھیں۔ اور ان میں سے ایک کھو دی گئی تھی جبکہ سر آرچیبالڈ کیمبل اور انکی ماتحت سپاہ نے رنگون کو سخر کیا تھا۔ افسران بندرگاہ نے ہنوز فیصلہ نہیں کیا۔ کہ اس توپ کا کیا کیا جائیگا۔ رنگون میں عجائب گاہ نہیں جہاں اس قسم کی عجوبہ شئے رکھی جائے۔

پبلک سروس کمیشن۔ ۱۹ جنوری کو سروس کمیشن نے کلکتہ میں دو حصوں میں اجلاس کیا۔ جن کے صدر لارڈ اسلنگٹن اور لارڈ رانلڈشے تھے ایک حصہ صیغہ جنگلات اور دوسرا ڈاکخانہ کے متعلق شہادتیں قلمبند کرتا رہا۔

ریلوے حادثہ۔ پونا کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈھونڈ میں دفعتاً ریلوے لائن کے دھنس جانے سے سترہ آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

کانفرنس حفظان صحت۔ ۱۹ جنوری کو لکھنؤ میں کانفرنس حفظان صحت کا تیسرا سالانہ اجلاس شروع ہوا۔ مجمع بہت بڑا تھا۔ سر ہارکورٹ بٹلر نے تقریر سے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ کئی مفید مضامین بھی پڑھے گئے۔

امپیریل کونسل کے اجلاس۔ حضور وائسرائے کی قانونی کونسل کے اجلاس ۳۔۴ و ۶۔ فروری اور ۲۔ ۷ اور ۹ سے ۱۳۔ مارچ تک دہلی میں ہونگے۔ بجٹ ۱۲ مارچ کو پیش ہوگا۔ ۲۴ مارچ کو اسپر بحث ہوگی۔ فروری میں دیگر جلسوں کا انعقاد بھی اغلبات سے ہے ۳ فروری کے سوا دیگر تاریخوں میں تغیر و تبدل ممکن ہے۔

رہائی۔ بقول سول ملٹری گزٹ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خیرآباد جسے سرحدی ڈاکو سٹیشن مذکور پر چھاپہ مار کر بھگا لیگئے تھے۔ گذشتہ یکشنبہ کو پشاور واپس آگیا ہے۔ ڈاکو پہلے اس سے پانچہزار پھر چودہ سو روپے فدیہ مانگتے تھے۔ یہ افغان تنداریوں کے گاؤں دو سرت سے رہا کیا گیا۔ اور براہ خیبر پشاور واپس آیا۔ اس سے بدسلوکی نہیں کی گئی۔

بیرسٹر کیطرف سے اپیل۔ مسٹر خلافت حسین بیرسٹر بانکی پور کی طرف سے سیشن جج گیا کے فیصلے کے خلاف ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل دائر ہو گئی ہے۔ سیشن جج نے بیرسٹر مذکور کو دھوکا دینے کے الزام میں دو سال قید سخت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ الزام یہ تھا۔ کہ بیرسٹر نے اپنی اس جائداد کے لئے جو ملزم کی یورپین بیوی کے متعلق کر دیگئی تھی منیجر کی ضرورت کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا تھا۔ اور تین اشخاص کو پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر ملازمت پر مائل کیا گیا۔ بجا لیکہ جائداد مذکور کچھ ایسی وسیع نہ تھی سیشن جج کے خیال میں بیرسٹر مذکور اس طرح دھوکے کا مرتکب ہوا۔ گو دونوں اسیسروں نے بیرسٹر کو بے قصور بتلایا تھا۔

کریڈٹ بنک بمبئی کا مقدمہ۔ جعفر یوسف الدین اور مستری اور آرسی ارانا کے خلاف کریڈٹ بنک کے متعلق مقدمات چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی کے سامنے پیش ہونے پر قرار پایا۔ کہ دونوں مقدمات جداگانہ سماعت کئے جائیں۔ جعفر کے خلاف ۱۲ جنوری اور دوسروں کے خلاف ۳۔ فروری سے مقدمہ شروع ہوگا۔ مستری کو ضمانت پر چھوڑنے کی درخواست عدالت ... نامنظور کی۔

کمسن ... کی حفاظت۔ خوردسال لڑکیوں کی حفاظت کے مسودہ قانون پر سلیکٹ کمیٹی ۲۳ جنوری کو غور کریگی۔

افواہ ہے۔ کہ کوٹ متھراداس متصل گھبیانہ کلاں تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں کچھ آدمیوں کے فیر کرنے سے گاؤں کے تین مزارعین مجروح ہوئے جنکو قصور کے ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک شخص بابو چھمن داس خلف متھراداس اور اس کا ملازم لگا بلونج جنکی قبل ازیں ضمانت ہو چکی ہوئی ہے۔ گرفتار کئے گئے ہیں دو آدمی مفقود الخبر ہیں۔

پشاور ریلوے سٹیشن پر ڈاکا۔ سہدھر ٹریبون کو ۱۹ جنوری کا ایک تار بایں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ ۱۸ و ۱۹ جنوری کی درمیانی رات ۹ بجے کے قریب عین بمبئی میل کے پہنچنے کے وقت ڈاکہ پڑا۔ تھوڑی دیر تک ڈاکوؤں اور سٹیشن سٹاف کے درمیان فائر ہوتے رہے۔ مگر آخر کار ڈاکو بھاگ نکلے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

ناظرین کو واضح رہے کہ خاص قادیان کی خبریں اور ڈائری فدائے قوم و اسلام حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے دست مبارک سے لکھی ہوتی ہے جسے حضرت موصوف نہایت محنت سے باوجود عدیم الفرصتی کے قوم کی روحانی غذا کے لئے آپ باقاعدہ ارسال فرماتے ہیں۔ جملہ احباب دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسے نافع اور بابرکت وجود کو صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے درمیان رکھے۔ اور آپ کی صحت و عمر میں بہت بہت برکات دے۔ آمین ثم آمین۔

قادیان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء

حضرت صاحبزادہ صاحب کو چکوال (جہلم) میں جانے کے لئے اجازت دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ "شیعوں کے مخصوص عقائد کی تردید میں قرآن کریم کے نہایت مختصر الفاظ بھی کافی ہیں۔ شیعوں کا یہ خیال ہے کہ کل صحابہ رضی اللہ عنہم سوا حضرت علیؓ کے نعوذ باللہ منافق تھے۔ مگر قرآن شریف منافقوں کے متعلق فرماتا ہے ھموا بما لم ینالوا۔ یعنی جس بات کا وہ ارادہ کریں۔ اس کے حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہونگے اب اگر دیکھا جائے کہ آیا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوئے یا نہیں تو ان کی اپنی مسلمہ باتیں ان کے حصول کی تردید کے لئے کافی ہیں"۔ یہ بھی فرمایا۔ کہ "ان عقائد کے ساتھ کسی قسم کی مذہبی علوم میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ اخلاق کی جڑھ تقیہ سے کٹ جاتی ہے۔ حدیث کے پہنچانے والے وہ صحابہؓ ہیں جن کو منافق کہا جاتا ہے قرآن کریم کے برکات اور ثمرات بھی انہیں میں نظر آئینگے۔ سقوف کی بنا خود اخلاق پر ہے تاریخ کا اعتبار ایک طرف تقیہ سے اور دوسری طرف نفاق سے کچھ نہیں رہا۔ اسی لئے علمی رنگ میں بھی شیعہ مذہب کے پیرؤوں میں ان علوم میں کوئی اعلیٰ درجہ کی کتاب نہیں پائی جاتی غلط اصول کبھی صحیح نتائج پر نہیں پہنچا سکتے"۔

حضرت مسیح موعودؑ کا لیکچر جلسہ مہوتسو جو انگریزی میں ٹیچنگ ز آف اسلام کے نام سے چھپ کر پبلشر ہو چکا ہے۔ اب سکندرآباد میں گجراتی میں ترجمہ ہو کر چھپ رہا ہے۔

قادیان مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں ضعف بدستور ہے اس لئے درس قرآن و حدیث شام کے وقت گھر میں ہی کرتے ہیں۔ کل درس نہیں ہوا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہال کی تکمیل کے لئے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خاص امداد کے لئے درخواست چلی گئی ہے امید ہے کہ کافی رقم مل جانے سے اور کچھ چندہ کی امداد سے اس نہایت ضروری کام کی جس کے بغیر عمارت نہایت بدنما ہو رہی ہے۔ تکمیل ہو جائیگی۔

اسلام کی حد بندی۔ کل جب میں قرآن کریم کے نوٹ سنانے گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک مولوی صاحب کے ایک سوال کا جو غالباً اس حدیث کے متعلق تھا۔ من قال لا الٰہ الا اللہ فقد دخل الجنۃ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ جب لا الٰہ الا اللہ کسی شخص کے دل میں گڑ جاتا ہے۔ تو اس کے ساتھ اور بھی ہزاروں قسم کی باتیں داخل ہو تی ہیں پھر اگر لا الٰہ الا اللہ والا پہلو ترقی کرے تو انسان ادھر جھک جاتا ہے اور اگر کوئی دوسری بات ترقی کر جائے تو وہ پہلو غالب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا پھر آخر اسلام کی حد بندی کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ حد بندی تو لا الٰہ الا اللہ ہی ہے باقی نضع الموازین القسط بھی ہے ہم کسی جنتی من بہشت کا کوئی ٹھیکیدار نہیں ہے۔ جب ایک شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مانتا ہے۔ تو وہ اسلام کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔

کیا رؤیا محض خیال ہے فرمایا کہ ایک شخص نے مجھے حضرت صاحب کے الہامات کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جو خیالات دل میں ہوتے ہیں وہی خوابوں اور الہامات میں سامنے آجاتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارے دل میں کبھی یہ خواہش اور خیال پیدا ہوا ہے۔ یا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو سکے کہنے لگا ہاں۔ میں نے کہا پھر کتنی دفعہ خواب میں آنحضرت کی زیارت ہوئی۔ بہت شرمندہ ہوا۔ اور کہا کبھی نہیں۔

محمد علی از قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۳۸

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

کہد لے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کی وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قائم کریں تم بھی اٹھو ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے للعہ

اخبار پیغامِ صلح

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۲۹ صفر ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۴

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو ۲۵ جنوری ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

نغمۂ عندلیب

خبر کنید ہمہ طائرانِ لنڈن را ٭ | زغرب رفت خزاں وقتِ نو بہار آمد
سزد کہ جملہ عنادل شوند مترنم | بہار آمد و باساز و برگ و بار آمد
مرا نہ گوش بر آواز زاغہائے حسد | کہ عندلیبم و ہم باغبان نگار آمد
اگر کند بہ قفس یا کُشد زہے قسمت | کہ ایں متاع کشادم لئیمِ یار آمد
مرا نہ بیم ز ذلت نہ خوف رسوائی | مرا بس است کہ آں یار ہمکنار آمد

٭ اشارہ بہ کشف حضرت مرزا صاحب کہ انہوں نے لنڈن میں سفید پرندے پکڑے اور جس کی تعبیر اسلامی باشندگان انگلستان ہے ۔

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ لو مبارک ہو۔ دو خاتونیں اور مسلمان ہوئیں۔ ایک مس پائر صاحبہ ہیں۔ جنھوں نے پچھلے جمعہ اسلام قبول کیا۔ اور ایک مسز سیٹ ہیں۔ جو ووکنگ میں تشریف لائیں اور مشرف باسلام ہوئیں۔ مسز سیٹ برائین میں رہتی ہیں۔ میں نے اُن سے تجویز کیا ہے۔ کہ وہ مجھے ایک دن چاء پر بلائیں اور اپنے سب کنبہ کو مدعو کریں۔ اور ایک موقعہ گفتگو کا نکالیں ۔

ہمارے لاٹ صاحب کسی قدر گذشتہ دو ہفتہ خانگی امور میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے کتاب کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ شاید اس ہفتہ کتاب ختم ہو جاوے۔ میں نے ابھی اُن کا کوئی مسودہ نہیں دیکھا۔ اور نہ وہ اختتام سے پہلے مجھے دکھانا پسند کرتے ہیں۔ اُن کا خیال ہے کہ میں مغربی دنیا کے سامنے سچی دیانت کے ساتھ کہ سکوں۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اُس میں مشورہ تک بھی کسی کا نہیں۔ ہاں جو کچھ وہ میری باتیں کتاب میں درج کریں گے اُس میں وہ میرا حوالہ دیدیں گے۔ میرے نزدیک یہ خیال اُن کا عمدہ ہے۔ بچوں کو اسلام سے بہت اُنس ہوتا جاتا ہے۔ جمعہ کی نمازیں بچے بھی جاتے ہیں۔ اگرچہ ابھی شریک نماز نہیں ہوتے۔ خدا کا بڑا فضل ہے۔ جمعہ کی نماز تو اس قدر بارونق اور دلچسپ ہو گئی ہے۔ کہ مسلمان طلبا بڑے شوق سے آتے ہیں۔ کاش ان نادانوں سے جو ایک جھوٹ چھاپ کر پھر اُسکی تائید میں جھوٹ کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے۔ کہ یہ جو یہاں کے مسلم طلبا میں مذہبی زندگی کی طرف رجحان ہو گیا ہے۔ تم کو اس کا کبھی فکر تھا۔ مسلمان را مسلمان باز کردن تو غیر مسلموں کو مسلمان بنانے سے کہیں زیادہ ضروری تھا۔ بہرحال ہم سب پر خدا تعالیٰ رحم کرے ۔

لارڈ صاحب نے میرے ہمراہ تصویر کھنچوائی۔ جو میں بھیجتا ہوں آپ کو معلوم ہے کہ یہاں بہت سے مطالب تصاویر میں دکھلا دیئے جاتے ہیں۔ اُن کا خیال اس تصویر سے یہ ہے۔ کہ یہ جو روڈیارڈ کپلنگ نے یہ شعر لکھا ہے۔ کہ مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب اور یہ توام آپس میں کبھی نہیں مل سکتے۔ اس کا ہم بطلان کریں گے ہم دکھلا دیں کہ محمد عربی نے (فداہ ابی و اُمی) مشرق و مغرب کو ملا دیا ہے۔ چنانچہ اس خیال سے یہ تصویر اکٹھی کھنچوائی ہے۔ اس کے نیچے شاید کوئی شعر بھی لارڈ صاحب خود لکھیں ۔

بہرحال میں نے چند شعر کل ریل میں لکھے تھے۔ جو اس تصویر کے متعلق ہیں۔ ہاں آپ یہ نہ سمجھیں۔ کہ میں یہاں شاعری کرنے آیا ہوں۔ میں تکلف سے نہیں کہتا۔ بلکہ میرا ریل کا یہ شغل ہے۔ مجھے ہر ہفتہ نماز جمعہ اور دیگر امور کے لئے دو تین دن لنڈن میں رہنا پڑتا ہے۔ اس طرح جب طبیعت میں کبھی موزونیت ہوئی۔ تو ریل کا سفر اس شغل میں کٹ جاتا ہے ۔

ہاں ! سید امیر علی صاحب نے یکصد پونڈ سفارش کی تھی۔ لیکن مرزا عباس علی بیگ صاحب نے ڈیڑھ صد پونڈ پندرہ دیا ہے۔ غالباً یکصد پچیس یا زیادہ پونڈ سالانہ مجھے دیدئے جاویں گے۔ اور اس سے جمعہ کا انتظام اور ایک مستقل سنٹر لنڈن میں پیدا ہو جاویگا۔ ہاں وہ لوگ مجھے آسانی سے مل سکیں گے۔ جو اب ووکنگ میں آنے سے گھبراتے ہیں۔ اس لئے یہی ضروری ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب جلدی آویں۔ تاکہ ووکنگ کا جمعہ بھی برابر جاری رہے۔ اب چوہدری فتح محمد نماز جمعہ پڑھ لیتے ہیں۔

اس ہفتہ دو خط بہت ہی خوش کن آئے۔ ایک کا ترجمہ تو حسب ذیل ہے۔ اور دوسرے وائی کونٹ ڈی پوائیٹر کا ہے

پیارے برادر فی الاسلام خواجہ کمال الدین ! مورخہ ۷ جنوری ۱۹۱۴ء

آپ کی محبت اور شفقت کی چٹھی مورخہ ۳۰ دسمبر کی مجھے مل گئی۔ میں ۱۲ جنوری کو لنڈن آؤنگا۔ اور لنڈسی ہال میں عبادت الٰہی و نماز جمعہ میں بھی شریک ہونگا۔ جو غالباً ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوتی ہے۔ میں آپ کو وہاں ملونگا بھی اس وقت تو ہفتہ کا آخری حصہ آپ کے پاس آکر بسر نہیں کر سکتا۔ لیکن امید کرتا ہوں۔ کہ بعد میں۔ میں آپکی اس مہمان نوازی سے مستفید ہونگا۔ میں آپ سے واقفیت بھی پیدا کرونگا۔ اور یہ بھی معلوم کرونگا۔ کہ میں کس طرح اس آسمانی بادشاہت کے پھیلانے میں۔ جیسے کہ ہم سمجھتے ہیں۔ مدد دے سکونگا۔ امداد میگزین میں تین پانچ پاؤنڈ کا چک بھیجتا ہوں۔ نماز کی کتاب کا بھی آپ نے وعدہ کیا تھا۔ سر دست میں آپ کو بہتر سے بہتر خواہشات اور برادرانہ محبت بھیجتا ہوں ۔ میں ہوں آپ کا۔ سٹینلے مسگریو

یہ وہ بزرگ ہیں۔ جن کا نام میں نے غلطی سے کپتان سٹینلے مارگریٹ لکھا تھا۔ دستخط کا پڑھنا غلطی سے خالی نہیں ہوتا چنانچہ وائی کونٹ ڈی پوائیٹر کا نام بھی غلط پڑھا گیا۔ اور اخبارات میں وائی کونٹ ڈی سیرڈٹ لکھا گیا۔ اس کا نام پہلے عبد اللہ ہی تجویز ہوا تھا۔ لیکن بعد میں جو کچھ لارڈ ہیڈلے کے نام پر اخبارات میں یہاں نکلا۔ میں نے اُن کا ذیل کا نام تجویز کیا۔ جو وائی کونٹ موصوف کو بہت ہی پسند آیا۔ اور وہ بڑا خوش ہے۔ چنانچہ اس کا خط آپ کو پہلے بھیجا تھا۔ وہ نام یہ ہے۔ صاحب الرحمٰن شیخ صلاح الدین احمد۔ وائی کونٹ ڈی پوائیٹر۔ کپتان سٹینلے نے پچھلے ایک خط میں لکھا تھا۔ کہ میں نے کل سگرٹ پینے چھوڑ دیئے ہاں تمبا کو پیتا ہوں۔ کیا اُسے بھی چھوڑ دوں؟

یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کا نام کا فذی مسلمان رکھا جاتا ہے۔ کاش ایسا کہنے والے لوگ خدارا اپنی حالت پر غور کریں۔ کہ آیا بجز دین اور محمد اور اسلامی ناموں کے خود دکھو کہا نہیں کروڑ ہا مسلمانوں میں کوئی اسلامی زندگی باقی ہے۔ لیکن ان بزرگوں کو رنج تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ کیوں میری موجودگی میں مسلمان ہوئے۔

آؤ تم اس کام کو سنبھال لو۔ اگر یہ مجھے یقین دلا دو۔ کہ میری غیر حاضری میں اگر لوگ مسلمان ہو جاویں تو تمہارا دل ٹھنڈا ہو جاویگا۔ اور لوگ مسلمان ہو جاویں گے تو مجھ پر حرام ہے کہ میں انگلستان میں رہوں۔ میں خوب سمجھتا ہوں۔ کہ یہاں کی اباحتانہ زندگی ایام جاہلیت کے عربوں سے کچھ کم نہیں۔ اور خدا ہی ہے۔ کہ کامل تطہیر پیدا کر دے لیکن اعمال کے پہلے تو ایمان ہے۔ ایمان ہی جو بیج کا کام دیتا ہے۔ کس قدر یہ لوگ تعصب کی آگ میں نادانی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ابھی بیج ہی بعض قلوب میں بویا گیا ہے۔ اور یہ پھلوں کو جن سے مُراد اعمال ہیں۔ پوچھتے ہیں۔ تم جو اسلام کے پودے ہو۔ اپنے گریبانوں میں مُنہ ڈال کر دیکھو۔ کیا تم بارور اور ثمردار ہو۔ یا تمہاری حالت پر یہ مثل ثابت ہوتی ہے "گفر میگند دہریں اسلام ما" وائی کونٹ موصوف اپنی اسلامی واقفیت بڑھانے کے لئے اور کتابیں طلب کرتے ہیں ۔

کمال الدین

ایک فرانسیسی اخبار میں جماعت احمدیہ کا ذکر

جزیرہ مارشیس کا ایک فرانسیسی اخبار جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود کا حال بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہے: "احمدی جماعت کے عقاید کی بنا نہایت مضبوط اور علمی بنیاد پر ہے اس سلسلہ کے پُر جوش مسلمان نہایت قلیل عرصہ میں اصحاب پر قادر ہو گئے ہیں کہ ایسے مدارس کھولیں جنہیں اپنے سلسلہ کے بچوں کو ایسی تعلیم دیں۔ کہ وہ اسلام کے قابل فرزند ثابت ہوں۔ اور یہ لوگ اپنے واعظوں کو مختلف زبانیں سکھلاتے ہیں۔ اس غرض کے واعظ تبلیغ کا کام کریں گے اور اب بھی اسلام کو سب دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ مولوی کمال الدین بی اے ایل ایل بی اسلامک ریویو کے جو لنڈن سے شایع ہوتا ہے ایڈیٹر ہیں اور ایک مشہور احمدی ہیں۔ بڑی محنت و فراست کرکے انہوں نے بعض مذہبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلدا مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۱۴ء نمبر ۸

علم آلہیات (یعنی سائنس) اور اسلام

ہم ۲۷ر دسمبر کے پیغام صلح میں دکھا چکے ہیں۔ کہ بروئے قرآن کریم یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس زمین و آسمان کو جس میں ہم بود و باش رکھتے ہیں۔ موجودہ حالت سے پہلے چھ حالتوں میں گذرنا پڑا۔ ہم نے اس میں یہ بھی دکھایا ہے۔ کہ موجودہ تحقیقات قرآن کریم کے اس ارشاد کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ آج کل کے ماہران علم اسٹرانمی یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک وقت یہ مخلوق جو آج زمین و آسمان اور ستاروں وغیرہ کے رنگ میں ہمیں نظر آتی ہے۔ ایک گرم گھلا ہوا۔ سورج سے بھی زیادہ گرم مادہ تھی۔ اس حالت میں یہ آتشین گولا پھٹا اور اُس کے کئی ٹکڑے بن گئے۔ جنھوں نے دور دراز مسافتیں طے کرتے ہوئے اُس کشش کی وجہ جو ان کو آپس میں تھی۔ خاص خاص جگہوں پر قرار جا پکڑا۔ یعنے وہ جو پہلے ایک تھا۔ اب کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور اس نے ایک نئی صورت اختیار کر لی یہ دوسرا زمانہ ہے۔ جو کہ زمین و آسمان کی پیدائش میں آیا۔ ان پر یہ حالت کچھ عرصہ تک رہی۔ تو پھر وہ پگھلے ہوئے مادہ کا ٹکڑا جو زمین کے حصہ آیا تھا پھٹا اور کئی ٹکڑے اُس کے دور دراز مقامات میں جا پڑے۔ اور ایک خاص دوری پر جا کر ٹھہر گئے۔ ان میں سے بڑا حصہ چاند کا تھا۔ جو بسبب اُس کشش کے جو اُس کو اپنے باقی حصوں یعنی زمین سے تھی۔ اس کے گرد پھرنے لگ گیا اس سے پیدائش زمین و آسمان میں تیسری حالت واقعہ ہوئی۔ اور تیسرے زمانہ کا دور شروع ہوا۔ اس کے بعد زمین آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہو گئی۔ یہاں تک کہ سب آبی انجرات پانی کی حالت میں تبدیل ہو گئے۔ اور زمین پر ایک زمانہ آیا۔ کہ اس کے ارد گرد سب پانی ہی پانی تھا۔ گویا یہ ایک محیط گولہ جو پانی سے گھرا ہوا تھا۔ یہ پیدائش زمین میں چوتھا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس کے بعد زمین آتش فشانی مادہ سے پھر پھٹی اور اس دفعہ بجائے دُور جانے کے وہ پگھلا ہوا مادہ جو کہ اس سے نکلا۔ وہ پھر واپس آکر جہاں سے نکلا تھا وہیں گرا۔ اور بڑے بڑے پہاڑ بن گئے۔ اور بعض جگہوں سے زمین اندر کو دب گئی وہاں سمندر بن گئے۔ اور سارا کا سارا پانی جو زمین کے گرد تھا۔ ان پر جمع ہو گیا۔ یہ زمین پر اس کی عمر میں پانچواں زمانہ آیا۔ لیکن اس وقت بھی اتنی گرم تھی۔ کہ اس پر نباتات اور حیوانات کا نشو و نما ممکن نہ تھا۔ یہاں تک کہ یہ ٹھنڈی ہوتی ہوتی بالکل سرد ہو گئی۔ اور اس قابل ہو گئی۔ کہ اس پر بود و باش ممکن ہو سکے۔ یہ ٹھنڈے ہونے کا زمانہ زمین کی عمر کا چھٹا زمانہ تھا جب یہ حالت ہو گئی۔ تب اس پر زندگی کے آثار شروع ہوئے۔ اور وہ زمانہ آیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حکومت کا دور شروع ہوا۔ اور یہ وہ وقت تھا۔ جب پیدائش زمین مکمل ہو گئی۔ جس غرض کے لئے وہ خلق کی گئی تھی وہ شروع ہو گئی۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات اس صفحہ دنیا پر شروع ہونے لگیں۔ کروڑہا مخلوق خدا کی ذات کو ماننے اور اُس کی فرمانبرداری میں ہی اپنی کامیابی یقین کرنے والے پیدا ہو گئے۔ اور آلہی احکام اُن کو جو انہیں سمجھنے کی قابلیت رکھتے تھے جاری ہونے شروع ہوئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر جا براجا ان امور کا ذکر قرآن کریم میں کئی جگہ آیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش یعنی اللہ وہ ہے۔ جس نے ان آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں خلق کیا۔ اور پھر اپنے عرش پر جا براجا۔ دوسری جگہ آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا بوجھ زمین و آسمان کے سامنے پیش کیا۔ تو اُنہوں نے اُٹھانے سے انکار کیا۔ پھر پہاڑوں اور پتھروں پر پیش کیا۔ اُنہوں نے بھی عرض کی۔ کہ ہم اسے نہیں برداشت کر سکتے۔ آخر انسان کے سامنے پیش کیا۔ تو اُس نے اس کے اُٹھانے کا وعدہ کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ ہر ایک چیز آلہی احکام کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ لیکن شریعت آلہیہ ایک کٹھن چیز جو سوائے انسان کے اور کوئی چیز نہیں اُٹھا سکتی۔ عیسائی جو گناہ سے بچنا ناممکن بتاتے ہیں۔ اپنے آپ کو انسانیت سے گراتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ عرش کوئی خاص جگہ نہیں ہے جس پر بقول بعض ہمارے جاہل علما خدا تعالیٰ کو بیٹھے ہوئے ہیں اور جسم پر بعض غیر مذاہب کے ماہرین اسلام کے پاک مذہب پر دیدہ و دانستہ بیجا حملہ کرتے ہیں۔ بلکہ عرش آلہی وہ آلہی حکومت ہے۔ جو کہ ہم ذرہ ذرہ کائنات دنیا پر محیط دیکھتے ہیں کسی چیز کی پیدائش کے وقت خالقیت کی صفت کا اظہار زور میں ہوتا ہے۔ اور جب خلق ہو چکے۔ تو پھر حکومت آلہی کا اظہار جوش مارتا ہے۔ ہم خدائے تعالیٰ کو خالق مانتے ہیں۔ لیکن خالق بالارادہ ہے جب چاہے خلق کرے چاہے نہ کرے۔ الغرض زمین و آسمان کی پیدائش قرآن کریم سے مطابق چھ زمانوں میں ہوئی۔ اور ساتواں زمانہ اس پر وہ آیا جس میں آلہی حکومت کا دور اس پر شروع ہوا۔ اور وہ زمانہ اس کی ترقیات کا ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ساتویں دن اس پر حکومت کی۔ یہ وہ زمانہ جس میں کہ ہم موجود ہیں۔ اس پر یہ سوال اُٹھ سکتا ہے۔ کہ آیا اب بھی کوئی خلق ہو رہی ہے یا کہ نہیں تو جواب اس کے عرض ہے کہ اب زمین پر صفت خالقیت کا تو اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن وہ اور رنگ میں ہے۔ یعنی جیسے زمین اور آسمان کو نیست سے ہست کر کے اور چھ زمانوں میں گذار کر پیدا کیا گیا۔ اس لئے اب بھی مخلوق خدا اس سے نباتات اور حیوانات کو مٹی جیسی مُردہ چیز سے جو نیست ہے زندہ یعنے ہست کیا جا رہا ہے اور اس طرح سے خلق جاری ہے۔ بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کی ہر ایک چیز کو اصل پیدائش سے پہلے زمین کی طرح چھ ہی حالتوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مشاہدہ ڈاکٹری کی تائید کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی سورۂ مومن کے پہلے رکوع میں سے ہی فرماتے ہیں۔ فرمایا

(۱) لقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین۔ یعنی تحقیق ہم نے انسان کو مرکبی مٹی سے پیدا کیا۔ یعنی مٹی سے اس کے اجزا لئے گئے۔ پھر

(۲) ثم جعلنٰہ نطفۃ فی قرار مکین۔ پھر اس مٹی سے نطفہ بنا کر ایک مقررہ جگہ میں اس کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور وہ جو پہلے مٹی تھا۔ اب تیسری حالت اختیار کرتا ہے۔

(۳) ثم خلقنا النطفۃ علقۃ۔ پھر اُس رحمی نطفہ سے علقہ بنتا ہے تیسری حالت پیدا ہوتی ہے۔ علقہ انسان کی اس حالت کو کہتے ہیں۔ جب نطفہ ٹھہرنے کے بعد یہ بڑھتا ہے۔ اور اس کی بناوٹ میں کوئی تمیز نہیں ہوتی کہ کون حصہ اصل کام آنے والا ہے۔ اور کونسا فضول۔

(۴) اس کے بعد یہ مضغہ بن جاتا ہے فخلقنا العلقۃ مضغۃ یعنی ایک حصہ فضول و بیکار ہو جاتا ہے۔ ایک اصل بناوٹ کے لئے مخصوص کیا جاتا ہے۔ اور ایک اُس کی پرورش کے لئے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

(۵) فخلقنا المضغۃ عظاما۔ پھر ایک اور حالت آتی ہے کہ وہ جو اصل بناوٹ کے متعلق حصہ تھا۔ اس میں بعض حصہ زیادہ سخت ہونے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض نرم رہتے ہیں۔

(۶) فکسونا العظام لحما۔ پھر پٹھے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہڈیوں کو گھیر لیتے ہیں۔ تا ہڈیاں کارآمد ہوں اور انسان چل پھر سکے۔ اب انسان کی پیدائش مکمل ہو چکی ہے۔ پس وہ ماں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

(۷) ثم انشانٰہ خلقا اٰخر۔ پس اس کے بعد پھر ایک نئی قسم کی پیدائش اس میں شروع کی جاتی ہے۔ یعنی یہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی پیدائش کی غرض و غائت اس کو ایک اور نئی قسم کی خلق بنانا ہوتا ہے۔ اب جہاں تک اس کی جسمانی بناوٹ کا تعلق ہے۔ وہ پیدا ہو چکی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی پرورش کا انتظام کیا جاوے۔ تا یہ طرح طرح کی ترقیات کو حاصل کرے۔ اور جس طرح یہ ماں کے پیٹ سے مکمل کر کے نکالا گیا۔ اسی طرح اس کے جسم سے ایک کامل روح کو جسم ملے۔ جو کہ اسکی دوسری پیدائش کہلاتی ہے۔ اُس زندگی کے خلق کی تکمیل کے بھی چھ ہی درجات ہیں جو سورۂ مومن کے شروع میں بیان کئے گئے ہیں اور جن کو حضرت خلیفۃ المسیح کے لکچر میں ہم مفصل اشاعت گذشتہ میں شائع کر چکے ہیں۔ جسم کی پیدائش ذیل میں ہم دکھائیں گے کہ وہ مختلف حالتیں جن میں سے اُس کو اپنی تکمیل سے پہلے گذرنا پڑا۔ اُن حالتوں سے جن میں انسان کو اپنی پیدائش سے پہلے گذرنا پڑتا ہے۔ کیسی مشابہ ہیں اس کے لئے بہتر ہے۔ کہ ہر ایک کی حالت کو اُس کے سامنے رکھ دیا جاوے۔

نیست	نیست
(۱) سورج معہ زمین	(۱) مٹی اور اُس کے اجزا جن سے نطفہ نکلتا ہے
(۲) زمین اور چاند کی علیحدگی سورج سے اور اُن کا ایک خاص جگہ پر آکر ٹھہرنا	(۲) نطفہ کی علیحدگی مٹی سے اور پھر اُس کا قرار رحم میں
(۳) زمین کی علیحدگی چاند سے اور اور چیزوں سے اور اس کا ایک لوتھڑے کی صورت میں باقی رہ جانا	(۳) نطفہ سے غلیظ اور فضول چیزوں کی علیحدگی۔ جو حیض کے وقت نطفہ کے ٹھہرنے سے پہلے رحم میں موجود ہوتے ہیں۔ اُن کا اندفاع خون میں ہوتا ہے (لطیفہ ایام حیض کا تعلق چاند سے اس مماثلت کو خوب ثابت کرتا ہے) اور پھر نطفہ کا لوتھڑا بننا۔
(۴) زمین کے گرد پانی کا جمع ہونا اور اُس کے اندر زمین کا مضغہ کی صورت اختیار کرنا۔	(۴) علقہ میں سے پانی مضغہ کے گرد جمع ہونا۔
(۵) زمین کا ٹھنڈا ہونا اور بعض جگہ سے سخت اور بعض سے نرم رہنا اور پھر پھٹنا اور پہاڑ بننا تاکہ زلزلہ نہ آوے اور پانی کا ایک طرف جمع ہونا۔	(۵) مضغہ میں ہڈیوں کا پیدا ہونا تاکہ زیادہ مضبوط ہو جاوے
(۶) زمین پر طرح طرح کے خوشنما دریاؤں کا جاری ہونا۔ سبزہ زاروں کا بننا وغیرہ وغیرہ	(۶) آنکھوں۔ کانوں وغیرہ کا مکمل ہونا۔ تا انسان کامل بنجاوے اور ہڈیوں پر گوشت کا آنا

الغرض کیا زمین و آسمان کی پیدائش اور کیا انسان و حیوان و نباتات کی پیدائش جہاں کہیں بھی کہ ہم دیکھیں۔ ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان سب کو چھ حالتوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ جب یہ پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر یہ ساتویں حالت حاصل کرتے ہیں۔ وہ پیدائش کی نہیں بلکہ ان کو اعلیٰ ترقیات میں قدم مارنے کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ ایک آلہی قانون ہے جو ہر ایک جگہ نظر آتا ہے اگر زمین اس کی شہادت دیتی ہے۔ تو انسان و حیوان میں بھی اس کی شہادت نظر آتی ہے۔ اس آلہی قانون میں قرآن کریم نے علمی دُنیا کے لئے نامعلوم چیزوں کو معلوم کرنے کا ایک گر بتایا ہے۔ یعنے جب ہم کسی چیز کے پیدائش کا علم حاصل کرنا چاہیں۔ اس قانون کے ماتحت ہم اُس کے نامعلوم صورتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کیا ہونی چاہئیں اگر اس قانون کو زمانہ کی پیدائش پر چسپاں کریں تو پایا جاتا ہے۔ کہ اسکو بھی چھ ہی زمانوں میں گذرنا پڑتا ہے۔ ایک الہامی کتاب کا پیرو دنیا کے ایام کی تقسیم بھی سات ہی ایام میں کرتا ہے۔ چھ دن تو ہفتہ کے ہونے میں گنتے ہیں ساتواں دن اس کی تکمیل کا ہوتا ہے۔ اور پھر یہی وجہ ہے۔ کہ چھ دن کام کے مقرر کر کے ایک دن خدا کی عبادت اور آرام کا مختص کیا گیا۔ اور اصل میں ہر ایک چیز کی قابل تعریف اور ستائش اس حالت میں ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اپنی حالت کامل حاصل کرے اس لئے اگرچہ خالق و کل زمانہ اور حالت میں احسن الخالقین ہونے کی وجہ سے قابل ستائش ہے۔ لیکن اُس وقت جبکہ اُس مخلوق کامل صورت کو اختیار کرے بہت ہی قابل حمد ہوتا ہے۔ یہی سر مسلمانوں میں جمعہ کے دن خاص عبادت کا رکھنے میں ہے۔ الغرض یہ سب امور ثابت کرتے ہیں۔ کہ قرآنی تعلیم در بارہ پیدائش زمین و آسمان بالکل صحیح و درست ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے چھ زمانوں میں بنایا۔ اس سے یہ بھی نتیجہ نکلا۔ کہ جو چیز دنیا میں پیدا کی جاتی ہے۔ اُس کو چھ ہی حالتوں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ یہ چھ حالتیں کتنے عرصہ میں پوری ہوئیں۔ اس کا علم ہمیں نہیں ہے۔ نہ ہی اس کے معلوم کرنے کی کوئی ضرورت ہمیں تھی۔ کیونکہ وہ مختلف چیزوں کے لئے مختلف ہے۔ اگر کوئی کروڑہا سال اسے کہے ہم ماننے کو طیار ہیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ تو بھی ہمیں کوئی عذر نہیں۔ اسلام نے کوئی وقت معین نہیں کیا سوال جو اُٹھتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس موجودہ حالت میں دنیا کو کتنا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کا جواب ہم انشاء اللہ آیندہ عرض کریں گے۔

کارخانہ پیسہ اخبار میں آتشزدگی

ابھی کل ہمعصر زمیندار کے جانگداز صدمہ سے ابھی مسلمانوں کو نجات حاصل نہ ہوئی تھی۔ کہ ایک اور معزز ہمعصر یعنے پیسہ اخبار کے کارخانہ پر بھی مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اور نہایت افسوس سے سنا گیا کہ ۲۴ و ۲۵ جنوری کی درمیانی شب کو کارخانہ مذکور میں آگ لگ گئی اور پیسہ اخبار کے عظیم الشان کتب خانے کے ساتھ مالکان کی بہت سی امیدیں آیندہ روز یعنے ۲۵ جنوری پر وابستہ تھیں کیونکہ اسکے لئے بہت پہلے [illegible]

مراسلات

حفاظت و اشاعت اسلام

بہ مُفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

لسان الغیب حضرت خلد آشیانی میرزا صاحب قادیانی کا مذکورہ بالا ارشاد اُن حضرات کیلئے جن میں قدرت کے زبردست اور کام کرنے والے ہاتھوں نے کارکن بننے اور اعلاء کلمۃ الحق کی اشاعت کی امنگ پیدا کر دی ہے۔ ایسا ہے کہ جس سے اُن میں دوگنی طاقت اور چوگنی قوت پیدا ہوتی ہے۔ لسان الغیب نے صرف اپنے دلی یقین سے ہی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ جیسے علم الغیب والشہادہ کے فرمانے سے اس امر کا اعلان فرمایا ہے کہ تم جو کچھ سعی یا درجہد جہد کرو گے اس کا اجر تمکو مفت میں ملجائیگا تم عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوگے ورنہ خدائے برحق اور القادر کا اب ارادہ ہو چکا ہے کہ اپنے دین قویم کی لذت سے اُن اقوام عالم کو جو بدنصیبی سے اب تک اس سے محروم رہی ہیں آشنا کرے اور خدائے ذوالقادر اور القاہر فوق عبادہٖ کے ارادوں کو کون ہے جو روک سکے۔ خواجہ کمال الدین (خدا تعالےٰ اسپر اور اس کی اولاد پر رحمت و برکت نازل فرمائے) ہم میں سے ایک مومن سلمان ہے اس نے خدا کے لئے اور مقدس اسلام کے لئے دنیوی وجاہت پر لات مار ی اپنے چلتے ہوئے کام کو محض خدا کی رضا جوئی کے لئے چھوڑ دیا۔ اور ابتدائی امتحان میں جیسا کہ سنت اللہ ہے اُس نے استقلال کا بہترین نمونہ پیش کیا جس کا نتیجہ آج ہمکو یہ نظر آرہا ہے کہ ہر جماعت کے ایسے احباب جنکو حفاظت و اشاعت اسلام سے دلچسپی ہے ۔نہیں نہیں جن کے دل میں اس امر کی تڑپ ہے۔ کہ وہ قومیں جو زندہ اور حیّی و قیوم خدائے اسلام اللہ رب العالمین کو بھولی ہوئی ہیں۔ اُس پر صدق دل سے ایمان لائیں اور اُس کے اُس رسول صادق کی سچائی اور پاکیزگی اور رسالت کا سچے دل سے اقرار کریں کہ جس نے نہ صرف نوع انسان کو کامل انسان بنکر عملی طور پر کامل و مکمل انسان بننے کا زندہ نمونہ دکھایا بلکہ اُن تمام راستبازوں کی نئے سرے سے عزت اور حرمت قائم کی کہ جو ان سے پہلے مادرِ دہر کی پشت پر خلق خدا کی بہبودی و بہتری کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ نہایت زور دار الفاظ میں تائید کر رہے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ السلام کا صرف یہی احسان نہیں ہے کہ انہوں نے بت پرستوں شجر و حجر کی پُوجا کرنے والوں اور بے جان اشیاء کے آگے سر جھکانے والوں کو اُن کی غلامی اور گندی زندگی سے نجات دیکر اُن میں پاکیزگی کی روح پھونکی اور اُن کو ارتقار کا وہ اعلے سے اعلےٰ اور سنہرہ راستہ دکھایا کہ جس سے وہ تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کے فاتح مظفر و منصور انسان بن گئے بلکہ انہوں نے دنیا کو مختلف رنگ شکل اور صورت رکھنے والی آبادی کو ایکدل اور مختلف قالب بننے کے نہایت پر اثر سبق پڑھائے اور آپس کے رشتہ اخوت کو ایسا مضبوط باندھا کہ جس سے ایک کے درد کو دوسرا اپنا درد سمجھنے پر مجبور ہے۔ جس کے زندہ نمونے جنگ طرابلس۔ بلقان وغیرہ کے موقعوں پر سب نے ملاحظہ کر لئے ہیں۔

ہمارے پیارے خواجہ نے جو راہ اختیار کی ہے اور جس کے لئے اپنے خویش و اقربا کو اپنی جدائی کا ناگوار پیالہ پلایا ہے۔ اُس سے مُقدس اسلام کی اعلےٰ ہمدردی و اخوت کا اور نوع انسان سے سچی غمخواری و غم گساری کرنے کا حال اظہر من الشمس ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ جو شخص اسلام پر فریفتہ ہو جاتا ہے جس کے دل میں نبی کریم صلعم کی حقیقی محبت گھر کر جاتی ہے۔ وہ بنی نوع انسان کو دُکھ درد مصیبت و جہالت اور بدبختی کی تاریکی میں دیکھکر سخت بیکل ہوتا ہے اُسکا کانشنس اُسکو یہ تعلیم دیتا ہے کہ بنی آدم کو بلاؤں اور مختلف وباؤں سے بچانے کے لئے اگر جہنم میں کود پڑنا بھی ضروری ہو تو کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ حضرت خواجہ ہمارے جیسا ہی ایک مسلمان اور خدا تعالےٰ کا عاجز بندہ ہے مگر خدا تعالےٰ نے چونکہ اُس سے خاص کام لینا تھا۔ اس لئے اس میں ایسے جوہر ودیعت کئے کہ وہ آج ہمارے نام عمامہ اور جُبّہ پوشوں سے عملی رنگ میں سبقت لے گیا گو یہ سچ ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کا محض فضل ہے جو خواجہ پر ہوا۔ اور اس کو اس قسم کے نہایت اعلےٰ ایثار کا نمونہ دکھلانے کی توفیق رفیق ہوئی۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جس کام کو ہمارے پیارے خواجہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے شروع کیا ہے وہ نہ صرف پنجابی مسلمانوں کے لئے جائے فخر ہے بلکہ کل برٹش انڈیا کے مسلمانوں کیلئے کیونکہ ہم میں سے ہی خدا نے ایسا انسان نوع انسان کو ہدایت کا راستہ دکھلانے کے لئے کھڑا کیا جس کے دل میں کیا رگ رگ میں ہمدردی و غم خواری بنی نوع انسان کا جوش بھرا ہوا ہے۔

خدا کی شان ہے۔ کہ ٹرکی۔ ایران۔ افغانستان۔ مصر اور ایسے ہی بہت سی حکومتوں کو باوجود ادعائے اسلام اشاعت اسلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اور نہ انکو کبھی یہ خیال آیا کہ حفاظت و اشاعت اسلام بھی کوئی ایسا کام ہے جسکا کرنا ان کے فرائض منصبی میں سے ہے۔

سلطنتوں کو جانے دیجئے۔ آیئے ذرا انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرف غور کریں کہ آیا انہوں نے بھی اس طرف توجہ کی ہے؟ تو وہاں بھی میدان صفا چٹ نظر آتا ہے۔ حالانکہ کل انجمنوں و سائٹیوں اور کلبوں وغیرہ کا نصب العین یہی امر ہونا چاہئے۔

انجمنوں وغیرہ کی نسبت ہم نے یہ جو کچھ عرض کیا ہے اس سے یہ غرض نہیں کہ ہم انجمنوں وغیرہ پر خواہ مخواہ کی نکتہ چینی کرنے کے عادی ہیں۔ بلکہ محض اسلئے تاکہ انجمنوں سے جو فروگذاشت آج تک ہو چکی ہے۔ آئندہ کو اس سے بچنے کی سعی بلیغ کی جائے۔ اور نصب العین کی جانب نہایت سختی سے رخ کیا جائے کیونکہ ہر ایک ایسی انجمن اور سوسائٹی پر جو مقدس اسلام سے تعلق رکھتی ہو۔ حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے پوری کوشش کرنا اس کا سب سے زیادہ اور اہم فرض ہے۔

(راقم ایک خیر خواہ اسلام)

اظہار حقیقت

بول بالا ہو رہا ہے آج کیا اسلام کا   ملکِ مغرب میں ہوا روشن دیا اسلام کا

پھُوٹ نکلا ہے وہاں سے ایک چشمہ صدسے   باغ جس سے لہلہا ئیگا سدا اسلام کا

اپنی دنیاوی وجاہت چھوڑ دی بہرِ خدا   لارڈ ہیڈلے خود مبلغ بنگیا اسلام کا

شرق سے تا غرب اک ایسی ہوا سا چلے   ہر بشر ہو جائیگا قربان و فدا اسلام کا

ہوگئی منظور مولا میں کسی دل کی دعا   والا و شیدا بنا چھوٹا بڑا اسلام کا

شمع اسلام پہ پروانہ ساں گرنے لگے   اہل یورپ کو یہ کیا چسکا پڑا اسلام کا

کیا ہوا اقصائے مغرب میں ہیں چمکیں بجلیاں   ہے کوئی خورشید نکلا پُرضیاء اسلام کا

اے حواری مسیح ایسے ہے مولا سے تو   آئیگا منہ کے یورپ کو خدا اسلام کا

چین و ماچین کے مدبّر خود بلائیں آپ کو   آ تو شاگرد مسیح دے بانگ اسلام کا

ہو الٰہی فضل کی بارش سدا اس قوم پر   باغ یہ پھولے پھلے ایذا رسا اسلام کا

خاکسار قدرت اللہ احمدی لاہور

اشاعت اسلام

زر چاہیئے اشاعت اسلام کے لئے   کوشش کرو تم اس کے سرانجام کے لئے

قائم ہوئی ہے انجمن اسلام کے لئے   پھرتی ہے دفع گردش ایام کے لئے

ہمت کرو خدا کے لئے اہل دل ہو تم
نیاص ہو سخی ہو بڑے مستقل ہو تم

دیتا ہوں تمکو اہل مذاہب کی میں مثال   کرنا خدا کے واسطے اسکی طرف خیال

جاؤ نہ دور دیکھ لو عیسائیوں کا حال   ہوتا ہے جبکہ قوم کی امداد کا سوال

کہتے ہیں کچھ بڑا لینگے فرزند و زن سے ہم
کھینچینگے ہاتھ آج کے دن کے لفن سے ہم

تم بھی کرو یہ عزم کہ کھانا نہ کھائیں گے   ہوگا جو کچھ وہ راہ خدا میں اُٹھا ئینگے

قربانیاں کرینگے شجاعت دکھا ئینگے   ایثار کرکے دولت اسلام پا ئینگے

کوشش جو ہونیوالی ہے کل وہ آج ہو
مغرب میں جلد مذہب حق کا رواج ہو

ایسے بھی ہیں جو صدمہ دوری کو سہ گئے   گویا وہ سیل جوش محبت میں بہ گئے

اُس قافلے سے ہم ہیں اگر پیچھے رہ گئے   سن لیں کہ ہم سے کیا نہ جوانمرد کہہ گئے

مصرف میں دین حق کے جو دولت ہو آپکی
اس سے بھی کار خیر میں شرکت ہو آپ کی

کہتے نہیں ہمیں کہ عطا شاہانہ دو   جو کچھ کہ دو خوشی سے انہیں مخلصانہ دو

چندہ میں نوٹ پونڈ نہ دو آنہ آنہ دو   خرمن نہ دو خدا کے لئے دانہ دانہ دو

فردوں سے ملکے قوم کا ڈھانچا بنا دیا
قطروں کے اجتماع نے دریا بہا دیا

ڈاکٹر شیخ محمد حسین امرت سر

نامہ نگار صاحبان براہ مہربانی مضامین صاف اور خوشخط لکھا کریں (ایڈیٹر)

اشاعت مذہب کا راز

ہمعصر سول کے ولایتی نامہ نگار نے زیر عنوان "ایک غیر طرفدار مذہب کیلئے اپیل" مضمون لکھا ہے جو سول کے ۲۵ ماہ حال کے پرچے میں شائع ہوا ہے جسے ہم ناظرین پیغام صلح اور جملہ دلدادگان اسلام کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو اس وقت خواجہ صاحب کے مشن اشاعت اسلام کے کام میں فرقہ بندی کے نامعقول عذرات پیش کرکے روڑے اٹکا رہے ہیں۔ وہ خاص توجہ سے اس مضمون کو پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ وہ مضمون یہ ہے:-

کیکیو یو (واقعہ افریقہ) کا جھگڑا اخبارات میں جاری ہے لیکن طرفین کی خط و کتابت کے ملاحظہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ماحال کسی فیصلہ پر نہیں پہنچا۔ اور اس معاملہ میں سب سے دلچسپ ایک چٹھی ہے جو اخبار ٹائمز کو لارڈ جارج ہملٹن نے بھیجی ہے جس میں انہوں نے اس بات کے خطرہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ عیسائی مذہب اندرونی اختلاف کے باعث ممالک افریقہ میں اسلام کے سامنے سرنگوں ہو جائیگا۔ جیسا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے سرنگوں ہو چکا ہے لارڈ جارج لکھتے ہیں۔ کہ ساتویں اور آٹھویں صدی میں اسلام نے شمالی افریقہ میں اس قدر ترقی کی کہ اُس نے عیسائیت کو جو شمالی افریقہ کا ایک شگفتہ اور برتر مذہب تھا۔ کچل کر صفحۂ ہستی سے اس کا نام مٹا دیا۔ جن کا اس وقت برائے نام بھی پتہ نہیں لگتا۔ ایسے بڑے اور مستقل مذہب میں تغیرات کا باعث صرف یہ تھا۔ کہ فرقہ بندیوں کے تعصب اور آپس کے بغض و حسد نے عیسائیت کی جڑ کو اسقدر کھوکھلی کر دی تھی کہ اس میں غیر مذہب کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہیں رہی تھی۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ عیسائی فرقہ پراٹسٹنٹ کے مختلف چرچوں میں جہاں تک کہ وسطی افریقہ میں اشاعت مذہب سے انکا تعلق ہے۔ اتحاد کی کوشش شروع کی گئی ہے۔ مگر اب بھی وہی تنگ دلی اور اندھی فرقہ بندی کا جوش جس نے ۱۳ سو سال قبل افریقہ کی عیسائیت کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ پھر رونما ہو رہا ہے۔ اور پھر ایسی فرقہ بند عیسائیت کے مقابلہ پر ایک متحدہ اسلام کی فتوحات کی کوششوں کو نہایت آسانی ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا چٹھی کے پڑھنے سے مسلمانوں کو معلوم ہو سکتا ہے کہ غیر مذہب کے مقابلہ پر ہم صرف اس صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب کہ ہم۔ متحدہ طور پر اشاعت اسلام کے کام میں لگ جاویں اور فرقہ بندی کے اختلافات اور حسد و بغض کو قطعی طور پر چھوڑ دیں عیسائی بھی اس امر کے معترف ہیں۔ کہ قرون اولےٰ میں اشاعت اسلام کے متحدہ سیلاب نے ممالک افریقہ سے متفرقہ عیسائیت کو بیخ و بن سے اُکھیڑ دیا۔ اس لئے اس وقت متحدہ عیسائیت کی تبلیغ کے مقابلہ پر ہماری متفرقہ کوششیں بمشکل بارآور ہو سکتی ہیں ہمیں گروہ در گروہ ہو کر مختلف ممالک میں تبلیغ کے لئے نکل جانا چاہئے اور جو آدمی تبلیغ کا کام کر رہے ہوں۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ انکو ہر قسم کی امداد دینی چاہئے۔ یہی ذریعہ ہماری کامیابی کا ہے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا و جزائر ایجیئن کے بارہ میں سر ایڈورڈ کا تازہ نوٹ (لنڈن ۲۴ رجنوری) ایم وِنیز یلس پیرس کو روانہ ہوگیا ہے وہ اپنے سفر کے نتائج سے خوش ہے ڈپلومیٹک حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ یونانیوں کے خالی کرنے کی مقررہ تاریخ کی ضرورت جاتی رہی ہے ۔ کیونکہ یہ عام خیال ہے کہ گورنمنٹ یونان ایک معتدل اور با امن پالیسی کی پیرو ہے البانیا کی خبروں سے بدامنی ظاہر ہوتی ہے ۔ گو اتنی خوفناک نہیں۔ دول کے جہازات البانیا بھیجنے کا سوال چھڑا تھا۔ لیکن امید ہے کہ غالباً ایسی کارروائی عمل میں نہیں لائی جائیگی۔ البانیا کو قرض دینے کا سوال تاحال معلق ہے۔

دول کی کارروائی (بعد کی خبر) ریوٹر کو معلوم ہؤا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے کے نوٹ دربارہ سرحد ایپرس اور جزائر ایجئن کے بارہ میں جملہ دول نے یہ تجویز پیش کی ہے ۔ کہ تمام گورنمنٹیں فرداً فرداً اس معاملہ میں اپنا فیصلہ ایتھنز اور قسطنطنیہ میں پیش کریں ۔ صرف سوال یہ رہ گیا ہے کہ کن الفاظ میں خط و کتابت کی جاوے ۔

ترکی سلطنت میں اٹلی کا مزید دخل (پیرس ۲۵ رجنوری) سگنر نوگارا عثمانی قرضہ کی کمیشن کا اٹالین ممبر لنڈن گیا ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صوبہ

تنگہائی میں وحشیانہ قتل۔ (تنگہائی ۲۳ رجنوری) یہاں ایک مشہور جرمن نیومن کی بیوی کی ہلاکت سے سنسنی پھیل گئی ہے متوفیہ کا خوابگاہ میں سر تقریباً تن سے جدا تھا ۔ بازو بھی علیحدہ کر دیئے گئے تھے ۔ اور انگلیاں کاٹ ڈالی گئی تھیں ۔ جو بظاہر انگوٹھیاں حاصل کرنیکا سہل ترین ذریعہ ہے چار ہزار پونڈ قیمت کی اشیا کا سرقہ ہؤا ۔ شوہر ہسپتال میں اور بیوی گھر میں اکیلی تھی ۔

ایک کاشتکار کے خلاف مقدمہ ۔ (ڈربن ۲۲ ۔ جنوری) ایک مشہور کاشتکار اینشکر مسٹر ڈبلیو ۔ جی ارمسٹرانگ نامی زیر دفعہ تین ہندوستانیوں کو جسمانی ضرر پہنچانے کی نیت سے حملہ کرنے کے الزام میں سپرد عدالت ہؤا ان ہندوستانیوں میں ایک مذہبی مقتدا بھی داخل ہے ۔ ملزم نے بصورت اشتعال حملہ کو تسلیم کیا ۔ اس نے جواب دہی محفوظ رکھی ہے عدالت نے اسے ضمانت پر رہا کر دیا ہے ۔

یورپینوں کا ایکا ۔ (جوہانسبرگ ۲۲ رجنوری) تجارتی انجمن ایک جدید منتظم کمیٹی نے خفیہ جلسہ میں فیصلہ کیا کہ عام ایکا مزید اطلاع تک ملتوی کیا ہے کان کنوں کی مجلس نے بھی اسی طرح ایکے کے خاتمہ کا اعلان کیا ہے لیکن کانوں کے انجینیروں نے ۔ ۴۳ آراؤں کے خلاف ۶۰ ووٹوں سے ایکے کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ۔

امبرم میں آتش فشانی ۔ (سڈنی ۲۲ ۔ جنوری) ریورنڈ مسٹر ڈودی جزیرہ امبرم میں کوہ آتش نشاں کے سبب تباہی ہونے کی یہ کیفیت بیان کرتے ہیں ۔ کہ یکے بعد دیگرے پہاڑوں کے دہانوں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے ۔ حتیٰ کہ دس دہانوں سے مواد آتشین خارج ہونے لگا ۔ باشندے جنکی تعداد اڑھائی ہزار تھی ۔ ان میں چنداں پریشانی نہ پھیلی ۔ اکثر جائے محفوظ میں پہنچا دیئے گئے ۔ سو جانیں مواد آتشین کی نہروں سے تلف ہوئیں ۔ بعض دریا کے گرم پانی میں جل گئے یا غرق ہو گئے ۔

عورتوں کی مستعدی : ۔ (لنڈن ۱۲ رجنوری) بلفاسٹ میں لندنڈری یونائیٹ لنڈنڈری اور سر ایڈورڈ کارسن کا نام خصوصیت سے قابل ذکر ہے ۔ اخبارات السٹر کی عورتوں کی مستعدی کو نمایاں جگہ دے رہے ہیں ۔ زخمیوں اور بیماروں کو اٹھانیکا دستہ مرتب کرنے کے علاوہ وہ اب سگنلری و تار کا کام بھی سیکھ رہی ہیں ۔ اگر ڈاک کا سلسلہ منقطع ہو گیا ۔ تو یہ ڈاک خانوں میں بھی متعین کی جائیگی جو ۵۰ شہروں میں قائم کئے گئے ہیں ۔

کوئلہ کے قلیوں کا ایکا : ۔ (لندن ۲۳ ۔ جنوری) لندن کے کوئلہ کے قلیوں کا ایکا روبہ ترقی ہے ۔ انکی ہمدردی میں کل ستر ہزار عام جہاز والوں کے ایکے کا بھی اندیشہ کیا جاتا ہے ۔ ماسٹر ز ثالثی کے ذریعہ سے فیصلہ کئے جانے پر رضامندی ظاہر کرتے ہیں ۔

لارڈ سٹر تھکونا ۔ لارڈ سٹرتھکونا کے انتقال پر پالیمنٹ کینیڈا کا اجلاس ملتوی ہؤا ۔ التوائے اجلاس سے پہلے متوفی لارڈ کی تعریف میں تقریریں کی گئیں ۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

انسپکٹر پولیس کا قتل : ۔ خفیہ پولیس کلکتہ کے انسپکٹر کے قتل کے مقدمہ کی سماعت چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں دروازے بند کرکے شروع ہوئی ۔ اخبارات کے رپورٹروں اور مقدمہ سے تعلق نہ رکھنے والے وکلا کو کمرے میں داخل ہونے دیا گیا ۔ مسٹر اے ۔ کے گھوس بیرسٹر کو ملزم نرمل کانت رائے سے پولیس کی موجودگی میں جبکہ پولیس اسقدر فاصلہ پر ہو کہ وہ انکی بات چیت کو نہ سن سکے ہدایات حاصل کرنے کی اجازت ملی چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے گواہان پولیس کی شہادت لی ۔ بعدہٗ مقدمہ دوسرے روز پر ملتوی ہؤا ۔ ملزم کا بیان ابھی قلمبند نہیں ہؤا ۔ ابتدائی تحقیقات ختم ہونے پر مقدمہ سیشن سپرد کیا جائیگا ۔ جوتندرناتھ چکرورتی اور بھاباتوش پال جو اس مقدمہ قتل میں گرفتار کئے گئے ہیں ۔ تا مزید تحقیقات زیر حراست ہیں ۔

رفع اختلاف کی تجویز : ۔ وائسریگل کونسل کے سیشن قانون سازی دہلی میں غالباً اس مضمون کے رزولیوشن کی بھی تحریک کی جائیگی کہ جب ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں کشیدگی کا اندیشہ ہو تو متحدہ و مشترکہ کمیٹیاں باہمی اتفاق و اتحاد کو بحال کرنے کی غرض سے وجود میں لائی جائیں ۔

اموات طاعون : ۔ ہفتہ مختتمہ ۱۰ رجنوری میں ہندوستان میں پلیگ کے ۷۰۵۲ کیس ہوئے ۔ اور بتفصیل ذیل ۶۰۷۰ اموات ظہور میں آئیں ۔ احاطہ بمبئی ۷۱۸ ۔ مدراس ۴۹۹ ۔ بہار ۱۵۱۹ ۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۲۰۰۵ ۔ پنجاب ۳۴۲ ۔ برہما ۱۷۵ ۔ میسور ۴۹ ۔ حیدر آباد دکن ۷۹ ۔ اور راجپوتانہ ۲۹ ۔

تجارتی سڑکیں : ۔ بقول پایونیر جنوب مشرقی ایران کی سڑکیں کرمان میں جدید فوجی پولیس کی موجودگی کا پتہ دیتی ہیں ۔ جس کا قزاقوں پر اچھا اثر پڑنا شروع ہؤا ہے ۔ جب تک کہ بندر عباس سے اندرون ملک کی سڑک پر فوجی چوکیاں مقرر نہ کیجائیں ۔ سڑک مذکور کارروانوں کے لئے خاطر خواہ محفوظ و مصئون نہیں ہو سکتی ۔ اور مقامی قبائل کی غارتگری کا اندیشہ برابر لگا رہیگا ۔ سویڈش افسر کرمان کی فوجی پولیس کے ساتھ شیراز کی پولیس مذکور کس طرح استقلال سے کام کر رہی ہے جس کا آخر عمدہ نتیجہ مترتب ہوگا

دربار نوروز : ۔ بقول نامہ نگار پایونیر ہز مجسٹی امیر افغانستان ۲۱ مارچ کو جلال آباد میں دربار نوروز منعقد فرما کر سردار عنایت اللہ خاں ولیعہد دولت کو وسیع انتظامی اختیارات عطا کریں گے ۔

ڈکہ سے کابل تک کی سڑک : ۔ بقول پایونیر ڈکہ سے کابل تک کی سڑک اس موسم سرما میں نہایت غیر محفوظ ہے بہت سے کارروانوں پر چھاپے پڑ چکے ہیں ۔ قافلے اب نسبتاً زیادہ مضبوط گارڈ کے ساتھ جاتے ہیں گورنمنٹ افغانستان کے ساز و سامان کے ساتھ فوج یا فوجی پولیس بغرض حفاظت ہوتی ہے نیز غزنی کی جنوبی و مغربی سڑکیں بھی غیر محفوظ پائی جاتی ہیں ۔

خوست کے قزاق : ۔ پایونیر رقمطراز ہے کہ خوست کے لٹیرے مقامی افغان حکام کو وظائف دیکر گرفتاری سے بالکل محفوظ ہو گئے ہیں ۔

آگرہ کے فساد محرم پر کونسل میں سوالات : ۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی کونسل میں بابو نرنجدن پرشاد کے استفسار پر مسٹر برن چیف سکرٹری نے فساد مذکور کے کوائف وغیرہ بیان کئے اور ظاہر کیا کہ گورنمنٹ آیندہ ایسے وسائل اختیار کریگی ۔ کہ اس قسم کے فسادات ظہور میں نہ آنے پائیں

سرکاری انعام : ۔ دوشنبہ کو میدان کلکتہ میں پولیس کی پوری وردی کے ساتھ پریڈ ہوگی ۔ جس میں گورنمنٹ کیجانب سے ان لوگوں اور پولیس کی گرفتاری میں مدد دی ۔ انعام عطا کیا جائیگا ۔

زنانہ میڈیکل کالج : ۔ توقع کیجاتی ہے کہ زنانہ طبی کالج دہلی کی سکیم اسقدر ترقی کرجائیگی ۔ کہ لیڈی ہارڈنگ یورپ تشریف لیجانے سے بیشتر اسکا سنگ بنیاد نصب فرما سکینگی ۔

آمدنی ریلوے : ۔ سرکاری و گارنٹیڈ ریلوے لائنوں کی یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے ۱۰ رجنوری ۱۹۱۴ء تک آمدنی میں ۱۹۱۵۴۷۷۴ روپے بمقابلہ سال ماسبق کے اسیقدر عرصہ کی آمدنی کے اضافہ ہؤا ۔

پبلک سروس کمیشن : ۔ ۲۲ رجنوری کو پبلک سروس کمیشن کے اجلاس کلکتہ میں صیغہ جات زراعت ۔ ویٹرنیری پیمائش ۔ کارخانہ جات کاغذات دیہی ۔ اور پولیس کی طرف سے گواہ گذرے ۔

بارش : ۔ شب سہ ۔ اور چہارشنبہ کی صبح کو الہ آباد میں پانچ انچ سے کچھ زیادہ بارش ہوئی ۔

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

بلغاریہ : ۔ ۱۹۱۲ء میں بلغاریہ کو ۱۹۳۷۳۰۰۷ فرانک کی آمدنی ہوئی اور ۱۵۷۶۵۹۴۷ فرانک خرچ ہوئے ۔ یعنی خرچ کے علاوہ ۴۴۶۲۲۳۷۳۱۱ فرانک کی اس کو بچت ہوئی ۔ دوسری جنگ کے بعد اس کی اراضی ۱۱۲۰۷۷ کیلومیٹر مربع رہگئی اسے جنگ سے ۲۴۳۴ کیلومیٹر مربع اراضی ہاتھ لگی ۔ بحیرہ ایجئیل پر جو اسے بندرگاہ بنائی ہے ۔ اس کی وجہ سے اسے غیر معمولی اقتدار حاصل ہوگیا ہے اور پہلے جو بحیرہ ارجئیل میں اسکو تکالیف پیش آئی تھیں ۔ وہ اب رفع ہو گئی ہیں ۔ اب اس نے صوفیا سے "پورٹولوگونس" ۴۰ کیلومیٹر لمبی ریلوے لائن نکالنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ اسے بحیرہ ابیض متوسط میں تجارتی آزادی حاصل ہو جائے ۔ اور اس بحر میں اس کا جنگی مرکز قائم ہو جائے ۔

کارروائی حدبندی کا اختتام : ۔ شام کی تار ایجنسی کو "فلورنس" سے جو تار برقی موصول ہوئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ جنوبی البانیہ کی حدبندی کی کمیٹی نے اپنی کارروائی ختم کر دی ہے " ایجنسی استفانی " مظہر ہے کہ انگلستان نے البانوی اور یونانی حدود کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی کمیٹی مذکور نے ان میں سے . . . . . ان تجاویز کو منظور کر لیا ہے ۔ جو اٹلی اور آسٹریا کی پالیسی کے خلاف نہیں تھیں ۔

یونان ۔ ۱۹۱۲ء میں یونان کو ۴۴۲۷۰۲۲ پونڈ کی آمدنی ہوئی اور ۴۶۳۶۷۹۱۱ پونڈ خرچ ہوئے ۔ یعنی آمدنی سے ۷۶۱۶۱۵۴ پونڈ زیادہ خرچ ہوئے ۔ اس لئے ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء میں جو بجٹ میں ترقی کی گئی تھی ۔ وہ کم کر دی گئی ہے اور اس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ بلغاریہ کی نسبت یونان کی مالی حالت خراب ہے ۔ بالفعل جنگ کے باعث یونان کے ملک میں خاصا اضافہ ہوگیا ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا ہے کہ یونان اس جدید علاقہ کو آباد کرنے اور اس کو فتح کرنے کے لئے جو اس نے رقم لیکر خرچ کی تھی ۔ اس کو ادا کرنے کے لئے ایک کروڑ دس لاکھ پونڈ قرضہ لینے پر مجبور ہے ۔

عثمانیوں کا دشمن : ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے کہ حکومت روس پہلے سفیر مقیم بلگریڈ کو آستانہ میں اور عنقریب اس جدید سفیر کے متعلق روس اور دولت عثمانیہ کا اتفاق ہو جائیگا ۔ یہ سفیر عثمانیوں کا مشہور دشمن ہے ۔

جنگی مظاہرہ ۔ پیرس سے اس مضمون کا تار موصول ہؤا ہے کہ اخبار طان رقمطراز ہے کہ اس وقت جرمن افسران فوج کی نسبت جو کارروائی کی جائیگی ۔ اس سے ہمیں اس بات کا یقین ہو گا ۔ کہ جرمن افسران فوج کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے وزراء اسٹریا اس کی طرف جو کارروائیاں منسوب کی جاتی ہیں ۔ وہ آیندہ ربیع کو آرمینیا میں ایک جنگی مظاہرہ قائم ہونیکا باعث ثابت ہونگی ۔

اخبار قادیان

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب چکوال ضلع جہلم میں تبلیغ کے لئے تشریف لیگئے ۔ راستہ میں آپ ۲۳ جنوری کو لاہور میں اترے اور ۲۴ رجنوری کو شام کے بعد جماعت لاہور کی درخواست پر میاں چراغدین صاحب کے مکان پر ایک زبردست اور پر معارف لیکچر دیا ۔ جسمیں ادعونی استجب لکم کے ارشاد پاک کی تفسیر کرتے ہوئے زمانہ حال کے مسلمانوں کی دین سے لاپرواہی کا بالتفصیل ذکر کیا اور بتلایا کہ لوگوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے ۔ پھر اس حالت کا مقابلہ صحابہ کرامؓ کے حالات سے کرتے ہوئے آپنے بتلایا کہ انہوں نے دین کی اشاعت میں کسقدر جانفشانی اور تندہی سے کام کیا ۔ اور ساتھ ہی وہ خود اسلام پر کسقدر عامل تھے ۔ پھر جماعت کو عمل کی تحریک کرتے ہوئے آپ نے تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت کو بیان کیا ۔ اور ان فرائض کا بالتفصیل ذکر کیا ۔ جو جماعت احمدیہ کے ذمہ اسبارہ میں واجب ہیں ۔ اور جن کو چھوڑنے سے اس جماعت کا اصلی مدعا اور مقصد پورا نہیں ہو سکتا ۔ اس کے بعد تبلیغ کے طریقے بتاتے ہوئے اپنی اس کوشش کا ذکر کیا جو آپنے اس بارہ میں شروع کی ہے ۔ اور داعی الی الخیر فنڈ میں مدد دینے کی تحریک کی ۔ اسکے بعد ایک گدڑی پوش سیاح نے جماعت احمدیہ اور اس کے بانیؑ کی تعریف کی اور بعد جلسہ برخاست ہؤا اور حضرت صاحبزادہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

[کہدو اے اہل کتاب آؤ اسبات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہوکر کام کریں (قرآن کریم)]

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ للعہ ؎ طلبا سے للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ سنہ ہجری مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۵

بلادِ غیر میں تبلیغ اسلام

دو اور انگریزوں کا قبول اسلام

(ترجمہ از ریویو آف ریلیجنز قادیان)

ذیل میں ہم قادیان کے معزز و مقتدر انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز سے دو اور انگریزوں کے مسلمان ہونے کی خوشخبری ناظرین کو سناتے ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے ہندوستان میں مقیم ہیں ان دونو کے حالات اور خصوصاً موخر الذکر انگریز کے اپنے خط سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آج کل نو مسلموں کو فرقہ بندی کی تعلیم ہمارے غیر احمدی مسلمان بھائی دے رہے ہیں۔ یا کہ احمدی اور نیز اس بات کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آج کل بعض اخبارات کا جناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کے اس فقرہ پر۔ کہ "ہمارا اسلام وہ نہیں۔ جو عام مسلمانوں کا ہے" اعتراض کرنا اور احمدیوں کے خلاف لوگوں کو اکسانا کہاں تک واجب اور قابل تائید ہے بہر حال وہ مضمون حسب ذیل ہے:۔

"ہم یہاں ایک اور انگریز کے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ جس کا اصلی نام جارج نوئیس ہیچ ہے۔ اس کے سچے طور پر مسلمان ہونے کا امر اس بات سے بخوبی پتہ لگتا ہے۔ کہ ۴ر فروری سنہ ۱۹۱۳ء سے (یعنی جب سے وہ مسلمان ہؤا ہے) وہ حیدر آباد دکن کی مسجد احمدیہ میں برابر نماز کے لئے آتا ہے اور غیر احمدی مسلمانوں کی بعض ان نصائح کو سننے سے اُس نے قطعاً انکار کر دیا ہے جن میں **انہوں نے احمدیوں کو دہریہ اور اسلام سے خارج قرار دیکر اسے ان کی مسجد میں جانے سے روکا**۔ اس نے اس نصیحت کو بھی برطانوی شجاعت سے رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ میں مسجد احمدیہ میں اس لئے جاتا ہوں۔ کہ وہ میرے نزدیک بالکل سچے اور بہت جوشیلے مسلمان ہیں اگر اسے اپنے اسلام لانے میں کوئی دنیاوی غرض مد نظر ہوتی۔ تو وہ غیر احمدی مسلمانوں میں شامل ہو جاتا۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ عام مسلمانوں کے مقابل احمدیوں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ وہ صرف رسول کریم صلعم کی صداقت پر ہی ایمان لے آیا ہے۔ بلکہ اُس کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور مہدویت پر بھی یقین ہے۔ وہ ۱۹ر اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء کو شہر لنڈن میں پیدا ہوا تھا۔ اور گذشتہ چار سال سے ہندوستان میں آیا ہوا ہے اُسنے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور حضرت مسیح موعودؑ کی چند کتب کا مطالعہ کیا جو کہ بعض احمدیوں نے اسے دی تھیں۔ اور انہیں دیکھنے سے وہ بفضل خدا نہ صرف اسلام کی سچائی کا ہی قایل ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر بھی ایمان لے آیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ایک اور نو مسلم "ابھی ہم نے متذکرۃ الصدر نوٹ ختم ہی کیا تھا۔ کہ ہمیں ایک اور نو مسلم کا خط موصول ہؤا۔ اور وہ بھی مسٹر ہیچ اور لارڈ ہیڈلے کی طرح ایک انگریز خاندان سے ہے۔ اس خط سے سمجھ لگتی ہے خوشی ہوئی ہم ...

مسٹر ہیچ کے حالات میں بیان کیا ہے۔ کہ اسلام کے متعلق ہماری تحریرات نے اس پر بہت خوشگوار اثر کیا ہے۔ اور اُن سے اسے اسلام کے ساتھ گہری اور دلی محبت پیدا ہوگئی ہے۔ اب اس نو مسلم کے خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسٹر ہیچ دوسروں کو بھی اس سچائی کو قبول کرنے کی تحریک اور اس چشمہ تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس سے وہ خود سیراب ہو چکے ہیں۔ راقم مکتوب ہذا نے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ وہ گذشتہ بیس سال سے مسلمان ہو چکا ہوا ہے۔ لیکن اگر سچ پوچھو۔ تو اس تمام عرصہ میں وہ گویا سویا رہا تھا۔ اور یہ اس کے لئے پہلا موقع ہے۔ کہ ہماری کتب اور دیگر تحریرات کے مطالعہ سے وہ اسلام کی حقیقی جان اور روح سے واقف ہؤا ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے مسٹر ہیچ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ جس نے اسے اس چشمہ کا پتہ دیا۔ جس سے وہ سیراب ہو کر اپنی پیاس کو پورے طور پر بجھا سکا۔ ہم اس بات پر نہایت مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ایک شریف انسان جسنے ہمارے مذہب کو لبیک کہا۔ لیکن عرصہ تک اس کی خوبیوں سے ناواقف رہا۔ آخر کار خوش قسمتی سے اپنے قبول کردہ مذہب کی اصلی قدر و قیمت سے واقف ہوگیا۔ اور اب اتفاقاً کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اب نیا مسلمان ہؤا ہے۔ ہمیں دلی مسرت ہے۔ کہ ہماری تحریرات اسے اس مذہب کی سچی کیفیت سے بہرہ ور کرنے کے قابل ہوئیں۔ جو کہ اس نے اتنے لمبے عرصہ سے اختیار کر رکھا تھا لیکن جس کی کیفیت اس کے لئے اب تک بوجہ ان پُرانے مسلمانوں کی ناواقفیت کے جن سے اُس کا میل ملاپ رہا ہے۔ بطور مخفی خزانہ کے تھی اور ہمیں اس بات کی بہت خوشی ہے۔ کہ ہمارا بھائی مسٹر ہیچ جسے اسلام قبول کئے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہؤا ہے۔ اسلام سے ایسی گہری محبت رکھتا ہے کہ وہ اس بات کا خواہشمند ہے۔ کہ دوسرے بھی اسلام کو اسی روشنی میں دیکھیں۔ جس میں اُس نے خود اسے ملاحظہ فرمایا ہے۔ کپتان غلام رسول نے (کیونکہ اس دوسرے نو مسلم کا یہی اسلامی نام ہے) کیمپ جہاں نما حیدر آباد دکن سے ہمیں حسب ذیل خط لکھا ہے:۔

پیارے اسلامی معلم! خدا آپ کو تندرست اور قوی رکھے اور گم شدہ اسلامی بھیڑوں کو گلہ میں واپس لانے میں امداد دے۔ پرانی ضرب المثل ہے کہ "دروازہ کو کھٹکھٹاؤ۔ تاکہ تمہارے لئے کھول دیا جائے"۔ میں نے تقریباً بائیس سال ہوئے اسلام قبول کیا تھا۔ اور بس اس بات کو کہتے ہوئے مجھے بہت شرم دامن گیر ہے۔ کہ اس کا بہت تھوڑا اثر مجھ پر ہؤا۔ یا دوسرے لفظوں میں کچھ بھی اثر نہ ہؤا۔ میں اس عرصہ میں ویسے ہی اندھا رہا۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ حتیٰ کہ میری ملاقات برادر محمدؐ عبد اللہ ہیچ سے اتفاقاً ہوگئی۔ اور اس نے چند ایک مسائل پر مجھ سے بحث کی اور کچھ دو کتابیں مجھے اس غرض سے دیں کہ میں ان کو پڑھ کر خود بھی انصاف سے کام میں لاؤں۔ ان کتابوں نے مجھے اس بائیس سال کی نیند سے جگا دیا پہلے میں خدائے تعالےٰ اور اُس کے مقدس رسول صلعم کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر آپ جیسے مہربان معلم اسلام کا شکریہ بجا لاتا ہوں اور بعدہٗ برادر محمدؐ عبد اللہ ہیچ کا بھی شکریہ ادا کرنا واجب سمجھتا ہوں جسکے

میں پہلے ایک مرتد کا پیرو ہؤا۔ پھر اُسے چھوڑ کر دوسرے کا پھر تیسرے کا اور پھر چوتھے کا۔ لیکن ان چاروں سے مجھے کوئی فایدہ نہ ہؤا۔ اور میری روحانی حالت میں کوئی درستی واقعہ نہ ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ روح کی تر و تازگی اور غذا میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے اور ان کے بہم پہنچانے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے ان (نام نہاد) روحانی پیشواؤں کے نقائص کو ظاہر کرتے ہوئے افسوس آتا ہے۔ جن میں خدا کی نسبت روپیہ اور روپیہ والوں کی محبت زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ ایک مالدار آدمی ان سے ہمیشہ ملاقات اور گفتگو کر سکتا ہے۔ لیکن غریبوں پر ان کا دروازہ قطعاً بند ہے۔ خدا کرے کہ ان کے دل میں رسول پاک صلعم کے یہ الفاظ مہر کیطرح کندہ ہو جائیں۔ کہ "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" یعنے جو انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر گذار نہیں ہے"۔

کپتان غلام رسول صاحب کے اس خط سے ... بخوبی پتہ لگتا ہے۔ جو آج کل مسلمانوں کے مذہبی اور روحانی پیشوا بنے ہیں۔ وہ الفاظ جو حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے وقت کے فقیہوں کی نسبت استعمال کئے تھے۔ زمانہ حال کے مسلمان مولویوں پر بھی صادق آتے ہیں۔ جیسا کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت کے فریسیوں اور فقیہوں پر صادق آتے تھے۔ . . . .

سعدی علیہ الرحمۃ کے قول ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

کے مصداق ہیں۔ ناظرین کو اس بات کے سننے سے تعجب ہوگا۔ کہ اگرچہ ان دونوں نو مسلموں یعنے مسٹر ہیچ اور کپتان غلام رسول نے انہیں مسلمان مولویوں کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ لیکن یہ دونوں ہی ان کے چال چلن سے ... ہیں۔ اور مسٹر ہیچ نے ہمیں اپنے ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ وہ مولوی جس کے ہاتھ پر وہ پہلے پہل مسلمان ہؤا تھا "اچھا آدمی نہیں اور وہ ایک پرلی طرز کا انسان ہے"۔ نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ یہ مولوی اور پیر مذہبی اور روحانی پیشوائی کرنے کے بجائے ایک سد راہ کا کام دے رہے ہیں۔ لیکن اگرچہ یہ لوگ اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں۔ تاہم یہ رسول کریم صلعم کی سچائی کا ایک طرح سے ثبوت ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہؤا ہے کہ "ایک وقت آئیگا۔ کہ آپ کی امت کے علماء ویسا ہی رنگ اختیار کر لیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت کے علماء کا تھا"۔ اب ان کا وہی حال ہو گیا ہے۔ اور ان کی موجودگی اس بات کی شہادت ہے۔ کہ یہی مسیح موعودؑ کے نزول کا وقت تھا۔ یہ قابل شکر یہ امر ہے۔ کہ وہ سچا اطمینان قلب جو آج کل متلاشیانِ حق ان پُرانے مولویوں اور پیرزادوں سے حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ آخر کار انہیں مسیح موعودؑ اور آپ کے مریدوں سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ احمدؐ قادیانی کا نزول ٹھیک اسی وقت ہؤا جبکہ آپ کی اشد ضرورت تھی۔ اور آپ کی تشریف آوری سے وہ کام پورا ہو چکا ہے۔ جس کے لئے آج کل کسی مامور من اللہ کی ضرورت تھی۔

قابل توجہ گورنمنٹ اخبار زمیندار ... کے ایک مضمون کی بابت جس میں مسلمانوں کا دل دکھانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۸۵

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

دنیا کی قوموں میں آئے دن سینکڑوں تغیرات واقع ہوتے اور کئی قسم کے دکھ اور سکھ کا ظہور ہوتا ہے۔ ظاہر پرست ان کو ظاہری اسباب کا نتیجہ خیال کرتا ہے لیکن ایک واقف اسرار قدرت اور سنت اللہ کے ماہر ہر ایک تبدیلی میں ایک اور ہی ہاتھ کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور اصل حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ بغیر معرفت کے انسان کسی واقعہ کے اصل سبب کو نہیں سمجھ سکتا۔ مثلاً جب ہم گندھک شورہ اور کوئلہ کو ملاتے ہیں۔ تو وہ بظاہر بے ضرر نظر آتا ہے۔ لیکن اس پر آگ کی ایک چنگاری جونہی پڑتی ہے۔ وہ فی الفور بھک سے اڑ جاتا ہے ایک ناواقف ظاہر بین انسان یہ دیکھکر سمجھ لیتا ہے۔ کہ آگ کی چنگاری نے اسے جلا کر خاک کر دیا۔ لیکن علم کیمیا کا ماہر جانتا ہے۔ کہ اس کا اصل سبب کیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے۔ کہ کیوں وہی چنگاری جب پانی میں پڑتی ہے تو بجھ جاتی ہے۔ لیکن جب بارود کے پاس سے گذرتی ہے۔ تو اسے جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے ہر ایک الٰہی منظر میں یہی سنت پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایک حادثہ اور واقعہ کے دو ہی سبب ہوتے ہیں ایک ظاہری اور دوسرے باطنی۔ ظاہری اسباب کو تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔ لیکن باطنی اسباب کا علم سوائے ماہران اس علم کے کوئی نہیں رکھتا۔

. . . . یہی سنت اللہ . . . . انسانی زندگی کے ہر ایک شعبہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کی طرف قرآن کریم یوں اشارہ کرتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم کسی قوم کی ظاہری حالت کبھی بدل نہیں سکتی۔ جبتک وہ خود اپنی ظاہری اور باطنی حالتوں میں تبدیلی پیدا نہ کرے۔ اگر کسی قوم میں نااتفاقی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے اتفاق کے پھل دیئے جائیں۔ یا اگر ایک قوم غدار ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے وفاداری کے ثمرات سے بہرہ اندوز کیا جائے۔ ایک نافرمان فرزند کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی آیات الٰہی کے مکذبین و منکرین مومنوں کی طرح کامیابی و فتحمندی حاصل کر سکتے ہیں۔ ظالم ظالم ہی ہے اور اس کے ساتھ وہی سلوک روا نہیں جو انصاف پسند دل اور چشم پوشی کرنے والوں کے ساتھ واجب ہے۔ سعدی علیہ الرحمتہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو!
از مکافاتِ عمل غافل مشو!

کہتے ہیں۔ کہ درخت ہمیشہ اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے لیکن کبھی حنظل کا درخت سیب کے پھل نہیں دے سکتا۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ جو مصائب یا فضل ہمارے شامل حال ہوں۔ اُن سے ہمارے اپنے اعمال کا کوئی تعلق نہ ہو۔ مختلف قوموں کے تغیرات اور اُن کے عروج و زوال کا باعث کوئی خواہ کچھ خیال کرے لیکن ایک عارف باللہ انسان خوب سمجھتا ہے۔ کہ اس کا باعث اصلی کیا ہے۔ پھر انسان کی روزانہ زندگی کی تکالیف و مصائب میں بھی عامتہ الناس ظاہری اسباب کی تلاش میں ہی سرگرداں رہتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ کسی دشمن کے ذریعہ سے یہ مصائب وارد ہوئے ہیں۔ ظاہر پرست انسان کہتا ہے کہ خدا نے ہمیں برباد کر دیا۔ لیکن ایک متقی انسان کے نزدیک یہ سب باتیں موہوم ہیں۔ اور وہ خوب جانتا ہے۔ کہ انسان کے اصل دوست یا دشمن اُس کے اعمال ہیں۔ خدا کسی کو برباد نہیں کرتا۔ یہ سب انسان کے اپنے اعمال کا ہی نتیجہ ہے۔ خدا ظالم نہیں ہے وہ تو پیارا اور مہربان خالق ہے۔ کیا وہ اپنی مخلوق کو بیوجہ تباہ کر سکتا ہے۔ وہ تو فرماتا ہے۔ وسعت رحمتی کل شیٔ میری رحمت دنیا و مافیہا کو گھیرے ہوئے ہیں۔ ہاں ساتھ ہی اس نے یہ بھی فرما دیا ہے۔ ما ظلمونا و لٰکن کانوا انفسہم یظلمون۔ ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ بلکہ تمہارے اعمال اور باتیں تم پر ظلم کرتی ہیں۔ کیونکہ تم خدا کو بھول جاتے اور نفس کی غلامی اختیار کرتے تکبر اور نخوت تمہارے نفس سے مل کر تم کو ایک نہایت سرعت سے اڑنے [illegible]

ساتھ تسخر کر کے اپنے آپ پر خود ظلم کرتا ہے۔

اور نا خدا ترس! دیکھ ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہم ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون۔ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ سب ہی بڑا ظالم اپنی جان کے لئے اور اپنی قوم کے لئے تو وہ شخص ہے۔ جو کہ آئے دن نشانات الٰہی دیکھے۔ یہاں تک کہ خود بھی ان کی وجہ سے ذلیل و خوار ہو چکا ہو۔ اور پھر اُن کی پرواہ نہ کرے اور اُن سے اعراض ہی کرتا چلا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایسے بے ایمان ظالم تو اللہ کے مجرم ہیں۔ اللہ کو نیک اور بد میں تمیز کرنے کے لئے اُنہیں سزا دینی پڑتی ہے اس لئے اُن کی سرکشیوں کا اِن سے بدلا لیا ہی جاتا ہے۔ پس اے برادران غور کرو اور سمجھو۔ کہ دنیا میں عذاب الٰہی اور یہ ذلت جو اسلام کو آ رہی ہے۔ یہ تعلیم کی کمی۔ روپیہ۔ سودی بنک۔ تجارتوں کی کمی سے نہیں بلکہ یہ ہمارے قرآن کریم کو چھوڑنے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کی ہتک کرنے اور پھر اُن کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اُس کے غلاموں کی نسبت جو کہ سچے مسلمان اور خادم اسلام اور خادم برادران اسلام ہیں اور ہر ایک مسلمان بھائی کے لئے جان دینے تک کو طیار پائے جاتے ہیں۔ ناقدردانی کرنے کی وجہ سے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نادان اور عقل سے خالی متکبر کو جس کے دماغ میں خودی کا کیڑا گھن کی طرح لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور جرات دن قوم فروشی سے مالا مال ہو رہا ہو۔ جب کہا کہ باز آ جا۔ اور خدا کی فرمانبرداری کر۔ ورنہ تباہ ہو جائیگا۔ تو خوف خدا نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے۔ متٰی ھٰذا الوعد ان کنتم صٰدقین۔ اے وہ عذاب اور دکھ کا وعدہ کہاں ہے جس کے ذکر سے بار بار تم ہمیں تنگ کر رہے ہو جب انسان کی یہ حالت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ خود ہی ان سرکشوں کا پھر جواب دیتا ہے۔ قل یوم الفتح لا ینفع الذین کفروا ایمانہم ولا ہم ینظرون۔ ان کو کہدو کہ جب وہ فتح اور نصرت کا دن آئیگا۔ تو جو لوگ ان نشانات الٰہی کے منکر ہیں۔ وہ ایمان دار بھی ہونگے۔ تو بھی اُن کا ایمان اُن کو اُس عذاب سے چھڑا نہ سکیگا۔ اور پھر اگر وہ ریمانڈ یعنے مہلت اور میعاد مانگیں گے تو بھی نہ ملے گی۔

الغرض جو تباہی کسی قوم میں آتی ہے۔ وہ اُس کی اپنی کرتوت ہوتی ہے اور جو کسی انسان پر آتی ہے۔ وہ بھی ایسی ہی آورد ہے تشت کی مانند اسکے اپنی ہی ہاتھوں کا کرشمہ ہے۔ ایک شاعر نے خوب ہی کہا ہے ؎

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یہ ہمارے اپنے نفس دنی ہی کی شرارتوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو کہ ہمارے جسم کو ہمارے سکا ئوں کو ڈائنا میٹ کا ڈھیر بنا دیتا ہے۔ جس پر کہ ہم غفلت سے کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے نہیں اور نادانی سے خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک بلندی پر ہیں جہاں کوئی آفت ہمیں پہنچ نہیں سکتی۔ جب ان غداریوں۔ بدمعاشیوں۔ شرارتوں اور آیات الٰہی کے انکار کا مجموعہ اس طرح ہم خود اپنے ہاتھوں سے طیار کر لیتے ہیں۔ تو پھر ذرا سی ٹھوکر ہمارے پاؤں سے یہ گناہ ہی ہماری تباہی کا موجب ہو جاتا ہے۔ ہم ایسے اڑتے ہیں کہ نسیاً منسیاً ہی ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم تباہ ہی ہو گئے دیکھنے والے کہتے ہیں ڈائنامیٹ سے اڑ گئے۔ عارف باللہ کہتا ہے۔ نہیں انکی اپنی ہی شامت اعمال ہے۔ قوموں کی قومیں اس طرح تباہ ہو گئیں۔ بڑے بڑے معزز خاندان اس سے بے نام و نشان ہو گئے۔ الغرض دنیا میں طرح طرح کے حوادث ہوتے ہیں۔ ان میں دو ہی سبب ہوتے ہیں۔ ایک ظاہری دوسرے باطنی۔ ظاہری اسباب پیچھے آتے ہیں۔ باطنی اسباب پہلے کام کر جاتے ہیں جب تک آسمان سے اِذن نہیں آتا۔ کوئی چنگاری کام نہیں کر سکتی۔ بلکہ قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً۔ کے ارشاد کے ماتحت مومن کے روحانی پانی کے تالاب میں گر کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ پس برادران اپنے باطن کو درست کرو۔ مسلمان اگر آج ذلت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ظاہری اسباب میں غلطان و پیچاں ہونیکی جگہ اپنے دل کو پاک کریں۔ پھر دیکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اُن کی حفاظت کے لئے کیا کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔ اللہ ہم سب کو ایسا کرنیکی توفیق دے آمین!

لاہور میونسپلٹی توجہ کرے

کچھ عرصہ سے لاہور کی بعض گلیوں کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے اور [illegible] سے بچے ہوئے ہیں۔ بہت قابل التفات ہیں۔ اور ضرورت ہے کہ ایک انسپکٹر وقتاً فوقتاً اپنے حلقوں اور گلیوں میں چکر لگایا کرے۔ کیونکہ ایسے مقامات میں جہاں زمین کے اندر گڑے ہوئے نل پرانے ہو گئے ہوں۔ یا اُن کا کوئی پیچ ڈھیلا ہو گیا ہو۔ پانی کے زمین کے اندر ہی اندر بہنے سے ارد گرد کے مکانات کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ یہ شروع شروع میں چنداں نقصان دہ نظر نہ آئے۔ لیکن بعد میں بہت ہی خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہی خطرناک مقامات ہماری نظر میں آج کل ہیں جن کی بابت وہاں کے لوگوں نے میونسپل کمیٹی میں درخواستیں بھجوائی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ایسا ہی بعض جگہوں کو نل لگانے کے لئے یا پرانے نل کی مرمت کے لئے کھودا جاتا ہے۔ لیکن کام ہو چکنے پر ان پر مٹی ڈالنے کے بعد پہلے کی طرح پکا فرش نہیں کیا جاتا۔ اور اینٹیں کئی روز تک ادہر اُدہر بکھری پڑی رہتی ہیں۔ جس سے ایک تو رات کے وقت گذرنے والوں کو گلیوں کے تنگ ہونیکے باعث تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے مینہ وغیرہ کے پڑنے کا خطرہ ہونے کے سبب وہاں کے رہنے والوں کو بہت نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ لہٰذا افسران میونسپل کمیٹی کو اس طرف فی الفور توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ایسے مقامات کے لئے ایک انسپکٹر کو مقرر کرنا چاہیئے۔ جو وقتاً فوقتاً ایسی جگہوں کو ملاحظہ کرتے رہا کریں۔

قابلِ توجہ ریلوے حکام

ریلوے حکام آئے دن مسافروں کی آسائش کے لئے جس قدر جد و جہد کرتے ہیں اُس کا ہر طرح شکریہ واجب ہے۔ تاہم بعض اوقات چند ایسی فروگذاشتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ جس کے لئے ریلوے حکام کو توجہ نہ دلانا بہت بڑی غلطی ہے ہم کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے گاڑیوں کے بعض کمپارٹمنٹوں میں پاخانہ کے کمرے کے نلکے میں پانی نہ ہونے کے وجہ سے مسافروں کو خصوصاً اُن کو جو دُور دراز کا سفر کرنے والے ہوتے ہیں۔ سخت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً اُس گاڑی میں جو صبح کو سات بجے لاہور سے پٹھان کوٹ کو جاتی ہے۔ اُس کے تیسرے درجہ کے پاخانے کے کمرے کے نلکے پانی سے بالکل خالی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مسافروں کو سخت دقت اُٹھانی پڑتی ہے۔ ہم ریلوے حکام کو اِس امر کی طرف نہایت زور سے توجہ دلاتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پبلک کی آسائش کے لئے جہاں ریلوے حکام نے تیسرے درجہ کی گاڑیوں میں پاخانے کا کمرہ بنوا کر مسافر نوازی کا بیش قدر نمونہ دکھایا ہے۔ وہاں پانی کا بھی کافی انتظام کر کے پبلک کو ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

اخبار زمیندار کے ساتھ ہمدردی

آج کل ہمعصر زمیندار کے دوبارہ زندہ کرنے کے لئے ہر مقدس ملک میں جو کچھ جد و جہد اور کوشش مسلمانوں کیطرف سے ہو رہی ہے وہ لائق تحسین ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ عنقریب ہمارا ہمعصر پھر پوری شان سے شائع ہونیوالا ہے جس کے دیکھنے کے لئے مسلمان بہت مشتاق پائے جاتے ہیں۔

آج کل زمیندار کے ساتھ جیسی کچھ ہمدردی اور اُس کے زندہ کرنے کیلئے جو کچھ کوشش ہو رہی ہے۔ اُس کا ایک ادنیٰ نمونہ مسلمانانِ امرتسر کے ایک جلسہ کی حسب ذیل روئداد سے ظاہر ہوتا ہے:۔

اخبار زمیندار کی ہمدردی میں مسلمانانِ امرتسر کا جلسہ عام

آج مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم میں مسلمانانِ امرتسر کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی قریباً ۱۱ ½ بجے شروع ہوئی۔ اور ذیل کے رزولیوشن بالاتفاق رائے منظور ہوئے:۔

(۱) مسلمانانِ امرتسر کا یہ جلسہ اخبار زمیندار کی ضمانت اور پریس کی ضبطی پر سخت رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے محرک حکیم ابو تراب صاحب موید حکیم فیض احمد صاحب

(۲) مسلمانانِ امرتسر کا یہ جلسہ حضور لارڈ ہارڈنگ وائسرائے ہند بالقابہ کی خدمت میں بادب مستدعی ہے۔ کہ معاملہ کا ان پور کی طرح اخبار زمیندار کے معاملہ میں بھی مداخلت کر کے ضمانت اور پریس کی ضبطی کے حکم کو منسوخ فرما کر مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم کو مرہون منت فرمائیں۔ محرک ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فرق موید حکیم ابو تراب صاحب۔

(۳) مسلمانانِ امرتسر کا یہ جلسہ گورنمنٹ ہند سے مستدعی ہے۔ کہ وہ پریس ایکٹ جیسے سخت قانون کو منسوخ کر کے اخبارات کی آزادی کو برقرار رہنے دے محرک حکیم ابو تراب محمد عبدالحق صاحب موید مسٹر ضیاء اللہ۔

(۴) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ فراہمی سرمایہ کی غرض سے ایک لوکل کمیٹی قائم کیجاوے

[illegible] اور [illegible] رزولیوشن بذریعہ تار روانہ کی جائیں۔ سب رزولیوشن بالاتفاق

مراسلات

جاپان میں اسلام

"عالم اسلام کی بیداری" کے عنوان سے ۹ جنوری ۱۹۱۴ء کے زمیندار میں اڈیٹر زمیندار نے بحوالہ ایک عربی اخبار کے جو بیروت سے شائع ہوتا ہے تحریر فرمایا تھا کہ جاپان میں مسلمانوں کی تعداد اس وقت تیس لاکھ (وطن نے تین لاکھ لکھا ہے) نفوس تک پہنچ گئی ہے۔ جاپانیوں کے مذہب اسلام قبول کرنے کے متعلق یہ خبر پہلی مرتبہ ہی اخبارات میں شائع نہیں ہوئی ہے بلکہ اس سے پیشتر بھی متعدد دفعہ ایسی غلط اور بے بنیاد خبریں اخبارات میں ہم پڑھ چکے ہیں ۱۹۱۲ء میں یہ خبر نہایت وثوق سے ہندوستانی اخباروں میں گشت لگا رہی تھی۔ کہ جاپان کا بادشاہ یعنی مکاڈو مرحوم مسلمان ہو گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات مکاڈو مرحوم نے خواب و خیال میں بھی نہ دیکھی ہوگی۔ چند سال ہوئے ہم نے اخبارات میں دیکھا تھا۔ کہ جاپان میں ایک عالمگیر مذہبی کانفرنس منعقد ہونیوالی ہے۔ حالانکہ جاپان میں ایسی کانفرنس کے انعقاد کا خیال بھولکر بھی کسی جاپانی کے دماغ میں نہیں آیا تھا۔ اصل معاملہ یہ تھا۔ کہ جاپانی گورنمنٹ نے ایک کمیشن۔ تحقیقات مذاہب عالم کیلئے مقرر کی تھی۔ کمیشن نے جو رپورٹ بعد تحقیق مذاہب مرتب کی تھی۔ اس کے چند الفاظ مجھے یاد ہیں۔ اور وہ یہ ہیں :-

"ہر ایک مذہب مختلف الفاظ میں نیکی کی تاکید اور بدی کی ممانعت کرتا ہے۔ ہمارا مذہب (یعنی بدھ ازم) کسی اعتبار سے کسی مذہب سے کم نہیں ہم کو اپنے قدیم مذہب پر قائم رہنا چاہیئے"۔ پانچ یا چھ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ مصر میں ایک مولوی صاحب نے (جو جاپان ہو آئے تھے) عربی میں ایک کتاب جاپان کے مسلمانوں کے متعلق لکھی تھی جس کا اردو ترجمہ وطن نے چھاپا تھا۔ کتاب مذکور میں مولوی صاحب نے اپنی طبع مضمون آفرین کے وہ جوہر دکھائے ہیں۔ کہ جنکو دیکھکر پڑھکر انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب جھوٹ سیکھنے کے لئے ایک نایاب نسخہ ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وائے بر حال علما و زمانۂ حال پیغام)

جب میں ۱۹۱۰ء کے اخیر میں جاپان سے ہندوستان کو واپس آیا تو اس وقت تک جاپان میں ایک شخص بھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔ البتہ ۱۹۱۱ء میں جاپان سے تین جاپانیوں کے مشرف باسلام ہونے کی خبر موصول ہوئی تھی جو سب اخبار خوان اصحاب کو معلوم ہے۔ مگر میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ خبر محض ذاتی اغراض کے حصول کے لئے مشتہر کی گئی تھی۔ یا فی الحقیقت صحیح تھی۔

میری رائے شروع سے ہمیشہ یہی رہی ہے کہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کرنا محال قطعی ہے (پیغام۔ ہم آپکی رائے سے قطعی مخالفت رکھتے ہیں اور جاپان میں اشاعت اسلام کو قطعی ممکن یقین کرتے ہیں) اور میں اپنی رائے کا اظہار کئی مرتبہ اپنے ان دوستوں سے (مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ مولانا حسن نظامی صاحب آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب۔ حاجی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام۔ مولوی ظفر علی خان صاحب اڈیٹر زمیندار۔ مولوی وحید الدین صاحب سلیم پانی پتی آف زمیندار۔ مولوی محبوب عالم صاحب پروپرائیٹر پیسہ اخبار وغیرہ) جنکو اشاعت اسلام سے بالخصوص دلچسپی ہے کر چکا ہوں (پیغام۔ اس میں شک نہیں ان حضرات میں سے بعض کو اس بات کا خیال ہے مگر یہ کہنا کہ یہ لوگ اشاعت اسلام کے کام کے لئے اہل الرائے ہیں۔ بالکل غلط ہے ہم ہر ایک میدان میں ترقی اسلام کا کافی میدان پاتے ہیں۔ اور عنقریب زمانہ دکھا دیگا۔ کہ جملہ محال ممکن ہیں)۔

۱۹۰۲ء میں جب میں جاپان میں مقیم تھا۔ حاجی موسیٰ خاں صاحب ٹرسٹی علیگڈھ کالج نے مجھے ایک خط تحریر فرمایا تھا۔ جسمیں انہوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جاپان اور امریکہ جانیکا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ میں نے اس چٹھی کے جواب میں انکو لکھا تھا۔ کہ اگر آپ کو جاپان دیکھنے کا شوق ہے تو ضرور تشریف لائیں میں ہر وقت آپکو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر اشاعت اسلام کی غرض سے آتے ہیں تو ایک ماہ کے لمبے بحری سفر کی زحمت و تکلیف گوارہ نہ فرمائیں۔ بہتر ہوگا کہ اول آپ ہندوستان کے مسلمانوں کو مسلمان کریں۔ (پیغام۔ مسلماں را مسلماں باز کردند۔ ضرور صحیح ہے۔ مگر ہند کے مسلمان تو کہتے ہیں۔ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرون اولےٰ کا تھا۔ نام نہاد انصاریوں سے پوچھئے) پیچ قوموں کو مسلمان کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسکے بعد اگر ہو سکے تو مصر۔ ترکی۔ ایران اور ہندوستان کے مسلمانوں میں باہم رابطہ و اتحاد پیدا کریں۔

جاپان میں سب سے بڑی دقت زبان کی ہے (پیغام۔ کیا یہ دقت قرون اولےٰ کے مسلمانوں کے راستہ میں حائل نہ تھی۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے فارس۔ روم۔ مصر۔ شمالی افریقہ۔ ترکستان وغیرہ ممالک میں آناً فاناً اسلام پھیلا دیا۔ اور کسی زبان کی مشکل نے انکو اس کام سے نہ روکا) جاپانی زبان ہمیشہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے ایک سنگ گران بن کر حائل رہے گی۔ گو جاپانی سکولوں اور کالجوں میں علاوہ جرمن فرینچ زبانوں کے انگریزی زبان کی بھی تعلیم دی جاتی ہے مگر سوائے معدودے چند جاپانیوں کے عام طور پر جاپانی لوگ انگریزی میں نہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور نہ لیکچر سمجھ سکتے ہیں۔ (پیغام۔ یہی راستے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے جاپان میں اسلام کا ڈائنا میٹ پہنچایا جاکر اُن کی بنیادیں ہلا دی جائینگی۔ ہمیں زبان سیکھنے سکھانے والے ملنے کا یقین ہے جو اپنے بھائیوں کو خود تبلیغ اسلام کرینگے)

دوسرے جاپانی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ شاہی دار العلوم کے پروفیسر علی الاعلان ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ مذہب ہی ایشیا کے تنزل اور ایشیائیوں کی غلامی کا باعث ہوا ہے۔ (پیغام۔ بیشک جس مذہب کو انہوں نے بچپن سے دیکھا ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے اندازہ کرنا ہے) منقتدر لیڈر اور معزز پیشوا کھلے الفاظ میں لکھتے ہیں کہ "مذہب انسان کے دل و دماغ کو ماؤف اور بیکار کر دیتا ہے۔ یہ زمانہ مذہب کا نہیں بلکہ سائنس کا ہے۔ ہم نے سائنس ہی کے ذریعہ روس جیسے طاقتور ملک پر شاندار فتح حاصل کی۔ سائنس کی بدولت ہی ہم دنیا کی جلیل القدر اور ممتاز قوموں میں شمار ہونے لگے ہیں۔ سائنس ہی کی وجہ سے آج ہم باوجود ایشیائی ہونے کے آزاد ہیں۔ اور ہمیشہ آزاد رہینگے" اس امر کا فیصلہ ناظرین اخبار ہی پر چھوڑتا ہوں۔ کہ جس ملک کے علما و فضلا پیشوا اور لیڈر مذہب کو ناکارہ اور لایعنی چیز بتاتے ہوں۔ کیا اس ملک میں دو برس جیسے قلیل عرصہ میں تین یا تیس لاکھ نفوس مذہب اسلام کو جو انسان کے مذہبی تخیل کے منتہائے بلوغ کا نام ہے اختیار کر سکتے ہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اس وقت جاپان میں ہندوستانی ایرانی مصری اور جاپانی (اگر فی الحقیقت کوئی مسلمان ہو گیا ہے) مسلمانوں کی مجموعی تعداد تیس سے زیادہ نہیں ہے۔ (پیغام۔ ہمارا بھی یہی خیال ہے)

اُس ملک میں جہاں مذہبی تعلیم گھروں نہ سکولوں میں دیجاتی ہو۔ اس ملک میں جہاں دو تین سو روپے کی خاطر غریب لوگ اپنی تعلیم یافتہ لڑکیوں کو پیشہ کے لئے کھلم کھلا فروخت کر دیتے ہوں۔ اور اس ملک کی گورنمنٹ اسے جائز قرار دیتی ہو۔ اس ملک میں جہاں عورتوں کو خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے باقاعدہ مشترکہ کمپنیاں قائم ہوں۔ اس ملک میں جہاں باپ اپنی جوان لڑکیوں کے سامنے ننگے نہاتے ہیں۔ اس ملک میں جہاں جوان لڑکیاں اپنے بھائی باپ اور بسا اوقات اجنبی ممالک کے لوگوں کے سامنے گھروں میں ننگا نہانے کو معیوب خیال نہ کرتی ہوں۔ اس ملک میں جہاں گھر میں بیوی ہوتے ہوئے ہر مرد ایک دو غیر منکوحہ عورتیں رکھتا ہو۔ اس ملک میں جہاں غیر منکوحہ اور منکوحہ عورتوں کا رتبہ مساوی ہو۔ (موجودہ بادشاہ جاپان حقیقی بیوی کے بطن سے نہیں ہے) اس ملک میں جہاں شریف گھروں کی بہو بیٹیاں مہمانوں اور اجنبی ملک کے لوگوں سے نہایت شوق سے یوشی وارا کے متعلق دریافت کرتی ہوں۔ (لڑکیوں میں جو چکلہ بازاری عورتوں کا ہے۔ اسے یوشی وارا کہتے ہیں) اس ملک میں جہاں کی عورتیں یوشی وارا نہ دیکھنے پر استعجاب ظاہر کرتی ہوں اور اس کی تعریف میں رطب اللسان اور عذب البیان ہوں اور ان کو اس کے دیکھنے کی ترغیب دیتی ہوں۔ اس ملک میں جہاں لڑکیوں کو بیس پچیس روپے ماہوار تنخواہ پر بطور بیوی ملازم کرانے کی باقاعدہ ایجنسیاں قائم ہوں۔ اور ایجنسیوں کے دروازوں پر انکے نام جلی حروف میں لکھے ہوں۔ اس ملک میں جہاں کے آدمی صبح سے شام تک تھیٹروں اور سرکسوں میں بیٹھے اکتاتے نہ ہوں۔ اور دوپہر کا کھانا بھی تھیٹروں ہی میں کھاتے ہوں۔ کیا اس ملک میں دو سال کے قلیل عرصہ میں تیس لاکھ آدمی مسلمان ہو سکتے ہیں۔ (پیغام۔ اگر اسلام حقیقی تہذیب سکھاتا ہے اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ ضرور سکھاتا ہے۔ تو پھر اگر اسلام کی ایسے غیر مہذب ملک کے لئے ضرورت نہیں تو اور کس کے لئے ہے۔ ایسے وحشی ممالک کو سب سے پہلے مسلمان بنانا ہمارا فرض ہے)۔

وہ قوم جنکا مذہب دہرم اور ایمان روپیہ ہے۔ وہ قوم جس کو مذہب کے لفظ سے نفرت ہو۔ وہ قوم جس کی فرصت کا تمام وقت میلوں تماشوں اور عیاشی میں صرف ہوتا ہو۔ وہ قوم جس کا ہر ایک فرد عیش و عشرت میں

اسرار محبت را ہر دل نہ بود قابل ٭ دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

ایس ایم شفیع (سند یافتہ جاپان) از الور

پیغام صلح۔ ہم اپنے معزز نامہ نگار سے معافی کے خواستگار ہیں کیونکہ اشاعت اسلام کے کام میں ہم کسی بد دلی کمزوری و پست ہمتی کو کام میں لانے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مومن بنو اور سب کامیابی تم کو ملیگی ولا تهنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان كنتم مومنين پست ہمتی نے آجتک مسلمانوں کو اشاعت اسلام کے کام سے روکے رکھا۔ اس لئے آئندہ کے لئے ایسے الفاظ ہماری ڈکشنری سے محو ہو جانے چاہئیں۔ جاپان پھر بھی تعلیم یافتہ اور سمجھدار قوم ہے۔ اگر ان کو معقول طریقے سے سمجھا دیا جائے تو وہ ضرور سمجھ جائینگے۔ عیسائی مشنریوں کی طرف غور کرو اور عبرت حاصل کرو مردم خوار۔ ننگے اور زاد و درندہ قوموں میں وہ تبلیغ لیکر پہنچتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ کہ تعلیم یافتہ اقوام میں اسلام کا پھیلنا محال سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیا عیسائی وہاں کام نہیں کر رہے۔ کسی مشکل سے مشکل زبان اور کسی سخت سے سخت ملک اور قوم کا نام لو جہاں عیسائی مشنری کام نہیں کر رہے۔ کیا وہ انسان نہیں۔ جن ہیں۔ اسلام کے نام لیوا لوگو۔ تم میں کیوں ایسی پست ہمتی آگئی ہے۔

ایک مشترکہ مذہب کی ضرورت

(ترجمہ از سول ملٹری گزٹ)

سر فرانسس ینگ ہسبینڈ نے ایک غیر طرفدار سرکاری مذہب کے لئے اپیل شائع کی ہے۔ سر فرانسس تمام بنی نوع انسان کو کسی خاص مذہب کے ماتحت اکٹھا کرنے کے خیال کے مخالف ہیں۔ آپ کا خیال ہے کہ تمام مذاہب کا ایک عام مشترکہ عقیدہ ہونا ضروری ہے۔ آپ کا دوسرا خیال یہ ہے کہ سرکاری مطالب کے لحاظ سے تمام حکام کا خواہ وہ اعلےٰ ہوں یا ادنےٰ شخص مذہبی کیرکٹر دنیا میں نیک انتظامی کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ ہم صرف اسی صورت میں۔ ۳۰ کروڑ باشندگان ہندوستان کے نزدیک وقعت عزت اور محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب اُن کو ہماری مذہبی حیثیت اور مذہب کے ساتھ لگاؤ کا ہونا معلوم ہو۔ جنکو مذہب کے ساتھ اتنا بڑا لگاؤ ہے بمقابلہ پالٹکس کے۔ ہم صرف ایسے آدمیوں سے جو گہرا مذہبی جذبہ رکھتے ہوں۔ اور مذہبی سرگرمی سے پر ہوں۔ سلطنت کے مختلف عناصر کو ایک سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ اور ان سے اقوام دنیا پر اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے ایک اعلےٰ اتحاد بنا سکتے ہیں۔ مذاہب کے بیرونی اختلافات کی تہ میں ضرور ایک خاص مشترکہ اصول ہوتا ہے۔ جس سے یہ مذاہب پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو فی الواقعہ ان سب کو متحد کرتا ہے۔ اس لئے ہمیں اُس جڑ کو تلاش کرنا چاہیئے۔ جس کے حصول پر ہم جملہ مذاہب کے ساتھ زندگی کے ہر ایک شعبہ میں متفق ہو سکیں۔ اور اپنی خاص بناوٹ کو مدنظر رکھکر اُسے عام پسند سانچے میں ڈھال لیں۔ جو زندگی کی ہر ایک ضرورت پر حاوی ہو سکے۔

(نوٹ) ہم سر فرانسس کو خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جو اصولی طور پر سب مذاہب کی جڑ وحدانیت مانتا ہے اور اتحاد مذہب کے لئے وحدانیت کا عقیدہ پیش کرتا ہے اور پھر انسانی بناوٹ اور زندگی کے ہر ایک شعبہ کے لئے ہر ایک ملک میں رہنمائی کا کام دے سکتا ہے جس کی سادگی کے مقابلہ پر دنیا کا کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔

راقم محمد منظور الٰہی

ایجنسیوں کا نرخنامہ

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

دول یوروپ کا فیصلہ ترکی و یونان کے متعلق لنڈن، ۲۷ر جنوری۔ ریوٹر کو اطلاع ملی ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے ایک مسودہ قسطنطنیہ اور ایتھنز میں پیش کئے جانے کے لئے تیار کیا ہے جس میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ یورپین طاقتوں کے اس متفقہ فیصلہ کی عزت کی جاتی ہے۔ مقررہ تاریخ جو البانیوں کے اخراج کے واسطے مقرر تھی وہ گذر چکی ہے اور کوئی نئی تاریخ تا حال مقرر نہیں ہوئی۔ مگر اس مسودہ میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ انخلائے نہایت ہی جلدی سے عمل میں آنا چاہئے۔

ریوٹر کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ البانیہ کو دول کے قرضہ دینے کا سوال ابھی ٹھیک فیصلہ نہیں ہوا۔ برطانیہ اور بعض دیگر دول نے قرضہ دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ بشرطیکہ تمام دول اس میں حصہ لیں اور نیز اس روپیہ کے خرچ کے متعلق بھی چند شرائط کی جاویں گی۔ ریوٹر کو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ دول غالباً سلسلہ ...

ترکی و یونان مد قسطنطنیہ ۲۶ر جنوری) یونان کے خلاف خیالات کو نسبتاً معتدل میلان نے مغلوب کر لیا جسکا ثبوت کل یونانی بیٹری آرک کو تیقن دلانے اور جزائر ایجین کے متعلق معتدل ... روش اختیار کرنے سے دیا گیا۔

پالیسی میں تغیر کی - - یونان کے بارہ میں ترکی کی پالیسی میں تغیر کا باعث جاوید بے کی وہ وجہ ناکامی بتائی جاتی ہے۔ جو پیرس جاکر حصول قرض کی گفتگو کی تجدید میں اسے اٹھانی پڑی ہے۔

ترکی بری بحری ستعدی۔ ایک مستند و موقر شخص نے ریوٹر کو یہ ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے۔ کہ ترکی کی پالیسی جنگجویانہ یا کسی سے لڑائی مول لینے کی نہیں بلکہ اس کی بری و بحری مستعدی کا مدعا محض گذشتہ جنگ کے نقصانات کا پورا کرنا ہے۔

مزید جنگی جہازات خریدنے کا ارادہ نہیں۔ قسطنطنیہ میں ترکی وزیر داخلہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ ترکی کا ارادہ مزید جنگی جہازات خریدنے کا نہیں۔ ریگوڈی جنیرو نامی ڈرڈ ناٹ محض اس لئے خرید اگیا ہے کہ کہیں یہ یونان کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔ تمام زر قرض اقتصادی اغراض پر صرف کیا جائیگا۔

منتخب شدہ فرمانروائے البانیا۔ ولونا کا تار مظہر ہے کہ اسمٰعیل کمال آملی روانہ ہوئے ہے۔ جہاں چند روز ٹھیر کر پرنس ویڈ (منتخب شدہ فرمانروائے البانیا) سے ملاقی ہوتے برلن جائیگا۔

روس و ایران (طہران ۲۵ر جنوری) روس نے بلطفا دعاشق آباد کے راستہ سے تبریز و مشہد کو پارسلوں کی ڈاک کی مسدودی کا ارادہ قطعی طور پر ملتوی کر دیا ہے۔

نسوانی شیطنت۔ باغ بناتات گلاسگو میں نگہبان نے بم کی بتی جلتی دیکھ کر بجھا دی۔ اور پولیس کو بلانے دوڑا اس اثناء میں دوسرا بم چلگیا جس سے باغ کو سخت نقصان پہنچا۔ باغ میں نہایت قیمتی و نادر پودے بھی تھے یہ سفر یجیٹ عورتوں کی شیطنت تصور کیجاتی ہے۔

قاتلانہ حملہ:۔ ڈبلن میں یونینسٹوں کے ایک گروہ نے ایک غیر یونینسٹ رانجمن سے بے تعلق شخص) کو زد و کوب کر کے اس کی کھوپڑی پھوڑ ڈالی۔ مضروب کی حالت مخدوش ہے:۔

یوروپ میں سرمائی موسم:۔ (لنڈن ۲۴ر جنوری) گریٹ برٹن میں دو ہفتوں سے سخت سردی محسوس کی جارہی ہے۔ جس سے کوئلہ والوں کا ایکا نوبا کیلئے اور بھی ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ کل عجیب نظارہ دیکھنے میں آیا۔ گرینڈیئر گارڈ اور میڈیکل طلب کوئلہ خاتون سے کوئلہ بار کر کے بارکو اور ہسپتال کو لیجا رہے تھے۔

فرانس میں بشدت پالا پڑ رہا ہے۔ ساگ پات کی قیمت پانچگنی بڑھ گئی ہے۔ ڈریگون کے ایک دستہ کا ۲۳ر جنوری کو ۱۴ وحشی بھیڑیوں سے نانسی کے متصل مڈبھیڑ ہو گئی ہے۔ جو جنگلات سے بتلاش خوراک نکلے تھے۔ دستہ نے ان پر حملہ کر کے پانچ ہلاک کر ڈالے۔

یونان کے لئے نئے تارپیڈو بوٹ:۔ (لنڈن ۲۳ر جنوری) چھ تارپیڈو بوٹ جو سٹٹین میں یونان کے لئے بنوائے گئے تھے۔ کیل سے یونان روانہ ہو گئے۔

جہاز میں آتشزدگی لنڈن ۲۷ر جنوری سٹیمر مانچسٹر انجینیر کراچی روانہ ہو کر پورٹ سعید پہنچا اور اس کے روئی ...

ہندوستان کی تازہ خبریں

کارخانہ سن میں آتشزدگی:۔ بنگال کے کارخانہ سن (کلکتہ) میں شنبہ کو آگ لگنے سے ڈیڑھ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

الزام تشدد:۔ تھانہ لبغادی پولیس (بنگال) کا ایک شخص کھیت میں مقتول پایا گیا۔ تھانہ روپ گنج کے تین آدمی اس کے قتل کے الزام میں بنا بر تحقیقات بھیجے گئے۔ اثناء تفتیش میں سب انسپکٹر پولیس نے ایک ملزم کی والدہ و بیوی اور دوسرے ملزم کے باپ کو مجسٹریٹ کے پاس شہادت دینے کی غرض سے بھیجا۔ جنہوں نے بیان کیا۔ کہ ہم نے ملزموں کو ایک عورت کے گھر میں مقتول کو ہلاک کرتے دیکھا ہے۔ مگر تحقیقات کے دوران میں انہوں نے ظاہر کیا کہ پولیس نے جبر و تشدد سے ہمیں جھوٹا بیان لکھوانے پر مجبور کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزموں کو بری اور گواہوں کو حلف دروغی میں ماخوذ کئے جانے کا حکم دیا۔ دوسرے روز موخر الذکر کی طرف سے مجسٹریٹ کو عرضی ملی کہ پولیس ان پر تشدد کرتی ہے۔ چنانچہ جوڈیشل تحقیقات کیجائیگی۔

نواب صاحب رامپور اور علیگڈھ کالج کی رزیڈنشپ:۔ (رامپور ۲۶ر جنوری) جناب نواب محمد اسحاق خانصاحب آنریری سکرٹری علیگڈھ کالج ایک خاص تار کے ذریعہ سے یہ خوشگوار خبر ارسال فرماتے ہیں۔ ٹرسٹیان علیگڈھ کالج کے ڈیپوٹیشن نے ۲۴ر جنوری کو ہز ہائینس نواب صاحب بہادر رامپور کی خدمت میں حاضر ہو کر ہز ہائینس سے علیگڈھ کالج کی رزیڈنٹری سے استعفاء واپس لینے کی استدعا کی ہز ہائینس نے کمال تلطف و مہربانی سے وفد کی درخواست قبول فرمائی۔ نیز کالج و قوم کی بہبودی کے متعلق بعض گرانقدر نصائح فرمائیں۔

دفتر پنجابی میں آتشزدگی:۔ افسوس کے ساتھ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل ہمعصر پنجابی کے دفتر مینیجر میں جو پیسہ اخبار کے قریب ہی واقعہ ہے آج قریب ۴ بجے صبح کے آگ نمودار ہوئی۔ اور قبل از یکہ فائر برگیڈ اور واانجن موقعہ پر پہنچکر اس کو بجھائیں۔ اخباروں کے متعدد فائل دفتر مینیجر کے بعض کاغذات اور کئی دیگر اشیاء اس نے تلف کر دیں۔ تاہم خدا کا شکر ہے۔ کہ زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔ ایڈیٹری و دفتر ایڈیٹر بالکل محفوظ رہا۔ آتشزدگی کی ابتدا ہنوز تحقیق نہیں ہوئی۔

ایک نوجوان برہمنی کی خودکشی:۔ شنبہ گذشتہ کو شہر لاہور میں ایک نوجوان برہمنی نے جسکا خاوند سنسکرت کا عالم اور اچارج ہے رسی کے ذریعہ سے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ سنا جاتا ہے کہ مرنے سے پہلے وہ ایک چٹھی ہندی زبان میں لکھکر رکھ گئی تھی جس میں خاوند اور سسرال والوں کے ساتھ اُسنے اپنے تعلقات خوشگوار ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اور انکو ہر ایک الزام سے بری کر کے خودکشی کی کوئی اور ہی وجہ بتائی ہے۔

سروس کمیشن۔ ممبران پبلک سروس کمیشن ۲۵ر جنوری کو کلکتہ سے مدراس پہنچے۔ اور دوسرے روز انہوں نے سینٹ ہوس میں دو حصص پر منقسم ہو کر گواہوں کی شہادات قلمبند کی۔

ڈائرکٹر صیغہ خبر رسانی:۔ مسٹر لوئیل پٹن ڈائرکٹر جنرل صیغہ خبر رسانی ۳۱ر جنوری کو دہلی پہنچ کر چند روز قیام کرینگے۔

سالگرہ:۔ مہارانی دھولپور کی سالگرہ ۲۴ر جنوری کو دھوم دھام سے منائی گئی۔ دھولپور میں مہارانی گرل سکول کی لڑکیوں اور دیگر عورتوں کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔ زنانہ سکول کی طرف سے ایڈریس مبارکباد پیش ہوا۔ تیسرے پہر محل کی گارڈن پارٹی میں سردار ورؤسا و شرفاء شریک ہوئے۔

ہندوستان کا سرمایہ قحط:۔ ۱۹۱۳ء کے قحط ٹرسٹ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔

بنارس کا مقدمہ بیمہ:۔ اس مقدمہ میں ۲۴ر جنوری کو بعض گواہوں پر جرح ہوئی۔

وعدہ خلافی کا مقدمہ:۔ بمبئی ہائیکورٹ نے گوا کی ایک لیڈی کو گوا کے ایک مرد کے خلاف شادی کے وعدہ سے انحراف کی پاداش میں اکہزار روپے کی ڈگری دی۔

عطیہ:۔ ڈاکٹر حبیب جان محمد مرحوم کی جائداد کی منتظمہ نے ملکہ معظم ایڈورڈ ہفتم انجہانی کی مجوزہ یادگاری ہسپتال میں عورتوں کے بنانے کے لئے وارڈ اور عمل جراحی کے لئے کمرہ تعمیر کرنے کی غرض سے کارپوریشن بمبئی کو پچاس ہزار روپیہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر حبیب جان محمد پہلے مسلمان تھے۔ جنہوں نے لنڈن میں ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔

ریلوے کمپنیوں کے ڈائرکٹر:۔ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے سر ٹی دینی پریزیڈنٹ ریلوے بورڈ کو مسٹر اے بریرٹین سی ایس آئی۔ کے بجائے جو عنقریب عہدہ سے کنارہ کش ہونے والے ہیں ہندوستان کی ریلوے کمپنیوں کا سرکاری ڈائرکٹر مقرر کیا۔

عربی اخبارات وممالک اسلامیہ

اصلاح آرمینیا:۔ اخبار صباح لکھتا ہے۔ بانڈسن روس رقمطراز ہے کہ بعض جرمن اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ جرمنی اور روس کے مابین جو خط وکتابت ولایات آرمینیا کی اصلاح کے متعلق ہوئی تھی۔ وہ اس دفعہ کے مطابق ہے۔ جس کو روس ولایات آرمینیا میں جاری کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اصلیت اس کے خلاف ہے کیونکہ روسی سفارت کے اعلیٰ مترجم موسیو مانڈلستام نے دفعہ مذکور گذشتہ سال میں مرتب کی تھی۔ اس کے بعد یہ دفعہ دول کے ان سفیروں کے زیر بحث رہی جو آستانہ میں مقیم ہیں۔ مگر فرانس کے سوا اس کو کسی سلطنت نے منظور نہ کیا۔ کیونکہ اس دفعہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ آرمینیا کی تمام ولایتوں کو ایک ولایت بنا یا جائے۔ جس کو دول یورپ میں سے کسی سلطنت کا گورنر جنرل حکومت کرے۔ اور چونکہ یہ دفعہ سلطنت عثمانیہ کے مصالح کے خلاف تھی۔ اس کے متعلق جرمنی نے بیچ بچاؤ کیا۔ اور جرمنی اور روس کے مابین گفت و شنید ہونے کے بعد اس دفعہ کی بہت سی باتوں میں اصلاح کی گئی۔ اور آخر جرمنی اور روس نے اس بات اتفاق کیا کہ ولایات آرمینا کو مد ولایتوں میں تقسیم کیا جائے۔ جن میں سے ہر ایک کا گورنر دولت عثمانیہ کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ اور اس گورنر کا سکرٹری کسی یورپین سلطنت کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ حکومت عثمانیہ آرمینیا کی صرف ۶ ولایتوں میں اصلاحات کو محدود نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ وہ ولایت اطنہ کی بھی اصلاح کرنا چاہتی ہے۔ جرمنی نے اس امر میں مداخلت اس دوستی کے باعث کی ہے۔ جو اسے دولت عثمانیہ سے ہے۔ نیز جرمنی کے سیاسی مصالح اس بات کے متقاضی ہیں۔ کہ وہ ایسے معاملات میں دولت عثمانیہ کی مدد کیا کرے۔

ترکی اور دولت علیہ کا اتفاق:۔ حقی پاشا سابق صدر اعظم گذشتہ ماہ مئی میں سر ایڈورڈ گرے سے جو ملاقات کی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ ترکی اور انگلستان کے مابین عرق کی نسبت اتفاق ہو گیا۔ مگر کچھ مسائل طے ہونے باقی تھے۔ اور اس وعدہ میں برلن اور لنڈن اور برلن اور آستانہ کے مابین خط وکتابت جاری رہی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے معاہدہ کی صورت بدل گئی۔ اور بہت سے ضروری مسائل میں تغیر و تبدل ہوا۔ اور اگرچہ اس جدید معاہدہ کے متعلق لوگوں کے مختلف فرقے بن گئے ہیں۔ مگر یہ معاہدہ دونوں حکومتوں کے مفید ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی مالی حالت:۔ آستانہ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حکومت عثمانیہ کی مالی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ اس لئے وہ یورپ میں اپنے وزراء بھیجیگی۔

اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ اخبار پیغام صلح محض اللہ تعالیٰ کے خاص تفضل وکرم سے روز افزوں ترقی پر ہے چنانچہ موجودہ اشاعت دو ہزار تک پہنچ چکی ہے ہندوستان کے ہر ایک کونے میں اور غیر ممالک میں اس کے ناظرین موجود ہیں۔ عمدہ اشتہارات دینے والوں کے لئے عجیب موقعہ ہے نرخ بذریعہ خط وکتابت طے کر لیا جاوے۔

مینیجر اخبار پیغام صلح لاہور

نامہ نگار صاحبان مضامین صاف لکھا کریں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی

جلد ۱ | لاہور - یکشنبہ مؤرخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق یکم فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۶

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

دنیا میں ابھی انصاف پسند اشخاص موجود ہیں

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خاص عناد رکھنے والے اس کے خلاف شروع ہی سے افترا پردازی کرتے رہے ہیں۔ اور اب اس سلسلہ پر جو فضل الٰہی ہو رہا ہے۔ اور جو ہر دلعزیزی اسے حاصل ہو رہی ہے۔ اسے مخالفین دیکھ دیکھ کر حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور اپنی آخری کوشش مسلمان بھائیوں کو اشاعت اسلام کے نیک کام میں شامل ہونے سے روکنے میں صرف کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ایسے مخالفین کو حضرت مسیح موعود کا یہ شعر سنا کر کہ ؎

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اب وہ بہارِ دین کے دن آ پہنچے ہیں۔ اور مخالفین سلسلہ حقہ کی اب کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔

اس کے ساتھ ہی ہم ذیل میں معزز معاصر مشرق گورکھپور سے ایک مضمون بعنوان عام مسلمان اور خواجہ کمال الدین ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو ہمارے انصاف پسند اور درد دل رکھنے والے معاصر نے ایک ہمارے ایک نوکل معاصر کے اس مضمون کے جواب میں لکھا ہے جس میں اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک فقرہ پر بہت غلط بیانی کر کے عوام کو دھوکا دینا چاہا تھا۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس موضوع پر ہم خود ایک مبسوط مضمون کے ذریعہ سے اس غلط بیانی کو آشکارا کریں۔ لیکن اس نقصان عظیم کو دیکھ کر جو ہمارے نوکل معاصر کو ان دنوں چند ایک الٰہی آفات نے پہنچایا ہے ہم نے یہ معاملہ خدا کے سپرد کر دیا تھا۔ مگر آج مشرق جیسے منصف مزاج اخبار میں یہ مضمون دیکھ کر ہمیں بے ساختہ کہنا پڑا۔ کہ دنیا میں ابھی انصاف پسند اشخاص موجود ہیں۔ اور ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ اس مضمون سے اپنے ناظرین کو بھی خوشوقت کیا جائے۔ جو حسب ذیل ہے +

عام مسلمان اور خواجہ کمال الدین صاحب

معاصر زمیندار پیسہ اخبار لاہور کی اشاعت ۲۰ جنوری میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ عام مسلمانوں کے چندے اور خواجہ کمال الدین صاحب کی تبلیغی کوششوں سے متعلق لیا ہے کہ اس سے ایک گونہ غلط فہمی پیدا ہونیکا خطرہ ہے۔ ہم اس کے بارہ میں پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب پھر مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ کہ جناب خواجہ صاحب کی اسلامی کوششوں کو وسیع نظر سے دیکھنا چاہیئے! اور بغیر کسی خیال فرقہ بندی کے ان کی امداد کرنا چاہیئے۔ یہ اُن کی امداد نہیں ہے بلکہ اسلام اور اشاعت اسلام سے جتنی ہمدردی ہمیں ہونا چاہیئے۔ یہ اس کا تقاضا ہے اور یہ اس کا فرض ہے۔ جو ہمارے اوپر عاید ہوتا ہے۔ مگر معاصر موصوف نے اس وقت ایسی نامناسب بحث چھیڑی ہے۔ کہ اس سے بجائے فایدہ کے نقصان ہوگا چنانچہ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب نے خواجہ صاحب کو ایک خط لکھتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے۔

"دوسرا۔ عام لوگوں کے آگے چندہ کیلئے سوال کرنا بھی مجھے آپ کے لئے ناپسند ہے آمین دوسرے لوگوں کی طرف خیال نہ کریں۔ خواہ وہ کتنے بڑے لوگ کیوں نہ ہوں جو اُن کا اسلام ہے وہ ہمارا اسلام نہیں ہے"

اس سے ہمارے معزز معاصر نے نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خواجہ صاحب کو عام مسلمانوں کے چندے سے منع فرماتے ہیں حالانکہ اگر مذکورہ بالا فقرہ کے آگے جو کچھ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب نے اسی خط میں تحریر فرمایا ہے وہ بھی ساتھ کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو معلوم ہو کہ آپ کے مذہبی اور دینی پیشوا کی نصیحتیں کس درجہ پُر معانی ہیں اور اُنکا کیا مفہوم ہو سکتا ہے۔ وھو ہذا

"ہم تو اللہ کا ہی دیا ہوا روپیہ بھی چاہتے ہیں خواہ لندن میں ہوں یا ہندوستان میں خوشامدی بن کر جو روپیہ لیا جائے وہ بابرکت نہیں ہوتا بلکہ وہی مال بابرکت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دے"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا منشا اُن چندوں اور روپیوں سے ہے جو حلال ذرائع اور دائرہ شریعت کے اندر رہ کر جمع کئے جائیں نہ کہ آجکل کے اشتہاری اور بازیگری کے طریقوں سے حاصل کئے جائیں ہاں یہ کس درجہ خدا کے برحق کے اعتماد اور اس کے افضال کی طرف اپنے خیال کو مستحکم کرنا ہے کہ ہم وہی روپیہ چاہتے ہیں۔ جو ہم کو اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے دے اور ہم خوشامد کر کے روپیہ نہیں لینا چاہتے۔ اور اسی میں اشارہ بڑے لوگوں کی طرف ہے کہ خواہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں ہم اُنکی خوشامد کر کے اُن سے روپیہ نہیں لینا چاہتے۔ کیونکہ یہ تو دین کا کام ہے پھر اس میں تو وہی مال بابرکت ثابت ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالے اپنے فضل سے دیتا ہے رہا۔ جو اُن کا اسلام ہے وہ ہمارا اسلام نہیں ہے؟ اس سے پہلے ہی بڑے لوگوں کا ذکر آچکا ہے۔ اور آج کل بڑے بڑے لوگ بڑے بڑے حکام و عمال کے اشارہ اور اُنہیں کی خوشنودی کے خیال سے چندے دیتے ہیں۔ اور بستر دنیا کے نام و نمود اور مادی ترقیوں کو اسلام کی ترقی اور ذاتی اعزاز اور جائز و ناجائز فوائد کو اپنا اسلام۔ اپنا دین۔ اپنا مسلک اور شیوہ جانتے ہیں پھر جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا فرمانا کہ ایسا اسلام ہمارا اسلام نہیں ہے کیا غلط ہے بلکہ ہر سچے مسلمان کا اسلام اس ریا اور نمائش کے اسلام کو اپنا اسلام نہ کہیگا اس سے زیادہ واضح اور مفہوم اصل کو دلوں میں روشن کرنیوالا یہ جملہ ہے "عام لوگوں کے آگے چندہ کے لئے سوال کرنا بھی مجھے آپکے لئے ناپسند ہے" اور ہر با خدا اور سچے منادِ اسلام کی شان یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ عام طور سے آجکل کے دینی پیشواؤں اور پیرزادوں کی طرح چندہ کے واسطے سوال کرے جس طرح بلا شور و غل کے ایک دن خواجہ صاحب اپنے گھر سے اُٹھے اور اللہ کا نام لیکر لندن پہنچ گئے اسی طرح اُن کے توکل اور خلوص اہلی کا تقاضا اور اُن کی حمیت اسلامی کا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس تھوڑی سی کامیابی اور اپنی مزید آزمائش خداوندی پر گھبرا کر صبر و توکل کو ہاتھ سے نہ دے بیٹھیں اور عام مسلمانوں کو چندہ کی تکلیف نہ دیں اور اگر تائید الٰہی شامل حال ہے تو خود ہی جوش و خلوص سے عام مسلمان اس کار خیر میں جبکہ اسکا وقت آجائیگا۔ شریک ہونگے اور دیکھئے جناب حکیم مولوی نورالدین صاحب اِن تبلیغ کے کاموں میں فرقہ بندی کے سوال کو نظر انداز کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔

"حضرت صاحب کا اصل منشا تو عملی حالت کو سنوارنا تھا۔ اس لئے احباب کو عملی حالت کے سنوارنے کی طرف لائیں۔ اس بات کی مطلق پروا نہ کریں۔ کہ فلاں انجمن یا فلاں مجلس میں آپ کے لئے کیا ہوا یا کیا نہیں ہوا۔"

کیا اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا۔ کہ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خواجہ صاحب سے یہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ہندوستان کی کسی انجمن یا مجلس کی واہ واہ کی طرف خیال نہ کریں۔ یا کسی انجمن یا کسی مجلس کی مخالفت کا لحاظ نہ کریں۔ بلکہ خلوص اور ذوق شوق سے بلا لحاظ تعریف و مخالفت اپنے کام میں لگے رہیں۔ جو مسلمان ہوں اُن کے اعمال و افعال پر زیادہ نظر رکھی جائے۔ اگر یہ بات نہیں ہے۔ تو پھر جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا یہ فقرہ اسی خط میں کیا معنی رکھتا ہے۔

"مصری اور ایرانی اور ترکی نوجوان گو بظاہر ان کا اسلام سے تعلق نہ معلوم ہوتا ہو۔ مگر لاالٰہ الا اللہ کا اثر ان میں ضرور رہیگا۔ جو مسلمان طالب علم وہاں ہیں خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں آخر ہمارے ہی ہیں"

ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اب ہمارا معزز معاصر کیوں نتیجہ نکالتا ہے کہ مسلمانوں کو وہ مسلمان نہیں جانتے۔ سچ یہ ہے۔ کہ ایران۔ ترکی مراکش اور طرابلس کی اسلامی بربادیوں سے آوازیں آ رہی ہیں۔ کہ مسلمان فروعی اختلافات کو چھوڑ دیں اور تبلیغ اسلام کا فرض اگلے مسلمانوں کی طرح بلا خیال جزئیات ادا کریں اور کوشش کریں۔ کہ جو مخلص تبلیغ اسلام میں معروف ہیں اُنکی حوصلہ افزائی کریں۔

ہم خواجہ صاحب کی کوششوں کی تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی کامیابی کے واسطے خدا سے دعا کریں اب اسلام کی حقانیت کا نیا دور ہے۔ اس کے آثار امریکہ۔ یورپ۔ افریقیہ اور ایشیا میں نمایاں ہو رہے ہیں ؎

وقت آں نیست کہ در خانہ نشینی بے کار

اس مضمون کے ختم کرنے کے بعد ہم اُن علمائے کرام سے جو اسلام کے سچے بہی خواہ اور اسلام کے سچے فدائی ہیں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ ہندوستان کے اندر حفاظت اسلام کی سعی بلیغ فرمائیں۔ مغربی تعلیم یافتہ احباب کو یورپ اور امریکہ کی مادہ پرستی سے مقابلہ کرنے دیجئے۔ آپ اندرون ملک توحید کے برکات پہنچائیے۔ تاکہ خداوند تعالےٰ اسلام کو پھر ایک مرتبہ غلبہ دے اور اپنی توحید کے نغموں کو سن کر مسلمانوں کو روحانی قوت عطا فرمائے +

مسلم کشمیری کانفرنس

سید محسن شاہ صاحب سکرٹری مسلم کشمیری کانفرنس اطلاع دیتے ہیں کہ جناب خان صاحب خواجہ محمد اعظم صاحب بہادر رئیس اعظم ڈہاکہ نے نہایت مہربانی سے مسلم کشمیری کانفرنس کی آیندہ اجلاس کی جو بمقام سیالکوٹ موسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ یکم فروری ۱۹۱۴ء نمبر ۸۶

قومی کمزوری کے دور کرنیکی تدبیر کرو

عقلا کا قول ہے۔ کہ زندگی کی دوڑ میں حد درجہ کی کمزوری و ناتوانی عاجزی اور خاکساری ہاں یہی تخش حالت بھی انسان کے گوش ہوش کھولنے کا ذریعہ بن جایا کرتی ہے۔ جب کسی قوم کی حالت گئی گذری ہو گئی ہو۔ تو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب اُس کے اُبھرنے اور ترقی کرنے کے ایام نزدیک آنے والے ہیں۔ بنی اسرائیل،، کی حالت جب نہایت ردّی ہو گئی تھی اور ہر طرح سے وہ حقیر اور ذلیل شمار کئے جاتے تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے اُن پر رحم کیا اور اُن میں ایک مقدس انسان کو ذلت سے رہائی دلانے کے لئے کھڑا کیا۔ جس کی گو سخت سے سخت مخالفت ہوئی۔ مگر بالآخر وہ کامیاب اور بامراد ہوا اور قوم نے رذیل زندگی سے نجات پائی۔ ایسے ہی اور بہت سی قوموں کا حال ہسٹری کے اوراق میں مسطور ہے۔ جس سے ہر ایک قوم اپنی حالت کو سنوارنے کے لئے عمدہ سے عمدہ سبق حاصل کر سکتی ہے۔

اس وقت وہ قوم جو لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کا اقرار کرتی ہے شامتِ اعمال سے ایسی حالت کو پہنچ گئی ہے کہ اُس کی کمزوری و ناتوانی اور عاجزی کی حد نہیں رہی۔ اور یہ بلا اپنے ہاتھوں ہی قوم پر نازل ہو رہی ہے۔ اگر قوم میں اسلامی اصول کے زیرِ نظر رکھنے کی اسپرٹ موجود رہتی۔ نااتفاقیوں خانہ جنگیوں اور ذاتی اغراض کے لئے اُس کو کمزور کرنے کی لہر پیدا نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا۔ کہ لا الہ الخ کی اقرار کرنے والی قوم اس درگت کو پہنچتی۔

اگر آپ غور سے دیکھیں۔ تو آپ کو یہ نظر آئیگا۔ کہ مختلف حوادثات نے ہماری قومی ہستی کو مٹانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ اس سختی اور مصیبت کو دیکھکر اہلِ دل مسلمان آخر کار اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور جس امر کی روح ایک مقدس انسان نے "مسیح موعودؑ" کے نام سے مامور ہو کر پھونکی تھی۔ اُس کے نفع رسان اثر ظاہر ہونے لگے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اپنی علمی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ مذہبی اور مجلسی غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں جہاں جہاں انگلی رکھنے کے موقعہ نظر آتے ہیں اُس کے دور کرنے کے لئے کوشش کرنے پر تیار و مستعد پائے جاتے ہیں۔ خدا کرے یہ سپرٹ اُن میں دن دُونی رات چوگنی ترقی کرے۔ اور جو حالت ہماری قوم کی آج نظر آ رہی ہے۔ اُس سے ہماری قوم کو نجات حاصل ہو۔

مسلمانوں میں جو کمزوریاں ہیں اُن کے دُور کرنے کے لئے کوشش کرنا ہر ایک فردِ قوم کا کام ہے۔ جب تک مسلمان اپنی قوم کے ہمدرد بن کر سچے دل سے قومی کمزوری کو دُور کرنے کے لئے کوشاں نہ ہونگے۔ کامیابی کا روئے تاباں دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔

مسلمان دراصل وہ ہے کہ۔ جو قومی مفاد کے لئے جد و جہد کرنے سے کبھی نہ تھکے۔ چنانچہ اول المسلمین،، سیدنا رسول اکرم صلعم نے قوم کو گئی گذری حالت میں دیکھکر آرام عیش کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ قوم کے اندر مذہبی حرارت اور مذہبی زندگی کی روح ایسے عمدہ طور سے پھونکی۔ کہ جس نے نہ صرف اُنکی اخلاقی حالتوں کو درست کیا۔ حیوان سیرت سے انسان صورت بنا یا بلکہ مذہبی زندگی حاصل کرنے سے وہ سب کچھ اُن کو خود بخود مل گیا۔ جس کے حصول کی ہر ایک انسان کو فطرتاً خواہش ہوتی ہے۔

اگر مسلمان اسلام کے اصولوں پر قایم ہو جائیں۔ تو جن جن امور کی اُن کو فطرتاً خواہش ہے۔ اُن کے حصول کے خود بخود سامان اللہ تعالےٰ موجود کر دیگا

مسلمانوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قومی کمزوری کے دُور ہونے کا صرف ایک ذریعہ ہے۔ جس کی طرف رُخ کرنے سے ہی مسلمانوں کی ہستی خدا کی جناب میں انعام و اکرام کی مستحق۔ اور مخلوقِ الٰہی کے نزدیک قابلِ ستائش اور بہ نظرِ استحسان دیکھے جانے کے لائق ہو سکتی ہے۔ اور وہ شریعتِ حقہ اسلام کے مطابق اپنے کیرکٹرس کو بنانا ہے۔

مسلمانو! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ ذلت کی زندگی سے نجات پاؤ۔ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ تمہاری کل کمزوریاں دور ہوں۔ اور دنیا میں تم مکرم و معظم قوم بن کر زندگی کے دن کاٹنے کے قابل ہو سکو۔ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کو خضرِ راہ عملی طور پر یقین کرنے کے لئے پوری جد و جہد کرو یہی وہ راہ ہے۔ جس نے تمہارے متقدمین کو دنیا و مافیہا کا مالک بنایا اور عقبیٰ میں سرخرو کیا اور یہی راہ ہے۔ جو متاخرین کو ذلیل اور بدترین زندگی سے نجات دے گی۔

گداگری کا انسداد

لوکل ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ رقمطراز ہے کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب ایک ریزولیوشن بدیں مضمون پیش کرنے والے ہیں۔ کہ "یہ کونسل گورنمنٹ سے اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ وہ سرکاری و غیر سرکاری ممبروں کی ایک کمیٹی اس غرض کے لئے مقرر کرے۔ کہ وہ ایک ایسا مسودہ قانون مرتب کرے کہ جس کے رُو سے پیشہ گداگری اور خصوصاً ان چھوٹے لڑکوں کو جن کے والدین ان کو اس کام پر لگا دیتے ہیں۔ روکا جا سکے" تجویز بلا شُبہ بہت معقول ہے۔ اور ہم گورنمنٹ سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس پر مناسب غور فرمائیگی۔ اور بہت سوچ بچار کے بعد اس کام کو ہاتھ میں لیگی۔ آج کل لوگوں کی خیرات کا مصرف عموماً ٹھیک نہیں۔ جس کی وجہ زیادہ تر گداگروں کی کثرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے قومی کام آج کل رُکے پڑے ہیں۔ اور روپیہ کے بیجا صرف ہو جانے کے باعث انجام نہیں پا سکے۔ ہم کسی آئندہ اشاعت میں اس موضوع پر اسلامی نقطۂ خیال سے پوری بحث کریں گے۔ اور بتائیں گے۔ کہ خیرات کا حقیقی مصرف کیا ہے اور موجودہ گداگری کا انسداد کیونکر ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ۔

قابلِ توجہ پنجاب یونیورسٹی

آج کل کا طریقہ تعلیم کچھ اس قسم کا واقع ہوا ہے۔ اور سرکاری یونیورسٹیوں کے نصاب میں بعض ایسی ایسی کتابیں بھی شامل ہیں۔ جو طالب علموں کی ذہنی و دماغی قابلیت سے بالاتر ہونے کے علاوہ مختلف مذاہب کے لئے بھی سخت مضرت رسان اور ان کے پیرؤں کے دل دکھانے کا باعث ہیں۔ اس سے پیشتر اس بارہ میں کئی ایک اخبارات میں مختلف کتابوں کے حوالہ سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ ان کے مصنفین نے بوجہ اسلام کے مخالف اور دشمن ہونے کے بعض جگہ اس مقدس مذہب کے حق میں بہت کچھ زہر اُگلا ہے۔ اور حتی الوسع کوشش کی ہے۔ کہ کسی طرح سے طلباء کے دلوں میں شروع ہی سے اسلام کے متعلق نفرت کا بیج بویا جائے لیکن اس وقت تک ان قابل اعتراض باتوں کا کوئی رفعداد نہیں کیا گیا۔ اور یہی نفرت انگیز کتابیں سکولوں اور کالجوں میں رائج ہیں جن سے طلباء پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اس قسم کی مختلف کتابوں میں سے ایک Seven Hedins' Trans. Himalaya Voltem II. بھی ہے۔ جس کے صفحہ ۷ پر مندرجہ ذیل دلخراش فقرہ درج ہے۔ جس میں حاجیوں کو بہت سخت گالیاں دی گئی ہیں + لکھا ہے "In my experience. Mecca pilgrims are alwys. scoundrels".

یعنی میرے تجربہ میں مکہ کے حاجی ہمیشہ حرامزادے ہوتے ہیں"

کیا یہ فقرہ سخت دل دُکھانے والا نہیں۔ اور کیا پنجاب یونیورسٹی کا فرض نہیں کہ وہ ایسے گندے فقرات سے اپنے کورسوں کو پاک کرے اور حتی الوسع تعلیمی نصاب اس قسم کے تجویز کیا کرے۔ جس میں کسی مذہب کی ہتک نہ ہو ہمیں امید ہے۔ کہ صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی اس بارہ میں مناسب کارروائی کریں گے +

سرحدی ڈاکوؤں کی سینہ زوری

سرحدی باشندوں نے ڈاکہ زنی جیسے وحشیانہ اور تشدد آمیز کام کو اختیار کر کے حکام و رعایا کا جیسا کچھ ناک میں دم کر رکھا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس وحشی اور جابر قوم نے اپنے کام کو صرف لوٹ مار تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ جیسا کہ گذشتہ کئی ایک واقعات سے ثابت ہو چکا ہے وہ حتی الوسع کسی شخص کو اُٹھا لے جانے اور اس کے عوض میں بیش بہا رقم وصول کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ حال ہی میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خیرآباد کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ اور سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ نے اس کے عوض میں مبلغ تیرہ صد روپیہ ڈاکوؤں کی نذر کیا ہے۔ خوب! الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کچھ مال تو ڈاکہ زنی سے وصول کیا۔ اور کچھ اس طرح کسمعاوضہ سے۔ خدا ہی ہے۔ جو ان خونخوار انسانوں کو بھی ہدایت دے۔ یا عبرت انگیز سزاؤں سے انہیں ان وحشیانہ کاموں سے روکے +

کونسلوں میں غیر سرکاری ممبرنکی بیوقعتی

یوں تو سلطنت برطانیہ کا نظم و نسق ایسا اعلیٰ اور عمدہ ہے۔ کہ کسی دوسری سلطنت میں ایسے عمدہ اصول اور قوانین رائج نہیں۔ لیکن بعض اوقات چند ایک ایسی لغزشیں بھی واقع ہو جاتی ہیں۔ جو نہ صرف رعایا کی فلاح و بہبودی کے لئے ہی مضر کا باعث ہوتی ہیں۔ بلکہ حکومت کے لئے بھی اس کے رعب کو کھونے والی ثابت ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک خیر خواہِ ملک و ملت کا فرض ہے۔ کہ ایسی باتوں کی طرف گورنمنٹ کو متوجہ کرتا رہا کرے انہی باتوں میں سے ایک یہ امر بھی ہے۔ کہ آج کل سرکاری کونسلوں میں غیر سرکاری ممبروں کی رائوں کی بہت بے وقعتی ہو رہی ہے۔ اور جب کوئی غیر سرکاری ممبر ملک کی بہبودی کے لئے کوئی ضروری امر پیش کرتا ہے۔ تو وہ محض اس لئے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اس کے ساتھ متفق نہیں ہوتی۔ اس میں شک نہیں کہ بعض غیر سرکاری ممبر بھی ایسے موجود ہیں۔ جو خواہ مخواہ گورنمنٹ کی ہر ایک جائز و ناجائز بات میں ہاں میں ہاں ملانے کے عادی ہیں۔ اور یہ وجہ بھی زیادہ تر بعض نیک اور مفید کاموں کے لئے بمنزلہ روک ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک ایسی بات کا جس کی ملک کے ہر ایک حصہ میں تائید ہو رہی ہو (مثلاً گذشتہ اجلاس امپیریل کونسل میں پریس ایکٹ کی ترمیم کا ریزولیوشن) پاس نہ ہونا اور محض گورنمنٹ کے خلاف منشاء ہونے کے باعث مسترد ہو جانا بہت تعجب انگیز بات ہے۔ آج کل اس موضوع پر مختلف انگریزی و اردو اخبارات میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ گورنمنٹ اس کی طرف فی الفور توجہ فرما کر اپنی غریب اور وفادار رعایا کو شکر گذاری کا موقعہ دے گی +

آگرہ کے ہندو مسلمانوں میں تنازعات

آگرہ کے گذشتہ فسادِ محرم کے چند دنوں بعد یہ سُنا گیا تھا۔ کہ اب وہاں کے ہندو مسلمانوں میں باہم صلح ہو گئی ہے۔ اور فریقین نے آپس میں سمجھوتہ کر لیا ہے۔ لیکن اس کے بالکل برخلاف ہمیں ۲۸ جنوری کے پیسہ اخبار میں سے یہ خبر پڑھ کر سخت تعجب ہوا۔ کہ ابھی وہاں فساد مذکور کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور گرفتاریوں کا تانتا برابر بندھا ہوا ہے۔ اور پولیس کے آدمی جگہ بہ جگہ تعینات ہیں۔ مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہے اور اُن کی طرف سے کوئی معقول انتظام پیروی کا نہیں ہے۔ خدا جانے یہ آئے دن کے فتنے اور فساد آخر کیا گل کھلائیں گے۔ اور ان کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مسلمانوں کی یہ نازک حالت ان کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسی خلاف شرع بات پر جس کا ان کی مذہبی کتب میں کوئی ثبوت نہیں ایسے فساد میں خواہ مخواہ حصہ لیا۔ کیا حرج تھا۔ اگر وہ اپنے تعزیوں کو تھوڑی دیر کے لئے روک لیتے۔ اور فریق مخالف کو گذر جانے دیتے۔ نماز، روزہ اور ایسے ہی دوسرے شعائرِ اسلام بجا لانے میں تو مسلمان ایسے سست ہیں۔ کہ بعض اوقات ان کا غیروں سے امتیاز کرنا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن بدعتوں اور فتنہ و فساد کے معاملات میں حصہ لینے کیلئے سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے تیار پائے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اپنی ان باتوں سے باز آئیں۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کریں۔ بہرحال ہمیں امید ہے۔ کہ گورنمنٹ اس بارہ میں پوری تحقیقات کر کے دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کر دکھائیگی

لو تازہ زمیندار آیا

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ اس عنوان سے ایک نظم درج کی گئی ہے جو مسلمانانِ امرتسر کے عظیم الشان جلسہ میں ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایل ایم ایس امرتسری نے پڑھی۔ یہ نظم جلسۂ مذکور کی اس روئداد سے لی گئی ہے۔ جو کہ بالکل اُسی شکل میں چھپکر شائع ہوئی ہے جس صورت میں روزانہ زمیندار شائع ہوا کرتا تھا۔ یہ پرچہ جو ۱۸ × ۲۲ کے دو صفحوں پر مشتمل ہے۔ ہمدردانِ زمیندار کے زخمی دلوں پر بطور مرہم کے کام دیگا۔ اور اس کی پہلی جیسی شکل و صورت اس کے ناظرین کی مضطرب مگر اشتیاق آمیز آنکھوں کیلئے ٹھنڈک کا باعث ہوگی خدا کرے کہ یہ پرچہ ہمارے ہمعصر کے دوبارہ اجراء کے لئے بطور پیش خیمہ ہو تا ذرا اس کا یہ ادعا کہ سچ کیا ہوا گردشِ دوراں سے اگر دی ہے شکست

مراسلات

اشاعت اسلام اور حاسدین اسلام

خدائے تعالےٰ کا فضل اور احسان جو احمدیوں کے شامل حال ہے اور جو کامیابی اشاعت اسلام کے مبارک کام میں اس پاک جماعت کو نصیب ہوئی ہے اسے دیکھکر عقائد باطلہ کے حامیوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح اس خدائی کام میں ہرج واقعہ ہو۔ اور جسطرح سے ہوسکے اسلام کی فتح کا جھنڈا احمدیوں کے ہاتھوں سے چھین لیا جاوے مگر وہ یاد رکھیں کہ یہ لوائے فتح انکا دیا ہوا نہیں ہے جو اس پاک جماعت سے چھین جاوے بلکہ یہ تو وہی ہے جس کا مدتوں پہلے حسب وعدہ الٰہی خدا کے برگزیدہ احمد نے اس طرح اعلان کیا تھا۔ کہ ؎

کلاہ فتح وظفر ہیچ سر نمیسا ید   گر سریکہ پئے حفظ دین فدا باشد

اگرچہ تیغ ندارد مگر بہ تیغ دلیل   ہمے در دصف تو بیکہ دسنا باشد

پناہ بیضۂ اسلام آں جوانمردیست   کہ خون بدل زپئے دین مصطفےٰ باشد

ازیں بود کہ ہمہ اہل و نیک طینت ما   سر نیاز بدرگاہ شان فدا باشد

رسید مژدہ زغیبم کہ من ہماں مردم   کہ او مجدد این دین رہنما باشد

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہ بود

ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

اگر حاسدین غور کرتے تو یہ ایک ایسا زبردست نشان صداقت مسیح موعودؑ کا تھا۔ کہ جسے دیکھکر انکار کرنا اور اس مجدد دین کو معاذ اللہ کاذب قرار دینا فی الحقیقت اسلام کا ہی انکار ہے اور یہ تو سیرت کفار ہے کہ ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے۔ جس سے بچنا مومن کا فرض اولی ہے۔ ہاں بتاؤ تو سہی کونسا ایسا مجدد دین پہلے گذرا یا اسوقت موجود ہے۔ جس نے اس طرح عین گمنامی کی حالت میں اپنے ہاتھوں سے فتح اسلام کی اسقدر عظیم الشان بشارت دی ہو۔ اور پھر اتنی جلدی اس طرح فتح نمایاں کی ندا چار وں طرف سے آگئی ہو۔ حالانکہ اس کے مخالف اس طرح ایڑی چوٹی کا زور لگاکر اسے اور اسکی جماعت کو نابود کرنے کے درپے رہے ہوں۔ کیا ندوۃ العلماء اور جمعیۃ الانصار دیوبند اور انجمن حمایت اسلام لاہور اور دہلی جنکی پشت پناہ ہمارے تمام موجودہ حاسد ہی تھے۔ اور ہیں۔ اور تمام ہندوستان سے مدد بھی دی جاتی ہے اور ریاستوں سے بھی مدد ملتی ہے۔ یہ سب کے سب اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہے؟ کیا آج انہی کے بانیوں اور مہتمموں اور حامیوں کی زبانی ان کے ناکامیاب ہونیکا اقرار اخباروں میں شائع نہیں ہوا۔ ضرور ہوا اور ہوگا۔ اور بالمقابل احمدیوں کی غریب جماعت ہے کہ جس کے مٹانے کے لئے مذکورہ بالا انجمنوں کے واعظوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ اور ان کے علاوہ اہلحدیث کے ایڈوکیٹ اور اسکے معاون روحانی فرزندوں نے بھی اپنی تمام قوت کو اس غریب جماعت کے استیصال میں خرچ کیا۔ مگر کیا قدرت الٰہی ہے کہ بالآخر یہی غریب جماعت مظفر و منصور ہوئی اور اس کی فتح ایسی نمایاں ہوئی کہ دوست دشمن نے کھلے الفاظ میں اقرار کیا نہ صرف اقرار کیا بلکہ اس قدر نصرت الٰہی کو دیکھکر وہ بھی معاون سلسلہ ہو گئے۔ اور وقت آنے والا ہے کہ جب باقی حاسد بھی دنیا سے نامرادی کے ساتھ چلدینگے۔ ان کے لئے اسوقت بھی یہ موت ہے کہ وہ تائیدات ربانی کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کے اپنے تمام چیلے ہمارے قریب آرہے ہیں اور یہ ایک زبردست نشان ہے جو احمدیت کا صداقت کا ہمیشہ گواہ رہیگا۔ کیونکہ

صادقاں را نور حق تا بد مدام

کاذباں مردند و شد ترکی تمام

وہ لوگ جو اس وقت شور مچا رہے ہیں کہ احمدیوں کی مالی مدد نہ کی جاوے اور خواجہ صاحب کو مسجد ووکنگ سے علیحدہ کردیا جاوے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کا وہ اسلام نہیں جو دوسرے مسلمانوں کا ہے۔ اور یہ کہ حضرت خواجہ صاحب کے ہاتھ پر جو مسلمان ہونگے وہ وفات مسیح کے قائل اور رجوع موتےٰ الی الدنیا کے منکر ہونگے۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کی کوشش کبھی بار آور نہ ہوگی کیونکہ وہ صداقت کے برخلاف ہے اور خواہ مخواہ اعتراضات کرنے سے یہ آفتاب صداقت غروب نہیں ہو سکتا۔ ہاں جو کچھ خلیفۃ المسیحؑ نے کہا ہے کیا حاسدوں نے اپنے ہی اعمال سے اسکی صداقت پر مہر نہیں کردی مثلاً ایک زبدۃ الحکما جنکی دکانداری بسبب اسکی ایمانداری کے شملہ میں کامیاب نہیں ہوئی اور جو احمدیوں سے منہ کی کھاکر بہت دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفۃ المسیحؑ کی تعریف کے راگ گاکر اپنا پیچھا چھڑا تا رہا ہے جس کے شاہد اس کے اپنے دوست شملہ میں موجود ہیں۔ اب اپنی شہرت کے لئے احمدیوں پر بہتان تراشنے لگا ہے۔ تاکہ اسیطرح حکمت کا کام چل پڑے کیونکہ کی جھوٹی ڈگری سے تو کوئی فائدہ نہ ہوا اور ہلال احمر کا چندہ اکٹھا کر کے بھیجنے میں بھی کوئی عزت افزائی نہ ہوئی کیونکہ جب انجمن اسلامیہ نے اس سے حساب مانگا تو کوئی جواب ہی نہ دیا۔ اسقدر تجربہ کے بعد اب وہ احمدیوں پر تثلیث پرستی اور ابن اللہ دعوے کو تسلیم کرنے کا الزام لگاتا ہے اور عقلمند اسقدر ہے کہ عجیب و غریب نکتہ یہ سناتا ہے۔ کہ عیسائی حضرت عیسےٰ کو اس لئے ہی ابن اللہ مانتے ہیں کہ وہ مقرب بارگاہ الٰہی تھے۔ مگر وہ یاد رکھے کہ اسکی دوکان کو یوں بھی فروغ نہیں ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی مخالفت نے ایک سوز فرشتہ کو ابلیس بنا دیا اور بلعم باعور موسےٰؑ کی مخالفت میں ان نیست سے گرادیگیا بہتر ہے کہ وہ اس آدم وقت و کلیم اللہ کے مقابلہ میں نہ آئے اور پہلوں کے حال سے سبق لے۔ رہے اس کے بوسیدہ اعتراضات سو انکا ایک ہی جواب ہے۔ کہ بے شک جسے وہ اسلام سمجھتا ہے ہمارے نزدیک وہ حقیقی اسلام نہیں ہم مسیح ناصری کو وفات یافتہ مانتے ہیں۔ اور رجوع موتےٰ کے منکر ہیں۔ اور یہی تعلیم قرآنی ہے اور اگر اسے کچھ سکت ہے تو وہ ان دونوں باتوں کا رد کر کے دکھلادے۔

لاہور سے ایک صاحب جو انجمن تخریب الاسلام کے سکرٹری ہیں۔ وہ بھی اسوقت حسد کی آگ میں جلتے ہوئے اپنے ایک ٹریکٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانو! تم دہوکا کھا رہے ہو۔ کیوں احمدیوں کو اشاعت اسلام کے نام سے چندہ دیتے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ احمدیوں کے امام نے پہلے براہین احمدیہ مشمولہ بہ سہ صد دلائل حقانیت اسلام کی اشاعت کے لئے لوگوں سے روپیہ لیا اور پھر اپنے دعوے کی اشاعت میں اسقدر اشتہارات تقسیم کئے۔ کہ امریکہ و یورپ تک پہنچادیئے اور یہ سب کچھ تمہارے ہی روپے سے ہوا۔ یہانتک کہ آج پنجاب و ہندوستان میں ہر جگہ انکی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا ہی ہے۔

شکر ہے کہ آپ نے احمدیت کے ہر جگہ پہنچ جانے کا اقرار تو کرلیا باقی افترا کا جواب اول تو لعنت اللہ علی الکاذبین ہے کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے براہین احمدیہ جیسی مدلل اور مکمل کتاب نہایت ہی محنت سے حفاظت اسلام کے لئے شائع کی اور بٹالہ کے لاٹ مولوی نے اقرار کیا کہ ایسی اعلیٰ اور مکمل کتاب اسلام میں ۱۳ سو برس کے اندر کسی نے نہیں لکھی اور یہ کتاب ان تمام لوگوں کو دیگئی جنہوں نے چندہ دیا تھا۔ اور بعض جنہوں نے کتاب مذکور کی قیمت کے زیادہ ہونے کی شکایت کی تو حضرت مرزا صاحب نے نہایت دیانتداری سے اعلان کیا کہ جو شخص جسے میری کتاب براہین احمدیہ اس کے چندہ دلوں کے عوض گراں معلوم ہوتی ہے وہ خود کتاب واپس کر کے روپے وصول کرلے باوجود اس اعلان کے بھی اگر کوئی شخص اب شکایت کرتا ہے تو یہ اس کا حساب اللہ کے حضور میں ہے۔ مرزا صاحب نے تو تین سو دلائل کی بجائے حقانیت اسلام پر اسقدر دلائل پیش کئے کہ ۸۲ کے قریب کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اور آپ کی ہر ایک کتاب معجزات کا مجموعہ ہے۔ مگر جن کی آنکھیں ہی نہ ہوں۔ وہ کس طرح دیکھیں لیکن خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ پر خدا اسے قبول کریگا۔ اور اپنے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا" یہ زور آور حملے جاری ہیں اور اس وقت تک رہینگے۔ جب تک کہ دنیا اسکی صداقت کا اقرار نہ کریگی۔ گویا دلائل صداقت بڑھتے ہی رہینگے۔ اور کوئی نہیں جو انہیں رد کرسکے۔ اور یہ سب نشانات براہین احمدیہ کا تتمہ ہونگے۔

حضرت خواجہ صاحب نے صدق دل سے حقیقی اسلام بلا ذریعہ میں پہنچایا۔ اور خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق اس مخلص کی تبلیغ میں یہ برکت ڈالی کہ ایک عظیم الشان انسان کو مسلمان کردیا۔ اور پھر اور بڑے بڑے انگریز مسلمان ہوئے اور کچھ عورتیں بھی داخل اسلام ہوئیں۔ اور قوم کے لیڈروں نے قبول کرلیا۔ کہ خواجہ صاحب کامیاب ہو گئے۔ کیونکہ وہ صادق ہیں اور اخلاص سے کام کر رہے ہیں۔ لیکن انجمن تخریب الاسلام کا سکرٹری کہتا ہے کہ مسلمانوں کے دہوکہ کھانے کا وقت آگیا۔ سبحان اللہ کیا راست بیانی ہے اسی سے مرزا صاحب پر جو اعتراض دہوکہ دہی کا کیا ہے۔ اس کی حقیقت بھی کھل گئی ہے۔

ایسے حاسد جو تبلیغ اسلام کے لئے احمدیوں کی معاونت کرنا موجب گناہ مانتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ احمدیوں کو بھی ان سے چندہ مانگنے کی ضرورت نہیں ہے احمدیوں نے آجتک اپنی ہی خداداد طاقتوں سے کام لیا ہے۔ اور اسی میں خدا نے برکت دی ہے۔ اور انہیں تو یہی امید ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ ان کے ساتھ ہے۔ ہاں وہ غیر احمدی جو درحقیقت خدا کے راستے میں خرچ کرنا نہیں چاہتے۔ اور تبلیغ اسلام جو مسلمانوں کا فرض ہے اس میں حصہ لینا نہیں چاہتے ہم خود ان سے لینا نہیں چاہتے۔ وہ یاد رکھیں کہ خدا کی نظر دلوں پر ہے زبانی دعوے کیا کام دیسکتے ہیں۔ ہاں وہ مسلمان جو احمدیوں کے ساتھ بخوشی خاطر تبلیغ حق کے لئے شمولیت اختیار کرتے ہیں۔ وہ ضرور اللہ کے نزدیک ماجور ہونگے۔ اور ان سب کے ساتھ ہمارا سلوک بھی ویسا ہی ہوگا۔ اور یہ آج کسی مطلب کے لئے۔ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے۔ وہ تو ایک طرف ہم تو نام کے مسلمانوں سے بھی کوئی بدی نہیں کرسکتے کیونکہ شرائط بیعت میں ہم سے یہی عہد لیا گیا اور حضرت اقدس کے الہامی قصیدے میں ہے۔ کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار

کاخر کنند دعوے حب پیمبرم

پھر اس سے آگے بڑھ کر ہمیں تو ہر ایک بنی نوع انسان کے ساتھ۔ نیکی کی تاکید ہے تو ہم غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ کسطرح کوئی برائی کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ علیحدگی اختیار کرلیں تو احمدیوں کو کوئی فکر نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ کام خدا کا کام ہے خدا اس کے سامان خود پیدا کردیگا۔ جیسے کہ اسوقت عقلمندوں کے دلوں کو اس کام کی طرف پھیر دیا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ

قضاء آسمانی است ایں بہر حالت شود پیدا

الراقم ایک نامہ نگار از شملہ

لو تازہ زمیندار آیا

(از مولانا ڈاکٹر محمد حسین صاحب ایل ایم ایس امرتسر)

یہ وہ نظم بلاغت رقم ہے جو ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جلسہ منعقدہ مسجد خیرالدین مرحوم میں ین کے سامنے نہایت پُر درد و دلکش پیرایہ میں پڑھی اور جسپر ہر طرف سے صدائے تحسین و مرحبا بلند ہوئی جناب حاجی میاں نظام الدین صاحب ٹھیکیدار جن کے دل میں قوم کا واقعی درد ہے اس کو اپنے خرچ سے بقدر چار ہزار چھپوانے کا وعدہ فرمایا وہو ہٰذا

نظم زمیندار

ہائے کس وجہ مصیبت میں وفادار آیا   پنجۂ مرگ میں اخبار زمیندار آیا!

ہو گئے ضبط پریس اور ضمانت دونوں   ناگہاں ضبطی کا پروانۂ سرکار آیا

دیکھئے دیکھتی ہیں کب تلک اپنی آنکھیں   کب صدا آئی ہے لو تازہ زمیندار آیا

آجکل بات بڑی ہوتی ہے وفاداری کی   اے فلک کس عمل کو کب وفادار آیا

ہائے کس طرح بکا تھا یہ عزیز قومی   ہائے کس طرح یہ یوسف سر بازار آیا

ہائے کس لطف کی بحثیں تھیں عجب معنی تھے   کھل گیا دفتر حکمت اگر اخبار آیا

مدعا اس کا ہوا خواہی سرکار رہا   کیوں نظر چشم حکومت کو گنہگار آیا

سخت صدمہ ہوا انگلینڈ میں ایڈیٹر کو   جب یہ رئیوٹر کے ذریعہ سے مجرا تار آیا

چندہ دل کھول کے دو فیض کے موتی برساؤ   آدمیوں خبر کہیں ابر گہربار آیا

بزم کو نکہت بخشش سے معطر کردو   بول اٹھے دوست عطا کا تار آیا

خالی پھیرو نہ اسے قوم کی جانب سے اگر   آپکے در پہ کوئی سائل نادار آیا

سعر فی سندٔ اموال بہت اچھا ہے   سخت آفت میں ہے یہ قوم کا اخبار آیا

تازہ برقی پیغامات
ممالک خارجہ کے تار

یونانی وزیر اعظم برلن میں (لنڈن ۲۹ جنوری) یونانی وزیر اعظم نے دوران قیام برلن میں ڈاکٹر ون تھیمین بالوگ امپیریل چانسلر اور ہر وان جاگو سکرٹری معاملات خارجیہ سے گفتگو کی۔ نیز اُسنے ولی عہد رومانیہ کے ساتھ جو آجکل برلن میں ہے طعام تناول کیا جس ملاقات کو انھنز میں بڑا مفید خیال کیا جاتا ہے شام کے وقت یونانی بیگم کی آمد کی خوشی میں ناچ کیا گیا۔ جسمیں شہنشاہ اور بیگم جرمنی اور دیگر بہت سے خاندان شاہی کے ممبر شریک تھے شہنشاہ جرمنی نے خاص خاص طور پر وزیر اعظم یونان اور سفیر جرمنی متعینہ انھنز کو خاص طور پر شہنشاہی بکس میں مدعو کیا اور یونانی وزیر اعظم کے ساتھ گفتگو کرتا رہا جس کے بعد یونانی وزیر نے پرنس ہنری آف پرشیا اور ہر وان جاگو کیساتھ بہت دیر تک گفتگو کی آج بعد دوپہر وزیر اعظم یونان وائنا پہنچ گیا ہے۔

دریائے نیوا میں طغیانی :- (سینٹ پیٹرزبرگ ۲۷ جنوری) گذشتہ شب ایک ہولناک لہر کی وجہ سے دریائے نیوا میں سخت طوفان آیا جس نے آدمیوں لیمپوں اور چھتوں کو تہ و بالا کر دیا۔ حتیٰ کہ چرچ کے گھنٹے تک بجنے لگے۔ تمام رات توپیں چلتی رہیں۔ اور ضیغۂ بحر کی سبز روشنی خطرے کا اظہار کرتی رہی خوش قسمتی سے دریا کی طغیانی شہر کی سطح سے چند انچ نیچے پہنچکر رک گئی۔ ورنہ تمام شہر میں سیلاب آجاتا۔

مسٹر کرسول کی رہائی :- (جوہانسبرگ ۲۸ جنوری) مسٹر کوسول جنکی سزا گورنمنٹ جنوبی افریقہ نے معاف کردی ہے جب کیپ کو جانے لگے تو مجمع نے بڑے زور سے چیرز دیئے۔ اور "سُرخ جھنڈے" کا گیت گایا مسٹر کرسول نے تقریر میں کہا کہ یہ جوش و خروش انتہائی نہیں بلکہ محنت [illegible] کی استعدی کا آغاز ہے جس نے ایک طویل جنگ کی طرح پیشوار [illegible] کرلیا ہے۔ ڈال لینے کا الزام

سرغناؤں کی جلاوطنی (رائٹر) (لندن ۲۸ جنوری) جنوبی افریقہ کی محنت پیشہ پارٹی کے دس لیڈروں [illegible] ری وخفیہ انگلستان کو جلاوطنی بہت کچھ جوش و خروش پیدا کرنیکا باعث ہوئی ہے [illegible] مسٹر راسے میکڈانلڈ نے گلاسگو میں [illegible] مزدوری پیشہ لوگوں کی کانفر[نس] میں تقریر کرتے ہوئے جنوبی افریقہ میں مزدوروں کی انجمنوں کو ستاصل کر[نے] کی کوششوں کے خلاف ریزولیوشن پیش کیا۔ اور یہ بات کہی کہ لارڈ گلیڈسٹون گورنر جنرل جنوبی افریقہ کے طرز عمل کی تحقیقات کی جائے [illegible] تاکہ آئندہ گورنر جنرل ان کے شان کی پیروی نہ کرسکیں۔

ایک جہاز پر سخت حادثہ ۔ (لورپول ۲۷ جنوری) ایک آہنی سائی لینڈر جسمیں گیس بھری ہوئی تھی جہاز موریٹانیہ کے انجن روم [illegible] ک اٹھا۔ جہاز ندکور کی مرمت ہو رہی تھی۔ کہ سائیلنڈر کے پھٹنے کی بڑی زور سے آواز ہوئی۔ تین شخص ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے ہلاک شدگان پرخچے اُڑ گئے جہاز کے [illegible] کام میں آگ لگ گئی مگر جلد بجھا دی گئی۔

مسئلہ مزدوری ۔ لنڈن ۲۷ جنوری) سر جارج اسکوئیتھ نے کوئلہ کے مزدوروں کے جھگڑے میں بیچ بچاؤ کرا دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے جس [illegible] کا آج ایک جلسہ منعقد ہونے والا ہے۔ ایکے والوں نے ہسپتالوں کے لئے کوئلہ لیجانے کی اجازت [illegible] کا فیصلہ کیا۔ مگر شرط یہ ہے کہ انجمن مزدوران کا ایک ممبر حوالگی کوئلہ کا نگران ہو۔

افریقہ میں جنگ :- (نیروبی ۲۷ جنوری) پرٹولہ میں کنگرانی لقین رائفلز کی ایک قبیلے سے جھڑپ ہوگئی۔ لفٹنٹ بلنگ خطرناک طور پر مجروح ہوا۔ نیز تین دیسی سپاہی سخت زخمی ہوئے ہیں۔

شیر کے زخمی کرنے سے موت :- (نیروبی ۲۷ جنوری) فری سٹوگراف اپرسیٹر جبکہ ایک شیر کا فوٹو لے رہا تھا۔ شیر نے اسے ایسا سخت زخمی کیا کہ وہ جراحتوں سے جانبر نہ ہوسکا۔

خیراتی جلسہ موسیقی :- (لنڈن ۲۷ جنوری) کنگسٹن ہال لنڈن میں جو جلسہ سرو[س] ہندیان جنوبی افریقہ کی اعانت کی غرض سے منعقد کیا گیا تھا اس میں یورپینوں اور ہندوستانیوں کی معقول تعداد موجود تھی۔ ناکونس جادو کے ذریعہ سے ہندیان جنوبی افریقہ کے مناظر اور لارڈ ہارڈنگ سٹر گاندھی مسٹر گوکھلے مسٹر پولک وغیرہ کی تصویریں دکھلائی گئیں۔ مالی پہلو سے جلسہ موسیقی کا نتیجہ بلحاظ [illegible] معلوم ہوا ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

شملہ میں برفباری (شملہ ۲۸ جنوری) گذشتہ چار روز سے یہاں کا موسم بہت خراب ہے اور کل رات برف باری اور بہتہ کے طوفان سے بہت شور برپا تھا۔ اس دفعہ برفباری نسبتاً کم ہوا ہے لیکن یہاں فصلوں کیلئے بہت نفع رساں ثابت ہوگی۔ جن کے لئے اسکی بہت سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

گرفتاری ۔ (کلکتہ ۲۸ جنوری) ایک بنگالی بنام کھوجندرا ناتھ چودھری پولیٹیکل سازش کے شبہ میں گرفتار کرکے آج ڈسٹرکٹ کورٹ علیپور میں مسٹر ڈنلپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ گواہی کوئی نہیں دی گئی۔ اور ملزم کو فروری کے پہلے ہفتہ تک زیر حراست رکھا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مقدمہ راجا بازار بم میں روپوش تھا۔

ایک اور بنگالی کی گرفتاری ۔ ایک بنگالی طالب علم بنام پریہ ناتھ بنرجی کل کلکتہ میں ایک طالب علموں کے مس میں سے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ ملزم قریباً ۲۵ سال کی عمر رکھتا ہے اور انسپکٹر گھوش آنجہانی کے قاتل نرمل کنٹو سے تعلق رکھتا ہے ملزم کو شناخت کے لئے جیل میں بھیجا گیا۔ لیکن نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہوا۔

ریل میں سے ایک چور کی گرفتاری ۔ مکارڈ فیرہین نے جو اگت پوری کی جی آئی پی ریلوے میں ملازم ہیں۔ ڈون کلکتہ میل میں سے ایک چور کو گرفتار کیا ہے۔ جو کہ فرسٹ کلاس کے کمرہ میں ایک مخفی جگہ پر چھپا ہوا تھا۔ وہ ایک گجراتی برہمن ہے۔ اور پہلے بھی کئی دفعہ چوریاں کرچکا ہے۔ اس کے پاس سے کافی نقدی کنجیوں کا ایک گچھا۔ جو کسی تھیلے یا صندوق کو کھولنے کے لئے رکھا ہوا تھا۔ چمٹیوں کا ایک جوڑا۔ اور ایک چاندی کا ملمع کیا ہوا خنجر برآمد ہوا۔

مفسدۂ آگرہ کا مقدمہ (آگرہ ۲۸ جنوری) آج آگرہ کے فساد محرم کا مقدمہ مسٹر مور کے آگے پیش ہوا۔ سینتالیس ملزمین چودہ کو پوری شہادت نہ ہونے کے باعث رہا کر دیا گیا۔ اور بقیہ ۳۳ ملزمین کے خلاف آج سے مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی ہے

کارخانہ بم کی شاخ :- معلوم ہوتا ہے کہ راجہ بازار کے کارخانہ بم کی ایک شاخ ورکشاپ بارانگور (نواح کلکتہ) میں تھی۔ اس نئی انار کسٹانہ انجمن کے متعلق پولیس نے کلکتہ و بارانگور میں نصف درجن مکانات کی تلاشی لیکر پانچ بنگالی نوجوان گرفتار کئے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ راجہ بازار کے کارخانہ بم وانسپکٹر خفیہ پولیس کے قتل سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ قبل ازیں یہ لکھا جاچکا ہے کہ بارانگور کے ایک مکان میں بندوق و گولی بارود بنانے کے آلات بھی دستیاب ہوئے ہیں۔

شیو کی مورتی کی توہین :- رلیو ٹر نے ۲۳ جنوری کو تار بھیجا تھا کہ زنجبار میں دو آریہ سماجیوں نے ایک شیو کی مورتی کی توہین کی ہے۔ اب بمبئی کے سماج کے پریزیڈنٹ مسٹر کلیان داس جی ڈیسائی اس خبر کی تردید کرکے لکھتے ہیں۔ کہ زنجبار سے مجھے اپنے تار کے جواب میں معلوم ہوا ہے کہ توہین کرنے والے آریہ سماج سے تعلق نہیں رکھتے۔

سروس کمیشن :- پبلک سروس کمیشن نے دو حصص میں، ۲۷ جنوری کو مدراس میں مال و زراعت۔ تار و ڈاک کے صیغوں کی شہادتیں قلمبند کیں۔

کانفرنس حفظان صحت :- سہ شنبہ کو کانفرنس حفظان صحت لکھنؤ کا اجلاس سر ہارکورٹ بٹلر اور سر آرتھر جینسن مسٹن کی تقریروں کے بعد ختم ہوا۔ کانفرنس نے بہت سے رزولیوشنز پاس کئے ہیں۔

فوجی جیل خانجات :- لفٹنٹ کرنل [illegible] ڈائرکٹر فوجی جیل خانجات و ڈیٹنشن بارک ہائے ہند مقرر ہوئے

گوشت کا بازار :- میونسپلٹی دہلی کی درخواست پر لوکل گورنمنٹ نے مارکیٹ گوشت تعمیر کرنے کی غرض سے حصول اراضی کے واسطے اعلان شائع کیا ہے۔

مولوی محبوب عالم صاحب کی مراجعت :- گذشتہ [illegible] جنوری کو مولوی محبوب عالم صاحب

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

قادیان مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت میں خدا کے فضل سے پرسوں سے نمایاں ترقی ہے۔ رات کو کھانسی زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ مگر اب کمزوری نسبتاً بہت کم ہے۔ کل شام کا درس قرآن شریف ہوا۔

صاحبزادہ صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور تبلیغ کے لئے چکوال تشریف لے گئے ہیں۔

قادیان مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۱۴ء

خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے گو کھانسی بہت تکلیف دیتی ہے اور کہیں کہیں درد بھی ہو جاتا ہے۔ مگر طاقت میں نمایاں ترقی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کل قرآن کریم کے اٹھارویں سپارے کے نوٹ ختم ہونے پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا بہت شکریہ کیا۔ درس پندرہ دن تک امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ختم ہوگا۔ چندے کی تحریک بھی کی جاوے گی۔

صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں روپے کی کمی کی مشکلات کا سامنا ابتک چلا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے فراہم شدہ رقوم سے بشکل بعض ضروری قرضہ جات اور معمولی اخراجات ہی ادا ہوئے۔ اگر وہ احباب جو تیرہ چودہ ہزار روپے کے متعلق خصوصیت سے وعدے کرگئے تھے۔ توجہ فرماویں تو یہ دقت دور ہوسکتی ہے اوفوا بالعقود پر عمل فرماویں علاوہ ازیں بہت سی جماعتیں ہیں جن کی طرف سے اس موقعہ پر کوئی وعدہ نہیں ہوا۔ اگر وہ بھی توجہ کریں تو دو ہزار روپے کی رقم جو مہمانخانہ کے لئے درکار ہے۔ کوئی بڑی رقم نہیں حضرت خلیفۃ المسیح نے خصوصیت سے اسکے متعلق فرمایا تھا۔ کہ اس کا ذکر نہ کرنے میں بڑی کوتاہی ہوئی۔ کیا ہمارے وہ دوست جنھوں نے جلسہ سالانہ کی تحریک اپیل میں حصہ نہیں لیا اس قلیل رقم کو پورا نہیں کرسکتے؟ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے۔ کہ گو اور بھی بہت سے کام ہماری جماعت کے درپیش ہیں مگر ایسا نہ ہو۔ کہ جو عظیم الشان کام سلسلہ کے شروع ہیں ان کو ادھورا چھوڑ کر اور کاموں کے پیچھے پڑ جائیں۔ ہر ایک نیک تحریک میں حصہ لینا بیشک ثواب انسان کو داخل کرتا ہے۔ مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے کام ادھورے رہے جاتے ہیں۔ اور معمولی اخراجات کی ادائگی کے لئے بھی سخت مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اس لئے الاھم فالاھم پر عمل ضروری ہے

(محمد علی از قادیان)

زمیندار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

زمیندار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن بسرکردگی۔ جناب سید اکبر علی صاحب رئیس سیالکوٹ بغرض فراہمی سرمایہ زمیندار ریلیف فنڈ دہلی و دیگر مقامات کے لئے بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء امرتسر سے روانہ ہوگا۔ امید ہے کہ معاونین زمیندار فراہمی سرمایہ میں ڈیپوٹیشن کا کافی طور پر ہاتھ بٹائینگے۔ جو حضرات ڈیپوٹیشن کو مدعو کرنا چاہیں۔ وہ براہ کرم دفتر زمیندار میں اطلاع بخشیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے } کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُسی کی عبادت دنیا کو قایم کرنے میں ایک ہو کر کام کریں (قرآن کریم) { دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے

پڑ رہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی

خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت

آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ بچپانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ ۵؎ طلبا سے ۳؎)

اخبار

پیغام صلح

لاہور

جلد ۱ ‖ لاہور۔ سہ شنبہ مؤرخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۳ فروری ۱۹۱۴ء ‖ نمبر ۸۷

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو یکم فروری ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

شکریہ بجناب احدیت مآب

می سزد گر جاں شود در راہِ توائے جاں نثار	ایں چہ یک جانست قربانت اگر باشد ہزار
ایں ہمہ افضال ایں احساں ایں ہمہ الطافِ عمیم	چیزم مارا۔ چہ دیدی در من افتادہ کار
للہ الحمد آمدہ ابرِ کرم یکدم بجوش	می وزد بادِ محبت از یمین و از یسار
وقت آمد در خیابان خیمہ ہائے خود زنیم	نغمۂ توحید لبریز امید شد وقتِ بہار
مدتے شد خشک شد نخلے کہ تثلیث است نام	نخلِ بستانِ حجازی آورد صد برگ و بار
ہاں شیرانِ عرب خیزید یکدم از خوابِ گراں	بہر صیدِ ما غزالانِ فرنگی صد ہزار

نصرتِ ما منحصر بر اتفاقِ قومِ ما

تابکے ایں خانہ جنگی ایں فسا و ایں نفار

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

خدا تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کی کوششوں کو ماجور کرے۔ میں تو خود حیران ہوں۔ کہ یہ کیا فضل ہو رہے ہیں۔ میری ذات کو تو اس سے تعلق ہی کیا ہے۔ ع

خود بخود کردی درِ افضال باز!

چاروں طرف پورا ہو رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ دو خاتونوں کے مسلمان ہو جانے کے بارہ میں لکھ چکا ہوں۔ جن میں سے ایک کا نام آمنہ رکھا گیا ہے۔ ابھی ایک خط ایک ہندوستانی طالب علم کا آیا ہے۔ جو لکھتا ہے۔ کہ ایک اور خاتون اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ جس کے لئے وہ اسی اتوار کو ووکنگ آنا چاہتی ہے۔ میں نے اُسے لکھ دیا ہے۔ کہ وہ مجھے لنڈسے ہال میں نماز جمعہ کے بعد ملے۔ وہاں کوئی وقت مقرر کروں گا۔ کیونکہ دوسرے اتوار کو دو اور خاتونوں کی تبلیغ کے لئے ایک اور جگہ جانے کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ جن میں سے ایک تو مسلمان ہو جانے کا قریباً فیصلہ کر چکی ہے۔ اور دوسری ذرا سی اور تبلیغ چاہتی ہے۔

فالڈ سٹیڈ برک ہمارے ایک نومسلم انگریز بھائی ہیں۔ جن کے مضامین وقتاً فوقتاً ریویو آف ریلیجنز قادیان میں چھپتے رہتے ہیں۔ اُن کا ابھی ایک خط آیا ہے۔ کہ فرانس کی ایک مشہور خاتون نے بعد از بحث و مباحثہ سینٹ پیٹرز برگ (دارالخلافہ روس) میں اسلام قبول کیا ہے۔ جہاں وہ جمنیسم کی ہیڈ مسٹرس ہے۔ اس کا اسلامی نام سارہ رکھا گیا ہے فرانسیسی نام میڈاموزیل بٹ (Batt) ہے روس سے یہ بھی خبر آئی ہے۔ کہ پانصد کا سکول نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ روسی نٹ یعنی مصری شہزادی صاحبہ کا خاوند عطاء الرحمٰن شیخ جلال الدین محمد مجھ سے کہتا تھا۔ کہ روس میں اسلام بہت ترقی کر رہا ہے۔ اور ذرا سی کوشش سے بے حد فایدہ حاصل ہونے کا یقین ہے انشاء اللہ کونٹ موصوف کسی وقت بہت مفید ثابت ہونگے۔

میں سیر کرنے کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔ اور میری غیر حاضری میں ایک اور خاتون آئی۔ جو ہمارا رسالہ پڑھا کرتی ہے وہ اسلام کے متعلق مجھ سے بات چیت کرنا چاہتی ہے۔ میں نے اُسے خط لکھدیا ہے۔ کہ وہ کل آجاوے۔

آپ خدارا جلد کسی کو یہاں بھیجنے کا انتظام کریں۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ مجھے یادِ ہند بیچین کر رہی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ کام کا سخت ہرج ہو رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ میں لنڈن میں مستقل قیام کروں۔ کیونکہ وہاں کثرت سے مستفسر آتے رہتے ہیں۔ ووکنگ آنا اُن کے لئے روک ہے۔ میں اب لنڈن میں عنقریب مستقل مکان مسجد کے لئے لینے والا ہوں۔ جس میں نماز پنجگانہ اور جمعہ کے لئے باقاعدہ انتظام ہوگا۔ اُسی مکان میں مجھے ہفتہ میں تین دن رہنا ہوگا۔ اسی جمعہ میں ایک افریقی عیسائی مجھ سے اسلام کے متعلق دریافت کرنے آیا تھا۔ خطبہ اُس نے سنا لیکن بعد از جمعہ میرے پاس وقت نہ تھا۔ کیونکہ شیخ سیف الرحمٰن لارڈ ہیڈلے کے ساتھ کسی اور جگہ جانا تھا۔ جب اُس افریقی نے میرا قیام ووکنگ کا سنا۔ تو متامل ہو گیا۔ انہی وجوہات کی بناء پر لنڈن کی مستقل رہائش میرے لئے اشد ضروری ہے۔ ووکنگ میں رہنے کے لئے دوسرے بھائی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی مسجد کے افتتاح سے کل فضلوں کی بارش شروع ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ یورپ کے مختلف ممالک میں سفر کر کے اشاعت اسلام کے سنٹر مقرر کئے جائیں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک میری غیر حاضری میں کوئی اور بزرگ یہاں نہ ہو۔ ہاں آدمی کے انتخاب میں یہ مزیدی بات ہے۔ کہ وہ انگریزی کا عمدہ خطیب ہو۔ جمعہ ایک بابرکت انسٹی ٹیوشن ہے۔ اور یہاں بالخصوص بہت بابرکت ثابت ہوا ہے۔ اور جہاں تک میں اندازہ کرتا ہوں اس وقت تک اس کی ساری رونق اور ساری کشش خطبہ جمعہ کے ساتھ وابستہ ہے جسے سُننے کے لئے غیر مسلم انگریز مرد و عورتیں بکثرت ہر جمعہ آجاتے ہیں۔ پہلے تو رسالہ کی تدوین اور اُس کی اشاعت و مضمون نویسی ہی مجھے یہاں سے نکلنے نہ دیتی تھی۔ اب یہ جمعہ کا معاملہ رسالہ سے بھی زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ رسالہ لکھ لیتا تو شاید سفر حضر انگلستان ہندوستان سب جگہ برابر تھا۔ لیکن جمعہ تو ہر حال میں موجودگی چاہتا ہے۔ اور آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ بہت ہی بابرکت ثابت ہوگا۔ آخر میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ ابی و اُمی) نے کیوں جمعہ پر زیادہ زور دیا اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آنے والا بزرگ پورا پورا خطیب ہو۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب تو ضرور آئینگے مگر یاد رہے کہ اُن کا کام ترجمہ قرآن شریف خود ہی اتنا بھاری کام ہے۔ کہ وہ اور کسی کام کو ہاتھ نہ لگا سکیں گے خدارا جلدی کرو۔ دیر اچھی نہیں۔ کام سب ادھورا پڑا ہے۔ آج میں تین چار ماہ کے بعد جرمن کے دوست کو صرف خط لکھ سکا ہوں۔ امریکہ کے کسی خط کا جواب عدیم الفرصتی کے سبب نہیں دے سکا۔ اشاعت اسلام کی اس تحریک نے یہاں تک اہمیت اختیار کر لی ہے۔ کہ وہ اخبارات جو آج سے چند ماہ پہلے ہمارا ذکر کرنا بھی کسرِ شان سمجھتے تھے اب اُن میں جا بجا ہمارا ہی تذکرہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ ۱۲ جنوری کے مانچسٹر گارڈین نے جو یہاں کا روزانہ اور اعلیٰ طبقہ کا اخبار ہے "لنڈن میں اسلام" کا عنوان دے کر اسلامک ریویو اور اُس کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے ذیل کے فقرات لکھے ہیں:۔

"یہ اب انتظام ہو گیا ہے۔ کہ لنڈن میں نماز جمعہ مستقل شکل اختیار کرے۔ مسٹر امیر علی نے منظور کر لیا ہے کہ آئندہ بننے والی مسجد کے فنڈس میں سے سو پونڈ سالانہ اس نماز کے قیام کے لئے دیدیئے جاویں۔ جو آج کل لنڈسی ہال بمقام نوٹنگ ہل گیٹ ہوا کرتی ہے۔ خاتمہ پر لارڈ ہیڈلے ہمیشہ انگریزی میں اور خیر الدین امام ٹرکش سفارت عربی میں دُعا پڑھتا ہے۔ اور خطبہ خواجہ پڑھا کرتا ہے"

بہر حال اب ان تمام واقعات نے بہت ہی اہم شکل اختیار کر لی ہے انشاء اللہ خدا تعالےٰ بہت بہت فضل کریگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ بالکل مروجہ مذہب کی موجودہ شکل سے بیزار ہو کر کسی صداقت کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ جس وقت عام طور پر اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ فوراً اسلام زور شور سے پھیلیگا

والسلام

کمال الدین

انگلستان میں تین شاندار مساجد } ویسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے۔ کہ انگلستان میں تین شاندار مساجد ہیں۔ لورپول اور ووکنگ کی مساجد تو مشہور ہی ہیں۔ تیسری مسجد ہیروائر میں واقع ہے۔ اس کے دروازے تاج محل آگرہ کے دروازوں کی طرح سنہرے ہیں۔ جنہیں شاہ جہان نے تعمیر کرایا تھا۔ ایسٹ اینڈ میں احمد نامی ایک معبد ہے۔ جہاں مسلمان ہر سال محفل میلاد منعقد کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں (افضل)

حالاتِ مصر۔ مصر کے تازہ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کے مسلمانوں اور خصوصاً علما کی حالت بہت دلشکن اور افسوسناک ہے۔ دہریت اس کثرت سے پھیل رہی ہے کہ الامان! اچھے اچھے علما سے گفتگو کر کے معلوم ہوا کہ وہ حقیقت دہریہ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلدا مورخہ ۳ر فروری ۱۹۱۴ء نمبر ۸۷

ایک غلط فہمی کا ازالہ

(جو بعد ملاحظہ حضرت خلیفۃ المسیح شائع کیا گیا)

(از جناب مولینا مولوی محمد علی صاحب ایم اے)

ہم مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خط بنام جناب خواجہ کمال الدین صاحب اخبار پیغام صلح مورخہ ۸ار جنوری ۱۹۱۴ء میں چھپا تھا۔ جس کے ایک فقرہ کو بعض حاسدین سلسلہ احمدیہ نے پبلک کے سامنے محض لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے الٹے معنے کرکے پیش کیا ہے۔ چنانچہ پیسہ اخبار لاہور کی کسی ایسی ہی تحریک کی بنا پر بعض خطوط حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آئے ہیں۔ کہ اس فقرے سے کہ جو ان کا اسلام ہے وہ ہمارا اسلام نہیں آپ کا کیا مطلب ہے۔ اور کہ پیسہ اخبار کے اقتباس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ دوسرے لوگوں کے اسلام کو اسلام نہیں سمجھتے۔ ایسے خطوط کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح نے جو دیا وہ یہی ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ مگر میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس خیال کی جو پیسہ اخبار نے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے پھیلانا چاہا ہے۔ عام طور پر تردید شائع ہو جائے۔ تو بہتر ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے دکھا کر مضمون شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ مضمون بعد ملاحظہ حضرت خلیفۃ المسیح شائع کیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی نصیحت خواجہ صاحب کو

جس فقرہ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ سارا فقرہ یوں ہے:۔

"میں آپ کے لئے دو باتیں بیشک ناپسند کرتا ہوں۔ اول آپ کا جلد ہندوستان واپس آنا۔ دوسرا عام لوگوں کے آگے چندے کے لئے سوال کرنا بھی مجھے آپکے لئے بہت ناپسند ہے اس میں آپ دوسرے لوگوں کی طرف خیال کریں۔ خواہ وہ کیسے ہی بڑے لوگ کیوں نہ ہوں۔ جو ان کا اسلام ہے وہ ہمارا اسلام نہیں۔ ہم تو اللہ ہی کا دیا ہوا روپیہ بھی چاہتے ہیں۔ خواہ لندن میں ہو یا ہندوستان میں خوشامدانہ بن کر جو روپیہ لیا جائے۔ وہ بابرکت نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی مال بابرکت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دے اور خود دلوں میں ڈال دے ان اعطیت من غیر استشراف نفس فخذہ یبارک اللہ لک"

اس ساری عبارت کو اول سے آخر تک پڑھ کر ایک ایسے شخص کے دل میں جو تعصب سے خالی ہو کر ذرہ غور سے کام لے یہ خیال پیدا نہیں ہو سکتا۔ کہ اس میں مسلمانوں کو اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ اس کے اوپر کا ایک ہی فقرہ اس قسم کے غلط خیالات کی تردید کے لئے کافی ہے۔ جہاں ایرانی مصری ترکی نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے خواجہ صاحب کو یہ لکھا ہے کہ **جو مسلمان طالب علم وہاں ہیں خواہ وہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں آخر ہمارے ہی ہیں**۔ اب یہ طالب علم احمدی تو نہیں ہیں پھر ان کو ہمارے کہنے سے کیا مطلب ہے۔ کیا ایسا فقرہ کسی ایسے شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو ان کو مسلمان نہ سمجھتا ہو۔ یا ان کے اسلام کو اسلام قرار نہ دیتا ہو

اس فقرہ کا جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ مطلب سمجھنے کے لئے اصل خط کے جس کا یہ جواب ہے۔ مضمون کے متعلق صرف اس قدر کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ اس خط میں خواجہ صاحب نے بوجہ قلت فنڈ کے حضرت خلیفۃ المسیح سے یہ اجازت طلب کی تھی۔ کہ وہ چند ماہ کے لئے ہندوستان میں آکر اور مختلف مقامات میں پھر کر چندہ کے لئے تحریک کریں۔ مگر ان دونوں باتوں کو آپ نے خواجہ صاحب کے لئے پسند نہ کیا۔ ان کی جلد واپسی کو تو اس لئے پسند نہ فرمایا۔ کہ جو کام وہاں شروع ہو چکا ہے۔ اس کو نقصان پہنچیگا۔ اور جو نو مسلم وہاں اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تعلیم کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ان کو بھی قبولیت اسلام سے چنداں فایدہ نہ ہوگا۔ اور دوسرا امر یعنی خواجہ صاحب کا خود مختلف مقامات میں چندہ کے لئے آنا اسکو بھی ناپسند فرمایا مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آپ نے

[illegible]

نہیں کیا۔ بلکہ اس بات کو بھی ناپسند نہیں کیا۔ کہ دوسرے لوگ پھر کر خواجہ صاحب کے لئے چندہ وصول کریں۔ یہ کام تو جو کوئی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکے نیک اجر کا مستحق ٹھہریگا۔ جس بات کو آپ نے ناپسند کیا۔ وہ صرف اس قدر تھی۔ کہ پھر کر چندہ کرنا مجھے آپ کے لئے بہت ناپسند ہے۔ اور درحقیقت کیا یہ سچ بات نہیں۔ کہ ایک ایسے شخص کے لئے جو تبلیغ اسلام کے عظیم الشان کام میں لگا ہوا ہے۔ کس قدر غیر موزون یہ بات ہے۔ کہ وہ مختلف شہروں میں پھرتا ہوا لوگوں کے آگے اس تبلیغی کام کی مالی امداد کے لئے دست سوال دراز کرتا پھرے یہ امر نہ صرف اس کے لئے ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ خود ان لوگوں کے لئے بھی باعث عار ہے۔ جن کا دعوٰی تو یہ ہو۔ کہ ہم اسلام کے لئے دلوں میں جوش رکھتے ہیں۔ اور حالت یہ ہو کہ سارے یورپ اور امریکہ میں جہاں سے ہزاروں کی تعداد میں پادری مسلمانوں کو عیسائی کرنے نکلتے ہیں۔ ایک شخص کو بھی اس قدر مالی مدد نہ دے سکیں۔ کہ وہ عیسائیوں کو اسلام کی طرف بلائے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ گو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس امر کو خواجہ صاحب کے لئے ناپسند فرمایا۔ مگر درحقیقت تو آپنے اسلام کا جوش رکھنے کے مدعیوں کو جو اپنے دعوٰی کی تائید میں عمل کوئی نہیں دکھاتے۔ شرم دلائی ہے +

اسی اظہار ناپسندیدگی میں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کی طرف جو طرح طرح کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ طرزوں سے چندے جمع کرتے ہیں۔ نہ دیکھیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہی فضل کی طرف نگاہ رکھیں اور نہ کسی انجمن یا سوسائٹی پر کچھ بھروسہ کریں۔ بلکہ اللہ پر ہی بھروسہ کریں۔ اور پھر فرمایا ہے۔ کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کا ہی دیا ہوا روپیہ چاہتے ہیں۔ تو یہ کیا تمام باتیں ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی کا راہ سکھانے کے لئے ہیں۔ یا کسی اور غرض کے لئے؟ اسلام تو پورے طور پر اپنے آپکو سونپ دینے کا ہی کام ہے۔ پس ایک وہ شخص جو یہ تعلیم دے اور اس پر عامل ہو کہ کسی انسانی امداد پر بھروسہ نہ کرو۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہی مانگو اور وہ شخص جو اپنے کاروبار میں اللہ کا نام تک بھی نہیں لیتا۔ ان دونوں کا اسلام ایک کمال ہوا۔ مسلمان کہلانے کو تو دونوں کہلائیں گے۔ لیکن نہ وہ دونوں ایک جیسے مسلمان ہیں۔ اور نہ ان دونوں کا اسلام ایک جیسا میں نہیں سمجھتا۔ کہ اس میں کسی پر کفر کا فتوٰی بھی ہے۔ یا کسی مسلم کو غیر مسلم کہا گیا ہے۔ بلکہ میں نے تو دیکھا ہے۔ کہ خود احمدی جماعت میں چندہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ہمیشہ اسی اصول کو مدنظر رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اسی لئے آپ خود تو تحریک کرتے بھی کم ہیں۔ لیکن جو تحریک کرنے والے ہوتے ہیں یا جو چندہ اکٹھا کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کو بھی یہی ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ تحریک کرنا اور توجہ دلانا تمہارا کام ہے۔ پھر جو کوئی شرح صدر سے دے لو۔ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ جو لوگ ایسی باتوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کو صرف حسد کھا گیا ہے۔ اور چونکہ ساری عمر ان کی کلام الٰہی سے بُعد میں گذری ہے۔ اس لئے جب ایک اعلیٰ اور ارفع مقام کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو وہ اسے سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اور اپنی پست خیالیاں پر ایک ارفع تعلیم کا بھی قیاس کر لیتے ہیں۔ سو اصل مطلب تو اس فقرے کا یہی ہے۔ لیکن اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ احمدیوں کے اسلام کو دوسرے لوگوں کے اسلام سے الگ کہا گیا ہے۔ تو یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک سنی کہدے کہ ہمارا اسلام وہ نہیں جو شیعوں کا اسلام ہے۔ حالانکہ اصول تو ایک ہی ہیں۔ وہی خدا۔ وہی نبی۔ وہی قرآن۔ لیکن جس طرح شیعہ بعض خلفائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تبرا کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض غیر احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا میں سے ہیں۔ کافر کہنے والے ہیں +

خواجہ صاحب کون ہیں؟

باقی رہا یہ امر کہ خواجہ صاحب کون ہیں۔ سو چندہ لینے کے لئے ہم کسی کو دھوکہ میں ڈالنا نہیں چاہتے ہیں۔ خواجہ صاحب احمدی مسلمان ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو من جانب اللہ اور وہی مسیح اور مہدی یقین کرتے ہیں جس کے آنے کی پیشگوئیاں اسلام میں پائی جاتی ہیں۔ اسی ایمان سے ہی ان کو وہ یقین بھی حاصل ہوا۔ جو ان کو کامیاب وکالت اور اہل بچّے سے الگ کرکے انگلستان میں لے گیا اور جس نے ان کے سارے اندوختہ کو ان کی نظر میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ایک کوڑی سے بھی کم وقعت دی۔ یعنی یہ یقین کہ اب اللہ تعالےٰ اسلام کو بذریعہ دلایل و نشانات دنیا میں غالب [illegible]

کہ وہ اشاعت اسلام کا نام اس وقت لے جب پہلے ایک خاص فرقہ کے عقائد سے توبہ کرے۔ تو خواجہ صاحب کے لئے احمدیت کو چھوڑ کر یہ ممکن بھی نہیں ہاں اگر کسی شخص کے خیال میں یہ بات ہو۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو مان لینے سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ یا کوئی نو مسلم اسلام میں داخل نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ اس بات پر ایمان نہ لائے۔ کہ حضرت مسیح چوتھے آسمان پر زندہ ہیں۔ یا وہ قبروں میں سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ تو وہ اپنے پیسہ کو ہرگز اس راہ میں نہ دے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اب اسلام کو نالص روحانیت کے رنگ میں دنیا میں غالب کرکے دکھانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کے مخالفوں نے اس کی ظاہری طاقت اور ظاہری شوکت کو نابود کر دینا چاہا ہے۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے کام کرنے والے آدمی بھی پیدا کر دے گا اور ذریعے اور سامان بھی پیدا کر دے گا۔ ہاں جو شخص اس کام میں کسی طرح بھی ہاتھ بٹاتا ہے یا حصہ لیتا ہے۔ ہم اسے بھی مستحق اجر سمجھتے ہیں لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ مسلمانوں کو اب تک دوست اور دشمن میں فرق نظر نہیں آتا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی وہ لوگ تھے جو منہ سے امنا باللہ و بالیوم الاخر کہتے تھے۔ مگر دراصل دشمن اسلام تھے جنھوں نے مسجدوں تک بھی بنائیں مگر اسلام کا ایسا عظیم الشان ظاہری نشان قایم کرکے بھی دراصل کفر اور تفریق کے حامی تھے (دیکھو مسجد ضرار کا قصہ) تو یہ زمانہ ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔ پس مسلمانوں کو دوست اور دشمن میں فرق کرنا سیکھنا چاہئے۔ کوئی فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ میں علی الاعلان مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ ایک نیک تحریک اس وقت شروع ہوئی ہے اور اگر ایک طرف بعض غیر مذاہب کے واعظین مسلمانوں میں تفرقہ ڈالکر اس تحریک کو مٹانا چاہتے ہیں۔ تو دوسری طرف بہت سے حاسد اور مسلمانوں کے بداندیش اس کوشش میں ہیں۔ کہ اس نیک تحریک کا خاتمہ کر دیں۔

اللہ کی نصرت دروازہ پر کھڑی ہے

مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی نصرت اور تائید کا ہاتھ اس میں کھلا کھلا دکھایا ہے اگر تم اس کی مدد نہیں کروگے۔ تو اللہ تعالےٰ تو ضرور کرے گا۔ مگر اس نے تو کر دی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نصرت کا اس قدر کھلا ہاتھ بھی اس کی تائید میں دیکھ کر خاموش رہوگے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک جوابدہ ہوگے۔ کوئی تبلیغ کرنے والا اس بات پر قادر نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو راہ حق پر لے بھی آسکے۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی نصرت سے ہوتا ہے ایک سال کے عرصہ میں پھر انگلستان جیسے ملک میں جہاں بھولے سے بھی اللہ کا نام اپنے کاروبار میں نہیں لیا جاتا اور عام روش زندگی کی ایسی باحتیاط ہو چکی ہے اسلام جیسے مذہب میں جو ہر قسم کی باحتیٰ زندگی پر موت وارد کئے بغیر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح پر عظیم الشان لوگوں کا علانیہ داخل ہوتے چلے جانا اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ایک کھلا ہاتھ ہے۔ اگر تم چاہو تو اس نیکی میں تعاون کرکے حصہ لو نہ چاہو تو نہ لو۔ ہم واقعات کو چھپا نہیں سکتے۔ اور نہ دھوکا دے کر کسی سے کچھ لینا چاہتے ہیں

ہم کون سے اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔؟

آخر میں میں ان الفاظ کی بھی نقل کر دیتا ہوں۔ جن الفاظ میں خواجہ صاحب ہر نو مسلم سے اقرار لیتے ہیں۔

"اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد ا رسول اللہ

میں ایمان لایا کہ بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔ میں ایمان لایا۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ میں قرآن شریف کو خدا کی آخری کتاب مانتا ہوں۔ میں مسیح کی الوہیت پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں اسے حضرت ابراہیم وموسیٰ سلیمان اور داؤد علیہم السلام کی طرح خدا کا ایک نبی مانتا ہوں اور ان پیغمبروں میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی زندگی مسلم طریق پر رکھونگا۔ اور ہر ایک قسم کی فواحش اور معصیت سے بچوں گا اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے"

ان الفاظ کا اقرار کرکے ایک غیر مسلم مسلمان بنتا ہے۔ یا کچھ اور ہر ایک شخص خود سمجھ سکتا ہے۔ ہاں اس سے اس قدر صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ جو کام خواجہ صاحب کر رہے ہیں۔ وہ مشترکہ اسلامی کام ہے یا نہیں +

لاہور میں بسنت گذشتہ ہفتہ کو لاہور میں بسنت کی تقریب پر کنکوے اڑاتے ہوئے کئی ایک جانیں تلف ہوئیں اور سنا گیا ہے کہ وچیدہ وغیرہ دیکھنے میں بعض بچے اپنے مکانوں کی چھتوں پر سے گر کر مر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون خدا جانے ہمارے ملک کو کب سمجھ آئیگی اور والدین اپنی اولاد [illegible]

مراسلات

"عملی ایثار"

از عمل ثابت کن آں نور کہ در ایمانِ تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں برگزین

وسیع اور پُرشوکت نظامِ عالم پر نظر کیجئے تو اس نتیجہ پر پہنچنے کا موقعہ نصیب ہوتا ہے۔ کہ قسامِ ازل نے اس کارخانہ کو ایسا شان دار اس لئے بنایا ہے کہ اہل نظر اور دُوربین حضرات نوع انسان کی فلاح و بہبودی کی سبیل کے لئے جد و جہد کرنے کی یاری پاسکیں اسکی کل اشیاء کو معہ اسکی تمام و کمال قدرتوں اور طاقتوں کے نفع رسان خلائق تصور کر کے اُن سے کام لیں کسی چیز کو لغو و بے سود نہ سمجھیں اور نہ دنیا کو لہو و لعب اور بازیچۂ اطفال یقین کریں۔ بادی النظر میں غیر حقیقت شناس حضرات گو منزل مقصود سے دُور جا پڑ ہو جائیں۔ مگر حقیقت شناس کو اس نقطۂ خیال پر پہنچنے کا موقعہ ملتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک چیز کا تعلق دوسری شئے سے ہے اور دوسری کا تیسری سے علی ہذا القیاس اسی طرح ہر ایک کا ایک سلسلہ نظر آتا یہ سمجھانے کا ذریعہ ہے کہ فیاض مطلق نے ہمارے لئے فیاضی کے بہت بڑے دروازے اور وسیع راہ کھولے ہیں جن سے فوائد حاصل نہ کرنا شقاوت و بدبختی یقین کی جائے۔ تو جائز ہے۔

زندگی کی دوڑ میں حیات مستعار کے قیام کے لئے جسقدر امور کی ضرورت ہے وہ ا ب ہر حق کے فضل سے کم نہیں خدا کا یہ فعل جہاں ہر ایک جاندار کے لئے فائدہ بخش ہے۔ وہاں نوع انسان کے دلوں میں ہمدردی خلائق کے جذبات کو ابھارنے کا ذریعہ یہی ہے۔

اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ آنکھیں خدا تعالےٰ کا نہایت عجیب و غریب عطیہ ہیں اُن میں جو خوبی پائی جاتی ہے ویسی دوسرے اعضا میں نہیں ملتی تاہم آنکھوں کے ہوتے ہوئے فطرتاً جس لاثانی شئے کی ضرورت تھی اُس سے بھی ہم کو ہمارے مولا نے محروم نہیں رکھا۔ چنانچہ سورج جب تک اپنی خوبصورت اور دلفریب کرنوں اور چاند اپنی ٹھنڈی اور فرحت بخش چاندنی کے عملی ایثار کا نمونہ پیش نہ کرے ہماری فطری بصارت سے ہمکو حقیقی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ خدا تعالےٰ کا وہ احسان ہے کہ جسکی انتہا ہی نہیں۔ پھر کانوں کے ہوتے ہوئے اس فیاض جہانی ہوا کے ذریعہ ہمکو عملی ایثار کے سبق پڑھائے ہیں۔ اناج اور میوہ جات کے ذریعہ جو ہدایات ہم کو مل سکتی ہیں۔ وہ بجائے خود قابل غور ہیں۔ گوشت جو ہمارے نقطۂ خیال میں سید الطعام ہے اور بقول حکمائے سلف و خلف زود ہضم اور نافع الناس غذا ہے وہ بھی عملی ایثار کے بدوں میسر نہیں آتا۔ رب العالمین نے اس بات میں ربوبیت کا ایسا بے نظیر نمونہ دکھایا ہے کہ بے اختیار زبانوں سے کیا دل سے سبحان اللہ نکل جاتا ہے۔ وہ جاندار جن کے گوشت پاک و طیب سے اپنے کلام مجید میں ٹھہرائے ہیں انکی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ قدرت کی مرضی ہے کہ ہم اس چیز سے فائدہ حاصل کریں جس کی فطرت سلیمہ میں بھوک اور پیاس پائی جاتی ہے۔

ہر چند کہ وہ جاندار جن کے گوشت حضرت انسان کے لئے خدا نے حلال ٹھہرائے ہیں۔ اور جو انسان کو مرغوب خاطر ہیں۔ انسان کی طرح بحیثیت مجموعی ذی روح نہیں تاہم انکے جاندار اور خاص نوع کے ذی روح ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا۔ قدرت نے اُن کے وجود نوع انسان کے لئے مجسم رحمت قرار دیئے ہیں۔ اور کون ہے جو اس امر سے واقف نہیں کہ انکی ہر ایک شے حضرت انسان کے کام آتی ہے۔ انکی کھال اور چمڑہ اگر نوع انسان کے لئے نعمت الہی ہے تو چٹ پٹے کباب کی صورت میں بھُنے ہوئے اور لذیذ سالن کے رنگ میں ان کے گوشت سراسر فائدہ وہ ہیں۔ جو ہمکو عملی ایثار سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی اگر درختوں کی سبزی ہرے بھرے ہونے کی حالت میں اور سبز گھاس فرش مخمل کا نمونہ ہونے کے باعث ہماری آنکھوں کی طراوت کا ذریعہ ہے تو خشک ہو کر ایندھن کا کام دیکر ہمکو عملی ایثار کا عمدہ سبق دینے کا موجب یہی۔

پانی میں جو ایثار کی عملی لہر پائی جاتی ہے وہ ہمارے گوش ہوش کھولنے کا نہایت دلنشین ذریعہ ہے قدرت نے ان سب اشیاء کو نہ صرف ہمارے جسمانی فائدہ کے لئے پیدا فرمایا ہے بلکہ اس سے روحانی سبق لینے کی بھی اسکی منشا پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم قدرت کے جملہ عطیوں کی عملی طور پر قدر کریں۔ اور ہر ایک ایسے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ کہ جو ہمارے اپنے لئے اور بنی آدم کے لئے عملی صورت موجود کرنے کا موجب ہو۔

خدا پر ایمان لا کر اور اس کے رسول صلعم کی صداقت کا اقرار باللسان کرنے کے باوجود اگر ہم میں خدائی رنگ نہ آئے اور ہم رسول اکرم کے اسوہ حسنہ کو خضر طریقت یقین کرتے کا عملی نمونہ نہ دکھائیں تو واقعی امر تو یہ ہے کہ ہمارا ایمان محض فضول اور بے سود ہے۔

خدا تعالےٰ نے اپنی حکمتوں اور لاثانی قدرتوں سے اور حضرت محمد نے زندہ نمونوں سے عملی ایثار کے ایسے سبق پڑھائے ہیں۔ کہ جن کے مفید نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی میں جو عملی ایثار کی روح خدا کے صادق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھونکی تھی اُسنے نہایت شاندار رنگ دکھایا۔ اور چار دانگ عالم میں نوع انسان کی بھلائی کا ڈنکا بجایا بندگان خدا سے سچی ہمدردی کرنا۔ اور ان کے درد کو اپنا درد یقین کر کے دور کرنے کے لئے جد و جہد کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے نبی کریم صلعم نے عربوں کو چاہِ ضلالت میں اسیر دیکھکر عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا اور انکو اس سے نکالنے کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا اور آخر اپنے مقصد میں کامیاب و بامراد ہوئے۔ آپ کے بعد آپ کے صحابہ نے اُسی مشن کو ہاتھ میں لیا۔ اور عملی ایثار کے بیش قدر نمونے نہایت بہادری اور جرات سے دکھلائے۔ جس کا نتیجہ انکی سعی بلیغ سے ہی نفع رسان ثابت ہوا۔

اب یہ مہم خدا کے ایک مقدس انسان کے ذریعہ جو "مسیح موعود" کے نام سے تشریف لایا تھا۔ اسوقت کے مسلمانوں کے سپرد ہوئی ہے اور ہم میں سے ایک مسلمان اس مشن کو لیکر عملی ایثار کا زندہ نمونہ "مغرب" کی وادیوں میں دکھلا رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت . . . اقبال کا یہ قول حقیقی طور پر مذہبی رنگ میں سرزمین مغرب میں ظہور کریگا۔ کہ ؎

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

جو ہر ایک کلمہ گو کے لئے باعثِ سرور ہو سکتا ہے۔ خواجہ کمال الدین کو خدا تعالےٰ نے جو عملی ایثار کی توفیق دی ہے وہ بھی بجائے خود ہم مسلمانوں کے لئے سبق آموز ہے چنانچہ بہت سے مسلمان اُن کی سعی کے شکور ہو کر انکی اس کام میں مدد کر کے ثواب آخرت حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن ضرورت اس کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی ایثار پر نظر کر کے اس مشن کو (جس کے لئے پیغمبر اسلام کا ایک ادنیٰ خادم پنجابی مسلمان انگلینڈ گیا ہے) سرسبز کرنے اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ایک جائز کوشش ہر ایک کلمہ گو مسلمان کرنے سے فرق نہ کرے تاکہ اس وقت کے مسلمان قرون اولیٰ کے اہل دل مسلمانوں سے عملی ایثار میں کم ثابت نہ ہوں۔

مسلمانو! جس حالت میں تم حضرت نبی کریم صلعم کو مجسم رحمت اور رحمۃ للعالمین دلی یقین سے مانتے ہو تو آپکے نقش قدم پر چلنے کا نمونہ دکھلانے کے لئے عملی ایثار سے اپنے اسلامی مشن کو کامیاب بنانے کی پوری جد و جہد کرو خواجہ اپنے قلم و زبان سے عملی ایثار کا کام کر رہا ہے آپ سب ملکر مال و دولت سے عملی ایثار کا فرض ادا کریں۔ تاکہ آپ کا وہ اسلامی مشن جسکو خواجہ اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے لیگیا ہے۔ کامیاب اور بامراد ہو کر آپ کے دلوں کو شاد کرنے کا ذریعہ ہی بنے اور خدا کے نزدیک آپ کے عملی ایثار بھی اجر عظیم کے مستحق قرار پائیں۔

از سر رشتہ میونسپل کمیٹی گوجرہ ضلع لائلپور

مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات میونسپل گوجرہ برائے سال ۱۹۱۵-۱۹۱۴ء بکم اپریل ۱۹۱۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک مورخہ … کو دفتر ٹون ہال گوجرہ میں نیلام شروع کیا جاویگا جس کسی نے ٹھیکہ لینا ہو۔ حاضر ہو کر بولی دیوے۔ … مارکیٹ سبزی مارکیٹ قصاباں جنگلہ خانہ۔ ٹھیکہ جبار۔ ٹھیکہ کوڑہ۔ ٹھیکہ نیلام سری ٹھیکہ نیلام متفرق تعلیہ سرا۔ اراضیات۔ ٹھیکہ تخت …

رباعی

جن کے مذہب پیش کر سکتے نہیں زندہ مثال
زندہ مذہب ڈھونڈنے کا جنکے دل میں ہے خیال
وہ کمال الدین کے دیدار سے ہوں مستفیض
دیکھ لیں اسلام کے اعجاز کی زندہ مثال

(منشی غلام محمد۔ خادم کشمیری)

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب رضی ایم۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان کے بے نظیر مضامین کتابی صورت میں

(۱) مباحثہ حدوث مادہ - جو مابین حضرت مولانا صاحب موصوف و آریہ سماج کے ہوا۔ جس میں کہ وہ مرتے دلائل قاطعہ قابل دید ہیں۔ عمدہ کاغذ لکھائی چھپائی قیمت ۲ر فی جلد۔ ۴ سے کم جلدیں منگوانے کے لئے ٹکٹ ڈاک معہ محصول بھیجے جاویں محدود تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ جلدی کریں۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

(۲) **سکھ ازم** جس میں حضرت باوا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کے مفصل حالات انگریزی میں بیان کئے گئے ہیں۔ سکھوں اور نانک پنتھیوں میں اس کی اشاعت کی بہت ضرورت ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس نادر رسالہ کو بہت زیادہ تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ قیمت فی کاپی ار

المشتہر

راقم منیجر مسلم ریلیجس بک ڈپو احمدیہ بلڈنگس نولکھا لاہور

احمدی مدرسین کی ضرورت

دو احمدی مدرسین کی جو اردو دان ہوں علاقہ راجپوتانہ میں ضرورت ہے۔ درخواستیں جلد روانہ فرمادیں۔ ایک سکینڈ ماسٹر کم از کم انڈر گریجویٹ تنخواہ ۵۰ تا ۱۵۰ حسب لیاقت۔ ایک جونیئر ماسٹر . . تنخواہ … سے … تک حسب لیاقت ٹرینڈ امیدواروں کو ترجیح دیجائیگی۔ اپنی کارگذاری و نیک چلنی کا سرٹیفکیٹ درخواست کے ہمراہ ہو۔

ملازمت احاطہ بمبئی میں کرنی ہوگی۔ تبلیغ سلسلہ کے شائق بھائی جلد درخواستیں بنام ۴۴۹ معرفت منیجر پیغام صلح لاہور کریں ہر درخواست کے ہمراہ ار کا ٹکٹ ضرور آنا چاہیئے۔

اخبار پیغام صلح و اردو مسلم انڈیا لاہور کی ایجنسی حیدر آباد دکن میں

حیدر آباد میں حسب ذیل مقامات پر اخبار پیغام صلح و رسالہ اردو مسلم انڈیا مل سکتا ہے۔

(۱) مومن حسین صاحب شاپ حاجی محمد صاحب ڈیوڑھی سالار جنگ بہادر۔

(۲) عبد اللطیف خان صاحب جلد ساز ڈیوڑھی سالار جنگ بہادر قیمت ملیحدہ ار فی پرچہ … پائی ہیڈ ایجنٹ ا۔ جناب میر دلاور علی صاحب۔ احمدی بشارت منزل احمدیہ بلڈنگس حیدر آباد دکن

سرمہ مقوی بصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے آپ تجربہ کر کے آزمالیں یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ ٹکوری۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ درد چشم آشوب چشم۔ پانی بہنا۔ اور ابتدائی موتیا بند کے لئے از حد مفید ہے بغیر آزمائش بدظنی سے کام نہ لیں۔ قیمت سرمہ سفید فی تولہ ۲ر۔ سرمہ سیاہ فی تولہ ۸ر محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ علاوہ۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

یونان کے تعلقات ہمسایہ سلطنتوں سے (برلن یکم فروری) نیم سرکاری اخبار نارڈ ڈیوٹش الجمین زیٹنگ بیان کرتا ہے۔ کہ ایم وینی زیلوس وزیر یونان کے معائنہ کا بہت خوشگوار اثر پڑا ہے۔ اور یہ پختہ طور پر ثابت ہوگیا ہے کہ وزیر مذکور کی زیر نگرانی یونان اپنی ہمسایہ سلطنتوں اور دول عظمیٰ سے صلح کل تعلقات قایم کریگا۔

ناکامیاب منصوبہ (لنڈن یکم فروری) گذشتہ ماہ کے ترکی منصوبہ کے ماخوذین کی تحقیقات دولونا میں ختم ہوچکی ہے۔ باقر آغا کو سزائے موت کا اور دیگر دس ترک افسروں کو ایک سے ۱۵ سال تک کی قید کا حکم دیا گیا ہے۔

(دولونا یکم فروری) کورٹ مارشل کی سزاؤں کی تجاویز پرنس آف ویڈ کے پاس بھیجی جائینگی۔ اور تب تک یہ لوگ معطل رہینگے۔

بلگیریا اور یونان کے تعلقات (صوفیا یکم فروری) یونانی اور بلگیرین تعلقات کا دوبارہ قایم ہوجانا بہت اغلب ہے سب سے اول ایک سفارت مقرر کی جائیگی۔

مزدوروں کے سرغناؤں کی جلاوطنی :- (لنڈن ۲۹ جنوری) جنوبی افریقہ کے محنت پیشہ طبقہ کے لیڈروں کی جلاوطنی کی خبر نے انگلستان میں سخت سنسنی پھیلا دی ہے۔ اخبارات کا بالاتفاق خیال ہے کہ جلاوطنی نہایت اہم سوالات پیدا کرتی ہے جنکا تمام سلطنت میں برٹش شہرت پر اثر پڑیگا۔

جاپان و میکسیکو :- (لنڈن ۲۹ جنوری) امریکن اخبارات ظاہر کرتے ہیں کہ پریزیڈنٹ ہیورٹہ جاپان سے اسلحہ حاصل کررہا ہے۔ اور یہ باور کرنے کی وجہ موجود ہے۔ کہ یہ مسترد شدہ اسلحہ ہیں جن کو جاپانی گورنمنٹ نے فروخت کردیا ہے۔ جاپان کی اس طرح میکسیکو کی اعانت کرنے پر اخبارات برافروختہ ہیں۔ اور تحریک کرتے ہیں کہ نہر پنامہ کے متعلق برٹش خواہشات کو مان لینا ہے۔ اور ثالثانہ معاہدہ کرلیا جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ امریکہ کو گریٹ برٹن و جاپان کی متحدہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑے۔

چین میں قزاق :- (شنگھائی ۲۹ جنوری) قزاقوں کے ایک لشکر نے جو تقریباً دو ہزار آدمیوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے لیوانچو کو تقریباً تمام و کمال لوٹ کھسوٹ کر جلا کر تباہ کردیا۔ ایک انگریز مشنری بیوی بچوں سمیت بھاگ گیا۔ رومن کیتھولک مشنری ہنوز لیوانچو میں موجود ہیں کہتے ہیں کہ انہیں ضرر نہیں پہنچا۔

ایم وینزیلوس برلن میں :- (لنڈن ۲۹ جنوری) ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان نے دوران قیام برلن میں جرمن امپیریل چانسلر وزیر خارجہ سے ملاقات و مشورہ کیا۔ ولیعہد رومانیا کے ساتھ جو آجکل برلن میں ہے لنچ تناول کیا۔ جسے اتھینز میں نہایت وقعت دیجارہی ہے۔ گذشتہ شب بلکہ یونان کے اعزاز میں روشنی کے ساتھ جلسہ موسیقی منعقد کیا گیا۔ جس میں قیصر جرمنی۔ قیصرہ دیگر شاہی خاندان کے اراکین بھی موجود تھے۔ ایم وینزیلوس آج سہ پہر کو دائنا پہنچ گیا۔

فوجی حفاظت کا مسئلہ :- (لنڈن ۲۸ جنوری) مسٹر ایوبین ویڈنی لنڈن ٹریٹوریل ایسوسی ایشن کے جلسہ میں صدارت سے اپنے مستعفی ہونیکا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے رفقا کی سخت ترین کوششیں بھی سپاہیوں کی مطلوبہ تعداد حاصل کرنے میں ناکام رہیں۔ چنانچہ اس وقت گیارہ ہزار میں ۲۰۰۰ کی کمی ہے [illegible] سال چشتر سے بھی بقدر کچھ سو کے کم ہے مجھے پہلے سے بھی زیادہ اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ تاوقتیکہ فوجی تربیت عالمگیر طور پر لازمی نہ ہو۔ فوجی حفاظت کا تسلی بخش انتظام نہیں ہوسکتا۔

انگلستان و جاپان :- (لنڈن ۲۸ جنوری) جاپانی سفیر کل شام ملکہ سا... [illegible] تھا۔ مسٹر مارکس سیموئیل اس دعوت کے پریزیڈنٹ تھے سفیر نے جام صحت کا جواب دیتے ہوئے ان باتوں کا ذکر کیا۔ جن میں انگلستان و جاپان ... [illegible] ہیں۔ اور یہ کہ کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ بھی مشرق میں ... امن و سلامتی کو ترقی دینے میں دونوں باہم ملکر کیوں کوشش نہ کریں۔

امریکہ کی خارجہ پالیسی :- (واشنگٹن ۲۸ جنوری) بیان کیا جاتا ہے کہ پریزیڈنٹ ولسن نے تعلقات خارجہ کی کمیٹی کے ساتھ مشورہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ نہر پنامہ میں امریکہ کے ساحلی سٹیمروں کو ترجیحی محصول دیئے جانے کی تجویز مسترد کردی جائے۔ نیز گریٹ برٹن و جاپان سے عام ثالثانہ معاہدات کی اشد ضرورت ظاہر کی۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے فیاضانہ عطیہ :- بمبئی پریزیڈنسی کے مسٹر محمد یوسف اسمٰعیل نے فیاضی سے مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم میں سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے آٹھ لاکھ روپے بلا کسی شرط کے گورنمنٹ بمبئی کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ جسپر گورنر بمبئی با جلاس کونسل نے حال میں ایک رزولیوشن شائع کرکے معطی کا شکریہ ادا کیا ہے مسٹر محمد یوسف اسمٰعیل نے گو اس عطیہ کو کسی شرط سے مشروط نہیں کیا۔ تاہم یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ اس سے کالج کا قائم کرنا غالباً انسب ہوگا۔ جو بمبئی یا پونا میں ہونا چاہئے۔ اگر قیام کالج کی تجویز مناسب سمجھی گئی۔ تو وہ یونیورسٹی بمبئی سے ملحق کیا جائے۔

سروس کمیشن :- پبلک سروس کمیشن نے ۲۸ جنوری کو مدراس میں کامل اجلاس میں صیغہ انجینیری کے متعلق شہادتیں قلمبند کیں۔

ڈاکٹروں کی رجسٹری کا مسودہ :- قانونی کونسل مدراس کے ۲۸ جنوری کے جلسہ میں مندرجہ عنوان مسودہ کا ابتدائی حصہ پاس ہوا۔ گورنر کی تحریک سے مسودہ کی آخری منظوری کونسل کے آیندہ جلسہ پر اٹھا رکھی گئی۔

زلزلہ :- چہارشنبہ کی شام کو چھ بجکر دس منٹ پر دہلی میں زلزلہ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ محسوس ہوا۔

غار کے نقش و نگار :- آثار قدیمہ کی طرف سے جو پارٹی راجاگری (اڑیسہ) کے غار کی نقاشیوں کی نقل حاصل کرنے کی غرض سے بھیجے جانے کی تجویز ہوئی تھی۔ وہ آئندہ مہینے روانہ ہوگی۔ چونکہ امتداد زمانہ سے غار کے نقش و نگار مٹے جاتے ہیں۔ اس لئے اس قدیمی صنعت کی نقول کا حاصل کرنا ضروری سمجھا گیا۔

مریضان دق کے لئے تفریح گاہ :- مہاراجہ ہلکر والی اندور نے راؤ نامی پہاڑ پر جو راجپوتانہ مالوہ ریلوے کا ایک سٹیشن اور سطح سمندر سے دو ہزار فٹ بلند ہے۔ مریضان دق کے لئے ایک گھر کا افتتاح کیا۔

رجسٹروں کا غائب ہوجانا :- بہار نیشنل کالج کے رجسٹر وغیرہ کے غائب ہوجانے پر کلکتہ یونیورسٹی کے فیصلے کا ہنوز سرکاری طور پر اعلان نہیں ہوا۔ تاہم اسقدر معلوم ہوا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات میں طلباء کے داخلہ کی ابتدائی اسناد کے بارہ میں جو عام قاعدہ ہے یونیورسٹی نے اسے بہار نیشنل کالج کے حق میں ملتوی نہیں کیا۔ البتہ انفرادی صورت میں طلبا کے ان حالات پر جو پرنسپل کی جانب سے پیش کئے جائینگے۔ غور کیجائیگی۔

کنارہ کشی :- لفٹننٹ کرنل ایچ۔ ایم بیکسول سپرنٹنڈنٹ سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ بمبئی جولائی میں سرکاری ملازمت سے کنارہ کش ہوجائینگے

نائب سکرٹری خارجہ :- مسٹر ایل۔ ڈبلیو رینالڈز سی۔ آئی۔ ای ڈپٹی سکرٹری صیغہ خارجہ ۵۔ فروری سے طویل رخصت پر جائینگے۔ مسٹر مالٹ مسوان کے قائم مقام ہونگے۔ ۲۰ فروری کو چارج لینگے۔ ۵ سے ۱۹۔ فروری تک میجر ایچ۔ بی سینٹ جان اسسٹنٹ سکرٹری فرائض ڈپٹی سکرٹری بھی بجا لائینگے۔

صیغہ مال کے امتحان کا نتیجہ :- گذشتہ دسمبر میں گورنمنٹ ہند کے صیغہ مال کے امیدواروں کا جو امتحان لیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ دہلی سے مشتہر ہوگیا ہے۔ پانچ کامیاب امیدواروں میں ایک بھی مسلمان نہیں۔

بنکوں کی کمیشن تحقیقات :- بنکوں کی تازہ ناکامیوں کی تحقیقات کے بارہ میں گورنمنٹ ہند نے ہندوستان میں کاروبار بنک کی تحقیقات کی غرض سے جو کمیشن مقرر کی ہے سر ڈنشا داور جج ہائیکورٹ بمبئی اپنی پریزیڈنسی کیطرف سے کمیشن مذکور میں شامل ہونگے سر ڈنشا داور کے بجائے کوئی ہندوستانی بیرسٹر قائم مقام جج ہائیکورٹ مقرر کئے جائینگے۔ ... ہمیں۔ کو امید ہے کہ یہ قائم مقامی کا منصب کسی لائق مسلمان بیرسٹر کو عطا کرکے ان کی اشک شوئی کی جائے کیونکہ بمبئی ہائیکورٹ میں ایک مسلمان جج کی ضرورت عرصہ دراز سے نہایت سختی سے محسوس ہورہی ہے۔

ٹرین کا پٹری سے اُتر جانا :- ۲۷ جنوری کی شب کو شیلانگ میل کا ایک انجن دایک تیسرے درجہ کی گاڑی ۲۰۸ میل پر چیراپونجی اور ٹپکالی کے مابین بعینوں کی وجہ سے پٹری سے اُتر گئی۔ اس طرح گیارہ گھنٹوں کا ہرج وقوع میں آیا۔ کسیقدر لائن اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر کسی مسافر کو ضرر نہیں پہنچا۔ لائن ۲۸ کی صبح کو صاف کردیگئی۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

قادیان یکم فروری ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں گذشتہ دو تین روز سے ضعف کی حالت بدستور رہی ہے۔ قرآن کریم کا درس تو آپ کی ایسی غذا ہے کہ جسمانی غذا نہ ملے تو نہ ملے۔ اور آج کل بہت ہی کم یہ غذا رہ گئی ہے مگر اس روحانی غذا کو آپ چھوڑ نہیں سکتے۔ اور باوجود سخت ضعف کے بھی کھڑے ہوکر اور باواز بلند درس دیتے ہیں۔ طبیب اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آپ کو آرام کرنا چاہئے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس سے تقویت پہنچتی ہے۔

اس حالت میں بھی جو درد دوسروں کی بہتری کا آپکے دل میں ہے۔ وہ ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ فرمایا میں صرف اللہ کے لئے توحید کا ایک سبق دیتا ہوں۔ پھر آپ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ کس طرح پر جب میں نے کسی انسان پر بھروسہ کیا یا ظاہری سامانوں کو اپنے لئے کافی سمجھا تو وہاں سے ناامیدی ہوئی اور جب ظاہر طور پر لوگوں سے مایوسی ہوئی۔ تو خدا کے فضل نے دستگیری فرمائی۔ اور فرمایا کہ میرے اخلاق کو اللہ تعالےٰ نے ہی سنوارا۔

چند روز ہوئے جناب خواجہ صاحب کا ایک خط حضرت صاحب کی خدمت میں آیا تھا۔ کہ ان کامیابیوں کے ساتھ جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے حاصل ہورہی ہیں۔ کئی قسم کی مشکلات اور ابتلاؤں کا بھی سامنا ہے۔ جواباً آپ نے تحریر فرمایا کہ عادت سے زیادہ دعائیں کریں۔ عادت سے زیادہ خیرات کریں۔ اور عادت سے زیادہ نمازیں پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ ان ابتلاؤں کو دور فرما دیگا۔ اسی خط میں خواجہ صاحب نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ جس طرح پر حضور نے افریقہ جانیوالوں کو یا حج میں جانیوالوں کو اس وجہ سے کہ ان ممالک میں احمدیوں پر کفر کا فتویٰ نہیں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کی اجازت دی ہے آیا انگلستان میں بھی یہ اجازت حضور کی طرف سے ہے۔ جس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے تحریر فرمایا۔ کہ چونکہ انگلستان میں غیر احمدیوں کی طرف سے ہم پر کفر کا فتوےٰ نہیں اس لئے آپ ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ جب وہاں کفر کے فتوی ہونگے تو پھر دیکھا جائیگا۔

خاکسار محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

جاوید بک کو کامل اختیارات :- آستانہ سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ مسئلہ قرض کے متعلق دولت عثمانیہ اور فرانسیسی کمپنیوں کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اسپر دستخط کرنے پر جاوید بک کو کامل اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس معاہدہ میں قرضہ کے علاوہ چنگیوں کی زیادتی وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔

ایشیائے کوچک کی اصلاح :- آستانہ سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے۔ کہ روس اور جرمن کے سفراء صدر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے ایشائے کوچک کی اصلاحات کے متعلق ضروری باتیں دریافت کریں۔ سلطنت عثمانیہ کے سیاسی حلقے اس سے بہتری کی امید رکھتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کی بھی امید ہے۔ کہ پانچ دنوں کے بعد ایشیائے کوچک کی اصلاحات کا مناسب فیصلہ ہوجائیگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدو اے اہل کتاب آؤ اُس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم سب یعنی خدا کو وحدہ لاشریک ماننے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قایم کرنیمیں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۵ روپیہ)

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مؤرخہ ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۵ فروری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۸

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

بلال ووکنگ کی ایک تازہ چٹھی کا اقتباس

ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ساتھ ان کے ایجنٹ اور اسلام کے سچے فدائی جناب منشی نور احمد صاحب بھی انگلستان میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں اور خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ان کا تازہ خط جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے نام موصول ہوا ہے۔ جس کا ضروری اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اخویم۔ حضرت شاہ صاحب سلمہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جو فضل وہ اس وقت نازل فرما رہا ہے کیا جسمانی اور کیا روحانی ہم تو اس کے مستحق نہیں ہیں۔ ہاں نہ معلوم کونسی بات اُس کو ہماری پسند آگئی ہے۔ محض اُس کا فضل ہے۔ چونکہ خواجہ صاحب نے مفصل خط آپ کو لکھدیا ہے اس واسطے میں صرف اختصار پر صبر کرتا ہوں۔ میں یہاں دن کو اکیلا ضرور ہوتا ہوں مگر جب رات کو آنکھیں بند کرتا ہوں تو آپ لوگوں کی اکثر محفل میں ہوتا ہوں۔ اور نام جو نومسلموں کے آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہیں۔ یہ بھی میرا قصور ہے۔ صرف لارڈ صاحب کا نام اور کپتان ... شنلے کا نام درست ہے۔ باقی اور نام اس طرح پر ہیں:۔

والی کونٹ جو مقیم بلجیم فرانس کا ہے اُس کا نام مواہب الرحمن شیخ صلاح الدین احمد ہے۔ اور روسی شہزادہ کا نام عطاء الرحمن شیخ جلال الدین محمد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جلدی میں خواجہ صاحب کو نام بھول گئے۔ خیر اب آپ ان کی اصلاح کر دیں۔ اگر مناسب اور ممکن ہو ورنہ خیر۔ خبریں دل خوش کن بہت ہیں۔ مگر مجھے اجازت بیان کرنے کی نہیں۔ اس واسطے چھوڑتا ہوں۔ اخبار بدر کے بند ہونے کا ازبس افسوس ہے۔ کیا اچھا ہووے کہ مفتی صاحب معہ دیگر رفقاء کے باہر نکل جاویں۔ اور خوب حیدرآباد دکن اور مدراس بمبئی میں لکچر دیں۔ کامیابی کی ہوا چل نکلی ہے۔ اب اس سے فایدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ آپ دانا ہیں۔ امید ہے کہ آپ دعاؤں میں مجھے یاد کرتے ہونگے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ جب میں علی الصبح بادات کے وقت ... دنیا ہوں ایک لطف آجاتا ہے۔ جس کو الفاظ میں ادا کرنا محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ صبح ساڑھے ۶ بجے سے رات کے ۱۲ بجے تک کام آس وقت رات کے ۱۲ بج گئے ہیں۔ میں یہ عریضہ لکھ چکا ہوں۔ اسی طرح ہر روز یہی حال ہے کام خط وکتابت کا ہر چہار طرف سے بڑھ رہا ہے۔ بڑے بڑے طویل خطوط لکھنے پڑتے ہیں ایسے ایسے علاقوں سے امریکہ و افریقہ سے خط آتا ہے۔ کہ ہم نے جغرافیہ میں بھی پڑھے نہیں تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کی روحانی ترقی کے دن آگئے ہیں اور

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

امریکہ والوں نے خواجہ صاحب کا ممبر بنانا منظور کر لیا ہے۔ اب عنقریب ۵-۶ ماہ تک اُن کو امریکہ جانا ہوگا۔ کام کو آکر کوئی سنبھال لیوے تو اچھا ہے۔ صرف ایک دو اطراف سے خوشخبری کے آنے کی دیر ہے۔ پھر بذریعہ تارگذارش کیا جاویگا۔ کہ فلاں فلاں فوراً لنڈن آجاویں ابھی وہ خبر خفیہ ہے نقل خط حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام برائے درج اخبار ارسال ہے آجکل ایک عجیب فضل رب ہے۔ جوابات یا مشکل راستہ میں حائل ہوتی ہے اس کے واسطے خطوط ارسال کئے جاتے ہیں۔ اسی ہفتہ یا دوسرے ہفتہ۔ کہ ابھی ہمارا خط سمندر میں بکنار جہاز ہوتا ہوگا۔ آپ لوگوں کی طرف سے جو جواب ملتا ہے۔ وہ اس خط کا ہوتا ہے۔ جو ہم یہاں سے ایک ہفتہ اول روانہ کر چکے تھے۔

نقل خط قلمی حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام

خواجہ صاحب مکرم و معظم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بارک اللہ تعالیٰ فی سعیک۔ میرا محمد (محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہے) فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کا مقدمہ اب لنڈن میں ہے۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ جیتے والحمد للہ رب العلمین خاکسار کا روم روم تم پر راضی ہے اور آپ کے لئے دست بدعا ہے۔ ہند میں آکر دست سوال پھیلانا مجھے پسند نہیں۔ ہاں اخبار میں تحریک کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وہاں ہی روپیہ دیدیگا۔ دستخط نورالدین ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء

بلادِ غربیہ میں اشاعت اسلام

معزز معاصر ہمدرد دہلی نے اپنی ۳ جنوری کی اشاعت میں ایک دلچسپ مضمون بعنوان بالا لکھا ہے۔ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

جب سے لارڈ ہیڈلے کے خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہونے کی خبر شائع ہوئی ہے۔ ہندوستان اور انگلستان دونوں ملکوں میں ایک نئی تحریک کے آغاز کا احساس لوگوں کو ہونے لگا ہے اور جیسا کہ ہر نئی تحریک کا خاصہ ہے اُس کے مختلف پہلوؤں پر بعض حلقوں میں خفیف مباحثے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس حالت میں کہ انگلستان میں عیسائیت اور اسلام کے باہمی مقابلہ اور موازنہ کا خیال دلوں میں پیدا ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں مختلف فرقوں اور جماعتوں کے عقاید کے مقابلہ کی بحث پیدا ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ اس مباحثہ کی اصل بنیاد صرف اس قدر معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب مسلمانوں کے ایک خاص فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس کے بعض عقاید عام مسلمانوں کے عقاید سے مختلف ہیں لیکن یہی نقص ہر شخص میں ملیگا۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اور اگر اسلامی مشنری کے لئے یہ خصوصیت ایک ایسا عیب ہے۔ جو اُس کو تبلیغ اسلام کیلئے نااہل ثابت کرتی ہے تو ہمارے نزدیک مسلمانوں کو قیامت تک کوئی شخص اس مقصد کو پورا کرنیوالا نہیں ملیگا۔ دوسرا اعتراض جو اس سلسلہ میں بعض لوگوں کی زبانوں سے سننے میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کمیٹی۔ ہر فرقہ اور جماعت سے امداد حاصل کر رہی ہے لہذا اس سرمایہ کا کسی خاص فرقہ کے اصول کی اشاعت پر صرف کیا جانا ہوا نہیں ہے اس اعتراض کا سبب وقت تنہا خواجہ کمال الدین صاحب اس خدمت کو انجام دے رہے ہیں لہذا اس کے ثمرہ سے مستفیض ہونیکا حق اس وقت صرف انہیں کو حاصل ہے۔ دوسری بات جو اس سے زیادہ دل خوشکن اور تشفی بخش ہے وہ یہ ہے کہ خواجہ صاحب صرف کلمہ شہادت کی تلقین کو اپنا فرض سمجھتے ہیں اور مختلف فیہ مسائل کا تصفیہ انکی موجودہ پروگرام سے بالکل خارج ہے ہماری اس بات کی تصدیق خواجہ صاحب کے عمل سے ہوتی ہے اور نیز اُن تحریروں سے بھی ہوتی ہے۔ جو خواجہ صاحب کے اکثر ہم عقیدہ بزرگوں نے شائع کرائی ہیں البتہ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ مولوی نورالدین صاحب کا ایک خط خواجہ صاحب کے نام شائع ہوا تھا جسکے بعض فقروں سے لوگوں میں بدگمانی کا پیدا ہونا بالکل قدرتی امر تھا لیکن اُسکے بعد جو تشریح مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام سوسائٹی نے حال میں شائع کرائی ہے اور نیز اُن کی وہ تحریر جو آج ہم مراسلات کے کالم میں شائع کرتے ہیں ایک حد تک لوگوں کے اعتراضات کو رفع کردیگی۔ اسکے بعد ہماری دانست میں احمدی طبقہ سے کسی مزید استفسار کی ضرورت نہیں باقی رہتی اور تمام تر مسئلہ خود مسلمانوں کی نظر غور کا محتاج رہ جاتا ہے۔

اس موقعہ پر ہم موجودہ عیسائی دنیا کی ایک مثال پیش کرنا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے بہت زیادہ سبق آموز ہے۔

گذشتہ جون میں مشرقی افریقہ کے ایک شہر موسوسہ کی کویو میں مختلف عیسائی فرقوں کی ایک کانفرنس اس غرض سے منعقد ہوئی تھی۔ کہ غیر عیسوی مذاہب بالخصوص اسلام سے مقابلہ کرنیکے لئے تمام عیسائی فرقوں کی کوششوں کو متحد کرے چنانچہ انہوں نے یہ اسکیم تجویز کی کہ تمام جماعتیں جو بائبل حواریین اور عقیدہ تثلیث کے ماننے والی ہیں۔ باہم متفق ہو کر کام کریں۔

مذکورہ بالا تجویز پر اگرچہ پوری طرح پر عمل نہیں ہو سکا۔ اور مختلف عیسائی فرقوں نے اس خیال کو کہ ایک چرچ کی رسوم میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ بدعت خیال کیا لیکن یہ واقعہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ عیسائی مذہب اس وقت دنیا کے جس حصہ میں جاتا ہے ایک حکمران کی حیثیت رکھتا ہے پھر بھی اسکے مشنریوں کو یہ بات محسوس ہوتی ہے کہ جب تک مختلف فرقے یکجہتی سے کام نہیں کرینگے۔ موجودہ زمانہ کی اقتضا کے مطابق وہ تبلیغ مذہب میں کامیاب نہیں ہو سکتے برخلاف اس کے مسلمانوں کی جو ابتر حالت اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے مگر تعجب اور افسوس ہوگا۔ ان کی حالت پر اگر ان میں یکجہتی اور اتحاد نہ پیدا ہوگا۔ ہم اس وقت خاص احمدی جماعت کی نیت اور ارادوں سے قطع نظر کر کے عام مسلمانوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کیا انکے نزدیک یہ زیادہ افضل ہے کہ کوئی شخص اسلام سے متنفر رہے یا یہ کہ وہ توحید اور آنحضرت صلعم کی رسالت کا معتقد ہو اگرچہ اُسکے ساتھ وہ چند اور عقیدے بھی جمہور اہل اسلام کے خلاف رکھتا ہو ہمارے نزدیک ہر ذی ہوش مسلمان صورت ثانی کو مرجح خیال کریگا۔ حالت موجودہ میں جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب تنہا شخص ہیں جو اس وقت اشاعت اسلام کے ضروری فرض کو تمام مسلمانوں کیطرف سے یورپ میں ادا کر رہے ہیں۔ اور اسکے ساتھ انہوں نے کسی خاص فرقہ یا جماعت کی تفریق بھی وہاں نہیں پیدا کی ہے تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم اُن کے کاموں کو اشتباہ یا نکتہ چینی کی نظر سے دیکھیں ہم کو جہاں تک معلوم ہے خواجہ صاحب ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے مسلمان مشنری کے ساتھ کام کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہیں۔ اور اس وقت بجائے کسی خلاف وقت و موقعہ مباحثہ پیدا کرنے کے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان رواداری اور حلم کے ساتھ باہم مل جل کر کام کریں۔ مسلمانوں کو اتنی بات اور ذہن نشین رکھنی چاہئے۔ کہ یورپ میں عیسائیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

مورخہ ۵ رفروری ۱۹۱۴ء

مسیحیت کی ترقی اور اس میں مسلمانوں کیلئے ایک سبق

(از جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

(وکاین من ایۃ فی السمٰوٰت والارض یمرّون علیھا وھم عنھا معرضون)

جب کسی قوم کی بدبختی کے دن آتے ہیں۔ تو آسمان اور زمین کے بہت سے واقعات ان کی آنکھوں کے سامنے گذرتے ہیں۔ اور وہ غفلت میں اس طرح پڑی سوئی رہتی ہے۔ کہ گویا اُسے خبر ہی نہیں۔ حالانکہ ترقی کرنے والی قومیں ایک تنکے کے ہلنے سے بھی ایک ایسا سبق حاصل کرلیتی ہیں۔ جو اُن کی ترقی اور بہبودی میں کسی وقت ایک شہتیر ثابت ہوتا ہے۔ اگر کسی وقت عرب کے بت پرستوں کی وہ حالت غفلت تھی۔ جس کا ذکر آیہ مذکورہ صدر میں ہے۔ تو آج ہندوستان بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کی غفلت کی حالت اس سے بھی چند قدم آگے ہے

گذشتہ چند سال سے عیسائی مشنوں کے سامنے یہ سوال تھا۔ کہ کالجوں اور سکولوں پر جو لاکھوں روپے مشنوں کے خرچ ہوتے ہیں۔ اُن سے معتدبہ فایدہ تبدیل مذہب میں نہیں ہوتا گو اس بات پر بھی ایک حد تک فایدہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ کہ اس تعلیم کے ذریعہ سے ایک خاص قسم کی تبدیلئے خیالات پیدا ہورہی ہے۔ اس بات کو چھوڑ کر کہ وہ تبدیلئے خیالات اور حقیقت موجود ہے۔ یا صرف پادری صاحبان کی جودت طبع نے اسے ایجاد کرلیا ہے۔ یہ کس قدر حیرت انگیز امر ہے کہ عین اس زمانے میں جب تعلیم یافتہ لوگوں کی طرف سے مشنری مایوس ہوگئے ہیں۔ اعداد مردم شماری کو لے کر دیکھا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں اوس دس سال کے عرصہ میں یعنی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۱۱ء تک نو عیسائیوں کی تعداد ڈگنی ہوگئی ہے۔ یعنی اس دس سال کے عرصہ میں ایک لاکھ تینتیس ہزار نئے عیسائی پنجاب میں ہوئے ہیں اور اسی عرصہ میں ٹراونکور میں دو لاکھ چھ ہزار اور مدراس میں ایک لاکھ ستر ہزار نئے عیسائی ہوئے ہیں۔ ممالک متحدہ میں تو عیسائیوں کی تعداد دوگنی ہوگئی ہے یعنی اٹھتر ہزار کا اضافہ ہوا۔ بہار اور اڑیسہ میں بھی دیسی عیسائیوں کی تعداد ڈیوڑھی ہوگئی ہے۔ بنگال میں ۴۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ ممالک متوسط میں ۱۹۰۱ء میں انیس ہزار تھے اور دس سال کے عرصہ میں ۶۳ ہزار ہوگئے ہیں۔ یعنی تگنے سے بھی زیادہ۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ بشپ کلکتہ نے حال ہی میں رنگون میں ایک تقریر کے دوران میں یہ بھی کہا ہے کہ بالخصوص پنجاب اور مدراس میں لاکھوں کی تعداد کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ کلم کرنے والے کافی تعداد میں مل سکیں۔ اور معلوم نہیں کہ ان تین سال کے عرصہ میں جو مردم شماری کے بعد گذر چکے ہیں۔ کس قدر اور اضافہ ہوچکا ہوگا

اس کامیابی کی کیا وجہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جب عیسائی مشنریوں نے یہ دیکھا۔ کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی اب عیسائی مذہب کو قبول نہیں کرتے تو انہوں نے پست ہمتی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ یہ غور کرنا شروع کیا۔ کہ اب کس طرح وہ اپنے کام میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ اور آخر وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ یہی لوگ جو ہندوستان میں نیچ ذاتیں کہلاتی ہیں اور پنجاب میں چوہڑے۔ یہ حصہ آبادی کا ایسا ہے۔ کہ وہ بہت جلد تبدیل مذہب کے لئے تیار ہے۔ کیونکہ ہندؤں نے تو انہیں اپنے میں سے نکال ہی رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کو اب توجہ ہی نہیں۔ انہی کو اگر عیسائی بنا کر تعلیم دی جائے۔ تو یہی لوگ گو سردست صرف عددشماری میں اضافہ کا کام دیں گے۔ مگر ایک وقت آجائیگا۔ کہ وہ ہندؤں اور مسلمانوں کے برابر جگہ لیں گے۔ چنانچہ رپورٹ مردم شماری میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ جو کچھ کامیابی مشنریوں کو ہوئی ہے وہ پنجاب میں چوہڑوں میں۔ مدراس میں تنمان قوم میں اور ممالک متوسط اور بہار میں چماروں میں ہوئی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں کو جونکہ ظاہر میں بھی عیسائی مذہب میں آنے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ تعلیم پاکر وہ اپنی ذلیل حالت سے نکل جاتے ہیں۔ اور نوکری کے حاصل کرنے میں اُن کو خاطر خواہ مدد مل جاتی ہے۔ یہی وہ راہ ہے۔ جس پر چل کر کامیابی حاصل ہوسکتی ہے

بالمقابل اس کے وہ راہ ہے۔ جو مسلمانوں نے اختیار کی ہوئی ہے ان کا یہ خیال ہے۔ کہ کوئی بھولا بھٹکا اگر ہمارے پاس آبھی جائے۔ تو ہمارا اپنی حسنات اس پر بہت ہے۔ کہ ہم اسے لا الہ اللہ پڑھا دیں۔ اور ہماری کوششوں کا تو یہ حال ہے۔ کہ ہمارے ایک تعلیم یافتہ دوست جو جاپان میں تعلیم حاصل کرکے آئے ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ جاپان میں اسلام پھیلانے کی کوشش کرنا ایک بالکل عبث کوشش ہے۔ کیونکہ وہاں کے لوگ مذہب سے لاپرواہ اور ان کی اخلاقی حالتیں نہایت گری ہوئی ہیں اسی طرح پر ایک بیرسٹر صاحب نے جن کے ساتھ اتفاق سے ریل ہی میں میری ملاقات ہوئی تھی فرمانے لگے۔ کہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے مسلمانوں کا جانا ایک بالکل فضول کوشش ہے۔ وہاں مذہب کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں۔ گویا ہمارے ان دوستوں کے نزدیک اسلام پھیلانے کے لئے اگر کوئی جگہ باقی رہ گئی ہے۔ تو وہ زمین پر تو ہے نہیں۔ کیونکہ یہاں کے لوگ مذہب سے لاپرواہ ہوگئے ہیں۔ یہاں کی اخلاقی حالتیں گری ہوئی ہیں۔ تو کیا آسمان پر جاکر فرشتوں میں تبلیغ اسلام کریں سو وہاں جانے کے ہم ناقابل ہوئے۔ اتنا بھی غور نہیں کیا جاتا۔ کہ اگر جاپانی تبدیل مذہب کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو اس قدر لوگ وہاں عیسائی کیوں ہورہے ہیں۔ اور اگر انگلستان کے لوگ مذہب کی طرف سے لاپرواہ ہیں۔ تو یہ عیسائی مشنیں جو پانی کی طرح روپیہ بہارہی ہیں۔ یہ کہاں سے آتا ہے۔ مگر ان باتوں پر کون غور کرے اور کون فکر کرے یہ تو ہماری مشکلات ایک طرف ہیں۔ کہ ہمیں اسلام پھیلانے کے لئے کوئی میدان نظر نہیں آتا۔ ہاں اگر گروہ کے گروہ لوگوں کے ہمارے پیچھے پیچھے منتیں کرتے پھریں۔ کہ خدارا ہمیں اسلام میں داخل کرلو۔ کیونکہ ایسے نکمے لوگ ہمیں اور کہیں نظر نہیں آتے۔ جن میں جاکر ہم شامل ہوں تو بغیر شاید ہم بھی توجہ کرسکیں۔ مگر یقیناً پھر بھی ہمیں مشکلات کا سامنا ہوگا کیونکہ پھر ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ ہم میں سے کون لا الہ الا اللہ پڑھائے ہم سب اپنے خیال میں مسلمان مگر اپنے دوسرے بھائیوں کی رائے میں کافر سے بھی بڑھ کر اکفر۔ اور وہ نومسلموں کی جماعت کس کا فر اسلامی فرقہ میں داخل ہو۔ کیونکہ سب فتوؤں کو ایک جگہ کرنے سے خالص مسلمان تو کوئی بھی باقی نہیں رہتا۔ میرے جیسا احمدی اگر ادہر خیال کرے تو بھی اس کے ساتھ دوسرے دست وگریبان ہونے کو تیار رہیں۔ کیونکہ ایسے بے ایمان کو جو اس بات پر ایمان نہیں لاتا۔ جو آج توحید الٰہی سے بھی بڑھ کر اسلام کا اصل الاصول قرار پاگیا ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں۔ اور جب زمین پر زندہ تھے۔ تو مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ ایسے بے ایمان کو کیا حق ہے۔ کہ وہ کسی کو اسلام میں داخل کرے اور قرین قیاس یہی ہے کہ ہم آخر ان لوگوں کو جواب دیں گے۔ کہ ابھی ہم نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ تم کو کون اسلام کے اندر داخل کرے۔

اگر ہمارے بھائیوں کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ اسلام میں کس قدر طاقت ہے اور اس کے پاکیزہ اور سچے اصول کی طرف زمانہ کس قدر خود بخود کھچا چلا آرہا ہے۔ اور اشاعت اسلام سے مسلمان پھر کس طرح ایک کامیاب قوم بن سکتے ہیں۔ تو وہ دیوانہ وار اس ایک کام کے پیچھے ہی لگ جاتے گو انجمنیں اور سوسائیٹیاں باقاعدہ نظام ہونے کی وجہ سے زیادہ مفید کام کرسکتی ہیں۔ لیکن اگر کام کرنے والوں کے اندر روح موجود ہو۔ تو اس کے لئے کسی انجمن کی بھی ضرورت نہیں۔ پچھلی باتوں کو تو جانے دو۔ اس وقت بھی وہ غریب مسلمان جن کے اندر اسلامی روح جوش مار رہی ہے۔ کس طرح پر مشنوں بلکہ بعض سلطنتوں کو اشاعت اسلام سے حیرت میں ڈال رہے ہیں افریقہ کے عظیم الشان میدان میں جہاں مشنوں کے بالمقابل صرف کچھ غریب مسلمان تجارت کے ساتھ ساتھ اخروی تجارت بھی کررہے ہیں ایک نو عیسائی کے ساتھ دس نومسلم ہوتے ہیں۔ اور اسلام کی اس ترقی سے نہ صرف عیسائی مشنیں ہی متفکر ہیں۔ بلکہ قیصر جرمن بھی علانیہ اس خطرہ کا اظہار کرچکا ہے کہ افریقہ مسلمان ہورہا ہے۔ وہاں کوئی انجمن نہیں۔ صرف چند لوگ ہیں جو تجارت کرکے اپنا گذارہ بھی کرتے ہیں۔ اور یہ کام بھی کررہے ہیں۔ جو مسیحی مشنری لاکھوں روپے کے خرچ سے نہیں کرسکتے۔ تو کیا ہندوستان میں اگر مسیحی مشنوں کے بالمقابل کچھ مسلمان بھی کام کرنیوالے ہوں۔ تو وہ انہی نتائج کی امید نہیں کرسکتے جو اس وقت افریقہ میں دیکھے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں اگر [illegible] اسلام کے لئے ہے اور چار کروڑ آدمی صرف وہ ہیں۔ جن کو اچھوت کہا جاتا ہے اور جن کو انسانیت کے مرتبہ پر لانے کے لئے اور ان کو دوسرے انسانوں کی طرح حقوق دینے کے لئے کسی ایسے مذہب کی ضرورت ہے۔ جو ذات کے امتیاز کو اُٹھا دینے والا ہو۔ پھر جب اسلام میں سوائے اس خوبی کے دوسری بھی اور ایسی خوبیاں موجود ہیں۔ جو باعث کشش ہوسکتی ہیں۔ تو کیا یہ سارا گناہ مسلمانوں کے سر پر نہ ہوگا۔ کہ انہوں نے غفلت اور سستی سے کروڑہا ایسے انسانوں کو جو اسلام کے نیچے آکر نہ صرف انسانیت کا تمدنی مرتبہ حاصل کرسکتے تھے۔ بلکہ سچے خدا کو پہچان کر انسانیت کے اعلےٰ سے اعلےٰ شرف کو بھی حاصل کرسکتے تھے۔ اُس حالت سے نہ نکالا۔ جس میں وہ تھے اور اُن کے سامنے وہ قومیں ایک گمراہی سے نکل کر ایک دوسری غلطی میں مبتلا ہورہی ہیں اور خدائے واحد کی پرستش سے ہمیشہ کے لئے دور جارہی ہیں۔ اور وہ کوئی کوشش نہیں کرتے۔ اگر اس میدان میں اس وقت مستعدی سے کام نہ لیا گیا۔ تو چند ہی سالوں میں موجودہ صورت بالکل بدل کر کام کرنے کے لئے چنداں گنجائش باقی نہ رہے گی +

برٹش قوم اور مسلمان

ڈاکٹر ڈبلیو آئی۔ گیل امریکہ کے مشہور سیاح نے ایشیائے کوچک اور مصر کی حال میں سیاحت کی ہے۔ اور وہ یہ دیکھکر بہت متعجب ہوئے۔ کہ مسلمانوں میں انگریزی زبان سیکھنے کی بہت بڑی خواہش پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس امر سے بھی اطمینان ظاہر کیا۔ کہ مسلمانوں میں تعلیم نسواں کا میلان بھی پایا جاتا ہے۔ انہوں نے ان بیانات کے متعلق بھی تحقیقات کی جو عرصہ سے اُنہوں نے سن رکھے تھے۔ کہ حال کی جنگ میں انگلستان کے طرز عمل کی وجہ سے اسلامی مرکزوں میں انگریزی قوم کی نسبت غیر ہردل عزیزی پھیل گئی ہے لیکن ان بیانات کی تصدیق کہیں سے بھی نہ ہوسکی۔ بلکہ اس کے سراسر خلاف اُن کو اس امر کا ثبوت ملا۔ کہ دوسری اقوام کے بالمقابل مسلمان آج کل برٹش قوم کو زیادہ تر اچھا سمجھتے ہیں + ہر قوم کی قدر اُس کے طرز عمل سے ہوا کرتی ہے اور اسی لحاظ سے اُس کی نسبت ہر دل عزیزی کی لہر پیدا ہوتی ہے برٹش قوم کے افراد میں قسام ازل نے ایسے اوصاف ودیعت کئے ہیں۔ کہ جن کی فطرتاً ہر ایک قدر دان عزت کرسکتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے جس قدر ہر دل عزیزی اس قوم نے حاصل کی ہے ویسی دوسری کسی قوم کو میسر نہیں ایک زمانے میں یہی بات مسلم قوم کے لئے مایۂ ناز تھی۔ جس کے باعث اُس نے ہر طرح کے فوائد خود بھی حاصل کئے تھے۔ اور دوسری قوموں کو بھی اپنے طرز عمل سے فائدے پہنچائے تھے مگر افسوس کہ وہ بات ایک حد پر جاکر ختم ہوگئی۔ جس نے مسلمانوں کی ترقی کی رفتار کو بھی روک دیا۔ اور بالآخر مسلمان اس حالت کو پہنچگئے۔ جو آج نظر آرہی ہے۔ مگر یہ سب کچھ اسلام کے بتائے ہوئے گُروں سے چشم پوشی کرنے سے ہوا۔ اگر مسلمان آج اُن تمام امور کو خضر طریقت عملی رنگ میں یقین کرلیں جس کے لئے اسلام دنیا میں تشریف لایا ہے۔ تو مسلمان اپنے سلف کے رنگ سے آج رنگین ہوکر ہر دل عزیز ہوسکتے ہیں +

انور پاشا کے وزیر جنگ بننے کی غرض

جب سے انور پاشا نے وزارت جنگ کا قلم ہاتھ میں لیا ہے عام طور پر تیسری جنگ کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا ہے کیونکہ انور پاشا وہ بہادر اور دلیر انسان ہے کہ جنہے اٹلی کی مٹی خوار کرنے کے لئے طرابلس کے عربوں میں ایسی جنگی روح پھونک دی ہے کہ جو کبھی کبھی جنگی حرکتوں سے باز نہیں آسکتی ایسے ہی انور پاشا ہی وہ غیور انسان ہے۔ کہ جو ابتدا میں ہی جنگ بلقان کے مسلسل جاری رکھنے پر مصر تھا۔ ترکی قوم کو دقیانوسی حالت سے نکالنے اور حریت کی لہر پیدا کرنے کے بانی مبانی بھی انور پاشا ہی ہیں۔ ترکی نے حال میں جو برازیلئیہ مصافی جہاز خریدلیے اور اسکے بعد ہی انور پاشا وزیر جنگ مقرر ہوگئے ہیں اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ رجال حکومت عثمانیہ ذرا غالباً یونان سے عنقریب جنگ چھیڑنے کے متمنی ہیں: طنین،، اخبار جسکو انجمن اتحاد وترقی کی زبان سمجھنا چاہئے اسطرح رقم طراز ہے کہ حضور انور پاشا وزیر جنگ اسلئے بنائے گئے ہیں۔ کہ آپکو جنگی انتظام میکل ملز سنگاہ ہے جس کا ظہور بتقریب سنوسی مجاہد فوج کی تربیت دینے سے اچھی طرح ہوگیا،، مگر انور پاشا نے وزارت جنگ کی باگ ہاتھ میں لینے کی یوں تصریح کی ہے۔ کہ وزارت جنگ کا عہدہ قبول کرنے کے بعد میرا نصب العین اسکی اصلاح ہوگا نہ اور کچھ،، یعنے وہ ترکی عساکر کی اصلاح کرکے اُس کو اس قابل بنانیکی کوشش کرینگے۔ کہ جس سے دوسری حکومت ترکی بلاد پر حملہ آور ہوسکنے کی جرأت نہ کرسکے۔ [illegible]

مراسلات

ترکوں کی افغانستان میں شہرت

"سراج الاخبار" نے ایک اچھوتا مضمون "ترجمان" سے نقل کیا ہے جو اُس کے کسی نامہ نگار متعینہ کابل نے اسکو بعنوان "مسلمانان افغانستان و ترک" بھیجا تھا۔ جس کا ضروری اقتباس ذیل میں معہ ضروری نوٹ کے درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

"ترکوں نے جو لڑائیاں اپنے حقوق کی حفاظت کے واسطے ایکدفعہ اپنے مخالفوں سے کی ہیں۔ اُن سے کابل کے افغانوں کے دلوں میں انکی بیحد محبت و الفت پیدا ہو گئی ہے۔ افغان جناب انور پاشا کو مسلمانوں کا سچا خیر خواہ اور مدافع یقین کرتے ہیں۔ افغانی اخبارات انور پاشا کی سچی ہمدردی شجاعت و بسالت اور تعریفوں سے مملو پائے جاتے ہیں۔ جسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عام طور پر افغان جرأت و بہادری اور دلیری کے قدردان ہیں جن سبکو خدا تعالے نے انور پاشا میں محض اپنے فضل سے جمع کر دیا ہے۔ انور پاشا کے اس قول نے افغانوں پر بڑا اثر کیا ہے۔ کہ "اگر یورپ ٹرکی کو فتح کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہئے کہ چپہ چپہ زمین جنگ و جدل اور بہادری سے حاصل کرے۔ کیونکہ ترک اس قسم کے مسلمان ہیں کہ کسی کی قید میں رہنے سے موت کو ہزار درجہ ترجیح دیتے ہیں۔ افغانی اخبارات نے حضرت انور پاشا کے ان الفاظ کی زوردار الفاظ میں تائید کی ہے۔ اور وہ یونانی۔ بلغاری سروی اور راشی نگروی مظالم کو نمایاں کرنے کے لئے ان مسلمانوں کی تصاویر کو بازاروں میں خصوصاً اس نقطۂ خیال سے منتشر کرتے ہیں۔ کہ تا مسلمانوں کے دلوں پر یہ خیال نقش کالحجر ہو جائے کہ اقوام یورپ میں سے بعض کے دلوں میں مسلمانوں سے کس قدر نفرت اور حقارت بھری ہوئی ہے اور اسی لئے انہوں نے مسلمانوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کی ناپاک اور قبیح حرکتیں کی ہیں۔"

بعض کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ یورپ کی بعض اقوام ہماری قومی ہستی کو مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔ آجکل تمام افغانی اخبارات میں سیاسی مضامین شائع کئے جاتے ہیں جن میں ترکوں کی مساعدت پر مسلمانوں کو توجہ دلائی جا رہی ہے لطف یہ ہے کہ افغانی اخبارات میں سب سے زیادہ ملامت کے ووٹ صرف روس کے لئے پاس کئے جاتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کو مسلمانوں کا معتقد دیتا کر اسکی تعریف و توصیف میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے زیر سایہ ہندوستانی مسلمان نہایت امن و چین سے مذہبی فرائض ادا کر رہے ہیں۔ جسکا سلوک مسلمانوں سے ہر صورت میں قابل اطمینان ہے۔ افغانی اخبارات روس کو خدوند سے ترکوں کا جانی دشمن بیان کرتے ہیں جنکی تائید افغانی علماء فضلاء بھی کر گئے ہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ افغانی علماء ترکوں کی ہمدردی پر افغانوں کو ابھار رہے ہیں۔ روس کو جسقدر ترکوں سے دشمنی ہے وہ بھی اُن کے ذہن نشین کر رہے ہیں۔ ماسوا اسکے افغانی اخبارات کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ برطانیہ عظمی ہندوستانی مسلمانوں کے خیال سے ترکوں کی معاونت و مساعدت کرتا ہے۔ ایسے ہی وہ جرمنی کو بھی ترکوں کا دوست یقین کر کے اُسکی تائید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوئے یوں لکھتے ہیں۔ کہ شاہ جرمنی کی آواز سے دیگر دول نے خوف کھایا اور ترکوں کے معارض نہ ہوئے روس کو شاہ جرمنی نے تہدید کی برطانیہ نے اقتصاداً اور جرمنی نے اسلحہ وغیرہ سے ترکوں کی مدد کی جس کے کل افغانی اخبارات ممنون و مشکور پائے جاتے ہیں۔"

"آخر میں صاحب مذکور کے نامہ نگار نے افغانوں کے اس خیال کو بھی نقل کیا ہے۔ کہ "افغانی اقوام خاص کر اہل کابل تمام یورپ کو اپنا دشمن سمجھتی ہیں۔ اور کسی کی دوستی پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں۔"

اگر اخبار "ترجمان" کے نامہ نگار کا یہ بیان صحیح ہے۔ تو ہم کو خوش ہونا چاہئے کہ افغانستان میں بھی خیر خواہان وطن کی قدردانی کی لہر پھیلنے لگی ہے۔ ترکوں کی جانبازیوں کی قدر اصل میں کچھ افغان ہی کر سکتے ہیں۔ بہادری دکھانے کے جنکو موقعے ملے ہوں۔ وہ ہی بہادروں اور دلیروں کی قدر کر سکتا ہے ترکوں نے بہادری اور دلیری کے جنگ بلقان میں اور عربوں نے طرابلس میں جو نمونے دکھائے ہیں وہ ان کا آبائی ورثہ اور مسلمانان عالم کے لئے باعث خوشنودی ہے۔ بلقانیوں نے جو مظالم مسلمانوں پر کئے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے۔ کہ ان میں ہمدردی مخلوق کی روح موجود نہیں ہے مسلمانو

کو جو کچھ تکلیف برداشت کرنی پڑی ہیں۔ وہ محض انکی اپنی غفلتوں کے نتائج ہیں۔ اگر مسلمان خدا اور رسول کے احکام زیر نظر رکھتے تو انکو ایسے مصائب برداشت کرنے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑتا۔ جس طرح افغانوں میں خودداری ہے۔ اور وہ ایروں وغیروں پر اعتماد کرنے کے روادار نہیں ایسے ہی ترکی افسروں میں خودداری کا مادہ ہوتا تو اس زمانہ میں ایسے وبال غریب ترکوں پر کیوں آتے۔ ترکوں کو جو دکھ برداشت کرنے پڑے اس کے سامان خود انہوں نے اپنے ہاتھوں سے جمع کئے۔ اب تو جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا اگر آئندہ کے لئے اس کا تدارک کیا جائے تو ان کی ہستی ہر ایک بلا سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ اور وہ تدبیر یہ ہے کہ ترک جہاں ایک طرف فوج کو آراستہ کر رہے ہیں۔ جنگی بیڑے کو مضبوط کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ وہاں "اشاعت اسلام" کی طرف بھی توجہ کریں۔ اور ایسے قابل انسان جمع کریں۔ کہ جو اسلام کی تبلیغ ہر قوم میں کریں یہ وہ تدبیر ہے کہ کل تدبیروں سے بہتر و افضل ہے۔ دلوں کا قابو کرنا تلوار و بندوق اور دریڈ ناٹوں سے ناممکن ہے یورپ نے ہمارے لئے عمدہ سے عمدہ اشیاء بنائیں اور ان کے ذریعہ ہم کو قابو کیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم یورپ کے آگے اسکے عوض ایسا بےنظیر تحفہ پیش کریں۔ کہ جو ان کے دلوں کی آنکھیں کھول دے۔

اسلامی نقطۂ خیال سے دیکھو تو ہمارا کوئی دشمن نہیں بلکہ ہم خود اپنے دشمن ہیں کہ ہم نے اپنے مقدس ہادی کے طرز عمل کو ترک کر دیا ہے اگر ہم میں ایسے گروہ موجود رہتے جو غیر قوموں کو دعوت الحق کرتے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے آگاہ کرتے۔ تو آج ساری زمین نہ سہی اُسکا بہت بڑا حصہ ہماری برادری کا ہوتا اور ہمکو بُری آنکھ سے دیکھنے کا کسی کو حوصلہ نہ ہوتا۔

اگر مسلمانوں میں اب بھی داعی الی الخیر گروہ تیار ہو کر اس مشن کے فرائض ادا کرنے کا تہیہ کر لیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہماری برادری میں ایسی قومیں آ سکتی ہیں۔ کہ جو آج فاتح یقین کی جاتی ہیں۔ ہمکو اسلام نے اور ہمارے ہادی نے دلوں پر قبضہ کرنے کے لئے زیادہ تر توجہ دلائی ہے صحابہ کرامؓ نے بھی راہ اختیار کی تھی۔ اور اس راہ سے دنیا کے کثیر حصے کے وہ مالک بھی بن گئے تھے۔ مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ دنیا میں ان کا کوئی دشمن نہ رہے۔ تو غیر قوموں میں اسلام کی تبلیغ کریں نفس پرستی اور نفسانیت کو ترک کر دیں۔ یہ وہ راہ ہے کہ جو سب سے بہتر و افضل ہے۔ جس کے ذریعہ پہلے بھی کامیابی کا روئے تاباں دیکھنا نصیب ہوا تھا۔ اور اب بھی اسی راہ سے خیر و برکت کا باب کھل سکتا ہے۔

مسلم خوابیدہ اٹھ

مسلم خوابیدہ اٹھ۔ اٹھ کر ذرا ہوشیار ہو
خانماں برباد ہو کر نیند سے کیوں پیار ہو
ہاتھ منہ دھو کر خدا کے واسطے تیار ہو
کسل و غفلت چھوڑ کر۔ آمادۂ پیکار ہو
تیری چشموں سے رواں رہتے ہیں چشمے زندان
ان سے لے پانی۔ اگر پانی تجھے درکار ہو
تیرے مولیٰ کی زمین میں شرک و بدعت کا ہو زور
اور تو اس [illegible] مست بادۂ پندار ہو
سیّد عالم سے ہوں منسوب دنیا کے عیوب
اور تو غافل رہین خانۂ خمار ہو
جس امانت کا تو حامل ہے لٹی جاتی ہے وہ
اٹھ سنبھل جلدی مبادا غلبۂ اغیار ہو
گلشن اسلام کے پودوں کو بھیڑیں چر گئیں
دیکھ یہ سستی نہیں اچھی۔ ابھی ہشیار ہو
وہ رسالہ کیوں ظفر یاب اپنے دشمن پر نہ ہو
احمدِ والا حشم جس کا علمبردار ہو
ہاتھ میں قرآن کی شمشیر لے کر پھر نکل
اور ہر باطل کے سر پر اس کا بھرپور وار ہو
سب سے بڑھ کر تیرا دشمن ہے یہی نفس پلید
اس قریبی کی ہلاکت کے لئے تیار ہو
احمدِ مرسل کا روحانی علم دنیا میں گاڑ
ہم جدھر دیکھیں ادھر توحید کا دربار ہو
بادشاہ آ کر تیرے کپڑوں سے ڈھونڈیں برکتیں
تو مسیحا کے گھرانے کا بڑا سردار ہو
سوز ایسا ہو کہ شمع محفل اعدا ہو تو
درد اتنا ہو کہ درمانِ دلِ بیمار ہو
شور ایسا ہو کہ پہنچیں عرش پر نالے تیرے
زور اتنا ہو کہ آخر کار بیڑا پار ہو
آہ ایسی ہو کہ نخلِ بوستانِ دین بنے
اسکی ہر اک شاخ میوہ دار پر اثمار ہو
اٹھ کہ تیرے بیٹھ جانے میں سراسر ہے زیاں
چل کہ تیرے چلنے سے جاری یہ کاروبار ہو
تو اسی دنیا میں دیکھے جنت الفردوس کو
یعنی جو مصداق تجری تحتھا الانہار ہو
حیف ہے آتا نہ ہو وحی الٰہی پر یقین
اور اس سے معتبر ریوٹر کا کوئی تار ہو
اچھی صورت یعنی اک مٹی کی مورت کیا کروں
چاہئے انسان خوش گفتار خوش کردار ہو

(اکمل)

تار برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ٹرکی و ایران کی حد بندی:- (کراچی ۳ فروری) سندھ گزٹ کا ایک نامہ نگار نے ۲۴ جنوری کو بصرہ سے اطلاع دیتا ہے کہ ۱۳ جنوری کو ٹرکش سرحدی کمیشن حد بندی ٹرکی و ایران میں شامل ہونے کے لئے بغداد سے جہاز بصرہ میں وہاں پہنچی۔ ۱۵ جنوری کو وہ چھ سپاہیوں کے ساتھ دخانی جہاز میں مہک مار کو روانہ ہو گئے۔ عثمانی وزیر جنگ نے ان کے لئے اسی گھوڑے خریدنے کا حکم دیا تھا لیکن ایک بھی خرید نہ گیا۔ ۱۳ جنوری کو جہاز بر ہانیہ میں پرشین سرحدی کمیشن حد بندی میں شامل ہونے کے لئے بغداد سے آئی۔ ان کے ساتھ کیویلری میں اور چھ کیو سپیس تھے۔ ۱۴ جنوری کو وہ سب کے سب مہک مار کو روانہ ہو گئے ۔

یونان و ٹرکی (قسطنطنیہ ۲ فروری) ٹرکی و یونان کے مابین سفارتی تعلقات آج باقاعدہ تازہ و بحال کئے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جزائر ایجین کے بارہ میں دونوں میں براہ راست ابتدائی گفتگو شروع ہو گئی ہے۔

معزول شاہ ایران۔ (طہران ۲ فروری) شاہ معزول محمد علی آج کل سینٹ پیٹرز برگ میں گمنام طور پر ٹھیرا ہوا ہے۔

ہندوستانیوں کی واپسی کی تجویز: (کیپ ٹاؤن ۲ فروری) یونین سنیٹ کے ٹرنسوالی ممبر مسٹر سونک نے یہ تحریک کرنیکا نوٹس دیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں کثیر التعداد ہندوستانیوں کی موجودگی فوائد ملک کی خلاف ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو حتی الامکان جلد اس خرابی کا انسداد کرنا چاہئے۔

لیبر لیڈروں کی جلا وطنی پر رائیں:- (لنڈن ۲۹ جنوری) گورنمنٹ جنوبی افریقہ نے محنت پیشہ گروہ کے جو سرغنے . . انگلستان کو جلا وطن کئے ہیں۔ وہ بڑے بڑے اخبارات انگلستان کی رائے میں برٹش مقبوضات کی گورنمنٹوں کے مسئلہ اختیارات کو بڑے شد و مد سے تازہ کرنے والا ہے جس سے امپیریل اور یونین پارلیمنٹوں میں باہم تصادم وقوع میں آنے کا اندیشہ ہے بحالیکہ امپیریل پارلیمنٹ انگلستان کے فیصلے قانون سے بالاتر ہیں۔ بخلاف اس کے نو آبادیوں کی پارلیمنٹ جو امپیریل پارلیمنٹ کی اجازت و منشا سے قائم ہوتی ہے۔ اس کے فیصلے عدالتہائے قانون کے تابع ہیں۔

سپریم کورٹ کی رائے:- (پریٹوریہ ۲۹ جنوری) آج سپریم کورٹ کے فل بنچ کے سامنے گورنمنٹ کو لیبر سرغناؤں کی جلا وطنی سے روکنے کے لئے مکرر درخواست دیگئی۔ جلا وطنی کے متعلق کمشنر پولیس کی شہادت کے بعد مسٹر جسٹس وکیل نے افسوس ظاہر کیا کہ جو معلومات انہیں اب حاصل ہوئی ہیں۔ وہ پہلی مرتبہ درخواست پیش ہونے کے وقت حاصل نہ تھیں۔ ورنہ میں حکم صادر کر دیتا کہ گورنمنٹ انکو جلا وطن نہ کرے اگر کوئی گورنمنٹ ناجائز کارروائی کے لئے اپنی طاقت استعمال کرے۔ تو کوئی عدالت اسے باز نہیں رکھ سکتی اگر گورنمنٹ نے انہیں مقید رکھکر بطور ایک شہری کے عدالت ڈربن میں اپیل کرنے کے استحقاق سے محروم کر دیا تو گورنمنٹ کی یہ جائز کارروائی نہ ہو گی۔ گورنمنٹ جبر استعمال کرنے کی صورت میں بذات خود ملک کے سامنے جوابدہ ہے۔

جلا وطنی میں اخفا:- (جوہانسبرگ ۲۹ جنوری) حکام نے لیبر سرغناؤں کی جلا وطنی میں نہایت اخفا سے کام لیا۔ ایک باشندے نے نصف شب کے بعد قید خانہ کی گاڑی کے اندر سے مزدوروں کے گیت اور علم احمر کے نغمہ کی آواز سُن کر انشا کے راز کیا۔ صبح کے ایک اخبار میں اسکی کچھ یونہی سی کیفیت چھپی بعدہٗ قطعی اعلان بہت کچھ جوش و خروش پیدا کرنے کا باعث ہوا۔ لیبر سرغناؤں کو شب دو شنبہ کو جیل سے گاڑی میں سوار کر کے سٹیشن پر لے گئے۔ اور ٹرین میں جن میں فوج سوار تھی۔ بٹھا دیا۔ انہیں مطلق علم نہ تھا۔ کہ کہاں جا رہے ہیں۔ کیونکہ کھڑکیاں وغیرہ بند تھیں۔ اسی حالت میں ڈربن پہنچ گئے۔ بظاہر گویا ٹرین ایک تھیٹریکل کمپنی کو لے جا رہی تھی۔ گھانٹ پر جلا وطنوں کو اپنے اعزہ و اقارب سب کو خطوط لکھنے کی ایک گھنٹہ کی مہلت دیگئی بعدہٗ [illegible] گئے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

پیسہ اخبار کیساتھ اظہار ہمدردی:- مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء بروز جمعہ انجمن ضیاء الاسلام کے ہفتہ وار جلسہ میں زیر صدارت عالیجناب مولانا مولوی محمد ابو یوسف صاحب مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"انجمن ضیاء الاسلام کا یہ جلسہ پیسہ اخبار کے کتب خانہ کی آتشزدگی پر کمال متاسف اور رنجیدہ ہے اور مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار سے اس افسوسناک حادثہ میں دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے!!

راقم حمید احمد جوائنٹ سیکرٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

زمیندار کے وفد کی دہلی میں آمد:- مولانا عبید اللہ العمادی کی سرپرستی میں "زمیندار" کا وفد برائے فراہمی چندہ دہلی پہنچ گیا ہے اہل دہلی اپنی شہرہ آفاق مدارات اسلامی کے مطابق وفد کے ساتھ سلوک فرما رہے ہیں ہم شیخ محبوب الٰہی صاحب رئیس دہلی کے دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے خاص جوش محبت و اخوت اسلامی کے تقاضہ سے ایک پرفضا۔ عالیشان جائداد محبوب ہوٹل واقعہ چاندنی چوک کا ایک پر تکلف حصہ وفد کی آسائش کے واسطے ہمیں عطا فرما کر مشکور فرمایا۔ ہم صاحب موصوف کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ راقم منیجر جنرل نیوز پیپر ایجنسی اینڈ بک ڈپو۔ بلی ماران۔ دہلی۔

سرمایہ ہسپتال:- دہلی کے تار سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ بری و بحری فوجی افسروں و سپاہیوں وغیرہ کے کنبوں کے لئے لیڈی گزور کے سرمایہ ہسپتال کی تحریک اس قدر ترقی کر گئی ہے۔ کہ اب فنڈ مذکور کو قائم شدہ تصور کرنا چاہئے۔

مولوی محبوب عالم صاحب ٹرسٹی منتخب ہو گئے:- جناب حاجی نواب محمد اسحاق خانصاحب بالقابہم آنریری سیکرٹری محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علیگڑھ ۳۰ جنوری کو بذریعہ تار مولوی صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ "وہ علیگڑھ کالج کے ٹرسٹی منتخب ہو گئے ہیں۔ مبارک ہو!!

مقدمہ ہرجانہ۔ مسٹر ایم اے نرائن چاری ایڈوکیٹ نے جاگیردار ارنی کی طرف سے مسٹر ایچ ایم گیشن کے خلاف ہائیکورٹ مدراس میں دس ہزار روپے ہرجانہ کا دعوے دائر کیا مسٹر گیسن کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت سے سنٹرل سٹیشن پر جاگیردار مذکور پر حملہ کرنے کی پاداش میں فوجداری میں پچاس روپے جرمانہ ہو چکا ہے اور اب یہ دیوانی مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

اسلامی یتیم خانہ کلکتہ:- لارڈ ہارڈنگ نے اسلامیہ یتیم خانہ کلکتہ کی سرپرستی منظور فرما کر دو سو روپیہ چندہ بھیجا ہے لیڈی ہارڈنگ نے اسلامی زنانہ یتیم خانہ سکول کو اپنے نام سے موسوم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یتیم خانہ میں۔ ۲۲ لڑکوں کے علاوہ کچھ لڑکیاں بھی ہیں۔ زنانہ یتیم خانہ کی عمارت کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔

بریت:- ایف ڈبلیو راسٹن انجنیر اور پانچ برہمی رنگون میں مجرم ڈاکہ گرفتار تھے۔ جوری کے یکرائے بے قصوری کا فتویٰ صادر کرنے پر عدالت نے انکو بری کر دیا۔

توسیع لائن:- ریاست جیپور کو جیپور سے ریگوس تک پچیس میل ریلوے لائن سٹینڈرڈ پیمانہ پر بنانے کی اجازت ملی۔

ایک سردار کے قتل کا مقدمہ:- رویل کے ٹھاکر اور دیگر اشخاص پر جو ایک اور سردار کی ہلاکت کا مقدمہ ضلع مہیکنٹھو میں بذریعہ کمیشن سماعت ہو رہا ہے۔ اس میں ملزموں نے اپنا ابتدائی بیان جو عدالت ماتحت میں دیا تھا۔ اس عذر پر واپس لے لیا کہ پولیس نے انہیں ایسا بیان لکھوانے پر مجبور کیا تھا۔

کولمبو میں پلیگ:- کولمبو میں پلیگ سے دو مزید اموات وقوع میں آئیں۔ طاعون کی یہ قسم نیومانک سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

منشیات کا لائسنس:- اعلان ہوا ہے۔ کہ سو بہ دہلی میں چینی لوگوں کو افیون و بھنگ کا لائسنس ملا ہوا ہے۔ انکو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں افیون شراب و دیگر منشیات کا لائسنس حاصل کرنے کی اجازت نہ ہو گی۔

مقدمہ لاٹری۔ رنگون میں اپیل:- انڈین ٹیلیگراف ایسوسی ایشن کلب رنگون کے پریزیڈنٹ اے جے لگ اور چار ممبروں کو جو جوئے کی لاٹری ڈالنے کی ٹکٹ رکھنے اور لاٹری کے نتائج مشتہر کرنے [illegible]

برہما کے سپرد کر دیا۔ جو ۲۹ جنوری کو پھر عدالت العالیہ میں پیش ہوا۔ سرکاری وکیل کی تقریر کے ختم ہونے پر مسٹر میکڈانل بیرسٹر ملزمین نے تقریر کی۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

لاہور میں بارش۔ گزشتہ ۳ فروری کو تمام دن آسمان پر ابر محیط رہا۔ اور صبح کے ابتدائی دو تین گھنٹوں میں خوب مینہ برسا۔ جس سے سردی پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔

فوجی افسر کا قتل:- کپتان ایچ ٹیلر جو وانو (سرحد وزیرستان) میں سپاہیوں کے جلسہ رقص میں شریک ہوئے تھے۔ ایک سپاہی کی گولی سے مارے گئے۔ قاتل گرفتار ہے۔

افغان کے ایک پرچہ کی ضبطی:- ۲۲ جنوری کو پولیس نے دفتر افغان پشاور کی تلاشی لیکر افغان مطبوعہ ۵ دسمبر کے تمام پرچے ضبط کر لئے جس میں اخبار زمیندار کے ان تین مضامین میں سے ایک مضمون درج تھا۔ جسکی وجہ سے زمیندار کی ضمانت و پریس معرض ضبطی میں آیا۔

ڈکہ سے کابل تک کی سڑک:- پائنیر کے سرحدی نامہ نگار کے بیان کے مطابق ڈکہ تا کابل کی سڑک قزاقوں کی دستبرد سے اسقدر غیر محفوظ ہو گئی ہے۔ کہ ہز مجسٹی امیر نے مسافروں کو ایسے بڑے بڑے کارروانوں کے ساتھ جو خود اپنی حفاظت کے قابل ہوں۔ اسپر سفر کرنے کا حکم دیا ہے۔

سڑک جلال آباد تا بدخشاں:- ہز مجسٹی امیر نے سڑک ہذا کی درستی کے لئے سفر مینا کی کمیٹی مامور کی ہے مقامی مزدوروں سے بھی اس کام میں مدد لیجائیگی۔

سلح خانہ فیروز پور:- اس سلح خانہ کے مزدوروں اور کاریگروں نے ایکے سے کام بند کر دیا ہے۔ اگرچہ ۲۹ جنوری کو حکام دس فیصدی آدمیوں کو کام پر واپس آنے کی ترغیب دے سکے۔ تاہم اکثر اشخاص ہنوز ایکے پر ہیں۔ ورکشاپ بند ہیں۔ اعلیٰ افسروں سے توقع ہے کہ وہ ایکے کی وجوہ دریافت کرنے میں تامل نہ کرینگے۔

شملہ کا موسم:- چند روز سے شملہ کا موسم متلون ہے۔ ۳۰ جنوری کی شب کو برق و باد کے ساتھ بارش ہوئی و برف گری۔ گو ابکی برف قلیل پڑی ہے تاہم اس سے فصلوں کو بہت فائدہ پہنچیگا۔

افغانستان میں برفباری:- کابل سے اطلاع ملی ہے۔ افغان ترکستان میں وسط جنوری میں بہت برف گری جسکی وجہ سے ہرات و کابل کی ڈاک کا راستہ قندہار کی جانب سے اختیار کرنا پڑا

فہرست مربیان و ٹرسٹیان بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ

مربیان :-

حضرت مولانا مولوی حاجی حکیم حافظ نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح قادیان۔
جناب مولانا حاجی مولوی نواب وقار الملک مشتاق حسین صاحب امروہہ۔
حضرت مولانا مولوی شبلی نعمانی لکھنؤ۔

ٹرسٹیان۔

نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی مشیر وزیر اعظم ریاست نظام حیدر آباد دکن۔
مولانا مولوی محی الدین ابو الکلام۔ آزاد مالک و اڈیٹر اخبار الہلال کلکتہ۔
آنریبل مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر بانکی پور۔
آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل میرٹھ۔
مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان
ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر لاہور۔
نواب محمد سلیم خانصاحب رئیس ٹیری سرحد۔
مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور۔
خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب۔
میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور۔
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایل۔ ایس لاہور۔
شیخ رحمت اللہ صاحب * آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا علیگڑھ
مولانا عبد القادر صاحب آزاد سبحانی۔
جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی۔

جلد ا | لاہور۔ یکشنبہ۔ مورخہ ۱۲ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۸ فروری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۸۹

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

اشاعت اسلام اور ہمارا فرض

(از پروفیسر عطاء الرحمن صاحب ایم اے راجشاہی کالج بنگال)

آجکل اشاعت اسلام کی آواز ہر طرف سے بلند ہو رہی ہے۔ اور اعلاء کلمۃ اللہ کی تڑپ ہر سعید روح کو جنبش دے رہی ہے۔ لیکن توفیقِ عمل خدا کے فضل اور روح القدس کی تائید پر موقوف ہے۔ خواجہ صاحب کے ولایت تشریف لیجانے کے قبل بھی ملک میں اشاعت اسلام کے متعلق متعدد تجویزیں تہیں۔ تجویز آسان ہے پر قربانی کا ایک اعلےٰ نمونہ پیش کیا۔ اور دنیا کو دکھلا دیا کہ کام کرنے والے یوں کیا کرتے ہیں۔

دراصل اشاعت اسلام کی راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آتی ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ جو سچے معنوں میں مسلمان ہونے کے علاوہ دل میں اسلام کے لئے ایک تڑپ رکھتے ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے مبلغ اسلام بننے کی صلاحیت رکھتے ہوں * یہ امر بھی الثبوت ہے۔ کہ مبلغ کے لئے خشک علم سے زیادہ ضروری ایک جذب کرنیوالی روح ہے۔ اور یہ بات کونوا مع الصادقین کے ماتحت صادق کی صحبت اور معیت کے بغیر پیدا ہو نہیں سکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جہاں بہت سے لوگ اشاعت اسلام کے متعلق خیال خام ہی پکاتے رہے۔ خواجہ صاحب کو یہ توفیق ملی۔ کہ بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا کہکر ایک دریائے ناپیدا کنار میں کود پڑے۔ اور یہی راز ہے کہ اسقدر تھوڑے عرصہ میں خواجہ صاحب کو اتنی بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

فی الحقیقت یورپ میں اشاعت اسلام کا کام سخت مشکل ہے وہاں آجکل عام طور پر تین قسم کے لوگ موجود ہیں :-

(۱) وہ لوگ جو مذہب کی ضرورت کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے۔

(۲) وہ لوگ جو مذہب کو معلّم اخلاق سے بڑھکر زیادہ درجہ نہیں دیتے۔

(۳) وہ لوگ جنکو صداقت کی تلاش ہے۔ اور گرد و پیش کے حالات سے متنفر ہیں۔

ان تینوں میں دوسری جماعت سب سے بڑی ہوتی ہے اور تیسری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔

پہلی جماعت کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ وجہ یہ کہ انکی طبیعت میں دہریت بکلی سرایت کر گئی ہے۔ اور مادہ پرستی اور الحاد نے مرتبی زندگی کو ان کی نظروں میں بھلی کر دکھایا ہے۔ سرِ دست اس جماعت سے بہت کم امید ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسنا۔ فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء۔ فلا تذھب نفسک علیھم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون۔ (فاطر)

دوسری جماعت ایک بڑا گروہ ہے۔ یہ لوگ مذہب سے بے پرواہیں اور نیک اخلاق کو کافی سمجھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے دل میں سب سے پہلے مذہب اور رضا الٰہی کا احساس پیدا کرنا ہمارا مقصد ہونا چاہئے۔ ان کو حکمت اور موعظۂ حسنہ سے یہ ذہن نشین کرنا چاہئے۔ کہ محض اخلاق نجات کے لئے کافی نہیں۔ اور یہ کہ مذہب ہی اخلاق کا ضامن اور نگہبان ہے اور مذہب سے علیحدہ ہو کر اخلاق ایک کمزور اور کھوکھلی چیز ہے۔ دراصل دنیا کے کاروبار اور گورکھ دہندوں سے انہیں فرصت ہی کب ملتی ہے۔ کہ سینہ پر ہاتھ رکھکر ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ہمارے تعلقات صرف بنی نوع انسان ہی کے ساتھ نہیں ہیں۔ بلکہ انسان سے بہت ہی بالاتر ایک اور ہستی بھی ہے۔ جس کے ساتھ تعلقات پیدا کرنا مقدّمیاتِ روحانی ہے۔ اور نجات ان تعلقات کے قیام کا دوسرا نام ہے۔ اور بس۔

ہبرٹ جورنل کے جنوری نمبر میں ریورینڈ بلنٹ صاحب کا ایک مضمون "ولایت کے چرچ کی ناکامی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ صاحب موصوف کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چرچ کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ موجودہ چرچ نے اپنا مقصد احساسِ روحانیت پیدا کرنیکے عوض درستگیٔ اخلاق رکھا ہے اور بلند مقام سے اُترکر دنیا پرست جماعت سے ایک ناجائز صلح کر لی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ طریقہ سخت خطرناک ہے۔

قابل مضمون نگار کی یہ رائے نہایت صحیح ہے اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ آج اشاعت اسلام کے لئے یورپ ایک کھلا میدان ہے۔ کیونکہ اسلام میں انسان کا خود تراشیدہ نظام مذہب جسکو یورپ میں چرچ کے نام سے موسوم کرتے ہیں نہیں ہے۔ برعکس اس کے اسلام ایک سادہ اور صاف مذہب ہے۔ اسلام وہ طریقہ بتلاتا ہے جس سے انسان اور خدا کے درمیان کوئی آہنی دیوار چرچ کی صورت میں اسلام جائز نہیں رکھتا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی طالب حق اسلام کو قبول کرنے کے ساتھ ہی اپنی حالت کو اس شخص کی حالت کے مشابہ بیان کرتا ہے۔ جو پہلے ایک تیرہ و تاریک کوٹھڑی میں بند ہو جہاں ہوا کا گذر نہیں اور پھر یکدم نکلکر کھلے میدان میں آوے اور اپنے دماغ کو خوشگوار اور روح افزا ہوا سے تازہ کرے۔

تیسری جماعت گرچہ تعداد میں کم ہے مگر اہل علم ہونے کیوجہ سے توجہ کے لائق ہے۔ اکثر انمیں سے ایسے ہیں جو مذہب تثلیث سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور ایک کامل ترین صداقت کے متلاشی ہیں۔ انکو پیاس ہے۔ اور ان کے ہونٹھ خشک ہیں۔ اگر چشمۂ صافی کا پتہ انکو ملے تو وہ اس چشمہ کیطرف یقیناً دوڑینگے۔ ہیرس میں چند ایسے ہی پیاسے لوگوں کو خواجہ نے حوض کوثر کا پتہ بتلایا تھا۔ اسلام کے متعلق ان طالبان حق کو بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنا اور براہین دینیات سے انکے اعتراضات کو رفع کرنا۔ ایک ایسا اہم کام ہے۔ جس کے لئے بہت سے خواجوں کی ضرورت ہے۔

ابھی وقت نہیں کہ ہم نکتہ چینیاں کرتے پھریں۔ اور فرقہ بندی کی تنگنائیوں میں پھنسکر اس زریں موقعہ کو ہاتھ سے جانے دیں۔ اہل یونان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ آپسمیں خوب لڑتے تھے۔ مگر ان میں خوبی یہ تھی کہ بیرونی دشمن کے مقابلہ میں باہمی نزاع کو چھوڑ کر یکتن اور یکجان ہو جاتے ہیں۔ کیا مناسب نہیں کہ امت مرحومہ کے فرقے بھی شرک بت پرستی۔ دہریت اور الحاد کے مقابل یکتن اور یکجان ہو جائیں؟ اور سچے معنوں میں حزب اللہ کہلا کر دشمن پر غلبہ حاصل کریں۔ ومن یتول اللہ ورسولہ والذین اٰمنوا۔ فان حزب اللہ ھم الغٰلبون *

ضروری تصحیح۔ ۳ فروری کے اخبار پر جو حضرت خلیفۃ المسیح کے فارسی اشعار کا مصرعہ غلط چھپ گیا ہے اس طرح پڑھا جائے۔
ہاں ہنر بران عرب غیر از خواب گراں ہے ہر صیدا۔ نزالان نرنگی صد ہزار

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت گذشتہ پرچہ کے شائع ہونیکے بعد قادیان سے پے درپے تین چار خطوط اس مضمون کے موصول ہوئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت بہت ناساز ہے اور برادران سلسلہ کو آپکی صحت اور درازی عمر کیلئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں سب سے پہلے ۱۰ فروری کو مولوی صدر الدین صاحب کا درد انگیز خط موصول ہوا جو ذیل میں درج ہے۔ اس کے پہنچتے ہی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب قادیان تشریف لیگئے۔ اور آپکے بعد ۱۱ فروری کو مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی چلے گئے ۱۰ فروری کی شام کو جماعت احمدیہ خاص احمدیہ مسجد میں جمع ہو کر حضور کے لئے پُرسوز و گداز سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اطلاع کے پہنچتے ہی دعاؤں پر کمر باندھ لیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے التجا کریں ... وجود ہم میں تادیر قائم رہے۔

قادیان مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۴ء

برادران سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو قرآن کریم سے غایت درجہ کی محبت اور عشق ہے۔ اس سے آپ خوب آگاہ ہیں اس تمام وصہ بیماری میں قرآن کریم کا سننا اور کچھ توانائی پر خود پڑھنا۔ بہت لمبا لمبا مطالعہ کرنا۔ بہت سی عورتوں مردوں بچوں کو درس دینا یہ دلالت کرتا ہے۔ کہ حضور کو اللہ تعالےٰ کے کلام سے بہت بڑی محبت ہے۔ اور اس محبت کے ولولے نے جماعت احمدیہ میں اور خصوصاً اہل قادیان کے دلوں میں قرآن کریم کی عظمت بٹھا رکھی ہے۔ اور اس کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ پیدا کر رکھی ہے۔ آج کل حضور کی علالت طبع کی خبریں بذریعہ اخبارات سلسلہ اور بذریعہ خطوط برادران سلسلہ عالیہ کی خدمت میں پہنچائی جاتی ہیں۔ اور فی الحقیقت ہمارے آقا و مطاع کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ اور دور تک کمزوری پہنچ چکی ہے۔ یہاں تک کہ آنحضور بغیر سہارے کے بیٹھ بھی نہیں سکتے چلنے کا تو ذکر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ بولنے سے ضعف ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ ہیں کہ قرآن کریم اور حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے کی مقدس خدمت کو اب تک ہم عاجزوں اور حاجتمندوں کے لئے اور اپنے مولا کی محبت اور فرمانبرداری کے لئے برابر پوری کرتے ہیں۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ اور نوٹوں پر بھی محنت کرتے ہیں۔ آپ حضور اپنے دولت خانہ پر درس دیتے ہیں۔ آج کا درس ایسے درد انگیز لہجہ کا تھا۔ کہ حاضرین میں سے قریباً سب کے قلوب پر رقت طاری ہو گئی اور بعض چیخیں مار کر رونے لگے۔ میں تو گھر پر آکر بھی روتا رہا۔ کیونکہ حضور کے کلمات گویا وصیت کے رنگ میں تھے۔ اے عشاق قرآن کریم۔ اور اے عشاق نور الدین آستانہ الٰہی پر گر جاؤ۔ رو رو کر دعائیں کرو۔ صدقہ دو۔ کہ ہمارے خلیفۃ المسیح کا سایہ ہم پر دیر تک رہے۔ اور وہ جو کر سکتے ہوں۔ مزید زیارت کیلئے اور خدمت کے لئے قادیان آئیں۔ اور حضور کے نصائح سے بہرہ ور ہوں۔ اور ان کی دعاؤں اور برکات کے طالب ہوں۔

اخویم خدمت کرنے کے لئے اپنی جماعت کے ڈاکٹروں کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ہو سکے۔ تو پہنچیں۔ بالخصوص اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اخویم مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور اخویم مکرم میر محمد اسمٰعیل صاحب اس پر ضرور توجہ فرما دیں۔ والسلام خاکسار صدر الدین۔

بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۸ کالم ۲ پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۸ فروری ۱۹۱۴ء [illegible]

رسول کریمؐ کے مختصر حالات

(ہمارے ایک خاص نامہ نگار کے قلم سے)

چونکہ بارہ وفات کا دن قریب ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کرام کے لئے جناب اقدس سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے حالات نہایت مختصر طور پر مگر ایسے طریق پر کہ جس سے کل بڑے بڑے واقعات پر عبور ہو سکے ذیل میں درج کئے جائیں جو امید ہے کہ دلچسپی سے خالی نہ ہونگے۔

پیدائش کا حال اگرچہ خداوند تعالےٰ کے حضور اور اس کی جناب میں شریف و نجیب وہ شخص ہے کہ جس کا کیرکٹر پاکیزہ ہو اور اتقاء و پرہیزگاری کے کل منازل طے کرنے کا مجسم نمونہ ہو جیسے کہ آیت ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے ارشاد میں یہی بات پائی جاتی ہے تاہم نبی مقدسؐ حضرت ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے فرزند رشید جناب اسمٰعیلؑ کے سلسلہ اولاد میں اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے کہ جس کو عربوں کے کل قبیلے اپنا سردار مانتے تھے قصی ابن کلاب (آنحضرتؐ کے مورث اعلیٰ) کے پاس نہ صرف خانہ کعبہ کی کنجی رہا کرتی تھی بلکہ وہ خانۂ خدا کے متولی اس کی زیارت کرانے والے۔ اور چاہ زمزم کے منتظم بھی تھے۔ ایسے ہی ان کے سپرد وہ مکان بھی تھا۔ جہاں عربوں کے کل بڑے بڑے مقدمات فیصل ہوا کرتے تھے جس کا نام دار الندوہ تھا۔

قصی ابن کلاب کے بعد یہ خدمات عبد المناف کے سپرد ہوئیں آنکے بعد ہاشم اور ہاشم کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان عبد المطلب کے فرزند ہیں جو سب سے چھوٹے فرزند تھے انکا نام عبد اللہؓ تھا جو نہ صرف ظاہری حسن و جمال میں ممتاز تھے بلکہ حسن صورت کے علاوہ حسن سیرت میں بھی یگانہ تھے۔ جناب عبد اللہ کی عمر جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو ان کا نکاح جناب آمنہ سے ہوا۔ جنکا عربوں کے ایک شریف قبیلے بنی زہرہ سے تعلق تھا۔ یعنی وہ اس قبیلہ کے ایک ممبر وہب نامی کی دختر نیک اختر تھیں جس سے دنیوی نقطۂ خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاندانی وجاہت کا ثبوت بہم پہنچتا ہے۔ جس کے ساتھ آپکا دینی زہد و اتقا ملنے سے ایک ایسا رنگ چڑھا کہ آپ خدا کی مخلوق میں بے مثل انسان بن گئے۔ اور آپ کے ایک عاشق صادق کو جو آپکی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے نام سے آیا تھا۔ آپکی تعریف و توصیف میں یوں عذب البیانی اور طلیق اللسانی کرنی پڑتی ہے سے

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو جہاں ٭ کرے ہے روح قدس جسکے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ٭ کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

حضرت عبد اللہؓ کی وفات ابھی آپکی پیدائش میں دو ماہ باقی تھے کہ قضائے الٰہی سے جناب عبد اللہؓ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا آپکو یتیم بچوں کی بے کسی اور بے بسی کا اندازہ کرنے کا تجربہ ہو کر مفید تعلیم دینے اور عملی نمونے پیش کرنے کا موقعہ نصیب ہو سکے۔ آپکی پیدائش کی نسبت یہ ضبط تحریر میں لایا گیا ہے کہ جناب مسیح ناصری سے تقریباً چھ سو برس بعد ۱۲ ربیع الاول کو آپ نے گلشن عدم سے گلزار دنیا کو رونق بخشی اس وقت جن عجائبات قدرت کا ظہور ہوا۔ اس کا نقل کرنا ہم بہ سبب طوالت کے نظر انداز کرنے پر مجبور ہیں۔ آپکی پیدائش کی خبر جب آپ کے دادا جان (عبد المطلب) کو دی گئی۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ اور آپؐ کا نام محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔

بچپن کے زمانے کا مختصر حال جس طرح آجکل انگریزوں میں یہ دستور ہے کہ بچوں کی مستورات خود ... دودھ نہیں پلاتی ہیں عرب کے امراء میں بھی یہ دستور تھا۔ کہ وہ اپنے بچوں کے لئے دودھ پلانے والی دایا مقرر کرتے تھے۔ چنانچہ اسی لئے آپکی والدہ ماجدہ جناب آمنہ ... نے صرف ایک ہفتہ آپکو دودھ پلایا۔ اس کے بعد ابولہب کی لونڈی نے آپؐ کو دودھ پلایا۔ جس کے عوض میں اُسکو ابولہب نے آزاد کر دیا۔ گویا آپ نے پیدا ہوتے ہی غلامی کی [illegible] بنیاد رکھی۔ ابولہب کی لونڈی کا صرف دودھ پلانے کے [illegible] [illegible] مخلوق کی غلامی اور پرستش سے نجات دلانا اس کا اصلی اور حقیقی کام ہوگا۔

ابولہب کی لونڈی کے بعد قبیلہ بنی سعد میں سے ایک مبارک خاتون نے آپ کو دو سال تک دودھ پلایا۔ جسکا نام حلیمہ سعدیہ تھا۔

جیسے کہ مثل مشہور ہے "ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات" ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تاریخ کے اوراق میں یہ مسطور ہے کہ حضور انورؐ آٹھ ماہ کی عمر میں سیدھا اور نو ماہ کی عمر میں خاصی باتیں کرنے لگ گئے تھے۔ حلیمہ سعدیہ کے پاس آپ تقریباً ۵ سال تک رہے اس کے بعد اپنی والدہ ماجدہ کے حوالے کئے گئے۔

حضرت آمنہؓ کی وفات حلیمہ سعدیہ کے پاس سے جب آپ اپنی والدہ آمنہؓ کے پاس آ گئے تو اس کے بعد آپ ایک سال تو مکہ میں رہے پھر اپنی والدہ کے ہمراہ مدینہ شریف لیگئے جہاں آپکا ننھیال تھا۔ ایک مہینہ وہاں رہنے کے بعد پھر مکہ کو واپس ہوئے۔ مگر راستہ میں ہی حضرت آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ اُم ایمن جو انکی لونڈی تھی آپ کو آپ کے دادا جان کے پاس لیکر حاضر ہوئی عبد المطلب نے اپنے یتیم پوتے کی نہایت پیار و محبت سے پرورش کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ اور جب تک وہ زندہ رہے ہر طرح سے خاطر تواضع پیار و محبت اور شفقت سے پیش آتے رہے۔

عبد المطلب کا انتقال دنیا جائے فانی ہے جو پیدا ہوا ہے آخر اس کو ایک نہ ایک دن اس دار فانی سے جدائی کا ناگوار پیالہ نوش کرنا ہی پڑتا ہے چنانچہ اسی طرح عبد المطلب کی بھی موت کی باری آ گئی اور انہوں نے ۸۲ سال کی عمر میں دنیائے دون کو لات ماری۔ وفات سے پہلے اپنے یتیم پوتا کو اپنے فرزند ابوطالب کے حوالے کر کے ہر طرح سے آرام و آسائش سے رکھنے کی تاکید کر گئے جس پر جناب ابوطالب نے نہایت دریا دلی اور فراخ حوصلہ سے عمل در آمد کیا۔ تاریخ سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ جناب ابوطالب آنحضرتؐ کو ہمیشہ اپنی نظر کے سامنے رکھتے تھے۔ اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔ اور اپنے پاس ہی سلاتے تھے۔ ایسے ہی تجارت کے لئے اگر سفر کی ضرورت پیش آتی تھی تو آپکو اپنے ہمراہ لیجاتے تھے۔ غرضکہ ابوطالب کے طرز عمل پر اگر غور کیا جائے تو اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے والد عبد المطلب کی وصیت پر نہایت عمدہ طرز پر عمل در آمد کیا۔ آنحضرتؐ سے پیار و محبت کرنے اور آپکے دل کو خوش و خرم رکھنے کے بہترین نمونے دکھائے۔ فجزاھم اللہ حسن الجزا۔

ابوطالب کی محبت کا ایک شاندار نظارہ جب آنحضرتؐ کی عمر بارہ سال کی ہو چکی تو ان ایام میں ابوطالب کو اپنا مال تجارت لیکر ملک شام کی طرف جانیکا اتفاق ہوا۔ آپ کو بھی حسب دستور اپنے ہمراہ لیگئے راستہ میں حسن اتفاق سے ایک راہب سے ملاقات ہوئی جس کا نام بحیرہ تھا۔ جس وقت اس نے آپ کو دیکھا تو آپ کے بشرے سے یہ قیاس لگایا کہ آپ میں نبوت کے آثار مخفی ہیں۔ اس نے دل میں یہ تحریک ہوئی کہ اس قیاس کی واقعات سے تصدیق کرنا لازمی ہے۔ اور اسلئے آپ سے

بت پرستی سے نفرت آپکا جبلی خاصہ تھا باتوں ہی باتوں میں ایک سوال کر کے لات و عزیٰ کی قسم دیکر جواب طلب کیا۔ جس کے جواب میں سب سے پہلے جو الفاظ آپکی زبان فیض ترجمان سے نکلے وہ یہ تھے کہ خدا کی قسم ہے کہ بتوں کا مجھسے زیادہ کوئی دشمن نہیں۔ بت پرستی سے نفرت آپ کا جبلی خاصہ دیکھکر بحیرہ کا قیاس یقین سے بدل گیا۔ اور ابوطالب کو اس نے سمجھایا کہ اس لڑکے کی حفاظت کرنا آپ کا فرض ہے کیونکہ قرائن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان نبی ہوگا۔ ابوطالب پر اس کا بہت اثر ہوا۔ اور کل مال فروخت کر کے فوراً مکہ کو واپس آ گئے۔

نبوت سے پہلے آنحضرتؐ کس نظر سے دیکھے جاتے تھے؟ آپ کا بچپن کا زمانہ اور سن بلوغ ۱۲ سے لیکر ۲۵ برس کی عمر تک ایسا پاکیزگی، پارسائی اور پرہیزگاری میں گزرا اور راست بازی اور دیانتداری میں آپ ایسے مشہور ہوئے کہ آپ کا لقب "الامین" مشہور ہو گیا۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح جب آپکی عمر ۲۵ سال کی ہو گئی اور باوجود ابوطالب کے ہر طرح سے خاطر مدارات کرنے کے انکو آپکی شادی وغیرہ کا خیال نہ آیا تو اللہ تعالےٰ نے اپنے صادق راستباز کیلئے خود نکاح کی یہ سبیل موجود کی کہ خویلد کی بیٹی خدیجہؓ خاتون نامی کو جو ایک مالدار بیوہ عورت تھی۔ اپنے پیشہ تجارت کے لئے ایک امین اور دیانتدار کارندے کی ضرورت پیش آئی۔ اور اس نے آپ کے دیانتدار ہونیکا حال معلوم کر کے آپ کو پیغام بھیجا آپؐ نے اپنے چچا سے اجازت چاہی اور جب اجازت ملگئی تو خدیجہؓ کا مال تجارت لیکر سفر کو آپ تشریف لے گئے خدیجہؓ نے آپؐ کے ہمراہ اپنے ایک غلام میسرہ نامی کو روانہ کیا تھا۔ میسرہ ایک عقلمند اور انسان شناس تھا۔ راستہ میں آپؐ کے حسن اخلاق کے علاوہ چند دیگر خوارق عادت امور ظہور پذیر ہوئے وہ میسرہ کی نظر میں نہایت عجیب و غریب تھے۔ علاوہ اس کے مال تجارت میں امید سے بڑھ کر منافع بھی ہوا۔ آپؐ نے واپس آ کر مال کی قیمت جوں کی توں خدیجہؓ کے حوالے کر دی دیکھکر پر آپ کی دیانت و امانت کا نہایت عمدہ اثر ہوا۔ میسرہ نے آپ کے حالات اور ان عجائبات سے انکو آگاہ کیا جو اُس کی دوربین اور غیور نظر میں نہایت شاندار تھے اور اس نے راہ میں ملاحظہ کئے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدیجہؓ خاتون کو آپکی ذات بہت پسند آئی۔ اور انہوں نے ایک عورت کے ذریعہ آپ کو نکاح کا پیغام دیا جس کو آپ نے جناب ابوطالب کی منظوری کے بعد منظور فرما لیا۔ اور یوں جناب خدیجۃ الکبریٰ مسلمانوں کی دینی ماں بن گئیں۔

آپؐ امن کے شہزادے اور شر و فساد کو مٹانیوالے تھے ۳۵ سال کی عمر میں اپنی قوم کے مختلف قبیلوں پر آپ نے یہ احسان کیا کہ ان کو ناحق کی خونریزی اور عظیم الشان جنگ سے بچا لیا جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ اس سال خانہ کعبہ کی از سر نو مرمت کی گئی تھی۔ اور سنگ اسود کو مقام مقررہ پر لگانے کیلئے ہر قبیلہ اپنا حق جتاتا تھا۔ اور قریب تھا کہ یہ جھگڑا جنگ کے ذریعہ قبیلوں کی صفائی کرتا۔ مگر خدا کے راستباز نے یہ تدبیر کی کہ ایک چادر پر سنگ اسود کو اپنے دست مبارک سے رکھا اور اس کے چاروں کونوں کو قبیلوں کے سرداروں سے پکڑوا دیا۔ اور اس مقام تک لے گئے۔ جہاں اس کو نصب کرنا تھا۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے چادر میں سے اٹھا کر اس جگہ پر رکھ دیا۔ جس سے کل قبیلے نہ صرف خوش ہو گئے بلکہ آپکی انہوں نے بے حد تعریف کی اور قسمیں کھا کر کہا کہ آپ نے انکو عظیم الشان جنگ سے بچا لیا۔

نبوت سے پہلے آپؐ کا کیا شغل اور مذاق تھا؟ ہسٹری کے اوراق یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نبوت اور رسالت کی نورانی چادر اوڑھنے سے پہلے ہمارے آقا و مولاؐ کا اصلی شغل اور مذاق یاد الٰہی اور عبادت و ریاضت تھا چنانچہ غار حرا میں کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں آپ گزار دیا کرتے تھے۔ کبھی تو ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ آپ کھانا اپنے ہمراہ لیجاتے تھے۔ کبھی عبادت الٰہی کو ہی بہترین غذا سمجھکر کھانا لیجانے کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ اس نکتہ کو حضور کے ایک غلام نے جو اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے آپ کی صداقت کا مجسم نمونہ تھا۔ یوں سمجھایا ہے کہ سے

من نمی خواہم بجز وحیٔ خدائے کرد گار ٭ سوز آں پیغام دوست چون نفس روح پرورم

دور نبوت کے حالات آخر آپکی عمر چالیس سال کی ہو گئی تو باقاعدہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نزول شروع ہوا۔ اور سب سے پہلے جو کلام بلاغت نظام آپ کو سنایا گیا وہ قرآن کریم کی آیت "اقرأ باسم ربک الذی خلق" تھی۔ [illegible] آپ کو وضو کرنے کا طریق بھی بتایا۔ اور نماز پڑھنے کا طرز بھی۔ اس کے بعد وحی الٰہی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اسلام کی تبلیغ کرنے اور خدا تعالےٰ کے احکام اس کے بندوں کو پہنچانے کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی۔ بت پرستی اور مخلوق پرستی سے بندگان خدا کو نجات دینے اور ایک زندہ اور جیتے جاگتے خدا کا پرستار اور بندہ فرمانبردار بنانے کے لئے آپ نے خون پانی ایک کر دیا۔

سب سے پہلے کون کون ایمان لایا عورتوں میں تو سب سے پہلے ایمان جناب خدیجہؓ کبریٰ لائیں۔ مردوں میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ لڑکوں میں حضرت مولا مرتضیٰ شیر خدا۔ اور غلاموں میں حضرت زیدؓ جو آپکے آزاد کردہ تھے۔

تین سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ نہایت مدہم صورت میں چلا مگر ابوبکرؓ جیسے سلیم الفطرت عاقل اور دولت مند کے حلقہ بگوش اسلام ہونے پر ثبت ہے سمجھدار عرب آنحضرتؐ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور انہوں نے مقدس اسلام کو قبول کیا۔ مگر جیسے ہی کہ کثرت سے لوگ مسلمان ہونے لگے ویسے ہی مخالفت بھی بڑھتی گئی حتیٰ کہ مسلمانوں کو قتل کرنے اور سخت سے سخت ذلت دینے کی نوبت آ گئی۔ اور بہت سے مسلمان صرف اس جرم پر قتل کئے گئے کہ انہوں نے مخلوق پرستی سے توبہ کی تھی اور خدا اور اس کے رسول پر صدق دل سے ایمان لاکر نیک عمل کرنے لگے تھے۔ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے پر

بعض مسلمانوں کا ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنا جب اس قسم کے مظالم حد سے گذر گئے تو آنحضرتؐ کے ارشاد کے بموجب بعض صحابہ نے ملک حبش کی طرف ہجرت کی۔ مخالفوں نے اگرچہ وہاں جا کر بھی پیش رفت سے فرق نہیں کیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے وہاں کے بادشاہ "نجاشی" کے دل کو انکی طرف پھیر دیا۔ اس لئے مخالفین و معاندین اسلام و مسلمان اپنے ناپاک منصوبوں میں خائب و خاسر رہے۔

ترقی اسلام کو روکنے کی ایک نئی چال آنحضرتؐ کے مخالفوں اور دین متین کے سیاہ دل دشمنوں نے جب یہ دیکھا کہ اُن کے سارے کے سارے منصوبے خاک میں ملے جاتے ہیں۔ اور اسلام زور و شور سے ترقی کرنا چاہتا ہے تو اس کی ترقی کو روکنے کے لئے انہوں نے یہ تدبیر سوچی کہ ایک وفد آنحضرتؐ کے پاس روانہ کیا۔ جس نے حضور انورؐ کے پاس جا کر سلسلہ کلام یوں شروع کیا کہ اگر

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

یونان اور البانیہ میں جنگ (ایتھنز ۶ فروری) یونانی فوج اور البانوی لشکروں میں اُس علاقہ میں البانیہ کے حوالہ کر دیا ہے۔ لیکن ابھی یونانی اسپیر تالبض ہیں ہر روز جنگ بڑھتا جاتا ہے۔ کل کی لڑائی پچوسٹھ البانوی ہلاک ہوئے۔ اور یونانی صرف ۱۴ مارے گئے۔

پرنس آف البانیا کو سپردگی تاج - - البانین کنٹرول کمیشن نے اسدپاشا کو البانوی وفد کا سردار مقرر کر کے یہ کام سپرد کیا ہے۔ کہ وہ جرمنی میں پرنس ولیم آف ویڈ کو تاج سپرد کرے اسد پاشا ۱۲ ماہ حال کو جرمنی کو روانہ ہو جائینگے۔

پادری کا زوجہ کو قتل کرنا:۔ (نیویارک ۶ فروری) پادری سچمڈٹ جس پر اپنی زوجہ کو مارنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ قتل عمد کا مجرم ثابت ہوا۔

مشرق قریب کے سائل:۔ (لندن ۵ رفروری) ریوٹر کو معلوم ہوا کہ یورپین مدبرین سے ایم وزنیلوس وزیر اعظم یونان کی ملاقات کا سرسری و عام طور پر طمانیت بخش اثر پڑا ہے۔ جو باتیں ہنوز تصفیہ طلب ہیں۔ دول انکے جلد تر فیصل ہو جانے کی تہ دل سے خواہشمند ہیں۔ نیز ریوٹر کو یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جبتک مسئلہ البانیہ کا تمام وکمال فیصلہ نہو جائے دول ایپیرس و جزائر ایجین کے بارہ میں اپنے فیصلے سے یونان و ترکی کو مطلع نہ کرینگی۔

یونان کا حصول قرض:۔ ایک قرارداد پر دستخط ہوئے ہیں۔ جسکے رو سے یونان پانچ فیصدی پر دس ملین پونڈ قرض حاصل کریگا۔ اسمیں سے سات ملین پیرس دو ملین لنڈن اور ایک ملین یونان بہم پہنچائیگا۔

شاہی سیاحت پیرس:۔ (لنڈن ۵ رفروری) ملک معظم و ملکہ معظمہ کی سیاحت پیرس میں سر ایڈورڈ گرے بھی حضور ممدوحین کے ساتھ ہوں گے۔

گرمجوشانہ خیر مقدم:۔ (لنڈن ۴ رفروری) حقوق طلب عورتوں نے گلاسگو میں مسٹر لائیڈ جارج کے ورود کا آتش زنی سے استقبال کیا اور ایک جلتے ہوئے ڈرائنگ روم (دیوان خانہ) میں مسٹر لائیڈ جارج کا گرم جوشانہ خیر مقدم کے الفاظ لکھکر چھوڑ گئیں۔ یہ ڈرائنگ روم جو قیمتی تصاویر و فرنیچر سے آراستہ تھا۔ ابر وچل کیسل کا تھا۔ جو کریف کے متصل واقع ہے نیز ایک میل کے فاصلہ پر ایک اور مکان اور حقوق طلب عورتوں کی سوسائٹی کی سابق پریزیڈنٹ عورت کے شوہر کا گھر بھی جلا دیا گیا۔

برازیل میں سیلاب:۔ (لنڈن ۵ رفروری) گورنر باہیہ کی مراسلت سے ظاہر ہے۔ کہ حال کے سیلاب میں ایک ہزار جانیں تلف ہوئیں دیگر نقصانات کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔

برٹش قونصلر سروس:۔ (لنڈن ۴ رفروری) سر ایڈورڈ گرے نے مانچسٹر میں دوران تقریر میں قونصلوں کے سررشتہ و سروس کی نسبت شکایات کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ قونصلوں نے کہانتک اور کیسی گوناگوں خدمات بسرگرمی تمام انجام دی ہیں۔ بورڈ تجارت و صیغہ خارجیہ بالاتفاق برٹش تجار و دستکاروں کو مفید معلومات بہم پہنچا رہے ہیں۔

تنسیخ ترمیمات:۔ ایوان مبعوثین امریکہ کے اس طرز عمل سے ان تمام سابقہ قبول کردہ ترمیمات کو جنمیں ایشیائیوں اور حبشیوں کو (باستثنا اس ملک جس کے ساتھ معاہدہ میں اس خلاف درج ہو) امریکہ میں داخل ہونے کی ممانعت کیگئی تھی۔ منسوخ و کالعدم سمجھنا چاہئے۔

ٹائمز کی رائے:۔ ٹائمز کا نامہ نگار واشنگٹن سودہ تارکان وطن میں ایشیائیوں کی آمد کے خلاف ترمیمات کی تنسیخ کی وجہ کچھ وائٹ ہوس کی طرف سے دباؤ اور کچھ بعض سابقہ اسی قسم کی غیر دانشمندانہ ترمیمات کے تلخ تجربہ کو بتایا ہے۔ اس سے امید ہے۔ کہ ترمیمات مذکور پر ایوان کی بعض تقریروں نے جاپان کی عام رائے پر جو مضر اثر ڈالا تھا۔ وہ رفع ہو جائیگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی بابت آج مرزا یعقوب بیگ صاحب کا ایک خط بدین مضمون موصول ہوا ہے کہ حضور کی علالت میں اب پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے۔ فالحمد للہ

بقیہ اخبار قادیان (صفحہ ایک کالم ۳ سے آگے)

مورخہ ۳ فروری ۱۹۱۴ء

برادرم مکرم جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح سلمکم اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل شام عصر و مغرب کے درمیان حسب دستور ہم لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک مکان میں الغرض درس جمع تھے حضرت رض دوسرے کمرہ سے بوجہ ضعف و نقاہت بدقت تمام درس کے آخری [illegible] لائے آپ کھڑے نہ ہو سکے اور ضعف نے اجازت نہ دی کہ ایک آیت بھی کھڑے ہو کر پڑھتے۔ سورہ طور کا دوسرا رکوع کل کا سبق تھا۔ اسکو آپ نے بیٹھے بیٹھے پڑھا اور ترجمہ کرتے ہوئے حاضرین کو عجیب درد اور محبت کے لہجہ سے مخاطب فرمایا اور بعض ایسے الفاظ زبان مبارک سے کہے کہ بے اختیار سب کے منہ سے (بلا کسر کے منہ سے) چیخیں نکل گئیں اور بعض احباب تو بہت زور زور سے دھاڑیں مار مار کر رو گئے۔ اُسوقت میں نے دیکھا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح بھی چشم پُر آب تھے۔ آپکے کلمات کا ایک حصہ جو میں قریباً حرف بحرف اپنی نوٹ بک پر لکھ سکا ہوں میں کہ لوگ اس تاکید و نصیحت سے واقف ہو جائیں۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ کل تک میں [illegible] زندہ بھی رہونگا یا نہیں اور حضرت صاحب رض نے مجھکو چونکہ اپنی اس وصیت کا خصوصیت سے ذمہ دار ٹھہرایا ہے لہذا میں اپنے بھائیوں کے کانوں تک یہ وصیت پہنچا دینا ہوں نیز بھائیونکے دلوں میں اس فریضہ کی اشاعت سے امید ہے کہ درد پیدا ہوگا اور درد سے دعائیں نکلینگی جو انشاء اللہ تعالےٰ درجہ اجابت تک پہنچیگی آج نماز عصر میں ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام کے تمام لڑکوں نے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی تحریک پر حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے خاص طور پر دعائیں کیں اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی ہی تحریک سے صدقہ وغیرہ کا بھی انتظام طلبا اور اساتذہ میں ہو رہا ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات یہ ہیں:

وصیت:۔ "میں جب مر جاؤنگا۔ تم میں سے بہت لوگ ہونگے میری اس بات کو بطور وصیت یاد رکھنا کہ میری اولاد کیواسطے چندہ ہرگز نہ کرنا۔ اور انکو مساکین کی مد میں نہ رکھنا بتامی کی مد میں نہ رکھنا میری اولاد کو بھی اللہ تعالےٰ اسی طرح اپنی قدرت سے دیگا جسطرح اس نے مجھے ہمیشہ دیا ہے۔ (پھر راقم الحروف کو جو سامنے اور قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھ کر فرمایا) اور تم میں ایک شخص ہماری سوانح لکھا کرتا ہے۔ اُسکو بھی کہہ دو کہ وہ اس بات کو بطور میری وصیت کے لکھ لے۔ اگر کوئی اس قسم کے چندے وغیرہ کرے تو اس کو چاہئے۔ کہ روکدے۔ مولوی عبدالکریم کے لئے تو کسی نے لکھا کہ چندہ کرو۔ میری اولاد کے لئے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ میرے ذمہ کچھ قرض تھا۔ آج الحمد للہ کہ وہ سب ادا ہو گئے ہیں۔ ایک حساب باقی ہے انشاء اللہ کل ادا ہو جائیگا۔ پھر میرے ذمہ کسیکا قرض نہیں"

صوبہ سرحد کی خبریں

(ہمارے ایک خاص نامہ نگار سے)

۲۲ رجنوری ۱۹۱۴ء کو تخت بائی تحصیل مردان پر ایک ڈاکہ پڑا جسمیں سے ایک شخص کو مقام وقوعہ پر قتل کر دیا۔ اور ایک کو ہمراہ لیگئے۔ چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ اس کو بھی تخت بائی کے قریبی پہاڑوں میں قتل کر دیا۔ ماسوائے ازیں تخمیناً دو ہزار روپیہ نقد بھی لیگئے ہیں۔ ان سفاکوں سے خدا سمجھے۔

داتوں علاقہ بنوں میں کپتان بیٹلر صاحب کا قتل۔ صاحب موصوف کو تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ مردان چھاؤنی سے داتوں چھاؤنی میں بعہدہ پولیٹیکل افسر تبدیل ہوئے تھے۔ جو نہایت سنجیدہ و ہردلعزیز اور منصف مزاج آدمی تھے لیکن ایک کمبخت وزیری نے (جبکہ وہ ایک کھیل کے تماشہ میں مشغول تھے) پیچھے سے آکر ریوالور چلایا۔ جسکی گولی صاحب ممدوح کے دونوں شانوں کے درمیان سے نکلکر دل کے قریب ٹھنڈی ہو گئی۔ قاتل اسی وقت گرفتار کیا گیا۔ صاحب ممدوح کی لاش یکم فروری کو مردان بنا بر مدفنین لائی گئی۔ چھاؤنی مردان کے تمام سپاہی و سردار وغیرہ صاحب ممدوح کے قتل ہونے پر سخت مغموم ہیں۔

ضلع پشاور میں ڈاکوؤں کی آمد آمد:۔ ضلع پشاور میں عجیب قسم کی ابتری پھیلی ہوئی ہے۔ کبھی کہاں ڈاکہ ہو جاتا ہے اور کبھی کہیں قتل ہو جاتا ہے چنانچہ اب پولیس ضلع نے یہ حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے کہ علاقہ غیر کے ہر شخص کو جو رعایا میں پھر رہا ہو۔ پولیٹیکل حوالات (جو ایک عرصہ سے فرانٹیر کرائمز ریگولیشن میں جاری ہے) میں بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس قسم کے انتظامات کے پھر بھی وارداتیں رونما ہوتی ہیں جس کا اصلی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ اس کے کئی اسباب ہونگے جو ہمیں بوجہ ناتجربہ کاری کے معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کثرت واردات ڈاکہ زنی وغیرہ کا سبب پچھلے دو سال کی متواتر قحط سالی ہے۔ اگر اس کا کوئی مناسب انتظام ہو جائے تو شاید کہ آئے دن کی تکلیفات سے رعایا کو آرام مل سکے۔ واللہ اعلم۔

فصل:۔ فرانٹیر کی زراعتی حالت گذشتہ دو سال سے موجودہ سال بہت اچھی ہے۔ لیکن بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اگر بارش نہ ہوئی۔ تو اغلب ہے۔ کہ فرانٹیر کا وہ حصہ جس کا دارومدار بارانی زمین پر ہے۔ ہمیشہ کے واسطے برباد ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ فضل کرے۔

بقیہ ایڈیٹوریل (صفحہ ۳ سے آگے)

میلاد کے دن لوگوں کو بلا کر نکالنا کہاں جائز ہے۔ اور قرآن کریم کی کس آیت یا کونسی حدیث میں ایسی بدعتوں کی اجازت ہے۔ آہ! کیا ہی اچھا ہوتا اگر انجمن اسلامیہ سالانہ اجتماع پر بجائے ایسی زیارتوں کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور پاک حالات سے لوگوں کو آگاہ کر کے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دلاتی اور مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفید ہونے کا موقعہ دیتی۔

قنصل جنرل دولت عثمانیہ کی تشریف آوری

اور

شاہی مسجد لاہور میں ایک عبرت انگیز نظارہ

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال جب مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار انگلستان سے واپس آتے ہوئے قسطنطنیہ میں سلطان المعظم کے حضور میں باریاب ہوئے تھے تو انہوں نے وہاں سے شاہی مسجد دہلی اور لاہور کیلئے شاہی قالین کے منظور ہونیکی خوشخبری بذریعہ تار رساں کی تھی لیکن ایک عرصہ تک ان قالینوں کے ہندوستان نہ پہنچنے اور خود مولوی ظفر علی خان صاحب کے خالی ہاتھ واپس آنے سے بعض جلد باز حاسدین نے اس خبر کی صداقت میں شک کیا اور مولوی صاحب پر طرح طرح کی پھبتیاں اڑائیں۔ آج ہم اپنے ناظرین کو یہ خوشخبری سناتے ہیں کہ گذشتہ فروری کو ہز ایکسیلنسی خلیل خالد بے قنصل جنرل دولت عثمانیہ وہی قالین لے کر جو نفیس اور بیش قیمت اور نہایت دیدہ زیب ہیں بمعہ ایک معزز ترکی کے لاہور پہنچ گئے۔ دوسرے روز یعنی ۶ فروری کو جمعہ کا دن تھا۔ اس لئے تمام مسلمانان لاہور کو انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور نے بذریعہ اشتہار مسجد شاہی میں جمع ہونیکی ترغیب دی۔ چنانچہ جمعہ کے وقت تخمیناً دس ہزار مسلمان وہاں جمع ہو گئے۔ اور بعد از نماز ہز ایکسیلنسی ترکی زبان میں تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے مگر کیونکہ عام لوگوں کی منشا کے خلاف مولوی محبوب عالم صاحب نے ترکی میں ہی تقریر کرنے اور خود ساتھ ساتھ ترجمہ سنانے کی خواہش کی۔ مگر پبلک کو وقت خوب یاد تھا۔ پیسہ اخبار میں اس قسم کی خبر پر پھبتیاں اڑائی گئیں تھیں۔ اور اس کی صداقت پر شک کیا گیا تھا اس لئے جب مولوی صاحب نے پہلے ہی یوں بیان کرنا شروع کیا۔ کہ میری ان سے لنڈن میں ملاقات ہوئی تو حاضرین نے بالاتفاق شیم شیم کے نعرے بلند کئے۔ اور مولوی محبوب عالم صاحب پر طرح طرح کے آوازے کسے گئے۔ تمام مسجد میں شور برپا ہو گیا۔ اور سب لوگ مولوی صاحب کی تقریر سننے کے خلاف تھے۔ الغرض اس شور و پکار کے باعث مولوی محبوب عالم صاحب کچھ بھی بول نہ سکے۔ اور باہر آکر ہز ایکسیلنسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے لیکن بعد میں جب انکے برادر خورد منشی عبدالعزیز صاحب اپنی گاڑی میں بیٹھے تو ان پر مٹی اور اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور بہت گندے اور شرمناک الفاظ انکی نسبت بولے گئے۔ خدا کی قدرت دیکھو کسی کو پھول پڑتے ہیں کسی کو اینٹیں۔ اللہ اللہ کیا عبرت انگیز نظارہ ہے کسی کی نسبت بہتان باندھنے اور نیکوں کے منہ آنے کا نتیجہ آخر اچھا نہیں نکلتا۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ کارخانہ پیسہ اخبار کو ہولناک آتشزدگی سے مولوی محبوب عالم صاحب کا بہت سخت مالی نقصان ہوا۔ اب پبلک کیطرف سے اُن پر یہ بےاعتمادی اور انکی ایسی سخت ذلت ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ سب آفات سماوی ہیں اور خدا تعالےٰ کو زمین پر اب باتوں کا زیادہ دیر تک قائم رکھنا منظور نہیں۔ جو کسی کے خلاف ناجائز طور پر پھیلائی جائیں اگرچہ مسلمانوں نے اپنی ان پبلک حرکات سے کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھایا اور معلوم نہیں ان باتوں کا ہز ایکسیلنسی کے دل پر کیا اثر ہوا ہوگا

از سررشتہ میونسپل کمیٹی گوجرہ ضلع لائلپور

مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات میونسپل گوجرہ بابت سال ۱۹۱۴-۱۵ء یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۱۵ء تک مورخہ ۱۰ ماہ حال کو دفتر ٹون ہال گوجرہ میں نیلام شروع کیا جائیگا جس کسی نے ٹھیکہ لینا ہو۔ حاضر ہو کر بولی دیوے ۲۹ مارکیٹ سبز مارکیٹ قصابان ٹھیکہ خاکروبان۔ ٹھیکہ چہلار۔ ٹھیکہ کوڑہ۔ نیلام سری۔ ٹھیکہ نیلام متفرق ٹھیکہ سرائے۔ اراضیات۔ ٹھیکہ تخت پوش چاہ ٹھنڈے ٹھیکہ فرنیچر خانہ ٹھیکہ دوکانات کمیٹی۔ دستخط صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی گوجرہ

سرمہ مقوی بصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آپ تجربہ کر کے آزمائیں۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ ککرے۔ ٹکوری۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ درد چشم۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا۔ اور ابتدائی موتیا بند کے لئے ازحد مفید ہے۔ بغیر آزمائش بدظنی سے کام نہ لیں قیمت سرمہ سفید فی تولہ ۳ سرمہ سیاہ فی تولہ ۲ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ علاوہ۔ ملنے کا پتہ: مرزا محمد افضل خان احمدی نیرین بازار (شملہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

کہدو اے اہل کتاب! اُس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو واحدہٗ لاشریک ماننے اور اُسی کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (۱للعہ)

پیغامِ صلح لاہور
اخبار

جلد ۱ | لاہور۔ سہ شنبہ۔ مورخہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۰ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۰

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط!

جو ۸ فروری ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ یہ ہفتہ بھی خدا کے فضلوں سے خالی نہ تھا۔ گذشتہ ہفتہ جس مس (خاتون) کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ نہ تو وہ آئی۔ اور نہ کوئی خط اس کی طرف سے آیا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ایک اور خاتون مس لنوانیس بیل بھیجدی ہے۔ میرے ایک معزز مسلم دوست ہیں۔ ان کے ہاں وہ ملازم ہے۔ میں جب ہوں۔ تو وہ میری باتیں دلچسپی سے سنتی ہے۔ چنانچہ اس اتوار کو وہ مشرف باسلام ہوئی۔ اسلامی نام جو میں نے تجویز کئے۔ وہ دو ہیں۔ حلیمہ اور محمودہ۔ اب جو اسے پسند ہوگا۔ وہ رکھا جائیگا۔ مس پاٹر جس کے اسلام کے متعلق پہلے لکھا گیا تھا۔ اس نے دو ایک ناموں میں سے سکینہ پسند کیا ہے۔ وائی کونٹ ڈی پوئی ایسٹر کے نام میں جو غلطی ہوئی ہے۔ اس کے ذمہ دار انگریزی اخبار ہیں۔ ان کے رپورٹر میرے سرمن (خطبہ) میں موجود تھے۔ اور انہوں نے غلط رپورٹ کی۔ دوسری دقت یہ ہے۔ کہ دستخط اس قسم کا ہوتا ہے۔ کہ اسکا پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً کپتان سٹینلے سگریڈ جس کا نام میں نے اس کے خط سے سٹینلے مارگریٹ سمجھا۔ اور اخباروں نے سٹنلے مارکوئیس رپورٹ کیا۔ اب ان کے خط سے جو کسیقدر صاف تھا۔ پتہ چلا ہے۔ کہ ان کا نام سٹینلے سگریڈ ہے۔ وائی کونٹ ڈی پوائسٹر نے شیخ عبد اللہ کے نام پر صلاح الدین کو ترجیح دی ہے چنانچہ ان کے ایک خط سے جو میں نے بجنسہٖ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کو بھیجدیا تھا معلوم ہوگا۔ خدا کے فضل سے نام کا بھی خاص اثر بیان طبائع پر ہوتا ہے۔

وائی کونٹ موصوف کا ایک خط آیا جسمیں انہوں نے اسلامک لٹریچر طلب کیا۔ اور دس شلنگ بھی بھیجے۔ میں نے ان کو جواب لکھا۔ کہ مجھے آپ کے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مجھے آپ کے دل کی آپ کے نیک ارادوں کی اور آپکی اخوتانہ معاونت کی ضرورت ہے۔ اب کل ان کا خط آیا ہے۔ جسکا ترجمہ بھیجدیتا ہوں۔ فہو ہذا۔

کوپن ہیگ

۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء

نشان تاج خاندانی

ڈیر برادر کمال الدین

یہ آپکی خاص مہربانی ہے۔ کہ آپ بعض کتابیں بھیجنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان کی ازحد ضرورت ہے۔ کیونکہ اب تک مجھے اپنے مذہب کی بہت کم واقفیت ہے۔ مسلم انڈیا کے اگست تا دسمبر کے پرچے مجھے مل گئے ہیں۔ پیارے بھائی۔ آپ مجھپر بہت ہی بوجھ ڈالتے ہیں۔ جب آپ مجھ سے چاہتے ہیں۔ کہ میں اسلام کو مدہ سرد ں تک پہنچاؤں۔ ایک جگہ میں نے ایسی کوشش کی لیکن ناکامی رہی۔ ایک یونانی لڑکی کو میں نے مسلمان کرنا چاہا۔ وہ اسلام کے خلاف تو کچھ نہ کہہ سکی۔ لیکن وہ اپنے کنبہ سے ڈرتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ کہ کہیں مجھے قتل ہی نہ کر دیں گا

میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی اور صدرالدین آخر جب آویں سو آویں۔ ... جلدی آجاویں۔ اور خط و کتابت کو سنبھال لیں۔ میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے۔ کہ خط و کتابت رسالہ سے زیادہ مفید ہے۔ مجھے بہت جلد یورپ میں جا کر اشاعت کے مرکز قائم کرنے چاہئیں۔ اب اگر کوئی میری غیر حاضری میں خط و کتابت کو سنبھالنے والا اور پروف دیکھنے والا اور رسالہ کو بروقت چھاپ کر شائع کر دینے کا ذمہ وار ہو۔ تو پھر میں فی الفور یورپ کو چلا جاؤں۔ رسالہ کے مضامین تو میں ہر جگہ سے بھیج سکتا ہوں۔ خدارا اس ضروری سوال پر غور کرو۔ لارڈ ہیڈلے آئرلینڈ گئے ہیں۔ کسی جج کے کام پر پچوں کا ٹیمپر چانس میں دیکھے ہیں۔ اور ایک ہفتہ سے میں انکے گھر میں ہوں۔

گذشتہ ہفتہ ہز ایکسی لنسی حقی پاشا سابق وزیر اعظم ٹرکی نے میری دعوت کی اور بڑی عزت سے پیش آیا مسٹر کش تو مس جنرل بھی شریک تھا۔ توفیق پاشا سفیر بھی وہاں تھا۔ والسلام

کمال الدین

ہر ہائینس جناب بیگم صاحبہ بھوپال اور مسلم انڈیا

ذیل میں ہم مسلم انڈیا کے تازہ رسالے سے حضور بیگم صاحبہ بھوپال کی اُس چٹھی کا ترجمہ دیتے ہیں جو انہوں نے مس ڈی سلین کورٹ (ہیڈ مسٹرس زنانہ ہائی سکول الہ آباد حال مقیم انگلستان) کو روانہ کی تھی جس کے مطالعہ سے ناظرین معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام کے خلاف کتنی جد وجہد ہو رہی ہے۔ اور کیونکر خواہ مخواہ اس کی نسبت بدگمانی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہ صرف طبقہ اعلےٰ و متوسط میں بلکہ ادنےٰ طبقہ کے مسلمان مردوں اور عورتوں میں بھی اسلام کی نسبت بدگمانی پھیلانے کی کوشش برابر جاری ہے کیا اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہم لوگ کچھ اس کا تدارک کریں۔ اور ہر ایک طبقہ کے مسلمانوں میں حقیقی اسلام کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ بیگم صاحبہ بھوپال کا عملی نمونہ اس قابل ہے کہ ہمارے امراء و نواب صاحبان اسکی پوری پوری تقلید کریں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ امارت کے باوجود وہ اسلام کی نسبت اتنی غیرت رکھتے ہیں۔ کہ کوئی لفظ اس کے خلاف سننا پسند نہیں کرتے۔ بہرحال بیگم صاحبہ کا خط حسب ذیل ہے:-

ڈیر میڈم۔ میں آپ کے خط مورخہ ۲۰ اگست اور نیز کاغذات ملفوفہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں نے ان تمام کاغذات کو نہایت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ اور ہم یورپ کی ان تمام شریف اور لائق خاتونوں کے بہت بہت مشکور ہیں۔ جو نہایت ہمدردی اور جوش کے ساتھ اپنی شرقی بہنوں کی حالت کو ترقی پر لانے کی تجاویز پر عمل پیرا رہتی ہیں میں سچے دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ یہ قابل تعریف کوششیں غیر معمولی طور پر کامیاب ثابت ہوں جنکی وہ فی الحقیقت مستحق ہیں مجھے افسوس ہے کہ اپنی ریاست کے کاروبار کی مشغولیت نے مجھے اتنی فرصت نہیں دی کہ میں گذشتہ ولایتی ڈاک میں آپکو مفصل خط لکھ سکتی۔ آپ کے رسلیہ کاغذات کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میں اس امید پر مسئلہ زیر بحث پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی جرأت کرتی ہوں۔ کہ آپ مہربانی فرما کر ان کو غور و خوض کے لئے کمیٹی کے ممبروں کے روبرو پیش کر دینگی۔

پیشتر اس کے کہ اس مسئلہ کے متعلق میں اپنی رائے کا اظہار کروں میں آپ سے اور نیز مجوزہ سکیم کے ترقی دینے والی حاضرات سے یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ مس ہابرڈسن نے اسلام میں عورتوں کے درجہ کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارے مذہب اور سوسائٹی کی پوری پوری واقفیت اور کامل علم پر بالکل مبنی نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں اسلام دیگر مذاہب کی نسبت اصولی طور پر عورتوں اور ساتھ ہی اس کے تمام سوسائٹی کو قعر ذلت میں پھینک دیتا ہے۔ اور وہ اس بات پر متعجب نہیں کہ بکثرت مسلمان مستورات دھوکہ باز۔ بد باطن۔ ذلیل۔ بدکار ہوتی ہیں۔ اس معاملہ میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتی کہ بلا کسی خاص وجہ کے تمام مسلمان عورتوں کو بدنام کر دینا سخت ناواجب ہے میں مذہباً مسلمان ہوں۔ اور اس لئے میں مقابلتاً اپنے مذہب کے اصول سے واقف ہوں۔ اور مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسلام نے کوئی ایسا اصول یا حکم نہیں دیا جس کے رو سے صنف نازک (عورت) کا مرتبہ کسی طریقہ سے ہتک آمیز قرار دیا جا سکے۔ برخلاف اس کے مذہب اسلام نے عورتوں کا ایسا عادلانہ درجہ رکھا ہے۔ جس کی وہ ہر طرح مستحق تھیں۔ اسلام نے عورت کو نہ صرف مذلت کے اُس گڑھے سے نکالا جسمیں وہ اسلام سے پہلے گری ہوئی تھی بلکہ اس نے اس کو خاص طور پر ایک ایسا قانونی درجہ دیا جسکی مثل دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ اسلام نے اس ظالمانہ سلوک کو بالکل ناجائز قرار دیا۔ جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے عورتوں کے ساتھ روا رکھا جاتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر حکم دیا کہ عورتوں کے ساتھ نہایت ادب سے پیش آنا چاہئے۔ کیا قرآن شریف کے یہ الفاظ نہیں ہیں۔ ہُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ حضرت نبی کریمؐ کی مقدس تعلیم نے عورت اور مرد میں مساوات قائم کر دی ہے۔ اور میں بلاخوف تردید یہ کہہ سکتی ہوں کہ اسلام نے عورتوں کی ذہنی اور معاشرتی ترقی کے لئے اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کے ممکن الوقوع قوانین بنائے ہیں۔ اسلام نے عورتوں کا بیحد لحاظ اور ادب رکھنے کا حکم دیا ہے اور میری دلی خواہش ہے کہ کاش یورپ کی عورتیں عربی جانتی ہوتیں تاکہ وہ سب سے پہلے قرآن شریف کا مطالعہ کر سکتیں جس سے انکی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتیں۔ اسلامی مصنفین اور نیز غیر جانبدار یورپین محققین نے اس مسئلہ کے ہر ایک پہلو پر نہایت قابلیت سے بحث کی ہے۔ بعد ازاں [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور
مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۱۴ء

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور ایک پیشین گوئی

(از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی)

یہ تو مسلم ہے کہ دنیا کو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی سخت ضرورت ہے اور ترجمہ بھی ایسا ہو۔ جو اسلام کا صحیح اور مکمل نوٹو دنیا کے سامنے نہایت معقول اور مدلل پیرایہ میں پیش کرے۔ اور تمام اعتراضات جو نادانی یا جہالت یا تعصب سے کئے جاتے ہیں اُن کا کافی و شافی جواب اپنے اندر رکھتا ہو۔ یاد رہے۔ کہ حقیقت و معرفت سے باخبر نہ ہونے کی وجہ سے اعتراضات سے ڈر کر اسلام کے اصولوں کو چھوڑ دینا یا انکی شکل کو بدل کر دنیا کے سامنے پیش کرنا (جیسا کہ ہوائے زمانہ سے متاثر ہو کر بعض لوگوں نے کیا ہے اور ملائکہ۔ الہام۔ دعا۔ معجزات وغیرہ کا انکار کر دیا ہے یا کچھ کا کچھ بنا کر پیش کر دیا ہے۔ یا بعض اسلامی اصولوں میں ہی قطع و برید روا رکھا ہے) یہ اسلام کا صحیح نوٹو نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ اس کی اصلی شکل کو مسخ کر دینا ہے۔ اور خدا کے دین کی جڑ پر آرہ رکھ دینا ہے۔ خواہ نیک نیتی ہی سے کیوں نہ ہو۔ اسلام کی صحیح اور کامل تصویر وہی ہو سکتی ہے۔ جس میں اُس کے کُل اصول من و عن دنیا کے سامنے نہایت معقول اور مدلل طریق پر پیش کئے جاویں۔ اور تمام اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا جاوے۔ پس ایسے ترجمہ کے لئے ایک ایسا شخص چاہیئے تھا۔ جو نہ صرف علوم مروجہ و فلسفۂ جدیدہ اور سائنس کی تمام جدید ترقیات پر وسیع نظر رکھتا ہو اور انگریزی زبان کا ماہر ہو۔ بلکہ عربی زبان۔ لغت۔ محاورۂ عرب و تفاسیر اور دیگر علوم دینیات میں بھی نہایت علم و فضل رکھتا ہو۔ اور علم ظاہر و باطن دونو سے مستفید ہو۔ اور دونو رنگ اس کے اندر مرکز اعتدال پر قائم ہوں۔ تیسرا وصف جو نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ دیگر مذاہب پر بھی وسیع اور غائر نظر ہو اور اس کا پہلو بھی باریکی سے گیا ہو۔ ان تینوں اوصاف کے سوا ایک اور وصف ہے۔ جو نہایت اہم ہے وہ یہ کہ وہ شخص عالم باعمل اور صاحب حال ہو۔ کیونکہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ "لا یمسہ الا المطہرون" یعنی قرآن کریم کو مس نہیں کرتے اور اس کے حقائق اور معارف پر آگاہی نہیں پاتے مگر وہی جو پاک کئے گئے ہیں دوسری جگہ فرمایا ہے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنی تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہیں (قرآن کا) علم عطا فرمائے گا۔ پس جب خود قرآن کریم کا یہ فتویٰ ہے۔ تو اس بات کے تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے فہم کے لئے متقی اور مطہر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا علم انہیں لوگوں کو ملتا ہے۔ جو تقویٰ اور طہارت سے مزین ہوں۔ اور یہ سچ ہے کہ جو جس کوچہ سے واقف ہی نہیں اور جس دریا کا تیراک ہی نہیں وہ اسے کیا سمجھے گا۔ محض علم کچھ چیز نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ اور قال جب تک حال کے رنگ میں وارد نہ ہو چکا ہو۔ اسرار الٰہیہ اور رموز باطنی کے سمجھنے میں ٹھوکر کھانا لابدی ہے۔ پس ان تمام اوصاف کا ایک شخص واحد میں جمع ہونا جس قدر مشکل ہے وہ ظاہر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور اہل اسلام کے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے۔ کہ خدا نے جو صادق الوعد ہے۔ بموجب آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں) اس زمانۂ قحط الرجال میں اپنے وعدۂ حفاظت کو پورا کیا۔ اور علیٰ اس وقت جب دین پہ اندر اور باہر دو طرف سے یورشیں ہو رہی تھیں اور مسلمانوں کی غفلت دین کی طرف سے انتہا کو پہنچ چکی تھی اور جن لوگوں کو کچھ کبھی اور سودائی انہیں یاد بھی گاہ دین کی حفاظت یا اشاعت کی خاطر بنائی بھی تو وہ انسانی کاروبار بن کے آخر ایسے مایوسی اور ناکامی کا بھیانک چہرہ دیکھ۔ ایسے وقت میں اس ... کی حالت میں اور نہایت برمحل اور وقت پر خدا نے [illegible] علم کلام ایجاد کیا۔ اور دین کی وہ چمک دکھلائی کہ [illegible] اٹھا۔ پھر [illegible] سلسلۂ احمدیہ قائم ہوا۔ اس سلسلہ کی [illegible] کہ ایسے انسان پیدا ہوں۔ جو مذکورہ بالا اوصاف اپنے اندر پیدا اسلام پیش کریں۔ یہ شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ نہ کہ رنج کا۔ خواجہ کمال الدین جس کی خوشبو سے مشرق و مغرب معطر ہو رہا ہے۔ اسی چمن کا ایک پھول ہے اور صرف وہی نہیں۔ بلکہ اور بھی گلہائے رنگا رنگ ہیں۔ جو اپنے اپنے رنگ میں بہار دکھلا رہے ہیں۔

پس مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے لئے منتخب ہونا۔ ایک اعلیٰ اور صحیح انتخاب تھا۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف تمام مذکورہ بالا اوصاف سے متصف تھے۔ علاوہ علم و عمل کے انہوں نے منہاج نبوت کے نقشہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور خدا کے ایک مامور کی گود میں تربیت پائی اور فیض باطنی سے مستفیض ہوئے پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب جو قرآن کریم کے عاشق و شیدا ہیں۔ اور حضور کی تمام عمر اسی پاک کتاب کی درس و تدریس میں گذری اور جنکے علم و فضل کا ایک زمانہ قائل ہے۔ اور باعمل اور صاحب حال ہونے میں فرد زمانہ اور یگانہ ہیں۔ وہ برابر اُس ترجمہ کو سنتے اور مناسب اصلاح فرماتے ہیں۔

پس اس سے بہتر ترجمہ فی زمانہ مسلمانوں کی کوئی دوسری سوسائٹی پیش نہیں کر سکتی کیونکہ خدا نے تمام اسباب جو قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے لئے ضروری تھے۔ وہ سب یہاں جمع کر دئے ہیں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

پس تمام مسلمانوں کو عموماً اور احمدی جماعت کو خصوصاً اس ترجمہ کی اشاعت کے لئے جس قدر بھی ایثار اور قربانی سے کام لینا پڑے اس میں دریغ نہ کرنا چاہئے۔ علاوہ اجر عظیم اور ثواب دارین کے جو خدا کے ہاں سے ملیگا۔ یہ ترجمہ انشاء اللہ العزیز مغرب میں اشاعت اسلام کے لئے ایک عظیم الشان حربہ ہوگا۔ جس کی پیشین گوئی قرآن کریم میں موجود ہے اور جس جس طرح اسلام پھیلیگا اور سعید روحوں کی نجات کا باعث ہوگا۔ اور دنیا میں نیکیاں بڑھینگی اور بار آور ہونگی اور خدا کے نام کی تقدیس ہوگی یہ صدقۂ جاریہ اس ترجمہ کی اشاعت کرنے والوں اور اس میں مدد دینے والوں کی روح کی نجات اور ترقی درجات کا باعث ہوگا۔ اور یہ سلسلہ تا قیامت چلیگا پھر اس کے ثواب اور اجر کا اندازہ کر لو۔ اب میں اس پیشین گوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ وھو ہذا۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیہود والذین اشرکوا و لتجدن اقربہم مودۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصٰرٰی ط ذٰلک بان منہم قسیسین و رھبانا و انہم لا یستکبرون ۔ و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تریٰ اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق ج یقولون ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشٰھدین ۔ و ما لنا لا نؤمن باللہ و ما جاءنا من الحق و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصٰلحین ۔ فاثابہم اللہ بما قالوا جنٰت تجری من تحتہا الانہٰر خٰلدین فیہا ط و ذٰلک جزاء المحسنین ۔ والذین کفروا و کذبوا باٰیٰتنا اولٰئک اصحٰب الجحیم ط (دیکھو سورہ مائدہ) تفسیری ترجمہ۔ اے مخاطب مومنوں کے ساتھ دشمنی کے اعتبار سے تو بے شک یہود (یہود صفت لوگوں) اور مشرکوں کو سب لوگوں سے زیادہ سخت پائیگا۔ (یہ پیشین گوئی بھی کس صفائی سے پوری ہو رہی ہے اور کیسا صاف نظارہ نظر آ رہا ہے۔) اور مومنوں کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں نسبتاً ان کو قریب تر پاؤ گے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔ (یعنی ایسے لوگ جو صرف نصاریٰ کہلاتے ہیں۔ زبان سے اپنے تئیں نصاریٰ کہتے ہیں۔ لیکن دل سے مذہب نصاریٰ کو چھوڑ بیٹھے ہیں) یہ اس لئے کہ ان میں دانا اور خدا سے ڈرنے والے لوگ ہیں۔ اور بیشک وہ لوگ تکبر نہیں کرتے (یعنی دانا اور خدا سے ڈرنے والے لوگ تکبر نہیں کرتے۔ یہی حق کو قبول کرنے کی بنیاد ہے جیسا کہ آگے آتا ہے) اور جب سنیں گے جو کچھ اتارا گیا ہے رسول کی طرف (یعنی جب قرآن کو سنیں گے جو رسول کریمؐ پر اتارا گیا ہے) تو اے مخاطب تو دیکھیگا کہ انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے سچائی کو پہچان لیا۔ اور دعا کریں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر اور سچائی پر جو ہم کو پہنچی ہے۔ ایمان نہ لائیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالحین کے گروہ میں داخل کر دے پس اس دعا کے بدلے میں اللہ انکو جنت دیگا۔ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی جس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ محسنوں کا بدلہ ہے۔ اور جو لوگ انکار کرینگے اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرینگے۔ وہی لوگ جہنمی ہیں (اب دیکھو۔ یہاں صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ کہ جب قرآن کو سنینگے تو ان میں سے جو لوگ دانا اور خدا ترس ہیں وہ سچائی کی تصدیق کرینگے۔ اور خدا پر ایمان لائینگے۔ اور حق کو قبول کرینگے اور ابھی تو سارا قرآن سنا بھی نہیں اور خواجہ صاحب سے صرف تھوڑا بہت ہی سنا ہے جس پر دانا اور خدا ترس لوگ حق کو پہچان گئے اور ایمان لا رہے ہیں۔ اور نہ صرف حق کو قبول کر رہے ہیں بلکہ بعض شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔ چنانچہ شہادت دینے کے لئے لارڈ ہیڈلے کتاب لکھ رہے ہیں۔ نیز ان کے مضامین اسلام پر جو اسلامک ریویو میں نکل رہے ہیں۔ قابل توجہ ہیں۔ اور کپتان اسٹینلے مسٹر گریڈی بھی اسی تیاری میں ہیں پھر لارڈ ہیڈلے کی دعاؤں کو دیکھو اور غور کرو کہ مذکورہ بالا قرآنی دعا کی جو مجملاً بطور پیشین گوئی بیان ہوئی ہے۔ کیا یہ دعائیں تفصیل نہیں ہیں پھر لارڈ ہیڈلے اور دیگر نو مسلموں کی صالحین بننے کی کوششوں کو خواجہ صاحب کے خطوط میں پڑھ ہو۔ پس اب یہ حال ہے۔ تو جب قرآن کریم بصورت انگریزی ترجمہ کے اُن کے ہاتھ میں ہوگا۔ اس وقت کیا کچھ نہ حق کا ظہور ہوگا انشاء اللہ القدیر ممکن ہے کوئی یہ کہہ دے کہ قرآن میں یہ اُن عیسائیوں کا ذکر ہے جو حبشہ میں تھے اور نجاشی اور اُس کے درباری یہاں مراد ہیں۔ مگر سچ یہی ہے کہ یہاں پر آیات قرآنی سے کوئی خصوصیت نجاشی یا اس کے درباریوں یا کسی خاص جماعت عیسائیوں کی نظر نہیں آتی۔ اگر کوئی خصوصیت ہے تو ایسے عیسائیوں کی جو صرف کہنے کو عیسائی ہیں۔ اور در اصل بقول حضرت مسیح موعود انکے دل کی تختی صاف ہو چکی ہے۔ تا سچائی کا نقش اچھا جمے۔ اور وہ سمجھ اور خدا ترسی سے کام لیتے ہیں۔ اور تکبر نہیں کرتے۔ اس خصوصیت کے سوا اور کوئی خصوصیت نہیں۔ یہ میں مانتا ہوں۔ کہ ان آیات کریمہ کے سب سے پہلے مصداق نجاشی اور اس کے درباری ہی ٹھیرے ہوں۔ مگر اس پیشین گوئی کا کامل ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ جو کسر صلیب کا زمانہ ہے ؎

کن نگاہ بر افق مغرب و نمود آثار صبح
حیف باشد گر نہ ایں ایام بشناسی شتاب

پس قرآن کریم کے ماننے والوں اور اس کی اشاعت کی تڑپ دلوں میں رکھنے والوں کا یہ پہلا فرض ہے۔ کہ اس ترجمہ کی اشاعت کے لئے اپنے پورے زور اور پوری طاقت سے کام لیں۔ اور صحابہ کرامؓ کی طرح ایثار کا نمونہ دکھاویں تا خدا کی توحید دنیا میں پھیلے۔ اور اس کے نام کی تقدیس ہو ؎

نہال ما در راہش کہنہ مغاس نے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا

پنجاب کی جرائم پیشہ اقوام کی زیر تربیت

پنجاب میں جرائم پیشہ اقوام کی تعداد دن بدن رو بترقی ہے اور اس صوبہ کی روحانی حالت ہر روز بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کا بھی ناک میں دم آنے لگا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ کوئی سوسائٹی یا انجمن ایسی نہیں پائی جاتی۔ جو اس بات کیطرف توجہ کرے۔ اور ان خطرناک لوگوں کی روحانی حالت کو سدھارنے کا بندوبست کرے۔ سب سے زیادہ قابل قدر کام آجکل کتی فوج انجام دے رہی ہے۔ جو کئی ایک مجرموں کو اپنی حفاظت میں لیکر آئندہ انکو جرائم سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگرچہ اس میں انکی بڑی غرض مسیحیت کی اشاعت ہے۔ اور اس میں وہ بہت کچھ کامیاب بھی ہوئی ہیں۔ مگر دوسرے مذاہب کے پیرو بھی اگر انکو اپنی حفاظت میں لیکر سنوارنے کی کوشش کریں۔ اور ساتھ ہی اپنے مذاہب کی تلقین بھی کرتے جاویں تو اس میں انکو کوئی روکنے والا نہیں۔ اس بات کو تقریباً ڈیڑھ دو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے انجمن حمایت اسلام سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ اپنی طرف سے کوئی مولوی اس غرض کے لئے معین کرے کہ وہ ہر اتوار کو [illegible] جیل میں جا کر قیدیوں کو پند و نصیحت کیا کرے۔ جس پر انجمن مذکور نے مولوی محمد شفیق صاحب امام مسجد شاہی لاہور کو اس کام پر مامور کیا تھا معلوم نہیں کہ مولوی صاحب نے اب تک اس بارہ میں کیا کارروائی کی اور وہ اپنے اس فرض کی انجام دہی میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ مگر اس سے اتنا تو ضرور پتہ لگتا ہے کہ اس بارہ میں تمام بہی خواہان ملک و ملت کی کتنی توجہ درکار ہے۔ اس کا ثبوت پنجاب گورنمنٹ کے ایک تازہ پریس کمیونک سے بھی ملتا ہے۔ جو آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے ہمیں امید ہے کہ تمام مذہبی و روحانی کمیٹیاں اور بالخصوص اسلامی انجمنیں اس بارہ میں غور فرما کر صاحب کا ردوائی کریں گی اور کمیٹی کو جو کہ جرائم پیشہ اقوام کے سدھارنے کے لئے ہندو مسلمانوں اور سکھوں کی ایک کمیٹی

مراسلات

مذاکرۂ علمیہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون (آیت)
عن ابی ذر سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثال اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا و من تخلف عنھا ھلک۔ (رواہ احمد مشکوٰۃ باب المناقب)

ابی ذر غفاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ کہ جبرکو! اہلبیت کی مثال تمہارے لئے مثل سفینۂ نوح کے ہے۔ جو اُس کشتی میں سوار ہوا۔ اس نے نجات پائی۔ اور جس نے اس سے تخلف کیا وہ ہلاک ہوا۔

(۲) عن عمر ابن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سئلت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضھا اقوی من بعض و لکل نور فمن اخذ بشئی مما ھم علیہ من اختلافھم فھو عندی علی ھدی قال و قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم (رواہ رزین۔ مشکوٰۃ)

عمر بن الخطاب سے روایت ہے۔ کہ میں نے سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ فرماتے تھے اپنے اصحاب کے اختلاف کے متعلق اپنے رب سے سوال کیا۔ پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے میری طرف کہ اے محمد تیرے اصحاب کا درجہ میرے نزدیک بمنزلہ سیاروں کے ہے۔ آسمان میں۔ بعض انکے بعض سے اقویٰ ہیں۔ اور مدارج دین للعد ائیر کے مگر ہر ایک کے لئے نور ضرور ہے۔ پس جس کسی نے ان میں سے کسی ایک سے بھی اپنے معالم دین سیکھے۔ میرے نزدیک وہ بر ہدایت کے ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے صحابہ مانند سیاروں کے ہیں۔ پس ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو ہدایت پاؤ گے۔

امام فخر الدین رازی نے نہایت لطیف نکتہ معرفت ان احادیث کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ الحمد للہ۔ ہم اہل سنت والجماعت کا گروہ کشتی اہل بیت میں سوار ہیں۔ اور نجوم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نور حاصل کر کے امواج خلق و ضلالت سے خلاصی پا کر کنارہ فوز و نجات تک پہنچتے ہیں۔ خوارج کا گروہ کشتی اہلبیت میں سوار ہی نہیں ہوا۔ روافض گو کشتی اہلبیت میں سوار ہوئے۔ مگر نجوم صحابہ سے کوئی استفادہ انہوں نے نہ کیا۔ اس لئے بحر ضلالت میں سرگردان ہوئے اور ظلمات بحر میں امواج فتن کے تھپیڑوں میں آ کر ہلاک ہوئے۔

درحقیقت امام فخر الدین رحمتہ اللہ علیہ کا استدلال بالکل صحیح اور ٹھیک ہے۔ کوئی کشتی یا جہاز یا اسٹیمر سیاروں کی رہبری اور ان کے علوم کی واقفیت کے بغیر منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر نجوم السماء کی ہدایات پر عمل پیرا نہ ہوں۔ تو ضرور ظلمات بحر میں ہماری کشتی نجات جس میں ہم سوار ہیں بے راہ ہو کر کسی پہاڑ سے جا ٹکرائے اور پاش پاش ہو جاوے۔ یہ امر کسی صاحب فہم و فراست پر جس نے بحری سفر ایک دفعہ بھی کم از کم اپنی تمام عمر میں کیا ہو۔ پوشیدہ نہیں۔ اگر امام موصوف زندہ ہوتے تو ہم ان کی خدمت میں با ادب عرض کرتے کہ جناب من آپ کا استدلال بالکل درست اور صحیح ہے۔ مگر قرآن کریم میں بھی ان تینوں قسم کے گروہوں کا حال متعدد مقامات میں مذکور ہے۔ بالخصوص سورہ نور میں اور اس سورۂ عظیمہ کا تعلق ان گروہوں سے بہت واضح اور بین ہے۔ اللہ تعالے نے اس سورہ کریمہ کو نہایت توجہ دلانے والے عنوان سے شروع فرمایا۔ سورۃ۔ انزلناھا و فرضناھا و انزلنا فیھا آیات بینات لعلکم تذکرون۔ کاش وہ قوم اس سورۃ سے تذکر حاصل کرتی اپنے اعتقاد اور طرز عمل کو ان آیات بینات کے محکمۂ قضاء میں محاکمہ کے لئے پیش کرتی۔ اس سورۃ کے نور سے افسوس انہوں نے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یھدی اللہ لنورہ من یشاء و یضرب اللہ الامثال للناس و اللہ بکل شئی علیم الخ رجال لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللہ۔ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب و الابصار لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا و یزیدھم من فضلہ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب۔

یہ اس تجارت پیشہ گروہ کا ذکر ہے جن کے رئیس الرئیس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنا تمام مال اندوختہ تجارت اللہ تعالے کی راہ میں صرف فرمایا۔ و سیجنبھا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی و ما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی۔ و لسوف یرضی۔

عنقریب نجات پاویگا۔ اور فائز المرام ہوگا۔ وہ سب سے زیادہ متقی شخص جس نے اپنا مال اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کر دیا تاکہ وہ پاک ہو جاوے اور اس کے ذمہ کسی کی کوئی نعمت بطور احسان کے نہیں۔ تو کہ خیال ہو سکے کہ یہ انفاق اس نے کسی احسان یا نعمت کے تبادلہ میں کیا ہے۔ اس کا یہ انفاق محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے۔ اور اس کی صداقت عنقریب ظاہر ہو جاویگی۔ اس سے کہ اللہ تعالے اس کو ایسا بدلہ اپنے فضل سے دیگا۔ کہ وہ راضی ہو جاویگا۔ اور تمام عالم اس ثبوت کو بچشم بصیرت دیکھ لیگا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

اللہ تعالے نے بھی اس گروہ کے سردار اور اس کے متبعین کو راضی کر کے چھوڑا۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرما دیا تھا۔

لیجزیھم اللہ احسن ما عملوا و یزیدھم من فضلہ الخ

دوسرے کافر نعمت گروہ کا ذکر اس طرح پر ہے۔ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا و وجد اللہ عندہ فوفاہ حسابہ واللہ سریع الحساب (سورہ النور)

یہ واقعات خوارج اور ان کے امثال گروہوں کے متعلق ہیں جنہوں نے خلافت کی شکر گذاری کی بجائے کفران نعمت اختیار کیا۔ مگر اللہ تعالے نے جو سریع الحساب ہے۔ بہت جلد ان کو اس کفران نعمت کی سزا دی۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر وہ عمل بھی کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمان دکھلائی دیں۔ مگر ان کے اعمال سراب کے مانند ہیں۔ کہ ہر ایک پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے مگر فی الواقعہ وہ پانی نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک دھوکہ دینے والا نظارہ بشکل سراب ہوتا ہے۔ اس طرح اس گروہ کے اعمال کا حال ہے۔ بظاہر مسلمانوں جیسے اعمال اور غایت درجہ کا اتقی معلوم دیتے ہیں۔

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلا خارجی۔ ذو الخویصرہ تمیمی تھا۔ جسنے رسول کریم صلعم پر اعتراض کیا حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے وقت میں ان کا سردار۔ عبد اللہ بن الکوا ہوا ہے۔ ان کا مقولہ تھا۔ لا حکم الا اللہ

حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ علی مرتضیٰ کی اجازت سے اس قوم خوارج کے پاس گیا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میں نے وہاں ایسی قوم دیکھی جس سے بڑھ کر کوئی قوم عبادت الٰہی میں سرگرم میں نے نہ دیکھی تھی۔ ان کی پیشانیوں میں کثرت سجدات سے زخم پڑ گئے تھے۔ ان کے ہاتھ گویا اونٹ کے دست تھے۔ راتوں کو عبادت میں جاگنے سے ان کے چہرے خشک ہو رہے تھے ان کے بدنوں پر حقیر قمیصیں تھیں۔ ابن ملجم خارجی قاتل علی مرتضیٰ کو جب سزا کے لئے لائے تو قرآن کریم کی سورۃ۔ اقرأ باسم ربک الذی خلق الخ تلاوت کر رہا تھا۔ عبد اللہ بن جعفر نے اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے کچھ جزع نہ کیا پھر گرم سیخ کی سلائی اس کی آنکھوں میں پھیری کچھ تردد نہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ سورت ختم کر دی جب اس کی زبان کاٹنے لگے تو گھبرایا۔ پوچھا گیا کیوں۔ کہا میں [illegible]
[illegible]

کی آیت متذکرہ بالا میں فرمایا ہے۔ اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء الخ یہ لوگ سفینۂ نجات میں یا تو بیٹھے ہی نہیں یا چڑھ کر جھٹ اتر کھڑے ہوئے ہے

تیسرے گروہ کا ذکر اللہ تعالے اس طرح بیان فرماتا ہے۔ او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

یہ وہ گروہ ہے جو کشتی اہل بیت یا بقول دیگر سفینۂ نجات میں تو چڑھ چکا ہے۔ اور وہ کشتی بحر ناپیدا کنار کے تلاطم میں ہے۔ امواج کے تھپیڑوں میں گھری ہوئی ہے اس کے سواروں پر ہوا و ہوس نفس ابلیس لعین کی تلبیس کے ظلمات نے (بعضھا فوق بعض) کا رنگ جما کر ان کو لپیٹ لیا ہوا ہے۔ اس کشتی کے سوار نجوم ہدایت کے انوار سے اقتباس نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالے بھی جو صمد اور بے نیاز ہے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق (و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور) کا فتویٰ ان پر لگا چکا ہے۔ پس اب وہ اپنی کشتی کو بوجہ ظلمات اور اندھیرے کے کسی طرف نہیں چلا سکتے۔ جبکہ ظلمات اور اندھیری ابھی نہیں تھی۔ تب سے نجوم السماء کی رہبری سے انہوں نے تغافل کیا اور ان کے نور سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب تو ظلمات بعضھا فوق بعض کے مصداق ہو چکے ہیں۔ یا تو کشتی منجدھار میں آ کر غرق ہو گی یا بوجہ عدم نور و عدم رہبری نجوم کسی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گی۔ اللھم احفظنا من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا

جناب علی مرتضیٰ فرماتے ہیں۔ یہلک فی رجلان محب مفرط و باھت مفتر (ص ۲۱۷ نہج البلاغت)

ھلک فی رجلان محب غال و مبغض قال (ص ۲۹۵ نہج البلاغت)

میرے متعلق دو شخص ہلاک ہونگے۔ ایک حد سے گذرنے والا دوست یعنی میری محبت میں حد اعتدال سے تجاوز کر کے غلو کرنے والا۔ دوسرا میری پر افترا باندھنے والا اور میرے سے بغض رکھنے والا۔ خوش حال اس معتدل گروہ کے جو مصداق ہے (امۃ وسطا) کا۔ کشتی اہل بیت علیہم السلام میں سوار ہے۔ اسوۂ حسنہ علی مرتضیٰ علیہ السلام کو بازوں تھامے ہوئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے انوار نجومیہ کی رہبری سے اپنی کشتی کو ساحل فوز و نجات کی طرف لیجا رہا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

(خاکسار نذر علی از پشاور)

در مدح حضرت مسیح زماں عالی مقام

اس شب تاریک میں مہر منور آپ ہیں — آسمان کے ہیں ستارے خادمان میرزا
قدر کیا جانیں تیری دنیائے فانی کے حریص — آئے کوئی ہم سے پوچھے کیا ہے شان میرزا
گنج بخشا ہے معارف کا ہمیں تو نے عظیم — ہے کوئی کان جواہر بیان میرزا
کیا اثر ڈالا خدا نے تیری تحریرات میں — کیسی پاکیزہ و شستہ ہے زبان میرزا
آسمان نے تجھ کو دی رفعت اپنی کی — ہے جدا ان سے زمین و آسمان میرزا
ہند و لندن میں جا پہنچا تیرا پیغام حق — بڑھ رہا ہے آگے کاروان میرزا
طائر لندن ہوا محفوظ اک طور سے — جب کیا پرواز سوئے آشیان میرزا
نصرت دین محمد ہو گی جس کے ہاتھ سے — ہو گا وہ کوئی نہ کوئی پہلوان میرزا
جا کر اپنے رب سے پوچھو ہم کو کیا شکوہ گلا — کیوں پسند آیا اسے یہ خاندان میرزا
تم کو کیوں مولا کی بندوں سے ہوا اتنا بغض و کینہ — کیا خدا بھی یاد ہے اے حاسدان میرزا
ہر نشاں پہلے سے اس نے آپ کو دیدی خبر — کیا نہ فتح روم تھی صدق نشان میرزا
ہائے ان لوگوں نے تو کچھ اٹھایا فائدہ — دیکھ کر اندھے بنے سب دشمنان میرزا
آج وہ سینہ کہ جس میں درد ہو اسلام کا — ہو گا سو سو جان سے دل سے مدح خوان میرزا

اخبار زمیندار کی ہمدردی میں مسلمانان گجرات کا عام جلسہ

بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء جامع مسجد میں مسلمانان گجرات کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مفصلہ ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق منظور ہوئے (۱) زمیندار پریس ضمانت کی ضبطی پر مسلمانان گجرات سخت رنج اور افسوس کرتے ہیں اور زمیندار سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور [illegible] کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ محرک [illegible] مؤید [illegible] (۲) مسلمانان گجرات جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بادب التماس کرتے ہیں کہ زمیندار کی ضمانت کی ضبطی کا حکم پر نظر ثانی فرما کر مسلمانان ہند کو مشکور فرمایا جاوے۔ محرک [illegible] (۳) مسلمانان گجرات [illegible]

تار برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا اور جزائر الیجین کے متعلق سرایڈورڈ گرے کے نوٹ کا جواب (لنڈن ۷ رفروری) کل آسٹریا جرمنی اور اٹلی کے سفرانے علیحدہ علیحدہ دفتر خارجہ کو سرایڈورڈ گرے کے نوٹ کا اپنی اپنی گورنمنٹوں کے زبانی جواب جزائر ایجین اور البانین ایپرس کے متعلق بھیج دیئے۔ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ عام طور پر برطانوی تجاویز کے ساتھ اتفاق کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یونان کا اخراج یکم مارچ سے ۱۲ مارچ

بعد کی خبر - اخبار ڈیسچ الیجمین زیٹنگ بیان کرتا ہے۔ کہ البانیا کی حکومت کے سوال کی تصریح ہو رہی ہے۔ آسٹریا اور اٹلی پرنس آف ویڈ البانیا کے لئے قرض دینے کو تیار ہیں۔ اور دونوں ہی پچاس ہزار پونڈ سٹرلنگ دینے کو تیار ہیں۔

البانیا کا پرنس (برلن ۶ رفروری) پرنس ولیم آف ویڈ کا آئندہ کورٹ مارشل سولز نتھا کے ساتھ پرنس کے ورود استقبال کی تیاریاں کرنے کی غرض سے کل دورزہ ہو جائیگا۔ اس کے بعد جرمنی کو مراجعت البانوی وفد کا انتظار کریگا۔

ہندیان جنوبی افریقہ - جنرل سمٹس نے مسٹر پولک کے اور مسٹر بین کی خدمات خوبیرو اظہار نارافتگی کرتے ہوئے۔ کہا کہ میں مسٹر بین کو سالہا سال سے جانتا ہوں۔ وہ ٹرنسوال کی جمہوری سلطنت کا جاسوس تھا اور میں نے اس سے بڑھ کر بے باک اور سینہ زور شخص اور کوئی نہیں دیکھا۔ جنرل سمٹس نے کیمپ کے ملازمان ریل کی وفاداری کی بہت تعریف کی اور کہا۔ کہ انہوں نے گورنمنٹ کی ہر طرح سے امداد کی۔

چیتے نے چار آدمی زخمی کئے ہیں - جھاجھا سے خبر آئی ہے کہ ایک چیتا کہیں سے ہندوستانی ملازمان ریلوے کے رہائشی مکانات میں گھس آیا۔ اور پہلے اس نے ایک عورت اور اس کے بچے پر حملہ کیا ماں بچے کو بچانے کی کوشش میں سخت زخمی ہوئی۔ ناں بعد وہ ایک باورچی خانہ میں گھس گیا اور لوگوں نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ اس اثنا میں دو انگریز بندوق لئے کر پہنچ گئے۔ ایک نے گولی ماری تو اس کے سر میں آنکھ کے پاس لگی۔ ایک سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا۔ تو چیتا مردہ معلوم ہوا۔ لیکن جب دروازہ کھولا۔ تو وہ گرج کر اٹھا اور ایک اور ہندوستانی پر ٹوٹا۔ پھر گولی چلائی۔ تو چیتے نے گولی چلانے والے پر حملہ کرکے اسے زخمی کر ڈالا۔ اور پھر باورچی خانہ میں گھس گیا۔ جہاں کہ اسے مار ڈالا گیا۔ انگریز شکاری کو علاج کے لئے کلکتہ میڈیکل کالج میں بھیج دیا گیا۔ مگر ہندوستانیوں کا مقامی ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

جرائم پیشہ اقوام کی تربیت - پنجاب گورنمنٹ کیطرف سے ایک پریس کمیونک شائع ہوا ہے۔ جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

گورنمنٹ نے حال ہی میں جو کمیٹی (پنڈت ہری کشن کول سی آئی ای اور مسٹر ایلی ٹامکنس سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی) مقرر کی ہے۔ اس نے صوبہ کی متعدد بڑی بڑی ہندو مسلمان اور سکھ کمیٹیوں بدیں غرض طلب کیا ہے۔ کہ آیا وہ جرائم پیشہ اقوام کو تربیت دینے میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ جس امداد کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ وہ جرائم پیشہ اقوام کی آبادیوں کا قائم کرنا ہے اور ان کے لئے بہت زیادہ پیدا اور شخصی امداد اور قربانی اور اعلےٰ انتظام کی ضرورت ہے گورنمنٹ ہر ایک امداد پر بڑی خوشی سے غور کرے گی۔ اور منظور شدہ تجاویز کو عمل میں لانے

کے لئے ویسی ہی مالی امداد دیگی۔ جیسی کہ اس سے پہلے ملٹی فوج کو اس بارہ میں دیجا چکی ہے۔"

سروس لیشن :- ممبران پبلک سروس کمیشن جمعہ کی شام کو مدراس سے بمبئی روانہ ہونے والے تھے۔ جہاں وہ یکشنبہ کو پہنچ کر دوشنبہ سے گواہوں کی شہادت قلم بند کرنا شروع کر دیں۔

پلیگ سے اموات :- ہفتہ مختتمہ ۳۱ رجنوری میں ہندوستان میں پلیگ کے ۱۰۱۸۳ کیس ہوئے۔ اور بتفصیل ذیل ۷۶۸۱ اموات وقوع میں آئیں۔ دہلی ۴ - بمبئی پریذیڈنسی ۹۲۷ - مدراس ۱۱۴ - بہار ۷۸۴ - ممالک متحدہ آگرہ اودھ ۱۱۲۴ - پنجاب ۴۷۴ - برہما ۴۰ - ممالک متوسط ۷ - میسور ۱۰ - حیدرآباد دکن ۱۴ اور راجپوتانہ ۵۵۔

راجہ بازار کلکتہ کا مقدمۂ بم - اس مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات میں ۵ رفروری کو انسپکٹر ملک متعلق صیغۂ تحقیقات جرائم فوجداری مسٹر ڈی پٹری سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی اور ہندرا ناتھ رائے سابق ہیڈ کانسٹیبل ڈھاکہ پولیس کی شہادتیں ہوئیں۔

منیجر کارخانہ کی گرفتاری :- کلکتہ میں چہارشنبہ کی شام کو پولیس نے مسٹر انگز نڈر وان لس منیجر لنگٹن کارخانہ سرکو جان بوجھکر مال مسروقہ خریدنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ملزم ۱۵ سو روپیہ کی ضمانت پر چھوڑا گیا۔ مقدمہ ۱۳ رفروری کو پیش ہوگا۔

گوردوارہ کا مقدمہ - بقول نامہ نگار ٹریبیون بعض ہندوؤں نے کیمبل پور کے گوردوارہ میں ہندوؤں کے تمام فرقوں کو عبادت کرنے اور مذہبی رسوم بجالانے کی اجازت عدالت سے چاہی تھی۔ جو مسٹر بیرس سب جج نے نامنظور کی۔

خوست کے بدمعاشوں کی گرفتاری :- ہز مجسٹی امیر کے حکم سے گورنر خوست نے اس جتھے کو گرفتار کر لیا ہے جو گذشتہ مہینوں میں چھاپے مار رہا ہے۔ ایک خٹک قیدی اور دو ہندوؤں جو زرفدیہ کے لئے ان قزاقوں کے پاس اسیر تھے رہا کر دیئے گئے۔

افغانی ضابطہ تعزیرات میں اصلاحات :- کابل کے سیاہ کنوئیں جن میں قیدی ڈال دیئے جاتے تھے۔ اور تادم زیست کھانا و پانی ان میں اوپر سے لٹکایا جاتا تھا۔ وہ کچھ عرصہ سے بند کئے جا چکے تھے۔ اب ہز مجسٹی نے مرحمت خسروانہ سے مجرموں کے زد وکوب و قطع اعضا کا دستور بھی موقوف کر دیا ہے۔

بیمہ کا مقدمہ :- بنارس کے بیمہ کمپنی کو غلط موت کی اطلاع سے دھوکا دینے کے مقدمہ بنارس میں بیمہ کمپنی کے ایجنٹ امرناتھ پرساد نے بتایا کہ کس طرح اسے اس شخص کے جسکی زندگی کا بیمہ کرایا گیا تھا۔ بڑودہ میں انتقال کر جانے کی نسبت شبہ پیدا ہوا

کمیٹی اصلاحات :- بندرگاہ کلکتہ میں مزید سہولتیں بہم پہنچانے کے وسائل پر غور کرنے کی غرض سے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے اس نے ۵ رفروری کے اجلاس میں ایسٹرن بنگال ریلوے۔ ایسٹ انڈین ریلوے اور بنگال ناگپور ریلوے کے ایجنٹوں کی شہادتیں قلم بند کیں۔

سفید دستانوں کی رسم :- فوجداری سشن سیلم کے افتتاح کے موقعہ پر ایک دلچسپ رسم ادا کی گئی۔ چونکہ کوئی مقدمہ بنابر تحقیقات سپرد نہ ہوا تھا۔ اس لئے سرکاری وکیل نے انگلستان کی سابقہ نظیر کے مطابق بکری کے چمڑے کے سفید دستانوں کا جوڑا سشن جج کے نذر کیا۔ جو گویا مقدمات سے میدان صاف ہونے کی علامت تھی۔ ایسی دلچسپ رسم ہندوستان میں شاذ و نادر ادا کی جاتی ہے۔ صرف ایک مرتبہ پہلے ہائی کورٹ مدراس میں مسٹر جسٹس شیپرڈ کو ایسے دستانے نذر کئے گئے تھے۔

سیاحت جودھپور :- ہز ایکسیلنسی وائسرائے جمعہ کو دہلی سے بغرض سیاحت جودھپور روانہ ہوئے۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

از حضرت مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے

مورخہ ۴ رفروری ۱۹۱۴ء

نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے ادا کرنے کے بعد فرمایا میری طبیعت اچھی ہے کوئی دکھ نہیں۔ صرف مجھے ایک قسم کا ضعف ہے۔

ایک جگہ سے احمدی احباب کا خط پیش ہوا۔ کہ لوگ ساجد سے نکالتے ہیں۔ اور دکھ دیتے ہیں۔ فرمایا کہ میدان میں نماز پڑھ لیا کریں۔ استغفار اور صبر سے کام لیں۔

مورخہ ۵ رفروری ۱۹۱۴ء

حضرت کی طبیعت اچھی ہے۔ فرمایا کہ آج بہت آرام ہے۔

مورخہ ۶ رفروری ۱۹۱۴ء

رات کو تین چار دفعہ پاخانہ آنے کی تکلیف تھی۔ دن کو آرام رہا سردی کے باعث باہر تشریف نہ لاسکے

مورخہ ۷ رفروری ۱۹۱۴ء

رات کو پیاس کی وجہ سے تکلیف رہی۔ ویسے طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے باہر سے بہت سے احباب عیادت کیلئے حاضر ہوئے لاہور سے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب بھی جمعہ کو تشریف لائے۔

آج انسپکٹر صاحب مدارس ہائی سکول کے معائنہ کے لئے آئے۔ سکول میں تعداد طلباء اور قابل اور ٹرینڈ مدرسین کیوجہ سے امید ہے کہ سرکاری امداد کی رقم میں سال بسال اضافہ ہوتا رہے گا۔ ہائی سکول کے اخراجات کا بڑا حصہ خدا کا فضل ہے کہ فیسوں اور سرکاری امداد سے نکل جاتا ہے۔ اگر تعداد طلباء موجودہ سے دگنی ہو جائے تو بغیر امداد چندہ کے سکول چل سکتا ہے۔

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے بیس پارے کے نوٹ ختم ہو گئے۔ اسکے اخراجات چھپوائی وغیرہ کے لئے چندہ کیواسطے حضرت خلیفۃ المسیح نے خود تحریک فرمانے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے

از جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

مورخہ ۶ رفروری ۱۹۱۴ء

مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن کے نوٹ سنتے ہوئے۔ آیت - اتل ما اوحی علیک کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ دو ہی باتیں ہیں اول کتاب کا پہنچانا۔ دوسرے دعا۔ فرمایا جب سے بہت کتابیں لکھی ہیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ بدیوں اور گناہ سے بچانیوالی چیز صرف قرآن ہی ہے۔ فرمایا قرآن پڑھو یا نمازیں بہت پڑھو۔ جادلھم بالتی ھی احسن۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اہل کتاب سے لڑائی کیا ہے۔ انکے محکمات کو پیش کر دیں۔ انکے متشابہات کو دیں تورات میں متشابہات بھی ہیں۔ سر دست ہم کو متشابہات میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ محکمات لو۔ متشابہات نہ لو۔ فرمایا۔ احسن کیا ہے ؟ محکم لینا۔ ذاتی کوئی بکواس کرے۔ ہم کو اسکی پرواہ نہیں۔ ہم اسکو متشابہ نہیں مانتے پھر بکواس کرنے والے ظالموں سے گفتگو کیا ہے۔

مورخہ ۷ رفروری ۱۹۱۴ء

اہل کتاب سے مباحثہ کا طرز :- حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن کے نوٹ سن رہے تھے۔ آپ نے ولا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ھی احسن کی تفسیر کرتے ہوئے۔ مولوی صاحب کو فرمایا کہ یوں لکھو جب ہمارے پاس اہل کتاب کے محکمات موجود ہیں پھر ہم ان کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور وہ کوئی جواب نہیں دے سکتے اس لئے محکمات سے استدلال کے طرز کو چھوڑ کر محض تورات اور انجیل کے پیچھے اس بناء پر پڑنا کہ کتاب محرف ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ انہوں نے بہت خدمت کی ہے کہ ان کتابوں کے ذریعہ سے محکمات کی بھی اشاعت کی ہے۔ محکمات کیا ہیں۔ توحید و رسالت۔ وغیرہ۔ اسلئے ان کے ساتھ "بالتی ھی احسن" گفتگو چاہئے ۔ صرف نقص بیان کرنے بڑی غلطی ہے تم کو شکر کرنا چاہئے۔ کہ انہوں نے محکمات کو قائم رکھا ہے۔ جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا "تم کو تین باتیں کرنی چاہئیں (۱) وسعت حوصلہ دکھلانا چاہئے۔ (۲) ان کا احسان ماننا چاہئے۔ کہ انہوں اربوں روپیہ خرچ کرکے تورات - انجیل - اور اعمال پہنچائے - اور انکی حفاظت کی ... اس امر کا شکریہ ادا کرنا چاہئے انکی اس خدمت کی قدر نہ کرنی ایمانداری نہیں ہے۔ (۳) اس امر کے اظہار کے لئے دلی محبت بھرے ہوئے الفاظ ہوں۔ عمدہ ہوں۔ خوشامد والے نہ ہوں فرمایا "مجھے افسوس آیا کہ ان کے مباحثات میں لوگوں نے عام طور احسن طریق استعمال نہیں کیا۔ مباحثات میں بہت بڑا حوصلہ دکھلانا چاہئے۔ انکا احسان بھی ظاہر کرنا چاہئے۔ اور انکو کہاں تک پہنچنے کی ہی تحقیق کرنی چاہئے۔ [illegible] بحث کرنی چاہئے جب جناب یہ تقریر ... میں لکھ رہا تھا فرمایا پڑھ کر سنا دو [illegible] مورخہ ۸ رفروری [illegible] جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت [illegible] کی طبیعت لیکن مرض اب [illegible] زیادہ نہیں ہوتا۔ خدا الفضل [illegible]

مراسلات

مولوی ظفر علی خانصاحب کا ایک خط پانیر کے نام

ذیل میں اخبار پانیر مورخہ ۶ رفروری میں مولوی ظفر علیخان صاحب کے ایک خط کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو امید ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

انڈین پریس ایکٹ

جناب من مجھے ایک ہندوستانی مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس بات پر حیرت کے بغیر چارہ نہیں کہ ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا وہ تاریخی اعلان کہاں ہوگیا جسمیں موصوفہ نے یہ ظاہر فرمایا تھا۔ کہ ہندوستان کو پوری مذہبی آزادی دی جاتی ہے۔ اور ہر ایک مذہب اپنے جذبات کا اظہار پوری آزادی سے کرسکتا ہے پریس ایکٹ جو کہ ۱۹۱۰ء میں خوف و دہشت اور انارکزم کو موقوف کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض نادان اور تیز مزاج افسر اسکی آڑ میں طاقو بردباری کو بٹا لگا رہے ہیں۔ اس بات کی ایک تازہ مثال اخبار اہلحدیث کی بندش ہے۔ جو مسلمانوں کا ایک مذہبی پرچہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایڈیٹری میں بمقام ... کے نزدیک واجب التکریم ہیں۔ شائع ہوتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ ایک مسیحی مشنری بنام ٹامس ہاول نے حال ہی میں ایک کتاب کفارہ کی صداقت پر اردو میں تصنیف کی۔ یہ کتاب برائے نام قیمت پر فروخت کی گئی۔ اور اسے بہت کوشش اور کثرت سے عوام میں تقسیم کیا گیا۔ اس کتاب کا مصنف مشنریوں کی اس جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا مشن لوگوں کے مذہبی اعتقادات کی توہین کرنا ہے جو اس سے علیحدہ مذہب رکھتے ہیں اور اس نے اپنی کتاب کے بعض حصص میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کے اتہامات لگائے ہیں کہ جن کا یہاں لکھنا دشوار ہے۔ مگر میرا مقصد اس جگہ ٹامس ہاول کی اس کتاب کی شکایت کرنا نہیں۔ اور در حقیقت ہم مسلمان مباحثات کی آزادی کو روکنے کی ناجائز امکان خواہش کرنیوالے نہیں۔ بلکہ ہم تو صرف ایسی باتوں کے جواب کا حق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث میں ٹامس ہاول کو اسکی کتاب کا جواب دیکر اس کی مناسب گوشمالی کی۔ تو امرتسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جہاں سے کہ اخبار مذکور شائع ہوتا تھا۔ پریس ایکٹ کے ماتحت اس سے بدیں وجہ ایک بڑی بھاری رقم ضمانت طلب کی۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی تحریرات سے عیسائیوں کے مذہبی جذبات کو ضرر پہنچا ہے۔ چونکہ یہ ضمانت ادا نہ ہوسکتی تھی اس لئے مولوی صاحب کو اپنا پرچہ بند کرنا پڑا۔ اس بات کو واقع ہوئے صرف چند ہی ہفتے ہوئے ہیں۔ اور پھر ایک ڈاک ہی ہوا اس کے بعد مجھے موصول ہوتی رہی ہے۔ مجھے اس قسم کی بے قاعدہ بندشوں کی اطلاع ملتی ہے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ حکام نے اس بات کو ضروری خیال نہیں کیا کہ وہ ٹامس ہاول کے خلاف کچھ کارروائی کریں۔ یا ان حملوں کو روکنے کی کوشش کریں۔ جو عموماً ہندوستانیوں اور انکے مذہب پر اینگلو انڈین مصنفین اور اینگلو انڈین اخباروں کی طرف سے ہوتے رہتے ہیں۔

آپ کے آج کے پرچہ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل میں مسٹر سریندرا ناتھ بینرجی کا ایک ریزولیوشن جو اس نا انصاف دفعہ کی ترمیم پر مشتمل تھا مسترد کر دیا گیا ہے۔ میں بحیثیت شہنشاہ جارج کی ایک وفادار رعایا ہونے کے یہ اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ اس بارہ میں صاف صاف اور کھلے طور پر ایک سوال کروں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کیا گورنمنٹ عالیہ نے بعض متعصب افسروں کو اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ وہ ہندوستانیوں کو اپنے ایسے ہی سخت اور قابل اعتراض رویہ سے ناواجب باتوں پر ...کر کے خطرناک سزاؤں کے مستحق ٹھیرائیں؟

اس وقت ہندوستان کے مسلمان مولوی ہی بتلا رہے ہیں۔ کہ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ممالک دار الاسلام ہیں۔ یعنی وہاں ہمارے مذہب کی عزت کی جاتی ہے۔ اور اس لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ وہاں تجربہ کے بعد ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہم مسلمان ہندوستان میں برطانوی حکومت کے سب سے بڑے ستون ہیں۔ مگر کیا یہ امید لگائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس قسم کے رویہ اپنے ایسے ہی اعتقاد پر قائم رہ سکتے ہیں؟۔

ظفر علیخان ایڈیٹر زمیندار لاہور
۱۳ اکرا سینسلڈ روڈ ہمپسٹیڈ - ۱۰ رجنوری

اسلام اور بلاد غربیہ

(از ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب ایل ایم ایس امرتسر)

الٰہی عطر اسلامی سے کل دنیا معطر ہو
ہوائے نظم قرآنی شمیم مشک وعنبر ہو

عزیز وملت اسلام عالیجاہ ملت ہے
خوشا وہ محکمہ جس کا رسول اللہ افسر ہو

الٰہی پیرس وافریقہ وامریکہ وجاپان
تیرے لشکر ہوں اور خواجہ سپہ سالار لشکر ہو

الٰہی دین کے انوار رخشندہ ہوں مغرب میں
گھٹا کالی ہے گر یورپ تو خواجہ مہر انور ہے

شب تاریک وبیم موج گرداب چنیں حائل
یہ منزل سخت ہے مولا پیڈر کا تو لیڈر ہو

بہت سی مسجدیں ہوں نماز جمعہ لنڈن میں
عوض ناقوس کے اب نعرۂ اللہ اکبر ہو

ضروری ہے کہ چندہ ہند سے یورپ میں اب جائے
سوا امداد کے یہ کام آخر ہو تو کیونکر ہو

بہت سی لیڈیاں اور لارڈ ہیں اسلام میں داخل
مقام شکر کیا اسلام والو اس سے بڑھکر ہو

مسلمان جو ہوئے گویا پرندے چند پکڑے ہیں
یہ الہام مسیحا ابجد پورا برابر ہو

عروج جاہ ہے مضمر ہمیشہ انکساری میں
ہوا کرتا ہے یاں اکبر جو سب میں اصغر ہو

طلب کرتا ہے خواجہ کوئی شخص امداد کی خاطر
الٰہی کم بمقدار جو قوم کا اس وقت ریڈر ہو

لکھوں اے ڈاکٹر اسلام کی تحریر نورانی
اگر خورشید عالمتاب کی کرنوں کی سطر ہو

ختم نبوت

کیا ختم رسالت نے گماں اچھا دکھایا
امت میں ہے دریائے نبوت کو بہایا

اس فیض کے ملنے سے ہوئے خیر امم ہم
کیا حرج ہے امت میں نبی بن کے گر آیا

مومن کے لئے کوئی بشارت ہے تو اس سے
امت میں اگر کوئی کرامت ہے تو اس سے

اس فیض کے وارث ہی تو اللہ کے ولی ہیں
اور ختم رسالت کی صداقت ہے تو اس سے

قرآن کی اطاعت کا نتیجہ بھی یہی ہے
ہاں قرب الٰہی کا وسیلہ بھی یہی ہے

اس راز کو ہے ختم نبوت نے ہی کھولا
اسلام کی برکت کا ذریعہ بھی یہی ہے

(طالب دعا ملک غلام حیدر پٹواری)

زمیندار آ جا

ڈھونڈتی ہیں اب تجھے رہ رہ کے نگاہیں ہر طرف + ابھی باقی ہے تیری حسرت دیدار آ جا
تیری فرقت میں کسی وقت نہیں چین آتا + سحر و شام تڑپتا ہے دل زار آ جا
زر کی پرواہ ذکر جو تیرے شیدائی ہیں + اپنی جان بھی تجھے دینے کو ہیں تیار آ جا
گھر میں بازار میں کوچے میں کھڑے ہیں تا ب + خیر مقدم کے لئے تیرے خریدار آ جا
جس کے احساس سے بے چین ہے مالک تیرا + ابھی موجود ہے ملت کا وہ آزار آ جا
گھر میں اسلامیوں کے چھائی ہوئی ظلمت وجلد + آ غیرت خورشید پر انوار آ جا
وطن وتاج کہ ہے سخت ضرورت تیری + اے ہوا خواہ وطن خادم سرکار آ جا
جو تیرے ہجر سے پہلے نظر آتی تھی ہمیں + پھر دکھا ہمکو وہی گرمی بازار آ جا
دین فروشی کا جو فتنہ تیرے ڈر سے سویا + ڈر ہے۔ پھر دیکھیں ہو جائے نہ بیدار کہا
پھر نہ ہو جائے کہیں جاہ پسندوں کا عروج + پھر نہ دب جائے کہیں فرقہ احرار آ جا
پھر نہ ہو جائے کہیں طاقت باطل غالب + جلد میدان میں اے حق کے طرفدار آ جا
مٹ گئی ہے تیرے جانے سے پریس کی شوکت + تو ہے سب ہند کے اخبار کا سردار آ جا
ہے دعا جلد چھپے تیرا ایسا نمبر + تو ہو تعریف محمد میں گہر بار آ جا
تا ابد خدمت اسلام میں کوشاں ہے تو + اور اللہ رہے تیرا مددگار آ جا

(...)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

دول میں اختلاف: - معلوم ہوا ہے کہ اتحاد ثلاثہ نے برطانیہ عظمیٰ کے اتفاقی مسودہ بنام ایتھنز از قسطنطنیہ کو منظور کرتے ہوئے دول کے فیصلہ کو تقویت دینے کے لئے علاقی تقسیم کا سوال اٹھایا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ غالباً جرمنی ایسی تقسیم میں حصہ دیگی اور اس معاملہ میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے کیونکہ یونان البانیہ کو خالی کرنا پسند نہ کریگا جب تک اسے جزائر پر امن و اطمینان سے قبضہ نہ دلایا جائے۔ اور ساہات کو پورے طور پر منظور نہ کر لیا جائے۔

نیوزیلینڈ میں ہندوستانی: - کرائسٹ چرچ سے ڈیلی میل کو ایک تار بذریعہ لنڈن موصول ہوا ہے کہ نیوزیلینڈ میں ہندوؤں کے کثرت سے وارد ہونے پر گورنمنٹ بہت فکر مند ہو رہی ہے وزیر اعظم مسٹر میسے بیان کرتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے ناجائز داخلہ پر گورنمنٹ کو ضروری کوئی کارروائی کرنی پڑیگی۔ اور اس بارہ میں بہت سختی سے عملدرآمد کیا جائیگا

جاپانی افسروں پر رشوت رسانی کا الزام: - (ٹوکیو ۲ر فروری) ٹوکیو میں ۱۵ ہزار جاپانیوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں جاپانیوں پر رشوت ستانی کا الزام لگائے جانے کے باعث جلسہ میں بہت ناراضگی کا اظہار کیا گیا اور بتایا گیا کہ جاپانی افسروں پر رشوت کا الزام لگایا جانا سب سے بڑی فریب دہی ظاہر کرتا ہے۔ گورنمنٹ کو جس کے بعض اراکین پر یہ الزام لگایا گیا ہے فوراً استعفا داخل کر دینا چاہئے۔ جاپان میں عام لوگوں کو موجودہ گورنمنٹ کے خلاف بھڑکانے کی تحریک زور شور سے جاری ہے۔

رشوت کے متعلق گرفتاریاں: - (برلن ۲ر فروری) ٹوکیو میں جرمن کارخانہ برن سیمنس کی دکان کا منیجر گرفتار کیا گیا ہے کیونکہ جاپانی افسروں پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ انہوں نے اسی کارخانہ سے رشوت لی۔ مگر جرمنی میں یہ کارروائی کیگئی ہے۔ کہ اس منیجر کی گرفتاری قانون جاپان کے مطابق بھی حق بجانب نہیں ٹھہرتی کیونکہ جب اس نے اپنی دکان کے کاغذات جن میں رشوت کا ذکر خیال کیا جاتا ہے۔ تباہ کئے تھے۔ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کیگئی تھی اس لئے اسے رہا کر دینا چاہئے۔

میکسیکو میں خانہ جنگی میں باغیوں کی کامیابی (نیویارک ۶ر فروری) باغیوں نے مزٹلان پر قبضہ کر لیا۔ یہ میکسیکو کا پہلا بندرگاہ ہے جس پر باغی قابض ہوگئے ہیں۔

میکسیکو میں کشت و خون جاری ہے۔ (ابعد کی خبر) میکسیکو میں کشت و خون جاری ہے۔ وفاداروں کی جماعت نے ٹامپیکو کے قریب ۱۰ باغیوں کو قتل کیا۔ اور باغیوں نے ۲۰ وفاداروں کو کاگرینڈرس کے مقام پر قتل کر ڈالا۔ ان ۲۰ مقتولوں کا سرغنہ جان بچا کر بھاگ گیا۔ اور اس نے ایک ریل گاڑی کو میں جس میں لکڑیاں بھری ہوئی تھیں۔ اور جو زمین دوز راستے سے جا رہی تھی۔ آگ لگا دی چونکہ درآمد اسلحہ کی بابت قید اٹھا دیگئی ہے اس لئے میکسیکو میں اسلحہ کثرت سے چلے آ رہے ہیں۔

جزائر ہیٹی میں انقلاب (واشنگٹن ۶ر فروری) جزائر ہیٹی میں آج کل انقلاب برپا ہے اس لئے برطانیہ اور فرانس کے جہازوں سے بندرگاہ اوپرنس میں فوجی جوان اس غرض سے اتار دیئے گئے کہ وہ ان امریکن اور جرمن لوگوں کی مدد کریں۔ جو ہیٹی میں غیر ملکیوں کی حفاظت میں پیشتر سے مصروف ہیں۔

جنوبی افریقہ میں تحقیقاتی کمیٹی میں شہادت (ڈربن ۶ر فروری) کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے ہوئے نٹال کی ایک انجمن شکر سازی کے ڈیپوٹیشن نے شہادت دی۔ کہ انجمن ۳ پونڈ ٹیکس کی معافی کی مخالف ہے۔ لیکن اگر ٹیکس معاف کیا جائے۔ تو وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کو افریقہ سے ہندوستان واپس بھیجا جائے۔ کیونکہ آزاد ہندوستانیوں کی حیثیت سے اُن سے مزدوروں کا کام نہیں لیا جائیگا۔

ولیعہد جرمنی کی سیاحت: - (برلن ۸ر فروری) سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ولیعہد جرمنی کے افریقہ کی جرمن کالونیز میں سیاحت کے لئے جانے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اخبار برلینر تاج بلاٹ یقینی طور پر بیان کرتا ہے کہ شہزادہ مذکور آئندہ موسم گرما میں روانہ ہو جائینگے۔ اور اگلے سرما میں جرمنی کو واپس تشریف لے آئینگے۔ ولیعہد کی بیوی ساتھ نہیں جائیگی۔ بلکہ شہزادہ [illegible] جائیگا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

فساد محرم آگرہ کا مقدمہ: - (آگرہ ۷ر فروری) عدالت نے اس مقدمہ کے ۱۷ ملزموں کو اس وجہ سے بری کر دیا۔ کہ ان کے خلاف جرم کی تصدیقی شہادت بہم نہیں پہنچ سکی تھی۔ عدالت نے کہا کہ حکام نے اس امر کا کوئی دعدہ نہیں کیا ہے۔ کہ سوائے ان ملزموں کے جو ۷ تاریخ کو گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور لوگوں پر مقدمہ نہ چلایا جائیگا ۱۷ مسلمان ملزموں پر فرد جرم لگا دی گئی ہے۔ جن سے ۱۳ ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ باقی چار نوری دروازہ کی واردات قتل کے متعلق زیر حراست ہیں۔

لاہور کے ایک پروفیسر کو وظیفہ: - دیال سنگھ کالج لاہور کے پروفیسر ایس۔ سی۔ سین کو جو آجکل جرمنی میں ہیں فلسفہ اور مذہب کے متعلق اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک سال کے واسطے ۲½ ہزار روپیہ وظیفہ کے طور پر ملا ہے۔ اس وظیفہ سے آپ جرمنی کی جینیا یونیورسٹی میں تعلیم پائیں گے۔

سردار لال سنگھ پر قتل کا الزام: - سردار لال سنگھ رئیس اعظم قلعہ میہاں سنگھ پر قتل کا جو مقدمہ رائے بہادر لالہ ریلیا رام گوجرانوالہ کی عدالت میں چل رہا ہے۔ وہ ۷ر فروری کو پیش ہوا۔ پولیس کی طرف سے تین گواہ پیش ہوئے۔ اس کے بعد پولیس کو دس دن کی مہلت مقدمہ مرتب کرنے کے لئے دی گئی۔ اور اگلی پیشی ۱۹ر فروری مقرر ہوئی۔

خیراتی خالصہ گرل سکول: - موضع دداتار ضلع راولپنڈی میں سردار جیون سنگھ نے اپنے خرچ سے خالصہ گرل سکول کی تعمیر شروع کرائی ہے۔ اور سکول کے لئے اپنی زمین بھی دی ہے۔ آپ غریب و یتیم ہندو اور سکھ لڑکیوں کی کتابوں کا خرچ بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ زمین اور تیاری عمارت مدرسہ کی لاگت ۱۵ ہزار روپیہ ہے سکول کی افتتاحی رسم ۹ر فروری کو صاحب ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ادا کرنے والے تھے۔

رہا شدہ سنیاسی کا خیر مقدم کرنیوالوں کی گرفتاری

(ڈھاکہ ۸ر فروری) ۱۷ نوجوان ہندو جو سنیاسیوں کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ از رجو ڈھاکہ میں سنیاسی دیانند کا خیر مقدم کرنے آئے تھے جسے کل جیل سے رہا کیا گیا ہے گرفتار کر لئے گئے۔

ترکی وفد کا دورہ بمبئی میں (بمبئی ۹ر فروری) مسٹر حبیب الرحمن ڈاکٹر عدنان بے۔ مسٹر کمال بے اراکین ترکی انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ آج پورٹ سعید سے وارد بمبئی ہوئے۔ ممبران انجمن ضیاء الاسلام اور محمڈن ایسوسی ایشن نے نہایت شان و شوکت سے استقبال کیا۔ جن میں قاضی کبیر الدین۔ مسٹر بیکلن۔ مسٹر کشکبھی۔ مولوی عبدالرؤف خان۔ مسٹر حسن۔ مسٹر حبیب الرحمن خاں۔ مسٹر [illegible] حسین۔ مسٹر حمید احمد۔ مسٹر اسمعیل وغیرہ۔ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ مسلمانان ہند نے جنگ ہائے طرابلس و بلقان میں ترکی انجمن ہلال احمر کو جو مالی امداد دی۔ یہ وفد ان کا شکریہ کرنے ہندوستان آیا ہے دونو ممبران وفد تاج ہوٹل بمبئی میں مقیم ہیں۔

راجہ بازار کا مقدمہ بم: - کلکتہ کے اس مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات ۶ر فروری کو پھر جائنٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں شروع ہوئی۔ استغاثہ کی بعض شہادتیں قلمبند کیگئیں۔ ملزمین نے اپنے آپ کو بے قصور بتایا۔ ایک کے سوا دیگر ملزمین نے اپنا ڈیفنس عدالت بالا کے لئے محفوظ رکھا۔

عطائے اسناد و تمغہ جات: - گورنر مدراس نے بعض افسران پولیس و جیل کو تمغے اور اسناد متعلق انڈین آرڈر آف میرٹ عطا کئے۔

مسز اینی بیسنٹ ولایت کو: - مسز اینی بیسنٹ نے پونہ میں وارد ہو کر اول سیوا سدن کی کارکنان اور بعد ازاں آنریبل مسٹر گوکھلے سے ملاقات کی اور پھر بمبئی سے ڈاک کے جہاز میں انگلستان روانہ ہوگئیں۔

زنانہ سکول کا افتتاح - آنریبل مسٹر اوڈونیل بوسنکٹ سی۔ آئی۔ ای ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ۱۰ر فروری کو [illegible]

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

مورخہ ۹ر فروری ۱۹۱۴ء

حضرت صاحب کی طبیعت کل تو بہت کمزور تھی۔ مگر آج کل سے افاقہ ہے۔ غذا پہلے کی نسبت اب اچھی کھا سکتے ہیں۔ اس حالت میں بھی حضرت مولوی محمد علی صاحب سے ترجمۃ القرآن برابر سنتے اور آپ کے متعلق مزید توضیح فرماتے رہتے ہیں۔

مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۱۴ء

کل سے حضرت صاحب کی طبیعت بہت اچھی ہے۔ کمزوری میں تدریجاً فرق ہے۔ مگر حرارت ابھی ہو جاتی ہے۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

شائقین زمیندار کو مژدہ

ذیل میں ہم زمیندار کے دوبارہ اجرا کے متعلق ایک اشتہار راجہ غلام قادر خانصاحب منیجر زمیندار کی طرف سے شائع کرتے ہیں۔ جو امید ہے۔ کہ ناظرین کے لئے بہت خوشی کا موجب ہوگا۔

ہم اپنے معزز ہمعصر کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد شائع ہو کر اپنے شائقین کی منتظر آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین ثم آمین۔

زمیندار

کیلئے مسلم پرنٹنگ پریس کی اجازت ملگئی۔ زمیندار بفضلہ تعالےٰ

بہت جلد شائع ہوگا

۱۳ر جنوری ۱۹۱۴ء کو زمیندار کا مطبع ضبط ہوا۔ تو اسکی خبر تمام ہندوستان میں آناً فاناً پھیل گئی۔ ناظرین و معاونین زمیندار نے برقی پیغامات و خطوط کے ذریعہ سے اظہار افسوس و ہمدردی کے علاوہ زمیندار کے دوبارہ جاری کئے جانے پر بھی اصرار کیا۔ چنانچہ ہم نے ۱۹ر جنوری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لاہور کی عدالت میں اس مضمون کی درخواست بھیجدی کہ ہم زمیندار کو پھر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا مسلم پرنٹنگ پریس کے نام سے ہمیں ایک نیا مطبع قائم کرنیکی اجازت عطا فرمائی جائے۔ اس کے جواب میں منجانب ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور ۹ر فروری کو ہمارے پاس حسب ذیل چٹھی پہنچی ہے۔

۱۹۱۴ء

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۹ر جنوری کے جواب میں جس میں آپ نے "مسلم پرنٹنگ پریس" کے نام سے ایک نیا مطبع قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ دو ہزار روپیہ ضمانت داخل کرنے پر آپ کو مطبع قائم کرنے کی اجازت دیجائیگی۔

امید ہے کہ ناظرین کرام اور معاونین عظام کی عنایت اور سرپرستی سے جس کا ثبوت "زمیندار" کو اس سے پیشتر کئی مرتبہ مل چکا ہے۔ دو ہزار کی ضمانت بہت جلد داخل کر دیجائیگی اور چند روز کے بعد اخبار زمیندار اسی آب و تاب سے شائع ہونے لگیگا۔

المشتہر: - غلام قادر خان منیجر زمیندار لاہور

خادم الاسلام ایسوسی ایشن کا ہفتہ وار جلسہ

مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۱۴ء کو بوقت ۷½ بجے شام اندرون اکبری دروازہ لاہور۔ متصل حویلی نواب صاحب مکان میں منعقد ہوگا

المشتہر: - [illegible] سکرٹری خادم الاسلام ایسوسی ایشن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

خبر ز اہل بست

کہہ دے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ مگر کام کریں یعنی خدا کو واحد لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۴ روپے)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور - یک شنبہ مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۵ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۲

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ صاحب اور احمدیت

از جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس لاہور

"ذیل کا مضمون جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اخبار ہمدرد کے ایک نامہ نگار کے ایک استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ جو ۱۰ جنوری کے ہمدرد میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ پیغام صلح کے اکثر کرم فرماؤں نے یہ خواہش کی ہے کہ اسے پیغام صلح میں بھی شائع کیا جائے اس لئے بخوشی خاطر اسے درج کیا جاتا ہے"!

بد ہ از چشم خود آبے درختان محبت را — گر روزے دہندت میوہ ہائے پر حلاوت را

اخبار ہمدرد مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۳ء اور ۱۰ جنوری ۱۹۱۴ء میری نظر سے گذرا اس میں بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کے سوال کے بعض پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے۔ بوجہ اس گہرے تعلق اخوت کے جو مجھے جناب خواجہ صاحب سے ہے اور بوجہ سیکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ ہونیکے میرا فرض ہے۔ کہ میں اس موقعہ پر کچھ عرض کروں اور جہاں تک ہو سکتا ہے بعض غلط فہمیوں کو دور کرنیکی کوشش کروں۔

(۱) ۱۳ دسمبر ۱۹۱۳ء کے اخبار میں صاحب ترجمان نے "اشاعت اسلام پر قابل توجہ درخواست" کے عنوان سے تحریر کیا ہے کہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ جو چندہ خواجہ صاحب کے مشن کے لئے وصول کرتا ہے۔ اس کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ چونکہ عام مسلمانوں سے چندہ لیا گیا ہے اس میں قادیت کا کوئی دخل نہ ہوگا"۔ اس قسم کا اعلان عوام کی تسلی کیلئے خواجہ صاحب سے کرانا چاہتے ہیں۔

(۲) ۱۵ جنوری ۱۹۱۴ء کے پرچہ میں ایک مضمون اخویم بابو منظور الٰہی صاحب احمدی کا مذکورہ بالا مضمون کے جواب میں ہے اسکے علاوہ ایک اور مراسلت بعنوان "انگلستان میں اشاعت اسلام" کسی وسیع الخیال سلمان بھائی کے قلم سے ہے انہوں نے بھی ترجمان صاحب کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اور ایک مشترکہ انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد ڈالنے کی تحریک فرمائی ہے۔

(۳) یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ بحالت موجودہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہر فرقہ کے مشنری انگلستان میں بھیجے جاویں۔ تاکہ وہ خواجہ صاحب کیساتھ ملکر کام کریں۔

اس لئے میں اس مضمون کے تین حصے کرتا ہوں (۱) کیا خواجہ صاحب کے مشن میں احمدیت کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ (نوٹ غالباً راقم مضمون کا مطلب قادیانیت سے احمدیت ہے جو سلسلہ کا صحیح نام ہے) (۲) اشاعت اسلام کے لئے مرکزی انجمن۔ (۳) اشاعت اسلام کس طرح سے ہو سکتی ہے اور بلاد غربیہ میں دیگر فرقوں کے مسلمان کس طرح سے خواجہ صاحب کی مدد کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا خواجہ صاحب کے مشن میں احمدیت کا کوئی دخل نہ ہوگا

(۱) اس کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر صاحب "ترجمان" کی اس سے یہ مراد ہے کہ جو روپیہ خواجہ صاحب کے اسلامی مشن کی امداد کیلئے مسلمان پبلک بطیب خاطر دے رہی ہے۔ قادیان میں خرچ نہ ہوگا۔ یا خالص سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے خرچ نہ ہوگا تو یہ بالکل درست ہے۔ مگر اس سے اگر یہ مراد لی جائے کہ خواجہ صاحب یہ روپیہ اس شرط پر لیں کہ وہ احمدیت کو خیر آباد کہیں۔ تو میں صاحب ترجمان کو خواجہ صاحب کے جواب کا انتظار نہیں کرانا چاہتا۔ میں اُن کی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ کہ خواجہ صاحب کو ہرگز اس قسم کے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس خیال میں دوسرے مسلمان اصحاب بھی شامل ہوں تو اس وقت ایک ایک پیسہ ان کے عطیہ کا شکریہ کے ساتھ واپس کرنیکے لئے تیار ہیں۔ خواجہ صاحب نے جہاں خود اس قدر ذاتی ایثار کی مثال قائم کی ہے کہ ہزار ہا روپیہ کی کل اندوختہ تھا اشاعت اسلام کے کام میں لگا دیا۔ اپنا کاروبار کو چھوڑا۔ ہم جو ان کے مخلص دوست اس جگہ موجود ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی تمام عمر اشاعت اسلام کے مبارک مقصد کیلئے اپنی مدد دین خرچ کرنیکے لئے تیار ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ کل احمدی جماعت جو خدا کی راہ میں ہمیشہ ایثار کا نمونہ دکھاتی رہی ہے۔ انشاء اللہ اس مقصد میں کسی سے پیچھے نہ رہیگی۔ مگر مسلمان خدا کے اس وعدہ کو یاد رکھیں کہ اس موقعہ خدمت دین کو اگر وہ غنیمت نہ سمجھینگے اور اپنی جانات نہ کرینگے۔ تو اللہ تعالیٰ تستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم پر عمل کریگا یعنے تمہاری جگہ کوئی اور قوم کھڑی کریگا جو تمہاری طرح نہ ہوگی۔ اور خدا اور اُسکے رسول سے محبت کرنیوالی اور اس کے کاموں میں حصہ لینے والی ہوگی۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام

۵ فروری ۱۹۱۴ء از جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب

جب ہم حضور خدمت میں بیٹھے ہوئے تو ایک شخص ہندو سیالکوٹ سے اسلام قبول کرنیکے لئے آیا۔ آپ نے ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کو اپنے ہاتھ پر ایمان کرنے کو فرمایا۔ اس کو کلمہ شہادت کی تلقین کی اور اس کا مطلب یہ سکھایا کہ اللہ یعنے پرمیشر ایک ہے پھر فرمایا پرمیشر بہت نہیں ہوتے نہ دو نہ تین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ راہ بتائی ہے۔ کہ پرمیشر ایک ہی ہے۔

پھر فرمایا کل اس کے کپڑے بدلوا دو۔ اس کا نام برکت رام تھا۔ اسلامی نام برکت اللہ رکھا۔

۷ - فروری ۱۹۱۴ء:- ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ میں دنیا دار نہیں۔ مجھے دنیا کمانے کا ڈھب خوب ہے۔ مگر میں نے کبھی دنیا کی پرواہ نہیں کی۔ فرمایا کہ میں نے ۲ لاکھ دس ہزار کی لکڑی کی شراکت صرف اتنی بات پر چھوڑ دی کہ جس کے ساتھ شراکت تھی وہ شیخ محمد جان و شادی خاں کو نوکر کہنا چاہتا تھا۔ (شیخ محمد جان صاحب و شادی خاں اسوقت موجود تھے۔ فرمایا پہچانتے ہم کو خوب جانتے ہیں۔ اور اس معاملہ سے خوب واقف ہیں۔ شیخ [illegible] مخاطب کر کر فرمایا کہ آپ بھی ہم سے واقف ہیں۔ کیا ہم دنیا دار ہیں۔ میں نے عرض کی کہ نہیں) فرمایا میں نے کہا یہ دوست ہیں نوکر نہیں۔ . . . اگر نوکر سمجھتے ہو تو میں ایک منٹ کا تعلق بھی تم سے نہیں رکھتا۔ میں محمد جان و شادی خان کو نوکر نہیں کہونگا۔ یہ بھی دوست ہیں، آپ بھی دوست ہیں۔ دو لاکھ دس ہزار کا معاملہ اس بات پر میں نے قطع کیا یہ لوگ کیا جانتے ہیں۔ میں کتنی دنیا کما سکتا ہوں۔ یہ لوگ میری دنیا سے واقف نہیں ہیں۔

شیخ نیاز احمد کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کے والد شیخ غلام قادر مجھے ساٹھ ہزار کا منافع دیتے تھے اگر میں شراکت جاری رکھتا مگر میں نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کا اتنا دام نہیں لگا سکتا۔ وہ اس سے بہت زیادہ قیمت کے ہیں۔ اور میں نے اسے قطع تعلق کیا۔

۸ - فروری ۱۹۱۴ء - ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے خدا کے افضال بیان فرمائے۔ کہا خدا کے مجھ پر تین بڑے بڑے احسان ہیں

(۱) خدا تعالیٰ نے میرا سر پکڑ کر کہا آ۔ میں تجھے لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت سمجھاؤں۔ مطلب یہ تھا۔ کہ میرے دماغ میں یہ مسئلہ رچ جاوے۔ تو پھر کیا میں شرک ہو سکتا ہوں۔ یا توحید کے خلاف کچھ کر سکتا ہوں۔ فرمایا میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ تعلق ہے۔ کہ اگر تمام جہاں بھی میرے خلاف ہو۔ اور میرا مولا میرے ساتھ ہو۔ تو مجھے کسی کی ایک تنکے کے برابر بھی پرواہ نہیں

(۲) میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ کہ اگر مقابلہ کوئی معترض مجھ سے قرآن کی کوئی آیت پوچھے تو میں اسی وقت جواب دونگا

(۳) دہرم پال کے مقابلہ میں میں نے جناب باری میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دو سجدوں کے درمیان حروف مقطعات کا علم دیا۔ میں نے انہیں خدا کے فضل سے کتاب نور الدین کے آخر میں وہ کچھ لکھا۔ کہ پنڈت بھی حیران رہ گئے اور انہوں نے کہا کہ تمام علوم جو سنسکرت میں ہیں وہ سب لکھ دیئے حالانکہ مجھ کو سنسکرت نہیں آتی۔ یہ خدا کا مجھ پر ایسا فضل ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں کسی پر نہیں ہوا۔

۹ - فروری ۱۹۱۴ء: - آج رات ہم چند احباب حضور کو کھانا کھلا رہے تھے (یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ رشید الدین صاحب میاں عبد الحی صاحب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ) اور میں جناب کو باتوں باتوں میں کھانا کھلا رہا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ میں نے آپ سے بھی کچھ سیکھا ہے میں نے عرض کی کہ ہم نے تو حضور سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ فرمایا مجھے تو قرآن ہی آتا ہے۔ وہی میں سکھا سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم حضور سے اور قرآن سیکھیں۔ فرمایا مولوی محمد علی صاحب سے پوچھو۔ مجھے کتنا قرآن آتا ہے مولوی صاحب بہت محنت کر کے صفحے کے صفحے لکھکر لاتے ہیں۔ میں انکو مختصر کر دیتا ہوں۔ بعض اوقات وہ کہتے ہیں کہ آپ کی رائے تمام تحقیقات سے بالا تر ہے۔ پھر فرمایا کہ مجھے مولوی صاحب نے بہت خوش کیا ہے میرا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ انہوں نے یاجوج ماجوج اور اصحاب کہف ذوالقرنین کی تحقیقات عجیب کی ہے۔ انسائیکلوپیڈیا چھان مارے ہیں۔ کیا مسئلہ صاف کیا ہے۔ واہ۔ واہ واہ۔

۱۱ - فروری ۱۹۱۴ء - حضرت خلیفۃ المسیح کا اسوۂ حسنہ:- حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بدستور ناساز ہے مگر باوجود علالت کے تمام جماعت کو برابر وعظ و نصیحت فرماتے ہیں اور جماعت میں وحدت و اخوت کی روح پیدا کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور اپنے اور بیگانے سب ایک سے اپنی ایثار اور وسیع الاخلاق کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور میں بہ حلف کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ ہیں۔ مریض عام طور پر بیماری کی حالت میں چڑچڑے ہو جاتے ہیں گھبرا جاتے ہیں اور مایوس ہو جاتے ہیں۔ مگر حضرت مولوی صاحب ہر حالت میں کوہ وقار بنے ہوئے ہیں۔ پہلی بیماری میں بھی جبکہ آپ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے چار پائی سے جدا نہ ہوتے تھے۔ مجھے اکثر آپکی خدمت میں حاضر ہونے اور متواتر کئی روز تک خدمت کرنیکا اتفاق ہوا۔ اور اس علالت میں بھی تب بعد قدم انکی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ مگر میں اور دیگر تمام احباب نے اس علالت میں بھی آپکے [illegible] آپکی استقامت استقلال [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

مؤرخہ ۱۵ر فروری ۱۹۱۴ء

مسلمانوں کا تنزل اور ہمارے مخالفین

ہمارے مخالف علماء خصوصاً اہلحدیث کا اڈیٹر جا دیجا ہمارے مرشد و امام پر زبان طعن دراز کرتا رہتا ہے۔ امید تھی۔ کہ جیسے یہ لوگ زبانی اتحاد مسلمین کے مدعی بنتے ہیں۔ ان کے عمل سے بھی اسکا ثبوت ملیگا۔ مگر نہیں ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔ اور دکھلانے کے اور اہلحدیث کا اڈیٹر اور اس کے ہم مشرب ہمارے امام پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب دعوے مسیحیت و مہدیت کے بعد بہت عرصہ دنیا میں زندہ رہے۔ مگر اس عرصہ میں مسلمانوں کو بجائے عروج کے تنزل ہی ہوتا گیا۔ جو ابھی تک جاری ہے۔ مسلمانوں کا دینی اور دنیاوی اقتدار برباد ہو گیا اور ہو رہا ہے۔ حالانکہ مسیح موعود کے وقت میں مسلمانوں کو ہر ایک قسم کا غلبہ ہونا چاہئے تھا۔ ہمارے مخالفین اس استدلال سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا کذب ثابت کرنا چاہتے ہیں بحالیکہ یہی دلائل آپ کے صدق دعوے پر دال ہیں۔ مخالفین حضرت مسیح غور کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے مرسلوں کے منکرین کا دین و دنیا میں عزت پاتے ہیں۔ یا ذلت۔ قرآن شریف کھولکر دیکھو جملہ انبیاء خصوصاً حضرت مسیح ناصری کے مخالف یہود علماء نے کونسی عزت حاصل کی۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ انبیاء کی مخالفت اور انکار کا ثمرہ کامیابی اور عزت نہیں ہے بلکہ ناکامی اور ذلت ہوا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ کے مرسلین اور ماموریں کے انکار سے دینی اور دنیاوی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر ان کا ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ کیا ہمارے مخالف مسلمان اس بات پر غور نہ کرینگے کہ حضرت مسیح ناصری کا انکار کرکے اسکی اپنی قوم نے کیا دینی اور دنیاوی فائدہ حاصل کیا تھا۔ کیا اس قوم نے ترقی حاصل کی تھی یا تنزل۔ اگر قوم بنی اسرائیل کو حضرت مسیح کے انکار سے دینی اور دنیاوی ترقی حاصل ہوئی تھی۔ تو پھر بیشک ہمارے مخالف مسلمانوں کو یہ ضرور حق پہنچتا ہے کہ وہ ہم سے پوچھیں کہ مسیح اسرائیلی کے منکروں اور مکذبوں کو تو دینی اور دنیاوی ترقی ہوئی تھی۔ مگر مسیح محمدی کے منکروں کو دینی اور دنیاوی ترقی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کی بجائے تنزل و ادبار شروع ہو گیا ہے۔ غالباً حضرت مسیح ناصری کے زمانہ میں بھی بعض یہود علماء نے ہمارے موجودہ زمانہ کے علماء کی طرح یہ اعتراض کیا ہوگا۔ کہ یہ مسیح کیسے سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کے آنے سے ہمیں کوئی عروج اور ترقی حاصل نہیں ہوئی۔ اور بنی اسرائیل کی نکبت و ادبار میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اگر ہمارے مخالفین اپنے اس بیہودہ اعتراض کی لغویت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ تھوڑی دیر کیلئے اپنے تئیں ایک اسرائیلی مولوی قرار دیں۔ اور پھر یہی اعتراض اسرائیلی مسیح کے حق میں کریں۔ تب ان پر اپنے اعتراض کی لغویت کھل جائیگی حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح محمدی کے حالات بالکل مشابہ ہیں۔ یعنی جس طرح مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کے آنے سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا بلکہ ان کے آنے کے بعد ان کے ادبار ونکبت میں ترقی ہوئی اسی طرح یہود علماء بھی بالکل یہی اعتراض کر سکتے تھے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کی آمد سے ہماری قوم کو کیا فائدہ پہنچا۔ بلکہ الٹا انکی آمد کے بعد ہمارے ادبار و نکبت نے ترقی کی۔ پس اگر ہمارے مخالفین کا یہ اعتراض بجا ہے۔ تو پھر یہودی علماء کا اعتراض بھی بجا سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ دونوں صورتیں یکساں ہیں۔ اگر ایک صورت میں اعتراض درست ہے۔ تو دوسری صورت میں بھی درست سمجھنا چاہئے۔ ہمارے مخالف مسلمان غور کریں کہ کیا حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد سے قوم یہود کا ادبار بڑھا تھا۔ بالکل ہوا تھا۔ قرآن شریف تو یہی شہادت دیتا ہے۔ کہ یہودی قوم کا ادبار بڑھا تھا جسپر تاریخ بھی شاہد ہے۔ پس مخالفین مسیح موعود غور کریں کہ کیا اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نعوذ باللہ سچے مرسل و مامور نہیں تھے۔ اگر یہ ثابت نہیں ہوتا اور ہرگز نہیں ہوتا۔ تو پھر آپ لوگ کیوں مسلمانوں کے موجودہ ادبار کو اس دعوے کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ سچے مامور نہ تھے۔ اے مخالفین! کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ کیوں یہود کا ادبار بڑھا۔ اس کا باعث بجز اس کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ انہوں نے خدا کے مرسل کا انکار کیا اور اسپر طرح طرح کے بہتان اور افترا باندھے۔ اور بجائے اسکے کہ اسکی پیروی کرکے خدا تعالےٰ کے فضلوں کے حصہ دار بنتے اس کی مخالفت کی کیا یہودی قوم کو مسلمانوں کی طرح حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد پر بڑی بڑی امیدیں نہ تھیں کیونکہ وہ آپکی طرح یہ عقیدہ نہ رکھتے تھے۔ کہ جب مسیح آئیگا تو یہودی قوم کو دین و دنیا میں عروج حاصل ہوگا۔ اور انکا سارا ادبار جاتا رہیگا۔ اور وہ دین دنیا میں عزت حاصل کر لینگے۔ کیا انکی کتب میں مسیح اسرائیلی کی آمد کے متعلق بڑے بڑے وعدے موجود نہ تھے؟ مگر کیا یہ سارے وعدے اور یہ ساری امیدیں مسیح کو قبول کرنے اور اسکی اتباع کے بغیر پوری ہو سکتی تھیں؟ اگر یہود حضرت مسیح کو قبول کرتے تو ضرور وہ دین و دنیا میں عزت پاتے اور تمام موعود وعدوں کے مستحق بن جاتے اسیطرح ہمارے مخالف مسلمان بھی اگر دین و دنیا میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اُن وعدوں کے وارث بننا چاہتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کے متعلق وہ پیش کرتے ہیں۔ تو اُن کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو قبول کریں خدا کے مامور اور مرسل کو قبول کرنے کے بغیر آپ اپنے حق میں ان وعدوں کے پورا ہونے کے کس طرح امیدوار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کی متابعت کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ اور فرمایا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ یعنی دینی اور دنیاوی غلبہ قیامت تک صرف ان مسلمانوں کو ہوگا جو مسیح موعود کے متبعین میں سے ہونگے۔ ہمیں ان لوگوں کے فہم پر تعجب آتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی قبولیت سے تو انکار کرتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں کہ ہم دین و دنیا میں کیوں تنزل کی طرف جا رہے ہیں اور کیوں ہمارا ادبار ترقی پر ہے۔ غور کرو اور سوچو کہ کیا خدا کے ماموریں اور مرسلین کے انکار کا یہی ثمرہ ہوتا ہے۔ کہ دین و دنیا میں ترقی ہو۔ کیا آنے والے مسیح موعود کے لئے یہ امر بطور نشان کے بتلایا گیا تھا۔ کہ اس کے انکار سے دینی اور دنیاوی ترقی ملے گی اور اقبال بلند ہوگا۔ کیا قرآن شریف نے مرسلین کی صداقت کی یہی علامت بیان فرمائی ہے۔ کہ ان کے انکار پر انعام ملیگا۔ اور ان کے قبول کرنے والے مستوجب سزا ٹھہرینگے۔ کیا ایسا معیار قائم کرنے سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے۔ یا تکذیب۔ اے مخالفین! کیا آپ کو اوفوا بالعہد کا ارشاد بھول گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے خدا کے مامور کے انکار سے ان لوگوں کی عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علےٰ قلوب اقفالہا۔ یہ ہے مخالف علماء کی قرآن دانی اور مذہبی واقفیت کا نمونہ جسکی بنا پر دین و دنیا کی ترقی حاصل کرنے کا دعوے کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے مخالفین اپنی پوزیشن پر علیحدگی میں غور کرکے اپنی دینی اور دنیاوی ترقی کے راز کو پانے کی کوشش کرینگے۔ محض لفاظی سے کسی قوم نے ماموروں کے مقابلہ پر کبھی کامیابی حاصل نہیں کی۔ اور نہ مسلمان ایسے دنیادار لیڈروں کی پیروی کرکے فلاح پا سکتے ہیں۔ مسلمان اسی وقت ترقی کی شاہراہ پر چل سکتے ہیں۔ جب وہ خدا کے مقرر کردہ لیڈر کی پیروی کریں۔

ریاست رامپور میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا وعظ اور انی مہین من اراد اہانتک کا ایک عبرت انگیز نظارہ

ایبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم ممبر ہیں۔ اور دوسرے مکذبین کیطرح آپ بھی ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تکذیب و تکفیر میں بہت بڑا حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان دنوں آپ نے پھر اپنی خباثت باطنی کا اظہار کیا ہے۔ اور ریاست رامپور میں ایک بہت بڑے جلسہ میں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تردید اور اہانت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ گذشتہ ۲۰ جنوری کو ریاست رامپور میں نواب صاحب رامپور کے حکم سے تمام [illegible] کے جامع مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جسمیں مولوی صاحب مذکور نے بڑی لمبی چوڑی تقریر میں سلسلہ عالیہ کی تردید کی اور حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کی نسبت غلط فہمیاں پھیلا کر انہیں بہت کچھ برا بھلا کہا۔ لیکن ابھی مولوی صاحب نے یہ تقریر ختم کی ہی تھی اور جلسہ برخاست ہونے ہی والا تھا کہ بمصداق ؎

یہ سودا نقد و نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔

مولوی صاحب پر خدا تعالےٰ کا وعدہ انی مہین من اراد اہانتک پورا ہونا شروع ہوا۔ اور مولوی ہدایت رسول صاحب دیوبندی مشہور واعظ کھڑے ہو کر کہنے لگے۔ کہ حضرت بیٹھو بیٹھو . . . . آپ سن چکے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کی کتابیں (نعوذ باللہ) کسقدر لغوگوئی سے بھری ہوئی ہیں . . . . . وغیرہ وغیرہ مگر صاحبو آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ جن صاحب نے منبر پر وعظ فرمایا ہے۔ وہ کون ہیں؟ غیر مقلد! یہ سنتے ہی تمام پبلک اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جونہی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مسجد کے ہال سے باہر نکلے توں ہی دو جاہل شریر النفس مسلمانوں نے انکی خوب خبر لی جس سے واعظ صاحب کی چاند مبارک لہو سے آلودہ ہو گئی۔ اور اگر حضور والا انسپکٹر پولیس ان شریروں سے مولوی صاحب کو نہ بچاتے۔ تو خدا جانے کہ وہ کیا درگت کرتے۔ پولیس معہ مولوی صاحب ان بدمعاشوں کو کوتوالی لیگئی سنا جاتا ہے کہ مولوی صاحب نے اپنے دل میں یہ بیا ن کا شعر پڑھکر اپنے وطن شریف کو مراجعت فرمائی ہے ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن ٭ بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر مولوی صاحب ایبتغون عندہم العزۃ فان العزۃ للہ جمیعا پر غور کرتے اور اس دنیوی عزت و وجاہت کے پیچھے پڑنے کے بجائے اللہ تعالےٰ کو راضی کرکے اسی سے حقیقی عزت کے خواہش مند ہوتے۔ لیکن آخر علماءہم شر من تحت ادیم السماء من عندہم تخرج الفتنۃ وفیہم تعود کا ارشاد پاک بھی تو پورا ہونا ضروری تھا جس سے اس زمانہ کے مامور و مرسل کی صداقت پر ایک اور بین دلیل قائم ہوتی ہے۔

مولوی ابوالکلام صاحب آزاد اور سلسلہ احمدیہ

آج کے بہرہ مرسلات میں جماعت احمدیہ کلکتہ کا ایک ضروری اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں جناب نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر کلکتہ کے ایک اشتہار کی تردید کی گئی ہے۔ اور مشتہر کے اس بیان کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ کہ جماعت مذکور نے مولوی ابوالکلام صاحب کی تقریر دربارہ تائید حضرت خواجہ کمال الدین صاحب سے متاثر ہو کر لوگوں میں انکو قائل حقانیت سلسلہ احمدیہ مشہور کیا ہے۔ ہم اس پر اتنا اور اضافہ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں . . . کہ مطبوعہ اشتہار منجانب جناب نجم الدین احمد صاحب ہم نے دیکھا ہے۔ اگر مشتہر صاحب کے دلائل کی بنا پر ہی اس امر کا فیصلہ کیا جائے تو بھی جماعت احمدیہ کلکتہ ہر قسم کے الزام سے بری ہے چنانچہ مولوی ابوالکلام صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ نے محض اشاعت کے کام کے لئے خواجہ صاحب کی (با وجود باطل عقائد رکھنے کے) تعریف کی ہے تو اگر اس بنا پر بالفرض جماعت احمدیہ کے کسی ممبر نے مولوی ابوالکلام صاحب کی مؤیدانہ تقریر کی (با وجود مولوی صاحب کے غلط و باطل عقائد کے) تعریف کر دی تو کونسا ظلم کیا جس پر بیچارے مشتہر صاحبان احمدیوں کو ناپا چاہتے ہیں۔ اسی پیمانہ پر اپنے آپ کو بھی ناپیں ہمارا سلسلہ کی بجائے مولوی ابوالکلام صاحب یا کسی اور مولوی مفتی کی تائید کا محتاج نہیں الٰہی سلسلے کبھی دنیادار علماء و فضلاء کی تائید و مخالفت سے متاثر نہیں ہوا کرتے وہ سنت الٰہی کے مطابق پھلتے پھولتے اور بڑھتے ہیں۔ ہم اشاعت اسلام کا کام کسی کی واہ واہ یا تعریف حاصل کرنیکی نیت سے نہیں کر رہے بلکہ اپنا فرض سمجھ کر جو لوگ ہم سے اس بات کے متمنی ہیں کہ ہم اپنے عقائد دربارہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود چھپا کر یا ان سے روگردانی کرکے کسی مخالف کی مالی امداد حاصل کرنیکے مستحق بنیں تو ہم سے ہرگز ہرگز اس قسم کی امید نہ رکھیں ہم اپنے معتقدات کو کسی انسان کی خاطر کسی جگہ یا کسی صورت پر چھپا نہیں سکتے۔ ہم سے انہیں اصولوں کی بنا پر اشاعت اسلام کی امید لگانی چاہئے جو ہمیں ہمارے امام نے تعلیم کئے ہیں۔ اپنے ضمیر و ایمان کے خلاف محض روپیہ کی خاطر کچھ کہنا یا شائع کرنا لغنتیوں کا کام ہے۔ جو نیک انسان ایسے خیالات کے ماتحت اشاعت اسلام کے کام میں ہمارا ہاتھ بٹانا چاہئے ہم دلی شکریہ کے ساتھ اسکی امداد قبول کرنے کو تیار ہیں۔ ایسی صورت میں ایک غریب مسلمان کا ایک پیسہ بہت زیادہ قابل قدر ہے۔ بہ نسبت ایک دولتمند کے کروڑ ہا روپیہ کے جو ہم ضمیر فروشی یا ایمان فروشی کے ذریعہ سے حاصل کر سکیں۔ اشاعت اسلام کا کام روپیہ سے زیادہ خلوص اور اتقا چاہتا ہے اور وہی جلوہ دکھا رہے۔

مُراسلات

حضرت جری اللہ فی حلل انبیاء میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

اور

جناب شیخ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی پیشوائے فرقہ اہل حدیث پنجاب کا اپنے فتویٰ تکفیر سے رجوع

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جناب ابو سعید مولوی محمد حسین صاحب کے علم و فضل اور ان کی وجاہت اور عزت سے کون واقف نہیں۔ وہ ایک جید اور مستند عالم و فاضل پنجاب بھر کے اہل حدیث کے مسلم پیشوا ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے ماموریت سے پہلے پہلے مولوی صاحب کا ان کے ساتھ نہائت معتقدانہ تعلق تھا۔ اکثر ان کی خدمت میں قادیان حاضر ہوتے اور ان کی صحبت کو الٰہی برکت سمجھتے تھے۔ ان کی جوتیاں ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر ان کے ان کے آگے رکھتے تھے اور کمال تعظیم و تکریم کے آداب کا صدق دل سے لحاظ رکھتے تھے۔ جب ان کی کتاب براہین احمدیہ شائع ہوئی تو اس کو ایک نعمت منجاب اللہ کرامت اور معجزہ سمجھتے تھے۔ اور اس پر ایک زبردست ریویو اشاعت السنہ میں لکھکر شائع کیا کہ گویا ابتدائے اسلام سے کوئی کتاب اس کے ہم پلہ لکھی نہ گئی اور اکثر اپنے دوستوں اور معتقدوں کو حضور مسیح موعود کی خدمت میں جاکر مستفیض ہونیکی تاکید کرتے رہتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو جناب مولوی ابو سعید صاحب فوراً ہی بدل گئے اور مخالفت پر کمر باندھ لی اور بڑے زور شور سے کہا کہ "میں نے ہی اس کو اونچا کیا ہے اور میں ہی اس کو گراؤں گا"۔ چنانچہ ایک فتویٰ تکفیر لکھکر ہندوستان کے بہت سارے علماء کے دستخط کرائے اور اس کو بڑے طمطراق سے شائع کیا اور یہ سمجھا کہ اب یہ شخص جو مسیح موعود کا دعویٰ کرتا ہے بالکل نیست و نابود ہو جائیگا۔ اس فتویٰ کا جو اثر جناب ابو سعید کی اندرونی اور بیرونی حالت پر ہوا اس کا اندازہ ان کی قبل از فتویٰ اور اس وقت کی حالتوں کے مقابلہ سے نہ صرف وہ خود ہی بلکہ دیکھنے والے بھی کر سکتے ہیں۔

اس فتویٰ کے بعد حضرت مامور ربانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالٰے نے بذریعہ رویا اس بات سے اطلاع دی کہ ایک وقت اس پر ایسا آنے والا ہے کہ وہ خود ہی طوعاً و کرہاً اس فتویٰ تکفیر سے توبہ اور رجوع کریگا۔ چنانچہ آپ نے بتفصیل اس امر کو اشتہار مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۳ء میں شائع کیا جس کی نقل آگے چل کر درج کی جائیگی۔

عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصداً یعنی غیب کے جاننے والا خدا اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا سوا برگزیدہ رسول کے گو یا سچی پیشگوئیوں پر کوئی شخص بجز اس کے رسولوں کے قادر نہیں ہو سکتا۔ اس معیار پر جب ہم اپنے امام کی نبوت کو دیکھتے ہیں تو وہ بالکل پوری اترتی ہے۔ اور اس کا تازہ ثبوت مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع عن التکفیر ہے۔ یہ تو ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ اس خدا کے برگزیدہ انسان پر جس نے سب سے پہلے کفر کا فتویٰ دیا اور پھر اوقد لی یا ھامان کے الہام کے ماتحت اسے شائع کرایا۔ وہ یہی صاحب ہیں پھر جو انہوں نے اپنے کئے کا پھل پایا۔ اس کی تفصیل بھی عیاں راچہ بیاں کی مصداق ہے پچھلے دنوں الحق نے اس پر کچھ لکھا تھا۔ لیکن باوجود اس شد و مد تکفیر کے جس کا نمونہ بٹالوی صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ

"مرزا غلام احمد کے اعتقادات مذکورہ اور اعتقادات کفریہ نقل کر کے علماء ہندوستان۔ پنجاب کی خدمت میں پیش کئے گئے سب نے بالاتفاق ... اس کو دائرہ اسلام سے خارج کہا اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات اور سلام و کلام کرنے سے منع کر دیا ہے اور قریب ڈیڑھ سو علماء کی مہریں و دستخط اس فتویٰ پر مثبت ہیں۔

نمقہ ابو سعید محمد حسین بٹالوی اہلحدیث"

خدا کے برگزیدہ مرسل نے یہ پیشگوئی کی تھی۔ جو بجنسہٖ حجۃ الاسلام سے نقل کیجاتی ہے

شیخ محمد حسین بٹالوی کی نسبت ایک پیشگوئی

"شیخ محمد حسین ابو سعید کی آج کل بہت نازک حالت ہے۔ یہ شخص اس عاجز کو کافر سمجھتا ہے۔ اور نہ صرف کافر بلکہ اس کے کفرنامہ میں کئی بزرگوں نے اس عاجز کی نسبت اکفر کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ اپنے بوڑھے استاد نذیر حسین دہلوی کو بھی اس نے اس بلا میں ڈال دیا ہے۔ سبحان اللہ ایک شخص اللہ جل شانہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہے اور پابند صوم و صلوٰۃ اور اہل قبلہ میں سے ہے اور تمام علمی باتوں میں ایک ذرہ جبر بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف نہیں۔ اس کو میاں بٹالوی صرف ... اس وجہ سے کافر بلکہ اکفر اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والا قرار دیتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بموجب نص بین قرآن کریم فلما توفیتنی فوت شدہ سمجھتا ہے اور بموجب پیشگوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسیح موعود اسی امت میں ہوگا اپنے متواترالہامات اور قطعی نشانوں کی بنا پر اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر فرما کرتا ہے اور میاں بٹالوی بطور افترا کے یہ بھی کہتا ہے کہ گویا یہ عاجز ملائک کا منکر اور معراج نبوی کا انکاری اور نبوت کا مدعی اور معجزات کو بھی نہیں مانتا۔ سبحان اللہ کافر ٹھہرانے کے لئے اس بیچارے نے کیا کچھ افترا کئے ہونگے انہی غموں میں مر رہا ہے کہ کسی طرح ایک مسلمان کو تمام خلق اللہ کافر سمجھ لیوے بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی کفر میں بڑھکر قرار دیوے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اب اس شخص کا بہت ہی برا حال ہے۔ اگر کسی کے منہ سے نکل جائے کہ میاں کیوں کلمہ گوؤں کو کافر بناتے ہو کچھ خدا سے ڈرو تو دیوانوں کی طرح اس کے گرد ہو جاتا ہے اور بہت سی گالیاں اس عاجز کو نکال کر کہتا ہے کہ وہ ضرور کافر اور سب کافروں سے بدتر ہے۔ ہم اس کے خیر خواہوں سے ملتجی ہیں کہ اس نازک وقت میں ضرور اس کے حق میں دعا کریں اب کشتی اس کی ایک ایسے گرداب میں ہے جس سے جانبر ہونا بظاہر محال معلوم ہوتا ہے۔

وانی رئیت ان ھذا الرجل یؤمن بایمانی قبل موتہ ورئیت کانہ ترک قول التکفیر وتاب وھذہ رؤیای وارجو ان یجعلھا ربی حقا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

خاکسار غلام احمد از قادیان دارالامان ضلع گورداسپور ۴ مئی ۱۸۹۳ء"

جب یہ اشتہار شائع کیا گیا تھا تو اس وقت جناب مولوی ابو سعید صاحب مخالفت کے ایسے تیز رو اور منہ زور توسن پر سوار تھے کہ ان کی نسبت کبھی انسان کے وہم و گمان میں توبہ اور رجوع کرنے کا قیاس بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ خود بھی انہوں نے اسے دیکھکر ایسا ہی اظہار فرمایا اور ان کے ہمخیال اور دوسرے مخالفان حضرت مسیح موعود نے بھی اس پیشگوئی پر رنگا رنگ سے ٹھٹھے اڑائے اور اس کے عدم امکان پر زور دیا اور سچ بھی ہے کہ اگر یہ انسانی منصوبہ یا دوراندیشی کا نتیجہ ہوتا تو اس کا حشر ویسا ہی کیا بلکہ اس سے زیادہ قابل مضحکہ ہوتا۔ جیسا کہ مخالفین نے بیان کیا تھا لیکن ان کی مایوسیوں کی تاریک راتوں سے زور کے ساتھ گذرتا ہوا آج اس زمانے میں وہ خدا کا کلام نہائت آب و تاب کے ساتھ سچا ثابت ہو کر جناب شیخ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اور ان کے اس وقت کے ہمخیال اور مریدوں پر اتمام حجت الہیہ کا ایک واقعی اور عملی ذریعہ ہوا ہے۔ اگرچہ کچھ عرصے سے مولوی صاحب کی طرف سے قولاً و فعلاً و کنایۃً و صراحتاً اس پیشگوئی کی تصدیق میں اپنے فتویٰ تکفیر سے رجوع اور توبہ کا اظہار ہو رہا تھا لیکن حال میں وہ ایک مقدمہ مسماۃ کریم بی بی بنت محمد الدین لوہار ساکن نظام آباد بنام رحمت اللہ ولد عبد اللہ قوم لوہار سکنہ نظام آباد ضلع گوجرانوالہ میں لالہ دیوکی نندن صاحب منصف درجہ اول کی عدالت میں بطور گواہ پیش ہوئے اور اس میں انہوں نے حلفاً باضابطہ جو بیان دیا ہے وہ خدا کے نبی حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو صریح طور پر پورا کرتا ہے۔ جو آج سے اکیس برس پہلے انہوں نے ایسے وقت میں شائع کی تھی جب مولوی ابو سعید صاحب خود بھی اس بات کے سننے کی تاب نہیں لا سکتے تھے۔

اس مقدمہ میں مدعیہ نے اپنے خاوند مدعا علیہ کے ارتداد اور مذہب چکڑالوی اختیار کرلینے کی بنا پر تنسیخ نکاح کا دعویٰ کیا تھا۔ اس میں جناب مولوی ابو سعید صاحب بھی مدعیہ کی طرف سے پیش ہوئے۔ ان کے چند فقرات درج کئے جاتے ہیں آپ نے باقرار صالح بیان کیا کہ منکر دین کا عالم سند یافتہ ہے۔ دہلی رکاہندلا ضلع مظفر نگر۔ بنارس وغیرہ سے بھی سند حاصل کی ہے۔ منظر فرقہ اہل سنت جماعت کا پیشوا ہے منظر مفتی بھی ہے۔ ہم لوگ ان کو چکڑالوی کہتے ہیں وہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں یہ فرقہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ حدیث رسول کو نہیں مانتے ہیں۔ . . . . .

. . جو شخص اہل اسلام ہے اس پر قرآن کا ماننا جیسا فرض ہے ویسا ہی اس پر حدیث رسول کا کو ماننا فرض ہے۔ جو شخص حدیث کو نہ مانے وہ قرآن کے ماننے والا نہیں کہلاتا ہے۔ جو شخص اس فرقہ چکڑالوی میں داخل ہو کر حدیث رسول کو نہ مانے اور اس سے انکار کرے وہ ویسا ہی خارج از اسلام ہے۔ جیسا خود چکڑالوی لیکن جس شخص کو یہ خبر نہ ہو کہ چکڑالوی حدیث سے منکر ہے اور اس بےخبری میں وہ پیرو کار چکڑالوی کا ہو جاوے جیسا اکثر جاہل لوگ کسی فرقہ کے مرید بغیر علم عقائد کے ہو جاتے ہیں بعض کے حکم میں نہیں ہیں اور وہ خارج از اسلام نہیں ہیں لیکن جو شخص عقیدہ کو بخوبی سمجھکر چکڑالوی مذہب کے پیرو کار ہو جاوے اس کا ... مرتد ہو کر بالمذہب ... منظر اہل حدیث ہے۔ سنی فرقہ کی دو شاخیں ہیں ایک اہلحدیث اور ایک اہل فقہ منظر اہل فقہ بھی ہے۔ . . . . جب گورنمنٹ کی طرف سے اہلحدیث کا خطاب ہم کو نہیں ملا تھا اس وقت موحد کہتے تھے اور ہم کو لوگ غیر مقلد بھی کہتے تھے لیکن ہم اس لفظ کو برا جانتے تھے۔ وہابی بھی ہم کو کہتے تھے لیکن ہم اس کو برا جانتے تھے اور اس لئے سرکار گورنمنٹ سے میں نے درخواست کی کہ اس لفظ وہابی سے ہم کو یاد نہ کیا جاوے اور تب سے یہ حکم گورنمنٹ سے ہو گیا کہ سرکاری کاغذات میں وہابی کے لفظ سے اس فرقہ کو نہ لکھا جاوے۔ اور اہلحدیث کا لفظ تب سے گورنمنٹ نے لکھنا شروع کیا۔ . . . . ہمارے فرقہ اہل حدیث کا آغاز دوسری یا تیسری صدی ہجری سے ہوا ہے۔ اس سے پہلے اس فرقہ کا نام مسلمان تھا جیسے کہ اور فرقوں کا نام بھی مسلمان تھا پہلے کوئی اور فرقہ ہی نہ تھا سب فرقے بعد ازاں ہی شروع ہو گئے ہیں پہلے سب مسلمان کہلاتے تھے۔ شیعہ فرقہ بھی دو سو برس سنہ ہجری کے بعد ہے۔ شیعہ نام اس واسطے ہوا کہ وہ گروہ علیؓ میں سے اپنے آپ کو کہتے ہیں اور شیعہ کے معنی گروہ کے ہیں۔ شافعی فرقہ محمد بن ادریس شافعی جو اپنی جد شافعی کی طرف منسوب تھا اس کی طرف اس فرقہ کو منسوب کرتے ہیں۔ یہ بھی دو سو سال کے بعد ہوا ٹھیک وقت یاد نہیں ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کون فرقہ پہلے ہوا۔ غالباً شافعی سے پہلے شیعہ فرقہ ہوا تھا۔ سب سے اول فرقہ حنفی اس کے بعد تھوڑے عرصہ میں فرقہ مالکی جو امام مالک کی طرف منسوب ہے۔ اس کے بعد فرقہ شافعی اس کے بعد فرقہ حنبلی جو امام احمد بن محمد بن حنبل کی طرف منسوب ہے ہوا ہے۔

"پہلے تمام اہل اسلام کا ایک ہی مذہب تھا اور اس میں امن کا زمانہ تھا اور کوئی کشمکش ان کی باہمی نہ تھی اور قریب زمانہ رسول اللہ کے سبب اور اصحاب رسول اللہ کے بعد ان کے تابعین کے سبب امن تھا آپس میں ایسا اختلاف نہ تھا جس کے سبب ایک دوسرے کو برا کہے یا مخالفت کرے۔ اس کے بعد جب باہمی نفسانیت ہو گئی اور اعتقاد بدعت کے پیدا ہو گئے تو لوگوں نے اپنے اپنے اماموں کی طرف سے ان کو زیادہ محبت و اعتقاد تھا پیرو اختیار کیا اور فرقہ بندی ہو گئی یہ سب فرقے قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اور یہ سب فرقے قرآن کی مانند حدیث کو بھی مانتے ہیں۔ ایک فرقہ احمدیہ بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے۔ جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا کیا ہے یہ فرقہ بھی قرآن و حدیث کو یکساں مانتا ہے۔ . . . . کسی فرقہ کو جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ کسی فرقہ کو ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔ فرقہ چکڑالوی ہے جو کہلاتا ہے وہ قرآن کو برائے نام مانتا ہے۔ حقیقتاً وہ قرآن کو نہیں مانتے ہیں حدیث کے بغیر قرآن مجید کا ماننا اور عمل میں لانا ممکن اور محال ہے۔ . . . . . .

. . . . . ہمارے فرقہ میں اور تمام سنی فرقوں میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی صحت میں کوئی اختلاف نہیں ہے . . . . شیعہ لوگ اہل سنت کی حدیث کی کتابوں کو درست صحیح نہیں مانتے اور ایسے ہی اہل سنت معہ شیعہ خوارج کی حدیث کی کتابوں کو صحیح نہیں مانتے لیکن ہر ایک فرقہ کوئی نہ کوئی حدیث کی کتاب مانتا ہے بجز فرقہ چکڑالوی کا میرے خیال میں کوئی ایسی کتاب حدیث کی نہیں ہے جس کو کل فرقے اسلام کے مانتے ہوں۔ . . . . قرآن مجید کو ہر ایک اہل اسلام مکمل کتاب مانتا ہے۔ سوائے فرقہ چکڑالوی کے جو قرآن کو مکمل انغو کرتے ہیں۔ . .

. . . . . . کوئی شخص عمل سے کافر نہیں ہوتا بلکہ اعتقاد اور انکار سے کافر ہوتا ہے . . . . اور کافر کی تعریف قرآن میں مذکور ہے کافر وہ ہے جو کسی حکم شرعی کو نہ مانے اور مرتد وہ ہے جو مومن ہونے کے بعد کسی حکم شرعی سے انکار کرے . . . . میرے فرقہ پر کئی فرقہ والوں نے پھر کہا کہ صرف فرقہ حنفی نے تہمت قائم کر کے کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ . . . . . . کوئی شخص بغیر تسلیم کرلینے نبوت محمدیہ کے اور احکام محمدی کے مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ احکام محمدی سے مراد احکام احادیث ہے" وغیرہ وغیرہ۔

اس پر عدالت دیوانی اجلاسی لالہ دیوکی نندن صاحب منصف ... گوجرانوالہ سے بتقدیر ... جو حکم سنایا گیا اس میں لکھا گیا ہے۔

یہ امر تو ہر ایک فرقہ والے کے اپنے اپنے خیال پر منحصر ہے اہل شیعہ جن احادیث کو درست تسلیم کرتے ہیں ان کو سنی صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ جن کو سنی صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ ان کو شیعہ صحیح تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ گویا حدیث کو نہ ماننے والا ... سے خارج نہیں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ شیعہ بھی اسلام میں شامل ہیں احمدیہ بھی۔ حنفیہ بھی شامل ہیں اور پھر ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کو کافر کہتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین نے گواہ مدعیہ اسلام کے حنفی ہیں اور احمدی فرقہ والوں کے نزدیک وہ کافر ہیں جیسے کہ انہوں نے اپنے بیان ... خود تحریر کرایا ...

نزدیک احمدی فرقہ کے لوگ کافر ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کے پیرو ہیں۔ حالانکہ مولوی محمد حسین گواہ کے نزدیک وہ کافر نہیں ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہوا کہ ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کو کافر کہتا چلا آیا ہے۔ دراصل کوئی بھی کافر نہیں ہے۔ جیسے کہ مولوی محمد حسین گواہ کا بیان ہے۔ خدا اور رسول کی اطاعت قرآن مجید پر ایمان قائم ہے اور اپنے اعمال کو اس کے مطابق بنانا ہے۔ اسلام کا اصل مقصود دنیا میں توحید پھیلانا ہے اور دنیا سے شرک کو مٹانا ہے۔ پس جو شخص ایک خدا کو مانتا ہے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا اور ایک خدا کی عبادت کرتا ہے۔ وہ قرآن مجید کے رو سے مسلمان ہے۔ خدا اور رسول اسے مسلمان کہتے ہیں اور ایسا شخص اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ ۳ آل عمران آیۃ ۵۷ + سورہ ۳۰ روم آیۃ ۶۸ بلکہ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ مسلمان کیا اگر عیسائی یہودی وغیرہ لوگ خدا کو ایک مان لیویں تو خدا اور قرآن کے نزدیک کافر نہیں ہو سکتے ملاحظہ ہو سورہ ۲ بقرہ آیۃ ۵۹ + سورہ ۵۔ آیۃ ۷۳ + خدا کو ماننا اور اس کے کلام پر ایمان لانا مسلمان کے واسطے کافی ہے اور وہ مسلمان ہے۔ سورہ ۸ انفال آیۃ ۲ + بلکہ یہاں تک درج ہے کہ کوئی شخص قبلہ اسلام کو اپنا قبلہ ظاہر کرے اور ملاقات کے وقت السلام علیکم کہے تو قرآن مجید کے رو سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ مومن نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ ۳ آیۃ ۱۳۸ + سورہ ۴ آیۃ ۹۶ + وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام تحریرات سے صاف طور پر عیاں ہے کہ جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کافر کہنے سے رجوع کر کے اب ان کو نہ صرف معمولی طور پر بلکہ حلفی بیان سے ایک پبلک عدالت کے روبرو مسلمان اور دائرہ اسلام کے اندر ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ ہم اس پر کوئی اور ریمارک نہیں لکھتے صرف جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اور ان کے تمام ہمخیال مخالفان مسیح موعود اور ان کی جماعت کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے آخر کار حق کو کسی قدر سمجھ لیا ہے۔ اور اپنی غلطی سے رجوع فرما لیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب مولوی صاحب نے جس طرح اللہ تعالیٰ کے اس حصہ پیشین گوئی کو اپنے رجوع سے پورا کیا ہے اسی طرح وہ اور ان کے دوسرے دوست اس تصرف الٰہی سے فائدہ اٹھا کر خدا کے مامور کے ایمان سے نور حاصل کرنے کی توفیق پائینگے + ایک پرانا نیا زمند خاکسار معراج الدین عمر

جماعت احمدیہ کلکتہ کا ضروری اعلان

اس ہفتہ ایک مطبوعہ اشتہار جناب نجم الدین احمد صاحب ایڈیٹر ڈیلی کلکتہ ... جلسہ ٹاؤن ہال دوبارہ اشاعت اسلام کے صدر تھے) شائع ہوا ہے۔ جس میں کلکتہ کی احمدی جماعت کی نسبت یہ شکایت کی گئی ہے کہ وہ مولوی ابوالکلام صاحب۔ کی تقریر کو بطور استدلال پیش کر کے عوام کو سلسلہ احمدیہ کی دعوت دیتے ہیں۔ اور مولوی ابوالکلام صاحب کو اپنا ہمخیال ظاہر کرتے پھرتے ہیں۔ چونکہ اس اشتہار سے کلکتہ اور دیگر جگہ کے مسلمانوں میں ہماری جماعت کی نسبت ناحق بدظنی پیدا ہونے کا احتمال ہے اسلئے ہم علے الاعلان شائع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کسی شخص نے کسی غیر احمدی کے روبرو مولوی ابوالکلام کی موئیدانہ تقریر کو بطور استدلال حقانیت سلسلہ ہرگز پیش نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی افواہ کسی شریر نے محض شرارت کے لئے اڑائی ہے۔ مگر ہمیں زیادہ افسوس جناب نجم الدین احمد صاحب اور ابوالکلام صاحب پر ہے۔ کہ باوجود دعوے دینداری وثقاہت کے بلا استصواب ہمارے خود بخود اشتہار شائع کر دیا۔ انکا یہ فرض تھا کہ پہلے ہم سے دریافت کرتے بعد ازاں پبلک میں ایسی غلط افواہ کی بنا پر جو چاہتے شائع کرتے۔ قابل غور امر ہے۔ کہ جناب مولوی امام الدین صاحب مسجد ناخدا میں ہزارہا مسلمانوں کے روبرو اشاعت اسلام کے ضمن میں جناب خواجہ صاحب کا ذکر خیر کر چکے ہیں مگر کسی شخص نے ان کے بارہ میں احمدیوں کی زبانی کوئی اس قسم کی افواہ نہیں اڑائی۔ پھر مولوی ابوالکلام صاحب کی صرف ایک ہی تائیدی تقریر پر ہم اُن کو کیسے اپنا ہم مشرب مشہور کر سکتے تھے والسلام۔ خاکسار جماعت احمدیہ کلکتہ

ضروری اطلاع:- بعض نئے خریدار گذشتہ پرچہ جات طلب کرتے ہیں۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ جو پرچہ جات دفتر میں موجود ہونگے۔ وہ ارسال خدمت ہونگے۔ اگر ان کے حکم کی تعمیل نہ ہو۔ تو سمجھ لیں کہ وہ پرچے ختم ہو چکے ہیں۔ (خاکسار منیجر)

تازہ برقی پیغامات ممالک خارجہ کے نام

البانیا کی حکومت:- (دورانہ ۱۳ فروری) اسد پاشا اور چودہ البانیا نمایندگان کی پرنس آف ویڈ کے آگے باقاعدہ طور پر البانیا کی تاج و تخت پیش کرنے کے واسطے روانگی جست پسند کی گئی۔ اسد پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں بیان کیا۔ کہ پرنس مذکور کے پہنچنے سے آزادی اور ترقی کا نیا زمانہ شروع ہوگا۔ اسنے عیسائیوں اور مسلمانوں سے برادرانہ تعلقات ضروری ہونے پر زور دیا (قسطنطنیہ ۱۳ فروری) خیال کیا جاتا ہے کہ سرکیناسٹ آسٹرو ہنگرین جرنسٹ کی جلا وطنی کا معاملہ عدالت عثمانیہ کے مجرم افسروں کو سزا دینے سے رفع ہو گیا عدالت عثمانیہ غیر طرفدار ریاستوں سے انسپکٹر جنرلوں کی خدمات حاصل کرنے کی تجاویز کر رہی ہے۔ جو کہ شرقی ایشیائے کوچک میں انتظامی اور فوجی جندرمہ کی نگہبانی پر مامور ہونگے۔

مشرق قریب میں جنگ کے امکانات:- (لنڈن ۱۲ فروری) یونان کے خلاف ترکی و بلغاریہ کے باہمی اتحاد کی افواہوں کی نسبت ریوٹر کو معلوم ہوا ہے۔ اگر ایسی صورت پیش آئی تو رومانیا و سرویہ ضرور بتائید یونان مداخلت کرینگے۔ اگر صرف ترکی یونان پر حملہ آور ہوئی تو رومانیا و سرویہ خاموش رہینگے۔

نامہ نگار کا اخراج:- (قسطنطنیہ ۱۲ فروری) نیو فری پریس کے نامہ نگار ہرکنیسٹ کے اخراج کے متعلق آسٹریا ہنگری کے سفیر نے باب عالی سے قصور وار عہدہ داروں کو سزا دہی اور معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔

وزیر اعظم روس کا استعفا:- (سینٹ پیٹرس برگ ۱۲ فروری) ایم کوکوزیف وزیر اعظم اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گیا ہے۔ غالباً سابق وزیر اعظم ایم گوریمکن اسکا جانشین ہوگا۔

لارڈ منٹو کی علالت:- (لنڈن ۱۲ فروری) لارڈ منٹو کی علالت میں کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ خاندان کے بہت سے ممبر منٹو ہوس کو جہاں لارڈ موصوف سکونت پذیر ہیں جا رہے ہیں۔

مکسیکو میں خانہ جنگی:- (نیو یارک ۱۲ فروری) آکینی پا نے قزاقوں کے سردار کیٹیلو کو گرفتار کر کے پھانسی دیدی۔

مذہبی قربانی:- (لنڈن ۱۲ فروری) ایک عیسائی لڑکا جو قاسٹوڈ متصل کیف میں ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کی لاش زمین سے نکالی گئی کہتے ہیں کہ قتل مذکور مذہبی قربانی کے طور پر وقوع میں آیا ہے۔ کیف میں جوش پھیلا ہوا ہے۔

نسوانی شیطنت:- (لنڈن ۱۲ فروری) سفریجیٹوں نے برنگھم میں کاربنگی کا کتب خانہ جلا دیا۔ نیز متوفی مسٹر آرنہر چیمبرلین کے مکان کو بھی اڑانے کی کوشش کی۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں:- (لنڈن ۱۲ فروری) مسٹر ہارکورٹ نے پارلیمنٹ میں بجواب سوال کہا۔ کہ نٹال کے بعض ہندوستانی ایکے والوں کو قید خانہ کے بجائے کانوں میں کام کرنے کے لئے بھیجنا نظر بحالات قانوناً جائز معلوم ہوتا ہے تاہم خوش قسمتی سے یہ عام حالت نہ تھی۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

ہندو مسلمان اور عیسائی:- مردم شماری کی رپورٹ میں سرگیٹ رقمطراز ہیں۔ کہ دس سال کی مدت میں ۱۴ ہزار ہندو مسلمان ہوئے ہیں۔ عیسائیوں میں ۱۲۰۰۰۰ کا اضافہ ہوا ہے

اسلامی صحت گاہ:- اخبار جام جمشید بمبئی لکھتا ہے بمبئی کے ایک کچھی میمن سیٹھ کی جانب سے ہزار روپیہ بدیں غرض دیا گیا ہے کہ ملاڈ سٹیشن پر ان کی ہم قوموں کے لئے ایک صحت گاہ تعمیر کیا جائے

بیگم صاحبہ کی ملاقات:- ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال دکھائیاد ... دونوں صاحبزادیوں کے وائسریگل لاج دہلی میں لیڈی ہارڈنگ صاحبہ سے ملیں۔ ہر ایکسیلنسی وائسرائن صاحبہ دیویاں کو انگریزی میں آسانی سے بولتے دیکھکر بڑی محظوظ ہوئیں۔

چوری کا پتہ:- بمبئی کی پولیس نے بنارس کے رئیس خان بہادر مقبول احمد صاحب کے چار ہزار میں سو لیا ... لیتی ۵۰

روپیے کا جو چوری گئے تھے پتہ لگا لیا ہے۔

تردید:- رنجبارسے ریوٹر نے شیو کی مورتی توڑنے کی بابت جو خبر بھیجی تھی اس کی اب وہاں کی آریہ سماج نے ایک جلسہ منعقد کر کے تردید کی ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ مورتی کسی نے اٹھا کر پھینک دی تھی۔ تاکہ آریہ سماجیوں کو بدنام کیا جائے۔ گورو کل کانگڑی کے لئے پنڈت مہارانی شنکر اور شریمتی اچھا دیوی جہاں لیکچر دے رہے ہیں اور ۳۵۰۰ روپیہ چندہ بھی ہو چکا ہے اس سے مشتعل ہو کر ایک شخص نے یہ فساد برپا کیا تھا۔

امتحان کا ڈبل کرایہ آمد و رفت:- فوجی سب اسسٹنٹ سرجنوں کو ترقی گریڈ کے لئے شامل امتحان ہونے کی غرض سے آمد و رفت کا کرایہ دینے کا معاملہ کچھ عرصہ سے گورنمنٹ ہند کے زیر غور تھا پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ایک گریڈ کے لئے دو مرتبہ شامل ہونے کی غرض سے سب اسسٹنٹ سرجنوں کو مقام امتحان پر آنے جانے کا کرایہ دیا جائیگا۔ اگر وہ پہلی مرتبہ کامیاب نہ ہو سکیں تو اس طرح انہیں دوسرا موقع بھی مل سکتا ہے

راجہ بازار کلکتہ کا مقدمہ بم:- جائنٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں ۱۰ فروری کو مسٹر ایل۔ بی۔ سی۔ بیگ نے استغاثہ کی طرف سے شہادت مقدمہ بم پر تقریر شروع کی جو عدالت کے برخاست ہونے تک ختم نہ ہوئی

کارخانہ پیرامبور میں فساد:- سدپٹ (مدراس) کے کارخانہ ریلوے کے کاریگروں اور مزدوروں کا ۱۹ دسمبر کو جو فساد ہوا تھا اس کے اٹھارہ ماخوذین کا مقدمہ ایک پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے شروع ہو گیا ہے۔ اور استغاثہ کیطرف سے شہادت قلمبند کی جا رہی ہے۔

سرکاری وکیل کا قیاس:- راجہ بازار کے مقدمہ بم میں مسٹر بیگ سرکاری پیروکار نے جائنٹ مجسٹریٹ علی پور کی عدالت میں دوران تقریر میں کہا کہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ لفافہ بہادر سوار میں جو بم استعمال کیا گیا۔ آیا وہ وائسرائے پر بانکی پور میں پھینکنے کے

بقیہ اخبار قادیان ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح صفحہ ۲ سے

اور خدا پر بھروسہ کا ثبوت پایا ہے۔ آج ہی جموں سے ایک دوست کا تار آیا تو فرمایا کہ لکھ دو کہ فضل ہے۔ پرسوں مولوی محمد علی صاحب کا جب آپ ترجمۃ القرآن سن چکے تو یوں فرمایا ڈاکٹر کہتے ہیں کہ مجھے weakness (کمزوری) ہے آپ لگے رہیں۔ چار پانچ پارے دن تک حرام اللہ کہیں دماغ یا آنکھ کو ضعف ہو۔ مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے قرآن کے بیان میں ضعف کبھی نہیں ہوا۔ اور میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ بھی پاس بیٹھے رہیں۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ ہم نے یہ پڑھا تھا۔ کہ انسان روٹی سے نہیں جیتا بلکہ کلام سے جیتا ہے۔ مگر اب ہم نے حضور میں یہ نقشہ دیکھا۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ مجھے روٹی کا شوق نہیں آپ دس پارہ پڑھتے رہیں۔ میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے نہ دل تھکتا ہے۔ پھر فرمایا کہ مولوی صاحب میں حدیث میں بھی نہیں تھکتا۔ بہر کان میں حدیث ہو تو میں جھوٹی سچی کو اسی وقت الگ کر لیتا ہوں۔ بخاری میں بھی غلطیاں ہیں خوب جانتا ہوں۔ میں بخاری سے اس حصہ کو دور کر لیتا ہوں۔ میں نے دعا کی ہے عبدالحی کو یہ نہم عطا ہو۔ شریف الطبع ہے میں نے تو بہت چاہا ہے۔ آگے خدا کے اختیار ہے۔

آپ کی صحبت ہمیشہ بیش بہا نعمت ثابت ہوئی ہے اور آپ کے نصائح اور نقاط قرآنی کو حضرت مسیح موعود نے بھی کستوری اور نافہ اور عنبر سے مثال دی ہے۔ بلکہ فرمایا کہ یہ ایک شراباً طہوراً ہے جس سے مومن اپنے ایمان اور عرفان کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس علالت میں بھی آپ وقتاً فوقتاً عجیب نقاط معرفت بیان فرماتے ہیں اس لئے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ جبتک بیمار ہو احباب کی آگاہی اور تزکیہ نفس کیلئے آپکی ڈائری ضرور بطور خود بذریعہ اخبار ہدیہ ناظرین کیا کروں و ما توفیقی الا باللہ۔ حا

سرمہ مقوی بصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آپ تجربہ کر کے آزمائیں۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ سکوری۔ ضعف بصر۔ سرخی چشم۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا۔ ابتدائی موتیابند کے لئے از حد مفید ہے۔ نیز زبان بلکہ بازلی سے کام نہیں۔ قیمت سرمہ سفید فی تولہ ایک روپیہ سرمہ سیاہ فی تولہ آٹھ آنہ محصول ڈاک وپیکنگ علاوہ)

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۷ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۳

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو ۱۵ فروری ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

ایک اور نومسلمہ کا اضافہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس جمعہ برادر شیخ عبدالرحمن کپتان سٹینلے سنگریڈ صاحب شریک جمعہ ہوئے۔ جمعہ کی نماز حسب معمول لنڈسی ہال میں قریباً پچاس مقتدیوں کے ساتھ ادا کی گئی۔ کپتان موصوف بہت ہی وجیہہ اور خوبصورت پر رعب جوان ہیں۔ آپ لنڈن میں بغرض انتخاب پارلیمنٹ تشریف لائے تھے۔ میں نے ان کو بہت تاکید کی ہے کہ وہ ضرور پارلیمنٹ کی ممبری کے لئے کوشش کریں۔ یہ معاملہ آئندہ ماہ تک ختم ہو جائیگا۔ اس کے بعد آپ کا مستقل ارادہ ہے کہ کچھ عرصہ میرے پاس رہکر قرآن شریف کی تعلیم حاصل کریں۔ اور پھر تبلیغ اسلام کے لئے طیار ہو جاویں۔ اللہ تعالے ان کو توفیق عطا فرماوے۔ جس نوجوان خاتون کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہ اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ الحمد للہ کہ وہ اس جمعہ کو خطبہ سے پہلے مشرف باسلام ہوگئی ہے۔ اس کا اسلامی نام زرینہ بیگم رکھا گیا ہے۔ خطبہ جمعہ میں کچھ عیسائی انگریزی خاتونیں بھی موجود تھیں۔ جو نیک اثر لیکر گئیں۔

سب سے بڑھکر خوشی اس بات کی ہے۔ کہ تمام نومسلموں میں اسلام کی تبلیغ کا جوش شروع ہوگیا ہے۔ خالد شیلڈرک صاحب نومسلم مجھے بار بار کہہ چکے ہیں۔ کہ لنڈن میں تبلیغ اسلام کا کام مستقل طور پر شروع ہونا چاہیئے۔ میں خود بھی اسی فکر میں ہوں۔ کل ایک مکان دیکھا تھا۔ ارادہ ہے کہ لنڈن میں کوئی وسیع مکان مستقل طور پر لے لیا جاوے۔ جہاں نماز جمعہ کے علاوہ ہر ہفتہ کی شام کو باقاعدہ لکچر اور جلسے کئے جایا کریں۔ ایک کلب بھی قائم کی جاوے۔ پھر نووارد مسلمانوں کے لئے جائے قیام کا کام بھی دیسکے۔ لنڈن میں بکثرت ایسے لوگ ہیں جو اسلام کے بارے میں وقتاً فوقتاً معلومات حاصل کرنے کے شائق ہیں۔ ان کو ان کی مستقل رہائش سے بہت فائدہ پہنچیگا۔ ووکنگ کی رہائش اس معاملہ میں مانع ہے۔ ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو دفتر اور خط وکتابت کو سنبھال لے۔ اور میں کچھ آزاد ہو جاؤں۔ والسلام

کمال الدین از مسجد فضل

(ووکنگ) ۲۵ جنوری ۱۹۱۴ء

خواجہ صاحب اور احمدیت

از جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۲) اگر اشاعت اسلام کے اہم کام کے لئے جو کل مسلمانوں کا کام ہے۔ یہ ضروری سمجھا جاوے کہ اگر اہلحدیث حنفی۔ شافعی۔ مالکی یا احمدی اس فرض کی ادائیگی کے لئے نکلے۔ تو دوسرے مسلمان اس کے ساتھ صرف اس صورت میں شامل ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنی خصوصیات کو ترک کردے۔ تو یہ امر بالکل ناممکن ہے۔ اور کوئی با اخلاص مسلمان ایسا نہیں کرسکتا۔ اور وہ اپنے ایمان اور وجدان کے خلاف اس قسم کے اعلان کے بعد تبلیغ کے کام سے بہتر سمجھیگا کہ گھر میں بیٹھ کر اپنے خدا کو یاد کرے۔ اور اپنے متعلقین کی اصلاح کرے۔

(۳) البتہ اس بات کو میں مانتا ہوں۔ کہ ایک غیر مسلم کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے صرف لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی تلقین کرنی چاہئے۔ اور اس سے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے کہ ایک نوآموز بچہ کے لئے اقلیدس کی اشکال کی تعلیم بے موقع ہے۔ ایسے ہی ایک نومسلم کے لئے مذہب کے لطائف اور باریکیاں یا اختلافی مسائل کی تعلیم بے محل۔ اسلام کے اندر داخل ہو کر رفتہ رفتہ اپنے مذاق اور فطرت کے موافق وہ خود بخود ایک راہ پر قائم ہو جاویگا۔ بہرحال اس کا اصل اصول یعنے جڑ اسلام ہی ہوگی۔ شاخوں اور پتوں کا فرق اصل تنے سے جدا نہیں کرسکتا۔ جب برادر مکرم خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان تشریف لے گئے۔ تو انکو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ نصیحت فرمائی۔ کہ انگلستان میں صرف لا الہ الا اللہ کا وعظ کرنا۔ اسپر کوئی کاربند ہو۔ تو محمد الرسول کا وعظ کرنا (دیکھو بدر) اور یہی اصول ہر ایک واعظ کا ہونا چاہئے۔ ایک نومسلم قرآن حدیث اور سنت کی اتباع سے ہی دیگر مسائل خود بخود حل کرسکیگا۔

(۴) خواجہ صاحب نے اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ کہ اسوقت جو چیز کہ یورپ میں فہمیدہ لوگوں کو عیسائیت سے بیزار کر رہی ہے۔ وہ عیسائیت کے مختلف فرقوں کا باہمی تخالف ہے۔ یہاں تک کہ لارڈ ہیڈلے بالقابہ [illegible] ان اختلافات عظیم میں بہت مشکل ہو گیا ہے۔ کہ عیسائیت میں رہکر اس بات پر یقین ہوسکے کہ حضرت مسیح کی سچی تعلیم کیا ہے اور کون فریق حق پر ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ کہ ایک نومسلم کو ابتدا میں فرقہ بندیوں کے جھگڑے میں ڈالا جاوے۔ اگرچہ اسلام کے فرقوں میں اصل اصول ایک ہی ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ عیسائیت میں مشترکہ اصول کوئی بھی نہیں۔ مگر ایک نومسلم کو اس ابتلا میں ڈالنا ہرگز مفید نہیں۔ جب وہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر کاربند ہوگا۔ تو اپنے لئے فیصلہ کریگا۔ کہ کونسی راہ پر چلکر وہ اپنے لئے تقوے طہارت تسلی اور اطمینان حاصل کرسکتا ہے۔

(۵) اشاعت اسلام ایک جماعت کے لئے ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر ایک فرقہ کا فرض اولین یہی ہونا چاہئے۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی تلقین کرے مگر اس کے علاوہ اس کو اگر قرآن حدیث اور دیگر مسائل پڑھانے پڑیں۔ یا ان کے متعلق اس سے سوال کیا جاوے۔ تو ایک احمدی یا اہل حدیث یا حنفی سے یہ امید رکھنی کہ وہ اپنے اعتقاد اور وجدان کے خلاف تلقین کریگا گویا اس کو منافق بنانا ہے۔ ایک منافق کبھی اشاعت اسلام کے اہم فرض سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ حنفی اپنے طریق پر اہل حدیث اپنے طریق پر احمدی اپنے طریق پر دین سکھاوے۔ مگر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی اشاعت میں قرآن اور حدیث کی حکومت منانے میں سب متحد ہوں۔

(۶) ایک صورت ہے۔ جس سے اسلام کے فرقے آپس میں متحد ہو سکتے ہیں۔ یا اگر یہ خیال کیا جاوے کہ پہلے ہر ایک فرقہ اپنی خصوصیات سے دست بردار ہو۔ تو پھر ایک ہو سکتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کرسکتے ہیں۔ تو یہ امر بالکل ناممکن ہوگا۔ ع این خیال است و محال است و جنون۔

اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ اصول اسلام میں سب متحد ہوں۔ اگر یہ خیال ہو کہ خدا تمہاری مدد کا محتاج ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید۔ یعنے اے لوگو تم سب فقیر ہو۔ اللہ تعالے ہی ہے۔ جو اصل دولتمند اور غنی پاک ہے خواجہ صاحب صرف اس وقت اللہ تعالے اور اس کے رسول کے دین کی خاطر اس کی اشاعت کے لئے مردانہ وار اپنا ملک عزیز و اقارب اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑکر غیر ملک میں چلے گئے ہیں۔ کوئی ذاتی غرض نہیں۔ نہ وہ وجاہت اور نام کے خواہشمند ہیں۔ اور نہ ہی دین کی آڑ میں دنیا کمانا چاہتے ہیں۔ انکی اپنی آمدنی آٹھ نو سو بلکہ ہزار روپیہ ماہوار کی تھی۔ اگر مسلمان ان کے اس ایثار کی قدر نہ کرینگے۔ تو اللہ تعالے ان کی قدر کریگا۔ اور وہی کفیل انکے لئے کافی ہے۔ (۷) ہم بہت نااہل ہونگے۔ اگر ہم اپنی محترم بہن مسز خدیو جنگ صاحبہ کا شکریہ ادا نہ کریں۔ جنہوں نے سب سے پہلے خواجہ صاحب کی مالی امداد کے لئے عام مسلمانوں میں بذریعہ اخبار کامریڈ تحریک کی اور مسٹر شوکت علی صاحب سے اس کام کی اعانت کے لئے اس طرح سے منت کی کہ کوئی بہن اپنے بھائی سے اپنے ذاتی کام کے لئے بھی نہیں کرسکتی اور انہوں نے خود اس پر عمل کرکے دکھایا۔ چنانچہ [illegible]۔ خود چندہ دیا۔ عام مسلمانوں سے چندہ دلوایا۔ اور پنجاب اور دیگر صوبجات میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سعید اور شقی

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے مطابق جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جو ہماری کسی گذشتہ اشاعت میں درج کیا جا چکا ہے اسلام کی حد بندی تو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہی ہے۔ جس شخص نے یہ کلمہ طیبہ پڑھا اور اس پر ایمان لایا وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

بعض مسلمان تو بہشت کے ٹھیکیدار ہی بن جاتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سے اختلاف رائے پر فتاوے کفر اسلام کے پیروؤں پر لگانے شروع کر دیتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے وعید سے جس میں ارشاد ہے کہ جو کسی کلمہ گو کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ باقی علماء خواہ ڈریں یا نہ ڈریں ہم تو بہت ڈرتے ہیں اس لئے ہم ایک کلمہ گو کو مسلمان یقین کرتے ہیں جو ہم پر یہ الزام لگاتا ہے۔ وہ غلط کہتا ہے۔ باقی رہا ان انعاموں اور ثمرات کا حاصل کرنا جو کہ قرآن پر چلنے والے الٰہی قانون کے ماتحت حاصل کر سکتے۔ اس کے لئے ظاہر ہے کہ وہی لوگ فائدہ اٹھا دیں گے۔ جو کہ انہیں اس پر عامل ہوں۔ جتنا جتنا کوئی الٰہی احکام کی فرمانبرداری کریگا۔ اتنا اتنا ہی وہ اللہ سے اجر پائیگا۔ حسب نسبت ذات پات کی اس درگاہ عالی میں کوئی پوچھ نہیں سب انسان خدا کی مخلوق ہونے میں برابر ہیں۔ خدا کو کسی سے خاص رشتہ داری نہیں۔ کہ ایک گروہ کو تو بغیر عمل کے ہی صرف دعوے مسلمانی کرنے پر بخشے اور دوسرے کو محروم رکھے۔ ہاں اتنا ضرور ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول پر ایمان لانیکا فعل انسان کو اس سرچشمہ کے کنارہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جس کا آب حیات استعمال کرنے سے یہ ابدی زندگی کو پا سکے اور گناہ کی زندگی سے نجات حاصل کر سکے۔ چلو پانی کا بھرنا اور پھر پینا اس کا اپنا کام ہے۔

پس برکات اسلام کے نزول کے لئے عمل شرط ہے۔ نرا دعوے مسلمانی اس میں کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح نے بھی فرمایا ہے ؎

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست
دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

اس میں یوسف سے مطلب مذہب اسلام ہے۔ جو ہمارا پیارا معشوق ہے قرآن کریم نے بموجب اعمال کے مسلمانوں کے مختلف مدارج مقرر کئے ہیں اس سے صرف دو اقسام کا آج ہم ذکر کریں گے۔ اور باقی کی نسبت آئندہ پر جب خدا توفیق دیگا۔ کچھ لکھیں گے۔ تاکہ وہ مرض خود ی کی جو باقی مذاہب کی طرح مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ نخوت کا کیڑا جو ان کے دل کو کھا رہا ہے۔ کہ یہ چونکہ مسلمان ہیں اس لئے بس نجات یافتہ ہیں۔ دور کیا جاوے۔ اور حقیقت اسلام سے آگاہ کر کے انہیں راہ پر لایا جاوے۔

اللہ تعالےٰ قرآن میں مسلمانوں کے ایک گروہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر۔ و اولٰئک ھم المفلحون۔ اے مسلمانوں اے مومنوں تم میں سے ایک جماعت ایسی طیار ہونی چاہیئے۔ جو کہ لوگوں کو قرآن کی طرف بلاوے۔ نیک اعمال کی تحریک کرے۔ بدیوں سے روکے۔ فرمایا مسلمانوں کی ایسی جماعت جو ہوگی وہ کامیاب جماعت ہوگی۔ اور یہی مستحق نجات ہے برخلاف اس کے۔

(۲) دوسری جگہ ارشاد کیا (سورہ توبہ) یا ایہا الذین اٰمنوا ما لکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض۔ ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوۃ الدنیا الا قلیل۔ الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروہ شیئا ط واللہ علیٰ کل شیء قدیر

اے مسلمانوں اے مومنو تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ جب کبھی تمہیں کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو تم ابدی زندگی کو چھوڑ چند روزہ زمینی زندگی کی طرف گرتے ہو۔ دنیا کو دین پر مقدم کرنا تمہیں پسند آتا ہے۔ حالانکہ آسمانی زندگی کے مقابل میں دنیاوی زندگی کا فائدہ بالکل ہیچ ہے۔ یاد رکھو اگر مسلمان ہو کر تم دین کی مدد نہ کرو گے اور اس کی خدمت کرنیوالوں کا ساتھ نہ دو گے۔ اور دنیاوی زندگی سے ہی دل لگاؤ گے۔ تو ہم تم کو ذلیل کر کے دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔ اور تم یہ نہ سمجھو کہ پھر تمہارے سوائے خدمت دین ہو ہی نہ سکے گی۔ نہیں ہم تمہاری جگہ اور قوم کھڑی کر دیں گے جو کہ تم سے علیحدہ ہوگی۔ اور تمہاری شرارتیں انکو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ دیکھو ایسے ضرور ہوگا۔ کیونکہ اس دنیا کا خدا قادر مطلق ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور یہ اس کا کام ہے۔ جو پورا ہو کر رہیگا۔ اس آیت شریف میں مسلمانوں کے اُس گروہ کو جو دین کی خدمت سے دل چراتے ہیں۔ اور خادمان دین کی راہ میں طرح طرح کے بہتان اور افترا باندھ کر روڑے اٹکاتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ۔ ۔ ۔ دردناک عذاب کا مستحق ٹھیرایا ہے۔

ان ہر دو آیات میں مومن ہی مخاطب ہیں۔ ان میں ایک قسم کے مسلمانوں کو تو اللہ تعالےٰ نے فلاح یافتہ اور دوسروں کو عذاب کا مستحق قرار دیا ہے پس ضروری ہوا کہ جو اسلام نامی گروہ کے مسلمانوں کا ہے وہ دو حصوں میں منقسم اور باوجود مسلمان ہونے کے۔ ہمارا اسلام ایک دوسرے سے مختلف ہونا ممکن ہے۔

ان آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسلمان جو قرآن پر عامل ہیں اور اسکی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں وہ حقیقی سعید اور کامیاب ہیں۔ لیکن وہ جو کہ اشاعت اسلام کے چلتے کام میں روڑے اٹکاتے ہیں وہ سعید نہیں بلکہ شقی ہیں۔

پس برادران الٰہی کتاب کی اس صداقت میں غور کرو۔ اور ذرا ذرا سی باتوں سے آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ زبان سے سعید نہ بنو۔ بلکہ اعمال سے اپنے آپ کو سعید بناؤ۔ اللہ تعالےٰ تمہیں ایسا کرنیکی توفیق دے۔ پس برادران تکبر سے بچو قرآن کہتا ہے تکبر سے فرشتے بھی شقی بن جاتے ہیں۔ ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد ۔ بہ زندان لعنت گرفتار کرد

میڈیکل کالج لاہور میں سٹرائک

۱۵۰ طلبا اسسٹنٹ سرجن کلاس گذشتہ جمعرات سے سٹرائک پر ہیں۔ انہوں نے ذیل کی شکایات پرنسپل صاحب کے سامنے پیش کی ہیں۔

(۱) اول شکایت یہ ہے۔ کہ ٹیچنگ سٹاف کا سلوک عام طور پر ہمارے ساتھ سخت اور ناواجب ہے۔ کالج کے اس قانون کی کہ ہر طالبعلم جب کسی پروفیسر کو دیکھے یا پاس سے گزرے تو سلام کے لئے اپنا دایاں ہاتھ پیشانی تک لے جاوے پوری پوری تعمیل کی جاتی ہے لیکن سوائے چند شریف النفس پروفیسروں کے اکثر ذرا بھی سلام کی پرواہ نہیں کرتے۔ پروفیسر طلبا کو کمال حقارت کی نظر سے دیکھتے اور نہایت ہتک آمیز الفاظ مثلاً الو۔ گدھا۔ پاجی۔ شیطان وغیرہ وغیرہ ان کے متعلق استعمال کرتے ہیں۔ بات بات پر ہر طالبعلم کو ذمیں غلام اور اسی قسم کے اور الفاظ سے یاد کرنا انکے نزدیک ایک معمولی بات ہے۔ کالج کے اعلےٰ ترین افسر کی اس برتاؤ نے کلرکوں نرسوں یہاں تک کہ ہسپتال کے ادنےٰ ادنےٰ ملازموں کی نظروں میں ہم طلبا کو ذلیل کر دیا ہے۔ طلبا افسروں سے ویسا ہی سلوک چاہتے ہیں۔ جیسا کہ آرٹس کالجوں کے پرنسپل اور پروفیسر طلبا کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۲) دوسری شکایت یہ ہے کہ پریکٹیکل کام کرنے کا انتظام نہایت ہی ناقص ہے۔ پریکٹیکل امتحان تو دن بدن سخت اور مشکل ہوتے جاتے ہیں لیکن کام کرنے کے مواقعہ شاذ و نادر ہی کسی کو ملتے ہیں۔ نہ جراحی کے آلات اور ماڈل استعمال کرنیکی اجازت ہوتی ہے۔ اور نہ اپریشن دیکھنے کا موقعہ دیا جاتا ہے دن بدن یہ خیال دلوں میں جڑ پکڑتا جاتا ہے۔ کہ پروفیسروں کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستانی طالبعلم اچھے جراح نہ بننے پائیں۔

(۳) اور کالجوں کے دستور العمل کے خلاف میڈیکل کالج کے طلبا کو کالج کے کتب خانے سے کسی ضمانت پر بھی کتابیں گھر لیجانے کی اجازت نہیں ہے

(۴) طلبا پر خواہ مخواہ یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ وہ نرسوں کے التفات کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ کہ کوئی طالبعلم کسی نرس سے کبھی بات نہ کرے اور اگرچہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ دلی کوشش ہے۔ کہ اس قانون کی حرف بحرف تعمیل کی جائے مگر آئے دن ہمارے خلاف غیر منصفانہ ریمارک پاس ہوتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی طالبعلم کسی نرس کی شکایت کرے تو اس کو باتوں میں ٹال دیا جاتا ہے۔ یا طالبعلم کی شکایت کا بالکل اعتبار نہیں کیا جاتا۔ برخلاف اسکے اگر کوئی نرس کسی طالبعلم کی غلط بھی رپورٹ کرے تو فوراً طالبعلم کو سزا دی جاتی ہے یعنے نرسوں سے حد اعتدال سے زیادہ جانب داری روا رکھی جاتی ہے۔

(۵) اس سال وظائف کی تعداد اور مقدار میں کمی ہو گئی ہے۔ حالانکہ جماعتوں کی تعداد میں ایزادی دو سال کے بعد ہو گی۔

(۶) میڈیکل کالج میں وظائف دینے کے وقت بانڈ لکھوانے کا ایک عجیب اور انوکھا دستور ہے۔ اس کی غرض باہر کی یونیورسٹیوں میں جا کر تعلیم لینے میں رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔ اور کچھ نہیں اسے دور کیا جاوے۔

(۷) نیز ہم انگلینڈ جانے کے متعلق دن بدن خاص روکیں پیدا کی جا رہی ہیں سخت فیس لگائی جا رہی ہیں۔ کوئی ہمت افزائی نہیں کی جاتی۔ الٹا انکو برا بھلا کہا جاتا ہے۔

(۸) چہارشنبہ کو معاملہ انتہا کو پہنچ گیا۔ لنڈن ہسپتال کے طلبا کا یہ رویہ کہ ہندوستانی طلبا کو انکے کالج میں داخل نہ کیا جاوے۔ نہایت خلاف تہذیب اور غیر منصفانہ تھا۔ اور اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں اور یونیورسٹیاں اس مثال کی تقلید نہ کریں۔ اس لئے ہم نے آپ سے یہ مودبانہ گذارش کی کہ آپ ایک جلسے کی صدارت منظور فرما دیں جس میں لنڈن ہسپتال کے ریزولیوشنز کے خلاف آواز بلند کی جاوے۔ جناب عالی ہمارے خیال ناقص میں اس سے بہتر طریق اور کیا ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ نے یہ تجویز نامنظور فرمائی اور ہر قسم کی مدد کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ لنڈن والے طلبا کی تائید کی یہ بات سنکر ہمارے دلوں کو سخت صدمہ پہنچا۔ جواب میں آپ نے ہمارے رویہ کو پر تقصیر اور چال چلن کو ناقص بتایا۔ ہم نہایت ادب سے ملتمس ہیں کہ آپ کی رائے درست نہیں۔ ہماری یہ شکایات دور کی جاویں۔

اس بنا پر ہم نے کالج جانا بند کر دیا کیونکہ کالج میں رہ کر ان شکایات کا زبان پر لانا بالکل غیر ممکن تھا۔ جیسا کہ آپ نے خود فرما دیا تھا۔

یہ شکایات ہم آپ کے ملاحظہ کیواسطے ارسال خدمت کرتے ہیں اور جواب باصواب ملا تو ہم بڑی خوشی سے کالج حاضر ہونگے۔ لیکن ہم یہ بات بتا دینی بھی مناسب سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ شکایات رفع ہونے کے بعد اگر ہم میں سے کسی کو کوئی سزا دی گئی۔ تو پھر ہم کالج جانے سے باز رہنے پر مجبور ہونگے۔

ہم آپ کے جواب باصواب کے منتظر رہیں گے۔

آپکے فرماں بردار طلبا میڈیکل کالج لاہور

"کیا مہاتما بدھ کی پیشگوئی سچی ہے؟"

ہمعصر نور افشاں نے ۲۰ جنوری ۱۹۱۴ء کے نمبر میں اعلےٰ تر بدھ مت کا نیا عہد نامہ" نامی کتاب سے ایک پیشن گوئی نقل کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جناب بدھ فرماتے ہیں۔ کہ میری وفات کے پانچسو سال کے بعد ایک دینی نبی آئیگا۔ جو اپنی تعلیم کی بنیاد تمام بدھوں کے تصور پر مبنی کریگا۔ اور جب وہ آئے تو اس پر ایمان لے آؤ۔ تم بے انتہا اجر حاصل کرو گے"

نور افشاں نے اس پیشن گوئی کو درج کر کے لکھا ہے۔ کہ "کیسی صاف اور روشن شہادت اور پیشگوئی مہاتما بدھ جی کی خداوند یسوع مسیح کے بارے میں ہے اور اس سے مسیحی مذہب کی کیسے زور سے تصدیق ہوتی ہے۔ مسیح کے منجانب اللہ نبی ہونے کی اور اسکی تعلیم کے خدا کی طرف سے ہونے کی اور اس سے برکات غیر متناہی ملنے کی کیسی بے لاگ اور قطعی خبر ہے"۔

مہاتما بدھ کی پیشن گوئی تو واقعی نہایت زبردست اور شاندار ہے مگر افسوس کہ عیسائی صاحبان کے لئے وہ کسی طرح فائدہ مند نہیں ہو سکتی کیونکہ مہاتما ممدوح کی پیشگوئی آنے والے کو دینی نبی بیان کرتی ہے مگر مسیحی جناب (۱) یسوع مسیح کو خداوند قرار دیتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کی نبوت اور رسالت (۲) تو واقعی بدھ جی کی پیشگوئی لفظاً بلفظاً پوری ہوئی مگر وہ محض غلط گئی (۳) کو کرتے ہیں۔ خداوند یا ابن اللہ مگر بدھ کی پیشگوئی سے فائدہ اٹھانے کے لئے (۴) ہیں۔ مہاتما بدھ نے آنے والے کو دینی نبی بتایا ہے۔ نہ کہ خداوند یا ابن اللہ (۵) کو شرک کے گند سے نجات دیتا ہے اور اس کے احکام پر عمل بنانے کے لئے ... کا اگر عیسائی صاحبان اقرار کرتے ہیں تو انکو خدا کا فرزند اور خدا نہیں مانتے (۶) عجیب بات ہے۔ کہ ہمارے دوست عیسائی صاحبان یسوع مسیح کو یقین (۷) اپنے عقائد کا بھی خیال رکھے۔ بدوں اس پر خامہ فرسائی کرنے کو تو در پڑتے (۸) اور دینی نبی وہ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے منصب نبوت پا کر بدون (۹) شریعت کی اتباع کراتا ہے۔ مگر مسیحی شریعت کو لعنت یقین کرتے ہیں

مراسلات

(۱) جناب من - اگرچہ بندہ مضمون نگار نیست اما شرارہ ایمان کہ در دل نہان است مجبور میکند - کہ چیزے درباره آن غلط فہمی کہ دریں اوقات بعضے ملت فروشاں درمیان ما مردم رائج میکنند - بزبان قلم سپرده در معرض عرض عوام آرم - رجا کہ آں ہوا خواہ ملت ایں حقیر مضمون احقر را دریک گوشۂ معزز اخبار خود جا داده مشکور فرموده باشند -

از اہل دانش وبینش مخفی نیست کہ از وقتیکہ خواجہ صاحب ہند را الوداع گفتہ عازم لنڈن شده اند - بعضے ملت فروشاں باگوناگوں توہمات خاطر مدارآتش کرده بوقلموں افترا وزیده اند - اگر گاہے اوشاں را در تصور خود در صف ریش کلاں دیده - گاہے دیگر در زمرۂ عواماں بجز عشق شمردن دریغ نہ کردند - اما چونکہ دروغ را فروغ نہ باشد آں کوششہائے آنہاں ہمہ رائگاں رفتہ - در پائے لعنت نقطہ داناں و دقیقہ رساں بایشاں داشدند - اگرچہ بابیست کہ سرپا از خجالت در زانہا انداختہ - گوشہ خاموشی اختیار کردندے - الابلیلتان شرارت پیشہ را بغیر شر کہ آرام میآئید - بارے دیگر ہماں منطق کہنہ را کہ تقویم پارینہ شده بود درست گرفتہ کرکین و عناد راچست کرده اند کہ ساده لوح مسلمان را بغربیند و برائے این دعا معنی آں فقرہ حضرت خلیفہ نورالدین صاحب را (کہ ہمارا اسلام وہ نہیں ہے جو ان کا اسلام ہے) رد و بدل کرده روبروئے پبلک پیش کرده اند تا باشد کہ بایں مطلب ایشاں برآید و دشمنان ناکرده گناه را شکست دہند - اگر اسلام را موت قریب آید آشنا را آں چہ کار -

اگرچہ خاکسار خود احمدی نیست اما چونکہ حق پوشیدن از غیوری مسلم دور و از تعلیم اسلام بعید است خواست کہ چیزے بنویسد -

(۲) اسلام خود ارفع و اعلیٰ دانستن جزو ایمان است ـ

چونکہ ایں اظہر من الشمس است کہ مطلب ہر یک الہام ملہم خود خوب میداند و دیگر کس را حق نہ رسد کہ برخلاف آن بگوید ہمچناں معنے ہر نوشتہ را نویسندہ اش ہرگاہ خلیفہ صاحب ازالہ آں کرده تعبیر آں بانفس نفیس خود نموده اند مرا نہ باید کہ چیز دریں باب بگویم کہ ازیں چہ . . . است - اما اگر فرض کنیم کہ از فقرۂ خلیفہ صاحب ہمیں مترشح است (کہ اسلام ما از دیگراں ارفع و اعلیٰ است) خلاف اسلام نیست - یا وحاشتہ باشند - کہ در اسلام غیوری و حق گوئی شرط است لہذا باید کہ برائے ایں ہم آں را میزان مقرر کرده قرآن بسنجیم -

آیا ایں تقاضائے فطرت و غیرت نیست کہ ہر کس بوجود کہ در معصیت غرق میباشد اسلام خود را ارفع و اعلیٰ مے شمارد - و اگر کسے کہ اسلام خود اسلام دیگرے بہتری نگارد کوشش نہ ورزد - کہ بآں درجہ فائز شود در واقعی معنی مسلم است -

اگر جواب ایں سوال در لفظ (بلے) آمد واقعی خلیفہ صاحب مورد الزام است - و اگر جوابش در نے است و اسلام خلاف غیرت و فطرت ہیچ راہے دیگر بما نہ آموزد و دریں صورت انسان عبرتاً و فطرتاً معذور است و در آں صورت عقلاں خود فیصلہ نمائید کہ ایں جزو ایمان است یا خلاف اسلام -

(۳) اسلام ہر کس از دیگر کم و بیش میباشد - اسلام بادشاہت آسمان است کہ بادشاہت با مردم منقی نسخۂ ازان است - ہرگاه دریں مجازی سلطنت با مردم زیریں گوناگوں مراتب و درجات مقرر میباشند - در آں حقیقی بادشاہت چوں نہ خواہند بود - حالا اگرچہ سپاہی و رسالدار ہر دو ملازمان یک بادشاه یا گورنمنٹ (. . . . .) میباشند و در صورت ملازمت ہر دو شئے واحد اما چوں فرائض (. . . . .) و مراتب ایں شاں علیحده علیحده میباشد ہرکس آں را چیزے دیگر و ایں را شئے دیگر تصور میکند - و آنہاں نیز بیک دیگر مماثلت خود نمید ہند - آیا ازیں ہمیں پنداشتہ میشود کہ آں یکے از سرکار باغی یا ایں دیگرے طاغی است - ہمچنیں راه و رسم در بادشاہت آسمان است اما چوں بادشاہت ما مردم نقل آن است و مشفشفۂ است از آں نور - و نقا ہشتے ہموار ه از صحہائے گوناگوں پر میباشند - ممکن است کہ دو کس دیک (. . . . .) بیابیند ولکن در بادشاہت آسمان ایں ہم ممکن دیده نیشود کہ دو کس دریک جا جمع آئیند - چرا کہ چوں خسروان مملکت لا محدود است ہمچناں درجات و مراتب سلطنتش لا محدود خواہد بود -

خصوصاً در صورتیکہ یکے پیوستہ رضائے خدا بر رضائے خود مقدم کرده حسب الارشاد اثر با راه ترقی پویان باشند و دیگرے ہمیشہ قوم فروشی و ملت کشی را شعار خو ساختہ و آنرا راہے نجات انگاشتہ خلاف الفرائیش در راوی گمنامی و نیا ہا قدم زنند و دھو رتیکہ ما و رائے بروسیاه روکہ در بحر معصیت غرق - ہموارہ در آں خدمت عوامی را بجا میآرد - بادلیر تمام گفتہ میتواند کہ اسلام ما از اسلام ملت فروشاں و تفرقہ اندازاں غدار پیشہ ارفع و اعلیٰ است -

چہ جائیکہ کسے را دعویٰ خلافت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باشد - نہ گوئد -

(۴) اگر ہر کس اسلام خود بلاتر نہ پندارد ایں مذاہب از کجا آمدند - تا اینجا مثالہائے یک یک نفر علیحده علیحده داده شدند - اکنوں میخواہم کہ قلم را دربارۂ گروه جنبش داده با شہد ظہور آرم کہ ایں ماسوائے عقلیہ دلائل و تقاضائے فطرت و غیرت نیز مسلماناں پیشیں جائز قرار داده از کسانیکہ چار مذاہب را حق میشمارد مخفی نیست کہ اگر مجتہدین آن مذاہب اسلام دیگرے از خود ناقص نہ انگاشتے - چرا باہم اختلاف نمودندے و اگر ایں خلاف اسلام است و یا تکفیر ازیں مترشح است چرا ما مردم ایں ہمہ را حق دانستہ مجتہدین آنہا با نظر عزت و وقار میبینیم - و اگر اوشاں اسلام یک دیگر را مساوی و برابرے پنداشتندے چرا علیحده علیحده اجتہاد نموده و در ہر نقطہ و دقیقہ متابعت نہ ورزیدند -

و ہمچنان اگر غیر احمدیان اسلام احمدیان را بخود برابر میدانند چرا با اوشاں نہ میامیزند و ہمچنیں اگر احمدیاں اسلام خود از غیر احمدیان ارفع و اعلیٰ نہ دانستندے چرا ایں گونہ ذلت و دشواریہا برخود روا داشتہ دم آن میزدندے -

برادران - وقت ایں گونہ خانہ جنگیہا گذشتہ برائے خدا ایں ما از قوم کہ اموختہ آید تعویض کرده بارے دیگر جد و جہد نمائید تا باشد کہ خدائے رحیم و کریم ما را مثل فرزند عاق کرده شده باز در آغوش محبت گرفتہ در عالم ممتاز و متفخر سازد - و مثل بنی اسرائیل تا قیامت از ما ناشاد و ناراض نہ ماند غلطیہائے کہ در دنیا کرده ایم در دنیا کفارا گذاریم تا باشد کہ روز حشر سرخرو پیش خدا و رسول صلعم در عرصۂ بازپرس آمده آن مرد میدان را کہ برائے اصلاح و فلاح ما تمام عیش و آرام خود در داده بود - از علمائے ناپاک خود ما پیش رو ذوالجلال خجل نہ کنیم +

سلیم خٹک بقلم خود

در تعریف حضرت خلیفۃ المسیحؑ

از صوفی محمد علی احمدی ملاہور

نورِ عالم تابِ نورِ نورِ دیں	پُرضیا شمس الہدیٰ للمتقین
چشمۂ قرآں روانش بر زباں	گشت زو سیراب باغ طالبیں
شاہسوار ہر دو علم و معرفت	ناطق القرآں کلامش بالیقیں
از تعبد گوئے سبقت در ربود	ہر قدم بر قدمِ ختم المرسلیں
در رہ مولیٰ خدا ہر ذره اش	بر رضا خوش ہر زماں چوں عاشقیں
پا زده بر جیفۂ دنیائے دوں	آخرت بخرید چوں متوکلیں
از وجودش باغ وحدت را ثمر	احمدیت را یکے حبل المتیں
چوں مطاع شد خیر خواه خلقِ حق	در غم ملت دلش ہر دم حزیں
خلعتِ صدیق اکبر بر سرش	مے سزد شد مثلِ او مسند نشیں
نور و قدسیت توام از حق باو	پاک فطرت زاد چوں متطہریں
شوکتِ اسلام و حسنِ بیاں	طاغیاں از ہیبتش سر بر زمیں
جملہ خوبیہا کزو آمد پدید	حب او شد در دلِ متنفریں
نیک سیرت خوبصورت خوش بیاں	از ہمہ نوع شد امیرالمومنیں
شد قبولیت چناں اندر جہاں	مدحتش گوئند جملہ مسلمیں
اے خدا از حرمتِ ایں مرد زال	فضل کن بر من بوقت واپسیں
پاره پاره کا غذاتِ معصیت	روز محشر فضل تو حامی معیں

احمدی دوستوں کو ضروری اطلاع اور مشورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے دوستو انبیائے اکرام اور انبیائے کرام کے جانشینوں کی بنیاد خدا تعالیٰ واحد الغفار کی طرف سے کچھ ایسے طریق پر رکھی ہوئی ہوتی ہے اور ان کے ہر ایک ذرے ذرے میں کچھ ایسا خدا تعالیٰ کی تجلیات کا (. . . . . .) لگا ہوا ہوتا ہے کہ مجال کیا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت سے کسی سیکنڈ کے حصے میں بھی علیحدہ ہو سکیں یا ان کا کام کاج مرنا اور جینا وغیرہ وغیرہ رضائے الٰہی کے برخلاف ہو اور ناظرین کے لئے یہ صرف بجبارت ہی نہیں ڈالی گئی بلکہ قرآن شریف کے عظیم دروازے کھولنے سے تو یہ صاف پتہ لگتا ہے کہ دراصل یہی ایک منزل ہے جس کے طے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ چند روزہ زندگی عطا فرما کر انسان کو بھیجا ہوا ہے - چنانچہ اس کی طرف اللہ تعالیٰ اشاره فرماتا ہے - کہ الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبہم و یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض سورۂ آل عمران آیۃ ۱۸۸ - الغرض ان لوگوں کی ہر ایک بات کے گوشے میں انسانی عالم کی بھلائی کے کوٹ کوٹ کر سامان بھرے ہوئے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بعض جلد باز . . لوگ جب اپنی عقل سے اس کا کوئی نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں تو ان کو خطرناک ٹھوکر کا موجب ہوتا ہے - ہاں اگر ان کی ہر ایک بات پر سر خم کرتے ہوئے اس کو محفوظ رکھتے ہوئے غور و تدبر سے کام لیتے رہیں تو اس صورت میں نہ صرف وہ بات اسی شخص کی بھلائی کا موجب ہوتی ہے بلکہ سارے جہان کے لئے اس کے مفید معنی اللہ تعالیٰ اکھول دیتا ہے پس اب ہم صاف اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ ہر ایک انسان کے لئے واجب ہے کہ انبیاء اور انبیاء کے جانشینوں کی بات اگر سمجھ میں نہ آوے تو اس کو جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنی طرف سے فتویٰ نہیں لگانا چاہئے بلکہ دوسرا یہ کہ ان کی ہر بات کو محفوظ رکھتے ہوئے اس کے نتیجے کا انتظار بذریعہ دعا کرنا چاہیے چنانچہ اس کی مثالیں تو بہت ہیں مگر اس وقت ہم دور کیوں جائیں . . . . .

ہم میں خدا تعالیٰ کے فضل سے انبیاء اکرام کے جانشینوں میں سے ہمارے بزرگ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام زندہ موجود ہیں سو ان مذکورہ بالا دونوں باتوں پر عمل کرنے کے لئے ہم تم سب کو عمدہ موقعہ ہے - اور ایسے وقت میں تو سب سے زیادہ ہوشیار ہو کر خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی باتوں کو مضبوط پکڑنے کی ضرورت ہے - جبکہ ہمارے بزرگ پیر و مرشد خلیفۃ المسیح باوجود پیران سالی اور بعض وقت حد سے زیادہ ضعف ہونے کے باوجود بھی سوائے کسی دن سخت تکلیف یا بیمار ہو جانے کے بلاناغہ کسی نہ کسی طرح درس قرآن شریف سنا ہی دیتے ہیں نیز علاوہ اس کے بھی ایسے ایسے معرفت سے لبریز نقطے بیان فرماتے رہتے ہیں کہ اگر ان کو سوائے جلد بازی کے باعمل (قلمبند) محفوظ رکھیں اور دنیا میں ان کو پھیلائیں تو زمانہ حال اور مستقبل میں بھی فرموده ارشادات تمام دنیا کی بھلائی کا موجب ہو سکتے ہیں - تم جانتے ہو؟ کہ ابھی زمانہ گذرا ہے کہ تم لوگ سوائے نام انبیاء کے انبیاء کرام کی اصل کیفیت سے بالکل بھولے پڑے تھے وہ کیا بات تھی؟ یہی تھی کہ دنیا نے انبیاء اکرام خصوصاً محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ قرآن شریف کو بھلا دیا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ اس زمانے نے نہ صرف مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے - بلکہ آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے کلام کو ہر آن میں سنکر عمل کرنے کی غرض پر قادویاں سے دور پڑے ترپ رہے ہیں نیز ایسے وقت میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بباعث ضعف بیمار ہیں بہت سے ایسے احمدی بھائی ہیں جنہوں نے مجھے اقرار لینے کے لئے خط لکھے ہیں کہ ہم کو روزانہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خبر نیز جو کچھ بھی وہ منہ سے بولیں بعینہ وہی کلام ہم کو تحریر کرو - بھلا ما کہ جب تک تو ایک دو دوستوں کے خطوط آئے تو میں کئی دن اطلاع دیتا رہا مگر جب ایسے خط دس کی تعداد میں آ گئے اور ممکن ہے اور بھی آئیں تو پھر بتاؤ کہ اتنے خطوط کی تعمیل کرنا سوائے خاص ڈیوٹی کے کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور دوسری طرف روزانہ حضرت صاحب کی خبر سننے والوں کی تڑپ بھی سچی ہے مگر اس پر میں نے جب بغور سوچا تو وہ یہی ہے کہ سوائے ایک دو خطوں کے زیادہ یہ سلسلہ نبھانے کے لئے میں تیار نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے احمدی بھائی سر دست تین سو کی تعداد میں مستقل مشورہ دیویں تو ان کی خاطر کے لئے ایک روز انہ یا دو روزہ اخبار نکالنے کے لئے حضرت صاحب کے حضور میں یہ درخواست پیش کی جاوے اگر وہ منظور فرما دیں تو گورنمنٹ کے شرائط پورے کرنے کے بعد اگر ہو سکے تو شروع مارچ تک اخبار جاری ہو سکتا ہے مگر ایسے دوستوں کی اطلاع ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے اندر آنی چاہئے تاکہ جلدی کوشش ہو سکے +

خاکسار میرزا عبد الغنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ برقی پیغامات
ممالک خارجہ کے تار

السٹر کا مسئلہ - مسٹر والٹر لانگ نے پارلیمنٹ میں شاہی ایڈریس میں ترمیم کی تحریک کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت انگلستان خانہ جنگی کے خطرے میں ہے اگر گورنمنٹ نے ہوم رول کی موجودہ پالیسی پر اصرار کیا تو اس کے نتائج کی وہ خود ذمہ دار ہوگی - پارلیمنٹ ایکٹ کا پہلا ثمرہ یہ ہوگا کہ پارلیمنٹ کو اسٹیٹ کے ایک ... آدمیوں کے مقابلہ میں کوئی دل ... کی ضرورت لاحق ہوگی - مسٹر ایڈورڈ کارسن کی بیباکانہ کارروائی اور اولوالعزمانہ رہنمائی نے اب تک اس افسوسناک حادثہ کو وقوع میں نہیں آنے دیا - مسودہ پر نکتہ چینی کرکے مسٹر لانگ نے امپیریل پارلیمنٹ کے اقتدار کی تضحیک کی - اور تمثیلاً سنہ ۱۷؁ء کے واقعہ ... کا ذکر کرکے کہا کہ ایسی ہی ایک ... عنقریب بروئے کار آیا چاہتی ہے - اور یہ کہ گو میں جنوبی افریقہ کے حوادث کے بارے میں حامیان وزرا کے خیالات سے آگاہ نہیں مگر باوجود اس تمام اقتدار و اختیار کی شیخیوں اور ادعاؤں کے تم کوئی ایسی کارروائی جس سے ... ناراضی کا احتمال ہو کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے مخالفین کی طرف سے ... گورنمنٹ کو ملک سے مشورہ کرنا چاہیئے - فوج میں سخت تشویش پھیلی ہوئی ہے - میں نہیں کہہ سکتا کہ فوج کیا روش اختیار کرے گی - لیکن ایک ممتاز سپاہی نے ظاہر کیا ہے کہ بہت سے مستعفی ہوجائیں گے -

مسٹر ایسکوئتھ کا جواب - وزیراعظم انگلستان نے مسٹر لانگ کی تقریر کے جواب میں کہا کہ ممکن ہے کہ پارلیمنٹ کے انتخاب جدید کے بعد بھی یہاں آتش درکاسہ کی کیفیت رہے - بالفرض اگر پھر لبرل برسر اقتدار ہوئے تو کیا السٹران کے سامنے سر تسلیم خم کردے گا - اگر اس معاملہ کا باہم تصفیہ ہوسکتا ہے - بجائے انتخاب جدید کے کیوں نہ آپس ہی میں اس کو نمٹا لیا جائے - وزیراعظم نے کہا کہ :-

گو مسٹر بونرلا سے گفتگو میں کامیابی نہیں ہوئی - تاہم مایوسی کی کوئی وجہ نہیں - تصفیہ کی گفتگو و تجاویز پیش ہورہی ہیں - جن میں السٹر کو ہوم رول سے علیحدہ رکھا جاتا ہے - تاہم میں کوئی آخری فیصلہ صادر کرنا نہیں چاہتا - اس بارہ میں ہماری کسی کارروائی کو اس بات پر محمول نہ کیا جائے کہ ہم مسودہ ہوم رول میں جو دو مرتبہ پاس ہوچکا ہے کوئی نقص سمجھتے ہیں - بلکہ اسے امن کی قیمت تصور کرنا چاہیئے

آئرش گورنمنٹ کا نیا سسٹم اس قسم کا ہو کہ کامیابی سے اس پر عمل ہوسکے گورنمنٹ تصفیہ کی توقع سے گفتگو کا کوئی دروازہ مسدود نہ کریگی -

نیوزی لینڈ اور بحری حفاظت - وزیراعظم نے ایک تقریر میں ظاہر کیا کہ گورنمنٹ نے انگلستان کو لکھا ہے کہ معاہدہ سنہ ۱۹۰۹؁ء کے مطابق نیوزی لینڈ کو برسٹل قسم کے دو کروزر اٹھارہ ماہ کے اندر روانہ کرے جبکہ نیوزی لینڈ پچاس ہزار پونڈ سالانہ کی ایک اور قسط ادا کرے گا - مگر ابتک کوئی جواب موصول نہیں ہوا - اگر کوئی کارروائی نہ ہوئی تو گورنمنٹ نیوزی لینڈ کا فرض ہوگا کہ وہ پارلیمنٹ انگلستان میں کم از کم ایک کروزر بنوانے کی اجازت طلب کرے - وزیراعظم نے کہا کہ میرے خیال میں بحر پیسیفک آیندہ پولیٹکل طوفان کا مرکز ہوگا - اس لیئے نیوزی لینڈ کو بحر مذکور میں اپنا اقتدار قایم رکھنا چاہیئے -

صنعت پنبہ - شمال مشرقی لنکا شائر کے ... بافندگی کے کارخانوں میں کم وقت کام کرنے کی تائید میں نوے فی صدی رائیں موصول ہونے پر تجویز مذکور اختیار کرلی گئی - جس سے چالیس ہزار آدمی متاثر ہوں گے - اور ۸۰ ہزار پونڈ ہفتہ وار یل اجرت پر اس کا اثر پڑیگا اضلاع پرسٹن اور بلیک برن کے کارخانوں میں ہنوز تھوڑا وقت کام کرنے کی تجویز پر عمل نہیں ہوا -

ہندوستان کے لیئے سونا - پی اینڈ او کے سٹیمر پرشیا نے ۱۲ فروری کو ۵۴۶۰۰۰ پونڈ کا سونا ہندوستان کے لیئے بار کیا -

صنعت پنبہ - گھنٹ کے روئی کے کئی بڑے کارخانے ہفتہ میں چار یا پانچ روز اور بعض صرف ۳ دن کام کرتے ہیں -

نامہ نگار صاحبان مہربانی کرکے مضمون صاف لکھا کریں

ہندوستان کی تازہ خبریں

ضمانت پر رہائی - دیانند سرسوتی کے انیس چیلے جو ڈاکہ میں گرفتار کیئے گئے تھے - ضمانت پر چھوڑ دیئے گئے -

بریت - وہ نوجوان بنگالی جو خان بہادر مظہر الحق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کلکتہ کے مکان کے قریب دیوار میں نقب میں گرفتار کیا گیا تھا بوجہ عدم ثبوت رہا کر دیا گیا -

مقدمہ بم - جائنٹ مجسٹریٹ علی پور راجہ بازار کلکتہ کے مقدمہ میں ۲۱ فروری کو حکم صادر کریں گے -

خلاف ورزی معاہدہ کا مقدمہ - مدراس کے آنریبل خان بہادر حاجی اسمعیل سیٹھ نے ایڈ سنز پر ایک مقدمہ دائر کر رکھا تھا - جو جسٹس بکول نے ڈسمس کر دیا - بعدہٗ اپیل بھی مدراس ہائیکورٹ کے دو ججوں نے خارج کر دیا -

کشتی بانوں کا ایکا - مسٹر بنتی اینڈ کمپنی مدراس کے کشتی بانوں اور قلیوں نے جن کی تعداد سات سو ہے ایکے سے کام بند کر دیا -

مندروں کے نوکر - ریاست بروده کے عام یا سرکاری مندروں میں پوجاری انوشٹھانی اپرانک اور شاستری وغیرہ ملازم رکھنے جدید قواعد دفتر سرصوبہ سے شائع کیئے گئے ہیں -

انعامی پیالہ - کلکتہ میں موٹر سائیکلوں کی دوڑ کے لئے مہاراجہ صاحب بیکانیر نے ۵۰۰ روپیہ کا ایک انعامی کپ مرحمت کیا ہے -

فوجی مقابلہ - آل انڈیا سینٹ جان ایمبولنس کے متعلق جو مقابلہ آئندہ ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - اور ۱۹ فروری کو دہلی میں ہونیوالا ہے اس میں انگریزی ہندوستانی فوج کے علاوہ زنانہ والنٹیرز ل پولیس اور رنگ ... کا بھی مقابلہ ہوگا - مہاراجہ صاحب ... نے باربرداری کے لئے گاڑیوں کا انتظام کیا ہے -

تبدیلی دارالسلطنت - ولایت کے اخباروں میں چھپا ہے کہ مسٹر رمسے میکڈانلڈ جب ہندوستان سے لنڈن پہنچینگے - دارالسلطنت کی تبدیلی پر پارلیمنٹ میں اپنے خیالات پیش کریں گے -

جدید ڈاکٹر - ولایت کے امتحان مقابلہ انڈین میڈیکل سروس میں چار ہندی امیدواروں کے کامیاب ہونے کی خبر آئی ہے - جو سب کے سب ہندو ہیں - گذشتہ سال سات ہندوستانی کامیاب ہوئے تھے -

جشن و مراسم تاجپوشی - صیغہ خارجہ طہران نے سر میرزا داؤد قونصل جنرل کلکتہ کو تار ذیل بھیجا ہے - ۱۳ فروری یوم ولادت رسالتمآب وعید میلاد کی تقریب سعید پر دربار اسلام دارالسلطنت طہران میں ہز ہائینس نائب السلطنت اس بات کا اعلان کرینگے کہ آئین و ضابطہ کی ۲۸ ویں دفعہ کے مطابق شاہ ایران کا جشن تاجپوشی اور اس کے متعلقہ مراسم ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۴؁ء مطابق ۲۷ شعبان کو روانہ ہونگے -

کولمبو میں طاعون - پلیگ سے متاثر چوہے کولمبو میں پائے گئے ہیں - ابتک گیارہ آدمی طاعون کی نظر ہوچکے ہیں -

اکونٹنٹ کی ضمانت پر رہائی - کریڈٹ بنک بمبئی کا اکونٹنٹ مسٹر ستری دس ہزار روپے کے مچلکہ اور پانچ پانچ ہزار روپے کی دو ضمانتوں پر رہا ہوا -

بیوہ مہارانی کوچ بہار - بقول ٹائمز آف انڈیا بیوہ مہارانی کوچ بہار نے ولایت سے ہندوستان روانہ ہونے سے پہلے تین کتابیں تصنیف کرنیکا ارادہ ظاہر کیا - پہلی دوران کے متوفی شوہر اور خود مہارانی کی سوانح عمریاں ہونگی - اور تیسری تصنیف میں ہندوستانی عورتوں کی ترقی پر بحث کیجائیگی -

پینشن کا دعوے - سابق منیجر ریاست ڈمراؤں نے مہاراجہ ڈمراؤں کے خلاف سب کمیونٹ جج آرہ کی عدالت میں پانچ روپے پینشن کا مقدمہ دائر کیا ہے - بہت سے گواہوں کی جن میں مہاراجہ دربھنگہ بھی شامل ہیں - شہادت لی جاویگی -

آتشزدگی - ڈیوڈسل (کارخانہ) کارل روڈ بمبئی میں آگ لگ جانے سے نصف گھنٹے کے اندر تیس ہزار روپے کا نقصان ہوا -

شملہ کا موسم - یہاں موسم معمول سے زیادہ سرد ہوگیا ہے - فروری کو دن بھر برف پڑتی رہی - جو اب ۴ انچ گہری ہے - حال کے سرما میں یہ سب سے زیادہ برف گرنیکی رپورٹ ہوئی ہے -

مہمند میں وعظ - پائونیر کو پشاور سے معلوم ہوا ہے - کہ چکنگ کا ملا یا بابرہ ... علاقہ مہمند میں ان قبائل کے خلاف جو برٹش گورنمنٹ سے وظائف لیتی ہیں - وعظ کہہ رہا ہے - مقامی موسے خیلوں کا یہ مخصوص ... سے مخالف ہے - چنانچہ اس کے پیروؤں نے ان کے کئی گھر جلا دیئے سو مہمندوں کا عام خیال ملا کے خلاف ہے لیکن بعض اشرار کبھی کبھی ملا کے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں -

بارش - گذشتہ ۱۴ فروری کو لاہور میں بہت زور شور سے بارش ہوئی -

نورافشاں سے طلبی ضمانت - گورنمنٹ پنجاب نے اخبار نورافشاں سے دو ہزار روپے کی ضمانت طلب کی ہے -

مسلم پریس کی ضمانت داخل - معلوم ہوا ہے کہ غلام قادر خان صاحب مینیجر زمیندار نے نیا مطبع بنام مسلم پریس کھولنے کے لیئے دو ہزار روپے کی مطلوبہ ضمانت کل داخل کردی ہے -

حیدرآباد دکن - اعلیحضرت حضور نظام کے مشکوئے معلٰی میں بتاریخ ۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ بروز پنجشنبہ صاحبزادہ نواب میر ترلب علی خان بہادر و بتاریخ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۲ھ کو صاحبزادہ میر مظہر علیخان بہادر تولد ہوئے تھے - جس کی خوشی و مسرت منانے کے لیئے عام تعطیل تمام دفاتر کو بعد گزرنے بارہویں شریف ۱۵ - ۱۶ ماہ حال کو دی گئی - اور توپیں سر کی گئیں خدا مبارک و مسعود کرے -

نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام (پریم مسٹر) کو والیسرائے بہادر و لیڈی ہارڈنگ نے وائسریگل لاج میں چار دن قیام کرنے کی دعوت دی ہے اس لیئے ہز ایکسیلنسی نواب صاحب موصوف نے ۱۴ فروری سنہ ۱۴؁ء کی شام کی ٹرین میں عازم دہلی ہوئے -

اخبار قادیان ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۴؁ء

حضرت صاحب کی صحت ابھی تک مشوش ہے - اسہال کو تو افاقہ ہے - مگر کمزوری دن بدن بڑھتی جاتی ہے - اللہ تعالٰے رحم فرماوے - مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۃ القرآن روز سنتے ہیں - چاہتے ہیں کہ مستورات کو بھی درس قرآن دیں - مگر حالت یہ ہے کہ خود چارپائی سے نہیں اٹھ سکتے - تب بھی ہوجاتا ہے - ہمت اور حوصلہ ان کا بہت عظیم الشان ہے - اور قرآن مجید کا عشق بے نظیر - فرماتے ہیں کہ قرآن ہی میری روح اور زندگی کا دارومدار ہے -

سب جماعت دعا کرے کہ اللہ تعالٰے اس نافع وجود کو سلامت رکھے - آمین -

ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب بھی حضرت کے علاج میں مشورہ کے لیئے تشریف لائے ہوئے ہیں -

خاکسار مرزا یعقوب بیگ - ۱۴ فروری سنہ ۱۴؁ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
ہیں یہی دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھ اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کریں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ للعہ / طلباء سے للعہ)

پیغام صلح

اخبار لاہور

جلد ۱ | لاہور: پنجشنبہ مورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۹ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۴

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جزیرہ ٹرینیڈاڈ سے ایک متلاشی حق کا خط جناب خواجہ صاحب کے نام

۶ جنوری ۱۹۱۴ء

پیارے جناب

جناب کا نام و پتہ مجھے ایک دوست سے معلوم ہوا۔ اس لئے میں آپ کی خدمت میں یہ عریضہ لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ مطلوبہ اطلاع سے انکار نہ کیا جائیگا۔

میں خوش ہونگا۔ اگر آپ مجھے اصول اسلام کے بارے میں مفصل طور پر واقف کر دینگے۔ کیونکہ یہاں ایسا کوئی آدمی نہیں جو واقعی طور پر اسلام کو سمجھا سکے۔ جو مسلمان یہاں ہیں وہ انگریزی زبان کی عدم واقفیت کے باعث کچھ سمجھا نہیں سکتے۔ نہ ہی ان کے پاس ان علوم کی کتابوں کا ذخیرہ ہے کیا آپ مجھے کوئی کتاب یا ٹریکٹ بھیج سکتے ہیں۔ نیز قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی۔ میں ان تمام کی قیمت وابسی ڈاک میں بھیجدونگا۔

میں دل سے اسلام کے اصولوں کو سچا سمجھتا ہوں۔ اور جہاں تک غور کرتا ہوں میں حضرت نبی کریم اور آپ کی تعلیمات کو صحیح اور سچا یقین کرتا ہوں۔ اور اس پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں۔ مزید واقفیت کے لئے آپ سے امداد کا خواہاں ہوں۔

میں بچپن سے چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہوں۔ لیکن اب اُسے ایک سچے مذہب کی خاطر جسے میں اسلام یقین کرتا ہوں۔ اسے چھوڑتا ہوں۔ اگر آپ مجھے مطلوبہ کتب نہیں بھیج سکتے۔ تو مجھے ایسے پبلشر یا مصنف کا پتہ تحریر فرماویں۔ جس سے میں یہ کتابیں منگا سکوں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ اس بارہ میں میری مدد کرینگے۔ جس تکلیف کے عوض میں آپکا بہت مشکور ہونگا۔

میں ہوں آپ کا تابعدار جی۔ سی۔ سینٹلے۔

خواجہ صاحب اور احمدیت

از جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس لاہور

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۵) اس ٹرسٹ کے قیام سے پہلے خواجہ صاحب کے خاص دوست صرف احمدی اصحاب اس کار خیر میں انکا ہاتھ بٹاتے تھے۔ مگر جب ہمارے دوسرے مسلمان احباب نے اس کار خیر میں اپنی مدد کا ہاتھ بڑھایا۔ ہم نے شکریہ کے ساتھ اسے قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب معاونین اسلام کو جزائے خیر دے۔

(۶) آخر میں میں ایک غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ یہ امداد خواجہ صاحب اپنے ذاتی اغراض کے لئے نہیں مانگتے کیونکہ وہ تو سچے مبلغین کی طرح سے درویشانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو بہت مصارف کے محتاج نہیں زیادہ تر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کے رسالہ مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو کی مفت اشاعت انگلستان۔ یورپ امریکہ جاپان اور افریقہ وغیرہ میں ہزاروں کی تعداد میں ہو۔ اور اس ثواب میں انکی قوم شامل ہو۔ اور خود ہندوستان میں کثرت سے اس رسالہ کو خریدیں۔ تاکہ اس سے وہ خادم مفت اشاعت ... مدد ... کر ...

جو دیگر مبلغین بلاد غربیہ میں انکی اعانت کے لئے جاویں۔ ان کے گذارہ کی صورت ہو سکے۔

آخر میں میں اپنے مرشد مرحوم و مغفور کے کلام پر ختم کرتا ہوں۔ جو کہ ۱۸۹۲ء میں انہوں نے تحریر فرمائی۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
ہمے بینم کہ دادارِ قدیر و پاک مے خواہد
کہ باز آں قوت اسلام و آں شوکت شود پیدا
ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بعفت این اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ہردم
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

ہمعصر کامریڈ کی لندنی چھٹی

لنڈن ۱۶ جنوری ۱۹۱۴ء

خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر جو کہ ووکنگ میں اپنے مذہبی کام میں بہت مصروف رہتے ہیں دو اور لیڈیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ (یہ خبر ناظرین خواجہ صاحب کی اپنی چٹھی سورخہ ۲۰ جنوری میں ملاحظہ فرما چکے ہیں)۔ ہر روز خواجہ صاحب کو بیشمار آدمیوں کے ساتھ ملاقات کرنی پڑتی ہے جو کہ اپنا بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ کر کے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض تو ملک کے مختلف حصوں سے بہت دور دراز سفر طے کر کے انکو آ کر ملتے ... ہیں۔ تاکہ وہ ان پیچیدہ اسلامی مسائل اور اصولوں کو حل کرائیں جو کہ ان کے دلوں میں کھٹک رہے ہوتے ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ طور پر مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ ان تازہ نومسلموں میں سے اکثر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور اسلامی رسم و رواج کے سالہا سال سے پابند تھے۔ اگرچہ باقاعدہ طور پر انہوں نے اسلام کا قبول کرنے سے کثیر التعداد اشخاص کو تحریک ہوئی ہے۔ جو کہ اب بہت جلد باضابطہ طور پر مسلمان ہو رہے ہیں۔ درحقیقت اس جگہ انگریز نومسلموں کی ایک بہت بڑی جماعت کا جو کہ اگرچہ جوشیلے اور پکے مسلمان ہیں۔ پہلے سے منتشر حالت میں ہونا بہت تعجب انگیز امر ہے اسلامک سوسائٹی کے سامنے اشاعت اسلام کے لئے بہت وسیع میدان ہے۔ اور میرے خیال میں اسکی ایگزیکٹو کمیٹی اس سوال پر بہت غور کر رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روپیہ کے نہ ہونے کے باعث سوسائٹی بہت مجبور ہے۔ لیکن امداد کے لئے ایک زبردست اپیل بھیجوائی ہے۔ اور اس میں بہت کامیابی کی امید ہے۔ ہر جمعہ لنڈن سے ہال میں نماز جمعہ اسلامک سوسائٹی کے زیر انتظام ادا کی جاتی ہے۔ جس میں کثیر التعداد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور یہ حقیقی طور پر مختلف اقوام کے اجتماع کا باعث ہوتا ہے۔

یورپ میں تبلیغ اسلام کی کوشش

دہلی سے روزانہ پیسہ اخبار کو حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ (دہلی ۱۵ فروری) مرسلہ حاجی فضل الرحمٰن صاحب) نواب وقار الملک نواب محمد اسحاق خان۔ حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب۔ نواب نزمل اللہ خان و دیگر اسلامی لیڈران نے ایک مشترکہ مضمون "تبلیغ اسلام و یورپ" کی بابت لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انگلستان میں تبلیغ اسلام کی جو تحریک شروع ہوئی ہے اس نے نہ صرف یورپ میں معلومات کے لئے اشتیاق پیدا کر دیا ہے بلکہ مسرت و اتحاد کی ایک لہر سارے اسلامی ہند میں پیدا ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کی یہ عام خواہش ہے کہ یورپ میں تبلیغ اسلام کو سرگرمی کے ساتھ عمل میں لانا چاہئے۔ جس کے لئے قابل مسلمانوں کا مشنریوں کو بھیجنا اور اسلامک ریویو کی مفت تقسیم کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر مولوی محمد علی شاہ صاحب جو ایک متبحر عالم اچھے انگریزی دان اور عمدہ مشنری ہیں اور مولوی انیس احمد بی۔ اے (علیگ) جنہوں نے بطور مضمون نگار و مقرر علیگڈھ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے درجہ اول کے طلائی تمغے حاصل کئے ہیں۔ اور نظارۃ المعارف القرآنیہ دہلی میں اپنی مذہبی تعلیم ختم کی ہے یہ دونو صاحبان بطور مبلغین اسلام خواجہ کمال الدین صاحب کو مدد دینے کیلئے لنڈن بھیجے جائیں۔ اس مذہبی مشن اور اسلامک ریویو کی مفت تقسیم ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

سعید اور شقی

کمیونیکیٹیڈ

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسا کہ گذشتہ نمبر میں ہم عرض کر چکے ہیں۔ مسلمان اگر اعمال نیک بجا لادیں تو سعید ہوتے ہیں۔ لیکن اگر وہ خدا اور خدا کے احکام کی پرواہ نہ کریں۔ اور دنیا کی محبت کو خدا کی محبت پر ترجیح دیں۔ اور نفسانی جذبات کے پیچھے لگ کر ذاتی عناد اور حسد اور بغض اور کینہ کی وجہ سے خدا کی راہ میں جان و مال فدا کرنیوالے نیک مسلمانوں پر جھوٹے الزام لگادیں۔ اور طرح طرح کے افترا باندھیں تاکہ دنیا میں انہیں بدنام کریں۔ اور وہ اس نیک کام میں جو یدعون الی الخیر کا کر رہے ہیں۔ کامیاب نہ ہوں۔ تو ایسے مسلمان بموجب قرآن کریم بجائے سعادت کے شقاوت کو خریدتے ہیں۔ کوئی سمجھدار انسان ایسے مسلمانوں کو اچھا نہیں کہیگا۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام جنہوں نے اشاعت اسلام کے کام کیلئے جانیں لڑادیں تو وہ بموجب اس وعدہ الٰہی کے ایسے کامیاب ہوئے کہ دنیا کے دیکھتے دیکھتے ہی شہنشاہ زماں بنا دیئے گئے اور بعد وصال آج بھی جب انکا نام آجاتا ہے۔ کروڑہا انسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہتے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے وہ منافق طبع لوگ جنہوں نے مسجد ضرار بنائی انپر سوائے لعنت کے اور کچھ نہیں کہا جاتا۔ کہنے کو تو وہ بھی مدینہ کے باشندے اور اللہ اور نبی کا اپنے آپ کو کہنے ہونگے۔ مگر کیا ان سے زیادہ بدبخت کوئی مسلمان کسی کو سمجھتے ہیں۔

وہی نقشہ آج ہمیں مسلمانوں کا نظر آتا ہے۔ ایک گروہ تو وہ ہے جو خواجہ صاحب کی انگلستان میں اشاعت اسلام کی خبروں کو سن کر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے دلمیں مال سے جان سے انکی مدد میں محو ہونیکی تڑپ رکھتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا گروہ ہے کہ خواجہ صاحب اور احمدی جماعت کی کامیابی کے حسد اور کینہ سے دل انکا جلکر خاک و سیاہ ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے بہانے ڈھونڈکر اس کار خیر کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ وہ وہاں احمدیت پھیلا رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں ان کا دعوےٰ ہے کہ ہمارا اسلام اور ہے۔ تمہارا اسلام اور۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ قرآن کریم بھی تو یہی کہہ رہا ہے۔

بعض ہیں کہ لوگوں کو اس ثواب سے محروم رکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ کام تو یہ اچھا کرتے ہیں۔ لیکن ہیں یہ باطل پرست اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ قرآن تو کہتا ہے لایمسہٗ الا المطہرون پھر کیا اسلام آج اتنا ہی گر گیا کہ کافروں کے سوائے اسکا اشاعت کرنیوالا ہی خدا کو نہ ملا۔ کیا باطل پرست حق کے پھیلانے والے ہو سکتے ہیں۔ کچھ تو انسان کو کلام کرنے یا تحریر کرنے میں خدا کا خوف چاہئے اور اسی سے ڈرنا چاہئے . . . .

. . . .

الغرض آج بھی ایک گروہ ہم میں سے اپنے آپ کو سعید اور دوسرا شقی بنا رہا ہے۔ ہم اپنے سب مہربان بھائیوں کی خدمت میں جنکا شیوہ افترا پردازی کے سوا اور کچھ نہیں رہا۔ اور جو عام سادہ لوح مسلمانوں کو جنہیں ابھی بہت سی سعید روحیں ہیں۔ آئے دن مختلف افترا پردازیوں سے بھڑکاتے رہتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں کہ یہ اشاعت اسلام کا کام تو اب ہوکر رہیگا۔ اور یقین جانو کہ ضرور ہوکر رہیگا (انشاء اللہ تعالےٰ) اور یہ اللہ کا فضل ہے اس کو جس پر چاہئے کرے چھین نہیں سکتے

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ تم اب اگر اس کام میں مدد کروگے۔ فلاح اور کامیابی کے جھنڈے کے سایہ میں آجاؤگے ورنہ آئینگے۔ وہ یاد رکھیں کہ پھر عذاب الیم ہی ان کا علاج ہوگا۔ بازی تو پھر وہی قوم لیجاویگی جسکو خدا سچا مسلمان بناکر انکی جگہ کھڑا کریگا۔

اس کے بعد ہم عامۃ المسلمین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان دنیا پرست علماء کے پنجہ سے اپنے آپکو بچاؤ۔ اور اس کار خیر کے ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرو۔ دو پیسے کے ٹکٹ سے زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ جو شک دلمیں پیدا ہو۔ ہم سے دریافت کریں۔ ہم آپ کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ سب انبیا کی صداقت پر جو آجتک دنیا میں آئے ہمارا ایمان ہے اور ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر اور خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ قرآن کو خدا کی کامل کتاب مانتے ہیں اور اس پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ فرشتوں پر حشر نشر پر ہمارا یقین ہے۔ حضرت مسیح کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ مردے پھر دنیا میں زندہ ہوکر نہیں آ سکتے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ جو مسیح اور مہدی آنیوالا تھا۔ وہ آچکا۔ اور خدا نے اس کے ذریعہ اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت تیار کی جو جماعت احمدیہ ہے۔ ان کا کام صرف اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن ہے جسکی آج اسلام کو ضرورت تھی وہ اس جماعت کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اور بموجب مذکورہ بالا آئت قرآنی وہ جماعت جو اشاعت قرآن کرے فلاح یافتہ ہے چنانچہ جو کامیاب اور نظیر حضرت خواجہ صاحب کو ولائت میں ہوئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شامل حال رہیں۔ وہ ہمارے اس دعوے کی کہ ہم اس دعوے میں بفضل خدا سچے ہیں تائید کرتے ہیں۔ پس آج اگر نفس چاہتے ہو۔ اور اسلام کو پھر کامیاب دیکھنا چاہتے ہو۔ اور اپنی جان و مال میں برکت حاصل کرنی چاہئے تو اس جماعت میں اور اس کے کاموں میں شامل ہوجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو۔ اگر تم پھر جاؤگے تو یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم کا وعید اپنا کام کرے گا۔ ہمیں روپیہ کی پرواہ نہیں۔ صرف وہ درد دل اور ہمدردی جو کہ ہمیں تم سے ہے۔ بار بار مجبور کرتی ہے۔ کہ تم کو اس کار خیر میں شامل کریں۔ جو ہمیں باقی دنیا داروں کے رنگ میں خیال کرتا ہے وہ اپنا روپیہ اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالےٰ اس کو خود سمجھا دیگا

ہمیں کچھ کینہ نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مسئلہ نماز

ہمارے بعض درد دل رکھنے والے دوست ہم سے آئے دن سوال کیا کرتے تھے کہ احمدی جماعت کے ممبر اور تو سب طرح نہایت ہی پسندیدہ اوصاف رکھتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ فعل کہ یہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ نہایت ہی دلشکن ہے اور اس سے نفرت ظاہر ہوتا ہے۔ ہم انکو اس کا بھی جواب دیا کرتے تھے۔ کہ اس میں بھی ہمارا قصور نہیں۔ بلکہ آپ کے علمائے کرام کا ہی فساد ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے متعلق کفر کا فتوے دیکر جہلاء کے گروہ میں ایک فتنہ عظیم برپا کردیا۔ اس فتنہ کا علاج بہتر سے بہتر جو ملک اور قوم میں امن قائم کرنے۔ اور آپسمیں اتفاق اور یگانگت سے کام کرنے کے لئے ہو سکتا تھا۔ وہ یہی تھا۔ کہ جب تک اس بنائے فساد کفر کے فتوے کو عام طور پر دور نہ کیا جاوے۔ تب تک احمدی قوم علیحدہ اپنی نماز ادا کرتی رہے۔ چنانچہ یہی حکم حضرت امام و مہدی بنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو دیا۔ اور اسوقت تک کہ فتوے کفر دور نہ ہو۔ علیحدہ نماز پڑھنے کی تاکید کی۔

لیکن بھلا یہ جواب ہمارے مسلمان تعلیم یافتہ اصحاب کی تسلی کا موجب نہ ہوا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ ہمکو وسیع حوصلہ اور وسیع قلب دکھانا چاہئے۔ ہم انکی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا وسیع حوصلہ کیا کر سکتا ہے جبکہ مخالف علماء میں تنگ دلی موجود ہو۔ اور عامۃ المسلمین انکی تقلید کو فرض سمجھتے ہوں۔

چنانچہ گذشتہ اشاعت میں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا واقعہ جو رامپور میں ہوا۔ درج کیا جاچکا ہے۔ کہ اُن کی چند بدمعاشوں نے مار مار کر لال کر دی۔ اور سخت زدوکوب کیا۔ اور یہ اس بناء پر ہوا کہ ایک عالم کے اشتہار سے کے یہ اہلحدیث ہے۔ ہمارے معزز دوست اس واقعہ سے امید ہے اس عقلمندی اور عاقبت اندیشی کی قدر کریں گے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو گھروں میں نماز پڑھنے کی تاکید کرکے کی اور جس سے آئے دن مسلمانوں کی مسجدوں میں فساد ہونے کو دور کر دیا۔ امید ہے اب مولوی ابراہیم صاحب کے واقعہ کو دیکھ کر آئندہ ہمارے دوست ہمیں ایسا سوال کرنے سے باز آئیں گے۔ کیونکہ اسی میں ہی امن ہے۔

ایک قابل تقلید مثال

بھائی محمد امین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ میانوالی ایک سعید اور پرجوش احمدی ہیں۔ ان کے اوازنشناجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رات دن اشاعت اسلام کی تڑپ انکے دل میں لگی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ انکی ہمت کو بلند کرے۔ اور دین و دنیا میں کامیاب فرماوے آمین الشیخ صاحب قرآن کے انگریزی ترجمہ کے لئے اور مسلم انڈیا کیلئے رسیدیں منگا کر چندہ جمع کر رہے ہیں۔

اگر ہمارے اور بھائی بھی انکی طرح اپنی ہمت کو بلند کریں۔ تو گھر بیٹھے اشاعت اسلام کے کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔

پیغام صلح کے خریدار بڑھانے کی بھی آپ کو خاص فکر معلوم ہوتی ہے اللہ تعالےٰ جزا خیر دے۔

مدرسہ دینیات

عمر جی بھائی جی سنولی مدرسہ اسلامیہ سارود ضلع بھڑوچ سے اپنے مدرسہ کی امداد کی طرف جملہ اہل اسلام خصوصاً اہل گجرات کو توجہ دلاتے ہیں ضرورت ہے کہ گاؤں گاؤں میں اسلامیہ مدرسے قائم ہوکر خواب غفلت میں سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کرنے میں مدد دیں

معافی ۔ سید انعام اللہ شاہ سابق ملازم پیغام صلح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے معافی دیدی ہے۔ جملہ احباب بھی اس کے لئے دعا فرماویں اس نے ایک تحریر اخبار میں چار دفعہ شائع کرنے کے لئے روانہ کی ہے جو عدم گنجائش کے باعث درج نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ برادران موصوف آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرینگے اور بزرگان سلسلہ کو شکایت کا موقعہ نہ دیں گے۔

قابل توجہ لاہور میونسپلٹی

کسی گذشتہ اشاعت میں ہمنے لاہور میونسپلٹی کو اس امر کی طرف متوجہ کیا تھا۔ کہ اس کی ساری توجہ شہر کے بڑے بڑے بازاروں پر ہی صرف ہورہی ہے اور گلیوں میں کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اس لئے میونسپلٹی کو چاہئے کہ وہ ایک ایسا انسپکٹر مقرر کرے۔ جو گلیوں کی تمام ضروری اور قابل اصلاح باتوں کو نوٹ کرکے کافی انتظام کر سکے۔ جیسا کہ اس نے کثیر التعداد داروغہ ہائے صفائی مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ صاف اور ظاہر بات ہے۔ کہ رات کو بازاروں میں گلیوں کی نسبت بہت زیادہ روشنی ہوتی ہے۔ کچھ تو انکے فراخ ہونے کے سبب سے اور کچھ دوکانداروں کے لیمپوں وغیرہ سے اس کے برخلاف گلیوں میں سخت اندھیرا ہوتا ہے اور بعض میں تو ہاتھ کو ہاتھ نہیں دکھائی دیتا۔ مگر لاہور میونسپلٹی نے بمصداق "جسکے پاس ہے اسے اور دیا جائیگا۔ اور جس کے پاس نہیں ہے۔ اس سے سب کچھ چھین لیا جائیگا" بازاروں میں تو گیس وغیرہ کا سامان کر رکھا ہے۔ جس سے وہاں رات کو بھی دن ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور گلیوں میں کہیں کہیں کوئی ٹمٹماتی ہوئی لالٹین لگا رکھی ہے اس کے ساتھ ہی متذکرہ بالا ضرب المثل کے ایک ایک لفظ کو سچا کرنیکے لئے اس نے یہ انتظام بھی کر رکھا ہے۔ کہ یہ لالٹینیں صرف اندھیری راتوں میں ہی جلا کریں۔ اور چاندنی راتوں میں انکو نہ جلایا۔ حالانکہ بازاروں میں ایسا کوئی انتظام نہیں۔ باوجودیکہ وہاں چاندنی گلیوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے اور گلیوں میں بہت اندھیرا رہتا ہے۔ لیکن ہر روز گیس کا جلایا جانا کچھ ایسا ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ وہ پورے اہتمام سے ہر روز سرشام جلائے جاتے ہیں۔ حالانکہ گلیوں کی کوئی ایک لالٹین بعض وقت شام کو بہت دیر کے بعد جلتی ہیں۔ کیا یہ باتیں قابل اصلاح نہیں ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ کارکنان لاہور میونسپلٹی اس ضروری امر کی طرف متوجہ ہوکر اس کا مناسب انتظام فرمائینگے۔ اور بازاروں جیسا انتظام گلیوں میں بھی کرینگے۔ تاکہ اس سے غریب و امیر سب لوگ یکساں طور پر مستفید ہو سکیں۔

مراسلات

میڈیکل کالج سٹرائک

جن طلباء نے ایس ایچ بروان صاحب اور بیری صاحب کے زمانہ میں تعلیم پائی ہے وہ اگر آج میڈیکل کالج میں جائیں تو انہیں زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے وہ کالج جہاں طلباء کو بچوں سے بھی زیادہ عزیز سمجھا جاتا تھا۔ جہاں طلباء کی غلطیوں پر بہت ہی عفو اور درگذری کو کام میں لایا جاتا تھا۔ وہاں آج طلباء کو نہائت ہی حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے . . . .

دیوار . . . . ۔ تحریری اور تقریری امتحان سب پروفیسروں کے اختیار میں ہیں جہاں جس طرح ان کی نسمت کے سرٹیفکیٹ پر لکیر پھیر دیں آخر انسان انسان ہے خواہ وہ پروفیسر ہی کیوں نہ ہو نفسانی جوش اور حقارت اور نفرت ایک دفعہ طبیعت میں بیٹھ جاوے نکلنی مشکل ہوتی ہے۔ خیر یہ ہوا پروفیسروں اور شاگردوں کا حال۔ جب پرنسپل صاحب کو دیکھا جاتا ہے تو وہ اور بھی عجیب نمونہ پیش کرتے ہیں حکم تو ہے ایک شاگرد ہاتھ اٹھا کر پروفیسروں کو سلام کرے لیکن خود پرنسپل صاحب کو اگر کوئی بڑے سے بڑا اسسٹنٹ سرجن بھی سلام کرے تو اس کا جواب آنکھ کے اشارہ سے دینا بھی دوبھر معلوم ہوتا ہے اور اگر کوئی گڈ مارننگ کہہ جاوے تو وہ تو ناقابل عفو گستاخی ہی شائد سمجھا جاتا ہو۔

نرسیں جو کہ پہلے عام ملازم سمجھی جاتی تھیں اور جو خود بھاگ بھاگ کر پرنسپل صاحب کے لئے دروازے کھولا کرتی تھیں ان کے لئے آج خود پرنسپل صاحب دروازہ کھول کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب تک وہ نہ گذریں وہ اندر نہیں جا سکتے نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک طالبعلم اور دیسی افسر کی وہ ذرا بھر بھی پرواہ نہیں کرتیں جب جاؤ ہوس سرجن اور طلباء ان کی بدسلوکی کے شاکی نظر آتے ہیں کوئی کہتا ہے آج فلاں نرس کے کہنے پر پرنسپل صاحب نے ہمیں جھاڑ ڈالدی۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں نرس نے ہمیں گالی نکالا۔

آئے دن طلباء اور ہوس سرجنوں پر نرسوں کے ساتھ التفات کی شکائت پرنسپل صاحب کو وارڈوں میں کرنی پڑتی ہے۔ یہی وہ نرسیں ہیں جن کے ہمراہ سینکڑوں طلباء پانچ پانچ سال گذار کر چلے گئے اور کبھی سوائے ایک دو مثالوں کے کوئی شکائت واقع نہیں۔ لیکن آج ہے کہ شریف طلباء اور ڈاکٹروں کی ہر ایک حذمت کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

نرس جس طالبعلم اور ڈاکٹر نقصان پہنچانا چاہے۔ پرنسپل صاحب کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ذراسی رپورٹ کرنے پر تباہ کر سکتی ہے بدنامی تو طلباء کی ہوتی ہے۔ لیکن خلاف اس کے سنتے ہم کچھ اور ہیں۔ کہیں سے خبر آتی ہے کہ فلاں ملٹری اسسٹنٹ سرجن جو ہوس سرجن تھا اس نے نرس سے شادی کرلی اور کہیں یہ کہتے ہیں کہ آج فلاں پروفیسر نے ایک نرس سے بیاہ کر لیا غرض عجیب دھما چوکڑی مچی ہوئی ہے۔

بردباری تحمل۔ صبر۔ عفو۔ خوش اخلاقی جو کہ پہلے پروفیسران کی اوصاف تھیں۔ اور جن کی یادگار کہ اب بھی ایک دو نیک طینت پروفیسروں میں پائی جاتی ہے۔ عام طور پر مفقود ہے

کالج میں داخل ہونے میں شخصی حکومت کی بو آنے لگتی ہے۔ کیونکہ جو کامل اختیار پرنسپل صاحب کو میڈیکل میں ہوتے ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ سلطنت برطانیہ میں کسی افسر کو ایسے دیئے گئے ہو اسلئے اگر پرنسپل صاحب مدبر ہو تو نہائت عمدہ انتظام چل جاتا ہے۔ جیسے کہ بروان صاحب کے وقت میں تھا۔ لیکن اگر پرنسپل ذرا بھی غیر ہمدردانہ رائے رکھتا ہو تو وہ ایک طوفان بپا کر سکتا ہے۔ جس کے رد کا اسٹاف یا طلباء کو کوئی اختیار نہیں ہوتا اسسٹنٹ سرجن کلاس کو اور اسسٹنٹ سرجنوں کو بدنام کرنے میں گذشتہ چند سال سے کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی یہاں تک کہ سرکاری کیشن ملازمان میں بھی ظاہر کیا گیا کہ اسسٹنٹ سرجنوں سے یورپین مستورات علاج کرانا پسند نہیں کرتیں اور خاصکر مڈوائفری کے لئے تو ان کو ہر جگہ اسی بنا پر محروم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جہاں کبھی کوئی نالائقی یا غلط کاری کی کوئی مثال دینی ہو تو بعض افسروں کا قاعدہ ہو گیا ہے۔ کہ اسسٹنٹ سرجنوں کی جماعت کو طلباء کے سامنے ہی پیش کیا جاتا ہے خاص کر جب بیچارے ماتا مارے اسسٹنٹ سرجن ہفت سالہ امتحان دینے کے لئے یہاں آتے ہیں تو ان دنوں میں جو غلطیاں وہ کریں وہ کئی دن تک مذاق اور مضحکہ کا موجب وارڈوں میں ہی رہتی ہیں۔ اگرچہ طلباء سن کر مجبوراً خاموش رہتے ہیں لیکن ان کے دل اس سے بہت متاثر ہوتے رہے ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے خود اسسٹنٹ سرجن بننا ہوتا ہے۔ ان کو ایسی کلام سے سخت رنج پہنچتا ہے۔

غرض اس قسم کی بہت سی تکالیفوں اور ذلتوں کو طلباء ایک عرصہ سے برداشت کرتے رہے ہیں۔ آج جو یہ کہا جاتا ہے کہ کسی سڈیشن کرنیوالے کی وجہ سے لڑکے کالج چھوڑ گئے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ ایک دنبل تھا جس کو پروفیسروں اور پرنسپل کی بدسلوکی کا کیڑا ایک عرصہ سے پکا رہا تھا۔ اور جو آج اس طرح پھوٹا۔ نہائت غلطی ہوگی اگر پرنسپل اور پروفیسروں کو بے قصور سمجھ کر کسی کے ذمہ یہ قصور لگایا جاوے۔

ہم گورنمنٹ کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ یہ امر واقع ہیں جو ادپر عرض کئے گئے ہیں۔ پرنسپل کو بہت وسیع حوصلہ اور ہندوستانیوں سے محبت کرنے والا ہونا چاہئے۔ اور ہمیں نہائت افسوس ہے کہ یہ اوصاف موجودہ پرنسپل میں نہیں۔

بچوں کو قابو کرنا آسان نہیں یہاں وہ آدمی ہونا چاہئے جو ان سے محبت زیادہ کرے اور عفو اور درگذر کو زیادہ کام میں لاسکے اور خودی اور تکبر سے بالکل مبرا ہو اس لئے ان پر غصہ کم کرے۔

ایک واقف

لائق حمد ثنا وہ خالق مختار ہے
رازقِ مطلق ہے وہ جو واقف اسرار ہے

مالک فضل و عطا پروردگار العلمین
قادرِ مطلق ہے جو داب ہے ستار ہے

اس کی تحمید و ثنا ممکن نہیں جو ہو ادا
عاجز ہیں اس میں انبیا مخلوق سب لاچار ہے

روز و شب بھیجو محمد پر درود لے مومنو
اور بھیجو سب رسولوں پر یہ بہتر کار ہے

آل اصحاب محمد سے ہوا راضی خدا
اُس سے راضی ہر مہاجر اور جو انصار ہے

اولیاء و صالحین پر رحمت حق ہو سدا
ہم گنہ گاروں پہ حق تواب ہے غفار ہے

بعد اس کے مانگ کر توفیق باللہ العظیم
مدعا مضمون میں اسلام کا اظہار ہے

کفر اور اسلام کا جو فرق ہے روشن ہوا
کیوں چھپاتا اس کو ہر چالاک عیار ہے

بالبصارت میں عیاں کرتا کفر باطل کا ضرر
لایا ہوں ایمان باللہ اس کا جو حقدار ہے

ماننا اللہ اور یوم جزا کا بالیقین
اصل یہ کل مرسلوں کی جان ایماندار ہے

اور فرشتوں مرسلوں کے ماننے کا مدعا
سہل تر اللہ سے ملنا ادلی الابصار ہے

اصل ہے توحید اس کے فرع ہیں اعمال نیک
جس کا قول و فعل یکساں پیارا ایماندار ہے

جس شجر کی جڑ ہو ثابت برگ و گل بھی لائیگا
پھل سے پہچانا گیا ہر اک شجر پھلدار ہے

نام حق کا لیتے ہیں دنیا میں فرقے بیشمار
ہے وہ مسلم غیر کو دیتا نہ جو آزار ہے

درد اور دکھ میں جو ہو ہمدرد مخلوق اللہ
وہ شفیق خلق اور خالق کا تابعدار ہے

اس زمانے میں پڑے ہیں سخت وقت اسلام پر
جس نے کی اس کی مدد مسلم نکوکردار ہے

وہ مطیع اللہ کا اور کل رسولوں کا مطیع
ہونیوالا بالیقین یہ شخص برخوردار ہے

پرتو حق سے منور ہو گیا میرا دماغ
مجھ کو اک آئیت بنی گل گلزار ہے

رحمۃ للعلمین جب نشر رحمت کر گئے
روکنے والا بھلا اب کون خود مختار ہے

مہدیٔ موعود و عیسیٰ کیا ہے آخر کہہ گیا
صلح کا پیغام دیکھو اس میں کیا ادکار ہے

مانتا ہوں میں طلیفہ کو جو ہے حق ماننا
حق کے پیچھے چلنے کا مضمون میں اقرار ہے

پیارا ہے مجھ کو مجھ کو بڑھ کے اپنی جان سے
حق ہے سب سے بڑھ کے پیارا اصل و غفار ہے

قدرت ثانی کا پیارو ملنگئے ملکر ظہور
کر رہی اس کی ضرورت دل سے مد تکرار ہے

صلح کی تجویز دیکھو کیا ہے یا اہل ہنود
کوئی مانے یا نہ مانے کس کو انکار ہے

ان سے ہے تصدیق قرآن و محمد کی طلب
ترک لحم البقر اسکے بالعوض ایثار ہے

کیا وہ اپنے پاس سے کرنے لگے تھے صلح یہ
حق یہ قرآن سے باہر نہیں زنہار ہے

اس عہد سے اتقا کے دائرے میں آتے وہ
ملنا ان کا سلسلے سے قرب بھی بسیار ہے

کھول کر فرقان نے دکھلائے ہیں کل فرق
مومنوں پر کس جگہ اس میں بھلا پھٹکار ہے

آیا یہ قرآن میں کل کافر نہیں اہل کتاب
ان میں مومن بھی اکثر ان کا بدکردار ہے

امۃ مقتصدۃ توصیف میں ان کی پڑھو
اور جنائے نیک کا ان کو کہا حقدار ہے

نہی عن المنکر ہیں کرتے امر بالمعروف بھی
بیشک ان میں ایسا ہر اک شخص نیکو کار ہے

ستم علی شئ کو تم پیار و الیٰ آخر پڑھو
یہ بیان قرآن میں کیا لب پر بڑا اپیکار ہے

کیوں نہیں تبلیغ اس کی ہم آن کرتے ہیں
کون کر سکتا بھلا کچھ بحث یا تکرار ہے

لائی دینے کے لئے آسانیاں تھی جو کتاب
کس نے اس کو کر دیا عالم پہ اب دشوار ہے

کافروں سے صلح پھر منوانا اللہ اور نبی
پھر جو ان کو سمجھیں کافر خوب ایماندار ہے

ایسے لوگوں کا تو قرآن نام مسلم رکھتا ہے
میں مسلماں ہوں مسلمانوں سے مجھ کو پیار ہے

مومنوں کے واسطے آئے ہیں کل رسل بشیر
کافروں کے واسطے آیا بڑا انذار ہے

محسنوں کو اجر کا وعدہ ہے قرآن میں ضرور
جو نہیں یہ مانتا وہ خود ردخود کار ہے

نیکیوں میں کرنی سبقت اے عزیزو چاہیئے
غیر کو بھی سمجھنا جائے استکبار ہے

بولو لوگوں کے لئے ہر بات اچھی بالصواب
بولنا ایسا نہ جس میں غیر کا آزار ہے

سلسلے میں جو نہیں ہیں ان کو سمجھو کافر کہوں
جس میں نفس کفر ہے خود کافر و کفار ہے

ہم کو جو سمجھیں مسلماں ہم انہیں کافر کہیں
بیشک اس تعلیم سے عاجز کا دل [illegible]

بلکہ جو کافر کہیں غلطی سے ہم کو اور ہم
ان کو نہ کافر کہیں یہ جرم کی کچھ کار ہے

ہاں یہ ہم کہہ سکتے ہیں انکو کہ سب کامل بنو
جبر بھی جائز نہیں نہ پر کہیں اظہار ہے

قول و فعل حسن سے تبلیغ کرنا دین کی
نیک اخلاقی ہمیشہ شیوۂ ابرار ہے

ہے یہی حق اور یہ پیارو ہے یہی راہِ نجات
بلغ عالم میں یہی سے پھول ہے گلزار ہے

کر رہی پرواز یورپ پر طبیعت اپنی اب
بحر و بر زیر نظر ہے دشت ہے کوہسار ہے

کوششِ خواجہ کو حق نے کر دیا ہے کامگار
ترک اس نے کر دیا سب اپنا کاروبار ہے

چھوڑ کر خویش و اقارب پئے تبلیغ دین
کر رہا قربانیاں وہ صادق و دیندار ہے

اس پہ راضی حق ہوا خوش ہے امام سلسلہ
ہو رہا خوشنود ہر طبقے کا ایماندار ہے

یمن و برکت کام میں اس کے خدا نے ڈالدی
جو ہوئی امداد اس کی ہم سے کیا مقدار ہے

ہے بیاں آخر میں مغرب سے چڑھیگا آفتاب
یہ حدیثِ مصطفے آئی جو در اخبار ہے

مہدیٔ دوراں نے جو تاویل اس کی ہے لکھی
زر سے یہ لکھنے کے قابل قول پُر اسرار ہے

یعنی یورپ پر طلوع دیں کا کریگا آفتاب
لائیگا اسلام یورپ راست یہ گفتار ہے

پہلے سورج سے صبح کا تارا کرتا ہے طلوع
ہو چکا ظاہر وہ سورج چڑھنے کو تیار ہے

مژدہ و خوشخبری مستقبلِ اسلام پر
کانگریس یورپ میں جو قائم ہوئی اسرار ہے

لارڈ ہیڈلے لائے ہیں اسلام جو لنڈن میں اب
خوب ان کا بخت خوابیدہ ہوا بیدار ہے

مرحبا صد آفریں اور صد مبارک ان کو ہو
اول المسلم بنا یورپ کا وہ سردار ہے

اتقا رکھتا تھا وہ آیا ہے با قلب سلیم
چھوڑ تثلیث کفارہ شرک سے بیزار ہے

اہلِ توحید و مسلمان و حنیفِ دیندار
کر دیا حق نے اسے خواجہ کا یارِ غار ہے

عالم و فاضل تھا دنیا کا بنا دین کا بھی اب
فضل حق کرتا ہے جس پر چاہتا بسیار ہے

ناصرِ دیں ہوگا خود تبلیغ دیں کی کرنے کو
رکھتا وہ زیر نظر یورپ کا ہر اک حار ہے

اہلِ یورپ پر جو حق ہے دین کا کھل جائیگا
وقت آیا اب کہ باطل ہونیوالا خوار ہے

بحرِ کفر و شرک کے ظلمات سے نکلیں گے سب
بالیقیں اسلام کا لے پیارو بیڑا پار ہے

خاص کر کل احمدی ان کھول کر اس میں چندہ دیں
منفعت پائیگا جو صاحب سے تجار ہے

خُلق نبوی لیکے یورش اہل یورپ پر کرو
فتح و نصرت پاؤ گے تم زیادہ آثار ہے

پر بڑی تحریر یا تقریر سے کیا بن سکے
علم کتنا ہی ہو حُسنِ خلق بھی درکار ہے

خُلق نبوی سے بنے جو کام وہ کب کر سکے
توپ بندوق و سنان کیا خنجر و تلوار ہے

ہستیٔ باری کی ہر آئت گواہی دیتی ہے
منکر آیات کیوں منہ پھیرتا ہر بار ہے

علمِ ربانی سے ملہم نے بالہام الٰہ
قبل کتنے سال جو سب پر کیا اظہار ہے

پیشگوئی روم والی فتح کی پوری ہوئی
دونو پہلو سے کسی کو اس میں کیا انکار ہے

دیکھو رات کردی حق نے اب تکذیب کی
صادق و کاذب کا اس سے بڑھ کے کیا معیار ہے

کس طرح اب آفتابِ صدقِ مامور اللہ
دیکھ لو سارے جہاں پر ڈالتا انوار ہے

حق نے بھیجے جس قدر مامور آئے اس لئے
ایک اللہ کی عبادت کرنی بالصد بار ہے

اور کرلی شفقت اس کی ساری مخلوقات سے
ہو مخالف اس میں جو منجملہ اشرار ہے

جو کرے تصدیقِ حق اور متقی محسن بنے
یُسر اس کے واسطے با ذمۂ اخیار ہے

ہاں شرارت پر جو آدے سن کے سب تبلیغ حق
کام لینا صبر سے پڑھ پڑھ کے استغفار ہے

نصرتِ حق ہی سے اہلِ حق ہیں ہوتے کامیاب
آخرت میں اہلِ باطل کی جگہ فی النار ہے

قدر کیا اس نظم کی رنگینی و الفاظ پر
باندھ کر لایا کوئی گر جھوٹ کا طومار ہے

حق سنو اور حق کہو حق ہی کو لو حق ہی کو دو
بس یہی حرب برائے باطل غدار ہے
حق ہے یہ مضمون طالب بالیقین تبلیغ کر
اس کو باطل کون کہہ سکتا ہے جو ہوشیار ہے

ایک ضروری درخواست

مولوی دوست محمد صاحب ... جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں جو بڑے پرجوش اور مخلص بھائی ہیں۔ اپنے مصنفین اور صاحب حیثیت بھائیوں سے کتب اور ٹریکٹوں کے لئے مستدعی ہیں جو احباب زائد از ضرورت رکھتے ہوں ہم زور سے سفارش کرتے ہیں [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ترکی اعتراض:۔ (قسطنطنیہ ۱۶ر فروری) جزائر ایجین کی نسبت دُول کے فیصلہ کے جواب میں بابعالی نے ظاہر کیا ہے کہ اسے توقع تھی کہ سٹریٹس کے متصل جزائر اور نیز ان جزائر کے متعلق جوایشائے کوچک سے تعلق رکھتے ہیں دول اس مسئلہ کا بلا واسطہ دلچسپی رکھنے والی طاقتوں کے فوائد کو ملحوظ رکھکر فیصلہ کرینگی۔ بابعالی فرائض امن کو تسلیم کرتا ہے لیکن ساتھ ہی لکھتا ہے۔ کہ وہ اپنے جزائر مطالبات کا تیقن دلانے کی کوشش کریگا۔

حالت بدستور۔ جزائر ایجین کے بارہ میں ترکی و یونان کے جوابات جن میں بعض امور کو اپنے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ حالت کو بہت کچھ ویسا ہی ظاہر کرتے ہیں۔ جیسی کہ دول کے نوٹ پیش کئے جانے سے پہلے کیفیت تھی۔ بابعالی کا جواب کسی قدر مضبوط الفاظ میں ہے۔ جس میں اس بات پر سخت افسوس ظاہر کیا گیا ہے کہ دول نے ترکی سلطنت کے اہم فوائد کو ملحوظ نہیں رکھا۔

امریکہ میں شدت سرما (نیویارک ۱۶ر فروری) نیویارک اور شرقی اضلاع میں پالے کی شدت سے سخت مصیبت نازل ہو رہی ہے نیویارک کے پادری گرجوں کو بطور پناہگاہوں کے کھولنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ شہر میں تین لاکھ بیکاروں کا تخمینہ کیا ہے اور کساد بازاری سے دیگر صنعتی مرکزوں میں بھی لاکھوں آدمی بیکار پھر رہے ہیں

فوجی عدالت (ٹوکیو ۱۵ر فروری) بحری افسروں میں امیر البحر عقب بھی داخل ہے زیر حراست ہیں۔ ان کے خلاف الزامات کی تحقیقات کی غرض سے کورٹ مارشل مقرر کیا جائیگا۔

یونان و ٹرکی۔ (لنڈن ۱۶۔ فروری) ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایم وینزیلوس وزیر اعظم یونان یورپ کے دورہ سے واپس آگیا ہے اس نے مجلس وزارت سے بیان کیا۔ کہ یونان۔ رومانیا اور سرویہ میں کامل سمجھوتہ بلقان میں موازنہ طاقت کو سنبھال رکھنے کا باعث ہوا ہے اور اس نے یونان و ٹرکی کے مابین پیچیدگیوں کو ناممکن بنا دیا ہے یونانی وزارت نے آج متعدد مسائل پر بحث کی جن میں سے ایک معاملہ یہ بھی تھا۔ کہ صیغہ بحر کو فی الفور تقویت دیجائے۔

ٹرکی کی مالی حالت:۔ (لنڈن ۱۷ر فروری) عثمانی بنک پبلک قرض اور تمباکو کی کمپنی نے عہدہ داران قسطنطنیہ کی ایک ماہ کی تنخواہ اداکرنے کی غرض سے چار لاکھ پونڈ بابعالی کو دیئے ہیں۔ کیونکہ عہدہ داران مذکور کا مشاہرہ تین ماہ سے یا جب اا دا ہوا آتا ہے اس میں دسمبر کی تنخواہ شامل نہیں۔ یہ صیغہ بحر کو ترقی دینے کی غرض سے بطور چندہ مدد دیگئی ہے۔

ترکی معاملات۔ (لنڈن ۱۶ر فروری) کرنل عزیز علی بے سرگروہ مصری عرب نے جس نے انور بے کے طرابلس سے چلے جانے کے بعد سپرنیکا میں عربی مزاحمت میں از سر نو جان ڈالی تھی مصر سے قسطنطنیہ پہنچنے پر گرفتار ہوا۔ فوجی عدالت کے ذریعہ سے اس کی تحقیقات کی جائیگی کیونکہ اس پر ایک عرب پولٹیکل انجمن کے رکن ہونے کا شبہ کیا جاتا ہے اور یہ کہ انجمن کا مدعا کمیٹی ترقی اتحاد کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ قاہرہ میں اس گرفتاری پر سخت ناراضی پھیلی ہوئی ہے۔ اور اسے انور بے کے رشک و حسد سے منسوب کیا جاتا ہے۔

براہ راست نامہ و پیام کا احتمال (قسطنطنیہ ۱۵ر فروری) جزائر ایجین کی نسبت دول کے فیصلہ سے بابعالی کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اور تحریری جواب مانگا ہے۔ فیصلہ مذکور سے ترکی سرکاری حلقوں میں مایوسی و رنج پھیل گیا ہے۔ اور یہ غیر اغلب نہیں ٹرکی براہ راست یونان سے نامہ و پیام کی کوشش کرے۔ اور جزائر کیچوس اور مٹلین کے معاوضہ میں وہ جزائر جو اٹلی کے پاس ہیں۔ یونان کو دینا چاہے۔

جدید گورنر البانیا:۔ (۔۔۔ فروری) اطالوی جنگی جہاز کولاڈیو عنقریب درانسا پہنچنا چاہتا ہے یہ آسٹروی جنگی جہاز طور دس کے ساتھ جو پرنس آف وید کو البانیا لیے جا رہا ہے۔ بطور اسکورٹ جائیگا۔ (برلن ۱۵ر فروری) پرنس آف وید یہاں واپس آگیا ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

حصول قرضہ کا نیا طریقہ۔ میونسپلٹی رنگون بہت بڑے قرض کے لیئے پریمیم بانڈ نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ قرض دینے والوں کا اصل روپیہ تو محفوظ رہیگا۔ مگر یوں سالانہ لاٹری کے ذریعہ کئی مرتبہ انعامات تقسیم ہوا کریں گے۔ دیکھنا چاہیئے کہ گورنمنٹ برما اس تجویز کو جو بظاہر ایک قسم کا جوا ہے منظور کرتی ہے یا نہیں۔

عذرانہ پمفلٹوں کی ضبطی۔ گورنمنٹ ہند نے دو پمفلٹوں کو جن کا عنوان یہ ہے (۱) آزادی۔ کھڑے ہو جاؤ۔ جاگو۔ اور نوائز المرام ہو تک دم دلو (۲) اوم بندے ماترم لبرٹی (آزادی) ممنوع و قابل ضبطی قرار دیا ہے۔

کلکتہ میں تلاشیاں۔ کلکتہ کے شمالی حصہ میں پولٹیکل جرائم کے متعلق کئی مکانوں کی تلاشیاں ہوئیں۔ کچھ خط و کتابت اور دیگر کاغذات بھی پولیس کے ہاتھ آئے۔ نیز ہری چرن منڈل اور راذھا بندھو داس کو پولیس شبہ میں گرفتار کر کے لیگئی۔

بمبئی میں آتشزدگی۔ قلابہ میں ۱۴ فروری کو نصف شب کے بعد سخت آگ لگی۔ اور روئی دبانے کا ایک کارخانہ تمام و کمال جل گیا۔ نیز نواح میں بھی بہت سی روئی آگ کی نذر ہوئی۔ باوجود سخت سعی و کوشش کے کارخانہ کی کوئی چیز نہ بچ سکی۔ ساڑھے چار لاکھ روپے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ کارخانہ بیمہ شدہ تھا۔

طبی سروس ہند۔ سنٹرل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جن لیڈی ڈاکٹروں نے ایل۔ ایم۔ ایس کی ڈگری ہندوستان کی یونیورسٹیوں سے حاصل کی ہو۔ وہ ہندوستان کی زنانہ طبی سروس میں داخل ہو سکتی ہیں۔

فیاضی۔ مسٹر کریم علی حسن نے جو سابق میں میسرز کریم بھائی ابراہیم کی فرم کی شاخ کلکتہ کے مینجر تھے۔ ۵۵ ہزار روپیہ خوجہ کمیونٹی کے خیراتی اغراض کے لیئے عطا کیا ہے۔ اس میں سے ۵۲ ہزار روپیہ بطور سرمایہ محفوظ رکھکر اس کی آمدنی سے غریب خوجہ کمیوں کی مدد کی جائیگی۔

ترکی ڈیلیگیٹوں کا اعزاز۔ بمبئی کے ایک اسلامی جلسہ میں جو ترکی انجمن ہلال احمر کے ڈیلیگیٹوں کے اعزاز میں منعقد ہوا۔ عدنان بے اور کامل بے نے انجمن ضیاء الاسلام بمبئی اور مسلمانان ہند کا ترکوں کی امداد و اعانت کرنے اور ہندوستانی طبی وفد کا شکریہ ادا کیا۔

شمالی ہند میں باران رحمت۔ پنجاب و سندھ کی اچھی بارشوں نے خدا کا شکر ہے کہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے قحط زدہ اضلاع کا بھی رخ کیا۔ جہاں یہ ہزاروں مویشی کی جانیں بچانے کا باعث ہوگا۔

بم کی چٹھیاں۔ دو چٹھیاں جن میں اشتعال انگیز مادہ ملفوف تھا کلکتہ کے داسب پوسٹ آفسوں میں پھٹ گئیں۔ ایک چٹھیاں چھانٹنے والا خفیف زخمی ہوا۔ یہ چٹھیاں ایڈیٹر بست بادی و ایڈیٹر بسومتی کے نام تھیں۔ تیسری چٹھی جو ایڈیٹر انڈین ڈیلی نیوز کے ایڈیٹر کو بھیجی گئی تھی جس کا پتہ لگ گیا اور پولیس نے بلا کسی حادثہ کے کھول لیا۔ یہ چٹھیاں مختلف مقامات سے پوسٹ کی گئی تھیں۔

داخلہ اخبار کی بندش۔ اخبار بست بادی نے انگلشمین کی یہ رائے درج کی ہے کہ سنسار نامی اخبار جو کینڈا سے نکلتا ہے اس کے مضامین معتدل نہیں ہوتے۔ اور تجویز ہو رہی ہے کہ اس کا داخلہ بند کیا جائے۔

جاپان میں ہندو دھرم۔ ایک ہندو مشنری جماعت جاپان میں ہندو دھرم کی اشاعت کے لیئے جانے پر آمادہ ہو رہی ہے۔

گرفتاری۔ جیمز کرافورڈ میکانکی جو پچھلے دنوں کلکتہ کی ایک یورپین تجارتی فرم کے متعلق تھا۔ ساڑھے سات سو روپے ادا نہ کرنے کے ارادہ سے قرض لینے کے پاداش میں گرفتار ہو جائے۔ مقدمہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں دائر ہے۔

مضمون نگار صاحبان مضمون بالکل صاف لکھا کریں۔ کیونکہ کاتب کو سخت دقت پیش آتی۔

(ایڈیٹر)

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح مورخہ ۱۶ فروری

حضرت قبلہ گاہی مولوی نور الدین صاحب علالت میں بھی عشق قرآن۔ کل قریباً تمام دن حضرت صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ تپ بھی ۔۔۔ کم تھا۔ گو ۔۔۔ درجہ پر تھا۔ تمام دن تپ نہ تھا آج صبح ننانوے درجہ پر تھا ضعف بدستور ہے پھر رسول خاکسار و خلیفہ رشید الدین صاحب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ میں نے بدر عدالت برابر آپکی پوری طور پر فرمانبرداری کی ہے (یعنی غذا و دوا وغیرہ تمہاری تجویز کے مطابق کھائی ہے۔) آگے میں سات سبق ہر روز پڑھاتا تھا اب ایک بھی نہیں پڑھا سکتا اب مجھے کسی کام پر لگاؤ۔ مطلب یہ تھا کہ قرآن مجید کا درس دینے کی اجازت دو میں نے عرض کی کہ جناب فی الحال مولوی محمد علی صاحب کو پڑھاتے ہیں جب ذرا طاقت ہوگی پھر حضور درس دیں۔ کل صبح صاحبزادہ عبد الحی سے قرآن سنا۔ اور اگر بارش نہ ہوتی تو مستورات کو مختصر درس دینے کا حضرت کا ارادہ تھا۔ آپ کو جو قرآن مجید کا عشق ہے وہ بیان کرنے سے کسی کی سمجھ میں بھی نہیں آسکتا کہ اس بیحد ضعف کی حالت میں بھی ہر دم قرآن مجید پڑھانے کا آپکو خیال ہے۔ اور آپکا دماغ قرآن مجید کے معارف و دقائق کے حل کرنے میں اسوقت بھی برابر مصروف رہتا ہے اور جب مولوی محمد علی صاحب قرآن مجید کے نوٹ سنانے آتے ہیں تو ابھی وہ اپنا بیان شروع نہیں کرتے کہ خود حضرت صاحب اس روز کے حصہ ترجمہ کے متعلق ایک تقریر کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ میں تمام رات اسکے متعلق کتابیں دیکھتا اور غور کرتا رہا اکثر کتب ان کے سامنے کوئی نہیں ہوتیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے متعلق مختلف کتب احادیث وغیرہ کے مضامین پر غور کرتے رہتے ہیں) چنانچہ بعض اوقات کتب احادیث و تفسیر و انجیل مقدس و تورات وغیرہ کے حوالات بیان فرماتے ہیں جو بالکل درست ہوتے ہیں۔ اور بارہا فرماتے ہیں کہ میرا دماغ بالکل تندرست ہے اور کبھی قرآن مجید کے فکر سے فارغ نہیں ہوتا۔ آپکا وجود ایک بہت بڑی نعمت ہے اور بڑی بھاری آیت اللہ دنون اسلام ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے اُن کو صحت دے اور انکی برکات سے کل جماعت احمدیہ و دیگر مسلمین کو دیر تک فائدہ اٹھانیکا موقعہ ملے آمین۔ سب احباب دعا کرتے رہیں۔

(مرزا یعقوب بیگ از قادیان)

مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۱۴ء

حضرت صاحب کی طبیعت کچھ اچھی ہے رات ایک دفعہ پاخانہ ہوا۔ مگر بستہ اور دو بار کھانسی ہوئی بخار پہلی رات کو ہلکا تھا۔ صبح نہ تھا۔ والسلام

خادم محمد صادق عفی عنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

دن بہت ہیں سخت اور خوف وخطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کریں تم بھی اٹھو ہم بھی اٹھیں ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض وکیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

(قیمت سالانہ (پیشگی) طالبعلموں سے ۲ للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور: یک شنبہ مورخہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۵

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

تَعالَ اَیُّہا الغَربُ مُستَبشِراً — سَتَجذِبُ لَندَنُ اِلیٰ یَثرِبِ
سَیَمسیٰ مَشرِقُنا مَغرِباً — سَتَطلَعُ شَمسٌ مِنَ المَغرِبِ
وقتِ جد وجہد آمدیست این ہنگام خواب — وقتِ شرب کے شد آمدیست این وقت شراب
ہرچہ ناممکن نمود گشتہ ممکن بیگماں — وقت آں آمد کہ از مغرب برآید آفتاب

جناب مولوی شیر علی صاحب کی روانگی لنڈن

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو لنڈن جانیکا حکم دیا ہے۔ اور مولوی صاحب موصوف بالکل تیار ہیں مولوی صاحب کے اخراجات اسلامک ریویو فنڈ پر ڈالنے جناب خواجہ صاحب نے منظور فرمائے ہیں۔ چونکہ بعض جگہ سے اس کے متعلق استفسار اور درخواستیں آتی رہتی ہیں اس لئے آپ یہ اعلان کر دیں کہ خواجہ صاحب کو سر دست اور کسی آدمی کی ضرورت نہیں ہے والسلام۔

خاکسار

محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

اسلام اور عیسائیت کا قلمی جنگ

ہمدرد کے ایک امریکن نامہ نگار نے امریکہ کی سنڈے سکولز کنونشن کی مختصر روئداد روداد کی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اقطاع عالم کے مختلف مشنری اسلام کے ساتھ قلمی مقابلہ کے لئے سخت جد وجہد کر رہے ہیں۔ اور وہ اس فکر میں ہیں۔ کہ مسلمان بچوں کے لئے ایسے تعلیمی کورس مقرر کئے جائیں جنکو پڑھ کر وہ بچے یوں مسلمانوں کے خیالات عیسویت کی طرف مائل ہو جائیں۔ ہم بحیثیت ایک تبلیغی مذہب کے پیرو ہونے کے کسی مذہب کی تبلیغی جد وجہد کو ناپسند نہیں کرتے ہر شخص خواہ وہ کسی خیال کا ہو جو اپنے عقائد کو سچا سمجھتا ہے بنی نوع انسان کو اپنا ہم خیال بنانے کا حق حاصل ہے۔ مگر ہم اس بات کے سخت مخالف ہیں۔ کہ تبلیغ مذہب کے لئے ظاہرا یا خفیہ طور پر جبر کو کام میں لایا جاوے۔ اور یا ناجائز وسائل سے دیگر مذاہب کو کچلنے کی کوشش کی جاوے۔ اسلام تیرہ سو سال سے عیسائیت کیا ہر ایک مخالف مذہب کو قلمی میدان میں اترنے کے لئے چیلنج کرتا رہا ہے۔ گذشتہ زمانہ کو تو جانے دو۔ موجودہ زمانہ میں جتنا قلم کا زور استعمال ہو رہا ہے۔ اسقدر کبھی پیشتر نہیں رہ چکا۔ ہم ہر میدان میں خواہ وہ امریکہ ہو یا یورپ۔ ایشیا ہو یا افریقہ میں مشنریوں کے قلمی جہاد کا چیلنج منظور کرنے کو بہمہ وجوہ تیار ہیں۔ مگر مشنریوں کو اپنی تبلیغی مساعی سلطنت کے زور سے علیحدہ ہو کر کرنی چاہئیں۔ یہ نہ ہو جیسا کہ آجکل افریقہ میں ہو رہا ہے۔ کہ فرانسیسی پادریوں کی تقلید میں اسلام کی تبلیغ کو روکنے کے لئے گورنمنٹ کے زور سے کام لیا جاوے۔ اور بیچارے نہتے مسلمان سوداگروں کے مقابلہ پر ایک باقاعدہ فوج بھیجدی جائے۔ مسلمانان عالم کی تبلیغی کوششیں عیسائی مشنریوں کی باقاعدہ فوج کے مقابلہ پر صفر کا بھی حکم نہیں رکھتیں تاہم زمانہ دیکھ رہا ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ اب غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ طبقہ تک محدود رہ گئی ہے۔ برخلاف اس کے اسلام اب بھی روشن خیال تعلیم یافتہ اقوام میں قدم جمائے چلا جاتا ہے۔ انشاء اللہ زمانہ بہت جلد دیکھ لیگا کہ باطل منہ کے بل گر جائیگا۔ اور آخری فتح وحدانیت کی ہو گی ۔

فہرست چندہ اعانت اشاعت اسلام از پشاور

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۸۷ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء

(۱۶۱) عبد الغفور	۱ر	(۱۷۱) نور فیض صاحب	۴ر	(۱۸۱) ابراہیم زرگر	۲ر
(۱۶۲) خواجہ شاہ پیر صاحب	۸	(۱۷۲) سردار صاحب	۱ر	(۱۸۲) عبد الحکیم چھاپہ گر	[illegible]
(۱۶۳) لعل شاہ صاحب جگر	۴ر	(۱۷۳) حاجی صاحب	۴ر	(۱۸۳) عبد الکریم ساطی	[illegible]
(۱۶۴) صدر الدین	۲ر	(۱۷۴) بابو شربت علی صاحب	۳ر	(۱۸۴) آغا صادق شاہ	[illegible]
(۱۶۵) خدا بخش صاحب	۱ر	(۱۷۵) یار محمد صاحب صوبیدار	۴ر	(۱۸۵) محمد رمضان صاحب	[illegible]
(۱۶۶) جان محمد صاحب	۸ر	(۱۷۶) ملک شاہ پسند	۸ر	(۱۸۶) امام الدین صاحب	[illegible]
(۱۶۷) جمعہ خان صاحب	۱ر	(۱۷۷) بلند خان	۱۲ر	(۱۸۷) سید محمد صاحب	[illegible]
(۱۶۸) غلام حسین صاحب	۱ر	(۱۷۸) جمعہ خان جونا گوجر	۲ روپیہ	(۱۸۸) ملتان حاجی	۱ر
(۱۶۹) حاجی محمد صاحب	۲ر	(۱۷۹) فقیر محمد خان	۴ر	(۱۸۹) قاضی شریف	۲ر
(۱۷۰) فقیر محمد صاحب	۲ر	(۱۸۰) عبد الکریم	[illegible]	(۱۹۰) [illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۱۴ء

اسلامی پردہ وطلبائے لنڈن

یورپین تہذیب کے عاشق جہاں اور اسلامی شعار کو ترک کر چکے ہیں۔ وہاں پردہ اسلامی سے آزاد ہونیکے لئے کچھ غافل نہیں تحریراً تقریراً اس کے خلاف بہت کچھ زہر اگلا جا رہا ہے۔ اگرچہ عملاً ابھی انکے لئے ابھی بہت دقتوں کا سامنا ہے۔

اسلامی سوسائٹی میں دو قسم کے ممبر پائے جاتے ہیں۔ کثیر حصہ تو ان لوگوں کا ہے۔ جو پردہ کے احکام سے بالکل ناواقف ہیں۔ ان میں بالکل پردہ مفقود ہے۔ اور خدا کی قدرت وہی لوگ ہیں جو دینی اور دنیوی ترقیات میں سب سے پیچھے ہیں۔

دوسرا حصہ جو کہ بہت قلیل ہے وہ پردہ کا بہت سختی سے پابند ہے اور یہی وہ طبقہ ہے جو کہ علوم و فنون میں دنیوی عزت اور وجاہت میں اور روحانیت میں مقابلتہً ترقی یافتہ ہے۔

پس یہ اعتراض کہ پردہ اسلامی انسانی ترقیات میں کس طرح مانع ہے۔ ان واقعات سے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ وان امور سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یورپین تہذیب کے مرید ایسے اعتراض کرنیمیں غور سے کام نہیں لیتے اور ... بہت حد تک اپنی نفسانی خواہشات اور حیوانی جذبات کی پیروی کر رہے ہیں

برخلاف اس کے وہ برے نتائج جو کہ ممالک یورپ میں بے پردگی پیدا کر رہی ہے۔ اظہر من الشمس ہیں۔ اگر ایک جانب لکھو کہا انسان عرق غیرت میں یہ خبر سن کر کہ ایک ننگی ناچنے والی ممالک یورپ سے آرہی ہے ڈوب جاتے ہیں اور طرح طرح سے اسکے خلاف آوازے کستے ہیں۔ تو دوسری جانب ان ممالک کے رہنے والے بھی اس تکلیف کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکے یہاں تک کہ کالج کے طلبا رنگ نے اس کے بڑے اثرات کو محسوس کیا۔ اور ہندوستانی طلبار کے چال چلن کی شکائت کرتے ہوئے ایسے ریزولیوشن پاس کئے جس سے کہ ہندوستان کے رہنے والوں اور مادر مہربان گورنمنٹ برطانیہ کے بہی خواہوں کو طرح طرح کی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

مزید براں اور ہزار ہا ایسی تکالیف اور قباحتیں ہیں جو کہ پردہ کے نہ ہونے سے یورپین سوسائٹی کو پیش آرہی ہیں۔ جن کا یہاں بیان کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ یہ سب امور ان لوگوں سے جو یورپ کی سیر کر آئے ہیں مخفی نہیں ہیں۔ ناولوں کے پڑھنے اور سیاحان یورپ سے گفتگو کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں ایک گھر بھی مشکل سے سکھی ہوگا

مسلمانوں میں جہاں ایک طرف کثرت سے بے پردہ لوگ ہیں وہاں دوسرے طرف پردہ دار مسلمان اس عمل میں ایسی سختی برت رہے ہیں۔ جو اسلامی پردہ سے کوسوں دور ہے۔

یہ سب صرف اس لئے ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی پردہ اسلامی کی کوئی خبر نہیں پس ذیل میں ہم مسلمان بھائیوں کی آگاہی کے لئے مختصراً اسلامی پردہ کے متعلق کچھ عرض کرینگے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو پردہ کی تعلیم اس طرح پر فرمائی ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ط ذالک ازکیٰ لھم ط ان اللہ خبیراً بما یصنعون ط وقل للمؤمنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبائھن او اٰباء بعولتھن او ابناءھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن۔ او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النساء ط ولا یضربن بارجلھن یخفین من زینتھن۔ وتوبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المؤمنون۔ لعلکم تفلحون النور۔ ۳۰۔ ۳۱۔

ترجمہ۔ مسلمان مردوں کو کہہ دو (۱) اپنی آنکھیں نیچے رکھیں (۲) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ ایسا کرنا ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے۔ تحقیق اللہ جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اس سے خبردار ہے۔

اور مسلمان عورتوں کو کہہ دو (۱) کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں (۲) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (۳) اور اپنی زینت سوائے اس حصہ کے جو مجبوراً ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ اور نامحرموں کو نہ دکھائیں۔ (۴) اور چاہئے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالیں۔ (۵) اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ مگر اپنے خاوندوں پر۔ اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا اپنے بیٹے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر یا اپنی عورتوں پر یا انپر جنکے مالک ہوئے اپنے ہاتھ ان کے۔ یا مردوں میں سے ایسوں پر جو ساتھ رہتے ہیں۔ اور عورتوں کی حاجت نہیں رکھتے۔ یا لڑکوں پر جو عورتوں کی چھپی باتوں سے ناواقف ہیں (۶) اور چاہئے کہ (راستہ چلتے وقت) اپنے پاؤں کو زمین پر ایسے طور سے نہ ماریں۔ کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہوجاوے اور مسلمانوں تم سب کے سب اللہ کی حضور توبہ کرو۔ تاکہ تم کامیابی اور خوشحالی کو پالو۔

یہ ہیں وہ احکام جو اللہ تبارک وتعالےٰ نے پردہ کے متعلق فرمائے ہیں۔ ان آیات میں مردوں کے لئے دو قسم کے پردہ کا حکم ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ جب کوئی عورت سامنے آجاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ بھر کر نہ دیکھیں۔ بلکہ آنکھوں کو زمین کی طرف نیچا کرلیں۔ تاکہ ان کی شکل انہیں نظر ہی نہ آوے۔ دوسرے یہ کہ اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ اور انکی حفاظت کریں عورتوں کے متعلق ان آیات میں چھ احکام ہیں۔

اول یہ کہ وہ جب راستہ میں چلیں اور کوئی آدمی سامنے سے آجاوے تو اس کی شکل کو نہ دیکھیں۔ اور اپنی نظر نیچی کرلیویں۔ دوسرا یہ کہ وہ شرمگاہوں کو چھپا کر رکھیں اور انکی پوری پوری حفاظت کریں یہ قطعی حکم ہے۔ ہر قسم کے مردوں اور عورتوں کیلئے ایسا کرنا واجب ہے۔ تیسرے یہ کہ اپنی شرمگاہوں کے علاوہ اپنی زینت کو بھی سوائے ان حصوں کے جنکو کاروباری زندگی میں مجبوراً ظاہر کرنا پڑتا ہے کسی پر ظاہر نہ کریں۔ چہارم . . ضروری ہے کہ جب وہ باہر چلیں پھریں تو اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈال لیں یعنے اس طرح پر اوڑھیں کہ چھاتی وغیرہ سب ڈھنک جاوے اور نظر نہ آسکے پنجم زینت کے اظہار کے متعلق بعض حالات میں اجازت ہے مثلاً خاوند کے یا ان مردوں اور عورتوں کے سامنے جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے اپنی زینت کو ظاہر کرنا جائز ہے۔ ششم راستہ چلتے وقت ایسی شریفانہ طور سے چلیں۔ کہ زینت کی کسی جگہ کا اظہار نہ ہو۔ یعنے چھاتیاں نکال کر نہ چلیں۔ یا جیسی آجکل لیڈیاں بوٹ زور زور سے مار کر چلتی ہیں۔ ویسی نہ چلیں۔ یا ایسے طور پر جس سے پاؤں کے کسی ذریعہ کی آواز دوسروں کو آوے۔

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ اگر مرد اور عورتیں اپنے پہلے طریق مالوف کو چھوڑ کر اس قسم کی زندگی بسر کرنے لگ جائیں گے۔ تو وہ بہت خوشحال رہینگے۔ اس جگہ لفظ زینت پر لوگوں نے بہت بحث کی ہے۔ زینت کے معنے ہیں۔ ہر ایک ایسی چیز جس سے زیبائش یا آرائش کی جاوے یا خوبصورتی کو نمایاں کرنیوالی ہو۔ مثلاً لباس۔ زیور۔ مہندی۔ سرمہ وغیرہ بعض کہتے ہیں کہ زینت میں جسمانی خوبصورتی بھی شامل ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے لایبدین زینتھن الا ما ظھر منھا۔ یعنے عورت کو اپنی زینت ظاہر نہ کرنی چاہئے سوائے اس زینت کے جو خود ہی ظاہر ہوتی ہو۔ بس یہاں زینت دو قسم کی ہوئی۔ ایک وہ جو چھپائی جاسکتی ہے دوسری وہ زینت جو چھپائی نہیں جاسکتی۔ بس قرآن کریم جس پردہ کا عورتوں کو حکم دیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عورتیں اپنی اس زینت کو جو عام کاروباری دنیا میں چھپائی جاسکتی ہے۔ غیر محرموں کے سامنے ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ یہ پسندیدہ نہیں اور نہ ہی انکی ضرورت ہی ہے۔ ہاں وہ جو چھپائی نہیں جاسکتی جیسا کہ آنکھ کہ اس کے بغیر دیکھنا محال ہے۔ اور منہ اور ناک کہ انکو ڈھانپنے سے سانس لینے اور کلام کرنے میں وقت واقع ہوتی ہے انکا اظہار مجبوری ہے جیسے ایک مسلم عورت چادر اس طرح سے پہنے کہ صرف آنکھ ناک اور منہ ننگا رہے۔ اور باقی سارا جسم ڈھنپ جاوے یہ وہ پردہ ہے جسکا اسلام میں ارشاد ہے۔ اس سے مستورات کاروباری دنیا میں آسانی سے چل پھر سکتی ہیں اور کسی سوسائٹی میں بھی ہوں۔ دقت نہیں ہوسکتی

باقی آئندہ

ترکی وفد لاہور میں

ناظرین کو معلوم ہے کہ چند روز سے ایک ترکی وفد ہندوستان میں بدیں غرض آیا ہوا ہے۔ کہ وہ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کیطرف سے ہندوستانی مسلمانوں کے اس ایثار اور ہمدردی کا شکریہ ادا کرے۔ جو انہوں نے گذشتہ جنگ بلقان و طرابلس میں ترکوں کی امداد میں کی تھی۔ یہ وفد ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں دورہ کرتا ہوا۔ گذشتہ ۱۹ فروری کو لاہور میں پہنچا۔ اور اگرچہ اس کے متعلق دہلی سے ڈاکٹر انصاری کا اطلاعی تار ایسے تنگ وقت میں موصول ہوا۔ کہ وفد مذکور کے استقبال کا کافی بندوبست نہیں ہوسکتا تھا۔ لیکن تاہم لاہور کے اکثر معززین وقت پر اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ جنہوں نے بہت عزت سے وفد کا استقبال کیا۔ لاہور کے یہ معزز مہمان بنام عدنان بے۔ عمر کمال بے۔ اور توفیق پاشا نیڈو ہوٹل میں اُتارے گئے اور ان کے ساتھ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد بھی ہمرکاب تھے۔ چونکہ وقت اتنا نہ تھا۔ کہ وفد مذکور زیادہ عرصہ تک ٹھیرتا اسلئے اسی روز اور ... مسلمانان لاہور کو ایک اشتہار کے ذریعے چار بجے شام کے وقت باغ بیرون موچی دروازہ میں بلایا گیا۔ وقت مقررہ پر کثیر التعداد لوگ جمع ہوگئے۔ اور کمال اشتیاق سے اراکین وفد کی زیارت کی۔ جلسہ کا افتتاح قرآن مجید سے ہوا۔ جس کے بعد حاجی شمس الدین صاحب کی تجویز کے مطابق نواب ذوالفقار علی خاں صاحب کو صدر منتخب کیا گیا جنہوں نے اراکین وفد کو حاضرین سے انٹروڈیوس کرانے کے بعد ان کے مشن سے اطلاع دی اور انکی خدمت میں بذاتِ خود تقریر کرنے کی درخواست کی۔ سب سے پہلے مسٹر عدنان بے صاحب جنرل سکرٹری انجمن ہلال احمر نے ترکی زبان میں بہت مختصر تقریر کرتے ہوئے اہل لاہور کی امداد کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد مسٹر کمال بے صاحب نے انکی تائید کی ان دونوں صاحبان کی تقریروں کا مسٹر توفیق بے نے فارسی ترجمہ سنایا۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ مسٹر توفیق نے مولوی ابو الکلام صاحب آزاد کو یوں انٹروڈیوس کرایا۔ کہ وہ الہلال اور سبیل الرشاد کے ایڈیٹر ہیں۔ اور آجکل ہندوستان کی سیاحت میں بدیں غرض مصروف ہیں۔ کہ اپنے رسالہ میں یہاں کے حالات لکھیں۔ علاوہ ازیں اہل بغداد کی طرف سے عثمانی پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس وقت ہم میں عثمانی پارلیمنٹ کا ایک ممبر تشریف فرما ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد چوہدری غلام حیدر خانصاحب پرسنل اسسٹنٹ زمیندار نے حاضرین سے اس بات کی معذرت کی کہ وہ وفد مذکور کی آمد کی اطلاع بہت پہلے سے اہل لاہور کو نہیں دے سکے اور نہ ہی قلت وقت کے باعث اس کا استقبال پورے طور سے کر سکے ہیں۔ اور اس لئے اگر وہ اہل لاہور کے جذبات کا پورا پورا لحاظ نہیں کرسکے۔ تو انہیں معذور سمجھا جائے۔ حاجی شمس الدین صاحب نے اس بات کی تائید کی۔

اسکے بعد مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے اپنی آزاد بیانی سے حاضرین کو محظوظ فرمایا اور ایک مختصر گر زبردست تقریر میں اراکین وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور انکی آمد کو مسلمان ہند کی خوش قسمتی کا باعث قرار دیا۔

کیا حضرت مسیحؑ ایشائیوں میں داخل نہیں؟

آجکل کینیڈا میں ایشیائیوں کے داخلہ کے بند ہونے پر وہاں کے ایک اخبار نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آیا اگر حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں۔ تو انہیں ایشیائی ہونے کی وجہ سے کینیڈا میں داخل ہونے دیا جائیگا یا نہیں۔ معلوم نہیں اس معقول سوال کا کیا جواب دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں اسکا جواب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو یہ ثابت کیا جائے کہ حضرت مسیح ایشیائی نہیں تھے۔ اور یا دوسرے ایشیائیوں کے لئے بھی کینیڈا کا دروازہ کھول دیا جائے۔ اور یا اس قانون میں کوئی استثنا وضع کی جائے۔ بہرحال یہ سوال اہل کینیڈا اور تمام دوسری نوآبادیوں کے لئے بہت پیچیدہ ہے اور انکے لئے اس سے مخلصی حاصل کرنا آسان کام نہیں۔

مراسلات

صدائے خلیل

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے ✤ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
دوستو اُس یار دیں کی معیت دیکھو نی ✤ آئینگے اس باغ کے اب جل لہرانیکے دن

الحمد اللہ اب وہ دن بہت قریب آگیا کہ اسلام کے صلح و امان کا سفید جھنڈا سرزمین انگلستان میں نہایت مضبوطی اور استحکام کیساتھ گاڑا جا دے اور تثلیث کا بُت توحید کی غلامی کا طوق اپنی گردن میں ڈالے۔ مادہ فانی غیرفانی ذات کیطرف رجوع ہو۔ دہریت اپنی مالک حقیقی کی ہستی کو پہچانے اور اسطرح سب ملکر اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجاویں۔ ہاں وہ دن قریب بلکہ بہت نزدیک ہے کہ خدا کے بزرگ و برتر کے اولوالعزم پیغمبر احمدؐ مجتبےٰ محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان پورا ہو۔ کہ آفتاب اسلام مغرب سے طلوع ہوا دیکھو صبح کا ستارہ سیف الرحمن لارڈ ہیڈلے کی مبارک شکل میں نمودار ہوا اب آفتاب بھی نکلا ہی چاہتا ہے پس یہ بیداری کا وقت ہے۔ اپنے لحافوں کو پھینکدو۔ اور اٹھو صبح کا سہانا وقت دیکھو۔ کہاں ہیں توحید کے متوالے کہاں ہیں قرآن کے شیدائی۔ کہاں ہیں محمد الرسول اللہؐ کے نام پر جان قربان کرنے والے۔ اصلی قربانی کا وقت آگیا۔ روپیہ پیسہ چاندی سونا۔ زیور برتن اللہ کے لئے قرآن کے لئے محمدؐ کے لئے ہاں اسلام کے لئے قربان کردو۔ آسمان پر خزانہ جمع کرو۔ آسمانی دفتر میں اپنا نام لکھواؤ۔ بالآخر ہمارا فرض ہے کہ ہم سب اپنے محترم و بزرگ بھائی عالیجناب سیف الرحمن شیخ رحمت اللہ فاروق المعروف بہ لارڈ ہیڈلے کو دلی مبارکبادی دیں۔ اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ لارڈ موصوف کو استقامت اور روز افزوں علم و معرفت بخشے اور خادم دین بنا دے آمین۔

مبارکبادی

لارڈ ہیڈلے تجھے ایمان مبارک ہووے ✤ دائمی زیست کی ہاں جان مبارک ہووے
ہاتھ میں لیکے تو قرآن پھرے عالم میں ✤ بہر تبلیغ یہ فرقان مبارک ہووے
عکس خواجہ نے کیا ماہ نیر اسلام ✤ بدر عرفان کی تجھے شان مبارک ہووے
دم عیسیٰ ہو ترے لب سے جو نکلیں باتیں ✤ مردوں کو چارو لطف جان مبارک ہووے
ساتھ تم دونوں سدا دہر کے اللہ رہے ✤ یہ دعا کرتا ہے رحمٰن مبارک ہووے

والسلام خاکسار محمد خلیل الرحمٰن

رفع مسیح

صحیح ہرگز نہیں سب راویوں کا ہے بیان ہوتا
غلط فہمی سے دنیا اور دیں کا ہے زیان ہوتا
غلط فہمی سے عیسٰے کو چڑھاتے آسمان پہ ہیں
اگرچہ یہ نہیں قرآن سے ہرگز عیاں ہوتا
اگر آسان ہوتا آسمان پر نبی کا چڑھنا
محمدؐ مصطفٰے کیوں غار میں جاکر نہاں ہوتا
محمدؐ سب سے افضل تھے فلک پر کیوں نہ چڑھ جاتے
رسولوں کی حفاظت کے لئے گر آسمان ہوتا
اگر عیسٰے فلک پر دیکھتے لوگوں کے چڑھ جاتے
خدا کا منکروں پر زور و غلبہ تب عیاں ہوتا
چڑھا لینا چھپا کر آسمان پر ابن مریم کو
کیا اس سے نہیں اللہ کا ہے کچھ کسر شاں ہوتا
فلک پر ابن مریم کو نہ چڑھتے جب کوئی دیکھے
تو پھر اس بات کا باور مخالف کو کہاں ہوتا
فلک پر ابن مریم چڑھتا گر دیکھا گیا ہوتا
تو حق میں ابن مریم کے نہ پیدا بدگماں ہوتا
نتیجہ نیک کیا نکلا بھلا ایسے بکھیڑوں سے
خدا کا ایسا بیہودہ نہیں ہرگز نشاں ہوتا
اگر پیدا نہ ہوتا جاہلوں میں خیال ناقص یہ
تو کیوں بیہودہ جھگڑا خلق کے بیچ درمیاں ہوتا
فلک پر چڑھ گیا جو دشمنوں کے خوف سے عیسٰے
کیا کرتا وہ دوبارہ اگر آیا یہاں ہوتا
نہ عیسٰے سے ہوئے جب لوگ اپنی قوم کے سیدھے
تو کیونکر اوس سے سیدھا اب بھلا سارا جہاں ہوتا
ہزاروں سال عیسٰے کے فلک پر زندہ رہنے سے
نہیں واللہ ہرگز فائدہ کوئی عیاں ہوتا
کہا عیسٰے نے بعد از مرگ میری قوم بگڑی ہے
اگر دوبارہ آتا تو نہ اس کا یہ بیان ہوتا
زمین سے آسماں پر چڑھ گیا جو موت سے ڈر کر
زمیں پر اسکو آنے سے نہ کیا پھر خوف جاں ہوتا
جہاں میں گھومتے یاجوج اور ماجوج پھرتے ہیں
کہاں ہے وہ مسیحا اور مہدی ہے کہاں ہوتا
خدا کی جس میں ہوں صفتیں نہیں بندہ خدا ہے وہ
خدا تو عام لوگوں کی نظر سے ہے نہاں ہوتا
اگر مانیں کہ عیسٰے زندہ کر لیتا تھا مردوں کو
تو عیسٰے اور خدا میں فرق پھر حیدر کہاں ہوتا

خاکسار غلام حیدر ملتوج پشرپولیس

سرمہ مقوی البصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آپ تجربہ کر کے آزمائیں۔ یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ کمزوری ضعف البصر۔ سرخی۔ درد چشم۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا اور ابتدائی موتیا بند کے لئے از حد مفید ہے۔ بغیر آزمائش بدظنی سے کام نہ لیں قیمت سرمہ سفید فی تولہ (۱ہ؎) سرمہ سیاہ فی تولہ ۸؎ محصولڈاک و پیکنگ علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مرزا محمد افضل خاں احمدی بازار زرین (شملہ)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ایرانی مشکلات (طہران ۱۰ فروری) اطلاع پہنچی ہے کہ سویڈش کپتان ڈی میٹر کرمان کی فوجی پولیس کے ایک سو تیس سواروں اور دو کل کی توپوں کے ساتھ مشرقی بام میں بلوچ حملہ آوروں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ مصروف پیکار رہے لڑائی اب تک ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجہ کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے۔

روسی سپاہ ایران میں:۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سترہویں سے روسی سپاہ کی واپسی کا ہنوز آغاز نہیں ہوا۔ بلکہ پانچ سو مزید روسی سپاہی ساحل انزلی پر اترے ہیں۔

جزائر ایجین:۔ (ایتھنز ۱۸ فروری) معلوم ہوا ہے کہ یونان دول کے نوٹ کے جواب میں اس بات کا یقین حاصل کرنا چاہتا ہے کہ جزائر ایجین پر جن کو مستحکم مورچہ بندی کرنے کی یونان کو اجازت نہیں دیجاتی حملہ نہ ہوگا۔ اور یہ کہ کافور کے سامنے ساحل کو قلعہ بند نہ کیا جائیگا۔

جدید فرمانروائے البانیا:۔ (لنڈن ۱۸ فروری) پرنس ولیم آف ویڈ نے محل بکنگھم میں ملک معظم جارج پنجم و ملکہ معظمہ کے ساتھ لنچ تناول کیا اور سر ایڈورڈ گرے سے مشورہ کیا۔ نیز مختلف سفرا سے بھی ملاقی ہوئے۔

سرویہ و بلغاریہ:۔ (بلغریڈ ۱۸ فروری) شاہ پیٹر نے آج وزیر اعظم اور وزیر صیغہ خارجہ کے سامنے بلغاری وزیر سے ملاقات کی۔ تقریروں میں ان فوائد کا ذکر کیا گیا۔ جو سفارتی تعلقات کی بحالی سے حاصل ہوئے ہیں۔

نسوانی شیطنت:۔ (لنڈن ۱۸ فروری) آج آنریبل سڈنی پیل سے ارل پنسر کی لڑکی کی شادی کی تقریب پر ۲۰۰ مہمان موجود تھے۔ جب کہ پالس اوسٹن میں ٹرین میں سوار ہو رہی تھی ایک سفر بجیٹ نے کوڑے سے لارڈ ویر ڈیل پر حملہ کیا۔ لارڈ موصوف گر پڑے۔ بعدہٗ گھر کو لوٹ آئے حقوق طلب عورت گرفتار ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے لارڈ موصوف کو مجلس وزرا کا ممبر تصور کیا تھا۔ عدالت پولیس میں ملزمہ خاموش رہی اور لارڈ ویر ڈیل نے بتایا کہ وہ سفر بجٹوں کے خلاف ہیں۔ انجمن کے پریزیڈنٹ ہیں۔ عدالت نے مقدمہ ملتوی کر دیا۔

مشرقی افریقہ میں تیل کی کانیں:۔ (نیروبی ۱۸ فروری) جھیل البرٹ کے قریب تیل کی کانوں کا پتہ لگا ہے۔ جو آثار سے تیل کا بڑا بھاری چشمہ معلوم ہوتا ہے۔

جاپان میں ٹیکس (ٹوکیو ۱۰ فروری) پارلیمنٹ نے ٹکسوں کی ترمیم کا مسودہ پاس کر دیا۔ ترمیم سے ٹکسوں میں ۱۸ ملین ین کی تخفیف کیگئی ہے۔

شاہ بلجیم کا حادثہ سواری:۔ (برسلز ۱۷ فروری) شاہ البرٹ والئے بلجیم جنگلات سونگنس میں گھوڑے کے ایک پتھر سے ٹھوکر کھانے سے گر پڑے۔ اور ان کا بایاں بازو ٹوٹ گیا۔

بعد کی تار۔ بازو کی ٹوٹی ہوئی ہڈی درست کر دیگئی۔ شاہ کی حالت قابل اطمینان ہے اور ان کو مطلق بخار نہیں ہوا۔

لیبر سرغناؤں کی جلاوطنی:۔ (ملبورن ۱۶ فروری) مسٹر فشر سابق لیبر (محنت پیشہ طبقہ کے) وزیر اعظم نے کہا کہ وہ جنوبی افریقہ سے مزدوروں کے سرغناؤں کی جلاوطنی کو مذموم و برا سمجھتے ہیں۔ تاہم انہیں توقع ہے کہ مادر ملک (انگلستان) جنوبی افریقہ کے معاملات میں دست اندازی نہ کریگا۔ بلکہ خود مختار گورنمنٹ کو خود اپنے معاملات فیصل کرنیکی اجازت دیگا۔ مسٹر لک موجودہ وزیر اعظم نے جلاوطنی کے خلاف اہل حرفہ و کاریگروں کی بعض انجمنوں کے ریزولیوشنوں کو مسٹر ہارکورٹ کے پاس بھیجنے سے انکار کر دیا۔

گوشت کا قحط:۔ ملبورن ۱۷ فروری) مویشیوں کو ذبح کرنیوالے کام پر واپس آ گئے ہیں۔ میونسپلٹی نے مذبح خانوں کی صفائی کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ بوچڑوں کے ملازم اب ۴۸ گھنٹہ کام کی اجرت ۸۰ شلنگ طلب کرتے ہیں۔ اس لئے ایک اور ڈیڈلاک اغلب معلوم ہوتا ہے۔

(سڈنی ۱۷ فروری) گوشت والوں کے ایکے کی وجہ سے یہاں چار ہزار آدمی بیکار ہیں۔

وزارت سویڈن (سٹاک ہولم ۱۷ فروری) بیرن ہمرسک جولڈ نے وزارت قائم کر دی ہے۔ اور خود انہوں نے وزیر جنگ کا عہدہ قبول کیا ہے۔

جبل لینڈ کے سمالیوں سے ہتھیار لینا (نیروبی ۱۷ فروری) گورنمنٹ جبل لینڈ کے سمالیوں کے مارچن قبیلہ سے سلاح لے رہی ہے۔ کنگز افریقن رائفلز کی چار کمپنیاں یونی بھیجی گئی ہیں۔ جہاں سے وہ سیرنلی جائینگی اور پانچ سو سپاہیوں کو جو پہلے سے وہاں موجود ہیں ان کو کمک پہنچائینگی۔

انڈین انڈر سکرٹری:۔ سر چارلس ہنری ماریش ایم پی منجانب لنکلن بجائے مسٹر مانٹیگ کے ہندوستان کے انڈر سکرٹری آف سٹیٹ مقرر ہوئے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

سٹیفن کا مقدمہ قتل:۔ ۱۶ فروری کو سٹیفن بکنگھم کے قتل کا مقدمہ سشن جج کوٹایام کی عدالت میں پیش ہوا۔ دونوں ملزموں سوینی اور مسز بکنگھم سٹیفن نے بے قصوری کا اظہار کیا۔ ملزموں کی بطور یوروپین برٹش رعایا تحقیقات مقدمہ کی درخواست قبل ازیں نامنظور ہو چکی تھی۔ دربار ٹراونکور کے وکیل نے استغاثہ کی طرف سے مقدمہ شروع کرتے ہوئے کہا کہ ملزم نمبر اول نے بکنگھم سٹیفن کو جبکہ وہ سو رہا تھا نشانہ بندوق بنا کر ہلاک کیا میں ثابت کرونگا کہ دونوں ملزموں میں گہرے تعلقات تھے۔ اور وہ مقتول سے مخلصی پانا چاہتے تھے۔ صرف یہی دونوں اس جرم کا ارتکاب کر سکتے تھے مقتول ہلاکت کے وقت عمدہ صحت میں تھا۔ تجربہ کاروں کی شہادت سے ثابت ہو چکا ہے کہ مقتول نے خود اپنے آپ کو ہلاک نہیں کیا۔ ۳۳ گواہان استغاثہ میں سے ایک مر چکا ہے۔

نائب شیرف کا تقرر:۔ آنریبل مسٹر فاضل بھائی مہر علی چینائی نے ڈپٹی شیرف بمبئی کے منصب پر آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ کے فرزند ارجمند اردشیر مہتہ کا تقرر فرمایا ہے۔ اس منصب کے تقرر کا اختیار شریف کو حاصل ہوتا ہے اور نائب کو ۶۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

گائکواڑ کی سالگرہ:۔ آئندہ ۱۰ مارچ کو ہز ہائینس مہاراجہ بڑودہ کی سالگرہ کا جشن دہوم دہام سے منایا جائیگا۔

پیرس میں ہندو سبھا:۔ پیرس میں ایک فرانکو انڈین کمیٹی قائم کرنے کے لئے ڈاکٹر نارائن کرشن صاحب کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں فرانسیسی پارلیمنٹ کے ممبر اور مصنف شامل کئے جائینگے۔ کمیٹی ہذا کو پولٹیکل امور سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ بلکہ وہ صرف مذہبی و قومی معاملات میں دلچسپی لیگی۔ مسز کامایا کرشن راما کے ساتھ بھی یہ کمیٹی کوئی تعلق نہ رکھیگی۔

کانووکیشن بمبئی یونیورسٹی:۔ بمبئی یونیورسٹی کے سالانہ کانووکیشن میں جس کے صدر لارڈ ولنگڈن تھے جسٹس ہیٹن وائس چانسلر نے اپنی تقریر میں یونیورسٹی کے موجودہ کام، اس کی ترقی و یونیورسٹی کے اثر و رسوخ کو بڑھانے کے وسائل پر بحث کی مقصد یہ ہونا چاہئے کہ مختلف یونیورسٹی افسروں اور کالجوں اور یونیورسٹی کے مابین تعلقات روز بروز گہرے ہوتے جائیں۔ آپ نے تعلیم یافتوں سے درخواست کی کہ وہ ریسرچ کے کام میں سرگرمی سے مصروف ہوں جس کے لئے ہندوستان میں وسیع میدان موجود ہے۔ یہ کام اب تک تمام و کمال گورنمنٹ ہی کے ہاتھ میں رہا ہے اور یونیورسٹی نے اس بارہ میں بہت ہی کم کام انجام دیا ہے۔ ممکن ہے کہ گورنمنٹ علمی تحقیقات کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتی رہے۔ لیکن ہمیں نوجوانوں کی تربیت قابل آدمیوں کے بہم پہنچانے اور شوق تحقیقات پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اہل ملک شایاں شایاں رتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس غرض سے گورنمنٹ سے زیادہ روپیہ صرف کرنا لازم ہے۔

قائمقام سکرٹری خارجہ:۔ سر پرسی کاکس کے آنے تک مسٹر اے ایچ گرنٹ عارضی طور پر سکرٹری صیغہ خارجہ ہند کے فرائض بجا لائینگے۔

گوپال پور کا مقدمہ ڈکیتی:۔ گوپال پور کوا کورسی کے مقدمہ ڈکیتی میں ۴۴ ماخوذین سپیشل مجسٹریٹ فریدپور کی عدالت میں پیش ہوئے اور اپندر ابا ہونٹ نامی ایک ملزم کو معافی دیکر بطور مخبر اس کی شہادت لیگئی مسٹر گپتا نے مقدمہ شروع کرتے ہوئے کہا کہ ملزمین پر چار ڈکیتیوں اور ایک ڈاکہ کے اقدام کا الزام لگایا گیا ہے۔

بمبئی میں بارش:۔ ۱۷ فروری کو بمبئی میں بارش ہوئی جو سال کے ان ایام میں غیر معمولی سمجھی جاتی ہے۔ دیگر اضلاع سے بھی کسی قدر بارش کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس سے بجائے نقصان کے کچھ نہ کچھ فائدہ ہی پہنچا ہے۔

بمبئی کا جدید گھاٹ:۔ حضور وائسرائے آئندہ ماہ ستمبر میں لماسیں سوار ہو کر جدید الگزنڈرا گھاٹ بمبئی کا افتتاح فرماوینگے۔

کلکتہ کا موسم:۔ ۱۷ فروری کو کلکتہ میں نصف گھنٹہ موسلا دہار بارش ہوئی۔ بعدہ بھی وقفوں سے ترشح ہوتا رہا۔

چینیوں کی خفیہ سوسائٹی کلکتہ:۔ شنگھائی سے یہ خبر پہنچی ہے کہ کلکتہ میں یوان شہ کائی کی حکومت چین کے خلاف چینیوں کی متعدد خفیہ سوسائٹیاں قائم ہیں۔ اخبار انگلشمین کلکتہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

مری میں برفانی ہوا:۔ نامہ نگاروں کے بیان کے مطابق کوہ مری میں دو فیٹ سے زیادہ برف پڑ چکی ہے۔ متواتر تیز برفانی ہوا چل رہی ہے۔

دہلی کا حادثہ بم:۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری کا ایک افسر آج کل کلکتہ میں ہے اور دہلی میں وائسرائے پر بم پھینکنے کے حادثہ کے متعلق سنسنی خیز حالات روشنی میں آنے والے ہیں۔

دہلی میں خانہ تلاشیاں:۔ بقول پانیر دہلی میں دوشنبہ و سہ شنبہ کو بہت سے گھروں کی تلاشیاں ہوئیں بہت سی چٹھیاں اور کاغذات پولیس کے ہاتھ آئے جن کا صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری معائنہ کر رہا ہے۔

ہز ہائنس سر آغاخاں کی روانگی یورپ:۔ ہز ہائنس موصوف ۱۰ فروری کو رنگون سے عازم یورپ ہوئے گذشتہ شام کو سفر دریا کی افتتاحی تقریب پر موجود تھے اور اس سے پہلی شام کو انہوں نے اپنی عارضی قیامگاہ پیایٹ ہوم دیا تھا جس میں ہز آنر اور گورنمنٹ ہوس کی پارٹی سمیت ہزار معززین اور شرفا عہدہ دار موجود تھے۔

چوروں سے مڈبھیڑ:۔ افسوس ہے کہ شہر لاہور میں چوروں کا زور بڑھ گیا ہے چنانچہ شمس الدین کلرک دفتر پیسہ اخبار کے والد بنام مولوی قمر الدین صاحب کی شب گذشتہ کو ایک بجے گلی پنڈتاں اندرون دہلی دروازہ میں چار شخصوں سے جو خوب توانا اور قوی دست تھے مڈبھیڑ ہو گئی اور ان آدمیوں نے پہلے تو مولوی صاحب کے کپڑے اور دو روپے چھین لئے مگر بعد میں اپنے ہی ایک آدمی کے کہنے سے ایک دوپٹے کے سوا تمام چیزیں ان کو واپس دیدیں اور مولوی صاحب ڈرتے ہوئے جلد جلد قدم بڑھا کر اپنے مکان میں چلے گئے۔

اسی طرح سے گذشتہ ۱۰ فروری کی رات کو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں چار چور پھر رہے تھے۔ جو لوگوں کے جاگ اٹھنے کے باعث بھاگ گئے۔

کوئٹہ کا موسم:۔ ۱۷ فروری کا تار مظہر ہے کہ کوئٹہ میں تین روز سے برابر برف پڑ رہی ہے اور موسم نہایت سرد ہے۔

کراچی کی تجارت برآمد:۔ آئندہ موسم جہاں تک گیہوں کی برآمد کا تعلق ہے چنداں حوصلہ افزا نظر نہیں آتا حالات موجودہ پر غور کرتے ہوئے معمولی مقدار سے نصف بھی غلہ باہر بھیجے جانے کی توقع نہیں۔

پنجاب میں چارہ کی قلت:۔ اضلاع حصار و رہتک کے بعض متعلقات تحصیلات میں چارہ کی قلت کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے چارہ کے کرایہ ریلوے میں تخفیف کر دی ہے۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

قادیان ۱۹ فروری ۱۹۱۴ء

کل کے درد پسلی کے باعث حضرت صاحب کی طبیعت بہت کمزور ہو گئی ہے طبیعت نہایت فکر مند ہے۔ حضرت صاحب کا عزم بدستور ہے کل فرمایا کہ ہر طرح سے خدا کی رضا پر راضی ہوں۔ نفس کی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ آج حضرت ام المومنین صاحبہ و حضرت صاحب کی بی بی و دیگر مستورات عیادت کے لئے آئی ہوئیں۔ آپ کچھ چشم پر آب ہو گئے۔ آپ کی بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ آپ گھبرا گئے آپ نے جواب میں ارشاد کیا کہ گھبرا کیسا۔ میں بالکل نہیں گھبرایا فرمایا وہ خدا نافعی ہو جاوے سب کچھ پا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ یہ ایک علم ہے [illegible] نہیں۔ بیوی صاحبہ نے پوچھا کیا علم ہے فرمایا اللہ کو یوں ڈھونڈنا [illegible] پھر فرمایا میں کبھی نہیں گھبراتا۔ مجھے تکلیف کوئی نہیں معلوم [illegible] کہ بولنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ حالت نازک ہے دعا بہت کریں۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب منصف صاحب پرگنہ پھلور

ہیرا لال ولد ایشر داس ذات برہمن سکنہ نورمحل تحصیل پھلور ڈگری دار

بنام

تالی ولد پیرو ذات جٹ سکنہ اوتل جاگر تحصیل پھلور [illegible]

ایصال

بنام تالی ولد پیرو ذات جٹ سکنہ اوتل جاگر تحصیل پھلور مقدمہ ہذا میں تم عمداً تعمیل نوٹس سے روپوش اور گریزاں ہو۔ لہذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم کو جو کچھ عذر ہو حاضر آ کر کے مورخہ ۲ مارچ ۱۹۱۴ء عدالت ہذا میں پیش کرو۔

مہر عدالت ۱۶ فروری ۱۹۱۴ء

آج مورخہ ۱۹ فروری کو حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب لاہور سے ہوتے ہوئے گوجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں کسی شیعہ مولوی کے ساتھ آپکی بحث ہونیوالی ہے [illegible]

جلد ۱ | لاہور:- سہ شنبہ مورخہ ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۲۴ فروری ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۶

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

ملک افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کی جدوجہد

اس سے پہلے ہم اپنے ناظرین کو کیکیو واقعہ برٹش افریقہ کی متحدہ عیسائی کانفرنس کے بارہ میں اطلاع دے چکے ہیں۔ گو اس کانفرنس کا مطلب ہمنے بھی عیسائی مذہب کی تبلیغ ہی سمجھا تھا۔ مگر اب اس مجلس کے ایک ممبر ڈاکٹر نارمن میکلین نے ولایت کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک مبسوط مضمون لکھکر اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ یہ کانفرنس فی الواقعہ کس مقصد کو مدنظر رکھکر منعقد کی گئی تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:-

افریقہ میں عیسائیت کو متحدہ و متمدن و شدید القوت اسلام اور مخرب اخلاق اور تنزل کرنے والی بت پرستی سے بہت سخت مقابلہ در پیش ہے۔ فتح اسلام کا خطرہ ملک افریقہ کا ایک عظیم ترین خطرہ ہے ہر ایک مسلمان خواہ وہ کوئی پیشہ رکھتا ہو داعی اسلام ہے۔ اور جہاں کہیں وہ جائے وہ تبلیغ اسلام کے جوش سے بھرا ہوا نظر آتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا تمغہ ہر ایک مسلمان خواہ وہ کسی حیثیت میں اور کہیں ہو مابہ الامتیاز ہے برعکس اس کے عیسائی کاشتکاروں اور تاجروں کی حالت قابلِ رحم ہے۔ اُن کو نہ تو عیسائیت پر اعتقاد ہے اور نہ عیسائی مشنوں کی کچھ توقیر ان کے دل میں ہے۔ ان خرابیوں سے بڑھ کر یہ کہ عیسائی مشن باہمی اختلافات و تفرقہ کی وجہ سے پراگندہ و منتشر ہیں۔ جس کے باعث دیسی باشندوں کے دل سخت مضطرب و پریشان ہیں۔ اگر ایک مشن ایک رسم کا پابند ہے تو اُس کے برخلاف دوسرا بالکل کار بند ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک مشن کا پیرو دوسرے مشن کے پیرو دں کو عیسائیت سے خارج سمجھتا ہے اور اس طرح عیسائی مشن سخت ابتری کی حالت میں ہیں انتشار اور پراگندگی اُن کی خصوصیات میں سے ہیں باہمی اتحاد و اتفاق مفقود ہے۔ طریق عبادت ہر ایک کا مختلف ہے۔ نصب العین جدا جدا ہے اور اُن کی تمام کوششیں مختلف سمتوں میں کام کر رہی ہیں اور اس طرح ضائع ہو رہی ہیں۔ اس لئے اس بات کی پیشگوئی کرنے کے لئے کسی پیغمبر کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اُس عالمگیر معرکہ آرائی میں جو وسط افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے مابین وقوع پذیر ہو رہی ہے۔ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے۔ جب اسلام کی متحدہ و متفقہ طاقت عیسائیت کے کامل استیصال میں کامیاب ہو جائیگی۔ اور اگر عیسائی مشن نے اپنے تئیں ایک باضابطہ فوج میں مرتب کرکے ایک مشترکہ حکمت عملی کی مضبوط رسی کو زور سے نہ پکڑا۔ تو افریقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہمیشہ کے لئے فتح ہو جائیگا۔ یہ مت خیال کرو کہ افریقہ میں کسی خاص ایک چرچ کے لئے کوئی خطرہ ہے نہیں بلکہ خود عیسائی مذہب ہی ایک سخت خطرہ میں مبتلا ہے۔ ایک زمانہ میں ایشیا میں اسلام نے عیسائیت پر فتح پائی تھی۔ اور اب وہ وسط افریقہ میں بھی فتح و ظفر کا ڈنکا بجانے والا ہے

اسلام کی افریقہ میں روز افزوں ترقی بیان کرنے کے بعد ڈاکٹر موصوف سوز دل کے ساتھ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ مندرجہ ذیل خطاب کرتا ہے:-

کیا سارا افریقہ ایک ایسے مذہب کے سامنے گردن اطاعت خم کرنے کو طیار ہے۔ جس کا خدا (نعوذ باللہ) ایک مشرقی ظالم ہے۔ جس کے نزدیک محبت اور پدرانہ شفقت کوئی شے نہیں ہے۔ جسنے عورت کا درجہ انسانیت سے گرا رکھا ہے۔ اور جو اپنے حلقۂ اثر میں آنے والے کو مذہبی تعصب سے بھر دیتا ہے یہ نمونہ ہے عیسائی مشنریوں کی نرم زبانی کا اور راست بیانی کا۔ جو وہ اسلام کی نسبت یورپ اور امریکہ میں ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ خیر ڈاکٹر صاحب کی تحریر کے مطابق مندرجہ بالا مدعا یعنی عیسائیوں کے مختلف چرچوں کے باہمی اتحاد کو مدنظر رکھکر یہ کانفرنس منعقد کی گئی تھی کہ:-

برٹش ایسٹ افریقہ کے تمام مختلف مشن جمع ہو کر اس بات کی کوشش کریں۔ کہ وہ مرکزی وابستگی کی اصلاح... [illegible]

افریقہ کو بچا لیں۔

افریقہ کے مختلف مشنوں کا یہ اجتماع کس طرح عمل میں آیا اور اس مقصد کے حصول کے لئے آغاز کس طرح ہوا۔ اس کے بارہ میں ڈاکٹر موصوف لکھتا ہے کہ:-

ایسٹ افریقہ کے تمام پراٹسٹنٹ مذہب کے نمائندے کیکیو میں جمع ہوئے۔ سرمن وغیرہ دعا کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ ہر ایک چرچ اور سوسائٹی اپنی حدود کے اندر بالکل آزاد رہے۔ مگر مخالفین سے مقابلہ کے وقت وہ سب متحد ہو جائیں۔ طریق عبادت ایک طرز پر کریں۔ اور عبادت اس کثرت سے کریں۔ کہ جو دیسی عیسائی ایک مشن سے دوسرے مشن میں جائیں۔ اُن کو یقین ہو جائے۔ کہ وہ عیسائیت کے ہی کرہ میں گردش کر رہے ہیں۔ قدیم اعتقادات کو برقرار رکھا جائے۔ اور اسلام کے مقابلہ کے لئے یک جان ہو جائیں۔ اور ایک مشترکہ نصب العین رکھیں۔ اور عیسائیت کے ایک اندرونی تفرقہ کے باعث جو شرمناک نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے۔ اُسے مٹا دیں۔

مندرجہ بالا مضمون کی مزید تائید کے لئے یوگنڈا کے لارڈ بشپ نے اخبار ٹائمز لنڈن میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں کانفرنس مذکور کی تائید میں مندرجہ ذیل الفاظ لکھے:-

مشرقی افریقہ کے شہروں میں بُت پرست بکثرت پائے جاتے ہیں اور یہاں کے باشندے اپنا مذہب تبدیل کرکے ایک قومی مذہب میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام ایک قومی اور سادہ اوصاف و عقائد کا مذہب ہے اور ان اطراف میں اس کا قدم مضبوط جم گیا ہے۔ جس کا اصل مقصد مشرقی افریقہ کے سواحل ہیں۔ تاہم ساحل کی نسبت اندرون ملک میں اسکا اثر ذرا کم ہے۔ اس وقت اس علاقہ میں عیسائیت کے مختلف العقاید بارہ فرقے موجود ہیں۔ جو ہر وقت آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اگر یہ باہمی فسادات سے باز رہیں۔ تو عیسائیت ان مشکلات سے نجات پا جائیگی۔ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے اور بت پرستی اور طاقت ور اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے کچھ آدمی اس انجمن میں بھیجے جائیں۔ جو اُن کے خاص مرکزوں کو نقصان پہنچائے۔ بغیر اس نیت سے اپنا کام شروع کر سکیں۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد یہاں کے دیسی متحدہ کلیساؤں کے بنانے کا راستہ نکل آئے۔

لطف کی بات ہے کہ مشنریوں کی اس خطرناک تجویز کی اُن کے اندر سے ہی سخت مخالفت کی گئی۔ خاص کر زنجبار کے لارڈ بشپ نے تو اسے بقول اخبار نور افشاں بدعت قرار دیا۔ اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ گورنمنٹ برطانیہ نے اس کانفرنس میں شامل ہونے والوں بشپوں کو وہاں سے اس بنا پر تبدیل کر دیا ہے کہ یہ فعل کلیسائے انگریزی کے اعتبار سے ناروا ہے۔ چنانچہ مراسلہ نویس ڈاکٹر کو بھی وہاں سے تبدیل کر دیا۔

عیسائیت کی مندرجہ بالا بیان کردہ جدوجہد احمدیوں کی خاص توجہ چاہتی ہے۔ ہمارے جو بھائی افریقہ میں کسی نہ کسی وجہ سے قیام رکھتے ہیں اُن کو اپنے گرد و پیش دیسی اور غیر دیسی باشندوں میں تبلیغ اسلام کی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔ گھر سے تو وہ کسی نہ کسی غرض پر نکل ہی گئے ہیں۔ اگر دنیا کمانے کے ساتھ ہی دین کی خدمت بھی کی جا سکے۔ تو نورٌ علیٰ نور ہے۔

اشاعت اسلام کے لئے خاص جدوجہد کرنے کے لئے ہمیں اپنے بھائیوں سے امداد کی ضرورت ہے اور وہ روپیہ پیسہ کی نہیں۔ بلکہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے جو جو بھائی ہندوستان یا دیگر ممالک کی مختلف زبانوں پر پورے پورے حاوی ہوں۔ وہ اپنے ناموں سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ جس کے بعد ہم اُن کے سپرد ایک خدمت کریں گے۔ یعنی اشاعت اسلام کے مختلف زبانوں میں ٹریکٹ و رسالے ترجمہ کرنا اور بس۔ چھپوائی وغیرہ ہر ایک قسم کا انتظام ہمارے ذمہ رہیگا۔ یہ کوئی اہم کام نہیں۔ کہ ہمارے بھائی ہمت سے کام نہ لے سکیں ہندوستان کی مختلف زبانیں یہ ہیں۔ گورمکھی۔ ہندی۔ سندھی۔ بلوچی۔ تامل۔ تلگو۔ مرہٹی۔ بنگالی۔ برہمی۔ ممالک غیر کی زبانیں۔ چینی۔ جاپانی۔ ملائی۔ جرمن۔ روسی۔ فرانسیسی۔ پرتگیزی۔ وغیرہ وغیرہ *

جناب خواجہ صاحب کے تازہ خط سے جو آپ نے اپنے والد بزرگوار کو لکھا ہے معلوم ہوا۔ کہ ان کی طبیعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۱۴ء   نمبر ۹۶

اسلامی پردہ اور طلبائے لنڈن

نمبر ۲

جیسا کہ ہم گزشتہ اشاعت میں عرض کر چکے ہیں۔ مردوں کو حکم ہے کہ اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ اور اُن کی حفاظت کریں۔ اور جب غیر محرم عورت سامنے آجائے۔ غض بصر کریں۔ اور عورتوں کو ارشاد ہے۔ کہ جب غیر محرم آدمی سامنے آئے غض بصر کریں۔ اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ لبس اوڑھنیوں کو ایسی طرز سے پہنیں۔ کہ وہ گریبان کو چھپالیں۔ اور سوائے اُن حصص کے جو مجبوراً ظاہر ہوں۔ اور کوئی زینت کی جگہ کھلی نہ رہے اور سوائے اپنے خاوند۔ باپ بھائی خاوند کے باپ بھائیوں کے بیٹوں بہنوں کے بیٹوں۔ اپنی مستورات خاوند کے بیٹوں۔ غلاموں اور ایسے مردوں کے جن کو عورت کی ضرورت نہیں اور ایسے لڑکوں کے جن کو عورت کے پردہ کی خبر نہیں۔ اور کسی پر اپنی زینت کا اظہار نہ کریں اور چلتے ہوئے قدم اس طرح نہ ماریں کہ لوگوں پر کوئی خاص زینت ظاہر ہو۔

ان احکام پر غض بصر کا حکم صاف ظاہر کرتا ہے کہ عورت کا اس پردہ کے مطابق چہرہ خالی رہتا ہے۔ نیز الا ما ظہر منھا بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ پھر قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین ترجمہ:۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگار نہ کرو۔ اے نبی اپنی عورتوں اور اپنی بیٹیوں کو اور مومنوں کی عورتوں کو کہدو۔ کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیں۔ اس سے یہ پہچان لی جاویں گی۔ سو کوئی اُن کو ایذا نہ دیگا۔

ان آیات میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور سب مسلمان عورتوں کو ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے بیویو اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔ لیکن اس کے قرآن کریم نے خود ہی آگے معنے بھی کھول دیئے ہیں۔ فرمایا زمانہ جاہلیت میں جس طرح اپنا بناؤ سنگار لوگوں کو دکھاتی پھرا کرتی تھیں ویسے اب نہ کرو۔ یعنے جب بناؤ سنگار کئے ہوئے ہو تو گھروں میں رہو۔ جب باہر نکلو۔ تو چادریں اوڑھ کر نکلو۔ چنانچہ اس کے مطابق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جنگوں میں ساتھ جاتی رہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خود جنگوں میں ٹھہریں۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مستورات جو کھیتی باڑی کا کام کرتی تھیں۔ سب اندر باہر جایا کرتی تھیں۔ اس کے یہ معنے تھے۔ کہ عورتوں کو چار دیواری میں بند رکھو درست نہیں ہیں۔ اگر درست ہوتے تو پھر چادریں اوڑھ لینے اور لا یبدین زینتھن الا ما ظہر منھا کا حکم اور غض بصر کا ارشاد فضول ٹھہرتا۔ دوسری آیہ شریفہ میں فرمایا۔ کہ نبی کی بیویوں اور بیٹیوں اور مومن عورتوں کو چاہئے۔ کہ وہ جب باہر نکلیں۔ تو اپنی آرائش اور زینت کو چھپانے کے لئے چادریں اوڑھ لیا کریں۔ اس سے یہ پہچان لی جایا کریں گی اور اُن کو کوئی ایذا نہ دے گا۔ اس ارشاد میں صاف ظاہر ہے۔ کہ مستورات کو قید محض کا حکم نہیں اور کہ وہ باہر نکل کر چل پھر سکتی ہیں۔ ہاں اس طرح سے پردے کا انہیں حکم نہیں جس طرح کہ آج کل بعض نو تعلیم یافتہ ہندو مستورات اور ممالک یورپ کی عورتیں باہر نکلتی ہیں۔ یعنے اچھے سے اچھے کپڑے اور زیورات خاص طور پر باہر سیر جانے کے لئے زیب تن کئے جاتے ہیں۔ بازو بعض اوقات چھاتیاں اور سر سب ننگے ہوتے ہیں۔ اور اگر باریک کپڑا پہنا ہوا ہو تو ہر ایک عضو جسم کا صاف دوسرے شخص کو نظر آجاتا ہے۔ جو کہ رہ گذر اور دیکھنے والے پر بُرا اثر ڈالے سو انہیں باتوں سے اللہ تعالیٰ نے مسلمان مستورات کو ایسے لباسوں میں اور غیر محرم مردوں کے ساتھ کھلا پھرنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز اس کا یہ بھی منشا ہے۔ کہ شریف اور ملحتشم عورتوں کو راستوں میں چھیڑتے اور تنگ کرتے ہیں اُن کو نہ ایذا دیں۔ پھر کھلا بولنے سے بھی روکا۔ چنانچہ فرمایا۔ یانساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفاً (احزاب) ترجمہ اے نبی کی بیویو۔ تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیزگار رہو۔ تو کسی سے بات کرتے وقت نرمی نہ کرو۔ شاید ہے۔ کہ وہ شخص جس کے دل میں مرض ہے۔ طمع کرے۔ بس سیدھی اور صاف بات کہدیا کرو۔

اس آیت میں حکم دیا۔ کہ مردوں سے بات کرتے ہوئے کوئی دل لبھاتی ادا سے گفتگو نہ کیا کرو۔ بلکہ صاف بات کرو۔ اور نرمی ہرگز ظاہر نہ کرو کیونکہ جن کے دل بُرے ہوتے ہیں۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ اسلام سے پہلے بھی سوسائٹی کا وہی حال تھا۔ جو آج ہمیں نظر آرہا ہے۔ عورتیں بناؤ سنگار کرکے عام غیر محرموں سے ملا جلا کرتی تھیں۔ سر ننگے اور چھاتیاں کھول کر بازاروں اور تماشوں میں جاتی تھیں۔ طرح طرح کے زیور پاؤں میں پہن کر ایسے طور پر چلتی تھیں۔ کہ پاس سے گذرنے والے خواہ مخواہ پھنس جاویں۔ چنانچہ مفسروں نے فرمایا ہے۔ کہ زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنی اوڑھنیاں پیٹھ پر پھینک لیا کرتی تھیں اسلئے اسلام نے یہ اصلاح کی۔

اب بھی جب اسلام خدا کے فضل سے یورپ میں پھیلیگا۔ تو یہ بھی اصلاح کرے گا۔ کہ مستورات اپنی زینت کو سوائے محرموں کے اور کسی پر ظاہر نہ کریں۔ گھروں سے باہر نکلنے پر خاص قسم کا لباس جس سے سوائے منہ آنکھ اور ناک اور پاؤں کے جن کا کھلا رہنا تعلیم اور کاروباری زندگی کے لئے ضروری ہے اور کوئی حصہ جسم کا اور لباس اور زینت کا کھلا نہ رہے عام غیر محرم مردوں سے ملنے جلنے کی آزادی بند کر دے۔ اور گفتگو میں خاص نزاکت اور ادا جو کہ فیشن ہو چکا ہے چھوڑا جاوے۔ یہی وہ پردہ ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ اور اسی کا ہم کو پابند ہونا چاہئے۔ اس سے زنا کا فساد دُنیا سے رُک سکتا ہے اور انسان مطہر اور پاک ہو سکتا ہے اسلام امتہ وسطاً بنانے والا مذہب ہے۔ افراط و تفریط اس مذہب میں جائز نہیں۔ وہ لوگ جو قیدیوں کی طرح عورتوں کو بند رکھتے ہیں وہ اسلام کے اس حکم میں ایک گونہ زیادتی پر ہیں۔ اور وہ جو کہ بالکل شتر بے مہار کی طرح ہر ایک پردہ اُٹھا چھوڑتے ہیں۔ وہ دوسرے طرف زیادتی پر ہیں ہم کو حقیقی اسلام پر قدم مارنا واجب ہے۔ اور وہ یہی ہے جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان شاکی ہیں۔ کہ اُن کی مستورات تعلیم نہیں پا سکتیں۔ یہ اُن کا اپنا قصور ہے۔ اسلام کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ یورپین لوگ آئے دن تنگ ہوتے ہیں۔ کہ فلاں لیڈی یہاں آکر ننگا ناچ ناچے۔ یا فلاں ہندوستانی ولایت میں نہ آویں۔ کیونکہ ان کا چال چلن خراب ہے۔ ہم اُنہیں کہتے ہیں۔ کہ کیوں ایسے ریزولیوشنوں سے گورنمنٹ اور ہندوستان کے باشندوں کو تکلیف میں ڈالتے ہو ہندوستان کے باشندوں کو ولایت جانے سے روکنا ہندوستانی دلوں کو انگلینڈ سے بدظن کرنا ہے۔ جن کا نتیجہ رعایا کے لئے اچھا نہیں اور نہ ہی ایسی تحریکوں سے ان تکالیف سے جو طلباء تم کو ایسی حرکات پر مجبور کر رہی ہیں۔ کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ طلباء نہ جائیں گے تو اور ہندوستانی یا غیر ممالک کے لوگ تو جائیں گے ہی۔

اصلی اور بے ضرر علاج ان ساری قباحتوں سے بچنے کا یہ ہے کہ اسلامی پردہ کو رواج دو۔ ورنہ بقول ایک ہندوستانی نوجوان کے

> درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ ای
> باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

ایسا کہنا سراسر ناعاقبت اندیشی اور ناروا علاج ہے۔

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم

قرآن کریم کا مندرجہ بالا ارشاد پاک آج کل مغربی دنیا اور خصوصاً انگلستان کے فرقہ نسوان کے حق میں جیسا کچھ صادق آرہا ہے۔ اس کی تفصیل کی حاجت نہیں اگرچہ انگریز عورتوں کو اپنی حقوق طلبی کی کوششوں کے سلسلہ میں ہر بار ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اور آج تک باوجود طرح طرح کے مکر و فریب کے ان کو کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ الٹی بدنام و رسوا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہ اپنی ضد اور ہٹ سے باز ہی نہیں آتیں اور اپنی خطرناک کارروائیوں سے اُنہوں نے حکام کو سخت مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا۔ جب ان شیطان سیرت عورتوں کے ہتھکنڈوں سے کچھ نہ کچھ نقصان واقع نہ ہوتا ہو۔ لیکن انکی یہ مکروہ حرکتیں یہیں پر ختم نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ جب ان کی تادیب اور گوشمالی کی خاطر ان سے بازپرس کی جاتی ہے۔ تو وہ باوجود اصرار کے [illegible] ڈالا جاتا ہے۔ تو بھوکی رہتی ہیں۔ اور کچھ نہیں کھاتیں۔ جس پر مجبوراً انہیں پھر رہائی دے دی جاتی ہے اور ان کی مردم آزار کارروائیاں پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ان تمام باتوں کا سلسلہ ایک مدت سے جاری ہے اور اس سے قرآن کریم کے متذکرہ بالا ارشاد کی سچائی کا اظہار خوب آشکارا ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ کیوں ہے؟ محض اس لئے کہ وہ بہتان جو پادریوں نے اسلام پر عاید کرکے عیسائی عورتوں کے دلوں میں یہ نفرت کا بیج بویا تھا۔ کہ اسلام نے عورتوں کو وہ حقوق نہیں دیئے۔ جو مردوں کو حاصل ہیں خود انہیں پر صادق آئے۔ اور دنیا پر ثابت ہو جائے۔ کہ چاند پر تھوکنے سے آخر اپنے ہی مُنہ پر پڑا کرتا ہے۔

لاہور میں چوریوں کی کثرت

قابل توجہ محکمہ پولیس

سلطنت برطانیہ کا حسن انتظام اور عدل و انصاف ہر گوشہ ملک میں ضرب المثل کے طور پر مشہور ہے۔ اور ہندوستانیوں کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہ ایسی سلطنت کے زیر سایہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جس کے ماتحت آج کل دنیا سے بڑھ کر امن ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ملک کے بعض حصوں میں یہ امن و امان کی روایات اب بوسیدہ قلعوں کا رنگ پکڑتی جاتی ہیں۔ اور اکثر ایسے مقامات میں جہاں دوسری جگہوں کی نسبت بہت زیادہ امن رہتا تھا اب دن بدن چوری اور ڈاکہ جیسی خطرناک کارروائیاں زور پکڑتی چلی جا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ان چند واقعات کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو گذشتہ چند ہفتوں میں لاہور میں ظہور پذیر ہوئے ہیں جہاں تک ہم نے غور کیا ہے اس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ تھانہ کو پہرہ دار کانسٹبل اپنے فرائض منصبی کو پورے طور پر انجام نہیں دیتے اور بجائے بازاروں اور گلیوں میں گشت کرنے اور آنے جانے والوں سے بازپرس کرنے کے اپنے آرام کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ نہایت حیرانگی کی بات ہے کہ آج کل دستور سابقہ کے برخلاف رات کے وقت سوائے چند مخصوص بازاروں کے اور کسی جگہ پولیس مینوں کا نشان تک نہیں پایا جاتا۔ اور اسی وجہ سے اکثر گلیاں اور دوسرے غیر محفوظ مقامات خطرے کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور چند مسلسل واقعات نے لوگوں کے لئے بعض ضروری کاموں کے واسطے رات کو گھر سے باہر نکلنا عذاب جان کر رکھا ہے۔ ایسی حالت میں حکام پولیس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہو کر کوئی ایسا احسن انتظام کریں کہ جن سے ان کا ماتحت عملہ یعنے پہرہ داران اپنے فرائض کو پورے طور پر سرانجام دیا کریں۔ اور سلطنت برطانیہ کے مسلمہ امن و امان کے سفید دامن پر کوئی داغ نہ آنے پائے۔

میڈیکل کالج کی سٹرائیک

افسوس ہے کہ میڈیکل کالج کی سٹرائیک کا معاملہ دن بدن بد سے بدتر ہو رہا ہے۔ اور کسی طرح سے سلجھنے میں نہیں آتا۔ گذشتہ ۱۶ فروری کو صاحب پرنسپل نے اس حکم پر کہ اگر طلباء ۲۱ فروری تک کالج میں حاضر ہو جائیں تو وہ اُن کی شکایات کو سننے اور اُن کے قایم مقاموں سے گفتگو کرنے پر طیار رہیں۔ گونہ اطمینان و مسرت حاصل ہوئی تھی۔ اور امید تھی۔ کہ یہ ناگوار جھگڑا اب ختم ہو جائیگا۔ لیکن افسوس ہے کہ پرنسپل صاحب نے طلباء کے اس جائز مطالبہ کو منظور نہ کیا۔ کہ ان کے کالج میں حاضر ہو جانے سے ان میں سے کسی کو بھی کوئی سزا نہ دی جائے۔ اور اس لئے یہ معاملہ بجائے ختم ہو جانے کے اور بڑھا۔ اور تاریخ مذکورہ کو بھی طلباء کالج میں حاضر نہ ہوئے اگرچہ طلباء کا یہ طریق کسی طرح سے بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن پرنسپل صاحب کی یہ حد سے متجاوز سختی اور ناجائز کارروائی بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ اور ان کے ان مکروہ اور ہتک آمیز الفاظ کو مدنظر رکھکر اور اس بے رحمانہ سلوک پر خیال کرکے جو انہوں نے طلباء کے ساتھ جائز کر رکھا ہے۔ ہم بڑے زور سے حکام بالادست کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتال ہائے پنجاب یا ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر بہت جلد طلباء کی شکایات کا رفع دفع فرمائیں گے۔ اور معاملہ کو اور زیادہ بڑھنے نہ دیں گے۔

نہایت افسوس سے سنا گیا ہے کہ راولپنڈی کے گارڈن مشن کالج کے طلباء نے بھی

مراسلات

ایک انگریز سے دلچسپ مکالمہ

کئی روز ہوئے ایک انگریز راولپنڈی میں وارد ہوا۔ وہ عیسائی مذہب تو ترک کر چکا تھا۔ سچے مذہب کا متلاشی تھا۔ اسلام کی طرف میلان طبع رکھتا تھا۔ لوگوں میں جو یہ مشہور ہوا تو راولپنڈی کے چند معزز مسلمان جنٹلمین اسکی ملاقات کو گئے۔ پہلی ہی ملاقات کے دوران میں اسلام پر گفتگو چل پڑی اور اثنا گفتگو میں سلسلہ کلام نے کئی پہلو جو عام مسلمانوں کیلئے نہایت قابل توجہ ہیں یہاں نقل کیا جاتا ہے:-

مسلمان۔ اصل میں پادریوں نے اسلام کی شکل بہت کچھ بگاڑ کر یورپ کے سامنے پیش کی

انگریز۔ یہ سچ ہے کہ پادریوں نے اسلام کی شکل بہت کچھ بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کی مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں خود مسلمانوں نے بھی اپنے عملی نمونہ سے اسلام کی شکل کچھ کم نہیں بگاڑی۔ اگر پادری لوگ اس الزام کے نیچے ہیں تو مسلمان بھی اس بُرے نمونہ سے اسلام کی شکل کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کچھ کم ملزم نہیں۔ ایک نو وارد ایک محقق۔ ایک متجسس کے لئے سب سے پہلی چیز جو اس کے دل پر اثر ڈالتی ہے وہ نمونہ ہے۔ اگر نمونہ بُرا ہے تو آگے کیلئے رستہ مسدود ہو جائیگا۔ بُرا نمونہ جو نفرت کا بیج اس کے دل میں بوئیگا۔ وہ آئندہ کے لئے تحقیقات سے اُسے روک دیگا اور تبلیغ کا اثر بھی اس کے دل پر بہت کم ہوگا۔ اگر تم اچھا نمونہ پیش نہیں کرسکتے اور اخلاقی اور روحانی پہلو میں ترقی نہیں دکھا سکتے تو کیا حق رکھتے ہو کہ کسی دوسری سوسائٹی کے شخص کو اپنے میں شامل کرنیکے لئے استدعا کرو۔ میں دو تین نظیریں سناتا ہوں۔ ایک دفعہ ایک شخص جو ایک معزز مسلمان تھا۔ مجھ سے ملنے آیا۔ میرے پاس اُسے جیبی عکسی قرآن مجید دکھائے جو نہایت ہی چھوٹے تھے۔ اور بہت خوبصورت تھے۔ اُس نے انہیں بہت پسند کیا اور اظہار عقیدت کے لئے انہیں بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھا۔ مگر جب وہ چلنے لگا۔ تو ان میں سے ایک قرآن چرا کر لے گیا۔ ایک دفعہ ایک اور معزز مسلمان جو ایک بڑا آدمی تھا مجھ سے ملنے آیا۔ چہرہ پر کچھ ضعف کے آثار نمایاں تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میں نے اُسے کہا کچھ کھالو۔ وہ بڑی خوشی سے تیار ہو گیا۔ کھانے کی میز پر جب اس کے سامنے کھانا رکھا گیا تو عین جس وقت وہ کھا رہا تھا۔ ایک نیا شخص کمرہ میں داخل ہوا۔ میرے معزز مہمان نے اسکی طرف چونک کر دیکھا اور ساتھ ہی گھبرا کر کمرہ کے چاروں طرف نظر دوڑائی سامنے ایک الگ کمرہ کا دروازہ نظر پڑا۔ بس پھر کیا تھا۔ آگے جو کچھ ہوا۔ ایک چشم زدن کا کام تھا۔ ایک قدم کرسی پر تھا۔ دوسرا میز پر اور تیسرا کمرہ کے اندر آناً فاناً میں وہاں کوئی نہ تھا۔ میں نے یہ مداری کا تماشہ بڑی حیرت سے دیکھا۔ کہ کس طرح اتنا بڑا عظیم الجثہ آدمی ایک چشم زدن میں غائب ہو گیا جب وہ نو وارد شخص جو میرے پاس کسی کام کیلئے آیا تھا۔ چلا گیا تو میرا مہمان کمرہ سے برآمد ہوا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا حرکت تھی۔ اور اس میں کیا اسرار تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اصل میں بات یوں ہے کہ یہ شخص جو ابھی آیا مسلمان تھا۔ اور آجکل مہینہ رمضان کا ہے میں دن کے وقت کھانا کھا رہا تھا۔ اگر یہ شخص مجھے کھاتے دیکھ لیتا تو میری اپنے ہم چشموں میں سخت ذلت ہوتی۔ کیونکہ اُن میں تو میں روزہ دار ہی مشہور ہوں۔ اس کے اس کلام نے میرے دل پر بُرا اثر کیا۔ اول تو یہ کہ اس شخص نے اپنے تئیں جھوٹ موٹ روزہ دار کیوں مشہور کیا۔ یہ ریاکاری کیسی بُری ہے۔ ایک روزہ نہ رکھنا۔ دوسرے جھوٹ بولنا تیسرے لوگوں کو دھوکہ دیکر ان کے سامنے اپنے آپ کو روزہ دار کی عزت کا مستحق ٹھہرانا پھر اگر یہ شخص کسی وجہ سے معذور تھا۔ تو لوگوں کا کیا حق ہے کہ اس کے روزہ نہ رکھنے کو بُرا سمجھیں ہر ایک کا معاملہ خدا کے ساتھ اسکا اپنا ہے۔ کسی کو کیا حق ہے کہ خواہ مخواہ کسی شخص کے پیچھے پڑ جائے۔ تیسرا واقعہ جس نے میرے دل پر بہت بُرا اثر ڈالا وہ محرم تھا۔ ایک گھوڑا نکالا جاتا ہے۔ اور یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ یہ گھوڑا امام حسینؑ کا ہے۔ اول تو یہ خیال ہی کسی عقلمند کا نہیں ہو سکتا۔ پھر جو کچھ اس کے چاروں طرف ہوتا ہے۔ اُسے دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ غول کے غول پیٹتے۔ سینہ کوبی کرتے ساتھ ہوتے ہیں پھر سب سے بڑھکر غضب یہ کہ علاوہ چھاتی کوٹنے کے لوہے کی زنجیروں اور گرزوں سے سینہ اور پشت لہولہان کر لیتے ہیں۔ جسے ایک سلیم الفطرت انسان دیکھکر کانپ اُٹھتا ہے۔ اور یہ نظارہ ایسا ہولناک ہوتا ہے کہ خون رگوں میں جم جاتا ہے۔ اسے جہالت کا کرشمہ سمجھا جاتا۔ اگر اُسی گروہ میں ملے جلے امرا اور علما موجود نہ ہوتے مگر جب دیکھا جاتا ہے کہ ہر طبقہ کے انسان اُنمیں موجود ہوتے ہیں۔ کیا امرا۔ کیا علما۔ کیا شرفا اور کیا بازاری کیا سنی کیا شیعہ تو پھر اسوقت دل میں ایسے مذہب کیطرف سے ایک نفرت کا بیج بویا جاتا ہے۔ جس میں ایسی جہالت کی رسم موجود ہے اور ایک [illegible] کا تو اس خیال سے ہی دل کانپ اُٹھتا ہے کہ وہ کبھی مسلمان ہو اور اُسے [illegible]

[illegible] سے لہولہان نہ کرلے وہ ایمان کے اعلےٰ مراتب پر نہیں پہنچ سکتا۔ پس یہ بُرے نمونے ایک متلاشی حق کے قلب پر کتنا بُرا اثر ڈالتے ہیں:-

مسلمان۔ مگر ان بُرے نمونوں کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

انگریز۔ یہ ٹھیک ہے مگر مذہب کے متلاشی کو سب سے پہلے جو چیز کسی مذہب کی طرف کھینچتی ہے۔ وہ اس مذہب کے عاملین کا نیک نمونہ ہے۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں کہ وہ اصلاح کریں۔ اور بُرا نمونہ رکھنے والوں کو پند و نصائح سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ اور اگر وہ کسی طرح سے بھی نہ مانیں تو انکو اپنے میں سے الگ کریں تاکہ کم سے کم مسلمانوں میں ایک جماعت تو خالصاً ایسی ہو جسے کہا جا سکے کہ یہ اسلام کا نمونہ ہے اور جو دین کو مقدم رکھتی ہو۔ اور اُس میں ایسے بُرا نمونہ رکھنے والے لوگ شامل نہ ہوں۔ بلکہ رد کر دیے جاویں۔ خواہ وہ بڑے لوگ ہوں۔ یا چھوٹے غیر ہوں یا رشتہ دار۔

مسلمان۔ مگر پھر اس طرح تو ہمیں اپنے دوستوں۔ رشتہ داروں۔ سربرآوردہ لوگوں۔ برادریوں وغیرہ سب کو چھوڑنا پڑیگا۔ اور یہ بڑا مشکل ہے۔

انگریز۔ کیا اسلام کا مفہوم قربانی اور ایثار نہیں۔

مسلمان۔ بے شک۔ بے شک اسلام ایثار اور قربانی کو چاہتا ہے۔ بلکہ دوسرے لفظوں میں ایثار و قربانی دو لفظ مترادف ہیں۔

انگریز۔ کیا تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سب سے بڑھکر ایثار و قربانی کا نمونہ نہیں دکھایا؟ کیا انہوں نے اسلام کی خاطر اپنے رشتہ داروں۔ قوم۔ برادری۔ مال دولت شہرت غرضکہ کسی چیز کی بھی پروا کی؟ حق کی خاطر کیا تمام دنیوی تعلقات اور ساز و سامان کو قربان نہیں کر دیا؟

مسلمان۔ بے شک بیشک سب کچھ قربان کر دیا۔ اور ایسی قربانی اور ایثار کی مثال قائم کی کہ دنیا اس سے بہتر پیش نہیں کر سکتی؟ انہوں نے سچائی کی خاطر کسی چیز کی بھی پروا نہ کی۔

انگریز۔ تو کیا تمہارے لئے انکی اتباع لازم نہیں؟ کیا انکے قدم بقدم چلنا تمہارے لئے موجب نجات نہیں؟

مسلمان۔ بیشک بیشک ضرور ضرور انکی پیروی موجب نجات ہے اور انکی اتباع فرض ہے۔

انگریز۔ تو پھر تمہیں اگر سچائی کو قبول کرنے یا اسکے اظہار کرنے یا نیک نمونہ قائم کرنے کیلئے کچھ قربانی اور ایثار سے کام لینا پڑے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ تم ان تمام باتوں کے لئے خوشی سے تیار ہو؟

اس سوال کا جواب مسلمانوں نے کیا دیا؟ مجھے اس کا علم نہیں۔ مگر اس کا جواب دو چند آدمیوں کی طرف سے نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے ہونا چاہئے صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ؎

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمان تست ۔ دل چو دادی یوسفے را راہ کنعاں را گزیں

نیک نمونہ قائم کرنا اور ہر قسم کے ایثار و قربانی کے لئے خوشی سے تیار ہو جانا۔ ایک دو شخصوں کا نہیں بلکہ ہم سب کا فرض ہے۔ یہ ہے جواب اور اصل مقصد اس انگریز کا۔ اور وہ سچا ہے کیونکہ انسان عموماً اور یورپین خصوصاً سوسائٹی پسند واقع ہوا ہے۔ جبتک سوسائٹی کی حالت بہتر نہ ہو۔ کوئی انسان بھی اور یورپین تو خاصکر اس میں آنا پسند نہ کریگا۔ یہ سچ ہے۔ کہ اسلام کے اصولوں پر چلکر بہتر سے بہتر سوسائٹی جو انسان اپنے ذہن میں تصور کر سکتا ہے۔ پیدا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کا نمونہ موجود ہے۔ مگر کیا مسلمانوں نے فی زمانہ کوئی ایسی سوسائٹی قائم کی ہے۔ جس کا اصول نیک نمونہ قائم کرنا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا اور ہر قسم کے ایثار کے لئے تیار ہو جانا ہے اور کیا ایسی سوسائٹیاں بغیر کسی مزکی اور روحانی انسان کے قائم ہو جایا کرتی ہیں؟ کیا تزکیہ کے لئے قرآن کریم نے یزکیہم فرما کر خدا کی طرف سے کسی برگزیدہ کی آمد کو ضروری قرار نہیں دیا؟ کیا خدا کی پاک کتاب نے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ فرما کر تقوا کے لئے راستبازوں کی معیت کو حاصل کرنیکی تاکید نہیں کی؟ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ درست ہے اور خود قرآن کریم گواہ ہے۔ تو پھر کیا اس ضرورت کو سلسلہ احمدیہ نے پورا نہیں کیا۔ کیا احمدی جماعت کا بنیادی پتھر اسی فقرہ پر قائم نہیں کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا"۔ اور کیا یہی معاہدہ نہیں جو کلمہ شہادت اور استغفار کے بعد ہر ایک احمدی کو اپنے امام کے ہاتھ پر کرنا پڑتا ہے نیک نمونہ بننے کے لئے اس مختصر اور جامع فقرہ کے مفہوم سے بہتر اور کونسا گر ہو سکتا ہے؟ کیا اسی ایک فقرہ پر عمل درآمد انسان کو صحیح معنوں میں مسلمان نہیں بنا دیتا؟ اور کیا یہ سچ نہیں کہ جو شخص اس معاہدہ کا پابند نہیں وہ حضرت مرزا صاحب کے نزدیک انکی جماعت سے نہیں؟ آپکی تصنیف کشتی نوح انہی باتوں سے بھری پڑی ہے۔ پھر خدا کیلئے سوچو اور غور کرو کہ کسی مسلمان سے یہ عہد لینا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا۔ یعنی اسلام پر عمل درآمد اپنی زندگی کا مقصد بناؤنگا۔ کیا یہ عین منشائے اسلام اور مقتضائے

تازہ اسلام کیلئے نمونہ ٹھیرے حضرت مرزا صاحب نے کوئی نیا عقیدہ نہیں تراشا۔ اسلام کے اصولوں میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی۔ وہی کلمہ۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز روزہ حج زکواۃ۔ وہی شرائط ایمان وہی رسول وہی کتاب۔ ہاں عمل کو مقدم کرنا اور اسلام کا سچا نمونہ بنکر دکھانا اپنا دستور العمل ٹھیرایا۔ مسیح یا مہدی کا عقیدہ اسلام میں نیا نہیں یہ تو تیرہ سو برس سے چلا آتا ہے۔ اور بڑے بڑے علماء و صوفیا اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک مسلم اور طے شدہ مسئلہ ہے بلکہ بعض علمائے تو اس عقیدہ کے نہ رکھنے والوں پر سخت فتوے بھی دیئے ہیں۔ پس اس عقیدہ کی بنا پر مسلمانوں میں مسلّم ہے کہ جب کبھی بھی مسیح موعود یا مہدی تشریف لاویں انکا ماننا ضروری ہے اور منکر اسلام کے دائرہ کے اندر نہیں رہینگے خارج ہو جائینگے اور خارج ہونا اور کافر بننا کیا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پکے مسلمان اور رسول کریم کے فرمانبردار وہی ہونگے جو انہیں مانینگے۔ بلکہ یہاں تک بھی مشہور ہو گیا ہے کہ جو نہ مانیگا اُسے زبردستی منوایا جائیگا۔ اور اگر نہ مانیگا تو سر اُڑا دیا جائیگا۔ اب جنکا ماننا اسقدر ضروری قرار دیا گیا ہے اُنمیں سے ایک تو مسیح ہیں جو نبی بھی ہیں اور رسول بھی کیونکہ وہ بنی اسرائیل میں جب تشریف لائے تھے تو اسی حیثیت سے تشریف لائے تھے جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے اور اب کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ اس حیثیت سے ناحق کیوں نیچے گرا دئے جائینگے جنکی اسقدر عزت افزائی ہوئی کہ کافروں کے ہاتھ سے بچانیکے لئے رسول کریم کو تو ایک خوفناک غار میں چھپایا گیا اور جنگ میں کافروں کے ہاتھ سے آپ زخمی بھی ہوئے۔ دکھ بھی اٹھائے مگر حضرت مسیح کو کافروں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے صحیح و سالم بغیر کسی کھروچ یا تکلیف کے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اسقدر عزت اور شان کے بعد نبوت و رسالت کے مرتبہ علیہ سے ایک دم نیچے گرا دینا اور پھر بلا قصور بلا وجہ سمجھ میں نہیں آتا مانا کہ وہ رسول کریم کے اُمتی بننے کو اپنا فخر سمجھینگے۔ مگر اس سے یہ ثابت تو نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مراتب عالیہ سے نیچے گرا دیئے جائینگے۔ بلکہ یہ تو بطور قدر افزائی کے ہوگا۔ چنانچہ حیات مسیح کے حامی صاحبان کے مسلمات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی اور رسول ضرور ہونگے کیونکہ وہ یہ بات بڑی زور شور سے مانتے ہیں کہ مسیح کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب اُن پر یعنی مسیح پر ایمان لائینگے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اہل کتاب نے انکا خدا کا رسول ہونے سے انکار کیا تھا۔ اور ایمان لانا رسول پر ہی ہوا کرتا ہے جو خدا کا رسول نہیں۔ اُس پر ایمان لانا کیا معنے۔ کیا کوئی شخص کبھی کسی اُمتی پر بھی ایمان لایا کرتا ہے تو پس انکی دوبارہ تشریف آوری پر انکی رسالت کی شوکت ایسی نمایاں ہوگی کہ وہ اہل کتاب جو پہلے ایمان نہ لائے تھے۔ اب سب کے سب ایمان لے آئینگے اور جن سے بچانیکی خاطر حضرت عیسےٰ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا انکی نہ صرف شرارت کرنے پر انکی گردن اُڑا دیجائیگی۔ حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہونگے مگر ساتھ ہی اُمتی بھی ہونگے کیونکہ اس طرح بہ سبب اُمتی ہونیکے انکی رسالت و نبوت ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی۔ دوسرے باقی رہے حضرت امام مہدی سو آخر جو مہدی ہو تو مہدی ہوگا۔ وہ کم سے کم ملہم اور خدا کی طرف سے فرستادہ اور مامور تو ضرور ہوگا کیونکہ جب تک خدا تعالیٰ خود نہ کسی کو بتلادے کہ وہ مہدی ہے اور زمانہ کی اصلاح کے لئے مامور ہے کسی شخص کا محض اپنی طرف سے دعویٰ کر دینا تو خدا پر افترا اور بہتان ہوگا جو قرآن کریم کے رو سے سب سے بڑھکر ظلم ہے۔ اب غور سے سوچو کہ جب ان تمام عقائد کے باوجود [illegible] مسلمان مسلمان ہی رہتے ہیں بلکہ ایک پکے مسلمان کے لئے انکا ماننا نہایت ضروری ہے۔ تو اگر احمدیوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو حدیث امامکم منکم اور لا مہدی الا عیسیٰ کے مطابق (یعنے وہ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا اور مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخص ہے) مسیح اور مہدی مان لیا تو کیا قصور کیا؟ اور اسلام میں کونسی نئی بات ایزاد کی کوئی نیا عقیدہ نہیں تراشا۔ بلکہ اسی پرانے عقیدہ کی بنا پر اپنا ایک فرض ادا کیا مسیح کی وفات قرآن سے ثابت ہے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو سب سے بڑھکر خود حضرت محمد مصطفےٰ کو فوت شدہ مانکر جب اسلام قائم رہتا ہے تو اگر ایک مسیح کو بھی اُسی زمرہ میں داخل کر دیا اور ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (کہ خدا کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوتی) کے مطابق انہیں بھی فوت شدہ تسلیم کر لیا تو [illegible] اسلام میں کیا فرق آگیا۔ بلکہ رسول کریم کی وفات پر تو جبتک حضرت ابوبکرؓ نے یہ آیت نہ پڑھی کہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یعنے محمد بھی ایک رسول تھے اور آپ سے پہلے تمام رسول چل بسے اور فوت ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ کے دل کو تسلی نہ ہوئی۔

پس احمدی سلسلہ کا وجود اسی تیرہ سو سال کے پرانے عقاید اور اصول پر مبنی ہے یہ تو وہی صاف مذہب ہے جو ابتدائی اسلام میں تھا۔ ہاں اگر کسی شخص کو حضرت مرزا صاحب کے وجود میں مہدی کے تسلیم کرنے میں اختلاف ہو تو پھر یہ اختلاف تعین شخصی میں ہوگا۔ نہ کہ عقائد میں عقیدہ تو یہی ہے صرف موعود کی تعین میں اختلاف ہے احمدیوں نے مان لیا وہ آگیا۔ دوسرے کہتے ہیں نہیں آیا۔ تعین زمانہ میں تو اب غیر احمدی سب احمدیوں کیساتھ متفق ہیں۔ سب کہتے ہیں کہ مہدی کا زمانہ یہی ہے پچھلے دنوں جب جنگ طرابلس و بلقان چھڑی ہوئی تھی اور مسلمانوں کو جھٹکے لگ رہے تھے۔ تو سب کے سب تلملا اٹھے اور کہنے لگے کہ بس مہدی کا زمانہ یہی ہے۔ نظمیں لکھیں۔ بڑی بڑی لجاجت و سماجت سے امام صاحب کو بلایا۔ اخباروں میں مضامین نکلے ایک صوفی صاحب مسمی حسن نظامی دہلوی تمام ممالک اسلامیہ کی سیاحت اور دنیا بھر کے صوفیوں کی ملاقات کا نچوڑ اسی بات کو ٹھیرایا کہ بس یہی مہدی کا زمانہ ہے اور امام صاحب آئے کہ آئے اسپر انہوں نے رسالے بھی لکھے غرضکہ تمام مسلمانوں کیطرف سے اتفاقی ڈگری دیدی گئی کہ زمانہ تو یہی ہے حدیثوں میں مہدی کے سر صدی پر آنے کی بشارت موجود ہے سو صدی کا سر بھی گذر گیا نہ مجدد نہ مہدی۔ چاروں طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے۔ کان بھی لگائے کہ کہیں سے کوئی آواز آجائے۔ مگر خبر ندارد۔ لیکن کسقدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ بغل میں ہاں اسی ملک میں ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب پکار رہا تھا کہ جسے تم ڈھونڈھتے ہو وہ میں ہوں [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا کا مستقبل۔ (لندن ۲۰ رفروری) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ پرنس ولیم آف ویڈ کو سیاحت لنڈن کے دوران میں اپنی نئی حکومت کے مشکل کام میں انگلستان کی پوری امداد و اعانت کا یقین دلایا گیا ہے۔ پرنس آف ویڈ نے اس خیال سے اتفاق کیا۔ کہ البانیا کی بہبودی کے لئے یہ مفید نہ ہوگا۔ کہ کسی ایک طاقت اٹلی یا کسی اور پیرایہ میں اقتدار بمقابلہ دوسری طاقتوں کے البانیا میں بڑھ جائے۔ البانیا کے لئے دول یورپ کی شرکت سے حصول قرض کا مباحثہ ہنوز ختم نہیں ہوا۔ توقع کی جاتی ہے کہ نیشنل بنک کے متعلق اسمعیل کامل کی اصلی مراعات کو بین الاقوامی بنانے کی غرض سے ان میں ترمیم کی جائیگی۔ پرنس دول کی مشترکہ ذمہ داری کے قرض کو پسند کرتا ہے۔ اس اثنا میں آسٹریا و اٹلی فوری انتظامی ضروریات کی غرض سے ۴ لاکھ پونڈ بہم پہنچانے پر آمادہ ہیں۔ تین ملین پونڈ کے مشترکہ قرض میں جس قدر حصہ آسٹریا و اٹلی کو بہم پہنچانا ہوگا۔ اس میں سے ۴ لاکھ پونڈ کی متذکرہ صدر رقم وضع کر دیجائیگی۔

ایران میں جنگ و جدال (طہران ۲۰ رفروری) بلوچی حملہ آور جنگی ایک سو جوانوں کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ گذشتہ شب بار جان میں اپنے مورچوں سے نکل گئے۔ فوجی پولیس اب ان کے تعاقب کی تیاریاں کر رہی ہے۔

پولینڈ کا خانگی اندوہناک حادثہ۔ (لنڈن ۲۰ رفروری) کونٹ ... کا مقدمہ جس نے اپنی بیوی کو بدچلنی کے شبہ میں ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت کے کمرے کے دروازے بند کرکے شروع ہوا۔ کونٹ نہایت افسردہ و مغموم نظر آتا تھا۔

ڈائنامیٹ کے کارخانہ میں حادثہ:۔ (لنڈن ۲۰ رفروری) کارخانہ نوبل ڈائنامیٹ اردیر (متصل گلاسگو) کے ایک کمرہ میں آتشگیر مواد کے بھڑک اٹھنے سے سات آدمی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

مسٹر لائڈ جارج (لنڈن ۲۰ رفروری) مسٹر لائڈ جارج عارضہ انفلوئنزا سے علیل ہیں۔ وہ کل بستر سے اٹھکر ہوس آف کامنز میں تقریر کرنے گئے تھے۔ مگر بعد میں حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ پھر خوابگاہ میں واپس آنے پر مجبور ہوئے۔

(بعد کی خبر) مسٹر لائڈ جارج کو قدرے افاقہ ہے اور وہ ایک روز کے لئے والٹن ہینتھ گئے ہیں۔

مشرقی افریقہ میں مشکلات (ممباسہ ۱۹ رفروری) برٹش مشرقی افریقہ کی شمالی سرحدی شورش کی وجہ سے ۴۰۰ مزید سپاہی کسمایو بھیجے گئے ہیں۔

ہندوستان پارلیمنٹ میں (لنڈن ۱۸ رفروری) مسٹر رابرٹس جدید نائب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کے سوالات کا جواب دینے کی غرض سے ہوس آف کامنز میں استادہ ہونے پر عام طور پر چیرز دئے گئے انہوں نے سر جے ڈی۔ ریس کے سوال کے جواب میں کہا کہ پوسٹماسٹر جنرل وزیر ہند اور گورنمنٹ ہند سے خط و کتابت کے ساتھ ہندوستان کے لئے تیز جہاز ڈاک یا اصلاح یافتہ انڈین میل سروس کے بارہ میں درخواستیں طلب کرنے کی غرض سے فارم کا مسودہ مرتب کر رہے ہیں۔ آخری فیصلہ ان درخواستوں پر غور و خوض کرنے کے بعد ہوگا۔ سر ریس کے ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ متوفی کپتان سٹیہ کے میموریل اور اس کے متعلق دیگر عرضداشتوں پر غور و خوض کرنے کے بعد لارڈ کریو کو شاہی ترحم کی کوئی وجہ نظر نہیں آئی۔

عذر گناہ بدتر از گناہ (لنڈن ۱۸ رفروری) جس سفریجیٹ عورت نے اسٹن میں لارڈ ویرڈیل پر حملہ کیا تھا۔ اس کے وکیل نے عدالت پولیس میں کہا۔ کہ ملزمہ نے لارڈ موصوف کو مسٹر ایسکوتھ تصور کرکے یہ حرکت کی تھی جسے مناسب وقت پر معافی طلب کرنے کا مشورہ دیا جائیگا۔

مسودہ معافی ملکی مجرمین۔ (لسبن ۱۹ رفروری) مجلس پرتگال میں مسودہ معافی پیش کر دیا گیا ہے۔ جس کے رو سے عام پولٹیکل مجرموں کی معافی کے علاوہ تقریباً بیس شاہ پسند لیڈروں کو زیادہ سے زیادہ دس سال کے لئے جلاوطن کیا جائیگا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

دہلی میں تلاشیاں:۔ سرکاری یادداشت مظہر ہے کہ کچھ تو راجہ بازار کلکتہ کے بم کیس کے متعلق جائنٹ مجسٹریٹ علی پور کے وارنٹ کی بنا پر اور کچھ پریس ایکٹ کے مطابق ایک انقلابی پرچہ لبرٹی نامی کے متعلق ڈپٹی کمشنر دہلی کے وارنٹ پر دہلی میں خانہ تلاشیاں ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ لبرٹی کے کچھ پرچے دستیاب ہوئے ہیں۔ دیگر کاغذات بھی جو تلاشیوں میں ملے زیر امتحان ہیں۔ بعض آدمی شبہ میں گرفتار کئے گئے ہیں جنہیں سے ایک غالباً ماسٹر امیر چند خلف رائے حکم چند بی۔ اے سابق ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب ہے۔ جو سابق میں سینٹ سٹیفن سکول میں مدرس تھا۔ اور دوسرا اودھ بہاری لال ہے۔

نہری شفاخانے۔ گورنمنٹ پنجاب نے اس شرط پر پبلک کو نہری شفاخانوں سے مستفید ہونے کی اجازت عطا کی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایسے شفاخانہ کو تین سو بیس روپے سالانہ دیا کریں۔ اکثر بورڈز نے رقم مذکور کا ادا کرنا منظور کر لیا ہے۔

کارخانہ سیمنٹ:۔ گورنمنٹ پنجاب نے لنڈن کی ایک سنڈیکیٹ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ پنجاب میں سیمنٹ کا جو کارخانہ کھولے گی۔ سرکاری ضروریات کے لئے دس سال تک اس کارخانہ سے سیمنٹ لیا جائیگا۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کسی اور کو صوبہ ہذا میں یہ کارخانہ قائم کرنے کی اجازت نہ دیگی۔ سنڈیکیٹ اس سودے کو اس قدر منفعت چیز خیال کرتی ہے کہ وہ اس کے لئے ہندوستان میں حصول سرمایہ کی کوشش کر رہی ہے کارخانہ پر ۸۰ ہزار پونڈ لاگت آئیگی۔ اور سنڈیکیٹ تین لاکھ پونڈ سرمایہ فراہم کرے گی۔ سندھ گزٹ اس قرارداد کو سنڈیکیٹ کے لئے کان طلا ظاہر کرتا ہے۔

امریکن روئی کی کاشت۔ سندھ میں امریکہ کی روئی جو تجربتاً بوئی گئی تھی۔ ۱۲ روپے فی من کے حساب سے فروخت ہوئی۔ سندھ کی روئی کا نرخ سات روپے فی من ہے۔ امریکن روئی کے ساڑھے چار سو گٹھے پیدا ہوئے۔ سال حال میں گورنمنٹ امریکن روئی کے ڈیڑھ ہزار من بنولے کاشت کے لئے عطا کریگی۔

ایوان تجارت کی شاخ سرینگر۔ ایوان تجارت پنجاب کے گذشتہ جلسہ میں اعلان ہوا۔ کہ ایوان ہذا کی شاخ سرینگر (کشمیر) بند کر دیگئی ہے۔

ریلوے ورکشاپ کا معائنہ:۔ ہز ایکسلینسی گورنر بنگال نے ۱۸ رفروری کو پرائیویٹ سیکرٹری اور ایک مصاحب کے ساتھ ایسٹ انڈین ریلوے کے ورکشاپ للوہ (کلکتہ) کا معائنہ کیا۔

گرفتاری:۔ پولیس نے بانکی پور میں اکھل چندر داس گپتا اور بانکی چندر کے مکانوں کی تلاشی لی بعدہٗ ان دونوں کو کلکتہ لیگئی۔

تلاشیاں:۔ اس ہفتے لاہور پولیس نے بظاہر پولٹیکل جرائم کے متعلق تفتیش میں غیر معمولی سرگرمی کا ثبوت دیا ہے۔ اور ہر روز مختلف مکانات کی تلاشیوں کی خبریں اڑتی رہتی ہیں۔ چنانچہ برہم چاری دیانند اور بہائی درد کے استعمال سنگھ کالج کے ایک طالب علم آنند نرائن کے مکان کی تلاشی لی گئی۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

۲۱ رفروری ۱۹۱۴ء

کل بعدہٗ دوپہر تاولیا بھگو کر حضرت صاحب کا بدن صاف کیا گیا۔ شام کے قریب درد پسلی شروع ہو گیا بہت تکلیف ہوئی ٹمپریچر ... رہا۔ صبح پھر خفیف سا ہوا۔ لیکن طبیعت اچھی رہی۔

فرمایا خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔

میرے بعد بھی اللہ ہی بنائیگا

ڈاکٹر نے ایک دوائی دی جو ناگوار طبع تھی۔ مگر پی لی۔ اور فرمایا۔

ہر چہ از دوست می رسد نیکو است ٭ والسلام

خادم محمد صادق عفی عنہٗ

۲۲ رفروری ۱۹۱۴ء

حضرت صاحب کی صحت نسبتاً اچھی ہے کمزوری بدستور ہے تپ بھی ہو جاتا ہے

خاکسار مرزا یعقوب بیگ۔

(بقیہ مراسلات صفحہ ۳ سے آگے)

مسیح کے بارہ میں بھی اس زمانہ کے لوگوں کا خیال تھا کہ وہ داؤد کا تخت دلائیگا اور انکی بادشاہت ظاہر ہوگی۔ اور جب وہ صرف روحانی بادشاہت لیکر آیا تو لوگوں نے تمسخر کیا اور ٹھٹھے کئے اور اُسے حقیر جانا اور نہ مانا اسیطرح اس زمانہ میں بھی یہی خیال تھا۔ کہ مسیح و مہدی کی بادشاہت زمینی اور ظاہری ہوگی مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ مدعی مسیحیت و مہدویت صرف روحانی بادشاہی کو پیش کرتا ہے اور زمینی بادشاہی سے کوئی سروکار نہیں رکھتا بلکہ آسمانی بادشاہی کے سامنے اُسے ہیچ سمجھتا تھا۔ تو اُسے حقیر سمجھا اور نہ مانا بلکہ تمسخر و استہزاء سے کام لیا۔ اسلئے کہ مادی ترقی کی چمک نے ملک روحانیت کو ایسا پس پشت ڈالا ہوا ہے کہ اب روحانی بادشاہت ایک مذاق معلوم ہوتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ اسلام کی ترقی پہلے بھی روحانیت سے ہوئی تھی اور اب بھی روحانیت سے ہوگی۔ جو شخص ظاہری جنگوں کو ترقی کے اسباب میں گنتا ہے وہ سخت غلطی پر ہے اور اسلام کی توہین کرتا ہے صحابہ کے پاس جنگ کے سازوسامان کی سخت قلت تھی۔ جس چیز نے ان کو کامیاب کیا وہ روحانیت تھی نہ کہ کچھ اور۔ اسلام دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور نصرت الٰہی کی وجہ سے دنیا میں پھیلا اور اسی سے اب بھی پھیلے گا اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دکھلانا چاہا ہے کہ اسلام حق ہے اور حق کے پھیلانے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں وہ مذہب ہی کیا جو تلوار کا محتاج ہو بلکہ یہ تو مذہب کی کمزوری کی دلیل ہوا کرتی ہے کہ چونکہ دلیل کوئی نہیں دوسرے کی تشفی نہیں کر سکتے اسلئے سر قلم کر دو۔ اسلام کے مخالفوں نے یہ بہتان جو اسلام پر لگائے ہیں تراشے ہوئے ہیں۔ اور انکے جھوٹ اور دجل کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے امام کو دعا اور دلائل نیرہ قاطعہ کے ہتھیار عطا فرمائے کہ تا اسلام کا بول بالا ہو۔ اور اسکا دامن تہمت کے الزام سے پاک ثابت ہو چنانچہ خواجہ کمال الدین کو دیکھو اُسی امام کا ایک غلام ہے اسکے ہاتھ میں سوائے دعا اور دلیل نیرہ کے اور کیا ہے پھر کیا کیا انفعال الٰہی کی بارشیں اسپر ہو رہی ہیں یہ خدا کے کام ہیں حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح و مہدی کا ایک خاص کام اور اسی لئے اسکی شناخت کسر صلیب مذکور ہے پھر کسر صلیب جو اُس مسیح کے ہاتھ سے ہونا تھا اور پھر اسکے ایک غلام خواجہ کمال الدین کے ہاتھ سے جو ہو رہی ہے اس کا زمانہ شاہد ہے۔ میں یہاں مرزا صاحب کی تخصیص میں مہدی و مسیح کے تعین پر بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ یہ الگ ایک مسئلہ تفصیل کا چاہتی ہے مگر اتنا ضرور عرض کرونگا۔ کہ تعین زمانہ تک تو متفق ہو چکے ہو۔ کسر صلیب کا نظارہ دیکھ رہے ہو۔ پھر بھی اگر اس مدعی کے متعلق دعا اور توجہ اور تحقیقات سے کام نہ لو۔ اور نہ مانو اور بعض تیری طرح مولویوں کی ہی تقلید کرتے چلے جاؤ تو انصاف سے سوچو کہ خدا کے سامنے کسطرح بری الذمہ ٹھیرو گے قرآن تو کہتا ہے کہ قیامت میں کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔ اور ہر ایک اپنے عمل کا خود ذمہ دار ٹھیرایا جاویگا۔ وہاں ہمارے دستوں کا یہ قول کام نہ آئیگا کہ ہمیں مذہب سے واقفیت نہیں۔ یا دلچسپی نہیں۔ یا اس کی طرف توجہ کرنے کی فرصت نہیں۔ آخر مرنا ہے اور یہ سب دنیوی تعلقات ٹوٹ جائینگے۔ اور خدا سے معاملہ پڑ جانا ہے مبارک ہے وہ جو مرنے سے پہلے مرجائے۔ اور خدا کے لئے کسی دنیوی تعلق کی پرواہ نہ کرے۔ اور حق کی طرف توجہ کرے ؎

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد ٭ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد

بدیں زار نانی دل خود مبند ٭ کہ دارد نہاں را نقش صد گزند

بر ست آنکہ بر دست دارد نگاہ ٭ بریدہ ز دنیا و دیدہ براہ

فر گرزہ پیش از سفر سوئے یار ٭ کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

راقم بشارت احمد عفی عنہٗ

اسسٹنٹ سرجن از راولپنڈی

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اِسلام

اسلام اور عیسائیت کا قلمی جنگ

(ریورنڈ ہی۔ ای۔ ولسن بی اے بی ایم ایس فارن سکرٹری کی ایک تقریر کا خلاصہ جو انہوں نے بیلسٹ کانگریس سٹاک ہالم میں کی)

اسلام کی موجودہ رفتار نے دنیا میں بہت تشویش پیدا کردی ہے اور اسنے نہایت دلیری سے عیسائیت کو مقابلہ کے لئے ابھارا ہے۔ یہ عیسائیت کے لئے بہادری دکھانے کا نہایت عمدہ موقع ہے اسلام کی ترقی اور اشاعت کے حالات عیسائیت کے نام کو بٹا لگانے والے ہیں۔ اور آئندہ عیسائیت کی ترقی کا انحصار صرف اسی ایک بات پر ہے۔ کہ وہ موجودہ صورت میں اسلام کا پورا مقابلہ کرے۔

درحقیقت یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ جس کا بوجھ ہم کو اٹھانا پڑا ہے۔ درحالیکہ یورپ کو آج کل اس خیالی اور وہمی بت نے گھیر رکھا ہے۔ کہ اسلامی قلعہ کی دیواریں کبھی منہدم نہیں ہوسکتیں۔ یوروپین حدود کی اندر اسلامی سلطنت کے بکلی استیصال کی امید اب منقطع ہو چکی ہے اور اس نے بہتوں کے حوصلے پست کر دئیے ہیں

عیسائیت کا نہایت سخت دشمن

اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے۔ جو یسوع مسیح کی برتری اور فوقیت میں سد سکندری کے طور پر حائل ہے۔ یہی ایک ایسا دین ہے۔ جو دنیا کے اکثر حصوں میں مسیحیت کی نسبت بہت زیادہ سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جس نے اکثر علاقوں میں عیسائیت پر غلبہ حاصل کرکے اس کو جڑھ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان طریقت ہے۔ جس نے عیسائیت کے بعد دنیا میں آکر عہد نامہ جدید (انجیل) کو منسوخ کرکے خود ان کی جگہ لی۔ اسلام دین عیسوی کا بہت زبردست اور نہایت کامیاب دشمن ہے اور اسوقت تک خداوند کے اکلوتے بیٹے دیعنے وہ جس نے صلیب پر بنی انسان کو گناہوں سے بچایا) کا ایمان پورے طور پر فتحیاب نہیں ٹھہر سکتا۔ جب تک کہ اسلام اور اس کے بیشمار معتقدین کو یسوع مسیح کی تعلیم نہ پہنچائی جائے۔ اور اس پر ایمان نہ لے آئیں ۔ شمار کیا گیا ہے کہ دنیا میں ۲۲۲ ½ لاکھ دیعنے کل دنیا کا ساتواں حصہ) مسلمان ہیں۔ جن میں سے ایشیا اور روس میں ۱۶۰ لاکھ۔ افریقہ میں ۵۹ لاکھ اور جنوب مشرقی یورپ میں ۳ ½ لاکھ مسلمان آباد ہیں ان اعداد شمار سے موجودہ حالت کا ایک خاکہ ذہن میں آجاتا ہے۔ جس سے عیسائیت کے لئے اسلام کو فتح کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اسلام کی تبلیغی جدوجہد

اس پر مسلمان مبلغین کی سرگرمی اور مستعدی بھی اپنا بہت اثر دکھا رہی ہے مسلمانوں کو اپنے مذہب کی اشاعت میں سرگرمی دکھانے پر دنیا و عقبیٰ دونوں میں بے انتہا انعامات اور ثواب کا وعدہ دلایا گیا ہے۔ ہر ایک تاجر مسلمان افریقہ اور ایشیا میں سفر کرتے ہوئے اپنے دین و ایمان کا اپنے قول و فعل سے پورا پابند رہتا ہے۔ اور بت پرست اقوام کے ادنےٰ توہمات اور وحشیانہ پن پران دونوں باتوں کی برتری اور اثر ظاہر ہوتا رہا ہے اور کبھی بھی اس کے برعکس نہیں ہوسکتا۔ اور ایک اعلیٰ درجہ کی تہذیب کی متحدہ اپیل اور اسلام کے کسی قدر ناشائستہ اصول کا افریقہ اور ایشیا کی غیر مہذب اقوام پر بہت گہرا اثر ہو رہا ہے۔ موجودہ حالت بہت تشویشناک ہے۔ سوڈان میں نبتیس ایسے مختلف قبائل آباد ہیں۔ جن کا اسلام میں جذب ہوجانا ایک انقطاعی امر ہے۔ اگر اسلام کو اسی طرح سے عیسائیت کے سر پر سے گذر جانے دیا گیا۔ جیسا کہ وہ اب شمالی مشرقی۔ وسطی اور جنوبی افریقہ میں کر رہا ہے۔ تو اس براعظم میں عیسائیت کی تلقین و تبلیغ آئندہ نسلوں کے لئے چھوڑنی پڑے گی۔ اس زمانہ کی عام تحریکات جو سیوعی مشنوں کے لئے اس قدر کارآمد ہیں کہ بُعد مکانی کو دور کررہی ہیں اور تمام اقطاع عالم کو بیرونی تحریکات کے لئے کھول رہی ہیں اور محب عالم اثر پیدا کررہی ہیں مسلمانوں کی مجموعی طاقت کے بھی کام آرہی ہیں۔ پین اسلامزم پیدا کرنے کیلئے فی الحقیقت خاص کوششیں کی گئی ہیں۔

مثلاً ہندوستان کے اسلامی اخبارات جو کہ کل حصص دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تمام ممالک میں اسلام کی قوت کو بڑہانے اور زیادہ جد و جہد کے لئے اپنے بھائیوں کو ابھار رہے ہیں اسلام اور عیسائیت ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہیں اور یہی وقت اپنے ایمان اور بہادری کے جوہر دکھانے کا ہے۔ اسلام عیسائیت کو پکار پکار کر مقابلہ کے لئے بلا رہا ہے اور یقین ہے کہ جانبازانِ یسوع اس کے مقابلہ میں کھڑے ہوکر پوری داد شجاعت دیں گے۔

نیز اس وقت ہمیں خدائے تعالےٰ کی یہی مرضی دکھائی دیتی ہے۔ کہ موجودہ حالات نے مسیحیت کے لئے ایک نہایت عمدہ موقع اس بات کا پیدا کر دیا ہے۔ کہ وہ اسلام کا چیلنج قبول کرکے مقابلہ کے لئے کھڑی ہوجائے اور ترقی حاصل کرے۔ اس وقت خود اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو رہے ہیں۔ فلسفیانہ خیالات اور دلائل مسلمانوں کے عقائد پر بہت گہرا اثر ڈال رہے ہیں۔ اور اس بہت زیادہ بے اطمینانی کی حالت میں اخلاق کو سدہارنے کے لئے تحریکیں ہو رہی ہیں۔ اور زمانہ حال کی تعلیم اور مردجہ شستگی پرانے خیالات کو نیست و نابود کر رہی ہے۔ اسلام پر عیسائی مشنریوں کی طرف سے بھی کبھی کوئی ایسا سخت حملہ نہیں ہوا۔ جیسا کہ خود اس کی اندرونی تحریکات کا اثر ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں نے علی گڈھ میں ایک نئی یونیورسٹی حاصل کی ہے (خدا کرے کہ یہ بات بہت جلد سچی ثابت ہو۔ پیغام) لیکن عیسائیت کی اعلیٰ تعلیم سے ہرگز ڈرنا نہیں چاہیئے۔ علی گڈھ میں آزاد خیالی نے بہت مضبوط جگہ پکڑلی ہے (مثلاً مذہبی معاملات میں اپنے طور پر محاکمہ کرنے کا حق حاصل ہونا اور قرآن پر دانشمندانہ تنقید کرنا) اور یہ بات اس کورانہ تعصب اور ہٹ دہری کو پاش پاش کردے گی۔ جو ہمیشہ اسلام کو بہت تقویت دیتا رہا ہے۔ مجموعی طور پر دنیائے اسلام عموماً ان پڑھ ہے۔ لیکن تعلیم حاصل کرنے کی اس نئی تحریک سے دن بدن تعلیم یافتہ لوگ زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانوں میں کتب مقدسہ دیعنی انجیل) کی مانگ روز بروز بڑہ رہی ہے ۔ اسلام کے موجودہ زمانہ کے سیاسی زوال نے مسلمانوں کے دلوں پر ہر جگہ بہت گہرا اثر کیا ہے۔ جب سے سلطان ٹرکی کی جنگ اٹلی کے ساتھ چھڑی ہے۔ اس کے ملک کا ۷ لاکھ انتیس ہزار مربع میل اس کے قبضہ سے نکل گیا ہے اور ۱ ½ ملین رعایا اس کی حکومت سے نکل چکی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جنگ بلقان میں بہت زیادہ افواج موجود تھیں۔ لیکن اگرچہ ہم عیسائی ہونے کی وجہ سے یہ عذر کرلیتے ہیں مگر یقینی بات یہ ہے۔ کہ ٹرکی کے اکثر دشمنوں نے اس جنگ کو مذہبی لڑائی سمجھ رکھا ہے اور یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ عثمانی افواج کی شکست نے تمام ممالک میں حیرت انگیز اثر دکھایا ہے (اس تعصب کا خدا ستیاناس کرے۔ جس سے عام دنیوی واقعات کا بھی انکار کرنا پڑتا ہے۔ ٹرکی کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوبارہ بلقانی ریاستوں پر غلبہ دیا۔ اور اس نے اپنے مفتوحہ علاقوں کو واپس بھی لے لیا مگر لیکن ابھی تک یہی شور برپا کررہے ہیں۔ کہ ٹرکی کو شکست ہوئی۔ پھر یہ کہنا بھی سخت خلاف واقعہ ہے۔ کہ اس سے مسلمانوں پر کوئی بڑا اثر ہوا ہے۔ یہ فتح و شکست کسی کی ورثہ نہیں۔ اور نہ ہی کسی مذہب کی سچائی یا بطلان کا باعث ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا۔ کہ اس سے اسلام کو کوئی نقصان پہنچا۔ سر اسر خلاف صداقت ہے۔ ہمارا تو اس لڑائی سے اسلام کی سچائی پر اور ایمان بڑھا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من غلبھم سیغلبون کے پورا ہونے سے یہ جنگ اسلام کی صداقت کی ایک بیّن دلیل ٹھہر گیا ہے۔ پیغام صلح)

کیا یہ ایک عجیب بات نہیں ہے۔ کہ کل مسلمان آبادی یعنی ۲ کروڑ ساڑھے بائیس لاکھ میں سے صرف ۳۰ ½ لاکھ مسلمان حکومت اسلامیہ کے ماتحت ہیں۔ اور پورے ایک کروڑ آٹھ لاکھ مسلمان عیسائی سلطنت کے زیر فرمان ہیں اس تعداد کا قریباً نصف حصہ برطانوی مقبوضات میں آباد ہے۔

ہمیں سخت خوف و ہراس دامنگیر ہوتا ہے۔ جب ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ ہز بریٹنک میجسٹی شہنشاہ جارج پنجم دنیا کے اسلام کا سب سے بڑا حاکم ہے ۔ یعنی اس مذہب پر حکمران ہے جس نے سب سے زیادہ تلوار کے زور سے اپنے عقائد کی اشاعت کرکے اپنے پیرووں کی تعداد کو بڑھایا ہے (غالباً پادری صاحب کو اسلام پر یہ ناجائز حملہ کرتے وقت صلیبی جنگوں کے واقعات بھول گئے ہیں اور یسوع مسیح کی وہ تعلیم بھی یاد نہیں رہی جسمیں انہیں اپنے کپڑے بیچکر تلواریں خریدلے اور اشاعت دین عیسوی کے لئے اپنے بھائیوں۔ بہنوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں تک کو قتل کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ خدا ہی ہے۔ جو ان متعصب پادریوں سے سمجھے ہر چند کہ بارہا تاریخی حوالوں سے مدلل طور پر یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے ہرگز نہیں پھیلا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۱۴ء نمبر ۹۷

اخلاقِ نبوی

(نوشتہ محمد مرتضیٰ خانصاحب از پٹیالہ)

وہ جس کی شان میں ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ؁ اس کے اخلاق پر قلم اُٹھانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آفتاب کو مشعل دکھانا۔ قرآن مجید آپ کے خلق کا آئینہ ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول کہ کان خلقہ القرآن اس امر کی تائید کرتا ہے۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخلقوا باخلاق اللہ کے کامل طور پر مظہر تھے اور صبغۃ اللہ کے رنگ میں پورے پورے رنگین۔ خود ۹ متمم اخلاق فرماتے ہیں۔ کہ میں جامع ہوں۔ تمام مکارم اخلاق کا اور خود اللہ تعالےٰ نے میری تہذیب اخلاق فرمائی ہے۔ اور درحقیقت جب ہم آپ کی سیرۃ مطہرہ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو حیران رہ جاتے ہیں۔ کہ وہ شخص جو ایک لمحہ کے لئے بھی کسی اُستاد کے پاس نہیں بیٹھا۔ تعجب ہے کہ وہ انتہائی درجہ کے اخلاق کا مالک ہو اور معاشرت تمدن۔ سیاست کے اس اعلیٰ درجہ کے مفہوم کا بتانے والا ہو۔ کہ جس کی نظیر اور تو اور کسی بڑے سے بڑے نبی سے بھی ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ جس قوم میں آپ پیدا ہوئے اور پرورش پائی اسکی جہالت اور وحشت تو ضرب المثل ہے مگر باوجود ان تمام ظاہری مخرب اخلاق اسباب کے آپ کا ایسے اعلیٰ درجہ کے کیرکٹر کا مالک ہونا ہی اس امر کی بیّن دلیل ہے۔ کہ آپ کو خود اس علیم و خبیر نے تعلیم و تربیت فرمائی تھی۔ جو منبع ہے تمام علوم و خبیر کا اور جو سرچشمہ ہے تمام فیوض و برکات کا اور تاکہ آپ زمینی لوگوں سے نکھر کے پہچانے جائیں۔ آپ کو آپ کے معلم یعنی اللہ تعالےٰ نے کسی زمینی علم کا محتاج ہونے نہیں دیا۔ باوجود اُمّی ہونے کے تمام علوم آلہیہ تمام حکمتوں۔ تمام دانائیوں تمام زیرکیوں تمام عقلوں یعنی عقل مال عقل معاش۔ عقل معاد سے بہرہ اندوز ہونا ہی ثبوت ہے آپ کی صداقت کا

امّی و در علم حکمت بے نظیر   زینچہ باشد حجتے روشن ترے

اور ختم نبوت کا راز بھی کھل جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اخلاق اللہ اور صبغۃ اللہ جس کا نمونہ ہم تمام انبیائے سوابق میں دیکھتے آئے ہیں۔ وہ اصول ارتقا کے مطابق ترقی کرتے کرتے آپ کی ذات مطہرہ میں آکر ایسا چمکا اور اسکو ایسا عروج و کمال حاصل ہوا اور اس قدر انتہائی نقطہ پر جا پہنچا۔ کہ بس آپ پر ختم ہی ہوگیا۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبری

جب ہم آپ کے سوانح پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی زندگی کو دو حصوں میں منقسم فرمایا ہے۔ ایک تو مکی زندگی جو درد و رنج کی زندگی ہے۔ اور دوسری مدنی جو کشاکش اور فتح کی زندگی ہے ان دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے آنے سے آپ کے اخلاق بکمال وضوح ثابت ہوگئے۔ کیونکہ مصیبت کے دنوں میں آپ نے وہ اخلاق دکھائے جو ایک سچے راست باز اور سچے مرد خدا کے لئے ضروری ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپکی زندگی کس حلم۔ بُردباری اور صبر کے ساتھ بسر کرتے ہیں۔ دن رات اللہ تعالےٰ کے حضور روتے ہیں۔ جناب باری میں کس طرح تضرع خشوع و خضوع کرتے ہیں۔ ظالموں کے ظلم کی پرواہ نہ کر کے کس طور آپ اپنے فرض منصبی کو نبھاتے ہیں۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ میں آپ کسی سے نہیں ڈرتے۔ ہمدردی خلق خدا آپ کو کس قدر مدنظر ہے۔ کہ آپ اپنی جان عزیز کی ذرا پرواہ نہیں کرتے مخالفتوں کے طوفان اور عداوتوں کی آندھیاں آپ کے استقلال پر ذرا اثر نہیں کرتیں۔ بلکہ آپ ایسی استقامت دکھاتے ہیں۔ کہ دشمن حیران ہو کر آخر اس بات کا اقرار کر لیتے ہیں۔ کہ لاریب ایسی استقامت ایسی بُردباری غیر نبی سے ناممکن ہے۔

یہ تو اُس زمانہ کا حال ہے جب کہ بالکل آپ بے یار و مددگار تھے اور ممکن ہے کہ آپ کے یہ اخلاق اقتضائے وقت ہوں۔ مگر نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ

ہوئی۔ اس وقت وہ جنہوں نے آپ کو دُکھ دیا۔ وہ جنہوں نے آپ کو اپنا عزیز وطن چھوڑنے پر مجبور کیا اور وُہ جنہوں نے آپ کی تخریب اور ہلاکت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔ وُہ فتح مکّہ والے دن یقین کئے بیٹھے ہیں۔ کہ آج ہم سب کا خاتمہ کیا جائیگا۔ اور آج ہم سب تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے جاوینگے۔ لیکن آپ نے باوجود پورے اقتدار اور طاقت انتقام سب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ لا تثریب علیکم الیوم کہ میں تم سب کو معاف کرتا ہوں۔

برادران! ہم دیکھتے ہیں کہ ایک وہ وقت ہے کہ آپ دین اور دنیا کے لوازمات سے بالکل تہی دست ہیں اور یہ سب باتیں آپ کو اپنا مشن چھوڑنے پر میسر آسکتی ہیں۔ مگر باوجود قسم قسم کے لالچ دیئے جانے کے آپ نے عسر کو ہی ترجیح دی۔ چنانچہ جب قریش کی جماعت حضور کے پاس یہ پیغام لے جاتی ہے۔ کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مال کی ضرورت ہے تو ہم جس قدر مال و دولت وہ چاہے اس کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اگر حسینہ جمیلہ بی بی پسند خاطر آگئی ہے۔ تو وُہ بھی حاضر ہوسکتی ہے اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حکومت چاہتا ہے تو ہم اس کو حکومت بھی دینے کے لئے طیار ہیں۔ مگر محمدؐ کا بتوں کی پرستش سے روکنا ہمیں ناگوار ہے اس سے وہ باز آجائے۔

اب ایک دنیا دار کے لئے اور دُنیا کے طالب کے لئے اس سے بڑھکر اپنی حرص کے پورا کرنے کا اور کونسا وقت ہوسکتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب دیا کہ نہ مجھے زر کی خواہش ہے اور نہ کسی اور چیز کی۔ میں اپنے فرائض منصبی کو دنیوی لالچ سے اگر کہو کہ چھوڑ دوں تو چھوڑ نہیں سکتا۔

یہ آپ کی اُس زندگی کا واقعہ ہے۔ جب آپ دنیوی مال و دولت سے تہی دست ہیں۔ مگر آخر حسب بشارات الٰہیہ وہ وقت بھی آتا ہے جبکہ دُور دراز سے تحائف بھی آپ کی خدمت میں آتے ہیں۔ مال و دولت کے خزانے کے خزانے مدینہ میں آتے ہیں۔ اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اسکے گھر کا اثاثہ یہ ہے۔ کہ آٹا چھاننے کے لئے ایک چھاننی بھی نہیں۔

غرضیکہ جیسا کہ آپ تنگدستی میں دوستوں اور مصیبت کے وقت میں کی محبوب چیزوں پر خدا اور خدا کے دین متین کے واسطے آپ نے لات ماردی۔ اسی طرح جب خود دولت و حشمت آپ کے قدموں پر آگری تو اس وقت بھی آپ نے اس سے کنارا ہی کیا اور عسر و یسر دونوں حالتوں میں اپنے تئیں دنیوی اغراض سے بے لوث ثابت کیا۔ (باقی آئندہ)

واقعہ رام پور کا انکشاف

اور

مولویوں کی قابلِ رحم حالت کا نمونہ

ہم نے کسی گذشتہ اشاعت میں "آریہ مسافر" کی بنا پر رام پور میں مولوی صاحبان کی حجت بیزار کا حال لکھا تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ جیسا آریوں کا چوتھا اصول محض دکھانے کے لئے ہے۔ نہ عمل کرنے کے لئے نامہ نگار آریہ مسافر بھی ایسا ہی نکلا۔ اب ہمارے ایک نامہ نگار نے اصل حالات برائے اندراج اخبار روانہ کئے ہیں۔ جسے ہم درج کرتے ہیں۔ ناظرین ان واقعات سے عبرت حاصل کریں۔ اور علمائے سوء کے پھندے سے جتنی جلدی ہو سکے نکلنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہر ایک انسان اپنے اعمال کا خدا کے حضور خود جواب دہ ہوگا۔ کوئی مولوی ملاں وہاں کام نہ آئے گا اس لئے اپنا بوجھ آپ اُٹھانے کی کوشش کرو۔ اور ان فسادی مُلّاؤں کو ذلیل ہونے دو۔ اصل واقعات رام پور حسب ذیل ہیں:۔

میاں ابراہیم صاحب سیالکوٹی ایک صاحب کے بُلانے پر رام پور پہنچے۔ اور مسجد جامع میں اُن کا وعظ ہوا۔ تمام دفاتر کو اُس روز چھٹی دی گئی میاں موصوف نے اپنی عادت کے مطابق سلسلہ احمدیہ پر زہر اُگلا اور ہماری کتابوں کی عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر حق مولویت ادا کیا۔ اُس کے بعد میاں ہدایت رسول صاحب کی باری آئی۔ جس نے ہمارے سلسلہ پر نہایت بدتہذیبانہ حملہ کیا اور جو کچھ علمیت تھی وُہ خرچ کی اور ساتھ ہی اس کے میاں ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے عقاید باطلہ کی تردید اور تکفیر کی۔ اس پر دو کابلی طالب علم اُٹھے اور ہدایت رسول صاحب کو دھکا دیکر

فوراً سب کو گرفت کر لیا۔ بلوہ رکا۔ گو ہدایت رسول صاحب عرصہ تک حکام کے معتوب رہے۔ اور یہ حراست میں رکھے گئے اور دو ہفتہ کے بعد چھوڑ دیئے گئے۔ کابلیوں نے عدالت میں ہدایت رسول صاحب اور اُس کے لڑکے پر اور شاید بعض دیگر لوگوں پر مارپیٹ اور زخم شدید کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ جس کا تا حال فیصلہ نہیں ہوا۔

اِس واقعہ سے سبق

جس طرز پر میاں ابراہیم صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تکفیر و تکذیب کی بعینہٖ اُسی طرز پر ہاتھوں ہاتھ اُس کی اپنی تکفیر و تکذیب ہوگئی اور جس گستاخی سے ہدایت رسول صاحب نے ہمارے سلسلہ کی ہتک کی اسی طرح اللہ تعالےٰ نے فوراً ہی اُس کی گت بنوا دی اور اس طرح الہام انی مھین من اراد اھانتک کا نظارہ اہل رام پور نے دیکھا۔ عبرت کے لئے چشم بصیرت چاہیئے۔ ورنہ چشم کور کے لئے شق القمر نے بھی اثر نہیں کیا۔

جناب نواب صاحب رام پور کی خدمت میں ہماری عرض

آپ کو اللہ تعالےٰ نے والی ملک بنا کر بہت بڑی ذمہ داری سپرد کی ہے۔ آپ اہل اسلام کے ایک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ ایسے نازک وقت میں جبکہ اسلام اغیار کے حملوں سے چھلنی ہو رہا ہے۔ مولویوں کو جرأت دے کر اندرونی اختلافات بڑھانے سے باز رہیں۔ احمدی بھی آپکی رعایا ہیں۔ اور اُن کے بھی آپ پر حق ہیں۔ اُن کی اہانت کرنے سے آپ اور آپ کے اہلکار باز رہیں۔ تو یہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں آپ کی بہتری کا موجب ہوگا۔ ورنہ آپ کو اختیار ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ ہندو ریاستوں کی تقلید میں آپ ان مفسد مولویوں سے اپنی ریاست کی اچھوت ذاتیوں میں اسلام پھیلانے کا کام لیں۔ اور اس طرح اپنے وجود کو اسلام کے لئے نافع بنالیں۔ آپ کی ریاست میں لکھوکھا کی تعداد میں اچھوت ذات کے لوگ ہونگے۔ وہ ریاست کے لئے نافع وجود بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ ذراسی کوشش کریں۔ اگر آپ نے ان مولویوں کو محض بحث مباحثے بازی کے لئے رکھ چھوڑا ہے۔ تو ہماری قوم کی بہت افزائی کریں۔ ہم آپ کی ریاست کے اچھوت ذاتوں میں اشاعت اسلام کرنے کے لئے بہمہ وجوہ تیار ہیں آپ اس لئے اس ضروری عرض پر غور فرمائیں اور کچھ اسلام کیلئے کر کے دکھائیں۔

اخوتِ اسلامی

گو اسلام کی اخوت کسی مخالف کی سند کی محتاج نہیں۔ تاہم ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے۔ کہ ہمارے مخالف آخر اسلام کی اس خصوصیت کے قایل ہوتے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کا قدیم مہربان اخبار "ڈیلی نیوز" ترکوں کے ڈیپوٹیشن کے بارہ میں بیان کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

"غیر مسلمان جو اس جلسہ میں بطور تماشائی کے موجود تھے اُن کے دل پر یہ زبردست صداقت نقش ہوگئی۔ کہ ایک خاص رشتہ ہے۔ جو تمام مسلمانوں کے دلوں کو باہم باندھتا ہے۔ اور ایک خاص روح ہے۔ جو اسلامی جسم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک متحرک کرتی ہے"

لاہور پولیس کی سرگرمی اور مصروفیت

چند دنوں سے لاہور میں بھی بنگال جیسا حال ہو رہا ہے اور چند ایک مسلسل اور پُرخطر واقعات نے اہل لاہور کو سخت تشویش اور پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ایک طرف تو شہر کے اکثر بارونق حصوں میں ڈاکہ زنی اور چوری کی وارداتوں نے بہت خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اگرچہ اب لائق اور بیدار مغز کوتوال شہر مولوی عبدالمجید خان صاحب کے حسن انتظام اور پوری کوشش سے اس کا بہت کچھ انسداد ہوگیا ہے۔ اور دوسری طرف پولیس کے متعدد خانہ تلاشیوں اور بعض سربرآوردہ اور تعلیم یافتہ اشخاص کی گرفتاریوں میں مصروف ہونے سے یہ خطرہ اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اگرچہ ان دونوں واقعات کا بظاہر کوئی تعلق نہیں دکھائی دیتا۔ اور نہ ہی ان گرفتار شدہ اشخاص کی نسبت کوئی رائے قایم کی جاسکتی ہے۔ جب تک باقاعدہ طور پر تحقیقات کرنے کے بعد ان پر کوئی جرم ثابت نہ ہو اور اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس کا منشا ان گرفتاریوں اور خانہ تلاشیوں سے کیا ہے لیکن یہ دیکھکر کہ پولیس کی یہ کارروائی صرف لاہور تک ہی محدود نہیں بلکہ دوسرے متعدد مقامات مثلاً دہلی وغیرہ میں بھی ایسا ہی عمل جاری ہے امید کیجاتی ہے کہ محکمۂ پولیس کی یہ سرگرمی

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

کیفر کردار ا :- (قسطنطنیہ ۲۳ فروری) کپتان کمال کے خلاف جنگ میں اپنی جگہ چھوڑ کر چلے جانے اور دشمن کو حملوں کے نقشے بہم پہنچانے کے الزامات کی تحقیقات بذریعہ کورٹ مارشل ہوئی۔ لفٹنٹ مذکور مجرم ثابت ہونے پر آج صبح گولی سے مارا گیا۔

لارڈ منٹو کی علالت :- (لنڈن ۲۳ فروری) لارڈ منٹو نے شب آرام سے بسر کی۔ دوران کی طاقت بحال رہی۔

ڈائنا میٹ کا حادثہ :- (ڈیڈ ایسپیڈ ۱۳ فروری) آج ڈیرنیول کے یونانی کیتھولک بشپ کے دفتر میں ڈائنا میٹ کا دانستہ حادثہ واقع ہؤا۔ پانچ آدمی تلف ہوئے۔ جن میں ڈکار (ایک درجہ کا پادری) معہ سکرٹری بھی داخل ہے۔ خود بشپ ہلاکت سے بال بال بچا۔ بشپ کی لڑکی اس حادثہ سے مخبوط الحواس ہو گئی۔ بشپ کا یہ عہدہ حال ہی میں بیان قائم ہؤا تھا جسکے پروٹسٹنٹ عقیدہ کے لوگ مخالف تھے۔

جدید دہلی کا خرچ :- (لنڈن ۲۴ فروری) آج ہاؤس آف کامنز میں سرچارلس ہنٹر کے سوال کے جواب میں مسٹر چارلس رابرٹس جدید نائب سیکرٹری ہند نے کہا کہ انجنیز دہلی اور میر عمارت کے تخمینہ کے مطابق دہلی میں نئی سرکاری عمارات کے اخراجات ۲۸۰۰۰۰۰ پونڈ ہونگے۔ تخمینہ ہذا گورنمنٹ ہند کے زیر غور ہے۔

آسٹریلیا میں ہوا بازی :- (سڈنی ۲۳ فروری) مسٹر ناکر ہوا باز آج لارڈ ڈنمن گورنر جنرل کو ساتھ لیکر اڑا اور تین ہزار فیٹ کی بلندی پر پہنچا۔ پندرہ ہزار ناظرین کے مجمع میں ہوا بازی کا میکمال دکھلا یا گیا۔

آسٹریلیا کے بوچڑ دل کا ایکا۔ (سڈنی ۲۳ فروری) باوصف گوشت کی ناروا دکانیں کھولنے کے ہزاروں گھرروزانہ گوشت سے محروم رہتے ہیں جس قدر گوشت بہم پہنچایا جاتا ہے۔ وہ مانگ کے صرف دسویں حصہ کو پورا کر سکتا ہے۔

ریورنڈ اینڈریوز کے خیالات :- (کیپ ٹاؤن ۲۳ فروری) ریورنڈ موصوف نے انگلستان روانہ ہونے سے پیشتر کیپ ٹائمز کو ایک چٹھی لکھکر اس فیاضی کا جس سے جنوبی افریقہ میں ان سے سلوک کیا گیا ہے۔ شکریہ ادا کیا۔ بعد کے تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریورنڈ موصوف انگلستان روانہ ہو گئے۔

پریزیڈنٹ ولسن کی پالیسی :- (لنڈن ۲۳ فروری) یونینسٹ اخبارات مسٹر ولسن پریزیڈنٹ امریکہ کو تحریک کر رہے ہیں۔ کہ وہ باغیان مکسیکو کو حوصلہ دلانے کی پالیسی تبدیل کرکے وہاں کے اجنبیوں کے جان و مال کی حفاظت کی طرف توجہ کرے۔

سر اے کارسن :- (لنڈن ۲۲ فروری) مس فرلون سے سر ایڈورڈ کارسن کے منسوب ہونے کی خبر کی تردید کی جاتی ہے۔

مسودہ معافی :- (سپین ۲۲ فروری) مسودہ معافی پولٹیکل مجرمین کانگریس نے منظور کر لیا ہے۔ اس کے رو سے شاہ پرستوں کے لیڈر جلاوطن کئے جاینگے

حفظ ماتقدم :- (ویرا کروز ۲۲ فروری) جرمن کروزر ڈرسڈن نے جرمن سفارت گاہ شہر مکسیکو کو کل دو توپیں ۴۰ ہزار لوگوں کے ساتھ بھیجی ہیں۔ بحری سپاہی سویلین لباس میں (بطور ابیکورٹ) اتوپ کے ساتھ تھے۔

آسٹریا میں ایکے :- مالک کامیابی سے گوشت کی گیارہ دکانیں چلا رہے ہیں۔ جو تمام کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں کاریگروں کی انجمنوں کے جنگجو ممبر عام ہڑتال کی گفتگو کر رہے ہیں۔ لہاروں نے اضافہ اجرت کے لئے کام بند کر دیا ہے۔ تمام انجنیئرنگ کام بند پڑے ہیں۔

مکسیکو میں خانہ جنگی :- (لنڈن ۲۱ فروری) جوارز میں امریکن کونسل کو پہنچنے پر خبر پہنچ گئی۔ کہ جنرل ولانے ایک متمول انگریز تاجر مسٹر بنٹن نامی کو مارشل میں جنرل مذکور کی جان کے خلاف سازش میں ملوث پایا گیا موت کی سزا دی۔ اور چہارشنبہ کی شام کو ایک فیر کرنیوالی پارٹی نے اسے ہلاک کیا۔

مسٹر بنٹن کی ہلاکت :- مسٹر بنٹن کی ہلاکت سے مکسیکو میں یہ خوف تازہ ہوگیا ہے کہ انگلستان امریکہ کو مکسیکو میں مداخلت پر مجبور کریگا۔ متوفی مسٹر بنٹن کے دو چچا زاد بھائی برٹش سپاہ (انجنیئرز و توپخانہ) میں افسر ہیں کہتے ہیں کہ یہ سر جانبنٹن سابق متعلق صیغہ تعمیرات ہند کا بھائی تھا۔

تار نگار صاحبان مہربانی کرکے معنون صاف لکھا کریں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

کالے پانی سے مفرور قیدی :- گورنمنٹ بمبئی نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ کمن ہجام اینڈ مہادام ہجام جن کو سزائے قید بعبور دریائے شور دی گئی تھی پورٹ بلیئر (کالے پانی) سے بھاگ گئے ہیں۔ لہذا انکی گرفتاری پر سو سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔

گورنر کی طرف سے عیادت :- ڈھاکہ سے خبر ملی ہے کہ آنریبل مسٹر آنند چندرا رائے بوجہ ناسازی مزاج صاحب فراش ہیں اور لارڈ کارمائکل گورنر بنگال کے سیکرٹری نے اُن کے مکان پر جاکر ہز اکسلنسی کی طرف سے بیمار پرسی کی ہے۔

سبکدوشی :- مسٹر اے۔ آر بنرجی دیوان ریاست کوچین ماہ فروری کے اختتام پر ریٹائر ہو جائینگے۔

جلسہ ویٹرنری سوسائٹی :- یوپی۔ ویٹرنری میڈیکل سوسائٹی کا تیسرا سالانہ جلسہ بمقام لکھنؤ ۱۱ و ۱۲ اپریل کو منعقد ہوگا۔

صیغہ جات ڈاک و تار کا الحاق :- سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ان دونوں صیغوں کے باہمی اتحاد کی سکیم منظور فرما لی ہے۔

سر جیمز مسٹن کا دورہ :- ہز آنر سر جیمز مسٹن لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ واودھ نے ۱۲ فروری کو علیگڑھ میں میلہ نمائش کا افتتاح کیا اور سال نو پر جن اصحاب کو خطابات عطا ہوئے تھے ان کو سندیں اور نشانات مرحمت کئے۔ تیسرے پہر کلکٹر کی گارڈن پارٹی میں شریک ہوئے۔

آگرہ کے فساد محرم کا مقدمہ :- مسٹر جونز پرنسپل کالج کے زخمی ہونے متعلق مسلمانوں کے خلاف مقدمہ ۱۲ کو بھی مسموع ہؤا۔ مسٹر راس السٹن نے ماخوذین کے گواہوں پر جرح کی۔ بعدہٗ چار ہندوؤں کے خلاف جنہوں نے فساد میں حصہ لیا تھا۔ مقدمہ شروع ہؤا۔ مؤخر الذکر مقدمہ میں ملزمین کی طرف سے الہ آباد کے مسٹر پور ٹر بھی پیروکار ہیں

سر چارلس بیلی کا دورہ :- ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر اُڑیسہ لیڈی بیلی و ذاتی سٹاف کے ساتھ گذشتہ سہ شنبہ کو چھوڑہ پہنچے۔ ایڈریسوں کا جواب دیا۔ پہار شنبہ کو موٹر میں بہتواروانہ ہوگئے۔

تعلیمی تقرر :- سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو ڈی بور بی اے (ڈبلن) کو ہندوستانی تعلیمی سروس میں منسلک کرکے پٹنہ کالج کا پروفیسر ریاضی مامور کیا ہے۔

انسپکٹر جنرل جنگلات :- مسٹر جی۔ ایس ہارٹ انسپکٹر جنرل جنگلات ۲۰ فروری کو ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے دورہ پر روانہ ہوئے

رخصت :- مسٹر اے۔ پی سوڈیمن ڈپٹی سیکرٹری صیغہ قانون سازی اخیر مارچ میں چھ ماہ کی رخصت پر ولایت جائیں گے۔

تلاشی :- پولیس کلکتہ نے شہر کے شمالی حصہ میں پولٹیکل مقدمات کے متعلق ایک ہندوستانی لیڈی ڈاکٹر کے مکان کی بھی تلاشی لی۔

دیوان کوچین :- معلوم ہوا ہے کہ آغاز مارچ میں مسٹر اے آر بنرجی سی۔ آئی۔ ای کے کنارہ کش ہونے پر مسٹر جے ڈبلیو بھور انڈین سول سروس دیوان کوچین مامور ہوں گے۔

لارڈ بشپ کلکتہ :- لارڈ بشپ کلکتہ ۱۲ فروری کو ناگپور سے جبلپور پہنچے۔ جہاں سے ۴ مارچ کو کلکتہ مراجعت کریں گے۔

راجہ بازار کلکتہ کا مقدمہ بم :- چھ ماخوذین میں سے ایک بینی بنرجی کو عدالت علی پور نے بری کر دیا۔ اور بقیہ پانچ مختلف الزامات میں سشن سپرد کئے گئے۔

زنانہ طالبات کے ایکے کا اختتام :- میڈیکل سکول آگرہ کے زنانہ طالبات کا ایکا ختم ہوگیا۔ انہوں نے معافی مانگنے کے علاوہ کوئی سی سزا جو انسپکٹر سکول تجویز کریں بھگتنے پر آمادگی ظاہر کی ہے سکول کے لڑکوں کا ایکا بدستور چلا جاتا ہے۔

برہما کا مقدمہ لاٹری :- اس مقدمہ میں چیف کورٹ کے خاص بنچ نے حکم صادر کر دیا۔ اور ملزمین کو دو ہزار روپے جرمانہ یا چھ ہفتہ قید کی سزا دی۔ دوسرے الزام میں کک اور ڈسیلو کو پندرہ پندرہ روپے جرمانہ یا ایک ایک ہفتہ قید محض کی بھی سزا ہوئی۔

سزا :- ہائیکورٹ مدراس نے چینا تھمبی موونیار کو دھوکے سے روپیہ وصول کرنے کے جرم میں ایک سال قید سخت کی سزا دی۔

مسٹر غزنوی کی واپسی :- آنریبل مسٹر اے کے غزنوی ممبر امپیریل کونسل یورپ سے ۲۲ فروری کو بمبئی واپس آ گئے۔ انجمن اسلامیہ کے وفد نے استقبال کیا۔ ۲۵ فروری کی شب کی گاڑی میں وائسرائے کی کونسل میں شمولیت اور مسئلہ حج پر ایک رزولیوشن پیش کرنیکی غرض سے دہلی روانہ ہونے والے تھے۔

لیڈروں کا عزم ولایت :- معلوم ہؤا ہے کہ آئندہ ۱۹ اپریل کو مسز اینی بیسنٹ کے ساتھ ہی مسٹر مظہر الحق و مسٹر سچدانند سنہا بھی ولایت روانہ ہونگے۔ اور لالہ لاجپت رائے آئندہ ۲۰ مئی کو اور آنریبل مسٹر گوکھلے ۹ مارچ کو تشریف لے جائیں گے۔

مزید گرفتاریاں :- علاوہ دینا ناتھ طالب علم اور لالہ بلراج و لالہ خوشی رام طلباء ایم۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور و چندولال مینیو کلرک گورداسپور کے پولیس نے دولت رام نامی دو نوجوانوں کو بھی زیر حراست لیا ہے۔ جنمیں سے ایک بی۔ اے اور دوسرا ایم۔ اے ہے۔

اخبار قادیان و روڈ ائیری حضرت خلیفۃ المسیح

دل بکن پاک از سیاہی کیں
جلوۂ خور بروز روشن بین
کے دمد آفتاب در دل شب
با دل تار خواہی نور دین

قادیان - ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء

(۱) حضرت مولوی محمد علی صاحب جب قرآن مجید کا ترجمہ سنانے کے لئے حاضر ہوئے تو ان کو مخاطب کرکے حضرت خلیفۃ المسیح نے یوں فرمایا۔

تو بیا کہ زندہ مانم

(۲) ایک نواب صاحب علاقہ سرحد افغانستان سے حضرت مسیح کی زیارت کیلئے تشریف لائے انہوں نے رخصت کے وقت دریافت کیا کہ غیر احمدیوں کو یہود نصاریٰ کہنا کیسا ہے آپ نے جواب میں فرمایا۔ تم استغفار بہت کرو بگانی کا بدلہ گالی نہ دو۔ تم انکو یہود و نصاریٰ نہ کہو۔ خدا تمہاری مدد کریگا۔

(۳) نواب صاحب کے ساتھ ایک قاضی صاحب تھے ان کو رخصت کرتے وقت فرمایا۔ قاضی فتوے بہت دیتے ہیں۔ تم توبہ کرلو۔ فتوے دینا بڑا کام ہے۔ (۴) اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب جو عیادت کے لئے تشریف لائے تھے انہوں نے عرض کی کہ اگر میرا ٹھیرنا ضروری نہ ہو تو رخصت چاہتا ہوں آپ نے فرمایا آپ تو ہمارے پاس ہر وقت رہتے ہیں۔

۲۲ فروری ۱۹۱۴ء — خاکسار مرزا یعقوب بیگ

حضرت نے فرمایا لنگر کے مقروض ہونیکا مجھے دکھ ہے دوست فکر کریں میں اپنا چندہ دونگا۔ (محمد صادق)

سیرت مصطفیٰ

یعنی سوانحعمری حضور انور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل
پسندیدہ حضرت خلیفۃ المسیح

حضور نے اپنے دستخط سے اس کتاب پر اظہار پسندیدگی فرماتے ہوئے اسکی کثرت اشاعت کیلئے دعا فرمائی ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے مصنف کو خدا جزائے خیر دے۔ اخبار بدر رقمطراز ہے کہ [illegible] کتاب کے ایک ایک [illegible] سوانح کیلئے ضروری باتیں ہیں ان کو محققانہ رنگ میں بتایا ہے کتاب قابل دید ہے اور مصنف کی محنت قابل شکریہ ہے۔ مدیر الحق ارقام فرماتے ہیں کہ اس سیرت میں مولوی صاحب نے بڑی محنت سے صحیح واقعات کو قلمبند فرماکر عمدہ طرز و خوش اسلوب کیساتھ ادا کیا ہے۔ اگر مسلمان خاص اس کتاب کو اپنے بچوں کو پڑھاویں اور اسلامی مدارس غیر سرکاری میں یہ کتاب داخل نصاب کیجاوے تو علاوہ مصنف کی قدر دانی کے مسلمان بچوں کو نیک سیرت حاصل کرنیکا ذریعہ ہوگی۔ الحکم کے ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ یہ کتاب بچوں جوانوں اور لڑکیوں کے پڑھنے کیلئے نہایت سلیس و درشت اسلوب پر لکھی گئی ہے میں ہر مسلمان کو اس کتاب کو پڑھنے اور پاس رکھنے اور اپنے لئے اسوۂ حسنہ بنانیکی تحریک کرتا ہوں۔ [illegible] مسلمانوں میں اسلام کی روح پھونکنا ہے میں الحق کی رائے سے متفق ہوں کہ اس کتاب کو [illegible] داخل نصاب کیجاوے اور ریویو آف ریلیجنز کی رائے ہے کہ یہ کتاب نہایت محنت و قابلیت سے لکھی گئی ہے [illegible] امور میں اکو محققانہ رنگ کے ساتھ قلمبند کیا گیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے [illegible] مصنف [illegible] نے یہ کتاب صرف تبلیغ اسلام کے جوش کے ساتھ لکھی ہے۔ پیغام صلح رقمطراز ہے کہ یہ کتاب بہت سی [illegible] خوبیوں سے ہر طرح سے آراستہ ہے ہمارے خیال میں یہ مسلمان بچوں کی مذہبی کتب [illegible] ہے۔ تشحیذ الاذہان لکھتا ہے یہ کتاب جہاں تک ہم سمجھتے ہیں عمدہ اور مفید ہے ہمیں امید ہے کہ سلمانان ہندوستان مصنف کی محنت کی قدر کرینگے۔ اس کے علاوہ دیگر اسلامی اخبارات وطن، پیسہ، نیر اعظم، المشیر، علی گڈھ گزٹ، مسلم گزٹ، افغان، کشمیری گزٹ، رہنمائے تعلیم، ضیاء الاسلام اور دلگداز وغیرہ نے اسپر نہایت عمدہ عمدہ رائے دی ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ لئے چکنا ولایتی الوری فنش ۲۸ پونڈ سرورق دبیز آرٹ پیپر پر سرخ و سبز رنگوں کے نہایت خوشنما بیل بوٹوں سے رنگین چھپا ہے کاغذ کاغذ نقاب ایک عجیب بہار دکھا رہا ہے ہدیہ بایں ہمہ خوبی صرف ۸ مجلد دار جلد خاص طور پر ولایتی طرز کی نہایت عمدہ تیار کرائی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ :- مہتمم کتب خانہ نظامیہ مزنگ لاہور

جلد ا | لاہور - یکشنبہ مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۹۸

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں کیا تبلیغ کرتے ہیں؟

مکرم بندہ سلمہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - کچھ عرصہ سے ہندوستان میں خواجہ صاحب کے طرز تبلیغ کے متعلق اخبارات میں بحث جاری ہے - میں مفصلہ ذیل اقتباسات خواجہ صاحب کے ایک پرائیویٹ خط سے جو کہ ان استفسارات کے جواب میں خاکسار کو ابھی موصول ہوا ہے - ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اس سے انشاء اللہ ان کے اسلامی مشن کے متعلق غلط فہمیوں کا پورے طور پر ازالہ ہو جاویگا - اور امید ہے کہ ہر ایک حق پسند مسلمان اس کارخیر میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریگا -

نوٹ :- اعانت کا روپیہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویر ہوس لاہور آنریری جائنٹ سکرٹری کے نام آنا چاہیئے - خاکسار مرزا یعقوب بیگ سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ لاہور

خواجہ صاحب کا تازہ خط

ترجمۃ القرآن انگریزی، سوائی کونٹ صلاح الدین پوئی ٹر کو خاص شوق اسلام سیکھنے کا ہے - کل اسلامک ریویو گذشتہ نمبر اس نے منگوائے ہیں - آخری خط جو ان کا آیا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں - کہ مجھ کو قرآن کا ترجمہ یہاں نہیں ملتا - مہربانی فرما کر بھیج دو - اس کے خط کی نقل بھیجتا ہوں اب فرمایئے کہ کونسا ترجمہ اسے بھیجوں - جو ترجمہ ہے وہ شرارتوں اور غلط بیانیوں سے خالی نہیں ہے - وہ ایک نو مسلم کے واسطے باعث ابتلا ہے وہ کونسا دن ہوگا - جس دن مسلمانوں کو سمجھ آجائیگی - کہ اشاعت ترجمہ قرآن از بس ضروری ہے -

نماز جمعہ، کپتان عبد الرحمن سگریٹ کے متعلق کسی گذشتہ خط میں لکھا تھا - کہ انہوں نے ۳۰ جنوری کو لنڈن ہال میں آکر ہمارے ساتھ نماز جمعہ پڑھی - آج صبح اُن کا خط آیا جس میں وہ ذیل کے فقرات لکھتے ہیں - "۳۰ جنوری کے جمعہ کی نماز کا مجھ پر بڑا اثر ہوا - خصوصاً تمام عبادت کی سنجیدگی اور متانت بہت ہی اثر بخش تھی - جتنے موجود تھے اُن سب کو نیک خیال ہی میں نے دیکھا - ہر ایک بات تصنع سے پاک اور سادگی سے مملو تھی یہ میرے لئے باعث افسوس تھا - کہ میں ہر ایک امر کو (عربی حصہ نماز و خطبہ) نہیں سمجھ سکا - لیکن میرے لئے یہی کافی ہے کہ جب میں ہال میں داخل ہوا اُس سے میں نے اپنے آپ کو بہتر پایا - جبکہ میں ہال سے نکلا - میں نے محسوس کیا - کہ میں خدا کے نزدیک ہوں اور ایسا ہی مجھے معلوم ہوتا تھا - کہ خدا میرے آگے سے زیادہ نزدیک ہے - آئندہ جمعہ میں جو بھائی نماز میں جمع ہوں - میری طرف سے اُن کی خدمت میں عرض کریں کہ میں اُن کے لئے دُعا کرتا ہوں اور وہ میرے لئے خدائے رحمان سے دعا کریں" - اس کے بعد وہ اپنے انتخاب پارلیمنٹ کا ذکر کرتا ہے - خدا تعالیٰ اسے کامیاب کرے آپ بھی اس کے واسطے دعا کریں -

دیگر ممالک میں اشاعت، کل ایک خط برٹش کولمبیا آیا - راقم خط لکھتے ہیں کہ اُن کو اسلام سے بہت دلچسپی ہے وہ اسلام سیکھنا چاہتے ہیں - جنوری سے اسلامک ریویو جاری کر دیا ہے یہاں انگلستان میں ایک جیسی لوو سوسائٹی ہے - اس کے ایک سکرٹری سے گذشتہ ہفتہ خط و کتابت ہوئی شیخ نور احمد نے خط کہیں رکھدیا ہے اگر کل دستیاب ہوگیا تو بجنسہٖ بھیجدوں گا - پہلے خط میں اُنہوں نے لکھا - کہ کچھ دن ہوئے بلگیریا گیا - مجھے یہ بات دیکھ کر نہایت ہی حیرت ہوئی کہ وہاں کے مسلمان باشندے عیسائیوں کے مقابل اخلاقاً و اعمالاً بدرجہا بہتر تھے - اُنہوں نے مجھے لکھا کہ پہلے اسلام کی بابت ان کو کوئی علم نہیں تھا - لیکن بلگیریا میں متقابل حالت دیکھکر مجھے خیال پیدا ہوا ہے کہ مذہب اسلام کا میں مطالعہ کروں - کیا آپ مجھے اسلامی لٹریچر کا پتہ دے سکتے ہیں - جو انگریزی یا فرانسیسی یا جرمن میں ہوں - میں نے کچھ تو سکرگذشتہ ہفتہ کے رسالے بھیجدیئے اور ساتھ ہی لکھا کہ ان کے علاوہ Teachings of Islam مصنفہ حضرت مرزا صاحب و Spirit of Islam مصنفہ سید امیر علی منگوا لیجئے - یہ بھی لکھا کہ اسلام ایک خطرناک غلط فہمی غلط بیانی اور افترا کا بیان نشانہ ہوا ہے اس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے بلگیریا جانے سے پہلے ، ہم صرف اسلئے مسلمانوں کو برا جانتے تھے کہ وہ مسلمان ہیں اور عیسائی لوگ اس واسطے اچھا جانتے تھے - کہ وہ عیسائی ہیں جو حال ہیں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے -

جوش تبلیغ، اٹلی سے چند خطوط آئے ہیں حیران ہوں کہ کس کے ذریعہ سے انکے مطالب سے آگاہی حاصل کروں مختلف ممالک یورپ کے اکثر اخبار ماہواری ریویو ہم سے تبادلہ کر رہے ہیں خود پسند ہیں ان تمام باتوں سے یہ تو نظر آتا ہے - کہ یک لخت طبائع میں انتشار پیدا ہوگیا ہے اور اسلام کے متعلق مستفسرانہ روح جوش میں ہے - یہ وقت ہے کہ تمام یورپ میں پھر کر مرکز اسلام قائم کئے جائیں -

طرز تبلیغ، میری تو طبیعت ہی خاص رنگ کی واقع ہوئی ہے اور جو طرز تبلیغ میں نے یہاں اختیار کی ہوئی ہے یہ کسی خاص مصلحت کے ماتحت نہیں - یہاں تو شاید غیر احمدیوں کا پاس سمجھا جاوے ہندوستان میں مجھے کس کا پاس تھا - میں یہاں وہی کرتا ہوں جو ہندوستان میں کیا کرتا تھا - خدا تعالیٰ کے فضل نے مجھے محمدؐ اور قرآن کا بے حد عشق ہے اور یہ عشق کس نے مجھے دیا - خود مرزا صاحب نے - میں نا دو برس ہوئے - کہ ذیل کے مصرع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہے تھے وہ اب بھی سچ ہیں سہ میں کیا کہوں کہ میں جس شاہ کا غلام ہوا - وہی تیرے کوچہ کا خضر راہ ہوا - جوں ہی قدم تیرے ایوان عشق میں رکھا - ہمارے قتل کا یاروں نے دید یا فتویٰ - (مرزا صاحب) بجرم عشق توام می کشند غوغائیست - تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست

احمدی غیر احمدی کا سوال، کاش احمدیوں اور غیر احمدیوں کو ابتدائے اسلام کا علم ہوتا - جہاں سینکڑوں اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے - صرف کلمہ شریف اور چند اقرار اعمال کے متعلق کر کے چلے گئے - مسمی ذرہ اسلام میں تھے پھر انہوں نے نبی کریمؐ کی شکل بھی نہ دیکھی اس سے بدتر حالت یہاں کی ہے ابھی پانچ وقت نماز کی نوبت نہیں آئی - جو لا الٰہ الا اللہ کے بعد دوسرا رکن ہے تو ہم تفرقات اسلام پر کیا بحث کریں - غیر احمدیوں سے لئے نتیجہ پر آنے کے واسطے بد راستے صاف تھے - بیک تو گذشتہ تین سال کی میری طرز تبلیغ جب میں نے کوئٹہ سے لیکر کلکتہ اور سرینگر کو ہاٹ سے لیکر بمبئی مدراس تک مختلف دیار و امصار ہند میں لکچر دیئے پھر دوسرے ایک جلد اسلامک ریویو کی ختم ہو چکی ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ میری طرز تبلیغ کیا ہے -

مذہب اسلام جن اصول عظیمہ پر مبنی ہے اس میں ہم سب متفق ہیں صرف ناقص کامل کا فرق ہے میں احمدی ہوں اور اسی میں نجات کو حق پر سمجھتا ہوں - پس میں اتنا ہی کہ سکتا ہوں کہ احمدی کامل ہیں اور غیر احمدی ناقص - باقی سب مسلمان ہیں دراصل ان لوگوں کو غلطی لگی ہے انہوں نے مرزا صاحب کو نہیں سمجھا - مرزا صاحب ایک مصلح تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی حالت سنوارنے آئے تھے - اور ہمیں مسلمان بنانے آئے تھے - نہ کوئی نیا مذہب سکھلانے وہ برکات اسلام کے مصدق و مصداق تھے ہاں ایک مسئلہ پر انہوں نے بہت زور دیا اور وہ نہایت ہی تھا وہ ہے وفات مسیح نہ معلوم غیر احمدیوں کو کیا تعلق خاص ابن مریم سے ہے جو اس کی موت سے گھبرا اٹھتے ہیں - کیا اس کا زندہ ماننا جزو ایمان و اسلام ہے اگر نہیں تو یاد رکھو کہ یسوع کو تخت الوہیت سے وہی اتار یگا - جو اس کو زمین میں سلائیگا - اور جو رفع محمدؐ کو رفع عیسیٰ سے بہت ارفع سمجھیگا - پولوس سے لیکر آج تک کلیسیا کی کل تحریریں پڑھو - تمہیں سمجھ آجائیگا - سب کا اتفاق اس پر ہے کہ مسیح کی الوہیت مسیح کے جی اُٹھنے اور آسمان پر جانے پر ہے - جس نے مسیح کے جسم کو زمین میں رکھا - اس نے اس کو خدائی سے معزار کیا پس یہ ایک بات ہے کہ جو حضرت مرزا صاحب نے بزور قلم ثابت کی - باقی کون مسلمان ہے - جس کا ایمان علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پر نہیں اور کون مجدد کے سر پہ حدیث مجدد سے منکر ہے - مرزا صاحب کا جو حقیقی دعویٰ ہے - وہ تو ان دو حدیثوں کے ماتحت ہے مہدویت بذات خود تو اسلامی تعلیم کے خلاف نہیں - باقی سوال شخصیت کا رہ جاتا ہے کہ وہ تھے یا نہیں یہ ہے کل احمدیت یا قادیانیت جو میں نے سمجھی ہے - رہا جو علم کلام ادیان باطلہ کے مقابل پر حضرت مرزا صاحب نے پیدا کیا - خود بخود زمانہ دیکھ لیگا - کہ اسلام کو سب مذاہب پر غالب کرنے کے لئے وہ بے عدیل ہے - لیکن یہاں تو یہ سوال ابھی برسوں قبل از وقت ہے میں خدا کے فضل سے منافق نہیں ہوں - میرا ظاہر و باطن معاملہ تبلیغ میں یکساں ہے میں نہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میری طرز تبلیغ کسی خاص جماعت اسلام کو مجھ سے ناراض کر کے مجھے ان کی امداد سے محروم رکھے ایسا ہی میں حرام سمجھتا ہوں کہ کسی پالیسی کی بنیاد پر میں مرزا صاحب کا ذکر کروں یا نہ کروں میں تو اپنی فطرت سے مجبور ہوں غیر اسلامی لوگوں کے سامنے مجھے قرآن اور محمدؐ کو پیش کرنے کے سوا کچھ کہنا نہیں آتا -

فرقہ کی بحث، دوسرا فرقہ کی بحث یہاں کرنا - میرے علم اور یقین میں اشاعت اسلام کے لئے سم قاتل ہے اگر میں یہاں صرف لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کو قائم کر جاؤں تو میں نے وہ کر لیا - جس کا میں اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا - آپ لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ان لوگوں کو مسیح کا کس قدر پاس ہے - جو لوگ مسیح کو خدا نہیں مانتے - اور وہ لاکھوں ہیں وہ مسیح کے متعلق ایسا عقیدہ رکھتے ہیں - جو ہمارے نزدیک شرک ہے مسیح کے ذکر پر تو ان لوگوں کی حالت ہی اور ہو جاتی ہے یہ کچھ تھوڑا کام ہے کہ مسیح کو مسیح ابن مریم الا رسول کا مصداق ثابت کر دیا جاوے - ایک تیار غلط فہمیوں کا غلط بیانیوں کا افترا اور بہتانوں کا اسلام کے متعلق یورپ میں ہے اکثر تو ہم کو ایک ہندوؤں کا فرقہ جانتے تھے اور ہماری مسجد کو اس غرض سے آکر دیکھتے ہیں کہ محمدؐ کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۹۸

اخلاقِ نبوی

(نوشتہ مولوی محمد مرتضیٰ خانصاحب از پٹیالہ)

گذشتہ سے پیوستہ

برادران رسولؐ کے ہر فعل میں آپ کی کامیابی کی جھلک نظر آتی ہے۔ کیا بلحاظ خاوند ہونے کے کیا بلحاظ باپ ہونے کے۔ کیا بلحاظ شجاع ہونے کے کیا بلحاظ شفیق علیٰ خلق اللہ ہونے کے اور کیا بلحاظ صاحب ثروت ہونے کے۔ مگر کیا یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو تجربہ میں نہ آئی ہوں۔ اور تجربہ نے آپ کو نہیں بنیں خدا تعالےٰ نے آپ کو مختلف موقعہ آپ کے اخلاق کے ظاہر کرنے کے لئے عطا کئے اب ایک شخص جو لڑائی میں گیا ہی نہیں۔ اور اُس نے تلوار ہاتھ میں لی ہی نہیں اس کی شجاعت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خود بڑی گھمسان کی لڑائیوں میں بڑے بڑے سپہ سالاروں کے مقابل میں لڑے۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ میں بڑا شجاع ہوں۔ وہ شخص جس کی ایک بھی بیوی نہیں اس کے اخلاق ازواج سے کیونکر ثابت ہو سکتے ہیں۔ مگر نہیں آپ کی تو ایک چھوڑ ۹ بیویاں ہیں اور آپ نے اپنے طرزِ عمل سے بکمال وضوح ثابت کر دیا۔ کہ عاشرو ھن بالمعروف کے کیا معنے ہیں۔ ایک مفلس نادار گر دنیا کے لذائذ اور دنیا کے لوازمات سے کنارہ کش ہے تو مفلسی اور ناداری اُس کا موجب ہو سکتی ہے۔ مگر آپ تو بادشاہ ہیں زر و جواہر کے خزانے آپ کے قدموں پر گرے ہوئے ہیں۔ آپ اپنے لئے ایک حبہ بھی مخصوص نہیں فرماتے۔ بلکہ سب کا سب بانٹ دیتے ہیں اور اس طرح سے ثابت کر دیتے ہیں کہ باوجود ہر نعمت کی موجودگی کے نفس کشی اس طرح کیا کرتے ہیں۔ وہ شخص جس کو پورا پورا اقتدار حاصل ہی نہیں ہوا۔ اور وہ جو دشمنوں سے انتقام کی طاقت ہی نہیں رکھتا اسکی عفو کی قوت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے مگر نہیں آپ تو باوجود فاتح ہونے کے اور تمام مکہ کو مغلوب کر لینے کے بعد فرماتے ہیں۔ کہ آج تم سے کوئی باز پرس نہیں کی جاتی۔ کہ تم نے مجھے ستایا تھا۔

وُہ جس پر مخالفتوں کے سبب طوفان آئے ہی نہیں اس کی استقامت کا کیا پتہ لگ سکتا ہے۔ مگر آں حضرتؐ کا ایک شخص مخالف نہیں دو مخالف نہیں قوم کی قوم ہی آپ کے خون کی پیاسی ہے۔ غرضیکہ آپ چونکہ نوع انسان کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے خود کامل بن کر دکھایا۔ آپ عابد اور خدا کے پرستار ہیں۔ تو اس قدر کہ ساری رات خدا کے حضور کھڑے رہتے ہیں اور کثرتِ قیام سے آپ کے پاؤں سوج جاتے ہیں آپ مستقل مزاج ایسے ہیں کہ باوجو اس بات کے کہ کوئی دقیقہ آپ کی ہلاکت میں فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ مگر آپ اپنے فرضِ منصبی سے ذرا پیچھے نہیں ہٹتے آپ صادق ایسے ہیں۔ کہ دشمن کے نرغہ میں ننگی تلواروں میں تن تنہا گھر جاتے ہیں تو اس وقت بھی یہی فرماتے ہیں کہ انا النبی انا النبی آپ صابر اور شاکر اس قدر ہیں کہ آپ پر پتھر پڑتے ہیں۔ بدن زخمی ہو جاتا ہے پنڈلیوں سے خون بہتا ہے مگر آپ ہیں کہ کوئی کلمہ ناصبری یا ناشکری کا زبان پر نہیں لاتے۔ بلکہ ہر تکلیف کو الحمد للہ کہتے ہوئے برداشت کئے جاتے ہیں خدا کی مخلوق پر ایسے شفیق ہیں اور اُن کی ہدایت کے ایسے پیاسے کہ جب ایک پتھر پیشانی مبارک پر دشمن مارتا ہے۔ آپ کا ماتھا زخمی ہو کر خون سے چہرہ تر ہو جاتا ہے اس وقت وحی آتی ہے۔ کہ اگر تو کہے تو یہی پہاڑ تیرے دشمنوں پر گرا کر انہیں چکنا چور کر دیا جائے۔ تو اُس وقت آپ جواب دیتے ہیں کہ نہیں نہیں بلکہ میری خواہش تو یہ ہے کہ ان کو ہدایت مل جائے۔ خود زبانِ مبارک سے اُن کی خطا کے لئے معافی مانگتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ رب اغفر لقومی انھم لا یعلمون آپ شجاع ہیں تو اس قدر کہ جب اُور تو اور علیؓ جیسے جری پہلوان دشمن کے مقابلہ میں جاتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ آپ تن تنہا دشمن پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور سب کو بھگا دیتے ہیں۔ الغرض صاحبان! آپ کے ہر کام میں آپ کی کاملیت نظر آتی ہے جہاں ایک طرف خدا کا کامل عشق اور کامل محبت اور کامل جذبہ اور کامل تعلق اور کامل اخلاص اور کامل ایمان تھا۔ دوسری طرف مخلوق خدا کے ساتھ آپ کو کامل ہمدردی اور کامل شفقت تھی قرآن مجید نے اس بات کو ان الفاظ میں بیان فرمایا دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ یعنی رسولؐ خدا جب خدا تعالیٰ کی طرف چڑھا اور جہاں نزدیکی اور قرب کے جلوہ گاہوں میں آ پہنچا۔ تو پھر اُس وقت عبودیت کی طرف جھکا۔ اور اُس کے انتہائی نقطہ پر جا ٹھہرا اور جو بشری لوازمات ہوتے ہیں۔ یعنی ہمدردی خلق خدا کی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اُن کو کمال پر پہنچا دیا۔ جہاں ایک طرف خدا تعالیٰ کی طرف انتہائی درجہ پر اٹھا اور قریب ہوا وہاں دوسری طرف نوع انسان کی طرف بھی جھکا اور قریب ہوا ایسی پہلو قرب کی وجہ سے جو آپس میں مساویات رکھتی ہیں۔ وہ ایسا ہو گیا کہ جیسا کہ دو قوسوں میں ایک وتر ہوتا ہے۔ خدا کے قرب کا اور خدا تعالےٰ کی ذات میں فناہ ہو جانے کا ہی نتیجہ تو تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی اے محمدؐ جو مٹھی بھر ریت پھینک کر آپ نے دشمنوں کو بھگا دیا۔ وہ مٹھی آپ نے نہیں پھینکی تھی۔ بلکہ ہم نے پھینکی تھی۔ اور اس وقت تمہارا جو ہاتھ تھا۔ وہ درحقیقت ہمارا ہی ہاتھ تھا۔

برادران! اس سے بڑھ کر فنا فی اللہ اور کسے کہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کامل ارتباط کی مثال کہاں مل سکتی ہے۔ کہ خدا آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے اور آپ کے فعل کو اپنا فعل بتائے۔ مگر دوسری طرف آپ کی عبودیت شان کو ملاحظہ کرو۔ ایک دن آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا۔ کہ کوئی شخص خدا کے فضل کے بغیر بخشا نہیں جائیگا۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ بھی؟ فرمایا ہاں! بیشک میں بھی خدا کے فضل سے بخشا جاؤں گا۔ اگر خدا کا رحم اور فضل شامل حال ہوا تو جنت میں قدم رکھ سکونگا۔

ایک دفعہ آپ کھانا کھا رہے تھے ایک مشرک نے دیکھکر کہا۔ کہ محمدؐ تو اس طرح کھانا کھانے بیٹھتا ہے۔ جس طرح کہ غلام بیٹھا کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک میں اپنے (خدا) کا غلام ہی ہوں۔ خدا سے دُعا فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا میں مسکین ہوں۔ میرا حشر قیامت کے دن مسکینوں میں سے ہی کیجو۔ پھر آپ صحابہ سے بھی تاکید فرماتے۔ کہ دیکھو یہود و نصاریٰ کی طرح میرا رُتبہ حد سے نہ بڑھانا۔ جب آپ جنگ میں تشریف لے جاتے تو بیوہ بوڑھی عورتوں سے استدعا دعا کی کرتے۔ سلام کرنے میں خود سبقت فرماتے تھے اور فرماتے۔ کہ جو پہلے سلام کہتا ہے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کبھی آپ نے اپنے تئیں بڑا نہیں بنایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ مع صحابہ کرام ایک صحرا میں قیام پذیر تھے۔ ایک شخص آٹا اور بکری حضور کی خدمت میں لایا۔ ایک صحابی نے کہا۔ کہ میں بکری ذبح کرتا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں صاف کرتا ہوں۔ تیسرے نے کہا کہ میں آٹا گوندھتا ہوں۔ حضرتؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میں لکڑیاں لاتا ہوں۔ صحابہ نے چشم پُرنم ہو کر عرض کی۔ کہ حضرت ہم حضور کے غلام موجود ہیں۔ غلاموں کے سامنے آقا کام کرتے اچھے نہیں لگتے۔ فرمایا نہیں مجھ کو اللہ تعالےٰ نے اعضاء دیئے ہیں۔ تاکہ میں اُن کو کام میں لاؤں۔ (باقی آئندہ)

پرنسپل صاحب میڈیکل کالج لاہور کا سخت قابل اعتراض رویہ

نہایت افسوس سے سُنا گیا ہے کہ میڈیکل کالج لاہور کے ناگوار واقعات کسی صورت میں ختم ہونے میں نہیں آتے۔ طلبا کو کالج چھوڑے ہوئے آج دو ہفتے ہو گئے ہیں۔ لیکن پرنسپل صاحب کو نہ تو کالج اور نہ طلبا کی حالت پر رحم آتا ہے اور اپنے قابلِ اعتراض رویہ کو بالکل نہیں چھوڑتے۔ بلکہ ان دنوں تو چند ایک ایسی مایوسانہ حرکتیں ان سے سرزد ہوئی ہیں۔ جن سے طلبا کی شکایات کی بہت حد تک صداقت ثابت ہوتی ہے سُنا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ فروری کو طلبا نے بوساطت ایک پروفیسر پرنسپل صاحب سے اُنکی کوٹھی پر شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور نہایت ادب و انکسار سے اپنے جائز مطالبات کو پیش کیا۔ اس وقت دو تین اور پروفیسر بھی بعد میجر [illegible] صاحب موجود تھے۔ پرنسپل صاحب نے طلبا کی تمام شکایات کو سُن کر بہت تسلی بخش جواب دیا اور وعدہ کیا کہ اگر طلباء ۲۸ فروری تک دوبارہ داخلہ کی درخواستیں کالج میں بھیجدیں۔ تو ان سے کوئی باز پرس نہ کی جائیگی اور کسی کے خلاف کارروائی نہ ہو گی۔ ان کے کیرکٹر سرٹیفکیٹ پر بھی اس سٹرائیک کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور موجودہ طلبا کے کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ان کے ولایت جا کر تعلیم حاصل کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائیگی علاوہ ازیں ان کی جملہ دیگر شکایات کو بالکل رفع کیا جائیگا۔ پرنسپل صاحب کے ان زبانی وعدوں پر طلبا کو [illegible] یقین ہو گیا۔ اور [illegible] میجر [illegible] صاحب نے بھی فرمایا۔ ...... کہ [illegible] اور خصوصاً انگریز کبھی وعدہ خلافی کا مرتکب نہیں ہو سکتا [illegible] پرنسپل صاحب کے پاس ادب کیوجہ سے [illegible] ان کی تحریر [illegible] ضروری [illegible] کرنے لگے۔ جو اگلے دن یعنی ۲۵ فروری کو ہونے والا تھا۔ اور جس میں پرنسپل صاحب کے وعدہ کے بموجب ان کے چند ایک نمائندوں کی موجودگی میں مذکورہ بالا شرائط اور نیز چند ایک اور ضروری باتیں طے ہونے والی تھیں لیکن ہم نہایت افسوس سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ پرنسپل صاحب اپنے وعدوں کو ایک ہی رات میں بھول گئے۔ اور دوسرا روز پھر اپنی بے رحمانہ ہٹ پر قائم ہو گئے۔ اور تمام دن انتظار کرنے کے بعد جب لڑکوں نے اُن کی خدمت میں کہہ بھیجا۔ کہ ان کے نمائندے کالج کونسل میں آپ کے وعدہ کے بموجب کیوں نہیں بلائے گئے۔ تو انہیں کرخت لہجہ میں یہ جواب موصول ہوا۔ کہ طلبا کی کوئی شرط منظور نہیں کی جاسکتی اور کونسل کے گذشتہ فیصلہ کے بموجب انکے ساتھ کوئی عمدہ برتاؤ کرنے کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا آہ! کیا ہی اچھا ہو اگر [illegible]

فرانس کی حقوق طلب عورتیں

فرانس کی سفرجیٹ عورتوں نے اپنے حصول مقاصد کیلئے جد و جہد کا جو طریق اختیار کر رکھا ہے وہ اس سخت ہولناک رستہ سے بالکل مختلف ہی جو انگلستان کی حقوق طلب عورتوں نے اختیار کیا ہوا ہے یعنی اگر انگلستان کی عورتیں اپنا کام بمبر پھینکنے۔ کھڑکیاں توڑنے اور گھروں کو جلانے آگ لگانے سے نکالنا چاہتی ہیں تو اسکے برخلاف اہل فرانس کی بالکل خاموشی سے [illegible]

قبول اسلام

میاں محمد عبداللہ صاحب نومسلم مدہونی [illegible] سے اطلاع دیتے ہیں کہ تین ہندو جو آریہ سماج میں داخل ہونے والے تھے۔ اخبار پیغام صلح کے مطالعہ سے مشرف باسلام ہو گئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان تینوں نومسلموں کے نام یہ ہیں

اصلی نام	اسلامی نام	اصلی نام	اسلامی نام	اصلی نام	اسلامی نام
(۱) امرت لال	عبدالرحیم	(۲) رام تارا بند	عبدالحی	(۳) بابو لال	خدا بخش

اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت بخشے اور انکے ایمان کو روز افزوں ترقی دے آمین!

خالصہ اخبار لائل پور

بھائی سہجند سنگھ صاحب رئیس لائل پور کی طرف سے ایک اشتہار بدین مضمون شائع ہوا ہے کہ لائل پور سے ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں ایک ہفتہ وار اخبار بنام خالصہ اخبار لائل پور۔ بھائی لال سنگھ جی بی اے کی [illegible] ایڈیٹری میں جاری ہونے والا ہے جس کا غرض نیتہ کی بے غرضانہ سیوا کرنا ہوگا۔ جو اس شکل میں ہوگی۔ کہ سکھ پبلک کی اصلی رائے اور ان کے قومی جذبات کا اظہار کرے اور پنتھ کے ہر کار رج میں سکھوں کو اپنے اصولوں پر چلنے کی ترغیب دلوے "جہاں تک ہمارا اعتراض کا تعلق ان الفاظ سے ہے۔ جو اوپر نقل کئے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ بہت عمدہ ہیں اور اگر کوئی شخص سچائی سے انہیں پر کاربند ہے تو یہ اس کے لئے کار ثواب ہے لیکن ایک طرف تو ہا وا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی اس پاک تعلیم کو دیکھکر جو انہوں نے اپنے پیروں کو دی اور دوسری طرف سکھوں کے موجودہ طرز عمل کو مدنظر رکھکر جس میں ان کے گرو کی ان نصائح کا شائبہ بھی کہیں نہیں پایا ہم نہیں کہہ سکتے کہ بھائی سہجند سنگھ صاحب کے الفاظ "اپنے اصولوں" کا کیا مطلب ہے آیا اس سے اُن کی مُراد باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تجویز کردہ اصول ہیں۔ یا سکھ قوم کا موجودہ نصب العین جو ان کو باوا صاحب کی تعلیم سے کوسوں دُور لے جا رہا ہے۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ اغراض کہاں تک مفید ہیں اور مالک اخبار کا یہ منصفانہ ارادہ کہ اخبار کا منافع وغیرہ بھی اسی کی بہتری یا کسی اور نیک کام میں خرچ ہوگا کہاں تک فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ بہرحال اخبار کا سالانہ چندہ ۳؎ ہوگا درخواست ہائے خریداری منیجر صاحب خالصہ اخبار لائل پور کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔

لالہ ہنسراج کی خانہ تلاشی کا نتیجہ

لاہور کے چند ہندو معززین کی جو عموماً آریہ سماج سے تعلق رکھتے ہیں خانہ تلاشیوں کے سلسلہ میں لالہ ہنسراج صاحب سابق پرنسپل ڈی اے وی کالج کے گھر کی بہت چھان بین کیگئی ہے اور بہت تعجب کی بات ہے کہ پولیس نے انکی بہت سی ایسی کتابوں پر قبضہ کر لیا ہے جنکا موجودہ سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں ان میں سے ۲۵۳ کتابیں سنسکرت زبان میں ہیں جنہیں چار وید رگ وید بھاشیہ بھومکا مصنفہ سوامی دیانند صاحب اور بہت سی اور مذہبی کتابیں ہیں علاوہ ازیں ۱۶ کتابیں انگریزی میں ہیں جنہیں ایم اے کلاس کے انگریزی تاریخ اور پولیٹکل اکانومی کے کورس شامل ہیں۔ نیز یونیورسٹی کیلنڈر سکیمبرن اینڈ کو کی فہرست کتب اور ... ایسی کتابیں ہیں جو موجودہ لٹریچر پر مشتمل ہیں پولیس نے قبضہ میں لے لی ہیں ان حالات میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ پولیس کا اس کارروائی سے کیا مطلب ہے

انڈین پریس ایکٹ کے خلاف اہل انگلستان کی صدائے احتجاج

مولوی ظفر علی خانصاحب ایڈیٹر زمیندار انگلستان میں بیٹھے ہوئے بھی اپنی بیش بہا قومی خدمات ویسی ہی سرگرمی سے انجام دے رہے ہیں۔ جیسے وہ ہندوستان میں بجا لاتے تھے۔ انہوں نے ولایتی اخبارات میں پریس ایکٹ کے موجودہ عمل درآمد اور ہندوستانی پریس کی آزادی کے چھن جانے کا حال بیان کرکے انگلستان سے یہ خواہش کی تھی۔ کہ وہ اس کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ جس پر اکثر معزز انگریزوں نے آپ کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرکے ہر ایک ممکن امداد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ وہ وعدے صرف زبان تک ہی محدود نہیں رہے۔ بلکہ اب عملی رنگ بھی اختیار کر رہے ہیں چنانچہ حال ہی میں مسز ہنری کاٹن اور مسٹر ولیم ویڈربرن نے انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے ایک اپیل بدیں مضمون شائع کی ہے۔ کہ تمام اہل انگلستان متفقہ طور پر اس کے خلاف اپنی صدائے احتجاج بلند کریں۔ امید ہے کہ ان ودا معزز افراد انگلستان کی آواز بہت زیادہ موثر ثابت ہوگی۔ اور عنقریب بہت سے انصاف پسند افراد دولت برطانیہ اسکو لبیک کہنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ جس سے بہت عمدہ اور خوشگوار نتائج کے پیدا ہونے کی امید لگائی جاسکتی ہے۔

پریس ایکٹ کے متعلق پارلیمنٹ میں سوالات

اوپر ہم بتلا چکے ہیں۔ کہ پریس ایکٹ کے خلاف انگلستان میں باقاعدہ جدوجہد شروع ہو گئی ہے۔ اور اہل انگلستان عنقریب متفقہ طور پر اس کے خلاف اپنی آواز بلند کرنیوالے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اب ایک اور فرحت افزا خبر موصول ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کوششوں کا احاطہ دن بدن وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہانتک کہ اب پارلیمنٹ میں بھی اسکے متعلق سوالات کی بوچھاڑ ہونی شروع ہو گئی ہے۔ آجکے صیغۂ برقیات میں اس خبر کی تفصیل کو دیکھکر ناظرین اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ سلطنت برطانیہ میں ابھی بہت سے ایسے شریف النفس افراد موجود ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مسٹر ہارل کیطرح اپنی آزادانہ اور منصفانہ کوششوں سے بلاوی شرافت کا ثبوت دیتے رہتے ہیں اور اس لئے اگرچہ مسٹر ہارل کے سوالات متعلقہ پریس ایکٹ کا ابھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ لیکن امید ہے کہ انگلستان جیسے آزاد خیال ملک کے معزز افراد کی یہ کوششیں ضائع نہ جائینگی۔ اور ایک نہ ایک دن ضرور اپنا پورا اثر دکھا کر رہینگی۔

زمیندار کے متعلق پارلیمنٹ میں سوالات

اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ سنکر اور بھی خوشی حاصل ہوئی ہے کہ مسٹر ہارل نے اپنی آواز کو صرف قانون مطابع کی چند ایک دفعات کی ترمیم کے سوالات تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ مطبع زمیندار کی ضبطی کے متعلق مزید تحقیقات کا حکم کرنے کی بابت درخواست کی۔ جس کے جواب میں مسٹر رابرٹسن نائب وزیر ہند نے ایڈیٹر زمیندار کو حکم ضبطی کے خلاف عدالت العالیہ میں اپنی اپیل دائر کرنیکا حقدار ظاہر کیا۔ اور کہا کہ لارڈ کریو مزید غور سے قبل اس کارروائی کے نتیجہ کے منتظر رہینگے۔

الحمد للہ کہ منتظمان زمیندار نے مولوی ظفر علی خانصاحب کی ہدایت پر جملہ کاغذات اپیل بیرسٹر کے حوالہ کر دیئے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ ایک دو روز میں اپیل چیف کورٹ میں دائر ہونیوالی ہے۔ خدا کرے کہ اس اپیل کا نتیجہ ضبط شدہ زمیندار پریس کی واپسی کی صورت میں برآمد ہو۔ اور لارڈ کریو کو مزید غور کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

مجاہدین طرابلس اور اٹلی

اٹلی کو طرابلس میں علم حرب بلند کئے ہوئے آج ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں لیکن ملکی لحاظ سے اسکو تا حال کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی بلکہ ہر روز بہت سا مالی و جانی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور باوجود کافی سلاح کے موجود ہونے کے بہت کم قدم آگے بڑھ سکتا ہے جبتک اٹلی کا یہ مقابلہ ترک مجاہدین کے ساتھ تھا اسوقت تک تو اس امید کی کوئی جھلک سی بھی دکھائی دیتی تھی کہ طرابلس پر اٹلی کا تسلط و اقتدار جم نہ سکیگا لیکن جب باقاعدہ تربیت یافتہ افواج اسکے مقابلہ سے ہٹ گئیں تو اسوقت یہ تھوڑی سی امید بھی جاتی رہی اور اہلیانکو کوئی باور نہ کرتا تھا۔ کہ اٹلی کی کثیر التعداد اسلحہ دتربیت یافتہ افواج کے سامنے طرابلس کے مٹھی بھر نہتے اور غیر تربیت یافتہ عرب ٹھہر سکیں لیکن خدا تعالےٰ کو دنیا پر مادہ پرستی اور دنیوی ساز و سامان پر اپنا کامل اقتدار ظاہر کرنا منظور تھا۔ اس لئے اسنے مٹھی بھر عربوں کے دلوں میں وہ جوش اور ہمت پیدا کر دی اور اپنی قدرت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ وہی چند ایک عربان طرابلس ڈیڑھ سال سے مقابلہ کیا رہے ہیں۔

مراسلات

ایک ضروری اعلان

۱۶ار نومبر ۱۹۱۳ء کے اخبار پیغام صلح میں میرے نام سے ایک کھلی چٹھی شائع ہوئی تھی۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف موقعوں پر اظہار ناراضگی فرمایا۔ مجھے اس بات سے سخت پشیمانی اور دلی رنج ہے کہ میں نے اپنے اس فعل سے اپنے محسن و مربی حضرت خلیفۃ المسیح اور اہل بیت حضرت مسیح موعود و حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ناراضگی کا موقع دیا۔ جلسہ سالانہ پر تو میں بباعث نہ ملنے رخصت کے قادیان نہ جاسکا مگر گذشتہ سے پیوستہ اتوار میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جملہ قصوروں کا اعتراف کیا اور معافی کا خواستگار ہوا سو الحمد للہ کہ غریب نواز اور رحیم کریم آقا نے ذرہ نوازی سے کام لیا۔ اور مجھے معاف فرمایا۔ میں نے کبھی اور کسی حالت میں سلسلہ میں تفرقہ اندازی کو پسند نہیں کیا۔ اور میں آجتک ان لوگوں کی صحبت سے قطعی بیزار رہا ہوں۔ جو کسی نہ کسی پردہ میں ہماری قوم میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں میں نے حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح جیسا موحد اور شرک سے بیزار کسی شخص کو نہیں آپ کے ہر ایک قول اور فعل سے الٰہی نور ٹپکتا ہے اور ایسے نور کو بجھانے کی کوشش کرنا دین و دنیا میں خسران کا باعث ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح اور متعلقین و مخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پاکباز اور سچے خادمان دین یقین کرتا ہوں اگر کوئی شخص زبانی یا تحریری طور پر ان بزرگان قوم پر بہتان و افترا باندھے تو میں اس سے دلی بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ میں بطور ایک خادم دین و سلسلہ اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں نہ بطور ایک تفرقہ انداز کے اللہ تعالےٰ میرے جملہ قصوروں سے درگذر فرماوے اور مجھے اپنے مسیح کے سلسلہ کی ہر ایک قسم کی خدمات ادا کرنے کی توفیق عنایت فرماوے۔ جملہ احباب میرے لئے دعا فرماویں۔ والسلام

خاکسار خادم شیخ محمد منظور الٰہی احمدی

دو ضروری خط

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی نے کیمپ مدہولین ضلع اعظم گڑھ سے ہمیں دو ضروری خط بغرض اشاعت ارسال فرمائے ہیں۔ جوانکو اپنے ایک دوست سید شاہ نذیر صاحب ہاشمی غازیپوری کیطرف سے موصول ہوئے ہیں اور جن میں سلسلہ احمدیہ کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اگرچہ نفس مضمون کے لحاظ سے دونو خطوط اس قابل ہیں۔ کہ ہدیہ ناظرین کئے جائیں۔ لیکن ہم بوجہ عدم گنجائش صرف ایک خط پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اور سید شاہ نذیر صاحب کو دعائے خیر سے یاد کیا جائیگا۔ (ایڈیٹر)

گورکھپور۔ ۱۷ر فروری ۱۹۱۴ء۔

مخلص و محبوب دلبا جناب ڈاکٹر صاحب۔ مرا خط آپ کی ملکیت ہے آپ اُسے جو چاہے سو کریں مجھے اب اس کے بارے میں کیا عرض کرنا۔ مگر وہ خط جہانتک میں سمجھتا ہوں ایسا نہیں ہے کہ اتنی قبولیت حاصل کرے۔ ہاں آپ نے خط میں بہت سی ضروری باتیں لکھی ہیں۔ میں ان پر غور کر رہا ہوں اور غور کرکے کچھ عرض کرونگا۔ اس وقت صرف یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب ہر حیثیت سے ایک بڑے زبردست مصلح مذہبی عالم اور خداداد قابلیتوں کے آدمی تھے ماور ممالک میں جو لوگ اس دعوے کے ساتھ نمودار ہوئے انکی مذہبیت پر سیاست اور دنیا کی حکومت آخر غالب تھی۔ افریقہ کی وادیوں میں اور عرب کے گوشوں میں بہت سے مہدی اور امام آخر کے مدعی نکلے۔ لیکن وہ پولیٹیکل لوگ تھے اور حکومت دنیا کے حاصل کرنے کے لئے پیشتر ایسے دعاوی کئے گئے ہاں حضرت جناب مرزا صاحب کے کل کاموں میں جو دو اس عالم میں طے کرگئے کسی ایک سے اور ذرہ میں بھی ہم ایسا نہیں کہہ سکتے کہ وہ دنیا کی برتری اور بلندی کے لئے کوشاں ہوئے۔ یا آجکل کے پیروں کیطرح ریاست پیرانہ قائم کرنے اور سلسلہ مریدین کے اضافہ نذر و نیاز کے لئے آرزومند رہے وہ اسلام کے ایک زبردست شیدائی۔ اور خلوص سے بر حق کے نیک اور سچے بندوں میں تھے ان کی زندگی اسلام کی حفاظت اور اشاعت [illegible]

ان لوگوں کو جو مغرب سے محو ہو کر اسلام سے سرد ہو چکے تھے گرما دیا (دیا ہے باشمی۔ میں تیرے اوپر اصلاح دان بہ گستاخی ہے۔ مگر یہ فقرہ یوں ہوتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔ انہوں نے لوگوں کو جو مغربیت کے فلسفہ میں جس پر یورپ کے گہرے کا پورا پورا اثر ہو چکا تھا۔ محو ہو چکے تھے۔ اور اس لئے اسلام سے سرد ہو چکے تھے۔ گرما دیا) ایک لپکتی ہوئی نسل کو للکار کر چونکا دیا۔ اور بزم ستان اسلام میں پھر جوش و خروش پیدا کر دیا۔ ان تمام کوششوں میں آمد کا رنگ ان تمام کارناموں میں ایک درد اور سوز کی کیفیت اور ان تمام حالات میں مذہب اسلام کا پختہ رنگ تھا مگر جو لوگ انہیں ایک تفرقہ انداز کے رنگ میں دیکھتے ہیں وہ تنگ نظری سے کام لیتے ہیں۔ ایسے خاص نفوس قدسیہ ہمیشہ اسلام میں ہوتے رہے ہیں۔ اور یہ وہ ستارے اور سیارے روحانی ہوتے ہیں۔ جو افق پر صدیوں کے بعد دکھائی دیتے ہیں۔ انہیں مجدد وقت۔ امام وقت اور مصلح قوم اور ملت کہتے ہیں۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ عقیدہ مسیحیت اور موعودیت کا اسلام میں میرے خیال میں ملک کو گھس گیا ہے۔ خیر اب اس وقت نہایت موجزن جذبات ہیں جنہیں میں روک سکتا ہوں۔ اور اصلی مطلب کیطرف رجوع کرتا ہوں۔ اس ہفتہ میں میں اپنا کوئی خاص مضمون نہ رکھ سکا۔ جناب حکیم صاحب کے مضامین اور ہز آنر (مراد ہمارے صوبے کے ہر دل عزیز لفٹنٹ گورنر سر جیمس مسٹن اسکوائر۔ (دیر) کی بنارس والی اسپیچ (جو انہوں نے اردو میں دی) سے اخبار بھر گیا ۹۸ کے ہر کے خیال میں انشاء اللہ تعالےٰ۔ آپ یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ میں خواجہ صاحب کی مشن کو بھول گیا ہوں۔ یا آپ کے فیض صحبت سے متنفر ہوں۔ آپ نے ۱۹ لندن والے مضمون کی جتنی تعریف کی ہے اس سے زیادہ میں آپ کو ان نظروں میں اپنی وقعت لقیہ بنا دینا چاہتا ہوں۔ جو میں آپکی اچھی صحبت کی کر سکتا ہوں۔ آپکے خط کے مضامین پر مکرر غور کر رہا ہوں۔ اور عمل پیرا ہونے کی کوشش کرونگا میں کلام مجید خرید ونگا۔ میرے پاس کوئی نسخہ نہیں ہے۔ شاہ صاحب کی یہ حالت سفر ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ان کے گھر میں کوئی قرآن کریم کا نسخہ ہی نہیں۔ محمد عمر) آپ کو حکیم صاحب بہت یاد کرتے ہیں۔ اور بہت افسوس کیا ہے میں کچھ روپیہ لاہور جلد روانہ کرنے والا ہوں۔ آپ میرے سلئے دعا فرماتے رہیں۔ مجھے خود خیال ہے۔ میں آپ کے مضمون پر عامل ہوں طبیعت اچھی ہے۔ مگر افسردہ ہے۔ (شاہ نذیر ہاشمی غازیپوری)

دفتر ریلوے ایگزیمنیر کے حقہ خانہ میں چوری

آج مورخہ ۲۶ر فروری کی شب کو پرانے دفتر ایگزیمنیر میں گڈس سیکشن کے بند حقہ خانے کا تالہ ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ چور ایک بستر اور متعدد دیسی کے گلاس اور گڈویاں اور ایک لوہے کا ڈول جو بند کلرکوں کے پانی پینے کا تھا لیگیا۔ صبح چوکیدار کو بلا کر پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ اس کو بجلی کے کارخانہ کے شور و غل کے سبب جو پاس ہی واقعہ ہے۔ کچھ معلوم نہ ہوا۔ اور جب شب کو پہرہ دیتا ہوا۔ اس طرف گیا۔ تو دروازہ حقہ خانہ کھلا پایا جس میں سے مذکورہ بالا چیزیں غائب تھیں۔ بہرصورت یہ نہایت افسوسناک امر ہے جس پر حکام کو توجہ کرنی چاہیئے جہانتک ہم کو معلوم ہے ریلوے حقہ خانہ پر یہ دوسری دفعہ یورش ہے۔ (نامہ نگار از لاہور)

اطلاع

میں بعض احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق ہفتہ وار خط لکھتا ہوں۔ اور بھی جو چاہیں اطلاع کریں۔ دو پیسہ یومیہ خرچ ہے جو ہفتہ میں تین دفعہ اطلاع چاہیں وہ پیغام صلح منگوالیں۔

محمد صادق۔ اڈیٹر بدر

قادیان۔ ضلع گورداسپور

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

حقوق طلب عورتوں کی شرارت: لنڈن ۲۶ فروری۔ مشرقی لوتھاں میں حقوق طلب عورتوں نے وائٹ کرک کا تاریخی گرجا جلا دیا گرانبہا مذہبی کتابیں جو عہد قدیم کی یادگار چلی آتی تھیں۔ باوجود سخت کوشش کے نہ بچائی جاسکیں۔

مسز پنکہرسٹ کی درخواست: مسز پنکہرسٹ نے جسے پولیس نے حال میں بیفائدہ گرفتار کرنیکی کوشش کی تھی۔ ملک معظم جارج پنجم کو درخواست بھیجی ہے کہ حقوق طلب عورتوں کے وفد کو شرف باریابی عطا فرمائیں۔

ہز ہائینس سر آغا خاں (لنڈن ۲۶ فروری) ہز ہائینس سر آغا خاں جنٹلمین کلب کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

چینی طلبائے لنڈن (لنڈن ۲۶ فروری) حال میں اعلان ہوا تھا کہ چینی طلباء لنڈن کو مراجعت وطن کا حکم ملا ہے۔ اب بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حکم صرف صوبہ ہونن کے پندرہ یا بیس طلباء سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ صوبہ مذکور میں بے چینی کی وجہ سے وہاں کی گورنمنٹ ان لڑکوں کے اخراجات تعلیم کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں: کیپ ٹاؤن ۲۶ فروری۔ مسٹر گوبنڈ ابیلا افسر صیغہ تارکان وطن نے کمشن تحقیقات کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستانیوں کو خاص شکایت قانون کے خلاف ہے نہ کہ اس کے طرز عمل کے متعلق تو طن اختیار کردہ ہندوستانیوں کو درخواست پر کیپ سے غیر حاضری کا بارہ ماہ میعادی سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے ہندوستانیوں نے اس قسم کی شہادت دی۔ کہ سارٹیفکیٹوں میں وقت کی کوئی میعاد تحریر نہ ہونی چاہیئے۔ اور متعدد بیویاں رکھنے والوں کی عورتوں کو بھی یونین میں داخل ہونیکی اجازت دیجائے۔

ٹوکیو میں ہنگامے: ٹوکیو ۲۶ فروری) پارلیمنٹ نے آج وزیر داخلہ کے خلاف ووٹ ملامت ۲۰۴ رایوں سے بخلاف ۱۷۶ کے نامنظور کیا۔ وزیر مذکور نے پولیس کے رویہ کی اس بنا پر حمایت کی۔ کہ مجمع مخل امن ہونیکی دھمکی دیتا تھا۔

ایک بڑا جہاز: (لنڈن ۲۶ مارچ) وائٹ سٹار لائن کا بڑا جہاز برٹانک نامی جو پچاس ہزار ٹن وزنی ہے۔ بہت بڑے مجمع کے سامنے آج بلفاسٹ میں دریا میں اتارا گیا باوجود بارش کے لوگوں کا نہایت ہجوم تھا۔

فرینچ کروزر پھر نکلا: (لنڈن ۲۶ فروری) فرینچ کروزر والڈک روسو جو خلیج جوآن میں بیٹھ گیا تھا۔ پھر پر نکلا۔

انتقال: (لنڈن ۲۶ فروری) سر جان ٹنیل مشہور آرٹسٹ کا انتقال ہو گیا۔

زمیندار پارلیمنٹ میں: (لنڈن ۲۴ فروری) مسٹر مارل نے دریافت کیا کہ آیا لارڈ کریو (وزیر ہند) لاہور کے ایک روزانہ پرچہ "زمیندار" کی ضبطی کے متعلق مزید تحقیقات فرمانے کا حکم صادر فرمائیں گے۔

مسٹر رابرٹس (نائب وزیر ہند) نے جواب دیا کہ صاحب وزیر ہند کی نظر سے وہ مضامین گذر چکے ہیں جن کی وجہ سے ضبطی عمل میں آئی ہے۔ اڈیٹر زمیندار کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ عدالت العالیہ میں حکم ضبطی خلاف اپیل دائر کرے۔ صاحب موصوف کو یقین ہے کہ مزید غور سے قبل اس کارروائی کے نتیجہ کے منتظر رہیں گے۔

قانون مطابع: (لنڈن ۲۴ فروری) مسٹر مارل نے قانون مطابع کے بارہ میں عدالتہائے دیوانی میں حق اپیل کے متعلق کئی ایک سوالات دریافت کئے۔ اور چیف جسٹس بنگال کے اس قول کا حوالہ دیا۔ کہ قانون مطابع کے رو سے سائل پر جو یہ بار ڈالا گیا ہے۔ کہ وہ عدالت میں اس بات کا ثبوت پیش کرے کہ اس کی تحریر میں ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جو قانون مطابع کی زد میں آسکتے ہیں۔ اس کے لئے ایسے ثبوت کا بہم پہنچانا نہایت دشوار ہے۔

مسٹر رابرٹس نے جواب دیا کہ مسٹر مارل عدالت عالیہ کلکتہ کی تمام کارروائیوں کو دفعہ ۱۷ پر منطبق کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ معاملہ یہ ہے کہ اس کا صرف ایک حصہ اس دفعہ کی تحت میں آسکتا ہے۔

لارڈ کریو نے وائسرائے کی کونسل کے مباحثہ کو نہایت غور کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ قانون مطابع کی رو سے اپیل کے متعلق کافی اختیارات حاصل ہیں۔ جو اس قانون کی کسی غیر منصفانہ کاروائی کے لئے کافی ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

بمبئی۔ ۲۵ فروری کو پونہ سے یہ نہایت افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ وہاں شاہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم اور ملکہ الیگزنڈرا کے بتوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اخبار ساتھیہ در تمان رقمطراز ہے کہ یہ بت دیوان خاص کے متصل ایک مدور پارک میں نصب ہیں۔ اس مقام پر شاہ جارج ملکہ میری ڈیوک اور ڈچس کناٹ کے چار اور بت بھی موجود ہیں۔ گذشتہ جمعہ کے روز یہ معلوم ہوا۔ کہ شاہ ایڈورڈ مرحوم اور ملکہ الیگزنڈرا کے بتوں کو کسی سیاہ چیز غالباً کول تار سے رنگ دیا گیا ہے۔ پولیس کی تحقیقات سے کوئی کارآمد نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جائے وقوعہ پر ہمیشہ پولیس گارد موجود رہتا ہے۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ وقوعہ کے روز سے ایک سپاہی مفقود الخبر ہے۔

سنٹرل مسلم سکول میرٹھ میں: میرٹھ ۲۵ فروری آج لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ نے دیوناگری سکول عرف فیض عام سکول کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے نصب کیا۔ مسلمانوں کے خیال سے اگر فیض عام سکول کا سنگ بنیاد کوئی عالم رکھتا تو بہتر ہوتا۔ ہز آنر نے دو سو پچاس روپیہ کا عطیہ عرف دیوناگری اسکول کو مرحمت فرمایا۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر: دفاتر ماہ ۸ مارچ کو دہلی میں بند ہوکر ۳۰ مارچ کو شملہ میں کھلینگے۔

چلہ کے کرایہ میں تخفیف: چارہ کی کمی کی وجہ سے گورنمنٹ ہند نے تاحکم ثانی اس چارہ کے کرایہ ریلی میں جو ضلع انبالہ کے کسی ریلوے اسٹیشن کو بھیجا جائے۔ بشرطیکہ فوجی ضرورت بابت کمسریٹ نہ ہو۔ تخفیف کردی ہے۔

ایک مسرت انگیز تقریب: بمبئی ۲۶ فروری گذشتہ رات امپیریل ہوٹل میں انجمن ضیاء الاسلام نے ڈاکٹر محمد حسین کے اعزاز میں جو ہندوستانی ہلال احمر کے پہلے طبی مشن کے رکن اعلیٰ ہیں۔ اور حال ہی میں جہاز کیو پیڈا سے واپس آئے ہیں۔ جلسہ دعوت منعقد کیا۔ جلسہ نہایت شاندار تھا۔ اور اس میں بمبئی کے سربرآوردہ اصحاب بطور مہمان شریک تھے۔

انسپکٹر پولیس کے قتل کا مقدمہ: ۲۵ فروری کو مسٹر جسٹس سٹیفن و جسٹس بنگال بمقابلہ جوری کے سامنے سر گہوش انسپکٹر خفیہ پولیس کلکتہ اور ایک لڑکے انستاناتھ کو ہلاک کرنے اور راکھی بلاکٹ میں سازش کے متعلق نرمل کانت رائے کے خلاف مقدمہ شروع ہوا۔ مسٹر ایل۔ سی سنز اور مسٹر ای پی گہوش استغاثہ کی طرف سے اور میسر ز مارٹن سی اسرداس اور جے این رائے ملزم کی جانب سے پیروکار تھے۔ ملزم نے بے قصوری کا اظہار کیا۔

بمبئی میں آتشزدگی: دانا بندر کے گودام میں سر شام آگ لگ گئی جو پولیس اور فائر بریگیڈ کی مستعدی سے بجھا دیگئی۔ ورنہ سخت نقصان کا سرسری اندازہ پچاس ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔

ایک اور تلاشی: معلوم ہوا ہے کہ آج دوپہر کے بعد پولیس برلہٹے بنڈداشرم اندرون موری دروازہ کی تلاشی لینے گئی اور کئی گھنٹے تک وہاں کاغذات کی جانچ پڑتال میں مصروف رہی۔

نقصان رسان پٹاخہ: شب گذشتہ کو ۹ بجے کے قریب تکیہ دالی اور اس کے قریب کی گلیوں میں رہنے والے آدمیوں کو ایک بہت زور کی آواز سنائی دی جو کسی آتشباری کے گولے کی آواز سے مشابہ تھی۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ایک غریب آدمی کے مکان میں کسی نامعلوم شخص نے آتشگیر مصالحہ کا کوئی بڑا پٹاخہ یا گولہ پھینک دیا تھا جو ایسا طاقتور تھا۔ کہ دیوار اور کواڑ کو توڑتا ہوا اندر گیا۔ اور کئی برتن اور دوسری چیزیں اس کے صدمے سے ٹوٹ پھوٹ گئیں۔

لاٹ صاحب کی شفقت جانوروں پر: ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر بہادر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے لاہور کی انجمن انسداد مظالم بر حیوانات کا مربی ہونا منظور فرمایا ہے۔

انارکسٹانہ سازش: دہلی میں انارکسٹانہ سازش کی نسبت ابتک نو آدمی پانچ دہلی میں اور چار دیگر مقامات میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ مقدمہ متعلقہ میں پولیس مصروف تفتیش ہے۔

ایک اور تلاشی: سنا گیا ہے کہ پولیس ڈسپنسری کا معائنہ کیا ہے کل ۲۵ فروری کو ہوئی ہے۔ اور پولیس نے چند ایک کاغذات پر قبضہ کر لیا ہے۔

کوچہ چابکسواراں [illegible] کل ۲۵ فروری کو ایک [illegible]

بقیہ خط جناب خواجہ کمال الدین صاحب

(صفحہ ایک سے آگے)

بت کی یہاں تلاش کریں پھر مسجد میں آکر جب اسکی دیوار پر نقش کلمات کو لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور اس کے معانی سے واقف ہوتے ہیں۔ تو تعجب کے ساتھ ہم سے پوچھتے ہیں۔ تمہارا خدا تو وہی ہے جو ہمارا خدا ہے۔

نواب عماد الملک بہادر کیا سچ لکھا ہے نواب عماد الملک بہادر نے اپنے گذشتہ خط میں کہ تمہارا کام یہاں انگریزوں کو مسلمان بنانا نہیں بلکہ اصلی اسلام کے متعلق یورپ سے غلط فہمیاں اور افترا ؤں کا دور کرنا ہے۔ یہ ہے صائب رائے اس فاضل کی جس نے یورپین تصانیف کو دیکھا اور دین کا دل خون ہو گیا اور ہمارے نکرمین کو مذہب سے کوئی واقفیت نہیں۔ اس بات میں جنگ کر رہے ہیں کہ لارڈ ہیڈلے بالقابہ قادیانی ہیں یا غیر قادیانی۔ یہاں تو مدتوں تک یہ تبلیغ کرنا ہے کہ اسلام وہ نہیں۔ جو پادریوں نے اور دوسرے پولیٹیکل یورپین مصنفوں نے ظاہر کیا ہے۔ خدا کے اسلام وہ نہیں ہے۔ جو خلفائے یورپ سے ہے۔ تم اس فکر میں ہو۔ کہ کمال الدین اپنے مرشد کے متعلق کیا کہتا ہے۔ یہاں تو لاکھوں ایسی عورتیں ہیں جن کا اسلام صرف پردہ اور کثیر الازدواجی کے سوال پر آرہا ہے۔ ہاں انکی تلاش شرط ہے دقت چاہیئے۔

خلاصہ خلاصہ یہ کہ ایک سال رسالہ اسلامک ریویو ہندوستان میں پڑھا جا چکا ہے جو طرز تبلیغ اس میں ہے۔ اسی رنگ کے میرے خطبے اسی رنگ کے میرے لکچر اور اسی رنگ کی میری پرائیویٹ گفتگو ہے غیر احمدی میرے رسالہ کو پڑھ لیں۔ میں اس طرز کے بدلنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اور اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہوں۔ مجھے برسوں اس طرز پر چلنا ہے اسی طرز نے یورپین علما کو حیرت میں ڈالا ہے۔ اور اس پر میں قائم رہونگا۔ میں اپنی طرز کو کسی کے وعدہ امداد پر بدل نہیں سکتا۔ ترکوں کی طرح آخری تیر چلا کر واپس آجاؤں گا۔ ہاں مجھے احمدیوں کا پاس ضرور ہے ورنہ اس طرح دو ٹوک بات نہیں کر سکتا۔ میں اہل تو صرف سنت بھیجتا ہوں اور خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ یہی طرز تبلیغ میری ہندوستان میں تھی۔ اور جہانتک مجھے یقین ہے۔ یہ طریق میرا حضرت قبلہ مرشدنا حکیم نورالدین صاحب سلمہ کے ارشاد کے خلاف نہیں والسلام

(طالب دعا کمال الدین مقیم مسجد ووکنگ)

اخبار قادیان اور ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

مصائب کا علاج

۱۳ تاریخ ماہ گذشتہ کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور وہاں مسلمانوں کی تباہ حالت کا ذکر تھا۔ اور ان آفات کا جو آجکل تمام اسلامی دنیا پر وارد ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے مصائب کا دفعیہ کے لئے دعا سے بہتر کوئی ہتھیار نہیں۔ اس لئے خدائے تعالےٰ کی نصرت حاصل کرنے کے لئے اور دشمنان اسلام سے بچاؤ کے لئے دعا ہی سے کام لینا چاہیئے اور اپنے نفوس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہر مصیبت کے موقعہ پر کم از کم سات روز بلکہ دعا کرنی چاہیئے۔ سو اگر اس طرح دعا پر مداومت کیجاوے تو اور بھی زیادہ برکات کا موجب ہوگا۔ آپ نے مفصلہ ذیل طریق دعا فرمایا جسے اہل اسلام کی اطلاع کیلئے درج کیا جاتا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس پر خاص طور پر توجہ فرماکر ثواب دارین حاصل کریگی۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ۔

طریق دعا (۱) خیرات (۲) استغفار (۳) دعا۔ کپڑے۔ بچھونا۔ مکان صاف ہو (۴) سب چیزیں حلال ہوں (۵) الگ وضو کرو۔ اور پھر دو رکعت نماز پڑھے (۶) پھر جناب الٰہی کی تعریف۔ لا الٰہ الا اللہ الحکیم الکریم۔ لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم۔ لا الٰہ الا اللہ رب الارض الکریم۔ لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض و رب العرش الکریم۔ بہت بہت استغفار پڑھیں خدا ہی کو اپنا وسیلہ بنائیں اور کہیں کہ اے خدا تو نے ہم کو ہر ایک نماز کے بعد دعا سے منع کیا ہے۔ تو ہی ہماری نصرت فرما۔ یہ تین آدمی یا سات آدمی ملکر دعا کریں۔

۱۳ بجے ۲۵ فروری ۱۹۱۳ء حضرت کو کل بخار ہو گیا۔ رات زیادہ سے اور طبیعت بہت بے چین رہی۔ اب صبح بخار نہیں۔ کمزوری بہانسبت سابق [illegible] والسلام راقم کل سے دردسر میں مبتلا ہے اللہ رحم کرے خادم محمد صادق

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۳ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۹۹

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ صاحب کا تازہ خط

(خواجہ صاحب کا مفصل خط انشاء اللہ اگلے پرچہ میں شائع ہوگا اِس پرچہ میں آپکا ایک ضروری خط درج کیا جاتا ہے)

اطلاع ضروری اور شکریہ

(از خواجہ صاحب)

مجھے اکثر احباب براہ راست روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیتے ہیں۔ یہاں منی آرڈر پر نام فرستندہ کا نہیں ہوتا۔ جب تک فرستندہ ڈاک خانہ میں تاکید نہ کردے۔ اب مشکل یہ ہے کہ مجھے پتہ نہیں لگتا۔ کہ اِن رقموں کا فرستندہ کون ہے اور پھر یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ آیا یہ رقوم خریداری مسلم انڈیا کی ہیں یا امدادی اس لئے میری یہ عرض ہے۔ کہ یا تو برٹش پوسٹل آرڈر کے ذریعہ سے مجھے روپیہ بھیجا جاوے اور یا منی آرڈر پر فرستندہ کا نام لکھے جانیکی محکمہ ڈاک خانہ میں تاکید کردی جاوے اس صورت میں منی آرڈر کا روپیہ براہ راست نہیں بلکہ بذریعہ بنک وصول کرنا پڑتا ہے۔ اور میں تو کسی سے بلاواسطہ وصول ہی نہیں کرتا۔ ہر حالت میں اطلاعی خط زر منی آرڈر کے ہمراہ آنا چاہیئے مجھے براہ راست بطور ڈونیشن ذیل کی رقوم وصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہی اِن سچے محبان اسلام کو دینی اور دنیاوی برکات سے وافر حصہ عطا فرماوے ہمارے شکریوں سے کیا بنتا ہے:- (۱) ایک مخلص دوست از بمبئی۔ یک ہزار روپیہ (۲) جناب مسٹر عبد الغفور آتش خانصاحب دو صد روپیہ (۳) جناب احمد بن محمد شبلی صاحب۔ ڈیڑھ صد روپیہ (۴) جناب محبوب علی کریم بخش صاحب یک صد روپیہ (۵) جناب سید علی بابا جان صاحب۔ یک صد روپیہ (۶) جناب محمد رضا صاحب ۵۰ (۷) جناب سردار حمید خان صاحب ۵۰ (۸) جناب سید حسین صاحب ۵۰ (۹) جناب احمد بنگالی صاحب ۵۰ (۱۰) جناب سید عبد الغنی صاحب ۵۰ (۱۱) جناب حافظ ابراہیم صاحب ۵۰ (۱۲) جناب محبوب خان صاحب ۳۰ (۱۳) جناب حکیم عبد الوہاب صاحب ۲۵ (۱۴) جناب سلیمان جعفر مستری صاحب ۲۵ (۱۵) جناب حاجی تاج صاحب ۲۵ (۱۶) جناب عبد الجبار صاحب ۱۵ (۱۷) جناب سید سرفراز صاحب ۱۰ (۱۸) جناب حاجی اسمٰعیل باوا صاحب ۱۰ (۱۹) جناب باوا میاں صاحب ۱۰۔ میزان از بمبئی:- دو ہزار روپیہ۔

از حیدر آباد دکن۔ از عالیجناب نواب عماد الملک صاحب بہادر معہ جناب نواب بیگم صاحب۔ پانصد روپیہ (۵۰۰) از احباب حیدر آباد دکن معرفت جناب سید غلام اکبر خانصاحب ایم۔ اے وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن بذریعہ منی آرڈر یافتہ (۳۷۵)

کل میزان زر موصولہ: (۲۸۷۵) روپیہ۔ اس کے علاوہ ایک ہزار بمبئی سے اور آیا ہے جسکی تفصیل کی انتظار ہے۔

نقل خط حضرت خلیفۃ المسیح بنام حضرت خواجہ صاحب

قادیان۔ ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء۔ مکرم و معظم خواجہ صاحب!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط پہنچا۔ میں بڈھا ہو گیا ہوں۔ اور بہت عمر پائی۔ جب میں نے بندوں سے امید کی بہت تکلیف ہوئی۔ آپکو تفصیل لکھنے کی ضرورت نہیں۔ روپیہ گھر میں ہو۔ تب رسالہ کا حجم بڑھانا۔ ایسا نہ ہو کسی امید پر کام کر بیٹھیں۔ پھر ہنسی ہو۔ اسسٹنٹ خدا کے پاس بہت ہیں۔ جب کوئی کام کریگا۔ مخلص کریگا۔ تنخواہ داروں سے کچھ کام نہیں ہوتا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جتنے تھے آنریری تھے تب ہی کام چلا۔ جب آنریری کے بدلے روپے کا معاملہ آ گیا۔ تب سب خاک میں مل گئے۔ اپنی طاقت سے زیادہ کام نہ کریں۔ شیخ .... کا حال مجھے کچھ معلوم نہیں۔ مولوی محمد علی کا آنا جب تک قرآن کریم ختم نہ ہو جاوے اور اب سترھواں سیپارہ بھی نہیں ہو سکتا (الحمد للہ کہ اب چھبیسواں پارے کے نوٹ حضرت صاحب کو دکھلا رہے ہیں) مولوی ...... صاحب اور مولوی ...... صاحب کے متعلق بھی میں رائے نہیں دیتا۔ جاں فروش دنیا میں کم ہیں۔ میں آجکل کسی کو حکم نہیں دیتا۔ جاں فروشی بڑی بات ہے۔ سو خدا کے فضل سے ملتی ہے۔ انگلستان کو سنٹر (اشاعت اسلام کا مرکز) بنانے کے لئے ابھی کوئی انسان میرے خیال میں نہیں۔ ہاں البتہ میں دعا کرونگا دعا میں جسپر قرعہ پڑیگا وہ میرا کہا بھی مان لیگا

(الحمد للہ کہ یہ قرعہ جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے نام پڑا جنھوں نے اللہ کی راہ میں جان فروشی منظور کرلی اور انشاء اللہ چند یوم میں آپ روانہ ولایت ہو جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کا حامی و مددگار ہو)

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح اِس علالت میں بھی ہمیشہ وعظ فرماتے اور نقاط قرآنی بیان کرتے اور احباب کو اکثر بشارات سناتے اور لطف فرماتے رہتے ہیں۔ آجکل دعا بھی کثرت سے فرماتے ہیں خاص برکات اور فضل کے دن ہیں۔ میں حضرت صاحب کے قریبا کل ملفوظات جو میرے کان میں پڑتے ہیں۔ میں لکھ لیتا ہوں مگر نہ اخبار میں اسقدر گنجائش ہوتی ہے اور نہ ہی مجھے وقت ملتا ہے۔ کہ روز مرہ لکھکر بھیجا کروں اسلئے صرف ضروری امور ہدیہ ناظرین کرتا رہتا ہوں اسدفعہ میں نے مناسب سمجھا ہے کہ تازہ حالات کیلئے توقف نہ کیا جاوے اور بقیہ ڈائری بھی ساتھ ساتھ طبع ہوتی رہے وما توفیقی الا باللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو صحت کامل عطا فرماوے آمین! اور سب جماعت ان کے فیوض سے متمتع ہوتی رہے۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ

علالت میں فضل:۔ ۲۵ رفروری۔ تپ کے علاج کے متعلق تفہیم ہے فرمایا۔ رات میں نے خواب میں دوزخ دیکھا جسے کہا مشکل مقام بہت ہے۔ مجھے الہام ہوا۔ الحمّٰی من فیح جہنم فاطفئوہا بالماء (یعنی تپ جہنم کے سینک میں سے ہے اس کو پانی کے ساتھ دور کردو) اور ارشاد ہوا کہ گھبرانیکی کوئی بات نہیں۔ سوڈا واٹر منگایا۔ بہت سا پانی پی لیا۔ تپ اتر گیا۔

فرمایا اِس الہام کے ساتھ مجھے چار چیزیں دکھائی گئیں۔ چار علاج سمجھائے گئے۔

(۱) پانی ہر مرض کا علاج ہے۔ (۲) ہوا ہر مرض کا علاج ہے۔ (۳) آگ ہر مرض کا علاج ہے۔ فرمایا دوزخ اِس لئے رکھا ہے۔ کہ وہاں بڑے بڑے بیمار جھونک دیئے جاتے ہیں۔ (۴) درد کے علاج کیلئے آگ اور پانی دونوں کا استعمال بتایا گیا ہے۔ فرمایا رات ان علاجوں کے متعلق بڑے بڑے طریقے مجھے بتائے گئے ہیں۔ بڑے بڑے قواعد اللہ نے مجھے بتائے ہیں اگر میں جیتا رہا تو بتا دوں گا۔ فرمایا یہ کل دنیا کی بیماریوں کے علاج ہیں۔ انشاء اللہ سنا دیں گے۔

تعمیر مساجد ۲۵ رفروری۔ اخویم شیخ نیاز احمد صاحب کا خط مولوی صدر دین صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ کہ اُنھوں نے وزیر آباد میں نئی مسجد تعمیر کی ہے۔ چاہتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اِس کے افتتاح پر نماز جمعہ پڑھانے کے لئے معہ حافظ روشن علی صاحب کے وزیر آباد بھیجیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا "میاں صاحب موجود ہیں اُن کو جانے میں کیا انکار ہے" شیخ نیاز احمد کے متعلق فرمایا "وہ مخلص ہے۔ بہت مخلص ہے بارہ ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا ہے۔ اگرچہ بارہ ہزار روپیہ کی مسجد مناسب نہیں۔ مگر لوگ کیا کریں۔ موجودہ پوزیشن ایسی ہو گئی ہے۔ محمد الرسول اللہ کا زمانہ بڑا مشکل ہے مرزا (حضرت مرزا صاحب) نے کیسی چھوٹی مسجد بنائی۔ کیسے بابرکت نمونے بھی دکھائے۔ مگر عمل کون کرے۔ مرزا نے سارے نمونے دکھائے۔

۲۷ رفروری۔ فرمایا کئی دن سے بار بار الہام ہوتا ہے ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد (یعنی وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا۔ تجھے پھر واپس پہلی جگہ لائیگا) اِس کے متعلق جو تقریر فرمائی وہ انشاء اللہ اگلے اخبار کے لئے ارسال ہوگی۔ اسی تاریخ کو تیسرے پہر نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی میں چند روز کے لئے تبدیلی آب و ہوا کے لئے تشریف لائے۔ پہلے جناب کا ارادہ بورڈنگ ہوس کے بالاخانہ پر تشریف رکھنے کا تھا۔ مگر چونکہ وہاں پرچڑھنے میں دقت تھی۔ نواب صاحب کی درخواست پر نیز طبی رائے پر جناب نواب صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ راستہ میں دار العلوم کے بالمقابل طالب علم دو رویہ کھڑے تھے۔ وہاں کہاروں کو ٹھہرایا گیا۔ اور آپ نے ہاتھ اُٹھا کر ان سب کے لئے دعا کی۔ نواب صاحب کے مکان پر جاتے ہوئے راستہ میں ہی مولوی محمد علی صاحب کو بلایا۔ اور نواب صاحب کے مکان پر جا کر ان کو یوں خطاب فرمایا:۔

"مجھے تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت ہی پیارا ہے۔ وہ کام بتاتے ہیں۔ تواضع اور خاکساری۔ اِس کی بچوں کو تاکید کرو اور ان کو وعظ کرو۔ کہ بدکاریوں سے بچیں۔ فرمایا یہ کام ابھی کرنا ہے۔ فرمایا اسی وقت جا کر چھوٹے موٹے لڑکوں کو جمع کرکے تقویٰ طہارت کا وعظ کرو۔ فرمایا۔ ہر ایک لڑکا خیرات دے۔ ہر ایک لڑکا استغفار کرے۔ فرمایا یہ بھی مجھے معلوم ہوا کہ طاعون بھی آتا ہے۔ فرمایا یہ کام ابھی کرنا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور مغرب کی نماز کے بعد مسجد نور میں سب طلباء کو وعظ فرمایا۔

۲۸ رفروری۔ کل حضرت صاحب کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ ۲۵ رسی پارہ کے نوٹ قرآن شریف آج ختم ہونے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۹۹

اخلاق نبوی ۴

(از نوشتہ مولوی محمد مرتضیٰ خاں صاحب از پٹیالہ)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اللہ اللہ!! آپ کو خدا تعالیٰ پر کس قدر ایمان تھا اور واللہ یعصمک من الناس پر کیسا یقین تھا۔ ایک دن آپ اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا کر سو رہے تھے۔ کہ ایک مشرک آیا۔ تلوار اتار کر کھینچ لی اور آپ سے کہا۔ کہ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ فرمایا "میرا خدا مجھے بچا سکتا ہے۔ ان ایمان سے لبریز الفاظ کو سن کر اس کو ہیبت کے باعث تلوار گر گئی۔ پھر آپ نے خود تلوار کو ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا۔ کہ تو بول اب تجھے کون بچائے گا۔ کہنے لگا۔ کہ محمدؐ کا رحم بچائے گا۔ اور کون بچائیگا۔ آپ نے معاف فرما دیا۔

جتنے آپ پر مصائب آئے اگر کسی اور شخص پر آتے۔ تو وہ جلدی ہی مر جاتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کیسے صابر اور شاکر ہیں۔ گیارہ بچے فوت ہو جاتے ہیں۔ اور آپ اف تک نہیں فرماتے۔ عزیز سے عزیز رشتہ دار اور عزیز سے عزیز صحابی قتل ہو گئے۔ مگر آپ ہر حالت میں رضا بالقضا کا نمونہ ہی دکھلاتے ہیں۔

بچوں کے ساتھ اور بالخصوص یتیم بچوں کے ساتھ آپ کو کمال محبت تھی۔ جب کوئی نئی چیز آتی۔ حضرت بچوں میں تقسیم فرما دیتے۔ آپ اکثر بچوں کو کاندھے پر اٹھا لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور نماز پڑھ رہے تھے۔ صحابی پیچھے صف بستہ ایستادہ تھے۔ صاحبزادہ حسین آئے اور جب آپ سجدہ میں گئے۔ تو آپ کی گردن پر بیٹھ گئے۔ اور دیر تک بیٹھے رہے۔ جب تک خود اٹھ کر چلے نہ گئے۔ حضرت سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ صحابہ نے صاحبزادہ سے کہا۔ کہ تم کیسے بے باک ہو گئے کہ حضرت کی گردن پر بیٹھ جاتے ہو۔ فرمایا کچھ نہ کہو۔ جو کچھ یہ کریں ہمیں منظور ہے۔

کبھی آپ کسی کی دل شکنی نہیں فرماتے تھے۔ غلطی اور خطیات درگذر فرماتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مجلس میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک اجنبی آیا۔ اور اس نے مسجد کے صحن میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ نے اس کو جھڑکا۔ آپ نے فرمایا کہ مسافروں کی دل شکنی نہیں کرنی چاہئے۔ ایک ڈول پانی کا گرا دو جگہ صاف ہو جاوے گی۔

ناظم الاوریس لکھتا ہے۔ کہ آپ نئے آئے ہوئے کی بڑی خاطر فرماتے نام اور وطن دریافت فرماتے اور جب تک وہ خود اٹھ کر نہ چلا جائے۔ اس کی طرف متوجہ رہتے۔ کبھی اپنے نیچے سے چادر نکال کر اس کے نیچے بچھا دیتے اور اسکو کھانا کھلاتے۔ ایک دفعہ آپ کی دایہ آئی۔ آپ تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور اپنے نیچے سے چادر اٹھا کر اس کے نیچے بچھا دی۔

جب کوئی شخص ایسی حالت میں آتا۔ کہ آپ نماز پڑھتے ہوں۔ تو نماز کو کوتاہ فرما دیتے۔ سائل کی حاجت روائی کے بعد پھر اپنی تسبیح میں مشغول ہوتے۔

آپ کا کلام بدیع النظام نہایت فصیح۔ واضح مختصر مگر جامع ہوتا تھا آپ کا طریق تھا۔ کہ آپ ایک بات فرماتے تو آپ ٹھہر جاتے۔ اور کبھی کبھی سمجھانے کی غرض سے اس کو دہرا دیتے آپ کی کلام ایسی شیریں اور لذیذ تھی۔ کہ سننے والا سیر نہیں ہوتا تھا۔ آپ ہر ایک شخص کی قابلیت اور استعداد کے موافق کلام کرتے تھے۔

آپ کی مجلس علم و ادب کی مجلس تھی۔ اور کوئی شخص اجازت کے بدوں لب نہیں کھولتا تھا۔ جب آپ کلام فرماتے۔ تو تمام اصحاب سرافگندہ ہو جاتے اور کوئی شخص آپ کی آواز سے اونچی آواز نہیں کرتا تھا۔ آپ کی مجلس میں اسقدر رعب و داب ہوتا تھا۔ کہ اجنبی کانپ اٹھتا۔ مگر جب بیٹھ جاتا اور باتیں سنتا۔ تو اس کا دل اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا۔ اور درحقیقت وہ ایک مجلس تالیف تھی نہ کہ مجلس تنفیر۔ امیروں کی نسبت غریبوں کی طرف زیادہ رغبت تھی۔ آپ کے نزدیک وہی بڑا تھا۔ جو تقویٰ میں بڑا ہو۔

لکھا ہے۔ کہ آپ مسکراتے ہوئے کلام فرماتے تھے۔ مگر کبھی قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ آپ کا غایت درجہ کا ہنسنا یہ تھا۔ کہ نواجذ کھل جاتے تھے آپ کو کبھی چین [illegible]

محض آپ کا دیکھ لینا ہی زخمی دل کا مرہم ہو جاتا تھا۔ ہر ایک شخص یہی سمجھتا تھا۔ کہ مجھ سے حضرت کو زیادہ محبت ہے۔ آپ کی عادت تھی کہ صبح کی نماز کے بعد ہر ایک صحابی کا حال دریافت فرماتے۔ اور جب کوئی بیمار سنتے۔ تو اس کی بیمار پرسی کو تشریف لے جاتے۔ تسلی دیتے اور فرماتے کہ بیماریوں میں اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دیتا ہے۔

آپ نے عمر بھر کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ اور کبھی کوئی فحش کلمہ آپ کی زبان سے نہیں سنا گیا۔

کبھی کبھی آپ مزاح بھی فرماتے۔ اور کبھی اصحاب سے بھی مزاح سنتے اور فرماتے کہ میرا مذاق بڑی حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ میں مزاح کرتے ہوئے جھوٹی بات نہیں کہتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ اور حضرت علیؓ کھجوریں کھا رہے تھے۔ حضرت نے اپنی کھجوروں کی گٹھلیاں حضرت علیؓ کی گٹھلیوں میں ملا دیں اور فرمایا کہ دیکھو علی تم نے مجھ سے زیادہ کھجوریں کھائی ہیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ کہ حضرت میں آپ کی طرح گٹھلیوں سمیت کھجوریں نہیں کھاتا رہا۔

ایک دفعہ ایک بڑھیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ حضرت دعا فرمائیں خدا مجھے جنت نصیب کرے۔ فرمایا کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائیگی۔ بیچاری بڑھیا نے جب یہ کلمہ سنا۔ زار زار رونا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ اچھا خدا کی تقدیر سے کچھ چارہ نہیں۔ آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ کہ غم نہ کر بوڑھے قیامت کے دن جوان ہو جائیں گے اور جوان ہو کر بہشت میں داخل ہوں گے۔

ایک دن آپ نے ایک شخص سے پوچھا۔ کہ بتاؤ تمہارے ماموں کی بہن تمہاری کیا لگی؟ اس سادہ دل نے سر نیچے جھکا لیا اور سوچنے لگا آپ مسکرائے اور فرمایا کہ ہوش کر کیا تجھ کو تیری ماں بھول گئی۔

پھر غلاموں کے ساتھ آپ کے خلق دیکھو۔ انس جو دس سال آپ کی خدمت میں رہا لکھتا ہے۔ کہ مجھے ان حضرت نے کبھی جھڑکی نہیں دی اور نہ کبھی کوئی سخت بات کہی۔ مجھ سے کئی دفعہ قصور ہو جاتا تھا۔ مگر آپ ہمیشہ معاف فرما دیتے۔ جو کچھ آپ پہنتے۔ مجھے پہناتے اور جو کچھ آپ کھاتے مجھے کھلاتے۔

آپ سخی اس قدر تھے کہ ایک دفعہ ایک یہودی نے آپ کے مویشیوں کو دیکھ کر کہا۔ کہ محمدؐ تو بڑا مالدار ہو گیا آپ نے فرمایا۔ کہ جا یہ سب کچھ ہم نے تجھ کو دے دیا۔

آپ میں حیا اس قدر تھی کہ ایک دفعہ جب آپ نابالغ بچے تھے خانہ کعبہ کی مرمت کے لئے اینٹیں ڈھو رہے تھے۔ چچا نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا کندھا اینٹوں کی رگڑ سے چھل گیا ہے۔ دفعتہً آپ کے چچا نے آپ کے تہ بند کو کھول کر آپ کے کاندھے پر رکھ دیا۔ اور کہا کہ بیٹا کیوں یہ کپڑا اینٹوں کے نیچے نہیں رکھ لیتے۔ مگر تہ بند کا کھلنا ہی تھا۔ کہ آپ بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑے۔ درحقیقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچپن سے ہی قلب سلیم عطا فرمایا تھا۔ جس میں عصمت عفت۔ حیا۔ امانت کوٹ کوٹ کر بھری تھی اس میں کیا شک ہے کہ بدی اور گناہ کی طاقت آپ کو دی ہی نہیں گئی تھی۔

اخلاق کی بڑی قدر فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ نوشیرواں اگرچہ مسلمان نہیں مگر چونکہ عادل ہے اس لئے میں اس کی تولید کے لئے کھڑا ہو جاؤنگا۔ اسی طرح آپ علم و حکمت کے بڑے قدردان تھے اطلب العلم لو کان من الصین آپ کا ارشاد ہے۔ اور نیز آپ فرماتے ہیں کہ حکمت مومن کا گم شدہ مال ہے۔

آپ کے ہر فعل ہر حرکت اور ہر سکون میں حکمت کے دریا موجیں مارتے تھے۔ کوئی بھی ایسا لمحہ نہیں جہاں آپ کے پاک دل کی پاکیزگی کا اظہار نہ ہوتا ہے اور جہاں آپ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا پتہ نہ لگتا ہو اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت دعا فرماتے۔ چاند دیکھتے تو فرماتے کہ اللھم اھلنا بالخیر والعافیۃ نئے شہر میں داخل ہوتے تو دعا فرماتے۔ کہ اے خدا اس شہر کی برکتوں سے مجھے حصہ دے اور اس کی برائیوں سے محفوظ رکھیو جب کھانا کھاتے۔ تو بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا واسقانا۔ جب سوتے تو دعا فرماتے رب اسلمت نفسی۔ جاگتے تو دعا فرماتے کہ الحمد للہ الذی احیینی بعد مماتی۔ جائے ضرور میں جاتے تو دعا فرماتے۔ کہ اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث عموماً جو دعا آپ کی ہمیشہ زبان مبارک پر رہتی تھی وہ یہ تھی اللھم انی اسئلک والعافیۃ۔

پھر دیکھو آپ کے ازواج کے ساتھ آپ کا کیسا بے نظیر برتاؤ تھا اس [illegible]

ہیں۔ کہ حضرت ہم پر بڑے شفیق تھے۔ کبھی انہوں نے کوئی کام کرنے کے لئے ہمیں نہیں فرمایا۔ کبھی نہیں کہا کہ میری خاطر کرو۔ بلکہ خود ہماری خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاتے تھے۔

درحقیقت ازواج سے محبت آپ کو محض للہ تھی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی بیویاں آپ کے ہاں موجود ہیں مگر آپ خدیجہ کو بہت یاد فرماتے چنانچہ سرد آہ بھرتے اور فرماتے آہ! خدیجہ" حضرت عائشہ دریافت کرتیں کہ کیا خدیجہ بوڑھی نہیں تھیں؟ آپ جواب میں فرماتے۔ کہ مجھے خدیجہ اس لئے یاد آتی ہے کہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائی تھی۔

آخر خدا تعالیٰ کی محبت کا غلبہ ہی تھا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ کہ دنیا میں رہنا ہے یا اب ہمارے پاس آنا ہے تو آپ نے یہی عرض کی۔ کہ میں تیرے ہی پاس آنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ زبان مبارک سے بالرفیق الاعلیٰ بالرفیق الاعلیٰ پکارتے اور انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ فرماتے کہ اب میں اپنے اعلیٰ اور اعلیٰ رفیق کے پاس جاتا ہوں۔ آپ اپنے رفیق سے جا ملے اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

میڈیکل کالج کی سٹرائیک کا خاتمہ

الحمد للہ کہ میڈیکل کالج لاہور کی سٹرائیک بالآخر ختم ہو گئی۔ اور گذشتہ ۲۸ر فروری کو طلباء کالج میں جا داخل ہوئے۔ سنا گیا ہے کہ یہ کام راجہ سر ہرنام سنگھ اور نواب ذوالفقار علی خاں صاحب کی کوششوں سے انجام پایا ہے۔ راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب ۲۸ر فروری کی صبح کو دہلی سے لاہور تشریف لائے اور پرنسپل صاحب میڈیکل کالج کو گورنمنٹ کی ایک چٹھی دی جس کو پڑھ کر پرنسپل صاحب نے لڑکوں کو دوبارہ کالج میں داخل کر لیا۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ لڑکوں کی شکایات کے رفع کرنے کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ کیونکہ راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب نے لڑکوں کو کالج میں داخل ہو جانے کی نصیحت کرتے وقت اس قسم کا کوئی لفظ نہیں کہا۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے۔ کہ اس سٹرائیک کے اسباب کو آئندہ روکنے کا بھی کوئی بندوبست کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اب یہ معاملہ راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب اور نواب ذوالفقار علی خاں صاحب کے ہاتھ میں آ چکا ہے۔ اور بظاہر انہیں کی وساطت سے گورنمنٹ کو بھی اس میں دخل دینے کی تحریک ہوئی ہے۔ اور اس قضیہ نامرضیہ کا خاتمہ ہوا ہے۔ اس سے قوی امید ہے۔ کہ عنقریب طلباء کی سب شکایتوں کا بکلی انسداد فرمایا جائیگا۔ تاکہ آئندہ ایسے ناگوار واقعات کے ظہور پذیر ہونے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔

کیا خواجہ صاحب قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھا سکتے؟

۵ر فروری کے المشیر نے ایک طویل مضمون میں کچھ اسلامی مشن پر ریویو کرتے ہوئے مولوی احمد صاحب بی اے کی بابت یہ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے نظارۃ المعارف القرآنیہ میں باقاعدہ اسلامی لٹریچر سے واقفیت حاصل کی ہے اور کتب سلام کو درس دے سکا ہے اور کیا ہے اس لئے وہ نومسلموں کو ترجمۃ القرآن پڑھانے کا کام خوب سرانجام دے سکتے ہیں اور خواجہ صاحب ترجمہ قرآن پڑھانے میں زیادہ مہارت بھی نہیں رکھتے۔ معلوم نہیں خط کشیدہ الفاظ المشیر کا کیا مطلب ہے۔ کیا خواجہ صاحب نے المشیر کے خیال میں کسی اسلامی کتاب یا قرآن کریم کا مطالعہ نہیں کیا اور انہوں نے قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً سبقاً نہیں پڑھی؟ برخلاف اسکے اگر نظر انصاف دیکھا جائے تو صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ گذشتہ بیس پچیس برس سے اسی مقدس کام میں منہمک ہیں اور ان کے ان لکچروں سے جو ہندوستان کے ہر حصہ میں دیتے رہے ہیں ظاہر ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کے ترجمہ کے سمجھنے اور پڑھانے میں کافی مہارت پیدا کی ہے پھر ان کے مسلم انڈیا [illegible]

فہرست چندہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام فنڈ

بعض لوگ اس بات کا بہت تقاضا کر رہے ہیں۔ کہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام فنڈ کی فہرست ہائے چندہ جلد شائع کی جائیں اور بعض معاونین نے تو ان فہرستوں کے جلد شائع نہ ہونے کی شکایت اخبارات میں بھی کرنی شروع کر دی ہے ایسے سب معاونین کرام کو ہم اطمینان دلاتے ہیں۔ کہ ان کے روپے ضائع نہیں گئے۔ فہرستیں لکھی جا رہی ہیں۔ اور عنقریب مفصل فہرست پیغام صلح میں شائع کر دی جائیگی۔ سب دوستوں کو مطمئن رہنا چاہئے۔

علیگڈھ کالج میں [illegible]

لوکل ہمعصر پیسہ اخبار کی یہ خبر بہت ہی افسوسناک ہے۔ کہ علی گڈھ کالج کے بورڈنگ ہوس میں [illegible]

بعض لڑکے آپس میں کسی وجہ سے لڑ پڑے اور لڑائی میں چاقو استعمال کئے۔ جس سے دو لڑکے مجروح ہوئے۔ کیا طلبائے علیگڑھ کالج کی اخلاقی حالت اب یہاں تک گر گئی ہے۔ کہ بجائے علیگڑھ کی اعلےٰ تعلیم سے فائدہ حاصل کر کے ترقی کرینگے وہ چھوٹے چھوٹے ذاتی تنازعات میں چاقو اور چھریوں سے ایک دوسرے سے دست وگریبان ہونے کو تیار ہو جاتے ہیں آخر وہ کونسا دن آئیگا۔ جب مسلمانوں کو ایسی بیہودہ حرکات سے پرہیز کرنے کی سمجھ آئیگی۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے اسوہ حسنہ سے سبق حاصل کر کے انکے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرینگے اور تمام ظلوم وجہول کی کارروائیوں سے اجتناب کر کے اعلےٰ شاہراہ ترقی پر قدم مارینگے۔ ان باتوں کا بالخصوص ان افراد اسلام سے سرزد ہونا جو کسی آئندہ وقت میں اپنی قوم کے لئے رہنما کا کام دیںگے۔ سخت شرمناک بات ہے۔

اسلامیہ ہائی سکول لاہور کا سنگ بنیاد

انجمن حمایت اسلام لاہور کے تازہ اعلان سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو اسلامیہ ہائی سکول لاہور نمبر ۲ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نصب فرمائینگے۔ اسمیں شک نہیں کہ ایسی فرحت افزا خبروں کے سننے سے ہر ایک مسلمان کو ایک گونہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے۔ لیکن دوسری طرف لاہور کی اس عظیم الشان اسلامی درسگاہ کے دونو حصوں کے طالب علموں کی تعلیمی اور اخلاقی حالت کو دیکھنے سے یہ خوشی مبدل بہ رنج ہو جاتی ہے۔ اور بے اختیار مسلمانوں کی اس بری حالت پر آٹھ آٹھ آنسو بہانے پڑتے ہیں۔ اسلامیہ سکول اور کالج کے نتائج امتحانات عموماً بہت یاس افزا ہوتے ہیں۔ اور اسپر طالبعلموں کی اخلاقی حالت بھی بہت ردی دکھائی دیتی ہے۔ ان حالات میں نہایت ضروری ہے کہ روپیہ کے بے فائدہ اسراف اور بڑی بڑی عمارتوں کو کھڑا کر کے اپنا رعب داب قائم کرنے کی بجائے مذکورہ بالا نقائص کو رفع کرنے کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ تاکہ ہمارا یہ تمام کام نرا ملمع ہی نہ ہو۔ بہرحال مسلمانوں کی یہ تعلیمی کوشش (جو ابھی ابتدائی ہیں) قابل ستائش ہے اور اگرچہ ایسی قومی اور مذہبی درسگاہوں کی بنیاد کسی بزرگ قوم کے ہاتھ سے رکھی جانی چاہیئے۔ لیکن چونکہ بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں ایک امام کے نہ ہونے کے باعث یہ ضرورت آسانی سے پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے صوبہ کے فرمانبردار ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کے ہاتھ سے اس کام کا سرانجام پانا غنیمت ہے۔

قرآن کریم کا اردو اور ہندی ترجمہ ایک عیسائی مناد کی قلم سے

پادری احمد شاہ صاحب ایس پی جی مشن ہمیرپور

ممالک متحدہ سے ۲۶ فروری کو نور افشاں میں ایک ضروری اطلاع ہندوستانی مسیحی منادوں کے نام شائع ہوئی ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کا اردو اور ہندی ترجمہ تیار کیا ہے جو زیر طبع ہے۔ ان ترجموں کی اصل غرض پادری صاحب کے اپنے الفاظ میں مسیحی منادوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ پادری احمد شاہ کے نام سے کون مسلمان واقف نہیں امہات المومنین کو شائع ہوئے ابھی بہت دیر نہیں گذری اسلئے ناظرین کو یہ سمجھانے کے واسطے کہ یہ ترجمہ کیا ہوگا۔ اور اس میں کیا خصوصیت ہوگی پادری صاحب کا نام نامی لکھ دینا کافی ہے لیکن ان سب باتوں کو مفصل طور پر بیان کرنا تحصیل حاصل ہے ہاں اسقدر جتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے کثیر التعداد اردو تراجم اور تفاسیر کی موجودگی میں پادریوں کیطرف سے ایک اور اردو ترجمہ کا شائع ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس میں کسقدر افترا پردازیوں سے کام لیا گیا ہوگا۔ اور پھر اسکے ایک ہندی ایڈیشن کا بھی تیار ہونا ہمارے قلق و اضطراب کی حالت کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے آجتک اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ کیا علاج اس غفلت اور لاپرواہی کا جس نے مسلمانوں کو ایسی گہری نیند سلایا ہے کہ اگر کوئی ہمدرد اسلام سچے خلوص اور دلی تڑپ سے اس عظیم الشان کام کا بیڑا اپنے سر پر اٹھا کر ان کو اپنی امداد کے لئے جگانے کی کوشش بھی کرتا ہے تو اسکی آواز کے جواب میں صدائے برنخاست کا معاملہ ہی پیش آتا ہے۔ آج انکا باتا کو بہت عرصہ ہو گیا ہے کہ جناب شیخ صاحب محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ کا ارادہ کیا تھا اور قوم سے امداد کی خواہش کی تھی شیخ صاحب موصوف کو گورمکھی زبان میں جو کچھ لیاقت اور قابلیت ہے۔ اور پھر قرآن کریم کے مطالب و معانی سے وہ جس قسم کی واقفیت رکھتے ہیں ملنے دیکھکر کہنا پڑتا ہے کہ بیشک وہ اسکے اہل ہیں لیکن افسوس صد افسوس کہ سوائے معدودے چند اشخاص کے انکی آواز پر کسی نے کان نہ دھرا اور باوجود یکہ وہ کئی سال سے متواتر اسکے متعلق چیخ رہے۔

منقولات

اصول اسلام اور یورپ

مسٹر مشیر قدوائی اپنے خط میں لکھتے ہیں

یورپ ہزار خراب ہو مگر اس وقت تو اچھوں سے اچھا ہے اس وقت تو وہی ایشیا کے بلکہ اسلام کے بعض اصول کا پیرو ہے اور بعض کی پیروی کرنا چاہتا ہے۔

کیوں کسی ہندوستانی مسلمان نے اس خبر کو توجہ سے دیکھا ہوگا کہ امریکہ میں ایک سوسائٹی قایم ہوئی ہے جو غربا کو شکاری سود خواروں کے پنجے سے بچانا چاہتی ہے۔ اور یہ خبر تو تعجب پیدا کرنے والی ہے کہ اس قوم میں جسکو اس شاعر نے جو فطرت شناسی کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے اپنے شائلاک کے لئے منتخب کیا تھا۔ ایک سوسائٹی قایم ہے۔ جسکی غرض غریبوں کو بغیر سود کے روپیہ دینا ہے۔

یہ چند سطریں اُن مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں جو آجکل مسلمانان ہندوستان کو سود کھانے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ اور اس سود خواری اور خدا سے جنگ کی تیاری کرنے سے ان کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے کہ خدا کے احکام سے سرتابی کرنے والے کبھی دنیا میں فلاح نہیں پا سکتے نہ عاقبت میں وہ سزا سے بچ سکیں گے آج یورپ کی سلطنتیں اصول اسلام کو اختیار کرتی جاتی ہیں اور ایک ہمارے مسلمان ہیں۔ جو اصول اسلام کو ترک کرتے جاتے ہیں۔

اگر ہندوستان کے مسلمان خدا سے ڈرتے ہوتے زکوٰۃ نکالتے صدقات دیتے۔ قرض حسنہ دیتے۔ جس سے کوئی غریب مسلمان نظر نہ آتا۔ نہ سود دینے اور سود لینے کے لئے کٹ حجتی کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی تمام دنیا میں مسلمانوں کی حالت اگر خراب ہے تو صرف اسی وجہ سے ہے کہ وہ اسلام کے احکام اور اسلامی اصول سے منحرف ہو رہے ہیں۔ یورپ کی بری باتیں اختیار کرتے ہیں۔ مگر یورپ کی اچھی باتوں کو سننے تک نہیں۔ یورپ کی سلطنتوں کے بڑے بڑے مدبروں نے قوانین اسلام کو پیش نظر رکھکر اپنی سلطنتوں کے لئے جن اصول کو مناسب سمجھا ان کو اختیار کر لیا ہے۔ اور اختیار کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مسٹر مشیر حسین صاحب حوالہ دیتے رہے ہیں۔ اسلامی سلطنتیں دنیا سے کیوں مٹ رہی ہیں، محض اس وجہ سے کہ اسلامی احکام پر عمل نہیں ہوتا۔ اور جہاں عمل ہو رہا ہے۔ وہاں خدا کی طرف سے رحمت بھی نازل ہو رہی ہے اور خدا اپنے وعدوں کو وہاں پورا کر رہا ہے خدا کا وعدہ ہے کہ مومن کو خوف وہراس کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ اسلام کو کبھی شکست نہیں دیگا۔ اس نے مسلمانوں کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔ اس نے تھوڑی تھوڑی جمعیت کو بڑے لشکروں پر فتح دی ہے۔ اور ابھی اگر مسلمان دراصل مسلمان بن جائیں۔ تو ان کی فلاح اور انکی کامیابی ... ہاتھ میں ہے۔

اگر ہمارے مسلمان بھائی یورپ کی تقلید کرتے ہیں۔ تو وہ یورپین اصحاب کی محنت۔ مشقت۔ ہمدردی سے کچھ سبق لیں ہم اہل یورپ کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اولوالعزمی اپنی جفاکشی کے ثبوت دے رہے ہیں روزمرہ نئی نئی باتیں پیدا کرتے ہیں۔ ایجادات واختراعات کے وہ بادشاہ ہیں۔ علوم وفنون پر وہ احسان کر رہے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ مسلمان ان سے صرف انکی طرز معاشرت اکل وشرب اور عیش کا سبق لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ انکی طرح نہ دولت کما سکتے ہیں نہ انکی جفاکشی کرتے ہیں۔

اب وقت آگیا ہے۔ کہ مسلمان بیدار ہوں اور محنت وجفاکشی سے کام لیں۔ تعلیم حاصل کریں۔ فنون لطیفہ میں دستگاہ حاصل کر کے صنعت وحرفت اور تجارت کو ترقی دیں۔ صدقات زکوٰۃ۔ بیت المال سے اپنے محتاج اور غریب بھائیوں کی کفالت کریں۔ مقاربت کا اصول مدنظر رکھکر باہمی مشارکت سے تجارت کریں۔

مگر یہ سب باتیں جب ہی ہو سکتی ہیں کہ اسلامی صداقت اور اسلامی دیانت سے کام کیا جائے۔ اور نیک نیتی کا ساتھ نہ چھوڑا جائے۔

(مشرق)

سانپ اور بکری۔ موجد کا کام تمام ہو گیا

ڈاکٹر فاکس جو حال میں شہر ... سے آئے ہیں اور جنہوں نے سانپ کے زہر کا ایک علاج دریافت کیا تھا۔ وہ کلکتہ آئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس ایجاد کردہ علاج کے متعلق گورنمنٹ بنگال سے دریافت کیا تھا۔ جسکے جواب میں اجازت مل گئی تھی کہ وہ علی پور کے باغ حیوانات میں اسکا تجربہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بکری کو ایک سانپ سے کٹوا کر اس پر اپنے علاج کا تجربہ کیا جس میں کامیابی ہوئی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد اس بکری نے ڈاکٹر فاکس پر حملہ کیا جس سے انکے پانچ زخم آگئے۔ سپرنٹنڈنٹ باغ نے ان زخموں کو داغ دیا۔ اور بظاہر کسی قسم کا خطرہ نہ رہا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر فاکس کے جسم پر ورم ہو گیا۔ اور ان کی حالت نہایت نازک ہو گئی کیونکہ چار زخموں کا علاج کیا گیا تھا۔ اور ایک کا پتہ نہیں چلا تھا شام کے سات بجے وہ پرنس آف ویلز ہسپتال میں پہنچائے گئے اور اُن کی صحت کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ مگر آٹھ بجے انتقال کر گئے۔

ارشاد مسیح

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

حقوق طلب عورتوں کے کارنامے (لندن ۲۶ر فروری) حقوق طلب عورتوں نے وایٹ کرک چرچ کو جو لاتھین کے مشرق میں واقع ہے جلا دیا اور اس کے ساتھ بائیبل کی بے بہا کتابیں بھی جل چکی ہیں۔

مسز پنکھرسٹ نے جس کے گرفتار کرنے کی پولیس کوشش کر رہی ہے شہنشاہ معظم کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں پوچھا ہے کہ کیا ہز مجسٹی طلب حقوق عورتوں کے وفد کو شرف باریابی عطا فرمائیں گے۔

سلطنت روسیہ کا نظم و نسق (سینٹ پیٹرزبرگ ۲۶ر فروری) آج زار روس نے بحیثیت پریذیڈنٹ پارلیمنٹ فرمایا کہ انہیں اصلاحات کے قوانین میں ترمیم کرنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور کہا اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم سلطنت کے مختلف محکموں کے متعلق غور اور ڈوما پارلیمنٹ میں اصلاحات کریں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم گورمکن زار کے حکم کے مطابق عمل کریں گے۔

مسٹر آرنلڈ کا اپیل (لنڈن ۲۶ر فروری) مسٹر چینگ آرنلڈ کا اپیل آج دوبارہ پریوی کونسل میں پیش ہوا۔ سر رابرٹ فنلے نے مسٹر مکارمک کے خلاف کسی سرکاری وکیل کے عدم تقرر پر بحث کی اور اس کے متعلق رنگون ٹائمز کے ایک مضمون اور اخبار برما کرٹیک کی تحریر کا حوالہ دیا۔

مسٹر انڈریو اور مسٹر مکارمک کے دوستانہ مراسم کے متعلق سر رابرٹ فنلے نے بیان کیا۔ کہ ان دوستانہ تعلقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اول الذکر کا مقدمہ کی سماعت کرنا سخت غلطی پر مبنی تھا۔ پریوی کونسل کے ایک جج سر جان ایج نے کہا کہ اس قسم کا اعتراض اس ضلع کے ہر ایک مقدمہ کے متعلقین کے خلاف وارد کیا جا سکتا ہے۔

اخیر میں سر رابرٹ فنلے نے کہا کہ مسٹر آرنلڈ کے خلاف الزام بے بنیاد ہے جیوری کے روبرو اصل واقعات پیش نہیں کئے گئے قانون اور واقعات کے متعلق جج کے فیصلہ میں سخت غلطیاں واقع ہوئی ہیں۔ اور الزام بریں وجہ اور بھی قابل استرداد ہے کہ مسٹر آرنلڈ کے ساتھ سخت غیر منصفانہ سلوک ہوا ہے مسٹر آرنلڈ کے نائب کونسل مسٹر ڈیوڈ دلسن نے اس امر پر زور دیا کہ تمام برما میں انگریزی حکام اور اہل برما کا چلن آج تک ایسا شاندار رہا ہے۔ کہ کسی عورت کے خلاف وحشیانہ حملہ کی واحد مثال بھی موجود نہیں ہے۔ اور اس لئے اس جج کا کوئی خفیف ترین واقعہ بھی عام ہر دلعزیزی کے خیال کو نقصان رساں ثابت ہوگا۔ سر ایچ ای۔ رچرڈ وکیل سرکار نے بیان کیا۔ اس لئے اس موقعہ پر سزا میں مداخلت کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ گو اپیلانٹ اس بات کا مجاز ہے کہ سزا کی منسوخی کے لئے درخواست کرے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

بیگم صاحبہ بھوپال علیگڈھ میں۔ علی گڈھ ۲۷ر فروری۔ کل ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے صدر دفتر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب کیا۔ تعمیر کے بعد یہ عمارت ہز ہائینس سلطان جہاں بیگم کے نام سے موسوم ہوگی۔

مسٹر اینڈریوز جنوبی افریقہ میں:۔ دہلی ۲۷ر فروری۔ مسٹر گوکھلے کو مندرجہ ذیل کیبلگرام مسٹر گاندھی نے ۲۴ر فروری کو کیپ ٹاؤن سے بھیجا ہے پادری اینڈریوز کو جو سنیچر کے دن انگلینڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ چرچ کونسل کی ایک پرائیویٹ کونسل میں ایک ایڈریس دیا گیا۔ جس میں ان کو بھی تقریر کرنے کے لئے بلایا گیا۔ مسٹر اینڈریوز نے تگو ریونیورسٹی کے طالب علموں کے سامنے بھی ایک ایڈریس پڑھا جس کے پریذیڈنٹ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ ہندوستانیوں نے مسٹر اینڈریوز کو ایک جلسہ میں جس میں بہت سے یورپین بھی شریک تھے رخصت کیا۔ صاحب موصوف کے وفد کا یہاں جو اثر پڑا ہے وہ بہت اچھا ہے اور ہندوستانی صدق دل سے صاحب موصوف کے شکر گذار ہیں۔ جن کی آمد سے عام یورپین اور فند دار بے حد متاثر ہوئے۔ مسٹر اینڈریوز نے چاروں طرف نیکی اور محبت کی ایک روح پھونک دی ہے۔ اور فوری تصفیہ کی راہ نکالدی ہے۔

آل انڈیا ویدک طبی کانفرنس:۔ ۲۷ر فروری کو جمعہ کے دن آل انڈیا ویدک طبی کانفرنس کی نمائش کا افتتاح مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے تھیٹر ہال میں کیا۔ شہر کے رؤسا موجود تھے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدلاہور نے نمائش کے حالات اور اس کے فوائد کے متعلق ایک مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد پنڈت مدن لال سپرنٹنڈنٹ استقبالیہ کمیٹی نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر کنگ نے جو رفاہ عام کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب کی قیمتی خدمات پر ان کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد چاندی کی ایک کنجی مسٹر کنگ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ جس سے انہوں نے نمائش کے مقفل دروازے کو کھولا۔ اس پر "چیرز" دیئے گئے اور بعد ازاں تمام رؤسا مکان کے اندر داخل ہوگئے۔ جہاں سیر دل پر اشیاء خوردنی نہایت ہی قرینہ اور سلیقہ سے رکھی ہوئی تھیں۔ کانفرنس کا اجلاس یکم دوسری اور تیسری مارچ کو منعقد ہوگا۔

آثار قدیمہ:۔ جنوب کرنال میں پانچ میل کے فاصلہ پر پل بادشاہی پل قانون حفاظت عمارات قدیمہ کے مطابق آثار قدیمہ کی فہرست میں داخل کیا گیا۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت صاحب کی زیادہ علالت کی وجہ سے میں کئی روز سے بعض ضروری اطلاعات کے علاوہ مفصل ملفوظات و نصائح حضرت خلیفۃ المسیح احباب کی اطلاع کے لئے پیغام صلح میں نہیں بھیج سکا اب چونکہ حضرت صاحب کی طبیعت میں پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے میں آپ کے کلمات جنہیں ہدیٔ ولوزہے اپنی نوٹ بک سے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

قادیان ۲۸ر فروری ۱۹۱۴ء

حضرت خواجہ صاحب کے خط پر گفتگو صبح میں نے خواجہ صاحب کا خط پیش کیا جنہیں پادریوں وغیرہ کی شرارت کا ذکر تھا۔ فرمایا کوئی گھبرانے کی بات نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں مسلمان ہوں گے۔ پھر فرمایا مغربی افریقہ میں۔ تعلیم یافتہ ہونگے پھر فرمایا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ مجھے اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا میں تم سے بہت خوش ہوں۔ پھر فرمایا میں تمہاری خدمات سے بہت خوش ہوں۔

صاحبزادہ صاحب مولوی محمد علی صاحب اور ہم سب کو مخاطب کرکے فرمایا پیار دمیں کمزور ہوتا جاتا ہوں۔ فرمایا میں روز سات سبق پڑھایا کرتا تھا۔ اب طاقت نہیں رہی۔

مولوی محمد علی صاحب اصحاب کہف کے متعلق جو نوٹ لکھکر لائے تھے وہ حضرت کو سنائے اس پر آپ نے فرمایا اس سے زیادہ آپ کیا لکھ سکتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ میرے سرہانے خواجہ صاحب کا خط ہوگا۔ اسے ذرا پڑھ لو۔ جب مولوی صاحب نے پڑھ لیا۔ تو حضرت نے مفصلہ ذیل جواب لکھوایا۔ اس بیماری میں بتلایا گیا ہے کہ ۵ لاکھ آدمی افریقہ میں مسلمان ہوگا۔ گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ بہار کے دن ہیں۔ بہار کے دن ہیں۔

مسئلہ تکفیر مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۃ القرآن سننے کے بعد فرمایا مولوی صاحب میں آپ کو چند آیات لکھاتا ہوں انکو تطبیق دیں۔ چار آیات میں تطبیق ضروری ہے۔

(۱) وما یومن باللہ اکثرہم الا وہم مشرکون۔ خدا انکو مومن بھی کہتا ہے اور مشرک بھی۔

(۲) ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت خدا اس کی حفاظت کیا پڑی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکی جڑ میں کچھ ایمان رکھتا ہے۔ اپنے گرجاؤں اور یہودیوں کے معبدوں کو مساجد کے ساتھ محفوظ رکھنے کا ذکر کیا ہے)

(۳) امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی اشہد ان لا الہ الا اللہ ایک دفعہ دل سے کہدے وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر شرک کرے کفر کرے ظلم کرے

(۴) ایک حدیث میں ہے۔ من قال لا الہ الا اللہ فقد دخل الجنۃ (جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اس کا جنت میں داخل ہونا یقینی ہے) بعض حدیثیں ہیں جو نماز نہ پڑھے زکوٰۃ نہ دے۔ حج نہ کرے۔ ایسے یوں ہوگا یوں ہوگا۔ اسکی تطبیق کیا ہے؟

(۵) یہ بھی ہے من کان آخر کلامہ ان لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ (جسکی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۶) قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم . . . . . یہ قرآنی آیت ہے۔ پھر یہ بھی ہے۔ کہ نماز نہ پڑھے تو یہ غضب۔

(۷) ایک اور آیت ہے یریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ . . . . اولٰئک ھم الکافرون حقاً (سپارہ ۶ شروع) اس سے معلوم ہوا کہ کسی رسول کا انکار کافر بنا دیتا ہے۔

اس کی میں نے تطبیق دی ہے۔ آپ بھی سوچیں۔ امام ابوحنیفہ بھی بڑا آدمی ہے اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ انکی ایک کتاب ہے عقائد ابوحنیفہ ہمارے کتب خانہ میں ہوگی۔ اس میں یہ درج ہے۔

(۸) یوں بھی آتا ہے۔ اگر مومن پر بدظنی کرے۔ داخل النار (یعنے آگ میں جھونکا جائیگا۔ فرمایا مجھے اس سے فکر پڑا ہے کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے سے جو کفر کے فتوے دیتے ہیں۔ اسکی جڑھ بھی یہیں سے نکل آتی ہے آپ نے تو سمجھ لیا ہوگا۔ اس کے بڑے پہلو ہیں۔ امام بخاری صاحب بھی بہت ناراض ہوئے ہیں۔ بخاری کتاب الایمان بھی مزید دیکھ لیں فرمایا میں نے رات ساری کتابیں ٹٹولی ہیں۔ (یعنے فکر کیا ہے) میرا منشا صرف مرزا صاحب کو ماننے نہ ماننے کا ہے۔ مسئلہ دلچسپ ہے۔

۱۴ر فروری ۱۹۱۴ء

مسئلہ تکفیر کے متعلق مزید ارشاد آج حضرت صاحب نے خود اس مسئلہ کے متعلق جو تطبیق کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب کو ارشاد فرمایا تھا مزید ارشاد فرمایا۔ کہ معالم التنزیل۔ صحیح بخاری۔ اور صحیح مسلم میں اس کی احادیث ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ جنہوں نے کوئی ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی یا ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا۔ انکو بھی اجر ملیگا۔ اور وہ دوزخ سے نکالے جائینگے اور پھر جب اعمال والے نکالے جائینگے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ارحم الرحمین ایسے لوگوں کو بھی جہنم سے نکال دیگا۔ جنہوں نے کوئی عمل نیک بھی نہ کیا ہوگا۔ اور ایک وقت جہنم پر آئیگا۔ کہ اس میں ایک متنفس بھی نہ ہوگا۔ اور سب کو نجات ہو جاویگی۔ (اسلام میں ابدی جہنم نہیں ہے دوزخ کی مثال ہسپتال کی ہے جیسے جیسے لوگ اعمال بد کے تاثرات سے شفا پاتے جائینگے۔ نکلتے جائینگے۔ یہاں تک کہ سب نجات پا جائینگے۔

آپ نے حافظ روشن علی صاحب کو بلایا کہ ان کے کتب خانے میں سے احادیث کی کتب نکال کر احادیث محولہ بالا حضرت صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کو دکھادیں۔ تاکہ انکو مضمون لکھنے میں مدد ملے چنانچہ ایسا کیا گیا۔

۱۵ر فروری ۱۹۱۴ء

مسئلہ تکفیر پر مزید روشنی اس روز کرنیل ملول صاحب لاہور سے حضرت صاحب کے علاج میں مشورہ کے لئے تشریف لائے اسوقت جماعت کے اکثر احباب موجود تھے۔ حضرت صاحب مولوی محمد علی صاحب کو درس کے نوٹ لکھا رہے تھے۔ آپ نے احادیث محولہ بالا لیں۔ آپ نے فرمایا کہ کفر و اسلام کا مسئلہ دقیق مسئلہ ہے۔ جس کو بہت لوگوں نے نہیں سمجھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صاحب نے صاحبزادہ صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کہ ہمارے میاں نے بھی اسکو نہیں سمجھا ہوا۔

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب چار روز کی رخصت لے کر آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ تو واپس جاتے وقت انہوں نے عرض کی۔ کہ وہاں کی اور رخصت لیکر حاضر ہونگا۔ آپ کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔ آگے بھی آپ نے بہت کرم کیا ہے۔ بہت مہربانی کی ہے بہت غریب نوازی کی ہے دعا کرتا ہوں آخر خدا سنتا ہے۔

یکم مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت میں کمزوری بدستور ہے۔

کل بایتوار کو بخار کم ہوا۔ شام کے وقت حرارت ۹۹.۵ تک تھی۔ کھانسی میں بفضلہ افاقہ ہے دل اور دماغ بفضلہ تعالیٰ بالکل صحیح اور تندرست ہیں۔ کل بھی ایک پاؤ قرآن کے تفسیری نوٹ حضرت مولوی محمد علی صاحب کو تحریر کرائے۔

کل بروز ایتوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا جلسہ ہوا۔ مفصلہ ذیل امور اس میں طے ہوئے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان و آنریری سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو دو سال کی رخصت عطا کی جائے اور انکو ۱۵ر مارچ تک حضرت خواجہ کمال الدین کی مدد کے لئے انگلینڈ بھیجا جاوے انکی جگہ مولوی محمد الدین صاحب بی اے سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوں۔

جناب مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی قائمقام سکرٹری صدر انجمن احمدیہ مقرر کئے جاویں جب اس وقت تک کہ حضرت میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سیالکوٹ اپنی ملازمت سے سبکدوش ہو کر

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مؤرخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۰

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو یکم مارچ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

برادران السلام علیکم - کیا ابتلا اور کیا آزمائش ہے - گذشتہ خط میں عرض کیا تھا کہ مجھے یک لخت چک........ نے پکڑا - اس قدر شدید حملہ تھا کہ میں پہلو بھی نہ بدل سکا - بالمقابل ضروری ڈاک کے علاوہ اگر اس ہفتہ رسالہ ختم نہ کروں - یعنی اُس کے مضامین تو مارچ کا رسالہ بروقت نہیں نکلتا - کیا عجیب معاملہ ہے - بہرحال زمین پر فرش کیا - ایک ڈسک آیا اور زمین پر بیٹھ کر برابر دس گیارہ گھنٹہ روز کام کیا - خدا کا احسان اُدہر سلیج والے نے کہلا بھیجا - کہ رسالہ میں مضمون پورا ہو چکا - اور اُدہر درد سے افاقہ ہوا - اور میں نے تین چار دن کے بعد بستر کو چھوڑا - لیکن اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جب کام کی یہ حالت ہے کہ شدید بیماری پر بھی کام کرنا پڑتا ہے - تو خدا نخواستہ کوئی اور تکلیف تو اس کام کو ایک ہفتہ میں بند کردیگی - اس لئے خدا را فکر کرو - اگر ڈونیشن فنڈ میں رقم ہے - تو وہ تو میری ذات سے تعلق نہیں رکھتی کسی کو بھیجنے کا فکر کرو حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے طیار ہیں اور یہاں سے سبکدوش ہو چکے ہیں پیغام) اس ہفتہ میں تو گھر سے نہیں نکل سکا - لیکن ووکنگ میں لکچروں کی افتتاح ہو گئی - اس اتوار کو تین بجے اعلان تھا - خدا کی شان ستّر کے قریب زن و مرد یہاں آگئے - چوہدری صاحب نے ہی لیکچر کوئی نصف گھنٹہ سے اوپر دیا زیادہ حصہ تین آیات قرآن کا سادہ سادہ ترجمہ کر دیا - عام انبیاء سے محبت اور اُن کی رسالت پر ایمان ظاہر کیا - ہم نے مختلف ذرائع سے سُنا ہے - کہ یہ لکچر بہت ہی پسند کیا گیا ہے - خاتمہ لیکچر پر یہ کہدیا گیا تھا - کہ یہ سلسلہ جاری رہیگا - اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی - تو اس اتوار میں خود کچھ بیان کرونگا باللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے - کمال الدین

جناب چودہری فتح محمد صاحب کا ایک تازہ خط

جو یکم مارچ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا

برادرم مکرم ! السلام علیکم - میری آنکھیں اب بہت اچھی ہیں - کل اتوار کے دن مسجد میں ووکنگ کی پبلک کو مدعو کرکے لیکچر دیا اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی دی - وقت ۳ بجے شام تھا - سخت سردی تھی ہوا اور بارش ہو رہی تھی - گرجا کا وقت لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ و ۶۰ کے درمیان مجمع تھا - انگلستان جیسے ملک میں مذہب پر لیکچر ہوا - اور پھر ایسے وقت اور ایسے موسم میں اس قدر مجمع محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اسے ہم لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں - جو یہاں کے مقامی حالات سے واقف ہیں - اتوار کا دن ہے بڑے بڑے گرجے خالی پڑے ہیں اور ہماری چھوٹی سی مسجد انسانوں سے پر - میرے لیکچر کا مضمون "اسلام" تھا - پہلے میں نے اسلام کے معنے لفظی بیان کئے - پھر ذرا وسیع کیا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے متعلق بیان کیا - پھر اسے ذرا اور وسیع کیا - اور اذان کے معانی اور مطالب بیان کئے - پھر اسے اور وسیع کیا اور الحمد شریف کی تفسیر بیان کی - میں دیکھتا تھا - کہ لوگوں پر بہت اثر ہو رہا ہے - اور مجھے خود بھی ایک قسم کی فرحت حاصل ہو رہی تھی - اور میری گفتگو بالکل بے تکلف تھی - اس کے بعد ایک انگریز مسلمان نے ۵ منٹ تک تقریر کی ۔

اسلام اور عیسائیت

(بقیہ لیکچر پادری ای سی ولسن صاحب)

گذشتہ چھپا کے اندر اندر لکھو کہا مسلمان جن پر پہلے بائیبل کا کوئی اثر نہ تھا - اس کے گرویدہ ہو چکے ہیں (پیغام صلح) کیا اب بھی مسلمانوں کے جاگنے اور عملی کوششیں کرنے کا وقت نہیں - کتنے افسوس کا مقام ہے - کہ اسلام اس طرح سے تباہ و برباد ہو رہا ہو - اور مسلمان اس طرح بیٹھکر منہ دیکھتے رہیں - اور ہاتھ پیر ہلانا تو کجا کام کرنے والوں کو بھی روپیہ کی امداد دیتے ہوئے ہچکچاتے ہیں - اور خواہ مخواہ طرح طرح کے حیل و حجت سے اس مقدس فرض کی انجام دہی سے گریز کریں (افسوس اور صد افسوس) ان جگہوں میں بھی جہاں کہ لڑائی نے سیاسی مقابلہ پیدا کردیا ہے - ایک عیسائی مبلغ کے لئے صلح کا پیغام پہنچانے اور (یسوعی) رحم کی تبلیغ کرنے کا بہت عمدہ موقع ہے - لیکن اگر ترکی افواج کو پوری فتح حاصل ہو جاتی تو اس صورت میں یہ حالات بہت کچھ بدل گئے تھے (پیغام صلح - اب بھی ترکی بفضل خدا فتحیاب ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس کے مخالفین کو اپنے ارادوں میں ناکام کر دیا ہے - اس لئے پادری صاحب کی وہ خواہش ہرگز پوری نہیں ہو سکتی - جو وہ حکومت کے زور سے پوری کرنی چاہتے تھے - یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے - کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - اور دوسری طرف خود بھی حکومت کے زور سے مسیحیت کو منوانے کی امیدیں لگائی جاتی ہیں ع

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ہماری لڑائیوں کے ہتھیار سچائی کی اشاعت کے لئے صلح کا کام دیتے ہیں - کوئی نہت سے سخت دشمن بھی بہت دیر تک محبت - خوش مزاجی - صلح - تکلیف کی برداشت - مہربانی - نیکی - فرمانبرداری حلیمی اور معتدل مزاجی کے سامنے زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتا - اور اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی - اگر عیسائی پادری اپنے آپ کو اس پر قائم کرلیں - اور بغیر توقف کے تمام دنیائے اسلام پر طبی مشن اور سکول قایم کرکے کافی مسیحی لٹریچر پھیلادیں - اور انجیل کی اشاعت کریں - تو ہم اپنے جیتے جی بہت فتوحات حاصل کر سکتے ہیں (پیغام صلح - افسوس ہے کہ ان تمام باتوں کا دنیائے اسلام پر کوئی اثر نہیں دین لٹا جا رہا ہے - لیکن یہ اپنے دنیوی جاہ و جلال اور عزت و وجاہت میں ہی اتنے مصروف ہیں - کہ ابھی سے انہیں فرصت نہیں - سچ کہا ہے خدا کے پاک فرستادہ نے ۔

بیکسے شد دین احمدؐ ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دینِ احمدؐ کار نیست)

وہ عیسائی مبلغین جو مسلمانوں میں کام کر رہے ہیں - بتلاتے ہیں - کہ اس سے پہلے عیسائیت کے متعلق کبھی اتنے استفسارات ہوئے تھے - اور نہ ہی کسی نے عیسوی تعلیم کو اس مستعدی سے سُنا تھا - جتنی کہ اب ہے -

بہت سے امدادی کام نفع رسان ثابت ہوئے ہیں - ریلوں کی وسعت اور خط و کتابت اور ریل جول کے ذرائع کی سہولت سے ناممکن ہو گیا ہے - کہ عیسائیت پر کسی ملک کا دروازہ بند ہو سکے - بائبل کے نئے تراجم رفتہ رفتہ اس کی عزت دلوں میں قایم کر رہے ہیں - لیکن قرآن کے اردو تراجم سے اس پر اعتماد کھویا جا رہا ہے (پیغام صلح - مسیحیت کی اشاعت اور اس کی ترقی کے تمام پہلوؤں پر غور کرنیکے بعد کوئی منصف مزاج اس دعویٰ بے دلیل کو باور کرنے کے لئے طیار نہیں - کہ یہ سب کچھ بائیبل کے تراجم کی خوبی کی وجہ سے ہو رہا ہے - کیونکہ جن وسائل سے اس کام کو انجام دیا جا رہا ہے اور جو لوگ زیادہ تر اس کی طرف رغبت دکھا رہے ہیں - ان کا ان تراجم سے کوئی تعلق نہیں - اور ان کا اس بات سے کوئی واسطہ نہیں - اور اگر یہ مان لیا جائے - کہ یہ تمام ترقی بائیبل کے نئے تراجم ہی کی وجہ سے ہے - تو اس سے ان تراجم کی خوبی ظاہر ہوتی ہے - نہ کہ خود بائیبل کی - برخلاف اس کے اہل اسلام کے پاس ہرگز وہ وسائل موجود نہیں جو پادریوں کے پاس ہیں - مگر ایسی حالت میں بھی اسلام کی دن بدن ترقی کو دیکھکر کہنا پڑتا ہے - کہ یہ سب کچھ قرآن کی خوبی ہی کی وجہ سے ہے اور اس لئے پادری صاحب کا یہ کہنا بالکل غلط ہے - کہ قرآن کا اعتماد دن بدن کھویا جا رہا ہے آج کل کے واقعات بتا رہے ہیں - "کہ یہ بہار کے دن ہیں" اور انشاء اللہ عنقریب تمام مہذب اور دانا قرآن کی سادہ تعلیم کے گرویدہ ہوکر سلک اسلام میں منسلک ہونے والے ہیں - باقی آئندہ)

اشاعت اسلام اور نظارۃ المعارف

۲۷ فروری کے ہمدرد میں جو نوٹ اشاعت اسلام کے لئے نئی تحریک کے بارہ میں شائع ہوا ہے (یہ نوٹ اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ نقل کیا گیا ہے پیغام) اُس میں مولانا عبید اللہ صاحب کی متعلق یہ درج ہو گیا تھا - کہ مولانا صاحب موصوف نے اشتہار مذکور کی اشاعت کو ملتوی فرما یا تھا - حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت یہ طے ہوا تھا - کہ اس وقت کسی کو اس اہم اور مشکل کام کے لئے نامزد نہ کیا جائے بلکہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی جسکو مجاز کیا گیا تھا کہ وہ اشاعت اسلام کی عام تحریک قوم کے روبرو پیش کرے اور اشتہار دیکر امیدواروں کی درخواستیں طلب کرے اور انہیں سے جو دو بہترین شخص مل سکیں اُن کا انتخاب کیا جائے مسٹر انیس احمد کے متعلق اسوقت بھی گفتگو ہوئی تھی اور اختلاف کیا گیا تھا - ہمارے پاس یہ باور کرنیکی کافی وجوہات ہیں کہ وہ کئی لحاظ سے بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام کے کام کے اہل نہیں ہیں اور اُن کو اس کام پر مامور کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی - ہم کو مولانا عبید اللہ صاحب نے اطلاع دی ہے کہ جناب موصوف نے جو تازہ کارروائی کی ہے وہ جناب نواب وقار الملک بہادر کے مشورہ پر مبنی ہے - یہ سب سہی مگر ہم اس کی کوئی اطلاع نہ تھی اور اب بھی ہم اسی رائے پر قائم ہیں کہ مسٹر انیس احمد متعدد وجوہات سے اس کام کے لئے ناموزوں ہیں اگر ان کا جوش اسلامی صحیح ہے اور تبلیغ اسلام کا ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۵ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۰

اُٹھو کہ اُٹھنے کا وقت ہے!

جیسا کہ مختلف اخبارات اور مضامین سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آج کل دنیا میں ایک مذہبی جنگ شروع ہے۔ عیسائی لوگ اپنی ملکی اور قومی ترقی کو اپنی مذہبی اشاعت پر ہی منحصر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس کے لئے طرح طرح کے حیلے تجویز کر کے وہ اپنی قوم کو اکسا رہے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ کہ اسلام افریقہ میں بہت زور شور سے پھیل رہا ہے۔ افریقہ کے لوگ اسلام میں لاکھوں کی تعداد میں داخل ہو رہے ہیں اور ہمارے مشن وہاں ناکافی ہیں۔ کہیں وعظ کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان اب آپس میں سخت اختلافات کا شکار ہو رہے ہیں۔ اُن کو تباہ کرنے کے لئے گھر کے جھگڑے کافی ہیں اور اس وقت موقع ہے۔ کہ ہم ساری دنیا کو تثلیث کے دائرہ میں داخل کر لیں۔ پس چاہیئے۔ کہ جتنی طاقت اور زر و سیم سے ہو سکے۔ آج اس کے لئے خرچ کی جاوے۔ ایک کہتا ہے کہ اسلام موجودہ تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکا اور اس تہذیب کی روشنی کے سامنے نہیں ٹھہر سکا۔ اس لئے اب وقت ہے کہ مسلمانوں کو عیسائی بنا لیا جائے۔ دوسرا کہتا ہے کہ بلقان اور طرابلس کی جنگ نے مسلمانوں کی کمر بہت توڑ دی۔ اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ ہماری دنیاوی فتوحات مذہبی فتوحات کا پیش خیمہ ہیں۔ ایک گروہ نے اسی میں کامیابی سمجھ لی ہے۔ کہ ہندوستان کی اچھوت ذاتوں کو دس سال کے اندر اندر عیسائیت میں داخل کر لیا جاوے اسی میں سلطنت کا استحکام خیال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قریباً ۴۰۰۰ مشنری کتنی فوج میں زیادہ کر دیئے گئے ہیں۔ جو ہندوستان کے مختلف حصص میں زمینیں لیکر مہتر ہیل چماروں اور جرائم پیشہ اقوام کو آباد کریں گے اور اس طرح اپنے ماتحت لا کر انہیں عیسائی بنایا کریں گے۔ پھر ہندو صاحبان ہیں۔ کہ اُن کو یہ فکر دامنگیر ہے کہ اگر یہ اچھوت ذاتیں عیسائی یا مسلمان ہو گئیں تو ہماری پولیٹیکل اہمیت بہت کم ہو جائیگی اور ہم تباہ ہو جائیں گے اس لئے اُس قوم کے دور اندیش رات دن خواب اور خور کو حرام کئے ہوئے ہیں آج اگر لاہور میں ہیں تو کل الہ آباد میں نظر آتے ہیں۔ لالہ لاجپت رائے اور اُن کے ہمخیال بڑی سرگرمی اور جد و جہد سے اِس مہم کو سر کرنے میں مصروف ہیں ان سب کے پیش نظر صرف پولیٹیکل اغراض ہیں۔ لیکن مسلمان ہیں کہ نہ مذہبی اور نہ پولیٹیکل ضروریات اُن کو اس خواب غفلت سے جگا سکتی ہیں۔ اُن کے گھروں کے جھگڑے اور فساد ہی امن نہیں لینے دیتے۔ کہیں اگر کانپور اور آنریری مجسٹریٹی کی خواہش جان کو گداز کر رہی ہے۔ تو کہیں مسئلہ تکفیر مسلمانان اور احمدی اور غیر احمدی شیعہ اور سنی کا سوال ہی آرام نہیں لینے دیتا۔ اصل کام کی طرف کسی کو خیال بھی نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ خطرہ میں ہے۔ اور ان کو اپنی نوابیوں سے ہی فرصت نہیں ؎

مسلمانو۔ خدارا اُن مضامین کی طرف جو کہ ہم عیسائی صاحبان کی ...... افریقہ میں اسلام کے ساتھ قلمی جنگ کے عنوان سے شائع کر چکے ہیں۔ ذرا غور کریں اور دیکھیں کہ زمانہ کس چال چل رہا ہے اور پھر اپنے امراء اور علماء کی سستی اور کاہل الوجودی پر تدبر کریں۔ رونے کا مقام ہے۔ خدارا اپنی مدد آپ کرو۔ اور خدا کے حضور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ یہ وقت نہایت خوف کا ہے۔ روپیہ میں تم کمزور۔ سلطنت تمہاری جاتی رہی۔ مذہب ہی ایک تمہارے پاس نعمت باقی تھی۔ اس سے تم غافل وقت ہے کہ اُٹھو۔ اور اس نعمت کی قدر کرو۔ اس کے لئے اپنی جان و مال لڑا دو وہ جو اس کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان کی امداد اور نصرت میں کھڑے ہو جاؤ۔ بیرونی ممالک میں بھی اور ہندوستان میں بھی اس کام کا فکر کرو۔ دیکھو باوجود اتنی مایوس کن حالت کے ہم تمہیں مطلع کرتے ہیں۔ کہ خدا کے برگزیدہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت باری تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں ایک خوشخبری سنائی ہوئی ہے۔ کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد یعنی یہی وہ وقت ہے۔ جس میں اسلام کو پھر بلند مرتبہ عطا ہو گا۔ یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا برحق ہے۔ یاد رکھو کہ باوجود اتنی کوشش اور جد و جہد کے یہ سب قومیں ناکام ہونگی۔ کیونکہ وہ باطل کی مدد کر رہی ہیں اور باطل کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ حق کو ہی ہمیشہ الٰہی تائید اور نصرت سے

پس ان امید افزا خبروں اور وعدوں کے ہوتے تمہارا فرض ہے کہ اگر اپنی قوم کی۔ اپنے بال بچوں کی۔ اپنے عیال و اطفال کی بھلائی اور عزت چاہتے ہو۔ تو اشاعت اسلام میں مصروف ہو جاؤ۔ کیونکہ بغیر کوشش اور جد و جہد کے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ کسی شخص کو کوئی انعام نہیں ملا کرتا یہ کام تو پھر کوئی اور قوم کریگی۔ تم محروم ہو جاؤ گے۔ ذلیل کئے جاؤ گے نام و نشان سے مٹا دیئے جاؤ گے۔ ثم لا یکونوا امثالکم ؎

اے احمدی قوم! دوسرے مسلمان اگر نہیں اُٹھتے تو تو ہی اُٹھ اے صدر انجمن احمدیہ تو ہی اپنے فرض منصبی کی شناخت کر۔ اللہ تجھے مدد دیگا۔ تو اس کام کو ہاتھ میں لے۔ اللہ پر بھروسہ کر۔ اے احمدیو! اس کام اور فرض کی اہمیت کو سمجھو اور خواجہ کی طرح گھروں سے نکلو۔ کہ گھروں میں بیٹھنے کا وقت نہیں۔ گھروں کے رہنے والے اگر خدا کے دین کی خدمت سے جی چرائیں گے تو اُن کے مال و اسباب پھر ایسی راہوں پر لگیں گے۔ جن کو اُن کے دل پسند نہیں کرتے پس اے برادران! بچو اور اپنے آپ کو بچاؤ۔ آج عذاب الٰہی کے نزول کے دن ہیں۔ جن سے سوائے پاک دل انسانوں کے اور کوئی نہیں بچ سکتا پس پاک دل ہو جاؤ ؎

برادران اسلام آج بغض کین کو چھوڑنے کا وقت ہے۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا بگل اکٹھے ہو کر بجاؤ۔ تا کامیاب ہو جاؤ۔ اور دین و دنیا میں سرخرو ٹھہرو۔ کوئی اور چال سوائے اس راہ کے تمہیں دین و دنیا کے حسنات کی مالک نہیں بنا سکتی۔ وقت ہے کہ احمدی برادران اور دیگر مسلمانان اس میں عملی کوشش کریں۔ اور پیغام صلح اخبار کے ذریعہ اپنی تجاویز اور عملی کارروائی کا لوگوں کے سامنے اظہار کریں ؎

لاہور شہر کے لئے نیا کوتوال

مسٹر عبد المجید صاحب انسپکٹر شہر لاہور کو موجودہ اسامی کا چارج لئے ہوئے کوئی بہت مدت نہیں گذری۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں آپ نے اپنے حسن انتظام اور اعلیٰ کارگذاری کا جو عملی ثبوت دیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے چند روز سے شہر میں چند ایک تشویش انگیز واقعات سے جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ آپ نے بہت محنت اور جانفشانی اور اعلیٰ قابلیت اور تدبر سے اس کا پورا سدباب کیا۔ جس کے لئے باشندگان شہر آپ کے بہت ممنون احسان ہیں۔ اس لئے اگرچہ آپ کی تبدیلی کی ناگہانی خبر کو سن کر سب کو افسوس ہوگا لیکن خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ عالیہ نے ایک آپ جیسے ہی منتظم اور لائق شخص کو لاہور کے لئے منتخب کیا ہے۔ اہل لاہور کی خوش قسمتی ہے کہ جناب شیخ غلام رسول صاحب تمیم انسپکٹر سرگودہ اس منصب جلیلہ کا عنقریب چارج لینے والے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ شیخ صاحب موصوف بہت جلد اپنی حسن کارگذاری اور اعلیٰ انتظام سے اہل لاہور کو اپنا گرویدۂ احسان کر لیں گے ؎

تعلیم نسواں کی ترقی کے لئے ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کا ایک اور گرانقدر عطیہ

ملک کے علم دوست احباب کو عموماً اور حامیان تعلیم نسواں کو خصوصاً یہ سن کر بہت خوشی ہوگی۔ کہ ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے جو ہمیشہ ہندوستانی مستورات کی علمی اقتصادی۔ اور معاشرتی بہبودی میں بہت دلچسپی لیتی رہتی ہیں۔ ریاست بھوپال میں تعلیم نسواں کو اور زیادہ ترقی دینے کے لئے چار لاکھ روپیہ کا ایک گرانقدر عطیہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بدیں غرض پیش کیا ہے۔ کہ اس سے وہاں تین اسکول بنام سلطانیہ گرلز سکول وکٹوریہ گرلز سکول اور کنیا پاٹھ شالہ کھولے جائیں۔ اس روپیہ کی تقسیم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا۔ پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال اور فرمانروائے بھوپال پر مشتمل ہوگا۔ ہز ہائینس کی یہ علمی کوششیں قابل قدر ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ ایسی فیاضانہ توجہات خاص بھوپال تک ہی محدود نہ رہیں گی۔ بلکہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں ایسی ہی کوششیں عمل میں لائی جائیں گی۔ اور نصاب ہائے تعلیم میں مذہبی امور کو بہت دخل دیا جائیگا۔

مسلمانوں کی قابل رحم حالت

آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ معزز ہمعصر ہمدرد میں سے چند ضلعوں کے مسلمانوں کی حالت کے عنوان سے ایک مضمون نقل کیا گیا ہے۔ جس میں ہندوستان کے چار اضلاع کے مسلمانوں کی جہالت ... [illegible]

کا مختصر حال ...... ہے۔ مسلمان گرچہ آج کل ہر جگہ ایسی ہی قابل رحم حالت میں مبتلا ہیں۔ لیکن اگر مقابلتہً غور کیا جائے تو ہندوستان میں ان کی بہت ہی نازک حالت ہو رہی ہے اگر ہم مذکورہ بالا بدعادتوں کو (جو قریباً سب جگہ کے مسلمانوں میں عام طور پر پائی جاتی ہیں) تھوڑی دیر کے لئے نظر انداز بھی کر دیں۔ تو ہندوستان کے دوسرے اکثر مقامات کو بچشم غور دیکھنے سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان اپنی عادات و اطوار لباس و خوراک اور بول چال میں عموماً ہندو نما ہیں۔ اور ان کو مسلمانوں کے فرائض دینیہ کا نہ تو کوئی علم ہے اور نہ ہی ان کی ادائگی کا کوئی خیال ان کی ایسی ہی خراب حالت کو دیکھکر بعض ہندو معاصرین اُنکے اپنے اس دعوی کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے اسلامی فرمانرواؤں نے اسلام کو بزور شمشیر پھیلایا تھا اسی وجہ سے یہ نام کے مسلمان اور چال چلن کے لحاظ سے ہندو ہیں۔ لیکن وہ اتنا نہیں جانتے۔ کہ اگر وہ کسی وقت زبردستی مسلمان کئے گئے تھے۔ تو اب ان کے رستے میں کیا روک ہو رہی ہے اور کس ڈر اور خوف کی وجہ سے وہ علانیہ ہندو نہیں کہلاتے۔ اور مردم شماری کے موقعہ پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں بلکہ انہیں میں بھی جو مسلمانوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جیسا کہ حال کی رپورٹ مردم شماری سے ظاہر ہے۔ یہ کس کے خوف اور کس تلوار کے زور سے ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے بعض محاسن دیکھکر مسلمان ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ ان کو پورے طور پر اسلامی تعلیم سے واقف کرنے اور اس کے احکام پر چلانے والا کوئی نہیں ملا۔ اس لئے ان کے وہی سابقہ عادات و اطوار قایم ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی باقاعدہ کوئی کوشش نہیں ہوئی۔ بلکہ اسلام خود بخود تائیدات ایزدی سے دلوں میں گھر کرتا گیا۔ اور اس مقدس کام کی طرف مسلمانوں کی بے رغبتی کے باعث نومسلموں کا ایمان صرف زبان تک ہی محدود رہا اس میں شک نہیں کہ بہت سے صوفیائے کرام اور اولیائے عظام نے اس سرزمین میں اشاعت اسلام کی بہت کوشش کی۔ اور یہ انہیں کی طفیل ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو ملقدر اسلام میں شمار کرتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ کوششیں بہت وسیع نہ ہونے کے باعث اپنے اپنے حلقہ اثر تک ہی محدود رہیں اور بہ سبب میل جول اور آمد و رفت کے وہ ذرائع جو ہمیں میسر آئے ہوئے ہیں ان کا دائرہ زیادہ وسیع نہ ہو سکا۔ تاہم ان کی زبردست روحانیت نے جہاں نزدیک کے مقامات میں زبانی اور عملی طور پر اسلام کو منوایا۔ وہیں دور دراز جگہوں میں بھی اس پاک مذہب کا نام پہنچا دیا۔ اور وہاں کے لوگوں کی زبان سے بھی لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا اقرار لے کر ہی چھوڑا دوسری طرف ایک ہم بھی ہیں۔ کہ جن کو باوجودیکہ آج ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔ اور بڑی آسانی سے اس مقدس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ اسلام کے ان نام لیواؤں اور ان بزرگوں کی رہی سہی یادگار اسلام کے پورے فرمانبردار بنانے اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنیکا کوئی فکر نہیں کرتے اور اپنے ہاتھوں سے انہیں دوزخ کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں۔

غفلت پسند مسلمانو! تمہیں کب ہوش آئیگی۔ اور کس وقت باہمی تفرقہ کو چھوڑ کر اور دین متین پر پورے طور پر کاربند ہو کر اپنے ان گمراہ بھائیوں کو اسلامی تعلیم سے واقف کرو گے۔ تا کہ غیروں کے پنجے میں جانے نہ پائیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ اپنی کوششوں کو وسیع کرو۔ ہمتوں کو بلند کرو اور اپنے اعمال سے نصرت الٰہی کو کھینچو۔ تا کہ اگر ایک طرف بلاد غربیہ میں اسلام کے سامنے یورپ کی مادیت کو سرنگوں ہونا پڑے۔ تو دوسری طرف ہندوستان میں بھی اس کا جھنڈا پوری شان و شوکت اور تزک و احتشام سے لہراتا ہوا نظر آئے ؎

وزیر آباد میں مسجد احمدیہ کا افتتاح

شیخ نیاز احمد صاحب رئیس وزیر آباد سلسلہ احمدیہ کے نہایت ہی مخلص اور کارکن احباب میں سے ہیں آپ ہر ایک تحریک میں ہمیشہ بڑھ چڑھکر مالی امداد فرماتے ہیں۔ اور نہایت نیک نیت اور دل کے پاک انسان ہیں آپ نے نہایت محبت سے دس بارہ ہزار روپیہ خرچ کر کے وزیر آباد میں نہایت عمدہ موقعہ پر ایک احمدیہ مسجد بنوائی ہے۔ جس کا افتتاح حضرت صاحبزادہ صاحب کے ذریعہ گذشتہ جمعہ کو نہایت جوش بھری دعاؤں کے بعد ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو مبارک کرے اور شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اجر کا مستحق ٹھہراوے۔ اور آپ کے خاندان کو دینی و دنیوی ترقی عطا کرے آمین

پریس ایکٹ کے خلاف عملی کوشش

پریس ایکٹ کے موجودہ طرز عمل کو دیکھکر معزز ہمعصر افغان نے اپنی ... کی اشاعت میں یہ تحریک کی تھی کہ ملک کے ... پریس کی طرف سے اس کے برخلاف جلسے منعقد کر کے گورنمنٹ سے ... یہ التجا کی جائے ... [illegible]

اشاعت اسلام کے لئے نئی تحریک

معزز ہمعصر ہمدرد اپنی ۱۷ فروری کی اشاعت میں دہلی کے مجوزہ اسلامی مشن کے متعلق یوں رائے زنی کرتا ہے:۔

"ہمیں ایک اشتہار موصول ہوا ہے جس میں نظارۃ المعارف القرآنیہ کی طرف سے مسٹر انیس احمد اور مسٹر محمد علی شاہ کے لئے چندے کی تحریک کی گئی ہے تاکہ وہ انگلستان جا کر اشاعت اسلام کا کام انجام دے سکیں۔ جہاں تک ہم کو علم ہے۔ مولانا عبید اللہ صاحب سے جو گفتگو نواب وقار الملک بہادر کی موجودگی میں ہوئی ہے۔ اس میں مسٹر انیس احمد کے جانے سے بعض وجوہ کی بنیاد پر اختلاف کیا گیا تھا۔ اور مولانا صاحب موصوف نے اس وقت اشتہار مذکور کی اشاعت کو ملتوی فرما دیا تھا۔ لیکن نہیں معلوم کہ پھر بھی اشتہار مذکور گفتگو کے بعد کیوں شائع کیا گیا ہے۔"

"مرزا محمد یعقوب بیگ سیکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کا بھی ایک خط ہم کو موصول ہوا ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مولانا عبید اللہ صاحب سے محمد علی شاہ کے متعلق فیصلہ ہوا تھا کہ وہ چھ ماہ کے لئے خواجہ صاحب کے پاس ولایت بھیجے جائیں۔ ان وجوہ کی بنیاد پر جو مولانا صاحب کے گوش گذار کی جا چکی ہیں۔ ہم سختی کیساتھ اس تجویز کی مخالفت کرتے ہیں۔ کہ اشاعت اسلام کے ابتدائی مرحلہ میں کوئی کارروائی ایسی عجلت کے ساتھ کی جائے۔ جس سے آئندہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

پیغام صلح:۔ ہمیں افسوس ہے کہ مولانا عبید اللہ صاحب نے قادیان میں جا کر جو خیال ظاہر کیا تھا۔ اس میں انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ روپیہ انکے پاس موجود ہے۔ اور وہ سید محمد علی شاہ کو خواجہ صاحب کے ماتحت کام کرنے کے لئے بھیجیں گے اور اس بات کو اخباروں میں لکھ دینگے۔ تاکہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ جو کام کر رہا ہے۔ اس میں تفرقہ نہ ظاہر ہو۔ لیکن معلوم نہیں کہ پھر کیوں وعدہ خلافی کی گئی۔ اور ایک علیحدہ مشن کی بنیاد ایک ایسے وقت میں کہ مسلمانوں کو متحدہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈالی گئی اور پھر ایسے شخص کو جس کی نسبت خود نواب وقار الملک صاحب بھیجنے سے انکاری ہیں۔ انکی مرضی کے خلاف بھیجنے کا اعلان کیا گیا۔ ہم مولوی صاحب کے اس اشتہار کو دیکھ کر اس سے پیشتر خود حیران تھے ہم فاضل ایڈیٹر ہمدرد کی مذکورہ بالا تحریر کی دل سے تائید کرتے ہیں۔

طلبائے میڈیکل کالج کی سٹرائک کے بارہ میں ہز آنر کا حکم

گذشتہ ۲۸ فروری کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب کا حکم پرنسپل صاحب میڈیکل کالج کے نام موصول ہوا۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"طلباء نے راجہ سر رام سنگھ اور نواب ذوالفقار علی خانصاحب سے یہ التجا کرتے ہوئے کہ وہ انکا تنازع گورنمنٹ آگے پیش کریں۔ انہوں نے یہ بیان کیا کہ ہمارے مطالبات کے نامنظور ہونے پر ہمیں سٹرائک کرنی پڑی لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا کہ اگر ہمیں ان تنازعات کا فیصلہ کر دیں اور ہم کو پوری معافی دلوا دیں۔ تو وہ اس کے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ میری رائے میں پوری معافی کا انتظام کرنے اور پیش کردہ مطالبات پر غور کرنے کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ وہ تابعداری اختیار کریں۔ اور کالج میں واپس چلے جائیں۔ اس نصیحت پر عملدرآمد یوں ہوگا۔ کہ وہ حکام کالج کی ہدایات پر عمل کریں اور شنبہ مورخہ ۲ فروری کو شام کے پانچ بجے تک ان کے تجویز کردہ فارم کے مطابق دوبارہ داخل ہو جائیں۔ ایسا دوبارہ داخلہ کسی صورت میں نامنظور نہ کیا جائیگا لیکن اس کے متعلق تمام یا کسی ایک طالب علم کی ایسی انتظامی کارروائی عمل میں لائی جائیگی جسے گورنمنٹ حکام کالج کی آراء کے حاصل کرنے اور ایسی ہی ضروری تحقیقات کے بعد عمل میں لانا منظور کرے۔ لیکچروں کی کمی کا سوال ایک علیحدہ مسئلہ ہے جس کا اس وقت تصفیہ نہیں ہو سکتا۔

گورنمنٹ کو یہ معلوم کرنے کا بذات خود اختیار حاصل ہے کہ وہ کس طرح سے اور کس وسعت سے پیش کردہ شکایات کے بارہ میں ضروری تحقیقات کر سکتی ہے۔ اور کن وسائل سے ایسا کرنا مفید ہوگا۔ لیکن کونسل کی رائے کے مطابق وہ وسائل حکام کالج کے اثر سے آزاد ہونگے۔"

یکم مارچ ۱۹۱۳ء کو طلبائے میڈیکل کالج کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کرنل ڈی۔ ڈبلیو سدر لینڈ ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ راجا سر رام سنگھ آہلووالیہ کے سی آئی۔ ای۔ نواب ذوالفقار علی خانصاحب اور ہز آنر سر لیکیل آرڈوائر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا دلی شکریہ ادا کیا گیا اور پرنسپل صاحب پر اعتماد کا ووٹ پاس کیا گیا۔

منقولات

چند ضلعوں کے مسلمانوں کی حالت

بلیا

یہاں کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ حالت ہے۔ جہالت خانہ جنگی اور مقدمہ بازی نہایت سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ زندگی کا احساس بالکل نہیں چنانچہ آج تک نہ کسی قسم کا جلسہ ہوا اور نہ چندہ۔ خدا بھلا کرے۔ جناب عترت حسین صاحب وکیل بنارس کا جنہوں نے ان مردہ دلوں سے بھی مسلم یونیورسٹی اور کانپور فنڈ میں کچھ وصول کر لیا۔ ورنہ بطور خود کسی کار خیر کی یہاں کی اسلامی پبلک سے امید موہوم ہے۔ جس کا پورا ہونا امر محال بلکہ قطعی ناممکن ہے۔

ابھی کچھ زمانہ نہیں گزرا کل کی بات ہے۔ آریوں کی دل آزار تقریروں سے متاثر ہو کر بعض دردمندوں نے ایک اسلامی جلسہ منعقد کرنا چاہا۔ مگر مسلمان پھر اس ضلع کے کسی مذہبی کام کو سرانجام ہونے دیں یہ ناممکن ہے۔ فرقہ بندی شروع ہو گئی۔ اہل حدیث کہنے لگے۔ کہ اگر بیٹھے تو ہمارے علماء حنفیوں کو مدعو کرنا ہم ہرگز ہرگز گوارا نہ کرینگے۔

حنفی بضد ہوئے کہ ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے۔ مگر دیوبندیوں کو شرکت کی اجازت نہ ہوگی ۲۲۔۲۳۔۲۴ فروری انعقاد جلسہ کی تاریخ ہے۔ خدا رحم کرے اور مسلمانوں کی لاج رکھ لے آمین۔

غرض اس ضلع کے مسلمان محض گوشت کھانے کے مسلمان ہیں۔ آریوں اور عیسائیوں کی زبردست انجمنیں قائم ہیں۔ اور اسلامی پبلک کو اپنے حلقہ اثر میں لیتے جا رہے ہیں۔ کاش کوئی اسلامی انجمن اس طرف توجہ کرے۔

رسوا۔ ایک مشہور قصبہ ہے۔ ماشاء اللہ یہاں کے مسلمانوں میں دولت کی کمی نہیں مگر غفلت، جہالت۔ بزدلی وغیرہ میں یہاں کے کلمہ گو مسلمانان بلیا سے دو قدم آگے ہی نظر آتے ہیں۔

یہاں کی اسلامی پبلک کا عقیدہ ہے کہ کسی قومی مد میں چندہ دینے سے ہماری سرکار بہادر روٹھ جائینگے۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب ایک معزز تعلیم یافتہ بزرگ مجھ پر خفا ہوئے۔ کہ میں نے جناب عترت حسین صاحب کی آمد اور وصولی چندہ کی کیفیت "ہمدرد" میں کیوں شائع کرا دی۔

قصبہ سکندر پور۔ مولانا عبد الحلیم صاحب آسی اور مولانا آزاد سبحانی یہیں کے باشندے ہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کی مذکورہ بالا مقامات سے اچھی حالت ہے۔ مگر قابل اطمینان نہیں۔

قصبہ بڑا گاؤں:۔ کے مسلمان بھی ترقی کر رہے ہیں۔ خدا انکی رفتار کو اور تیز کر دے۔ آمین۔ (ہمدرد)

مولوی ظفر علی خاں کا خط

مولوی ظفر علی خاں صاحب نے ۱۳ فروری کو لندن سے جو خط روانہ کیا ہے۔ اس کے بعض فقرات ناظرین کرام کی آگاہی و دلچسپی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"۱۶-۱۷ کو یہاں ایک کانفرنس کا اجلاس ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ محکوم اقوام کی دستگیری اور ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ ۱۶ کو کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوگا۔ سر ہنری کاٹن صدر نشین ہوں گے۔ پہلی تقریر مسٹر کیر ہارڈی ممبر پارلیمنٹ کی ہوگی۔ اور اس کے بعد میری تقریر ہوگی امید ہے کہ ۲۴ فروری کو یہ جلسہ منعقد ہو چکا ہوگا۔ اور چند روز کے بعد ہم اس کی مفصل کیفیت درج اخبار کر سکیں گے۔

مطبع زمیندار کی ضبطی کا اثر قسطنطنیہ میں

اسی خط میں مولوی ظفر علیخاں صاحب دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔

"زمیندار پریس" کی ضبطی کی خبر قسطنطنیہ میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ خدا ہمارے عثمانی بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس موقعہ پر اسلامی اخوت کا پورا ثبوت دیا۔ اور ایک سو پینتالیس پونڈ یعنی دو ہزار ایک سو پچھتر روپیہ کی رقم امداداً میرے نام بھیج دی۔"

مسلمانوں کی کوئی قوم احسان فراموش واقع نہیں ہوئی۔ عرب۔ ترک ایرانی افغانی اور ہندوستانی سب کی آب و گل میں اپنے محسن کی شکر گذاری کا مادہ موجود ہے۔ ہندوستان کے برادران اسلام کو تو شاید کبھی یہ وہم بھی نہیں ہوا ہوگا۔ کہ مطبع زمیندار کی ضبطی کا قسطنطنیہ میں بھی کوئی خاص اثر ہوگا۔ اور ترک مسلمانان ہند کے اخبار زمیندار سے زبانی نہیں بلکہ عملی ہمدردی کا ثبوت دیں گے۔ ہم مسلمانان ہند کی طرف سے برادران ترک کی اس عنایت و اعانت کا بخلوص دل شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (زمیندار)

روس اور ریاستہائے بلقان: سیاسی حلقوں میں سرووی وزیر اعظم کے سینٹ پیٹرس برگ جانے پر بہت اہمیت دی جا رہی ہے اور شاہ سرویا کی پوتی کی رسم بپتسمہ میں شرکت کرنے کو بہانہ خیال کیا جاتا ہے غالباً یونان، ٹرکی اور البانیہ کے متعلق معاملات کا فیصلہ کیا جائیگا لیکن کہا جاتا ہے کہ روس اتحاد بلقان کو از سر نو زندہ کرنیکی فکر میں ہے۔ موجودہ حالات میں یہ امید کرنا بالکل مایوسی بخش ہے کہ بلغاریہ اتحاد میں داخل ہو جائیگا۔ فریق مخالف کے اخبارات بلغاریہ کو اتحاد میں شامل کرنے کی پالیسی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ مگر دوسرے اخبارات کہتے ہیں کہ روس بلغاریہ کو بلقانی اتحاد میں شامل ہونے کی ہر ممکن ذرائع سے ترغیب دینے کی کوشش کر رہا ہے اور اس نے یہ بھی جتا دیا ہے کہ اگر بلغاریہ اپنی ہٹ پر قائم رہا تو اسے بہت کچھ خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔ اور اسکی ضد موجودہ خاندان کے لئے خطرناک ثابت ہوگی۔ اس لئے بلغاری لیڈروں کی کثرت رائے روس کی تائید میں ہے بہرحال اگر روسی کوششیں ناکامیاب ثابت ہوئیں تو بلغاریہ کے بغیر روس کی سرپرستی میں ایک ایسا بلقانی اتحاد قائم کیا جائیگا جس کا ایک ممبر رومانیا بھی منصور ہوگا۔ ۔ سرووی وزیر اعظم کی روس سے دس دن میں واپسی متوقع ہے۔

سرمہ مقوی بصر

جو مختلف امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ آپ تجربہ کر کے آزمائیں۔ پڑبال۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ ککرے۔ شبکوری۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ درد چشم۔ آشوب چشم۔ پانی بہنا۔ اور ابتدائی موتیا بند کے لئے از حد مفید ہے۔ بغیر آزمائش بدظنی سے کام نہ لیں۔ قیمت سرمہ سفید فی تولہ ۱۲؍ سرمہ سیاہ فی تولہ ۴؍ محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مرزا محمد افضل خاں احمدی زیر بن بازار (شملہ)

اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

قریباً ایک کروڑ انسان یہ مرض مار چکی ہے

یہی ایک دوا ہے۔ جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہو چکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کی جائے۔ تو پینے والا مرض سے محفوظ رہتا ہے ہدایات جن سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا۔ اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے۔ اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی۔ محققان یورپ و حکماء سلف خلف کا تحقیق کردہ مسائل وغیرہ علمی تجربات و مشاہدات اور مختلف کہنہ عوارض کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ اسکا علمی عملی ثبوت۔

ایک سو ۲۳ صفحہ کی کتاب

لاعلاج کہنہ بیماری۔ نسل کمزوری۔ جریان سیلان۔ عقر۔ بواسیر۔ نواسیر ذیابیطس۔ درد گردہ۔ ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیک پر علاج ہو سکتا ہے۔ فارم تشخیص منگواؤ:۔ پتہ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء مصنف رسالہ جوانی دیوانی ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ اندرون موچی دروازہ لاہور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ نسر دیپ پرکاش دیوجی۔ پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیا فرماتے ہیں

اس پرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طرح ذات گرامی سید و مولا آنحضرت اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں جیسی دشمن آریہ قوم ہے ایسا منصف پیدا ہونا جو ہم مذہب سکتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری و انصاف پسندی و نیک نفسی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار طبع چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۸؍ ہے دیگر کتب قابل دید سیرت المستورات قیمت ۱۲؍ اخلاقی کہانیاں بچوں کے لئے ۸؍ مصباح نورانی در حالات خواجہ حکم الدین میرانی ۸؍ خدا اور روح قیمت ۸؍ دہریت کی تردید ۸؍ تناسخ کی تردید ۲؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر برہمو بک ڈپو انارکلی [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ایپائرس میں آزادی کی جدوجہد (ویانا ۲ مارچ) زوگرافوس سابق یونانی گورنر جنرل ایپائرس شمالی ایپائرس کی اندرونی طور پر آزاد گورنمنٹ کا صدر منتخب ہوا ہے اور اس نے البانیا کی بین الاقوامی کمیشن کے نگران کار کو تار دیا ہے۔ کہ باشندگان نے چند روز قبل جو رزولیوشن پاس کئے ہیں ان کے بموجب ایپائرس کے لوگ ہرگز البانیہ کے شاہی اقتدار کو تسلیم نہ کرینگے۔ اور اگر یونان اپنی فوجیں ہٹالیگی تو اہل ایپائرس کسی البانی جنگی پولیس کے راستے میں جو علاقہ مذکور پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجی جائے۔ ہر ایک مزاحمت پیدا کرینگے۔

روس و منگولیا :۔ (لنڈن ۲ مارچ) ارگا کے تار موصولہ مینٹ پیٹرسبرگ مظہر ہیں۔ کہ کٹوکٹو نے روسی سفارتی ایجنٹوں کو منگولین نوروز کے موقعہ پر شرف باریابی عطا کرنے سے بیماری کے عذر پر انکار کر دیا تھا۔ اس کے متعلق غالباً روسی حکام نے نہایت سخت تحریریں بھیجیں کیونکہ ایک نیم سرکاری پیام جو اس واقعہ کی رپورٹ کے بعد دارالسلطنت میں پہنچا ہے۔ اعلان کرتا ہے کہ منگولیا کے وزرا نے معافی مانگی ہے اور روسی جھنڈے کا احترام کیا گیا ہے۔"

گرجا میں بم :۔ (لنڈن ۲ مارچ) سفریجیٹوں کا رکھا ہوا ایک بم سینٹ جان کے گرجا واقع ویسٹ منسٹر میں شام کی عبادت کرنے والوں کا مجمع رخصت ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد پھٹا۔ اور کھڑکیوں اور نقشوں کو صدمہ پہنچا۔

سعید پاشا کی وفات (قسطنطنیہ یکم مارچ) اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ سعید پاشا نے وفات پائی۔ سعید پاشا نام کے دو مدبر ٹرکی میں تھے جن میں سے ایک لجنرض امتیاز کو جک سعید کہلاتے تھے یہ بحالی آئین کے وقت دارالاعیان کے پریسیڈنٹ منتخب ہوئے تھے۔ اور کچھ عرصہ تک وزیر اعظم بھی رہے تھے۔

سرکش ایرانی قبائل (طہران یکم مارچ) کازرون کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور امدادی فوج ابھی نہیں پہنچی سیڈم اوہسن نے قبضہ سے رہانہ ہونیکا کچھ انتظام کر لیا ہے۔ اور وہ شیراز کو واپس آرہی ہیں اس کی ایک خفیف امید بندھی ہے۔ کہ میجر اوہسن ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ انکی نعش نہیں ملی ہے۔

لارڈ منٹو کی وفات (لنڈن یکم مارچ) لارڈ منٹو بہادر کا جنازہ نقام منٹو میں بدھ کے روز اٹھیگا۔ آج لندنی اخبارات انکی تعریف و توصیف کے طویل مضامین اور ان کی تصاویر شائع کر رہے ہیں۔ اور ان کی سپاہی اور مدبر کی حیثیتوں میں انکے اوصاف حسنہ دکھا رہے ہیں۔ ٹائمس نے لکھا ہے کہ لارڈ منٹو کا سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ انہوں نے اپنی ناقابل زوال متانت کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ وہ مشورہ کو توجہ سے سنتے تھے۔ مگر اپنی پالیسی کو صفائی و سنجیدگی سے سوچ لیتے تھے۔

کاریگروں کے ایکے میں قتل (منٹن یکم مارچ) کان کنوں کی متحدہ انجمن کے تین ممبر اس الزام پر گرفتار کئے گئے ہیں کہ انہوں نے ۹ دسمبر کو تین انگریز کان کنوں کو جو ایکے میں شامل نہیں ہوتے تھے قتل کر ڈالا۔ مقتولین کو بحالت خواب متصلہ جنگل میں سے گولیاں ماری گئی تھیں۔

ڈاک میں بھاری لوٹ (پیرس یکم مارچ) ایک ڈاک خانہ کی موٹر گاڑی میں سے جو بنکوں اور مہاجنوں کو رجسٹر شدہ پیکٹ بانٹ رہی تھی کل ہزار پونڈ کی کفالتیں لوٹ لی گئیں۔ یہ لوٹ روز روشن میں لیطاہر اس وقت ہوئی جبکہ گارڈ ایک لمحہ کے لئے گاڑی کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ بعد کی خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کفالتیں چرائی گئیں۔ وہ صرف ملفوف شدہ نمک لوز خفیف نیبت کے چک تھے۔ لیکن ان کے نیچے ہی ایک پیکٹ میں دس لاکھ فرانک کے نوٹ تھے۔ جن کو چور چھوڑ گئے۔

کمیشن تحقیقات نیٹال (کیپ ٹاؤن ۲۸ فروری) مسٹر ... سیکرٹری معادن نے کمیشن تحقیقات نیٹال کے سامنے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ کانوں میں ایسے دیسی بھی ہیں۔ جو بعض حالتوں میں گوروں کی مانند خلیفوں کی نگرانی کر سکتے ہیں۔ لیکن رٹ واٹر اینڈ جیسی بڑی بڑی کانوں میں جہاں خطرناک حالات میں نہایت پھرتی سے کام کیا جاتا ہے کم حیثیت گولڈ کی کانوں یا دیگر چھوٹی معادن کے ... صرف دیسی مزدوروں ہی سے کام نہیں چل سکتا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

بیگم صاحبہ بھوپال علیگڈھ میں (علیگڈھ ۳ مارچ) ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال اپنے مختصر قیام علیگڈھ میں متعدد شاندار مراسم ادا کر کے کل (۲ مارچ) یہاں سے رخصت ہوئیں۔ آپ نے ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علیگڈھ کا ایڈریس لیا اور اس کا بہت عمدہ جواب دیا۔ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے دفتر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا۔ یکشنبہ کو دوسرے زنانہ بورڈنگ کو جو ہم کمروں پر مشتمل ہے۔ اور ۱۶ ہزار کی لاگت سے تیار ہوا ہے کھولا اور مسلمان خواتین کی پہلی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جسمیں ۵۰۰ خواتین شامل ہوئیں اور جلسہ نے بڑی کامیابی حاصل کی اس روز کی مجلسیں زنانہ ایوننگ پارٹی پر نہایت مسرت والطمینان کے ساتھ ختم ہوئیں۔ اور شیخ عبداللہ صاحب بی۔ اے وکیل سکرٹیری شعبہ تعلیم نسوان کی کوششیں منزل کامیابی تک پہنچیں۔ ایڈیٹر شریف بی بی نے زنانہ کانفرنس میں سیکرٹری کے فرائض ادا کئے۔ اور سال آئندہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔ ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال پریسیڈنٹ محمود بیگم صاحبہ جوائنٹ سکرٹری۔ بیگم صاحبہ جنجیرہ۔ بیگم صاحبہ جسٹس شرف الدین منجملہ اس کے پریسیڈنٹسیان۔

عہدہ کا لقب :۔ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وسط ہند کے پولٹیکل ایجنٹ کو آئندہ "پولٹیکل ایجنٹ جنوبی ریاستہائے وسط ہند" کا لقب دیا جائے۔

دہلی کی نئی چھاونی :۔ امپیریل دہلی کی نئی چھاونی میں ہندوستانی پلٹن کے لئے بارگوں کی تعمیر مستعدی کے ساتھ جاری ہے اور ان کی تکمیل پر فیصل شہر کے اندر والی دریا گنج کی بارکیں خود گاخالی کر دی جائینگی۔

وکیل کی رہائی :۔ سری۔ اتم۔ بڑکاس وکیل عدالت ناگپور کو جعلسازی کے الزام میں تین ماہ قید اور ایک روپیہ جرمانہ کی جو سزا ہوئی تھی۔ وہ اپیل میں منسوخ کر دی گئی۔

چیفس کانفرنس :۔ اعلیٰ تعلیم دینے والے چیفس کالج دہلی کے قیام کے متعلق والیان ریاست و امرا کی کانفرنس کا ہز ایکسلنسی والسرائے آئندہ پنجشنبہ (۵ مارچ) کی صبح کو دہلی میں افتتاح فرمائینگے

مدرسہ نجاری :۔ مدراس میں ایک نجاری کا سکول کھولا گیا ہے۔ جس میں نوجوانوں کو عملی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور فارغ التحصیل نوجوان سرکاری کارخانوں میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اب بمبئی کے لئے بھی ایسا ہی ایک مدرسہ جاری کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

رجسٹرڈ شادی پر دستخط :۔ چند روز قبل مہاراج کوچ بہار کی ہمشیرہ مہاراجکماری سدھیر اسندری کی شادی جو ایک انگریز سے ہوئی ہے اس کی رسم برہمو طریق پر ادا کی گئی ہے۔ اور رجسٹر پر لارڈ کارمائیکل مسٹر لارنس فنکنس اور مسٹر فنیکلس چودھری نے دستخط کئے

محصول بندرگاہ :۔ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے ۳۱ جنوری تک دس ماہ کے عرصہ میں بندرگاہ بمبئی کے محصول سے ۱۸۱۰۳۰۷ روپے وہاں کے پورٹ ٹرسٹ کو وصول ہوئے اور پورٹ ٹرسٹ کی سالانہ آمدنی ۱۸۵۸۲۸ سے زیادہ رہی۔

موٹروں کی دوڑ میں حادثہ :۔ کلکتہ سے گیہا تک موٹر گاڑیوں کی دوڑ میں ۲۲ گاڑیاں روانہ ہوئیں۔ لیکن صرف ۲ گاڑیوں نے سارا راستہ طے کیا۔ مسٹر ڈی۔ اے ستر کی گاڑی جو ۳۰ گھوڑوں کی طاقت والی تھی۔ ایک ستون سے ٹکرائی۔ اور ان کے گھٹنے کی چپنی اور پنڈلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ گو بردوان کی ہسپتال میں ان کو طبی امداد دی گئی۔ لیکن مسٹر ستر دوشنبہ کی صبح کو ہلاک ہو گئے۔ ایک اور مقابلہ کرنے والے مسٹر ایڈ مارک ہال ہال بچے۔ ایک گائے ان کی گاڑی کے آگے آکر ہلاک ہو گئی۔ اور وہ بھی گرے۔ مگر چند خراشیں آئیں۔

دوڑ کا نتیجہ :۔ مذکورہ بالا دوڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ بھاری طاقت کی گاڑیوں میں مسٹر ملیچر اول اور مسٹر ایڈ مارک دوم نمبر پر پہنچے۔ لیکن مسٹر ایڈ مارک کو اول درجہ اور مہاراجہ بکار کا ڈبیہ جو نہبال کا انعام ملا۔

ہندوستان کا بجٹ :۔ دوشنبہ گذشتہ کو امپیریل کونسل میں مسٹر ... نے اپنا سالانہ مالی بجٹ پیش کیا۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۳ء ۱۰ لاکھ ۷۰ ہزار کی بچت پر ختم ہوا۔ اور آئندہ سال کی بابت ۸ کروڑ ۵ لاکھ پونڈ آمدنی اور ۸ کروڑ ۹۷ لاکھ پونڈ خرچ کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

سومالی لینڈ کے لئے اونٹ :۔ سومالی لینڈ میں شتر سواروں کی جمعیت ۱۵۰ سے ۵۰۰ تک بڑھانے کے لئے جو ۵۰ زائد اونٹ درکار ہیں۔ وہ ۱۷ مارچ کو کراچی سے جہاز میں سوار ہونگے۔

پیپلز بینک کا اپیل واپس :۔ ڈائرکٹران پیپلز بینک آف انڈیا کی طرف سے صاحب ڈسٹرکٹ جج کے حکم دربارہ جبریہ لیکوئیڈیشن و تقرر سرکاری لیکوئیڈیٹر کے برخلاف جو اپیل چیفکورٹ میں دائر کیا تھا وہ مسٹر بھگی صاحب بیرسٹر نے کل واپس لے لیا۔

ہندوستان میں لامذہبوں کی تعداد :۔ ہندوستان میں ایسے لوگ ۱۰ لاکھ پائے جاتے ہیں۔ جو عقیدۂ تناسخ و خدا پر اعتقاد نہیں رکھتے موضع گوہا ضلع لاہور میں ایک سال کے لئے نوجوان کے بدچلن کے تعزیری پولیس تعینات کی گئی ہے۔ مگر اس کا بوجھ اٹھانے سے عیسائی آبادی کو مستثنے کر دیا گیا ہے کل روپیہ جو انہیں ایک سال میں ادا کرنا ہوگا۔ ۱۱۳۰ روپیہ ۹ر ۰ پائی ہے۔

تلاشی :۔ کل اسلامیہ کالج کے ایک طالب علم کو لبرٹی کا ایک پرچہ بذریعہ ڈاک موصول ہوا۔ جس نے اسے پاتے ہی پھاڑ ڈالا۔ پولیس نے پتہ لگتے ہی تلاشی لی۔ مگر کالج میں سے اور کوئی بھی مشتبہ چیز برآمد نہ ہوئی۔

کمانڈر انچیف کی رخصت :۔ ہز ایکسلنسی جنرل سر او ڈایر کریگہ بہادر کے ۲۴۔ مارچ کو بعزم انگلستان دہلی سے روانہ ہونے کے وقت وہاں کی تمام فوج کمانڈر انچیف کی کوٹھی سے سڑک علی پور تک بر صف بستہ استادہ ہوگی۔

صوبہ متحدہ کی چیف سکرٹری شپ :۔ آنریبل مسٹر آربنا چیف سکرٹری صوبجات متحدہ آخر اپریل سے ۷ ۱/۲ ماہ کی رخصت پر جائیں گے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایچ فیرار ڈکمشنر لکھنؤ ان کے قائم مقام ہونگے

دورہ سپہ سالار شمالی :۔ صاحب بہادر کمانڈنگ سپاہ شمالی ۴ مارچ کو آگرہ سے روانہ ہو کر ۵ مارچ کو فیض آباد ۸ کو بریلی ۱۰ کو دہلی۔ ۱۲ کو ہوشیارپور ۱۳ کو اوڑہ ۱۳ مارچ کو ڈیرہ گودی پور ۱۴ اپریل کو پٹھان کوٹ ۱۵ کو جہلم اور ۱۷ اپریل کو مری پہنچینگے۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

۳ مارچ ۱۹۱۴ء

میں آج لاہور آنے کو تیار تھا۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت یکایک کمزور ہو گئی۔ اس لئے روانہ نہ ہو سکا۔ اس وقت حضرت صاحب کو افاقہ ہے۔ (مرزا یعقوب بیگ)

۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت صاحب کو کل قریباً تمام دن بخار نہیں ہوا۔ رات کو حرارت قریب ۱۰۱ درجہ کے تھی۔ گذشتہ شب گھبراہٹ زیادہ رہی۔ صبح بھی خفیف سی حرارت تھی۔ ضعف بدستور ہے اگرچہ سابقہ ایام سے قدرے افاقہ ہے۔ (مرزا یعقوب بیگ)

۲ مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت کو رات بے چینی نہیں رہی۔ کھانسی کم ہو ہی بخار بھی تھا۔ عام کمزوری بدستور ہے۔
مجھے اب بفضلہ صحت ہے۔ والسلام۔ مفتی محمد صادق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اِس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

کہہ دو اے اہل کتاب آؤ ایک بات ہیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کام کریں یعنی تمام کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قائم کریں تو اکٹھے ہو کر کام ہو (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے للعہ

پیغامِ صلح

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۱

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت

جب سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا۔ شاید کسی اور بات پر اتنی ٹھوکر لوگوں کو نہیں لگی جتنی اس بات پر کہ آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ لفظ نبی اور رسول حضرت مسیح موعود کے اُن الہامات میں بھی موجود ہیں جو براہین احمدیہ سے بہت زمانہ پہلے کے ہیں اور براہین احمدیہ میں شائع ہوئے۔ اور باوجودیکہ انہی ایام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ان الہامات پر ریویو شائع کیا۔ لیکن اس امر پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا۔ جس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ محض ان الفاظ کا الہامات میں آنا قابل اعتراض نہ تھا۔ اس لئے درحقیقت اب جو ان الفاظ کو زیر بحث لایا جاتا ہے تو اس کی وجہ حضرت ممدوح کا دعویٰ مسیحیت و مہدویت ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس دعویٰ کے ساتھ ان الفاظ پر بحث شروع ہو گئی اور اس وقت سے لیکر آج تک بڑے بڑے سمجھدار لوگوں نے بھی اس بات پر ٹھوکر کھائی ہے۔ ہمارے ایک محترم دوست کو جن کا میں نام لینا پسند نہیں کرتا یہی غلطی لگی یا کم از کم ان کے ایک جواب سے جو کسی استفسار پر انہوں نے دیا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ واقعی حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت و رسالت کا ان الفاظ کے حقیقی معنوں میں ہے۔ خود حضرت مسیح موعود کو اس مسئلہ کو بار بار اسی طرح صاف کرنا پڑا۔ جس طرح وفات مسیح کے مسئلہ کو چنانچہ ابتدائی تحریروں سے جو مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد آپ نے لکھیں۔ یہ پایا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کے صاف کرنے کی آپ کو کس قدر ضرورت پیش آئی۔ مگر با این اعتراضات کا سلسلہ بھی بند نہ ہوا اور اس لئے آپ کی تحریریں اس مسئلہ پر اپنے تواتر کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ مثال کے طور پر میں انجام آتھم کی ایک تحریر کو نقل کرتا ہوں جو دعویٰ مسیحیت سے سات آٹھ سال بعد لکھی گئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۷ کے حاشیہ پر آپ نے پہلے ایک معترض کا قول نقل کیا ہے۔ جو ذیل کے الفاظ میں ہے:۔

"مرزا صاحب کے موافقین اور مخالفین نے پرلے درجہ کے افراط اور تفریط کی ہے جو شخص یہ کہتا ہو۔ کہ میں قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں۔ روزے رکھتا ہوں اور لوگوں کو اسلام سکھاتا ہوں۔ اس کو کافر کہنا زیبا نہیں۔ مگر ایک عالم کے رتبہ سے بڑھا کر پیغمبری تک پہنچانا بھی نہیں"۔

اس کا جواب آپ نے ذیل کے الفاظ میں دیا ہے۔ جو میں کل کا کل نقل کرتا ہوں گو کسی قدر طوالت ہو جائیگی۔ فرماتے ہیں:۔

"صاحب انصاف طلب کے بیان میں یعنی ان کے پہلے ہی قول شریف میں تناقض پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ بہت ہی حق پسند بنکر نہایت مہربانی سے فرماتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کافر کہنا زیبا نہیں۔ اور پھر دوسری طرف اسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے۔ اور گویا میں نے درحقیقت نبوت کا دعویٰ کیا ہے اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا۔ کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانیکا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے[1] وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علیٰ رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں۔ یہی ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا ومن قال بعد رسولنا و سیدنا انی نبی او رسول علی وجہ الحقیقۃ والافتراء و ترک القرآن واحکام الشریعۃ الغراء فھو کافر کذاب غرض ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے۔ بعض اوقات خدا تعالیٰ کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصب اور طرف کھینچ کر لے گئے ہیں آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیہ کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے ورنہ

یہ خیال ہے کہ شاید اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے کوئی نیا دعویٰ کر دیا ہو بالکل بے بنیاد ہے۔ دعویٰ حضرت صاحب کا جو کچھ تھا۔ اس رسالہ سے شائع ہو چکا تھا اور وہی دعویٰ آخر تک رہا۔ صرف اس دعویٰ کی توضیح ہی بعد میں مختلف تحریروں میں کیگئی ایک غلطی کے ازالہ میں بھی کوئی نیا دعویٰ نہیں صرف انہی اعتراضات کا جواب اور تشریح ہے وہاں ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ کہ پہلے میری نبوت حقیقی رنگ میں نہیں تھی اور مجازی تھی اور اب حقیقی ہو گئی ہے بلکہ وہاں بھی بروزی اور مجازی معنوں میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا ہے نہ حقیقی معنوں میں چنانچہ فرماتے ہیں "اور اگر بروزی معنوں کی رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم سو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں اسی لحاظ

صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اسکو پکارا جائے" وغیرہ۔

غرض کہ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود نے کوئی نیا دعوےٰ نہیں کیا بلکہ اسی پرانے دعوے کی تشریح ہے اور اس اشتہار کے مضمون کو کسی دیگر تحریر کے خلاف بتانا حضرت کی تحریروں میں اپنی طرف سے تناقض پیدا کرنا ہے۔ اگر ایک ہی امر کی تشریح بیس دفعہ کی جائے۔ تو الفاظ تو بیس دفعہ ہی مختلف ہونگے۔ ممکن ہے دلائل کا رنگ بھی بدلا ہوا ہو مگر اصل مفہوم ایک ہی رہیگا۔

امید ہے یہ چند الفاظ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے لئے حضرت مسیح موعود کے اصل دعوے پر پوری روشنی ڈالنے والے ہونگے۔

خاکسار محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پر کچھ خیالات

گذشتہ پرچہ میں جناب خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی وصیت کے الفاظ بجنسہٖ ناظرین سے کئے جا چکے ہیں۔ ذیل میں اس کے ایک فقرہ پر چند ایک ضروری خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے جو امید ہے کہ ناظرین کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کیا ہی پاک اور بے نفس وہ انسان ہے۔ جو اپنی آخری خواہش کا اظہار ان پاک الفاظ میں کرتا ہے:

"میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز ہو۔ عالم باعمل ہو۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے!"

لفظ تو تھوڑے ہیں مگر بتاتے ہیں کہ وہ ایک عظیم الشان انسان کے قلب کا عکس ہیں اور یہ کہ اسکی اپنی کوشش ساری زندگی میں اس منصب پر کیا رہی ہے۔ اس کے دل میں پیر بننے کی یا خلافت کی خواہش کبھی نہیں آئی۔ جس کے اس منصب پر آنے کی ابتداء میں ہی جماعت کے لئے ایک سبق ہے۔ اور اسکی اس وصیت میں بھی ایک سبق ہے۔

حضرت مسیح موعود کی وفات دوپہر کے قریباً دس بجے صبح کے لاہور میں ہوئی اور اگلے دن آپ کی نعش مبارک قادیان میں پہنچی مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے کوئی خواہش اس عرصہ میں نہیں کی کہ انکی بیعت کی جائے۔ اور نہ ہی کیسو اس معاملہ میں اضطراب ہوا۔ معزز احباب کے مشورے کے بعد جب قریباً ڈیڑھ ہزار آدمی کی بالاتفاق یہ خواہش پائی گئی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح سب جماعت سے بیعت لیں تب آپ نے اس بوجھ کو اپنے سر پر لیا۔ یہ ہے صحیح معنوں میں خدا کا کسیکو خلیفہ بنانا کہ اپنی خواہش کوئی نہیں اور جماعت کا بلا استثنائے شخصے ایک امر پر اتفاق رائے ہے۔ آخر یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے۔ کیونکہ اور کون اسقدر قلوب پر حکمرانی کرسکتا ہے حکمرانی بھی ایسی کہ خود ان کے اندر یہ خواہش پیدا کر دے کہ وہ ایک شخص کی اطاعت کا جوا سر پر اٹھانے کی خواہش کریں۔

جس طرح پر حضرت خلیفۃ المسیح اس منصب کو لیتے وقت اپنی کوئی خواہش نہ رکھتے تھے اسیطرح اپنی وصیت میں بھی انہوں نے جماعت کو بتا دیا ہے کہ وہ اپنی کسی خواہش کو دخل نہیں دیتے ہاں جماعت کی بہتری کے لئے اسے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ کس طرح اور کن صفات کا آدمی چنے ماشاء اللہ تعالیٰ انکی عمر میں بڑی بڑی برکت دے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۱

پریس ایکٹ

برٹش پبلک سے اپیل

فوری ترمیم کا مطالبہ

حسب ذیل اپیل ۵۶ سربرآوردہ اور مشہور اشخاص کے دستخطوں سے برٹش پبلک کی روبرو پیش کیا گیا ہے :-

"اخبارات اور مطابع کی ضبطیوں کی جو خبریں ہندوستان سے مسلسل چلی آ رہی ہیں۔ وہ اُس خوفناک صورت حالات کا کافی ثبوت ہیں۔ جس پر اس ملک میں حسب ضرورت توجہ مبذول نہیں کی جاتی۔ اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ بد امنی اور شورش پھیلانے کے متعلق ہر قسم کی اشتعالک کی روک تھام کے لئے مناسب کارروائیاں عمل میں آنی چاہئیں۔ یہ امر ہم پر صاف واضح ہو جاتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۱۰ء کے پاس شدہ پریس ایکٹ کی دفعات ایسے طریقہ سے استعمال کی جاتی ہیں۔ جس کا قانون مذکورہ کے پاس ہونے کے وقت وہم و گمان بھی نہ تھا۔ مقامی حکام کے افعال پر نکتہ چینیوں کی اشاعت اور ٹرکی ایران۔ طرابلس اور مراکو جیسے اسلامی ممالک کے مصائب پر ہمدردی کے اظہار کو ایسی سخت کارروائیاں کرنے کے لئے بہانہ بنا لیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پریس ایکٹ کا نفاذ اب تک ۲۰۸ اخبارات کے خلاف ہو چکا ہے۔ جن میں سے ۲۲ مسلمان اخبارات ہیں۔ ۲۱ اخبارات کی زندگی تو محض اس وجہ سے مفقود ہو گئی ہے۔ کہ یا تو پریس ضبط کر لئے گئے تھے اور یا زرضمانت کی تعداد ایسی بھاری تھی جو وہ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ باقیوں کے معاملہ میں ضمانت کا روپیہ پبلک کے چندوں سے ادا کر دیا گیا ہے۔ گذشتہ چند ماہ میں ۱۲ سے زیادہ ضمانتوں اور مطابع کو ضبط کر لیا گیا ہے۔

پریس ایکٹ کا عملدرآمد بغیر کسی عدالتی چارہ جوئی کے وقوع میں آتا ہے اور اگر محکمہ ایگزیکٹو کے احکام کے خلاف اپیل بھی کیا جائے۔ تو بنگال کے چیف جسٹس جیسے شخص یہ کہتے ہیں کہ ان کے اختیارات بہت ہی محدود ہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی خلاف قانون کارروائی بھی کی گئی ہے۔ تو اب بھی وہ اسے مسترد کرنے کا اختیار نہیں رکھتے اور یہ کہ محکمہ ایگزیکٹو کی دانش مندی کے خلاف وہ کچھ نہیں کہہ سکتے اور یہ کہ رفع شکایات کی امید کرنا بالکل موہوم ہے۔ یہ آرا اس فیصلہ سے لئے گئے ہیں۔ جو قسطنطنیہ میں آدم اور ہماری مدد کرو"۔ والے رسالہ کی ضبطی کے مقدمہ میں فاضل جج نے ظاہر کئے ہیں اسی فیصلہ میں واضح طور سے بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ پریس ایکٹ ایسے مقاصد کی انجام برآری کے لئے نافذ کیا جا رہا ہے۔ جس کا پاس کرنے کے وقت خیال بھی نہ تھا یہ کہ اس کی سخت دفعات سربرآوردہ اور مشہور اشخاص کے خلاف استعمال کی جا رہی ہیں۔ یہ کہ پریس ایکٹ کے ماتحت مجرم قرار دیا جانا ملزم کے کیرکٹر کے لئے باعث بدنامی نہیں ہے اور یہ کہ اس کا اطلاق ایسی تحریرات پر مبنی ہو سکتا ہے جو پسندیدہ ہیں +

ہمارے ان [illegible] کا اثر اس واقعہ سے اور بڑھ گیا ہے۔ کہ جب پریس ایکٹ کا مسودہ گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر غور تھا۔ تو آنریبل مسٹر سنہا نے جنہوں نے اس بل کو پیش کیا تھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے نہایت زور سے کہا تھا۔ کہ سول عدالتوں میں اپیل کرنے کا حق مسودہ میں محض اس وجہ سے رکھا گیا ہے۔ کہ اخبارات کی خود مختاری کی پورے طور سے محافظت کی جائے۔

ہم اس واقعہ کی طرف بھی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ نے خصوصیت کے ساتھ اس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے زوردار [illegible] کئے ہیں اگرچہ بلاشبہ اُنہوں نے کسی ایسے قانون کی منسوخی کے لئے زور نہیں دیا [illegible] کا تعلق اشتعالک آمیز تحریروں سے ہو۔ علاوہ ازیں تمام ہندوستان [illegible] جلسوں کی ذریعہ اس پر اظہار ناراضگی کیا جا چکا ہے۔

[illegible] ہم [illegible] پبلک سے جن کے نام پر قانون مطابع ہند کا نفاذ کیا [illegible] اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ قانون مذکور میں ایسی فوری تبدیلی [illegible] ترمیم یا بذریعہ تنسیخ جس سے ان تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جائے۔ جو اس کے نفاذ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔

ایڈورڈ لنکن [illegible] — پرسی ایلڈن (ممبر پارلیمنٹ)
پروفیسر ای۔ ایس۔ بیلی — ڈبلیو۔ ایس بلنٹ۔
ڈبلیو پی بائلس (ممبر پارلیمنٹ) — جی ایٹلن کارپنٹر (پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ)
جی بی کلارک (سابق ممبر پارلیمنٹ) — ہنری کاٹن (سابق ممبر پارلیمنٹ)
ریورینڈ کلیفورڈ ڈی۔ ڈی — ایچ ای اے کاٹن (ایل سی سی)
پرنسس سوفیا دلیپ سنگھ — اے جے گارڈنر (ایڈیٹر ڈیلی نیوز اینڈ لیڈر)
جی فریڈرک گرین (سکرٹری سوسائٹی امن عالم) — جی کیئر ہارڈی (ممبر پارلیمنٹ)
پروفیسر ایل ٹی ہاب ہاوس — ہیری جانس (ایڈیٹر ڈیلی کرانیکل)
ولیم مارکبائی کے سی آئی ای — ہربرٹ جی رینالڈز سی ایس آئی
ڈی ایچ رودرفورڈ (سابق ممبر پارلیمنٹ) — سیجر این پی سنہا آئی سی ایس (پنشن یافتہ)
فلپ سنوڈن (ممبر پارلیمنٹ) — ایس ایچ سوئنی (پریزیڈنٹ پوزیٹوسٹ سوسائٹی)
اے جی ولسن (ایڈیٹر انوسٹرز ریویو) — ڈبلیو ویڈربرن (سابق ممبر پارلیمنٹ)

گورنمنٹ پنجاب کے فیاضانہ عطیات

گذشتہ اشاعت میں ناظرین کو یہ خوشخبری سُنائی گئی تھی۔ کہ گورنمنٹ عالیہ نے اسلامیہ کالج لاہور کو تین لاکھ روپیہ اسے موجودہ جگہ سے تبدیل کرنے کے لئے عنایت فرمایا ہے۔ اب نہایت خوشی سے سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی یہ فیاضی اسلامیہ کالج تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ پنجاب کے اکثر حصوں میں مسلمانوں کی تعلیم کیلئے بیش قرار عطیات سے پنجاب گورنمنٹ نے اپنی رعایا نوازی کا پورا ثبوت دیا ہے۔ سُنا گیا ہے کہ ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے شاہ پور میں ایک اسلامیہ ہائی سکول کے قیام [illegible] مبلغ ۴۰ ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے نیز راولپنڈی میں ایک مسلم [illegible] عمارت کے لئے بھی اتنی ہی رقم بدیں شرط منظور ہوئی ہے کہ وہاں کے مسلمان پہلے چندہ کے ذریعہ سے اتنا ہی روپیہ جمع کریں۔ علاوہ ازیں انجمن حمایت اسلام لاہور کی اس کے ہر دو سکولوں کے واسطے ۵۷۰۰۰ روپیہ کی مدد بھی گورنمنٹ نے دینی منظور فرمالی ہے۔ گورنمنٹ پنجاب کی یہ فیاضی بہت قابل تعریف ہے۔ جس کے لئے ہم اپنی محسن گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مسلمان ان عنایات کی پوری قدر کریں گے اور تعلیم میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لے کر بہت جلد قدم آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ وہ گورنمنٹ کے بہت زیادہ استحکام اور پشت پناہ کا موجب ہو سکیں اور اس طرح سے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان کے مطابق عملی طور پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر سکیں +

ریویو واقعہ صلیب مسیح کے چشمدید حالات

یہ اس پرانے مکتوب کا اردو ترجمہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری نے اپنے ایک دوست کو مصر میں لکھا تھا۔ اور اب وہاں کے کھنڈرات سے دستیاب ہوا ہے اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے گرفتار ہو کر پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونے اور پلاطوس کا مجبوراً ان کو صلیب پر چڑھائے جانے کا حکم دینے۔ آپ کے دو چوروں کے ساتھ صلیب پر لٹکائے جانے اور وہاں سے زندہ بشکل مردہ اتر کر تین دن قبر میں رہنے اور بعد پوشیدہ طور پر وہاں سے ہجرت کر جانے کا مفصل حال درج ہے۔ جس سے مسیحیوں کے اس دعویٰ کی پوری قلعی کھل گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیب پر وفات پائی اور اس کے تین دن بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے اس مکتوب کا ترجمہ متعدد زبانوں میں ہو چکا ہے اور اب جناب میاں معراج الدین صاحب ہیرو پرائیٹر اخبار بدر قادیان نے اسے انگریزی سے سلیس اردو کا لباس پہنایا ہے اور اسکے شروع میں واقعہ صلیب پر محققانہ پیرایہ میں ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ کتاب کا حجم ۱۰۵ صفحہ ہے جو $\frac{20 \times 26}{8}$ کی تقطیع پر نہایت خوشخط چھپوائی گئی ہے۔ جس میں حواریین مسیح موعود علیہ السلام کی مسیح ناصری کے ساتھ مماثلت کا پورا نقشہ دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب عیسائیت کے لئے سم قاتل ہے۔ قیمت فی جلد ۸؍ ملنے کا پتہ میاں نذیر احمد صاحب معراج منزل لنڈا بازار لاہور +

سیرۃ المستورات

یہ ۱۱۷ صفحہ کی ایک خوبصورت کتاب ہے جسے [illegible] پرکاش دیوجی نے کئی ایک لائق خوش سلیقہ، خوش اطوار اور پاک عورتوں کے حالات جمع کئے ہیں اور اخلاق اور امور خانہ داری کے متعلق [illegible] نصائح درج کی ہیں [illegible]

مسلمانوں میں ہندوانہ رسوم کا رواج

آج کل مسلمانوں میں ہندوانہ رسوم بہت کثرت سے رائج ہیں اور ان کی ایسی [illegible] پر بعض اوقات پانی کی طرح روپیہ بہا دیا جاتا ہے اور ان پر ایمان اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ انہیں ایک اسلامی حکم خیال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم یہاں چوٹی یا بودی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ آج کل بعض مسلمان نماز اور دیگر شعائر اسلام کی ادائیگی اتنی ضروری نہیں سمجھتے جتنا اس بدعت کے پورا کرنے کو اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں۔ بچوں کو نماز کی طرف اتنی رغبت نہیں دلائی جاتی جتنی ان کی چوٹی کی طرف توجہ کی جاتی ہے اور ان کی [illegible] بے شمار روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ پھر یہیں تک بس نہیں بلکہ ہندو اخبارات میں بعض بدنام کنندہ نکونامے چند مسلمانوں نے چوٹی کے فواید بیان کرنے شروع کر دیئے ہیں اور ایسی لغو رسم کا دستور جمہور برگزیدگان از رشتی میاں انبیاء اصفیاء۔ سادات وعظام کو ٹھہرایا جاتا ہے ہائے افسوس ان نام کے صوفیوں پر جو اپنی ایسی ہی خلاف اسلام باتوں سے اس پاک اور مقدس مذہب پر بٹہ لگا رہے ہیں اور [illegible] شرک و بدعت کی باتوں سے لبریز ٹھیراتے ہیں۔ کیا مولوی حکیم محمد فیروز الدین صاحب ہمیں بتائیں گے کہ کونسے جمہور برگزیدگان انبیا اصفیا وغیرہم نے چوٹی رکھنا جائز قرار دیا ہے۔ اور انہوں نے کس کتاب میں ایسا حکم ملاحظہ فرمایا ہے۔ پھر وہ کون کون سے انبیا و اصفیا تھے جنہوں نے چوٹیاں رکھیں آپ نے چوٹی کو الٰہی تجلیات کے نزول کا باعث قرار دیا ہے۔ مگر کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ جملہ بزرگان سلف (یا ان میں سے کوئی ایک) چوٹی رکھا کرتے تھے؟ اگر نہیں تو ان پر تجلیات کا نزول ہوتا تھا۔ یا نہیں؟ اگر ہوتا تھا۔ تو کیوں؟ علاوہ ازیں آپ نے حکمت کے رُو سے اسے حوادث گرما و سرما و گرد و غبار سے [illegible] کا موجب ٹھہرایا ہے حالانکہ ہزارہا لوگ ایسے ہیں۔ جن کے سروں پر [illegible] چوٹی نہیں اور ان پر ان حوادث کا کوئی اثر نہیں۔ اور اکثر چوٹی [illegible] والے ان حوادث سے محفوظ نہیں۔ پھر اگر یہ ایسی ہی فائدہ مند چیز ہے۔ تو سب سے پہلے حکما کا فرض تھا۔ کہ وہ سروں پر چوٹیاں رکھتے۔ مگر نہ معلوم کہ انہوں نے کیا حکمت کی۔ کہ بغیر چوٹی کے ہی مذکورہ بالا حوادث سے اکثر محفوظ رہے۔ مزید برآں حکیم صاحب محترم کا یہ کہنا کہ یہ مقام حافظہ ہے۔ جس کا گرم رکھنا لازم ہے،، اور بھی مضحکہ خیز ہے معلوم نہیں کہ چوٹی کے دو تین بالوں میں کونسی حرارت کیمیائی بھری پڑی ہے کہ وہ اس مقام حافظہ کو گرم رکھتے ہیں۔ پھر اگر ان دو تین بالوں کے نہ ہونے سے اس جگہ کی گرمی میں فرق آ کر حافظہ میں کوئی نقص واقع ہو جانے کا احتمال ہے۔ تو یہ بھی ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ کے سراسر خلاف ہے آج سینکڑوں حفاظ قرآن ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جن کے سروں پر کوئی چوٹی نہیں۔ مگر مدتوں کا پڑھا ہوا قرآن ان کو از بر یاد ہے۔ پھر کیا کیا جائے ان اطبا کو جو ہمارے روزمرہ کے مشاہدات کے بالکل خلاف فتویٰ صادر کریں۔ باقی رہا حکیم صاحب کا یہ خیال کہ اسم پاک اللہ کی ضرب اسی مقام بودی پر پڑتی ہے۔ ازیں رو اس مقام کا مُوئے بودی سے پُر ہونا لازمی ہے "یہ ان کا نوایجاد فلسفہ انہیں کو مبارک ہو۔ ہم ایسی لغو بیہودہ باتوں کے قائل نہیں۔ کیا ان کی بودی ان کے سر کو اس ضرب سے بچا لیا کرتی ہے؟ ہائے افسوس اور صد افسوس ان ہندو نما مسلمانوں پر۔ خدا جانے وہ دن کب آئیگا جب یہ سچے دل سے تمام بدعات کو ترک کر کے حقیقی اسلام پر کاربند ہونگے اور رسول کریمؐ کے احکام کی قدر کریں گے۔ جنہوں نے اس بارہ میں صاف طور پر ذیل کی حدیث میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

"کہ سر کو یا تو سارا منڈاؤ یا سارے بال رکھو۔ یہ نہ کرو کہ اس کا فلاں حصہ منڈواؤ اور فلاں نہ منڈواؤ" +

کیا اب بھی حکیم فیروز الدین صاحب کے لئے کوئی گنجائش ہے۔ جس سے انبیائے کرام اور دیگر بزرگان سلف پر ان کا یہ اتہام باقی رہے۔ کہ انہوں نے بودی وغیرہ کا رکھنا جائز اور فایدہ مند قرار دیا۔ امید ہے کہ وہ اس بارہ میں کچھ غور کر کے اپنے خیالات سے رجوع فرما دیں گے اور آئندہ ایسی بدعات کی تائید کر کے انہیں ترقی دینے کے بجائے ان کے استیصال کی کوشش کریں گے۔

قادیان میں ایک مذہبی کانفرنس کی ضرورت

[illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ سے تار

وفات میجر ادہلس کی تحقیق ہسٹاکہالم ۶ مارچ) میجر ادہلس مقیم زرد کی بیوی کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ کہ اس کے خاوند کی لاش ملگئی ہے ایک گولی کا زخم اس کے سر میں پایا گیا ہے۔

اخبار نویس کو سزا ب (برلن ۷ مارچ) ایک اخبار نویس کو ایک ہفتہ وار پرچہ کے مضمون میں ولیعہد جرمنی کی توہین کرنے پر ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے۔ اس نے معاملہ ویبرن میں شہزادہ موصوف کی طرز عمل پر سخت اعتراض کئے ہیں۔

خلیج فارس میں درآمد اسلحہ :۔ (لنڈن ۷ مارچ) ریوٹر کو پتہ لگا ہے کہ خلیج فارس کی درآمد اسلحہ کے متعلق حالت اب اتنی درست ہوگئی ہے کہ بتدریج [illegible] کو گھٹائے جائیگا یقین کیا جاتا ہے۔ اس ناکہ بندی [illegible] میں جنگی جہاز مصروف ہیں۔ جنکو گورنمنٹ ہند مالی امداد دیتی ہے۔

[illegible] کا ادعائے قبضہ نیفان (لنڈن ۵ مارچ) اطالین افواج [illegible] مرزوق دار الصدر نیفان پر قبضہ کر لیا ہے۔ لوگوں نے ان کا اچھی طرح [استقب]ال کیا۔ اٹلی کا ایک سرکاری اعلان بدیں مضمون پڑھا گیا۔ کہ اب سارا نیفان مطیع ہوگیا ہے۔ (اطالیوں نے اس سے پہلے کئی مقامات پر اسی طرح قابض ہونیکا دعوے کیا ہے۔ لیکن جانباز عرب مجاہدین نے ان کو نکالدیا ہے۔ نیفان خود شیخ سنوسی کا صدر مقام رہا ہے۔ اس لئے اطالیوں کا دعوے اسکی قبضہ کی بابت قدرے تامل کے ساتھ پڑھنا چاہیئے)

ملک معظم و سیاسی جھگڑا ۔ (لنڈن ۵ مارچ) حضور ملک معظم کے پرائیوٹ سیکرٹری لارڈ سٹیمفورڈہم آج وزیر اعظم کے دفتر واقع داؤننگ سٹریٹ میں میں ایسے وقت پر جبکہ مجلس وزرا کا اجلاس ہو رہا تھا۔ تشریف لائے اور مسٹر ایسکوئتھ سے ملنے کے لئے اختتام اجلاس تک بیٹھے رہے۔ نیلنیٹ اخبارات بیان کرتے ہیں۔ کہ لارڈ سٹیمفورڈہم کی تشریف بری گورنمنٹ کی تجاویز دربارہ السٹر سے تعلق رکھتی ہے۔

مسیحی جہالوں پر شاہی عنایت :۔ (لنڈن ۵ مارچ) حضور ملکہ معظمہ نے کل ینگمینز کرسچین ایسوسی ایشن کے صدر دفتر واقع لنڈن میں قدم رنجہ فرمایا۔ اور ایک گھنٹے تک رونق افروز رہے۔

پنشنر افسر کی خودکشی :۔ (لنڈن ۵ مارچ) کپتان نارمن پلے فیئر چیگنز اور سکاٹش بارڈرر رجمنٹ کے ایک پنشن یافتہ افسر تھے۔ مقام واٹر لو ول ہیمپشائر میں اپنی بیوی کے سامنے سنگین سے خودکشی کر لی۔

کرنل ہیناکی وفات :۔ (لنڈن ۵ مارچ) افسوس ہے کہ کرنل ہینا کا جو ایک وقت میں فوجی سٹیشن دہلی کے کمانیر تھے۔ انتقال ہوگیا۔

ایران کو قرضہ :۔ (لنڈن ۴ مارچ) فارین وکالونیل سروس کے تخمینہ جات میں ۲۰۰۰۰۰ پونڈ ایران کو قرض دینے کے لئے بھی شامل ہیں۔

صاعقہ سے ہلاکت (لنڈن ۵ مارچ) آرٹلریپس میں مشقی جنگ کے وقت ۷ سپاہی صاعقہ سے ہلاک ہوگئے۔

محققین قطب کی رقابت :۔ (لنڈن ۵ مارچ) چونکہ انگریزی محقق سر ارنیسٹ شیکلٹن اور آسٹریوی محقق ڈاکٹر کوئنگ نے بحیرہ ویڈیل میں ایک ہی موقعہ کو اپنی اپنی آئندہ مہمات قطب جنوبی کا بنیادی مقام بنایا ہے لہذا ان کے دعوی کے تقدم کی بابت ایک گرماگرم بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک جرمن محقق لفٹنٹ فلچنر بھی جس کے ماتحت ڈاکٹر کوئنگ نے قطب جنوبی میں کام کیا ہے۔ اس جھگڑے میں ڈاکٹر کوئنگ کا طرفدار بنکر شامل ہونے والا ہے۔

جنوبی افریقہ میں مزدوروں کی حالت (کیپ ٹاؤن ۲ مارچ) جو شاہی کمیشن مسائل مزدوری کی تحقیقات کے لئے مامور ہوئی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ اور گورے مزدوروں اور کاریگروں کی انجمنوں کے تسلیم کئے جانے کی سفارش کی ہے۔

غرق شدہ کشتی والوں کی نماز :۔ (لنڈن ۵ مارچ) آب دوز کشتی [اے] سیون، جو غرق ہوگئی ہے۔ اس کے آدمیوں کی یادگاری نماز خلیج وہٹسنڈ [illegible] میں پڑھی گئی۔ اور متعدد جنگی جہاز و افسران بحری اس میں [illegible] علاوہ ازیں متعدد مہمان کے دعوتی جہازوں میں موجود

ہندوستان کی تازہ خبریں

افیون کی فروخت :۔ ۳ مارچ کو کلکتہ میں افیون کا ماہوار نیلام ہوا۔ اور ۸۸ ۱ صندوق پیش کئے گئے تھے ان میں سے ۔ ۱ صندوق ۵۰۰ ۲ روپے کو اور باقیماندہ فی صندوق ۲۰۰۰ روپے کو بکے بہار کے جو ۳ صندوق تھے۔ ان میں سے ۳۰ ۔ ۴۰ ۲۰ روپے اور ایک ۵ ۳۰ ۲ کو فروخت ہوا۔

اسلامی اسکول کا معائنہ :۔ مہاراجہ صاحب گوالیار نے اپنے دورہ مندسور کے اثنا میں وہاں کے مدرسہ محمدیہ کا بھی معائنہ فرمایا۔ جب مہاراجہ کی سواری مدرسہ کے دروازہ پر پہنچی تو اراکین مدرسہ کیطرف سے ہز ہائنیس کے اوپر سے ۵۰ روپے کی ریزگاری نچھاور کیگئی۔ مہاراجہ صاحب نے سکول کے لئے ۔ ۔ ۔ ہدیہ عطا فرمایا۔

قتل سٹیفن کا فیصلہ :۔ جنوبی ہند کے مشہور مقدمہ قتل سٹیفن کا فیصلہ ۵ مارچ کی شام کو صاحب سیشن جج نے سنا دیا۔ اور دوم ملزم مسز سٹیفن کو زیر دفعہ ۳۰۲ قتل اور اول ملزم سوامی کو زیر دفعہ ۱۰۹ امداد و اغوائے قتل کا مجرم قرار دیکر ہر ایک کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔

اراکین پبلک سروس کمیشن کی تفریحات :۔ لارڈ اسلنگٹن پریذیڈنٹ و مسٹر سلانی ممبر پبلک سروس کمیشن ضلع بالاگھاٹ کے جنگلات میں خوب شکار کھیل رہے ہیں اور اس وقت تک ۵ تیندوے اور کتنے ہی دوسرے جانور مار چکے ہیں۔ انکا یہ سیر و شکار ۱۱ مارچ تک جاری رہیگا۔

کمیٹی رسالہ لانسرز :۔ انڈین کیولری لانسرز کمیٹی نمبر اول و دوم کی ترکیب میں قدرے ترمیم کی گئی ہے۔ کیونکہ بعض افسروں کی میعاد کمانیری ختم ہو چکی ہے۔

آمدنی ریلوے :۔ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے ۱۴ فروری ۱۹۱۴ء تک ریلوے جات ہند کی آمدنی اسی میعاد سالگذشتہ کے مقابلہ میں ۸۷۱۴۲۸۶ روپے زیادہ رہی ہے۔

مقدمہ قتل انسپکٹر پولیس انسپکٹر جیت پور کے مقدمہ قتل کے متعلق کلکتہ ہائیکورٹ میں ۲ مارچ کو اثبات جرم کی شہادت ختم ہو گئی اور ملزمین کی طرف سے مسٹر نارٹن نے کہا کہ وہ کوئی گواہ پیش کرنا نہیں چاہتے عدالت نے مقدمہ دوشنبہ تک ملتوی کیا۔

منیجر بنک کی گرفتاری :۔ مسٹر شرید ہر کرشنا کو تھاوے منیجر بمبئی بنکنگ کارپوریشن کو خفیہ پولیس بمبئی نے بالزام جعل و تغلب وغیرہ گرفتار کر لیا ہے۔

آمدنی ریلوے :۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی مختتمہ ۱۴ فروری ۱۹۱۴ء کے اندر ۰۰۰ ۲۶ ۱۴ روپے بمقابلہ اسی ہفتہ سال گذشتہ کے ۱۳۸ ۲۴۹۴ روپیہ کے رہی اور ریشمی قند و دیگر اشیاء کی برآمد کے باعث ہے۔

ایک اور گرفتاری پولیس نے ایک شخص بنام رگھوبیدیال سترپاسکن مبینہ کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ جو لاہور میں ۱۹۱۲ء سے بطور شاستری مامور تھا۔

کونسل میں بجٹ :۔ قانونی کونسل پنجاب کے قواعد میں ایک ترمیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ترمیم شدہ بجٹ ۱۳۔ مارچ کی بجائے زیادہ سے زیادہ ۱۵ مارچ تک پیش کیا جائے گا۔

ایک امتحان دینے والے کی شوخی ۔ سنسکرت کالج کلکتہ کے امتحان میں ایک لڑکا کتاب دیکھکر پرچہ لکھتا ہوا پایا گیا۔ جس پر اس کو نکال دیا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ کتنے ہی نوجوان حمائیتوں کو لیکر آیا۔ جنھوں نے خارج کنندہ ٹیچر اور کالج کلرک کو زد و کوب کرنا چاہا تاآنکہ پولیس بلائی گئی۔

آئندہ چیفس کالج دہلی ۔ پاینیر کو معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست کے لڑکوں کی اعلیٰ تعلیم کے ۔ جو چیفس کالج دہلی میں قایم کیا جائیگا اس میں برٹش انڈیا کے پرانے معزز خاندانوں کے بچوں کو بھی داخل ہونے کا موقعہ دیا جائیگا۔

مسودہ قانون کمپنی ہا :۔ امید ہے کہ مسودہ قانون کمپنی ہائے ہند پر ۱۷ مارچ کے اجلاس کونسل میں غور کی جائیگی۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

وصیت کے متعلق ضروری نوٹ

وصیت حضرت خلیفۃ المسیح کے آخر میں ذیل کے الفاظ لکھے تھے جو چھپنے سے رہگئے

"قرآن و حدیث کا درس جاری رہے"!!

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت

مفصل رپورٹ کل الپلاغ میں خدمت کر چکا ہوں کل حضرت صاحب کی طبیعت اچھی رہی آج کمزوری زیادہ ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

چند تازہ ملفوظات تبرک کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ ڈاک کا وقت تنگ ہے مفصل لکھنے کی فرصت نہیں۔

۲ مارچ ۔ ایک لاہوری نوجوان مرزا غلام محمد صاحب کو اسکی بیعت لینے کے بعد فرمایا بُری نوجوانوں کی صحبت میں نہیں بیٹھنا۔ پانچوقت نماز سنوار کر پڑھو سبکا سلام [illegible] بیٹھنا۔ فرمایا دعا بہت مانگو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ فرمایا ڈاکٹر رشید الدین [illegible] بہت خبرگیری کرتے ہیں۔ اگر یہ رات کو میرے پاس نہ ہوتے تو میرا خانہ ادھی [illegible] زیادہ تکلیف ہوتی تھی) مولوی محمد علی صاحب قرآن پڑھنے کیلئے حاضر ہوئے۔ ۔ ۔ قرآن پڑھا رہے تھے۔ فرمایا مولوی صاحب سے بات کرنی [illegible] یہ تو چلتی جائیگی (یعنی ۔ ۔ ۔) جب تک کہ ہم جیتے یا مر گئے

۳ ۔ علی الصبح جب میں حاضر ہوا فرمایا آج میری طبیعت بہت کمزور ہے [illegible] ساری بیماری ۔ ۔ ۔ فرمایا ۔ ۔ ۔ کہ قرآن سیر کر دیں ۔ ۔ ۔

۴ ۔ ۔ ۔ جب میں حاضر ہوا ۔ ۔ ۔ فرمایا آج کا سبق نکالدو۔ میں نے عرض کی سورۃ حجرات ۔ ۔ ۔ رہا ہوں۔ میں نے قرآن آگے رکھدیا۔ فرمایا بڑے شکر کا مقام ہے اب ہزار لوگ اعتراض کریں مجھے کچھ پرواہ نہیں ۔ ۔ ۔ مطلب تھا کہ ترجمۃ القرآن انگریزی کے متعلق جو بشارت آئی ہے وہ بہت بڑی ہے چنانچہ اس سے پہلے ۔ ۔ ۔ والدہ عبد الحی تشریف لائیں مجھے فرمایا انکو بھی خوشخبری سنا دو چنانچہ ۔ ۔ ۔ دونوں خوشخبریاں عرض کر دیں یعنی ختم قرآن کی بشارت اور عزیز عبد الحی کے متعلق بشارت دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی ترجمہ کے ذریعہ سے آپ کے علوم دنیا کے چارکونوں تک پہنچا دے۔ آمین

دعا کا طالب :۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۲

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کے خلاف عالمگیر تعلیمی جہاد کی تیاریاں

گذشتہ ۱۷ فروری کے پیغام صلح میں ہم ہمدرد کے ایک امریکن نامہ نگار کی اس چٹھی کا خلاصہ درج کر چکے ہیں۔ جس سے افریقہ میں عیسائیت کی طرف سے اسلام کے خلاف جدوجہد کرنے کا حال معلوم ہوتا ہے ذیل میں ہم ۱۸ فروری کے ہمدرد سے اس بارہ میں ایک دلچسپ مضمون بدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جس میں ہمعصر موصوف نے مذکورہ بالا چٹھی کے نقل کرنے کے بعد یوں رائے زنی کی ہے:-

سب سے بڑا مقابلہ عیسائیت اور اسلام کا افریقہ میں ہے اور جیسا کہ اخبارات سے معلوم ہوتا رہا ہے عیسائی مشن کو ہمیشہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ناکامی ہوتی ہے اُن دشواریوں کو دیکھ کر جو عیسائی مشنوں کو افریقہ میں پیش آ رہی ہیں۔ مختلف فرقہ کے پادریوں نے ایک متفقہ مجلس افریقہ میں بمقام کیو منعقد کی تھی۔ جس کے متعلق ہم کسی گذشتہ اشاعت میں اطلاع دے چکے ہیں۔ نیویارک کی جس نئی مجلس کا ذکر ہمارے نامہ نگار نے کیا ہے۔ وہ بھی اسی قسم کی مجلس ہے۔ جو صرف افریقہ میں اسلام کو شکست دینے کے لئے قائم کی گئی ہے بلکہ تمام عالم سے اسلام کو مٹانے کی تدبیروں پر غور کرے گی۔

اس انجمن کا پروگرام بالکل اصول جنگ کے مطابق معلوم ہوتا ہے اور اُس کے قائم کرنے والوں نے بھی اُسی صلیبی جنگ سے تعبیر کیا ہے۔ جو بجائے سیف کے قلم کی امداد سے کیجائیگی۔ جس طرح جنگ شروع ہونے سے پہلے دشمنوں کے مورچوں اور قلعوں کی جاسوسی کی جاتی ہے اور اس بات کی تحقیقات کی جاتی ہے کہ کون کون سے مورچے کمزور ہیں۔ اور اُن پر فتح پانے کی کیا صورتیں ہیں۔ اُسی طرح نصرانیت کی نئی فوج نے جو مختلف مشنوں کا مجموعہ ہے مسلمانوں کی اُن کمزوریوں کو دریافت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کے ذریعہ سے اُن پر فتح حاصل ہو سکتی ہے۔

چنانچہ سب سے پہلا نقص جس سے فایدہ عیسائی اُٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ جہالت ہے۔ پہلے اس بات کی تحقیقات کی جائیگی کہ کن کن ممالک اسلامی میں کس کس قسم کے علوم رائج ہیں۔ اور وہاں کے تمدن و معاشرت کے لحاظ سے کس قسم کا لٹریچر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس کے بعد تمام قوتیں اس باب میں صرف کی جائینگی۔ کہ نوعمر مسلمانوں کی تعلیم عیسائی اُستادوں کے ہاتھ میں دی جائے۔ تاکہ غیر محسوس طریقے پر اُن کے مذہبی خیالات عیسائیت کے سانچے میں ڈھالے جاسکیں۔ جو کچھ نتیجہ اس تحقیقات کا ہوگا وہ ۲ سال کے بعد اس مجلس کے سامنے بمقام ٹوکیو (جاپان) پیش کیا جائیگا۔

عیسائی دنیا میں جو چل چل اسلام کے خلاف پیدا ہے اور جو مختلف ذرائع مذہب اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ وہ ہم پر روز بروز روشن ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن ہم کو دیکھنا ہے کہ مسلمان اس سے کیا سبق حاصل کرتے ہیں ہندوستان میں متواتر اس قسم کے قصے ہمارے سامنے پیش آتے رہتے ہیں۔ کہ مشنری لیڈیاں شرفا کے گھرانوں میں تعلیم کے بہانے سے جاتی ہیں۔ وہ نہایت خاموشی اور استقلال کے ساتھ کوشش کرتی رہتی ہیں۔ کہ لڑکیوں کے دلوں میں عیسوی عقائد جاگزین کریں۔ خود ہمارے بعض عمائدین اپنی لڑکیوں کو زنانہ مشن اسکولوں میں تعلیم دلانا پسند کرتے ہیں۔ اور باوجود ہوشیار رہ واقعات کے جن میں سے چند کبھی کبھی پبلک میں بھی پیش ہو جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان سبق حاصل نہیں کرتے۔

ہم کو اس موقعہ پر یہ بھی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے تمام عیسائی فرقے اپنی باہمی رقابتوں اور مخالفتوں کو مٹا دینے کے لئے تیار ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنی انتہائی رواداری اور بے تعصبی کے ساتھ باہم متفق ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ بخلاف اس کے مسلمانوں میں ہر تحریک کے ساتھ مذہبی فرقہ بندیاں اور اندرونی اختلافات بہت جلد ظہور پذیر ہو جاتے ہیں۔ خواجہ کمال الدین کی کوششوں کی مثال اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ ایک طرف تو مسلمانوں کی ایک جماعت اُن کی مخالفت اس بات پر کرنے کو تیار ہے کہ وہ احمدی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی قسم کی اُن کی اعانت کرنا ناروا اور ناجائز ہے۔ دوسری طرف مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تحریر یا مضمون کی شائع ہوتی ہے۔ جس سے خواہ مخواہ لوگوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسے امور میں جیسے کہ خواجہ صاحب انجام دے رہے ہیں اس قسم کی مخالفتیں ہمیشہ بے محل اور مضر ہوتی ہیں۔ ہم کو جہاں تک علم ہے خواجہ صاحب اب تک اس قسم کے مناقشوں سے بالکل علیحدہ ہیں اور ہم کو یقین ہے کہ آیندہ بھی وہ اُن باہمی مخالفتوں سے متاثر نہیں ہونگے۔ جو بدقسمتی سے مسلمانوں میں کبھی کبھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔

مخالفین اسلام کی کی ان کوششوں کی کارروائی میں ایک بات اور قابل لحاظ ہے اور وہ یہ ہے کہ جزیرہ ممالک کے لئے مخصوص سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ اُن میں مصر اور ٹرکی کے ساتھ البانیہ کا بھی نام ہے۔ حکومت مصر و حکومت ٹرکی کو جو خصوصیت مسلمانوں کی وسیع اور کثیر آبادی کی وجہ سے حاصل ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن البانیہ کی اہمیت کا باعث بجز اس کے اور کچھ ...... سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ صوبہ حال میں ٹرکی سے علیحدہ کر کے باوجود اسلامی آبادی کی کثرت کے ایک عیسائی شہزادے کے زیر فرمان رکھا گیا ہے اور اس وجہ سے عیسائی مشنریوں کو وہاں کام کرنے کی ضرورت اور کامیابی کی خاطر خواہ اُمید معلوم ہوتی ہے۔

مختصر طور پر اُن خطرات کو بیان کرنے کے بعد جو زمانہ آئندہ میں مسلمانوں کو پیش آنے والے ہیں۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان خود اُن کے مقابلہ کے لئے کیا تیاریاں کرتے ہیں اگر مسلمان اپنی ہستی قایم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اُنہیں تنازع للبقا کے لئے پورے طور پر تیار ہو جانا چاہئیے۔ جو اُن کے اور اُن کے عیسائی حریفوں کے درمیان میں اس وقت بھی موجود ہے۔ اور جو آئندہ غالباً زیادہ وسیع پیمانے پر رونما ہونے والا ہے غنیم نے جن کمزور مورچوں کو تاکا ہے اُن کے استحکام کا ابھی موقعہ حاصل ہے۔ بہت بڑی تعداد مسلمانوں کی غیر ممالک میں اور خود ہندوستان میں ایسی ہے۔ جو جاہل ہے اور جس پر قابو پالینا کوئی بڑی بات نہیں ہے اگر ہم نے اُن کی کافی نگہداشت نہیں کی اور اُن کو دشمن کی زد سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو اُن کا ہمارے ہاتھوں سے نکل جانا کوئی تعجب انگیز بات نہ ہوگی۔

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

فوجی اتفاق سے انکار (الشعب کے خاص نامہ نگار نے لندن سے اس مضمون کا تار دیا ہے۔ کہ حکومت بلغاریہ نے اپنے ایجنٹ مقیم لندن کو کہلا بھیجا ہے کہ وہ مسٹر اڈورڈ گرے کو کہدے کہ حکومت بلغاریہ قطعی طور پر اس بات کو بتاکید بیان کرتی ہے کہ اُس نے یونان کے خلاف دولت عثمانیہ کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ نہیں کیا۔

ایشیائے کوچک میں اطالوی مصالح۔ پچھلے دنوں اٹلی نے علاقہ ناطولی کے متعلق جن رعایتوں کی خواہش ٹرکی کے آگے ظاہر کی ہے ان کے بارہ میں انگلستان نے اٹلی کو وعدہ دیا ہے کہ انگلستان ان میں غور کریگا۔ لیکن نہ اس لئے کہ یہ مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ بلکہ اس کے لئے کہ وہ اقتصادی مسئلہ ہے۔

ایران اور ولایات متحدہ کا معاہدہ (الشعب کے خاص نامہ نگار نے طہران سے اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے کہ ایران اور ولایات متحدہ نے اس بات پر معاہدہ کیا ہے کہ جس طرح وہ سیاسی طور پر [illegible] نہ کرسکینگے۔ وہ ملکوں میں [illegible]

ٹرکی و یونان کے تعلقات۔ ٹرکی اور یونان کے تعلقات کے سابقہ حالت پر آنے کی نسبت اخبارات نے غیر معمولی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دونوں فریق کو اس بات کی نصیحت کی ہے کہ مسئلہ جزائر کے متعلق وہ گفتگو کریں

ترکی قرض کی سخت شرطیں۔ یورپ پر ترکوں کا افلاس خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ اس لئے اب کوئی قرض دیتا ہے پہلے متعدد شرطیں منوا لیتا ہے اب جرمن کے مشہور کارخانہ کروپ نے دولت علیہ کو قرض اس شرط پر دینا چاہا ہے کہ دولت علیہ یکمشت ان سے کثیر التعداد اسلحہ خرید کرے۔

سلیمان الباروني مشہور فدائے قوم سلیمان الباروني بے کی قسطنطنیہ میں آنے کی افواہ ہے (سلیمان بے طرابلس الغرب میں اطالیوں کے خلاف جنگ کر رہے تھے)۔

فرانس و ٹیونس۔ فرانس کے ٹیونس میں بجائے ٹیونسی باشندوں کے سوڈانی فوج رکھنے کا ارادہ کیا ہے وجہ یہ ہے کہ فرانس کو خطرہ ہے کہیں وہ لوگ بغاوت پر آمادہ ہو کر جاری ہی تو اسے نہ کریں۔ اس پر وہاں کا ایک عربی اخبار لکھتا ہے چونکہ سوڈانی مسلمانوں کے پیشتر غلام چلے آتے ہیں اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ٹیونسی لوگ بھیانی سے سوڈانیوں کے ماتحت رہنا گوارا کریں (پیغام صلح۔ اسلام نے اس بات کو سخت ناجائز قرار دیا ہے کہ کسی کے سلیج ہو کر پھر بغاوت کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اگر تم پر کوئی گنجے سر والا حبشی (غلام) بھی حاکم بنایا جائے۔ تو تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی اطاعت بجا لاؤ پھر معلوم نہیں اہل ٹیونس کیوں سوڈانیوں کے ماتحت رہنا پسند نہیں کرتے۔ جبکہ ان کے اپنے اعمال کے سبب انہیں یہ روز بد دیکھنا پڑا۔ کہ وہ دوسروں کی تابعداری اختیار کریں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ بغاوتوں اور شورشوں سے ہرگز کھوئی ہوئی سلطنت واپس نہیں مل سکتی۔ بلکہ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ یعنی پوری دینداری اور تقویٰ و پرہیزگاری۔)

طرابلس میں سنوسیوں کی جدوجہد طرابلس کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سنوسیوں نے قلعہ مرج کا محاصرہ کرکے اسے فتح کر لیا۔ جبکہ بعد اطالویوں کی بہت سی کمک آ پہنچی مگر مجاہد سنوسیوں کے آگے اُنکی کوئی پیش نہ گئی اور پندرہ روز کی سخت لڑائی کے بعد خدا تعالیٰ نے اس قلعہ کو مسلمانوں کے ہاتھ فتح کرا دیا سنوسیوں کے پاس اسوقت کافی سامان حرب موجود ہے جو متواتر تین سال تک کفایت کر سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۲

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(۹ مارچ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا)

برادران ہمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک مذہب کی طرف سے مُردہ نہیں ہوا۔ مذہب کی پیاس ہے اگرچہ عیسائیت سے نفرت اور وحشت ہے۔ یہ جو ہزاروں ازم یعنی مذہب کی نقلیں یہاں ہیں۔ یہ اس امر کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ مذہب کے لئے دلچسپی مر نہیں گئی۔ ہاں گرجے بالکل خالی ہو رہے ہیں۔ اس امر کا ثبوت ہمیں ان دو گذشتہ ہفتوں میں ملا۔ میں نے پچھلے خط میں عرض کیا تھا۔ کہ اگرچہ میں تو خود مسجد میں جا نہ سکا۔ لیکن چوہدری فتح محمد صاحب نے حسب اعلان جا کر لیکچر دیا اور وہ مفید اور دلچسپ ثابت ہوا۔ اور لیکچر میں زن و مرد کی تعداد ستر کے قریب تھی ہمارے پاس اتنی گنجائش بھی نہ تھی۔ کہ سب کو کرسیاں دیں۔ بہرحال تین پونڈ اور خرچ کر کے کوئی ڈھائی درجن کرسیوں کا اور انتظام کیا۔ گویا سابق انتظام کو ملا کر ۷۵ آدمیوں کے لئے انتظام کیا۔ لیکن پچھلا موقعہ ۱۰۰ کے قریب آدمی لایا جن میں عورتیں زیادہ تھیں۔ اس موقعہ پر تقریر میں نے خود کی۔ کوئی ایک گھنٹہ کے قریب اور ۵ منٹ بعد میں چوہدری صاحب نے کی۔ ماحصل تقریر کا یہ تھا کہ مذہب کیا ہوتا ہے اور اس کی ضرورت کیا ہوتی ہے۔ سامعین کے چہرے سے انکی از حد دلچسپی کا ثبوت ملتا تھا۔ بعد میں سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔ سوالات ہوئے۔ لیکن نفس تقریر کے متعلق کوئی سوال نہ تھا۔ اس ہفتہ اور دو پونڈ کرسیوں پر خرچنے پڑیں گے۔ کیونکہ سامعین نے متواتر آنے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس تحریک کا کیا حشر ہوگا۔ لیکن کس شرافت اور کس صلاحیت سے یہ لوگ آتے ہیں۔ اور تمام دوران تقریر میں نہایت دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنتے ہیں سچ ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہمیں اس مسجد کے محاذ کوئی ہال بنانا پڑے گا۔ یہ مجھے یقین ہے کہ جو کام یہاں ہوگا۔ وہ لندن میں نہ ہوگا۔ اگرچہ لندن کے مقابل تعصب بھی یہاں زیادہ ہے۔ لیکن مذہب کی عزت بھی زیادہ ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

لندن میں مستقل مکان کا انتظام ہوگیا ہے۔ اگلے دو ہفتہ میں قبضہ کر لیا جاویگا۔ اس میں سو آدمی کی گنجائش نماز کی ہے۔ باقی کمرے بہت ہیں۔ چار منزلہ مکان ہے وہاں ایک دو خاندان رہائش بھی کر سکتے ہیں۔ . . . . . .

. . . .

. . . . . . ارادہ یہ ہے۔ کہ علاوہ نماز جمعہ۔ ہفتہ میں ایک دفعہ شام کے وقت مستقل لیکچر لندن میں بھی ہوا کرے۔ گویا بفضلہ تعالیٰ ہفتہ میں تین لیکچر ہونگے ایک ووکنگ اور دو لندن میں۔ خدا ہی ہے جو نباہ دے یہ سارے کام کون کریگا۔ اچھا۔ مولا کی رضا جوئی میں جہاں تک جان ہے جو کچھ بھی ہے کرنا ہوگا اور اگر نہ کروں۔ تو کیا کروں؟

ایک اور بات جو مجھے نہایت ہی خوش کرتی ہے وہ مسلمان طلبا کا طرز عمل ہے۔ انگلستان میں [illegible] پیدا ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ عموماً خطوط کے ذریعے مجھ سے مسائل شرعی اب دریافت ہوتے ہیں۔ خوراک و ذبیحہ کے سوال ہوتے ہیں۔ آج ایک بہت ہی دلچسپ خط آیا۔ اس میں طہارت و غسل و تیمم کے مسائل ایک نوجوان مسلم طالب علم نے پوچھے ہیں۔ کیا یہ امور اطمینان بخش نہیں جن امور کی طرف سے انگریزی تعلیم یافتہ طلبا خود ہندوستان اور مسلم ممالک میں بالکل فارغ البال ہیں وہ سوال انگلستان میں مجھ سے مسلمان طلبا [illegible] پوچھتے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔

یہاں جو خاص اثر ہے اس کا اندازہ اس تعداد سے نہیں کرنا چاہیئے جو نو مسلموں کی ہو رہی ہے۔ بلکہ اصل اندازہ تو اُن خیالات سے کرنا چاہیئے جو اسلام کے متعلق تبدیل ہو رہے ہیں۔ ابھی دو چار سال پہلے کس قدر اسلام کے خلاف مضامین نکلتے اب دیکھو گذشتہ تین ہفتہ میں دو مضامین زبردست ڈیلی ٹیلیگراف میں نکلے۔ جن میں سے ایک لیڈر ہے۔ ان میں زور دیا گیا ہے کہ اسلام اور قرآن نے [illegible] کی حیثیت کس قدر بڑھائی ہے۔ اصل اصول یہی ہے کہ ان خیالات پر نیک اثر [illegible] کا رجحان بدلا جاوے۔ پھر آہستہ آہستہ ایک دن آوے گا۔ کہ یکلخت چاروں طرف سے اسلام کو قبول کرنے کی لہر شروع ہو جاوے گی۔

کیا یہ عجیب امر نہیں۔ کہ ہر دوسرے تیسرے ہفتہ مجھ سے قرآن کے ترجمہ کے متعلق استفسارات ہوتا ہے اور اسلام کے متعلق معلومات بڑھانے کے خطوط آتے ہیں اور مجھ سے غیر مسلم پوچھتے ہیں کہ ہم کونسا ترجمہ قرآن کا پڑھیں۔ کاش ہمارے بھائی اس زمانہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے مہک اور خوشبو کس کی آرہی ہے اور قدر کریں۔ پادری بائیبل کو کروڑ در کروڑ چھاپکر پھینکتے ہیں۔ اور یہاں قرآن کا ترجمہ از خود لوگ ہم سے مانگتے ہیں اور ہم خاموش ہیں۔ ادھر ہمارے ہندوستانی مسلم بھائیوں نے جنگ شروع کیا کہ آیا مسلم انگلستان کے مقلد ہیں یا غیر مقلد سنی ہیں یا شیعہ احمدی ہیں یا غیر احمدی۔ کیا اتفاق ہے کہ جس دن یہ جنگ شروع ہوئے یہاں وہ سلسلہ جو شروع ہوا تھا بند ہو گیا۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ ان دو امور میں کوئی خاص تعلق ہے۔ جوار بھاٹا کا مسئلہ ہر جگہ فطرت میں ہے لیکن ایک اہل دل کے لئے غور کا مقام ہے ۔ از مسجد میموریل ہوس ۔ خواجہ کمال الدین

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک ضروری خط

(حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی کے نام)

میرے مکرم ومعظم حاذق الملک۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے بروقت عنایت نامہ کا از حد مشکور ہوں اور جس امر کا آپ نے اشارہ فرمایا ہے اس پر تفصیلی عرضداشت کرنی چاہتا ہوں “میں کس اسلام کو مغربی دنیا میں پیش کرتا ہوں یا آئندہ کرونگا” مجھے اس سوال نے خود حیرت میں ڈال رکھا ہے جو بعض اسلامی طبقات میں اٹھایا گیا ہے۔ گویا اسلام بھی ذو وجہیں ہیں جو مجھ سے یہ مطالبہ شروع ہوا۔ مکرم! میں نے کل مذاہب مروجہ کا ایک حد تک مطالعہ کیا مجھے کم وبیش کل اسلامی جماعتوں کا بھی علم ہے اور میری یہ تحقیق ہی مجھے اس امر پر آمادہ کرتی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور قرآن کو خاتم الکتب مانوں کیونکہ جہاں دیگر بانیان مذاہب مختلفہ کی پس ماندہ تعلیم نے اُن کے مذہب کو نہایت اندھیرے اور تشکک حالات میں ڈال رکھا ہے۔ مجھے قرآن ہی ایک ایسی کتاب نظر آتی ہے۔ جس نے اپنے مذہب کو ایسا بیّن ایسا منقح اور ایسا مشرح کر کے پیش کیا ہے کہ آج قرآن کا ماننے والا اصول اسلام میں کسی اختلاف کا موقعہ اور کسی تفریق کی گنجائش نہیں پاتا۔ اگر اسلام بھی اور مذاہب کی طرح تاریکی میں ہوتا اگر اسلام کے اصول حقہ بھی موجب تفرقہ ہوتے۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم بھی مذہب حقہ کے مفہوم میں کسی اختلاف کا موجب ہو سکتی تو نہ میں قرآن کو خاتم الکتب اور نہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو میں خاتم النبیین مانتا۔ وہ مذہب اسلام جو اولاً آدم کو تعلیم ہوا اور پھر مختلف انبیاء نے اس کی بتدریج تکمیل کی۔ جس کی شکل ہر ایک نبی کے بعد بگڑ گئی اور پھر از سر نو تعلیم کی ضرورت ہوئی۔ پھر اور نبی آئے صرف اس لئے کہ اختلاف اور شکوک کو مٹا دیں اگر اسلام کی وہ مکمل شکل جس نے نبی کریم کے مبارک ہاتھ پر اکملت لکم دینکم کا اعزاز حاصل کیا آپ کے بعد بھی موجب تفرقہ و فرقہ بندی ہو سکتی ہے۔ تو پھر ایک اور نبی کی ضرورت ہے۔ جو ان فرقہ بندیوں کو مٹائے اور اختلافات کو دور کرے۔ میں آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین اسی صورت میں مانونگا اور میں ایسا مانتا ہوں۔ کہ اُن کے بعد مذہب اسلام کسی فرقہ بندی کا متحمل نہ ہو۔ اور میرا یہی ایمان ہے آہ! زمانہ کو کیا ہو گیا۔ کیا آنحضرت صلعم کی بعثت کا ایک بھاری باعث اُس اختلاف کو مٹانا نہیں تھا۔ جو خدا کے دین سمجھنے میں مختلف مذاہب نے ڈال رکھا تھا۔ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدًی ورحمۃً ۔ سورۃ ۱۶ع ۸

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم نے تو قرآن تم پر اسی لئے نازل کیا کہ اُن لوگوں کے اختلاف مٹا کر اُن کے لئے ہدایت اور رحمت ہو جاؤ۔

کیا یہ آیت صحیح نہیں۔ حیف ہے مسلمانوں پر جو یہ عقیدہ رکھیں کہ اسلام کے اندر بھی باہمی اختلاف قرآن کریم کی تعلیم کے ماتحت ہو سکتے ہیں۔ اسی ایک آیت نے مجھے نبی کریم کا خاتم النبیین ہونا منوایا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اوّل مختلف مذاہب میں آپس میں اور پھر ہر ایک مذہب میں تحکمی طور پر خطرناک اختلافات ہیں۔ مختلف مذاہب کے ماتحت فرقے اس قسم کا اختلاف ایک دوسرے سے رکھتے ہیں۔ کہ اُن کو جداگانہ مذہب کہنا درست ہے اب اگر اسلام کے اندر بھی فرقے ایک دوسرے سے ایسا ہی اختلاف اور تفریق رکھتے ہیں تو معاذ اللہ یہ آیت غلط اور نبی کریم کا خاتم النبیین ہونا صحیح نہیں۔ میں حرام اور کفر سمجھتا ہوں اگر میں یہ یقین کروں کہ اسلام کے مختلف فرقے جات حقیقی تعلیم اسلام میں ایک دوسرے فرقہ سے اس طرح مختلف ہیں۔ جیسے کہ مختلف مذاہب کے ماتحت فرقہ جات۔ فرقہ کا جو مفہوم مذاہب [illegible]

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کا فتوےٰ

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک منقولہ اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون کا شائع ہوا تھا۔ کہ انگلستان وغیرہ میں جہاں احمدیوں پر غیر احمدیوں کی طرف سے کفر کا فتوےٰ نہیں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کی جاسکتی ہے (یہ فتوےٰ جناب خواجہ صاحب کے ایک استفسار کے جواب میں تھا) اسی قسم کے فتوے حضرت خلیفۃ المسیح نے ان لوگوں کے لئے ہی دیئے تھے۔ جو حج کے لئے جائیں۔ اور عرب اور افریقہ جانیوالوں کے لئے بھی دیئے تھے۔ چنانچہ ان فتووں کی بنا پر جناب میر صاحب اور صاحبزادہ محمود احمد صاحب ایڈیٹر الفضل حج میں نماز غیر احمدیوں کے پیچھے پڑھی۔ مگر پیغام صلح میں اس فتوے کے چھپنے پر بعض احمدی احباب نے جو قادیان میں رہتے ہیں ہم نے سنا تھا یہ کہا کہ یہ فتوےٰ درست نہیں۔ اس کے بعد ہمعصر الفضل میں ایک مضمون بعنوان **جماعت احمدیہ کو نصیحت** نکلا جو ۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے الفضل میں لیڈنگ مضمون تھا۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ خیال گذرا کہ یہ مضمون ان لوگوں کے خیال کی تائید کرتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوےٰ کو درست نہیں سمجھتے۔

اب ہم اپنے احباب کو نہایت خوشی سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمعصر **الفضل** ہرگز ایسے لوگوں کے خیال کا مؤید نہیں۔ جیسا کہ اس نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۱ مارچ میں صفائی سے لکھدیا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوےٰ کو بالکل سچا اور صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اور کیوں نہ کرتے جب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر کل احمدی قوم نے بیعت کر کے ان کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کر لیا ہے اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ فتوےٰ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے مطابق نہیں۔ ان کے لئے ہمعصر الفضل کے ذیل کے الفاظ کافی تنبیہ ہیں۔

“کیونکہ اس وفادار انسان کی نسبت جس نے اپنے گھر اور بار کو مسیح موعود کے قرب کے لئے چھوڑ دیا۔ اور وفاداری کا وہ نمونہ دکھایا ہو۔ یہ کہنا کہ وہ مسیح موعود کے خلاف فتوےٰ دیگا۔ ایک ایسی ہتک ہے کہ جس سے اس کی ساری عمر کی خدمات اور قربانیوں پر پانی پھر جاتا ہے”

اور پھر لکھا ہے۔ “اور مجھے کوئی شک نہیں بلکہ کامل یقین ہے کہ ہم سب سے زیادہ مسیح موعود کے فتوؤں کی عزت کرنیوالا اور مسیح کے معاملہ میں احتیاط سے کام لینے والا وہی انسان ہے۔ جو اس وقت جماعت کا امام ہے۔ واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہٗ۔”

معزز ہمعصر **الفضل** کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے اس فتوے کو جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کے متعلق دیا گیا ہے کہ جہاں کفر کا فتوےٰ احمدیوں پر نہیں۔ جیسے انگلستان میں وہاں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز ادا کر لینے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ بالکل درست اور صحیح تسلیم کرتے ہیں اور ان لوگوں کو جو اس فتوے کو درست تسلیم نہیں کرتے جھوٹے اور امام کی ہتک کرنے والے سمجھتے ہیں۔ امید ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق معزز ہمعصر الفضل کی اس تحریر کے بعد ہمارے احباب کو کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہیگا۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے کے خلاف اظہار خیالات کرنا فتنہ کا موجب ہے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں۔ جیسا کہ معزز ہمعصر نے لکھا ہے کہ آئندہ ہمارے سب احباب فتنوں کی راہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے ہاں جو کچھ کسی سے ہو چکا اس کو یاد دلانا بھی ہمارا کام نہیں۔ اگر کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے کی مخالفت نہیں کی تو وہ عند اللہ بری ہے۔ اور اس پر الزام لگانے والے اللہ تعالےٰ کے الزام کے نیچے ہیں اور اگر کسی سے مخالفت ہوئی اور اس نے توبہ کی تو التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔

اللہ تعالےٰ ہماری جماعت پر رحم کرے اور انکو اتفاق کے راہ پر چلاوے حضرت خلیفۃ المسیح کے تقویٰ اور وفاداری کے متعلق جو کچھ ہمارے معزز ہمعصر نے لکھا ہے اس پر ہم اس قدر اور مزید کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ اوصاف اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور علم وفضل کا مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح میں پایا جاتا ہے تحریر فرمایا ہے۔ وہ ایک بالکل بے نظیر امر ہے کوئی دوسرا اس کی تو[illegible] نہیں کر سکتا۔ آئینہ کمالات اسلام کے آٹھ صفحے حضرت خلیفۃ المسیح کی تعریف میں ہیں جن میں ذیل کے الفاظ بھی ہیں۔

“ولا شک انہ منور بانوار مشکوۃ النبوۃ ویاخذ نوراً من نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم . . . وعبید اللہ مصری علومہ ناشالہ یرہ وصدقاتہ . . . فعو سید خدام الدین۔

اور پھر لکھا ہے اسہ یتبعنی فی کل امری کما یتبع حرکۃ النبض حرکۃ التنفس یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نبوت کے چراغ کے نور سے منور کیا گیا ہے اور نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنے زمانہ میں یگانہ ہے اپنے علوم میں اور اعمال میں اور نیکی میں اور صدقات میں سوز و دین کے سب خادموں کا سردار ہے۔ اور وہ میرے ہر ایک امر میں میرے اس طرح پیچھے چلتا ہے جس طرح حرکت نبض حرکت تنفس کے ساتھ چلتی ہے۔

پس کسی صورت میں ایسے شخص کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ یہ ناسمجھی ہے جو لوگوں نے ایسا خیال کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتویٰ حضرت مسیح موعود کی تحریروں کے بناء پر ہی ہے۔ اور یہی فتویٰ انشاء اللہ ہماری جماعت کے لئے آیندہ کھلی ہدایت کا کام دیگا۔

ظہر: ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء۔ از حضرت مسیح موعود اخبار بدر

اپنا آپ سنبھالو۔ ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ فلاں شخص نماز نہیں پڑھتا۔ روزے نہیں رکھتا۔ یہ ہے وہ ہے۔ اس کو کافر کہنا چاہئے یا کہ نہیں۔ وہ احمدی ہے یا نہیں۔

فرمایا اس کو کہنا چاہئے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو۔ اور اپنی حالت کو درست کرو۔ ہر شخص کو معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ الگ ہے۔ تم کو کس نے داروغہ بنایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال کی پڑتال کرتے پھرو۔ اور ان پر کفر و ایمان کا فتویٰ لگاتے پھرو۔ مومن کا کام نہیں کہ بے فائدہ لوگوں کے پیچھے پڑتا رہے۔

مشورہ ضروری ہے:۔ ایک صاحب کے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنوانے اور بسبب کمی روپیہ تعمیر مکان کر سکنے کا ذکر تھا۔ فرمایا افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں کر لیتے۔ مشورہ ایک بابرکت چیز ہے۔ اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ مشورہ کیا کرے۔ تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے۔ آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں۔ تو پھر مانتے نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔

مطاعن

مذہبی مباحثات میں مطاعن کا سلسلہ بھی فطرت انسانی کا ایک عجیب نظارہ پیش کرتا ہے بظاہر مذہبی عقائد کے متعلق دلائل میں کسی شخص پر الزام دینے یا طعن کرنے سے کوئی تعلق معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ سلسلہ چلا ہی جاتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اسکا کچھ نہ کچھ ظہور ہوتا رہتا ہے۔ سب سے بڑھکر تو انبیاء علیہ السلام کے مقابل ان کے دشمن اس ہتھیار کو کام میں لاتے ہیں۔ وہ جب سچائی کے مقابل دلائل حقہ سے عاجز آجاتے ہیں تو پھر گالیوں پر اتر آتے ہیں۔ ایسا ہی نیکوں کے متعلق۔ ان کے دشمنوں کا آخری ہتھیار طعن ہوتا ہے۔ صحابہ کے متعلق مسلمانوں کے ایک گروہ نے اس ہتھیار کو خوب چلایا۔ یہاں تک کہ اول تو مسلمانوں کو منافق قرار دیا۔ پھر آہستہ آہستہ ان پر لعنت کرنے کو موجب ثواب قرار دیا۔ اس کا بیج ابتدا ہی میں نظر آتا ہے۔

بخاری میں ایک روایت ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی جو حج بیت اللہ کے ارادے سے آیا تھا۔ ایک مجلس میں آیا۔ اور حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپکو علم ہے حضرت عثمانؓ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا آپکو علم ہے حضرت عثمانؓ بدر میں حاضر نہ تھے۔ فرمایا ہاں (یعنے حاضر نہ تھے) پھر دریافت کیا کیا آپکو علم ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان میں بھی حاضر نہ تھے۔ آپنے اسکا جواب بھی اثبات میں دیا یعنی یہ کہ وہ حاضر نہ تھے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ اللہ اکبر۔ جسکا منشاء یہ تھا کہ میں نے حضرت عثمانؓ پر الزامات ثابت کر دیئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا آؤ میں تمہیں سمجھاؤں اول آپ کا احد سے بھاگ جانا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے اسے معاف کر دیا (آپ کا اشارہ قرآن کریم کی اس آیت کی طرف تھا۔ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا اللہ عنہم ان اللہ غفور رحیم) پھر فرمایا کہ بدر سے وہ اس لئے غیر حاضر تھے کہ آنحضرتؐ کی صاحبزادی رقیہ آپ کے نکاح میں تھیں اور بیمار تھیں۔ اور آنحضرتؐ نے انکو اجازت دیدی تھی۔ اور پھر فرمایا کہ بیعۃ الرضوان میں وہ اس واسطے موجود نہ تھے کہ خود آنحضرتؐ نے انہیں قریش کی طرف بھیجا تھا۔

مسلمانوں کو جسقدر نقصان اس باہمی سب و شتم نے پہنچایا ہے اور کسی چیز نے نہیں پہنچایا۔ مگر افسوس مسلمان اب بھی اسکو چھوڑتے نہیں۔ ہمارے دوست بھی اس سے سبق حاصل کریں کہ کسی شخص کی کوئی کمزوری اگر فی الواقع موجود بھی ہو تو اس کے دلائل کے اچھا یا برا ہونے سے اسکو کوئی تعلق نہیں۔ بیشک کہ ایک وقتی خوشی ان باتوں کے کرنے سے حاصل ہو جاتی ہو گی۔ لیکن اگر وہ باتیں غلط ہیں تو کس قدر گناہ ان کے پھیلانے والا اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور اگر سچے ہیں تو پھر بھی کوئی

مراسلات

تفسیر کبیر اور لفظ توفّی

۶ مارچ کے روزانہ پیسہ اخبار میں کسی قصوری نامہ نگار نے تفسیر کبیر کے حوالہ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ اگرچہ یہ مسئلہ اب بہت پرانا ہو چکا ہے اور سلسلہ احمدیہ عالیہ کی بیشمار کتب میں اس پر رنگین بحثیں ہو چکی ہیں جنکو دوبارہ یہاں لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن چونکہ نامہ نگار پیسہ اخبار مذکورہ بالا مضمون میں حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیکر عوام کو دھوکا میں ڈالنا چاہا ہے۔ اور خطرہ ہے کہ کسی ناواقف کیلئے نامہ نگار مذکور کی یہ چالاکی ٹھوکر کا موجب نہ ہو۔ لہٰذا ذیل میں مختصر طور پر میں اس موضوع پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

(۱) صاحب تفسیر کبیر نے آیت یا عیسےٰ انی متوفیک کی تفسیر کرتے ہوئے جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ پر لکھا ہے۔ انی متمم عمرک فحینئذ توفاک یعنے میں تیری عمر کو پورا کرنیوالا ہوں۔ اور جب پوری ہو جائیگی تو میں تجھے وفات دونگا۔ پھر فرمایا ہے ممیتک وھو مروی عن ابن عباس و محمد بن اسحاق یعنے مارنے والا ہوں۔ اور یہ ابن عباس اور محمد بن اسحاق سے مروی ہے۔

ان صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے معلوم نہیں کسطرح سے نامہ نگار پیسہ اخبار نے بڑی تحدی سے یہ کہدیا ہے کہ صاحب تفسیر کبیر حیات مسیح کا قائل ہے۔ پھر اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب تھا۔ تو کیا قرآن و حدیث اور دیگر ائمہ دین کے مقابلہ میں یہ کوئی سند ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو علوم قرآن کے بہت زیادہ ماہر تھے۔ انی متوفیک کے معنے ممیتک کئے ہیں۔ پھر تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن لابی جعفر الامام محمد بن جریر الطبری جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے۔

کہ اس سے اللہ جل شانہٗ کی مراد یہ ہے کہ اس نے اس قوم سے جو باوجود کفر باللہ و عیسےٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے بھی تھے۔ تو عیسےٰ علیہ السلام کے بچانے کی یہ تدبیر کی اور فرمایا یا عیسےٰ متوفیک ورافعک الی یعنے اے عیسےٰ میں تمہیں طبعی موت سے مارونگا۔ اور تجھے مقرب بناؤنگا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں وفات دی اور اسے اپنا مقرب بنایا۔

اسی طرح سے اور بھی متعدد تفاسیر (ہیں) جنکے حوالے بخوف طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔ اور لغت عرب سے یہ دکھاتا ہوں۔ کہ وہاں بھی متوفیک کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں۔

(۱) منتہی الارب جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ پر لکھا ہے متوفی۔ میرانیدن۔ یقال توفی اللہ تعالےٰ اے قبض روح۔ یعنے توفی کے معنے مارنے کے ہیں جیسے توفی اللہ کے معنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی روح کو قبض کر لیا۔ اسی طرح اساس البلاغۃ۔ اقرب الموارد۔ قاموس۔ تاج العروس۔ لسان العرب صراح اور صحاح جوہری وغیرہ میں اسی کے ہمرنگ عبارتیں مندرج ہیں۔ اور ان سب نے متفق الرائے ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر توفی میں خدا فاعل اور مخلوق مفعول ہو۔ تو اس کے معنے سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

اب معلوم نہیں۔ نامہ نگار پیسہ اخبار کے نزدیک ان سب بزرگوں نے متفق الآراء ہو کر میں حق بیان کیا ہے۔ یا اسکے نزدیک وہ بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کیطرح نعوذ باللہ من ذالک نادانوں کو دھوکا دینے والے۔ ناجائز طریقوں سے کام لینے والے۔ کلام اللہ کی آیات بینات کی تاویلات رکیک کرنے والے اور عوام کو بہکانے والے وغیرہ وغیرہ تھے۔ آہ! افسوس آج مسلمانوں کو کیا ہو گیا۔ انہوں نے کیوں قرآن کو پس پشت ڈال دیا قرآن تو مخالفین کے بتوں کو بھی گالیاں دینے سے منع فرماتا ہے لیکن یہ لوگ اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو ذرا ذرا سے اختلاف پر کیا کچھ کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور عذاب الٰہی سے ذرا نہیں ڈرتے۔

ہاں ہم پوچھتے ہیں۔ مذکورہ بالا بزرگان دین کے حق میں نامہ نگار پیسہ اخبار کی کیا رائے ہے۔ آیا انہوں نے انی متوفیک کا صحیح مطلب بیان کیا ہے۔ یا دنیا میں سوائے صاحب تفسیر کبیر کے اور کوئی ٹھیک رائے پر قائم نہیں ہے

ہمارے اس سوال کا معقول و مدلل جواب موصول ہونے پر ہم اس بارہ میں اور کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتے۔ والسلام (نامہ نگار از لاہور)

شائقین اردو مسلم انڈیا کو اطلاع

اردو مسلم انڈیا کے لئے اکثر لوگوں کیطرف سے پے درپے اشتیاق آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اور جن لوگوں نے درخواستہائے خریداری بہت پہلے سے بھیجی ہوئی ہیں۔ وہ اس لیے انتظار کی تاب نہ لاکر بہت اضطراب میں پڑ گئے ہیں۔ کہ خدا جانے ترجمہ شائع بھی ہوگا یا نہیں۔ ان سب شائقین کو ہم اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اردو مسلم انڈیا کا پہلا رسالہ زیر طبع ہے اور انشاء اللہ عنقریب سب معاونین کے پاس بھیجا جائیگا۔ امید ہے کہ اسے ملاحظہ کرنے کے بعد اس کے لئے مزید خریدار بہم پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔

مولوی ظفر علیخاں صاحب کی اپیل پریس ایکٹ کے خلاف

۱۰ مارچ کے اخبار ٹریبون میں ایک لندنی نامہ نگار نے یہ اطلاع دی ہے کہ مولوی ظفر علیخاں صاحب نے انگلستان میں ممبران پارلیمنٹ سے ایک زبردست اپیل کی ہے۔ جس میں انڈین پریس ایکٹ کے موجودہ عمل درآمد کے خلاف آواز اٹھانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور زمیندار پریس کی ضبطی کا حال بیان کر کے اس کا بے گناہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز ان مضامین کا انگریزی ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ جن کے شائع ہونے سے مطبع زمیندار کی ضبطی عمل میں آئی۔ نامہ نگار مذکور کی رائے میں وہ مضامین اس انگریزی لباس میں چنداں قابل گرفت نہیں۔ اور اس لئے اس نے ہوئس آف کامنز اور مسٹر مارل سے امید کی ہے۔ کہ وہ پریس ایکٹ کی ترمیم کے لئے گورنمنٹ پر پورا زور ڈالینگے۔

مسٹر مارل کا سوال انڈر سیکرٹری فار انڈیا سے

اس کے ساتھ ہی نامہ نگار مذکور نے یہ بھی اطلاع دی ہے کہ مسٹر مارل عنقریب انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا سے سوال کرنے والے ہیں۔ کہ آیا ان کو مطبع زمیندار کی خبر پہنچ چکی ہے یا نہیں اور آیا وہ اس کے ۱۹۰۰۔ ۱۹۰۲ ستمبر کے مضامین کو ملاحظہ فرمائینگے۔ اور اگر وہ انکی رائے میں باغیانہ یا بدامنی کا موجب نہیں تو اس بارہ میں تحقیقات مزید کا حکم صادر فرمائینگے؟

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

جدید شاہ البانیا - (دورازو - ۷ مارچ) پرنس ورنپس آف وائیڈ آج یہاں پہنچے سلامی ہو چکنے کے بعد وہ خشکی پر اترے - اور ان کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔

ناکہ بندی (ایتھنز ۷ مارچ) باغیوں نے یونانی افسروں کو سنٹی کوارٹیا میں سے نکال دیا ہے یونان نے ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور تمام انجمنوں اور بیچیدگیوں کو روکنے کے لئے سب قوموں کے جہازات کو لنگرگاہ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے - یونان نے یہ ذمہ اٹھایا ہے کہ اگر دول کی یہ خواہش ہو گی - تو ناکہ بندی چھوڑ دی جائیگی۔

ایڈیٹر کو سزا - (برلن ۷ مارچ) ہر سپیرکیجو ایک سوشلسٹ پرچہ بنام داروڑش کا ایڈیٹر ہے) ولیعہد جرمنی کی ہتک عزت کرنے کے باعث تین ماہ کی قید کی سزا دی گئی ہے۔

کازروں کا ہنگامہ اور میجر اوہسن کی وفات (طہران ۷ مارچ) میجر اوہسن کی لاش ایک گہرے کنوئیں میں سے برآمد ہوئی - اسکی عورت لڑائی میں بہت بہادری اور جرائت سے کام کیا - اور عملی طور پر بندوق کی کمان کرتی اور اسے بہت مدد پہنچاتی رہی۔

روسی افسر پولیس کی ہلاکت (سنیٹ پیٹرزبرگ ۸ مارچ) کرنل چیبا ئیف افسر پولیس کو ایک ماتحت افسر نے اس وجہ سے گولی کا نشانہ بنا دیا - کہ اول الذکر نے اسے بہت زجر و توبیخ کی تھی۔

کان میں حادثہ (ایکزینوسلو ۸ مارچ) ایک کان میں ایک آدمی کے سیگرٹ کے لئے لیمپ کھولنے کے باعث گیس کے اڑنے کا ایک مہلک حادثہ ہوا - ۴۴ آدمی ہلاک ہو گئے - اور دو زندہ بچے - ایک مفقود الخبر ہے۔

حقوق طلب عورتیں (لنڈن ۸ مارچ) مس سلویا پنکھرسٹ کو ٹرافلگر سکوئر کو جاتے ہوئے پولیس نے دیکھ لیا - اور زیر حراست کر لیا اس خبر نے اسکی ساتھیوں کو بہت برہم کیا - اور وہ مضبوط چھڑیوں سے مسلح ہو کر ڈوننگ سٹریٹ کو مخالفت کے لئے بڑھیں - پولیس نے ان پر حملہ کر دیا - اور ان کا سخت مقابلہ کیا - پولیس سواروں نے ان سب کو منتشر کر دیا۔

نمائش کلکتہ (لنڈن ۸ مارچ) سر جارج برڈوڈ نے آئندہ نمائش کلکتہ کی لنڈن کمیٹی کا ابھی پریذیڈنٹ بننا منظور نہیں فرمایا - کیونکہ ابھی وہ اس کے متعلق بڑے بڑے انگریزی صناعوں کی رائے اور بنگال کے ایوان تجارت کی راؤں کا انتظار کر رہے ہیں۔

مصر میں سلسلۂ بے تار خبر رسانی کا اسٹیشن (لنڈن ۷ مارچ) بیان کیا گیا ہے - کہ تینوں سمتوں میں کام کرنیوالا سلسلۂ بے تار خبر رسانی کا سٹیشن بجائے مشرقی افریقہ کے مصر میں بنایا جائیگا - جو انگلستان مشرقی افریقہ اور ہندوستان سے گفتگو کریگا۔

حضور ملک معظم کو مکہ بازی کا شوق - (لنڈن ۵ مارچ) اخبار سپورٹنگ نے اعلان کیا ہے - کہ حضور ملک معظم نے مکہ بازی کے تماشا کا شوق ظاہر کیا ہے - اس لئے جب آپ ماہ رواں میں ہاؤس ہولڈ بریگیڈ کے عام جلسہ میں تشریف لائینگے - تو وہاں رجمنٹوں کے علاوہ ملک کے مشہور مکہ باز بھی جمع ہونگے۔

آسٹریلیا میں گوشت کی ہڑتال کا خاتمہ (سڈنی ۷ مارچ) گورنمنٹ کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے - قصاب سابق شرح مزدوری پر کام کرنے لگ گئے ہیں - البتہ کام کا وقت گھٹا دیا گیا ہے - آئندہ ایسے والے لوگ پر دباؤ ڈالنے یا کام بند کرنے کے بجائے - تمام جھگڑے مجلس ثالثی میں پیش کیا کرینگے۔

یونیورسٹی چین (لنڈن ۷ مارچ) لارڈ ولیم سیسل نے ٹائمز کو اطلاع دی ہے - کہ مرکزی چینی یونیورسٹی کی مجوزہ سکیم کی بہت کم امداد ہوئی ہے اور اس لئے وہ عنقریب واپس لے جانیوالی ہے - لیکن چونکہ جرمنی نے چین میں ایک درسگاہ قائم کر کے چینی نوجوانوں کو جرمن انجنیرنگ علم جرمن پیداوار سے واقف کرنا شروع کر دیا ہے اسلئے وہ مجوزہ چینی یونیورسٹی کیلئے اپیل کرتے ہیں تاکہ انگلستان چین کی روز افزوں تجارت کے مقابلہ میں پیچھے نہ رہے۔

اٹلی کی وزارت (روما ۸ مارچ) اخبارات اعلان کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کے ریڈیکل سویدین کی علیحدگی کے باعث جو جمہوری اصلاحات کے خواہاں ہیں - اور قبضہ طرابلس کا سوال بند ہو چکنے کے بعد گورنمنٹ آئندہ منگل کو مستعفی ہو جائیگی۔

کلب میں آتشزدگی (سینٹ لوئی ۹ مارچ) میسوری ایتھلیٹک کلب کی ۸ منزلہ عمارت آتشزدگی سے تباہ ہو گئی - ایک سو آدمیوں کا پتہ نہیں ہے - اور سات آدمیوں کی لاشیں سڑک میں پائی گئی ہیں کلب بہت الگ تھلگ تھی - نقصان دس لاکھ ڈالر کا ہوا ہے - عمارت اب اینٹوں اور مڑے ہوئے لوہے کا ایک ڈھیر ہے مرنے والوں کی تعداد معلوم نہ ہو سکیگی - جب تک ملبہ صاف نہ کیا جائیگا۔

اوہلسن کی ہلاکت (طہران ۹ مارچ) مختار السلطنت و گورنمنٹ ایران اپنی اپنی طرف سے میجر اوہلسن کی بیوہ کو ۲۷۰۰ پونڈ دے رہے ہیں - اور اہل ایران کی ایک کمیٹی بھی سویڈن میں میڈیم اوہلسن کو ایک مکان دینے کے لئے چندہ جمع کر رہی ہیں۔

حضور ملک معظم و سفریجیٹ (لندن ۹ مارچ) حضور ملک معظم نے سفریجیٹ عورتوں کے ایک وفد کو شرف حضوری بخشنے سے انکار کر دیا ہے - اسپر مسز پنکھرسٹ نے جواب دیا ہے کہ وہ اپنی سرکردگی میں عورتوں کا ایک وفد قصر بکنگھم میں حضور ملک معظم کے روبرو لیکر جائینگی سفریجیٹوں کا بیان ہے - کہ یہ غالباً ایسٹر کے بعد واقع ہو گا۔

ہندوستان کی انارکزم (لندن ۹ مارچ) اخبار ٹائمز ایک اڈیٹوریل مضمون میں اس امر کے اظہار افسوس کرتا ہے - کہ انارکزم کو ہندوستان میں گھٹا کر دیکھا جاتا ہے - اس لئے لکھا ہے کہ بعض اینگلو انڈین اخبارات نے ٹائمز کے حال کے مضامین بعنوان "خطرہ ہند" پر اعتراض کیا ہے - اور کہا ہے کہ ملک میں بالائی سطح پر امن سکون قائم ہے - لیکن ہمیں خیال کرنا چاہئے تھا - کہ وائسرائے کو ہلاک کرنے کی ایک کوشش خیال امن و سکون کی تصدیق نہیں کرتی"

ہندوستان کی تازہ خبریں

تصادم - الہ آباد ۷ مارچ - جبل پور کے عنقریب ڈیوار ی سٹیشن اپ پرسل دوپہر کو ڈون بمبئی میل چارگڈس ویگنز سے ٹکرا گئی - چار یورپین اور کچھ ہندوستانی مسافروں کو خفیف زخم پہنچے - سڑک کل رات صاف کر دی گئی۔

بندرگاہ کلکتہ کی وسعت - پیسہ اخبار کو اطلاع ملی ہے کہ کلکتہ پورٹ ٹرسٹ بندرگاہ کے علاقہ کی وسعت کے لئے جدید اراضی خرید کی ہے - جس میں ۱۴ مسجدیں اور ۷ خانقاہیں ہیں۔

امپیریل لیجسلیٹو کونسل - گذشتہ ۸ مارچ کو دہلی میں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ہوا - سب سے پہلے سر ہارکورٹ بٹلر نے وہ برقی پیغام سنایا - جو پریسیڈنٹ - وائس پریسیڈنٹ اور ممبران امپیریل لیجسلیٹو کونسل کی طرف سے لیڈی منٹو کو لارڈ منٹو آنجہانی کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے بھیجا گیا تھا - نیز وہ شکریہ آمیز جواب بھی سنایا گیا - جو لیڈی منٹو کی طرف سے موصول ہوا تھا - بعد ازاں مالی معاملات کے متعلق مختلف تجاویز اور سوالات ہوئے جو مسترد کر دیئے گئے۔

گارڈن پارٹی :- آنریبل مہاراجہ نابھہ پورہ نے گذشتہ ۷ مارچ کو سر سید علی امام کو دہلی میں ایک گارڈن پارٹی دی جس میں بہت سے یورپین اور ہندوستانی ممبر تھے۔

آنریبل مسٹر گوکھلے کا عزم انگلستان ۵ مارچ گذشتہ کو آنریبل مسٹر گوکھلے بعزم انگلستان بمبئی سے روانہ ہوئے آپ کو بہت شاندار طریقہ پر رخصت کیا گیا - آپ آئندہ ماہ دسمبر تک شاہی کمیشن کا کام ختم کر کے واپس ہندوستان آئینگے :-

خودکشی :- بابو شرت چندر رو ماسب رجسٹرار بوگرہ کی صاحبزادی سرلا بالا دیوی نے اپنے سسرال کی تکلیفوں سے تنگ آ کر خودکشی کر لی - اپنے کپڑوں پر تیل ڈالکر آگ لگا دی۔

تلاشی :- کلکتہ کی حال کی نمانہ تلاشیوں کے سلسلہ میں مس بیلی

ایم بی لیڈی ڈاکٹر کی بھی تلاشی ہوئی - آپ کو عیسائیوں میں بہت بڑی عزت حاصل ہے۔

پرتگال میں بدامنی کی تردید :- چند روز سے پرتگال میں بدامنی کی جو خبریں اڑ رہی تھیں - ان کی پرتگیزی قنصل جنرل نے تردید کر دی ہے - اور کہا ہے کہ اس کے پاس جو سرکاری خبر موصول ہوئی ہے اس ان سب خبروں کو بے بنیاد بتایا گیا ہے۔

شہنشاہ اکبر مرحوم کی قبر کے لئے ایک لیمپ کا عطیہ :- اس سے قبل مہاراجہ صاحب بردوان نے مقبرہ نورجہاں کی کس مپرسی حالت کو دیکھکر گورنمنٹ سے اسکی درستی کی خواہش کی تھی - جو بحمداللہ منظور ہو گئی ہے - اور اب مقبرہ کی حالت بہت کچھ درست ہو گئی ہے - اب آگرہ کے ایک برقی پیغام کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - کہ مہاراجہ صاحب موصوف نے اپنی سیاحت آگرہ کے دوران میں سکندرآباد میں شہنشاہ اکبر مرحوم کی قبر کی زیارت کرنے پر وہاں ایک لیمپ آویزاں کرنے کے لئے مرحمت فرمایا ہے - مہاراجہ صاحب موصوف پرانی یادگاروں اور بالخصوص اسلامی عمارتوں کے تحفظ و قیام کا بہت بڑا خیال ہے - جو لائق تحسین ہے۔

ہندوستانی سویلینوں کی پنشنیں :- دہلی میں انڈیا آفس کا ایک مراسلہ شائع کیا گیا ہے - جس میں انڈین سول سروس کے ارکین کے ورثا ساتھ انکی پنشنوں کے بارہ بہت رعایات ظاہر ہوتی ہیں :

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی رجسٹری :- مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن علیگڑھ کی باضابطہ رجسٹری ہو گئی ہے - اور رجسٹریشن سارٹیفکیٹ صدر دفتر مسلم یونیورسٹی میں پہنچ گیا ہے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ترمیم :- پچھلے سال مجموعہ ضابطہ فوجداری کا جو بل صاحب وزیر ہند کی خدمت میں بھیجا گیا تھا - اسکو انہوں نے پسند فرمایا ہے - اور اس لئے یہ آئندہ اجلاس امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہو گا :-

اپنا جنازہ خود پڑھنا :- لنڈن کے میکائیل ڈپٹی نے اس امر کا انتظام کیا ہے - کہ اپنی وفات کے بعد خود ہی اپنا جنازہ پڑھے چنانچہ اس ارادہ سے اس نے مسیحی طریق سے وہ بعین اپنے ہی الفاظ و آواز کے ایک فونو گراف میں بھر دیئے ہیں - اور وصیت کی ہے کہ میری موت پر کوئی پادری جنازہ نہ پڑھے - بلکہ میرے ہی لواحق اس فونوگراف کو میری قبر کے سرہانے بجا دیں - اور میرے لواحق اس کو سن کر تسکین حاصل کریں - (زمیندار)

دہلی میں ایک اور گرفتاری :- حال کی پولیٹیکل تلاشیوں کے سلسلہ میں ایک اور شخص بنام ونیوت سنگھ دہلی میں گرفتار کیا گیا ہے - اور اس کے متعلق ۱۶ مارچ تک ریمانڈ لیا گیا ہے۔

دورہ سپہ سالار :- ہز اکسیلنسی جرنیل سر بوشیمپ ڈف بہادر جدید کمانڈر انچیف ۹ مارچ کی دوپہر کو دارالسلطنت دہلی میں پہنچ گئے - اور ریلوے سٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

سیاحوں کی آمد :- امریکہ اور جرمنی کے ۵۰۰ سیاح چند روز قبل بمبئی میں وارد ہوئے ہیں - اور وہاں کے قابل دید مقامات کی سیر کر رہے ہیں۔

سلطان کی ملاقات :- ۱۰ مارچ کو بوقت صبح سلطان صاحب زنجبار جو آجکل بمبئی آئے ہوئے ہیں معہ اپنے صاحبزادہ و برادر خورد کے ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی سے ملاقات کی - ۱۱ - توپ کی سلامی سر ہوئی - بعد ازاں گورنر صاحب نے آپ سے ملاقات بازدید فرمائی۔

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

۱۰ - مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے پرسوں سے اور کل سے بھی بہت آفاقہ ہے - آج صبح ٹمپریچر ۹۸ تھا - نبض بھی اچھی تھی - رات بہت آرام سے گذری پہلی رات جو کھانا دیا - تو قے ہو گئی - مگر پھر رات میں تین دفعہ یخنی پلائی - کھانسی بہت کم ہوئی۔

والسلام

محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں ہم اکٹھے ہو کر کام کریں۔ قرآن کریم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو وقت اور کچھ بھی نہیں
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۴؎) طلباء سے ۳؎)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور - یک شنبہ - مورخہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۳

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک ضروری خط

(حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی کے نام)

(گذشتہ سے پیوستہ)

فرقہ کا جو مفہوم ہندو مذہب میں ہندو اور جو وہاں مابہ الامتیاز ہے اور عیسائیت میں ہے۔ اس کے مقابل مجھے یہ کہنے کا حق ہے۔ کہ میں کہوں کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں یہ ہے میرا مذہب جس پر میں ہمیشہ سے قائم ہوں اور یہ وہ امر ہے۔ جس کو میں نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں یہاں آنے سے کئی سال پہلے اعلان کیا۔ یہ ہے میرا وہ حربہ جو میں نے دیگر ادیان کے برخلاف ہندوستان میں اور اب یہاں آ چلایا۔ میں نے عیسائیوں سے مطالبہ کیا ہے۔ اور ابھی ایک مضمون زیر عنوان اپریل کے اسلامک ریویو کے لئے میرے لقب معین ہے کہ خدا کا مذہب ایک ہی ہوتا ہے خدا کی مرضی کا اظہار ایک ہی رنگ میں ہو سکتا ہے یہ امر مسلم ہے کہ عیسائیت کے ہر ایک فرقہ کا مذہب خدا کا صحیح مذہب نہیں ہو سکتا۔ صرف ایک ہی ہوگا۔ پھر اس امر کا کون فیصلہ کرے۔ کہ کونسا فرقہ عیسائیت میں سچا ہے اور یہ اختلاف تیسری صدی میں عیسائیت میں پیدا ہو گیا تھا۔ اب اگر خدا اپنی مرضی کا اظہار ہمیشہ پیغمبروں کے ذریعہ کرتا رہا اور مسیح سے پہلے متواتر پیغمبر اختلافات مٹانے کے لئے جلد جلد آتے رہے تو کیوں مسیح کے بعد خدا پیغمبر بھیجکر اس اختلاف کو مٹاتا جیسے کہ آیت بالا سے ظاہر ہوتا ہے اب جو شخص پانچسال سے کامیابی کے ساتھ یہ ایک حربہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف چلا رہا ہے۔ جس کا اُن سے کوئی جواب نہیں بن سکا۔ کیا اُس کا اپنے مذہب کے متعلق یہ عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے ماتحت بھی فرقہ جات ایسے اصولی اختلافات رکھتے ہیں۔ میرے مکرم آپ طبیب ہیں اور حاذق الملک ہیں کیا میں مجنوں ہوں کہ میں خود ہی یہ حربہ اوروں پر چلاؤں اور خود ایسے امور کا قائل ہوں۔ یا اُن کا مبلغ۔ کہ جن سے میں خود اپنے ہی حربہ کی زد میں آ جاؤں۔ میں یہ امر کسی مصلحت وقت سے نہیں کہتا۔ کہ میں یورپ میں ہوں اور وہاں ہمیں فرقہ بندی کی بحث نہیں کرنی چاہئے۔ میں ایسی مصلحتوں کا نام منافقت رکھتا ہوں۔ نہیں نہیں میرے نزدیک اسلام میں کوئی فرقہ نہیں کل لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والے میرے نزدیک مسلمان۔ ہاں ایمان کے مدارج ہیں تکمیل ایمان مختلف سلوک کے راستے چاہتی ہے اور مختلف سالکوں کی ضرورت پیدا کرتی ہے اور اس طرح ایمان میں ناقص اور کامل کی تفریق ہو جاتی ہے اور بس والا اصول اسلام ارکان اسلام تعلیم اسلام سب ایک اور ہر ایک جگہ ایک اور کم از کم میرے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ میں یہاں اسلام اور کلمہ توحید سکھلانے اور تبلیغ کرنے آیا ہوں سالک میں خود نہیں اور نہ سلوک کے منازل طے کرانے کی اہلیت رکھتا ہوں۔ یہاں نوسادی شریعت کے منازل طے کرنے کے لئے ایک دو نسلیں چاہئیں۔ کس کی طریقت اور کہاں کے منازل۔ . . . ہنوز بچہ خالی ماں کی چھاتیوں پر ابھی برسوں پرورش پانے کے قابل ہے اور ہندوستان میں تفحص ہو رہی ہے کہ بے دانتوں کے بچہ کے لئے کمال الدین پلاؤ یا زیر بریانی یا مزعفر یا دال روٹی یا کیا تجویز کر رہا ہے۔ حیف ہے ہندوستانی مسلمانوں پر گر در خانہ کس است حرفے بس است۔ پا آپ سمجھ لیں کہ یہاں صرف اس ملک میں نہیں بلکہ کل غربی دنیا میں جو فرقہ کی بحثوں میں اس وقت پڑے گا۔ وہ میرے محاکمہ اور رائے میں (والعلم عند اللہ) اسلام کو نقصان پہنچاویگا۔ یہاں کی کودن طبع . . . . . . تو سوال کو جن سے مجھے پالا ہے کون سمجھاوے کہ اسلام میں وہ فرقے نہیں جو تمہارے ہاں ہیں۔ تمہارے ہاں اصولاً اختلاف ہے۔ ہمارے ہاں اصل ایک ہے۔ میں تو ہندوستان میں ہی اس عقیدہ پر محکم تھا لیکن مجھے یورپ کے سفر نے اس پر محکم کر دیا۔ آپ نے پیرس کی مذہبی کانفرنس کا حال سُنا ہوگا۔ یہ کانفرنس پچھلی جولائی میں اس لئے جمع نہ تھی۔ کہ مختلف مذاہب کے خیالات سنے اور غور کرے۔ بلکہ اس کے ارکان۔ مذہب مروجہ مغرب کی صورت سے بیزار ہو کر کسی نئے مذہب کی تلاش میں اور اس کے اصولوں پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے اور آئندہ بھی ہونگے میں ان وجوہ کو بھی مغربی علماء کی زبانی بلا برہان دن پیرس میں سُنا جنھوں نے انہیں مروجہ عیسائیت سے بیزار کر رکھا ہے۔ ان میں ایک بڑی بھاری وجہ عیسائیت کی موجودہ فرقہ بندی تھی۔ پھر آپنے شاید لارڈ ہیڈلے باالقابہ کے اُس مضمون کو پڑھا ہوگا جو لارڈ موصوف نے بعنوان میں مسلمان کیونکر ہوا ہوں کے وقیع اخبار وں میں لکھا انہوں نے اپنی بھاری وجہ بیزاری عیسائیت فرقہ بندی بتلائی ہے۔ انہوں نے اسلام کے حق میں یہ لکھا ہے کہ وہ اسلام ان تفرقوں سے آزاد ہے کیا مزے کی بات ہے کہ لارڈ ہیڈلے تو اسلام کا فرقوں سے پاک ہونا اسکا ایک حسن بیان کرے اور بالمقابل یہاں کے پادری لارڈ موصوف کے جواب میں کہ آپکو اسلام کے فرقوں کا علم نہیں اس لئے آپ لکھتے ہیں اور عین ایسے موقعہ پر جب یہ بحث لارڈ موصوف اور پادریوں میں چل رہی ہو ہندوستان سے آوازہ اٹھے کہ کمال الدین کسی فرقہ اسلام کی تعلیم کر رہا ہے۔ آہ! کیا موقعہ شناسی اور دور اندیشی مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہے اور پھر عجیب تر یہ کہ میری فطرت اور میرا طریق تو اس سوال کا کسی صورت میں متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ میں تو ہندوستان میں اپنے طریق تبلیغ کیلئے یہاں آنے سے بہت پہلے ڈنکے کی چوٹ مشہور تھا پھر آج میری زیر ادارت پانسو صفحے اسلامک ریویو کے نکل چکے ہیں جن سے چار صفحے میرے اپنے لکھے ہوئے مضمون ہیں کیا ان لوگوں کو اتنی سمجھ نہیں کہ میں نے ان چار سو صفحوں میں کل اسلام کو پیش کیا ہے کرم میں آپکی خدمت میں بھی اسلامک ریویو آتا ہے اور آپکے نوازش نامہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آجتک اسلامک ریویو اسلامک ریویو میں جس رنگ پر اسلام کو پیش کیا گیا ہے وہ آپکو نہایت پسند ہے۔ یہی وہ اسلام ہے جس پر میرا ایمان ہے۔ یہی وہ اسلام ہے جو میں نے قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے یہی وہ اسلام ہے جو میں نے اپنے مرشد حضرت مرزا صاحب امام مغفور علیہ الرحمتہ سے پڑھا اور سیکھا یہی وہ ہے جسکی ترجمان میرا قلم اور زبان ہے۔ اور یہی وہ اسلام ہے جسکو میں آئندہ اسی طریق پر پیش کرونگا جس طرح میں نے اپنی تبلیغ کا ڈھنگ رکھا ہے میں اسکو بدلنے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ اسکو بدلنا یا مجھکو اس طریق سے بدلانے کی کوشش کرنا گویا مجھکو اس طریق سے بدلنا ہے۔ جیسے میری فطرت واقع ہوئی ہے۔ میں کیا کروں میں اپنی فطرت سے مجبور ہوں۔ مجھکو کسی کی مالی امداد میرے طریق سے بدل نہیں سکتی بیشک میں ایک پختہ کار احمدی ہوں۔ اور فطرتاً اس امر کو چاہتا ہوں کہ دنیا میں احمدیت پھیل جاوے لیکن میری احمدیت کا مقدم حصہ یہی ہے جو میں نے اسلامک ریویو میں تبلیغ کیا اور جس سے کسی غیر احمدی نے بھی آجتک اختلاف نہیں کیا۔ لوگوں نے دراصل احمدیت کو سمجھا ہی نہیں اس لئے میں اس عریضہ کے ذریعہ آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس تحریر کو آپ کسی اخبار میں چھپوا دیں کہ میں کسی روپیہ کی لالچ میں نہ کوئی اقرار کرتا ہوں نہ اعلان میرا طریق عمل اور میرا اسلام جس کی تبلیغ کا میں عاشق ہوں اگر دیکھنا ہو۔ تو اسلامک ریویو ۱۹۱۳ء کا مطالعہ کیجئے۔ میرا طریق ضمیر فروشی نہیں۔ میں اسی طریق کو جاری رکھونگا جس پر میں آجتک قائم رہا ہوں۔ کسیکو پسند ہو تو میرے ساتھ اس کار خیر میں شریک ہونے والا مجھے میرے حال پر چھوڑ دے اور میرے حق میں دعائے خیر کرے۔

رہا یہ کہ میرا پیر طریقت (خدا اپنے خاص فضل کرے) مجھے کیا لکھتا ہے سو شاید آپ اس امر سے واقف ہیں کہ میرے آقا اس فنڈ کے سرپرست ہیں جو اشاعت اسلام کیلئے مشترکہ احمدی اور غیر احمدی چندے سے کھولا ہے انکی سرپرستی ہی کہتی ہے کہ وہ مغرب میں تبلیغ اسلام کو ان فرقہ بندی قضایا سے (اگر کوئی ہے) پاک رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر جب لاہور کے ایک اخبار والے نے جنکی ذاتی کاوشیں ہیں مجھے یہاں کی تبلیغ حقہ کا دشمن بنا رکھا ہے محض چلتے کام میں روڑا اٹکانے کے لئے اور یہاں تفرقہ پیدا کرنیکے لئے لنڈن میں آکر نمازوں میں تفریق کا سوال شروع کر دیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی تحریریں یہاں کے طلبا پر اثر کرنے لگیں۔ اور جمعہ کی نمازوں میں احمدی اور غیر احمدی کا سوال پیدا ہونے لگا۔ تو میں نے فی الفور حضرت کی خدمت میں قادیان لکھا۔ انہوں نے یہ خیال کر کے کہ خط کا جواب لنڈن میں پندرہ دن کو پہنچیگا بذریعہ تار مجھے اطلاع دی کہ نمازیں اس تمیز کو اڑا دیا جاوے۔ اسکے بعد ان کا خط آیا۔ جس میں آپ لکھتے ہیں کہ "چونکہ یہاں کفر کا کوئی فتویٰ نہیں اس لئے آپ نماز پڑھ لیں جب وہاں بھی فتویٰ ہوگا۔ تو دیکھا جاویگا" مولانا شبلی صاحب نے مجھے ایک دفعہ لکھا کہ تم احمدی غیر احمدیوں سے نمازوں میں کیوں تفریق کرتے ہو۔ اس موقعہ پر مجھے حضرت مرزا صاحب قدس سرہ کا ایک جواب باستفسار میاں فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا یاد آ گیا جو امام مغفور نے وفات سے ہفتہ عشرہ پہلے دیا۔ اور قادیان کے اخبار بدر کے کالموں میں چھپ گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم پر کفر کا فتوے علماء نے لگایا۔ اب اگر علمائے اسلام اعلان کر دیں کہ یہ کفر کا فتوے جھوٹا تھا۔ اور یہ فتوے کفر رد کر دیا جاوے تو میرے مرید نمازیں غیر احمدیوں کے شریک ہو سکتے ہیں۔

مولانا شبلی اور دیگر خیر خواہ اس تفریق کو اڑانا چاہتے ہیں۔ وہ اس کفر نامہ کو باطل قرار دیکر احمدیوں اور غیر احمدیوں کو ایک مسجد میں جمع کر سکتے ہیں یہی فیصلہ حضرت آقا مسیح موعود اور حضرت آقا مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح کی سمجھی ہے۔

بہرحال جو اولی العزم انسان یورپ میں تبلیغ اسلام جیسا اہم امر کو سامنے رکھکر اپنے مرید کو غیر احمدی کے پیچھے نماز کی اجازت لنڈن میں دیتا ہے۔ اور جسکو فساد مٹانے کا یہاں تک خیال ہے کہ خط پڑھتے ہی تار بھیجتا ہے۔ اور جس پر اس کے مریدوں کا ایمان عمل بھی ہے۔ اوس پر یہ الزام دینا کہ وہ مجھے فرقہ بندی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ صرف غلط فہمی ہے۔ میں آخر میں پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ عام مسلمان تو اسلامک ریویو کو سمجھ نہیں سکتے لیکن میرے لیکچر تو کل ہندوستان میں ہوئے دس دس ہزار کے مجمع میں ہوئے کئی ہزار کے مجمع کے پریسیڈنٹ تو آپ بھی تھے۔ پھر آپنے مجھے کس اسلام کو پیش کرتے دیکھا آیا وہ وہ اسلام نہ تھا۔ جسکو آپ نے خود پسند فرمایا اور بیحد تعریف فرمائی۔ یہی وہ اسلام ہے جو میں نے اپنے پیارے مرشد مسیح سے سیکھا اور یہی اسلام میں یہاں پیش کرتا ہوں۔ اور کرونگا۔ جو طرز میرے لیکچروں کی ہندوستان میں تھی۔ وہی یہاں ہے اور میں اسی پر قائم رہنا چاہتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ اس لئے میرے گذشتہ ڈیڑھ سال کا کام جو مغرب میں ہوا اور تین سال کا کام جو ہندوستان میں ہوا [illegible] قابل غور تھا۔ . . . . . میں اپنی خوشی ہوا اسکو صحیح سمجھکر اس طریق پر چلتا ہوا اس کیلئے اتفاق ہو یا نہ ہو میرا کاروبار رہیں بحمد اللہ میرا ظاہر باطن یکساں ہے۔ [illegible] سچے ناز کی معاملہ میں زیادہ سیدھے طریق اور ظاہر و باطن کی یکرنگی کو چھوڑ کر اس ذات خدا کا قسم اس کلمہ سے الگ کر دیا بعد میرا جگر وہ دیگا جو اس کا اہل ہوگا۔ استغفر اللہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فقط

از مسجد دوکنگ۔

کمال الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۳

ہائے نورالدین چل بسا

آج قلم ان الفاظ کو لکھتے ہوئے تھراتی ہے۔ اور زبان میں قوت گویائی نہیں۔ کہ وہ مرقومہ بالا فقرہ کی پوری کیفیت سے ناظرین کو مطلع کرنے کا ناگوار فرض انجام دے آہ! وہ نورالدین جو حضرت مسیح موعودؑ پر سب سے پہلے ایمان لایا اور اسطرح سے اس نے صدیقی خطاب پایا۔ وہ نورالدین جسے حضرت مسیح موعود نے خدا تعالےٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان قرار دیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور حاصل کرنیوالا اور تمام نیکوں اور پاکوں کا فخر اور سب مومنوں کا فخر ٹھیرایا۔ آہ! وہ نورالدین جو حضرت مسیح موعود کی پیشنگوئی کے مطابق دین کے خادموں کا سردار رہا اور جس کے بقا سے اللہ تعالےٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی تائید کی ہاں وہی نورالدین جس کے حق میں اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح کے ذریعہ تعریفوں کے پل باندھے۔ اور فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردین بودے۔ ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

پورے چھ برس تک مسیح کی خلافت کا فرض انجام دینے کے بعد آج ہم سے جدا ہو گیا۔ اور ہمیں ہمیشہ کے لئے جدائی کا داغ دیگیا۔ دنیا میں اگر علم و فضل اور تقویٰ و پرہیزگاری بھی کسی انسان کے بقائے دوام کا باعث ہوتی تو آج ہمیں جدائی کا وہ صدمہ نہ دیکھنا پڑتا۔ جو اب حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود کے اٹھ جانے سے ہمیں برداشت کرنا پڑا۔ لیکن خدائے تعالےٰ کے پاک قوانین اور سنت مستمرہ کے بالکل خلاف ہے۔ کہ وہ کسی فرد و بشر کو ہمیشہ کے لئے اس سرزمین [illegible] موت کا شربت پینا پڑیگا چاہے کوئی غریب ہو یا امیر عالم ہو یا جاہل متقی ہو یا بدنفس [illegible] دوسرے کے برابر ٹھیرایا گیا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ ایک فطرتی امر ہے کہ ہر ایک شخص کی ذات اور صفات دوسرے سے ممیز ہونے کے باعث اسے دوسرے لوگوں کے لئے قابل تقلید ٹھیرا دیتی ہیں۔ یا اس کے لئے واجب الترک کا حکم صادر ہوتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ مختلف اشخاص کے وفات پانے پر مختلف قسم کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے مولوی حکیم نورالدین صاحب صرف ایک خشک مولوی ہی نہیں تھے بلکہ آپ اپنے اتقا اور پرہیزگاری کے باعث آجکل کے مولویوں کے لئے ایک رہبر کامل کا حکم رکھتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ قرآنی رموز و نکات کے بہت بڑے ماہر اور صاحب حال بزرگ تھے۔ آپکے منہ سے کوئی بات ایسی نہ نکلتی تھی جس میں نور کا ایک دریا نہ بہ رہا ہو اور قرآن کے ساتھ آپ کی دلی محبت ظاہر ہوتی ہو۔ آپ کا نصب العین رات دن خدمت قرآن ہی تھا۔ اور اسی ایک امر کیلئے آپنے وہ عظیم الشان اور بیش بہا کتب خانہ بنایا جسکی نظیر آج مشکل سے کسی اور جگہ دکھائی دیگی۔ الغرض قرآن شریف آپ کی غذا تھی۔ اور اسی کے مہیا کرنے میں آپ کسی جسمانی تکلیف یا دکھ درد کی کبھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اور ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آپکی یہ روز و شب کی محنت ہی تھی جسنے سل جیسی مہلک بیماری کے لئے آپکے جسم کے تمام دروازے کھول دئے لیکن آپ کا وہ عشق پھر بھی کم نہ ہوا۔ اور اس بیماری کی حالت میں بھی آپ انگریزی ترجمۃ القرآن کے نوٹ برابر سنتے رہے۔ اور ان کی اصلاح فرماتے رہے۔ مگر افسوس کہ آپ کو موت نے اتنی مہلت نہ دی۔ کہ آپ اس ترجمہ کی اشاعت بھی آپ کے سامنے ہوتی۔ آپ کی یہ خدمات صرف روحانی دنیا تک ہی محدود نہ تھیں۔ بلکہ آپ علم طب میں بہت بڑے ماہر ہونیکی وجہ سے حکمائے زمانہ میں بھی خاص امتیاز رکھتے تھے۔ اور آپ کا شفاخانہ غریب و امیر سب کے لئے یکساں طور پر کھلا رہتا تھا۔ اسلئے آپ کی وفات کا افسوس صرف روحانی اور علمی دنیا کو ہی نہیں۔ بلکہ آج طبی دنیا کا بھی ایک بہت بڑا فاضل شخص ہم میں سے کم ہوگیا ہے۔

الغرض آپکی وفات سے اس وقت جسمانی اور روحانی دنیا کے ہر طبقہ کو بہت رنج ہوا ہے آپکی ثانی ہونا بحالات موجودہ نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ اب یہ جاننے کیلئے کہ آپکے بعد کون آپکا جانشین ہوگا، احباب کو جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ذیل کے ضروری اعلان کیطرف توجہ کرنی چاہئے

ایک نہایت ضروری اعلان

(سب احمدی غور سے اول سے آخر تک پڑھیں اور دوسروں تک پہنچا دیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

جہانتک میری طاقت میں ہے۔ میں سوائے اصلاح کے کچھ نہیں چاہتا

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں نے یہ چند سطریں بہت دعا کے بعد لکھی ہیں۔ اور دل سے سلسلہ کی بھلائی کے لئے لکھی ہیں۔ میں سلسلہ میں تفرقہ انداز نہیں ہوں اپنے لئے کوئی بڑائی نہیں چاہتا۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ کہ میں ان دونوں باتوں میں حق پر ہوں۔ میں نے یہ ایسے وقت میں لکھی ہیں۔ کہ اس وقت مجھے قطعاً یہ علم نہیں۔ کہ کون شخص حضرت خلیفۃ المسیح کا جانشین منتخب ہوگا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادنےٰ سے ادنےٰ غلام سے بھی محبت کرتا ہوں۔ کیونکہ اس زمانہ میں جب چاروں طرف دنیا کی ہوا چل رہی ہے۔ یہی ایک جماعت ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے کھڑی ہوئی ہے۔ چہ جائیکہ حضرت صاحب کے ان مخلص احباب سے جن کی آپ تکریم فرمایا کرتے تھے۔ یا اہلبیت اور اولاد سے مجھے کسی قسم کا انکار ہو میں تو یہی جانتا۔ کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں کچھ ترک کرکے آیا تھا۔ ایک جذبۂ عشق تھا جو مجھے یہاں کھینچ لایا لیکن حق کیخاطر میں اپنے دنیوی مفاد کو جو یہاں رہکر مجھے حاصل ہوگیا ہو چھوڑنے کیلئے تیار ہوں۔ اور اس کے متعلق اپنے دل کو پوری طرح تیار کرکے اور ہر ایک دکھ کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوکر ہی میں نے یہ لکھا ہے۔ میں آپ لوگوں پر بھی جنہوں نے ساری دنیا کے تعلقات کو ترک کرکے اس سلسلہ کی شمولیت حاصل کی ہے یہ امید رکھتا ہوں کہ اب بھی آپ حق کی خاطر اپنے خیالات کو قربان کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ مجھ سے جو بات یہ چند سطریں لکھوا رہی ہے وہ یہ ہے کہ مبادا اس موقعہ پر ہمارا قدم کسی ایسی طرف جلدی میں اٹھ جاوے جو اللہ تعالےٰ کی رضا نہیں ہے۔ مجھے بارہا یہ سنایا گیا ہے۔ بلکہ دور دور تک بعض واعظ اور بعض بزرگ بھی یہ جا کر سنا آئے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے دو گروہ ہونے لازمی ہیں اور یہ ہوکر رہینگے۔ اور انہیں حد فاصل مسئلہ کفر و اسلام ٹھیرائی گئی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اور آپ بھی سچے دل سے تڑپ کر اس دعا کو مانگنے کے بعد یہ سطریں پڑھیں

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

اے ہمارے رب تو اسکے بعد کہ تو ہم کو ہدایت دے چکا ہے ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دیجیو اور اپنی جناب سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو بہت عطا فرمانیوالا ہے

برادران! ہمارا سلسلہ اگر ایک معمولی گدی نشینی کا سلسلہ ہوتا تو ہمیں کچھ فکر نہ تھا لیکن ہمارے کندھوں پر ایک بوجھ ڈالا گیا ہے ہمیں ایک امانت کے متحمل بنایا گیا ہے۔ اور وہ امانت ہے **اشاعت اسلام** کی خدمت اپنے سب حالات میں اپنی سب گفتگوؤں میں اپنی جستجو میں اس کو مقدم کرو۔ پھر کوئی وقت تھا کہ اہل اسلام میں ایک اخوت تھی۔ ایک یگانگت اور ایک اتحاد تھا کہ وہ جدھر قدم اٹھاتے تھے فتح و ظفر ان کے سامنے تھی۔ اور اسی کا کچھ بقایا اب بھی اتنا موجود ہے۔ کہ دوسری قوموں کے نزدیک اسلام کی گئی گذری اخوت اب بھی ایک طاقت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہوکر اس اخوت کے عہد کو ہمنے از سر نو تازہ کیا ہے پس آپکے اندر کسی قسم کے بھی اختلافات ہوں۔ ایک بات کو محکم پکڑ و۔ اور یاد رکھو کہ اس سلسلہ کے جو اشاعت اسلام کے لئے دنیا میں قائم کیا گیا ہے تم خادم ہو۔ اس کام کو پورا کرنے کیلئے تم مزدور ہو۔ اس میں کسی قسم کا فرق نہ آئے۔ بلکہ اختلاف رکھتے ہوئے بھی اس کام کو سب اس طرح مل کر کرو۔ کہ تم ایک ہی جماعت نظر آؤ۔ کیا صحابہ میں اختلاف مسائل نہ تھے ضرور تھے۔ اور بڑے بڑے اختلافات تھے۔ مگر اسلام کی خدمت کیلئے وہ سب ایک تھے دنیا میں کوئی قوم نہیں ہو سکتی کہ جس کے اندر اختلافات نہ ہوں۔ لیکن جبتک وہ قوم ان اختلافات کو اپنے اصل کام میں حارج نہیں ہونے دیتی وہ کامیاب رہتی ہے اور جب وہ ان اختلافات کی خاطر اپنے اتحاد کو قربان کر دیتی ہے اور اصل کام چھوڑ کر مختلف طرف میں منہ پھیر لیتی ہے پھ[illegible]

کے دن آ جاتے ہیں۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے سید ولد آدم، فخر موجودات کے انفاس قدسی کے نیچے اور قرآن کریم کی تازہ بتازہ وحی کے نیچے نور ایمان سے حصہ لیکر اس کے مقابلہ کے کہ جن کی نظیر دنیا پیش نہیں کر سکتی پرورش پائی تھی اختلافات سے بچ نہ سکے تو آپ لوگ اس کے ایک غلام کے تربیت یافتہ ہوکر بھلا اس مرتبہ تک پہنچنے کا دعوے تو نہیں کر سکتے پس یہ بالکل سچ ہے کہ اختلافات سے ڈرنا بزدلی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا کہ جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے سپرد کر گئے ہیں۔ انہیں ایک ہو کر رہنا اور ملکر کام کرنا۔ انہیں کسی قسم کا ضعف یا سستی واقع نہ ہونے دو۔ ایک دوسرے پر کفر اور واجب القتل ہونے کے فتووں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ میں لغو بات نہیں کہتا۔ یہاں بعض لوگوں میں یہ بلا پیدا ہو گئی ہے۔ کہ پہلے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ سب غیر احمدی کافر ہیں پھر دوسرا قدم وہ یہ اٹھاتے ہیں۔ کہ جو احمدی ہوکر غیر احمدی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور اسمیں بعض جاہل یہانتک بڑھے ہیں کہ انہوں نے یہ بھی کہدیا ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے پس میری اس عرض کو آپ اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ہم پہلے مسلمان ہوکر بھائی بھائی بنے خدا کا پاک کلام اس پر شاہد ہے پھر اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر اس عہد اخوت کو تازہ کیا۔ اب جب تم میں کوئی اختلاف پیدا ہو تو اسکو اس حد تک نہ پہنچنے دو کہ تم خدا کے کلام کو اور اپنے عہد کو بھول جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ جو تمہارا جی چاہے منصوبے کرو دنیا میں تم کبھی کامیاب نہیں ہوگے۔ اور خدا کوئی اور قوم کھڑی کردے گا۔ کہ جو اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے +

اسکے بعد میں اصل مطلب کیطرف آتا ہوں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جس شخص کو چالیس آدمی منتخب کرلیں وہی خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کی تائید میں وہ حضرت مسیح موعود کی وصیت کو پیش کرتے ہیں جہاں یہ لکھا ہے کہ:-

"چاہیئے کہ جماعت کے وہ بزرگ جو پاک نفس رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کیطرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا" +

اور پھر اسکے نیچے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ "ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اسبات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا" +

سو یہ بالکل صحیح ہے کہ چالیس مومنوں کے اتفاق رائے سے ایک شخص کو حق پہنچتا ہے کہ وہ لوگوں سے بیعت لے لیکن اس کے متعلق جو شہادت خود **وصیت** کی عبارتوں سے ملتی ہے اور وہ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شہادت دی اس پر بھی غور کرلینا ضروری ہے سو سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود کی شہادت کو پیش کرتا ہوں حضرت صاحب کو اپنی وفات کے قریب کا الہام ہونا رسالہ الوصیت کا لکھا جانا اور اس کے مطابق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کا نامزد کیا جانا۔ یہ سب چند دنوں کا کام تھا۔ انہی الفاظ کو جو اوپر نقل کئے گئے ہیں پڑھکر اور حضرت مسیح موعود کے کمرے میں ہی چند خاص احباب میں جو وہاں موجود تھے۔ اور یہ ایام جلسہ تھے۔ یہ بحث شروع ہوئی کہ آیا ان الفاظ سے ایک خلیفہ ہونا پایا جاتا ہے یا ایک ہی وقت میں بہت سے بیعت لینے والے ہو سکتے ہیں کہ جہاں چالیس کسی پر اتفاق کرلیں وہ لوگوں سے بیعت لیلیا کرے۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے۔ تو ہم نے آپکی خدمت میں یہی بات پیش کردی۔ اور دریافت کیا کہ حضور کا کیا مطلب ہے۔ تو آپنے فرمایا کہ میرا یہی مطلب ہے کہ جہاں چالیس مومن اتفاق کرلیں وہ ایک شخص کو مقرر کردیں جو لوگوں سے سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے بیعت لیا کرے (یہ اسی تقریر کا مضمون ہے) اس پر **خواجہ کمال الدین** صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت اس طرح تو گاؤں گاؤں میں خلیفہ ہو جائیگا۔ تو آپنے فرمایا۔ کہ اسمیں آپکا کیا نقصان ہوگا۔ وہ تو جماعت کو ترقی دینے والے ہونگے۔ اور انتظامی معاملات ہم نے انجمن کے سپرد کر دیئے ہیں یہ میں یقین واثق سے کہ سکتا ہوں کہ خواجہ صاحب کے سوال کے اور حضرت مسیح موعود کے جواب کے قریباً قریباً یہی لفظ تھے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے۔ اس وقت میرے علاوہ دو اور شخصوں کی موجودگی تو مجھے یقیناً یاد ہے یعنی ایک خواجہ **کمال الدین** صاحب اور دوسرے مولوی **غلام حسن** صاحب لیکن یہ بھی خیال ہے کہ دو تین چار اور احباب بھی تھے جن کی تعیین میں اب یادداشت سے نہیں کرسکتا۔ کم از کم مولوی غلام حسن صاحب [illegible] اور جو اپنے تقوے اور دیانت کے لحاظ سے دشمن دوست کے نزدیک یکساں قابل اعتماد ہیں اور اس سلسلہ کے دل و جان سے شیدائیوں میں سے

ہیں۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر کے اسکے دروازہ پر دھونی رما دی ہے۔ میری طرح جھوٹ نہیں لیں گے۔ اور میں ان کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اپنا حلفی بیان شائع کریں۔ کہ آیا یہ اسطرح ہے یا نہیں؟ پھر اگر یہ شہادتیں بھی کسی شخص کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں تو اس سے میری بحث نہیں۔ لیکن حق اور سچائی سے محبت کرنیوالوں کے لئے یہ کافی شہادت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے اپنے مُنہ کی ہے۔ کہ ان بیعت لینے والوں سے آپ کی مراد صرف وہی لوگ تھے جن پر کسی جگہ چالیس مومن اتفاق کر لیں۔ کہ وہ اُن لوگوں سے جو سلسلہ میں داخل ہونا چاہیں بیعت لیلیا کریں پس اب بھی اگر قادیان میں ہو یا کسی اور جگہ چالیس آدمی اس طرح پر کسی پر اگر اتفاق کر لیں تو وہ اس بات کا تو بیشک مجاز ہے۔ کہ سلسلہ میں داخل کرنے کیلئے لوگوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کے نام پر بیعت لے لیکن اس سے زیادہ جماعت میں اسکو کوئی خاص امتیاز حاصل نہیں ہو سکتا +

پس سب سے پہلی بات جو میں چاہتا ہوں آپ یاد رکھیں یہ ہے کہ اگر آپکے پاس کوئی تحریک اس مضمون کی پہنچے کہ فلاں شخص کے ہاتھ پر چالیس احمدیوں نے بیعت کر لی ہے یا اُس پر اتفاق کر لیا ہے۔ کہ وہ بیعت لے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے ماتحت وہ بیشک اس بات کا تو مجاز ہے کہ اُن لوگوں سے جو سلسلہ میں داخل نہیں سلسلہ میں داخل کرنے کیلئے مسیح موعود کے نام پر بیعت لے۔ مگر اس سے زیادہ کوئی مرتبہ اسکا سلسلہ میں تسلیم نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح کی اس زبانی شہادت کے علاوہ اس عبارت کے اپنے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ جن سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں یہ فرمایا۔ کہ وہ **میرے نام پر بیعت لے**۔ جسکے صاف معنے یہ ہیں کہ وہ بیعت صرف سلسلۂ احمدیہ میں داخل کرنے کیلئے ہے نہ کسی اور غرض کیلئے۔ پھر جماعت کے **بزرگوں** کو جب بیعت کے لئے کہا۔ تو یہ فرمایا کہ "اس کی غرض یہ ہے کہ سب لوگوں کو دینِ واحد پر جمع کیا جاوے"۔ اس سے بھی صاف مفہوم سلسلہ میں داخل کرنے کا نکلتا ہے۔ نہ کہ بیعتِ توبہ کا +

دوسری بات جس طرف میں اپنے احباب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی حکم وصیت میں یا کسی دوسری جگہ ہرگز ہرگز ایسا نہیں پایا جاتا جس کی رو سے اُن لوگوں کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں دوبارہ کسی شخص کی بیعت کی ضرورت ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کے بعد بھی ضرورت صرف اُسی بیعت کی ہے جو مسیح موعود کے نام پر ہو یعنے سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کی۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت سے جو سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب میں علیحدہ دونگا لیکن وصیت کے الفاظ یہی ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اور سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کا اپنی زبانِ مبارک سے یہ فرمانا۔ کہ بیعت لینے والوں کا کام ... [illegible] ... ہے

... لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے بیعت لینا، نہ کچھ اور۔ اس بات کی بین اور واضح دلیل ہے۔ کہ آپ کی تحریر میں تو ایک طرف رہا آپکے خیالات میں بھی یہ بات نہ تھی۔ کہ جو لوگ آپکے ہاتھ پر آپکے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ان کو پھر اور کسی بیعت کی ضرورت بھی باقی ہے **بیعت** کے معاملہ میں جو ایک دھوکہ لگا ہوا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی بیعت لی تھی۔ مگر وہ بیعت توبہ نہ تھی بلکہ مُلکی انتظام کے لئے بیعت تھی۔ اور اس قسم کی بیعت ہرگز نہ تھی جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیتے تھے اصل میں بیعت کے معنے تو اپنے آپ کو بیچ ڈالنے کے ہیں۔ اسلیئے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کر سکتا تھا۔ کہ کسی مسئلہ میں آپ سے اختلاف رکھے آپ کا ہر فرمان آپ کی بیعت میں داخل ہونے والوں کے لئے واجب التعمیل تھا۔ لیکن آپ کے خلفاء کی بیعت میں یہ امر ہرگز نہ پایا جاتا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ الفضل مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ بعض مقام پر خلیفہ کا فیصلہ اور ہے کسی دوسرے صحابی کا فیصلہ کچھ اور۔ تو گویا مسائل میں صحابہ رضی اللہ عنہم باوجود بیعت کے بھی مخالفت کر سکتے تھے۔ پھر تاریخ اس پر گواہ ہے۔ کہ کئی صحابی تھے جنہیں خلیفۂ وقت سے بہت سے مسائل میں اختلاف تھا۔ اور باوجود حکومت کے ایسے صحابیوں کے لئے نہ کبھی قتل کا فتوے دیا گیا نہ کسی پر کُفر کا فتوے لگایا گیا۔ پھر میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ خلفاء کی بیعت فرداً فرداً تمام مسلمان کبھی کرتے تھے تاریخ اس پر گواہ ہے۔ اور کیا کوئی شخص یہ وہم بھی کر سکتا ہے کہ ملک عرب اور شام اور مصر اور ایران کے سارے مسلمان باشندے کسی نئے خلیفہ کے تقرر کے وقت اس کی بیعت کے لئے فوج در فوج روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ اور جب تک وہ حاضر ہو کر نئے خلیفہ کی بیعت کر لیں اس وقت تک مسلمان نہیں سمجھے جاتے تھے یا کم از کم بذریعۂ خطوط ہی بیعت کر لیا کرتے تھے۔ اور خلفاء کے زمانہ میں کوئی ایسا دفتر تھا۔ جہاں اس بات کی پڑتال کی جاتی ہو۔ کہ فلاں شخص نے بیعت کر لی ہے اور فلاں نے نہیں کی یا یہ نہیں تو یہی ہوتا ہو کہ ایک ایک صوبہ کے تمام دیہات اور شہروں کے باشندے اس صوبہ کے گورنر کی خدمت میں ہی بیعت کے لئے حاضر ہوتے ہوں ہرگز نہیں۔ جو شخص ایسا دعوے کرتا ہے وہ نہ صرف ایک ایسی بات کہتا ہے جسے تاریخ ہی جھٹلاتی ہے بلکہ اُسے عقل بھی دھکے دیتی ہے۔ اور پھر کیا کوئی شخص ایک بھی نظیر پیش کر سکتا ہے کہ کسی گورنر نے بھی کبھی خلیفہ کی بیعت کی ہو۔ حالانکہ اگر سب مسلمانوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ خلفاء کی بیعت کریں تو گورنروں کو بھی بیعت کرنی چاہیئے تھی۔ مگر تاریخ کو تلاش کر کے دیکھ لو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ انتظام ملکی کے قائم رکھنے کے لئے بڑے بڑے عمائد اور اعیانِ حکومت رؤسائے اقوام وغیرہ یا خاص دارالخلافہ کے ممتاز لوگ بیعت کر لیتے تھے اور وہ ان معنوں میں ہرگز بیعت نہ تھی جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے تھے۔ اسطرح پر حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اصل معنوں میں بیعت تھی جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت تھی یعنی آپ کی بیعت کر کے آپ سے کوئی شخص مسائل میں اختلاف نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ کے بعد کوئی ملکی انتظام باقی نہیں رہا۔ جس کے لئے اس قسم کی بیعت کی بھی ضرورت ہو جیسے خلفائے راشدین کی بیعت کی تھی۔ ہاں کچھ مالی انتظام رہا۔ مگر اسکے لئے آپ نے خود اپنی زندگی میں اپنی قلم سے تحریر میں اور پھر اپنے ہاتھ سے عملی طور پر ایک پختہ انتظام کر دیا۔ جو مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کی صورت میں اب تک ہے۔ ہاں ایک اور سلسلہ بیعت کا صوفیا میں مروج ہے جسے **بیعتِ توبہ** کہتے ہیں۔ اس بیعت میں داخل ہو کر بھی انسان اپنے مرشد کے احکام کا اسطرح مطیع ہو جاتا ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا مفہوم ہے مگر اس کو بیعتِ خلافتِ راشدہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اسی کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اسبارے میں الفضل مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء نے اپنے لیڈنگ **جماعت کو ایک نصیحت** میں یہ غلطی کھائی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے مسائل میں اختلاف جائز رکھا ہے حالانکہ اگر ایسا اختلاف جائز ہو تو پھر آپ کی بیعت بالکل بے معنی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اس کے اسکے معنے صرف اس قدر رہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کسی کو کہہ دیں کہ تو لاہور چلا جا یا فلاں سے بحث کر۔ تو وہ ایسا کرے مگر مسائل میں جس طرح چاہے اختلاف رکھے بیعت کے اس مفہوم کے ساتھ ہنسی کرنا ہے۔ یہ بیعت اللہ تعالیٰ کے ساتھ روحانی تعلق کو بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دُعاؤں سے فائدہ اُٹھانے کیلئے اور آپکے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کے لئے تھی اور اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بیجان کی طرح ڈال دے اور اپنی جملہ خواہشات کو اسکے سپرد کر دے نہ یہ کہ مُرشد کہتا ہے کہ فلاں بات درست ہے تو مرید کہتا ہے کہ مُرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ بیعت کے لینے ... اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے ... کے بعد حضرت مسیح کی ... میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پاک وجود مولوی **نور الدین** کا جو خلیفۃ المسیح کہلایا اور جو ایک ہی خلیفۃ المسیح کا اپنے اصلی معنوں میں کہلانے کا مستحق ہے ہمیں حضرت مسیح کی جگہ ہماری روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے دیا تھا۔ یہ وہ پاک اور بے نفس اور متوکل وجود ہے جس کی نظیر آج دنیا میں نہیں ملتی۔ اس روحانی عظمت اس علم و فضل کا کوئی اور وجود ہماری جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ہزاروں ایسے پیدا کر دے۔ مگر میں موجودہ واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ اس کا تو صرف علم و فضل ہی ایسا ہے کہ اسکے سامنے سب کی گردنیں جُھکی ہیں۔ خواہ ہم نے اس کی بیعت بھی کی ہوتی۔ مگر الٰہی منشاء نے سلسلے کی مزید تقویت کے لئے سب کے دلوں میں حضرت مسیح موعود کی وفات پر یہ ڈال دیا۔ کہ اس پاک اور بے نفس وجود سے جو نور الدین کی شکل میں تم میں موجود ہے وہی روحانی تعلق پیدا کرو۔ اسلئے اس کا انتخاب چالیس نے نہیں کیا۔ بلکہ کُل قوم کی گردنیں الٰہی ارادہ سے اس کے آگے جُھک گئیں اور قریب ڈیڑھ ہزار کے آدمیوں نے ایک ہی وقت بیعت کی۔ اور ایک بھی متنفس باہر نہ رہا۔ کیا مرد اور کیا عورتیں۔ پس یہ تو میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی گویا بڑھا دیا گیا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تعریف میں نہیں کرتا خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ اور اُسکو اس سلسلہ میں وہ امتیاز دیا ہے جو اور کسی کو نہ حاصل تھا اور نہ ہے۔ فرماتے ہیں دیکھو آئینہ کمالاتِ اسلام ۵۸۱ وغیرہ۔ ولا شک انہ بنور من انوار مشکوٰۃ النبوۃ ... اخذ نوراً من نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمناسبۃ شان الفتوۃ ... هو فخر البررة الخیرة وفخر المومنین ... وحید الدھر فی علومہ واعمالہ وبرہ وصدقاتہ وانہ لوذعی ... نخبتہ البررة وزبدة الخیرة ... فھو سید خدم الدین ... ایدہ ببقاءہ الاسلام والمسلمین ... تنبعنی فی کل امری ... تلبنت مکتوبی ھذا بفضلہ وایماءہ والقائہ +

میں نے صرف چند لفظ یہاں نقل کئے ہیں ورنہ آٹھ صفحے حضرت خلیفۃ المسیح کی تعریف سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو تمام اسی مضمون کے ہیں۔ کہ وہ نبوت کے نور سے روشن ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور حاصل کرتا ہے وہ تمام نیکوں اور پاکوں کا فخر اور سب مومنوں کا فخر ہے۔ اپنے علم اور عمل اور نیکی اور صدقات میں زمانہ میں یگانہ ہے۔ وہ **دین کے خادموں کا سردار ہے**۔ اللہ تعالیٰ اس کے بقاء سے اسلام اور مسلمانوں کی تائید کریگا۔ (جس سے صاف خلافت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے) وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جس طرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میری رضا میں وہ فانی ہے۔ اور آخر پر یہ لکھا ہے۔ کہ یہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے ایماء اور اُس کے القاء سے لکھا ہے۔ اور اسی مضمون کے شروع میں صفحہ ۵۸۳ پر لکھا ہے۔ رأیتہ انہ من آیات ربی والقینت انہ دعائی۔ الذی کنت ... علیہ۔ کہ میں نے اُسے اپنے رب کے نشانوں میں سے ایک نشان پایا۔ اور یقین کر لیا کہ وہ میری دعا ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا +

پس حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کی بیعت اس سلسلہ میں ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ جس پر خود حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر شاہد ہے۔ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی پیشگوئی کی ہے کہ ایک شخص آپ کی ذُریت میں سے اُٹھیگا۔ جس سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوگا۔ اسکی بیعت پھر سب پر لازم ہوگی۔ لیکن اس کے متعلق کوئی تعیین نہیں کی۔ کہ وہ کون ہوگا۔ یا کتنویں نسل میں ہوگا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ابراہیم کی ذریت میں سے تھے اور آپکے لئے حضرت ابراہیم نے دعا بھی کی تھی مگر یہ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ اللہ کا ایک دن ایکہزار سال کا ہوتا ہے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آخری حیات تک اسکے متعلق کوئی علم نہیں دیا گیا ورنہ جس طرح الوصیت میں اس کا ذکر کیا تھا اگر بعد اس کے کوئی تشخیص ہو جاتی۔ تو ضرور آپ تحریر فرما دیتے۔ اب ہمارا یہ کہنا کہ فلاں شخص ہی اس پیشگوئی کو پورا کرلے محض حماقت ہے۔ اُسے اللہ نے وقت پر ظاہر کریگا۔ اور وہ خود وحی سے مخاطب ہوگا تب وہ لوگوں کو اپنی بعثت کی اطلاع دیگا۔ چالیس آدمی اُسے انتخاب کرینگے پھر اس کا دعوے منہاج نبوت پر رکھا جاویگا۔ اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ان اللہ یبعث علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ ... مجدد کے آنے کیلئے کم از کم ایک سو سال کا وقفہ تو چاہیئے۔ اور میں نے خود حضرت خلیفۃ المسیح کی زبان سے بارہا یہ سُنا ہے کہ دیکھو تم میں ایک مجدد آ گیا ... کیونکہ اب سو سال کے بعد ہی پھر کوئی آئیگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذُریت میں اس وقت تک کسی کی عمر چالیس سال تک بھی نہیں پہنچی جو کمال انسانی کا زمانہ ہے جس پر کسی شخص کو اصلاح کیلئے مامور کیا جاتا ہے۔ پس اس بات کو چھیڑنا جب نہ مدعی نہ مدعی کے وجود کا امکان بالکل ہے +

پس دوسری بات جو میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں ان کو بار بار از سر نو کسی شخص کی بیعت کی ضرورت نہیں +

تیسری بات جو میں ضروری طور پر آپ کو پہنچانی چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے قائم کیا۔ اپنی وصیت میں اسے اپنا جانشین قرار دیا۔ اس کے لئے دعائیں کیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قائم کرنے کے پونے دو سال بعد اور اپنی وفات سے صرف آٹھ نو ماہ پیشتر یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی کہ اس انجمن کے فیصلے آپ کے بعد بالکل قطعی ہونگے۔ اور سلسلہ کے لئے قابلِ عملدرآمد ہونگے۔ اور آپ کی زندگی میں صرف بعض دینی امور کو مستثنے کیا۔ کہ شاید وہ کوئی ایسا امر ہو جسمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملے۔ ورنہ باقی امور کو انجمن کے سپرد کیا۔ اس انجمن کو توڑنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح کے ابتدائی ایام خلافت میں بڑی بڑی کوششیں کیگئیں۔ اور آخری کوشش بڑے زور شور سے یہ کی گئی کہ قواعد میں اس امر کو درج کیا جائے کہ جو کوئی خلیفہ ہوا کرے۔ اسکے تمام فیصلے انجمن کے لئے قابلِ تعمیل ہوں۔ اور وہ انجمن کے ممبروں میں سے جس کو چاہے نکال دیا کرے اور جسے چاہے داخل کر لیا کرے۔ جو در اصل انجمن کو توڑنے کے ہم معنی ہے۔ **میں قوم کو اس خطرناک عنصر کے ارادوں اور منصوبوں سے** صفائی سے اطلاع دیتا ہوں کہ اگر اس بات کو اب پھر اٹھایا جانے

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا کا مستقبل (درازو ۱۲ مارچ) پرنس آف ویڈنے ایک اعلان کے ذریعہ سے اپیل کی ہے۔ کہ البانی لوگ اپنے ملک کی ترقی میں سرگرمی سے حصہ لیں:-

سفریجیٹوں کی شرارت (لنڈن ۱۲ مارچ) مس مینری رچڈس کو جس نے ویلیس کویس وینس کو نقصان پہنچایا تھا۔ چھ مہینے کی قید کی سزا ہوگئی ہے۔ اس نے کھانا کھانا چھوڑ دیا ہے۔

ایک اور شیطنت (لنڈن ۱۲ مارچ) سفریجیٹوں نے سیڈو ٹن آر گلشائر میں ایک مکان کو آگ لگادی۔

تصادم۔ (لنڈن ۱۲ مارچ) جہاز ہارڈ ڈاور کینڈا مارد اکوناسے ٹکرا گئے۔ کینڈا مارد کو بہت نقصان پہنچا۔

ترکی وزارت:- (قسطنطنیہ ۱۱ مارچ) جاوید بے بجائے رفعت بے کے جو بیمار ہیں وزیر مال مقرر کئے گئے ہیں۔

حکومت البانیا:- (لنڈن ۱۱ مارچ) پرنس ولیم آف ویڈنے ڈچ میجر ٹاس کو اضلاع کورٹزا اور ارگیرو کسٹرو کا منتظم مشعلین کیا ہے اور میجر موصوف کمی کا لنڈبو کے ساتھ ادھر روانہ ہوگیا ہے۔

قاتل روسی پولیس افسر کی خودکشی (سینٹ پیٹرسبرگ ۱۱ مارچ) کرنل چسیاٹف افسر پولیس کے قاتل نے قیدخانہ میں زہر کھاکر خودکشی کرلی۔

فوجی ہوابازوں کی ہلاکت (لنڈن ۱۱ مارچ) فوجی ہواباز کیپٹن ایلس اور لفٹننٹ بروز میدان سلسبری میں الہ پرواز پر اڑتے ہوئے ہلاک ہوگئے:-

فرانس کی خارجہ پالیسی:- (پیرس ۱۱ مارچ) ایم ڈومرگو نے کل ایوان میں خارجہ پالیسی پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تازہ واقعات بلقان سے روس و وانگلستان سے فرانس کے تعلقات اور بھی مربوط ہوگئے ہیں۔ اور یہ کہ اس بارہ میں فرانس قیام امن کے لئے مسلسل طور پر ساعی ہے۔ امن میں رخنہ انداز ہونے کے متعلق ترکی فرانس سے اعانت کی متوقع نہیں ہوسکتی۔ اتفاق ثلاثہ (انگلستان۔ فرانس و روس) جارسینیا میں امن قائم کرچکا ہے۔ اب سلطنت عثمانیہ کی بہبودی و تقویت میں ساعی ہوگا۔ چین کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانے اور وہاں معمولی حالت قائم کرنے کی غرض سے فرانس بھی دول یورپ و امریکہ و جاپان کے شریک ہوگیا ہے۔ ایم ڈومرگو نے امریکہ و جاپان سے فرانس کے دوستانہ تعلقات پر خاص زور دیکر کہا۔ کہ فرانس میکسیکو میں مداخلت سے محترز رہا ہے۔ اور اس نے امریکہ پر بھروسہ کرنا انسب سمجھا ہے۔ لیکن وقت آنے پر فرانس اپنے نواید کے نقصان کی نسبت اطمینان کا طالب ہوگا۔

سفریجیٹوں سے کیا سلوک کیا جائے:- (لنڈن ۱۱ مارچ) ونڈ سر کیسل، ہیمپٹن کورٹ و دیگر مقامات جو دیکھنے کے لئے کھلے رہتے تھے بند کردیئے گئے۔ وینس کی تصویر کو پھاڑنے کے معاملہ پر ہوس آف کامنز میں سوال کیا گیا۔ مسٹر میکگنا نے سفریجیٹوں سے سلوک کی نسبت تجاویز طلب کیں۔ جس کے جواب میں۔ انکو جنوبی افریقہ جلاوطن کردو کے نعرے بلند ہوئے۔

خوفناک بحری آندہی۔ (پیرس ۱۱ مارچ) خوفناک بحری آندہی اور لہروں کے تلاطم سے شمال مشرق مڈغاسکر میں عمارات و جہازات کا سخت نقصان ہوا۔ ٹماٹیو میں ۱۷ دیسی ندرکہ [illegible] ہوئے۔

چین میں تعلیم۔ (پیرس ۱۱ مارچ) ایوان فرانس نے شنگھائی میں طبی فیکلٹی قائم کرنے کی غرض سے ۲۵ ہزار فرنگ منظور کئے۔

ہندوستان میں فرنچ مقبوضات (لنڈن ۱۱ مارچ) اندر مبعوث ایم بلوسن کے سوال کے جواب میں ایم ڈومرگو وزیر خارجہ فرانس نے ایوان میں فرانس وانگلستان کے تعلقات ہند کے بارہ میں کہا کہ اس وقت دونوں ملکوں میں سلسلہ و پیام ہو رہا ہے۔ اس سے توقع ہے۔ کہ موجودہ باہمی خفیف اختلافات و مشکلات فریقین کے حسب اطمینان طے ہونے کی کوئی صورت نکل آئیگی۔

ہندوستان کے لئے سونا (پورٹ سعید ۱۱ مارچ) پی۔ اینڈ او کمپنی کے سٹیمر عربیلا نے ۱۲۵۰۴۰ پونڈ کا سونا ہندوستان کے لئے بار کیا:

جرمن توپخانہ (برلن ۱۰ مارچ) بقول نشنل زیتنگ ریچ میں رپورٹ کی گئی ہے۔ کہ عنقریب ایک نیا فوجی بل (مسودہ) پیش ہونیوالا ہے۔ جس کے رو سے جرمن توپخانہ کو اڑہائی کروڑ پونڈ کے خرچ سے از سر نو مسلح کیا جائیگا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

دیسی ڈاکٹر کو نائٹ کا اعزاز:- بمبئی کے سرکاری و غیر سرکاری طبابت پیشہ اصحاب نے ڈاکٹر سر تمیلجی بی نریمان کو گورنمنٹ کی طرف سے نائٹ کا اعزاز عطا ہونے پر تہنیتی جلسہ ضیافت دیا چونکہ سر پارڈی لیکس ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس قانونی کونسل دہلی کے اجلاس میں شریک ہونیکی وجہ سے صدر جلسہ نہ بن سکے۔ لہذا ان کی بجائے سرجن جنرل پی ڈبلیو ایل لیونز نے صدر بنکر ڈاکٹر نریمان کا جام صحت عمدہ الفاظ میں تجویز کیا۔ جس کا ڈاکٹر صاحب نے مناسب الفاظ میں شکریہ آمیز جواب دیا۔

مجرموں کی روانگی:- مقدمہ سازش باریسال کے، مجرم پولیس کی نگرانی میں کلکتہ لائے گئے ہیں۔ جہاں سے کالے پانی بھیجے جائینگے۔

سادہو کانفرنس:- سوامی کرشنانند بانی سادہو سنگھ کانفرنس جلد مدراس سے بنارس آنیوالے ہیں۔ تاکہ وہاں سادہو کانفرنس کے گیارہویں سالانہ جلسہ کی تیاریاں میں حصہ لیں۔

لاہور کے واقعہ بم کا سراغ:- افواہ شائع ہے۔ کہ لاہور میں جسقدر خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں سی آئی ڈی کی طرف سے گذشتہ چندروز کے اندر عمل میں آئی ہیں۔ ان کا تعلق اس بم کے واقعہ سے ہے۔ کہ جو لاہور کے لارنس گارڈنس میں ماہ مئی گذشتہ میں پھٹا تھا۔ اور جس کے صدمہ سے کہ لارنس ہال کا ایک بدنصیب چپڑاسی ہلاک ہوگیا تھا۔ سنا گیا ہے۔ کہ اس بم کے بنانے اور رکھنے والوں اور ان کے سب مددگاروں کا پتہ مل گیا ہے۔ اور ان میں سے بعض نے اپنا تمام قصور تسلیم کرلیا ہے۔ معلوم نہیں یہ افواہ کہاں تک درست ہے

جنوبی ہند میں انڈسٹریلز کمپنی:- جنوبی ہند انڈسٹریلز کمپنی کا کاروبار بند کرنے کے متعلق عدالتی حکم پاس ہو چکنے کے بعد مدراس کے حاجی فقیر محمد سیٹھ صاحب نے کاروبار بند کرنیکی درخواست کو واپس لینے کے لئے۔ جو درخواست کی تھی۔ اس پر ہائی کورٹ نے فی الحال اپنا حکم ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کردیا ہے۔ اور سیٹھ مذکور کو فی الحال ۳۰۶ ہزار روپیہ مدراس بنک میں داخل کرنیکی ہدایت کی ہے تاکہ ان قرضخواہوں کو دیا جائے۔ جنکو تین ماہ سے کسی قسم کا روپیہ نہیں مل سکا۔

سیرامپور کالج میں سٹرائک:- کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ سیرامپور کالج کے فرسٹ و تھرڈ ایئر کے طلبار نے سٹرائک کردی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک یورپین پروفیسر نے انجیل کے لیکچر کے اثنا میں توجہی پر طلبار کو سزا دی تھی جس کی شکایت جملہ طلبار نے صاحب پرنسپل کے پاس جاکر کی اور ساتھ ہی سٹاف کی دیگر شکایات بھی بتائیں۔ پرنسپل صاحب نے تحقیقات کا وعدہ فرمایا۔ لیکن ساتھ ہی غیر حاضر ہونے والے طلبار پر جرمانہ کرنے کو بھی کہا۔

اندور میں تلاشی و گرفتاری:- اندور میں ۷ مارچ کو پنڈت ارجن لال سیٹھی بی۔ اے ڈائرکٹر آل انڈیا جین ایسوسی ایشن و پرنسپل تزلوک چندر جین ہائی سکول اندور اور ان کے ایک چیلے کشن لال راجپوت کی جو حال ہی میں جینی بنا ہے تلاشی لی گئی ہے اور پولیس کچھ کاغذات لے گئی۔ اور یہ دونوں اشخاص ایک اندور کے افسر کی زیر نگرانی دہلی بھیجے گئے۔

قحط زدہ اضلاع:- اضلاع اٹاوہ و ہمیرپور کے متعلق ۲۴-۲۲ :وری سے قحط اور مراد آباد و فتحپور میں ۱۸ جنوری و ۸ فروری سے کمیابی اجناس کا اعلان منظور ہوا ہے۔

ہز آنر کا عزم کانپور میں:- ہز آنر سر جیمس میسٹن بہادر آئندہ دوشنبہ واقعہ ۱۶ مارچ کو کانپور پہنچینگے اور اسی روز ۲ بجے بعد از دوپہر سرکٹ ہاؤس میں ممبران میونسپلٹی ملاقات فرمائینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ زیادہ تر بورڈ کی مالی حالت کے متعلق اس موقعہ پر گفتگو کیجائیگی۔

پونا میں چاندماری:- پونا میں فوجی ڈویژن کا سالانہ چاندماری کا مقابلہ دو تین روز سے جاری ہے۔

وائسرائے کا عزم بمبئی ہز ایکسیلنسی وائسرائے و وائسرائنی ۲۰ مارچ وہاں کو بروز جمعہ بمبئی میں رونق افروز ہونگے۔ اور اسی روز سہ پہر کو بمبئی میونسپلٹی کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائیگا اور گورنمنٹ ہوس میں ایک گارڈن پارٹی دی جائیگی ۲۱ مارچ کی صبح کو ہز ایکسیلنسی وائسرائے نئی گودی کا افتتاح کریں گے اور سہ پہر کو لیڈی ہارڈنگ روانہ انگلستان ہوجائیں گی۔

بمبئی میں جدید ٹکس کی مخالفت بمبئی کے اصلاحی ٹرسٹ کی مالی حالت کو تقویت دینے کے لئے وہاں کی گورنمنٹ نے اراضی اور مکانات کے انتقال پر جو ٹکس تجویز کیا ہے میونسپل کارپوریشن نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اس غرض کے لئے چنبہ کا موجودہ ٹکس برآمد استعمال کیا جائے۔

بمبئی میں تقرر اسسٹنٹ پولیس:- احاطہ بمبئی میں مندرجہ ذیل اصحاب کو انسپکٹر پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ باسدیو پی پرولکر بی اے ایل ایل بی گنگا دہر بیراگی ایم اے (مشرقی خاندیس) دہیرج لال سی ویسائی بی اے (دتھانہ) ڈاکٹر جعفر امام صاحب (بلگام)

پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے پروبیشنر افسران دنیا کا پولیٹیکل محکمہ کی پروبیشنری کے لئے انتخاب کیا گیا ہے۔ مسٹر جے ای ولکنسن (صوبجات متحدہ مسٹر آر ریکا کی (پنجاب) مسٹر جی بی واکرافسر ۳۱ نمبر پنجابی بلٹن سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد۔ مسٹر جے ڈبلیو ایل جن گلور افسر ۳۵ نمبر سکھ بلٹن جو آج کل صاحب چیف کمشنر دہلی کے اتاچی ہیں

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

عثمانی فتوحات و عرب مجاہدین۔ چند دنوں سے طرابلس سے بدیں مضمون تار موصول ہو رہے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں اطالیوں نے غیرت مند اور وطن پرست عربوں کے ہاتھوں متواتر شکستیں اٹھائی ہیں اب یہ بات ہر شخص کو معلوم ہوگئی ہے کہ صلح سے پیشتر طرابلس میں جس قدر فتوحات عثمانیوں کو حاصل ہوئیں۔ وہ مجاہدین عرب کی مافوق العادت شجاعت کا نتیجہ تھیں

معاہدہ ٹرکی و بلغاریہ کی تکذیب ہمارے خاص نامہ نگار نے لندن سے اس مضمون کا تار ارسال کیا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ میں جو یہ خبر شائع کی گئی تھی۔ کہ یونان کے برخلاف ٹرکی اور بلغاریہ میں معاہدہ ہوا ہے اور اس پر فریقین نے دستخط کردیئے ہیں سرکاری طور پر اسکی تکذیب کردی گئی ہے۔ مگر اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ کہ سلطنت عثمانیہ کے نائب ایجنٹ فتحی بک مقیم صوفیا اور اس کی رعایا کے نزدیک دن بدن بڑھ رہا ہے۔ نیز ہمارا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت یونان نے اس خبر کی تکذیب کردی ہے۔ جو اس کی نسبت اس طرح مشتہر کی گئی تھی۔ کہ اس نے علاقہ دراغاج سے اس امید پر دستبردار ہونا منظور کرلیا ہے کہ حکومت عثمانیہ اس کے معاوضہ میں اس کو مقدونیہ کا کچھ علاقہ دے گی۔ نیز ہمارے نامہ نگار نے اس بات کی بھی اطلاع دی ہے کہ باب عالی اور سفراء دول نے ولایات اناطولی کی اصلاح کی تجویز پاس کردی ہے۔ اور اب اس کے متعلق کوئی جھگڑا نہیں رہا۔

بلغاریہ و یونان اخبار ساجر کسالونیکا سے اس مضمون کی خبر ملی ہے کہ پچھلے دنوں حکومت یونان نے بلغاری سرحد کیطرف چند فوجی دستے روانہ کئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ کی فوجی نقل و حرکت نے اس کو ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے بلغاری ارکان حرب وزارت جنگ کو کہتے ہیں۔ کہ وہ حکومت بلغاریہ کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ معاہدہ بکارسٹ کی حفاظت کے لئے جو اسباب کا متقاضی ہے کہ بلغاریہ و یونان کی مشترکہ حدود پر امن عام قایم رہنا ضروری ہے۔ ضروری تدابیر عمل میں لائے

اخبار قادیان و ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۴ء

حضرت صاحب کی طبیعت بدستور کمزور ہے۔ کھانسی کی شدت ہے۔ تپ رات کو ہوجاتا ہے۔ آج صبح زیادہ کمزوری تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

آج پھر حضرت صاحب کی نازک حالت کی خبر قادیان سے موصول ہوئی ہے۔ احباب بہت درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدائے تعالیٰ اس نافع وجود کو تا بدیر ہم پر قائم رکھے۔

جلد ۱ } لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء { نمبر ۱۰۴

اخبار قادیان

خلافت کے متعلق جماعت انصار اللہ کی ایک خطرناک سازش کا انکشاف

ذیل میں ایک خط نقل کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوگا کہ انصار اللہ کا گروہ کس شوق سے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کی وفات کا انتظار کر رہا تھا اور کس طرح پہلے سے ہی انھوں نے پریذیڈنٹ انصار اللہ کو خلیفہ مقرر کرنے کی سازش کی ہوئی تھی اور وہ یہ ہے :-

از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر مکرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

چونکہ آج کے دن اور اس سے پہلی رات کو حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت نہایت نازک ہی ہے۔ اور ضعف بڑھتا چلا جاتا ہے جس سے بجائے دنوں کے اب عمر کا اندازہ گھنٹوں میں کیا جاتا ہے احباب مضافات سے جوق در جوق آ رہے ہیں آئندہ کا بھی خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت ضعیفہ کو فتن سے بچائے اسلئے خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ بدیں شرط معہ اپنے احباب کے فی الفور حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت کے لئے اور مجمع احباب میں شریک ہونے کیلئے تشریف لائیں۔ یہ عریضہ اسلئے لکھا گیا ہے کہ آپ بعد میں ہم پر افسوس کریں کہ ہمیں اطلاع نہ کی میں اطلاع سے سبکدوش ہوتا ہوں + والسلام

خاکسار روشن علی سکرٹری انصار اللہ

اسمیں عمر کا اندازہ بجائے دنوں کے گھنٹوں میں کیا جاتا ہے اور آئندہ کا بھی خوف ہے، قابل غور ہیں +

روئداد بعد از وفات حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح یعنی حضرت مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب مرحوم مغفور جیسا کہ نہایت رنج اور قلق سے عرض کیا گیا تھا نماز جمعہ کے وقت بحالت نماز انتقال فرما گئے اللہ تعالیٰ سے وصل کیا۔ اسی وقت جناب مولوی صدرالدین صاحب قائمقام سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے جماعت کی مختلف انجمنوں کو اطلاعی تار دیئے۔

اس پر بتاسا اور لاہور کے بہت سے احباب ہفتہ کی صبح کو قادیان پہنچ گئے۔ یہاں پر جس خطرہ سے حضرت مولوی محمد علی صاحب نے نہایت عاقبت اندیشی سے پہلے سے ہی قوم کو مطلع کر دیا ہوا تھا حرف بحرف سچا پایا +

ہر طرف احمدیہ سکول کے طلباء بعض ممبران انصار اللہ اور شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی فضل الرحمن صاحب وغیرہ وغیرہ ادھر ادھر کاغذ لئے پھر رہے تھے۔ کوشش یہ ہی تھی کہ جہلا کو بھڑکایا جائے۔ اور حضرت میاں صاحب کے خلیفہ مقرر کرنے کے لئے اکسایا جائے +

ایک ممبر انصار اللہ نے بقول بلا ... کارڈ کے مولوی ... بیعت کرنے کیلئے طیار ہو کر آئے ہوئے تھے ان کو ایک ایک کر کے نواب صاحب کے مکان کے اندر ایک بند کمرے میں جہاں جناب صاحبزادہ صاحب اور نواب صاحب بیٹھے ہوئے تھے بلایا گیا۔ اور کچھ خفیہ مشورہ کیا گیا جس کا ہمیں کچھ علم نہیں +

مستری موسیٰ صاحب قادیان کے راہ میں نہر کے پل پر کھڑا کیا گیا تھا جہاں وہ نووارد احباب کو کر دستخط حاصل کرتے تھے کہ آیا تم جماعت کے لئے خلیفہ مقرر کرنا پسند کرتے ہو یا کہ نہیں

لیکن جس کاغذ پر دستخط کروائے جاتے تھے اس کے اوپر لکھا ہوا تھا کہ خلیفہ مقرر ہو خلیفہ چاہیے انجمن کو توڑ دے یا رکھے جس ممبر کو چاہے نکالے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے قادیان میں لڑکوں نے پھر لوگوں سے جو وہاں جنازہ پڑھنے کیلئے آئے ہوئے تھے اور عموماً زیادہ تر ارد گرد کے گاؤں کے رہنے والے تھے دستخط حاصل کئے + اسی طرح دوپہر ہوگئی لیکن اہل الرائے احباب جو کہ باہر سے آئے تھے کسی نے نہیں پوچھا مسجد نور میں میاں صاحب نے تقریر کی اور اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ جو کچھ کرو مشورہ سے کرو جلدی میں کام خراب ہوگا دوپہر کے وقت ہم نے خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھیجا تا سمجھا دیں کہ جو کچھ ہو جماعت کے مشورہ سے کیا جاوے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں یہاں کوئی ملکی انتظام خراب نہیں ہو رہا اسلئے تجہیز و تکفین کے بعد سب اہل الرائے احباب کو بلا کر دس پندرہ دن کے اندر مشورہ کیا جاوے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں کوئی اختلاف نہ تھا لیکن آج ہمارے درمیان ایک بڑا بھاری اختلاف ہے ایک گروہ وہ ہے جو کہ سب مسلمانوں کو جو حضرت مرزا صاحب کو نہیں مانتے کافر سمجھتے ہیں دوسرا گروہ ہمارا ہے جو کہ ہر ایک کلمہ گو کو مسلمان سمجھتا ہے سوا ان کے جو ہم پر تکفیر کا فتویٰ دیتے ہیں پس ایک گروہ کے احباب دوسرے کی بیعت نہیں کر سکتے جب تک کہ آہستگی سے کوئی فیصلہ نہ کیا جاوے کیونکہ مسئلہ تکفیر میں سلسلہ کی خطرناک تباہی ہے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم انتظار نہیں کر سکتے جو کچھ ہونا ہے آج ہونا چاہئے اور اس سے پہلے کہ جنازہ دفن ہو خلیفہ مقرر کرنا چاہئے +

اس کے بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مولوی صدرالدین صاحب اور خاکسار نواب صاحب کے مکان پر گئے۔ جہاں حضرت مولوی محمد احسن صاحب اس وقت تشریف لائے تھے اور عرض کی کہ معاملہ بڑا اہم اور نازک ہے اسمیں قوم کی تباہی ہے اسلئے جنازہ مولوی محمد احسن صاحب پڑھا دیں اور مسئلہ خلافت کو آہستگی سے فیصلہ کیا جاوے لیکن انہوں نے نہ مانا اور میاں صاحب نے کہا کہ ہم نے تو تمہیں بلایا نہیں تم خود آئے ہو ہم اس معاملہ میں اور زیادہ گفتگو کرنا نہیں چاہتے آخر ہم واپس چلے آئے مسجد نور میں نماز عصر ہوئی اور بعد میں نواب صاحب نے کھڑے ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پڑھی۔ اور کہا کہ آپ کا جانشین کوئی پسند کرنا چاہئے۔ یہ آپ لوگوں کے اختیار میں ہے کہ جس کو چاہیں منتخب کریں اس پر جیسا کہ پہلے سے انتظام کیا ہوا تھا مختلف اطراف سے آوازیں آئیں کہ میاں صاحب۔ اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب نے بھی میاں صاحب کو تجویز کیا۔ لیکن جب مولوی محمد علی صاحب کچھ کہنے کیلئے کھڑے ہوئے تو شیخ یعقوب علی اور حافظ روشن علی اور دوسرے لوگوں نے شور ڈال دیا۔ کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ۔ اور کچھ کہنے نہ دیا اور سید عالم علی شاہ کو جو اپنا کوئی الہام سنانا چاہتے تھے کھڑا نہ ہونے دیا۔ چنانچہ میاں صاحب نے خود بھی کہا کہ مولوی محمد احسن صاحب کے بعد کسی کو تقریر نہ کرنے دو + اور اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے خلاف جس میں ارشاد تھا کہ میرا جانشین پرانے احباب سے درگذر چشم پوشی اور نیک سلوک کرے عمل شروع کیا۔ اور خلافت کی خوشی میں اسکی کچھ پرواہ نہ کی +

اس کے بعد حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی نعش پڑی تھی "مبارک مبارک! میاں صاحب کو تخت خلافت مبارک!!! ایوان خلافت مبارک" کے نعرے بلند ہوئے۔ اور بازاری گروہ کی طرح شور شروع ہوگیا اور ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا جنازہ تقریباً ۲ ہزار احباب نے پڑھا اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد پھر خلافت کے ایجنٹ کچھ اڈہ پر کھڑے ہوگئے اور کچھ شہر میں پھرنے لگے۔ اور ہر ایک شخص کو مجبور کر کے دستخط کرانے لگے۔ سینکڑوں احباب اس تماشہ کو دیکھ کر نہایت حسرت سے واپس چلے گئے۔ مفصل انشاء اللہ آئندہ

احباب کو اطلاع رہے کہ کوئی خلیفہ ابھی تک ہماری جماعت نے متفقہ طور پر منتخب نہیں کیا۔ اس معاملہ کو اہل الرائے احباب کے مشورہ سے طے کیا جائیگا +

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مہربانی فرما کر اسکو شائع کر دیں۔ کل بروز شنبہ (ہفتہ) مورخہ ۱۴ مارچ مسجد کے سامنے بوقت عصر خلافت کے معاملے پر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ قبلہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے ایک تقریر فرمائی کہ میاں صاحب اس منصب کے لئے تجویز کئے جاویں + ان کی تقریر سے پہلے نواب محمد علیخان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کی وصیت پڑھی۔ مولوی محمد احسن صاحب کی بعد حضرت مولوی محمد علی صاحب نے کچھ کہنا چاہا مگر ان کو بہت بے عزتی سے روکا گیا۔ اور اس وقت بغیر کسی شورے جائز کے بیعت ہونی شروع ہوگئی + عبدالحق ایس۔ اے وی کلاس۔ ٹریننگ کالج لاہور

حضرت مولوی محمد علی صاحب کے اعلان کے متعلق جماعت کی آراء

ذیل کے دو ضروری خطوط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے اس ضروری اعلان کے متعلق موصول ہوئے ہیں جو گذشتہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کا خیال انصار اللہ کی موجودہ سازش کی بابت کیا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی وفات کی خبر سنکر از حد رنج ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ایسے نافع اور رحمت مجسم پاک انسان کا سلسلہ سے چلے جانا تنزل سے خالی نہیں آپکا تاریکی ... قابل قدر ہے آپ کی ہدایت کا رہنما ہونے کی سب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تاکہ سلسلہ حقہ ابتلا سے محفوظ ہو جاوے +

باقی سب جماعت بھی خدا کے فضل سے اس سے متفق ہے +

دعا کا طالب خاکسار محمد جان از وزیر آباد

نمبر ۲ - اخویم جناب مولوی صاحب دام اللہ فیضکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خبر رحلت حضرت خلیفۃ المسیح موصول ہوئی نہایت افسوس ہے انا للہ و انا الیہ راجعون میں نے آپکا اعلان جو دربارہ خلافت شائع ہوا خوب غور سے پڑھا بخدا یہ راستی کا بھرا ہوا ہے اور ہر پہلو سے درست ہے۔ نافع جماعت احمدیہ ہے۔ میں اس کا بجان موافق ہوں اور دوست جانتا ہوں والسلام - بندہ عطاء الٰہی وزیرآباد

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک جلسہ

آج مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۴ء کو جماعت احمدیہ لاہور کا ایک ضروری جلسہ مسجد احمدیہ واقعہ احمدیہ بلڈنگس میں منعقد ہوا جس میں جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے قادیان کی رودار مختصر طور پر سنائی۔ اور جماعت سے عرض کیا۔ کہ وہ اس معاملہ کے متعلق خوب سوچ بچار کے کام لیں۔ اور جماعت کے سربرآوردہ اور اہل الرائے اصحاب جمع ہو کر مشورہ کریں۔ اور حضرت مسیح موعود کے اس حکم کو مد نظر رکھکر کہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہوگی اور اس کے فیصلے قطعی ہونگے ڈاکٹر صاحب کی اس موثر تقریر کے بعد چند ایک اور بزرگوں نے اپنی رائیں دیں۔ اور بالآخر اس معاملہ کو کسی آئندہ وقت پر ملتوی کیا گیا۔ کیونکہ بوجہ قلت وقت کوئی قطعی فیصلہ نہ ہو سکتا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء   نمبر ۱۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلۂ اسلام و کفر

از حضرت مولٰینا مولوی محمد علی صاحب ایم اے

حسب ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح (حضرت مولوی نور الدین صاحب مرحوم) علیہ السلام

الفاظ کے معانی میں وسعت کے اصل کو مدنظر نہ رکھنے سے بہت سے مسائل میں لوگوں کو ٹھوکر لگی ہے۔ اور منجملہ دیگر امور کے اسلام اور کفر کا مسئلہ ایسا ہے جس کو بہت لوگوں نے نہیں سمجھا۔ اور ہمارے احباب میں سے بھی بعض نے اس میں غلطی کھائی ہے۔ کسی مسئلہ کو صاف کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس کے تمام پہلوؤں پر غور کیا جائے۔ اور جن امور میں ظاہر نظر سے اختلاف نظر آتا ہو ان کو تطبیق دی جائے۔ ہمارے پہلے علماء نے بھی یہ غلطی کھائی ہے کہ قرآن کریم میں جہاں ایک مضمون کی آیت سطحی نظر میں کسی دوسرے موقعہ کے خلاف نظر آئی تو بجائے اس پر تدبر کرنے اور تطبیق دینے کے جھٹ ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ قرار دیدیا۔

اس مسئلہ میں کہ اسلام اور کفر کی حدود کیا ہیں۔ جہاں ایک طرف ایسی آیات ہیں۔ جیسے فرمایا ہے۔ قل اللہ ثم ذرھم۔ یعنی اللہ منوا کر اُن کو چھوڑ دو۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو بھی قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک آیت ہے۔ وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اُن کو مومن بھی کہتا ہے اور مشرک بھی۔ پھر احادیث میں بعض حدیثیں ایسی ہیں۔ جیسے من قال لا الٰہ الا اللہ فقد دخل الجنۃ۔ یعنی جو لا الٰہ الا اللہ کہدے وہ بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک اور حدیث اسی کے ہم معنے یہ بھی ہے۔ کہ من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ اور امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہدے تو وہ مومن ہو جاتا ہے چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو۔

اس کے بالمقابل قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذٰلک سبیلا اولٰئک ھم الکافرون حقا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ کسی رسول کا انکار کافر بنا دیتا ہے اور احادیث میں بعض احادیث ایسی ہیں۔ کہ نماز کا متعمد تارک کافر ہو جاتا ہے یا یہ کہ چوری یا زنا کرنے والا مومن نہیں رہتا۔ یا روزہ زکوٰۃ وغیرہ کے چھوڑنے پر سخت وعید ہیں۔ کہیں آتا ہے کہ مومن پر بدظنی کرے۔ وہ حبل النار۔ پھر حضرت مسیح موعود پر بھی لوگوں نے اعتراض کئے ہیں کہ کسی جگہ اپنے منکرین کو کافر کہا ہے اور کسی جگہ مسلمان۔

ان دو قسم کے امور میں جو ایک ظاہر تخالف نظر آتا ہے۔ وہ درحقیقت الفاظ کے معانی میں وسعت کے اصول کو مدنظر نہ رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی اصول کو چھوڑ کر معترضین اسلام نے بھی بہت سے حملے کئے ہیں۔ مثلاً انبیاء علیہم السلام پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ جس طرح ذنب کا لفظ ان لوگوں پر آیا ہے جن کو ان کے ذنوب کی وجہ سے جہنمی کہا گیا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر بھی آیا ہے۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ لفظ ذنب کے معنوں میں وسعت ہے وہ ان انسانی کمزوریوں پر بھی بولا جاتا ہے جن پر گناہ کا لفظ نہیں بولا جاسکتا۔ بلکہ وہ انسان کی فطرتی کمزوری ہے اور بڑے سے بڑے گناہ پر بولا جاتا ہے۔ پس اگر تدبر سے کام لیا جائے اور آیات میں تطبیق دی جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ لفظ ذنب کا استعمال ان معنوں میں انبیاء علیہم السلام کے متعلق نہیں ہوا جن میں دوسرے لوگوں کے متعلق ہوا۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی صفت میں دوسری جگہ یوں بھی فرمایا کہ وہ اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے۔ بعینہٖ یہی صورت مسئلہ اسلام و کفر کا ہے۔ اسلام ماننے کا نام ہے۔ اور کفر انکار کا نام ہے۔ اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر سب لوگ جو اسلام میں داخل ہوتے ہیں وہ یکساں نہیں ہوتے۔ امام بخاری نے کتاب الایمان میں اس مسئلہ کو بہت صاف کیا ہے۔ الایمان یزید وینقص اور کفر دون کفر سے الفاظ معانی کے اسی وسعت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ اسی باب میں وہ حدیث بھی درج کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اریت النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفرن یعنی دوزخ میں زیادہ عورتیں دیکھیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں تو صحابہ نے عرض کیا ایکفرن باللہ کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں۔ فرمایا یکفرن العشیر وہ خاوند کا کفر کرتی ہیں۔ جس سے لفظ کفر کی وسعت کے معنے صاف معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح امام بخاری نے اسی باب میں وہ حدیث بھی درج کی ہے۔ جس میں اصل جنت اور اصل نار کا ذکر کر کے فرمایا۔ اخرجوا من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ اُسے بھی آگ سے نکال لو۔ جس میں یہ سمجھایا کہ یہ بھی ایمان کا ایک مرتبہ ہے۔ حالانکہ دوسری طرف ایمان کا وہ مرتبہ ہے کہ انسان کا دل اس سے بالکل لبریز ہوتا ہے جیسے فرمایا کتب فی قلوبھم الایمان اور اسی ایمان سے انسان اسی دنیا میں جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھکر مسلم میں وہ حدیث ہے جس میں یہ لکھا ہے۔ فتشفع الملائکۃ وتشفع النبیون ولم یبق الا ارحم الرحمٰن فیقبض قبضۃ فیخرج قوما لم یعملوا خیرا قط۔ یعنی ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لینے کے بعد جنہوں نے رائی کے دانے کے برابر بھی نیکی کی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ سب شفاعت کر چکے۔ اور اب سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا باقی ہے سو وہ ایک مٹھی بھر کر ان لوگوں کو نکال لیگا جنہوں نے کبھی بھی کوئی نیکی نہیں کی اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ جہنم پر ایک وقت آئیگا۔ کہ اس میں کوئی بھی نہ ہوگا۔ ان احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان اور کفر کے مراتب ہیں۔ بلکہ خود قرآن کریم نے اس مضمون کو ایک ہی آیت میں بالکل صاف کر دیا ہے۔ جہاں فرمایا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔ جس میں یہ سمجھایا ہے کہ اکثر لوگوں کا تو یہی حال ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود دل کے کسی نہ کسی کونہ میں شرک باقی رہتا ہے پس باوجود مشرک ہونے کے بھی مومن کا لفظ ان پر بولا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے یعنی جیسے ایک بچہ کسی مدرسہ میں داخل ہو جائے۔ لیکن تکمیل تعلیم کے لئے اسی ضروری ہے۔ کہ وہ استادوں کی ہدایات پر چلے۔ اور ان پر عمل کرے۔ اسی طرح جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے۔ وہ تکمیل کے درجہ کو نہیں پہنچ جاتا۔ بلکہ یہ ابتدا ہے۔ بیشک وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا۔ مگر تکمیل ایمان کے لئے قرآن کریم کی ہدایات کی پیروی کی ضرورت ہے۔ ان ہدایات کے جس حصہ کو کوئی شخص اپنے عمل میں لاتا ہے اسی حصہ میں تکمیل حاصل کرتا ہے اور جس حصہ کو ترک کرتا ہے اس حصہ میں نقصان اٹھاتا ہے۔ اور وہ حصہ نشو و نما نہیں پاتا۔ درحقیقت کفر کے معنے بھی دبانے کے ہیں۔ پس یہ حصہ دبا رہنے کی وجہ سے انسان اسکا کافر رہتا ہے لیکن مومن کا کافر نہیں ہو جاتا۔ بلکہ جس حصہ کو مانتا ہے۔ اس میں مسلم ہے اور جس حصہ کو چھوڑتا یا اس کا انکار کرتا ہے اس میں وہ کافر ہے اور یہی اصول ادنیٰ سے اعلےٰ ہدایات یا ضروریات ایمان پر حاوی ہے۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا انکار کرتا ہے وہ تو اس دائرہ سے ہی خارج ہو گیا۔ لیکن جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر کے کسی اور حصہ کو چھوڑتا ہے وہ دائرہ کے اندر تو ہے مگر اس خاص حصہ کا کافر ہے۔ ابن اثیر نے نہایہ میں جو حدیث کی سب سے معتبر لغت ہے کفر کے لفظ پر بحث کرتے ہوئے اس مسئلہ کو خوب صاف کر دیا ہے سب سے پہلے یہ حدیث نقل کی ہے الا لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ میرے پیچھے تم نے کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردن مارنے لگو اور پھر اسکا ایک مطلب یہ بیان کیا ہے۔ قیل لا تعتقدوا تکفیر الناس کما یفعلہ الخوارج یعنے لوگوں کی تکفیر کا اعتقاد نہ رکھو۔ جیسے خارجیوں کا مذہب ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ والکفر صنفان احدھما الکفر باصل الایمان وھو ضدہ والاٰخر الکفر بفرع من فروع الاسلام فلا یخرج بہ من اصل الایمان یعنے کفر دو قسم ہے۔ ایک اصل ایمان کا انکار اور وہ ایمان کی ضد ہے اور دوسرے اسلام کے فروع میں سے کسی فرع کا کفر یا انکار۔ جس سے آدمی اصل ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ پھر ابن عباس کی یہ حدیث لائے ہیں قیل لہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون قال ھم کفرۃ ولیسوا کمن کفر باللہ والیوم الاٰخر یعنی جب ان سے اس آیت کے سوال کیا گیا۔ کہ جو اس کے مطابق حکم نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا۔ سو یہی کافر ہیں۔ تو فرمایا وہ کافر ہیں لیکن اس کی طرح کافر نہیں جو اللہ اور یوم آخر کا انکار کرتا ہے۔ پھر ایک اور حدیث لائے ہیں۔ ان الاوس والخزرج ذکروا ما کان منھم فی الجاھلیۃ فثار بعضھم الی بعض بالسیوف فانزل اللہ تعالےٰ وکیف تکفرون وانتم تتلیٰ علیکم اٰیات اللہ وفیکم رسولہ یعنے اوس اور خزرج (دو انصاری قبیلوں) نے کچھ جاہلیت کی آپس میں کی باتوں کا ذکر کیا۔ پھر ایک دوسرے پر تلواریں لیکر حملہ آور ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ تم کس طرح کفر کرتے ہو۔ حالانکہ تم پر اللہ کے احکام پڑھے جاتے ہیں اور تمہارے درمیان اس کا رسول ہے۔ اور ان کے بعد لکھتے ہیں۔ اور یہ اللہ کے ساتھ کفر نہیں تھا ایسی ہی حدیث انوار نقل کی۔ ان اللہ ینزل الغیث فیصبح قوم بہ کافرین یقولون مطرنا بنوء کذا۔ یعنے اللہ تعالےٰ بارش اتارتا ہے۔ پھر ایک قوم اس کی وجہ سے کافر ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر مینہ برسایا گیا اور اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے۔ لانھم کافرین دون غیرہ حیث ینسبون المطر الی النوء دون اللہ یعنی وہ اس حصہ کے کافر ہوتے ہیں۔ نہ کسی دوسرے حصہ کے کیونکہ وہ اللہ کو چھوڑ کر بارش کو ستارے کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسا ہی اور بھی بہت سی احادیث اس مسئلہ کے متعلق کفایہ میں نقل کی گئی ہے۔ مثلاً یہ حدیث کہ من رغب عن ابیہ فقد کفر یہاں بھی کفر کے معنے خارج از اسلام ہونے کے نہیں۔ اور حدیث ابی ہریرہ میں جو لفظ آتے ہیں۔ وکفر من کفر من العرب حالانکہ ان میں ایک قسم کے وہ لوگ تھے۔ جن کے متعلق لکھا ہے۔ والصنف الثانی من اھل الردۃ لم یرتدوا عن الایمان ولکن انکروا فرض الزکوٰۃ۔ یعنی دوسرا گروہ مرتدین کا وہ تھا۔ جو ایمان سے مرتد نہیں ہوئے بلکہ فرض زکوٰۃ کا انکار کیا تھا۔ اور ایسا ہی حدیث لا تکفروا اھل قبلتک یعنے اہل قبلہ کو کافر مت سمجھو اور بھی بہت سی احادیث ہیں مگر صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اگر اس امر کو مدنظر رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بھی کوئی اختلاف نظر نہیں آتا اور نہ آپ کی کسی تحریر کو کبھی دوسری تحریر سے منسوخ قرار دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرتا ہے۔ یا ان پیشگوئیوں کو نہیں مانتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق کیں اور آپ کے آنے سے وہ پوری ہوئیں۔ وہ اس حصہ کا کافر ہے۔ مگر چونکہ وہ توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے اس لئے دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ پھر اگر وہ نماز پڑھتا ہے۔ اور روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور حج کرتا ہے۔ تو وہ ان سب کا کافر نہیں۔ ہاں ایک شخص اگر مسیح موعود کو مانتا ہے تو وہ اس حصہ کا تو کافر نہیں۔ لیکن اگر وہ باوجود ماننے کے نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا تو وہ اس حصہ کا کافر ہے۔ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایک شخص قابل مواخذہ ہے مگر وہ دائرہ اسلام سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک کہ لا الٰہ الا اللہ کا انکار نہ کرے۔ چنانچہ خود حضرت مرزا صاحب اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ ہاں ضال اور جادہ صواب سے منحرف ضرور ہوگا۔ اور میں اسکا نام بے ایمان نہیں رکھتا ہاں میں ایسے سب لوگوں کو ضال اور جادہ صدق و صواب سے دور سمجھتا ہوں۔ جو ان سچائیوں سے انکار کرتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ . . . لیکن میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا۔ جبتک کہ وہ میرے تکفیر اور تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لیوے"

اس عبارت کی حقیقت کو اور بھی واضح کرنے کے لئے ان واقعات پر غور کرنا چاہئے جن کی بنا پر یہ عبارت لکھی گئی۔ وہ واقعات یہ ہیں۔ کہ ۲۴ فروری سنہ ۱۸۹۹ء کو مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں ایک اقرارنامہ منجانب مولوی محمد حسین بٹالوی اس مضمون کا دیا گیا۔ کہ میں آئندہ مرزا صاحب کو کافر اور دجال نہیں کہونگا۔ اور ایک اقرارنامہ اسی مضمون کا حضرت مرزا صاحب کی طرف سے دیا گیا کہ میں آئندہ مولوی محمد حسین کو دجال اور کافر نہیں کہونگا۔ اس پر کتاب تریاق القلوب میں حضرت صاحب نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ملزم ٹھیرا کر لکھا ہے۔ کہ اس اقرار کے بعد وہ استفتا اس کا کہاں گیا جس کو اس نے بنارس تک قدم فرسائی کر کے تیار کیا تھا۔ اگر وہ اس فتوے دینے میں راستی پر ہوتا۔ تو اس کو حاکم کے روبرو یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ میرے نزدیک بیشک یہ کافر ہے اس لئے میں اسکو کافر کہتا ہوں۔ . . . . . ہاں یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میں نے بھی دستخط کئے ہیں۔

مگر اس دستخط سے خدا اور منصفوں کے نزدیک میرے پر کچھ الزام نہیں آتا" اور پھر اس کی وجہ ان الفاظ میں بیان کی ہے، جو اوپر درج ہیں یعنی یہ کہ جب مولوی محمد حسین نے انکو کافر کہنا چھوڑ دیا اور اقرار کیا کہ آئندہ کبھی کافر نہ کہونگا تو وہ وجہ بھی جاتی رہی جس وجہ پر مرزا صاحب اسے کافر کہتے تھے۔ اور اس لئے حضرت صاحب کی طرف سے ایسا اقرار سراسر ان کے مذہب کے مطابق تھا۔ تریاق القلوب کی ان عبارتوں سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا ابتدا سے یہی مذہب تھا۔ اور مولوی محمد حسین جیسے شدید مخالف کو بھی انہوں نے اسوقت سے کافر کہنا ترک کر دیا بلکہ اقرار کیا کہ آئندہ اسے کبھی کافر نہ کہینگے۔ جب اس نے اپنا کفر کا فتوےٰ واپس لے لیا۔ اور یہ اقرار کر لیا۔ کہ آئندہ مرزا صاحب کو کبھی کافر نہ کہونگا۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا اس عقیدہ کو جو ابتدائے دعویٰ مسیح موعود سے لیکر بیمار سولہ سال تک حضرت صاحب کا کھلا عقیدہ تھا۔ اور جس کا آپ اپنی تقریروں اور تحریروں میں بار بار اعادہ کرتے رہے۔ آپ نے کبھی بدل دیا یا منسوخ کر دیا اگر وقتی آپ کو کبھی اس کے تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ تو آپ کھلے الفاظ میں خود یہ لکھدیتے۔ کہ سابقہ عقیدہ میرا ایسا تھا۔ مگر اب آیندہ کے لئے میں اسے تبدیل کرتا ہوں۔ یا پہلی عبارتوں کو جو اس کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ منسوخ کرتا ہوں مگر آپ کی کسی کتاب کے ایک حرف تک بھی اس قسم کا اشارہ نہیں پایا جاتا۔ کہ آپ نے کبھی اس عقیدہ کو تبدیل کیا یا منسوخ کر دیا۔ ہاں بعض لوگوں نے کتاب حقیقت الوحی کے بعض الفاظ سے یہ خود خیال کر لیا ہے۔ کہ پہلا عقیدہ منسوخ ہوگیا۔ وہ الفاظ یہ ہیں جو ایک سوال کے جواب میں لکھے گئے ہیں کہ

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے کو اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں"

مگر اس کی وجہ بھی آپ نے وہی بیان کی۔ جو پہلے تریاق القلوب میں بیان کی ہے چنانچہ صفحہ ۱۶۴ پر فرماتے ہیں۔

"وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہیں۔ کہ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں تو اس صورت میں وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھہرا کر اپنے کفر پر مہر لگا دی۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے"

پھر اسی مضمون کے آخر پر یہ فرمایا کہ

"حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ مازنا زانی وھو مومن وما سرق سارق وھو مومن۔ یعنی کوئی زانی زنا کی حالت میں اور کوئی چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا"

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح چور اور زانی اس حصہ کا کافر ہوتا ہے۔ جس حصہ کے وہ خلاف کرتا ہے۔ اسی طرح مسیح کا منکر بھی اس حصہ کا کافر ہے جس کا وہ انکار کرتا ہے۔ اور پھر خود اسی کتاب میں صفحہ ۱۷۹ پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے"

اور پھر اپنے انکار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے الگ کر کے بھی دکھایا ہے۔ جہاں یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ کفر دو قسم پر ہے۔

"اوّل ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا" کفر کی یہ دو قسمیں کرنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام کا انکار کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا۔ آپ نے اس قسم کا کفر نہیں سمجھا۔ جیسے دوسرے قسم کے کفر جو اسلام کو مان کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق تسلیم کر کے بھی انسان سے سرزد ہو سکتے ہیں۔ اس دوسری قسم کے شروع میں لفظ مثلاً صاف بتلاتا ہے کہ مسیح موعود کا کفر اس دوسرے قسم کے کفروں سے ایک کفر ہے اور یہی وہ کفر ہیں۔ جو اسلام کے دائرہ کے اندر رہ کر بھی انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ جس کی مثال زانی اور سارق میں خود حضرت صاحب نے دی ہے۔ خواہ کچھ بھی کہا جائے اس تقسیم سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا مذہب یہی تھا۔ کہ مسیح موعود کا کفر انسان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر نہیں بناتا۔ سوائے اس کے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کو ماننے سے انکار کیا۔ جن کی رو سے مسیح موعود کو ماننا ضروری ہے۔ جس طرح ایک والدین کا نافرمان ایک نماز یا روزے کا تارک۔ ایک زکوٰۃ کا نہ دینے والا۔ ایک جھوٹ بولنے والا وغیرہ قرآن کریم کے ایک حکم کا انکار کرتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ انکار گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی کتاب میں صفحہ ۱۸۰ پر حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ

"ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اپنے رسالہ المسیح الدجال میں مجھ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائیگا گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا۔ اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا۔ جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی۔ تب بھی وہ کافر ہو جائیگا۔ اور دوزخ میں پڑیگا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے۔ میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔

اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ پر صاف لکھا ہے

"پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا" یہ تو کتاب حقیقت الوحی کی ہی عبارتیں ہیں۔ جو آپ کے عقیدہ کو اب بھی ویسا ہی ظاہر کر رہی ہیں۔ جیسا تریاق القلوب میں لکھا ہے۔ اور اگر کوئی الفاظ اس میں ایسے بھی ہوں۔ جنہیں متشابہ کہا جا سکے تو ان کو محکمات کی طرف لینا چاہئے۔ اور تریاق القلوب کی عبارت میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ پھر خود حقیقت الوحی کی دوسرے مقامات تریاق القلوب کے خیال ہی کی تائید کرتے ہیں اور سب سے بڑھکر یہ کہ حضرت صاحب اپنی وفات تک اسی عقیدہ پر قائم رہے۔ چنانچہ ۲۴ رمئی کے اخبار البدر میں آپ کی تقریر چھپی ہے۔ جس میں پرزور الفاظ میں اسی عقیدہ کو دوہرایا ہے یہاں آپ پر یہ سوال کیا گیا تھا کہ

اگر تمام غیر احمدیوں کو کافر کہا جائے۔ تو پھر اسلام میں تو کچھ بھی نہیں رہتا جس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

"ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے۔ جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہکر خود کافر نہ بن جائے"

اور پھر اسی تقریر میں فرمایا کہ "جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسے ہرگز کافر نہیں کہتے"

اب کتاب حقیقت الوحی سے پہلے کی تمام تحریریں اور اس کے بعد کی تمام تحریریں خود کتاب حقیقت الوحی کے مقامات متنازعہ کو چھوڑ کر دوسرے تمام حوالجات یہ صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کا عقیدہ ہمیشہ وہی رہا ہے جس کا صاف اعلان تریاق القلوب اور پھر بدر ۲۴ رمئی ۱۹۰۸ء میں ہے اب اگر حقیقت الوحی میں کوئی فقرات ایسے بھی ہوں جن کے دو معنے ہو سکتے ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم وہی معنے اختیار کریں۔ جس کی تائید آپ کی دیگر تحریرات اور کتاب حقیقت الوحی کے دیگر مقامات سے بکثرت کے ساتھ ہوتی ہے اور اس کے سوا کوئی دوسرے معنے کرنا جن سے مختلف عبارات میں اختلاف پیدا ہو۔ یا کسی حصہ کو کسی دوسرے حصہ سے منسوخ قرار دینا بڑی غلطی ہے

قبل اس کے کہ میں اس مضمون کو ختم کروں اس مضمون کے متعلقہ واقعات کا اظہار ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ خواجہ صاحب کا ایک خط آیا تھا۔ جس میں انہوں نے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ گو لندن میں نماز جمعہ کی امامت میرے سپرد ہے۔ اور اور بھی نمازوں میں جہاں میں موجود ہوں مجھے ہی آگے کیا جاتا ہے۔ لیکن تاہم میں اس معاملہ میں حضور کا فیصلہ چاہتا ہوں کہ اگر اس جگہ یعنی ولایت میں جہاں احمدیوں پر دوسرے مسلمانوں کی طرف سے کفر کا کوئی فتویٰ نہیں ہے۔ ضرورت پیش آجاوے تو کیا ان کے پیچھے نماز ادا کر لیا کروں۔ جیسا کہ عرب اور افریقہ وغیرہ بعض دیگر مقامات میں آپ نے اجازت دی ہے اس خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ لکھوایا کہ جب وہاں کفر کا فتویٰ نہیں۔ تو آپ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں اور یہ جواب اخبار پیغام صلح میں چھپ گیا۔ جس پر بعض یہاں کے احباب نے اس فتویٰ کو غلط بتایا۔ حالانکہ اسی قسم کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ہمیشہ حج پر جانے والوں کو دیتے رہے۔ جس کی شہادت ہماری جماعت کے حاجی دے سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ کے خلاف جو احباب تھے ان میں سے دو میرے پاس بھی آئے۔ کہ حضرت صاحب کا فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فلاں فلاں تحریر کے خلاف ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ فتویٰ دینے والا تو میں نہیں ہوں۔ مجھ سے بحث کرنے کا کیا فائدہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں عرض کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے۔ اور یہ تحریریں دکھا دی گئی ہیں۔ ان ایام میں حضرت صاحب کی کمزوری بڑھ جانے کی وجہ سے گھر کے اندر ہی قرآن شریف کے نوٹ سنا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کے جلد ہی بعد حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مسئلہ کفر و اسلام میں تطبیق دو اور کچھ احادیث اور کچھ آیات قرآنی ارشاد فرمائیں۔ ... ان کے شروع میں ہی میں چونکہ قرآن کریم کے کام میں زیادہ مصروف تھا اور دوسرے کسی قدر اپنی طرف سے اس مسئلہ کے چھیڑنے کو پسند نہ کرتا تھا۔ اس لئے میں نے تحریری مضمون تو چند روز تک کوئی نہ لکھا البتہ یہ میں دیکھتا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح درس قرآن کریم میں یعنی میرے نوٹوں کے وقت کسی نہ کسی رنگ میں اس مضمون پر بھی روشنی ڈال دیتے ہیں اور اس مسئلہ کا ایک نہایت وسیع پہلو آپ کے ذہن میں تھا جس سے تمام مسلمان بھی بے خبر ہیں۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں اس کی موید ہیں۔ جہاں آپ نے اس خیال کی کہ کوئی ایسے بھی لوگ ہونگے۔ جو ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔ تردید کی ہے۔ خیر یہ مسئلہ بجائے خود ایک الگ بحث کو چاہتا ہے۔ اس لئے میں اسے اس جگہ نہیں چھیڑتا۔ لیکن گو مضمون تو میں چند روز نہ لکھا۔ لیکن آیات و احادیث محولہ پر غور کر کے اور بخاری کتاب الایمان کو پڑھ کر اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے روزانہ ارشادات سے واقف ہو کر میں نے خوب سمجھ لیا۔ کہ حضرت صاحب کس طرح پر تطبیق دیتے ہیں۔ اور بالآخر آپ کے ایک دن ایک بڑے مجمع میں جب قرآن کریم کے ترجمہ کے چندہ کا اعلان آپ کے حسب الارشاد لکھکر سنایا گیا یہ فرمانے پر کہ مسلمان کافر کے مسئلہ کو تطبیق دینا تمہارے ذمہ ہے۔ میں نے آخر اس مسئلہ کو لکھا اور اسی اثنا میں اسی دن آپ نے میاں صاحب کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہمارے میاں نے بھی اس مسئلہ کو نہیں سمجھا۔ مضمون کو لکھنے کے بعد میں نے اسے حضرت خلیفۃ المسیح کو سنا بھی دیا۔ چونکہ آپ ان دنوں میں بیمار تھے۔ آپ کے صاحبزادہ میاں عبدالحی نے یہ خیال کر کے کہ شاید آپ پوری توجہ سے مضمون نہ سن سکتے ہوں عرض کیا کہ حضور سنتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں خوب سنتا ہوں اور مجھے مخالفت ہو تو میں کہہ نہ دوں۔ آخر مضمون پر آپ نے صحیح مسلم کی وہ حدیث جس میں فیخرج منہ قوماً لم یعملوا خیراً قط کے الفاظ آتے ہیں درج کرنے کو فرمایا۔ چنانچہ وہ بھی درج کر دیئے گئے ہیں اور اس کے علاوہ ابن اثیر کی لغت حدیث نہایہ سے چند حوالجات درج کر دیئے گئے ہیں اس مضمون کے متعلق گو بہت سے احباب بار بار یہ تقاضا کرتے تھے کہ اسے جلد چھپواؤ۔ لیکن میں بلا ضرورت اس کا چھپوانا پسند نہ کرتا تھا۔ لیکن اب جبکہ یہ بحث اخبار میں چھڑ گئی ہے۔ اور مسئلہ تکفیر پر ہمارے بعض دوست زور دے رہے ہیں میں اور توقف گناہ سمجھتا ہوں۔ اور میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ حکماً لکھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں سے کل حوالجات یکجا کر کے علیحدہ دیئے جاویں گے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور ضروری اعلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

جو کچھ واقعات قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد پیش آئے ہیں۔ انکی تفصیل کو میں ضرورت کے لئے کسی دوسرے موقعہ پر چھوڑتا ہوں۔ سردست میں ان احباب کو جو ابتلا کے وقت میں صراط مستقیم پر رہنے کے لئے مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ دین و ایمان کا معاملہ ایسا نہیں کہ اس میں جلد بازی سے کام لیا جائے۔ صرف اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے وہ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اور ہر قسم کے دکھ اور تکلیفیں اس سلسلہ کی خاطر اٹھائیں مگر کیوں اس لئے کہ انہوں نے اسے حق سمجھا۔ اب بھی وہ حق کے لئے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہر قسم کے مصائب کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

ہاں یہ میں کہونگا کہ ہمارا سلسلہ مسلمانوں کی تکفیر پر جمع نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی تحریروں میں اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو کافر کہنا یہ تقویٰ کی راہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہماری قوم پر رحم کرے۔ میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی عزت کرتا ہوں۔ وہ بیشک ہمارے آقا کا فرزند ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ میں ان کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ایک بڑی خطرناک غلطی جو وہ کر رہے ہیں میں محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے اس سے اپنا اختلاف شائع کرنا ضروری سمجھتا ہوں ایک وقت تھا جب ہمارے سلسلہ پر دوسرے مسلمانوں کی طرف سے بڑی بڑی زیادتیاں ہوئیں۔ کفر کے فتوے لگے۔ سلام علیکم ترک کی گئی اور ہر طرح کا دکھ پہنچایا گیا۔ مگر دیکھو اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر رحم اور نرمی سے کام لیا کہ باوجود ان تمام فتووں کے کبھی مدت تک یہ کبھی نہیں کہا کہ تم میرے کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گئے ہو۔ بلکہ جب مدت تک مخالف مولویوں کا اصرار اسی پر دیکھا اور احمدیوں کی مخالفت بڑھ گئیں۔ اور مسجدوں میں انکو دکھ دیا گیا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے اس اصرار پر آخر یہ کہا کہ اس حدیث کے مطابق کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ اب میں مجبور ہوں کہ ان لوگوں سے وہی معاملہ کروں جس کے یہ حقدار ہیں۔ اس کے بعد برابر تیرہ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب کبھی یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ تو آپ نے یہی جواب دیا کہ میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن لوگوں نے مجھے کافر کہا ہے۔ یا جو ان کے ساتھ ان کے پیرو ہونے کی وجہ سے شامل ہو،

وہ خود اس حدیث کے ماتحت آ جاتے ہیں۔ کہ جو مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ کافر خود اسی پر لوٹ کر پڑتا ہے۔ یہی جواب ساری عمر حضرت مسیح موعود دیتے رہے۔ حتیٰ کہ حقیقۃ الوحی میں بھی اخیر لفظ یہی ہیں کہ ایسے ہی اہل قبلہ کو کافر کہنے والے اور پھر اپنی وفات سے چند روز پیشتر پھر یہی بات کہی۔ کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتا یہی مذہب حضرت خلیفۃ المسیح کا تھا۔ جیسا کہ آپ نے متواتر کئی سال تک اپنی خلافت میں ظاہر فرمایا۔ اور آخری ایام میں بھی صاف طور پر فرمایا۔ کہ اسلام کی حدبندی لا الہ الا اللہ ہے اور میاں صاحب کو صاف کہہ دیا۔ کہ وہ اس مسئلہ کو نہیں سمجھے۔ جس کی تطبیق کے لئے مجھے مامور فرمایا۔ مگر ہمارے میاں صاحب اس بات پر مصر ہیں۔ کہ تمام کلمہ گو۔ اہل قبلہ۔ قرآن کے ماننے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا رسول یقین کرنے والے۔ ایسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ جس دن حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام لوگوں سے ڈرتے تھے۔ جو انہوں نے خود کبھی یہ نہ کہا۔

بہرحال ایمان وہ چیز ہے جسکو انسان بیچ نہیں سکتا۔ اور جن عقاید حقہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے ہمیں قائم کیا ہے۔ ہم انہیں کسی طرح پر چھوڑ نہیں سکتے۔ اور نہ کسی ایسے شخص کی بیعت کر سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہو۔ ایمان کی خاطر ہم سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ ہاں یہ بھی ضرور ہے۔ کہ سلسلے کے کام میں اکٹھا رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ایک دوسرے کو منتکر نا ایک دوسرے کو کافر کہنا یا فاسق کہنا ہمارے نزدیک تقوےٰ سے بہت بعید بات ہے ہم سب میں اول اسلام کی وہ عظیم الشان اخوت جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے خود اپنے کلام میں شہادت دی۔ انما المومنون اخوۃ۔ پھر اس کے بعد دوسری اخوت سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی۔ جسکا بنیادی پتھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ہے۔ ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے ہم مل کر کام کر سکتے ہیں اور مل کر کام کرنا چاہیئے۔ بہرحال یہ سوال اب قوم کے سامنے ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت پر عمل کریں گے۔ اور جہاں تک ہماری طاقت ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ مل کر کام کریں گے۔ لیکن اس ایمان پر جس پر پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور پھر عین انہی کے نقش قدم پر چل کر حضرت خلیفۃ المسیح نے ہمیں (خلیفۃ المسیح کی ہی شہادت آئینہ کمالات اسلام میں موجود ہے۔ کہ وہ میری اس طرح پیروی کرتا ہے۔ جس طرح حرکت نفس کے پیچھے حرکت نبض چلتی ہے) ہمیں قائم کیا ہے۔ اس کو ہم کسی صورت میں چھوڑ نہیں سکتے۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اسی پر ہمارا خاتمہ کرے۔ والسلام

خاکسار محمد علی از قادیان۔

شوریٰ سے کام کرو تا فلاح پاؤ

وامرھم شوریٰ بینھم

(اور اُن کے کام آپس میں مشورے سے ہوتے ہیں۔)

یہ آیہ کریمہ مسلمانوں کی شان میں ہے۔ قرآن کریم کی آیت بینات میں سے یہ اللہ تعالےٰ کے احکام و فرمان میں سے ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا اس کے حق ہونے پر ایمان تھا۔ اور وہ سب اس پر عامل ہو کر دین و دنیا میں کامیاب ہوئے۔ جتنے پاک اور برگزیدہ انسان اسلام میں پیدا ہوئے۔ سب نے اس کو خضر راہ بنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اسلامی زندگی کا ایک ضروری جزو بتایا جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں ہم عرض کر چکے ہیں۔ چنانچہ حضور خود بھی ہر ایک کام میں اس حکم کی فرمانبرداری کرتے رہے۔ باوجود مامور من اللہ ہونے اور اللہ تعالیٰ سے وحی پانے کے آپ اپنے ہر ایک کام شروع کرنے سے پہلے دعا اور شوریٰ کو کام فرماتے تھے۔ آپ نے اپنی وصیت میں اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا۔ کہ میرے بعد مل کر کام کرو۔ چنانچہ آپ نے ایک انجمن اپنی زندگی میں بنائی۔ جس کے ممبروں کو لائف ممبر مقرر کر لیا اور اس کے لئے بڑی بڑی دعائیں کیں اور اُن ممبروں کے نیک و امین ہونے کے لئے اللہ کے حضور بڑی بڑی التجائیں عرض کیں۔ اور اُس کو اپنے سامنے شروع کروایا۔ اور اپنی موجودگی میں سلسلہ کا سارا کاروبار اُس کے سپرد کر دیا اور اپنی ساری آمدنی اور جائداد کو اسکے حوالہ کر دیا گیا۔ اور ایسا تحریری ارشاد کیا جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس انجمن کے فیصلہ جماعت احمدیہ کے لئے قطعی ہونگے سوائے کسی خاص مذہبی مسئلہ کے۔ جس کے متعلق امام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ مجھ پر کچھ کھولے لیکن میری زندگی کے بعد جب تک کوئی خدا تعالےٰ سے مامور ہو کر نہ آوے اس انجمن کے فیصلہ جماعت کے لئے ماننے ضروری ہیں۔ آپ کی زندگی میں یہ صدر انجمن احمدیہ تقریباً تین سال کے عرصہ تک کام کرتی رہی۔ آپ نے کبھی دخل نہیں دیا۔

پھر آپ کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر سب انجمن کے ممبروں کو اور ساری کی ساری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے یکدم بیعت کے لئے جھکا دیا۔ اور آپ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق مقرر کئے گئے آپ کے زمانہ میں بھی آج تک انجمن اسی طرح کام کرتی رہی۔ جیسے حضرت مسیح کے زمانہ میں آپ نے کبھی اس کے فیصلوں میں دخل نہیں دیا۔ اور ہمیشہ سے اہم معاملات میں شوریٰ سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ جیسا کہ ہماری گذشتہ اشاعت میں اخبار بدر سے نقل کیا گیا ہے۔ غرض جتنے ہمارے مطاع ہیں کیا قرآن۔ کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح سب ہمیں شوریٰ کا حکم دیتے ہیں۔ پھر ہماری اپنی رائے اور اپنے خیالات اس کے مقابل میں کیا حق رکھتے ہیں۔ کہ شوریٰ پر شخصی رائے کو وقعت دیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی۔ کہکر باوجود افضل البشر ہونے کے بتا دیا۔ کہ وحی کو علیحدہ اگر کر دیا جاوے۔ تو نبی بھی بشریت کے تقاضوں سے بچ نہیں سکتے۔ چہ جائیکہ ہم اُمتی جو ابھی روحانیت کے گہواروں میں ہی پرورش پا رہے ہوں۔ ان جذبات نفسانی سے پاک ہو کر کامل رائے کے مالک بن سکیں۔ پس اے مسلمانو اس شوریٰ کے الٰہی ارشاد کو ہر وقت دل کی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ دیکھو جب تک قرآن پر چلنے والے مسلمان رہے۔ اور انہوں نے امور سلطنت میں اور ہر ایک دینی و دنیاوی کام میں شوریٰ سے فائدہ اُٹھایا۔ وہ کامیاب رہے۔ اُن کے ہر ایک کام میں اللہ نے برکت نازل کی۔ لیکن جونہی کہ وہ نفس کے غلام ہو گئے۔ اور اپنی ذاتی رائے میں تکبر اور نخوت کا کیڑا اُن کے دماغ کو کھجلانے لگا۔ اور بجائے جمہوری کے شخصی حکومتوں نے اُن کی جگہ لی۔ وہ ذلیل ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ غیر مسلم سلطنتیں جنہوں نے اس قرآنی ارشاد اور خداوندی حکم کی قدر کی۔ وہ اُن کو آہستہ آہستہ نگل گئیں۔ اور آج مسلمان ہیں کہ ہر طرف تباہ و خوار ہو رہے ہیں کوئی زمین اُن کو قبول نہیں کرتی۔ کہتے ہیں کہ اسلام کی سلطنتوں کے زوال کے فلاں فلاں اسباب ہیں اور زوال وجوہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اصل سبب ان کا اسلام کو چھوڑنا اور قرآن کے احکام کی ناقدردانی کرنا ہے۔ جونہی کہ

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین!

کہنے والے خوشامدی ٹٹو اور ان خوشامدوں کو پسند کرنے والے شہنشاہ مسلمانوں میں پیدا ہونے شروع ہوئے۔ اور خدائی کلام کے لئے ان کے دلوں میں جگہ نہ رہی۔ تو نفس دنی کے پیچھے لگ کر رسوا ہو گئے۔ اپنی بادشاہوں کی اولاد آج دہلی میں بھٹیاریوں کے بھاڑ جھونک کر شکم پروری کر رہی ہے جائے عبرت ہے اب بھی اگر مسلمان نہ سمجھیں اور خدا کے ارشاد اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفے کی نصائح کو نہ مانے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو ہمارے حال پر رحم کرے۔ ورنہ کوئی صورت فلاح کی باقی نہیں رہ سکتی۔ پس بھائیو! اپنی رائے کی ہٹ کو چھوڑ دو مل کر کام کرو۔ ایک دوسرے بھائی کے مشورے سے فائدہ اُٹھاؤ۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے اور ہم کو کامیاب کرے آمین!

مراسلات

اسلام ترقی کرے گا

عیسائی مذہب پر بھی کئی ایک دور آئے کسی دور میں وہ کمزور رہا۔ اور کسی میں اُبھر ابھر آگیا۔ موجودہ زمانہ میں اشاعت مسیحی مذہب کیلئے جو شد و مد سے کوششیں ہو رہی ہیں۔ وہ رشک کے قابل ہیں۔ عیسائیوں کو خوش قسمتی سے وسائل بھی اس قدر میسر ہیں۔ کہ دوسرا کوئی مذہب ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری طرف خود مذہب عیسائی کے پرستاروں ہی میں جس قسم کی مایوسی اور بیدلی مذہب کی طرف سے دن بدن پھیلتی جاتی ہے۔ وہ ساری ترقیات اور ساری کوششوں کو پستی اور بے دلی سے [illegible] دیتی ہے۔ یورپ جو اس وقت عیسائی مذہب کی ترقیات اور عروج کا اکھاڑہ ہے۔ دن بدن عیسائی مذہب سے بے دل ہو کر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ ہزاروں روحیں دہریت کی طرف جا رہی ہیں۔ اور ہزاروں دین کی جانب رفتہ رفتہ قدم بڑھا رہی ہیں۔ اس وقت جس قدر کتابیں خود عیسائیوں ہی کی جانب سے عیسائی مذہب کی تردید میں وقتاً فوقتاً نکل رہی ہیں۔ کسی اور مذہب میں نہیں نکلی ہیں۔ باوجود اس اندرونی تفرقہ اور اندرونی یورشوں کے بھی عیسائی لوگ جس توجہ اور جس شوق و محبت سے اشاعت عیسائیت میں زور لگا رہے ہیں۔ وہ تعریف کے قابل ہے۔ مذاہب [illegible] وجہ کا کثیر حصہ مذہب اسلام کے مقابلہ میں صرف ہوتا ہے۔ عیسائیوں کو یہ یقین یا یہ خوف ہے کہ دنیا کے کل مذاہب میں سے اگر کوئی دوسرا مذہب عیسائیت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو وہ مذہب اسلام ہی ہے افریقہ میں جو ترقی دن بدن اسلام کو بڑھا رہی ہے۔ اس کے خوف و ہراس نے پادری صاحبوں کو صرف چوکنا ہی نہیں کیا بلکہ ہر ممکن کوشش سے اسلام کے سامنے بند کرنی کچھ [illegible] بے شک ان کو یہ فرض ہے کہ فکر کریں۔ اور ہم مسلمانوں کو بھی اُن سے یہ نیک سبق لینا چاہیئے۔ لیکن بعض وقت انکی تجویزیں ایسی خوفناک اور ڈراؤنی ہوتی ہیں۔ کہ ان سے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور جب ان کی تہہ پر روشنی پڑتی ہے۔ تو معاملہ کچھ اور ہی نکلتا ہے ریورنڈ مسٹر [illegible] کی جو تقریر اخبار پیغام صلح کے گذشتہ نمبروں میں شائع ہو چکی ہے اس میں ریورنڈ موصوف نے اسلامی دہشت اور خوف کے ساتھ ہی اندرون اسلام کی نسبت جو کچھ لکھا ہے۔ وہ جس حد تک درست ہے مسلمانوں پر اسکی فکر لازم ہے درحقیقت مسلمانوں میں کوئی فرقہ نہیں۔ چند اجتہادی امور میں فرق ہے۔

صاحب موصوف ارشاد فرماتے ہیں۔ اس وقت خود اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہو رہے ہیں " فلسفیانہ خیالات اور دلائل مسلمانوں کے عقائد پر بہت کچھ اثر ڈال رہے ہیں۔

اسلام پر کبھی عیسائی مشنریوں کی جانب سے کوئی کبھی سخت حملہ نہیں ہوا جیسے خود اسلام کے اندرون میں سے ہو رہا ہے۔ یا اسلامی تحریکات سے علیگڑھ میں آزاد خیالی نے بہت مضبوط جگہ پکڑ لی ہے۔" مسلمانوں میں اناجیل کی مانگ روز بروز بڑھ رہی ہے۔

یہ خیالات نہیں جو پادری صاحبان کے دل و زبان سے اشاعت عیسائیت کے ضمن میں نکلتے ہیں۔ صرف اسلام ہی میں فرقہ بندیاں نہیں ہیں۔ دنیا کے سب مذاہب میں ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ اسلامی فرقوں کی اندرونی چھیڑ چھاڑ نے اسلام کو داخلی چشم زخم پہنچایا ہے۔ وہ اور کسی مذہب کو نہیں پہنچا ہے۔ فتوے بازیوں نے دافعی اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے یہ ایک بڑی کمزوری اور رخنہ اندازی ہے۔ جس کمزوری اور رخنہ اندازی سے دشمن اور حریف واقف ہو جائے۔ وہ بہت ہی خوفناک ہوتی ہے مسلمان سوچیں کہ یہ نقص کہاں تک سرایت کر رہا ہے۔ اور اس سے حریف کیا کچھ کام نکالنے والے ہیں۔ فرقہ بندیوں کو کوئی مذہب بھی بند نہیں کر سکتا۔ لیکن فرقہ بندیوں کی بیجا چھیڑ چھاڑ سے سخت نقصان کا احتمال ہے کہا اس قسم کی اطلاعات پر بھی ہم میں سے شرارتیں کم نہ ہونگی۔ کیا اب بھی ہماری وہی چال چلی جائیگی کون کہتا ہے سنی شیعہ ہو جائے اور شیعہ سنی وہی رہے جو تھے۔ لیکن برائے خدا تفرقہ انگیز باتوں سے اپنی جہالت نہ لگاؤ۔

پادری صاحب کا یہ کہنا کہ فلسفیانہ خیالات اور دلائل سے اسلام تباہ ہو رہا ہے۔ بجائے خود غلط اور بہتان ہے انہیں مطلع رہنا چاہیئے کہ اسلام جیسا سادہ مذہب کبھی موجودہ فلسفہ سے ہزیمت نہیں کھا سکتا۔ ہاں انہیں چاہیئے کہ پہلے اپنے گھر کی فکر کر لیں۔ اور یورپ کا جائزہ لیں کہ فلسفہ نے اس پر کیا کچھ وار کئے ہیں۔ اور وہ کس حالت میں ہے۔ اسلام بجائے خود ایک دوسرے قسم کا فلسفہ ہے۔ جو سب فلسفوں سے بازی لے چکا ہے اور لے جا رہا ہے۔ یہ شکر کی بات ہے کہ دن بدن وہ فلسفہ ہی سے ترقی پا رہا ہے۔ گھبرانے کی کیوں بات نہیں خود دنیا دیکھ لیگی کہ اسلام فلسفی سرزمین میں رہ کر کس خوبی سے ترقی حاصل کرتا ہے۔

بیشک اندرونی فرقوں کا اسلام میں ایک حد تک تنافر اور اختلاف ہے لیکن پادری صاحب کا یہ کہنا کہ اندرونی تحریکات ہی مشنریوں کے حملوں سے زیادہ تر سخت ہیں۔ درست نہیں۔ اسلامی فرقے فروعات میں اختلاف رکھتے ہیں . . . لیکن اصول میں سب متفق ہیں۔ خلاف عیسائی مذہب کے جہاں اصول ہی کی بیخ کنی ہو رہی ہے۔ کون تعلیم یافتہ اور فلاسفر عیسائی جوان ہے جو تثلیث اور کفارہ پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اور کتنے ایسے ہیں جو دل سے اسکو مانتے ہیں۔ اصول اسلام کی بابت کسی میں اختلاف نہیں ہوا . . . . لیکن عیسائیت کی ترقی کا اندازہ مردم شماری نے جو خاکہ کھینچا اور جو تکلیف ظاہر کی ہے۔ وہ عیسائیت کی نسبت پر بہت کچھ روشنی ڈالتی ہے۔ ہندوستان میں جو ترقی ہو رہی ہے وہ اگر چہ ملکی ترقی ہے۔ لیکن اس کا رنگ ڈھنگ کچھ اور ہی ہے۔

علی گڑھ کی آزاد خیالی کے دن گئے۔ اب وہ حالت نہیں ہے۔ پادری صاحبان وہاں جا کر دیکھیں تو سہی کہ انکی کایا پلٹ کہاں تک ہو چکی ہے انگریزی تعلیم کا نہمدردی تفتیش حصہ مولویوں کی جگہ لے رہا ہے انکی اسلامی حمیت اسلامی غیرت بہت کچھ امید افزا ہے۔ یورپین تعلیم اور یورپین تہذیب کا اب ان میں وہ اثر نہیں رہا جو اسلام کے سادہ اصولوں کا ہے۔ الغرض انگریزی خواندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۹

کہدو اے اہل کتاب آؤ اسبات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانو اور اسکی عبادت پر دنیا کو قایم کریں تمہیں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیگا ہاتھ سے دو گو یہ پچتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے (۴ روپے)

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۵

حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود کن عظیم الشان برکات کا مجموعہ تھا

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح جناب مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر مختصر طور پر ہدیہ ناظرین کی جا چکی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہ جانگداز خبر ہمیں ایسے وقت میں موصول ہوئی۔ جبکہ اخبار کی ایک کاپی پریس میں جا چکی تھی۔ اور دوسری جانے کو تیار تھی۔ اس لئے اس اندوہگین صدمہ کی خبر پہنچاتے وقت نہ تو ہم حضرت مرحوم و مغفور کے حالات ہی پورے طور پر قلمبند کر سکے اور نہ ہی ہمارے ان غم و الم سے بھرے ہوئے جذبات کا اظہار ہی پورے طور پر ہو سکا۔ جو اس وقت ایک طوفان کی صورت میں امڈے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ ایسی حالت میں جو کچھ بھی ہو سکا۔ وہ ہدیۂ ناظرین کر دیا گیا۔ اگرچہ بہت سے نقائص باقی رہ گئے ہیں۔ اس قصور کا اعتراف کرنے کے بعد ہم ذیل میں اس موضوع پر دو ضروری مضامین ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلف الرشید جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کے حالات کی بابت قلمبند کئے تھے۔ ان میں سے پہلا مضمون آئینہ کمالات اسلام میں حضرت مسیح موعود نے عربی میں لکھا تھا۔ اور دوسرا حال ہی میں ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ فروری میں شائع ہوا ہے۔ ان دونوں مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا وجود کن عظیم الشان فوائد اور برکات کا مجموعہ تھا اور آپکا وصال قوم کے لئے کتنے بڑے نقصان کا باعث ہوا ہے۔ (ایڈیٹر)

نمبر ۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

جب سے میں خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اُس شوق سے بڑھکر ہے۔ جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدائے تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعاؤں سے بھر گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے اُن مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں اُس کا نام اُسکی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سردار ہیں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔ پس مجھکو اُس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے اور میں اپنے غموں کو بھول گیا جب سے کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں اسکو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اسقدر نفع نہیں پہنچایا جسقدر کہ اُس کے مال نے جو کہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے وہ علم و فضل اور نیکی و سخاوت میں اپنے ہمچشموں پر فوقیت لے گیا ہے اور باوجود اسکے اُس کا حلم کوہ رضوی سے زیادہ مضبوط ہے اُس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے اور اپنی تمام خوشی خدائے تعالیٰ کے کلام میں رکھی ہے میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اُس کی سرشت ہے اور علم اُس کا مشرب ہے اور حلم اُسکی سیرت ہے اور توکل اُسکی غذا اور میں نے اُس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُسکی مانند مخلوق میں نظیر نہیں اور نہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں اُسکی مانند کوئی خرچ کرنے والا دیکھا میں نے جب سے عقل و سمجھ پائی ہے اُسکی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا اور وہ جب میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اُس پر پڑی تو میں نے اُسکو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا اور میری فراست نے مجھ کو بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے اور میں لوگوں کی مدح کرنا اور اُن کے شمائل کو پھیلانا اس خوف سے بُرا جانتا تھا کہ مبادا اُن کے نفسوں کو ضرر دے لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ وہ تو ایسے لوگوں میں سے ہے۔ جن کے نفسانی جذبات شکستہ ہو گئے ہیں۔ اور جن کی طبعی شہوات تباہ ہو گئی ہیں اور اُس پر کوئی خوف نہیں کیا جا سکتا۔ اور اُس کے کمال کے نشانوں میں سے یہ ہے کہ جب اُس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اُس کو ایک مسافر سرگردان کی طرح یا اُس درخت کی طرح پایا۔ جو اپنی جگہ سے ہلا یا جائے۔ تو اُس نے غم کو اپنا شعار بنا لیا اور سارے غم کے اُسکا عیش مکدر ہو گیا اور وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو کھڑا ہو گیا۔ اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور ان کے الفاظ نہایت دلربا۔ خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والوں کو شراب طہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے۔ جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے۔ پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے۔ پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں۔ اور ہم ان میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ وہ تمام سے بڑھ گئی ہیں اس لئے کہ اُس نے تمام کمی و زیادتی کا احاطہ کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و براہین کے رستوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں۔ اپنے غیر پر فوقیت لے گئی ہیں۔ مبارک ہے اس شخص کو جو ان کو حاصل کرے اور پہچانے اور غور سے پڑھے ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن مجید کے عقدوں کو حل کرے اور خدائے تعالیٰ کی کتاب کے اسراروں پر واقف ہو تو اُس کو چاہئے کہ ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل ہیں۔ جس کو ذہین طالب تلاش کرتا ہے ان کے ریحان کی خوشبو دلوں کو فریفتہ کرتی ہے ان کی شاخوں میں کثرت سے میوے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں۔ جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں اور اس میں کوئی لغویات نہیں سنائی دیتی اور پاکوں کے لئے مہمانی ہے ان میں سے ایک کا نام فصل الخطاب اور ایک کا نام تصدیق براہین احمدیہ ہے باوجود متانت الفاظ اور لطافت مبانی کے قیمتی معانی پر وئیے گئے ہیں یہاں تک کہ وہ مؤلفین کے لئے اسوہ حسنہ ہو گئی ہیں اور متکلمین آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہیں کتابوں کی طرز پر لکھیں۔ اور بڑے بڑے عالموں کی زبانوں نے ان کتابوں کی مدح سرائی کی ہے ان کے جواہرات جواہر النحور پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں کے موتیوں پر فائق ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس کے کمالات پر ایک دلیل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت کے بعد جان لوگے۔ اور مؤلف فاضل نے ان کتابوں میں قرآن شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لئے کمر باندھی ہے اور اپنی تحقیق میں روایت اور درایت کے تنقیح کرنے کی مشقت اٹھائی ہے۔ پس آفرین ہے اُس کی عالی ہمت کے لئے اور اُس کے افکار و قادہ کے لئے۔ پس وہ مسلمانوں کا فخر ہے اور اُس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقان حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے۔ بلاشک وہ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور ہے اور اپنی پاک طینتی اور شان مردی کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے وہ ایک عجیب و غریب مرد ہے اُس کے ایک ایک لحظہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں اُسکے ایک ایک رشحہ کے ساتھ فکروں کے شرب پھوٹتے ہیں اور یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہے عطا کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ خیر الواہبین ہے

وہ نخبۃ المتکلمین ہے اور زبدۃ المؤلفین لوگ اُس کے زلال سے پیتے ہیں اور اُسکی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں سو وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے اُس کے دل میں لطائف اور دقائق اور معارف اور حقائق کے انوار ساطع ہیں۔ جب وہ اپنے پاک و صاف کلمات اور اچھوتے فی البدیہہ عجیب و غریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ تو گویا دلوں اور روحوں کو لطیف راگوں اور داؤدی مزامیر کے ساتھ فریفتہ کرتا ہے۔ اور کھلے کھلے معجزوں کے ساتھ لوگوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا لیتا ہے۔ جب کلام کرتا ہے تو ایسی ایسی حکمتیں مُنہ سے نکالتا ہے کہ گویا وہ پانی ہے جو پے در پے ٹپک رہا ہے اور سامعین کے مونہوں کی طرف جا رہا ہے اور میں نے اپنے فکر کے گھوڑے کو اس کے کمال کی طرف چلایا تو میں نے اس کو اُس کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات میں یکتائے زمانہ پایا وہ نہایت ذکی الذہن حدید الفواد فصیح اللسان نخبۃ الابرار اور زبدۃ الاخیار ہے اُس کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے امیدیں اُس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں۔ پس وہ خدام دین کا سردار ہے اور میں اُس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں۔ امید والے اُس کے صحن میں اترتے ہیں۔ اور اُس کی ہتھیلی سے ابر سخاوت طلب کرتے ہیں۔ جو اُس کے گھر کا قصد کرتا ہے اور اُس کی ملاقات کرتا ہے تو وہ اُس سے مُنہ نہیں پھیرتا۔ اور فقراء میں سے جو اُس کے پاس آتا ہے وہ اُس کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور وہ میری ملاقات کے لئے نہایت میلان دل کے ساتھ ایسا مضطرب رہتا ہے۔ جیسے دولتمند سونے کے ساتھ محبت و یقین کے پاؤں سے چل کر دور دراز ملکوں سے میرے پاس آتا ہے وہ ایک لڑکا جوان ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اُس سے محبت کرتا ہوں اپنی تمام طاقت سے میری طرف سعی کرتا ہے اگرچہ اُس کو اتنی ہی فرصت مل جائے۔ جو اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے اُس پر قسم قسم کی انعام کئے ہیں اور اُس کی بقا کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کی ہے۔ اُس کو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بد زبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے میرے کلام کے سُننے کے لئے اُس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں اُس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں جب اُس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم ابر کثیر کی طرح ہے۔ اُس کی صحبت بدحالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے اور اُسکے

حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہے۔ کفار پر اُس نے پتھر برسائے ہیں آریوں کے مسائل کو اُس نے کھودا اور نقب لگا کر ان بیوقوفوں کی زمین میں اُترا اور اُن کا تعاقب کیا۔ اور ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا اور اپنی کتابوں کو مکذبین کے رسوا کرنے کے لئے نیزوں کی طرح سیدھا کیا۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر...... کو شرمندہ کیا۔ پس ان کے مُنہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا۔ اور مُردوں کی طرح ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا لیکن مُردے موت کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں لرزتے ہوئے واپس چلے گئے اگر ان کے لئے حیا و میں سے کچھ بھی حصہ ہوتا۔ تو وہ دوبارہ حملہ نہ کرتے۔ لیکن بے حیائی اس قوم کا حلیہ اس طرح ہو گئی ہے جس طرح مُحجّل گھوڑوں میں تحجیل پس وہ ذبح کئے ہوؤں کی طرح حملہ کرتے ہیں اور فاضل نبیل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنیوالے دوستوں میں سے ہے۔ وُہ اُن لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خالص کر دیا ہے اور جنہوں نے عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدائے تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہ کریں گے۔ پس میں نے اُس کو اُن لوگوں میں سے پایا ہے۔ جو اپنے عہدوں کی محافظت کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں۔ اور وُہ اس پُرشر زمانہ میں ماء المعین کی طرح ہے۔ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جس طرح اُس کے دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ایسی محبت میں اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا وہ قرآن کا عاشق ہے اور اُس کی آیات مبین کی محبت چمکتی ہے اُس کے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں پس وہ اُن نوروں کیساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق دکھاتا ہے۔ جو نہایت بعید و پوشیدہ ہوتے ہیں اور اس کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے اور یہ خدائے تعالیٰ کی عطا ہے وہ جس کو چاہے دیتا ہے اور وُہ خیر الرازقین ہے اور خدائے تعالیٰ نے اُسکو اُن لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و لبصارت والے ہیں اور اُس کے کلام میں وہ حلاوت و طلاقت ودیعت کی گئی ہے۔ جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور اس کی فطرت کے لئے خدائے تعالیٰ کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے۔ خدائے تعالیٰ کے کلام میں بے شمار خزانے ہیں۔ جو اس بزرگ جوان کے لئے ودیعت رکھے گئے ہیں۔ وہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس کے لئے کوئی اس کے زروں میں جھگڑنیوالا نہیں۔ کیونکہ اس کے بندوں میں سے بعض وہ مرد ہیں۔ جن کو تھوڑی سی نمی دی گئی ہے۔ اور دوسرے لوگ آدمی ہیں جن کو بہت سا پانی دیا گیا ہے اور وہ اُس کے ساتھ حجت بازی کرنے والے ہیں۔ مجھے میری زیست کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں کا مرد ہے اُس کے لئے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے لکل علم رجال ولکل میدان ابطال اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے ان فی الزوایا خبایا وفی الرجال بقایا خدائے تعالیٰ اُس کو عافیت دے اور اُسکو محفوظ رکھے اور اُسکی عمر کو اپنی رضامندی اور طاعت میں لمبا کرے اور اس کو مقبولین میں سے بنائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اُس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مہمانوں کی طرح اسپر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے اور لطایف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے۔ جو پردوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ دقایق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقایق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔ عقلمند اسکی تقریر کے وقت اسکے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کیوجہ سے تسلیم کے ساتھ اسکی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں حق کو سونے کے ڈلے کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اکھاڑ دیتا ہے اضطراب میں ڈالدیا ہر ایک جوان کو اُس چیز نے جو واقع ہوئی اور علما و علوم روحانیہ کی دولت اور اسرار رحمانیہ کے جواہرات سے بے گزشت ہڈی کی طرح خالی ہاتھ رکھئے پس وہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر اس طرح ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں سو وہ علما میں آنکھ کی پتلی کیطرح ہے اور حکمت کے آسمان میں روشن سورج کی طرح ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور وہ اُن سطحی رایوں سے خوش نہیں ہوتا جن کا نبت اونچی زمین ہے نہ نیچی زمین بلکہ اسکا فہم ان دقیق الماخذ مخفی اسرار کیطرف پہنچتا ہے جو گہری زمین میں ہوتے ہیں فیللہ درہ وعلی اللہ اجرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی طرف کھوئی ہوئی دولت کو واپس کر دیا ہے اور وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو توفیق دیئے جاتے ہیں اور سب حمد اُس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھکو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جبکہ اسکی سخت ضرورت تھی سو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اسکی عمر و صحت و ثروت میں برکت دے اور مجھکو ایسے اوقات عطا کرے جنمیں وہ دعائیں قبول ہوں جو اس کے اور اسکے قبیلہ کیلئے دعا کروں اور میری فراست گواہی دیتی ہے کہ یہ اشیاء ایک محقق امر ہے نہ ظنی اور میں ہر روز امیدواروں میں سے ہوں خدائے تعالیٰ کی قسم میں اسکے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اُسکے کلام و مفہوم کے سمجھنے میں اسکو سابقین میں سے پاتا ہوں اور میں اسکے علم و حلم کو اُن دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں میں نہیں جانتا۔ کہ ان دونوں میں سے کونسا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے [illegible] دشمنوں کے شر سے ... محفوظ رکھا اور

جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دُنیا و آخرت میں اسپر رحم کر اے ارحم الراحمین آمین ثم آمین تمام تعریف اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ وہی دُنیا و آخرت میں میرا والی ہے اُسی کے کلام نے مجھے بلوایا اور اُسی کے ہاتھ نے مجھے ہلایا سو یہ مسودہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اشارے اور القا سے لکھا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہی قادر ہے آسمان و زمین میں اے رب جو میں نے لکھا ہے محض تیری قوت و طاقت اور تیرے الہام کے اشارے سے لکھا ہے پس تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اے رب العالمین! ۲

نمبر ۲

حیاتِ نور دین پر سرسری نظر

(از جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ممبر کونسل آف ایجنسی بہاولپور)

بیانِ شوق چہ حاجت کہ حالِ آتشِ دل ۔ توان شناخت ز سوزے کہ در سخن باشد

ہم جس دنیا یا جس کائنات میں رہتے ہیں وہ مختلف سانحات و واقعات کا ایک ایسا مجموعہ ہے کہ جسے اجمالاً کیا تفصیلاً بھی بیان کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہی روزمرہ کیا ہر ساعت اور ہر منٹ اور ہر سکینڈ ایسے ایسے واقعات گذر جاتے ہیں جو اپنی عجیبی دلاویزی اور ندرت کیوجہ سے اُس کائنات کیلئے جو کچھ بھی شعور و فہم و فراست رکھتی ہے صدہا نکات اور ہزاروں عبرتوں کا زندہ مجموعہ ہوتے ہیں شب و روز اگرچہ ہمارے مشاہدہ میں ایسے واقعات اور سانحات آتے رہتے ہیں لیکن ہم میں سے بہت تھوڑے ہیں جو انہیں ضمیر کی بدولت اور عبرت کی نگاہوں سے دیکھنے کے عادی ہیں یا اُن کے دلوں پر اُنکا کوئی اثر پڑتا ہو ہم اکثر سرسری رنگ میں واقعات اور سانحات کا مشاہدہ یا مطالعہ کرنے کے عادی ہیں وہ لا پروائی اور وہ غفلت جو ہماری زندگی کا رفتہ رفتہ لازمہ ہوتی جاتی ہے ہمیں بسا اوقات اُن واقعات اور سانحات سے محض خالی اور کورا واپس لیجاتی ہے جو ہماری زندگی کیواسطے ایک قیمتی سبق ہوتے ہیں بعض وقت ہم کہا کرتے ہیں کہ ایسی غفلت نہ ہوتی تو ہماری چلتی دنیا کا کام ہی نہ چلتا شاید یہ کسی حد تک درست بھی ہو مگر اگر یوں کہا جائے تو زیادہ تر درست ہوگا کہ ان حالات میں ہماری زندگیوں کی داغ بیل کی روش کچھ اور ہی ہوتی۔ انسان بوجہ طبعی و فطرتی خاصہ کے کہ وہ مختلف مشاہدات میں سے ایک حد تک انتخاب کرنیکا عادی ہے اور اکثر اوقات نظائر اور تمثیل سے اسکا دل و دماغ بہت کچھ قائل کرتا ہے اسی خیال سے وہ چیدہ چیدہ مشاہدات اور واقعات کے جمع کرنیکا عادی ہے تاریخ اور تذکرات کی یہیں سے بنیاد پڑی ہے جب عام طور پر بعض واقعات کا بیان ہوتا ہے تو وہ ایک تاریخ یا تذکرہ ہوتا ہے مگر سرسری نگی حالت بہتیں اپنی حافظہ بھی بہت کچھ محفوظ رکھتا ہے۔ سوانحعمریوں کی بنیاد بھی یہی ہے لوگ عموماً اس امر کے مشتاق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ہی ابنائے جنس کی زندگی کے حالات سے واقفیت پیدا کریں اور دیکھیں کہ انکی زندگیوں اور دوسرونکی زندگیوں میں کیا کچھ فرق ہے اسی لئے اور اسی شوق میں ہر ملک و ہر قوم میں صدہا سوانحعمریاں لکھی گئیں کچھ دوسروں نے لکھیں اور کچھ خود ہی لکھنے والے لکھ گئے ہر سوانحعمری ایک خاص شخص کی زندگی اور رفتار زندگی کا ایک فوٹو ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ اُس فوٹو کے کھینچنے یا کھنچانے میں کوئی خامی اور نقص ہی رہ گیا ہو اور اس وجہ سے اسپر نکتہ چینی ہو سکتی ہو لیکن باوجود اس کے بھی اگر کوئی سوانحعمری نیک نیتی اور احتیاط سے لکھی گئی ہے تو اُس سے دوسرے ابنائے جنس اقتدا اور ترک کے سلسلے یا شکل میں بہت کچھ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں بعض لوگ کبھی کبھی سوانحعمریوں کے پڑھنے سے اسواسطے اُکتاتے ہیں اور دل چُراتے ہیں کہ اُن کے خیال میں سوانحعمری وہی پڑھنے کے قابل ہوتی ہے جو کسی پہلو سے بھی نکتہ چینی کی زد میں نہ آسکتی ہو یا اُن کے خیالات کے موافق ہو۔ یہ خیال درست نہیں اختلاف خیال اور متضاد مذاق ہونیکی وجہ سے کوئی بھی ایسی سوانحعمری نہیں ملسکتی ہے جو سب قسم کے خیالات کا مجموعہ ہو اور جسکو سب لوگ ہی پسند کریں سوانحعمری میں ایک خاص شخص کے چیدہ واقعات اور رفتار یا افتاد زندگی کا ذکر ہوتا ہے وہ بجائے خود اُس شخص کی زندگی کا ایک ریویو یا ایک تنقید ہے ہمارا فرض ہے کہ اپنے مطبوعہ اور پرستیدہ خیالات یا عقیدت کو چھوڑ کر فطرت اور انسانیت کے اعتبار سے اُن کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ باوجود تضاد خیالات کے ایسے شخص کی زندگی اور زندگی کے کارنامے کیا کچھ کیفیت اور قیمت رکھتے ہیں پڑھنے سے پہلے ہی اپنے پرستیدہ خیالات کے ماتحت ہم وہم میں نتیجہ نکالنا رہ تحقیق سے بعید ہے انسانیت کا یہ فرض ہے کہ وہ پوری طمانیت سے حسنات کے اخذ کی کوشش کرے نکتہ چینی کا میدان اس قدر وسیع ہے کہ اُس سے انسانی ذات کیا ملکوتی ذات بھی نہیں بچ سکی۔

جو شخص کسی کی زندگی کا ریویو کرتا ہے وہ دراصل پیش کردہ معلومات کے مطابق ایسی زندگی کے مختلف واقعات کیفیات اور سانحات سے ایک مجموعی نتیجہ نکالتا ہے یہ جُدا بات ہے کہ بعض لوگ اُس سے اتفاق نہ کریں۔ لیکن واقعات کے پیش کرنے میں بہت کم اختلاف کی نوبت آتی ہے اس میں کچھ بھی شک و شبہ نہیں کہ انسانوں کی زندگیوں کے مختلف واقعات ایک ہی خیال یا تنقید کے تابع نہیں رہ سکتے لیکن ہاں ہمہ واقعات اور افتاد زندگی خود ہی ایک فیصلہ کُن فیصلہ ہوتا ہے ؎

معشر قہ عیاں سے گزرد برتو ولیکن
اغیار ہمے بیند ازاں بستہ نقاب است

زندگی یا زندگیاں جن جن خوفناک گردابوں سے گذرتیں اور جو جو طوفان اُن کی راہ میں آتے ہیں اور جن جن آزمائشوں اور مشکلات میں اُن کا امتحان ہوتا ہے وہ ایسی نہیں ہیں کہ اُن کی واجبی قیمت نہ لگائی جائے اگر کوئی زندگی کسی حد تک ایسے تلاطم اور ایسے گرداب سے محفوظ گذر گئی ہے۔ تو وہ واقعی تعریف اور حوصلہ افزائی کے قابل ہے۔ جن لوگوں نے زندگی کے گردابوں اور تلاطموں کا خوفناک سماں دیکھا اور مشاہدہ کیا ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ساحل مقصود پر پہنچنا کس قدر مشکل ہے ؎

شبِ تاریک و بیمِ موج و گردابِ چنیں ہائل
کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا

وہ لوگ جو زندگی کی ایسی مشکلات کا شعور اور احساس نہیں رکھتے۔ وہ اصل زندگی کے مفہوم اور زندگی کی مشکلات سے واقف ہی نہیں ہیں۔ وہ صرف نام کے انسان ہیں۔ ورنہ اُن میں انسانیت اور انسانی فطرت بوجوہ مُردہ ہو رہی ہے۔ وہ زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہیں ؎

خیالِ زلف تو پختن نہ کار خامان است
کہ زیر سلسلہ رفتن طریقِ عیاری است

وہ زندگیاں جو شروط انسانیت اور قواعد فطرت کے ماتحت گذرتی ہیں وہ زندگیاں جو اپنی راہ میں چپہ چپہ پر خار ہی نہیں بلکہ خارستان پاتی ہیں۔ جو پھونک پھونک کر قدم رکھنا زندگی کا پہلا اصول خیال کرتی ہیں اُن کا صحیح و سالم اور مامون رہنا بہت ہی قیمت رکھتا ہے اگر ہم فرائض کے ساتھ ساتھ تدین اور حزم و احتیاط بھی رکھنے کے عادی ہیں تو ہماری زندگیوں اور دوسروں کی زندگیوں میں ضرور فرق ہونا چاہئے ایک طرف ہمارے سامنے ہمارے اردگرد لاکھوں قسم کی تحریکات کا ہجوم ہے اور دوسری طرف ہم سے یہ عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ ہمارا پاؤں نہ پھسلے اور ہم لغزش نہ کھائیں ؎

درمیانِ قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

جو لوگ یہ ذمہ واری سمجھتے ہیں اور جو لوگ عہد و پیمان نباہنے والے ہیں وہی وانتے ہیں کہ اس گرد و غبار اور ان تحریکات میں سے صحیح و سالم نکلنا کیسا مشکل ہے ؎

باسنان تو مشکل تواں رسید آرے
عروج بر فلک سروری بہ دشواری است

لوگ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں صرف زندہ رہنا ہی زندگی ہے۔ بول۔ چال پھرنا چلنا اُٹھنا بیٹھنا ہی انسانیت اور زندگی کا بڑا لازمہ یا بڑا کارنامہ ہے ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا انخوت تکبر و رعونت وغیرہ وغیرہ ہی سامان زندگی ہے۔ نہیں نہیں زندگی ہاں سچی زندگی کا سماں اور روپ ہی کچھ اور ہے اگر زندگی یہی ہے۔ تو ہم سے جانوروں کی زندگیاں سو درجہ اچھی ہیں۔ سانس اور دم تو وہ بھی لیتے ہیں اُنکی بعض طاقتیں ہم سے کہیں سبک دل چسپ اور بہتر ہیں نہیں نہیں زندگی اس سامان کا نام نہیں ہے وہ کچھ اور ہی ہے اُسے صدہا میں سے کوئی ایک آدھ ہی حاصل کرتا ہے اور وہ بھی بصد مشکل اور فضل باری سے زندگی صادقہ یا حیات نوری کی راہوں سے کوئی خاص بندے ہی بہ سلامت جانتے ہیں ؎

جمالِ شخص نہ چشم است و زلف و عارض و خال
ہزار نکتہ دریں کار و بار دلداری است

ایسی زندگیاں جو ان مشکلات اور ان خوفناک پرشوں سے کسی حد تک بھی صحیح و سالم اپنے تئیں نے نکلتی ہیں وُہ اور ابنائے جنس کے واسطے فخر اور ایک پاک نمونہ ہوتی ہیں ایسا نمونہ جسپر اور زندگیوں کی رفتار رفتہ رفتہ اُسی راہ پر آسکتی ہے۔ زندگیوں پر ریویو کرتے ہوئے وہ خیالات دماغ سے نکالنے ہی پڑیں گے۔ جو بعض وجوہ سے پہلے ہی سے ممنوع ہو رہے ہیں کیونکہ ریویو میں پرستیدہ خیالات دُور ہی رہنے چاہئیں اگر پہلے کے متوجہ خیالات کی پابندی سے ہم کسی زندگی اور اس کے واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم اپنے تئیں ایک بے راہ پر ڈالتے ہیں۔ اس صورت میں اور زندگیوں اور اُن کے مختلف واقعات سے جو سبق ہمیں لینے چاہئیں اُن کی نوبت نہیں آتی یہ تمام باتیں ایسی ضروری ہیں جنہیں ہمیں سوانحعمریوں پر ریویو کرنے کے وقت یاد رکھنا چاہئے ؎

خموش حافظ و این نکتہ ہائے چوں زر سرخ
نگاہ دار کہ قلاب شہر صراف است

جس سوانحعمری کا نام عنوان میں لکھا ہے وہ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی سوانحعمری ہے۔ جو جلد اسوقت ہمارے ہاتھ میں ہے وہ پہلی جلد ہے یہ جلد اول بفضل خدائے کریم مولوی صاحب کی زندگی ہی میں لکھی گئی ہے ہمیں حضرت اکبر شاہ خان نجیب آبادی کا بدل مشکور ہونا چاہئے کہ انکی بدولت یہ بہا سوانحعمری ہمارے ہاتھ میں نظر رہی ہے مولوی نورالدین صاحب کے

انٹروڈیوس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ ایک عرصہ دراز سے اپنی بعض خصوصیات علمی-طبی-مذہبی اتقا کی وجہ سے کافی سے بھی زیادہ شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ بلکہ یہ کہ اُن کی شہرت اُن کے نام سے ایک ممتاز شہرت کا درجہ رکھتی ہے ایسی ہی زندگیاں اپنے مختلف اوقات میں مختلف جذبات اور تصرفات رکھتی ہیں اگر ہم چشم انصاف سے دیکھیں گے تو ماننا پڑیگا کہ اکثر مشاہیر اسلام کی زندگیاں اس نمونہ کی تھیں جن پر ہمیں بہت کچھ فخر و ناز ہے ؎

جال پر وراست قصہ ارباب معرفت
رمزے بروبپرس وحدیثے بیا بگو

سوانح عمری زیر ریویو میں صفحہ ۱ سے ۵۰ تک مولوی صاحب کے عقائد کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ عقائد کی نسبت فروعی بحث کریں۔ اصولی رنگ میں ناظرین انصاف فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اُن کے عقائد باوجود احمدی کہلانے کے اسلاف و مشاہیر اسلام سے کہاں تک ملتے ہیں۔ اگر بعض امور میں اعتقادی اور اجتہادی تفاوت ہے تو اسی حد تک ہے۔ جتنا اور مشاہیر اسلام کے عقائد میں پایا جاتا یا زیر بحث چلا آتا ہے۔ فروعی اجتہادات کی رو ہم کبھی بند نہیں کر سکتے اصولی عقائد کی اہم ضرورت ہے۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد فروعات پر نہیں ہے بلکہ اصول پر ہے ۵ صفحہ سے لیکر ۱۳۸ صفحہ تک ولادت عنفوان شباب سیاحت طالبعلمی تعلیم سفر مکہ و مدینہ حج وغیرہ وغیرہ کے حالات قلمبند ہوئے ہیں۔ ان حالات یا ان کیفیات کے پڑھنے سے پڑھنے والے پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی اور عجیب نکات سے آشنا ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ پڑھنے کے بعد یہ کہنا ہی پڑیگا۔ کہ علامہ نورالدین کی فطرت شروع ہی سے ایک نرالا یا نرالا ڈھنگ یا سماں رکھتی تھی۔ طالب علمی کے زمانہ ہی میں مولوی صاحب کی طبیعت میں غیرت دینی حبّ رسول اکرمؐ عزم راست گوئی صاف بیانی جرأت کا پایا جانا زندہ دلیل اس امر کی ہے۔ کہ قدرت نے ان کا وجود خاص مقاصد کے تابع بنایا تھا اور ان سے وہ کام لینے تھے۔ جو خواص ہی سے لئے جاتے ہیں رامپور اور لکھنؤ کے سفر اولیہ میں مولوی صاحب نے ساتھیوں سے یہ ٹھہرا لیا کہ اسلامی شعائر کے مطابق سفر میں ضرور ایک امیر قافلہ ہونا چاہیئے۔ یہ وہ تجویز اور وہ خیال تھا جو انضباط افراد مختلفہ کے واسطے ایک تمدنی گر ہے۔ مسلمانوں نے جب سے یہ روش چھوڑی انکی امارت اور تمکنت میں فرق ہی آ گیا۔ جب طب پڑھنے کے واسطے حکیم علی حسین صاحب کے پاس شہر لکھنؤ میں گئے تو ایک معترض کی نکتہ چینی پر اس جرأت اور اس صفائی سے ایسا خوش آیندہ اور مسکت جواب دیا جو اسلام کی تعلیم کا ایک جوہر بے بہا یا صرف اسی کا خاصہ ہے ہمیشہ اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں جسقدر جذب اور جس حد تک مساوات ہے وہ کسی اور مشرب یا مذہب میں نہیں ہے مولوی صاحب نے عملی رنگ میں اس کے ثبوت میں کمال ہی کیا کس خوبصورتی سے فرمایا یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آداز و اعزاز غیر ذی زرع کے امّی اور بکریوں کے چروا ہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امّی،،

یہ وہ جواب تھا جو ہزاروں دلائل اور صدہا براہین پر ایک عالمانہ زندگی کے رنگ میں برتری اور فوقیت رکھتا ہے یہ وہ جواب تھا جو ہر ایک سے نہیں نکل سکتا تھا۔ یہ وہ الفاظ تھے جنہیں اسلامی جوش لیے ہوا تھا۔ اس پر جوش پر صداقت جواب سے ثابت ہے۔ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے باوجود فرق مراتب و حالات ہم سرانہ یا آزادانہ گفتگو کرنے کی روح کہاں تک روا رکھتا ہے۔ جو جذب اور مساوات کا ایک پہلا زینہ ہے۔ روشن دل حکیم اس روشن فقرہ کے سننے سے وجد ہی میں تو آ گئے ایک طالب علم وہ بھی صدہا کوس کا مسافر اور یہ جرأت اللہ اللہ اسلامی تعلیم کی کیسی اعلیٰ شان ہے یہ روشن فقرہ اس جرأت حوصلہ اور عزم کا اثر تھا۔ جو اسلام کی مقدس تعلیم سے ان کی پاک طبیعت میں شروع ہی سے منقوش ہو چکا تھا اور جو کبھی بھی جھلک مارنے سے نہیں رک سکتا ؎

ما آبروئے فقر و قناعت نمے بریم ۰۰ با پادشہ بگو کہ روزی مقدر است

اس عزم اور اس جرأت کے ساتھ بھی حکیم صاحب کو خدا پر جو اعتماد تھا اور دعا کی فلسفی جس رنگ میں اُنکے ذہن نشین تھی۔ وہ ثابت کرتی ہے کہ ان کی گھٹی ہی میں یہ باتیں رکھی گئی تھیں۔ مختلف مواقع پر انہیں اپنی دعاؤں کی قبولیت کا ثمرہ اُٹھانا پڑا ہے اور اس جرأت سے اس کا اعلان اور اظہار کیا جاتا رہا ہے کہ کوئی کوئی ہی کر سکتا ہے۔ طالب علمی ہی میں ان کا یہ خیال یا عقیدہ تھا۔ کہ جب ہم قرآن مجید کو سمجھ سکتے ہیں تو اور علوم کیا ہیں یہی ہمت انہیں بہت سی مشکلات سے نکال کرنے لگی اور استادوں کو بھی انکی ذہانت اور محنت کا اعتراف کرنا پڑا ان کی اس ہمت نے آپکی اکثر موقعوں پر بہت کچھ مدد بھی کی اور اُن کی پارسایانہ زندگی بہتوں کے واسطے ایک نظیر ہو گئی۔ جب کبھی ان کی کسی نے مخالفت کی تو خداوند کریم نے ان کی مدد اور فتح کے واسطے غیب سے سامان مہیا کر دیئے دیکھو رامپور میں عبدالقادر خان اور کلن خاں کے درمیان کیا کچھ گذرا اور کلن خان کس طرح ایک مسافر طالب علم کا حامی بن گیا اور کس ہمت اور استقلال سے نور دین کی کلن خان نے مدد کی اور آخیر تک کیسا مستقل رہا۔

نور دین کا یہ استقلال اور حمیت یا غیرت مکتبوں ہی تک نہ رہی بلکہ راجوں اور نوابوں کے درباروں میں بھی اس کے یہی دم و رخم رہے مہاراجہ کشمیر کے روبرو نذر دکھانے جو استقامت جو حوصلہ نورالدین نے دکھایا وہ کوئی کوئی ہی دکھا سکنے کا دل و گردہ رکھتا ہے۔ ایسی راستبازی اور استقامت کا نتیجہ تھا۔ کہ خدا اُن کی وقت پر مدد کرتا ہے۔

رام پور میں ایک بیمار زیر علاج کے ناگہانی حادثہ نے جس کشمکش میں مولوی صاحب کو ڈالا انکی ہمت اور ان کا استقلال اور خدا پر توکل انہیں اس مخمصہ میں سے کس خوبصورتی سے نکال لے گیا ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں ایسے وقتوں یا ایسی حالتوں میں قائم رہنا سوائے اسکے نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ استقامت اور بھروسہ اور بھی کرتے ہیں۔ لیکن جو استقامت اور بھروسہ خدائی رنگ رکھتا ہو وہ کچھ اور ہی ہے مکہ اور مدینہ کا سفر جس عقیدت سے مولوی صاحب نے کیا ہے وہ ان کے حسن عقیدت پر ایک نیک شہادت ہے جس شخص کے دل و دماغ میں نام کو بھی فریب دہ فلسفہ کا غبار رہتا ہے وہ سو سو باتیں نکالتا ہے مولوی صاحب ایسا حکیم مزاج انسان جس عجز و نیاز سے باب اسلام پر جھکتا ہے۔ وہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہے باوجود اس عقیدت کے بھی مولوی صاحب کی نظروں میں جو باتیں قابل جرح قدح معلوم ہوئیں اُنپر نوٹس لینے سے آخیر تک نہیں چوکے جب دوسری مرتبہ مکہ میں جا کر ایک عرب کو ننگے نہلاتے دیکھا تو ٹوک ہی دیا۔ مذہب میں فضول اور تکلیف دہ بحثیں جب کبھی نہیں اُن سے نہ رہا گیا۔ مولوی صاحب کی کشادہ دلی اور حق پسندی ہمیشہ انہیں کامیاب بناتی رہی وہ باوجود اس قدر پابند مذہب ہونے کے بھی کشادہ دل ہے ان کے مباحث نے کبھی بھی مجادلانہ رنگ اختیار نہیں کیا لطیفوں ہی میں وعظ و رشد کی لطیف راہ نکالتے رہے بڑے بڑے سخت دل باحث بھی حکمت نا گفتہ سے انکا لوہا مان گئے ہیں۔

مکہ جانیوالے اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ مکہ والوں میں اُلفت اور محبت نہیں مولوی صاحب نے کیا عمدہ نتیجہ نکالا ہے۔ فرماتے ہیں۔ جب ہر سال نئے حاجی آتے ہیں۔ اور چلے جاتے ہیں۔ ان سے مکہ والوں کی محبت اور راہ و رسم کیا ہو۔ چونکہ وہاں خدائی محبت کا زور ہے اسواسطے انسانی محبت قدم نہیں جما سکتی ایسے گھمسان میں کوئی کسی سے محبت کیا کرے پھر اُن لوگوں سے جو مختلف ملکوں کے رہنے والے اور بھانت بھانت بولیاں بولنے والے ہوں۔ اس حالت میں تو واقفیت بھی مشکل ہو سکتی ہے اگر کوئی کہے کہ ٹرین میں اترنے کے بعد کوئی کسی کا اتفاقاً روشناس بھی نہیں رہتا اور آپس میں مسافر محبت نہیں کرتے تو اس کی بھی وہی صورت ہو گی۔ جو سفر مکہ کی ہے۔ طبیعت میں استقامت اور عزم اس قدر ہے جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ بھیرہ میں کمیٹی کے حدود میں مکان بنانے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی ملاقات کی کیفیت استقامت اور بھروسہ خدا کا ایک زندہ نمونہ ہے۔ اور اس پر صحیح عزم دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں۔ کوئیل بھی کیا مستانہ رہا ہے ؎

ہر دم چو بے وفایاں نتواں گرفت یارے ۰۰ مائیم و آستانش تا جاں ز تن برآید

اگر اس قسم کے واقعات اور تصرفات کو کم سے کم شرح صدر اور عزم ہی کہو تو وہ بھی اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ ؏ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اعتراف احسان شکریہ اظہار حق اعتراف حسنات سے طبیعت مخمر ہے جس کے ساتھ کشادہ دلی در گذر اور ہی رنگ پیدا کرتا ہے۔ تھوڑی سی نیکی اور احسان بھی اعتراف اور شکریہ کے بغیر نہیں رہا بڑی بڑی باتوں کا تو ذکر ہی کیا اور پھر لطف یہ ہے کہ احسان اور نیکی کو ہمیشہ بحیثیت احسان اور نیکی کے تسلیم کیا جاتا ہے مذہب اور قومیت کا شائبہ بھی نہیں اغیار کی صفات حسنہ اور احسان و مروت کو جس کشادہ دلی سے مانا ہے وہ ایک بڑے وسیع الظرف دل و دماغ کا ثبوت دیتا ہے۔ ملک فتح خاں پادری گوکل ناتھ اور بعض ہندو و آریہ دوستوں کی خوبیوں اور حسنات کا جن الفاظ میں اعتراف کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی کشادہ دلی پر ایک زندہ نظیر ہے یہ وہ زندہ دلی ہے۔ جو اسلام ہر مسلمان کو سکھاتا ہے غیروں اور دیگروں کی خوبیوں کا اُسی رنگ میں تسلیم اور تصدیق کرنا بڑی خوبی اور بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ یکم فروری ۱۹۱۴ء کا ذکر ہے کہ میں نے مولوی صاحب کی خدمت میں مولوی محرم علی چشتی صاحب کا السلام علیکم کہا۔ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ چشتی میرے دیرینہ دوست ہیں۔ وہ بڑی خوبیوں کے انسان ہیں ان میں تین باتیں خاص ہیں۔ اور میں ان کی بڑی قدر کرتا ہوں۔

(الف) اخفائے راز یا حفظ اسرار۔ (ب) محبت و ہمدردی صادق (ج) استقلال۔

یہ ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اور چشتی صاحب کے عقائد فروعی یا اجتہادی میں ایک حد تک اختلاف ہے۔ باوجود ان اختلافات کے بھی مولوی صاحب کا اس وسعت قلبی اور کشادہ دلی سے چشتی صاحب کی ان خوبیوں کا اعتراف جو واقعی انکی ذات میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی روشن دماغی پر ایک عملی دلیل ہے اور اس بات کا سبق کہ اسی روشن دماغی اور کشادہ دلی سے ہم سب کو پیش آنا چاہئے جیسے اور انسان ابتلا اور تکلیف میں پڑتے ہیں۔ ایسے ہی مولوی صاحب بھی مبتلا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی کسی تکلیف میں پڑے اور کبھی کسی میں کبھی قرضہ کی وجہ سے حیرانگی ہوئی۔ کبھی دشمنوں نے گھیرا اور کبھی مار دینے کی خبریں اڑیں یا اڑائی گئیں۔ ان حالات میں بھی مولوی صاحب نے حوصلہ نہیں ہارا وہی آن بان رہی جو تھی غیرت اور حمیت سے جو بھی نہ سرکے۔ ہمیشہ خدا ہی کا بھروسہ رہا ؎

مسلماناں مرا وقتے دلے بود ۰۰ کہ با وے گفتمے گر مشکلے بود

جب پہلے سفر کے وقت ۱۲ سو قرضہ ہو گیا دل چل نکلے پانچ سو روپیہ ملنے پر دل میں یہ آیا کہ رقم پوری نہیں آئی ابھی وہاں جا کے ہی نقصان پوری ہو گی۔ ۔۔۔ میں تحصیلدار کو جب پچھاڑ اکھاڑا ایک بڑی کثیر جماعت میں رجب ممون سے حکماً استعفا لیا گیا۔ ایک مہاجن نے جو کچھ کہا اور جو کچھ کہتا تھا۔ اس کے اعادہ سے طبیعت جس استقلال جس ہمت میں اور جس توکل پر رہی باوجودیکہ اس شہر میں ہزاروں روپیہ قرضہ بھی دینا تھا۔ وہ اُس استقلال اور توکل کا عملی ثبوت ہے۔ جو بعض طبائع ہی رکھتی ہیں یہ نور دین کی ہمت نہ تھی بلکہ اس توکل اس خدا پرستی کا اثر جو نور دین کی فطرت عالیہ میں مودع ہے۔ نور دین باتیں نہیں کرتا بلکہ عمل بھی کر کے دکھاتا ہے۔ اس کی پاک فطرت میں جو ہر عمل رکھا گیا ہے ؎

سخن عشق نہ آن است کہ آید بزبان ۰۰ ساقیا مے دہ و کوتاہ کن این گفت و شنود

چونکہ تدین اور تبحر کے ساتھ طبیعت فلسفی رنگ میں بھی ڈوبی ہوئی ہے اس واسطے بعض وقت وعظ و نصیحت میں اس قسم کے نکات کا خاصہ ... گیا ہے۔ کہ منصف طبائع عش عش کر اٹھتی ہیں۔ وزیر لعل دین کے مکان پر جا کر جس پیرایہ میں نصیحت کی اور جس جرأت کے ساتھ۔ وہ خاص طبائع کا ہی حصہ ہو سکتا ہے۔ کیا جامع نکتہ بیان ہوا ہے کہ ہر شخص کے واسطے اپنی زندگی میں کوئی نہ کوئی واعظ موجود ہوتا ہے۔ اگر ایک امیر کے گھر کے پاس کسی دوسرے امیر کا اجڑا ہوا گھر موجود ہے۔ تو موجودہ امیر کے واسطے اس کا نظارہ بھی ایک واعظ ہی ہے۔ کیسا دل ہلا دینے والا نکتہ اور مسکت استدلال ہے اگر اسی پر انسان دھیان رکھے تو چند در چند منہیات سے باز رہ سکتا ہے ؎

چہ فرصت ہا کہ گم کردم دریں راہ ۰۰ ز بخت خواب ناک غافل خویش

راست گوئی میں مولوی صاحب کی طبیعت بالکل نڈر واقعہ ہوئی ہے اور اب تک اسی پیمانہ پر چلی جاتی ہے۔ باوجودیکہ ضعف و ناتوانی نے جسم میں گھر کر لیا ہے۔ مگر روح اور حوصلہ ناتواں اور ضعیف نہیں ہوا ہے۔ اُسی آن بان میں ہے صداقت کے اظہار میں صداقت ہی سے صادقانہ کام لیا جاتا ہے کشمیر میں دیوان لچھمن داس صاحب ایسے جری افسر کو پشتونیوں کی دست برد سے جس ہمت اور جس حوصلہ سے روکا وہ مولوی صاحب کی جرأت کی ایک زندہ مثال ہے۔ اسی طرح صدہا امیروں۔ نوابوں اور راجوں سے یہ جرأت و ہمت خطابات اور سلوک رہا۔

صفحہ ۰ ۷ سے صفحہ ۲۶۹ تک عطر مجموعہ ہے یہ مجموعہ یا یہ گلدستہ واقعی عطر بیز یا عطر فشاں ہے۔ اور یہ مجموعہ نادرات ان ہی الفاظ میں قلمبند ہوا ہے جو خود مولوی صاحب کی اپنی زبان کے ہیں۔ اس مجموعہ میں ناظرین کو بیسیوں ایسی باتیں ملیں گی جو بڑے بڑے حکیموں اور فلاسفروں کے حصہ میں بھی بمشکل آئی ہیں۔ یہ گراں بہا نکات یا قیمتی باتیں چند لفظوں میں بیان کر دی گئی ہیں ایسے روپ میں کہ غبی سے غبی طبیعت اور متعصب سے متعصب انسان بھی اثر کے بغیر نہیں رہ سکتا یہ باتیں اور یہ نکات شاہدانی ہی نہیں ہیں۔ بلکہ تجربی بھی فلسفی ہی نہیں ہیں، بلکہ روحانی بھی۔

اخلاقی ہی نہیں بلکہ تمدنی بھی تمدنی ہی نہیں ہیں۔ بلکہ سوشل اور سیاسی بھی ان نکات سے کیا نکلتا ہے۔ مولوی صاحب کی زود رسی۔ توکل۔ خدا پر اعلیٰ بھروسہ تدین ذہانت۔ حاضر جوابی۔ موقعہ شناسی۔ حسن جواب حسن تبلیغ۔ کشادہ دلی۔ وسعت قلبی،

یہ وہ باتیں اور یہ وہ نکات ہیں۔ جو بعض ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ ؏

ایں سعادت بزور بازو نیست

اس عطر مجموعہ سے ناظرین مندرجہ ذیل باتیں خصوصیت سے دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں مولوی صاحب کی روش کیا رہی ہے۔

(الف) اہل خاندان کے ساتھ (ب) اہل و عیال کیساتھ (ج) اپنے شاگردوں کے ساتھ (د) احباب کے ساتھ (ھ) اہل وطن کے ساتھ۔

ان شعبوں میں آپ کو بہت سی اس مجموعہ میں سے ایسی باتیں ملیں گی جو ملکی اور قومی حمیت غیرت اور دور اندیشی کے گر ہوں گے ساتھ ہی اس کے آپ کو یہ بھی پتہ لگ جائیگا۔ کہ مولوی صاحب کی پاک طبیعت بناوٹ تصنع فریب دہی خوشامد معیوب وجاہت جاہ طلبی خود غرضی خود پسندی سے کہاں تک نافر رہی ہے۔ اور نافر ہے اور خدا کا فضل و کرم یہ ہے کہ وہی روش اب تک بھی چلی جاتی ہے علم دوستی علم پروری علم پڑھی میں گویا ان کی طبیعت اور ان کا مذاق اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ ہزاروں روپے کا کتب خانہ انکی اپنی ہی خرید ہے اور اب تک وہ سلسلہ جاری ہے۔ اور دوسری طرف کھسنے پینے اور لباس کا یہ حال ہے کہ دیکھنے سے کوئی اجنبی نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی نور الدین ہے جو زمانہ بھر میں شہرت رکھتا ہے۔ ان کی بیرونی وجاہت اندرونی وجاہت اور اندرونی عظمت اور علو شان کا عکس ہے۔ کیونکہ بایں حالات رعب اور ہی شان سلئے ہوئے رہے ایک طرف احسان پروری کی کوئی حد نہیں۔ اور دوسری جانب احسان فراموشی اور احسان خواہی سے طبیعت کوسوں بھاگتی ہے یہ بات کسی نمائش کی غرض سے نہیں بلکہ طبیعت بھی مستغنی واقع ہوئی ہے۔ اور یہ کہ کوئی دوسرا کیوں تکلیف میں پڑے بہ مورخہ ندارد ایک رقعہ مجھے لکھتے ہیں۔ جس کی میں ذیل میں نقل دیتا ہوں۔

مکرم معظم مرزا

یہ کتاب خاکسار نے مرزا محمود احمد سے لیکر کسی طالب کو دی اس نے وہ غیر نافظ کتاب گم کر دی۔ اب مجھے محمود احمد سے حجاب آتا ہے ان کی کتاب کیوں گم ہوئی۔ لکھنؤ۔ کانپور دہلی میں بہت جستجو کی مگر عمدہ بے نقص کتاب نہیں ملی۔ بہاولپور میں شاید اس کا نسخہ مل سکے۔ عہ روپے تک میں دے سکتا ہوں۔ آپ لاہور میں سید نادر شاہ کیور یا سٹیشنر سے پتہ لگائیں کتاب بے نقص چاہئے۔

(نور الدین)

جس کتاب تہذیب النحو کا رقعہ بالا میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ حجم میں ۴۰ صفحے کی ہے میری رائے میں ۱ر حد ۲ر سے اسکی قیمت زیادہ نہیں ہے جس کے بدلہ میں مولوی صاحب عہ روپیہ تک میں خرید لینا چاہتے ہیں تاکہ میاں محمود صاحب کو واپس دیجائے اللہ اللہ کیسی آزاد کیسی غیرت پسند کیسی پر حق کیسی خیر جو طبیعت واقعہ ہوئی ہے۔ اس رقعہ نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں ایسے شخص کی سوانح عمری دیکھوں۔ ایک فلاسفر کا قول ہے کہ بعض اوقات معمولی اور چھوٹی چھوٹی باتیں اور چھوٹے چھوٹے واقعات ہی بڑی بڑی باتوں اور بڑے بڑے واقعات کی راہ دکھاتے ہیں۔ فتدبر۔

مشکل ہے ایسے لوگوں کے افعال اور ضبط افعال کو کوئی خود غرضانہ نکتہ چینی سے بدنام کر سکتا ہے اگرچہ نور الدین بھی انسان ہے۔ اور انسانوں ہی میں سے ہے۔ مگر اُن انسانوں میں سے جو جامہ انسانیت رکھتے ہیں یا جو انسانیت شناس اور انسانیت کے دلدادہ ہیں ؎

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

۷۔ فروری ۱۹۱۴ء کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب نے یہ فرمایا کہ انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہمارے بعد ہماری اولاد کی امداد چندوں۔ زکوۃ اور صدقات سے نہ کی جائے۔ جس طرح میرا حامی خود خدا رہا ہے اسی طرح میری اولاد اور میرے وابستگان کا بھی رہیگا۔

یہ وہ بات وہ توکل وہ بھروسہ اور وہ قربانی ہے جو ہر کسی سے نہیں ہو سکتی یہ وہ دردناک اور نتیجہ خیز حکایت ہے جو ہر کوئی نہیں سنا سکتا یا ہر سنا اس قابل نہیں خدا پر بھروسہ توکل ہو تو ایسا ہی ہو یہی شعار اسلام اور روش مشاہیر اسلام ہے۔ ایسے ہی لوگ عملی رنگ میں اسلام کے واسطے ارکان عزم اور اصحاب ارادہ ہیں ؎

روز نخست چوں دم رندی زدیم و عشق
شرط آں بود کہ جز رہ ایں شیوہ نسپریم

ادھر یہ صورت اور ادھر یہ کہ اگر کوئی اپنی کمزوری بھی ہے تو چھپائی تک نہیں عطر مجموعہ کے حصہ میں دیکھ لوگے کہ جب کوئی وسوسہ خطیر خاطر ہوا یا کوئی اور ایسی ہی صورت پیش آئی۔ تو اس کا بھی ذکر کر ہی دیا گیا ہے۔

صوفیائے کرام اور حضرات اولیاء عظام کی خدمت میں جو کچھ عقیدت ہے اس کا ہر رنگ میں اعتراف ہے چار مشاہیر اسلام سے بیعت ہے اور چاروں سے اب تک وہی عقیدت ہے اور انہی ادب و عزت سے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو شروع میں تھا۔ ایک وہ لوگ بھی ہیں۔ جو ایک پیر کے چھوڑنے یا مرنے پر اس کی نسبت عقیدت رکھنا تو درکنار ادب سے نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے۔

سوچنے والے سوچیں کہ مولوی صاحب کو بزرگان دین سے کہاں تک عقیدت اور محبت ہے اور مختلف انساب صوفیائے عظام سے انہیں کیسی اعلیٰ نسبت ہے اسی حسن عقیدت کا یہ اثر اور یہ نتیجہ ہے کہ خود مولوی صاحب بھی اسی سلسلہ عظام سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

؎ و محرماں سراپردۂ وصال شوم
ز بندگان خداوندگار خود باشم

حیوۃ نور الدین کی قیمت عہ ہے ہماری رائے میں ہر مذاق کا آدمی ایسی سوانح عمریوں سے ایک بلیغ فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ اس میں بہت سی باتیں ایسی بیان ہوئی ہیں۔ جو ہر صحیح مذاق کے مطابق ہیں اور جن سے نہایت کشادہ دلی اور اتفاق کی مثالیں ملتی ہیں۔ جہاں سے عمدگی اور خوبی مل سکتی ہے۔ وہ ہمیں لینی چاہیئے۔ صداقت کا میدان بہت وسیع ہے۔ صداقت کسی کی ملکیت نہیں ہر شخص کا حق ہے ؎

خلقے زبان بہ دعوئے عشقش کشادہ اند
اے من غلام آن کہ دلش با زباں یکے است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

برادران السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

سلسلہ میں جو واقعات حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد پیش آ رہے ہیں ان کے متعلق کچھ عرض کرنا میں بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

حضرت صاحب کی وفات کے بعد میں صاحبزادہ صاحب سے ملاقات اور ان کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا۔ کہ اسوقت جماعت میں دو گروہ موجود ہیں ایک وہ جو غیر احمدی مسلمانوں کو بلا تفریق کافر قرار دیتے ہیں۔ دوسرے وہ جو ان لوگوں کو چھوڑ کر جو حضرت مسیح موعود پر کفر کے فتوے دیتے ہیں۔ باقی اہل اسلام کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کا جانشین منتخب کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کے سرآوردہ لوگوں کو تاریخ مقرر کر کے بلایا جائے اور ان مشکلات کے حل کرنے کے لئے کوئی احسن تجویز سوچی جاوے تاکہ دونوں فریق اکٹھے رہ سکیں۔ اور جماعت میں تفرقہ نہ ہو۔ میں نے یہ بھی عرض کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کے وقت اور اس وقت میں بڑا بھاری فرق یہ ہے۔ کہ اُس وقت کل جماعت کا ایک امر پر اتفاق تھا۔ اور اب اختلاف ہے۔ چونکہ ہمارے سلسلہ کی بنیاد اصلی اس اعتقاد پر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانا جائے۔ اور جس طرح پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر انسان اسلام کے اندر داخل ہو جاتا ہے اسیطرح پر حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود مان کر احمدیت کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ اب جو باقی اختلافات ہیں۔ وہ ضروری ہیں۔ اور مل کر کام کریں جسکی ہدایت حضرت مسیح موعود کی وصیت میں ہے۔ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہر دو فریق باہم مشورہ کر کے اور ان مشکلات کا جو پیش آ رہی ہیں حل کر کے اپنے لئے کوئی امر منتخب کر لیں۔ صاحبزادہ صاحب نے یہ فرمایا کہ بیرونی احباب کا انتظار سوائے ان کے جو دو تین دن کے اندر آ سکیں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ضروری امر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی نعش اس وقت تک دفن نہ ہو جبتک کہ ان کے جانشین کا انتخاب نہ ہو جائے۔ اس کے متعلق گفتگو تو بہت طویل ہوئی جس میں اور امور کا بھی ذکر تھا۔ جیسے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق کہ ایک فریق کے اعتقاد میں آپ کی نبوت حقیقی لعد بروزی ہے۔ اور لفظ نبی معنی میں اس کا استعمال حضرت صاحب کے الہامات میں اور تحریروں میں باعث کثرت پیشگوئیوں کے ہوا ہے نہ حقیقی اور اصطلاحی معنوں میں اور دوسرے فریق کے اعتقاد میں ایسا استعمال حقیقی معنوں میں ہے مگر ان تفصیلات کی ابھی ضرورت نہیں ہے آخر اس کے متعلق یہ طے ہوا کہ مزید گفتگو بعد مشورہ صبح ہو۔ مگر پھر اسکے لئے کوئی وقت نہ دیا گیا۔ نہ میرے رقعہ کا کوئی جواب دیا گیا۔ میرے اعلان میں جس میں ...

اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اس امر پر زور دیا گیا تھا۔ کہ کوئی کارروائی جو ہو بعد مشورہ احباب ہونی چاہیئے۔ لیکن کسی بات کی شنوائی نہ ہوئی بلکہ ان بزرگوں نے جب انکی خدمت میں حاضر ہو کر یہ امر پیش کیا۔ تو یہ فتویٰ دیا۔ کہ من کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون جسکا مطلب یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی شخص اسوقت تجویز کیا جاوے۔ جو اسکی بیعت نہیں کریگا۔ وہ فاسق ہے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ مشورہ کے متعلق عدم ضرورت ظاہر کی گئی اور آخر جب میں حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پڑھا جانے کے بعد پہلے جماعت کو اپنے خیالات سے اطلاع دینی چاہی تو مجھے جواب دیا گیا کہ ہم نہیں سنینگے۔ اور پہلے جو دو تین دن کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اسکو بھی مدنظر رکھا گیا بلکہ اسی دن جبکہ وہ لوگ بھی جنکو حضرت صاحب کی وفات کی تاریں دیگئی تھیں۔ ابھی نہ پہنچ سکتے تھے۔ وہ کارروائی کی گئی جسکو میں قابل افسوس ضرور لکھونگا۔ مگر میں اسکی تفصیلات کو پیش کر کے بہت سے اپنے دوستوں کو دکھ پہنچانا نہیں چاہتا۔ نہ اسکو تمام پبلک میں لاکر دوسروں کو ہنسی کا موقعہ دینا پسند کرتا ہوں لیکن ایک بات ہے جسکے کہنے سے میں رک نہیں سکتا۔ اگر ہماری جماعت کا بڑا حصہ فی الواقع تکفیر میں غلطی پر ہو۔ لیکن اگر حق اور صداقت کوئی چیز ہے اور کسی قسم کی زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت کرنا خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ قرآن کریم کے رو سے گناہ ہے تو میں نے اس حق کو ظاہر کرنے میں پہلے بھی اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اور آئندہ بھی کرتا رہونگا۔ خواہ مجھ پر کوئی فتویٰ جاری کیا جاوے۔ میں اپنے لئے اگر کسی بات کا مدعی ہوں تو مجھ سے بڑھکر لعنتی کوئی نہیں۔ کہ حق کی آڑ میں فساد پھیلاتا ہوں۔ لیکن میرے دل میں ایک درد ہے۔ اور وہی مجھے مجبور کرتا ہے کہ سب مصیبتوں کو قبول کر کے حق کا اظہار کروں۔ اہل قبلہ کی تکفیر وہ امر ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کو سخت ملزم کیا ہے۔ آہ آج وہ بات جس کے لئے دوسروں کو ملزم قرار دیا گیا تھا اسکا ارتکاب ہم خود کر رہے ہیں۔ میرا تو دل کانپ جاتا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل کو کافر خارج از اسلام قرار دیا جائے۔ ہاں جو انکی غلطی ہے وہ غلطی ہے اور اس غلطی کیلئے وہ قابل مواخذہ ہیں۔ پھر اسی ایک دوسرے کی تکفیر کو روکنے کے لئے ہی شارع علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے وہ کفر لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پھر جس بات کو اسقدر وضاحت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس کو میں کم از کم حقیر نہیں سمجھ سکتا حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی مذہب ساری عمر یہی سمجھا ہے۔ انکی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ سوائے اس شخص کے جو مسلمان کو کافر کہکر اس حدیث کے ماتحت خود کفر کو اپنے اوپر لیتا ہے۔ محض حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی وجہ سے کوئی مسلمان کافر نہیں غرضکہ میر سے لئے تو یہ ایک بڑے ڈر کا مقام ہے اور ایک متقی انسان کو اب لفظ سو نہ سے نکالتے ہوئے ڈرنا چاہیئے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر درحقیقت سب کلمہ گو جو حضرت مسیح موعود پر ایمان نہ لائیں۔ کافر ہیں تو پھر ساری اشاعت اسلام کی کوشش بے سود ہے۔ کسی ہندو یا عیسائی کو کلمہ پڑھا لینا ایک عبث بات ہے۔ میں بھی احمدیت کے لئے غیور ہوں لیکن حفظ مراتب اور مدارج کو بھول جانا غلطی ہے۔

لیکن جب ہمارے سلسلہ میں ایک یہ صورت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ ایک حصہ سب کلمہ گو کو کافر سمجھتا ہے۔ جبتک وہ سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہوں اور دوسرا حصہ نہیں سمجھتا تو بہرحال ایسا خلیفہ کا انتخاب ایک ایسا مشکل سوال ہو جاتا ہے۔ کہ جس کے لئے بہت سا غور درکار تھا۔ ایسی مشکل کو حل کرنیکے لئے قوم کو بہت سے تدبر بہت مشوروں اور بہت سی دعاؤں کی ضرورت تھی اور میں کہتا ہوں۔ اب بھی ہے۔ ایسے اہم امور کا منٹوں میں فیصلہ نہیں ہو سکتا پھر مرید اور مرشد کا تعلق ایک بہت ہی نازک تعلق ہے۔ بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں جہاں اعتقادات کا اسقدر اختلاف ہو وہاں بیعت ان معنوں میں نہیں ہو سکتی علاوہ ازیں خلفائے راشدین کی بیعت میں مرشد اور مرید کا تعلق نہ تھا بلکہ حاکم اور محکوم کا تعلق تھا۔ شرح صدر کے سوائے بیعت کرنا میں منافقت سمجھتا ہوں اور اس شخص کے ہاتھ پر جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہو بیعت کرنے کیلئے میرا شرح صدر نہیں ہو سکتا اسکے لئے جو کچھ بھی نتائج مجھے بھگتنے پڑیں۔ انکے لئے تیار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور توفیق چاہتا ہوں کہ وہ مجھے حق پر استقامت دے اور مصائب میں صبر عطا فرمائے۔ ان آخر پر میری یہ عرض ہے کہ اس حالت میں بھی کام کرنیوالے ہی مل کر رہنا چاہیئے۔ جیسا پہلے رہے ہیں۔ اور کسی حالت میں ہمارے ان کاموں میں کوئی فرق نہ آنا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود نے ہمارے سپرد کئے ہیں۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں شروع ہوئے ہیں انہی کاموں میں میں اپنے مکرم دوست خواجہ کمال الدین صاحب کے کاموں کو شامل سمجھتا ہوں۔ جس کے متعلق مجھے ایک بات حضرت مسیح موعود کی ملی ہے جو احباب کے اطلاع کیلئے نیچے درج کرتا ہوں۔ اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کیطرف خالصاً للہ جائیگا ملہم وہ برگزیدہ ہوگا اور اگر وہاں موت آجائیگی تو وہ شہید ہوگا۔ نور الحق حصہ دوم صفحہ ۵۵ یہ گویا ایک پیشگوئی ہی تھی جسکو اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب کے وجود میں پورا کیا۔ باقی رہا آپکے خالصاً للہ جانیکا سوال سو اسکا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح بار بار اپنی تقریروں میں کر چکے ہیں سو اس کام کو جماعت کے کاموں میں شامل سمجھنا ہوگا اور جو کوئی اسکو ضعف پہنچانے کی کوشش کریگا۔ وہ بھی ایک تفرقہ کی بنیاد ڈالیگا۔

باہتمام پنڈت امین چند پرنٹر و پبلشر برہمن سٹیم پریس لاہور میں پیغام صلح سوسائٹی احمدیہ بلڈنگس کیلئے چھپ کر دفتر اخبار پیغام صلح سے باہتمام خلیفہ رجب الدین صاحب پبلشر شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل ۸۴۸
الحمد اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن
(قیمت سالانہ دیسی) [illegible]

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور - یک شنبہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۶

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو ۱۵ مارچ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا !!!!)

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آئندہ کس قدر عظیم الشان ارادے اس سرزمین کے متعلق کر رکھے ہیں۔ پچھلے دو خطوں میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ ووکنگ کی مسجد میں ہم نے سلسلہ لیکچروں کا شروع کیا ہے۔ اور لوگوں کی توجہ ہے۔ پادری بھی عجیب ڈھکے بے دست و پا ہیں۔ یہاں ایک عیسائی کلب ہے جسکا جلسہ رات کے ۸ بجے ہوتا ہے۔ انہوں نے گذشتہ اتوار ۸ بجے شام کی بجائے تین بجے مقرر کر دیا۔ وہی وقت ہمارا تھا لیکن

واللہ غالب علیٰ امرہٖ

ابھی تک میں نے کوئی نوّے (۹۰) نشستوں کا انتظام کر دیا تھا۔ لیکن پونے تین بھی نہ بجے ہونگے۔ کہ تمام نشستیں بھر گئیں۔ اور جب میں نے لیکچر شروع کیا اسوقت کوئی سوا سو سے زیادہ ہی مخلوق تھی۔ قریباً نصف خاتونیں تھیں۔ اور یہ معزز طبقہ کے لوگ تھے۔ اور بعض دس دس میل سے بھی آئے ہوئے تھے۔ مضمون گناہ پر تھا۔ اور بہت ہی اثر والا ثابت ہوا۔ برادر ظفر علی خان بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ اس مجمع کو دیکھکر حیران تھے۔ اور بار بار کہتے تھے۔ کہ یہ کوئی مخص ہی ربانی کشش ہے۔ آپ لوگ اس امر کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ کہ یہ کامیابی کس قدر بے نظیر ہے یہاں اشتہار دینے پر بھی اگر پچاس آدمی لندن جیسے مقام پر کسی جلسہ میں جمع ہو جاویں۔ تو وہ بڑا بھاری کامیاب جلسہ سمجھا جاتا ہے۔ آئندہ اتوار برادر ظفر علی خان کے متعلق اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ خدا کا آخری پیغام، پر تقریر کریں گے۔

مسجد میں تو ایک آدمی کی بھی زیادہ گنجائش نہیں۔ اور ابھی شہر میں کافی چرچا نہیں ہوا۔ اگر یہی صورت رہی تو پھر ہمیں مسجد کے محاذ میں کوئی اور کمرہ بنانا پڑے گا۔ اس وقت تک خالص اس انتظام پر دس پونڈ سے زائد خرچ ہو چکے ہیں۔ کچھ کمی نشست (...) پانچ بنچیں بنوائی ہیں۔ اور کچھ ۷۰ کے قریب کرسیاں خریدی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ Corrugated iron sheet کا ہال بنا لیا جاوے بہرحال دیدہ باید۔

افریقہ میں جس طرح اسلام پھیل رہا ہے۔ اس کا فکر کل یورپ کو ہے چنانچہ بمقام کیکیو ایک جلسہ ہوا ہے۔ اور اس میں مختلف فرقہ جات عیسائیوں نے یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ کل اختلافات مابین کو ایک طرف کر کے اسلام کے بالمقابل ہم اتفاق کریں۔ ہندوستان کے مسلمان اس سے سبق پکڑیں ارادہ ہے کہ اس پر ایک مفصل آرٹیکل لکھوں .... بہرحال اس تحریک کے خلاف میں نے بحیثیت ایڈیٹر افریقن ریویو ایک چٹھی لکھی جو ٹائمز مانچسٹر گارڈین اور دیگر متعدد اخبارات میں چھپ گئی۔ اس پر ایک دلچسپ خط و کتابت ایک شخص موسومہ بسٹر بارڈ سے ہوئی۔ ان کے خط کی نقل اور اپنے جواب کی نقل بھیجتا ہوں۔ جو میں نے کل شام کو لکھا ہے (نوٹ از پیغام صلح۔ یہ دلچسپ خط و کتابت کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائیگی) آج بدھ کا دن ہے اگر ان کا جواب جمعہ تک آگیا۔ تو وہ بھی بجنسہٖ بھیجدونگا۔ یہ خط و کتابت اور وہ مضمون جو یہاں میں نے شائع کیا ہے۔ مسلمان بھائیوں کے علم میں لانا چاہئے

میرا ارادہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض حدیثوں کا ترجمہ ایک مختصر سی کتاب میں چھاپ دوں۔ اور مفت تقسیم کروں۔ میرے نزدیک یہ بہت مفید ہوگا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ کوئی صد دو صد حدیثیں ایک مختصر سی پاکٹ بک میں جمع کر کے کئی ہزار چھاپ دوں۔ اور مفت تقسیم کروں ....

.... یہ امر اس قابل نہیں کہ اس کے لئے چندہ کھولا جاوے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سوال صرف دو تین صد روپیہ کا ہے اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی اپنے آقا کے کلام کو مغرب میں تقسیم کرانا چاہے۔ تو یہ سہل طریق ہے پانچہزار کاپی جس میں سو یا ڈیڑھ سو احادیث ہوں۔ اور خوبصورت جلد ہو۔ شاید بیس پونڈ کے اندر چھپ جاوے۔ اگر کوئی ایسا عاشق نبی کریم نہ نکلا۔ تو پھر میں یہ کام خود ہی کرونگا والسلام (کمال الدین)

مکرر آنکہ آج صبح ڈاک میں سنگاپور سے ایک نہایت ہی خوش کن تحفہ آیا۔ آپ کو علم ہے۔ کہ جاپان۔ سنگاپور۔ جاوا۔ بیروت اور مراکو سے اس امر کی خط و کتابت ہو رہی تھی۔ کہ اسلامک ریویو کا ترجمہ جملہ زبانوں میں نکلے اگر ہم اس تجویز میں کامیاب ہو جاویں۔ تو گویا لندن میں بیٹھکر کل دنیا میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ یہ تجویز نہایت اہم ہے۔ اور میرے نزدیک اس کے لئے جب تک ان ممالک میں سفر نہ کیا جاوے۔ اس کا سرسبز ہونا مشکل ہے۔ بہرحال سنگاپور کی خط و کتابت بحمد اللہ سرسبز ہوئی۔ آج ملایا اسلامک ریویو ترجمہ اسلامک ریویو بزبان ملایا ملا۔ اس کی قیمت انہوں نے تین روپیہ رکھی ہے۔ میں بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ فنڈ مذکور سے ایک صد روپیہ بصیغہ مدد ان کو دیا جاوے۔ اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا جاوے کہ اشاعت اسلام کے ساتھ درد دل رکھنے والے اصحاب صرف بغرض امداد اس رسالہ کو خریدیں۔ گو وہ ہمارے لئے بالکل بے معنی چیز ہے۔ لیکن تین روپیہ بھی کوئی بڑی حقیقت نہیں اسلئے اگر دو تین صد کاپیاں ہندوستان کے مسلمان خرید لیں تو گویا یہ کافی مدد ہو جاویگی۔ یہ امر صاف ہے کہ ہر جگہ پادری نہایت خطرناک طریق پر اسلام کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور پیش از مرگ واویلا۔ یہاں بھی شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ مجھے اسلامک ریویو میں اس بلائے بے درمان کے مقابل لکھنا پڑا۔ بہرحال یہ مدد ازبس ضروری ہے۔ میں نے اُن کو آج لکھدیا ہے کہ ۵۰ کاپی کی خریداری اسلامک ریویو فنڈ اور چند دوست کرینگے۔ والسلام

کمال الدین

ایک حیرت انگیز واقعہ

جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کا اعلان جس میں خلافت کے متعلق شوریٰ کی تاکید کی گئی تھی۔ لاہور سے جانے والے انصار اللہ نے ۱۴ تاریخ کی درمیانی شب کو جناب صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے پاس رات کے ۳ بجے پہنچایا۔ ایک معزز انصار اللہ کی روایت ہے۔ جو اس مکان میں سوئے ہوئے تھے۔ جہاں صاحبزادہ صاحب تھے۔ کہ صاحبزادہ صاحب اس رسالہ کو دیکھکر بہت گھبرائے اور اپنے بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور [illegible] صاحب میاں فضل شاہ صاحب حافظ روشن علی صاحب۔ نواب صاحب وغیرہ سب کو اکٹھا کرنے کی فکر کی۔ اور فرمایا کہ اس کا فوراً جواب لکھا جاوے۔ بلکہ خود اپنے رفقاء کو بستروں سے اٹھاتے پھرے۔ ایک صاحب مولوی فضل الدین صاحب مختار کی لوئی اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ جناب صاحبزادہ صاحب ان کو مولوی فضل الدین سمجھکر انکے پاس آئے اور فرمایا اٹھو غضب ہو گیا، وغیرہ وغیرہ۔ جب اُنکے منہ پر سے کپڑا اٹھایا۔ تو ایک حکیم صاحب لاہوری نکلے۔

جناب صاحبزادہ صاحب کی گھبراہٹ تو بجا تھی۔ مگر اس وقت اس کا جواب لکھنے کی فکر کی بجائے بہت بہتر ہوتا۔ کہ اگر اس کے مطالب کو مدنظر رکھکر قوم کو فتنہ سے بچانے کے لئے باقاعدہ شوریٰ کا انتظام کیا جاتا۔ تاکہ انکو جبکہ جماعت کی خلافت پر متفق تھی۔ آپ پہلے اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور پھر خلافت قبول کرتے۔

اس ناعاقبت اندیشی کا ہم کو نہایت افسوس ہے۔ جس سے فرقہ بہت سلسلہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پھر کوئی بہتری کی صورت پیدا کر دے۔ آمین!

ہم ایک نبی کے سلسلہ کے ممبر ہیں

ہم پیر پرست نہیں ہیں ہمارا سلسلہ کوئی گدی نشینی کا سلسلہ نہیں۔ ہمارے ہادی اور مرشد نے اپنے عمل اور اپنی آخری وصیت سے ثابت کر دیا۔ کہ جس میں اور اس کے مریدوں میں وحی الٰہی اور تائید الٰہی کا فرق تھا۔ اور بس۔ پس ہم میں سے کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ ہم پر پیر بنکر بیٹھ جاوے ہم کسی کو بڑا نہیں مان سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے کارناموں سے اپنی قربانیوں سے اپنے خدا داد علم اور فضل سے ہمیں اپنی طرف جذب نہ کرے لیڈر امام اور امیر اللہ تعالےٰ بناتا ہے۔ دنیا کی کل قوموں کے لیڈر بھی جب تک کوئی خاص فضیلت نہ رکھتے ہوں جب تک قوم کے لئے کوئی خاص قربانی نہ کریں لوگوں میں مقبول نہیں ہو سکتے۔ چہ جائیکہ ایک روحانی سلسلہ جس میں صرف نفاذ رسمی کی مرسوم بنا پر جو سب جاہلانہ استعمال ہو سکتا ہے ایک شخص کو بغیر شوریٰ اور رائے اکثر کی آرا لینے کے جو کہ اپنا مال و جان اس کے سپرد کرنے کو ہیں صرف اُن چند لوگوں کی مرضی سے .... جن کو ایک حسن ظن انسان ہونے کی وجہ سے غلطی میں ڈالا گیا ہو۔ ایک ایسی قوم کا لیڈر بنا دیا جاوے۔ جس نے ساری دنیا سے مذہبی جنگ ٹھان رکھی ہے اور لیڈر بھی صرف انتظامی ہی نہیں بلکہ مذہبی بھی۔ یعنے ہمارے اعتقادات پر حکومت کرنے والا لیڈر۔ انتظامی لیڈر اگر ناقص نکلے۔ تو تو اس دنیا میں ہی نقصان ہو۔ مذہبی لیڈر اگر ناقص ہوا تو پھر نہ دین نہ دنیا۔ ہر دو لعنت میں گرفتار ہو گیا پس برادران اپنے نفس کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔

ہم نے اشاعت اسلام کرنی ہے۔ جب تک کوئی شخص اپنی قابلیت اور لیاقت اور قربانی سے ہم میں میدان کارزار میں آگے نکل کر نہ دکھاوے ہم کو چاہئے کہ اس راہ میں سوچ سمجھکر قدم ماریں۔ اس پر جو کچھ ہوا اب ہونا چاہئے جو کہ اس کام کا اہل ہو۔ صرف جسمانی ورثہ کی فوقیت پیر پرستی کی طرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا — مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۰۶

مجوزہ خلافت کے قیام کی کوششیں

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات پر اکثر لوگ جو دور دراز سے آ رہے تھے۔ قادیان کے افسوسناک حالات کو سن کر جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ وہاں جانے سے رُک گئے۔ جس پر قادیان سے ان بیرونی احباب کو غلطی میں ڈالنے کے لئے اعلان اور اشتہار دربارہ خلافت نکلنے شروع ہوئے۔ ایک اعلان تو اُن احباب کی طرف سے نکلا۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان سے تھے۔ یا کوئی اور تعلق یا رشتہ اُن سے رکھتے تھے۔ اس میں بہت سے بیعت کرنے والوں کے دستخط دیئے گئے۔ اس اشتہار میں یہ التزام خاص طور پر کیا گیا۔ کہ اختلاف جو ہو چکا تھا۔ اُس کا کسی قسم کا اظہار نہ کیا جاوے۔ اور پڑھنے والوں کو بھی معلوم ہو۔ کہ یہ جو کچھ ہوا نہایت آرام اور صفائی سے اور بغیر کسی قسم کی جیل و حجت کے ہو۔ حضرت میاں صاحب کو خلیفہ بھی اُسی طرح مانا گیا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح برحق کو۔ اور یہ بالکل غلط تھا۔ کیونکہ سینکڑوں تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ وہاں سے بعض چالاکیوں کو دیکھ کر نفرت دل میں لیکر واپس چلے آئے۔ اشتہار میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دو ہزار آدمیوں نے بیعت کی۔ حالانکہ اُس وقت دو ہزار آدمی موجود بھی نہ تھے۔ یہ تحریری شہرت ہے اُس منصوبہ کا جو کہ خلافت کے حصول کے لئے بنایا گیا۔ اور تو اور صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں بھی جس معاملہ کو پیش نہ ہونے دیا ہو۔ اگرچہ ایسے اہم معاملہ میں ضروری تھا۔ کہ ساری احمدی جماعت کی رائے لی جاوے۔ اس کے متعلق اس دلیری سے ایک اعلان شائع کر دینا اور اس میں باقی بیرونی احمدی احباب کو بیعت کے لئے جلدی کرنے کے لئے اُکسانا بتاتا ہے۔ کہ اس کے پردہ میں کسی خوف اور سازش کو چھپایا جا رہا تھا۔

ایک اعلان اخبار الحکم میں شائع ہوا۔ جس میں اُس خلافت کے متعلق جس کی بنا ایسی دنیاداری کی ترکیبوں پر رکھی گئی ہو۔ یہ ثابت کیا ہوا تھا۔ کہ وہ خلیفہ جنا پروری ہوئی۔ جو مدعی ہیں وہ تو دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔ کہ میں وہ ہوں۔ لیکن ہمارے دوست ہیں کہ اس پر مضمون کے صفحے لکھکر دنیا میں سلسلہ احمدیہ کو ایک ٹھٹھا اور مسخری کی جگہ بنا رہے ہیں۔ اور خدا کا خوف بھی نہیں کرتے۔

یہ سب اشتہار بانٹ دیئے گئے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کے وقت۔ اس قسم کے اشتہار نکالے گئے تھے۔ اس کے بعد تاروں کی باری آئی۔ اور دنیا کی آنکھ میں خاک ڈالنے کے لئے مولوی شیر علی صاحب انصار اللہ نے مختلف جگہوں میں تاریں دیدیں۔ کہ جناب صاحبزادہ محمود احمد صاحب سب احباب کی اتفاق رائے سے خلیفہ مقرر کئے گئے۔ یہ تاریں نہ صرف اخبار نویسوں کو ہی بلکہ سب جماعتوں کے سکرٹریوں کو دی گئیں۔ ایک مفصل تار جناب نواب محمد علی خان صاحب اور جناب مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی شیر علی صاحب کی طرف سے چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور چیدہ اخباروں کو دی گئیں تاکہ پیشتر اس کے کہ لوگوں کو اختلاف کا علم ہو۔ اور حق ظاہر ہو جاوے وہ بیعت کے شکنجہ میں پھنسیں۔ جب ایک دفعہ کوئی بیعت کرلیگا۔ پھر وہ پنجہ سے نکل نہیں سکتا۔ جناب خواجہ صاحب کو بھی ایک تار اسی مضمون کا دے دیا گیا۔

غور طلب امر اس میں یہ ہے یہ سب تاریں اتوار کو ۲ بجے شام کے لاہور میں آ کر دی گئیں۔ ایک رات کا بھی انتظار نہ کیا گیا۔ حالانکہ اتوار کو تین گنا خرچ تار پر زیادہ پڑتا ہے۔ غریب قوم کا آیا ہوا روپیہ اس طرح بے دردی سے خرچ کیا گیا۔ اتوار کے دن تاروں کا دیا جانا اُس سب سازش کو طشت از بام کرتا ہے۔ جو انصار اللہ کی جماعت بنانے سے شروع ہو کر۔ انصار اللہ کے نام ۱۱ مارچ کے کاموں اور مذکورہ بالا اشتہاروں کے ذریعہ تکمیل کو پہنچائی گئی۔ اللہ اللہ ہم تو حیران ہیں۔ وہ دیکھا جس کی امید نہ تھی۔

جب ہم نے سنا کہ تاریں بھی باہر دی جا چکی ہیں۔ تو پھر ہم نے مناسب نہ سمجھا۔ کہ جماعت کو اصل واقعات سے بے خبر رکھا جاوے اس لئے مشورہ ہوا۔ کہ ہم بھی لوگوں کو اصل حالات سے اطلاع کر دیں۔ لاہور آ کر معلوم ہوا۔ کہ چیف سکرٹری صاحب کو ہم تار دے چکے ہیں۔ اس پر وزیر آباد۔ سیالکوٹ اور جہلم میں خود جا کر لوگوں سے اصل حالات کا اظہار کر دیا گیا۔

سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ کیوں کیا گیا اتنی جلدی کیا تھی۔ چیف سکرٹری کو روحانی سلسلہ کے لیڈر کے متعلق تار دینے کی کیا غرض تھی۔ کیا کوئی دنیاوی ریاست تھی جس کا تعلق گورنمنٹ عالیہ سے تھا۔ یہ تو روحانی سلسلہ تھا۔ اس کے لئے نائب مقرر کرنا خدا کا کام ہے اور یہ فرض کچھ آسان تو نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو تو جب بیعت کیلئے کہا گیا تھا۔ تو انہوں نے تو مجبور ہو کر بڑی دعاؤں کے بعد اسے قبول کیا تھا۔ اُن کو تو کسی نے مبارک نہ دی تھی۔ اور نہ ہی کہیں تاریں دی گئی تھیں۔ اصل مبارک کا دن تو آج اُن کے لئے تھا جنہوں نے اپنے فرض کو بڑی جانفشانی کے بعد انجام دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سب واقعات ہیں جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ امید ہے کہ ہمارے بھائی انکو پڑھ کر سمجھ جائیں گے۔ کہ کہاں تک اُن سارے حالات سے تقویٰ کی خوشبو آ رہی ہے۔

احمدی کی تعریف

احمدی وہ ہے۔ جو حضرت میرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو وہ مسیح موعود و مہدی مسعود یقین کرتا ہے۔ جس کی پیشین گوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ اور آپ کی ہر ایک تعلیم اور سنت پر قدم مارتا ہے۔

یہ تعریف لکھنے کی ہمیں اس لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ بعض خودغرض احباب قوم کو سوائے مسیح کی بتائی ہوئی باتوں کے اور راہوں پر لیجانا چاہتے ہیں۔

خلیفہ وقت

ہم نے ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی ۔ ۔ ۔ ۔ عمر میں تین قسم کے خلیفہ دیکھے

(۱) ایک خلیفہ تو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام تھے۔ جو اللہ سے اذن پا کر کھڑے ہوئے۔ اور نصرت و تائید روح القدس سے ایک فرمانبردار پاک جماعت بنا کر اور اشاعت اسلام کے کام کی بنیاد ڈالکر مالک حقیقی سے جا ملے۔ اور خلیفۃ اللہ کہلائے۔ آپ نے اللہ سے علم پا کر دین اسلام کو سیکھا اور زندگی کے ہر لحظہ میں الٰہی فرشتوں کی حفاظت آپ کے شامل حال رہی۔ پس ایسے پاک اور ہادی مسیح کی فرمانبرداری جس کا معلم خدا تعالیٰ ہو۔ خدا کی فرمانبرداری ہے۔ اور وہ کبھی انسان کو غلطی میں نہیں ڈال سکتی۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ اُس کا غلام بن جاوے

(۲) پھر ایک سردار قوم وہ خلیفہ دیکھا۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین مرحوم و مغفور تھا۔ اُس نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت میں وقف کر دی تھی۔ دینی علوم میں یکتائے زمان تھا۔ نہ صرف احمدی جماعت میں ہی بلکہ ساری دنیا میں اُس کے تقویٰ اور خدا ترسی کی وجہ سے اُس کی رائے امور دینی و دنیوی میں ایک خاص وقعت رکھتی تھی۔ جس کا تعلق خاص خدا سے ایسا تھا۔ کہ حضرت مسیح نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اُس کو نور نبوت سے حصہ ملا ہوا ہے۔ اس پاک انسان کو بلا کسی تفریق کے ساری کی ساری جماعت احمدیہ نے اُس کے تقویٰ اور علم اور وسیع القلبی سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے نہ صرف اپنا اشاعت اسلام کے کاموں میں امیر ہی بلکہ پیر بھی مان لیا اور وہ حقیقی طور پر خلیفۃ المسیح بھی ٹھہرا۔

(۳) ماسوائے اس کے ہم دنیا میں سینکڑوں گدیاں اور پیر دیکھتے ہیں جہاں آئے دن صرف اس لئے۔ کہ ایک شخص کسی پیر کا لڑکا ہے۔ لوگ ایسے پیروں کے ہیں اور اپنے ایمان کو اُس کے ہاتھ پر بیچ دیتے ہیں۔ نہ پھر مرید کی کوئی رائے رہتی ہے نہ اُس کے دل میں کوئی علمی ترقی کرنے کی اُمنگ باقی رہتی ہے۔ جو وقت پیش آئی پیر کے پاس چلے آئے۔ جو غلط یا درست اُس نے بتایا وہ مان لیا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی ذہنی اور عقلی ترقی کے قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ ایک بیجان مضغہ ہو جاتا ہے۔ جسے کوئی جدھر چاہے دھکیل دے۔ پیر صاحبان ہیں کہ مٹھی گرم ہوئی۔ کھانے کو نیکری سے مل گیا۔ دو چار حاشیہ نشین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تعریف کرنے کو موجود ہیں۔ اب کام کرنے کی کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے ہزارہا ایسے خلیفہ اسلام میں موجود ہیں۔ اُن کو نہ تقویٰ میں نہ علم میں نہ وسعت و تجربہ میں دوسروں پر کوئی فوقیت ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مریدین کو اُن کی ہر ادا اچھی کر دکھاتا ہے۔ منہ سے لفظ نکلا اور حاشیہ نشینوں نے مرحبا جزاک اللہ واہ واہ کے نعرہ بلند کئے۔ سامعین کو بھی مجبوراً ساتھ شامل ہونا پڑتا ہے۔ ایسی گدیوں نے اسلام کو تباہ کر دیا۔ لکھو کھہا ہونہار دماغوں کا ستیاناس کر دیا۔ کروڑہا سعید نفس پرستی میں پڑ گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اشاعت اسلام کا کام جو اصل تھا۔ اُس کی طرف کسی کو بھی توجہ نہیں وعلّم آدم الاسماء کلّھا کی طرح یہ ابن آدم اشیّء سے کوئی علم نہیں پاتے۔ اور بسطۃ فی العلم والجسم علم اور جسم بھی مضبوط اور توانا نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مریدوں کو غلط راہوں پر چلا کر نہ دین کے اور نہ دنیا کا چھوڑتے ہیں۔

خلیفہ بلا شرط

ہمارے سر پر سے جب ولایت مدار ہمارے پیارے حضرت حاجی مولوی نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسا شریعت کا چاند غروب ہو گیا۔ تو خلافت کے متعلق سامانے دراز سے جو منصوبے گانٹھے جا رہے تھے۔ اور جو وصال حضرت سے ایک ماہ پہلے ایک خاص زور شور سے جاری کئے گئے تھے۔ وہ عجیب رنگ لائے انہوں نے اپنی شکل ایک مایوسی اور حسرت بھرے رنگ میں دکھائی۔

ہر طرف احمدیہ سکول کے طلباء لوگوں سے کاغذوں پر دستخط کراتے پھر رہے تھے۔ جن پر لکھا ہوا تھا۔ کہ خلیفہ بلا شرط ہونا چاہئے اُس کو انجمن کا مطاع ہونا چاہئے۔ وغیرہ وغیرہ

خادمان دین حضور نے عرض کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے پیارے خلیفہ کے گود میں پرورش پائی تھی۔ اُن کو ترکی بہ ترکی پوچھتا بھی نہ تھا۔ عام چار دیگر دوکے لوگ جمع ہو رہے تھے۔ اُن کو ایسا کہ دستخط لئے جا رہے تھے اور ایسی بری ذرائع استعمال کئے جاتے تھے۔ کہ اس گری ہوئی حالت میں بھی عام میونسپل الیکشن میں اس طرح کوئی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو خود اپنے ہاتھ سے لکھدیا۔ کہ میری جانشین انجمن ہے اور اپنی زندگی میں ہی اُس کے لئے لائف ممبر مقرر کرکے اُس کو مستحکم کر دیا۔ اور پھر لکھدیا کہ میری زندگی میں جب مجھے کسی امر میں الہام ہو۔ تو انجمن کے فیصلہ اُس کے ماتحت ٹوٹ سکتے ہیں ورنہ اس وقت بھی اور آیندہ بھی وہ قطعی ہونگے۔ اور اُن کا ماننا میری جماعت کا عین فرض ہوگا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اپنی ساری کمائی ہوئی جائداد کو انجمن کے سپرد کر دیا اور اُس کو آئندہ کے لئے قطعی اختیار بھی دیدیئے اور اس طرح اپنی بے تعصبی کا دنیا کو ثبوت دیا۔ لیکن یہاں ہیں کہ بغیر اس ارشاد کی پرواہ کے لوگوں سے ایک ایسا خلیفہ بنانے کے لئے دستخط لئے جا رہے ہیں۔ جو کسی شرط کا پابند نہ ہو اور جو کہ انجمن پر مطلق حکومت رکھتا ہو۔ شخصی حکومت کی خواہش نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کو بھی بھلا دیا۔ الامان۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ جن کی نعش مبارک اندر پڑی ہوئی تھی وہ تو خاص خلیفہ کی اوصاف اور شرائط مقرر کریں اور وصیت کریں کہ اُنکا جانشین وہ ہو جو متقی ہو۔ فاضل ہو عالم باعمل ہو۔ درگذر چشم پوشی سے کام لینے والا ہو حضرت کے پرانے اور نئے احباب سے نیک سلوک کرنے والا ہو وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں خود مختاری کا عشق اُسکی بھی پرواہ نہیں کرنے دیتا اور کہا یا جا رہا ہے کہ خلیفہ بلا شرط ہو کیا یہ راہ تقویٰ کی راہ کہلائی جا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت میں ہی اگر غور رہو تا اور قرآن کے خدائی ارشاد کی طرف ہی دھیان کیا جاتا تو ایسا ہرگز واقعہ نہ ہوتا لیکن نفس جب غالب ہو پھر قرآن کو کون پوچھتا ہے۔ حضرت کی وصیت پر عمل درآمد خواہ نہ ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے مطابق جانشین پرکھا جاوے یا نہ لیکن خلافت ملے اور وہ بھی جلدی۔ کیونکہ اہل غرض جدائی سے بیقرار تھے۔ یہ تو خلافت سے پہلے ہوا بعد میں خلافت بلا شرط ملنے پر جو مبارک کے نعروں نے غمزدہ لواحقین حضرت خلیفۃ المسیح اور حضرت کے پرانے اور نئے احباب کو صدمہ پہنچایا ہے اور جو نیک سلوک اُن خادمان دین سے ہوا وہ نہایت ہی قابل شرم تھا۔ یہ تہذیب اور روشنی کا زمانہ اور پھر حضرت مسیح موعودؑ جیسے اعلیٰ اور قابل انسان کی طیار کی ہوئی جماعت جس نے ساری دنیا سے جنگ روانی کرنی ہے اُسکو کہا جاتا ہے کہ ایک نوجوان متقی کو پیر مان لو کیونکہ وہ مسیح موعودؑ کی ذریت ہے جو نیکی کی وجہ سے ہم پر فوقیت رکھتا ہے ہم مانتے ہیں کہ حضرت صاحبزادگان جسمانی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد اور ذریت ہیں۔ لیکن ما محمد ابا احدٍ من رجالکم بتاتا ہے کہ روحانی رنگ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ہر فرد آپکی ذریت ہی ہے یہ رسالت کوئی جدی ورثہ نہیں اگر ایسا ہوتا تو پھر مسیح سیدوں کے خاندان میں ہونا چاہئے تھا اور پھر اُسکے خلیفہ بھی زیادہ سید ہی ہونے چاہئیں تھے لیکن ایسا ہرگز نہیں رب نے آگے بنی اسرائیل کو غائب و خاسر رکھا اور پھر شیعوں کو اسلام سے گرا دیا اب ہمیں پاک سلسلہ میں ضروری تھا کہ لوگ اُن واقعات سے عبرت حاصل کرتے حقوق کا خیال ہے جو انسان کے دلکو غلطی میں مبتلا کر دیتا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب ہمارے نہایت محترم و مکرم ہیں اور ہمارے دلمیں اُنکی عزت ہے لیکن اپنے معاملہ میں اُنکی شخصی رائے کو کوئی خصوصیت پیر و مرشد نہیں البشر امثالکم کے ماتحت وہ بھی ہمارے جیسے کمزور اور خطاؤں اور نسیان والے بشر انسان ہیں ہاں الہام پا کر مامور ہوتے تو اور بات تھی۔ جب اللہ نے انکی طرف ساری جماعت کے دلوں کو رجوع نہ کیا انکا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ اپنے آپکو خلافت کے منصب پر بٹھاتے اس اہم فرض کو ہاتھ میں لینے سے پہلے لازم تھا۔ کہ وہ جماعت کے مختلف اصحاب

مراسلات

انصار اللہ کی ایک گہری سازش کا انکشاف

انا للہ وانا الیہ راجعون

سب نے مرنا ہے اور اسی راستے گذرنا ہے۔ مگر بعض موتیں ایسی ہوا کرتی ہیں کہ وہ دنیا کے لئے ایک سخت مصیبت اور قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ انہیں موتوں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب کی موت تھی۔ اگرچہ ایسے فانی فی اللہ لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اور ع
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما۔
کا مصداق ہوتے ہیں۔ مگر قوم سے ان کی جدائی ایک ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو یہ قوم کی کمر توڑ دینے کے لئے کافی ہوتا ہے حضرت کا وصال ۱۳ مارچ کو جمعہ کے دن ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر نماز جمعہ کے وقت جبکہ وہ خود باوجود سخت ضعف کی حالت نماز میں تھے ہوا۔ اور تدفین دوسرے دن نماز عصر کے بعد ہوئی۔ اس بیچ میں جو کچھ واقعات پیش آئے ان سے اس بات کا اندازہ لگ گیا۔ کہ کس قدر قیمتی وجود ہم میں سے اٹھ گیا۔ نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ دعویٰ ہو کہ خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف ان باتوں سے کام لیا گیا۔ جو دنیوی حکومتوں کے حصول میں بازی لیجانے کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں حضرت کی حالت جب ۱۱ مارچ کو زیادہ نازک ہو گئی۔ تو انصار اللہ کے سکرٹری کی طرف سے ایک کارڈ تمام انصار اللہ کے نام جاری کیا گیا جس میں ان کو مطلع کیا گیا۔ کہ حضرت کی حالت اب دنوں سے گذر کر گھنٹوں تک آ رہی ہے اور سب احباب کو فوراً آ جانا چاہئے۔ تاکہ جہاں حضرت کی زیارت کا موقع ملے زمانہ آئندہ کے خوف کا بھی انتظام کیا جائے۔ اور بعد میں افسوس نہ رہ جائے یہ اس کارڈ کا لب لباب ہے۔ اور وفات سے قبل ہی بعض انصار اللہ کے خاص ممبروں کو تاریں بھی دی گئیں۔ چنانچہ وفات کے وقت یا اس کے بعد فوراً ہی انصار اللہ کی جماعت قادیان میں موجود تھی۔ وفات کے بعد زور اس امر پر دیا گیا۔ کہ خلافت کا فیصلہ فوراً ہو جائے۔ اور تدفین بعد از فیصلہ خلافت ہو۔ کیونکہ مجمع انصار اللہ کا تیار اور موجود تھا۔ جب اس امر پر یہ کہا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے مطابق کسی شخص کو جانشین انتخاب کرنے کے لئے تمام جماعت احمدیہ کے آ جانے کا انتظام کیا جائے۔ جماعت کے سربرآوردہ لوگ جمع ہو کر مشورہ سے اس امر کا فیصلہ کریں کہ کون حقیقی معنوں میں جانشین حضرت کا ہو سکتا ہے اور کون شرائط کے ساتھ ہو سکتا ہے تو انکار کر دیا گیا۔ خود حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی شورے کیلئے مہلت دینے کا انکار کر دیا۔ ان سے یہ بھی التماس کی گئی کہ جماعت میں بعض باتوں پر اختلاف ہے۔ مثلاً مسئلہ تکفیر وغیرہ۔ اس لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کی مثال پیش کرنی درست نہیں کہ ان کے ہاتھ پر فوراً سب لوگوں نے بیعت کر لی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت جماعت میں کسی مسئلہ پر اختلاف نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ خود حضرت مولوی صاحب کے علم و فضل تقویٰ و طہارت میں کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہ تھی۔ ان پر سب کا اتفاق رائے تھا اور خود انہوں نے اس بوجھ سے بہت انکار کیا۔ مگر زبردستی ان کے سر پر ڈالا گیا۔ اور انہوں نے جب تک اپنا پورا اطمینان نہ کر لیا۔ کہ تمام جماعت متفق الرائے ہو کر آپ کو خلیفہ بنا رہی ہے بیعت نہ لی۔ مگر اس موقعہ پر چونکہ اختلاف رائے ہے اور مولوی نورالدین جیسا دوسرا آدمی کوئی نہیں جس پر تمام جماعت متفق ہو۔ اور سر اطاعت خم کر دے اس لئے اس موقعہ پر تدفین کے بعد تمام جماعت کے سرکردہ اور اہل الرائے لوگوں کو جمع کر کے شورے قائم کر کے اس امر کا فیصلہ کیا جائے۔ اور یہ بھی عرض کیا گیا کہ جو جانشین ہو وہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب کے فتاویٰ کو توڑ نہ سکیگا۔ اس پر میاں صاحب نے مہلت شورے کے لئے نہ دی۔ بلکہ اس امر پر زور دیا کہ قبل از تدفین فیصلہ ہو جائے اور جو موجود ہیں انہیں سے رائے لی جائے اور یہ امر بھی نہیں مانا جا سکتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا فتویٰ بحال رہے بلکہ نئے خلیفہ کا اختیار ہے کہ وہ جس فتوے کو چاہے توڑ دے۔ اور نمبر یہ کہ خلیفہ سے کوئی شخص کسی امر میں جزوی اختلاف بھی نہ رکھ سکیگا اگر کسی امر میں اختلاف رکھتا ہے۔ تو دل میں رکھے ظاہر نہ کرے (جو کہ دوسرے لفظوں میں تقیہ اور نفاق کا مترادف ہے) خیر دوسرے دن صبح ہی چھوٹے بڑے لڑکے ہاتھوں میں کاغذ پر ایک تحریر لئے ہوئے چاروں طرف پھرنے لگے جس کا مضمون یہ تھا کہ کیا تمہیں خلیفہ **بلا شرط** منظور ہے یا نہیں اور ہر ایک زمیندار جٹ انصار اللہ اور [illegible] لوگوں سے بالا بالا ہی دستخط کرا لئے گئے۔ بعد ازاں ان سے رستے میں جا کھڑے ہوئے۔ ہر ایک شخص کے سامنے جو وفات کی مصیبت و سخت پریشان حال دوڑا چلا آ رہا تھا۔ وہ کاغذ پیش کئے گئے۔ بغیر اصلی واقعہ کا علم ہونے کے سادگی سے دستخط کر دیئے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دوسرے بزرگوں نے کئی دفعہ . . . . . . کوشش کی کہ شورے کے لئے موقع دیا جائے۔ اور جماعت کو آ لینے دینا چاہئے۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا اور کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ چنانچہ نماز عصر کے بعد نواب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پڑھی اور وصیت پڑھنے کے بعد مولوی محمد احسن صاحب نے میاں صاحب کو خلیفہ پیش کیا۔ اور انکی خلافت پر دلائل کے لئے اپنے کسی رسالہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد معرض وجود میں آئیگا۔ پھر کیا تھا۔ انصار اللہ پارٹی نے آواز بازگشت کا . . . . کام دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے چاہا کہ تقریر کریں اور لوگوں کے سامنے اصلی واقعہ پیش کریں۔ اور دعاؤں اور استخاروں اور مشورہ کیلئے مہلت کی استدعا کریں۔ اور قوم کو توجہ دلائیں جس پر شیخ یعقوب علی اور حافظ روشن علی سیکرٹری انصار اللہ پارٹی چلا اٹھے کہ ہم ہرگز کوئی تقریر سننا نہیں چاہتے۔ اور ساتھ ہی انصار اللہ پارٹی نے شور مچا دیا کہ ہم نہیں سننا چاہتے۔ اور بڑا شور اور ہنگامہ مچایا۔ اور چاروں طرف سے میاں صاحب کو گھیر کر جھٹ پٹ بیعت شروع کر دی تاکہ کسی قسم کا مخالف اثر لوگوں کے طبائع پر نہ پڑ جائے۔ اور عید مبارک کے نعرے مارے گئے اور چاروں طرف سے اس طرح لوٹ کر گرے کہ خویش و بیگانہ کی کوئی تمیز نہ باقی رہی اور اس فوری فتح پر بہت مبارکبادیں ہوئیں۔ جو نظارہ دیکھا گیا۔ وہ میونسپل کمیٹی کے انتخاب ممبری کے نظارے سے بھی عجیب تھا۔ میاں صاحب نے بھی بلا کسی پس و پیش کے خلیفہ بننا پسند فرمایا۔ مگر اس نظارہ نے سمجھدار لوگوں کے دل پر بڑا اثر ڈالا۔ چنانچہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آنکھیں دیکھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اس قسم کی بیعت سے احتراز کیا۔ بعد حاضر الوقت جماعت میں سے نصف کے قریب لوگوں نے بیعت نہ کی۔ اور افسوس کرتے ہوئے مسجد سے چلے آئے۔ غرضکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات حسرت آیات کیساتھ اس واقعہ نے رنج کو دوبالا کر دیا۔ خلافت کو ایک بچوں کا کھیل سمجھا گیا۔ مذہب اور اعتقاد کے معاملہ کو ایسا سہل سمجھا گیا۔ کہ بغیر کسی شعور کے جس طرف چند لوگوں نے ایڑ لگا دی اسی طرف چل پڑے اور تمام قوم اپنے ایمان اور عقائد کو بلا کسی مشورہ اور دعاؤں کے چند آدمیوں کی پہلے سے تجویز کردہ منصوبہ پر ہمیشہ کے لئے قربان کر دے جو لوگ ان کے پیچھے چلے چلے گئے مگر جنہوں نے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک نفس زندگیاں دیکھی ہیں۔ اور ان کے نمونہ کو دیکھا ہے۔ وہ اس طرح بھیڑ چال کو ہرگز قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی

انداز اپنا آئینے میں دیکھتے ہیں وہ اور دیکھتے ہیں یہ کہ کوئی دیکھتا نہ ہو

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کا واقعہ ناگہ میرے ہوتے ہوئے پیش آیا اور اس کے بعد خلافت جدیدہ کے قیام کا تماشہ بھی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس میں دل میں چٹکی لینے والی باتیں تھیں۔

ا۔ جماعت انصار اللہ کا خلافت آئندہ کے سکیم سے ہمیشہ کانوں پر ہاتھ [illegible] اور حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری کے آخری دنوں میں جبکہ ساری قوم ایک درد میں مبتلا تھی۔ ان بزرگوں کا اس سکیم کو پورا کرنے میں بے طرح مصروف رہنا۔

ب۔ جماعت انصار اللہ کو ۱۱ تاریخ کو جو کارڈ دعوت کا لکھا گیا ہے اس میں ذیل کے الفاظ کا موجود ہونا۔ اور ۱۱ تاریخ وہ دن ہے جبکہ خلیفۃ المسیح کے مرض میں اشتداد کے باعث تمام جماعت کے دل میں سوائے اس پاک نفس کی صحت کی دعا کے دوسرا خیال نہ تھا۔ (۱) عمر کا اندازہ گھنٹوں میں کیا جاتا ہے۔ (۲) آئندہ کا بھی خوف ہے۔ (۳) معہ اپنے احباب کے خلیفۃ المسیح کی زیارت کے لئے اور مجمع احباب میں شامل ہونے کے لئے۔ (۴) بعد میں افسوس نہ کرنا۔ اور جمعہ کی شام کو مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ جماعت کے اختلاف کی طرف منعطف کر کے التماس کرنا کہ خلافت کے فیصلہ میں عجلت سے کام نہ لیا جائے۔ ایک وقت مقرر کر کے اہل الرائے کو بلا لیا جائے۔ اور ایک شوریٰ قومی کے بعد اسی طرح سے خلیفہ کا انتخاب ہو جو جماعت کے لئے ابتلا نہ ہو۔ اس پر صاحبزادہ صاحب کا توجہ نہ کرنا۔

ج۔ ہفتہ کے دن میونسپل الکشن کا تماشہ ہونا۔ انصار اللہ کا ہر طرف آدمی پھیلا دینا جو بٹالہ کے رستے میں قادیان سے ۵ میل تک پھیلے اور وہاں سے لوگوں سے اس بات کے اظہار پر دستخطوں کا لینا کہ وہ ایک خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ وہ خلیفہ **بلا شرط**۔ بنانا چاہتے ہیں۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ کون مخفی تھا۔ اس پر [illegible] ہیں۔ ابتک جس قدر خلیفے ہوئے۔ بلا شرط ان میں کوئی نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ بھی ان ماتیکم منی ھدی کی شرط لگاتا ہے۔

د۔ جمعہ کے دن مجلس بیعت میں صرف صاحبزادہ صاحب کی تائیدی تقریروں کا انتظام کرنا۔ اور جب اس جلد بازی کے خلاف تقریریں کرنے والے اٹھیں تو انکو جبر روک دیا جاتا تھا۔ کہ کونسا دل خلافت کی ہوس میں مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔

ص۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت میں تاکید تھی کہ مسیح موعود کے پہلے اور پچھلے نیازمندوں سے چشم پوشی اور نرمی کا سلوک کیا جائے۔ اس خوشی میں اس کا بھی لحاظ نہ کیا گیا۔ بلکہ حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب جو پچھلی خلافتوں کے خادم اور خلیفوں کے محبوب تھے۔ ان تک کو بات کرنے سے بھی روک دیا گیا۔ ورنہ انکا ناش ہو جائیگی دہمکی دی گئی تا شامل حلقہ میں آ جائیں ؎

چھانٹا نہ وہ دل کہ جس میں تڑپ کچھ بلا کی تھی پہلے پہل جو رک اٹھی نظر انتخاب کی

علی احمد حقانی اورنٹیل ٹیچر نارمل سکول راولپنڈی

گوجرانوالہ سے ایک ضروری چٹھی

مکرمی معظمی جناب منیجر صاحب پیغام صلح لاہور سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی وفات نہایت قلق اور رنج سے مولوی صدر الدین صاحب کے تار سے معلوم ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ انکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ ہم نے مولوی محمد علی صاحب کا اعلان ضروری پڑھا اور ہم جماعت احمدیہ کے اہل الرائے جس میں خاکسار۔ اور ہمارا پریذیڈنٹ جناب ماسٹر رکن الدین صاحب ماسٹر ہائی سکول گوجرانوالہ و دیگر احباب متفق ہیں کہ خلیفہ یا امیر بغیر مشورہ جلد بازی سے چند اشخاص جو جو ایک جماعت (یعنی جماعت انصار اللہ) نے منتخب کیا ہے۔ ہم اس کے متفق نہیں۔ ہماری رائے میں اگر کوئی امیر جماعت ہونا ہے تو وہ مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے اتنی قربانی اس سلسلہ عالیہ کی آبیاشی کے لئے کی ہے۔ جماعت احمدیہ سے جنہوں نے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفۃ المسیح حضرت سیدنا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں پر بیعت کی ہے۔ انکی بیعت کا اعادہ ہم بالکل غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ ہمارے خبر اپنے اخبار میں شائع فرما دیں۔ جماعت احمدی اور [illegible] اضطراب اور تردد میں ہیں۔ خلیفہ کا انتخاب اگر ضروری ہے تو سب کے مشورہ سے ہونا چاہئے۔ نہ چند اشخاص کی خود غرضی سے جو جماعت میں تفرقہ کے ذریعہ اپنے مفاد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مفصل مضمون انشاء اللہ تعالیٰ جلد ارسال ہوگا اہل الرائے اس تفریق کو جلد دور کریں۔ فقط

خاکسار علی بخش قریشی احمدی کلرک محکمہ نہر سکرٹری انجمن احمدیہ

مفصل مضمون موصول ہو گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں ہدیہ ناظرین ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اِس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۰

کہ دو اے اہل کتاب آؤ اِس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ہم کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو کٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۴ روپے

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۷

ایک نہایت ضروری مکالمہ

جو حضرات صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد و حضرت سید محمد احسن صاحب امروہی کا محمد عجب خان صاحب زیدہ تحصیلدار صوبہ سرحدی کے مابین ہوا۔ محمد عجب خانصاحب تحصیلدار حضرت مرحوم و مغفور مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب مرحوم و مغفور کی رحلت کی خبر سُن کر بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء کو قادیان تشریف لے گئے۔ اور اُن کی دلی خواہش یہ تھی۔ کہ وہ تنازعہ امور میں صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ احباب کے درمیان مصالحت کی صورت پیدا کریں۔ اس لئے سب سے پہلے وہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے موجودہ مشکلات کا ذکر کیا۔ مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ اب تشریف لے آئے ہیں۔ اگر آپ مولوی محمد علی صاحب سے مل کر امور متنازعہ فی کا فیصلہ کرا دیں۔ تو نہایت مفید ہوگا ان کے ارشاد پر خان صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن کی طرف سے چار سوال پیش کئے۔ جن کا حل کرنا خلافت کے تقرر سے پہلے نہایت ضروری تھا۔ اور ان امور کے متعلق اس وقت تک کوئی فیصلہ کن گفتگو نہ ہوئی تھی۔ مولوی محمد علی صاحب بھی خان عجب خانصاحب کے ذریعہ سے باہمی فیصلہ پر رضامند ہو گئے تھے اس لئے پہلے مولوی محمد احسن صاحب خود صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں تشریف لیگئے۔ مگر فیصلہ کن جوابات کے نہ ملنے کی وجہ سے انہوں نے خان صاحب کو فرمایا۔ کہ وہ خود صاحبزادہ سے گفتگو کریں۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب کو تکلیف دی گئی۔ اور ان کے تشریف لانے پر آپس میں گفتگو ہوئی۔ محمد عجب نے کہا۔ کہ میں ان کے مضمون کا مفہوم بیان کرتا ہوں۔

خان صاحب عجب خانصاحب کے لاہور تشریف لانے پر چند احباب کی مجلس میں آپ نے اپنی گفتگو کا تمام واقعہ سنایا۔ جو کہ امور نہایت اہم ہیں۔ اور ان میں بالخصوص مسئلہ تکفیر پر روشنی ڈالی گئی ہے اور خلافت اور انجمن کے تعلقات جو صاحبزادہ صاحب چاہتے ہیں۔ کہ حاکم و محکوم کے ہوں۔ اس کے متعلق بھی پوری تشریح ہے اس لئے ہم نے ضروری سمجھا۔ کہ تمام مکالمہ کو اخبار میں درج کر کے ناظرین کو اصل حالات سے آگاہ کریں۔ ہماری درخواست پر ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب نے خان صاحب محمد عجب خان صاحب کے بیان کو ساتھ ساتھ قلمبند کر لیا۔ اور یہ مضمون محمد عجب خانصاحب کو دکھا کر ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ قادیان میں جو باہمی گفتگو ہوئی اسکو خانصاحب کے الفاظ نے پورے طور پر ادا نہ کیا ہو۔ مگر اس گفتگو کا مفہوم یہی ہے جو کہ خانصاحب نے ہمارے روبرو بیان کیا۔ اور جس پر کہ انہوں نے پھر نظر ثانی فرمائی۔

گفتگو مابین مولوی سید محمد احسن صاحب و خان عجب خانصاحب

خان صاحب:۔ خلافت کے انتخاب میں شوریٰ سے کام نہ کرنے کی وجہ سے جماعت میں بہت تفرقہ بڑھ گیا ہے۔ اس کے لئے کوئی مصالحت کی صورت پیدا کرنی چاہیئے،،

مولویصاحب:۔ بات تو کچھ بھی نہیں،،

خانصاحب:۔ میں پشاور کے صوبہ کی آخری حد سے روانہ ہوا ہوں اور ایک ہی تکبر پہ آیا ہوں۔ بہت سے مخالف اور تھوڑے موافق دیکھے ہیں آپ کیسے خوش ہیں کہ کچھ بات نہیں،،

مولوی صاحب:۔ کیا آپ راستے میں لاہور ٹھہرے تھے،،

خانصاحب:۔ نہیں! جب خدا ایک۔ رسول ایک۔ امام ایک اختلاف کیسے ہو سکتا ہے

مولویصاحب:۔ اتفاق ہو جاوے۔ تو بہت بہتر ہے،،

خانصاحب:۔ آپ لوگوں نے حضرت صاحب کے وقت میں بہت معرکے اٹھائے ہیں۔ آپ خود کیوں اس بات کو صاف نہیں کرتے ہیں

مولویصاحب:۔ ذریۃً طیبۃً لکھا ہے۔ یہاں لوگ نہیں مانتے،،

خانصاحب:۔ یہ تو یک طرفہ رائے ہے۔ جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے کہتے۔ کہ "فیصلہ کر دو" ایسا کیوں نہ کیا گیا،،

مولویصاحب:۔ جمع کرنا سنت نہ تھا"

خانصاحب:۔ پھر کونسی سنت کے مطابق خلیفہ بنایا ہے۔ خدا یا رسول یا خلفائے راشدین یا مسیح موعود کی سنت پر؟،،

مولویصاحب:۔ خلیفہ کی لاش پڑی ہوئی تھی"

خانصاحب:۔ آپ جنازہ پڑھاتے آپ کو خلیفہ بناتے تو اتنی بات نہ ہوتی،،

مولویصاحب:۔ بعض لوگوں نے کہا تھا۔ کہ مجھے خلیفہ بنایا جاوے۔ مگر میں اپنے میں اتنی طاقت نہیں دیکھتا۔ سنت ہے کہ جنازہ خلیفہ پڑھاوے،،

خانصاحب:۔ نبی کریم کا جنازہ خلیفہ نے پڑھایا تھا۔ اور پھر مہربانی کر کے یہ بھی فرمائیں۔ کہ حضرت عمرؓ کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا۔ حضرت نبی کریم کا جنازہ ابو بکر نے نہ پڑھایا تھا۔ وہ شوریٰ میں مصروف تھے۔ حضرت عمر کی وفات پر طلحہ اور زبیر کے آنے پر شوریٰ ہوا۔ ان کو پہلے دفن کیا گیا تھا،،

مولوی صاحب:۔ مولوی محمد علی صاحب نے ٹریکٹ جاری کر کے کام بگاڑا آگ لگا دی

خانصاحب:۔ مولوی محمد علی صاحب نے صرف شوریٰ کی نصیحت کی مجھ میں تو آگ نہیں لگائی۔ بہت اچھی صلاح تھی۔ آگ کس کو لگا دی۔ ہمارے اوپر تو صرف ٹریکٹ کا اثر نہیں ہوا۔ بلکہ جو شوریٰ کے بغیر کارروائی ہوئی۔ اس کا اثر ہوا،،

مولویصاحب:۔ پریس ایکٹ بھی تو گورنمنٹ نے جاری کیا ہے،،

خانصاحب:۔ اس میں کوئی بات خلاف گورنمنٹ نہ تھی۔ میں خدا کو حاضر کر کے کہتا ہوں۔ کہ ہم اتنے بڑے معاملہ کا فیصلہ کرتے۔ ٹریکٹ کا اثر ہم پر نہ ہوتا اسمیں کوئی گالی نہیں"

مولویصاحب:۔ رسالہ میں غلطی بھی ہے"

خانصاحب:۔ غلطی کا کیا ذکر ہے۔ مطلب فوت ہوتا ہے اب فیصلہ کرو کیا ہونا چاہئے۔ کیا محمود احمد کی بیعت نہ کرنے سے محمد علی کافر ہوتا ہے"

مولویصاحب:۔ میں ان کو بہت بزرگ سمجھتا ہوں ان کو مُطَهَّرًا علی الذین کفروا کا مصداق سمجھتا ہوں۔ میں ان کے پاس گیا۔ تو کہا کہ روٹی لاؤ۔ یہ سنت ابراہیمی ہے میں کھانا کھاتا ہوں۔ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے گئے۔ انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ تو انہوں نے فرشتوں سے کہا۔ کہ آپ ناراض ہیں جو کھانا نہیں کھاتے مولوی محمد علی قرآن کا دریا ہے"

خانصاحب:۔ ضرور اتحاد کی صورت ہونی چاہئے۔ آپ ایسے مسلمہ بزرگ ہیں اگر جماعت میں کسی کو گالی بھی دیں۔ تو کوئی بُرا نہیں کہیگا۔ آپ محمد علی اور صاحبزادہ دونوں کو سمجھا سکتے ہیں"

مولویصاحب:۔ شکر ہے تم آگئے تم ہی فیصلہ کر دو،،

نوٹ جب اتنی تقریر ہو چکی تھی۔ تو میر ناصر نواب صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق اور مولوی قطب الدین صاحب بھی آگئے ایڈیٹر الحکم نے مجھ سے مولوی صاحب کی جگہ کچھ بحث کرنی چاہی۔ خان صاحب نے کہا کہ آپ چپ رہیں۔ آپ ہی لوگ اس کی بنیاد ہیں۔ آپ لوگوں کے اخبار ایسے خطرناک ہیں۔ کہ دشمن کے سامنے ہم اس کو نہیں کھول سکتے۔ اگر کھولیں۔ تو ان کے ہاتھ سے لینے پڑتے ہیں۔ اتنا کہکر پھر مولوی صاحب سے مخاطب ہوئے،،

خانصاحب:۔ ہم جیسے بھی ہیں۔ کفر کے معاملے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود تو صاف طور پر کلمہ گو کو مسلمان بتلاتے ہیں۔ خانصاحب نے سرائے صالح کے خان کی عقیدت کا ذکر کر کے (جو باوجود غیر احمدی ہونے کے حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایمان رکھتا تھا) کہا کہ آپ اس کی نسبت کیا کہتے ہیں"

مولویصاحب:۔ وہ مسلمان ہیں (پھر مولوی صاحب نے ایڈیٹر الحکم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اتنے میں میر ناصر نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندو کے گھر میں اگر کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہے۔ تو اُس کو لوگ جلائیں گے۔ خانصاحب نے جواب میں کہا۔ کہ جلانے کا کیا سوال ہے۔ آپ بتائیں وہ کافر ہوگا۔ یا نہیں)

مولوی صاحب:۔ آپ مولوی محمد علی صاحب کو ملیں۔ ان سے گفتگو کریں اور وجہ نفرت بیان کریں۔ تب بات کا فیصلہ ہو،،

خانصاحب:۔ مولوی محمد علی صاحب کو یہ شکایت ضرور ہوگی۔ کہ شوریٰ سے کام کیوں نہیں لیا گیا۔ جب میں اپنے علاقہ سے روانہ ہوا۔ سب احمدی و غیر احمدیوں نے یہی کہا۔ کہ جلدی کی بات نہیں ہے خلیفہ کے انتخاب کیلئے سب انتظار کریں گے،،

مولویصاحب:۔ مولوی محمد علی سے یہ پوچھو۔ کہ خلیفہ تو مقرر ہو ہی چکا ہے۔ اب اسکے نیچے جو باتیں ہیں۔ ان کو حل کرو۔ میں تو اسی وقت فتویٰ دینے لگا تھا۔ کہ میاں صاحب ذریت طیبہ بھی ہیں۔ میں مضمون لکھ کر لیگیا تھا۔ نواب صاحب نے مجھے منع کیا باقی باتوں کا اب کیا کہتے ہیں۔ ڈیڑھ دو ہزار آدمی نے بیعت کر لی ہے"

نوٹ:۔ خانصاحب نے بیان فرمایا کہ میں مولوی محمد علی صاحب کے پاس گیا اور انکے ساتھ اس معاملہ میں آزادی کے ساتھ گفتگو کی۔ مولوی صدر الدین صاحب بھی موجود تھے انہوں نے کفر کے مسئلہ انجمن کا تعلق اور خلیفہ حاکم ہوگا یا کیا اسی قسم کے مختلف امور اور الوصیت کے متعلق گفتگو کی۔ میں پھر شام کے بعد مولوی محمد احسن صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ سمجھ گئے۔ کہ اختلاف درست ہے"

مولویصاحب:۔ جو سوالات ہیں۔ آپ لکھ دیں،،

خانصاحب:۔ مفصلہ ذیل چار سوال ہیں:۔

اوّل: کیا کل غیر احمدی کافر ہیں۔ یا اس میں کوئی استثنا ہے،،

دوم:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا صاحب کی نبوت میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ اگر فرق ہے تو کیا ہے،،

سوم:۔ کیا انجمن پر پورا تسلط بلاشرط خلیفہ کا ہونا چاہئے۔ یا اس پر کوئی شرائط ہیں۔ اگر ہیں۔ تو وہ کیا ہیں؟،،

چہارم:۔ آیا موجودہ صورت میں الوصیت پر عملدرآمد کیا جاوے تو مرزا محمود احمد صاحب کو کیا اعتراض ہے،،

مولویصاحب:۔ یہ بھی لکھدو کہ خلیفہ اور انہوں نے جو وصیت کی ہے اسکے مطابق ہونا چاہئے

خانصاحب:۔ ان کا یہ سوال نہیں"

(بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۰۷

اللہ یعلم المفسد من المصلح

درکوئے نیک نامی مارا گذر ندادند
گر تو نمی پسندی تغییر کن قضا را

جو مختلف آوازیں آج میں سن رہا ہوں۔ جو نظارے آج میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ جو کیفیات قلبی میں آج محسوس کر رہا ہوں۔ وہ ایک عاجز انسان کو گھبرا دینے کے لئے کافی ہیں۔ مگر میرا جواب اپنے ان بھائیوں کے لئے جو کبھی میری آواز کو سنتے تھے مگر اب اس کو اپنے اپنے مراتب کے مطابق ایک فاسق۔ خائن مفسد کافر کی آواز سمجھتے ہیں۔ ایک ہی ہے۔ فستذکرون ما اقول لکم و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔ جو میں کہتا ہوں اس کو تم ایک دن یاد کرو گے۔ اور میں اپنا معاملہ اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ اللہ ضرور اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ حاشا و کلا کہ قرآن کریم کی اس آیت کو نقل کرکے میرا یہ منشاء ہو کہ میں اپنے بھائیوں کو ویسا سمجھتا ہوں۔ جیسے وہ لوگ تھے جو اس کے مخاطب ہیں۔ بلکہ میرا منشاء صرف اس قدر ہے۔ کہ تم آج میری آواز کو نہیں سن سکتے۔ آج ایک تیز رو کے آگے میرا وجود ایک تنکے کی طرح تمہیں نظر آتا ہوگا جس کو وہ دو منٹوں میں کہیں کا کہیں پہنچا دے گی۔ لیکن الہام اور وحی سے نہیں۔ بلکہ اس پختہ یقین سے جس سے صداقت کا احساس انسان کے دل کے اندر ہو جاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ آخر تم ایک دن ان باتوں پر غور کرو گے۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ میں نے تمہیں ایک حق کی طرف بلایا تھا۔ لیکن وہی دل جو ایک وقت باوجود سخت مخالفتوں کے یہاں کھینچ لایا تھا وہی اب بھی مجھے بے اختیار ایک طرف لے جا رہا ہے۔ نیک نامی نہ تو اس پہلی قوم سے ملی اور نہ ہی اس دوسری سے ایسی امید رکھتا ہوں۔ میں کیا کہتا ہوں۔ یہ پھر ایک مرتبہ اس لئے بتا دینا ضروری ہے تاکہ بعض ان غلط باتوں کا جو میری طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ازالہ ہو جائے یہ میری کوشش ہے ازالہ کرنا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۔ سب سے پہلے میں مسلمان ہوں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ اس کے بعد میں احمدی ہوں۔ یعنی یہ مانتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیلی وفات پا چکے ہیں۔ اور جس مسیح کے آنے کا وعدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود کو ماننا میں تکمیل ایمان کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ اس سے ایمان کے ثمرات کے حاصل کرنے کی راہ کھلتی ہے۔

۳۔ ایمان اور کفر کے میں لا انتہا مدارج مانتا ہوں۔ حتیٰ کہ یہ بھی جانتا ہوں کہ بعد الموت زندگی میں بھی ایمان ترقی کرتا ہی چلا جاویگا اور یہ لا انتہا ترقی ہوگی۔ اس لئے تکمیل کا مرتبہ میں ایسا نہیں مانتا۔ کہ جو ایک ہی بات کے مان لینے سے یا ایک ہی کام کے کر لینے سے میسر آ جائے۔ بلکہ اس کے لئے لا انتہا کوششوں کی ضرورت ہے۔

۴۔ جو شخص ایک مسلمان کو کافر یعنی دائرۂ اسلام سے خارج کہتا ہے بعض وقت جہالت سے ایسا کہتا ہے۔ اس صورت میں میں صرف اسے ایک بڑی غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں۔

۵۔ کفر دو قسم ہے ایک اصل اسلام کا کفر اور دوسرا اسلام کے فروع میں سے کسی فرع کا کفر۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص دائرۂ اسلام کے اندر رہ کر اس کے فروع میں سے کسی فرع کا کافر ہو سکتا ہے اور مسیح موعود کا کفر بھی ایک فرع کا کفر ہے۔ جو بمعنی انکار اس حصے کے ہے مطلق اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ اسی طرح بے نماز کے تارک کو کافر کہا گیا ہے۔ اور مراد صرف ایک فرع کا کافر ہے۔ نہ کہ اصل اسلام کا۔

۶۔ مطلق معنوں میں حضرت مرزا صاحب کے مخالفین میں سے صرف ان لوگوں پر کافر کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ جنھوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور پھر اس پر مدت تک ضد اور ... کیا۔

۷۔ جس شخص کو تبلیغ پہنچ جائے۔ وہ اگر صرف انکار کرتا ہے۔ تو دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اور نہ اس پر مطلق کافر کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ ملکہ اسے مسیح موعود کا کافر یا منکر کہا جا سکتا ہے۔

۸۔ اس طرح پر احمدی اور غیر احمدی میں میں کامل اور ناقص کا فرق سمجھتا ہوں نہ اسلام اور کفر کا۔

۹۔ غیر احمدیوں کے پیچھے میں ایسی جگہ جہاں احمدیوں پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتا۔ البتہ جہاں کفر کا فتویٰ نہیں دیا گیا۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ کے ماتحت نماز پڑھ لینا جائز سمجھتا ہوں۔ اور جو شخص اس فتویٰ کو غلط سمجھتا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتویٰ کے خلاف قرار دیتا ہے اسے میں غلطی پر سمجھتا ہوں۔ ایسا ہی اس شخص کو غلطی پر سمجھتا ہوں۔ جو اس فتویٰ کے مطابق نماز ادا کرکے پھر اسے گھر جا کر اس خیال سے دوہراتا ہے۔ کہ اس کی نماز نہیں ہوئی۔ یہی وہ بات تھی۔ جو میں نے میاں صاحب سے کہی تھی۔ جس کو بگاڑ کر بعض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کو گناہ سمجھتا ہوں۔

۱۰۔ سلسلہ احمدی میں شمولیت کے لئے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا ضروری سمجھتا ہوں۔ پس جو لوگ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بیعت کر چکے ہیں۔ ان کے لئے میں یہ ضروری نہیں سمجھتا۔ کہ وہ دوبارہ یا سہ بارہ پھر ضرور بیعت کریں۔ وہ احمدی ہیں۔ مسلمان ہیں۔ میں ان پر فسق کا لفظ بولنا بہت بھاری جرأت سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر کسی کو شرح صدر میسر آ جائے۔ اور وہ کسی کی بیعت کرے تو اس کا اختیار ہے۔

۱۱۔ سلسلہ کے نظم و نسق کے لئے یا اس کی وحدت کے قائم رکھنے کے لئے امیر بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ امر شوریٰ کے ماتحت طے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ بھی سلسلہ کے نظم و نسق کے لئے مقرر ہے۔ اور ایسے امیر کو مرشد قرار دینا ضروری نہیں ہے۔ مرید اور مرشد کے تعلقات ایسے نازک ہیں کہ مرید کیلئے یہ جائز نہیں۔ کہ مرشد کا عقیدہ کچھ ہو اور وہ کچھ اور عقیدہ رکھے بلکہ مرید کو اپنے تمام خیالات اور تمام عقاید کو مرشد کے تابع کرنا ضروری ہے۔ جسطرح یہ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تابع ہم نے اپنے آپ کو کیا۔

اب اس کے بعد مجھ پر یہ سوال ہے۔ کہ آول تم نے اس وقت مسئلہ اسلام و کفر کو کیوں چھیڑا۔ اس کے وجوہات میں اس مضمون کے اخیر میں دے چکا ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق لکھا گیا میرے دوست خدا کے لئے غور کریں کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے کیوں اس مضمون کو اس قدر وقعت دی۔ کہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں پھر حالت بیماری میں ایک مرتبہ نہیں چار مرتبہ مجھے اس کے لکھنے کے لئے تاکید فرمائی۔ اور آخری دفعہ یہ فرمایا۔ کہ اس مضمون کا لکھنا تمہارے ذمہ ہے۔ خود وہ آیات اور احادیث بیان فرمائیں اور خود ہی ان کے وہ معنے کئے۔ جو میرے مضمون کے ابتدا میں ہیں۔ مجھ پر بار بار یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ قل اللہ ثم ذرھم کے معنے اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو تم نے غلط کئے ہیں۔ مگر یہ معنے میرے نہیں۔ بعینہٖ حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ ہیں۔ چاہو انہیں غلط کہہ لو چاہو درست کہہ لو۔ مگر ان معنوں پر مضمون کا انحصار نہیں ہے۔ اور پیغام صلح میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری میں دیکھ لو کہ یہی معنے حضرت صاحب نے کئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے کیوں اس قدر ضروری اس مضمون کو سمجھا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر کیا اس میں کچھ شک ہے۔ کہ یہ مسئلہ کہ کل اہل قبلہ کافر ہیں ایک خطرناک مسئلہ ہے۔ جو نہ صرف اسلام پر ہی ایک سخت حملہ ہے۔ بلکہ خود سلسلہ احمدیہ کے لئے خطرناک مصیبت کا سامنا ہے اور درحقیقت اس مسئلہ کو پیش کرکے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے۔ پیارو مجھے جو چاہو کہہ لو۔ اس کی وجہ سے مجھے فاسق قرار دے لو۔ یا مفسد بنا لو۔ آپ میں سے ہر ایک کو اپنی فکر ہے ہاں اپنی فکر ضرور کرو۔ مگر اس سلسلہ کی فکر بھی کرو۔ جس کے لئے تمہیں خادم بنایا گیا ہے۔ اور اس دین کی فکر کرو۔ جس کی اشاعت کے لئے تمہیں ایک جماعت بنایا گیا ہے۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ میں صاحبزادہ صاحب کی عزت کرتا ہوں۔ وہ میرے آقا کے صاحبزادے ہیں اگر میں ان کی عزت و احترام کو ملحوظ نہ رکھوں۔ تو بڑی نمک حرامی ہوگی۔ مگر وہ ذمہ واری جو اللہ تعالےٰ نے میرے سر پر ڈالی ہے۔ وہ ایک وقت ایک اپنے محبوب سے بھی اختلاف کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ اور میں زیادہ اس وقت زور اس بات پر اس لئے دیتا ہوں۔ کہ ایک ایسے مسئلہ پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور پھر اس مسئلہ کی اشاعت نہ صرف اسلام پر ہی ایک خطرناک حملہ ہے۔ بلکہ خود سلسلہ کے لئے بڑی مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔ اور اس کی ترقی کے لئے ایک سخت روک ہے۔ ایسے مسئلہ پر سلسلہ کا اجتماع میں سلسلہ کے لئے ایک سم قاتل سمجھتا ہوں۔ اگر میری بات پر آج غور نہ کرو گے۔ تو زمانہ خود ... [illegible]

کو دل میں مخفی رکھ سکتے ہیں۔ ایک غلط خیال ہے۔ اس کا صرف یہی نقصان نہیں کہ یہ امر حقیقت بیعت کے منافی ہے کہ مرید ہو کر انسان اپنے مرشد کو ایک سخت غلطی پر سمجھے۔ کیونکہ اہل قبلہ کے کفر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو خود حضرت مسیح موعود نے بڑی وقعت دی ہے اور بار بار یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ ان لوگوں کی تکفیر کرنا جو کلمہ گو اور اہل قبلہ اور اللہ اور رسول کو ماننے والے ہوں۔ کوئی سہل اور معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت ہی بڑا ہے پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ انسان دل میں ایک عقیدہ مخفی رکھے اور اس کا علانیہ اظہار نہ کر سکے۔ یہ تو اب غیر اسلامی سلطنتیں بھی نہیں کرتیں۔ کہ مختلف عقائد کے لوگوں کو اپنے عقاید کے اظہار سے روکیں۔ پھر کیا ایک اسلامی خلیفہ ایسا قایم کیا جائیگا جو لوگوں کو یہ کہے کہ فلاں عقاید کو دل میں رکھو اور ان کو ظاہر نہ کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ غور کرو۔ کہ بہرحال جب اس عقیدہ کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سب غیر احمدی کلمہ گو کافر نہیں۔ تو کیا تھوڑے دنوں میں سلسلہ احمدیہ کے اندر اس کا کچھ نشان باقی رہ جاوے گا؟ بلکہ مسلمہ عقیدہ سلسلہ کا یہی ہو جاوے گا۔ کہ کل غیر احمدی کافر ہیں۔ تو کیا تمہاری طبیعتیں یہ برداشت کرتی ہیں۔ کہ اس وقت اپنے نفسوں کو دین کی اس ضرورت پر مقدم کر لو۔ اور سلسلہ کو ایک ایسی راہ پر ڈال دو۔ جس کا نتیجہ اس کے لئے جلدی ہی مہلک ثابت ہو۔ غور کرو اور دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ کے لئے بھی اس راہ پر نہ ڈالے۔ جو خود اسلام اور اسلام کے اس خادم سلسلہ کے لئے ایسی مضرت رساں ہے۔ کہ جس کے لئے بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے گا۔

میری نسبت بہت سی باتیں کہی جاتی ہیں کوئی کہتا ہے کہ اس دن مسجد میں جو تمہاری ذلت ہوئی۔ وہ اس بات کی شہادت نہیں ہے کہ تم نے خدا کے منشا کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ میرے دوستو اگر یہ بات اس منہ سے نکلے جس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہو کر ان کا زمانہ نہ دیکھا ہو اور پرانی باتیں بھول چکا ہو۔ تو افسوس نہیں۔ مگر تمہارے منہ سے اس آواز کا نکلنا قابل افسوس امر ہے اگر تمہیں میری اس ذلت سے خوشی ہوگئی ہے۔ تو تم کو مبارک ہو۔ مگر میں نے اپنے آقا کو اس حالت میں دیکھا ہے۔ کہ پتھروں اور اینٹوں کی بارش اس پر اور اس کے ساتھیوں پر ہو رہی تھی۔ اور وہ بھاگے جا رہے تھے۔ میں اس کو ذلت کیوں کہوں۔ میں تو اسے تمہارے حسن سلوک کا پہلا نمونہ سمجھتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کرو گے تو اسے بھی برداشت کروں گا۔ مگر کلمۂ حق کہنے سے نہ رکوں گا اور نہ اس بات کو گوارا کروں گا۔ کہ سلسلہ کی بنیاد ایک کھوکھلے کنارے پر رکھی جاوے۔ اگر میرے لئے اس راہ میں کوئی اور ذلت اور مصیبت اٹھانا مقدر ہے تو اسے بھی اٹھاؤں گا۔ ہاں اس کی توفیق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے پھر یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے تمہیں ان خیالات کے اظہار کی جرأت کیوں نہ ہوئی۔ سو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ان کے سامنے بھی ان خیالات کا پورا اظہار ہماری طرف سے ہو چکا تھا۔ ہاں ہم ان کی بیعت میں تھے اور جو کچھ کیا ان کے حکم کے فرمانبرداری کے لئے کیا۔ ان کے متعلق اور اپنی ذلت کے متعلق میں پورے واقعات کا اظہار سر دست ضروری نہیں سمجھتا۔ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو میں اس معاملہ میں بھی اپنی بریت پوری پوری ظاہر کر دوں گا۔

یہ بھی مجھے کہا گیا ہے۔ کہ بہتوں کا ایک طرف ہو جانا بھی خدا کے طرف سے ہے۔ حضرت مسیح کے بعد کیا ہوا۔ اور کیا بہتوں نے تھوڑوں پر غالب آ کر اصل مذہب کی کایا پلٹ دی یا نہیں؟ والسلام

محمد علی

مسئلہ خلافت کے متعلق قوم کی آواز

اشاعت ہائے ماقبل میں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وصال کا ذکر کرکے واقعات بعد از وفات کی اطلاع ناظرین کو دی جا چکی ہے۔ وہیں اس بارہ میں چند ایک بزرگان قوم کی آرا سے بھی احباب کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ لیکن اشاعت ہذا میں ہم عنوان بالا کے ماتحت تمام ان خطوط کو بجنسہٖ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جو مختلف افراد قوم کی طرف سے ہمیں اس وقت تک موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس بارہ میں قوم کے ایک کثیر حصہ کا خیال متفقہ طور پر کیا ہے اور مجوزہ خلافت کی بابت قوم کی کیا رائے ہے ایسے خطوط کی تعداد بہت زیادہ۔ اور اس لئے ان سب کا ایک ہی پرچہ میں مندرج پانا ناممکن ہے۔ لہذا یہ سلسلہ ان شاء اللہ تعالےٰ اس وقت تک مستقل طور پر جاری رہیگا۔ جب تک باقاعدہ مجلس شوریٰ منعقد کرکے کوئی قطعی فیصلہ نہ کیا جائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

گوجرانوالہ

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ ایک ایسا وقت ہے جس میں جماعت احمدیہ کو نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑا کر دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضل و کرم سے اس وقت چند ایک امور پر غور اور تدبر سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب مرحوم و مغفور اللہ تعالیٰ ان پر بے حد رحمتیں نازل فرماوے) کی وفات جو مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء بمقام قادیان دارالامان بوقت سوا دو بجے بروز جمعہ واقعہ ہوئی ہے۔ اس لئے اس مرحوم و مغفور کی جانشینی پر اب ہم نے غور کرنا ہے۔ پس بحالات موجودہ جماعت احمدیہ کو اس سوال پر ایسے ابتلاء کے وقت میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے اور دعاؤں سے کام لینا چاہیئے۔

اور اے مخالفین سلسلہ احمدیہ مبادا تم ہمارے اس انتخاب پر خود بحث کرنے پر خوش ہو۔ لیکن یاد رکھو۔ کہ یہ مقام تمہاری ہنسی کا نہ ہوگا۔ بلکہ یہ نشان اس سلسلہ کی صداقت کا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم ہمارے اس انتخاب پر اس معیار کے ماتحت چلوگے۔ جو آج سے ۱۳۰۰ سال پہلے سے چلا آیا ہے۔ اور تواریخ اسلام کو پڑھو ایسے موقعوں پر بڑے بڑے بھاری معرکے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمارے مخالفین اس واقعہ سے خوش نہیں ہو سکتے۔ اول۔ ابتلا کیا ہے۔ اور ابتلا کیوں واقعہ ہوا ہے اور اس کے واقعہ ہونے کے وجوہات کیا ہیں۔ اگرچہ اس امر پر بہت صداقت آمیز طویل بحث ہو سکتی ہے۔ اور اس کے بہت سے وجوہات ہیں۔ جنکی نسبت سردست میں حسن ظنی سے کام لیکر اور فتنہ کو فرو کرنے کے لئے صرف اسی قدر کہنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ انتخاب خلافت کا اعلان منجانب جماعت انصار اللہ جو کیا گیا ہے اسمیں انہوں نے جلدی کی ہے۔ اور اس جلدی میں اس اصلی دائرہ حقیقی مرکز کی طرف غور نہیں کیا۔ اور میں اس لئے یہ بھی کہونگا۔ کہ اس اعلان پر بھی بدظنی کی گئی ہے۔ جو عین ایسے وقت پر شائع کیا گیا ہے۔ جبکہ اس ابتلاء کا نقشہ مجلس معتمدین کے ایک رکن رکین بزرگ کو نظر آ رہا تھا۔ جسکو اسلام کا درد جسکو سلسلہ احمدیہ عالیہ کا احساس جسکی فطرت میں ہے۔ جسکا وجود ایک مسلم نشان مسیح موعود ہے جسکی خدمت اسلام دوست و دشمن کو معلوم ہے۔ جو اسلام کا عاشق اور جو قرآن کا خادم جسکی تائیدیں آسمانی شہادت آ چکی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو ختم قرآن مبارک ہو۔ دوستو۔ خواہ تم اس الہام کی کچھ تعبیر کرو۔ مگر یاد رکھو۔ کہ آسمان سے یہ آواز اس وقت آ رہی ہے جب ایک خلیفہ رخصت ہونیوالا ہے۔ اور اسکو بشارت دیجاتی ہے۔ کہ اے خلیفۂ وقت اور اے عاشق قرآن خلیفۃ المسیح تجھے مبارک ہو کہ وہ ترجمہ جو تیری سرپرستی میں تیرے حکم کے ماتحت جو بالکل آپکی منشا کے ماتحت ہے۔ تو نے کیا اور کرایا۔ اور جس کی زمانہ کو ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے تو نے ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا اور اہل سمجھا۔ جو آئندہ زمانہ میں تیری جانشینی کریگا۔ اور اسے جانشین تجھے بھی تیرا زمانہ ختم قرآن ہو۔

پس دوستو۔ اس ختم قرآن کی بشارت کے ماتحت تم دیکھ لو۔ کہ خدمت قرآن کس نے کی۔ خلیفۃ المسیح نے جماعت میں سے موجودہ ترجمہ قرآن کی خدمت کس کے سپرد کی۔ کس نے گھر سے نکل کر پہاڑوں میں ایک علیحدگی میں کچھ زمانہ گذرا۔ کس نے حضرت خلیفۃ المسیح کو انکی بیماری میں قرآنی غذا دی۔ کس کی نسبت ارشاد ہوا تھا۔ اسوقت جبکہ ترجمہ قرآن کے نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح کو وہ بزرگ سنانے جاتا تھا۔ وہ انکو اپنی روحانی غذا فرمایا کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کی غذا کو ظاہری غذا سے ترجیح دیتے تھے۔ اور اس عشق میں اس آنیوالے کو فرمایا کرتے تھے ؎

تو بیا کہ زندہ مانم

پیارو میں کہونگا۔ اور خدا کے فضل سے ڈنکے کی چوٹ کہونگا۔ کہ یہ وہ شخص ہوتا تھا۔ جس کا پیارا نام جسکو ہر ایک شخص جماعت احمدیہ کا جانتا ہے۔ جسکے اخلاص اور اتقاء کا ہر ایک شخص قائل ہے۔ اور جسکا نام ہے۔

(مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ اپر بالفادم اسلام)

اور اس کے اعلان کا مصدق مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاوری ہیں۔ مولوی غلام حسن صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جنکو حضرت خلیفۃ المسیح نے خود واقعات کے بعد زمانہ خلافت پر قوم کے آگے انتخاب کرکے پیش کیا تھا۔ مولوی غلام حسن صاحب وہ بزرگ ہیں۔ جو ظاہری طور پر رجسٹراری کا کام کرتے ہیں جنکا تقویٰ کی اور دیانت جناب الہی میں منظور اور مقبول ہے۔ اور دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے لئے انکو وہ خدمت سپرد ہے۔ جو دستاویزوں کی تصدیق کرتی ہے۔ پس اس اعلان کا تصدیق کنندہ کون ہے۔ اس دستاویز احمدیہ کی امانت کو کون تصدیق کرتا ہے۔ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار پشاور مجلس معتمدین کا ایک ممبر اسلام کا سچا نمونہ۔ حضرت مسیح موعود کا منتخب شدہ ممبر۔ جسکا نام میں سوئی قلم سے پھر لکھونگا۔ مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار پشاور تصدیق کنندہ دستاویز اعلان امانت و دیانت سلسلہ احمدیہ۔ اور اس دستاویز کا امین کسکو کہونگا۔

(عالی جناب حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے حقیقی اور اصلی خلیفہ وقت در عصر وقت)

پس یاد رکھو۔ کہ اگر تم اس کی برخلافت کروگے اور اس آسمانی ڈگری کو جو اس کے حق میں ہو چکی ہوئی ہے۔ اپنی کسی جلدی اور کاہلی کی وجہ سے اس کے برخلاف کروگے تو آسمانی بارش جو آج تم پر ہو رہی ہے۔ وہ بند ہو جاویگی۔ اور اس مقصد کو جو آجکل سلسلہ کے درپیش ہے۔ اور جو مشیت ایزدی سے ہو رہا ہے۔ جسکا نام ہے اشاعت اسلام اور جسکا کام بلاد غربیہ میں حضرت مرحوم و مغفور شروع کر چکے ہوئے ہیں۔ اور جس کے حالات تم اخبارات میں دیکھ رہے ہو۔ اور یہ ایک مذہبی جنگ ہے۔ اور اس جنگ کا سپہ سالار حضرت جناب خواجہ کمال الدین صاحب ہیں۔ جو محض براہین اور دلائل سے بلاد غربیہ میں فتح پا رہا ہے۔ اور جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم غذائے روحانیت اور براہین اور دلائل کا سامان مذہبی جنگ کے لئے بھیجتے رہے ہیں۔ دوستو موجودہ انتخاب سے تم یاد رکھو۔ کہ وہ سامان بالکل بند ہو جاویگا۔ اور اس کے ضروریات بالکل نہ ہوا ہو جاوینگی۔ اور تم ہار جاؤگے۔ اور آسمانی بادشاہت سے تم محروم ہو جاؤگے مگر یاد رکھو۔ کہ وہ کام جو شروع ہو گیا ہے۔ وہ تو ضرور ہو کر رہیگا۔ کیونکہ آسمان پر اسکا فیصلہ ہو چکا ہوا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو جاوے۔ لیکن تم محروم کئے جاؤگے اور تمہاری بجائے کوئی اور قوم اللہ تعالیٰ کھڑی کر دیگا۔ جو اس کام کو انجام دیگی۔ خدارا اس سوال پر غور کرو۔ اور اس امانت کو جو تمہارا خلیفہ تمہارے سپرد کر گیا ہے اس امانت میں خیانت نہ کرو۔ اور سوچو اور خدا سے دعا مانگو اور موجودہ وقت اور زمانہ کے مطابق اس امانت کو اس کے اہل کے حوالہ کرو۔ اب دیکھو اس کا اہل کون ہے۔ اس کا امین کون ہے۔ اس کا امین ہے۔

(عالیجناب حضرت مولوی محمد علی صاحب اصلی اور حقیقی خلیفہ)

پس تم پہلی تقلید نہ کرو۔ اور تم دوراندیش سے کام لو۔ تمہارا موجودہ انتخاب محض شخصی ہے۔ نہ آسمانی۔

پس اس لحاظ سے تم اس خلافت کو کسی اہل کے سپرد کرو۔ نہ کہ نا اہل کے پیارو میں پھر کہونگا۔ کہ آسمانی شہادت۔ زمانہ خلیفۃ المسیح کی وصیت صاف بتلا رہی ہے کہ اس کا اہل اس وقت سوائے مولوی محمد علی صاحب کے اور کوئی نہیں۔ خدارا تم جلدی نہ کرو۔ اور اس جلدی کو واپس لے لو۔ اور یہ تم مان لوگے۔ کہ تم نے جلدی کی ہے تائید ایزدی کا رخ مولوی محمد علی صاحب کے اعلان کے مطابق ہے تم خوب یاد رکھو کہ تمہارے محدود خیالات کی قدر زمانہ نہیں کرتا۔ آسمان نہیں کرتا۔ تم دیکھ لو۔ اور خوب پرکھو۔ اور تمہارے امام کی بعثت کی غرض کیا تھی۔ (صرف اصلی اور حقیقی اشاعت اسلام)۔

دوم آسمانی ہاتھ۔ پس اے احمدی قوم کے جلدباز بزرگو۔ خدارا جو تم جلدی میں کر بیٹھے ہو۔ اس سے رجوع کرو۔ اور یہ رجوع ہی تمہارے لئے باعث ہدایت ہے۔ اور یہی ابتلاء ہے۔ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو قائم رکھیگا۔ تم دعاؤں سے کام لو۔ اور تم خدا کے لئے غور کرو۔ اور الوصیت کو بغور پڑھو۔ اسمیں یہ ابتلا بطور پیشگوئی درج ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں یہ کہونگا۔ کہ میرا یہ عرض کرنا اس پیشگوئی کے اس دوسرے حصہ کے ماتحت ہے۔ جسمیں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بہت جلدی اس فتنہ کو سمیٹ لیگا۔ جس کے میں یہ معنے لونگا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ ہاتھ جو اللہ تعالیٰ کا ہوگا۔ وہ صرف یہی ہوگا۔ کہ تم اس جلد بازی سے رجوع کر لوگے . . . . . . اور فتنہ دور ہو جاویگا۔ اور اے احمدی قوم کے جلدباز بزرگو۔ انشاء اللہ تمہارے دل رجوع کرینگے۔ اور تم ضد نہیں کروگے۔ جیسا کہ تمہارا شیوہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ عالیجناب حضرت میاں بشیر الدین محمود صاحب بھی خدا کے فضل سے پہلے اس عریضہ کو پڑھ کر غور فرماوینگے۔ اور فتنہ کو جو جماعت میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس کو رفع فرماوینگے۔ میں جناب میاں صاحب ممدوح کو اس جلدبازی سے مستثنیٰ سمجھتا ہوں۔ جو چند ایک نا اہل کی تحریک سے واقعہ ہوگئی ہے۔ پس اے احمدی جماعت کے مخلص بزرگو۔ اے اسلام کے سچے شیدائیو الٰہی۔ اور اس عرض پر غور کرو۔ اور خدا سے دعا مانگو اور اس کام کے پیچھے پڑ جاؤ۔ تاکہ فتنہ دور ہو جاوے۔ ورنہ تمہاری یہ خاموشی تمہاری بزدلی ہوگی۔ اور تم دانستہ ضمیر فروشی کروگے۔ تم خدا کے فضل سے مومن ہو۔ تم تو حدیث پر ہو۔ تمہارے ذمہ ابھی بڑے کام ہیں۔ تم ان کی طرف دھیان کرو۔ یہ آپس کے جھگڑوں میں بربادی ہے۔

اور میں بلاشک وشبہ عالیجناب مولوی محمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حضور میں بڑے ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرض منصبی کی طرف دھیان کریں۔ اور وہ اپنے کام میں لگ جاویں۔ اور کام کو اسنے ہاتھ میں لیں۔ ہم انکی خاموشی کو جو انہوں نے اس وقت تک رکھی ہے اسی طرح سمجھینگے۔ کہ جیسے حضرت خلیفۃ المسیح نے لوگوں کے اصرار پر خلافت کا بار بڑی مشکل سے اٹھایا تھا اور انکو بھی آخر پڑنا پڑ گیا تھا۔ اس لئے ہم خواہش کرتے ہیں۔ کہ اب خدارا خلیفہ وقت بیویاں اور تمام احمدی اور دیگر معتمدین و بزرگان قوم کو جو اس وقت دارالامان میں موجود ہیں یا بیرونجات میں ہیں۔ اور وہ جو ابھی تک متردد میں ہیں۔ فراست سے کام لیں اور . . . اس فتنہ کو دنوں کے بجائے گھنٹوں میں طے کریں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ ایسوں کے ساتھ آسمانی تائید ہے۔ وہ کسی غرض سے نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کریں۔ وہ کسی شخصیت کے پیچھے نہ پڑیں۔ بلکہ حقیقی اصول کو اختیار کریں۔ اور بڑی دعا کریں۔ (ایک احمدی از گوجرانوالہ)

قاضی خیل

اخی المکرم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

کجا روم چہ کنم حال دل کرا گویم ✽ کہ دادِ من بستاند دہند جز فراق ۔۔۔
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا ✽ مگر کہ زاد مرا مادر از برائے فراق
اگر بدست من افتد فراق را بکشم ✽ بآب دیدہ دہم باز خونبہائے فراق

پیارے کی علالت پر دل بے قرار تھا۔ ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے یہی دعا تھی۔ الٰہی میرے پیارے کی عمر دراز کیجو۔ لیکن بموجب کل نفس ذائقۃ الموت کی صدا آخر کان میں پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میرا سرکار محمد مصطفیٰ دنیا سے چل بسے۔ میرے آقا احمد مجتبیٰ کو یہ پیالہ نوش کرنا پڑا۔ آخر ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو نورالدین علیہ السلام بھی اپنے یار ازلی سے جا ملا۔ میں اپنے پیارے کے فراق میں مبتلا تھا۔ اور غم و الم نے دل کے اردگرد ڈیرے جمائے تھے۔ اتنے میں ایک اور آواز کان میں پہنچی: جماعت احمدیہ میں اختلاف پڑ گیا۔ اور جماعت عالیہ دو ٹکڑے ہو گئی اے میرے مولا۔ میرے آقا۔ تو ہی حی و قیوم ہے۔ تو ہمیں نفاق کے کڑوے نتائج سے بچائیو۔ ہم تیرے ہی سہارے سے دنیا میں رہتے ہیں۔ اور تیری ہی مدد سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہمارا جینا مرنا تیرے ہی لئے ہے۔ اگر تجھے اس سلسلہ میں نفاق پسند ہے۔ تو ہم بہمہ وجہ خوش ہیں۔ لیکن یاد رہے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اسکا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ جس خاندان میں اور جس قوم میں اسکا بیج بویا گیا۔ وہ تباہ ہوئی۔ نفاق سے بنی اسرائیل نے کیا پایا۔ حنفی۔ شافعی۔ اہل حدیث وغیرہ نے ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ نتیجہ سوائے خسران اور تباہی کے کسی ترقی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ میں تمام جماعت کو عاجزی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے دعا کریں کہ یہ نفاق ہم سے ٹل جاوے۔ اور ہمیں قرآن کے ہدایات پر کاربند بنائے انصار اللہ کو بہت سوچ اور غور کے بعد نتیجہ پر آنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ جماعت کی تباہی ہو۔ تمام جماعت خواہ جہاں کہیں ہو۔ اپنے ممبر اہل الرائے منتخب کرکے فیصلہ کے لئے قادیان بھیجیں۔ اور معاملہ کو آسانی کے ساتھ فیصلہ کریں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ قادیانی خلیفے اور ہو جاوینگے اور گھر گھر خلیفے اور منبر بنائے جاوینگے اگر میرے پیارے کے فرزند ارجمند کو تمام جماعت کی صلاح سے خلیفہ بنایا گیا ہو۔ تو ہمیں بسر و چشم دل و جان سے منظور ہے۔ اور ہم اس کے مطیع اور فرمانبردار اور اگر تمام جماعت کے صلاح اور مشورہ سے نہیں تو جناب قادیان کو خلافت مبارک ہو۔ ہم تو نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ ایک ہی تھا اور ایک ہی رہا۔ اللہ کے بھروسہ پر پہلے بھی بود و باش کرتا تھا۔ اور اب بھی اس کا سہارا ہے آخیر میں بندہ، جماعت سیالکوٹ۔ جماعت لاہور۔ جماعت وزیرآباد جماعت پشاور وغیرہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے منتخب اشخاص بھیجکر ایسے اہم اور خطرناک معاملہ کو جلد رفع کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مخالفین کی ہنسی ہو جائے۔ فقط محمد زمان۔ . . .

قادیان

بعد از سلام عرض ہے کہ ہم اس بات پر متفق ہیں۔ کہ کوئی دن ایسا مقرر کیا جاوے۔ جس میں موجودہ مشکلات کے حل کرنے اور قوم کا شیرازہ قائم رکھنے کے لئے کوئی راہ نکالی جاوے۔ والسلام خاکساران۔ بشیر احمد۔ منظور حسن۔ چودھری عبد الاحد۔ شیخ عبد الحمید۔ چودھری عبد المجید۔ طلبائے فتنہ ہائی کلاس قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شملہ سے ایک ضروری چٹھی

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا اعلان ضروری اور مسئلہ کفر و اسلام خوب غور سے پڑھا۔ جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ یہ میری ہی رائے نہیں ہے۔ بلکہ شملے کے احمدی احباب کی رائے ہے۔ سوائے دو تین احمدی بھائیوں کے جن میں سے ایک تو انصار اللہ میں سے ہی ہیں۔ اور دوسرے بھی شاید انصار اللہ میں سے ہی ہوں۔ تیسرا شخص جناب کی رائے سے علیحدہ ہو۔ شاید کوئی نکل آوے ورنہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ تاہم احتیاطاً دو تین کا ذکر کیا ہے۔ پیغام صلح میں انصار اللہ کی سازش کا حال پڑھکر تو دل کو بہت ہی صدمہ ہوا۔ ہم میں سے اکثر کا یہ خیال تھا۔ کہ مولوی شیر علی کی تار جس میں میاں صاحب کی خلافت کو General Consent سے مان لئے جانے کو اطلاع تھی۔ اس میں کچھ بھید ہے۔ یہ رائے عامہ ایک ہی قسم کے لوگوں کی ہوگی۔ ممکن نہیں۔ کہ عمائد سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اظہار رائے کا موقع دیا گیا ہو۔ اور جب پیغام صلح میں یہ دیکھا۔ کہ انصار اللہ کے گروہ نے آپ کو بھی بولنے کا موقع نہیں دیا۔ اور سید عابد علی شاہ جو اپنا کوئی الہام سنانا چاہتے تھے۔ انہیں بھی بولنے نہیں دیا گیا۔ تو اور بھی رنج ہوا۔ نہ صرف مجھے بلکہ جس احمدی دوست نے سُنا یہی کہا۔ کہ یہ جو کچھ کیا گیا۔ تقویٰ کے خلاف ہوا۔ بلکہ جن لوگوں نے صرف بطور پریزیڈنٹ بھی میاں صاحب کے خلیفہ بننے کو تسلیم کیا تھا۔ انہوں نے بھی سکرٹری صاحب سے کہدیا۔ کہ ہمارا نام سلسلہ مبایعین میاں صاحب سے کاٹ دیا جاوے۔ میرا خیال ہے کہ جو کارروائی قادیان میں ہوئی ہے اسی کی پیروی اور جگہوں پر انصار اللہ نے کی ہے۔ کیونکہ شملے میں بھی ہمارے سکرٹری صاحب نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ جلدی سے بیعت کے لئے لوگوں سے دستخط کرا لئے جاویں۔ اگرچہ انہیں کہا گیا کہ پہلے کل معاملات طے ہو لینے دو۔ صدر انجمن کا فیصلہ کیا ہوتا ہے۔ دیکھ لینے دو مگر کہا گیا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ جب یہ کہا گیا۔ کہ ہم سب میاں صاحب کے مسئلہ کفر کے قائل نہیں ہیں۔ نہ ہم صدر انجمن احمدیہ کو کسی طرح ٹوٹا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اور ہمیں یہ مطلقاً پسند نہیں۔ کہ صدر انجمن اس طرح خلیفہ کے سپرد ہو۔ کہ وہ جو چاہے کرے تو کہا گیا۔ کہ یہ سوال قبل از وقت ہیں اس وقت تو رائے عامہ سے اتفاق کرنا چاہئے جس پر کہا گیا۔ کہ ہم صرف اس حد تک اتفاق کر سکتے ہیں۔ کہ میاں صاحب کی امامت منظور مگر صدر انجمن پر انہیں کوئی اختیار نہیں اور مسئلہ کفر میں ہم سب میاں سے علیحدہ یہاں تک کہ اگر وہ یہ کہیں۔ کہ غیر احمدی تمام کافر ہیں تم بھی کہو تو ہم نہیں مانیں گے اور اگر وہ کہیں کہ تمہیں بیعت سے خارج کرتے ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ بہت اچھا۔ اسی understanding پر ہم لوگوں نے اس فہرست پر جو مبایعین خلیفہ ثانی تھی دستخط کر دیئے اور چاہا کہ اسی فہرست میں ہمیں یہ لکھنے دیا جاوے۔ کہ ہماری بیعت میں مندرجہ بالا امور بطور شرط ہیں۔ تو ہمیں روکا گیا نہیں ہم نے روئداد بعد از وفات کا پڑھ کر تو اپنے ناموں کے بھیجے جانے سے ہی انکار کر دیا۔

ہم جانتے ہیں کہ صدر انجمن مسیح موعود کی جانشین ہے جسے یہ شرف مسیح موعود نے بخشا خلیفہ اوّل نے برقرار رکھا۔ اب جسے ہم لوگ خود ہی خلیفہ بنائیں اسے کوئی حق نہیں۔ کہ وہ مسیح موعود کے مقرر کردہ جانشین کو جو چاہے کرے اسمیں یقیناً ۔ ۔ خطرہ ہے۔ ہاں کوئی مامور من اللہ خلیفہ ہو تو اس کی شان علیحدہ ہے جو خلیفہ مقرر کیا جاوے۔ اسے ہم اپنا سردار تسلیم کریں گے اس کی باتوں کی قدر کریں گے۔ اس کی مخالفت نہ کریں گے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ اگر وہ کھڈ میں گرانا چاہے۔ تو ہم اس سے بھی پہلے ہی اس میں گر جائیں۔ یہ سبق ہمیں صحابہ کرام کی زندگیوں میں خوب ملتا ہے جہاں صحابہ خلفاء کو صاف کہہ دیتے ہیں کہ اگر آپ نے قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف کہا۔ تو ہم ہرگز یہ نہ مانیں گے۔ بلکہ اس کا علاج تلوار تک بتائی گئی۔ اور بڑے بڑے آئمہ کا یہ قول ہے۔ کہ ہمارے قول کو خدا اور رسول کے قول کے سامنے چھوڑ دو۔ تو اب سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ حضرت غلام احمد کی خلافت میں کیا خصوصیت ہے۔ کہ بدیہی طور پر غلط مسئلہ تکفیر کو ہم مان لیں۔ جو تقویٰ سے بعید بات ہے۔ تمام عمر حضرت۔ صاحب تو اپنے مومن اہل قبلہ ہونے کا باعث کافر کہنے والوں کو یہی کہتے۔ ہے کہ؎

مومنوں پر کفر کا کرنا گمان

ہے یہی کیا ایمانداروں کا نشان

مگر اب خلافت کا مذہب اس کے برعکس ہو کہ وہ لوگ جو مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتے اور اہل قبلہ ہیں۔ جن کی نسبت خود حضرت فرماتے ہیں کہ میں انہیں کافر نہیں کہتا۔ بلکہ اگر وہ اس بات کا اعلان عام کر دے کہ حضرت مرزا صاحب مومن ہیں۔ کافر کہنے والے خود کافر ہیں تو ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں بلکہ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھ پر قطعی حرام ہوگا۔ کہ میں ایسے اعلان کرنے والوں کو ایمان میں کوئی شک کروں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اب ہم یہ ماننے لگ جائیں کہ نعوذ باللہ یہ لوگ جن کے ایمان میں حضرت صاحب کو کوئی شک نہیں یقیناً کافر ہیں۔ جس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ہم خود مومنوں پر کفر کا گمان کرنے والے ہونگے اور پھر خود ہی اس فتویٰ نبوی کے ماتحت آجاویں گے کہ جو مومن کو کافر کہتا ہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ خدا کی پناہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا اور تمام احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس وقت اس غلطی کو صاف کرنے کے لئے میاں صاحب کو مجبور کریں۔ اور اگر وہ نہ مانیں۔ تو اس مسئلہ میں ان سے بکلی علیحدہ رہیں۔

میرا یہ منشا نہیں کہ میاں صاحب دانستہ اس غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ یہ ان کا خیال ایسا ہے۔ کہ جس میں وہ خود بھی معذور ہیں۔ کیونکہ وہ فی الحقیقت یہی سمجھے ہوئے ہیں اور میں میاں صاحب کو اس مسئلہ کے سوا ہر طرح لائق و فائق اور متقی و پرہیزگار جانتا ہوں اور اگر وہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیں۔ بلکہ جو مذہب حضرت صاحب اور خلیفہ اوّل کا تھا اسی پر قایم ہو جاویں تو ان کو خلیفہ مان لینے میں کسی کو بھی اختلاف کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ میں نے خود حضرت میاں صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دیدی تھی۔ کہ میں آپ کو خلیفہ تسلیم کرتا ہوں۔ مگر یہ میں نہیں مان سکتا۔ کہ تمام غیر احمدی مسلمان کافر ہیں خواہ وہ حضرت صاحب کو کافر کہیں یا نہ کہیں کیونکہ یہ نہ صرف حضرت مرزا صاحب کے خلاف ہے بلکہ عقل کے خلاف ہے اور واقعات اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کے جنازہ پر مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں صاف طور پر احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے سامنے کہا کہ مولانا علم کا دریا تھے اور نہایت پاکیزہ انسان تھے اور تقویٰ میں کامل تھے۔ عاشق قرآن و حدیث تھے۔ اسلام کے سچے خیر خواہ تھے اور محمد رسول اللہ کے عاشق تھے اور اس کی موت ایک جہان کی موت ہے اور اب ان کی نظیر نہ احمدیوں میں ملتی ہے نہ غیر احمدیوں میں ہی مل سکتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مولوی غلام محمد صاحب وہ باہمت انسان ہیں۔ جنھوں نے جامع مسجد شملہ میں احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے ایک دشمن سلسلہ عالیہ کو للکارا۔ کہ آؤ ثابت کرو تو۔ کہ احمدی کافر ہیں۔ پھر کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ ان کے سامنے نکلتا اب ایسے کھلے کھلے اقرار کرنے والے مسلمانوں کو کافر کس طرح کہا جاوے۔ میں نے میاں صاحب کی خدمت میں یہ بھی لکھدیا تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کو کسی طرح تغیر و تبدل کا اختیار خلافت کو نہیں ملنا چاہئے ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ سلسلہ تباہ ہو جاوے۔ ہاں صدر انجمن آپ کو امام تسلیم کریگی۔ غرض ان دو مشوروں کو بیعت کے خط کے ساتھ پیش کرنے سے میری غرض یہی تھی۔ کہ میاں صاحب کو قوم کا حال معلوم ہو جاوے۔ اور وہ اصلاح کر لیں اور اس طرح جماعت کو تفرقہ سے بچا لیں۔ مجھے امید ہے کہ میاں صاحب اس موقعہ پر شاورھم فی الامر کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے میری عاجزانہ گر صادقانہ بات کو سنیں گے اور تمام جماعت کو واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً پر عمل کرنیکا موقع دیں گے۔ ورنہ ڈر ہے کہ احمدیوں کی فبہا ہی ہوئی ہوا کچھ عرصہ کے لئے بگڑ جاوے اور خدا کسی دوسری قوم کو اس اہم کام کے لئے پیدا کر دے کیونکہ یہ سلسلہ خدا کا قایم کیا ہوا ہے۔ جو بہرحالت کامیاب رہیگا اے احمدی قوم

من از بہر ر دیت گفتم سخن تو ہم فکر کن بارے

خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

جو کچھ میں نے لکھا ہے محض اپنے بھائیوں کی بھلائی اور اصلاح کیلئے لکھا ہے ورنہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانکر کہتا ہوں کہ میرے دل میں کسی احمدی کے ساتھ کوئی غبار نہیں ہے میں سب کا چاکر کمتر ہوں اور اہلبیت کو جان و دل سے محبوب رکھتا ہوں اور میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں میں سے ہوں بلکہ انکی خلافت کا اعلان سنتے ہی خط لکھدیا تھا اور اگر اب بھی کوئی میری بات کو منافقت یا مداہنت کہے تو انکی مرضی میں اس موقعہ پر خاموش رہکر کسی کو غلطی میں مبتلا دیکھنا نہیں چاہتا واللہ علیٰ ما نقول شہید ؎ ہم کچھ لیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ

کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں سے فدا ہے

شملہ احمدی

الراقم عمرالدین احمدی کلرک دفتر ڈی جی آئی ایم ایس شملہ وا عطیٰ عنہ

دیکھو صفحہ ایک سے آگے

مولوی صاحب:- خلیفہ جو وصیت کی ہے اس کو بدلنا بھی جرم ہے۔

خانصاحب:- اپنی جائداد میں ہر ایک کو حق ہے۔ خلیفہ منتخب کرنا ہمارا کام ہے۔ شورے سے منتخب ہونا چاہئے تھے۔ بدوں شورے کسی کو منتخب کرنے کا کیا حق تھا۔

مولوی صاحب:- حق تو بیشک ہے۔

خانصاحب:- اصل حق مامور کا ہے۔

مولوی صاحب:- یہ سوال بھی رکھو۔

خانصاحب:- کیا آپ کا یہ منشا ہے اور اس سوال کے رکھنے سے مطلب یہ ہے۔ کہ باقی باتیں نکمی ہو جاویں۔

مولوی صاحب:- یہ درست ہے۔

خانصاحب:- پھر میں مطلب سمجھ گیا۔

مولوی صاحب:- ہاں۔

(نوٹ) سوالات مذکورہ بالا لیکر حضرت مولوی محمد احسن صاحب خود صاحبزادہ صاحب کے پاس تشریف لیگئے۔ واپسی پر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ لمبی بحث کا مضمون ہے۔ اس طرح سے حل نہیں ہو سکتا ان کو ہمارا اعتقاد خوب معلوم ہے۔ آپ کوئی اپنا سوال بیان کریں۔ تو اس کا جواب دیا جائیگا۔ خانصاحب نے عرض کی کہ میں نے مولوی محمد علی صاحب سے پوچھا تھا۔ کہ آپ کیوں بیعت نہیں کرتے انہوں نے جواب میں فرمایا۔ کہ صاحبزادہ صاحب اور ہم میں اعتقادی اختلاف ہے۔ پیر کے خلاف کس طرح سے کوئی اعتقاد رکھ سکتے ہیں۔ خانصاحب نے کہا۔ کہ صدمہ یہ ہے کہ جماعت کے ٹکڑے ہو گئے آپ ہی ان سوالوں کا جواب دیں۔ تاکہ ہم لوگوں کو کہنے کے قابل ہوں کہ کون سچا ہے۔ میں بلا تصفیہ ہرگز نہ جاؤنگا۔ یہاں چند بزرگ موجود ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو دوسروں کو بھی بلا لیا جائیگا۔ فیصلہ ہو جائیگا۔ مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ مرزا محمود احمد کے ساتھ خود بحث کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا بڑی خوشی کی بات ہے۔ میں نے اس لئے جناب کو تکلیف دی تھی کہ اگر تسلی ہو۔ تو جواب دینا ضروری ہے۔ صاحبزادہ صاحب کی عزت ہمارے دل میں ہے۔ وہ یہ خیال نہ کریں۔ کہ بالمقابل تو توہین میں کرتا ہے۔

خانصاحب طریقہ انتخاب درست نہیں ہوا۔ میری طرف سے بھی سوال نوٹ کرلیں۔ کہ اگر دو دن کا وقفہ کر لیتے اور احمدیوں کو بلا کر مشورہ کر لیتے تو کیا حرج تھا۔ کیا خلفاء کا شورے نہیں ہوا۔ اور اگر یہ سوال کروں۔ تو خلیفہ کی ذات پر آتا ہے۔ کہ خلیفہ کے انتخاب میں آپ نے کیا شرائط مدنظر رکھے۔

مولوی صاحب:- لوگ بے صبر ہو رہے تھے۔ ذریۃ طیبہ کو دیکھتے تھے۔

خانصاحب:- محکمات کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ معلوم نہیں کہ ذریات طیبہ کیا ہیں۔ اگر شورے کے لئے جمع کرتے سب جمع ہو جاتے۔ آپ یہ بھی فرمائیں۔ کہ کیا کوئی آیت و حدیث ہے۔ کہ جب خلیفہ ہو تو جنازہ ہو۔ حضرت عمرؓ کے دفن کے بعد انتخاب ہوا۔ رسول اللہ کا جنازہ حضرت ابوبکرؓ نے نہیں پڑھایا بلکہ کسی اور نے۔ عارضی امام کیوں نہ بنایا۔

مولوی صاحب:- عارضی امام بنانا ضروری نہ تھا۔

خانصاحب۔ پھر بے اتفاقی پیدا ہو گئی۔

مولوی صاحب:- عوام زور دیتے تھے۔

خانصاحب:- عوام کو کہتے کہ نکل جاؤ۔ تمہارا کیا دخل ہے۔ آپ شورے کر لیتے۔ یہ ضروری تھا۔ لاکھوں۔ ہزاروں میں ایک آدمی سمجھدار ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگ مسیح موعود اور مہدی کا مفہوم نہیں سمجھتے۔ اکثر ہماری جماعت کے لوگوں کی اخوت اور نیک نمونے کو دیکھکر جماعت میں شامل ہوئے ہیں تو ہمارا بدنمونہ دیکھکر وہ متنفر ہونگے۔

مولوی صاحب۔ آپ تھوڑی دیر ٹھہریں۔ تو میں مرزا محمود احمد صاحب کو بلاتا ہوں۔ جو سوالات آپ نے کئے ہیں۔ یہ نہ پوچھیں مگر جو شک آپ کے دل میں ہو۔ اس کے متعلق سوال کر لیں۔

خانصاحب:- میں میاں صاحب کو بُرا نہیں کہتا۔ میں ان کو اس بات کے لئے مستحق سمجھتا ہوں۔ کہ وہ بیعت لیں۔ کیونکہ چالیس آدمیوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ میں اس کو ایسا جائز سمجھتا ہوں۔ جیسا اوروں کو۔

مولوی صاحب:- کیا ضروری نہیں ہے کہ اسلام کے لئے خلیفہ ہو

خانصاحب:- اعتراض حضرت مسیح موعود پر نہ کرو۔ ہم یہ کیوں کرتے ہو الوصیت میں جو کچھ لکھا ہے۔ اگر یہ نئی تجویز ہے تو انہوں نے کی ہے۔ اگر میرے اختیار ہوتا۔ تو میں ایک خلیفہ کو جائز کرتا۔ مگر ہم کو اس کی وصیت پر چلنا ہے۔

(باقی آئندہ)

اسمائے حاضرین مجلس شوریٰ

مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے ایل ایل بی [illegible] — خواجہ [illegible] صاحب [illegible] پشاور
آنریری [illegible] قادیان و ممبر صدر انجمن احمدیہ — ممبر صدر انجمن احمدیہ
سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ [illegible] — شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر
سیالکوٹ و ممبر صدر انجمن احمدیہ — ہاؤس لاہور
مولوی صدر الدین صاحب بی۔اے بی ٹی سیکرٹری — ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
صدر انجمن احمدیہ — اسسٹنٹ سرجن و ممبر صدر انجمن احمدیہ
ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن — شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر ایٹ لاء گوجرانوالہ
و ممبر صدر انجمن احمدیہ — خان عجب خان صاحب تحصیلدار زیدہ
ملک شیر محمد خان صاحب بی۔اے پنشن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ [illegible] — تحصیلدار صوبہ سرحدی۔
پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ریاست کشمیر و جموں — ڈاکٹر محمد شریف صاحب اسسٹنٹ سرجن
بابو عالم الدین صاحب بی۔اے ایل ایل بی [illegible] — مظفر گڑھ۔
سید اسمٰعیل شاہ صاحب سب انسپکٹر [illegible] سیالکوٹ — سید مسعود شاہ صاحب سیکرٹری انجمن
منشی نواب خانصاحب اسسٹنٹ سیکرٹری — احمدیہ جموں
انجمن احمدیہ جموں — خواجہ جمال الدین صاحب بی۔اے
پیر محمد شاہ صاحب [illegible] انجمن احمدیہ [illegible] — سپرنٹنڈنٹ انجمن احمدیہ جموں۔
محمد منظور الٰہی صاحب [illegible] — شیخ عبد الرحمٰن صاحب [illegible] سیالکوٹ
مولوی محمد موسیٰ خانصاحب جموں — مفتی فضل احمد صاحب جموں
ڈاکٹر حسن علی صاحب گوجرانوالہ — میاں محمد عالم صاحب ایجنٹ [illegible] گوجرانوالہ
بابو فیض الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک خزانہ [illegible] — صوفی احمد الدین صاحب ڈوری باف
حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ — میاں نعمت اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور
میاں ہدایت اللہ صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور — میاں عطاء اللہ صاحب "
بابو غلام رسول صاحب " " — میاں کرم الٰہی صاحب [illegible]
بابو شمس الدین صاحب [illegible] خاں لاہور — بابو نبی بخش صاحب دوائی خانہ لاہور [illegible]
رکن الدین صاحب گوجرانوالہ — امیر بخش صاحب پہلوان
ناصر الدین صاحب بزاز موچی دروازہ لاہور — جلال الدین صاحب موچی دروازہ لاہور
میراں بخش صاحب [illegible] پولیس سیالکوٹ — ڈاکٹر سلطان محمود صاحب میڈیکل پریکٹیشنر
محمد اکرام الدین صاحب میڈیکل کالج لاہور — ہوشیار پور۔
سید نذیر حسین صاحب لاہور — منشی محمد عبد اللہ صاحب
بابو رشید احمد صاحب — علی محمد صاحب نارمل سکول راولپنڈی
خواجہ عزیز الدین صاحب لاہور — مرزا احمد سعید صاحب طالب علم [illegible]
خواجہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈیڈ لیٹر آفس [illegible] — کالج لاہور
خلیفہ عبد الغنی صاحب — مستری دین محمد صاحب
خلیفہ عبد الحق صاحب — فضل الدین عطار گوجرانوالہ
منشی نبی بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ بلڈنگس لاہور — سید محمد شاہ صاحب لاہور
احمد الدین صاحب لاہور — تاج الدین صاحب ٹھیکیدار لاہور
سید ممتاز حسین — غلام محمد صاحب جلد ساز لاہور
محمد امین صاحب طلسم فسٹ ایئر کلاس — عبد الرحمٰن صاحب لاہور
گورنمنٹ کالج لاہور — میاں عنایت حسین صاحب لاہور
عبد الرحیم صاحب گورنمنٹ کالج لاہور — میاں رحیم بخش صاحب اسلامیہ کالج لاہور
قادر بخش صاحب لاہور — سید ممتاز علی شاہ صاحب چک نمبر [illegible]
محمد یحییٰ صاحب دفتر نہر و سیکرٹری انجمن — شیخ کریم اللہ صاحب گوجراتی محلہ [illegible]
احمدیہ جہلم — گیٹ لاہور
بابو عبد العلی صاحب لا کالج لاہور — حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد۔
[illegible] صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ وزیر آباد — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سبز وصیت
نیاز احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ " — کے کاربند ہونے پر مجھے اتفاق ہے۔
عبد الرحمٰن صاحب وزیر آباد — غلام محی الدین صاحب تحصیل [illegible]
[illegible] الدین صاحب جموں — ملک محمد حسین صاحب کلرک [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] — محمد عبد المجید صاحب بی۔اے ایل ایل بی کلاس
[illegible] — لا کالج لاہور
[illegible] صاحب سیالکوٹ — چوہدری عبد اللطیف صاحب [illegible] کلاس
عبد الحق صاحب [illegible] کلاس لاہور — مشن کالج لاہور
شیخ عبد الحمید صاحب [illegible] — [illegible] صاحب لاہور
خواجہ جلال الدین صاحب — خواجہ [illegible] صاحب [illegible]

خلیفہ عبد المجید صاحب لاہور — خلیفہ رجب الدین صاحب [illegible] لاہور
منشی محمد عبد اللہ صاحب — میراں بخش صاحب "
منظور الٰہی صاحب " — ڈاکٹر نبی بخش صاحب "
محمد مبارک علی صاحب " — قاضی ثناء اللہ صاحب لاہور چھاؤنی
عبد الحنان صاحب دفتری [illegible] — ماسٹر محمد شفیع صاحب [illegible] انگلش ٹیچر [illegible] لاہور
میاں ظہیر الدین صاحب لاہور — میاں مولا بخش صاحب [illegible] لاہور
تاج الدین صاحب ٹھیکیدار لاہور — مفتی فضل احمد صاحب جموں
شاہ عالمی دروازہ — منشی نواب خانصاحب جموں
مرزا مظفر الدین صاحب مالک اسلامیہ سٹیم پریس لاہور — مولوی عبد الحق صاحب محرر لاہور
ماسٹر غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر سکاچ — عبد الحمید صاحب [illegible] لاہور
مشن ہائی سکول سیالکوٹ — عطا محمد صاحب میر منشی چھاؤنی لاہور
محمد ظہیر الدین صاحب [illegible] ضلع گوجرانوالہ — بابو محمد حسین صاحب کلرک لاہور چھاؤنی
سلطان محمد صاحب ہوشیار پور — محمد شریف بیگ صاحب
الطاف علی صاحب — عبد الحکیم صاحب رسولنگری "

جماعت احمدیہ پشاور کا ایک ضروری اعلان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
جناب مولانا نور الدین صاحب وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین
و الحالات موجودہ کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے
حسب ذیل درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں۔ تاکہ دیگر برادران احمدیہ کو ہماری
رائے سے آگاہی حاصل رہے ✦

اعلان

اخوان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت مولانا صاحب
کے وصال کے بعد قسمتی سے احباب میں خلافت اور انتخاب جانشینی
مسئلہ تکفیر غیر احمدیان پر تنازعہ ہونے لگا ہے ✦

پس ایسی حالت میں ہمارے نزدیک سلامتی کی راہ معلوم ہوتی ہے
کہ حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود
علیہ السلام کی الوصیت کی پیروی کی جائے۔ تکفیر کے مسئلہ پر جو کچھ
گذشتہ پیغام صلح میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ اس سے بکلی ہماری
جماعت کا اتفاق ہے۔ اور یہی مفہوم اور مطلب قرآن مجید احادیث
نبوی اور جناب مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولانا نور الدین صاحب
مرحوم مغفور کے ارشادات کا ہے۔ الوصیت حضرت صاحب کی پیروی کا اندازہ
نہ کی جاوے جو بغرض آگاہی برادران درج ذیل ہے ✦

(۱) انجمن (یعنی صدر انجمن احمدیہ قادیان) خدا کے مقرر کردہ خلیفہ
کی جانشین ہے ✦

(۲) انجمن کا فیصلہ تمام امور میں قطعی ہوگا۔

(۳) انجمن میں کم از کم دو ممبر ایسے ہونے چاہئیں۔ جو علم قرآن و حدیث سے
بخوبی واقف ہوں۔ اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں ✦

(۴) انجمن کے تمام ممبر ایسے ہونگے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں اور پارسا طبع اور
امانتدار ہوں۔ اگر آئندہ کسی کی نسبت محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے
یا یہ کہ وہ ایک چالباز اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا
فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے۔ اور
اسکی جگہ کوئی اور مقرر کرے ✦

(۵) انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اسکو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض
سلسلہ احمدیہ کے کسی جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم
اشاعت اسلام ہوگی ✦

(۶) اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہوں میرے نام پر میرے بعد
لوگوں سے بیعت لیں . . . اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا
نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کریں ✦

(۷) ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت
چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے۔ کہ وہ میرے نام پر لوگوں سے
بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے

نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے
ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا
"اور اس کے ذریعے سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔
سو ان دنوں کے منتظر رہو ✦

مذکورہ بالا امور الوصیت حضرت صاحب پر غور اور تدبر کرو۔ کہ حضرت
مسیح علیہ السلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ مکرر اعادہ کی ضرورت نہیں کیونکہ الفاظ
الوصیت کے بالکل صاف اور مبین ہیں ہم کو سخت تعجب ہے کہ جناب میاں محمود صاحب
جنکو سب لوگ بوجہ مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جوان صالح ہونے کے عزت و
احترام سے دیکھتے ہیں اپنے والد بزرگوار کی الوصیت کو جس کو وہ بھی علیٰ
وجہ البصیرت ملہم مامور من اللہ تسلیم کر چکا ہے پس پشت ڈالتا ہے۔ کیا
جناب میرزا صاحب مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت سے خلافت یا گدی نشینی
کی بو تک بھی پائی جاتی ہے کلا و حاشا۔ کیا حضرت اقدس نہیں دیکھ چکے تھے
کہ ان گدیوں سے اسلام اور مسلمانوں کو کیا کچھ مصائب پیش آچکے ہیں۔
عیاں را چہ بیان نیست۔ ہاں ہمارا ایمان ہے جو کچھ حضرت اقدس نے فرمایا
وہ درست ہو کر رہیگا۔ ابھی تو یہ زمانہ خود مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ جو حضرت
ممدوح ایسے اشخاص طیار کر گیا ہے جو اُن کے لئے کالجوارح کے حکم میں ہیں آیا
ان کی خدمت دینی مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت تصور ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ
کوئی دوسرا ملہم کھڑا کرے۔ بیشک صرف قادیان میں جناب میاں صاحب
ان غیر احمدی اشخاص سے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے نام پر بیعت لے سکتے ہیں۔ اور اس میں ہم ہرگز اختلاف نہیں
رکھتے بشرطیکہ مسئلہ تکفیر سے وہ رجوع کریں۔ اور اسکی حقیقت کو سمجھیں اللہ تعالیٰ
اس مومن سے راضی ہے۔ اور اسکو بلندی اور سرفرازی دیتا ہے جو حق کے پیچھے اپنی
بات کی پچ کو ترک کرتا ہے۔ اور صداقت کے قبول کرنے کے مقابلہ میں
اپنے نفس کی تحقیر کی پروا نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی کا بول بالا ہوتا
ہے۔ نہ تو یہ خلافت اس قسم کی خلافت ہے جو محمد الرسول اللہ صلعم کے بعد
خلفاء تھے اور نہ معنی بادشاہی۔ بیشک روحانی خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام
تھا جو الہام الٰہی سے مشرف تھا۔ اور آئندہ بھی جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا
ایسا ہی ملہم مامور من اللہ خلیفہ ہوگا ✦

ہاں ایک اور قسم کی خلافت جو مشائخ صوفیہ میں رائج ہے وہ شخص صاحب
حال ہوتا ہے خلوت در انجمن استغراق میں محو جیسا کہ حضرت مولانا مولوی
نور الدین صاحب مرحوم تھے ✦

میاں صاحب کوشش فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکو اس چشمہ سے سیراب فرماویں۔ والسلام
خاکسار نذر علی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور ۱۳ مارچ ۱۹۱۴

جناب شیخ فضل کریم صاحب پنشن ماسٹر بازار بانڈہ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں

مکرم بندہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیماری کے دنوں میں ہر
دم یہی دعا ورد زبان رہتی تھی۔ کہ مولا اس پاک وجود کو لمبی سے لمبی عمر عطا فرما تاکہ ہم
اس چشمہ فیض سے تر و تازہ ہوتے رہیں۔ دس مارچ کو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح
فوت ہوگئے ہیں میں یہ خبر سنتے ہی قادیان کی طرف دوڑا اور حضرت کی قبر پر جا پہنچا
قبر بڑی کشادہ ایک کمرہ کی طرح تھی۔ آپ ایک بڑے پلنگ پر تھے۔ پلنگ کے پاس
پہنچتے ہی میرے منہ سے باآواز بلند نکلا "اے مرد خدا بہشت ترا مبارک باد۔
خدا کے واسطے تھوڑی دیر کے لئے تو باہر آ۔ پلنگ کے پاس دو شخص سفید کپڑے
پہنے سیاہ داڑھیوں والے کھڑے تھے۔ میری آواز سنکر حضرت نے ہاتھ سے
کچھ اشارہ کیا۔ اور وہ شخص تھوڑی دیر کے لئے حضرت کو قبر سے باہر لیگئے۔ اور میں
جاگ پڑا۔ اس خواب سے مجھ یقین ہوگیا کہ حضرت جلد وصال پانے والے ہیں۔ لیکن احباب
کی تشویش کے لئے میں نے اپنی خواب نہ لکھی۔ آخرش سن لیا۔ کہ وہ مرد خدا ہم کو داغ
جدائی دیگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون آپکے بعد سب سے اہم مسئلہ ہماری جماعت کیلئے آپکی
جانشینی کا تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہر دو اعلان راستی پر مبنی ہیں۔ ہماری جماعت
جسکا سب سے بھاری اصول دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ اسی اصول کو مد نظر
رکھکر ہماری جماعت کے مشورہ سے خلیفۃ المسیح کا جانشین مقرر کرے
انجمن جو مسیح موعود کی مقرر کردہ ہے اسکا دنیا ہی آزادی سے قائم
رہنا بہر حال ضروری ہے۔ مولا ہماری جماعت کو اس سخت ابتلا سے بچالے
آمین۔

میرے کئی دوست مولوی محمد علی صاحب کے اعلان سے متفق ہیں

اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ خلیفہ کا فیصلہ ضرور نہیں کہ ہر حال میں صحیح ہو۔ بلکہ ہر حال میں قرآن اور حدیث کی طرف ہمیں رجوع کرنا ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو امور بیان کئے ہیں اُن کے لئے ان کی کتابیں بغور دیکھی جاویں اگر مسئلہ کفر و اسلام میں یا کسی جگہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینے کے فتویٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ کو نہ ماننے کے لئے یہ جرم درست تھے۔ تو آج یہی جواب ہمارا سمجھ لیا جائے۔ اس بات پر کیوں زور دیا جاتا ہے۔ جب الوصیت میں صاف تشریح موجود ہے +

پس ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں صرف ایک ہی راہ نظر آتی ہے اور چونکہ ہماری غرض یہی ہے۔ کہ جہاں تک ہماری طاقت ہے سلسلہ کا کام چل کر ہو۔ ہم ہر طرح کی قربانی کرنے کو بھی طیار رہیں۔ سلسلہ کا جو نظم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے قایم کیا وہ یہ تھا کہ سلسلہ کا سارا مالی انتظام ایک انجمن کے سپرد رہے۔ اور اس انجمن کو اپنا جانشین قرار دیا۔ اور اس کے فیصلوں کو واجب التعمیل قرار دیا۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میرے بعد اسی انجمن کے سب فیصلے قطعی ہونگے۔ پس اس انتظام کو قایم رکھکر ہم ہر ایک قربانی کے لئے بھی تیار رہیں اور اس کی صورت یہی ہے کہ ہم ایک شخص کو امیر مقرر کریں۔ مگر اس امیر کی بیعت احمدیوں کے لئے ضروری نہیں۔ ہاں سلسلہ میں داخل کرنے کے لئے وہ غیر احمدیوں سے بیعت لیگا۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔

ریزولیوشنز جو مجلس شوریٰ میں پاس ہوئے

(۱) چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کی رُو سے چالیس مومنوں کے اتفاق رائے سے بیعت لینے والے بزرگوں کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ اور ہماری رائے میں یہ ضروری ہے۔ کہ بڑی بڑی جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لئے منتخب کئے جائیں۔ تاکہ سلسلہ ترقی کرے۔ اور آسانی سے لوگ اسمیں داخل ہو سکیں ایسے بزرگ احمد کے نام پر یعنی غیر احمدیوں کو احمدی سلسلہ میں داخل کرنے کیلئے لوگوں سے بیعت لیں گے +

(۲) صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں اُن کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں انہیں امیر تسلیم کرنیکے لئے طیار ہیں۔ لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیئے ہیں۔ اور اسکو اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ اسمیں کسی قسم کی دست اندازی کرے +

(۳) ایک وفد مفصلہ ذیل احباب کا صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں خاص ہو کر مذکورہ بالا ریزولیوشنوں کو پیش کرے۔ اور ان ریزولیوشنوں سے اتفاق کرنے کی درخواست کریں۔ تاکہ یکرنگی سلسلہ کی خدمت جاری رہ سکے ممبران ڈیپوٹیشن کو اپنی تعداد کو بڑھانے کا بھی اختیار دیا گیا ہے +

ممبران ڈیپوٹیشن کے نام حسب ذیل ہیں :۔

جناب میر حامد شاہ صاحب۔ جناب مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار پشاور۔ جناب مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی۔ جناب شیخ مولا بخش صاحب سیالکوٹ جناب شیخ مولا بخش صاحب لائلپور۔ جناب شیخ محمد امین صاحب تاجر چرم لاہور۔ شیخ نیاز احمد صاحب وزیرآباد۔ شیخ محمد جان صاحب وزیرآباد۔ مولوی غلام الدین صاحب بی اے وکیل شیخوپورہ۔ جناب شیخ فیض الرحمن صاحب امرتسر۔ جناب شیخ تیمور صاحب ایم اے علیگڈھ۔ جناب ملک شیر محمد صاحب بی اے جموں۔ جناب شیخ رکن الدین صاحب گوجرانوالہ

(۴) بموجب الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مولوی غلام حسن خان صاحب کو جو کہ ہمارے سلسلہ کے پاک نفس رکن ہیں۔ احمد کے نام پر سلسلہ میں داخل کرنے کیلئے غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے لئے منتخب کیا گیا +

(۵) سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسلہ کے ایک مُلہم پارسا اور متقی بزرگ ہیں۔ وہ بھی نئے لوگوں کو سلسلہ میں شامل کرنے کے لئے احمد کے نام پر بیعت لینے کے لئے اتفاق رائے سے مجاز قرار دیئے گئے +

(۶) ایسا ہی خواجہ صاحب بھی بیعت لینے کے منصب پر مقرر کئے گئے +

(۷) چونکہ بعض احباب نے بیان فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب نے احباب سلسلہ کو ارشاد کیا ہے کہ ترسیل زر اُن کے نام ہونی چاہئے۔ اور اس بات کی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق نے تصدیق کی اور کہا۔ کہ میاں صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ وہ خود روپیہ انجمن میں داخل کر کے رسید لیا کرینگے اسلئے اتفاق رائے سے فیصلہ ہوا۔ کہ جبتک نتیجہ ڈیپوٹیشن کی اطلاع نہ ہوئے اراکین انجمن ہائے احمدیہ کوئی روپیہ ارسال نہ کریں۔ اور اپنے قبضہ میں رکھیں۔ چونکہ اس مجلس کی رائے

(۸) نیز بھی اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ کہ مذکورہ بالا ڈیپوٹیشن کے اپنی اغراض میں ناکامیاب ہونے کی صورت میں ڈیپوٹیشن جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب ایل ایم ایس ملکر جو فیصلہ سلسلہ کے انتظام سے متعلق کرے۔ وہ قوم کے لئے واجب العمل سمجھا جائیگا +

خدا کے لئے غور کرو

(۱) ہمیں تفرقہ انداز کہا جاتا ہے حالانکہ ہم اپنے ان بھائیوں کی نسبت بھی جنہوں نے صاحبزادہ صاحب کی بیعت کر لی ہے کوئی کلمہ منہ سے نہیں نکالتے نہ کوئی فتوے لگاتے ہیں۔ بلکہ مل کر کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور صرف اسقدر چاہتے ہیں۔ کہ ایک تو حضرت صاحب کا قائم کردہ انتظام جو انجمن کے متعلق ہے وہ نہ توڑا جاوے اور جملہ معاملات انتظامیہ انجمن کے سپرد رہیں۔ اسکے فیصلوں کا اسیطرح پاس کیا جاوے جس طرح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنا جانشین قرار دے کر اس کے فیصلوں کو اپنے بعد قطعی قرار دیا ہے اور دوسرا یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں جن معاملات میں قوم کی اصلاح کی ضرورت معلوم ہوتی ہے جیسے کفر و اسلام کا مسئلہ جس میں اپنی قوم کے ایک حصہ کو ہم غلطی پر دیکھتے ہیں پوری آزادی ہونی چاہئے کہ ہم اپنے خیالات اور عقاید کو کھولکر پیش کر سکیں۔ اور دوسری طرف یہ حالت ہے کہ ہم پر فاسق کا فتویٰ لگایا جا رہا ہے۔ ان مسلمانوں کو جو حضرت مسیح موعود پر بھی ایمان لائے۔ اور اسطرح تکمیل ایمان بھی کی اور حتی الوسع نیک کاموں میں اور دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ احمدیت سے خارج ہونے کا فتویٰ دیا جاتا۔ اور ان سے قطع تعلق کیا جا رہا ہے۔ اور پھر ہماری ذاتیات پر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ بہرحال ہم خدا کے لئے سب کچھ برداشت کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہدیتے ہیں کہ یہ سخت غلطی کی راہ ہے۔ خدا کے لئے غور کرو۔

(۲) ایک طرف صاحبزادہ صاحب کا انتخاب ایسے طریق سے ہوتا ہے۔ جس پر قوم کے ایک حصہ کو شکایت ہے۔ دوسری طرف علانیہ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود ہیں اور پسر موعود کے متعلق جو الہامات ہیں وہ انپر چسپاں کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ الوصیت میں صاف لکھا ہے کہ وہ خدا سے الہام پاکر کھڑا ہوگا۔ یہ تقویٰ کا طریق نہیں اور خواہ مخواہ لوگوں کو مغالطہ ڈالنا ہے۔ اگر وہ موعود ہوتے تو خدا سے الہام پاکر کھڑا ہوتے اور مامور ہوتے کی جو شرائط ہیں۔ وہ ان میں پائی جاتیں +

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسا عظیم الشان دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آخری زمانہ کے مسیح ہیں۔ اور اس سے مدت پہلے اپنی پیشگوئیاں کا پورا ہونا بھی دکھا چکے تھے۔ اور براہین احمدیہ میں کافی ثبوت دے چکے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ سے ہمکلام ہوتا ہے باں اپنے مخالفین کی نسبت انکی نسبت جو آپ کی بیخکنی چاہتے تھے۔ مدت تک تباہی اور ہلاکت کی پیشگوئیاں نہیں کیں۔ اور جب مخالفت حد درجہ کی ہوگئی اور آپ کے سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے پورا زور لگایا گیا۔ تو اس وقت اپنے کسی مخالف کی نسبت ایسی پیشگوئی کی مگر صاحبزادہ صاحب نے پہلے دن ان لوگوں کی نسبت جنکو حضرت مسیح موعود نے اپنے مخلص دوستوں میں سمجھا اور جیکے ہاتھ میں اپنی زندگی میں بھی اور اپنے بعد بھی اپنے کاروبار کو دیا اور جنہوں نے اپنی عمریں اس سلسلہ کی خدمت کے لئے اور اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ بغیر اس کے کہ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کی کوئی مخالفت کی ہو۔ اور وہ آپ کی محبت اور احترام کا پورا اقرار کرتے ہوں۔ ہاں صرف آپ کے بیعت کو غیر ضروری قرار دیتے ہوں۔ ہلاکت اور تباہی کی پیشگوئی شائع کی ہے۔ اور انکو فاسق قرار دیا اور شیطان سے مشابہت دی ہے خدا کے لئے غور کرو۔

خطاب بہ قوم!

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب)

کس طرح حال دل سناؤں تجھے
گومگو کا معاملہ ہو جہاں

دل نو مسلم اک شگوفۂ نو
پھل کدھر۔ پھول کس کے شاخ کہاں
نو ظرافت کے ہیر پھیر میں ہے
یہاں تشریعت ابھی برائے نشاں
میرے ذمے ہے قرضۂ توحید
اور باتیں۔ ابھی ہیں وہم و گماں
سوءِ ظن یا حسد۔ پناہ بخدا
بچ! کہ یہ ہیں بلائے بے درماں
ایں نصیحت بگوش از من دار
بر زمیں قصۂ زمین بگذار
ایک تلقین کلمۂ توحید
یہ ہے فرمان مجھ کو مرشد کا
تجھ کو ہے وہم فرقۂ و تفریق
مجھ کو غم ہے تو دینِ احمدؐ کا
تیرے زیرِ نظر وظائف و ورد
* گر شہادت مجھ کو سودا۔ تو ذکر اشہد کا
تو یہ تیر و تفنگ آپس میں
میں ہدف یہاں ہوں غیر کی زد کا
چھوڑ دے مجھ کو میرے حال پہ قوم
واسطہ تجھ کو ہے محمدؐ کا
تیرے چندے۔ تجھے مبارک ہوں
آسرا مجھ کو ربِّ سرمد کا
خواجۂ* ما۔ مشو بفکر کمال
فکر خواجہ۔ بخواجۂ متعال بہ ایزد

* ایک بزرگ نے میری معاش کے لئے تین چار صد روپیہ ماہوار تجویز کیا ہے میں ان کی عنایت کا ممنون ہوں۔ میں تو روزی اپنے مولےٰ کریم سے پاتا ہوں اور بس۔ وہ اس تکلف میں کیوں پڑتے ہیں۔ منہ کمال الدین

ایک عیسائی کا خط خواجہ صاحب کے نام اور انگریزی ترجمہ قرآن کی ضرورت

ذیل میں مسٹر سٹینلے کا خط جو جزیرہ ٹرینیڈاڈ (جزائر غرب الہند امریکہ) سے جناب خواجہ کمال الدین کو موصول ہُوا۔ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس شوق سے خواجہ صاحب موصوف سے خط و کتابت کر رہا ہے اور کسقدر مشتاق ہے۔ اس بات کا کہ صحیح ترجمہ قرآن کریم کا اس کو ملے۔ کہاں صحیح ترجمہ بغیر اس کے میسر آسکتا ہے۔ کہ مسلمان اس کو شائع کریں۔ تمام اہل اسلام کی متفقہ کوشش کی ضرورت ہے کہ اس اہم کام میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ایک بڑا حصہ کوشش جو مسلمانوں کے ذمہ تھا مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ادا کر دیا ہے۔ ان کا ترجمہ قرآن کریم مع تفسیری نوٹوں کے ستائیس سیپارہ تک تیار ہو چکا ہے۔ ایک ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ مکمل ہو جائیگا۔ اس کے بعد علامہ موصوف کا ارادہ ہے کہ اس کا دیباچہ لکھیں جسمیں مفصل طور پر ان غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ جو عیسائیوں نے قرآن کریم کے متعلق پھیلائی ہیں اور ان اعتراضات کا جواب دیں۔ جو قرآن کریم کی مختلف آیات پر ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے انہوں نے اس کے مضامین کا انڈکس بھی تیار کیا ہے اور وہ آیات بھی اگر جلدی سے جمع ہو سکا تو کریں گے۔ جن کے مضامین ایک ہوں انکا ارادہ ہے کہ قرآن کریم کا عربی حصہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر روم میں چھپے اور انگریزی حصہ لنڈن میں۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اپنے مالوں کا ایک حصہ علیحدہ کر دیں اور یہ صدقہ جاریہ کی طرح قایم رہے گا اور اس سے غیر مسلموں کی پوری ہمدردی ہو سکیگی سب سے اعلیٰ ہمدردی یہ ہے کہ کسی قوم کے اخلاق اور اعتقادات کو درست کرنے کی تڑپ اور کوشش ہو۔ خاکسار صدرالدین سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

ترجمہ خط حسب ذیل ہے :۔

جناب مکرم۔ آپ کا ۲۶ جنوری کا خط اور مسلم ریویو کی فائل موصول ہوئی میں ممنون ہوں اور اس بات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ نہایت عنایت کے ساتھ مجھے آپ نے جواب دیا اور میری حوصلہ افزائی کی اور وعدہ فرمایا کہ اسلام کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہنچائی جائیگی۔

کو قربان کردو۔ یعنی جب تم سب ایک سلسلہ میں مسیح موعود پر ایمان لاکر جمع ہو تو اب اس کے بعد جو اختلافات تمہارے اندر ہوں۔ وہ تمہارے اتحاد کے لئے مانع نہ ہوں۔ اتحاد بھی رہو۔ اور اختلاف بھی مگر اختلاف اتحاد کے ماتحت رہے۔ لیکن جب تم اتحاد کو اختلاف کے ماتحت لانے کی کوشش کروگے تو نتیجہ تفرقہ ہوگا۔ میں اپنے مطلب کو اچھی طرح واضح کردیتا ہوں۔ مثلاً جب تم احمدی سلسلہ میں داخل ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر ایمان لاکر ہوئے۔ پھر اس کے بعد تمہارے اندر کچھ اختلافات پیدا ہوئے اب جب تم ان اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر یا فاسق کہنے لگے۔ تو تم نے اتحاد کو اختلافات پر قربان کردیا اور بڑی چیز کو چھوٹی کے لئے گنوادیا۔ مسلمانوں پر پہلے بھی اسیوقت تباہی آئی۔ جب انہوں نے اپنے اختلافات کے سامنے اتحاد کو قربان کردیا۔ ایک دوسرے کی تکفیر اور تفسیق شروع کی۔ پس تم پہلوں سے سبق حاصل کرو۔ اور اپنے اختلاف کو اتحاد پر قربان کرو۔ سب بھائی بنکر رہو۔ اور مل کر کام کرو۔ پس یہ ہے کہ جو کسی خلیفہ کی بیعت نہ کریگا۔ وہ فاسق ہے۔ واقعات کے خلاف ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو الفاظ کے بھی خلاف ہے۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے جو معنے اس کے اپنے نئے رسالہ میں کئے ہیں۔ وہ یہ ہیں: "اور جو شخص اس حکم کے ہوتے ہوئے بھی انکا انکار کرے گا" اب اول تو قرآن کریم کے الفاظ میں ایسا لفظ کوئی نہیں جسکا مفہوم "انکار" ہے جس سے یہ مراد خلفاء رکھے گئے ہیں۔ ادا کرے۔ کیونکہ قرآن میں کفر بہم نہیں صرف کفر ہے۔ دوسرے یہاں حکم کوئی نہیں۔ بلکہ وعدہ ہے تو بعد ذالک کے معنے وعدہ کے ہوتے ہوئے تو کر سکتے ہیں۔ لیکن حکم کے ہوتے ہوئے نہیں کر سکتے۔ پس آیت کے معنے وہ کرنے چاہئیں۔ جنکو نہ تو واقعات جھٹلائیں۔ اور نہ ہی الفاظ کے خلاف ہوں۔ اور درحقیقت معنے یہ ہیں کہ یہ وعدہ اس وقت دیا گیا جب مسلمانوں کی طاقت کمزور تھی۔ دن رات جنگ کے خطرات تھے۔ شرک کا غلبہ تھا۔ اور انہی تینوں باتوں کا صریح اس آیت میں ذکر فرمایا۔ یعنی اللہ تعالےٰ دین کو مضبوط کریگا۔ خوف کی بجائے امن ہوجائیگا۔ شرک کی بجائے اللہ تعالےٰ کی عبادت ہوگی۔ اور یہ تینوں وعدے قیامت تک چلتے ہیں۔ اور چلیں گے۔ اور ان تینوں کا یکجائی مفہوم فقط لیستخلفنہم میں بیان فرمایا۔ یعنے اب ہم تم کو اس ملک میں حکومت عطا فرمائینگے۔ اور ان سب باتوں کو بیان کرکے فرمایا جو اسقدر صریح بشارات اور نشانات کے بعد کہ ایک ایسی کمزوری کی حالت میں اور شرک کے غلبہ کی حالت میں یہ وعدے دیئے جاتے ہیں۔ پھر یہ وعدے پورے کرکے بھی دکھلائے جائینگے۔ لیکن جو اس کے بعد بھی انکار یا ناشکر گزاری کریگا۔ تو ایسے لوگ واقعی بڑے ہی سنگدل اور بدکار ہونگے۔ کہ اتنے کھلے نشان دیکھکر بھی نہ مانیں یا اللہ تعالےٰ کے اسقدر نعمتوں کو پاکر پھر ناشکر گزاری کریں۔ اب یہ مضمون ایسا ہے کہ اس کے نیچے خلافت اور سلطنت بھی آجاتی ہے۔ اور واقعات حقہ کا بھی انکار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی مسلمانوں کو لازم طور پر فاسق بنانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایک اعتراض میں تقریر کے وقت یہ بھی کیا گیا۔ کہ وعدہ صرف ایمان لانیوالوں اور اعمال صالحہ کرنیوالوں سے تھا۔ اس لئے چار خلافتوں تک محدود رہا۔ جسکا مفہوم دوسرے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ گویا ایمان اور عمل راسخ کرنے والے مسلمانوں میں پھر کوئی پیدا ہی نہ ہوئے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ اس لئے میں نے ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کو خلیفہ بنانے کہے ہیں تو کیا چار صحابہ کے سوا اور کوئی مسلمان ایمان لانے والا . . . . اور عمل صالح کرنے والا نہ تھا۔ حالانکہ قرآن کریم میں تو سب صحابہ پر شہادت موجود ہے۔ پھر عشرہ مبشرہ کا ذکر احادیث میں ہے۔ وہ بھی سب خلیفہ نہ ہوئے۔ پھر ہزاروں اولیاء اللہ اس امت میں گذرے وہ بھی خلیفہ نہ بنے پھر جناب صاحبزادہ صاحب نے اپنے نئے رسالہ میں صفحہ ۵ پر یہ لفظ لکھے ہیں "کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا۔ خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دینگے"۔ عجب بات ہے کہ عام اور سیدھے الفاظ کو خواہ مخواہ روڑ کر صرف چند خلفاء پر لگایا جاتا ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائیگا۔ کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے۔ اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں۔ پس خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں ہی جواب دیدیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی"۔ کیا یزید کو بھی یہ حق پہنچتا تھا۔ یا نہیں۔ کہ امام حسین کو یہی جواب دیتا۔ میری مراد یہ کہنے سے صرف اسقدر ہے کہ یہ معنے خواہ مخواہ بنائے گئے

ہیں۔ اور واقعات حقہ انکے موید نہیں۔ پھر اگر اسلام کی پہلی خلافت بتیس یا تینتیس سال سے زیادہ نہ رہی۔ تو یہ کہاں سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کا سلسلہ اتنی مدت تک رہیگا۔ کیا یہ بھی کسی حدیث میں آگیا ہے۔ جس طرح تیس سال کے خلافت کا ذکر حدیث میں ہے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام . . . نے خود فرمادیا ہے۔ کہ میرے بعد اتنی مدت خلافت کا سلسلہ جاری رہیگا۔ اور جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت ہے اور حضرت صاحب نے خود اپنے آپ کو **آخری خلیفہ** حقیقت الوحی کے صفحہ ۶۸ پر لکھدیا ہے تو اب اس کے بعد اس کے خلفاء روایت استخلاف کے نیچے کیونکر آ سکتے ہیں۔ اس کے لئے تو یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد کس طرح کی خلافت ہوئی تھی۔ کیونکہ قرآن کریم نے ایک عجیب معیار جو بتا دیا ہے۔ وہ کما استخلف الذین من قبلہم میں ہے۔ اگر موسوی سلسلہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد کوئی سلسلہ خلافت روحانی کا دکھا سکتے ہو تو یہ مماثلت بھی کوئی فائدہ دے سکتی ہے ورنہ اس کا پیش کرنا بے معنی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد کوئی سلسلہ خلافت کا نہ تھا۔ پس واقعات کا انکار کرکے بات بنانا درست نہیں ہے۔

اب اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی تحریر کو لو۔ اس کے لئے آپ کی سب کتابوں کی ورق گردانی کی ضرورت نہیں بلکہ پیام اجل آنے پر آپ نے خود **الوصیت** لکھکر اس مسئلے کو حل کردیا ہے اس لئے الوصیت کے صریح الفاظ کی موجودگی میں کبھی اور کوئی ضرورت نہیں۔ وہاں فرماتے ہیں "اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں"۔ اور اس کی تشریح حاشیہ میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ بس جس کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے۔ کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔

اب اس جگہ کئی نقطے ہیں۔ جو آپ کے مطلب کو وضاحت سے بتا رہے ہیں اول تو یہاں ایک کا لفظ نہیں رکھا۔ بلکہ جماعت کے بزرگ استعمال کرکے بتادیا ہے کہ بہت سے ایسے شخص ایک ہی وقت میں بیعت لے سکتے ہیں۔ پھر اگر ایک قائم کرنا مراد ہوتا۔ تو چالیس مومنوں کا اتفاق رائے کیوں لکھتے۔ وہ تو جانتے تھے۔ کہ میری جماعت لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ اگر ایک پر اتفاق کرنا آپ کا مطلب ہوتا۔ تو یا تو ان چالیس آدمیوں کا نام لے دیتے۔ کہ فلاں فلاں چالیس آدمی جس پر اتفاق کریں۔ وہ بیعت لیا کرے۔ جس طرح حضرت عمرؓ نے چھ آدمی لے دیئے تھے۔ کہ وہ ایک پر اتفاق رائے کریں۔ تاکہ ایک آدمی ہو سکتا ورنہ ان الفاظ کی رو سے تو جہاں چالیس آدمی کسی پر اتفاق کرلیں۔ وہی بیعت لے سکتا ہے۔ پھر یہ نہیں لکھا کہ چالیس جس کے ہاتھ پر بیعت کرلیں تاکہ احمدیوں کے دوبارہ بیعت کرنے کی کوئی کمزور وجہ ہی ہمارے ہاتھ آجاتی۔ بلکہ یہ لکھا کہ چالیس جس پر اتفاق کریں۔ پھر فرمایا ہے کہ وہ بیعت لینے کا مجاز ہے یعنی اُسے اجازت ہے کہ وہ بیعت لے۔ یہ نہیں کہا کہ جو اس کی بیعت نہ کریگا وہ سلسلہ سے خارج ہے یا فاسق ہے۔ نہ یہ کہا کہ اُس کی بیعت ضروری ہوگی پھر بیعت اپنے نام پر ضروری قرار دی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ غیر احمدیوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اس قدر شہادتوں کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی شہادت ہے۔ جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے اور میں کسی صورت میں اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ کہ آپ نے خود ہی مطلب اپنے ان الفاظ کا بیان فرمایا۔

اب اس قدر شہادتوں کے ہوتے ہوئے صرف ایک بات کو پلے باندھ لینا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب (اللہم اکرم نزلہ و وسع مدخلہ وادخلہ فی رحمتک) کی بیعت تم نے کیوں کی۔ اور جب ایک دفعہ کرلی تو ہمیشہ کے لئے ضروری ہوگیا۔ طریق حق نہیں۔ ایک امر میسر آگیا۔ اور نفل کے طور پر اسے ادا کیا۔ تو اس سے وہ فرض نہیں بن سکتا۔ اگر یہی دلیل استعمال کی جائے۔ تو پھر سب سے پہلے تو اسلام میں اس قسم کی خلافت کا استقلال دکھانا چاہئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے وقت میں سب جماعت کا ایک ہی امر پر اتفاق تھا۔ اب اختلاف موجود ہے۔ ہماری قوم کفر اور اسلام کے مسئلہ میں متفق نہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو غیر احمدیوں کو سوائے ان کے جنھوں نے خود مسلمانوں کو کافر کہا۔ کافر کہنے سے انکار کرتے ہیں اور ان کو مسلمان کہتے ہیں۔ دوسرا وہ گروہ ہے جو سب غیر احمدیوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ مگر پہلا گروہ اس عقیدہ کو خود اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے مہلک سمجھتا ہے۔ وہ کس طرح اسپر زور دینے اور اس کی اشاعت کرنے میں سست ہو سکتا ہے وہ چاہتا ہے کہ سلسلہ کی راہ سے اس پتھر کو دور کرے۔ اس کے خیال میں خود حضرت مسیح موعود ایک دوسرے کی تکفیر کو ایک خطرناک بات سمجھتے تھے اسلئے ہم نے اس مسئلہ پر اس سنگ راہ کو دور کرنے کے لئے پورا زور لگایا ہے ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود کی وہ تمام تحریریں جو محکمات کا حکم رکھتی ہیں۔ اہل اسلام کی تکفیر سے تشدد کے ساتھ ہمیں روکتی ہیں مثلاً کہا جاتا ہے۔ کہ حقیقت الوحی سب سے آخری تحریر اور پہلی تحریروں کی ناسخ ہے۔ اب خود حقیقۃ الوحی کو دیکھ لو۔ صفحہ ۱۲۰ پر لکھتے ہیں:۔

"پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو۔ کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ۔ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں . . . . . کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کفر سے پہلے شائع ہوا۔ جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو۔ تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے۔ کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگائیں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا"۔ اب ایسی صاف تحریر کے بعد اگر کوئی متشابہ الفاظ ہوں تو یقیناً ان کو ان کے ماتحت کرنا پڑے گا +

ایسا ہی جماعت میں ایک اختلاف اس پر موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کس قسم کی تھی۔ ایک گروہ اسے نبوت مستقل قرار دیتا ہے اور دوسرا گروہ جزوی اور ظلی۔ اور یہ دوسرا گروہ یہ خیال کرتا ہے کہ غلو کا نتیجہ مہلک ہوگا۔ اور سلسلہ کی بنیاد غلط اصول پر پڑ جائیگی۔ پس فریق اول کے خیالات کی تردید اس کے نزدیک ازبس ضروری ہے یہاں بھی اور کتابوں کو چھوڑو۔ خود حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ پر حاشیہ میں حضرت صاحب نے تحریر فرمایا ہے "یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر اُن کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کے ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست اُن کو منصب نبوت ملا"۔ اور اسی کتاب کے عربی حصہ میں جو بصورت استفتاء اخیر پر درج ہے۔ صفحہ ۶۴ پر فرماتے ہیں "وما عنی اللہ من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ و لعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذالک او حسب نفسہ شیئاً او اخرج عنقہ من الربقۃ النبویۃ"۔ اور میری نبوت سے اللہ تعالیٰ کی مراد سوائے کثرت مکالمۃ اور مخاطبۃ کے اور کچھ نہیں اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اس سے بڑھ کر ارادہ کرے۔ یا اپنی جان کو کچھ سمجھے یا اپنی گردن آنحضرتؐ کی نبوت کی اطاعت سے باہر نکالے۔

پس یہ وہ مشکلات ہیں جو اجازت نہیں دیتیں۔ کہ ان دو گروہوں میں سے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ایسی بیعت کرسکے۔ جس میں مرشد اور مرید کا تعلق ہو۔ جب ایک طرف تو یہ مشکلات پیدا ہوگئیں اور دوسری طرف الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو ضروری قرار دیا ہے کہ احمدی پھر پھر کر کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرتے رہیں اور نہ ہی قرآن کریم میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ کہ مسلمان اسی وقت تک مسلمان ہیں۔ کہ وہ کل کے کل ایک ہی شخص کی بیعت میں داخل ہوتے رہا کریں۔ تو اب کسی شخص کا ایسے سلسلہ خلافت پر زور دینا جو نہ قرآن کریم و احادیث یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی رو سے اور نہ ہی واقعات پیش آمدہ کی رو سے قائم رہ سکتا ہے۔ قوم کو ایک غلط راستہ پر ڈالنا ہے۔ بلکہ ایک ایسی گدی کی بنیاد ڈالنا ہے۔ جو آخرکار خطرناک اور قوم کی ترقی کے لئے سد راہ ثابت ہوگی ان سب باتوں کا جواب بار بار یہ دینا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی بیعت کے لئے لوگوں کو کہا ہے۔ یا ہم سب نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔ یا ان کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرلیا تھا۔ تقویٰ کے طریق سے بعید ہے۔ جب دوسری طرف اس اصرار کرنے والے شخصوں کا یہ بھی مذہب ہو۔ جیساکہ الفضل میں صاف

روئداد جلسہ شورے

گذشتہ اتوار مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کے مختلف سربرآوردہ اور اہل الرائے احباب کا ایک جلسہ موجودہ مشکلات سلسلہ پر غور کرنے کے لئے جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر منعقد ہوا:۔ جس کی روئداد حسب ذیل ہے:۔

اس جلسہ میں ذیل کے مقامات کے احباب* شامل تھے۔ پشاور۔ راولپنڈی ضلع ہزارہ۔ جہلم۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ شہر و چھاؤنی۔ جموں۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور امرتسر۔ لدھیانہ۔ قادیان۔ لاہور شہر و چھاؤنی۔ مظفر گڈھ۔ ہوشیارپور اس کے علاوہ متعدد مقامات مثلاً علیگڈھ۔ پٹیالہ۔ میانوالی۔ کراچی۔ شملہ۔ ایبٹ آباد وغیرہ سے تاریں اور خطوط بھی آئے۔ جن میں اغراض جلسہ سے ہمدردی ظاہر کی گئی تھی:۔ ایسی سب تاروں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) از شیخ نور احمد صاحب ایبٹ آباد
"ایک یہاں جلسہ میں متفقہ طور پر ان تجاویز کے ساتھ اتفاق ظاہر کیا گیا۔ جو وصیت کے ماتحت عمل میں لائی جائیں"

(۲) از جناب شیخ تیمور صاحب ایم اے پروفیسر علیگڈھ کالج "افسوس ہے سفر کے ناقابل ہوں۔ میرا یہ تار جلسہ میں سنا دیا جائے۔ اتحاد کے لئے کوشش کریں اگر صاحبزادہ صاحب انجمن پر حکمرانی نہ کریں تو انہیں علیحدہ نہ کیا جائے

آئندہ مذہبی معاملات میں خلفا کے فیصلوں کی پابندی لازمی نہیں۔ بیعت غیر ضروری ہے"

اس کے جواب میں شیخ صاحب کو یہ اطلاع دی گئی تھی۔ کہ صاحبزادہ صاحب انجمن پر حکمرانی کرنا نہیں چھوڑنا چاہتے۔ جس کے جواب میں انہوں نے بذریعہ تار اطلاع دی۔ کہ:۔ (۳) "صاحبزادہ صاحب اور نواب صاحب کو بذریعہ تار اتفاق کے لئے کہا گیا ہے۔ انہیں مل کر دلائل سے دباؤ اور پیچھے لگ کر منوانا چاہیئے"

(۴) از جناب مصطفےٰ خانصاحب پٹیالہ۔
افسوس ہے۔ کہ رخصت نہیں مل سکتی۔ آپ کے جلسہ کے ساتھ مجھے پوری ہمدردی ہے نتیجہ سے بذریعہ تار اطلاع دیں"

کل مجمع قریباً اکیسو(؟) اہل الرائے احباب کا تھا۔ جن میں اکثر ان مقامات کی انجمنہائے احمدیہ کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحبان شامل تھے۔

جلسہ کے ابتدائی حصہ میں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مفصل طور پر ان واقعات کو بیان کیا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب علیہ السلام کی وفات کے بعد یا آخری ایام بیماری میں پیش آئے۔ اور یہ بتایا کہ کس طرح حضرت صاحب کی بیماری کے آخری دنوں میں انجمن انصاراللہ نے ایک باقاعدہ کوشش ایک خاص گروہ کے آدمیوں کو قادیان میں جمع کرنے کے لئے کی۔ تا کہ انتخاب امیر میں کسی دوسرے کی رائے نہ سنی جاوے۔ اور پھر کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد شوریٰ کی تجویز کو رد کیا گیا۔ اور ان احباب کا بھی انتظار نہ کیا گیا۔ جن کو حضرت صاحب کی وفات کی تاریں دی گئی تھیں اور کس طرح ان معزز ممبران صدر انجمن احمدیہ و دیگر احباب سے جن کی رائے ایک خاص مطلب کی مؤید نہ تھی سخت بدسلوکی کی گئی۔ اور ان کی رائے کو یہ کہکر وزن دینے سے انکار کیا گیا۔ کہ پانچ سات آدمی ہیں الگ ہو جائیں گے تو کیا پڑا ہے اور کس طرح شروع میں ہی ان لوگوں پر جو اس بات کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ کہ بار بار سب احمدی جب کوئی امیر مقرر ہو۔ اس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کیا کریں۔ فاسق قرار دیکر تفرقہ کی بنیاد رکھی گئی اس کے بعد منشی ظہیرالدین صاحب نے تقریر کی۔ کہ میں اپنے تمام اختلافات کو چھوڑنے اور اپنے تمام ٹریکٹوں کو جو چھپوائے ہیں جلانے کے لئے طیار ہوں۔ بشرطیکہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت پر عمل ہو۔ جس کی رو سے ایسے بیعت لینے والے بزرگ مقرر ہو سکیں۔ جو غیر احمدیوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے احمد کے نام پر بیعت لیا کریں۔ اور احمدیوں کو بار بار کسی شخص کی بیعت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ اس کے بعد احباب کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ اس لئے جلسہ دوسرے مکان میں منتقل کیا گیا۔ جہاں اوّل ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے باہر سے آئے ہوئے خطوط اور تاریں سنائیں۔ اور اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اغراض جلسہ پر مفصل گفتگو کی جو اس مختصر روئداد میں صرف خلاصہ کے طور پر درج کی جاتی ہے۔

سب سے پہلے مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے یہ اعتراض پیش کیا کہ حافظ روشن علی صاحب مولوی محمد علی صاحب پر دو اعتراض کرتے ہیں اوّل یہ کہ وہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھتے ہیں اور دوسرے یہ کہ قل اللہ ثم ذرھم کا ترجمہ اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو غلط کیا ہے۔ پس ایسا شخص کیونکر قابل اعتبار ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب نے بیان کیا۔ کہ میں غیر احمدی مسلمانوں کے پیچھے نماز کو صرف ان ممالک میں جائز سمجھتا ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے کھلے فتویٰ اور احمدی جماعت کے گذشتہ چار پانچ سال کے عملدرآمد کے مطابق جائز سمجھتا ہوں۔ جہاں غیر احمدیوں کی طرف سے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ یہ بھی کہا کہ جناب صاحبزادہ صاحب کی ایک بات پر بیشک مجھے اعتراض تھا اور ہے اور وہ واقعہ انہوں نے خود میرے سامنے یوں بیان کیا۔ کہ جب وہ حج کو تشریف لے گئے۔ تو نماز کا وقت باہر ہی آجانے پر جناب میر ناصر نواب صاحب نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا تھا۔ کہ ہم عرب میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ چنانچہ اس فتویٰ کے مطابق نماز باجماعت ایک غیر احمدی امام کے پیچھے ادا کر لی گئی بعد اس کے جب ڈیرہ میں واپس آئے۔ تو جناب میاں صاحب نے جناب میر صاحب کو کہا۔ کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم دیا تھا۔ کہ نماز غیر احمدیوں کے پیچھے پڑھنا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ چلتے وقت انہوں نے یہ کہا تھا۔ کہ پڑھ لیا کرنا۔ جس سے مطلب اجازت تھا۔ اس پر جناب صاحبزادہ صاحب نے اسی نماز کو جو پہلے باہر جماعت سے ادا کر آئے تھے دوہرایا۔ اس پر میں نے بیشک اعتراض کیا تھا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتویٰ کی اس طرح مخالفت کرنا۔ خواہ وہ اجازت کے رنگ میں ہی تھا۔ میرے نزدیک جائز نہ تھا اس سے بڑھ کر نہ میرا عقیدہ کبھی ہوا۔ اور نہ میں نے کبھی کسی کو کہا اور نہ ہی جو عمل میں کوئی شخص ایسا دکھا سکتا ہے۔ قل اللہ ثم ذرھم کے معنے اللہ منوا کر ان کو چھوڑ دو کے متعلق مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ یہ معنے میں نے نہیں کیئے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ کے لفظ ہیں۔ اگر میرا ترجمہ دیکھنا ہو تو اب کوئی شخص انگریزی ترجمہ قادیان میں موجود ہے جا کر دیکھ لے میں نے یہ معنے نہیں کئے۔ نہ ہی وہ آیات اور احادیث اور اقوال جو مسئلہ کفر و اسلام کی تمہید میں درج ہیں۔ میری طرف سے ہیں۔ بلکہ وہ کل حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی طرف سے ہیں۔ ہاں میں ان معنوں کو غلط بھی نہیں کہتا کیونکہ وہ شخص جس نے ساری عمر قرآن کریم کے مطالعہ میں گذاری ہے۔ وہ اس قدر ناواقف نہیں۔ کہ اس کو آیت کا تقدم و موقعہ معلوم نہ ہو۔ بلکہ یہ وسعت معلومات کا نتیجہ ہے۔ اور اسی قسم کے معانی بعض جگہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے کئے ہیں پس ایسے اشخاص کے کئے ہوئے معانی پر اعتراض کرتے وقت ہمارے دوستوں کو اس قدر جرأت سے کام نہیں لینا چاہیئے اگر کوئی شخص اعتراض کرتا ہے تو وہ یاد رکھے۔ کہ یہ مجھ پر نہیں۔ بلکہ خود حضرت خلیفۃ المسیح پر ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے مسئلہ خلافت پر بحث کی* اور کہا کہ مسئلہ خلافت پر سب سے پہلے قرآن کریم کو ہم لیں گے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کو۔ قرآن کریم میں جو آیت مسئلہ خلافت پر پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون اس آیت کے معنوں میں بہت بے احتیاطی سے کام لیا جاتا ہے اور اتنا بھی نہیں دیکھا جاتا۔ کہ جو معنے کئے جاتے ہیں اُن کو خود تاریخ تو نہیں جھٹلاتی۔ لفظی معنے اس آیت کے یوں ہیں اللہ تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لاتے اور نیک کام کرتے ہیں۔ یہ وعدہ کرتا ہے۔ کہ وہ ضرور ضرور زمین میں ان کو حاکم بنائیگا جس طرح ان سے پہلوں کو حاکم بنایا۔ اور وہ ضرور ضرور ان کے اس دین کو مضبوط کرے گا۔ جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور وہ ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان کو امن سے بدل دیگا۔ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر کرتا ہے۔ سو یہی لوگ بدکار ہیں اب ایک مطلب اس آیت کا یہ لیا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں ایک سلسلہ خلفاء کا ہوگا۔ اور جو ان خلفاء کی بیعت نہ کرے گا۔ وہ فاسق ہوگا۔ میں (ان) معنوں کو پہلے الفاظ پر پیش نہیں کرتا۔ بلکہ تاریخ پر پیش کرتا ہوں اتنے قدر پختہ وعدہ ہو۔ کہ اس کے ساتھ ایک لام تاکید کا اور ایک نون ثقیلہ تاکید کے لئے لگایا جائے۔ لیکن اگر اس کے یہی معنے ہوں۔ کہ مسلمانوں کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفے ہونگے۔ اور ان کی بیعت نہ کرنیوالے فاسق ہونگے۔ تو اب تم ہی بتاؤ۔ کہ وہ خلیفے کب ہوئے اور کون کون سے مسلمان وہ ہیں۔ جو ان کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے فاسق یعنی بدکار ٹھہرتے ہیں وعدہ تو بظاہر ایسا ہے۔ جس کا دامن قیامت تک ممتد نظر آتا ہے۔ پر ہیکیونکر مان لیا جائے۔ کہ تین یا چار خلافتوں کے بعد یہ وعدہ قابل ایفا نہ رہا اتنا بڑا اور ایسے زور سے وعدہ کیا جائے۔ اور آخر تیس یا بتیس سال سے زیادہ اس کا ایفا نہ ہو سکے؟ کیا خدا کی طاقت اور علم اس قدر کمزور ہے۔ کہ ایک اتنا بڑا عظیم الشان وعدہ کرکے پھر تیس سال بعد ہی اس کا ایفا بھی نہ ہو سکا اور دوسری طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وعدہ کے نیچے لایا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ وعدہ تیس سال میں ختم نہیں ہو گیا۔ اس کے علاوہ کچھ اور لفظ بھی اس آیت میں ہیں۔ جو اس وعدہ کی نوعیت کو بتلاتے ہیں۔ اور وہ لفظ کما استخلف الذین من قبلھم ہیں جن سے یہ یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ وعدہ کس قسم کا ہے۔ اور اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اسلامی اور موسوی سلسلہ میں ایک مماثلت ہے اب دیکھو کہ موسوی سلسلہ میں جو خلافت رہی وہ دو رنگ کی تھی۔ یعنی چودہ پندرہ سو سال تک حکومت کے رنگ میں رہی اور اس حکومت کے آخری ایام میں جب ظاہری سلطنت کمزور ہو گئی۔ تو مسیح علیہ السلام کے وجود میں ایک روحانی خلیفہ بھیجا گیا اور بس۔ اسی کے مطابق اسلام میں تیرہ سو سال تک ظاہری حکومت رہی اور اس کے آخری ایام میں جب وہ ظاہری سلطنت کمزور ہو گئی۔ تو مسیح موعود کے وجود میں ایک روحانی خلیفہ مبعوث فرمایا گیا۔ پس اس ابتدائی ظاہری سلطنت میں جس طرح پہلے تین یا چار خلفاء شامل ہیں۔ جن کی خلافت خلافت راشدہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح اس کے بعد کے حاکم بھی شامل ہیں۔ اس سے تعلق نہیں۔ کہ وہ اچھے ہوں یا برے مگر ہوئے اسی وعدہ کے نیچے۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ بعض حدیثوں میں تیس سال تک خلافت کا ذکر ہے۔ تو بعض میں بارہ خلیفوں کا بھی ذکر ہے اور اس طرح بنی اُمیہ کے بادشاہ اسی وعدہ کے نیچے آتے ہیں۔ پھر اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ جس قسم کی بیعت حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے لی۔ اسی قسم کی بیعت حضرت معاویہ نے اور یزید اور اس کے بعد کے بادشاہوں نے لی۔ پھر ان لوگوں پر کیا حکم ہوگا۔ جنہوں نے اس میں سے کسی کی بیعت نہیں کی۔ حضرت علی اور معاویہ میں جنگ ہوتے ہوئے ہزاروں صحابی شہید ہوئے۔ امام حسینؑ نے یزید کی بیعت سے انکار کیا۔ تاریخ سے ثابت نہیں کہ عورتوں نے بھی حضرت ابوبکر یا عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی یا اس کے بعد کسی بادشاہ کی بیعت کی ہو۔ اس میں ساری صحابیات اور امہات المومنین آگئیں۔ نہ ہی تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ جب کبھی کوئی نیا خلیفہ ہوتا تھا۔ تو چونکہ اس زمانہ میں تحریرا ور ڈاک کا تو رواج ہی نہ تھا کہ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کر لیتے ہوں۔ تمام مسلمان ممالک کے لوگ دور دراز علاقوں سے جوق در جوق بیعت کے لئے دارالخلافہ میں حاضر ہوا کرتے تھے پھر اگر من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفسقون کے یہی معنے ہیں کہ جو بیعت نہ کرے۔ وہ فاسق ہے۔ تو بتاؤ کس کس کو فاسق کا خطاب دوگے اگر لفظوں کی پرواہ نہیں تو کم از کم واقعات کی تو پرواہ کرنی چاہیئے۔

پھر میں کہتا ہوں۔ کہ خلافت کا سلسلہ اسلام کے ساتھ ان معنوں میں لازم و ملزوم نہیں۔ کہ جو مسلمان ایک ہی خلیفہ کی بیعت میں نہ ہوں۔ جیسے آج وعدہ کا غلط مفہوم اقرار دے لیا گیا ہے۔ وہ فاسق ہوتے ہیں۔ ایسا مفہوم رکھ کر تمام اولیاء اللہ کو بھی تم اسی زمرہ میں داخل کرتے ہو۔ پھر آج ہمارے جیسے ضعیف اور عاجز گنہگاروں کو داخل کرنا چاہتے ہو جس طرح پر اسلام دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلا اور یہ ممکن ہی نہ تھا۔ کہ وہ سب کے سب ایک ہی شخص کی بیعت میں رہ سکتے اسی طرح احمدیت بھی انشاءاللہ تمام دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلے گی اور ایک ایسی بیعت میں جس کا مفہوم یہ ہے کہ بیعت کرنے والے اپنے تمام ارادوں اور تمام خیالات کو مرشد کے ارادوں اور خیالات کے سامنے قربان کر دیں۔ سارے احمدی نہ رہ سکیں گے۔ اور نہ رہ سکتے ہیں بالخصوص وہ لوگ جو ایسی بیعت نہ کریں۔ جو اس کے تمام کے مخالف ہوں وصیت کے دوسرے مفہوم ... تم اپنے اعمال اور اتحاد کے ساتھ بڑی اختلافات

---

* ان سب حاضرین کی تفصیل اسماء وار کسی دوسرے موقعہ پر درج کی جاوے گی۔

* چونکہ اصل تقریر لمبی تھی اس لئے یہ حصہ اختصاراً روئداد میں شامل کرنے کے لئے میں نے خود دوبارہ اپنی قلم سے لکھا ہے مگر اجمال کی وجہ سے اور نئے سرے سے لکھے جانے کی وجہ سے اس میں اصل تقریر کی ترتیب اور الفاظ محفوظ نہیں۔ اصل تقریر کا خلاصہ جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے پاس لکھا ہوا موجود ہے بہت طویل ہے ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اِس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت دنیا کو قائم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمتِ دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے (۴ روپے)

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱	لاہور پنجشنبہ - مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء	نمبر ۱۰۸

ایک نہایت ضروری مکالمہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی صاحب: - آپ کے خلیفہ نے جو کرنا ہے - ہم نے اس پر عملدرآمد کیا۔

خانصاحب: - وہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ اگر ایک پر جمع ہو سکیں۔ تو نہ ہوں۔

مولوی صاحب: - خلیفہ کرکے آپ کے لئے سنت چھوڑی ہے۔

خانصاحب: - ایک طرف حضرت مسیح موعود کا حکم ہے - دوسری طرف خلیفہ کا - ہم کس پر عمل کریں۔

مولوی صاحب: - خلیفہ اچھا سمجھتا ہے۔

خانصاحب: - لوگ کہتے ہیں - قرآن کو حدیث اچھا سمجھتی ہے۔ حدیث کو مجتہد - مجتہد کو مجتہد کے شاگرد - حتےٰ کہ ہم تک سلسلہ پہنچ گیا اس لئے امور مختلفہ فیہ میں ہمیشہ محکمات کو متشابہات پر مقدم سمجھنا چاہئے اور جڑھ کو مضبوط پکڑنا چاہیئے - اس لئے ہمنے حضرت مسیح کو مانا ہے ہم نے مرزا صاحب کو مامور مانا ہے - ان کی سب باتوں کو ماننا ضروری ہے - الوصیت میں یہ سب باتیں مدنظر رکھی ہیں - آج ہمکو سب سچ معلوم ہوتی ہیں - حضرت صاحب نے اپنی وفات سے اڑھائی سال پہلے الوصیت لکھی اور اس پر عملدرآمد کیا۔ اس کے آگے سب احمدیوں کی گردنیں جھک گئیں - اگر کوئی مسیح موعود کی بات نہ مانے تو اسکو دھکیل کر باہر کرو - آپ وجوہات پیش کر رہے ہیں - مگر ہمارے ہاتھ میں الوصیت ہے۔

یہاں تک بات ہوئی تھی - کہ مولوی محمد احسن صاحب کے بلانے پر صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔

گفتگو مابین جناب صاحبزادہ صاحب و خان محمد عجب خانصاحب تحصیلدار

خانصاحب - میں آپ کو تکلیف دینا نہ چاہتا تھا - مگر واقعات ہی ایسے پیدا ہو گئے ہم آپ کو معتمد آدمی مانتے ہیں - چالیس آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ علم و فضل والے بھی ہیں - مگر تین چار باتوں کو اگر حل کریں تو بہتر ہے وہ سوال جو مولوی محمد احسن صاحب کو لکھکر دیئے گئے تھے"

میاں صاحب "کیا یہ آپ کے شکوک ہیں یا کسی اور کے"

خانصاحب "یہ تصفیہ طلب امور ہیں"

میاں صاحب "آپکو اس سے کیا فائدہ جب آپ نے بیعت ہی نہیں کی"

خانصاحب "آپ کے ساتھ بہت تعلق ہے آپ مسیح موعود کے فرزند ہیں چالیس آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے"

میاں صاحب "جب آپ نے بیعت نہیں کی - تو ہمارے ساتھ کیا محبت ہے"

خانصاحب "آپ اپنی نسبت کہہ سکتے ہیں - کہ محبت نہیں ہمارے دل میں تو ہے - اگر باہر کے لوگ آپ کو بُرا کہیں تو ہمارا فرض ہوگا - کہ اُن کو جواب دیں اور آپ پر اعتراض ہم پر اعتراض ہے"

میاں صاحب "آپ اپنی بات کہیں"

خانصاحب "میں اس اعتقاد میں شامل ہوں - کہ جس میں یہ ہے کہ باقی مسلمان کافر نہیں - میری تحقیق میں آپ کی رائے میں کافر ہیں - میں نے اپنی تسلی کے لئے اس امر کی بھی تشریح کی ہے - کہ حضرت مسیح موعود نے سنکر خاموش اور متردد کو بھی کافر کہا ہے - تشریح میرے خیال میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود جواب لکھا کرتے تھے - مضمون نگاری نہیں کرتے تھے - جن کے متعلق مضمون لکھا کرتے تھے وہ مخاطب ہوتے تھے - ہمارے مخالف تین قسم ہیں - اول دلیر جو علانیہ طور پر ہم کو کافر کہتے ہیں - اور مرزا صاحب کو بھی کافر کہتے ہیں - دوم بعض اوقات ایک شخص چپ رہتا ہے - مگر سخت منکر ہوتا ہے - سوم متردد وہ ہے کہ جب ہمارے ساتھ ملتا ہے تو ہم کو کہتا ہے کہ تمہارا عقیدہ درست ہے مگر جب کافر کہنے والوں کے ساتھ ملتا ہے - تو کہتا ہے کہ تم راستی پر ہو - یہ تینوں حالتیں منکرین کی ہیں - اس سے حضرت صاحب کا یہ مضمون بھی درست ثابت ہوتا ہے - کہ وہ کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے - اور کافر خود کوئی کلمہ گو کو کافر کہنے سے ہو سکتا ہے اس پر صاحبزادہ صاحب خاموش ہو گئے"

خانصاحب نے پھر کہا کہ یہ کوئی فرضی قصہ نہیں ہے - ہمارے علاقہ میں ایک خان ہے (سرائے صالحہ کا) اس کے بہت بھائی ہیں اُس نے مجھ کو کہا - کہ آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے - ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں - میں نے کہا تم مرزا صاحب کو جھوٹا کہتے ہو - اُس نے کہا کہ ہم جھوٹا کہنے والے کو لعنتی کہتے ہیں میں نے کہا جو مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں وہ تمہارے لیڈر ہیں - اُس نے کہا کہ ہم ایسے شخص کو مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں گے - جو مرزا صاحب کو کافر کہے - میں نے کہا تم بیعت کیوں نہیں کرتے - اُس نے کہا کہ ہم نبی اور رسول کے لفظ کو نہیں سمجھے - میں نے کہا کیا اتنا بڑا آدمی جھوٹ بول سکتا ہے - اُس نے جواب میں کہا میں اُس کو جھوٹا ہرگز نہیں سمجھتا - اور یہ میں جانتا ہوں - کہ اولیاء اللہ ہر ایک وقت میں آتے ہیں اگرچہ وہ اللہ تعالےٰ تو نہیں ہو جاتے - مگر بعض اوقات ایسے الفاظ اُن کے منہ سے نکلتے ہیں"

یہ قصہ بیان کرکے میں نے صاحبزادہ صاحب سے پوچھا - کہ ان آدمیوں کے متعلق آپ کیا رائے دیں گے - اُن کے اخلاق بھی اچھے ہیں - اعمال بھی اچھے ہیں -

میاں صاحب "میں اس کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا"

خانصاحب "مطلب تو ہم سمجھ گئے ہیں آپ ظاہر کیوں نہیں کرتے"

میاں صاحب "آپ کیوں تکرار کرتے ہیں - میں کچھ نہیں کہونگا"

خانصاحب "دیکھو میں ایک بات عرض کرتا ہوں - ہمارے دل میں درد ہے کہ سلسلہ کو نقصان کیوں پہنچتا ہے"

میاں صاحب "آپ کے دل میں کیا درد ہے - خلیفہ جو ہوتے ہیں اُن کے دل میں درد ہوتا ہے - خدا خلیفہ بناتا ہے - آپ لوگوں کو اتنا درد نہیں ہو سکتا"

خانصاحب "آپ کو زیادہ درد ہوگا - ہم اپنا درد دکھلا نہیں سکتے مگر ہم کو بھی درد ضرور ہے - ہم کو زیادہ درد اُن اذیتوں سے ہے جو آپ نہیں سمجھتے"

میاں صاحب "ہم لوگوں کو خاص قسم کا درد ہوتا ہے"

خانصاحب "اچھا صلاحیت کے طور پر ایک بات عرض کرتا ہوں اگر آپ کو پسند ہو - نبی کریم نے ارادہ کیا - کہ جس طرح حضرت ابراہیم کے وقت میں خانہ کعبہ تھا - اُس کو از سر نو [illegible] نہ پیدا ہو - اس لئے ارادہ ترک کر دیا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا - کہ حمل میں بچوں کو دودھ پلانا بند کر دیں - مگر فرمایا - چونکہ عجمی عورتوں میں حرج معلوم نہیں ہوتا - اس لئے مضایقہ نہیں - عام لوگوں کی بربادی کا خیال کرنا بھی ضروری ہے - اگر آپ اس فتویٰ کو بند رکھیں - تو کیا حرج ہے - جماعت کے احباب کو اس فتویٰ میں آپ سے اختلاف ہے آپ ان باتوں کو کم کر دیں"

میاں صاحب "اختلاف کیکر بیعت کر سکتے ہیں - نمونہ یہ ہے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کا مرید تھا - مگر میں اس مسئلہ میں اختلاف رکھتا تھا"

خانصاحب "یہ عجیب بات ہے کہ خلیفہ اگر کافر کہے تو میں کہوں کہ خلیفہ غلطی پر ہے - اس معاملہ میں میں سچا ہوں - اگر ایک معاملہ میں اختلاف ہے تو سب میں ہو سکتا ہے - اس قسم کی بیعت مداہنہ ہے"

میاں صاحب "جب مانتے ہو کہ خلیفہ کے ساتھ اختلاف تھا تو اب کیا حرج ہے"

خانصاحب "آپ کا اور اُنکا معاملہ دوسرا ہے اب ہمارا اور آپکا معاملہ ہے"

میاں صاحب "نہیں یہ ایسی باتیں ہیں - جن میں اختلاف صحابہ کا بھی تھا"

خانصاحب "اگر ہم سلسلہ کی تبلیغ کریں گے - تو لوگ کہینگے - کہ تمہارا خلیفہ کافر کہتا ہے - تم مسلمان کہتے ہو - سلسلہ کس طرح ترقی کرے گا - جب خلیفہ کے اور ہمارے درمیان نفاق ہو - تو کیا ترقی ہو سکتی ہے"

میاں صاحب "سلسلہ بند نہیں ہوتا - میں سارے پنجاب میں پھرا ہوں آپ سے زیادہ تبلیغ بھی کی ہے"

خانصاحب "میں نے بھی بہت تبلیغ کی ہے - حضرت مسیح موعود کے وقت مباحثات بھی بہت کئے ہیں"

میاں صاحب "میں نے تو ہر مجلس میں کفر کا اعلان کیا ہے - پھر بھی لوگ بیعت ہوتے ہیں"

خانصاحب "مجھے علم ہے کہ آپ کے رسالہ (یعنی فتویٰ تکفیر) سے بیعت شدہ نے انکار کر دیا - یہ عجیب بات ہے کہ میرا بھائی بھی اگر احمدی نہیں تو وہ بھی کافر پھر دفنائیگا نہیں - میری بھی کافر نکاح ٹوٹ گیا"

میاں صاحب "میں آپ کے گھر میں ثبوت دیتا ہوں - خان عبدالغفور خان کے لڑکے نے میرا خطبہ پڑھ کر بیعت کی ہے"

خانصاحب "اُس نے بیعت آپ کے خطبہ سے نہیں کی - اس کے لئے عرصہ سے تحریک جاری تھی - کئی لوگوں نے اُس کو سلسلہ کے متعلق تعلیم دی - محرکین نے مبارکباد کا خط مجھے لکھا جو اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے"

میاں صاحب "میرا تجربہ ہے - اس سے بہت لوگ مرید ہوتے ہیں"

خانصاحب "میں آپکی بات رد نہیں کرتا - مگر میرے تجربہ کی بات ہے کہ نہیں ہوتے میں یہ عرض کرتا ہوں - کہ یہ ایک اصولی بات ہے - کیا آپ کفر کے فتوے پر نظرثانی نہیں کریں گے"

میاں صاحب - لوگوں نے میرے فتویٰ کفر کی تشریح نہیں سمجھی - میں کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا - چاہے کافر کا ہو - من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ پر ایمان ہے خدا کو ماننے والا خدا کو نہ ماننے والے سے پہلے دوزخ سے نکلیگا - پھر جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے - وہ اس شخص سے پہلے نکلیگا جو نہیں مانتا (ایسے ہی) مرزا صاحب کو نہ ماننے [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۸

بے وقت کی راگنی ٹھیک نہیں

کرتے جو ن کہ وہ نہیں ہم تو سخن میں سبقت !!!

پھر وہ کچھ ہم سے سنیں گے جو کہیں گے ہم کو!

ہمارا کام بے فایدہ کی بحث و مباحثہ میں پڑنا ہرگز نہیں ہے اور نہ ہم بے فایدہ کی تو تو اور میں میں کو پسند کرتے ہیں۔ "پیغام صلح" پیغام حق کو پہنچانے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ جس کا منشا ہے کہ وہ امر کے کلمۃ الحق کے لئے وہ مسلک اختیار کرے جو "الصلح خیر" کے ارشاد کا منشاء ہے۔ ہاں یہ امر ضروری ہے کہ اگر کوئی ایسے امور ہماری طرف منسوب کرے۔ جو واقعات کے سراسر خلاف ہوں تو ہمارا کام ہے کہ اُس کی نسبت کچھ عرض کر دیں۔ حضرت خواجہ صاحب کے متعلق المشیر نے یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ کہ "خواجہ صاحب ترجمہ قرآن پڑھانے میں زیادہ مہارت بھی نہیں رکھتے" جس کا جواب دینا از روئے انصاف ہم پر واجب تھا چنانچہ ہم نے اس کے متعلق اصل حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ کہ المشیر نے اصل حقیقت پر نظر کرنے کے بجائے ایسی بحث چھیڑنے کا ارادہ کیا ہے کہ جو بالکل نامناسب ہے۔ بات تو صرف اتنی تھی۔ کہ المشیر نے عدم واقفیت کی وجہ سے یہ رائے قایم کر لی تھی۔ کہ حضرت خواجہ صاحب کو ترجمہ قرآن پڑھانے میں مہارت نہیں ہے۔ اور ہم نے اُس کا واقعات سے ثبوت دیکر اُن کی اس غلطی کا ازالہ کیا تھا۔ چنانچہ ہمارے الفاظ یہ تھے۔ کہ "اُنہوں نے (خواجہ صاحب نے) قرآن کریم کے سمجھنے اور پڑھانے میں کافی مہارت پیدا کی ہے ..... اُن کے رسالہ مسلم انڈیا خطبات جمعہ اور دوسری تبلیغی کوششوں سے (جو قرآن کے ترجمہ سے لبریز ہوتی ہیں) خوب پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ اُن کو اس بات میں کتنی مہارت ہے" مگر المشیر نے اس پہلو کی طرف تو مطلق توجہ نہیں فرمائی۔ صرف اُس پہلو پر خامہ فرسائی کرنے کے لئے دوڑ پڑے۔ کہ جس کے متعلق کچھ لکھنے کی فی الحال ضرورت نہیں۔ ہمارے یہ الفاظ معاصر المشیر کو نہایت ناگوار معلوم ہوئے ہیں۔ کہ "علاوہ ازیں قرآن کے علوم سے واقف ہونا کسی علمیت اور صرف و نحو پر منحصر نہیں۔ قرآن کریم کے سمجھنے کے لئے تقویٰ و پرہیزگاری کی ضرورت ہے اور لا یمسہ الا المطہرون اس پر شاہد عادل ہے"

المشیر کے نقطۂ خیال میں جب تک انسان صرف و نحو میں کامل مہارت نہ رکھتا ہو۔ اور تفسیروں اور ترجموں کو اچھی طرح گھوٹ نہ پھیر چکا ہو وہ قرآن کریم کو سمجھ ہی نہیں سکتا ہے۔ خواہ وہ متقی و پرہیزگار کیوں نہ ہو۔ حالانکہ یہ امر بہ بداہت باطل ہے۔ جیسے آیت لا یمسہ الا المطہرون اچھی خاصی گواہ ہے۔ ہم نے اس امر سے انکار نہیں کیا۔ کہ خواجہ صاحب ترجمہ اور تفسیر وغیرہ درساً درساً پڑھ چکے ہیں۔ صرف و نحو سے بھی ایک حد تک واقفیت رکھتے ہیں۔ مگر المشیر نے اس طرف توجہ ہی کیوں کرنی تھی۔ اُن کی غرض اور منشا تو کچھ اور ہی تھی اسلئے جو دل میں آیا۔ لکھتے چلے گئے۔ یہ اُن کا اختیار ہے اُن کے ہاتھ میں قلم ہے جو وہ چاہیں لکھتے جائیں۔ کوئی اُن کو روک نہیں سکتا۔ مگر یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم کے رموز اور نکات سے واقفیت کے لئے پرہیزگاری اور اتقا کی از حد ضرورت ہے۔ معاصر المشیر کو شاید یہ یاد نہ رہا ہو۔ کہ آنحضرت صلعم باوجود ساری عمر کسی مولوی ملاں کے حلقۂ درس میں نہ بیٹھنے۔ لغات قرآن صرف و نحو اور علم ادب میں عمر شریف کا خاص حصہ وقف نہ کرنے کے بڑے بڑے عالموں ادیبوں سے بہتر سے بہتر کام کر گئے

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر

کا روشن ثبوت دے چکے ہیں۔ تو آپ کا کوئی ادنیٰ خادم خدا تعالےٰ کے فضل اور آپ کے طفیل یہ کام کرلے۔ تو کونسا جائے تعجب ہے۔ ممکن ہے کہ آپ اس امر کے قایل نہ ہوں۔ مگر ہمارا تو ایمان ہے۔ اور محض مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے پتہ لگا ہے۔ کہ حضور سرور عالم کی کامل پیروی کرنے والا باوجود اُمّی ہونے کے بڑے بڑے مغرور عالموں کی گردن ناپنے کے قابل ہو جاتا ہے پیغمبر اسلام کا یہ معجزہ بھی آپ کی کتاب اور تعلیم کی طرح زندہ ہے کہ جو آپ کی کامل پیروی کرے گا۔ اُس پر وہ فیوض نازل ہونگے۔ جس کا جناب اقدس

در اصل بات کو لمبا کرنا ٹھیک کام نہیں ہے۔ خواہ مخواہ کا مباحثہ کرنا فضول ہے۔ اور بے فایدہ کی چھیڑ خانی ناموزوں آپ نے عدم واقفیت سے جس امر کا ذکر کیا ہے۔ اُس کی اصل حقیقت ہم نے ظاہر کرنے کیلئے لکھا تھا۔ جو کچھ لکھا تھا نہ کہ آپ سے بے فائدہ کا مباحثہ کرنے کے لئے عرض کے لئے ہم بالکل تیار نہیں تھا اور نہ ہونا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ طریق خواہ مخواہ کی سر دردی ہے۔ اُمید ہے کہ آیندہ معاصر موصوف ایسی راہ کی طرف قدم اُٹھانے سے پرہیز کریں گے۔ اور جس امر سے وہ ناواقف ہوں۔ براہ راست اُس کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی خدمت میں ایک مؤدبانہ التماس

ایک اشتہار پیغام حق جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں یہ شہادت دی گئی ہے۔ کہ جب میں قادیان کے قریب پہنچا۔ تو کسی شخص نے مجھ کو مندرجہ ذیل کاغذ دکھایا۔ نقل کاغذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم سب اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح کا جانشین ایک شخص ہونا ضروری ہے۔ اور اُس کی بیعت کرلی **ہر ایک احمدی پر واجب ہے**۔ اور ہمارے نزدیک اس خلیفہ سے کسی قسم کی شرائط طے کرنا جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خلافت کے وقت طے نہیں کی گئیں بالکل جایز نہیں۔ بلکہ اُس کی بیعت اُسی طرح ہوگی جس طرح صحابہ نے کی۔ یا جس طرح خلیفۃ المسیح اول کی بیعت کی گئی۔ جو کوئی بھی خلیفہ مقرر ہو۔ وہ کل جماعت اور **صدر انجمن کا مطاع** ہوگا اور سب جماعت کو اُس کے احکام کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی والسلام" یہ وہ کاغذ تھا جس پر لوگوں سے جو قادیان میں باہر سے آرہے تھے۔ نہر کے پل کے قریب دستخط لئے جاتے تھے۔ اور نیز یہ وہی مضمون تھا۔ جس کے نیچے قادیان میں ارد گرد کے مضافات کے لوگوں سے دستخط کرائے جا رہے تھے۔ جس میں سے اکثر کو یہ علم بھی نہیں ہوگا کہ اس کی کیا غرض ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ:-

حضرت مسیح موعودؑ کھلے کھلے الفاظ میں اپنی قلم مبارک سے تحریر فرما گئے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ میرے بعد صدر انجمن کے فیصلے قطعی ہونگے اور میری زندگی میں جن امور کی نسبت مجھے الہام ہو۔ وہ فیصلے مسترد ہوسکتے ہیں۔ باقی نہیں"

تو اب سوال جو اُٹھتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مضمون جو لکھا گیا اور اس پر دستخط کر دیئے گئے۔ . . . .

اس میں یہ الفاظ کہ خلیفہ بلاشرط ہوگا۔ اور صدر انجمن کا مطاع ہوگا . . . خلاف حکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو نہیں۔ میرے خیال میں ایک عام فہم انسان بھی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو باوجودیکہ آپ وحی خفی سے تائید پاتے تھے اور ہم سب آپ کے غلام اور حضور کو اپنا مطاع یقین کرتے تھے۔ سوائے اُس حالت کے کہ کھلا کھلا الہام کسی امر کے متعلق ہو۔ انجمن کا اپنے آپ کو مطاع نہیں بتایا۔ چہ جائیکہ کوئی اور ایسا ہونے کا دعویدار ہو سکے *

ہماری رائے ناقص میں اس قسم کی عبارت کے ماتحت دستخط کروانے والوں نے اور اُن دستخطوں سے فائدہ اُٹھا کر ان صفات والا خلیفہ بنانے والوں نے نہ صرف ایک روحانی سلسلہ میں دنیاوی رنگ کو داخل کیا ہے بلکہ حضرت مسیح موعود کے مذکورہ بالا حکم کی نافرمانی اور توہین کی ہے حضرت مسیح موعود انجمن کو ساری قوم کا مطاع مقرر کرکے امیر کے لئے ہمیشہ کے لئے خاص پابندیاں لگا جائیں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ اپنی وصیت میں جانشین کے اوصاف بتا کر اُس کے متعلق خاص شرائط مقرر کر جائیں۔ کہ وہ کیسا ہو۔ اس پر بھی یہ لکھا جانا۔ کہ وہ بلاشرط ہو۔ اگر ان دونوں وصایا کی توہین نہیں۔ تو اور کیا ہے؟"

کاش اگر ان وصایا کا خیال کیا جاتا۔ اور خاص شرائط کے ماتحت جو شوریٰ سے طے پا سکتی تھیں ایک قوم کا امیر مقرر کیا جاتا تو قوم کو یہ روز بد اور نا[illegible] وقت ہے۔ کہ جناب صاحبزادہ

خدا ہمیں توفیق عطا کرے آمین!

صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں دوسری التماس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے۔ "یہ چندہ افضل اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا اعلائے کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

پھر فرمایا "یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن اور کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے"

انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اُس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعت اسلام ہوگی"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کے ماتحت ضروری ہے۔ جو روپیہ آوے وہ انجمن میں آوے۔

لیکن اس حکم کے خلاف آپ نے اپنے مریدوں کو کہا ہے۔ اور سنا ہے کہ خلیفہ رشید الدین صاحب نے قادیان کی مسجد میں اعلان بھی کیا ہے۔ کہ روپیہ آپ کے پاس آنا چاہیئے۔ اور پھر گوجرانوالہ کے ایک بھائی نے بھی بتایا ہے اور نیز میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق نے . . . ۲۲ مارچ کے جلسہ میں سب احباب کے سامنے دو تین دفعہ ظاہر کیا کہ روپیہ آپ نے جماعت سے بجائے انجمن کے اپنے پاس منگوانے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ روپیہ میرے پاس بھیجو۔ میں خود انجمن کو دیدونگا۔ اور یہ بھی سنا گیا ہے۔ خدا جانے کہاں تک درست ہے کہ یہ اسلئے حکم دیا گیا ہے۔ تا انجمن پر بوجھ ڈال کر اُن کو بیعت کرنے پر مجبور کیا جاوے۔

. . . . اگر یہ سچ ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ سچ ہے کیونکہ میر قاسم علی صاحب نے بھرے جلسہ میں اس کے پہلے حصہ کے سچا ہونیکا اقرار کیا۔ تو پھر ہمیں یہ بتایا جاوے۔ کہ کیا اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وصیت کو نہیں توڑا گیا اور کیا یہ امر صدر انجمن احمدیہ کے توڑنے اور اُس کو بیکار بنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ جس کے قیام کے لئے حضرت مسیح نے دعائیں بھی کی ہیں۔ کیا خلفائے حقہ کا یہی کام ہوتا ہے۔ کہ بانئے سلسلہ کے احکام کو اس طرح لاپرواہی سے پھینک دیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ جناب صاحبزادہ صاحب ان امور میں غور فرما کر مشکور فرمائیں گے *

موجودہ مشکلات کے تصفیہ کیلئے ایک احسن تجویز

جیسا کہ پیغام صلح مورخہ ۲۴ مارچ میں شائع کیا جا چکا ہے احمدی احباب کی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ الوصیت کے مطابق عالیجناب غلام حسن خانصاحب سید حامد شاہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور میرزا صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو احمد کے نام پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے احباب کو داخل کرنیکے لئے بیعت لینے کیلئے منتخب کیا جا چکا ہے صاحبزادہ صاحب اگر شرائط مندرجہ الوصیت کے ماتحت احمد کے نام پر بیعت لیں اور احمدی احباب سے بیعت لینا ضروری قرار نہ دیں اور انجمن کے فیصلہ قطعی سمجھیں تو وہ انجمن کا پریذیڈنٹ ہونیکے انتظامی امور میں امیر قوم مانے جاسکتے ہیں۔ تجویز ہوا تھا کہ ایک وفد آپکی خدمت میں آپ کو یہ سمجھانے کے لئے جائے۔ کہ ان شرائط کو اگر وہ قبول کریں تو قوم کا شیرازہ بنا رہ سکتا ہے اور ہم باوجود اختلاف خیالات ملکر کام کر سکتے ہیں"

موجودہ حالات کے ماتحت اس سے زیادہ اچھی صورت الوصیت کے احکام میرے بعد ملکر کام کرو کی تعمیل کے لئے . . . . نہیں ہوسکتی تھی ایسا کہنے میں قوم کے اہل الرائے بزرگوں نے نہایت تدبر اور دانشمندی سے کام لیا ہے * اس سے صاحبزادہ صاحب کی بات بھی پوری ہو جاتی ہے اور سلسلہ میں اتفاق اور یگانگت بھی پھر قائم ہو سکتا ہے اور الوصیت کے مطابق عملدرآمد بھی کیا جا سکتا ہے۔

لاہور سے ایک خاص آدمی کو اس کی اطلاع دینے کیلئے جناب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں قادیان بھیجا گیا ہے تاکہ وہ اجازت دیں کہ وفد مذکورہ بالا اُنکی خدمت میں بروز شنبہ حاضر ہو سکے صاحبزادہ صاحب اس تجویز کو منظور کرکے لحمداللہ مجبور ہوں اور بنی بنائی قوم کو صرف ایک ذراسی بات کے عوض میں ایک ایسے ابتلا میں نہ ڈالدیں۔ جو اس کی ترقی کو کئی سال پیچھے پھینکدے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود مامور ہونے کے صلح حدیبیہ میں رسول اللہ کا لفظ اپنے نام کے آگے سے کاٹ دیا تھا۔ پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی [illegible]

مراسلات

دعائے ثاقب بروفات حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب

مدظلہ العالے

اے خدا تو اب کسی مردِ جری کو بھیجدے
ایسے نازک وقت میں اک متقی کو بھیجدے
جس کے دل میں درد ہو دینِ خدا اسلام کا
ہو جو ہر دل میں عزیز ایسے ولی کو بھیجدے
ناتوانی نے ہمیں گھیرا ہے المدد
ہم ضعیفوں کیلئے دل کے قوی کو بھیجدے
ہم کو عادت تھی کہ ہم کو قوت جاں ملتا رہے
دینے والا جو گیا ہے بس اسی کو بھیجدے
جس سے تھی آباد بستی آہ وہ ہم میں نہیں
جو بسائے اس کو ہم میں سے کسی کو بھیجدے
اپنے گھر تو نے بلایا ہے جو نورالدین کو
تیرا گھر خالی ہے یاں بھی تو کسی کو بھیجدے
جسکا سینہ ہو منور معرفت کے نور سے
نوردین کو بھیج یا نوریں کو بھیجدے
علم پر پورا عمل ہو جو کہے کرکے دکھلائے
مبتدی کو بھیجدے یا منتہی کو بھیجدے
درد کو جو دور کردے ہم میں وہ مبعوث ہو
کردے جو کافور دل کی بیکلی کو بھیجدے
جانیوالا تھا ہمارا دل سے سچا خیرخواہ
فرض سمجھے جو ہماری بہتری کو بھیجدے
جو محبانِ مسیحا کی خطاپوشی کرے
درگذر سے کام لے جو ہاں اسی کو بھیجدے
دیکھئے تو الہام اور اپنا کلام پر صفا
جلد تر تو صاحب وحی جلی کو بھیجدے
مہرباں ہو کر تو ہم میں بھیجدے ہاں بھیجدے
لوذعی کو بھیجدے یا المعی کو بھیجدے
تیرے در پر پیارے مولا ہے فقیروں کی صدا
صدقہ اپنے نام کا مردِ سخی کو بھیجدے
دیگیا ہے لکھ کے نورالدین عالیجاہ جو
ثاقب حیراں کسے دیکھے کسی کو بھیجدے

جلسہ اظہار افسوس

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - ۱۹ مارچ کو انجمن قریش کا ایک غیر معمولی جلسہ مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر رنج وافسوس کے لئے منعقد ہوا - چونکہ مرحوم انجمن کے ممتاز ممبر تھے - ایسے فاضل جید اور منکسر المزاج شخص کا ہمیشہ کے لئے مفارقت کرجانا انجمن کے لئے ناتلافی نقصان ہے جملہ ممبران نے نہایت تاسف وافسوس کے بعد ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا جو میں ارسال کرکے مکلف ہوں - کہ آپ اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں -

(۱) ہم ممبران انجمن قریش کا یہ غیر معمولی جلسہ مولوی نورالدین صاحب کی وفات حسرت آیات پر رنج وافسوس کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے - کہ خداوند تبارک مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے - نیازمند حکیم محبوب عالم سکرٹری انجمن قریش امرتسر

ضروری اطلاع

۷ مارچ ۱۹۱۴ء کے زمیندار میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ رامپور میں بعد مباحثہ یا تقریر سعادت علیخاں احمدی نے توبہ کی - لہٰذا اطلاع دیجاتی ہے کہ رامپور کے احمدی لوگوں میں سے کوئی مباحثہ یا تقریر کو نہیں گیا اور نہ کبھی ایسے جلسہ میں جاتا ہے - سعادت علیخاں کوئی ذی علم شخص نہیں ہیں اور نہ ہی اونکا احمدی وغیر احمدی ہونا ہم لوگوں کو پایۂ تحقیق کو ہے - البتہ وہ ہم لوگوں سے ضرور ملتے جلتے تھے - یہاں ذوالفقار علی صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب وغیرہ ذی علم احمدی ہیں - انہیں سے وہاں کوئی نہیں تھا -

مسلمان سے کیا مراد ہے

مکرم بندہ - السلام علیکم -
میں جناب کو ذیل میں دو خطوں کو نقل بھیجتا ہوں - اس کو پیغام صلح میں شائع کرادیں - اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا -

آپکا نیازمند محمد الٰہی پی - ڈبلیو - ڈی منشی ...

نقل خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مرشدنا ومولانا حضرت خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) غیر احمدی مسلمانوں کے لئے کیا ارشاد ہے - آیا وہ کلمہ گو ہونیکی حیثیت سے ہماری یعنی احمدی کی خاص ہمدردی کے مستحق ہیں یا وہ زمرہ عام خلق اللہ جس میں یہودی عیسائی آریہ ہیں داخل سمجھے جائیں -

(۲) دس شرائط بیعت بدر صفحہ اول سطر ۱ میں جن مسلمانوں کا ذکر ہے آیا ان سے صرف احمدی مراد ہیں - یا کل روئے زمین کے لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں - اور شرعی احکام کے پابند ہیں - آپکا تابعدار

محمد الٰہی پی - ڈبلیو - انسپکٹر ضلع گجرات

اس کے جواب میں آپنے مندرجہ ذیل جواب مفتی محمد صادق صاحب کی معرفت بھیجا -

جواب حضرت خلیفۃ المسیح ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

از دفتر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

آپ کے خط کے جواب میں حضرت (صاحب) فرماتے ہیں کہ مسلمان سے مراد کل مسلمان غیر احمدی اور احمدی ہیں -

دستخط محمد صادق

نوٹ - اصل خط میرے پاس موجود ہیں - ضرورت ہوگی تو بھیجدونگا - انکی نقلیں قبلہ مولوی محمد علی صاحب کو بھی براہ راست قادیان بھیجدی ہے -

تصحیح

۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کی اخبار میں جو ایک سلسلہ چھپی ہے اس میں بعض الفاظ غلط چھپے ہیں - اصل میں وہ مضمون جلدی کا اور پنسل کا لکھا ہوا تھا - ٹھیک پڑھا نہیں گیا -

مثلاً صاف ظاہر کرتا ہے - کہ کون مخفی تھا - اس پردہ زنگاری میں آگے چل کر آتا ہے - تا شاید چکے میں آجائیں - (نیازمند علی احمد حقانی)

کھلا خط حضرت میاں محمود احمد صاحب کی خدمت میں

مکرم ومعظم حضرت میاں محمود احمد صاحب زاد فیوضکم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ - آپ کا ٹریکٹ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء مجھے ملا - حضور کی خلافت تسلیم کرنے میں دو امور تنقیح طلب ہیں - جن میں سے امر اول تو خاص احمدی علماء اور فضلاء کے گروہ کا ہے اور دوئم عام احمدی احباب کا ہے - امر اول کا جواب جو آپ نے بذریعہ ٹریکٹ شائع کیا ہے - عام احباب کی تسلی کے لئے تو وہ کافی ہے - شاید علماء وفضلاء احمدی کسی قدر زیادہ توضیح ضروری خیال کریں - رہا امر تنقیح طلب دوئم اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے مذہب کا بھی اعلان شائع کریں اور واضح طور پر ظاہر فرمادیں - (کیونکہ عام احمدی احباب ایسے فاضل نہیں ہیں) کہ آپ اون احمدی احباب کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں - جو آپ کی بیعت نہ کریں اور کہ آپ اُن غیر احمدیوں کی نسبت کیا فرماتے ہیں - جو آپ کو کافر کے الفاظ سے یاد نہیں کرتے - حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کے حق میں فرمایا تھا کہ آپ مسئلہ کفر کو نہیں سمجھے - لہٰذا اسکی بھی تشریح کریں - کہ آیا آپ بدستور مسئلہ کفر کے نہ سمجھنے والوں میں سے ہیں - یا بعد میں آپ نے سمجھ لیا ہوا ہے - علاوہ اس کے کیا آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو جسکو حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں ترتیب دیا تھا - احترام اور ... طرح کرینگے اور ...

حضرت مسیح موعود اور ... نے کیا - جس کے آپ اب جانشین ہوئے ہیں - ہماری طرف سے خواہ آپ خلیفہ بنیں یا کوئی اور ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ حقہ کا انتظام اسی طرح پر رہے جیسا کہ پیشتر سے چلا آرہا ہے - اور کوئی ایسی تبدیلی نہ ہو - تاوقتیکہ اسکی بنا الہام الٰہی پر نہ ہو - کیا آپ بھی اس کو پسند کرتے ہیں ؟ جبکہ نماز جماعت کے لئے ایک امام کی ضرورت ہے - تو ظاہر ہے کہ سلسلہ کی جماعت کے لئے بھی ایک امام یا خلیفہ ہو - نماز جماعت کا امام مقرر کرنے کے لئے نبی کریمؐ نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ جو تم میں سے قرآن بہتر جانتا ہو - اگر اس میں سب مساوی ہوں تو جس کا تم میں سے خلق اچھا ہو - اور اگر اس میں ہی سب مساوی ہوں تو جو تم میں سے زیادہ خوبصورت ہو - عام احمدی احباب کو یہ معلوم ہے - کہ آپ اپنی جماعت میں سب سے زیادہ خوبصورت تو ہیں لیکن آپکی قرآن کی لیاقت اور خلق کا علم ان فضلاء اور علماء کو ہوگا - جو قادیان میں رہتے ہیں - ہم صرف آپکی خوبصورتی کے شک پر کیسے کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ آپ کو ہونا چاہئے - اور یہ شک تیسرے درجہ پر ہے -

خاکسار شیخ ...

کھلی چٹھی بخدمت جناب میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کس قدر افسوس اور رونے کا مقام ہے - کہ مولوی شیر علی صاحب آپکے ایماء سے تمام شہروں میں خلاف واقعہ تاریں دے رہے ہیں - کہ نیا خلیفہ سب جماعت احمدیہ کے اتفاق رائے سے مقرر کیا گیا ہے - ایسے عظیم الشان اختلاف کی موجودگی میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ خلیفہ اتفاق رائے سے مقرر کیا گیا ہے - عوام الناس تو الگ رہے صدر انجمن احمدیہ کے سربرآوردہ ممبر بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے بموجب صحیح معنوں میں جانشین ہیں - ابھی تک اس خلافت کے جو نہایت تیزی اور عجلت میں تیار کردی گئی ہے - سخت مخالف ہیں - تو پھر کس طرح کہا جاتا ہے کہ خلیفہ اتفاق رائے سے بنایا گیا - تعجب اور حیرت کا مقام ہے - کہ آپ کے دل نے کس طرح اتنی جلدی فتویٰ دے دیا کہ دنیا میں مشہور کیا جاوے کیا اس سے صاف طور پر عیاں نہیں ہوتا - کہ خلیفہ بننے کی خواہش اس سے پہلے دنوں میں تھی اور ضرور تھی جب کہ گذشتہ دنوں میں کسی کم نام شخص نے آپکی نسبت کسی ٹریکٹ میں لکھدیا تھا - کہ آپ خلیفہ بننے کی خواہش چھوڑ دیویں - تو آپ نے بڑے زور سے اسکی تردید کی تھی - کہ حاشا وکلا میرے وہم میں بھی یہ خیال کبھی نہیں گزرا - کہ میں نے کبھی خلیفہ بننے کی خواہش ظاہر کی ہے - اب واقعات نے روز روشن کی طرح ثابت کردیا ہے کہ خلیفہ بننے کی خواہش ہی نہیں تھی - بلکہ اس کو عمل میں لانے کے واسطے بڑی سر توڑ کوشش کی گئی - میں مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ قادیان کی مسجد نور میں موجود تھا - اور میرا دل کباب ہوگیا - جب کہ ایڈیٹر الحکم اور ایسا ہی کوتاہ اندیش لڑکے محمد اسحاق نامی نے بڑے زور سے پکار کر حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا - کہ بیٹھ جاؤ تمہارے کھڑے ہونیکی کچھ ضرورت نہیں ہے - اللہ اللہ ہنوز روز اول ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ کی وصیت پر کیا صدق دل سے عمل کیا جارہا ہے - کہ دونوں مذکورہ بالا آدمی جنکی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت کے مقابلہ میں کچھ ہستی ہی نہیں - بڑی گستاخی اور بے باکی سے اپنے تیار کردہ خلیفہ کی موجودگی میں ایسے کڑوے اور دل کو جلانے والے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور خلیفہ صاحب ان گستاخ اور بے ادب اشخاص کو اتنا نہیں کہتے - کہ چپ رہو - مولوی محمد علی صاحب بھی آخر ہمارے ہی کے ہیں - کیا ہوا اگر انکو مجھ سے کچھ اختلاف ہوگیا - تمکو ایسے بیہودہ الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہیں - مگر آپ کے چپ رہنے سے یہ صاف ثابت ہوگا - کہ آپ مولوی صاحب موصوف کی بے عزتی اس مجمع میں گوارا کرتے ہیں - آپ ایمان سے فرماویں - کہ ایسے موقعہ پر اگر آپ مولوی محمد علی ہوتے - اور آپکی بجائے کوئی اور آدمی ہوتا - تو آپ اس توہین اور بے عزتی کو گوارا کرتے - جب ایک بات آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے - تو دوسرے کے لئے کیوں پسند کرتے ہیں - خلافت کے قائم کرنے میں بڑی جلد بازی سے کام لیا گیا ہے - اور سلسلہ احمدیہ کے جملہ احباب کو اب اچھی طرح پتہ لگ گیا ہے - کہ انجمن انصار اللہ کس غرض کے لئے قائم کی گئی تھی -

اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے اور سلسلہ احمدیہ کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے جو بعض خود غرض اشخاص کے سبب سے ظہور پذیر ہوا ہے - سیالکوٹ کی جماعت باستثنائے چند اشخاص کے جو انصار اللہ کے ممبر ہیں - اس نئی خلافت کے سخت مخالف ہیں - امید ہے - کہ آپ للہ اس معاملہ میں خوب غور کرینگے اور جلدی ہی صدر انجمن احمدیہ ...

بقیہ مکالمہ صفحہ ایک سے آگے

خانصاحب ۔ کفر ہم اس کو سمجھتے ہیں ۔ جس سے ظاہری تعلقات دور ہو جاتے ہیں مثلاً زن وشوئی کے تعلقات ۔ جو آپ نے فرمایا وہ تو اخروی تعلقات ہیں جہاں آپ کافر کا لفظ لکھیں ۔ وہاں بہتر ہوگا ۔ کہ لمبا تشریحی نوٹ لکھ دیا کریں ،،

میاں صاحب (مذاق سے) آپ کوئی لفظ ڈھونڈیں ،،

خانصاحب " استعمال آپ کرتے ہیں تو لفظ میں لکھوں ۔ دنیا میں تو تعلقات قطع ہو گئے ۔ پھر دوزخ میں بھیجا جاویگا "

میاں صاحب " غلط فہمی ہے ،،

خانصاحب " بہتر تو یہ ہوگا کہ آپ مجلس میں تشریح فرما کر اس فتویٰ سے رجوع فرمائیں

میاں صاحب " میں اپنے اعتقاد سے انکار کیسے کروں ،،

خانصاحب " اب میں دوسری بات کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ صدر انجمن کیساتھ خلیفہ کے تعلقات میں کیا یہ کہنا ضروری ہے کہ خلیفہ کا حکم بلا شرط کے مانا جاوے

میاں صاحب " یہی انجمن حضرت مسیح موعود کے ماتحت رہی کوئی شرط نہ تھی اب خلیفۃ المسیح کے وقت بھی پہلے انکار کیا ۔ پھر مان لیا اب کیا انکار ہے ،،

خانصاحب " اگر ایک خلیفہ کے دل میں خیال ہو کہ روپیہ کو معاف کر دے یا دوسرے کو کھلا دے ۔ کسی ممبر کو موقوف کرے ۔ کسی کو داخل کرے تو پھر نہ روپیہ قوم کا ہوا نہ انجمن قوم کی ۔ اس کے لئے کیا روک ہوگی ،،

میاں صاحب " جو خلیفہ خدا کے حکم سے مقرر ہو اس سے ایسا ہو نہیں سکتا ۔

خانصاحب " حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کس بات کا اعتراض تھا یہی کہ اپنے رشتہ داروں کو روپیہ خزانہ سے دیتا ہے ۔ اس سے فساد ہوا "

میاں صاحب " سچا تھا ۔ یا جھوٹا ،،

خانصاحب " حضرت عثمان اسی بات پر شہید ہوئے نتیجہ فساد ہوا ۔ چاہے سچا ہو یا نہ ہو ۔ وہ خلیفہ کو سزا دیتے تھے ۔ لوگ مسلمان پہلے ہی تھے ۔ ان کی حکومت فیصلہ کرتی تھی ۔ موجودہ خلیفہ کیا کریگا ۔ یہ بھی سوال ہے ۔ کہ خلیفہ مرشد ہوگا یا امیر آپ خلیفہ کس بات کے ہیں ۔ تعلیم حضرت صاحب نے دی اس پر عمل ہے معاملات انگریز کرتے ہیں ۔ خلیفہ کیا کریگا ،،

میاں صاحب " خلیفہ حکم کرے گا ،،

خانصاحب " کون سا حکم دیگا ،،

میاں صاحب " مثلاً اشاعت اسلام کے لئے روپیہ کی ضرورت ہو ،،

خانصاحب " اگر خدا کے حکم سے زکوٰۃ دے دی ہو ۔ تو پھر جو باقی ہو اسپر خلیفہ کا حق نہیں ۔

میاں صاحب ۔ اگر تعمیل نہ ہوگی تو وہ گناہگار ہونگے ۔

خانصاحب :- نبی کریم نے نہ لانیوالے پر اعتراض نہیں کیا کرتے تھے ۔ پھر خدا کا حق نکال کر باقی پر کیسا کیا حکم ہے ۔

میاں صاحب ۔ نہیں نہیں گناہ ہو جاتا ہے ۔

خانصاحب :- کوئی گناہ نہیں ۔ آپ کوئی ثبوت دیں ۔ جب میں نے خدا کا حق دیدیا تو پھر گناہ کیسا ۔

میاں صاحب :- خلیفہ کا حکم نہ ماننے والا تعزیر کے نیچے آ جاتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے ۔ وعد اللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین ۔ ۔ ۔ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون

خانصاحب :- ہم اس آیت کے یہ معنے نہیں کرتے اس کا مطلب تو یہ ہے ۔ کہ جب عمل صالح ہو ۔ خلافت کا انتظام ہو ۔ دنیا میں امن قائم ہو ۔ اور پھر اس کے بعد کوئی حکم نہ مانے تو فاسق ہو جاتا ہے ۔ کفر کے اس جگہ معنے ناشکری کے ہیں ۔ ورنہ اگر یہ معنے نہ لئے جاویں ۔ تو بعد ذالک کے کیا معنے ہیں ۔ آپ غور فرما دیں ۔ کہ موجودہ خلافت میں یہ شرائط کہاں پیدا ہوتی ہیں ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعنی خوف کے بعد امن پیدا ہوا ہو ۔ یہاں پر ۔ کس طرح یہ شرائط پوری ہوتی ہیں آپ یہ فرما دیں کہ اگر چالیس آدمی کی بیعت کرنے سے کوئی شخص خلیفہ بن سکتا ہے ۔ تو پھر اگر تین چار جگہ سے تاریں آ جاویں کہ مختلف افراد پر چالیس آدمیوں نے اتفاق کر لیا ہو کیا وہ سب خلیفہ ہو جاوینگے ۔ اول تو ہم اس خلافت کو اس آیت کا مصداق نہیں سمجھتے ۔ اگر یہی تو شرائط مندرجہ آیت مذکورہ بالا کے پورا ہونے کے بعد فاسق کہلائے جا سکتے ہیں ورنہ نہیں ۔

میاں صاحب : مدینہ میں جو لوگ خلافت قائم کرتے تھے باہر سے آدمی نہیں منگواتے تھے ۔ حضرت صاحب نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ۔

خانصاحب :- آپ بتائیں کہاں لکھا ہے ۔ (میاں صاحب نے تلاش کیا مگر نہ ملا)

خانصاحب :- اس بات کو چھوڑو اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کی وصیت پر عمل ہوگا یا نہیں ۔ یا اس کے لئے کوئی اور وجوہات ہیں ۔ سلسلہ خلافت تو ختم ہو گیا تو کیا اب اسوقت الوصیت پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے ۔ حضرت صاحب نے لکھا ہے ۔ کہ جس شخص کے ہاتھ پر چالیس آدمی اتفاق کر لیں وہ بیعت لے گا ۔

میاں صاحب :- حضرت عمرؓ نے سات آدمی مقرر کئے تھے حضرت صاحب نے چالیس آدمی مقرر کئے ہیں ۔

خانصاحب :- یہ بات بھی بغیر تشریح کے نہیں رہی ۔ مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب ۔ مولوی غلام حسن صاحب نے حضرت مسیح موعود سے جبکہ الوصیت لکھی گئی ۔ اس کے معنے پوچھے تھے ۔ تو آپ نے یہی فرمایا تھا ۔ کہ ایک وقت میں کئی شخص بیعت لے سکتے ہیں ۔ مگر ان میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہوگا ۔ کہ چالیس آدمی اسپر اتفاق کریں ۔ اس پر خواجہ صاحب نے کہا تھا ۔ کہ گاؤں گاؤں میں خلیفہ ہو جاوینگے ۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا تھا ۔ کہ کیا حرج ہے ۔ وہ جماعت کو بڑھانے والے ہونگے ۔ ماسوا اس کے اگر آپ ۱۰۰ پڑھے لکھے آدمی کو بلالیں اور انپر کسی قسم کے خیالات کا اثر نہ ڈالا جاوے ۔ تو اگر جب الوصیت کی اس عبارت کے سب یہی معنے کریں تو پھر دوسری طرف آپ اسکی معانی کو کیوں لیجاتے ہیں ۔

میاں صاحب ۔ اگر الفاظ ذو معنی ہونگے تو ہم معانی کو ادھر لے جاوینگے ۔ جہاں شریعت لے جاتی ہے ۔

خانصاحب ۔ اگر مامور نے خود تشریح نہ کی ہوتی تو ایسا ہو سکتا تھا خواجہ صاحب نے جب حضرت صاحب پر یہ سوال کیا تو انکے ذہن میں بھی یہی بات تھی کہ اگر ایک خلیفہ نہ ہوگا ۔ تو ترقی رک جاویگی ۔ ہمارے سلسلہ کے تین نہایت معزز آدمیوں نے شہادت دی ہے اس لئے اسکا ماننا ہم پر لازمی ہے ۔

میاں صاحب ۔ ہم اس کو نہیں مانتے ۔

خاں صاحب ۔ اگر ان کی بات نہ مانی جاوے تو پھر سلسلہ میں اور کوئی آدمی نہیں ۔ جکی بات مانی جا سکتی ہے ۔

میاں صاحب ۔ وہ کہتے ہیں کہ نواب محمد علی خاں صاحب بھی ساتھ تھے ۔ مگر انکا بیان ہے کہ انہوں نے نہیں سنا ۔

خانصاحب ۔ وہ تین ہیں اور یہ ایک اس لئے ہم ایک کی بات رد کرینگے

میاں صاحب :- حضرت صاحب کی عبارت اگر ذو معنی ہو تو حدیث کی طرف لیجاوینگے ۔ شریعت کا یہ حکم ہے اگر دو خلیفہ ہوں ۔ تو ان میں سے ایک کو مار دو ۔

خانصاحب :- تو پھر مار ہی نہیں سکتے ۔ آپ کے پاس کوئی فوج بھی نہیں ۔ اور نہ کوئی سپاہی ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ خلیفہ تو وہی ہوتا ہے جس کو مارنے کا بھی اختیار ہو ۔

میاں صاحب :- نہیں ۔

خانصاحب تو کیا حضرت صاحب کا قول مردود ہے

میاں صاحب حضرت صاحب شریعت کو مٹانے کے لئے نہیں آئے تھے ۔ اگر حضرت صاحب کی بات شریعت کے خلاف ہوگی تو ہم اسکو نہیں مانینگے ۔

خانصاحب :- جس آدمی کو ہم مامور من اللہ سمجھتے ہوں اور ہم نے اس کا حکم بھی مان لیا ہو ۔ پھر اختلافی مسائل ہوں ۔ اسکا فیصلہ ناطق ہے ۔ ہم اس کے مقابل پر دوسرے کی بات نہیں مان سکتے ۔

میاں صاحب :- حضرت صاحب شریعت کو منسوخ کرنے نہیں آئے تھے ۔

خانصاحب :- شریعت منسوخ کرنے تو نہ آئے تھے ۔ مگر تشریح کرنا انکا منصب تھا ۔ اگر ہم الوصیت کے مطابق عمل کریں ۔ تو اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے ۔

میاں صاحب " ہمارے مخالف جلدی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے "

خانصاحب " اسکا نقصان تو پہلے آپ کو ہوا ۔ کہ جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی آپ مہربانی کرکے یہ فرما دیں ۔ کہ اگر مجلس کے ممبر کام کے لائق نہ ہوں تو خلیفہ ان کو نکال دے اور اگر خلیفہ کام کے لائق نہ ہو تو اس کے لئے کیا کریں "

مولوی محمد احسن صاحب نے فرمایا فردوہ الی اللہ ورسولہ ۔ عالم بلا کر قرآن کے فیصلہ پر خلیفہ کو موقوف کر دو "

میاں صاحب " خلیفہ جدا کر ہی نہیں سکتا ۔ کیونکہ خدا کا مقرر کردہ ہے "

خانصاحب " ہر خلیفہ خدا کا مقرر کردہ نہیں ہوتا ۔ ہم اگر کسی آدمی کو پکڑ لیں اور کہدیں کہ خدا نے اسے مقرر کیا ہے ۔ تو کیا درست ہوگا "

میاں صاحب " دوسرا ہو ہی نہیں سکتا ۔ خدا دلوں میں ڈال دیتا ہے "

خانصاحب " ہمارے دل میں اگر اس طرح سے ڈال دے "

میاں صاحب " ممبران صدر انجمن نے خلیفہ کو موقوف کرنے کی کوشش کی تھی مگر پھر معافی مانگ لی ۔ اور دوبارہ بیعت کے لئے مجبور ہو گئے "

خانصاحب " اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ باوجودیکہ خلیفہ معتقد تھا ۔ جب وصیت کے خلاف دیکھا اس کی مخالفت کی گئی "

میاں صاحب " اگر خلیفہ خلاف کرتا تھا ۔ تو اس کو علیحدہ کیوں نہیں کیا گیا انہوں نے ایک پر اتفاق کیوں کیا

خانصاحب " اگر ان لوگوں نے غلطی سے وصیت کو چھوڑا ۔ تو ہم کیوں چھوڑ دیں ۔ وصیت ہی یہ ہی نہیں ہے ۔ کہ اگر ایک پر اتفاق ہو تو نہ کرو ۔ ماسوا اس کے نبی کریمؐ کے صحابہ میں بھی دو خلیفہ ہو گئے تھے ۔ یعنی علی و معاویہ "

میاں صاحب معاویہ خلیفہ نہ تھا ۔ یہ لوگ میرے خلاف ہوئے ہیں مگر کوئی خلیفہ کامیاب نہ ہوگا "

مولوی قطب الدین " معاویہ تو حضرت علی کے مقابلہ پر کامیاب ہو گیا تھا "

خانصاحب " اہل سنت والجماعت تو دونوں کو متقی کہتے ہیں "

میاں صاحب " لڑائی میں کامیاب ہوا "

خانصاحب " حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو شکست کھا کر آخر کامیاب ہو گئے تھے ۔ مگر حضرت علی کا تو آخر کچھ بھی نہ بنا "

مولوی قطب الدین " امام حسن نے بھی معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی پھر جھوٹا کیسے تھا "

میاں صاحب " تم حدیث لاؤ خلفاء ہمیشہ پاک رہے ہیں "

مولوی قطب الدین " حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں بارہ خلیفہ ہونگے اور یہ تعداد تبھی پوری ہو سکتی ہے کہ یزید کو بھی ان میں شامل کریں

خانصاحب " اگر خلیفہ گناہ سے مبرا ہوتا ہے تو پھر حدیث بھی غلط نکلی "

میاں صاحب " خلیفہ کے اختیار کو محدود کروگے تو اگر ممبر بدمعاش ہو جاویں تو کون نکالیگا "

خانصاحب " حضرت صاحب نے خود قواعد بنا دیئے ہیں جو الوصیت میں موجود ہیں "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہہ دے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یک شنبہ۔ مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۰۹

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

طریقہ انبیاء۔ فرمایا آج کل یہ حالت ہے۔ کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہو گیا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہو گیا اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا۔ کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا۔ کہ کسی شخص پر خدائے تعالے اس واسطے خوش ہوا کہ اس پر الہام ہوتا تھا۔ بلکہ انبیا کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالے کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا۔ اور اعمال صالحہ بجا لائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک بہت بھاری غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں۔ انسان کا تو یہ کام ہے۔ کہ اپنے تمام قویٰ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالے۔ خدائے تعالے کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا۔ (الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

خدا کی شہادت۔ یاد رکھو کہ قول بغیر فعل کے کچھ چیز نہیں اور یہ آیت کہ کفی باللہ شہیدا۔ اس میں ایک عجیب نکتہ ہے۔ یعنی اگر خدا میری گواہی دیتا ہے تو خاموش ہو رہو نہ مانو۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں وہ الہام درج ہے۔ جو خدا نے مجھے کیا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مومنون قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون۔ یعنی ان کو کہدے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ دیکھو براہین احمدیہ میں یہ سلسلہ الٰہی شروع ہی ہوا تھا۔ کہ ساتھ اس کے خدا کی شہادت بھی موجود ہو گئی۔ سارے انبیاء اولیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ بغیر کسی شہادت کے دعویٰ کرنا جنون ہے۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

المفتی

کس غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہو سکتی ہے؟

از حضرت مسیح موعود

اخبار بدر نمبر ۹ جلد ۸ صفحہ ۵ کالم اول مورخہ ۲۴۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء

۱۸ مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک صاحب علاقہ بلوچستان نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا کہ یہ آپ کا ایک مرید نور محمد نام میرا دلی دوست ہے۔ وہ بڑا نمازی ہے نیکو کار ہے۔ سب اسکی عزت کرتے ہیں۔ بہمہ صفت موصوف خلیق شخص [illegible] ہے۔ اس سے ہم کو آپ کے حالات معلوم ہوئے۔ تو ہمارا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ حضور بڑے ہی خیر خواہ امت محمدیہ و مداح جناب رسول مقبول و اصحاب کبار ہیں۔ آپ کو جو برے نام سے یاد کرے۔ وہ خود برا ہے۔ مگر باوجود ہمارے اس عقیدہ و خیال کے نور محمد مذکور ہمارے ساتھ باجماعت نماز نہیں پڑھتا اور نہ جمعہ پڑھتا ہے اور وجہ یہ بتلاتا ہے۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ آپ اس کو تاکید فرما دیں۔ کہ وہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے۔ تاکہ تفرقہ نہ پڑے کیونکہ ہم آپ کے حق میں برا نہیں کہتے۔ یہ اس خط کا اقتباس اور خلاصہ ہے اس کے جواب میں اسی خط پر حضرت نے ماجد کے نام تحریر فرمایا۔

جواب میں لکھدیں کہ چونکہ عام طور پر اس ملک کے ملاں لوگوں نے اپنے تعصب کی وجہ سے ہمیں کافر ٹھہرایا۔ اور فتوے لکھے ہیں۔ اور باقی لوگ ان کے پیرو ہیں پس اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کے لئے اشتہار دیدیں۔ کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں۔ تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے۔ ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے وہ آپ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے پیچھے نماز کیونکر پڑھیں۔ یہ تو شرع شریف کے رو سے جائز نہیں ہے۔

ایک رنجدہ امر

از اخبار نور مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء

میرے اس اظہار پر بعض دوستوں کو رنج پہنچے۔ مگر جس شخص نے سچائی کی خاطر اپنے والدین تک کے عزیز رشتہ کو چھوڑ دیا۔ تو دوستو بتلاؤ اب اسے سچائی کے اظہار کے لئے کونسی بات مانع ہو سکتی ہے۔ حضرت سید محمد احسن صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب نے کچھ بولنے کی خواہش کی۔ مگر افسوس بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے جناب مولوی صاحب کو سختی سے بولنے کے لئے منع کر دیا۔ ہمارا یہ ایمان اور یقین ہے۔ کہ ہونا ہی تھا۔ جو کچھ ہوا۔ تو پھر کیا وجہ تھی کہ مولوی محمد علی صاحب کو بولنے کے لئے موقعہ نہ دیا گیا۔ ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت ان کی زبان میں سے ایسے ہی لفظ نکال دیتا۔ جو ہمارے ہی حق میں ہوتے۔ اپنے دوستوں کے لئے ہمارے دل میں وسعت ہونی چاہئے آہ آج ایک چھوٹا بچہ بھی جسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے وہ بھی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے سے دریغ نہیں کرتا۔ ہم اس امر سے انکاری نہیں ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں اشاعت دین کے لئے ایک خاص ولولہ ہے اور خدمت دین کے لئے آپ کے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ ہے آپ نے اس جوش اور تڑپ اور دینی خدمت کے لئے اپنی جان اور صحت تک کی بھی پرواہ نہیں کی۔ میرے دوستو قادیان کے رہنے والے کے لئے یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ کہ خاکسار ایڈیٹر نور کی سکول کی علیحدگی صرف جناب مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ ہی ظہور میں آئی تھی۔ مگر یہ میرا نہایت ہی کمینہ پن ہوگا۔ کہ آج میں محض اپنی ذاتی کدورت کی وجہ سے ایک معزز بھائی کے مسلمہ قابلیت سے انکار کر دوں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کی محبت اور پیار تھا وہ کوئی کسی کی چھپی بات نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات پر مختلف اخبارات

افسوس ہندوستان کے ایک مشہور و معروف طبیب مولوی حاجی حافظ حکیم نور الدین صاحب جو علوم دینیہ کے بھی بڑے متبحر عالم باعمل تھے اور جماعت احمدیہ کے محترم پیشوا کچھ عرصہ عوارض ضعف پیری میں مبتلا رہ کر آخر جمعہ گذشتہ کو قریباً اسی سال کی عمر میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون حکیم صاحب مغفور [illegible] www.aaiil.org [illegible] سب کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ کے طریق علاج میں چند باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:۔

(ا)۔ بار و اغنیاء و مومن و کافر سب کو ایک نظر دیکھنا۔

(ب):۔ طب یونانی و ویدک کے علاوہ مناسب موقعہ ڈاکٹری مجربات سے بھی ابنائے ملک و ملت کو مستفید فرمانا۔

(ج):۔ بعض خطرناک امراض کا علاج قرآن شریف سے استخراج کرنا۔

(د):۔ دوا کے ساتھ دعا بھی کرنا۔

(ہ):۔ علاج معالجہ کے معاملے میں کسی کی دنیوی وجاہت سے مرعوب ہونا

(و):۔ مریضوں سے مطلق طمع نہ رکھنا اور آپ کا اعلیٰ درجہ کا توکل و استغنا نیز نادار و مستحق مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرنا۔ بلکہ اپنی گرہ سے بھی ان کی دستگیری و پرورش کرنا۔ خصوصاً طلباء قرآن و حدیث و طب کی۔

خدائے تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (اخبار طبیب دہلی)

مولوی نور الدین صاحب جانشین مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال

مولوی نور الدین صاحب جانشین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چند روزہ علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو انتقال فرما گئے آپ احمدی جماعت کے رکن رکین اور مرزا غلام احمد صاحب کے حقیقی جانشین تھے آپ کی وفات احمدی جماعت کے لئے بہت زیادہ موجب افسوس ہے۔ معاصر الحکم سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کی وفات کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود مرزا ایڈیٹر الفضل کو آپ کا جانشین کیا گیا ہے۔ مولوی نور الدین صاحب نے وفات سے چند یوم پہلے وصیت کی تھی۔ کہ خاکسار بقائمی حواس لکھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ میرے بچے چھوٹے ہیں۔ ہمارے گھر میں مال نہیں ان کا اللہ حافظ ہے۔ ان کی پرورش۔ پرورش یتامیٰ و مساکین سے نہ ہو۔ کچھ قرض حسنہ جمع کیا جاوے لائق لڑکے ادا کریں۔ یا کتب۔ جائداد وقف علی الاولاد ہو۔ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی۔ درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔

معلوم نہیں مرزا بشیر الدین صاحب اس وصیت کے کہاں تک اہل ہیں اور کس نوعیت سے انہیں جانشین بنایا گیا ہے (اخبار مدینہ بجنور)

مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح کا انتقال

نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ حکیم حافظ حاجی مولوی نور الدین صاحب جو بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح بلحاظ علم و فضل مسلمانوں کے سرمایہ ناز۔ اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ فخر تھے۔ کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے۔ مولوی نور الدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نور الدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۰۹

آیت استخلاف اور اُس کے معنی

نوشتہ جناب حکیم محمد حسین صاحب المعروف مرہم عیسیٰ از لاہور

اس وقت ہمارے سامنے وہ کاغذ پڑے ہیں۔ جن میں عام مسلمان تو الگ رہے خاص احمدیوں پر فسق اور کفر کے فتوے لگ رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں ایک رسالہ "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" ہماری نظر کے سامنے ہے۔ جس میں بیعت کی تجدید نہ کرنے والے احمدیوں کو اول ابلیس اور پھر فاسق ٹھہرایا گیا ہے اور ابھی معلوم نہیں۔ کہ یہ فتویٰ کہاں تک آگے اور ترقی کرے۔ یہ بات بالکل سچ اور یقینی اور قطعی ہے۔ کہ ایسی خلافتیں جو کسی بزرگ کے گذرنے کے بعد گدی کی صورت اختیار کر لیں۔ وہ اس بزرگ کی اولاد ہی میں محدود ہو جاتی ہیں مگر خدا کا قول اور فعل بتلاتا ہے۔ کہ یہ خلافتیں آیت استخلاف کے ماتحت آ کر اسکا مصداق نہیں ہو سکتیں۔

افسوس کہ اس صحیح اور واقعی امر کے سمجھنے میں غلط فہمی کر کے کوتہ اندیش لوگوں نے کس قدر بڑی غلطی کھائی۔ جس کی وجہ سے وہ آج اپنے اُن عزیز بھائیوں کو جو مسیح اور مہدی کے ہاتھ پر اُٹھے ہوئے تھے سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اگرچہ یہ تو سچ ہے۔ کہ آیت استخلاف کے ماتحت قیامت تک خلیفے آ سکتے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خدائی وعدہ ہے۔ نہ کہ مسیح موعود کے ساتھ۔ اگر مسیح موعود کے الہامات میں یہ آیت بھی ہوتی۔ تب آیت استخلاف کا آپ کے بعد آنیوالوں پر استدلال ہو سکتا۔ جب یہ آیات استخلاف صرف نبی کریم پر ہی خدا کی طرف سے وحی کی گئی۔ تو اب یہ نئی خلافت یعنی محمد رسول اللہ کی خلافت کے علاوہ مسیح موعود کی الگ خلافت پر دلیل نہیں ہو سکتی۔

خوب یاد رکھو کہ آیت واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ ایک مامور من اللہ کی خلافت کے لئے ہے اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک جگہ بھی آدم کی خلافت کا غیر ماموروں کی خلافت پر ذکر نہیں آیا۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ آیت استخلاف انبیا اور مامورین کے خلفا کی نسبت قرآن میں آئی ہے۔ کسی نبی اور کسی مامور کو خدا تعالےٰ نے یہ آیت سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک وعدہ کے رنگ میں نہیں فرمائی۔ اگر ایسا ہوتا تو ایک نبی کے بعد دوسرا نبی ہرگز نہ آ سکتا۔ بلکہ اس کا خلیفہ آتا۔ اس آیت نے ہی تو فیصلہ کر دیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نبوت نہیں۔ بلکہ خلافت کا سلسلہ ہے و بس۔ اب جو آئیگا محمد الرسول اللہ صلعم کا خلیفہ ہوگا روحانی خلیفہ ہو یا جسمانی یعنی بادشاہ ہو یا مامور وہ نبی نہیں کہلائیگا۔ بلکہ اولی الامر منکم کے ماتحت مامور کہلائیگا۔

اب آیت استخلاف کے ماتحت جس قسم کی خلافت روحانی یا جسمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آجتک ہوئی۔ اُسی طرح کی خلافت قیامت تک جاری رہیگی یہ نہیں کہ اب محمد الرسول اللہ کی خلافت مسیح موعود پر آ کر ختم ہو گئی ہے اور آیت استخلاف منسوخ ہو گئی اور اب محمد رسول اللہ کے خلیفوں کی جگہ مسیح موعود کے خلیفے آنے لگیں کیونکہ مسیح موعود بھی تو منجملہ اُن خلفائے محمدیہ کے ایک خلیفہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اس آیت میں یہ وعدہ نہیں آیا کہ اُن خلیفوں کے ماننے والوں میں سے بھی کوئی خلافت کریں گے۔ اور پھر اُن کے خلیفوں کے مریدوں میں سے ایک خلیفہ بنا دینگے یہاں تو محمد رسول اللہ کی ہی خلافت دائماً اور ابداً ہے۔ محمد رسول اللہ کے کسی خلیفہ یا مسیح اور مہدی کے خلیفہ کی خلافت کا اس آیت میں وعدہ نہیں ہے

یہ کس قدر غلط استدلال ہے۔ کہ ایک آیت کو حصر کے طور پر صرف مسیح موعود پر ہی لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ کسی آیت کے ایک ہی معنے ہرگز نہیں ہو سکتے اور اُن معنوں میں وہ آیت محدود نہیں ہو سکتی ہے و آخرین منہم لما یلحقوا بہم سے یہ سمجھنا۔ کہ مسیح موعود کی نسبت ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے "آیت کے معنے تو یہ ہیں۔ خدا ہی ہے۔ جس نے اُمیوں میں ایک رسول بھیجا۔ جو انہی میں سے ہے اور جو اُن پر خدا کا کلام پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک اس سے پہلے وہ کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور وہ رسول ایک اور قوم کو بھی سکھائیگا۔ جو ابھی تک ان سے نہیں ملی "

اس آیت میں تو سلسلہ کے اوّل اور سلسلہ کے آخر کا جو قیامت کو جا کر ختم ہوگا۔ رسول صرف محمد رسول اللہ کو قرار دیا ہے اور اسی آیت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ کے بعد ابداً کوئی رسول اور نبی نہیں اور جس طرح دین کی تکمیل کے لئے بنی اسرائیل کے سلسلہ میں نبی آتے رہے اور سلسلہ کے آخر میں حضرت مسیح بھی نبی تھے اسی طرح اب چونکہ تکمیل دین ہو چکا اب حمایت دین کے لئے خلیفے آتے رہیں گے۔ جو تمکین دین کا باعث ہونگے۔ نہ کہ تکمیل دین کا باعث۔ اور چونکہ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے شریعت میں نبی کے قایم مقام ملہم اور محدث رکھے گئے۔

دو سلسلوں کا قایم ہونا اس آیت سے ہرگز نہیں نکل سکتا جس طرح آنحضرت صلعم کے بعد خلافت کا سلسلہ بادشاہی اور امامت کے رنگ میں جاری ہوا اُسی طرح قیامت تک جاری رہے گا۔ نہ یہ کہ آگے تو ہم خلافت محمدی کو خلافت موسوی سے مشابہ اور مماثل قرار دیتے تھے اور اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت اور مسیح موعود کی خلافت کو مماثل اور مشابہ قرار دینے لگیں اور محمدی خلافت کے سلسلہ کو ختم کر کے اب مسیح کی خلافت کو شروع کر بیٹھیں۔ لوگوں کو غلط راہ پر ڈالنا کچھ ضروری نہیں۔ اول تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ خود مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے مسیح موعود قرار دیا۔ جیسا کہ جعلناک المسیح ابن مریم کا الہام اس پر گواہ ہے اب جبکہ آپ کو مسیح ابن مریم فرمایا تو اس سے تو یہ صاف بتلا دیا۔ کہ مسیح کے بعد کوئی خلیفہ مسیح کا نہیں ہوگا کیونکہ اگر یہ مسیح ابن مریم ہیں تو ضرورت ہے کہ آپ پہلے مسیح سے اپنی مناسبت رکھیں ورنہ الہام الٰہی پر حرف آئیگا۔ پس اگر اس وقت مہدی زمان حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے بعد جماعت کے اتحاد کو قایم کرنے کے لئے ایک امیر کا ہونا ضروری ہے تو جماعت کے مشورہ اور انتخاب سے یہ کام بخوبی ہو سکتا ہے نہ یہ کہ حضرت مسیح موعود کی طرح منصب امامت و خلافت اُس کے سپرد کیا جائے۔ اور اُس کا منکر بھی ویسا ہی فاسق قرار دیا جائے۔ جیسا کہ مسیح موعود کا منکر فاسق ٹھہرا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جو مرتبہ رسول اللہ صلعم کو تھا۔ وہ خلیفہ رسول اللہ کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ خلیفہ رسول اللہ کا منکر رسول اللہ کا منکر کہلا سکتا ہے۔ اسی طرح سے مسیح موعود کا خلیفہ مسیح موعود کے عہدے پر نہیں ہو سکتا۔ نہ اُس کا منکر مسیح موعود کا منکر کہلا سکتا ہے۔

پس اے جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ابتلا میں مت ڈال اور خدا تعالےٰ کے لئے غور کر کہ اس خلافت کو پہلی خلافتوں سے کیا نسبت ہے۔ یہ تو ایک گدی قایم کی گئی ہے اور اسکو خلافت راشدہ سے کوئی بھی نسبت نہیں خلافت راشدہ میں ابوبکر صدیق نے عمر فاروق کو اپنے سامنے خلیفہ بنا دیا تھا اور لوگوں کی بیعت اُس کے ہاتھ پر اپنے جیتے جی کرا دی اور یہاں ہرگز ایسا نہیں ہوا۔ خلافت راشدہ میں صحابہ کبار کے موجود ہوتے خاندان نبوت میں سے کوئی بھی خلیفہ نہیں بنایا گیا۔ اور یہاں بنایا گیا۔ خلافت راشدہ میں کوئی بھی خلیفہ ۲۵ برس کی عمر کا نوجوان نہیں بنایا گیا اور یہاں بنایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ

اور یہ جو حضرت مہدی زمان خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا ایک قول پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے خواجہ سلیمان کے خلیفہ کی عمر ۲۲ برس بتلا کر اشارہ کیا ہے کہ اس عمر میں بھی خلیفہ آدمی بن سکتا ہے۔ یہ خلافت راشدہ پر مثال منطبق نہیں آ سکتی البتہ گدی قایم کرنے والے بزرگوں میں یہ مثال قایم ہو سکتی ہے اس مثال سے تو یہ ثابت ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اشارۃً فرما دیا کہ جب اس عمر کا کوئی خلیفہ تم میں ہو جائے۔ تو اُس وقت تم گدی قایم ہوئی سمجھ لینا۔ عاقلے را اشارہ کافی است

محمد الرسول اللہ صلی اللہ کی ابداً قائماً خلافت کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا البتہ مسیح موعود کی خلافت کی بحث ہے۔ کہ آیا مسیح موعود کے بعد بھی کوئی خلافت ہو سکتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ مسیح عیسیٰ بن مریم رسول بنی اسرائیل کی خلافت تو ثابت نہیں۔ پھر اس مثیل مسیح کی خلافت کیسے ہو سکتی ہے۔ اور پھر جب مسیح موعود کو الہام میں یہ آیت وعد اللہ الذین آمنو منکم الخ بھی نہ اُتری تو اب مسیح کی خلافت کا دعویٰ کرنا محض غلط اور بالکل خلاف واقعہ ہوگا۔ خلیفہ اوّل حضرت قبلہ حکیم نور الدین کی خلافت کا بار بار ذکر چھیڑا جاتا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ اس خلافت کو اُس خلافت سے کیا نسبت ہے۔ وہ تو خدا کی فعل تھا۔ کہ خدا نے سب کی گردنیں جھکا دیں کسی نے اُف تک نہ کی دوسرے احادیث کی رو سے حضرت خلیفہ حکیم نور الدین صاحب مہدی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں لکھا ہے کہ مسیح کی امامت مہدی کرائیگا اور مہدی ہی مسیح کا جنازہ پڑھائیگا۔ [illegible] ایسی روشن دلیل کے ہوتے ہوئے پھر کس طرح کسی کو اس کا انکار ہو سکتا ہے کہ حضرت قبلہ حکیم نور الدین صاحب ضرور مہدی تھے اور آپ کا امام [illegible] نبی کریم کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پھر اس مثال کو بار بار چھیڑنا کیا فائدہ دیتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کو بھی خلیفہ رسول اللہ کہا ہے اور مہدی کو بھی اور دونوں کی حیثیت کو علیحدہ علیحدہ بھی بیان کیا ہے اور ایک جگہ بھی بیان کیا ہے اور اس میں کس کو کلام ہے کہ حضرت مرزا صاحب اور حضرت حکیم نور الدین صاحب میں ایسا اتحاد تھا کہ مصرعہ ذیل

جذبۂ شوق بحدیست میانِ من و تو !!!
کہ رقیب آمد و نشناخت نشانِ من و تو

اُن پر صادق آتا ہے۔ اور حدیث لا المہدی الا عیسیٰ اور حدیث مہدی امامت مسیح کی کرائیگا۔ اور اُس کا جنازہ پڑھاویگا۔ دونوں صحیح ٹھہر جاتی ہیں مجھے اس مضمون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں پھوٹ ہو رہی ہے اور یہ خلافت کے مسئلہ خاص کر مسیح موعود کی خلافت کا مسئلہ بڑا معرکۃ الآرا بن رہا ہے اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے نور اور برگزیدہ کے فرزند صاحب علم صاحب عفت صالح اور نہایت نیک اطوار اور آئمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں الغرض یہ سب فرزند بلا شبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رُو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں اور ان اللہ معک و مع اہلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں لیکن کلام اس بات میں ہے کہ کیوں آل کی اعلیٰ قسم کو چھوڑا گیا ہے اور ادنیٰ پر فخر کیا جاتا ہے۔ اگر حضرت صاحبزادگان حضرت مسیح موعود کے نسلی رشتہ کے لحاظ سے آل بھی نہ ہوتے تب بھی بوجہ اس کے کہ وہ روحانی رشتہ کے لحاظ سے بوجہ اپنی پاک زندگی اور علم کی دولت رکھنے کے مسیح موعود کی آل آسمان پر ٹھہر گئے تھے ضرور حضرت مسیح موعود کے روحانی مال کے وارث ہوتے۔ جبکہ فانی جسم کا ایک رشتہ ہوتا ہے تو کیا رُوح کا کوئی بھی رشتہ نہیں کہ سب جماعت میں سے کسی متقی عالم باعمل کو اس کا اہل نہیں سمجھا گیا اب ایک عقلمند انسان سوچ سکتا ہے۔ کہ کیا لازوال اور ابدی طور پر آل مسیح ہونا قابل فخر ہے یا جسمانی طور پر آل مہدی ہونا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ ہم اہل بیت مسیح کی کسر شان کرتے بلکہ اس تحریر سے ہمارا مدعا یہ ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی شان کے لایق صرف جسمانی طور پر آل مسیح ہونا نہیں۔ کیونکہ وہ بغیر روحانی تعلق کے ہیچ ہے اور حقیقی تعلق اُن ہی بزرگوں کا مسیح موعود سے ہے کہ جو روحانی طور پر اُس کی آل میں داخل ہیں۔ مجددوں، ماموروں اور ملہموں کے معارف اور انوار روحانی مجددین اور مامورین اور ملہمین کے لئے بجائے اولاد ہیں۔ جو اُن کے پاک وجود سے پیدا ہوتے ہیں اور جو لوگ اُن معارف اور انوار سے نئی زندگی حاصل کرتے ہیں اور ایک پیدائش جدید اُن انوار کے ذریعہ سے پاتے ہیں۔ وہی ہیں جو آل مسیح یا اہل مسیح کہلاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض شتاب کار ہمیں حضرت صاحب کا یہ الہام بھی سنائیں گے۔ انی معک یا ابن رسول اللہ مگر اس الہام کی حضرت مسیح موعود نے یہ تشریح نہیں فرمائی۔ کہ یہ میرے متعلق نہیں۔ بلکہ میرے بیٹے کے متعلق ہے بلکہ ہم تو اس الہام کو مذکورہ بالا تحریر کے مطابق حضرت صاحب پر ہی چسپاں کرتے ہیں اور حضرت نبی کریم کے معارف اور انوار روحانی کا اہل سمجھکر آسمانی زبان میں آپ کو نبی کریم کا بیٹا یقین کرتے ہیں۔

اور ہم اُن لوگوں کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں جنھوں نے محض ظلم کی راہ سے یہ کہدیا۔ کہ ہم اہلبیت مسیح موعود اور اُس کے صاحبزادوں کے دشمن ہیں۔ ہمارے ناظرین ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور علمائے الٰہی [illegible] سمجھتے ہیں اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو اسنفس [illegible] روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں اور دل سے اُن سے محبت کرتے ہیں واللہ علیٰ ما نقول شہید۔ صرف اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم اُن کی بیعت نہیں کر سکتے اور یہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اب آیت استخلاف کا جو وعدہ رسول اللہ صلعم کو دیا گیا تھا وہ اب پلٹ کر کس طرح مسیح موعود کو دیا گیا اور آیت جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گیا

ہمیں حضرت مسیح موعود کی پیش گوئیوں پر پورا اعتقاد ہے۔ ہمیں معلوم ہے اور ہم نے پڑھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے سبز اشتہار میں مصلح موعود کے حق میں یہ پیش گوئی لکھی ہے اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اُسکا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر فضل عمر سے عمر کی خلافت کا نکالنا اور جو حضرت

مراسلات

تاریخ وفات

حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح سیدنا حافظ حاجی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ

(از ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب امرتسر)

علامۂ نورالدین صد افسوس — دنیا سے ہوئے ہیں آج رخصت
مامور خدا کے تھے وہ نائب — رکھتے تھے مسیح کی خلافت
قائل ہیں موافق و مخالف — تھے صاحب حکمت و فضیلت
تھا پہلا خلیفہ سلسلہ کا — یہ صاحب عزت و وجاہت
بے شک یہ بروز بوبکر تھا — اور ظل محمدی تھے حضرت
ثانی نہ کوئی ہوا نہ ہوگا — سنی ہی تھی سر بسر یہ صورت
صدمہ ہے خلق ہے سلسلے کو — اس طرح کے مقتدا کی رحلت
عالم کی ہے موت موت عالم — یہ حادثہ ہے غضب قیامت
کرتے ہیں ہم آہ آہ سو بار — چہروں پر برس رہی ہے حسرت
کھو بیٹھے ہیں آج وہ خزانہ — جسکی نہ تھی دو جہاں بھی قیمت
اے ڈاکٹر از سر وصال اب — مغفور ہے یہ کہو وسال رحلت
۱۳۳۲ھ

خاکسار منیجر کارخانہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب امرتسر

اظہار درد دل

بر وفات حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم مغفور

ہائے کس رنج والم کا آج یہ اظہار ہے — قوم احمد کس لئے ہے آج تو غمخوار ہے
آہ و نالے کی صدا جاتی فلک کے پار ہے — حق تو یہ ہے قوم کی حالت بہت ہی زار ہے
گر نہ جلئے چاہیے ظلمت میں یہ وہ قوم تو — اٹھ گیا سر سے تیرے مہر پر انوار ہے
ہے عبث آہ و فغاں اے قوم کچھ تو ہوش کر — حق سے تو نے کر لیا گر صبر کا اقرار ہے
مل نہیں سکتا ہے نالوں سے تمہیں وہ نور دین — کیا ہوا اگر تمکو اس سے اسقدر ہی پیار ہے
ہے بخاری پاس سب کے اور فرقان مجید — تیرے تیغ زلیس کا پر سرور اب بازار ہے
باعث رشک مسیحا تھا تو ہی تقریر میں — خود مسیح موعود نے ایسا کیا اظہار ہے
خوبیوں میں اپنی تھا بے مثل تو اور بے نظیر — معترف تھے سب کہ تو اک شخص نیکوکار ہے
خوب پھبتا تھا لقب صدیق ثانی کا تجھے — ہجر تیرا مثل زخم خنجر و تلوار ہے
درس قرآن کون دیگا بعد تیرے صبح و شام — قرآں کے اسرار سے اب کون واقفکار ہے
چل رہا ہے اب خلافت کا ہی جھگڑا قوم میں — قوم ساری منتشر ہے سخت دل بیزار ہے
جبکہ لا اکراہ فی الدین ہے لکھا قرآن میں — کیوں خلافت کیلئے پھر بحث اور تکرار ہے
ہو مسیحا کے سبھی احکام کے گر زیر تم — ماننے میں الوصیت کیسا پھر انکار ہے
یا الٰہی باندھ دے شیرازہ اب اس قوم کا — غیر کی ہیہات شیدا اب تو دل آزار ہے

خاکسار چودھری محمد شفیع شیدا سیالکوٹی احمدیہ بلڈنگس لاہور

مسئلہ خلافت کے متعلق قوم کی آواز

شوریٰ کیساتھ اظہار اتفاق

مکرمی۔ ۔ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں نے آج اعلان دیکھا۔ جس میں قوم سے دریافت کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی وفات کے بعد امیر بنانے میں جو جلد بازی اور تعجیل سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے متعلق قوم کے اہل الرائے جو امر مشورہ سے قرار دینگے اسکو جو احمدی منظور کرتا ہو۔ جناب کو اسکی اطلاع دے سو میں شرح صدر سے قوم کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ یہاں جو کارروائی کی گئی اور جس طرح خلیفہ بنایا گیا۔ اور جس طرح اب لوگوں کو بیعت کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ کوئی سمجھدار آدمی اسے پسند نہیں کرسکتا۔ اور نہ یہ قوم کا فیصلہ سمجھا جا سکتا ہے۔ خاکسار نقیر اللہ عفی عنہ

اسسٹنٹ منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

حضرت میاں صاحب سے ایک پر معاصی احمدی کی التماس

جناب حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پاک اور بے نفس وجود اس دنیا سے پائدار ہے اللہ جانیکے بعد جس تنازعہ کا ذکر "الفضل" اور "الحکم" وغیرہ میں جس طریق سے شروع ہوا ہے۔ وہ نہایت دلخراش ہے۔ اور انکے بالمقابل جو مضامین حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب (مدظلہ) کے قلم حقیقت رقم سے خلافت کے متعلق نکلے ہیں اور اخبار "پیغام صلح" کے ذریعہ سے پبلک تک پہونچائے گئے ہیں۔ وہ فی الحقیقت نہایت معقولیت سے لکھے گئے اور لاجواب ہیں ان سب اخبارات کے مطالعہ کے بعد ہر ذی فہم اور علم دوست اصحاب نے کافی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ ان میں سے کس صاحب نے زیادہ تر رکیک تاویلات سے کام لیکر خلافت قائم کرنیمیں تعجیل کی اور کس نے بردباری اور تحمل فرماکر ادب احترام کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں اکثر طبائع نے حضرت مولانا موصوف کی پرمعانی تحریرات کو بڑے احترام سے اپنے دل میں جگہ دی ہے۔ اور وہ ان کے نہایت مشکور ہیں۔ وہاں دوسری طرف ایسے نفوس بھی موجود ہیں۔ جو حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب (سلمہ ربہ) کی صاحبزادگی کے مقابلہ پر کسی ہی علم اور حق گو بزرگ کے نصائح اور ان کے پاکیزہ خیالات کی طرف توجہ کرنیکے لئے تیار نہ ہوں۔ مگر ہیچمدان کا فہم طریق انتخاب خود بانی سلسلۂ احمدیہ (علیہ السلام) اور جناب حضرت خلیفۃ المسیح (رضی اللہ عنہ) کے خلاف منشاء ہونیکے علاوہ کسی اہل الرائے کے نزدیک قابل پذیرائی نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی یہ نئی خلافت کوئی الہامی خلافت ثابت ہوگی غرضکہ نہ تو یہ الہام کے ذریعہ سے قائم ہوئی۔ اور نہ ہی جائز انتخاب سے جیسا کہ "الوصیت" میں کورنس ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ "الفضل" کے ذریعہ سے بار بار بیعت کیلئے مدعو کرکے بندگان خدا کو پھر اسی تاریکی میں دھکیلنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ جس کے دور کرنے کے لئے خدا کا پاک مسیح آیا اور اس نے اپنی پاک تعلیم سے ایک عالم کو منور کر دیا اور اس کے کاتب نے جس سے میری مراد تقدس مآب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب (مدظلہ العالی) مغرب کی سرزمین کے خوابیدہ لوگوں کو اپنے روشن قلم سے بیدار کیا اخبار خلافت (جس سے میری مراد الفضل ہے) کی جانب سے کہا جاتا ہے کہ قادیان میں اس موقعہ پر دو ہزار آدمی نے بیعت کی لیکن دوسری طرف جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جو ایک نوجوان مخلص احمدی ہیں اس تعداد کی تکذیب فرماتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک نصف سے زیادہ لوگ اس ناگفتہ بہ کارروائی کو دیکھکر بصد حسرت دیاس یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

گر ہمیں مکتب ست و این ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

فی الحال یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاملہ میں الفضل راستی پر ہے یا ڈاکٹر صاحب موصوف۔ مگر خیال ہوتا ہے۔ کہ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اس صریح جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ متصور تھا۔ کیا وہ خلافت کے متمنی ہیں یا وہ حضرت میاں صاحب کے مقابلہ پر کسی اپنے رشتہ دار کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کیا خدا کا سلسلہ میں وہ اس لئے داخل ہوئے تھے۔ یا اس پر قدم زنی کا دعوے اسلئے رکھتے ہیں۔ کہ وہ خلاف گوئی سے خدا کی برگزیدہ جماعت میں رخنہ انداز ہوں نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی نیک دل انسان ایک لحہ کے لئے بھی یہ باور نہیں کرسکتا۔ اور پھر جب یہ صورت نہیں ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے خدا لگتی کہنے میں اپنے ایمان کو نہیں چھوڑا۔ مگر دیسا ہی دوسری طرف میرا ایمان ہے کہ حضرت میاں صاحب بھی اس صریح جھوٹ سے محفوظ ہوں گے۔ غالباً یہ افترا پردازیاں اور ہنگامہ خیزیاں ان حاشیہ نشینوں کی طرف سے ہونگی اور ضرور ہونگی جو اپنا اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ ایک قدیمی رسم چلی آتی ہے۔ ایسے لوگوں نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ خاتون جنت کو جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر چند عرصہ کیلئے ناراض کرادیا تھا۔ ورنہ آپ ہر طرح سے مقدس تھے۔ ایسا ہی ہمارے حضرت میاں صاحب سلمہ ایک مقدس باپ کے بیٹے اور خود بھی مقدس انسان ہیں۔ اگر کسی خود غرض نے اس موقعہ پر میاں صاحب کو ابھار کر احمدی جماعت کی تذلیل چاہی ہے۔ تو وہ یاد رکھے کہ ان شاء اللہ عنقریب اپنے کیفر کردار کو پہنچ کر رہے گا۔ اور خدا اسکی تذلیل کریگا

ان چند دریافت طلب امور کے لئے اس پر معاصی اور ایک غریب غمزدہ احمدی نے اپنی تشفی قلب اور نیز از راہ ہمدردی تمام جماعت کو اس مخمصہ اور شہادت سے نجات دلانے کے لئے چند سطور لکھنے کی جرأت کی ہے کہ کیا وہ ... اور حضرت میاں صاحب کی بارگاہ عالی میں پیش کرکے کسی حسن جواب کا امیدوار ہوسکتا ہے اور یہ استفسار حضرت ممدوح (اپنی تقدیس اور خلق عظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے) کی ناراضگی کا موجب تو نہیں ہوگا؟

(۱) کیا موجودہ خلافت کسی انتخاب سے قرار پائی یا وحی الٰہی سے ہے؟ اگر انتخاب کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہے۔ تو کیا یہ انتخاب الوصیت کے مطابق ہوا؟ اگر خدا کی طرف سے ہوئی تو اسقدر ساز باز (جیسا کہ پیغام صلح سے عیاں ہے) کے علاوہ [illegible] پہنچ گئی۔ اور جو لوگ اس فتنہ کی وجہ سے اس کو ہنگامی خلافت سمجھ رہے ہیں ان کو بیعت کے لئے خود کیوں مجبور کیا جا رہا ہے۔ برخلاف اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سائل کو ہمیشہ غور کرنیکے لئے موقعہ دیا کرتے تھے۔ اور غیر احمدی لوگوں کو ہر روز یہی کہا جاتا ہے۔ کہ تحقیق سے کام لو۔ لکیر کے فقیر مت بنو۔ کیا بمقابلہ عجلت اور شتابکاری سے ہم دیگراں را نصیحت اور خود را فضیحت کے مصداق نہ ٹھیریں گے۔؟

(۲) کیا حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب جو فی الحقیقت فخر قوم ہیں اور دوسرے جناب سید عابد علی شاہ صاحب کی عام جلسہ میں جو حقیقت کے اظہار کرنیکے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ بزور روک دینے سے ان کی توہین نہیں کی گئی؟ کیا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی اس وصیت (کہ خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت صاحب کے نئے اور پرانے خادموں کا احترام مدنظر رکھے) کے منافی نہیں؟

(۳) جن چالیس متقیوں کا حوالہ "الوصیت" میں دیا گیا ہے۔ ان کی کیا تعریف ہے؟ (واضح رہے کہ یہ چالیس متقی تمام جماعت میں سے چیدہ افراد ہونگے۔ دوسرے معنوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ گویا بہترین جماعت یہی ہونگے اور وہ لوگ وہی ہوسکتے ہیں جنہوں نے علاوہ دین کی ایسی خدمت کی ہو جیسا کہ صحابہ کرام نے کی اور وہ اسوقت اور نہ اسوقت کسی سے مخفی ہیں۔ ورنہ الوصیت میں چالیس متقی کا حوالہ دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی صرف اسی قدر فرما دینا کافی تھا۔ کہ کثرت رائے سے انتخاب ہوگا۔ کیا ان چالیس متقیوں کی وصیت کو چھوڑ کر ناواقف اور عام کمزور طبیعت لوگوں کی کثرت سے اکا حوالہ دینے سے پھر الیکشن کا سوال پیدا ہونیکا اندیشہ نہ ہو جائیگا؟)

(۴) ان چالیس متقیوں میں سے باستثناء حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی اور جناب حضرت نواب محمد علیخاں صاحب سلمہ موجودہ خلافت کی تائید میں کن کن نے اپنی آواز بلند کی کیا آپ ان کے اسمائے گرامی سے اپنی دردمند جماعت کو مطلع فرمانا اپنا فرض خیال فرما سکتے ہیں؟

(۵) کیا اس شخص کی خلافت آپ کے نزدیک خلافت حقہ ہوسکتی ہے۔ جو اپنی تعریف خود اپنے منہ سے کرے جیسا کہ "الفضل" سے پایا گیا ہے اور شب و روز ایسی کارروائیوں میں منہمک رہے۔ جن کا ظہور پبلک پر اخبارات کے ذریعہ سے ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

(۶) کیا خلافت کے معاملہ میں کسی "آل نبی" کا خیال مقدم ہونا چاہئے یا خدمت دین اور تقدس کا؟ اگر آل نبی کا خیال ہونا مقدم ہے۔ تو پھر کیوں نہ جناب علی رضی اللہ عنہ کو جناب حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ پر ترجیح دیگئی۔

اس میں شک نہیں کہ خدا کے فضل سے آپ مقدس باپ کے بیٹے اور متقی کی شان اپنے اندر رکھنے والے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اگر جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب (مدظلہ) جن کی خدمات دین حضرت خلیفۃ المسیح کے بعد سب سے بڑھکر ہیں۔ وہ بھی تقدس سے خالی نہیں۔ انہوں نے بھی مسیح کی گود میں پرورش پائی ہے۔ اور اصلی معنوں میں عالم باعمل کہلائے جانیکے مستحق ہیں سب سے اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ دنیا نے انکی قلم کے آگے گردنیں خم کردی ہیں۔ خدا کے مسیح کی خاطر گھر چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ دنیا کا جاہ وجلال اور اپنا عیش آرام چھوڑا اور ایک فقیر بن کر مسیح کے دروازہ پر آن بیٹھے۔ کیا قوم ان کی یہی قدر کر سکتی ہے۔ کہ ان کو بھرے جلسہ میں سچ کے اظہار کے لئے لب کشائی کا موقعہ نہ دیا جاوے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ علاوہ الیں جناب میر حامد شاہ صاحب اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب و جناب شیخ رحمت اللہ صاحب و جناب خواجہ کمال الدین صاحب جملہ صوفیا فی المسیح درجہ رکھتے ہیں۔ اور جماعت میں سب سے زیادہ برگزیدہ قسم کے ہیں جن کی قدر و منزلت کو خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود ہی سمجھتے تھے اور ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا خلافت کے بارہ میں انکو اطلاع تک نہ ہو۔ اور مہدی صدرالدین صاحب کی بے نظیر قربانی کا بھی خیال نہ کیا جاوے و دیگر اولو العزم بزرگان جماعت مثلاً شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحبان وغیرہ وغیرہ جملہ نیک لوگوں کی آراء کو نظر انداز کرکے ایک ایسی خلافت قائم کرنا جسکو اثر پہنچ یعنی مکان شریف اور کلانور بٹالہ وغیرہ وغیرہ گدیوں پر کسی قسم کا فوق نہ ہو۔ اور بالکل ان سے ہمرنگ (یعنے باپ کے بعد بیٹا مسندنشین کرکے) بنا دیا جاوے۔ قوم کو کیا فائدہ پہنچا سکتی اور حق تبلیغ کس طرح ادا کرسکتی ہے خدارا کوئی ایسی صورت نکالیں۔ جس سے عاصی جماعت کو نجات حاصل ہو۔ اور یہ گدیوں کے بکھیڑوں سے محفوظ رہے۔ والسلام

آپکا خادم (الیس ایچ) ایم۔ اے زیڈ دھرکوٹی

تصحیح گذشتہ اشاعت میں ایک کھلا لفافہ بنام میاں محمود احمد صاحب [illegible]

آیت استخلاف اور اس کے معنی

صفحہ نمبر ۱ سے آگے

ان فضلوں کا اپنے حق میں گردانا بھی گو ایک طرح سے نکل سکتا ہے۔ اور خدا کرے کہ آپ حضرت عمرؓ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ مگر قرینہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں فضل عمر سے مراد عمر کے سلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ سبز اشتہار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مصلح موعود عمر پانے والا ہوگا۔ جیسا کہ حضرت صاحب سبز اشتہار میں ایک جگہ لکھتے ہیں۔ کہ شاید مصلح موعود اور عمر پانے والا ایک ہی لڑکا ہوگا تو فضل عمر کے نام سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کو جس مصلح موعود کی خبر دی گئی تھی اس کے ساتھ اس کی عمر پانے کی بھی خبر فضل عمر نام رکھنے سے بھی بتائی گئی ہوگی۔ ہمیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ہونے میں کوئی بھی عذر نہیں۔ اور نہ ہمیں مسیح موعود کے لڑکوں میں سے کسی لڑکے کی جانشینی کا کوئی سوال ہے صرف اس موعود لڑکے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں یہ علامت بتلائی کہ وہ قرب اور وحی کے ساتھ مخصوص کیا جائیگا۔ سو وحی اور مامور ہونیکا ہمیں انتظار ہے کسی بات سے انکار نہیں۔

اگر ہمارے بزرگ میاں صاحب کو جماعت کا اتحاد پیارا ہے تو جماعت کو اتحاد کرنے میں کیا عذر ہے۔ آپ جماعت کے امیر بن جاویں جماعت آپکو امیر ماننے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ لوگ جو عقیدہ میں میاں صاحب کے ہمخیال ہیں وہ آپکی بیعت بھی کر لیں اور آپکو خلیفہ ثانی عمر کی جا بجا بھی مانیں مگر ان لوگوں کو جو میاں صاحب کے متحد الخیال نہیں۔ اور آپ کو اس میں غلطی پر سمجھتے ہیں۔ انکو اسوقت تک کہ میاں صاحب خدا کی طرف سے مامور اور قرب اور وحی سے مخصوص نہ کئے جاویں۔

حضرت میاں صاحب کا فرمانا ٹھیک ہے جو اب تک بیعت میں داخل نہیں ہوئے وہ اپنے آپ کو ہلاک کرینگے۔ یا اگر وہ کوئی اور خلیفہ مقرر کریں تو ایک وقت میں دو خلیفے نہیں ہو سکتے۔ اور شریعت اسلام اسے قطعاً حرام قرار دیتی ہے۔ پہلے آپ ثبوت شریعت سے اس بات کا دیں کہ ایسا کہاں لکھا ہے اگر شریعت کا یہ مسئلہ ہوتا۔ تو حضرت علی اور امیر معاویہ ایک وقت میں دو خلیفے نہ ہو سکتے۔ اور جبکہ شریعت ابھی ابھی انہوں نے سیکھی ہی تھی۔ تو اپنے علی الرغم سے اسکو جائز نہ رکھتے اور جیسا کہ میں نے حضرت میاں صاحب سے سنا ہوا ہے کہ دوسرے خلیفہ کو قتل کر دینا چاہیئے۔ حضرت علی یا تو امیر معاویہ کو قتل کر دیتے یا امیر معاویہ حضرت علی کو قتل کر دیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے یہ کہنا کہ شریعت اسے قطعاً حرام کہتی ہے۔ ثابت نہیں ہو سکتا۔ باقی آئندہ

مولوی محمد علی حضرت خلیفۃ المسیح کے حقیقی جانشین ہیں

ذیل کا خط جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کے نام موصول ہوا ہے جو امید ہے کہ دلچسپی سے پڑھا جائیگا۔

سیدی و مولائی حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب دام ظلکم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

چونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محض خدا تعالٰی کو راضی کرنے کے لئے مانا ہے۔ لیکن ہی اشاعت اسلام و تبلیغ اسلام کی غرض سے نہ کہ کسی خاص گدی کے سلسلہ کے قائم کرنے اور اس کی حمایت کرنے کے لئے ہم ذیل کے خادمان مسیح موعود اپنے اصلی مقصد کو کسی حالت میں ترک نہیں کرتے حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم نے وصیت میں اپنے جانشین کے لئے جو صفات تحریر فرمائے ہیں۔ انکے اہل جماعت ایمان و ایقان میں محض آپکی ذات اقدس ہے اس لئے ہم سچے دل سے بلا خوف ملامت کے آپکے وجود کو حضور مسیح موعود کا جانشین تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا ہماری اس استدعا کو قبول فرمایا جاوے نام حسب ذیل ہیں جو دستخط

(۱) قاضی ثناء اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ سرجیکل برٹش میڈیکل سٹور چھاؤنی لاہور سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی۔ بقلم خود

(۲) محمد حسین کلرک میڈیکل سٹورس چھاؤنی لاہور بقلم خود

(۳) منشی قاضی الطاف علی صاحب ڈی۔ اے محکمہ مذکور۔ بقلم خود۔

بقلم خود

(۴) بابو نبی بخش صاحب کلرک دفتر مذکور۔

نوٹ:۔ اسی مضمون کا ایک اور خط مفصلہ ذیل اشخاص کی طرف سے موصول ہوا ہو محمد لطیف اسسٹنٹ سرجن فیض اللہ بقلم خود ... اول مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ... غلام رسول ...

جناب مولوی محمد علی صاحب کے اعلان کے متعلق جماعت کی آراء

۱۔ اپنی رائے میں آپ مسیح موعود کی جانشین صدر انجمن ہے۔ اور خدا کے مامور نے جو انتظام اپنی جانشینی کا کر دیا ہے۔ خدا کے نزدیک وہی پسند ہے۔ اور اب آئندہ کے واسطے اس سلسلہ خلافت کا رواج دینا ہی ایک بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ ہمارے آقا کی اصل جانشین یہ انجمن ہے۔ (خاکسار شاہ امیر)

۲۔ مجھے آپ کے اعلان سے کلی اتفاق ہے۔ (محمد عمر)

۳۔ مجھے آپکی تجویز سے بکلی اتفاق ہے۔ (علی جان خاں)

۴۔ جو کچھ حضور نے سمجھا ہے۔ وہ واقعی ٹھیک ہے ہم متفق ہیں (محمد اسمٰعیل ولد حاجی امیر الدین)

۵۔ ہر دو پیغام صلح مطبوعہ ۱۵ و ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء و الحکم مطبوعہ ۱۴ مارچ اس نابکار کے مطالعہ میں آئے۔ حضور والا کے مضامین کو دیکھ لینے کے بعد کوئی ذی فہم آپکی اس حق گوئی سے انحراف نہیں کر سکتا۔ اگر ان تمام مضامین کو جو نہایت معقولیت اور متانت سے آپ کے قلم صداقت رقم سے نکلے ہیں۔ ایک پمفلٹ کی صورت میں طبع ہو کر عام طور پر تقسیم کئے جائیں تو جماعت کے لئے نہایت نافع ثابت ہونگے افسوس ہمیں حالات کو دیکھتے ہوئے ہماری جماعت نے ابھی سابقہ جہالت کا دامن نہیں چھوڑا۔ جس کا نتیجہ آج جماعت کے اولوالعزم اور صائب الرائے بزرگان کو اٹھانا پڑا۔ (خاکسار محمد اعظم از دہلی)

۶۔ میں جناب کو بڑے اعلٰے درجہ کے متقی اور دنیا دی علم و عقل میں پورا ماہر خیال کرتا ہوں۔ اس لئے آپکی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ جیسا کہ فریق ثانی نے جلد بازی کی ہے آپکو بھی نہ کریں۔ اور معزز احباب جماعت احمدیہ مثلاً ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب خلیفہ رجب الدین صاحب سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی وغیرہ دانا لوگوں کو قادیان جمع کر کے اسکا فیصلہ کریں۔ یہ احمدی جماعت کو سخت ابتلاء درپیش آیا ہے۔ خدا اپنا فضل کرے۔ میں بھی ارادہ رکھتا ہوں۔ کہ قادیان میں حاضر ہو کر کچھ عرض معروض کروں مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کو کون سنتا ہے۔ اور صدر انجمن کا کارخانہ برابر اسی طرح انجمن کے قبضہ میں رہے۔ مگر افسوس دوسرا رخ اس سے بھی بڑھ کر خلافت صاحبزادہ صاحب نے دیا ہے۔ ہماری جماعت کی دلداری کی بجائے دل آزاری ہوئی ہے۔ میرے مکرم چودہری غلام احمد خاں صاحب پریزیڈنٹ نے جو کچھ لکھا ہے بالکل درست ہے۔ غلام کا بھی یہی مضمون تصور فرماویں والسلام بندہ سید محمد علی شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ کالاگوجراں

۷۔ پرسوں آپکا اعلان پڑھا۔ جو کچھ جناب نے تحریر فرمایا ہے میرے خیال میں بلکل بجا اور درست ہے۔ اور اس جماعت کی بہبودی اسی میں ہے۔ کہ شورہ سے اور مل کر کام کریں۔ تاکہ غیروں کو ہنسی کا موقعہ نہ ملے۔ اس جماعت کا فرض ہے۔ اشاعت اسلام۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں۔ زیادہ کیا عرض کروں۔ خاکسار۔ محمد الدین اسسٹنٹ سرجن

۸۔ آپ کا اعلان جو ٹریکٹ کی صورت میں ہے اور مضامین مندرجہ پیغام مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء غور سے پڑھے۔ اور شائع کی گئی انکی درستی اور ضرورت میں کوئی شک نہیں۔ جس جس نے سنا احمدی یا غیر احمدی سبھی نے اسے قابل قدر بیان کیا۔ اللہ تعالٰے ہمکو ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ خاکسار خدا بخش

۹۔ میں نے جناب کا اعلان بغور پڑھا۔ جہاں تک مجھکو لیاقت اور سمجھ ہے میں اس کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالٰے جنابکو اس نیک اعلان کے عوض نیک بدلا دے آمین ثم آمین۔ (خاکسار محمد افضل ... ضلع گجرات)

۱۰۔ آپ کا ٹریکٹ ملا۔ شروع سے اخیر تک مکرر پڑھا اور خوب غور سے پڑھا ہم سب اسی سے لفظ بلفظ متفق ہیں۔ اور اللہ تعالٰے کو گواہ رکھکر عرض کرتے ہیں۔ کہ سلسلہ کی بہتری اسی میں ہے۔ بابعد کے حالات بھی پیغام صلح مورخہ ۱۷ مارچ سے معلوم ہوئے ہم سب آپکو راستی پر یقین کرتے ہیں اور اللہ تعالٰے خوب جانتا ہے۔ کہ آپ یقیناً راستی پر ہیں۔

خاکساران۔ غلام محمد خاں سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی رحیم بخش ... چیف الجینئر آفس کراچی رحیم غلام مصطفٰے ... مدرسہ کراچی

۱۱۔ الحمد للہ۔ کہ آپ نے راستی کے اظہار میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ خدا آپکو اجر عظیم عطا فرماوے۔ (خاکسار مشتاق احمد۔ احمدی ...)

۱۲۔ اس عاجز نے آپ کا ایک نہایت ضروری اعلان بعد دعوت رسالہ اور واقعات مندرجہ اخبار پیغام صلح اور آپ کا خط بھی مندرجہ پیغام صلح خود سے پڑھے بعدہ پیغام حق از طرف حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور اخبار الفضل پڑھا ... مولوی ... اللہ تعالٰے آپکو جزائے خیر

عنایت فرماوے۔ کہ آپ نے اللہ تعالٰے کے دین حق احمدیہ کی خیر خواہی اظہار حق بروقت نہایت عالی ہمتی کیساتھ فرمائی۔ امید ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب بھی اسکو شرف قبولیت فرماوینگے۔ اور جماعت بھی لوبوجاین کیونکہ انجناب پاک احمد مرسل کے فرع ہیں۔ اللہ تعالٰے آپکو اظہار حق سے آنجناب و سب جماعت کو برکت فرماویں۔ آپ کے کمال تقوے پر میں فدا ہوں۔ (المسکین فضل الدین از کھاریاں)

باجلاس خواجہ عبد المجید صاحب سب جج بہادر درجہ دوم گورداسپور

سماۃ گیسو دلبری زوجہ ادہم سنگھ کھتری ساکن ... حال راولپنڈی ... جگناتھ ولد رائے صاحب پنڈت رام ذات برہمن ساکن ڈیرہ نانک تحصیل بٹالہ

بنام ٹھاکر سنگھ ولد ہردت سنگھ ذات بیدی ساکن حال پشاور ... وبھو سنگھ ولد ہردت سنگھ ذات بیدی ساکن حال راولپنڈی کلرک محکمہ کمسریٹ

دعویٰ دخلیابی ایک مکان واقعہ ڈیرہ نانک مشتمل پر دو کوٹھڑی و ایک صحن اور ایک رسوئی و نصف حصہ صحن ۹x۳ و نصف حصہ ڈیوڑھی۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی بنام باوا ٹھاکر سنگھ مدعا علیہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ثمن بنام ٹھاکر سنگھ مدعا علیہ دو تین دفعہ بھیجے گئے ہیں۔ مگر تعمیل ثمن سے گریز کرتا ہے۔ اور تعمیل ثمن نہیں ہونے دیتا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا اسکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ مورخہ ۳ اپریل ۱۹۱۴ء کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی کرے۔ بصورت غیر حاضری اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی مغل برلاس نوجوان عمر ۲۳ سال کو حصول اولاد کے لئے نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ آمدنی قریباً اسی روپیہ ماہوار رکھتا ہے۔ لڑکی دیانتدار تعلیم یافتہ احمدی عمر قریب ۲۰ سال ہو۔ دریافت حالات کے لئے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار پیغام صلح کے آنی چاہئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو اور اُسکی عبادت و دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلبار سے ۴ روپیہ

پیغام صلح
اخبار — لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۳ - جمادی الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۰

خودساختہ خلافت کے حامیان
پر
اتمام حجت

مورخہ ۲۸ مارچ کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر اخبار بدر مورخہ ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء سے نقل کی گئی ہے جس میں منکران خلافت پر اتمام حجت کے عنوان سے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاویٰ کی رو سے خلافت کا منکر کن سزاؤں کا مستوجب بن جاتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھکر اپنے معزز معاصر بہت ہی افسوس آیا کہ اس نے اس تقریر کو اول سے آخر تک تمام و کمال شائع کرنے کی بجائے لاتقربوا الصلوٰۃ کی ضرب المثل پر کاربند ہونا زیادہ پسند کیا اور بمصداق میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو اس تقریر کے وہ جملے تو شائع کر دیئے جن کو اس نے اپنے خودساختہ خلیفہ کی تائید خیال کیا اور اس کی بہت سی ایسی عبارتیں باوجود ادعائے دینداری ترک کر دیں جو اسکے اپنے خیالات کی تائید میں نہیں بلکہ اس کے فریق مخالف کی بریت کرتی ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے معاصر نے ایسا کرنا حضرت مسیح موعود یا حضرت خلیفۃ المسیح کے کون سے فتویٰ کی رو سے جائز خیال کیا لیکن اب چونکہ اس نے اپنی دیانت و امانت اسی میں سمجھی ہے کہ اپنے مطلب کی باتیں درج کر کے باقی کو نظرانداز کر دیا۔ اور اس طرح دیدہ و دانستہ لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی۔ اس لئے ہم ذیل میں اسی تقریر میں سے ان بقیہ عبارتوں کو نقل کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ جو الفضل نے نظرانداز کر دی ہیں تاکہ ناظرین کو حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام فتویٰ سے کماحقہٗ واقفیت حاصل ہو جائے اور اس سے خودساختہ خلافت کے حامیان پر پوری اتمام حجت ہو +

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر
(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

الفضل میں شائع شدہ عبارتوں کے علاوہ
منقول از بدر مورخہ ۴ و ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء

کیا کوئی خلافت کے کام میں روک ہے؟

تیسری بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور وہ میرے دوست کہلاتے ہیں۔ اور میرے دوست ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ خلافت کے کام میں روک لاہور کے لوگ ڈالتے ہیں۔ میں نے قرآن کریم اور حدیث کو اُستاد سے پڑھا ہے اور میں عمل سے جانتا ہوں۔ میرے دل میں قرآن اور حدیث صحیح کی محبت بھری ہوئی ہے حدیث کی کتابیں ہزاروں روپیہ خرچ کر کے لیتا ہوں۔ ان کو پڑھنے سے معلوم ہوا ہے اور یہی میرا ایمان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے۔ تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

لاہور میرا گھر نہیں۔ میرا گھر بھیرہ میں تھا۔ یا اب قادیان میں ہے۔ میں نہیں بتا سکتا ہوں۔ کہ لاہور کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا ہے نہ بن سکتا ہے۔ پس تم ان پر بدظنی نہ کرو۔

قرآن مجید میں فرمایا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ بدظنی سے ہٹ جاؤ۔ یہ بدکار کر دے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدظن بڑا جھوٹا ہوتا ہے پس تم بدظنی نہ کرو۔ اب بھی میرے ہاتھ میں ایک رقعہ ہے وہ لکھتا ہے۔ کہ لاہور کی جماعت خلافت میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں کو کہتا ہوں۔ کہ یہ بدظنی ہے اس کو چھوڑ دو۔ تم پہلے ان جیسے اپنے آپ کو مخلص بناؤ۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں حضرت صاحب سے انہیں محبت ہے غلطی انسان کا کام ہے اس سے ہو جاتی ہے ان سے بھی غلطی ہوتی ہے یہ جدی بات ہے مگر ان لوگوں نے جو کام کئے ہیں۔ تم بھی کر کے دکھاؤ۔

میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ جو لاہوریوں پر بدظن ہے کہ وہ خلافت میں روک ہے۔ اسے یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بدظنی کرنے والے کو یہ سرٹیفکیٹ ملتا ہے ان الظن اکذب الحدیث اور اللہ جلشانہ نے فرمایا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم وہاں سے اثم کا خطاب ملتا ہے بدظنی سے پھر غیبت نصیب ہوتی ہے اور اس کے متعلق فرمایا لا یغتب بعضکم بعضا۔ پس مخلصوں پر بدظنی کرتے ہو اور میرا دل دکھاتے ہو۔ خدا سے ڈرو تمہارے لئے میں دعائیں کرتا ہوں ان سے محروم نہ ہو۔

اگر مان لیا ہے تو شکر کرو اور نہیں تو صبر کی دوا موجود ہے۔ . . . . .

اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے مخلص دوستوں پر بدظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو۔ جو شخص کسی پر بدظنی کرتا ہے وہ نہیں مرتا جب تک اس میں مبتلا نہ ہو۔ میں سنتا ہوں تم آپس میں اختلاف کرتے ہو۔ اختلاف انسان کی فطرت میں ہے۔ یہ ہٹ نہیں سکتا۔ مگر اس کو تفرقہ نہ بناؤ۔ جس امر پر اللہ تعالےٰ نے تم کو جمع کیا ہے۔ اس وحدت کے مرکز کو نہ چھوڑو۔

کبھی کبھی مجھے ان حالتوں کو دیکھکر بد دعا کا جوش ہوتا ہے مگر پھر رحم سے کام لیتا ہوں۔ توبہ کر لو ہماری زندگی میں چھوڑ دو +

اب بھی تمہارے رسایل میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ مگر خدا نے چاہا ہے کہ خاموش رہوں۔ تم کیا ہستی رکھتے ہو۔ کہ جو نہ میرے اور ہمارے اجازت ہوتی ہے۔ نہ خدا کی طرف سے تمہیں امر ہوتا ہے۔ اور تم جرأت کرتے ہو دیکھو یاد رکھو تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی

بنا سکوگے۔ پس میری بات کو یاد رکھو۔ اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو۔ حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے خلاف نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ ہوگے۔ یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور کے لوگ خلافت کے امر میں روک ہیں۔ اگر ایسا نہ کروگے۔ تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا۔

پیر اور مرید کا اختلاف اعتقاد اور حضرت خلیفۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ صاحب کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وہ کلمہ گو جو احمدی نہیں ہیں۔ بلا تفریق کافر ہیں۔ باوجود اس اعتقاد کے آپ اُن سادہ لوح احمدیوں کو بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی طرح ایمان رکھتے ہیں۔ کہ سب کلمہ گو سوائے اُن کے جو کسی مسلمان پر فتویٰ کفر لگا کر خود اس کی زد میں آجاتے ہیں۔ مسلمان ہیں اور اسلام کی حدبندی کلمہ لا الہ الا اللہ جانتے ہیں۔ اپنی بیعت میں داخل کر رہے ہیں۔ اور یہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ یہ ایمان رکھکر بھی آپ کے مرید رہ سکتے ہیں۔ بالفاظ دیگر آپ یہ تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ ایک مرید اپنے پیر کے خلاف اعتقاد رکھ سکتا ہے۔ ہماری ناقص عقل تو اس معمہ کو حل نہیں کر سکتی۔ کہ پیر تو کہے کہ فلاں شخص یا گروہ کافر ہے اور مرید کہے کہ نہیں مسلمان ہیں اور پیر ہمارا ایسا کہنے میں غلطی پر ہے یا گناہ کر رہا ہے +

سوائے اس کے کہ مریدین کی تعداد بڑھانے کا شوق حضرت صاحبزادہ صاحب سے ایسے خلاف عقل اور سمجھ احکام جاری کرا رہا ہو۔ اور کوئی وجہ ہمیں اس اجتماع ضدین کی نظر نہیں آتی +

اخبار بدر قادیان ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء میں ایک مرید کو جماعت سے علیحدہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں "اب وہ ہم سے عقاید میں اختلاف رکھتے ہیں اور اپنے عقاید پر مضبوطی سے قائم ہیں اسلئے میاں اُن سے کیا تعلق۔ اور میری جماعت کا اُن سے کیا علاقہ"

مذکورہ بالا ارشاد صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ مرید مرید نہیں رہ سکتا۔ جب تک اسکا اعتقاد پیر کا سا نہ ہو۔ پس ہمارے وہ بھائی جو اپنے ایمان کو لوگوں کے کہنے پر یا کسی انسانی محبت کی وجہ سے بیچ رہے ہیں۔ وہ خبردار ہوں۔ لا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا کے وعید سے بچیں +

کفر اور فسق کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے

۲۱ فروری ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مکتوب محمد حبیب صاحب لاہوری کے نام درج ہے اسمیں سے ذیل کے فقرات خاص طور پر جماعت کو توجہ کرنے کے قابل ہیں "ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہ ہو تو کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے ... بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے ہی طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی میں داخل ہو گیا ... انسان ایک ہی بیٹھی میں جیل خانہ دیکھ لیتا ہے"

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱

جماعت احمدیہ کا ایک نہایت ضروری جلسہ

۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو جو جلسہ شوریٰ لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ اور جسکی کارروائی احباب پیغام صلح مورخہ ۲۴ مارچ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس میں ۱۵ سرکردہ اصحاب جماعت کا حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ریزولیشن مذکورہ کے متعلق گفتگو کر کے ان کے اتفاق سے مصالحت کی صورت پیدا کرنا تجویز ہوا تھا۔ ان ریزولیشنوں کا ماحصل یہ تھا۔ کہ حسب وصیت حضرت مسیح موعود صدر انجمن احمدیہ کے فیصلے قطعی سمجھے جاویں۔ اور کسی ایک شخص کو ان کو مسترد کرنے کا حق نہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ جس بزرگ کو احمدی قوم کا امیر تسلیم کیا جاوے۔ اس کے ہاتھ پر جو لوگ کہ سلسلہ احمدیہ میں پہلے ہی سے داخل ہیں۔ انکی بیعت لازمی نہ سمجھی جاوے۔ تیسرے یہ کہ چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر چالیس آدمیوں نے بیعت کر لی ہے۔ اس لئے انکو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے بیعت لینے کی اجازت ہے۔ چوتھے یہ کہ اگر صاحبزادہ صاحب انجمن کے فیصلوں کو قطعی قرار دیں۔ اور پرانے احمدیوں کی بیعت لازمی تصور نہ کریں۔ تو انکو صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ اور کل جماعت احمدیہ کا امیر تسلیم کر لیا جائے۔ چنانچہ ہر دو ریزولیشنوں کی نقل ۲۲ تاریخ ماہ حال کو مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی۔ اور ۱۵ ممبر ڈیپوٹیشن کے اسماء گرامی سے اس خط میں ان کو اطلاع دیگئی۔ اور عرض کیا گیا۔ کہ اگر آپ اس غرض کے لئے وفد ڈیپوٹیشن کی حاضری اپنی خدمت میں منظور فرما دیں۔ تو آئندہ شنبہ کے روز یعنی ۲۸ مارچ کو خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ اس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے ایک خط ڈاک میں مولوی صدر الدین صاحب کے نام روانہ فرمایا۔ اور دوسرا خط دستی شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی کی معرفت ۲۷ مارچ کی شام کو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے نام بھیجا۔ دونوں خطوں کا مضمون قریباً ایک ہے۔ اس لئے سب سے آخری خط کی نقل ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا خط

مکرمی ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ السلام علیکم۔

وفد کا پیغام مجھے پہنچ گیا تھا۔ اور اس کا جواب بنام شیخ صدر الدین کے نام میں نے آپکی معرفت بھیج دیا تھا۔ امید ہے کہ پہنچ گیا ہوگا۔ مزید احتیاط کے لئے خاص آدمی کے ہاتھ دوبارہ جواب بھیجتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگر وفد نے وہی بات پیش کرنی ہے جو تحریر میں آچکی ہے۔ تو وفد کے تکلیف اٹھانے کی کیا حاجت ہے۔ اور اگر کچھ مزید گفتگو بعض ضروری امور پر کرنی ہو۔ جن سے ان کے خیال میں موجودہ تفرقہ دور ہو سکتا ہو۔ تو صرف مندرجہ ذیل پانچ آدمیوں سے میں مل سکتا ہوں۔ سید حامد شاہ صاحب۔ شیخ نیاز احمد صاحب۔ ماسٹر عالم الدین صاحب پلیڈر ماسٹر رکن الدین صاحب۔ شیخ مولا بخش صاحب لائل پوری۔ ان کے علاوہ میں کسی اور آدمی سے نہیں مل سکتا۔ کیونکہ مجھے فتنہ کا خوف ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

اس خط کے پہنچنے پر جو اصحاب وفد کہ لاہور میں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے باہمی مشورہ کیا کہ اس صورت میں کہ صاحبزادہ صاحب ہماری کسی پیش کردہ شرط کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور وفد مجوزہ کے حاضر ہونے کو بھی پسند نہیں کرتے اور ان میں سے صرف خاص پانچ آدمیوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اور وہ بھی بعض دیگر امور پر جو ہم نے پیش نہیں کئے۔ اس صورت میں بعض اشخاص کا قادیان حاضر ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ اتفاق رائے سے یہی قرار پایا کہ جب ضروری امور مصالحت کو وہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق انکو تکلیف نہیں دینی چاہئیے پھر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ۲۹ مارچ کی صبح کو ممبران وفد کے علاوہ بعض دیگر حضرات کے باہمی مشورہ سے قطعی طور فیصلہ کیا جائے۔ کہ آئندہ کیا کرنا ہے۔

کارروائی جلسہ

۲۹ مارچ بروز شنبہ مفصلہ ذیل اصحاب کی شمولیت میں جلسہ شروع ہوا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہاؤس۔ سید حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ شیخ فیض الرحمن صاحب الہ امرتسر۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ چشتی عبد الرحمن صاحب۔ ماسٹر غلام محمد بی۔ اے سیالکوٹی خلیفہ رجب الدین صاحب۔ سید امیر علی شاہ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس سیالکوٹ عبد المختار خان صاحب پشاوری۔ صوفی احمد الدین صاحب مرزا عبد الغنی صاحب کلرک ریلوے ڈیپارٹمنٹ لاہور۔ مولوی غلام الدین صاحب بی۔ اے وکیل شیخوپورہ۔ چودھری محمد سرفراز خاں صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ بدوملی۔ شیخ محمد جان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ وزیرآباد۔ شیخ نیاز احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ وزیرآباد۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن وغیرہ۔

علی الصبح ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے جناب سید حامد شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تھی۔ کہ آپ بزرگ ہیں۔ آپ ہمکو خدا کے لئے مشورہ دیں۔ کہ اس صورت میں کہ جناب صاحبزادہ صاحب نے ہماری شرائط منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب ہم کیا کریں۔ اگر ہمارے مطالبات واجبی اور ضروری ہیں۔ اور اگر ہم حق پر ہیں تو کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اس پر قائم رہیں۔ اور اگر ہم راستی پر نہیں ہیں۔ تو آپ ہم کو ہماری غلطی سمجھا دیں۔ اور اگر ہم سب کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت موجودہ حالات میں ضروری ہے تو آپ فرما دیں۔ تاکہ ہم سب چل کر ان کی بیعت کر لیں۔ انہوں نے یہ بھی عرض کیا۔ کہ ہم کسی فتنہ کا موجب نہیں بننا چاہتے۔ اس کے جواب میں جناب فخر قوم حضرت سید میر حامد شاہ صاحب نے سب حاضرین کے سامنے ایک نہایت پر مغز تقریر نہایت پر درد الفاظ میں فرمائی۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ میں نے اس معاملے میں بہت غور کیا ہے۔ اور بہت دعا کی ہے۔ اور میں اس نتیجہ تک پہنچا ہوں۔ کہ آپ کے مطالبات واجبی اور حق ہیں۔ اور مصالحت کی یہی صورت ہو سکتی تھی جو مجلس شوریٰ نے ایک وفد کے ذریعہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کرنیکی تجویز کی تھی۔ مگر چونکہ انہوں نے اس عرضداشت کو منظور نہیں فرمایا اس لئے اگر آپ اپنی رائے پر قائم رہیں۔ تو آپ کا حق ہے۔ مجھے اہل بیت حضرت مسیح موعود سے غایت درجہ کی محبت ہے۔ اور چاہو اس کو میری کمزوری پر محمول کرو میں نے اس محبت کی وجہ سے یہ خیال کیا تھا۔ کہ انکی بیعت کر لوں۔ مگر چونکہ انہوں نے طریق مصالحت پیش کردہ کو منظور کرنے سے انکار کیا ہے اس لئے اب میں بیعت نہیں کرونگا۔ اور متامل رہونگا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کوئی مصالحت کی راہ نہ نکال دے۔ اور میں دعا میں لگا رہونگا۔ اور جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب کی خدمت کرونگا۔ اور آپ حضرات کی بھی خدمت کرونگا۔ کیونکہ جس طرح سے اہل بیت مسیح موعود کی عزت و احترام میرے دل میں ہے۔ ایسے ہی حضرت مولوی محمد علی صاحب اور آپ دیگر اصحاب کی محبت اور قدر و منزلت میرے دل میں ہے اور مجھے خوب معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود آپ لوگوں کی کس قدر عزت و احترام کرتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح بھی آپ کو کس قدر معزز و مکرم سمجھتے تھے۔ آپ اصحاب کی قربانیاں اور اس سلسلہ حقہ کے لئے خدمات کسی صورت میں نظر انداز نہیں کی جا سکتیں اب بحالت مجبوری آپ صاحبان کوئی راہ نکالیں جس سے آپ کی خدمات اسلام بھی جاری رہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی بھی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا بھی قیام رہے۔

سید میر حامد شاہ صاحب کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے نہایت پر درد الفاظ میں حاضرین کو مخاطب کر کے اور اپنے قول پر خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھیرا کر فرمایا کہ جہانتک مجھے اللہ نے سمجھ دی ہے۔ میں نے تنہائی میں بھی اس معاملہ پر غور کیا۔ دوسروں سے بھی گفتگو کی ہے۔ اور میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے حق وہی ہے۔ جس پر ہم قائم ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ جس گروہ نے پاک لوگوں کی پہلے تفسیق کی ہے۔ انہوں نے کیا نتیجہ دیکھا ہے۔ جس گروہ نے پہلے صحابہ کو اہل بیت کی محبت کے لئے فسق کا فتویٰ دیا۔ انہوں نے دنیا میں کیا کر دکھایا اور دوسرے گروہ نے کیا کیا اس میں شک نہیں کہ اہل بیت کی محبت طبعی ہے۔ مگر دوسری طرف خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے خلفاء راشدین جن میں ہمارے مطاع و امام حضرت مسیح موعود بھی شامل ہیں ان سب کی محبت بھی لازمی ہے۔ مگر ہم نے تمام محبتوں کو ایک جگہ رکھنا ہے ہر محبت کا ایک مقام ہے۔ اور اس جگہ اگر اس کو چھوڑنا ہی پڑتا ہے آپ دیکھ لینگے۔ کہ ہم سے مسیح موعود کے خاندان کے متعلق کوئی ایسی بات نہ نکلیگی جو خلاف حق ہو۔ یا اس میں کوئی سوء ادبی ہو۔

ہمارے سامنے اس وقت [illegible] ضروری نہیں کہ کوئی وصیت کی طرف نہیں آتا ہمارا عمل پیش کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم نے غلطی کی ہے مگر کیا اس پر ہم لوگوں کو قائم کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور تھے۔ اگر انہوں نے غلطی کی ہے تو اس پر ہم کو رہنے دو۔ میں یقینا کرتا ہوں کہ ان کا یہ خیال ہرگز نہ تھا۔ کہ کوئی ایک خلیفہ ہو۔ یا انجمن کا مطاع ہو بلکہ ان کا یہ خیال تھا کہ بیعت لینے والے بہت لوگ ہوں۔ دونوں کا تحریری ثبوت ہمارے پاس موجود ہے آپ نے انجمن کو قائم کر کے خود ایک معاملہ میں جب انجمن کے اختیارات پر جھگڑا ہوا۔ آپ نے ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو یعنی انجمن کے قیام سے پونے دو سال بعد انہوں نے اس کے اختیارات کے متعلق خود واضح طور پر فیصلہ دیدیا کہ انجمن کے فیصلے قطعی ہیں۔ اور یہ کہ ان کی وفات کے بعد ہر معاملہ میں انجمن کا اجتہاد قطعی ہوگا۔ اگر ان کے ذہن میں یہ ہوتا۔ کہ ایک خلیفہ کا ہونا آپ کے بعد لازمی ہوگا۔ اور یہ کہ وہ انجمن کا مطاع ہوگا۔ تو وہ خود تحریر فرما دیتے جو کہ انہوں نے ہرگز نہیں کیا۔ پس اس تحریر کے بعد ہم کیا کریں ان لفظوں کو کہاں پھینک دیں۔ (اس موقعہ پر مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی دستخطی تحریر حاضرین کے سامنے پیش کی جو کہ ان میں سے ہر ایک نے پڑھکر تسلیم کی) اس تحریر میں ہر ایک لفظ حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ کسی دوسرے نے لکھ کر آپ کے دستخط نہیں کرائے۔ ہم کو کہا جاتا ہے کہ وصیت خواجہ صاحب نے لکھکر حضرت مسیح موعود کے دستخط کرا لئے تھے مگر یہ بات بھی بالکل غلط ہے۔ ہمارے پاس اس امر کا بھی تحریری ثبوت موجود ہے۔ کہ الوصیت خود حضرت مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے لکھی یہ تحریر جو میں پیش کرتا ہوں حضرت مولوی نور الدین صاحب اور دیگر اراکین انجمن از شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب و دیگر اصحاب کے سامنے لکھی گئی تھی جب حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد انجمن کے اختیارات کے متعلق جھگڑا ہوا۔ اور یہ تحریر پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے پیش کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ تحریر احمدی جماعت کے آگے پیش کر کے ان کو حضرت مسیح موعود کے حکم پر کاربند رہنے کیلئے عرض کی جائے میں عنقریب اس تحریر کا عکس (فوٹو) قوم کی اطلاع کیلئے شائع کرونگا۔

اگر حضرت مسیح موعود کا یہی منشا ہے جس پر ہم قائم ہیں تو ہم اگر کامیاب نہ بھی ہوں تب بھی ہمارے لئے کوئی مایوسی کی بات نہیں۔ کیا ہم نے مرنا ہی نہیں۔ اس نوٹ کو قوم کی خدمت میں پیش کرینگے۔ اس کے بعد اہل دانش اصحاب ہم کو اطلاع دیں کہ ہم اس کے خلاف کیا کر سکتے ہیں۔ ہم کسی قسم کا فتنہ نہیں ہونا چاہتے۔ مگر آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں یہ بات آپ یاد رکھیں کہ اگر میں مر بھی جاؤں۔ تو سچ یہی ہے۔ جس پر کہ میں قائم ہوں اور اگر ہم سب مر جائیں تب بھی حق حق ہی رہیگا۔ اور یہ مجھے یقین ہے کہ قوم کسی وقت اس پر توجہ کریگی۔ اور وقت آئیگا۔ کہ کبھی حق غالب آئیگا۔ ہم دوسروں کے دلوں کے مالک نہیں ہیں مگر جو جواب کہ ہم کو صاحبزادہ صاحب کی طرف سے ملا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ وہ ایک انچ نہیں بلکہ ایک انچ کا حصہ بھی اپنی جگہ چھوڑنے کو تیار نہیں۔ جو آئندہ کرنا ہے۔ اس کا اسی وقت فیصلہ کر لیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے ایک خط پیش کیا اور بعض اور واقعات بیان فرمائے جن کے اعادہ کی ہم اس وقت ضرورت نہیں سمجھتے جس سے انہوں نے یہ ثابت کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ہی پانچ چھ سال لگاتار یہ کوشش بعض اصحاب کی طرف سے رہی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ہی ہم پر یہ الزام لگا کر ہم کو جماعت سے خارج کر دیا جاوے۔ ہمکو طرح طرح کی تکالیف برداشت کرنی پڑیں مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہماری بریت حضرت خلیفۃ المسیح پر واضح طور پر ثابت کر دی اور ان کو ہماری بے قصوری کا پورا یقین ہو گیا اب بھی ہم اپنے معاملہ کو خدا پر چھوڑتے ہیں جرنیلوں کے حالات سے خوب واقف ہیں ہم کوئی فتنہ یا تفرقہ جماعت میں پیدا کرنا نہیں چاہتے مگر ہم مجبور ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کی وصیت کے خلاف عمل نہیں کر سکتے۔ اور اب جبکہ ایک فرد واحد پر سب قوم (نہیں آ سکتی)۔ یہ لازمی ہو گیا ہے۔ کہ ہم وصیت پر پورے طور سے کاربند ہوں۔ اس کے بعد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے مختصر سی تقریر کے بعد فرمایا کہ موجودہ حالات میں مولوی محمد علی صاحب کا قادیان میں رہ کر کام کرنا ناممکن ہے۔ اس وقت امن کی راہ یہی ہے۔ کہ ہم جھگڑے کو طول نہ دیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب قادیان میں سلسلہ کی خدمات کا کام سرانجام دیں۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب لاہور میں اشاعت اسلام کی خدمت کو اپنے ذمہ لیں۔ مگر صدر انجمن احمدیہ میں ہم سب ملکر کام کریں۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل ریزولیشن اتفاق رائے سے منظور ہوئے۔

(۱) چونکہ صاحبزادہ صاحب نے وفد کو ان فیصلوں کے متعلق جو جلسہ شوریٰ میں ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء کو طے ہوئے تھے۔ ملاقات اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور ان امور کو چھوڑ کر ہماری رائے میں کوئی ایسا امر نہیں جس پر گفتگو کی ضرورت ہو۔ لہٰذا وفد کو جانے کی ضرورت نہیں۔

انصار اللہ کی کھچڑی مدت سے پک رہی تھی

کل اتفاقاً مسجد احمدیہ جموں میں مولوی غلام احمد صاحب احمدی نے اثنائے گفتگو میں فرمایا۔ کہ تین چار سال کا عرصہ ہوا ہے۔ جب میر ناصر نواب صاحب کشمیر گئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مولوی نورالدین صاحب گھوڑے سے گر گئے ہیں۔ خدا ان کو سلامت رکھے۔ ابھی ان کی بہت ضرورت ہے۔ ابھی کچھ مدت وہ زندہ رہیں۔ کیونکہ میاں صاحب ابھی چھوٹے ہیں۔ انہوں نے ابھی قرآن کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ اس وقت خلقت خواجہ کمال الدین کی طرف جھک رہی ہے۔ وہ خلقت کے دل میں اپنا اثر ڈال رہا ہے۔ اور خلقت تمام رجوع ہو گئی ہے۔ ہمارے میاں صاحب خوردسال ہیں۔ خدا کرے مولوی صاحب کی عمر زیادہ ہو۔ ہم نے میاں صاحب کو خلیفہ بنانا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

افسوس کہ میر صاحب نئی باتوں کو نہیں مانتے۔ تو پرانی باتوں کو کب مانیں گے مگر ہم اس کی گواہی دے سکتے ہیں خواہ تو یہاں کے اور سرینگر کے موجودہ اصحاب کو خوب معلوم ہے والسلام + خاکسار سید محمود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں

جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کی ایک نہایت ضروری شہادت

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالے عنہ نے بعد عصر وصیت لکھکر مولانا مولوی محمد علی صاحب سے تین مرتبہ سنوائی۔ اس کے بعد اسی روز قبل از مغرب جبکہ میں شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان کے نیچے شہر سے دارالعلوم کو آ رہا تھا۔ سامنے سے مولوی محمد اسمعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آتے ہوئے ملے۔ اور انہوں نے کہا کہ تجھ سے ایک خاص بات ہم کو کہنی ہے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب نے وصیت تو لکھ ہی دی ہے آپ نے سنا ہو گا۔ میں نے کہا ہاں میں اس جلسہ میں موجود تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ اب خلافت کا معاملہ درپیش ہو گا۔ (یا اسی کے قریب المفہوم کوئی فقرہ تھا) میں نے کہا کہ ہاں کہا کہ حضرت مسیح موعود نے جیسے لکھا ہے۔ کہ چالیس آدمی جس کے لئے متفق ہوں اس کے ہاتھ پر بیعت ہو۔ لہذا حافظ صاحب نے (مراد حافظ روشن علی صاحب ہے) بعض دوستوں کے نام مجھے بتائے ہیں۔ ان میں ایک آپ کا نام بھی لیا تھا۔ کہ ان سے بھی ذکر کرنا۔ یہ سوچا گیا ہے کہ جب ایسا واقعہ ہو۔ فوراً ہی چالیس آدمی یک لخت بول اٹھیں (یا اسی کے قریب المفہوم کوئی فقرہ تھا)۔ تاکہ کسی کو چون وچرا کا موقع ہی نہ ملے اور کوئی جھگڑا اٹھا ہی نہ سکے۔ بس آپ بتائیں۔ کہ میں ان سے کیا کہدوں۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ کو معلوم ہے۔ کہ میاں صاحب کی میرے دل میں بہت ہی عزت اور عظمت ہے۔ لیکن میں اس کو جایز نہیں سمجھتا۔ کہ ایک خلیفہ جو ہم میں ابھی زندہ ہے۔ ان کے موجود ہوتے ہوئے ہم کسی کے لئے کوئی تجویز کریں اور اسی لئے میں اپنا نام لکھکر دے سکتا ہوں۔ نہ اور کچھ۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ نہیں ہم لکھواتے کچھ نہیں۔ لیکن صرف اپنا خیال آپ بتا دیں۔ میں نے کہا۔ کہ بس مجھ کو جو کچھ کہنا تھا۔ کہ چکا۔ اور اب نماز مغرب کا وقت ہو گیا ہے۔ مجھ کو مسجد نور میں نماز پڑھنی ہے۔ میں جاتا ہوں۔ چنانچہ میں وہاں سے چل دیا۔ اور دوڑتا ہوا مسجد میں پہنچ گیا۔ میں نے کوشش کی ہے۔ کہ صحیح صحیح واقعہ بیان ہو جاوے۔ اور جبکہ مجھ سے چاہا گیا۔ کہ میں یہ شہادت لکھدوں۔ تو میں نے بلا تامل لکھدی ہے۔ اور اس سے پہلے زبانی بھی کہا تھا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب میرے اس بیان کی تصدیق کریں گے خدا کرے میری یہ تحریر کسی فتنہ کا موجب نہ ہو آمین۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین المستغفر من اللہ المنان۔

اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء

ناگوار طریق وعظ

مکرمی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آج دن جمعہ کا تھا۔ حافظ روشن علی صاحب نے آیت وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم ... الخ بسورت نور پڑھکر بڑی شد ومد کے ساتھ تمام احمدی احباب کو جنھوں نے۔ کہ صاحبزادہ صاحب کی بیعت نہیں کی یہود وغیرہ کا خطاب دیا۔ دل جل کر کباب تھا۔ بہت رنج ہوا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ احمدی جماعت کے ہاتھ میں یہ ایک ایسا اوزار ہے کہ جس سے غیر تو کیا اپنے بھی کنارہ کر جائیں گے۔ یہ ترقی کا زینہ خدا کرے کہ ٹوٹ جاوے اور قوم کو نیک خیال لیڈر مل جاویں۔

(۲) پیغام صلح میں ایسے ناگوار وعظ کی اگر آپ تردید کر دیں۔ تو میں بہت مشکور ہوں۔ جلدی کی ضرورت ہے۔ دیر نہ کریں۔ بہت برا اثر ہو رہا ہے۔

خاکسار علی گوہر سوداگر چرم از سیالکوٹ۔

بقیہ روئداد جلسہ صفحہ دو سے آگے۔

۲۔ ریزولیوشن جو پچھلے جلسہ میں پاس ہوئے تھے ان کو بحال رکھا جاوے

۳۔ چونکہ حسب وصیت حضرت مسیح موعود مرحوم ومغفور اشاعت اسلام اس سلسلہ کی اصل غرض ہے۔ اور اس خدمت کا حتی الوسع بجا لانا ضروری ہے اور بوجہ اس اختلاف کے جو اب پیدا ہو گیا ہے۔ قادیان میں بیٹھکر ان خدمات کا انجام دینا موجب فتنہ ہے۔ اس لئے بامر مجبوری مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک انجمن بنام اشاعت اسلام قایم کی جاوے۔ جس کا صدر مقام لاہور ہو

۴۔ اس انجمن کے کم از کم چالیس معتمدین ہونے ضروری ہیں۔ جن کے نام تجویز کئے گئے ہیں۔ جو کہ معتمدین کی منظوری کے بعد انشاءاللہ شائع کئے جاوینگے مفصلہ ذیل اصحاب عہدہ داران انجمن اتفاق رائے سے منظور ہوئے۔

صدر انجمن یا پریذیڈنٹ:۔ جناب حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔

وائس پریذیڈنٹ:۔ حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور

(۱) شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر چرم وزیرآباد

(۲) خان عجب خان صاحب پولیٹیکل تحصیلدار علاقہ سرحد

سکرٹری:۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس

فنانشل سکرٹری:۔ شیخ رحمت اللہ صاحب

اسسٹنٹ سکرٹری:۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسے۔

۵۔ قواعد تجویز کرنے کے لئے مفصلہ ذیل اصحاب کی سب کمیٹی بنائی جاوے کورم سات آدمیوں کا ہو۔ مولوی محمد علی صاحب۔ مولوی عالم دین صاحب وکیل ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ چشتی عبدالرحمن صاحب خلیفہ رجب الدین صاحب شیخ فیض الرحمن صاحب

۶۔ لاہور میں جماعت کا ایک بزرگ بیعت لینے کے لئے منتخب کیا جاوے

۷۔ اس انجمن کے ذریعہ سے اشاعت اسلام بذریعہ تصنیف رسائل۔ اخبار ومبلغین ہوگی

۸۔ چندہ کے لئے ایک اپیل شائع کی جاوے۔

۹۔ اخباروں میں ریزولیوشنوں کی نقل بھیجی جاوے۔ اور عام آگاہی کے لئے ایک اعلان شائع کیا جاوے۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے حسب ذیل رقوم چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے

نام	وعدہ	نقد	
چشتی عبدالرحمن صاحب		عہ ر	۵ ر
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب	ما ر		
مرزا یعقوب بیگ صاحب	صہ		
شیخ رحمت اللہ صاحب	ما ر		
عبدالحنان صاحب		صہ ر	
مولوی عالم دین صاحب	۔ عسہ		
حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسے	صہ ر		
مولوی محمد سرفراز خان صاحب	عسہ		
بابو فیض الرحمن صاحب	عسہ		
شیخ نیاز احمد صاحب	صہ		
بابو علی بخش صاحب	صہ ر		
جماعت وزیرآباد	صہ		
جماعت گوجرانوالہ	عسہ		
صوفی احمد الدین صاحب		عہ	
میزان:۔	۱سا عسہ	۱کہ	انعم صہ

تقریر جناب میر حامد شاہ صاحب

(در موقعہ مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۴ء)

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اللھم رب جبریل ومیکال اھدنا الصراط المستقیم الخ جناب مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ اس وقت بیان کیا ہے یہ ان کا آج کا خیال نہیں ہے بلکہ ایک عرصہ کے امورات پر مبنی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد شروع ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں دو متضاد خیالات موجود رہتے۔ مگر یہ امور جو آج اختلاف کا باعث ہوئے ہیں۔ اس وقت نمایاں نہیں ہوئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ ابھی کوئی حالت منتظرہ باقی تھی۔ جس کے سبب سے مخالفت پیدا نہیں ہوئی۔ جواب ہوئی ہے۔ صدر انجمن کی کارروائی کے متعلق کوئی بات ایسی نہیں ہوئی اس کے کاروبار اور ریزولیوشن حضرت مسیح موعود کی زندگی میں جاری تھے اس کے معتمدین کی بہت ممتاز حالت تھی۔ میں اپنے ان لوگوں میں سے ایک ہوں مجھے کوئی لیاقت نہ تھی۔ جب مجلس معتمدین کے نام تجویز ہو رہے تھے تو میں حضرت مسیح موعود کی پائینتی پر بیٹھا تھا۔ کسی نے میرا نام بھی پیش کر دیا حضور نے فرمایا کہ ان کا نام ضرور رکھو۔ میں نے انکار کیا۔ اور کہا کہ میں اس کو نہیں مگر آپ نے اصرار کیا۔ اور مجھے بھی بحیثیت ممبر نامزد کیا۔ اب دیکھنا چاہئے کہ بڑی جماعت میں ان آدمیوں کی کیا خصوصیت تھی۔ اگر خصوصیت کوئی نہ تھی تو سب جماعت کے لوگ سلسلہ میں شامل تھے انہیں خاص طور پر کیا فوقیت حاصل تھی۔ پھر جب حضرت مسیح موعود نے انہیں یہ منصب عطا کیا۔ تو خواہ صاحبزادہ صاحب ہوں۔ یا جماعت میں سے کوئی اور شخص ہو معتمدین کو اس منصب اور عزت سے نیچے گرانا اب بھی ویسا ہی نادرست ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے وقت میں تھا۔ کیا حضرت صاحبزادہ صاحب سے ہم یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے باپ کے منتخب کردوں کو اس طرح سے ذلیل کر دیں گے۔ غلطیاں سب سے ممکن ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اپنی جان اپنا مال آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں نثار کر دیا۔ کیا وہ اس قابل ہیں۔ کہ ہم ایک کے اوٹ کی ٹھوکر کا محل بن جاویں۔ اگر یہ لوگ ذلیل ہو جاویں گے۔ تو پھر ہماری کیا عزت رہجاویگی۔ پس تم اس لحاظ سے کہ مسیح موعود نے ان کی عزت قایم کی۔ ان کی عزت ووقار کو قایم رکھو۔ نہ کہ ان کی شخصیت کے لحاظ سے +

یہ تو صدر انجمن کے متعلق تھا۔ جو میں نے عرض کر دیا۔ اب اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے یہ خیال کر لینا کہ اگر میاں صاحب نہ مانیں تو ہم اشاعت اسلام کے کام کو سلسلہ سے الگ کر کے چلاویں۔ اس خیال سے دل ڈوب جاتا ہے مگر میں اس بات کو مانتا ہوں کہ اختلاف نیکی میں بھی ہوتا ہے۔ بدی میں بھی ہوتا ہے۔ مگر بدی میں ہر طرح سے بد انجام ہوتا ہے اور نیکی میں اختلاف سے ہر طرح سے نیک ہی انجام ہوتا ہے۔ اسلام میں اختلاف سے اس کی فتح ہوئی نہ کہ زوال اس لئے اگر ہم بھی علیحدہ علیحدہ رستوں پر قدم ماریں تو اس میں مسیح موعود کی ہی عزت قایم ہوتی ہے ایک شخص ایک طرز پر کام کر رہا ہے تو دوسرا دوسری طرز پر۔ دونوں کے مقاصد ایک ہی ہیں۔ جو نیکی پر مبنی ہیں پس ہمارا کام ان دونوں کو مدد دینا ہے اور اس میں ہمیں کوئی انکار نہ ہو گا۔ ہم سب کی آرزوؤں کو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں اس بات کا قایل ہوں۔ کہ اس اختلاف سے سلسلہ کو کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ جب پہلے عمر۔ عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے سے اسلام کو کوئی زوال نہ پہنچا۔ تو اب بھی ہمارے اختلاف سے کوئی نقصان نہ ہو گا۔ نیکی میں اختلاف رحمت ہوتا ہے اور بدی میں ہمیشہ تباہ کن ثابت ہوا ہے۔

ہمارا ایک دوست ہم سے اکیلے کوسوں دور لنڈن میں بیٹھا ہے اور وہاں مسیح موعود کے نام کو روشن کر رہا ہے۔ مگر صاحبزادہ صاحب کا اس کے ساتھ اتفاق نہیں وہ اس کام کو ایک اور طرح پر کرنا چاہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ترقی سلسلہ اسی میں ہے۔ وہ بیشک اپنا کام کریں ایسے ہی خواجہ صاحب اپنے طرز پر نیک نیتی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں اور اس طرح سے نیکی کی سمتیں اگر مختلف ہوں تو حرج نہیں مگر تاہم یہ امور یک طرفہ پاس نہ کرو۔ بحث کو پورے طور پر رفع کرو اور مٹنیں بھی کرو۔ پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو خدا کی منشا اسی میں سمجھو۔ اور جماعت کے اتفاق کی پوری کوشش کرو۔

ایک بات بیزاری کی ہوتی ہے۔ اور ایک مجبوری کی۔ تم بیزاری پیدا نہ کرو۔ بیزاری پیدا ہوتی ہے اختلاف آرائے سے۔ لیکن اگر کوئی اختلاف آراء کے سبب سے میاں صاحب کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ تو میں ایسا بھی نہ ہونے دوں گا۔ ہاں اس روش پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بیزاری کو ذریعہ نہ ٹھہرایا جائے بلکہ مجبوری کو ذریعہ ٹھہرائیں۔

جناب میر حامد شاہ صاحب کی تمام مرتومہ بالا تقریر کے ساتھ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق نے اپنا پورا اتفاق ظاہر کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۴

کہدے اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانیں اور اسکی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے (للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲ اپریل ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۱

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

جو ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا

برادران السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا کا کس قدر شکریہ ادا کروں جس نے میری محنت کو اتنی جلد بار آور کیا۔ محنت سے مراد۔ اسلامک ریویو ہے۔ ساؤتھ پورٹ کا نوجوان عزیز۔ جس سے زاید از ماہ سے خط و کتابت ہو رہی تھی آخر اسلامک ریویو کو پڑھتا پڑھتا راہ راست پر آ گیا۔ کل صبح اس کا خط مل گیا . . . .

. . . . اسے آئندہ میں محمد ایڈورڈ ووڈ کے نام سے بلایا کرونگا۔ وہ مجھ سے دریافت کرتا ہے کہ رمضان کس مہینہ میں آویگا۔ ہمارے بعض ناواقف اخبار نویسوں نے ان مسلموں کو کاغذی مسلمان ظاہر کیا۔ کوئی ان پیشینی برائے نام مسلمانوں سے دریافت کرے کہ تمہارے گھر میں کتنوں کو ایام صیام اور ان کی حرمت کا فکر ہے۔ بحمد اللہ خاتون سویڈن بھی بہت سے مراحل طے کر گئی۔ اس کے کنبہ نے از حد کوشش کی۔ ڈاکٹر زویمر جیسے غالی مفتری علی الاسلام کی تصانیف اس کے پاس بھیجیں جس نے اسے خلجان میں ڈالا۔ خدا کا احسان۔ وہ آج کے خط میں اطلاع دیتی ہے کہ آپ اس شخص ڈاکٹر زویمر سے میری خاطر کوئی بحث و مباحثہ نہ چھیڑیں۔ مجھے اب اطمینان ہے جو نقشہ اسلام کا آپ پیش کرتے ہیں۔ میں اس کو قبول کرتی ہوں۔ ایک اور بحری مقام سے ایک ڈونل سرجن نے اطلاع دی ہے کہ مجھ ہدایت کیجئے۔ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ رات اس کو تفصیلاً خط لکھدیا ہے اور اعلان نامہ کی ایک نقل بھیجدی ہے۔ تاکہ اس کو اپنے ہاتھ سے نقل کر کے اس پر اپنے دستخط کر دے۔ اور اس کے بعد اس کا نام تجویز کیا جاوے گا۔

کاش ان بدخواہان اسلام کو جو اس ہماری تحریک کے خلاف اس لئے بھی کسی خاص وجہ سے لکھتے ہیں۔ کہ مسلمانان ہند میں کسی امر پر ایک اتفاق نہ ہو جاوے اور ان کا فرض ہے کہ ہر ایک امر میں دو رائیں پیدا کریں کبھی یہ سمجھ ہوتی کہ ایک عیسائی بنانے پر مشن کی کس قدر محنت روپیہ اور دماغ خرچ ہوتا ہے اگر اسلامک ریویو کی کل محنت اور خرچ کا عوضہ ایک محمد وڈ ورڈ ہے تو کافی سے بھی زیادہ ہے۔ اسلامک ریویو کا جنوری اور مارچ نمبر از بس مفید ثابت ہوا ہے۔ قبلہ مولوی محمد علی صاحب مستحق شکریہ اہل اسلام ہیں۔ ان میں آپ نے اسلام اس کے اصول۔ اس کی حقیقت۔ نماز۔ اس کی تشریح۔ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے سب پر بحث کی ہے۔ بہت سے خطوط شکریہ کے پہنچے۔ مسٹر ہرنڈن کا بھی خط آیا ہے۔ گو یا یہ تحریر نو مسلم کے لئے ایک مختصر سی رہنمائے اسلام ہے . . . لیکن نو مسلم کیوں کہوں۔ پرانے مسلمان علیٰ ہذا القیاس۔ یہاں تو بہت سے مسلمان دوستوں پر کم از کم حقیقت نماز اب منکشف ہوئی ہے اسلامک ریویو میرے نزدیک بہت سے پرانے مسلم انگریزی خوانوں کو زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ وہ انشاء اللہ از سر نو مسلمان ہونگے۔ مذہب کا نقشہ عیسائیت اور فلسفہ یورپ نے ان کے ذہن میں بہت ہی دھندلا اور گدلا کر رکھا تھا اسلام کے مطالعہ کے سوا ہی انہوں نے عیسائیت پر اسلام کا نقشہ قیاس کر لیا تھا۔ اب ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ نیو کاسل میں جو ایک علمی مرکز انگلستان کا ہے ایک مصری نوجوان محمد رشدی نے اسلام پر لیکچر دینے شروع کر دیئے ہیں وہ ہر لیکچر کے وقت بذریعہ خط مصالحہ طلب کر لیا کرتا ہے اور اسلامک ریویو اسے از بس مفید ثابت ہوتا ہے

. . . . وہ اپنے خط میں معترف ہے کہ کس طرح اسلامک ریویو خود مسلمانوں کو اسلام کا عاشق بنا رہا ہے۔ یہ خط یہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ کس طرح اسلام کے متعلق معلومات بڑھانے کی طرف یکلخت ملک کی توجہ ہو گئی ہے۔ ایسے موقعہ کو ہاتھ سے گنوا دینا کفران نعمت ہے

. . . . آثار صبح نمودار ہو گئے ہیں۔ ہاں اور سنو نیویارک امریکہ سے ایک ستر سالہ عیسائی کا خط آیا ہے۔ وہ ابھی مسلمان ہونا ظاہر تو نہیں کرتا۔ لیکن اسلامک ریویو کا ضرور عاشق ہے۔ میرے کہنے پر وہ شیخ محمد رسل ویب صاحب کو ملنے کے لئے جیری سے امریکہ میں گیا۔ اور وہ لکھتا ہے کہ ملاقات بہت ہی اطمینان بخش تھی۔ سیلون کے مسلم بھی آخر گرما گئے۔ ان کی مختلف سوسائیٹیوں میں ووکنگ مشن نے ایک خاص روح پھونک دی ہے۔ چنانچہ ایک سوسائٹی نے مستقل ارادہ کر لیا ہے کہ کوارٹرلی ریویو۔ اسلام کی حمایت اور ترویج میں نکالا جاوے مجھ سے استمداد کی گئی ہے۔ بہرحال . . . . . .

کم از کم تمام مسلم دنیا میں اسلامک ریویو نے احساس تو پیدا کر دیا۔ ان کے حوصلے تو بلند کر دیئے۔ ان کو یقین تو دلا دیا۔ کہ اسلام ایک طاقت ہے۔ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اسلام ایک معقولیت ہے اور معقول پسندوں کی جان اور ایمان ہے اور اگر کوشش کی جاوے تو اسلام اور صرف اسلام ہی غالب آویگا آج لیظہرہ علی الدین کلہ کے منتظر مسلمان بھی تک گئے ہیں۔ ہاں عجیب بات اور سنو شکاگو میں ایک رسالہ ریشنلسٹ نام نکلتا ہے۔ اس میں ایک مزید ار آرٹیکل ایڈیٹر نے لکھا ہے۔ جس میں یہ عیسائیت میں آزادی رائے کا غیر امکان دکھا کر اس نے چیلنج کیا ہے کہ کوئی مذہب ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہو۔ اور پھر اپنے مخالف کی رائے کو سن سکے اور مخالف رائے کی عزت کرے۔ اور جائز رکھے۔ کہ وہ بھی قائم رہے وہ مضمون اس نے خاص طور پر مجھے بھیجا ہے۔ میں نے جواب دیا ہے کہ ہاں وہ مذہب اسلام ہے اب ایک نہایت ہی لطیف مضمون بعنوان ریشنلزم اور اسلام میں نے لکھا ہے جو اپریل نمبر میں نکلیگا۔ ڈاکٹر زویمر کے کیمپ میں ہمارے خلاف مصر میں ہل چل شروع ہے اسلامک ریویو کے دو مضامین بعنوان مسیح خاص ابن اللہ یا بیٹے از ابناء اللہ اور دوسرا بعنوان کامل تصویر خدا نے اس دشمن اسلام۔ دشمن خدا کو گھبرا دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ بقول خواجہ اجمیری ان مضامین میں بیزار کر دینے والا کچھ مسیحا میکر دکھا ثابت کیا گیا ہے اور اس کی بنیاد اس حدیث کو رکھا ہے جس میں خدا (بالفاظ نبی صلعم) فرماتا ہے کہ تم میرے احکام میں چلو۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں۔ جوارح ہو جاتا ہوں۔ اب تلاش ہو رہی ہے کہ وہ حدیث نہاں ہے انسان کامل کی تصویر کا خیال اسلام میں کہاں سے آیا۔ آہ مسلمانوں نے آجتک خدمت اسلام نہ کی۔ سلف صالحین کے نمونہ کو برطاق رکھا۔ دوسرے مذاہب کی کتب کو پڑھنا حرام سمجھا۔ تم جب غیر مذاہب کی حقیقت اور ان کی روح تک نہ پہنچ جاؤ گے۔ ان کے مذہب کی بیخ کنی کیسے کرو گے۔ عیسائیت کا خاتمہ اگر ہو تو دو اصولوں پر آ سکتا ہے ایک یہ کہ انسان پاک اور صاف اور بے لوث اور معصومیت [illegible] پیدا ہوا ہے اس امر پر از بس تعلیم

کرو کفارہ غلط جاوے گا۔ پالوسی ساری عیسائیت کی بنا صرف اس عقیدہ پر ہے کہ گناہ انسانی سرشت ہے۔ اس کے ضمن میں یہ ظاہر کرو کہ یہ عقیدہ کہ گناہ انسان کی سرشت میں ہے۔ تمام شرارتوں۔ تمام علوم ہمتوں اور تمام ترقیوں اور تمام ان امور کا تباہ کن اور ہالک ہے جس کا نام خیر و خوبی ہے اور دوسرے یہ بالمقابل مسیح کی ذات میں کوئی ایسا امر قبول نہ کرو۔ جو کسی اور فرد انسان میں نہ مل سکے یا المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کے یہی معنے ہیں اور یہی ایک زد قرآن نے کی ہے جس سے مسیح کو معمولی کھانے پینے والا انسان اور اکل و شرب کے نتائج بھگتنے والا بتلایا ہے۔ جس وقت تم نے کوئی امر مسیح میں ایسا قبول کیا۔ جو دوسرے کسی نبی میں پایا نہیں جاتا۔ تو تم نے خود مسیح کو ایک خاص رتبہ دیا۔ اور نادان مدعی عیسائیت کے ہاتھ جھٹ ایک حربہ دیدیا یہ ایک امر ہے جو ان مضامین میں لکھا گیا۔ اور جس سے ڈویمر گھبرا گیا۔ ایک اور دلچسپ بیوقوفی جو ڈویمر نے کی ہے۔ وہ بہت ہی مضحکہ خیز ہے۔ اس نے بنام دنیا مسلم ورلڈ رسالہ میں جو اسلام کی تباہی کے لئے ڈویمر وغیرہ نے نکالا ہوا ہے ایک مضمون لکھا ہے۔ بعنوان **اسلام کے مرتی ہوئی طاقتیں** اس میں کسی مصری شیخ کا سفرنامہ اور اس کے حالات لکھے ہیں۔ جن کی بنا پر وہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اسلام پولیٹیکل طور سے تو مر چکا ہے۔ لیکن اب روحانی طور سے بھی اس کی موت قریب ہے۔ مزے کی بات اس میں یہ ہے کہ جن وجوہ سے اسلام کی روحانی موت قریب ثابت کی گئی ہے۔ ان میں بعض مسلمانوں کی اس عقیدت کا بھی ذکر ہے جو ان کو حضرت شیخ عبد القادر گیلانی سے ہے۔ جس کی رو سے بعض امور جو خدا سے مختص ہیں۔ وہ حضرت پیر جیلان کے متعلق مانے جاتے ہیں۔ یعنے انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ میں نے . . . . مسیح اور شیخ عبد القادر گیلانی کے عنوان سے ایک مضمون اس کے جواب میں لکھا ہے اور کہا ہے۔ کہ اگر ان عقاید سے مذہب پر روحانی موت آ سکتی ہے تو سترہ سو برس ہوئے جب بمقام ناٹس عیسائیت پر موت آ گئی تھی اس کے ضمن میں میں نے یہ دکھلانا چاہا ہے۔ کہ اگر جو کچھ کتابوں میں کسی بزرگ کے متعلق ہیں لکھا ہوا مل جاوے وہ بمنزلہ وحی ہے تو حضرت شیخ صاحب کے متعلق ایسی کتابیں جو اپنی اصلیت و نوعیت میں مروجہ انجیلوں سے زیادہ محکم طور پر ہیں موجود ہیں جن میں حضرت مذکور کے واقعات مسیح کے واقعات سے بدرجہا بڑھکر ہیں آپ کے کرامات اور معجزات مسیح کے معجزات سے زیادہ ہیں۔ مسیح نے ایک دو مردہ زندہ کئے۔ شیخ صاحب نے سینکڑوں تک زندہ کر دیئے۔ پھر جو شیخ صاحب کی تعلیم ہے وہ مسیح کی تعلیم سے زیادہ روحانی مدارج کی تشریح کرتی ہے اور اگر یہ کہو کہ مسیح نے چند کلمات اقتداری اپنی شان کے متعلق کہے۔ تو پھر حضرت شیخ اعظم نے علم شانی کے الفاظ میں مسیح کے اقتداری کلمات سے بڑھکر کلمات کہے اس مضمون کا مسلک کیا ہے میرے پاس فتوح الغیب ہے۔ جس کی تعلیم کا مقابلہ مسیح کی تعلیم سے کیا جاویگا۔ یہ امر تو متحقق ہے کہ انجیل کوئی مستند اور تاریخی کتاب نہیں جو عیسائی مان چکے ہیں کہ اس میں آمیزش ہے اسلئے سوال یہ ہے کہ اگر مسیح کے متعلق جو کچھ عقاید میں انکی صحت اس لئے ہو کہ وہ کسی کتاب بنام انجیل میں لکھے ہیں۔ تو پھر ہمارے آقا حضرت شیخ عبد القادر کے متعلق بھی کتابیں انجیل سے زیادہ معتبر موجود ہیں اب کوئی ایسا معجزہ مسیح کا بتلاؤ جس سے بڑھکر کرامت جناب شیخ صاحب نے نہ کی ہو اور یہ امر بھی صحیح ہے عطا متی کا نہیا نبی المرسل کی سی شان ہے۔ مقولہ کرد ہمہ آنچہ مسیحا میکرد بیشتر نزد یک لوحیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۱

حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت میں کون روک تھا؟

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ برحق تھے۔ وہ لوگ جو گوشت و پوست کے پرستار ہیں۔ اور جن کے دماغوں میں پیر پرستی کا خیال سمایا ہوا ہے اُن کی نظر ظاہری اولاد تک ہی محدود رہتی ہے اور وہ آہستہ آہستہ رافضیوں کی طرح خدا کے برگزیدوں کے دشمن ہو جاتے ہیں اور سوائے ملامت اور لعنت کے ووٹ پاس کرنے اور فاسق و فاجر فتوے شائع کرنے کے اُن کے دل اور زبان سے کوئی اچھی بات نہیں نکلتی۔ لیکن وہ جو خدا کے برگزیدہ ہوتے ہیں اور جن کی نظر اِنَّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے پاک قرآنی ارشاد میں ہوتی ہے اور ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی خداوندی سنت سے واقف ہوتے ہیں۔ وہ امت مرحومہ کے پاک اور مطہر نفوس کے لئے اپنی جان و مال تک قربان کر دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ چنانچہ اس تقویٰ و پرہیزگاری کی بنا پر ساری کی ساری قوم کا دل اللہ تعالیٰ نے آپ کی فرمانبرداری میں جھکا دیا اور نہ صرف ممبران صدر انجمن نے آپکی بیعت کرلی بلکہ خود خاندان نبوت کو بھی سوائے سر تسلیم خم کرنے کے بھی اور کچھ بن نہ پڑی اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے آپکی نصرت میں وہ ہاتھ دکھایا۔ جس کا کہ وعدہ تھا۔ اور آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے خلیفہ برحق مقرر کئے گئے۔

اس پر بعض خود غرض احباب نے جب خلافت کو روحانی وارث کے گھر جاتے دیکھا۔ تو بہت تکلیف محسوس کی۔ اور اس لعل بے بدل کو پھر حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش شروع ہوگئی۔ ایک ایڈیٹر تو اس دُھن میں یہاں تک اپنے آپسے باہر ہو گیا۔ کہ آخر اُس سے نہ رہا گیا۔ تو اُس نے یہ اشتہار لکھکر ایک جلسہ میں شائع کر دیا۔ اور بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا۔ کہ ”میں اہل بیت کی محبت میں رافضی ہوں“۔ ایک صاحب نے جب یہ دیکھا۔ کہ اگر اس طرح تقویٰ اور دیانت اور خدمت دین کا ہی لوگ لحاظ کرکے خلیفہ بنانے لگے تو پھر اصل اولاد تو محروم رہجاویگی۔ اور خادمانِ دین ہی اس منصب کو چھین لے جاویں گے۔ واجب ہے کہ ابھی سے کوشش کی جاوے۔ چنانچہ وہ باوجود پیری کے ملک ملک اور قریہ قریہ میں چندہ جمع کرتے اور لوگوں میں خادمانِ دین کے متعلق بدظنیاں پھیلاتے پھرے جسکا حال کہ ساری قوم پر خوب روشن ہے۔ تاکہ قوم اہل بیت میں سے کسی کو خلیفہ بنانے کے لئے تیار ہو رہے +

الغرض بہت سے حیلے اور چالیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے استعمال کی گئیں۔ اُن میں سے بڑی بھاری ایک یہ تھی۔ کہ کسی طرح خلیفہ وقت اور قوم کے جو کارکن احباب ہیں اُن میں جنگ کرا دی جاوے۔ تاکہ خلیفہ برحق کے زمانہ میں ہی یہ سب نکال دیئے جاویں۔ یا نکل جاویں اور یہ الزام اور گناہ اس خلیفہ کے سر رہے اور راستہ ہمارے لئے صاف ہو جاوے اسی امر کے حصول کے لئے انجمن انصار اللہ قائم ہوئی۔ اسی کے لئے کفر و اسلام کا جھگڑا کھڑا کرکے احمدیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ یعنے وہ جو پہلے احمدی قوم تھی۔ اس کا ایک حصہ انصار اور دوسرا غیر انصار کہلانے لگا۔ اس منصوبہ کا نشانہ خاص طور پر لاہوری احباب ہوئے۔ اسی اثنا میں یہ سوال بھی چھیڑا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں سلسلہ میں ترقی نہیں ہو رہی۔ نہ ہی آپ نے کوئی کتابیں لکھیں۔ نہ ہی آپ کوئی اشتہار دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور وجہ یہ بتائی گئی۔ کہ اصل حقدار خلافت جو تھے اُن سے یہ حق چھینا گیا ہے اس سلئے اس میں سے برکت جاتی رہی۔ یہ چرچا اُس وقت عام تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ۱۹۱۲ء میں لاہور تشریف لائے۔ اُس وقت کسی شخص نے حضرت کو یہ رقعہ دیا۔ کہ جناب کو خلافت کا غاصب سمجھا جاتا ہے۔ اس رقعہ کو دیکھکر حضرت نے بڑے جوش اور جلال کے ساتھ وہ تقریر کی۔ جس کا کچھ حصہ آج کل الفضل اور الحکم میں بدیں غرض بار بار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے یہ ثابت کیا جائے۔ کہ لاہور کے بعض بزرگان اس وقت حضور کی خلافت میں بھی روک ہو رہے تھے۔ حالانکہ یہ بات صریحاً غلط ہے۔ اور حضور نے اپنی اسی تقریر کے ایک حصہ میں صاف طور پر لاہور کے مخلصین کی بھی بہت سراہنا ہوئی ہے۔ جو گذشتہ اشاعت میں ہم ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ناظرین حضرت مغفور کی اس تمام تقریر کو بار بار مطالعہ فرما کر اور انصاف سے کام لے کر دیکھیں گے۔ کہ کون شخص اس وقت حضور کی خلافت سے منحرف ہو کر دوسری کوششوں کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔

قرابت کا سوال

معزز ہمعصر الفضل میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ جو جلسہ شوریٰ لاہور میں ہوا اس میں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے کچھ قرابت دار لوگ بھی شامل تھے۔ کیا خواجہ کمال الدین کی قرابت بھی ایسا گناہ ہے۔ کہ کسی شخص کو مشورہ دینے کے قابل نہیں چھوڑتا۔ پھر ہم دریافت کرتے ہیں اور وہ بھی اس لئے کہ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ کہ جن چھ ممبران مجلس معتمدین کے نام صاحبزادہ صاحب کے بیعت کنندگان میں دیئے گئے ہیں ان میں سے چار صاحبزادہ صاحب کے قریب ترین رشتہ دار ہیں۔ یعنی آپ کے برادر خورد مرزا بشیر احمد صاحب آپ کے ماموں ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب آپ کے خسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب آپ کے بہنوئی خانصاحب محمد علی خانصاحب۔ اگر خواجہ صاحب کے قریبیوں کا کسی مشورہ میں شامل ہونا اس مشورہ کو بے وقعت قرار دیتا ہے۔ تو پھر بیعت کنندگان میں ایسے چھ ممبران مجلس معتمدین کے نام پیش کرنا۔ جن میں سے چار ایسے قریبی رشتہ دار ہوں۔ کیا وقعت رکھتا ہے۔ ایسے اعتراضات سے فایدہ کوئی نہیں۔ جن معاملات میں اختلاف ہے ان پر اصولی بحث ہونی چاہیئے۔ ہم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی تحریرات کو روکیں۔ جن کا آخری نتیجہ سوائے اسکے کہ جماعت پر سنسی ہو۔ کچھ نہیں۔

جو کچھ کرنا ہے سوچ کر کرو

چونکہ اس وقت اطراف ملک میں واعظین کا ایک گروہ پھر رہا ہے۔ جن کی غرض غیر احمدیوں کو احمدی بنانے کی نہیں ہے بلکہ احمدیوں کو غیر احمدی بنانا اُن کی کوششوں کا آخری نتیجہ ہے۔ اس سے ہم سب احباب کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ سوچکر کوئی قدم اُٹھاویں۔ بیشک بعض جگہ اس قدر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ جو لا اکراہ فی الدین کے بھی خلاف ہے۔ مگر یہ سوچ لینا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ جو ظاہر میں ایک خوشنما امر دکھایا جاتا ہے اسکا نتیجہ خطرناک تو نہیں ہے۔ اگر صاحبزادہ صاحب کی بیعت صرف اسی حد تک محدود رکھی جاتی۔ کہ جب شرح صدر ہو کر لے تو اور بات تھی۔ مگر جس بیعت کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایک بڑے حصہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں اور محنتوں کا نتیجہ ہے۔ فاسق اور منافق اور یہودی قرار دیا جائے۔ اور ان کو خدا کی درگاہ سے دور بالکلی قرار دیا جائے۔ اور ابلیس سے شاہت دی جائے۔ تو یہ ایک ایسا خطرناک قدم ہو جاتا ہے جس کے اُٹھانے کے لئے بہت فکر کے بعد جرأت کرنی چاہیئے۔ ہم اپنے احباب کو صرف اس قدر مشورہ دیتے ہیں۔ کہ علاوہ مسئلہ کفر و اسلام کے یہ دوسرا خطرناک نتیجہ بیعت کا ہے۔ جو جماعت کے اندر ایک ایسے تفرقہ کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جو ہمیشہ کے لئے جماعت کو دو ٹکڑے کر دیگا۔ اور پھر مومنوں کا نام فاسق و فاجر اور لعین رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

یہ بھی سوچ لو کہ جس جماعت نے پہلے مومنوں کا نام فاسق اور منافق رکھا۔ وہ کون تھے۔ یہ جلد بازی کا کام نہیں +

مراسلات

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میری مراسلت جو دربارۂ واقعات انتخاب خلافت موجودہ اخبار پیغام صلح میں چھپی تھی۔ اُس کے کسی فقرہ سے بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ میرا مطلب یہ تھا۔ کہ جماعت سے زیادہ لوگوں نے اُس وقت بیعت نہ کی اور واپس چلے آئے۔ پس میں اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے یہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ شاید میں اُس فقرہ میں اپنا مطلب پوری طرح ادا کرنے سے قاصر رہا۔ میرا مطلب یہ نہ تھا۔ کہ جماعت میں سے زیادہ لوگوں نے بیعت نہ کی۔ بلکہ [illegible] سے زیادہ حصہ نے بیعت نہ کی۔ کیونکہ اُس وقت بیعت کنندگان میں سے اکثر حصہ انصار اللہ کا تھا جو کہ آئندہ کے خوف کے کارڈوں کے ذریعہ بلائے گئے تھے اور کسی امر کو دل میں ٹھانے ہوئے بغیر کسی آگا پیچھا سوچنے کے تلے بیٹھے تھے اور بہت سا حصہ چاروں طرف کے دیہات کے جٹ زمینداروں کا تھا۔ جو کہ خلافت کے متعلق مشکلات کا نہ کوئی علم رکھتے تھے اور نہ اس معاملہ میں رائے زنی کرنے کے اہل تھے۔ بلکہ بالکل سادگی سے کسی خلیفہ کے لئے چشم براہ تھے۔ اور متمنی تھے۔ کہ جلدی کوئی خلیفہ ہو اور وہ اُس کی دست بوسی کریں۔ چنانچہ ایک جٹ مسجد نور کے پچھواڑے ڈاڑھیں مار مار کر روتا ہوا پایا گیا۔ اسی لئے کہ پہلا خلیفہ مر گیا۔ اور جلدی سے کوئی دوسرا خلیفہ کیوں نہیں بنتا ایسے لوگ بھیڑ چال کے سوا اور کچھ نہیں جانتے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ ایسے لوگوں کی تعداد بھی تھوڑی نہیں جن سے بعد میں پیچھے پڑ پڑ کر دستخطیں لی گئیں اور انگوٹھے لگوائے گئے۔ خاکسار بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن

میاں محمود احمد صاحب سے ایک التماس

برادرم میاں محمود احمد صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا ٹریکٹ موسومہ ”کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے“ میں نے اول سے آخر تک پڑھا اور مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور کی اُن تقریروں کو بھی دیکھا جو الفضل کے غیر معمولی پرچے میں شائع کی گئی ہے جس سے اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ آپ مولوی صاحب کے الفاظ کی نقل کر رہے ہیں۔ گو آپ اس کو کار ثواب سمجھتے ہوں مگر حق یہ ہے کہ مولوی نور الدین صاحب مغفور جیسی قابلیت پیدا کرنے اور ہر دل عزیزی حاصل کرنے کی سب سے پہلے ضرورت ہے مولوی نور الدین نے خلافت قایم کرنے کے لئے نہ تو کوئی ایسی پارٹی قایم کی تھی۔ جیسے کہ انصار اللہ کی پارٹی اپنے افعال سے ثابت ہوئی ہے اور نہ اس قدر جدوجہد کی تھی بلکہ قوم نے ہی آپ کی طرف صدق دل سے رجوع کیا تھا۔ پھر مولوی صاحب کی خلافت کے سراسر خلاف جب کلمات نظر آتے ہیں تو مولوی صاحب جیسے مولوی آپ کو کرنا واجب بھی نہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب علم میں فضل۔ ہنر عقل و تجربہ میں کمال و کسب اختیار و عمل میں فرد وحید تھے۔ اور آپ نے اپنی خلافت قایم کرنے کے لئے یا یہ سمجھو۔ کہ آپ کے دلدادہ حضرات نے جس صورت میں آپ کی خلافت کی بنیاد قایم کی ہے وہ بجائے خود قابل افسوس کارروائی ہے۔ جس کا حال احمدی حضرات پر خوب روشن ہو چکا ہے۔ باوجود اس کے آپکا اپنی خلافت کو خدا کی طرف سے بیان کرنا سراسر نامناسب ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نے جسقدر خلیفہ اس سے پہلے ہوئے وہ اس قسم کی کارروائیوں سے مقرر کئے گئے ہیں۔ جس طرح آپ کو مقرر کیا گیا ہے؟ حالانکہ یہ صورت نہیں ہے اس لئے آپ کو ایسی بات سے احتراز کرنا چاہیئے۔ کہ جو آپ کی شان کے سراسر خلاف ہے آپ اپنے ٹریکٹ میں اس جماعت کے متعلق جس کو آپ کے والد بزرگوار نے خدا کے ارشاد کے بموجب تیس سال میں تیار کیا ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی پیش گوئی فرماتے ہیں اور آپ کے والد بزرگوار حضرت مسیح موعود ”الوصیت“ کے آخر میں یہ ارشاد کرتے ہیں کہ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کرکے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ کہ ھذا ما وعد الرحمٰن و صدق المرسلون ”(ملاحظہ فرمائیے الوصیت صفحہ ۲۷)

اب غور فرمایئے کہ آپ کی پیشگوئی قابل وثوق تسلیم کریں یا اُس کی پیش گوئی کو جو خدا کا مسیح موعود کہلایا؟

”الوصیت“ کے ایک مقام پر حضرت صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ”مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اسکو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اُسکی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں“ — (ملاحظہ فرمایئے الوصیت، صفحہ ۳۰) مگر جناب کی نسبت یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ آپ اپنے والد صاحب قبلہ کی ”الوصیت“ کی پرواہ نہیں کرتے اُنکے حکموں کی طرف توجہ کرتے ہیں کیا ایسا کرنا آپ کو از روئے انصاف جائز ہے؟ حضرت صاحب کا ”الوصیت“ کی نسبت مذکورہ بالا ہدایت دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ ایک خاص قانون ہے جس پر آئندہ قوم کی بہبودی و بہتری کا انحصار ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اپنی خلافت کا ثبوت ”الوصیت“ سے نہیں دیتے۔ مہربانی کرکے الوصیت سے اپنی خلافت کا ثبوت پیش کریں۔ نیز اس امر کا کہ کسطرح آپکو یہ معلوم ہوا۔ کہ آپکو خدا نے خلیفہ مقرر کیا ہے ہم اُن الہامات اور کلام الٰہی کو سننے کے خواہشمند ہیں کہ جن کے ذریعہ آپکو علم ہوا ہے کہ خدا نے آپکو خلیفہ مقرر کیا ہے مگر یاد رہے کہ الہامات کو حقیقت الوحی کے ذریعہ پرکھا جائیگا امید کہ ان تمام امور پر غور کرکے کافی جواب بذریعہ اخبار

کل روپیہ انجمن کو نہ ادا کیا جائے بلکہ آپکے پاس ارسال کیا جائے حالانکہ مولوی صاحب نے کبھی ایسا اعلان نہیں کیا۔ سبات کے ظاہر کر دینے سے آپکی اصلی غرض کیا ہے اسپر بھی روشنی ڈالیں۔ توعین عنایت ہوگی والسلام۔ راقم ایک احمدی ۔

قرآن کریم کا فیصلہ

قرآن کریم کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ ہر ایک اختلافی امر میں فیصلہ دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ۔ یعنے لوگوں میں اختلافی امور میں فیصلہ دیتا ہے۔ پس ہمیں قرآن کریم دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اطاعت کے لئے تین سرخیاں قائم کی ہیں۔ اللہ ۔ رسول ۔ اولوالامر۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ ہو ۔۔۔ یعنے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے اولوالامر ہو اس کی اطاعت کرو۔ اب اولوالامر کے متعلق قانون بتلاتا ہے۔ مومنوں کی تعریف میں فرماتا ہے۔ کہ والذین استجابوا لربہم واقاموا الصلوٰۃ وامرہم شوریٰ بینہم و مما رزقنٰہم ینفقون ۔ اور جو لوگ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اور اپنے امور کو باہم شورے سے فیصلہ کرتے ہیں۔ اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اس میں امرہم شوریٰ بینہم قابل غور ہے۔ اولی الامر اور امرہم شوریٰ بینہم میں امر کا لفظ مشترک ہونے اور دونوں کو ملا کر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اولوالامر کے فیصلہ جات شوریٰ پر منحصر ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں۔ جبکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب وحی خفی و جلی دونو تھے۔ اور تمام رسولوں کے سردار تھے۔ انکو حکم ہوتا ہے شاورہم فی الامر۔ یعنے کاموں میں ان لوگوں سے مشورہ کر لیا کرو۔ اسی لئے خلفاء راشدین برابر مشورہ سے کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عین قرآن کے حکم کے مطابق انجمن قائم کی اور اس کا فیصلہ قطعی قرار دیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ کہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلا۔ یعنے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو۔ اور جو تم میں سے اولوالامر ہو اسکی اطاعت کرو پھر اگر کسی چیز میں تمہارا تنازعہ ہو جائے تو پھر اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر اور انجام کے اعتبار سے نہایت عمدہ بات ہے۔ اس میں یہ بتلایا کہ اگر جھگڑا ہو جائے۔ یا اختلاف ہو جائے خواہ آپس میں یا امیر کے ساتھ بھی تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ جب جھگڑا ہو جائے تو امیر جو فیصلہ کر دیا کرے۔ وہ قطعی ہوگا۔ نہیں بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلہ کی طرف رجوع کرنے کے لئے فرمایا۔ یہاں اولی الامر۔ امرہم شوریٰ بینہم اور فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول پر یکجائی طور پر نظر ڈالو تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ امیر کو شوریٰ کے ساتھ لازم ملزوم کی طرح تعلق ہے۔ اور باہمی اختلاف کا فیصلہ خدا اور رسول کے فیصلہ پر رکھا نہ کہ امیر کے۔ اور اس کو فرمایا کہ انجام کے اعتبار سے یہی راہ احسن ہے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود نے انجمن کے لئے یہ ضروری رکھا کہ اس میں کم سے کم دو عالم قرآن اور سنت سے بخوبی واقف فرد شامل ہوں۔ تا جب خدا اور رسول کی طرف رجوع کی ضرورت ہو۔ تو وہ اپنے علم قرآن و حدیث سے مدد دیں۔ پس امیر کی جو پوزیشن قرآن کریم نے قائم کی ہے وہ تو یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہوئی ہے۔ تین شق قرآن نے قائم کئے ہیں۔ اللہ رسول۔ اور اولوالامر **خلیفہ کہہ لو یا امیر کہہ لو۔ مگر وہ اولوالامر سے آگے بڑھتا نہیں۔** ان تینوں کے سوا چوتھی سرخی قرآن نے نہیں قائم کی۔ **جو رسول نہیں، وہ پھر اولوالامر ہے۔** خواہ اُسے خلیفہ کہو خواہ امیر۔ اور اگر اولوالامر ہے تو اس کے لئے شوریٰ لازمی ہے اور امیر اور شوریٰ کے اختلاف کے فیصلہ کے لئے اللہ تعالےٰ اور رسول کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اور یہی طریق صحابہ کا تھا۔ امیر اختلاف کیحالت میں شوریٰ کے فیصلہ کو خود توڑ نہیں سکتا۔ جیسا کہ قرآن کی ان آیات سے ظاہر ہے۔

کوئی یہاں آدم کو خلیفۃ اللہ یا داؤد پر خلیفہ کا لفظ آ جانے سے غلطی نہ کھائے یاد رہے کہ وہ رسول تھے۔ مامور من اللہ تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے خلیفۃ اللہ اور آدم کا الہامی طور پر اپنے آپ کو مصداق ٹھیرایا۔ پس کوئی شخص جو مسیح موعود کی طرح مامور من اللہ نہ ہو۔ وہ ان معنوں میں اپنے آپ کو خلیفہ نہیں کہہ سکتا البتہ وہ اولوالامر کی شکل میں مانا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ وہ تمام قوانین بھی ماننے پڑینگے۔ جو قرآن نے اُس کے لئے قائم کئے ہیں۔

(راقم بشارت احمد عفی عنہ)

کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب اور اسکا جواب!

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیغام صلح (جنگ) کی مجلس شوریٰ کا رزولیوشن نمبر ۳ جس میں سید ارشاد صاحب۔ خواجہ صاحب۔ مولوی غلام حسن صاحب کو غیر احمدیوں سے بیعت لینے کے واسطے خلیفہ نامزد کیا گیا ہے۔ کیا اس کے مطابق ہم احمدیان انجمن سیالکوٹ و مضافات لائل پور ایک مجلس شوریٰ قائم کر کے خلیفہ نامزد کر لیں۔ کیونکہ یہاں کے لوگوں کو سیالکوٹ۔ پشاور اور لنڈن جانا بہت مشکل ہے۔ اور کیا جائز ہے کہ اس طرح ہر علاقہ میں ایک ایک خلیفہ بنا لیا جاوے۔

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت صفحہ ۱۲ پر فرماتے ہیں۔ اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو پاک نفس رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد بیعت لیں۔ (نوٹ) ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔

اس کے مطابق جتنے چاہیں آپ بیعت لینے والے بنا لیں۔ آخر احمدی ہی بنائینگے۔ گناہ کیا ہوگا۔ احمد کے نام پر ہی بیعت لیں گے۔ اس میں آپکو تکلیف اور حرج ہی کیا ہے۔ یہ ہمارا حکم نہیں حضرت مسیح موعود کا حکم ہے۔

سوال دویم

امیر جو آپ تجویز کرنا چاہتے ہیں اسکی کیا حیثیت ہوگی۔ نہ وہ بیعت لے نہ انجمن پر حکومت کرے۔ اس کا منصب اور عہدہ کیا ہوگا۔ کیا انجمن سے چند روپیہ تنخواہ لے کر مسجد کا امام ہوگا۔ اور بس یا کچھ اور۔ اور ایسے امیر سے جماعت کو کیا فائدہ ہوگا۔

جواب

امیر کی حیثیت وہی ہوگی جو اسلام میں امیر کی جو کسی کام میں مقرر کیا جاتا ہے۔ ہوا کرتی ہے۔ پیر نہ ہوگا۔ جیسا یہاں کے گدی نشین ہیں ویسا نہ ہوگا۔ احمد کے نام پر بیعت لیگا۔ کیونکہ چالیس سے زیادہ مومن اُسکو منتخب کرتے ہیں انجمن پر حکومت کے لئے دیکھو تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو یہ ہے اس کے خلاف کرنیوالا خدا سے ڈرے۔ انجمن سے تنخواہ تو لوگ آگے بھی لیکر کھا رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ امیر اگر قابل ہوگا۔ متقی ہوگا۔ اس سے جماعت کو فائدہ ہوگا۔ اگر خود غرض ہوگا۔ ناتجربہ کار ہوگا۔ دنیا کا پیارا ہوگا خادمان دین کا دشمن ہوگا۔ تو اس سے جماعت کو نقصان ہوگا۔ اور وہ تباہ ہو جائیگی۔ اور وہ قوم کا روپیہ کھائیگا۔ اور عزت برباد کریگا۔ پھر اسلام کی خدمت کے لئے اور کوئی قوم کھڑی ہو جائیگی۔

مذہب کی بنیاد خواب و خیال پر

احمدی قوم پر جو اس وقت ابتلا ہے۔ وہ عام و خاص پر پوشیدہ نہیں میرے خیال ناقص میں یہ وقت بڑی ہی دعاؤں۔ استغفاروں اور استخارے کرنے کا ہے۔ بھائیو! خدا کے لئے اپنی جانوں کی سلامتی کے لئے جلد بازی مت کرو۔ ہاں جو قدم اٹھاؤ خوب سوچ سمجھ کر۔ دیکھو تم وہ قوم ہو۔ جس نے مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر اپنے تمام خویش و اقربا کو چھوڑ دیا۔ غرضکہ ہر ایک کٹھن سے کٹھن اور مشکل سے مشکل مصیبت کو اٹھایا۔ اور طرح طرح کی قربانیاں کیں۔ پیارو دین و ایمان کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو یوں ہی ضائع کر دی جاوے۔ نمازوں کو خوب سنوار سنوار کر پڑھو۔ حسب توفیق زکوٰۃ دو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہو جاوے۔ اور مصیبت کا زمانہ ہم سے دور ہو جاوے۔ آمین ثم آمین۔

حالانکہ وقت ایسا نازک ہے۔ کہ ہم کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے مگر افسوس اور ہزار افسوس ان حضرات پر آتا ہے جو اس مصیبت کے وقت اپنے بھائی پر رحم کرنے کی بجائے الٹا ظلم کرتے ہیں اور پھر طرفہ اسپر یہ ہے۔ کہ اس ظلم کا اظہار کئی ایک عجیب طریق پر کیا جاتا ہے۔ پہلے تو یہ زبانوں تک ہی محدود تھا۔ مگر اب اس کو کئی ایک طریقوں سے اور نرالی طرز وں سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ من جملہ ان دیگر رنگوں کے انوکھا اور عجیب ڈھنگ خوابوں کے بیان کرنے کا شروع کر دیا گیا ہے۔

آج ۔۔۔ صاحب نے ایک اشتہار موسومہ "اظہار النعمت" میرے ہاتھ میں دیا۔ پڑھنے سے جو میرے دل کی حالت ہوئی۔ افسوس میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ چند منٹوں کے لئے تو میں حیرت کے غوطے میں چلا گیا اور سوچا کہ الٰہی آخر اس کا نتیجہ کیا نکلیگا۔ یہ اختلاف بجائے گھٹنے کے دن بدن بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ خدایا یہ احمدی قوم تو تیری ہی برگزیدہ قوم تھی۔ کیوں بھائیوں کے دل بھائیوں سے پھٹے رہتے جاتے ہیں۔ غرضیکہ کئی ایک قسم کے خیالات میرے دماغ سے گذرے۔

میں کسی لمبی چوڑی بحث میں پڑنا مناسب نہیں سمجھتا اور نہ یہ بتانا اپنی طرف سے پسند کرتا ہوں کہ ہمارے معزز وکیل صاحب کا خواب سچا ہے یا جھوٹا۔ مگر میں نے واقعات کی رو سے یہ دیکھنا ہے۔ کہ ان کا یہ خواب کس حد تک درست ہے۔ اور کس حد تک مبالغہ آمیز۔ و نیز انکو ظاہر کرنا چاہیے تھا۔ یا نہیں۔ ان دو متذکرہ امور کا جواب میں اپنی طرف سے دینا پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ بیچارہ فخر قوم غیور مولوی صاحب کی تعریف سے مستغنی ہے سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد نہایت ہی مختصر الفاظ میں ظاہر کرتا ہوں۔ پیارے احمدی بھائیو کیا آپ کو وہ تعلیم نہیں جب کہ طاعون کا بڑے زور شور سے دور دورہ تھا۔ غرضیکہ دارالامان میں بھی اس کا خوب زور مخالفین کو تباہ کرنے کے لئے ۔۔۔۔ کیا وہ واقعہ آپ کے ذہنوں سے نکل گیا۔ جب کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کو بخار ہو گیا اور بعض حضرات کو خدشہ ہوا۔ کہ شاید مولوی صاحب بھی خبیث پلیگ کے دام تزویر میں پھنس گئے تو کیا وہ الفاظ حضرت مسیح موعود کے ان اشخاص کو یاد نہیں کہ اگر اس شخص کو پلیگ ہو جائے تو سمجھو میں بھی جھوٹا ہوں۔ اور میرا سلسلہ بھی غرضیکہ اپنے دعوے کی صداقت کا معیار مولوی صاحب کی ذات باصفات کو قرار دیا ۔ ۔ ۔ ۔ چلو اس کو بھی جانے دو۔ کیا وہ کشف حضرت مسیح موعود کا جو پڑا ہوا ہے۔ مگر آخیر پر فرمایا کہ یہ (یعنے مولوی محمد علی صاحب) دین کا ایک ستون ہے بھول گیا۔ غرضیکہ آدمی کہاں تک حضور کی خوبیوں کو بیان کرتا جاوے اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا طرز عمل بھی کو دیکھو کس محبت اور انس سے تمام عمر حضرت مولوی محمد علی صاحب سے پیش آتے رہے یہانتک کہ بستر مرگ پر بھی مولوی صاحب کا ترجمہ قرآن ہاس سن کر اپنی خوشی کو دو بالا کرتے۔ بعد ایسے موقعوں کلمات طیبات آپ کے لئے استعمال کرتے جن کا حد و حساب نہیں آیا کم از کم میرے جیسا ہے انسان اندازہ لگا سکتا ہے پھر ایسی خوشی کی لہریں یہاں تک ہی ختم نہیں ہو گئیں۔ بلکہ خداوند تعالےٰ بھی حضرت مغفور کی روح کو خوشی دینے کی خاطر یہ بھی ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ ختم قرآن مبارک ہو اس کا انکار نہ کریو۔ پیارو انکار نہ کریو۔ دارالالہام . . زیادہ قابل غور ہے کیا ہمارے معزز وکیل صاحب کو یاد نہیں۔ کہ مولوی صاحب وہی ہیں جنکی تصنیفات و تحریرات نے مذہبی دنیا میں ایک قسم کا تلاطم مچا رکھا ہے۔ کیا امریکہ و یورپ بلکہ افریقہ کے لوگ بھی جو جزیروں میں رہتے ہیں وہ بھی انکی سلسلہ قابلیت سے دنگ رہ گئے ہیں۔ اور پھر اس قابلیت والا انسان جس نے تمام اپنی دنیاوی ۔۔۔ کی قربانی کر دی ہوئی ہو۔ اور جس نے سچا دلی کا اقرار حضرت امام ہمام کے دست مبارک پر کئے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ اپنی پچھلی عمر میں اس پر قائم رہ کر عملی ثبوت بھی دیدیا ہو۔ تو خدارا بتلا دو۔ کہ تم ایسے شخص کی ذات باصفات پر طرح طرح کے الزام لگا کر کہاں تک گناہوں کو اپنے سروں پر کر رہے ہو۔ دیکھو پاک انسانوں کا دکھانا صرف ایک جرم ہی نہیں۔ بلکہ خدائی عذاب کو اپنے ذمہ لینے کا پیش خیمہ بھی ہے۔ اوہ میں بہتا ہوا کہاں سے کہاں تک چلا گیا۔ مدعا میرے لکھنے کا صرف یہی ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی انکی ہمیشہ تعریف ہی کرتے رہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح بھی ان سے ہمیشہ خوش اور بہت ہی زیادہ محبت و تعریف سے ہی پیش آئے۔ تو خدارا بتلا دو۔ کہ اُس خواب کے **Contents** کہاں تک درست ہیں؟

باقی رہا یہ امر کہ آیا انکو یہ خواب ظاہر کرنی چاہیئے تھی یا نہیں۔ سو اس کے متعلق میں اپنے معزز مقتدر وکیل صاحب کی خدمت بابرکت میں ضرور بالضرور عرض کرونگا۔ کہ وہ اپنی خوابوں کو شائع کرنے سے پیشتر ضرور بضرور حقیقۃ الوحی کے ابتدائی صفحات کو پڑھ لیں۔

خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ میں کسی احمدی بھائی کی نسبت حسد کرنا ایک قسم کا گناہ سمجھتا ہوں چہ جائیکہ کہ ہمارے معزز وکیل صاحب جو کہ ایک نیک ہی انسان ہیں بلکہ مدعا میرا ان چند سطریں لکھنے کا صرف یہ ہے کہ ہم سب خدا کے فضل سے ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں کسی کی اگر کوئی غلطی بھی ہو۔ تو اسکو معاف کرنا چاہیئے۔ ۔۔۔ اسی بات پر منحصر ہے۔ کہ حضرت

مقدمہ سڈیشن و سازش بم دہلی

آجکل سنذکرہ عنوان مقدمہ کا ہر جگہ بہت چرچا ہو رہا ہے۔ اور درحقیقت واقعات مقدمہ ایسے دلچسپ ہیں۔ اور ایسے ایسے حیرت انگیز اسرار کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ جنہیں پڑھ اور سنکر خواہ مخواہ حیرانی ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس مقدمہ کی دلچسپ روئداد ہم تسوعت سے ہدیہ ناظرین کرنیسے قاصر رہے۔ جس کے لئے ہم تہ دل سے ناظرین سے معافی کے خواستگار ہیں۔ ذیل میں اس مقدمہ کی تازہ مجرمانہ واردات نقل کی جاتی ہے آئندہ انشاء اللہ پورے واقعات پیغام صلح میں درج ہوتے رہینگے۔

۲۸ مارچ کو دہلی میں دیناناتھ مخبر و سرکاری گواہ کی شہادت لی جاتی ہے جس نے مسٹر بڑوٹے سرکاری وکیل کے سوالات کے جواب میں بیان کیا کہ لاہور کے حادثہ بم کے لئے شب شنبہ تجویز کی گئی تھی۔ کیونکہ شنبہ کو بہت سے یورپین منٹگمری ہال میں فراہم ہوتے ہیں بم کسی خاص شخص پر پھینکنا مقصود نہ تھا تاہم وہ اسطرح پھینکا جانے والا تھا۔ کہ بہت سے یورپین ہلاک ہو جائیں۔ آخر جولائی میں اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ میں ایک رشتہ دار عورت کو جو بیمار تھی کپور تھلے لیگیا جہاں دو تین روز ٹھہر۔ وہاں سے ہم شملہ گئے۔ جہاں میرا بڑا بھائی انسپکٹر ڈاکخانہ جات تھا۔ میں لاہور میں اودھ بہاری سے ملنے اکثر بورڈنگ جایا کرتا تھا نیز سولچند اور پربھودیال سے بھی وہاں ملاقی ہوتا رہا اودھ بہاری دہلی جانیکے بعد اکثر چھٹیاں لکھتا رہا۔ گواہ نے بذریعہ تار منی آرڈر کے فارم پر اپنے اور رسید پر راش بہاری کے دستخط پہچانے میں نے بذریعہ تار راش بہاری کو ڈیڑھ دو دن منی آرڈر بھیجا تھا۔ اودھ بہاری نے مجھے دہلی سے تحریر کیا تھا کہ راش بہاری کو روپے کی ضرورت ہے۔ بھائی بالمکند سے تیس روپے لیکر ڈیڑھ دو دن بھیج دیں میں نے اطلاع دی چونکہ بالمکند لاہور میں نہیں اس لئے میں روپیہ حاصل نہیں کر سکتا دوسرے روز میں نے اپنے پاس سے تیس روپے بذریعہ تار راش بہاری کو ڈیڑھ دو دن بھیج دیئے۔ نیز اودھ بہاری کو بھی اطلاع دیدی۔ جس پر اودھ بہاری نے مجھے تحریر کیا۔ کہ بالمکند کے لاہور میں نہ ہونیکی نسبت تمہارا خط موصول ہوتے ہی میں نے تیس روپے راش بہاری کو روانہ کر دیئے تھے۔ اس لئے یقین ہے کہ وہ تمہارا روپیہ واپس کر دیگا۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر ہی راش بہاری نے بسنت کمار بسواس کی معرفت مجھے تیس روپے واپس بھیج دیئے۔ لاہور کے حادثہ بم کے چند روز بعد میں نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک پیراگراف دیکھا جس کا مضمون میرے خیال میں یہ تھا۔ کہ مسٹر گارڈن انڈین سول سروس نے امسال منٹگمری ہال لاہور میں تھے جن کی جان پر قبل ازیں بنگال یا آسام میں حملہ ہو چکا تھا غالباً لاہور کے بم سے بھی انہیں کو نشانہ بنانا مقصود تھا۔ اس سے پہلے ہمیں مطلق علم نہ تھا۔ کہ مسٹر گارڈن پنجاب تبدیل ہو گئے ہیں۔ اودھ بہاری بالمکند اور میں نے باہم مشورہ کیا اور مسٹر گارڈن کا پتہ معلوم کرنیکی کوشش کی۔ تاکہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ مسٹر گارڈن پنجاب میں بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اور یہ کہ ہمارا نظم و نسق ادنےٰ درجہ کا نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ ہم نے انکی جان پر حملہ کرنیکی سعی کی۔ ہمیں منکشف ہوا کہ وہ قصور ضلع لاہور میں متعین ہیں۔ ہم ابھی اس حملہ کی تجویزیں ہی سوچ رہے تھے۔ کہ اودھ بہاری دہلی اور شملہ میں چلا گیا۔ نیز بالمکند بھی انہی دنوں میں لاہور سے کہیں باہر چلا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ مسٹر گارڈن قصور سے بدل گئے ہیں۔ بنا بریں ان کے خلاف ارادہ ترک کر دیا گیا۔

سر جیمز مسٹن کے خلاف عزائم۔ دیناناتھ نے کہا کہ میں یکم اگست کو شملہ پہنچا۔ میں نے قبل ازیں اودھ بہاری کو لکھ بھیجا تھا۔ کہ چونکہ میرا بڑا بھائی میری تمام چٹھیاں کھول لیتا ہے۔ اس دوران قیام شملہ میں مجھے راز کی بات نہ لکھی جائے۔ خط و کتابت جاری رہی ہم تینوں کے مابین بہت سی چٹھیاں آتی جاتی رہیں۔ میرے بھائی نے ایک چٹھی پڑھکر مجھ سے پوچھا "بی" سے کیا مراد ہے؟ حروف مذکور ہمارے آپس میں قرار دادہ دستخط کے نشان تھے۔ میں نے بیان کیا کہ شاید اودھ بہاری نے غلطی سے اے۔ بی کی بجائے۔ اے۔ بی لکھدیا ہے۔ چونکہ میرا بھائی اودھ بہاری کی چٹھیاں اس کے پورے نام کے ساتھ دیکھ چکا تھا لہذا اس کا اطمینان ہو گیا۔ دوران قیام شملہ میں مجھے اودھ بہاری کی اس مضمون کی چٹھی ملی۔ کہ راش بہاری بنگال چلا گیا اس نے اس کا نام نہیں لکھا۔ بلکہ یہ تحریر کیا تھا کہ تمہارا ڈیرہ دون کا دوست بنگال چلا گیا ہے۔ اسی چٹھی میں اس نے مجھسے دہلی میں ملنے کی درخواست کی تھی۔ دوسری چٹھی میں لکھا کہ لاہور کے تمہارے ایک دوست نے دہلی میں ملاقات کر کے ہمارے کام کا فیصلہ کر دیا۔ اس لئے دہلی میں تمہاری موجودگی کی ضرورت ہے"

ہوا ہے۔ غالباً اگست ۱۹۱۳ء میں یہ چٹھی میرے پاس آئی تھی بجواب میں نے لکھا کہ میں دہلی نہیں آسکتا۔ میں ۱۳ یا ۱۴ ستمبر کو لاہور چلا گیا لیکن میں نے بسنت کمار۔ بلراج یا بالمکند کو نہیں دیکھا سات آٹھ روز کے بعد میں اودھ بہاری سے ملنے دہلی آگیا۔ روانگی کے روز میں بالمکند سے ملاقی ہوا جس نے اودھ بہاری کے لئے یہ پیغام دیا۔ کہ چونکہ پنجاب میں کوئی شخص بم بنانا نہیں جانتا۔ لہذا بم بنانیکی ترکیب سیکھنے کے واسطے بنگال بھیجا جانا چاہئے کیونکہ ناواقفیت کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ دہلی پہنچکر میں امیر چند کے مکان الموسوم بہ پریم دھام میں اودھ بہاری سے ملنے گیا اور اسے بالمکند کا پیغام پہنچایا اس نے کہا عنقریب کوئی انتظام کیا جائیگا میں نے پوچھا۔ کہ مجھے کس کام کے لئے بلایا گیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تمہارا جو دوست دہلی آیا تھا۔ اسے بالمکند نے لاہور سے بھیجا تھا۔ مسجد کانپور کا معاملہ ہنوز تازہ تھا۔ اور مسلمان سر جیمز مسٹن سے ناراض تھے۔ بالمکند اور ان کے دوست کا خیال تھا۔ کہ کسی مسلمان کے ذریعہ سے سر جیمز مسٹن کو کسی طرح ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے۔ اودھ بہاری نے مجھ سے کہا کہ بالمکند کا دوست حسرت موہانی بی۔ اے ایڈیٹر اردوئے معلی کا بھی دوست ہے مجھے اس کا صحیح نام یاد نہیں۔ اس کا اخبار ضبطی میں آچکا ہے۔ حسرت موہانی خود یہ کام انجام دینے پر آمادہ تھا۔ اس کے دوست نے کہا۔ کہ حسرت موہانی ہمیں بم بالفعل مہیا نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر اسے کہیں سے ہاتھ آجائے تو باقی کام کرنے پر آمادہ ہے۔ اودھ بہاری نے کہا کہ میں نے بم بہم پہنچانے کا انتظام کرنیکا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ منصوری میں بالمکند سے ملا۔ اور اس دوست کو ایک ریوالور دیا۔ اودھ بہاری نے کہا کہ مسلمانوں نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ سر جیمز مسٹن کے نینی تال سے کاٹھ گودام کو واپس آنے پر ان کو ہلاک کرنیکی کوشش کی جائے۔ مگر سر جیمز انگلستان تشریف لے گئے اور اس طرح ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اودھ بہاری نے کہا۔ کہ میں شروع سے ہی اس کام کا مخالف ہوں۔ کیونکہ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ مسلمان ہماری کوششوں سے پیدا ہوں۔ لیکن اگر وہ ازخود ہمارے ساتھ شریک ہونا چاہیں۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ کہنے لگا کہ افسوس ریوالور مفت میں ضائع ہوا۔ میں نے کہا کہ اگر ہمیں اپنے کام کے آدمی مل جائیں۔ تو مسلمانوں کو ساتھ ملانے کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنے کام کا کریڈٹ ان کو کیوں حاصل کرنے دیں۔

ڈسپنسری میں بم کے گولے۔ اسی روز شام کے وقت میں لاہور کو روانہ ہوا۔ اور دوسرے روز وہاں پہنچا۔ دونوں وقت میں امیر چند کے ہاں کھانا کھاتا تھا۔ اسی روز میں ماسٹر امیر چند سے بھی ملا۔ مگر اس بارہ میں کوئی گفتگو نہ ہوئی۔ میں نے سنا کہ بسنت کمار کہیں چلا گیا ہے میرے شملہ جانے سے پیشتر اس نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ میں لاہور سے باہر جانیوالا ہوں۔ دسہرہ میں وہ واپس آگیا۔ اور آتے ہی رات کو گیارہ بجے میرے مکان پر آیا۔ اور مجھے اپنے ہمراہ ڈسپنسری میں لے گیا۔ کہنے لگا کہ ڈاکٹر نہالچند کا ایک نسخہ یا تو غلطی سے تیار ہوا ہے۔ یا بیمار نے غلطی سے زیادہ مقدار استعمال کی ہے اندیشہ ہے کہ پولیس ڈسپنسری کی تلاشی نہ لے اور چونکہ میں نے یہاں دو بم کے گولے رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ انہیں اپنے ہمراہ لے جائیں اسپر وہ ٹین کے دو بکس نکال لایا جو ایک کپڑے میں بندھے ہوئے تھے۔ اور میرے حوالہ کر دیئے میں نے انہیں اپنے ہاں لیجا کر بیٹھک کے متصل ایک چھوٹے کمرہ کی کھڑکی میں رکھدیا۔ میرے والد لاہور میں نہ تھے۔ اس لئے میں نے یہ گولے گھر میں رکھ لئے۔ میں نے ایک دفعہ کھول کر انہیں دیکھا بھی ایک بکس میں دو ٹوپیاں تھیں۔ اور دوسرے میں دو گولے تھے بسنت نے مجھسے کہا کہ اگر ان گولوں کو ٹوپیوں سے الگ رکھا جائے۔ تو پھر نہیں پھٹ سکتے اس نے مجھے دو اور چیزیں بھی دیں۔ ایک گن کاٹن اور دوسرے ایک چھوٹی شیشی جس میں کوئی سفید رنگ سیال چیز تھی کہنے لگا کہ یہ بم ٹوپیاں رکھنے سے ہی پھٹ سکتے ہیں۔ کہا کہ اس شیشی کو کسی گرم جگہ نہ رکھنا نہ آگ کے پاس لیجانا۔ (باقی دارد)

چند غور طلب باتیں

(از جناب حکیم محمد حسین صاحب المعروف و فاضل مرہم عیسےٰ)

کہا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ کفر اور بعض دوسرے معتقدات اشاعت اسلام اور اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے سم قاتل نہیں ہے اور نہ یہ کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اسلام اور سلسلے کی ترقی کے لئے یہ فتوے ضرور سم قاتل ہیں۔ کیونکہ جب ہم تھوڑے تھے تو اس وقت اس مسئلہ کفر کے سبب سے ہم بہت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اس کے برخلاف حضرت مسیح موعود کی ایسی تحریروں کے پڑھنے سے یہ جماعت بڑھی تھی۔ جس میں مولویوں کے مسلمانوں کو کافر بنانے کے فتوؤں کی تردید اور توضیح تھی۔ اور اب پھر وہی فتوے اس دائرہ کو ایسا تنگ کر رہے ہیں کہ کئی لاکھ احمدیوں میں سے صرف چند ہزار ہی اصلی احمدی سمجھے گئے ہیں۔ اور پھر ان چند ہزار میں سے چند صد ہی ایسے ہونگے۔ جو مسئلہ کفر در اسلام میں بانی مسئلہ کفر کے ہم خیال ہونگے۔ میں اس وقت صرف حضرت مسیح موعود کی کتاب انوار الاسلام کے صفحہ ۳۳ سے آپ صاحبان کی توجہ کے لئے ایک حوالہ پیش کرتا ہوں جو کفر کے فتویٰ دینے والے مولویوں پر اتمام حجت کی غرض سے حضرت مغفور نے لکھا ہے۔ وھو ھٰذا "کیا نہیں ذرا خوف نہیں کہ مسلمانوں کو کافر بناتے **اور کلمہ گوؤں کا بے ایمان** نام رکھتے ہو۔ تبلاؤ۔ کہ عملی حالت میں ہم اور تم میں کیا فرق ہے۔ کیا ہم کوئی شرک کا کام کرتے ہیں۔ کیا نماز کو چھوڑ دیا۔ یا روزہ اور دیگر ارکان اسلام سے منکر ہو گئے ہیں۔ یا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیا ہے اور کچھ تو بتلاؤ کہ عملی حالت اور اسلام کے ضروری عقائد میں ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے۔ ہاں اگر مسیح کی وفات کے عقیدہ کی وجہ سے ہمیں کافر کہا جاتا ہے۔ تو **امام مالک** کو بھی کافر بناؤ کہ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا۔ جس سے رجوع ثابت نہیں۔ اور **امام بخاری** کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو کیوں وہ آیت **فلما توفیتنی** کی شرح کے وقت تائید حدیث کے لئے **ابن عباس** کا یہ قول لاتا **متوفیک ممیتک** پس اس حساب سے امام بخاری بھی کافر ہوئے اور یہی عقیدہ **ابن قیم** نے مدارج السالکین میں ظاہر کیا ہے۔ پس بقول تمہارے ابن قیم بھی کافر ہے اور **معتزلہ** کا یہی عقیدہ ہے۔ پس وہ تمام لوگ کافر ٹھہرے۔ الخ اور اگر یہ اعتراض ہے۔ کہ **نبوت کا دعوے** کیا ہے۔ اور وہ کلمہ کفر ہے۔ تو بجز اس کے کیا کہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین المفترین اور اگر یہ اعتراض ہے۔ کہ کسی نبی کی **توہین** کی ہے۔ اور وہ کلمہ کفر ہے۔ تو اس کا جواب بھی یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین" اب بتلاؤ کہ کیا حضرت صاحب کا اس وقت دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا نہ تھا۔ اور اگر تھا۔ تو ان تحریروں کو کہاں لے جاؤ گے۔

عجب بات ہے کہ خدا تو فرماتا ہے۔ لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مومنا ۴: ۹۶ یعنے جو السلام علیکم کہے اس **کو کافر مت سمجھو** اور حضرت مسیح موعود بھی اپنی کتاب انوار الاسلام صفحہ ۳۴ میں اس آیت کا یہی ترجمہ کر کے اپنے آپ کو اس حکم کا پابند ثابت کریں۔ مگر حضرت صاحبزادہ صاحب تمام جہان کے مسلمانوں کو جو احمدی نہیں دایرہ اسلام سے خارج اور کافر فرماتے ہیں۔ اب چاہو تو خدا تعالےٰ کا حکم مانو اور اس آیت کے ماتحت حضرت مسیح موعود کے لکھنے کے مطابق السلام علیکم کہنے والوں کو مسلمان سمجھو اور چاہے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ارشاد کے مطابق السلام علیکم کہنے والوں کو کافر سمجھ کر اس آیت کو منسوخ قرار دو۔

حضرت نبی کریم تو فرماتے ہیں لا تکفروا اھل قبلتکم یعنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو۔ اور حضرت مسیح موعود بھی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی جس میں بکثرت کفر در اسلام کے فتوے دکھلائے جاتے ہیں کے صفحہ ۱۶۵ میں فرماتے ہیں کہ **میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا** اور حضرت صاحبزادہ صاحب سوائے احمدیوں کے سب اہل قبلہ کو کافر قرار دیتے اور دایرہ اسلام سے خارج بتلاتے ہیں۔ اب چاہو تو حضرت نبی کریم کا حکم مانو یا اسکے سچے غلام مسیح موعود کا کہا مانو۔ اور چاہو تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے فتوے کفر پر ایمان لاؤ۔

حضرت مسیح موعود تو اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ اور اس کے حاشیہ میں صاف اور واضح طور پر لکھتے ہیں۔ کہ **میرے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔** اور حاشیہ میں اسکی اور بھی توضیح فرماتے ہیں۔ کہ یہ نقطہ یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ اپنے دعوے کے انکار کرنیوالے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدید لاتے ہیں" مگر حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ضمیمہ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

چند کھلی کھلی باتیں

(از جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے)

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب

حق اپنے ساتھ ایک کھلا ثبوت رکھتا ہے

ہر ایک سچی بات کی شناخت کے لئے کچھ کھلی کھلی علامتیں ہوتی ہیں۔ یوں تو دنیا میں کون شخص ہے جو اپنی رائے کیلئے کچھ دلائل نہیں رکھتا۔ بالخصوص مذہبی عقائد کے معاملہ میں بڑے بڑے عقلمند متضاد خیالات رکھتے ہوئے پائے جائیں گے۔ اور ہر ایک اپنی طرف کچھ نہ کچھ دلائل پیش کرتا ہی چلا جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی اس ساری کھلی کھلی توحید کی تعلیم میں جس کا مجموعہ تورات کہلاتا ہے تثلیث کے قائل کس قدر اشارات تثلیث کی تائید میں پاتے ہیں۔ کہ ایک انبار ان کتابوں کا بن جاتا ہے۔ تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے قائل بھی اپنے عقیدہ کی تائید میں دلائل پیش کرتے رہتے ہیں۔ اگر ایک طرف ایک گروہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا قائل ہے تو بالمقابل طعن کرنیوالوں نے ہزاروں نہیں لاکھوں صفحے سیاہ کر دیئے ہیں۔ وہی صحابہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کی شان میں خود قرآن کریم رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ فرماتا ہے آخر مسلمانوں کے ایک گروہ کی نظر میں صرف منافق اور فاسق قرار پا گئے بلکہ ان پر لعنت کرنا موجب ثواب ٹھیرا۔ تو پھر سوال ہوگا کہ کیا حق اور باطل ایسے ملے ہوئے ہیں۔ کہ ان کو علیحدہ کرنا اور ایک کو دوسرے سے ممیز کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے؟ نہیں بلکہ میں تو دیکھتا ہوں کہ حق کی شناخت کے لئے ایسی کھلی راہیں اور موٹی باتیں انسان کو مل جاتی ہیں کہ اُن کی تائید کے لئے پیچیدہ راہوں اور اشارات کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہاں جب انسان کو ایک کھلی راہ مل جائے اور ایک بین ثبوت ہاتھ میں آجائے تو اسکو مضبوط پکڑ لینا اور کمزور باتوں کے بالمقابل اسے رد نہ کر دینا یہ اس کا اپنا کام ہے۔ اسے صرف اس قدر اطمینان کر لینا چاہیئے کہ واقعی ایک روشن دلیل اور مضبوط بات کو اس نے پکڑا ہے۔ اسی اصل الاصول کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد تبین الرشد من الغی۔ بڑا رشد ایمان باللہ اور توحید آتی ہے اور بڑی گمراہی اس ذات پاک کا انکار اور شرک ہے۔ مگر اس سے اُتر کر ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں باتیں ہیں جو رشد اور غی کے مختلف مراتب رکھتی ہیں۔ لیکن ہر ایک سچائی اپنے ساتھ کچھ ایسے دلائل رکھتی ہے کہ جن پر لفظ تبین صادق آتا ہے۔ اس وقت میرا منشاء ان امور کا ہے جو سلسلہ احمدیہ کے اندر بعض اختلافی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اسی اصل پر رکھنا ہے۔

صداقت کو قبول کرنیوالے پہلے تھوڑے ہوتے ہیں

پندرہ دن ہوئے کہ میں نے جماعت احمدیہ کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی جن کو میں حق سمجھتا تھا۔ اور ان کی تائید میں کھلی اور موٹی باتیں پیش کی تھیں جن پر غور کرکے میرے خیال میں ہر ایک لوگ آسانی سے سچائی اور غلطی میں تمیز کر سکتے تھے۔ لیکن جس طرح یہ سچ ہے کہ صداقت اپنے ساتھ ایک کھلا نشان رکھتی ہے اسی طرح یہ بھی سچ ہے۔ کہ بڑی سے بڑی اور واضح سے واضح صداقت جب پہلی مرتبہ پیش کی جاتی ہے تو وہ نہ صرف کبھی قبول نہیں کی جاتی بلکہ بڑے زور کے ساتھ رد کر دی جاتی ہے۔ اگر میرے بھائیوں میں سے ہاں میرے احباب میں سے جن کی میں اب بھی اسی طرح عزت کرتا ہوں جس طرح پہلے کرتا تھا باوجودیکہ میں انہیں ایک امر میں غلطی پر سمجھتا ہوں۔ اگر کسی نے اس کو ایک **گند** کہا جس سے اُن کا علاقہ پاک رہا۔ یا کسی نے اُسے **فتنہ** اور **شرارت** قرار دیا یا کسی کو اسمیں **منافقت کی بو** آئی۔ یا کسی نے اُس سے اظہار نفرت کیا اور ان تمام باتوں کو ہمارے معزز اخبار الفضل سے نقل کرکے شائع کرنا ضروری سمجھا۔ یا اگر میرے مکرم اور پیارے میرے آقا کے فرزند نے مجھے فاسق اور منافق قرار دیا اور ابلیس کے ساتھ ملایا تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی مجھے توقع نہیں رکھنی چاہئے تھی۔ ہر ایک صداقت اور حق امر کو قبول کرنے والے پہلے تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ہی طبائع اس کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ پس یہ نہ میرے لئے گھبرانے کا مقام ہے نہ میرے ان احباب کے لئے جنہوں نے میری آواز کے ساتھ اتفاق کیا۔ بلکہ میں تو اسے بھی اپنی امید سے بڑھ کر پاتا ہوں اور اس شعر کو اپنے لئے ہی سمجھتا ہوں ؎

شکر للہ مل گیا مجھ کو وہ لعل بے بدل
کیا ہوا اگر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا

ہاں وہ لعل بے بدل **صداقت** ہے۔ اور دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس صداقت کو جس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے قائم کیا ہے میں ایک ایسا لعل بے بدل سمجھتا ہوں کہ جس کے مقابلہ میں ہر ایک بات کو خوشی کے ساتھ سننے کیلئے تیار ہوں ہر ایک دُکھ اور مصیبت اُٹھانے کو تیار ہوں۔ تم اگر میرے لئے بددعا کرنے کی ضرورت سمجھتے ہو تو میرا تصرف دلوں پر نہیں بلکہ میرے مولا کے ہاتھ میں ہیں۔ میرا پیارا محمود اگر میری تباہی کی پیشگوئی کرتا ہے تو خوب یاد رکھو کہ میں اگر اس صداقت کی طرف بلاتے بلاتے ہلاک بھی ہو جاؤں تو بھی میں اس پر اسی مضبوطی کے ساتھ قائم ہوں و باللہ التوفیق۔

میرے پیارو مجھ پر بدظنی سے کام نہ لو۔ میں نے بہت تنہائی کی گھڑیوں میں اپنے دل کو ٹٹولا ہے۔ میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ایک امر کے اور مجمعوں میں بھی اس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ میں نے ان راؤں کو جو متانت سے یا جوش کی حالت میں اس پر دیگئی ہیں ٹھنڈے دل سے مطالعہ کیا ہے۔ ہاں سب سے بڑھ کر میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جہاں تک میری طاقت تھی عرض کیا ہے۔ اور اپنے دل کو ہر ایک قسم کے خیالات سے الگ کرکے عرض کیا ہے کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب پھر میں اپنے نفس کو پاک نہیں سمجھتا بہت کمزور اور عاجز ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید سے میں اپنے آپ کو آج اس سے بھی زیادہ مستحکم چٹان پر قائم پاتا ہوں جس پر پہلے دن اس صداقت کو پیش کرتے وقت میں نے اپنے آپ کو پایا تھا۔ اور میرے سب دوست وہ بھی جو مجھے اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ اور وہ بھی جو اب مجھے اندہ درگاہ سمجھ کر اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اچھی طرح یاد رکھیں کہ اگر میں ہلاک بھی ہو جاؤں تو بھی یہ صداقت صداقت ہی ہے۔ اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آخر بھی دلوں کو اس کی طرف کھینچ لیگا۔ وافوض امری الی اللّٰہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد ✦

ایک دوسرے کو فاسق اور منافق قرار دینے اور ایک دوسرے پر لعنت کرنے کی راہ کھلی غلطی کی راہ ہے

صداقت کی اس کھلی اور بین دلیل کو پیش کرنے سے پہلے میں ایک امر کی طرف آپ سب کو آپ کے بھلے کیلئے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جس راہ کو تم نے اختیار کیا ہے اس کی غلطی کے کھلے اظہار کیلئے کسی لمبے عرصہ کی ضرورت نہیں پڑی بلکہ دس دن کے اندر اندر ہی اس کی غلطی کھل گئی ہے۔ اگر آپ لوگ اکیلے اکیلے ہو کر اور اپنے خاص احباب سے ملکر خدا کے لئے ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں۔ انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للّٰہ مثنیٰ وفرادیٰ ثم تتفکروا۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ اب بھی حق آپ پر واضح ہو جائے اور جماعت تفرقہ سے بچ جائے عقلمند انسان وہ ہے جو گذشتہ قوموں کی تاریخ سے فائدہ اُٹھاتا ہے اسلئے قرآن کریم بار بار مثل الاولین کی طرف توجہ دلاتا ہے دُور کی تاریخ اور اجنبی قوموں کی طرف میں آپ کو لیجانا نہیں چاہتا۔ اپنے گھر کی طرف دیکھو مسلمانوں میں سے ایک قوم نے ان لوگوں کو جو خدا کے پاک نبی محمد رسول اللّٰہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شبانہ روز کوششوں اور گریہ وزاری کے ساتھ تیار کئے تھے اور جنہوں نے خدا کے برگزیدہ قوم ہونے کا عملی ثبوت بھی اپنے مالوں اور جانوں کو قربان کرکے دیا۔ اُسی پاک اور برگزیدہ گروہ کو جب ایک قوم نے بُرا کہنا شروع کیا تو آہستہ آہستہ تمام حفظ مراتب کو ترک کرکے آخرکار ان پر لعنت کرنا موجب ثواب قرار دیا مثالوں میں سارے حالات یکساں نہیں ہوتے مگر غور کرو کہ تمہیں بھی کچھ ایسے ہی حالات پیش آتے ہیں تمہارے سامنے بھی ایک قوم خدا کے ایک برگزیدہ نے تیار کی جن کے ایک حصہ کو آج تم کھلے لفظوں میں فاسق اور منافق کے نام سے تو اپنی تحریروں میں یاد کرتے ہو اور تمہاری مجلسوں میں انکی عیب چینی اور ان پر طعن وتشنیع ہوتی ہے تم میں سے کسی کو ان پر بغض وعناد دل میں پیدا کر لینے کے بعد کوئی خواب آجاتی ہے تو بجائے اس کے کہ تم اپنے دل کو صاف کرو تم مکرر لفظوں میں اس کا اعلان کرتے ہو۔ یاد رکھو ہر ایک بدی ایک بیج کی طرح پیدا ہوتی ہے۔ پھر روز بروز وہ قوت پکڑتی جاتی ہے لیکن اگر ایک قوم کو پہلے سالوں بلکہ صدیوں میں اس افراط کی حد کو پہنچی تھی کہ نیکوں پر لعنت کرے تو تم نے گھنٹوں اور دنوں میں اس کو طے کر لیا۔ کاش اس تیزی سے نیکی کی طرف تمہارا قدم اٹھتا۔ پندرہ دن کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت یافتہ جماعت کے ایک گروہ کو تم نے کھلے لفظوں میں منافق کہدیا۔ خدا کے لئے کہو کہ کیا تم نے ان کے دل چیر کر دیکھ لئے ہیں۔ کہ فی الحقیقت وہاں بجائے اخلاص کے نفاق ہے۔ آہ جن پچیس سال کے اخلاص کو نفاق بتاتے ہوئے تم نے پچیس دن بھی انتظار نہ کیا۔ بلکہ میں غلطی کر کے در اصل تو پچیس گھنٹے بھی انتظار نہ کیا تھا۔ ہاں اس کے اعلان میں تمہاری تیزی جمعوں میں سے سات یا دس دن خرچ ہو گئے۔ فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ کونسا تم میں اتنا عظیم الشان اختلاف تھا جس کے لئے تم نے اپنے بھائیوں کو فاسق اور منافق قرار دینے میں اس قدر جلدی کی۔ ایک خدا ایک رسول ایک کتاب ایک امور کو مانتے ہوئے ایک سے عمل کرتے ہوئے۔ کیا تمہارا کام کسی دوسرے کو فاسق اور منافق قرار دینے کے بغیر نہ چلتا تھا۔ خدا کیلئے اب بھی غور کرو کہ پہلے کس قوم نے اس راہ پر قدم مارا۔ اور کیا نیک نتیجہ اس کا حاصل کیا۔ جو آج تم نے بھی وہی راہ اختیار کی۔ دیکھو یہ ایک صریح غلطی کی راہ ہے۔ یہ ایک واضح دلیل ہے کہ تمہارا کام خود ایک راہ پر ہے۔ اب بھی سنبھل جاؤ۔ ورنہ جو بیج آج بوتے ہو۔ اس سے پھر قوم کو صاف کرنا بہت ہی مشکل ہو جائیگا۔ اور جس طرح آج تم نے اپنے بھائیوں پر یہ فتوے لگا دیا ہے تمہارے بعد اور لوگ آئیں گے جو تم میں سے کسی حصہ پر یہی فتوے لگائیں گے دیکھو اپنے پیچھے آنیوالوں کے لئے کوئی نمونہ چھوڑتے ہو تو نیک نمونہ چھوڑو۔ جو گروہ اسوقت تمہاری رائے سے متفق نہیں مانا کہ انہیں کمزوریاں اور نقص ہیں۔ مگر کمزوریوں اور نقصوں سے کونسی قوم خالی ہے۔ اور جب کمزوریاں اور نقص تلاش کرنا ہی تم نے اپنا شیوہ بنا لو گے تو یہ تو میں مانتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ تمہارے ہاتھ ایسی باتیں آجائینگی لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہدیتا ہوں کہ تمہارے سلسلہ کی ترقی میں یہ ایک عظیم الشان روک ہو جائیگی جس کے دور کرنے کی پھر شاید تم میں طاقت بھی نہ رہے۔

رب اغفر لقومی انھم لا یعلمون

میرے پیارے ہادی کا قول ہے۔ میں بھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ وہ اس راہ پر پڑنے سے ہماری قوم کو محفوظ رکھے جس پر چلکر پہلی قوموں نے نیک ثمرات حاصل نہیں کئے ✦

اختلاف کیا ہے؟

اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں جس نے کہا کہ ہر ایک سچائی کیلئے ایک واضح اور بین دلیل ہوتی ہے اب اس وقت ہمارے اندر جو اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ ایک فریق کہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تا قیامت خلفاء کا ایک سلسلہ ہوگا جن میں سے ہر ایک خلیفہ نہ صرف ساری قوم کا مطاع ہوگا۔ بلکہ اس کے ہاتھ پر تمام احمدیوں کو خواہ وہ دنیا کے کسی کونہ میں ہوں بیعت کرنی ضروری ہوگی۔ اور جو بیعت نہیں کرینگے وہ فاسق ہونگے اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ نہ صرف خلفاء کا سلسلہ لازمی نہیں بلکہ یہ چل نہیں سکتا اور کہ حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریریں اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے اپنے بعد کسی فرد واحد خلیفہ کی اطاعت کو ضروری قرار نہیں دیا۔ بلکہ اصلی جانشین اور ساری قوم کا اصلی مطاع ایک **انجمن** کو قرار دیا ہے۔ اور اسی کے سپرد سارا انتظام کیا ہے۔ اور نہ صرف سب احمدیوں کے لئے بار بار کسی شخص کی بیعت کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ہمیشہ کیلئے ایک شخص کو مطاع مان لینے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت اور آپ کی کھلی کھلی تحریروں اور آپ کے عمل کی کلیتہً تردید لازم آتی ہے۔ اور بیعت کے ضروری قرار دینے سے بعض ایسے مفاسد پیدا ہوتے ہیں جو سلسلہ کی بنیاد کو کھوکھلا کرنیوالے ہیں ✦

اس اختلاف میں ایک فیصلہ کن تحریر

اس اختلاف میں جو باتیں اور دلائل جو فریقین پیش کرتے ہیں اور کرینگے وہ تو کبھی ختم نہیں ہو سکتے پھر دلائل پر کیا انحصار ہے اشارات اور اس سے ایک قدم آگے گذر کر خوابوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے ہوتے ہوئے ہم ایسی تاریکی میں چھوڑے گئے ہیں کہ ایک دوسرے کی تردید کرنے کیلئے چاہیں تو یا اشارات اور لطائف اور مختلف قسم کے لوگوں کی خوابوں سے اپنے مطالب کی تائید شروع کر دیں۔ اور کوئی فیصلہ کن اور واضح دلیل کسی فریق کے ہاتھ میں نہیں ہے؟ دوستو! آؤ میں تمہیں ایک صاف اور سیدھی راہ بتاؤں۔ اس بات کو تم سب مانتے ہو۔ کہ جن امور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صریح فیصلہ مل جائے۔ وہاں ہم آپ کے بعد کسی اور کی بات نہیں مانیں گے۔ ہاں فیصلہ ایسا ہونا چاہیئے جو قطعی اور یقینی ہو۔ جس کے الفاظ میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ دیکھو حضرت خلیفۃ المسیح نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا ”سنو تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں۔ اول ان امور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے۔ جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں“۔ پس اب سوچو کہ آیا اپنی جانشینی کے سوال کا حضرت مسیح موعودؑ نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے یا نہیں دیکھو اپنی وصیت میں کس صفائی سے فرمایا کہ

انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے

مگر اس کے بھی تم نے کئی معنے کئے۔ حالانکہ جب کوئی شخص اپنی وصیت میں نام لے کر کسی کو جانشین قرار دیتا ہے۔ تو سوائے اسکے کہ وہ خود ہی اس وصیت کو بدل دے۔ اور کھلے الفاظ میں اس کی تردید کرے۔ کوئی الفاظ یا اشارہ یا کنایہ اس کے اپنے طرز عمل کے سوائے کسی دوسرے کا طرز عمل کسی کے نزدیک ایسے مقرر کردہ شخص کے جانشین ہونے میں فرق نہیں ڈال سکتا۔ لیکن کیا حضرت مسیح موعود نے اپنی وصیت کے ان کھلے کھلے اور صاف الفاظ کی

کبھی دی کی؟ یا کبھی کہا کہ جانشین سے میری مراد نہیں جو اس لفظ کے سیدھے اور صاف معنے ہیں۔ بلکہ کچھ اور مراد ہے۔ ہاں صرف ایک امر میں خود ہی وضاحت فرما دی کہ میرے بعد غیر احمدی لوگوں کو سلسلہ میں داخل کرنے کیلئے بیعت لینے والا کون ہو۔ اگر ایک منٹ کیلئے اپنے خیالات کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کی وصیت پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس خدا کے برگزیدہ نے اسکو کسی پہلو میں ناقص نہیں چھوڑا۔ یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ انجمن کو اپنا جانشین تو بنایا لیکن انجمن تو بیعت نہیں لے سکتی کیونکہ بیعت تو ایک شخص کے ہاتھ پر ہی ہو سکتی ہے۔ پس اگر بیعت کے متعلق آپ کوئی انتظام نہ فرماتے تو ایک وجہ ہو سکتی تھی کہ کہا جاتا کہ گو انجمن کو جانشین کہا ہے۔ مگر چونکہ بیعت کا کوئی انتظام نہیں کیا اسلئے وصیت ناقص ہے۔ مگر غور کرو کہ وصیت میں اس کا بھی کیسا کھلا کھلا اور صاف انتظام کر دیا۔ اور اسی وصیت میں فرمایا:۔

"اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کریں"

ان الفاظ میں اس قدر ابہام باقی رہ جاتا تھا۔ کہ ایسے بزرگوں سے مراد صرف ایک ہی ہو یا یہ کہ خود جو شخص اپنے آپ کو پاک نفس والا قرار دے۔ حالانکہ وہ بے تحقیقت اسکا اہل نہ ہو بیعت لینی شروع کر دے۔ اس ابہام کو حاشیہ میں یہ نوٹ درج کر کے دور کر دیا:

"ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا"

اس سے دونوں باتیں صاف ہوگئیں یعنی ایک تو یہ کہ کسی شخص کے اس لائق قرار پانے کیلئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے نام پر بیعت لے۔ ضروری ہوا کہ چالیس مومن اس پر اتفاق کریں۔ اور دوسرے یہ کہ جس پر چالیس مومن اتفاق کریں وہی احمد کے نام پر بیعت لے سکتا ہے اس طرح پر دونوں ابہام جو اوپر کی عبارت سے پیدا ہوتے تھے دور کر دیئے + تو اس طرح پر آپنے کل انتظام اپنے بعد کا مکمل کر دیا۔ اپنا جانشین انجمن کو ٹھیرایا بیعت لینے یعنی سلسلہ احمدیہ میں لوگوں کو داخل کرنے کا انتظام مکمل علیحدہ کر دیا بیعت لینے والوں کے متعلق کسی قسم کا کام انتظام یا مال کا نہیں کیا۔ بلکہ ان کا کام صرف بیعت لینے تک محدود کیا۔ اور باقی کل کام انجمن کے سپرد کیا۔ اور پھر فرمایا کہ ایسا شخص بیعت لینے کا **مجاز** ہوگا۔ یعنی اسے اجازت ہے کہ بیعت لیا کرے۔ دوسرے لوگوں کو مجبور نہیں کیا کہ وہ اسکے ہاتھ پر بیعت کریں۔ یہ نہیں کہا کہ اسکی بیعت لازمی ہوگی۔ بلکہ اسے اجازت ہے کہ وہ بیعت لے اور وہ بھی مسیح موعود کے نام پر یعنی لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کیلئے +

اب ان دونوں مقاموں میں ایک جگہ تو اپنی جانشینی کا سوال حل کر دیا۔ اور دوسری جگہ بیعت لینے یعنی لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کرنے کا سوال ایسی صفائی سے حل کیا کہ اسمیں کوئی ابہام باقی نہیں چھوڑا۔ اسقدر وضاحت اور صفائی کے ہوتے ہوئے اگر مسیح موعود کا اپنا طرز عمل اس کے خلاف ہو تو پھر تو کچھ شک بھی پیدا ہو سکتا ہے لیکن جب حضرت صاحب کا اپنا طرز عمل بھی اس کے بعد ڈھائی سال تک اپنی زندگی میں ایسا رہا جو نہ صرف اسکے خلاف نہیں بلکہ کھلے طور پر انجمن کے جانشین ہونے کا مؤید ہے۔ خود انجمن بنائی۔ خود اس کے ممبر نامزد کئے۔ خود سب کاروبار انکے سپرد کیا سوائے ایک لنگر خانہ کے جس کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا۔ مگر وہ کھلی اور واضح شہادت جو ان تمام امور سے بڑھ کر ہے جس کے سامنے تمام تاریکیوں کے پردے اٹھ جاتے ہیں جس کو ایک موٹی سی موٹی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی دستخطی وہ تحریر ہے۔ جو اکتوبر ۱۹۰۷ء میں یعنی اپنی وفات سے صرف سات آٹھ ماہ پیشتر انجمن کے قیام کے پونے دو سال بعد آپنے لکھ کر دی۔ اس تحریر کے جو ساری حضرت مسیح موعود کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے ایک ایک لفظ پر غور کرو۔ اور جنبہ داری کو چھوڑ کر خدا کے شہادت دو کہ آیا فیصلہ حضرت مسیح علیہ السلام کا قطعی ہے یا نہیں وہ تحریر حسب ذیل ہے +

"میری رائے تو یہی ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہئے اور کثرت رائے اس میں ہو جائے تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے اور وہی قطعی ہونا چاہئے لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھ کو محض اطلاع دیجائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کریگی لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اسمیں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے۔ اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔ والسلام

مرزا غلام احمد ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء"

میرے دوستو! اس تحریر کو بار بار پڑھو اور غور کرو۔ دیکھو اس شخص کے قلم کے لفظ ہیں جس کو تم خدا کا مامور اور اس امت کا **آخری خلیفہ** مانتے ہو اپنے آپ کو محض طرفداری کے خیال سے ہلاکت کی راہ میں مت ڈالو۔ کیا اس فیصلہ میں کوئی گنجائش باقی ہے کوئی ابہام چھوڑا گیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر اسکو تمام دوسرے خیالات پر مقدم کرو۔ اور تمام دوسری تحریروں اور تقریروں کو اور کسی دوسرے کے طرز عمل کو اس کے نیچے لاؤ۔ جب تمہیں مسیح موعود کی ایسی کھلی کھلی تحریر ملتی ہے تو کیا سلموا تسلیما کا یہ طریق ہے کہ تم اس سے بھاگنے کیلئے مختلف راہیں نکال رہے ہو اگر اس تحریر کے الفاظ میں کوئی ابہام ہو۔ اگر کسی لفظ کے دو معنے ہو سکتے ہوں تو بیشک تم یہ کہو کہ ہم وہ معنے لیں گے جو فلاں شخص یا اشخاص کے طرز عمل سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن اگر تمہارے لئے یہ گنجائش ہی باقی نہیں رکھی گئی اور ایسے صاف اور صریح الفاظ ہیں کہ ان کے اور کوئی معنے ہو ہی نہیں سکتے۔ تو پھر یاد رکھو کہ تم حق کو عمداً چھوڑنے کے الزام کے نیچے ہو +

اس تحریر سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ الوصیت کی رو سے انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین قرار پائی۔ اس تحریر کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں کہ انجمن کے کسی فیصلہ میں دست اندازی کر سکے صرف ایک ہی استثناء حضرت مسیح موعود نے کیا کہ بعض **دینی امور** میں محض آپ کو **اطلاع** دیجائے کہ شائد وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور اس استثناء کے متعلق فرمایا کہ یہ **صورت صرف میری زندگی تک ہے** حالانکہ یہی الفاظ کافی تھے۔ اور کوئی ابہام باقی نہ رہتا۔ مگر پھر فرماتے ہیں۔ **اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا**۔ اب تم اس صراحت سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے؟ کیا اس تحریر سے صاف نہیں پایا جاتا کہ اپنے بعد انہوں نے کسی شخص کو اس **انجمن کا مطاع** ہرگز ہرگز قرار نہیں دیا۔ اور کسی شخص کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اس انجمن کے فیصلہ میں دست اندازی کر سکے کیا حضرت صاحب کی اس کھلی تحریر کے خلاف کرتے ہوئے تمہارا دل نہیں ڈرتا۔ دیکھو میں تم کو دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اس تحریر کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ تو بیشک تم جو چاہو معنے کرو لیکن اگر اس کے صاف صاف الفاظ کسی ایسے خلیفہ کی ضرورت نہیں چھوڑتے جس کو انجمن کے فیصلوں میں دست اندازی کرنے کا حق حاصل ہو۔ تو تم سلسلہ کی بنیاد اس مستحکم چٹان پر رکھو جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے۔ اور اس راہ پر نہ چلو جو انجام کار اس سلسلے کی تباہی کا موجب ہو +

آہ! میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے کھلے حکم کی بے توقیری کی جاتی ہے۔ اور اس پاک انسان کے حکم پر اپنے خیالات کو ترجیح دیجاتی ہے۔ تاللہ لتسئلن عما کنتم تعملون۔ اگر تم اپنی کثرت پر ناز کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کو پس پشت پھینکتے ہو تو پھینک دو میں اس حق کو ساری جماعت کے سامنے لانے کیلئے ہر ایک ذلت اٹھانے اور ہر ایک ناکامی کا منہ دیکھنے کے لئے طیار ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آخر جماعت اپنا رخ پلٹیگی۔ اور ایک کھلی صداقت کو اس طرح پس پشت نہیں ڈالیگی جس طرح آج پھینک رہی ہے۔ میں جگر گوشہ رسول پر تیر پھینکنے والا نہیں ہوں۔ نہ صداقت کا اظہار تیر پھینکنا ہے، عملی طور پر وہ لوگ تیر پھینکنے والے ہیں جو اس وقت بظاہر خیرخواہ نظر آتے ہیں میری نظر انجام اور عاقبت پر ہے۔ میں خود تمہارے تیروں سے چھلنی ہو رہا ہوں دوسروں پر کیا پھینکوں گا +

ان خیالات کا اعلان اور اشاعت

بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ تمہیں پہلے ان خیالات کی اشاعت کی جرأت نہیں ہوئی اسلئے تم منافق ہو میرے دوستو! مجھ پر منافق ہونے کی بدظنی اسقدر جلد نہ کرو۔ اگر میں منافقت کو پسند کرتا تو میں کیوں اسقدر ذلت اور دکھ اٹھاتا اور ماجراؤ کی بیعت کر لیتا۔ میں نے اپنے خیالات کو کبھی نہیں چھپایا۔ ہاں جہاں ایک حکم مجھے دیا گیا ہو جس کا ماننا میرے ذمہ فرض تھا تو اسکی بھی میں نے تعمیل کی۔ سب سے پہلے اگر دیکھنا چاہتے ہو کہ الوصیت کا اثر میرے دل پر کیا تھا تو مئی ۱۹۰۶ء کا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دیکھو جہاں میں نے اپنے ان خیالات کا اظہار الوصیت کے شائع ہونے سے صرف پانچ ماہ بعد کیا مگر اس وقت تم میں سے کسی نے مجھے ملزم نہ کیا۔ پس سلسلہ احمدیہ کے مختصر حالات کے مضمون کے اخیر میں یہ لفظ ہیں +

آئندہ کے متعلق بانی سلسلہ اس سلسلے کے لئے بڑی بڑی کامیابی کی پیشگوئی کرتے ہیں براہین احمدیہ میں دو وعدے سلسلہ کی کامیابی کے متعلق ہیں ایک وہ وعدہ جو خود بانی کی زندگی میں پورا ہونیوالا تھا سو وہ پورا ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے ... کامیابی کا جو ... سلسلہ کو دیا گیا ہے وہ اسکے بانی علیہ السلام ... [illegible]

لڑکے کے ذریعے سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلسلہ کی رہنمائی کے لئے مامور ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑا اقتدار اور قوت حاصل کریگا۔ جب تک ایسا شخص ظاہر ہو اس وقت تک آپ کی وصیت ہے کہ جس شخص کے راستباز ہونے پر چالیس مومن شہادت دیں وہ لوگوں سے بیعت لیتے رہیں۔ **لیکن انتظام سلسلہ ایک انجمن کے سپرد کیا گیا ہے۔ جس کا نام صدر انجمن احمدیہ ہے اور جو قائم ہو چکی ہے"** +

پس میرا مذہب تو شروع سے یہی ہے کہ انتظام سلسلہ میں کسی اور شخص کو دخل نہیں۔ اور بیعت لینے والے بھی ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے غیر احمدیوں سے بیعت لینی ہے۔ اگر زیادہ ہونگے تو سلسلہ ہی بڑھیگا۔ اور یہی مذہب میں نے حضرت مسیح موعود کی تحریروں سے اور انکے کلام سے اخذ کیا جس سے کوئی چیز مجھے پھیر نہیں سکتی۔ یہ تحریر حضرت مسیح موعود کی جو اوپر درج کی گئی ہے صرف انجمن کی کارروائی میں آچکی ہے۔ بلکہ عام طور پر اس کا اعلان میں نے اس وقت کیا تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سب سے پہلا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۸ء میں ہوا چنانچہ اس وقت یہ تحریر حضرت صاحب کی جلسے کے سامنے سنائی گئی بلکہ اس رپورٹ میں یہ اب تک چھپی ہوئی موجود ہے تو کیا میں اپنے مذہب کا اخفا کر رہا تھا پھر جلسہ ہو چکنے کے بعد جب اسی بنا پر سات سوال تحریر ہوئے جن کا جواب مجھ سے طلب کیا گیا تو اس وقت بھی کھول کر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے ان خیالات کا اظہار کر دیا۔ پہلے میں نے حضرت کی خدمت میں یہی عرض کیا تھا کہ ان سوالات کا وقت نہیں ہے۔ مگر جب انہوں نے دوبارہ ارشاد فرمایا تو میں نے مفصل اپنے خیالات کو لکھ دیا۔ بلکہ کرمی خواجہ کمال الدین صاحب نے جن کی طرف بھی یہی سوالات بھیجے گئے تھے لاہور میں ایک جلسہ کر کے اور بہت سے دستخط کرا کر جن کے خاص احباب بھی موجود ہیں اپنے جوابات حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھیج دیئے تھے۔ اور میرا جواب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی تو آپنے پڑھ کر فرمایا۔ کہ اسے محفوظ رکھو کبھی تمہارے کام آئیگا۔ ان جوابات میں سے جو خواجہ صاحب نے دیئے ہیں ایک حصہ نقل کرتا ہوں:۔

"میں نے شروع میں عرض کیا کہ حضرت اقدس نے کاروبار اشاعت وغیرہ انجمن کے سپرد کیا ہے۔ اور اپنے نام پر بیعت لینا انجمن کے سپرد نہیں کیا بلکہ کسی ایسے پاک نفس بزرگوں کے ذمہ ڈالا ہے۔ جن پر کم از کم چالیس مومن اتفاق کرلیں۔ اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جس شخص پر چالیس سے زیادہ اتفاق کریں وہ بیعت کا بوجہ احسن مستحق ہے۔ اسلئے بجائے اس کے کہ ہر دیار اور ہر قریہ میں الگ الگ بیعت ہو ہم نے یہ پسند کیا کہ جب خوش قسمتی سے ہم میں ایک موجود ہے جس پر چالیس نہیں چار لاکھ بھی بیعت کرنے پر متفق ہو سکتے ہیں تو کیوں نہ ہم اسے خلیفہ قبول کریں۔ خلیفہ کے معنے یہی سمجھے ہیں۔ اور اسی قدر اس کا کام ہے جو وصیت اسے سپرد کرتی ہے۔ البتہ اگر کوئی خلیفہ وقت اپنے زہد تقویٰ اپنی بے نفسی اپنے تبحر علم وغیرہ وغیرہ کے باعث اخلاقی حکومت اس قسم کی کر سکے کہ اس اکیلے کی رائے انجمن کی رائیں پر فوقیت رکھے جیسا کہ موجودہ خلیفہ میں ہے تو یہ رتبہ اسے اپنی ذاتی صفات کے لحاظ سے ہوگا۔ نہ بسبب خلیفہ ہونے کے۔ حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں بھی اپنے تین خلیفہ مقرر کئے۔ ایک سید عبداللطیف شہید رضی اللہ عنہ۔ ایک مولوی حسن علی بھاگلپوری علیہ الرحمۃ۔ اور تیسرے ایک اور بزرگ جو خوشاب کے رہنے والے ہیں۔ ان تینوں کو اپنے نام پر بیعت لینے کی اجازت دی تھی۔ کیا وہ خلیفۃ المسیح نہ تھے۔ وہ حضرت کی زندگی میں ہی خلیفۃ المسیح تھے* اور انجمن بھی تھی۔ لیکن آپ کی زندگی میں ایسے خلیفوں پر انجمن کو ... میں نے شروع میں عرض کیا ہے۔ کہ ہم کو خلیفۃ المسیح کے متعلق غور کرتے نہیں دیکھنا۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ایک خلیفہ رسول تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایک خلیفہ تھے۔ ہمارا مسیح ہمارے لئے ایک وصیت چھوڑ گیا ہے۔ اور اپنی زندگی میں ہم کو اس وصیت پر چلا گیا ہے۔ اس لئے جب تک خدا کا مامور ہم میں پیدا نہ ہو۔ تب تک بروئے الفاظ وصیت خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے۔ اور باقی کل امور سلسلہ انجمن کے متعلق ہیں سکیا یہ ممکن نہیں۔ کہ بعد خلیفۃ المسیح کے بعد کسی ایک شخص پر جماعت متفق نہ ہو سکے۔ اور بالفرض اگر الگ الگ شہروں میں ایسے شخص بیعت لینے لگ جاویں۔ جن کو چالیس مومن منتخب کریں اور ایسا کرنا وصیت کے الفاظ کے ماتحت ہوگا۔ تو پھر میں ان ... کے مجوزین سے دریافت کرتا ہوں کہ ان بیشمار خلیفوں میں انجمن ... وجود کو کس خلیفہ کی رائے پر چلنا ہوگا۔ حضرت صاحب نے کہاں حکم ... اور کہاں وصیت میں لکھا ہے۔ کہ ضرور ایک ہی خلیفہ ہوگا۔ جس کے ... [illegible] ... وصیت تو بیسیوں اور سینکڑوں خلیفہ ...

اور حضرت اقدس نے تین خلیفے اپنی زندگی میں مقرر کئے۔ تو پھر یہ کس قدر مشکل کا سامنا ہے "

ان تحریروں پر جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح نے ارشاد فرمایا۔ اس کا آخری نتیجہ صرف اسی قدر تھا۔ کہ یہ سوالات قبل از وقت ہیں اور میری زندگی میں ان کو نہ چھیڑا جائے۔ خواجہ صاحب کی اس تحریر سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ ہمارے کیا خیالات تھے۔ اور ہم نے کبھی منافقت سے کام نہیں لیا۔ ہاں حضرت صاحب کے حکم کے ماتحت جن کے ہاتھ پر ہم بیعت کر چکے تھے۔ ہم نے ان خیالات کی عام اشاعت پھر نہیں کی۔ اور ہمیں یہی حکم تھا۔ کہ "میں آیندہ کے متعلق تم سے کوئی عہد نہیں لیتا۔ میری زندگی میں ان سوالات کو نہ چھیڑو۔" بیشک ان لوگوں نے جن کو ہمارے ساتھ کسی بنا پر ذاتی عناد تھا۔ بار بار ان سوالات کو اٹھایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ ہم ان کے فرمانبردار نہیں ہیں۔ مگر آخر ہر موقعہ پر ایسا جھوٹ بنانے والوں کو ناکامی ہوئی۔ یہ واقعات بجائے خود ایک علیحدہ بحث چاہتے ہیں اور سر دست میں ان کو چھیڑنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کی لاہور والی تقریر صاف بتاتی ہے۔ کہ کس طرح ان پر زور دیا جاتا تھا۔ کہ لاہور کے لوگ آپ کی خلافت میں روک ہیں۔ اور آخر کس زور سے انہوں نے ان لوگوں کو ڈانٹا: "اگر کہو کہ لاہور کے لوگ خلافت میں روک ہیں تو میرے ان الفاظ میں مخلص دوستوں پر بدظنی ہوتی ہے اسے چھوڑ دو۔"

پھر فرمایا: —

"پس میری بات کو یاد رکھو۔ اور بدظنی چھوڑ دو تفرقہ نہ کرو **حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے خلاف نہ کہو نہ کرو ورنہ احمدی نہ رہوگے۔** یہ خیال چھوڑ دو کہ لاہور کے لوگ خلافت کے امر میں روک ہیں۔ اگر ایسا نہ کروگے تو پھر خدا مسیلمہ کا سا معاملہ کریگا۔"

یہ الفاظ قابل غور ہیں اور میں ان کی مزید تشریح کو کسی اور موقعہ کے لئے چھوڑتا ہوں۔ مگر غور سے دیکھو تو حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی خلافت کے معاملہ کے ذکر میں بالخصوص یہ ذکر کیا ہے۔ کہ "حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے۔ اس کے خلاف نہ کہو نہ کرو"۔ پس میں بھی اب حضرت خلیفۃ المسیح کے اسی ارشاد کے مطابق سب کو حضرت مسیح موعود کے فیصلہ کی طرف بلاتا ہوں۔

کیا اب اس سوال کے اٹھانے کا وقت آ گیا تھا؟

اس سوال کے اٹھانے کا وقت یقیناً آ چکا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے وقت جماعت میں ایک اختلاف موجود تھا۔ اور اس کا علم نہ صرف احمدی احباب کو تھا۔ بلکہ غیر احمدیوں تک بھی یہ باتیں پہنچ چکی تھیں۔ اور وہ اختلاف ایک عقیدہ کے معاملہ میں تھا۔ یعنی جماعت کا ایک گروہ وہ تھا۔ جو کل اہل قبلہ کو کافر سمجھتا تھا۔ اور دوسرا گروہ وہ تھا۔ جو سوائے ان کے جنہوں نے خود مسلمانوں کے کسی گروہ کو کافر کہکر بموجب مضمون حدیث اپنے اوپر کفر کا فتویٰ لے لیا ہو۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا برا سمجھتا تھا۔ یہ ایک عظیم الشان اختلاف اس قسم کا تھا۔ کہ جس سے جماعت کے موخر الذکر حصہ کی رائے میں اشاعت اسلام کے اس کام کو جو جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے ولایت میں شروع کیا تھا۔ یا جو آیندہ اس سلسلہ میں ہو سکتا تھا سخت نقصان پہنچانے کے علاوہ سلسلہ کی ترقی میں روک اور سخت مشکلات کا موجب تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد ہی میں نے اس مشکل کی طرف صاحبزادہ صاحب مکرم کو توجہ دلائی اور عرض کیا۔ کہ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے قبل اس کے کہ کوئی کارروائی کی جائے۔ جماعت کے اہل الرائے احباب سے مشورہ کر کے کوئی راہ نکالی جاوے۔ تاکہ باوجود اختلاف اعتقاد کے اتفاق اور یگانگت سے سلسلہ کا کام چلتا رہے۔ لیکن آپ نے نہ مانا اور باوجود طرح طرح کی کوششوں کے وہ راہ اختیار کی جس نے سلسلہ کو ایک سخت ابتلا میں ڈال کر اور جس کے ذمہ وار حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں۔ وقت آ چکا تھا۔ پس ضروری تھا کہ ہم اپنا فرض ادا کرتے جو ہم نے بفضل خدا ادا کر دیا۔

خلیفۃ المسیح حضرت مولوی نور الدین صاحب

مجھے تعجب آتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ میرے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی کھلی تحریروں اور آپ کے دلائل کو پس پشت ڈال لیتے اور اپنی جماعت کے ایک حصہ کو فاسق اور یہود قرار دیتے ہیں۔ محض اس لئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کیوں کی گئی۔ اگر چہ کوئی ایسا مسئلہ بھی دنیا میں ہے۔ جس کے خلاف کچھ نہ کچھ ہاتھ ڈالنے کی جگہ کسی کو نہ ملے۔ لیکن ایک ہی اصول پر اختلافات حل ہو سکتے ہیں۔ اور وہ اصول یہ ہے۔ کہ متشابہات کو محکمات سے حل کیا جائے۔ اور مقدم کو مقدم اور موخر کو موخر کیا جائے۔ جہاں تک سلسلہ احمدیہ میں جانشینی اور خلافت کا سوال ہے اس کے حل کے لئے پہلے ہمیں حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی طرف رجوع کرنا پڑیگا اور اگر ان میں ہمارے ہاتھ کوئی محکم اور واضح بات آ جائے تو تمام دوسرے امور کو اس کے ماتحت کرنا پڑیگا۔ اسی کے ساتھ تطبیق دینی پڑے گی اور اگر بفرض محال کسی امر کی تطبیق ان کھلی تحریروں کے ساتھ نہیں ہو سکتی تو اسے ترک کرنا پڑے گا۔ اب حضرت مسیح موعود کا ایک طرف الوصیت میں انجمن کو اپنا **جانشین** قرار دینا۔ دوسری طرف صاف الفاظ میں یہ لکھ دینا کہ **میرے بعد ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا** ایک ایسی موٹی اور کھلی دلیل ہے۔ جسے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے اور جس کے اندر کسی موشگاف طبیعت کے لئے بھی یہ گنجائش نہیں ہے۔ کہ وہ کوئی اور توجیہہ کر سکے۔ اور جو خلافت کے سوال پر ایک فیصلہ کن دلیل ہے کیونکہ جب انجمن کا اجتہاد کافی ہے۔ تو پھر کسی خلیفہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور نہ کوئی خلیفہ انجمن کے فیصلوں میں دست اندازی کر سکتا ہے۔ پس اب جو کچھ کارروائی ہوئی۔ یا تو اسے اسی فیصلہ کے ماتحت لانا پڑیگا۔ ورنہ اسے غلط قرار دینا پڑیگا۔ کیونکہ مسیح موعود کا فیصلہ کسی صورت میں غلط قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پس اس کے متعلق میں ان مختلف خیالات کو پیش کرتا ہوں۔ جو آپ کی بیعت کے متعلق ہیں۔

(۱) میرا اپنا خیال ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ یہ محض ایک اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ جو سلسلہ کو ایک نازک وقت میں ہاتھ آ گیا۔ کہ ایک ایسا انسان مل گیا جس کے آگے سب کی گردنیں جھک گئیں اور آپ کے زمانہ کے چھ سال ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے اسی سال پورے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کا نام پہلے سے ہی حضرت مسیح موعود نے سیل خدام الدین رکھا اور ان کو اپنا کامل متبع بتایا۔ ایسا متبع کہ گویا اصل میں اور اس میں کوئی فرق ہی نہیں اور یہ فرمایا کہ وہ نور نبوت سے نور حاصل کرتا ہے۔ بالکل وہ خلیفۃ المسیح اس لئے کہلایا کہ مسیح کے بعد آیا۔

۲ - کئی احباب نے مجھ سے ذکر کیا ہے کہ ہم حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مہدی سمجھتے ہیں ان میں سے بعض نے اپنے اس خیال کا اظہار حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے بھی کیا اور آپ نے اس کا انکار نہیں کیا۔ چنانچہ اسی خیال کے مرید مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفی اور منشی اکبر شاہ خان صاحب ہیں۔ جنہوں نے مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین لکھی ہے اور اس بات کی دلیل وہ یہ رکھتے ہیں۔ کہ مہدی قریش میں سے ہونا چاہئے اور حضرت مولوی صاحب قریشی تھے۔ پھر لکھا ہے کہ مہدی امامت کریگا۔ اور حضرت مولوی صاحب ہی اصل امام حضرت مسیح موعود کی زندگی میں تھے۔ گو جب تک حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم زندہ رہے۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے خود یہ منصب ان کے سپرد کر رکھا تھا۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ مہدی مسیح کے جنازہ کی نماز پڑھیگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ پھر یہ لکھا ہے کہ مہدی کا زمانہ چھ سال ہوگا۔ اور چھ سال تک ہی آپ کا زمانہ رہا۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ خود **خلافت احمدیہ** میں حضرت مولوی صاحب مرحوم کو صفحہ ۹۳ پر **مہدی** تسلیم کیا گیا ہے اور حدیث سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ تیری اولاد میں سے ایک مہدی ہوگا۔ جو کہ زوشجہ ہوگا۔ یعنی جس کے منہ اور سر کے کسی حصہ میں ایسا زخم لگا ہوگا۔ جو ہڈی تک پہنچا ہوگا۔

۳ - بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ بطور نفل ان کا کر لینا انہیں ہمیشہ کے لئے فرض نہیں بنا دیتا۔ اور جب تاریخ ہمیں بتلاتی ہے۔ کہ خلافت کا سلسلہ صرف چند روزہ ہوتا ہے۔ تو کس طرح یہ امر قابل تسلیم ہے۔ کہ اگر ایک شخص کی بیعت کر لی تو اب آیندہ بھی کرتے جاویں۔ خود واقعات نے بتا دیا کہ آیندہ جماعت میں دو گروہ ہو جانے کی وجہ سے کسی ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہو سکتی۔ اور جماعت کے اتفاق کی وہی صورت ہو سکتی ہے۔ جس کا نہایت صاف نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وصیت میں اور پھر اپنی اس تحریر میں کھینچا ہے جس میں یہ فرمایا ہے کہ آپ کے بعد کسی شخص کو انجمن کے فیصلوں میں دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۴ - یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ [illegible] وقت میں بار بار یہ کوشش کی گئی کہ [illegible] جاسکے۔ یا انجمن کے قواعد میں ایسی تبدیلی کر دی جاوے۔ کہ جس سے انجمن کا وجود کالعدم ہو جائے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ [illegible] آپ کے سارے زمانہ خلافت میں جاری رہی۔ کہ قواعد انجمن میں اس بات کی [illegible] کیا جاوے کہ خلیفۃ المسیح انجمن کے فیصلوں کو توڑ سکیگا۔ یا جن ممبروں کو چاہے [illegible] اور جنہیں ممبر چاہے داخل کر دے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایسی خطرناک تجویز کو ہمیشہ رد کیا۔ اور اس طرح پر عملی رنگ میں یہ ثبوت دیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کی جو انجمن کے متعلق ہے۔ پوری عزت کرتے ہیں۔ اس کے متعلق [illegible] پاس تحریری ثبوت بھی موجود ہے۔ مگر سر دست میں اس کی اشاعت کو پسند نہیں کرتا۔ اور صرف بحالت مجبوری شائع کروں گا۔

۵ - ان تمام امور سے کسی شخص کی تسلی نہیں ہوتی۔ تو میں علانیہ کہونگا کہ [illegible] صورت میں جب ایک طرف حضرت مسیح موعود کا کھلا کھلا فیصلہ موجود ہے ہم اس امر کے بالمقابل کسی اور امر کی پرواہ نہیں کر سکتے۔ اگر دو باتوں میں سے ایک کے ترک کرنے کی ہی ضرورت ہے تو بہرحال مسیح موعود کا فیصلہ ترک نہیں کیا جاوے گا اور سلسلہ کا چھ سال کا عمل اس پر قربان کرنا پڑے گا۔ [illegible] اس صورت میں جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کو ترک کرنے سے سلسلہ کی ترقی رک کر ایک گدی قائم ہو جاتی ہے۔ جس کے نتائج مہلک ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور سلسلہ اہل قبلہ کے کفر پر جمع ہوتا اور خادم اسلام ہونے کی حیثیت سے دور نکل جاتا ہے۔ بلکہ خود اپنے ہی خادموں کو فاسق بنانے والا ٹھہرتا ہے۔

جلسہ شوریٰ نے ان مشکلات کا حل کس طرح کیا

ان مشکلات پر غور کرنے کے لئے لاہور میں جلسہ شوریٰ ان احباب کا کیا گیا۔ جو سمجھ کر رائے دے سکتے تھے ان لوگوں کو جو بیعت کر چکے تھے۔ اس میں بلانا بے سود تھا۔ کیونکہ ان کے نزدیک تو خود جماعت کا ایک حصہ ہی فاسق اور منافق ٹھہر چکا تھا۔ اس جلسہ میں متعدد جماعتوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ تھے اور جہاں تک میں دیکھتا ہوں ایک ہی راہ فیصلہ کی نکالی گئی تھی۔ جس میں الوصیت کا منشا بھی پورا ہوتا تھا۔ جماعت تفرقہ سے بھی بچتی تھی۔ اور کسی حصہ جماعت کو فاسق اور منافق قرار دینے کی ضرورت بھی نہ رہتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کا منشا بھی پورا ہوتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو کام حضرت مسیح موعود نے ہمارے سپرد کیا وہ چل کر ہوتا رہتا۔ چنانچہ اس جلسہ کی ہر دو تجاویز ان اغراض کو پورا کرنے والی تھیں اور دوسری تجویز ایک نہایت ہی مبارک تجویز تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ صاحبزادہ صاحب کو بحیثیت میر مجلس صدر انجمن احمدیہ بدیں شرط امیر تسلیم کیا جاوے کہ پرانے احمدیوں کے لئے بیعت ضروری نہ ہوگی۔ اور امیر کے اختیارات میں یہ نہ ہوگا کہ وہ حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کا خلاف کرے۔ جس کے رو سے کل امور متعلقہ سلسلہ احمدیہ انجمن کے سپرد کئے گئے ہیں۔ جس کے فیصلوں میں مسیح موعود کے بعد کسی شخص کو دست اندازی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اس تجویز کو صرف اس خیال پر رد کر دینا۔ کہ جانشین بلا شرط ہونا چاہئے۔ ایک ایسی غلطی ہے جس نے سلسلہ میں ایک تفرقہ کی بنیاد ڈال دی ہے۔ حالانکہ بلا شرط کا لفظ ایک خطرناک لفظ ہے۔ جس طرح کسی خلیفہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قرآن کریم یا حدیث کے خلاف کرے۔ اسی طرح اسے یہ بھی حق حاصل نہیں کہ وہ مسیح موعود کی کسی تحریر کے خلاف کرے۔ پس ایسی شرائط کو ماننے سے انکار کرنا صریح خلاف ورزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی ہے۔

تجویز کی نامنظوری اور اس کے نتائج

اس تجویز کو صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایک وفد چند معزز احباب کا تجویز ہوا۔ تا کہ قادیان میں حاضر ہو کر وہ اس کے متعلق مفصل گفتگو صاحبزادہ صاحب سے کرے۔ لیکن جب صاحبزادہ صاحب سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ اس وفد کی حاضری کی اجازت دیتے ہیں۔ تو انہوں نے دو تین دن بعد یہ جواب بھیجا۔ کہ اگر انہی تجاویز کو وفد نے پیش کرنا ہے۔ تو اس کے آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی اور معقول بات پیش کرنی ہو تو اس صورت میں پندرہ آدمیوں میں سے صرف پانچ آدمیوں کو حاضر ہونے کی اجازت دی۔ اور بقیہ کے متعلق لکھا۔ کہ ان کے آنے میں فتنہ ہے۔ اس پر اہل الرائے احباب نے پھر جمع ہو کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ چونکہ سوائے اس تجویز کے جو پیش کی گئی تھی۔ اور کوئی صورت موجودہ مشکلات کے حل کے لئے نظر نہیں آتی۔ اور اسے صاحبزادہ صاحب رد کر چکے ہیں اور دو تہائی ممبران وفد کو باعث فتنہ قرار [illegible]

تھا۔ جو اپنی ذات سلسلہ کے لئے تشویش کا باعث ہو رہے ہیں۔ اور چونکہ معاملہ بیعت کو شرح صدر پر چھوڑ کر غیر بیعت شدہ پر جو فتویٰ فاسق اور منافق کا لگایا گیا ہے۔ اس کو واپس نہ لینے کی صورت میں موجودہ تفرقہ دُور نہیں ہو سکتا اسلئے وفد کے قادیان جانے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ کام اب بھی اسی طرح ملکر کرتے رہنا مناسب ہے۔ جس طرح پہلے ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس بات کا سب کو افسوس ہوا کہ اس آسان راہ پر جو تفرقہ کے دور کرنے کے لئے پیش کی گئی تھی صاحبزادہ صاحب نے غور اور گفتگو کرنا بھی ناپسند کیا اور دوسری طرف نہ صرف فاسق اور منافق اور ابلیس کے الفاظ ان لوگوں کے متعلق جنھوں نے بیعت نہیں کی۔ صاحبزادہ صاحب کی اپنی تحریر میں ہی پائے جاتے ہیں۔ بلکہ ان الفاظ کی وجہ سے بعض جوشیلے نوجوان ترک سلام اور تفرقۂ نماز کو بھی ضروری سمجھنے لگ گئے ہیں اور غیر بیعت شدہ احباب سلسلہ کے لئے یہودی تک کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ امور موجودہ تفرقہ کو صرف ایک مستقل صورت ہی دینے والے معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ اس کو اور بھی زیادہ کر دیں تاہم اپنی طرف سے ہر ایک ممکن کوشش اس تفرقہ کو کم کرنے کی ضروری ہے اور اسی لئے آیندہ ہر ایک قسم کی ناگوار تحریر سے جس میں کسی پر کسی قسم کا ذاتی حملہ ہو یا سخت الفاظ ہوں بچنا فریقین کے لئے نہایت ضروری ہے۔ میں جہاں صاحبزادہ صاحب سے یہ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ کم از کم اس پہلو میں ہماری مدد تفرقہ کو دور کرنے کے لئے ضرور فرماویں اور اس قسم کے سخت الفاظ کو ترک کر دیں دوسری طرف اپنے دوسرے احباب کے خدمت میں بھی یہ التماس کرتا ہوں کہ آیندہ اپنی تحریروں کو اصولی مباحث پر محدود رکھیں۔ اور ان میں بھی بہت احتیاط کے ساتھ الفاظ کا استعمال کریں۔ تاکہ کسی قسم کی ذاتی رنجش پیدا نہ ہو ہمارے تعلقات اخوت اس قدر مضبوط ہونے چاہئیں۔ کہ فروعی مسایل میں بھی کسی قسم کا اختلاف جو کہ سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ایک لازمی امر ہے ہمیں ذاتی حملوں یا عیب چینی کی طرف نہ لے جائے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اعتدال کی روش اگر ایک طرف سے بھی مضبوطی کے ساتھ اختیار کی جاوے تو دوسری طرف کو خود ہی کچھ نہ کچھ نرمی اور اعتدال کی طرف لانے میں مد ہوگی۔ پس آج سے بعد جو صاحب ہمارے احباب میں سے کوئی مضمون بیعت کی ضرورت یا عدم ضرورت پر لکھیں۔ یا کفر و اسلام کے مسئلہ کے متعلق لکھیں وہ اس بات کو نہ بھولیں۔ اور کسی دوسرے کی سخت تحریر ان کو ایسا جوش میں نہ لاوے۔ کہ وہ بھی جائز حد ہی کو بھول جاویں۔ میں ڈرتا ہوں کہ ہماری بہت سی قوت اور طاقت جو غیروں کے مقابل خرچ ہونی چاہئے۔ آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہوئے صرف ہو کر قوم کی ترقی میں کوئی جمود کی حالت پیدا نہ ہو جائے۔ کیونکہ آپس کے جھگڑے کبھی کسی قوم کو دوسرے کے مقابلہ کے قابل نہیں چھوڑتے جس کیلئے درحقیقت قوم کی مجموعی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے سارے جوشوں کے اندر ہمیں اپنے اصل مقصد کو نہیں بھولنا چاہئے۔ جو اشاعت اسلام ہے

اشاعت اسلام کے متعلق ایک تجویز

اسی ضرورت کو مدنظر رکھکر اور اس خیال سے تا قوم کی طاقت کو اپنے اصل مقصد کی طرف لگایا جائے۔ اور اس کی توجہ ان امور سے جو باہم تفرقہ کا باعث بن رہے ہیں۔ حتی الوسع ہٹائی جاوے اور نیز اس خیال سے کہ اہل قبلہ کے کفر کا مسئلہ اب ایک نئی صورت اختیار کرکے اشاعت اسلام اور سلسلہ کی ترقی میں خطرہ ہے۔ کہ روک کا باعث نہ بن جاوے اور جو کام اشاعت اسلام کا اس وقت یورپ میں شروع کیا گیا ہے۔ اور جس طرح ہمیں اسے آیندہ ترقی دینے کی فکر ہے۔ اس میں ہرج واقع نہ ہو۔ یہ مناسب سمجھا گیا۔ کہ علاوہ اس کام کے جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت مل کر افراد سلسلہ کر رہے ہیں۔ ایک انجمن لاہور میں اشاعت اسلام کی غرض سے بنائی جاوے۔ جس کا مقصد سلسلہ کی اصل غرض کو جو یہاں اشاعت اسلام ہے قوت دینا ہو اور اس کام کو ایک مستحکم بنیاد پر رکھکر نئے جوش کے ساتھ اس میں وہ سب احباب شریک ہوں۔ جو عام اہل اسلام اہل قبلہ کلمہ گوؤں کو کافر نہیں کہتے۔ ہاں اس حدیث کے ماتحت جس کی رو سے مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ ان لوگوں کو جو اہل قبلہ کے کفر پر اصرار کرتے ہیں ایک خطرناک غلطی کا مرتکب سمجھتے ہیں۔ اور اپنے ان احمدی احباب کے حق میں جنہیں وجود سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کے بعض فروعی مسائل میں اختلاف ہے۔ برائی کے ساتھ زبان نہیں کھولتے۔ چنانچہ اس بنا پر توکلاً علی اللہ ایک انجمن کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ کیونکہ جس صورت میں اصل غرض ہمارے سلسلہ کی جو بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے اشاعت اسلام ہی ہے۔ تا آپ کی آمد لیظہرہ علی الدین کلہ کے مصداق ثابت ہو اس لئے ہم جس قدر بھی زور اشاعت اسلام کے مقصد پر لگا سکیں جس قدر بھی اپنے مالوں اور جانوں کو اس کام کے لئے وقف کر سکیں تھوڑا ہے۔ میرے دوستو! اسلام سخت مصائب کے نیچے ہے۔ اس کی اشاعت کرنا اور لوگوں کو مسلمان بنانا پھر اسلام کے کمال کی طرف لوگوں کو لے جانا اور ان لوگوں کو جو مسلمان ہیں ہر قسم کی غلطیوں سے نکالنا۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے۔ کہ ابھی تک تم نے جو کچھ اس بارے میں کیا وہ درحقیقت اس راہ میں ایک پہلا قدم ہے۔ اگر دنیا میں ایک کامیاب قوم بننا چاہتے ہو۔ اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد میں پکے ہو تو آؤ اور پورا زور اس رسی کے کھینچنے میں لگاؤ۔ ایک کم ہمت آدمیوں سے جو اپنا پورا زور نہ لگانا چاہتے ہوں بلکہ کچھ توجہ کسی طرف ہو اور کچھ کسی طرف دس باہمت آدمی جو اپنی پوری توجہ اور پورے زور کے ساتھ اس کام میں لگ جائیں بہت بہتر ہیں۔ اس ابتلا کے اندر جو سلسلہ پر آ رہا ہے تم اسلام کے لئے ایک سچا جوش دکھاؤ۔ ہاں اپنا پورا زور لگا دو۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قربانی کی وجہ سے تمہارے ابتلاؤں کو بھی دُور کر دے گا۔ تم اللہ کی رضا کے لئے ہمہ تن اس کی راہ میں کوشش کرو تا کہ اللہ تمہیں ان راہوں پر چلائے۔ جن پر چل کر انسان کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہے یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دنیا میں تھوڑے ہو۔ بہت بکار ہے تعداد بکار نہیں کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله ہاں اللہ کا اذن تب ہی ہوتا ہے۔ کہ تم اپنی طرف سے کوئی کمی نہ رکھو پھر یقین کر لو کہ اگر تم نے پوری طاقت سے اللہ کی راہ میں قدم اٹھایا ہے تو اللہ تعالےٰ بھی پورے زور سے تمہاری تائید کرے گا اور تمہاری کوششوں پر ایسے ثمرات مرتب کرے گا۔ کہ وہ تمہاری تمام تکان کو راحت میں مبدل کر دیں گے۔ اور تمہارے سارے رنجوں اور کلفتوں کو دور کر دیں گے ہاں اس قدر میں نے اور بھی کہنا ہے۔ کہ ظاہری کوشش بھی کرو اور باطنی بھی یعنی دعاؤں میں بھی مصروف ہو جاؤ۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جب تم ان دونوں پہلوؤں میں اپنا پورا زور لگا دو گے۔ تو تمہارے ابتلا بھی باقی نہ رہیں گے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم آخر میں میری پھر یہ نصیحت ہے کہ سب دنیا سے ہمدردی کرو بالخصوص مسلمانوں سے۔ کسی مسلمان کے حق میں دل آزاری کا کلمہ نہ بولو اور جب تم تمام مسلمانوں کے ساتھ یہ نیک برتاؤ کرو گے۔ تو میں خیال نہیں کرتا کہ تمہاری زبان تمہارے ان بھائیوں کے حق میں کبھی حد اعتدال سے تجاوز کرے گی۔ جو مسیح موعود میں ہو کر تمہارے ساتھ دوہرا رشتہ اخوت رکھتے ہیں۔ وہ اگر تمہیں بُرا کہیں تو پھر بھی خاموش رہو۔ بدلہ لینے کی کوشش نہ کرو میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کی نصیحت یاد رکھو۔ گالی کے عوض گالی مت دو۔ اخلاق سے ہی تم دنیا کو جیت سکتے ہو۔ نہ درندگی سے انسان جب ہر بات کا بدلہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی اخلاقی ترقی رک جاتی ہے۔ اپنے اوپر ایک مصیبت قبول کرو تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہاری دوسری مصیبتوں کو دور کرے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والسلام

محمد علی

ایک ضروری عریضہ کا جواب

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی اشاعت میں لاہور چھاؤنی کے بعض احمدیوں کی طرف سے جس عریضہ کا مضمون بنام جناب مولوی محمد علی صاحب قبلہ آپنے نقل فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر آپ وہ جواب بھی شائع فرماویں کہ جو مولانا موصوف کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ تو مناسب و موزون ہوگا کیونکہ اس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ مولانا ممدوح اپنی والا صفات سے نہ کسی نخر اور بڑائی کے ہرگز خواہاں ہیں۔ بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے دلدادہ اور مقدس اسلام کی اشاعت و حمایت کے خواہاں ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود کے ہاتھ پر وہ کر چکے ہیں۔ اس پر قائم رہنا وہ اپنا دین و ایمان سمجھتے ہیں۔ جو ہر ایک مومن مسلمان اور سچے و پکے احمدی کا فرض ہے۔ مقدس اسلام کو دراصل ایسے ہی پاکیزہ خیالات انسانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی ذات کے لئے کسی فخر و مباہات کی ضرورت نہ سمجھتے ہوں اور اسلام کی آن کے قربان اور اشاعت کے دلدادہ ہوں۔ ... [illegible]

اسلام کی محبت سرایت کر گئی تھی ایسی قسم کے کثرت سے پائے جاتے تھے اور مسیح موعود علیہ السلام اس قسم کے مسلمان بنانے کے لئے تشریف لائے تھے احمدی قوم نے اگر مرزا صاحب کو مسیح موعود دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے مانا ہے۔ تو جو کچھ سید نا مولوی محمد علی صاحب قبلہ نے تحریر فرمایا ہے اور جس کی الوصیت تصدیق کرتی ہے اس پر عمل کرنا چاہئے اور الوصیت کو زیر نظر رکھنا لازم ہے اور اگر دنیا کو دین پر مقدم کرنے کے لئے حضرت صاحب کو تسلیم کیا ہے۔ تو پھر جو دل میں آئے وہی کرنا چاہئے۔ بہر کیف مولانا ممدوح کا جواب حسب ذیل ہے :-

"مکرمی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں جو کارروائی ہوئی ہے اس کی اطلاع پیغام صلح سے آپ کو ہو چکی ہوگی میں اپنے لئے تو کسی بات کا خواہاں نہیں۔ لیکن اسلام کی بہتری کے لئے میری اب بھی وہی رائے ہے جو پہلے تھی۔ سردست ابھی انتظار کرنا بہتر ہوگا والسلام۔ خاکسار محمد علی $\frac{3}{14}$ +/7

سمجھدار احمدیوں کیلئے ایک حل طلب معمہ

ذیل میں بندہ دو تحریریں بجنسہٖ جیسا کہ وہ شائع ہو چکی ہیں درج کرکے اس کی تفسیر اور حل سمجھدار لوگوں کی عقل پر چھوڑتا ہے امید ہے کہ ہمارے دوست ان پر غور کرکے کم از کم ان کا تطابق کرکے دکھائیں گے وہو ہذا۔

"میری رائے تو یہی ہے۔ کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ کہ ایسا ہونا چاہئے اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے اور وہی قطعی ہونا چاہئے۔ لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہمارے خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھکو محض اطلاع دیجائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو اور یہ صورت میری صرف زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا والسلام۔ مرزا غلام احمد ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء"

احباب اس کی تفسیر عقل خداداد سے کریں اور موٹے الفاظ یعنی "بعد میں ہر ایک امر میں" کی تفسیر خصوصیت سے کریں اور پھر وہ میں کا مقابلہ ہمارے مخالف خیال بھائیوں کے طرز عمل اور اس کا تطابق مندرجہ ذیل شائع شدہ تحریر سے کریں :-

"ہم سب اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم سب کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح کا جانشین ایک شخص ہونا ضروری ہے اور اس کی بیعت کرنی ہر ایک احمدی پر واجب ہے اور ہمارے نزدیک اس خلیفہ سے کسی قسم کی شرائط طے کرنا جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی خلافت کے وقت طے نہیں کی گئیں۔ بالکل جائز نہیں بلکہ اس کی بیعت اسی طرح ہوگی۔ جس طرح صحابہ نے کی یا جس طرح خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی بیعت کیگئی۔ جو کوئی بھی خلیفہ مقرر ہو۔ وہ کل جماعت اور صدر انجمن کا مطاع ہوگا۔ اور سب جماعت کو اس کے احکام کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی والسلام"

جواب دینے کی تکلیف کرنے والے بزرگ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ بانی سلسلہ نے اپنی آخری تحریر میں دینی امور میں بھی انجمن کا صرف اکو اطلاع دینا کافی سمجھا ہے۔ اور اپنی پاک نفسی سے اور بے غرضانہ خدمت اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کو بھی گوارا نہیں کیا۔ کہ انجمن دینی امور میں آپکی رائے لیا کرے۔ حالانکہ آپ کا ایسا لکھنا ہر طرح مناسب تھا۔ ایک مامور اگر یہ بات لکھتا کہ سب جماعت کو اس کے احکام کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی"، تو نہایت درست بات ہوتی۔ مگر ایسے قسم کھانے والوں کے دلوں میں بانی سلسلہ کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ جنھوں نے ایسی فضول اور لغو تحریر لکھی۔ اور پھر لوگوں سے اس پر دستخط کرائے دستخط کرنے والے ہی ان تحریروں کا تطابق کرکے دکھائیں +

راقم :- امن است در مکان محبت سرائے ما

مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود۔

جس میں جملہ کشوف والہامات حضرت مسیح موعود درج ہیں۔ فتنہ سے بچنے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے درخواستیں منیجر پیغام صلح لاہور کے نام آئیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۱۴ء   نمبر ۱۱۲

علامہ نور الدین صاحب مرحوم و مغفور اور صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت اقدس سیدنا نور الدین صاحب مرحوم کے وجود اقدس میں جو خوبیاں تھیں۔ اُن سے زمانہ واقف ہے۔ آپ کے علمی نمونے مسلم قوم کے لئے عموماً اور احمدی قوم کے لئے خصوصاً ایسے قابل ہیں۔ کہ اُن سے معنوی طور پر فوائد حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کی جائے۔ تاکہ ہم میں بھی وہی بات پیدا ہو سکے جس کے باعث نور الدین مرحوم کی خاص شخصیت آج قابل عزت و حرمت تسلیم کی جانے کے لائق شمار کی جاتی ہے۔ یوں تو آپ کی ذات میں زندگی کے ہر شعبہ کے لئے ایک خاص علمی نمونہ پایا جاتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" کے متعلق آپ کا طرز عمل خصوصاً زیر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس لئے فخر احمدی توم حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب قبلہ نے وجو قابل احترام احمدی بزرگ ہیں: مولوی محمد احسن صاحب قبلہ کے نقطۂ خیال میں ہی نہیں۔ بلکہ یقین میں بفحواء علی الدین کلہ، کے مصداق اور قرآن کریم کے دریا ہیں"۔ ملاحظہ ہو پیغام صلح مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۱) حضرت علامہ نور الدین مغفور کی نسبت یہ فرمایا ہے۔ کہ اُن کا زمانہ در اصل سیدنا مسیح موعود خلد آشیانی کا زمانہ تھا۔ جس کے ساتھ ہر ایک اہل الرائے کو اتفاق کرنے کے سوائے چارہ نہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب مرحوم نے اپنے عملی نمونوں سے یہی ثابت کیا ہے۔ کہ آپ کا عہد سعادت مہد یقیناً مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا مصداق ہے۔ حضرت صاحب نے احمدی جماعت کے لئے جو ایک قانون "الوصیت" کے نام سے وضع فرمایا تھا۔ اور اپنی جانشین ایک انجمن بنائی تھی۔ باوجود مسیح موعودؑ کے رنگ میں رنگین ہونے اور خاص شخصیت رکھنے کے حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اُس پر عملدرآمد کرنا امر ضروری یقین فرمایا۔ اور کبھی بھی صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں کے خلاف نہ تو آواز اُٹھائی اور نہ اُس کے کام میں مزاحم ہی ہوئے۔ بلکہ جہاں تک آپ کے بس میں تھا مالی اور لسانی طور پر اُس کی مدد کر کے اُس کی جڑ کو مضبوط کرنے کی ہی فکر میں رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نذرانہ کے طور پر جس قدر روپیہ حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ میں حضرت صاحب کے رنگ میں رنگین ہونے کے باعث آتا رہا۔ وہ آپ صدر انجمن احمدیہ کے حوالے کرتے رہے۔ اُس میں سے ایک پیسہ یا کوڑی تک بھی آپ نے لینا گوارا نہیں کیا۔ جس سے اس بات پر خاص روشنی پڑتی ہے۔ کہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے عملی طور پر صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود کا جانشین یقین فرمایا تھا۔ اس لئے آپ نے ایسے کل روپیہ کو جو حضرت صاحب کا حق تھا۔ اپنے صرف میں لانا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ کی جانشین صدر انجمن احمدیہ کو جو آپ کی جائز وارث بھی ہے۔ حوالے کر دینا ضروری سمجھا۔ اس میں کلام نہیں کہ اگر اس روپیہ کو جو بطور نذرانہ کے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ میں آپ کو مسیح موعود کے رنگ میں رنگین سمجھ کر دیا جاتا تھا آپ اپنے صرف میں لے آتے۔ تو انجمن کو اُس پر اعتراض نہ ہوتا۔ مگر اس طرح عملی طور پر نقص ہو جاتا۔ اور الوصیت کی کامل پیروی نہ ہوتی۔ جس کی مولوی صاحب جیسے انسان سے اُمید محال تھی اور اسی لئے مولوی صاحب مغفور نے نہ تو اُن آوازوں کو سنا جو انجمن کے خلاف اُٹھائی جاتی تھیں۔ یا اُس کے قواعد کی ترمیم و تنسیخ کے لئے پیش کی جاتی تھیں۔ اور نہ انجمن کے کسی کام یا فیصلہ میں مخل ہوئے۔ بلکہ انجمن کے سپرد جو کام تھا۔ اُس کو ہر طرح بہ نظر استحسان دیکھا۔ اور اُس کی تائید کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح پاک کو خوش کیا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تاحال کے طور پر جو فعل مولوی صاحب سے سرزد ہوا۔ وہ الوصیت کی تائید و تصدیق کرتا ہے۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ مولوی صاحب کی جن لوگوں نے بیعت کی انہوں نے "الوصیت" کے خلاف قدم مارا سراسر غلطی ہے۔ کیونکہ جس حالت میں مولوی نور الدین صاحب مرحوم نے انجمن کے خلاف نہ تو کوئی کارروائی کی۔ اور نہ اُس کے قواعد میں ترمیم و تنسیخ کو روا رکھا۔ اور نہ نذرانہ کے روپیہ کو اپنے صرف میں لائے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کا جو جانشین [illegible] اُس کو ہی جانشین اور جائز وارث "صدر انجمن" [illegible]

کے حوالے کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا۔ تو بجائے خود اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے فعلی طور پر انجمن کو حضور مسیح موعود کا جانشین ثابت کر دیا۔ اگر حضرت مولوی صاحب اپنے آپ کو ویسا ہی مسیح موعود کا جانشین سمجھتے جیسے کہ خلافت کے خواہشمند [illegible] سمجھتے ہیں۔ تو نذرانہ کا روپیہ انجمن کے ہرگز حوالے نہ کرتے لیکن مولوی صاحب نے عملی طور پر یہ ثبوت دیا ہے جو کچھ ہے وہ صدر انجمن احمدیہ ہی ہے اور اپنا کام صرف قوم کے شیرازہ کو مضبوط رکھنے تک محدود رکھکر اُس کے لئے شب و روز سعی تبلیغ فرماتے رہے۔ پس میرے پیارے بھائیو! اے احمدی بزرگو ہم سب کا یہ فرض ہے۔ کہ الوصیت کے ذریعہ جو قانون ہمارے عمل درآمد کے لئے حضرت مسیح موعود پیش کر گئے ہیں۔ اُس سے انحراف نہ کریں ایسے ہی مولوی صاحب مرحوم نے عملی طور پر جو سبق دیا ہے اُس پر کاربند رہنے کی دن رات کوشش کر کے انجمن کو تقویت دیں۔ تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جس صداقت کو پھیلانے کا خدا نے ارادہ فرمایا ہے وہ بطرز احسن پھیل سکے۔ گدی یا سلسلہ کو قایم کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام تھا۔ جس کو آپ نے "الوصیت" کے ذریعہ قلع قمع کیا ہے۔ اور مولوی صاحب مرحوم نے اپنے عملی نمونہ سے گدی کے سلسلہ کی جڑھ بنیاد سے اکھیڑ دی ہے۔ بھائیو! ایک بات کی حقیقت سمجھکر خواہ مخواہ ایسے راہ کی طرف ہرگز مت قدم اٹھاؤ جس کا انجام خطرناک ہو۔ حضرت مسیح موعود نے ہمارے ذمہ اشاعت و حمایت اسلام کا کام سپرد کیا ہے۔ نہ کہ ایسا طرز عمل اختیار کرنا کہ جس سے اُن کے احکام کی خلاف ورزی لازم آئے۔ . . . انجمن بنانا اور اُس کے لئے ایک قانون وضع کرنا اور اُس کا کام اشاعت اسلام و حمایت دین متین قرار دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کو اشاعت اسلام سے کس قدر محبت تھی۔ حضرت صاحب کی ساری کتابیں پڑھو اُن میں یہی امر نظر آئیگا۔ کہ حضور کی دلی خواہش اسلام کی ترقی کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب قبلہ بھی ساری عمر اس کے متمنی رہے اب ہم احمدیوں کو اس حکم سے انحراف نہ کرنا چاہئے۔ ہم میں وہی انسان قابل تعظیم و تکریم ہونا چاہئے۔ کہ جو حضرت صاحب کی "الوصیت" کے ماتحت چلے اور حضرت مولوی صاحب مرحوم کے طرز عمل کو خیر مقدم کہے کا عملی طور پر ثبوت دے جو الوصیت کے خلاف قدم اُٹھائے وہ خواہ کوئی ہو اُس کی آواز کو نہ سننا چاہئے۔

بھائیو! تم نے اگر سچ مچ مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کے لئے مانا ہے اور مقدس اسلام کا اس زمانہ میں تازہ اور زندہ ثبوت اُس کی ذات اقدس کو تسلیم کیا ہے جس کے لئے ہزاروں نشان بھی دیکھے ہیں تو استوار رہو اور کسی کی بے جا محبت تم کو اپنی جگہ سے نہ ہٹائے سب سے بڑھکر محبت کرنیکی تعلیم حضرت صاحب نے خدا سے اور اُس کے رسولؐ کے احکام سے دی ہے اُس کے بعد اپنے بتائے ہوئے گروں پر عامل ہونے کا سبق پڑھایا ہے اگر اس وقت میں جبکہ تم میں نہ مسیح موعود ہے اور نہ اُس کے رنگ میں رنگین نور الدین جیسا بزرگ "الوصیت" سے چشم پوشی کر کے کسی خاص فرد سے ایسی محبت کرو گے جس سے ایسی محبت کرنے کا نہ خدا کا حکم نہ رسولؐ کا نہ مسیح موعودؑ کا اور نہ حضرت مولوی صاحبؓ جیسے بزرگ کا تو واقعی امر یہ ہے کہ تم اُس مرکز سے دور ہو جاؤ گے۔ کہ جس پر تم کو مسیح موعود نے کھڑا کیا ہے اور جس کی تائید مولوی صاحب نے کی ہے۔ غور کرو حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں یہ نصیحت کی ہے۔ کہ "مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آیندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں" (صفحہ ۲۱ الوصیت)

جس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حضرت صاحب کو کشفی رنگ میں ایسے لوگ دکھائے گئے ہیں۔ جو اس کی مخالفت کریں گے یا اس کے حکموں کو ٹالنے کی کوشش کریں گے اسی لئے تو انہوں نے اس کو محفوظ رکھنے اور عام طور پر مشتہر کرنے اور بدگو کی بدگوئی پر صبر کرنے کی خاص طور پر ہدایت فرمائی۔ اور بالآخر حضرات کا جو الوصیت کے سراسر خلاف قدم اُٹھائیں گے صاف طور پر اظہار بھی کر دیا۔ جیسے کہ "الوصیت" کے اخیر میں یوں فرماتے ہیں "کہ بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بیعت بلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے [illegible]"

[illegible]

آپ کے اس حکم "الوصیت" کو ٹالدیں گے کیسے ہولناک پیشگوئی فرماتے ہیں پس یا ہم الٰہی کہلا کر نافرمانی کی راہ سے بچاؤ "الوصیت" کو اس مصیبت کے وقت میں خضر راہ یقین کر کے اسی طرف توجہ کرو تاکہ کل اختلاف دور رہ سکیں اور جس مقام پر مسیح موعود علیہ السلام نے کھڑا کیا ہے اور علامہ نور الدین جیسے نیک انسان نے جس کی عملی طور پر تائید و تاکید فرمائی ہے اُس سے تم جدا نہ ہو سکو۔

من از بہر رویت گفتم تو خود ہم فکر کن بارے — خود از بہر این مدنسب دانا و بینا [illegible]

چند غور طلب باتیں

(از حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مسیح موعود اپنے ایک اشتہار میں جس کا عنوان ہے "ایک غلطی کا ازالہ" [illegible] لکھتے ہیں کہ "میں کسی کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک وہ میری تکفیر و تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لیوے" اور اس کے آگے لکھتے ہیں "میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا" دیکھو مجموعہ اشتہارات صفحہ ۵۵۸

مگر حضرت صاحبزادہ صاحب کا یہ مذہب ہے کہ "جو حضرت مرزا صاحب کی تکفیر اور تکذیب کر کے خود اپنے تئیں کافر بھی نہیں بناتا۔ گو وہ کلمہ گو اور مسلمان ہے۔ وہ بھی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔"

اب چاہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مانو اور چاہو تو حضرت صاحبزادہ صاحب کا مذہب تسلیم کر لو۔

حضرت مسیح موعود تو اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰ میں لکھتے ہیں کہ "جو اللہ اور رسول اور اللہ جل شانہٗ کے ملائک اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر اُسی طرح ایمان لاتا ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ظاہر فرمایا ہے۔ اور عرف یہ ہے کہ اُن تمام احکام صوم و صلوٰۃ کا پابند بھی ہو۔ جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں تو ایسے مسلمان کو کافر قرار دینا اور اُس کا نام اکفر اور دجال رکھنا یہ اُن لوگوں کا کام ہے۔ جن کا شعار تقویٰ اور خدا ترسی نیک سیرت اور نیک ظنی کی عادت ہے۔"

مگر حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "میں اُس شخص کو بھی جو حضرت مسیح موعود کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہراتا ہوں اور خواہ کوئی باوجود اقرار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور باوجود توحید اور ماننے عقاید ضروریہ اسلام اور پابندی صلوٰۃ اور اہل قبلہ ہونے کے حضرت مرزا صاحب کو دل میں سچا قرار دیتا ہے۔ اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن بیعت میں اُسے کچھ توقف ہے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

اب مرضی ہے تو حضرت مسیح موعود کی بات مانو اور مرضی ہے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ بات مان لو۔ مگر یہ بات یاد رکھو کہ فرعون کی آل میں سے ایک شخص کی جس نے اپنے ایمان کو چھپایا تھا اور حضرت موسیٰ کو دل میں سچا قرار دیا تھا۔ قرآن تعریف کرتا اور اُس کو مومن قرار دیتا ہے۔ مگر یہاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے کتمان ایمان کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ دیکھو تشحیذ ۱۹۱۱ء نمبر ۴ صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۲۔ پس سوچنے کا مقام ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا عقیدہ اس معاملہ میں یعنی مسئلہ کفر میں کس قدر تشدد رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے چند ہی دن پہلے مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے۔ جب تک کہ وہ ہمیں کافر کہکر خود کافر نہ بن جاوے" اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ "جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اُسے ہرگز کافر نہیں کہتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اُسے کافر نہ سمجھیں۔ تو اس میں حدیث اور متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے" دیکھو بدر نمبر ۱۹-۲۰ جلد ۷ ۱۹۰۸ء مورخہ ۲۴ مئی صفحہ ۲ سطر ۱۰ کالم اول۔ مگر حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ "خواہ کوئی مکفر ہو یا خاموش ہم سب کو کافر کہتے ہیں اور وہ سب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور جو شخص احمدیوں کے سوا مسلمانوں کو کافر نہیں کہتا وہ ایسا شخص ہے کہ جس کے دل میں ایمان نہیں اور وہ نور یقین سے کورا ہے اور اُس کو خدا نے معرفت کی آنکھیں ہی نہیں دیں" (باقی دارد)

احمدی احباب کی آگاہی کے لئے ایک ضروری اعلان

از مولوی ظہیر الدین صاحب اروپی

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہی میں اپنے خیالات کو کھلے طور پر بذریعہ ٹریکٹوں کے ظاہر کرتا رہا ہوں۔ لیکن جماعت کے موجودہ تفرقہ اور کشمکش نے میرے ارادہ کو بالکل پلٹ دیا ہے اور میری مثال اب اس شخص کی طرح ہے جو ایک چٹیل میدان میں اپنی چھڑی ہاتھ میں لئے چلا جاتا تھا۔ اپنے ہاتھوں کو جیسے چاہتا ہلاتا تھا۔ اور چھڑی جیسے چاہتا گھماتا تھا۔ اس گھوم گھمائی میں وہ میدان کو طے کرنے کرتے ایک بار رونق بازار میں پہنچ جاتا ہے کیا دیکھتا ہے۔ کہ بھیڑ کی وجہ سے کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ اب اگر وہ اپنی چھڑی گھمانا چھوڑ دے تو بہتر ورنہ ارد گرد کے لوگوں کے سر پھوڑ کر اپنے تمام سکھ و آرام کو ہاتھ سے دے بیٹھے گا۔ بہتر ہے کہ میدان کو میدان سمجھے اور بازار کو بازار اور اپنی چھڑی کے سہارے سے دلدل اور نالیوں کو عبور کرتا ہوا عوام کی دھینگا مشتی سے پہلو بچاتا ہوا۔ اپنے ان احباب سے جا ملے جہاں اس کا نقصان دور ہو سکے۔

میری حالت آجکل ایسی ہے ایک شخص قلم دوات بھی خود ہی لے آتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی بیعت کر لی ہے۔ تو یہاں اس کاغذ پر لوشت کر دو پھر کوئی یہ کاغذ لکھ کر دیتا ہے۔ کہ اگر فلاں فلاں اعتقادات سے متفق ہو تو دستخط کر دو۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ الوصیت کو پیش کرنا اور مولوی نورالدین صاحب کی زندگی میں ٹریکٹ شائع کرنا کچا اور صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو بیعت کا خط لکھنا کچا۔ میرا کہنا ہوں کہ کسی احمدی کی بیعت کرنا کوئی نیکی اور بیعت نہ کرنا حب کہ کوئی گناہ صغیرہ تک بھی میں نہیں سمجھتا تو پھر اس بارہ میں مجھ سے کیا لکھواتے ہو۔ مگر وہ ہیں کہ سمجھتے نہیں بہتیرا کہتا ہوں کہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خوبیوں سے انکار نہیں کرتا۔ احمدی جماعت کے کسی خاص شخص کے اعتقادات کی مخالفت کرنا جماعت میں تفرقہ کا موجب خیال کرتا ہوں مگر وہ سوچتے نہیں۔ بہتیرا کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص اپنی خیالات کو اپنے طور پر رکھ سکتا ہے مگر قومی انتظام اور انتظامی معاملات کو شخص واحد کے سپرد کر دینا نہایت خطرناک ہے۔ مگر سنتا کوئی نہیں۔ بار بار میں کہتا ہوں کہ آیت استخلاف تو حضرت مسیح موعود کو وحی ہی نہ ہوئی تھی اور رسالہ الوصیت میں تو خلفا کا لفظ تک نہیں اور اگر آیت استخلاف حضرت مسیح موعود پر خدا کی طرف سے نازل بھی ہوتی تو بھی میرے نزدیک کفر بعد ذالک سے خلفاء کا انکار مراد نہیں ہو سکتا ہے۔ اور خلفاء کے منکروں کو فاسق نہیں کہا گیا ہے۔ لیکن وہ ہیں جو اپنی ہی منواتے ہیں۔ لہذا مجبور ہوں کہ آج علی الاعلان اپنی پوزیشن کو کھول کر صاف کر دوں۔ میں ہر دو پارٹیوں کو سچے احمدی سمجھتا ہوں اور کشتی نوح کی تعلیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ کہ تمام تعلیم میں یہ نہیں ملیگا کہ مسیح موعود کے بعد شخصی خلافتوں کا دور ہوگا۔ جو ان خلفاء کی بیعت نہ کریگا۔ وہ جماعت احمدیہ سے خارج فاسق بھوزا اور ابلیس ہوگا۔ بلکہ کشتی نوح کی تعلیم میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ملاپ رکھنے کے لئے جو تاکید ہے وہ ہمارے فتوے باز بھائیوں کے صریح خلاف ہے اس لئے وہ احباب جو غیر احمدیوں کی طرح فتووں پر اتر آئے ہیں سنبھل جاویں تو بہتر ہے جب مامورمن اللہ دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ تو دنیا میں کفر اور فسق کا اندھیرا چھایا ہوا ہوتا ہے۔ انبیاء کی بعثت تو مومن بنانے کے لئے ہوتی ہے۔ نہ کہ کافروں کو اور بھی کافر بنانا۔ مجھے رنج تھا۔ کہ محض معمولی بات کی وجہ سے مجھے غیر احمدی قرار دیکر جماعت سے خارج کرنے کا اعلان کر کے مجھے سخت ذلیل رسوا کیا گیا لیکن آج جب کہ میرا وہ ظن دور ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں اپنے بعض احباب پر بدظن تھا یہ بھی مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ احمدی وہی ہوتا ہے۔ جو خدا کے نزدیک احمدی ہوتا ہے۔ انسانی آدمیوں کے فسق اور کفر کے فتوے راستی کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ میں اطلاع دیتا ہوں کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا سچے دل سے اقرار کرتا تھا اور رکھتا ہوں اور جو شخص بھی اپنی اعتقادات کے اظہار کے لئے اس کلمہ شریف کو پڑھتا ہے اس کو مسلمان سمجھتا ہوں اور کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ میں قرآن کریم کو خدا تعالی کی کامل اور مفصل کتاب یقین کرتا ہوں اور اسکی اشاعت کو ایک نہایت ہی اہم ترین فرض خیال کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب کو سچے دل سے حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین کا سچا عاشق یقین کرتا ہوں اور ان کے تمام دعاوی کو جو منجانب اللہ ہیں راستی اور سچائی سے لبریز یقین کرتا ہوں جماعت احمدیہ میں شخصی خلافت کو جماعت کے حق میں سخت مضر خیال کرتا ہوں۔ اور جماعت کا حقیقی بھلا [illegible]

مراسلات

اشاعت اسلام اور نظارۃ المعارف

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی جمیلہ نے جو کچھ ثمرات تبلیغ اسلام کے متعلق مترتب ہوئے انہوں نے اب ایک عام تحریک عالم اسلام میں اس اہم کام کی تکمیل کے لئے پیدا کر دی ہے۔ وہ جو عقل اور سمجھ رکھتے ہیں۔ خواجہ صاحب کی معاونت کو عین اپنا فرض اور اسلام کی خدمت تصور کرتے ہیں۔ لیکن وہ جن کے سینے عداوت سے بھرے ہوئے اور نیتیں پُر از فساد ہیں طرح طرح کے شبہات پیدا کرتے ہیں۔ کل یعمل علی شاکلتہ ودیدہ اعا مرکن ھواھن [illegible]

دلی کے چند رؤسا اور ہمارے محترم قبلہ نواب ذوقار الملک صاحب نے اس نیک کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ہمارے لئے یہ بڑی مسرت کا باعث ہے لیکن ہماری مسرت اندوہ سے بھی مل جاتی ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض غیر احمدی اصحاب اس قدر کو بطور تحقیر ایسی باتیں بیان کرتے اور تعریضاً حضرت خواجہ صاحب کی علمی قابلیت دراشاعت اسلام کی اہلیت پر بھی نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ ہم نے ان نادان اخبار چینوں کے اس فقرہ کو نہایت غم کے ساتھ پڑھا۔ کہ "خواجہ صاحب تو قرآن کا ترجمہ پڑھا بھی نہیں سکتے" الخ ایسے اعتراضات دراصل ایک مختل دماغ کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ان کا سرچشمہ سینہ صافی نہیں ہوتا۔ ہم کو اصلاً اس قسم کی بدگمانیوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بعض مطالب جلیلہ کا اس کے ضمن میں پبلک کے سامنے آجانا ضروری ہے تا وہ لوگ جو اشاعت کا کام اسلام کی اشاعت کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس راہ میں مالی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں وہ دیکھیں کہ آیا وہ ایک متیقن الفوز و اصلاح راستہ اختیار کر رہے ہیں یا برعکس۔ خواجہ صاحب کی قابلیت یا عدم قابلیت کا سوال تو مشتے بعد از جنگ ہے اور اس کو ان کے گرانقدر ارباب العمائم واللحی ہیں۔ جنہوں نے بڑے بڑے مدارس اسی غرض سے قایم کر رکھے ہیں۔ جنہوں نے ہزاروں ہزار روپیہ مسلمانوں کا اس مقصد پر نہ صرف آج بلکہ آج سے سالہا سال پیشتر سے خرچ کیا اور کر رہے ہیں اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اگر روشنی کا وجود عین آفتاب کا وجود ہے اگر حرکت آثار و علامات حیات سے ہے تو خواجہ صاحب کی اہلیت اور قابلیت اپنے کاموں سے آشکارا ہے۔ نہ کسی امیر کی تصدیق کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی بیزار نفس کی مصدقانہ رنگ میں جنبش ریش کی حاجت۔ خواجہ صاحب کے نمایاں کاموں نے نہ صرف ان کے اخلاص اور درد اسلامی کو جو ان کی خمیر میں مضمر تھا۔ عیاں کر دیا ہے بلکہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کے دعاوی کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی اصحاب اشاعت اسلام کا اہم کام اپنے ذمہ لیکر ولایت کے نہایت خوش آئند پسندیدہ اور موت بخش سفر پر جو اس زمانہ کے نوجوانوں کا سدرۃ المنتہی ہے روانہ ہونے والے ہیں۔ عیسائیت اور مسیح پرستی کے مقابلہ و محاربہ کے لئے کونسا تیر اپنے ترکش میں رکھتے ہیں۔ ہمارا زمانہ قرون وسطی کا زمانہ نہیں ہے اس زمانہ میں دلائل و براہین کی ضرورت ہے اور ایسے دلایل کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف لوگوں کے دلوں پر تصرف کریں بلکہ انکے دماغ کو فتح کر لیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ مذہب نہ صرف دلائل و براہین کے مجموعہ کا نام ہے بلکہ ان سے بڑھ چڑھکر مذہب کی بنا صداقت اخلاص خدا پرستی۔ تقوی۔ خشیت الہی۔ سچی تبدیلی۔ تزکیہ نفس پر ہے۔ اور ہر ایک ایسا شخص جو ان ہتھیاروں سے مسلح ہے دنیا پر غالب آسکتا ہے اگرچہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ تزکیہ نفس کسی یونیورسٹی کی ڈگری کا نام نہیں ہے کہ کلاسوں میں بیٹھکر اور کاغذات کے سیاہ کرنے کے بعد آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے اس کے لئے اگر کوئی مدرسہ ہے تو وہ صادقین کی صحبت اور انکی معیت کہ فرمایا کونوا مع الصادقین اب ظاہر ہے کہ تمام غیر احمدی عالم اسلامی میں کوئی ایسا مرکز نہیں ہے کہ جہاں اجتماع کی غرض صرف خدا پرستی۔ خدا شناسی اور خدا نمائی ہو۔ ہندوستان ہو یا ایران مصر ہو یا عرب کسی ملک کو اس بارہ میں دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے ہمارے علیگڈہ کی نوبت آئے ذرہ ہو یا لکھنؤ کا دار الندوہ و دیوبند کی بندش غول کی کوٹھڑیاں ہوں یا شیخ پوری کے تنگ و تار یک حجرے ہم نے کہیں ایسا دالفرح نہیں دیکھا جہاں مذہب کے بازار میں رواج پانے والے اصلی سکے ڈھلتے ہوں ہمارے [illegible] اور مستعمل ہوتی ہے۔ جیسا دیکھتے ہیں کہاں کا وجود جو اشاعت اسلام کے لئے [illegible]

ہیں آج سے تقریباً نصف صدی پیشتر رہا ہے۔ پس وہ جنہوں نے کل کوئی محنت نہیں کی وہ آج آرام کیوں چاہتے ہیں۔ جو دن کو جاگتے نہیں وہ رات کی فرحت بخش نیند کے کیوں متمنی ہیں اور وہ خود پیاسے ہیں دوسروں کی پیاس کیونکر بجھا سکتے ہیں۔ ھذا الذی ترکت لا وھا مھا ترکا !! کیا ندوہ زیادہ وقت کی اصلاح سے جو تعلیم لسان الافرنج کے ساتھ وابستہ ہے فراغت پا چکا ہے؟ کیا ارباب علیگڈھ نے یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ سائنس کا سرنفلت گنگرہ بھی تیار کر لیا ہے؟ کیا علمائے دیوبند نے فتوی نافیہ کی تسوید تحریر و تنفیذ سے پوری فراغت حاصل کر لی ہے؟ اور سب سے بڑھکر ضروری سوال یہ ہے کہ نظارۃ المعارف القرآنیہ نے کوئی ایسی تفسیر قرآن کریم شائع کر دی ہے۔ جو عالم اسلامی کے باہمی نزاع و اختلافات کو مٹانے کے علاوہ ان مقامات پر کافی روشنی ڈالتی ہو۔ جن کو تعلق ابطال نصرانیت سے ہے کیا انہوں نے اپنے آپ کو موجودہ اہل سنت و الجماعت سے خارج کر لیا ہے یا دکھلانا ہے کہ ہمارے نظروں میں اسلام سے؟ نعوذ باللہ من ذالک اگر ایسا نہیں اور خدا نہ کرے کہ ہو تو بصد ہم باادب التماس کرتے ہیں کہ یورپ میں ایسا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے والا کیوں بھیج رہے ہیں۔ جن کی تعلیم ان کے تعبد مسیح کے واسطے آیت اور تازیانہ ہو۔

مسیحی دنیا میں اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو سائنس اور فلسفہ کے شیدا ہیں ہر ایک مسئلہ کا فیصلہ عقل تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کرنا چاہتے ہیں۔ موجودہ زندگی ہی ان کی کوششوں اور آرزوں کا منتہا ہے ایسے لوگوں کے چارہ کار نہ صرف عقلی دلائل ہیں۔ بلکہ سنن انبیاء کے مطابق ان کی ارشاد و ہدایت کے لئے توجہ باطن۔ نشانات اور آیات کی ضرورت ہے۔ پس وہ لوگ جن کے ایمان کا مدار صرف قصوں پر یا ان آیات سماوی پر ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل دکھلائے گئے تھے۔ اور اب اس کا دروازہ مسدود ہے وہ کیونکر ملحدین یورپ کے لئے شمع راہ بن سکتے ہیں۔ یہ شرف تو صرف حضرت اقدس مرزا صاحب کے قدموں کی طفیل ان کی جماعت کو حاصل ہے وہ اسلام کی تائید میں نہ صرف روایات پیش کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے مشاہدات و نشانات کے علاوہ وہ پیشگوئیاں جو امام مغفور نے اپنے زمانہ میں کیں اور پوری ہوئیں اور ان سے بڑھکر وہ نبوتیں جو ہر روز پوری ہو رہی ہیں اور آیندہ زمانہ میں ہونگی پیش کرتے ہیں بہ تبدیل الفاظ ایسے پُر نخوت دماغوں کے لئے جو ملحدین یورپ رکھتے ہیں مشکوۃ نبوت کی روشنی کی ضرورت ہے۔ تازہ بتازہ اور نو بنو وحی و اخبار عن الغیب کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ مسلمان جو اپنے آپ کو اس زمانہ میں اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کا ایمان کہ وحی و مکالمہ الہی کا دروازہ بند ہے۔ کیونکر ملحدین یورپ کے سامنے آیات پیش کر سکتے ہیں ان کے پاس کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے وحی و الہام کے مسئلہ پر جو سرچشمہ تمام مذاہب کا ہے روشنی پڑے۔

دوسرا گروہ یورپ میں ان لوگوں کا ہے۔ جو مذہب کی قید سے نکلی آزاد نہیں ہیں۔ مسیح کی الوہیت پر ایمان لاتے ہیں اور کفارہ کو ذریعہ نجات تسلیم کرتے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ ایک دیوبند کا تربیت یافتہ امر اپولوں کی مقاومت کیونکر کر سکتا ہے۔ تا وقتیکہ وہ نفاق سے کام نہ لے۔ اور ان معتقدات کو جو اس کے فرقہ نیز اس کے نزدیک صحیح ہیں۔ صرف دوسروں کی ترغیب کی خاطر ترک کر دے۔ کیا مولینا انیس احمد صاحب قرآن شریف کا درس دیتے وقت ان تمام آیات قرآنیہ کو منسوخ قرار دیں گے۔ جس میں مسیح کا تذکرہ ہے اگر نہیں تو مسیح کی خدائی پر وہ کیا حربہ چلا سکتے ہیں۔ جب انہوں نے (خدا کرے ہمارا یہ خیال غلط ہو) اور نیز تمام غیر احمدی مسلمانوں نے عام اس سے کہ وہ عوام ہوں یا علماء مسیح کو خود گونہ خدائی کے تخت پر بٹھایا ہے کیا مسیح کے احیاء موتی کو وہ اس قرآن سے نکال دیں گے۔ جس کی تعلیم وہ قواعد دیوبند یہ کے ماتحت دیں گے۔ کیا مسیح کا رفع الی السماء بجسدہ العنصری ایک ایسا مسئلہ جو علمائے دیوبند کے نزدیک نہایت محقق۔ مدلل و مبرہن ہے۔ یہاں تک کہ اس کا نہ ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے وہ از قبیل متشابہات قرار دیں گے؟ کیا مسیح کا خالق الطیور و عالم الغیب مطلق ہونا تمام ایسے اوصاف جو ان کے فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسیح کے واسطے مسلم ہیں اہل یورپ کی اصلاح کی خاطر اپنے دین و ایمان کی کتاب سے محو کر دیں گے؟ کوئی نیک نیت انسان اتنی بڑی بدگمانی کی جرأت نہیں کر سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا سوالات کا جواب مثبت میں دے اور ان بزرگوں کو جو اپنی راحت و آرام۔ قیام وطن و دیگر ضروری مشاغل کو صرف نشر و ترویج دین کی خاطر انگلینڈ جیسے مقام کے لئے جس کا سفر ایک ادنی جیسے شخص گرا کو ایک عالم [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۳۵

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں - یعنی خدا کو وحدہ لا شریک ماننے اور اس کی عبادت کو دنیا کو قایم کرلیں تو آکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۴ روپئے طلباء سے ۳ روپیہ)

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ - مؤرخہ ۱۰ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۷ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۳

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

اخبار ہمدرد کی لندنی چٹھی!

خواجہ کمال الدین صاحب کا ووکنگ کا کام!

ہم نے وقتاً فوقتاً آپ کے ناظرین کو خواجہ کمال الدین کی ان کارآمد خدمات سے آگاہ کیا ہے - جو وہ ووکنگ میں کر رہے ہیں - خواجہ صاحب نہایت استقلال کے ساتھ اپنی روحانی تعلیم صوبہ کے اس چھوٹے سے مقام میں پھیلا رہے ہیں اور اس کا اثر اطراف و جوانب میں پھیل رہا ہے - انہوں نے اپنے تبلیغی لکچروں کا سلسلہ ووکنگ میں شروع کر دیا ہے - اور خصوصیت کے ساتھ مقامی باشندوں کی تلقین کے لئے انہوں نے اپنے لکچروں کے لئے اتوار کا دن منتخب کیا ہے - اتوار کی سہ پہر کو مرد عورتیں - بچے ان کے وعظ اسلام میں ضرور شریک ہوتے ہیں - اور ان میں سے بہت سے ان کی ان مسجد کے جلسوں میں نئی طرز کے مضمون اور جدت کی وجہ سے شریک ہوتے ہیں - جیسا کہ میں نے پہلی اتوار کو دیکھا - خواجہ صاحب کے اسلام کی تلقین کرتے ہوئے اور رسول مقبول صلعم کی تعلیم پر لکچر نہایت عمدہ پیرایہ میں ہوتے ہیں - اور ان سے مقامی لوگ بہت متاثر معلوم ہوتے ہیں - اور وہ لوگ مسلمانوں کے مذہب کی ہمدردی اور صداقت سے بہت متاثر ہوتے ہیں - باوجود ان مشکلات کے جو خواجہ صاحب کو اپنے اس نیک کام میں ووکنگ میں پیش آ رہی ہیں - [illegible] اس مشنری تبدیلی کی وجہ سے - جو حال میں خواجہ صاحب کے مذہب کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہونے کی وجہ سے ہے - حاضرین کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے - اور اتوار کی سہ پہر کو مسجد میں گنجائش نہیں رہتی - موجودہ جوش کی حالت میں ووکنگ میں جگہ کی کمی ہونے کی وجہ سے سخت مضرت رساں ثابت ہوگی - چونکہ سالار جنگ میموریل ہوس سے ملے ہوئے چھوٹے کمروں میں لکچروں کی گنجائش نہیں ہے - مسجد خود اور اس کی اطراف و جوانب کا مقدس منظر حاضرین پر نہایت عمدہ اور انوکھا اثر ڈالتا ہے - ہمارے پرانے عنایت فرما عیسائی مشنری جن میں سے اکثر نے ہندوستان میں کام کیا ہے ووکنگ میں لکچر دے رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مقام میں اسلام کے خلاف ایک باقاعدہ مہم تیار کر رہے ہیں - اور وہ لوگ اس بات کے ثابت کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں - کہ جس اسلام کی خواجہ صاحب تبلیغ کر رہے ہیں - وہ اس سے بالکل مختلف ہے - جس پر ہندوستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں عملدرآمد ہوتا ہے - عیسائی پبلک کو مسجد میں سے روکنے کی متواتر کوشش میں ناکامیاب ہو کر اور ہر شعبہ اسلام کی عام فہم اور متاثر تعلیم سن کر جس سے کہ وہ برسوں قصداً علیحدہ رہے ہیں - اور جس کو انہوں نے بت پرستی کی ایک خوفناک شکل سے تعبیر کیا ہے - اب ہمارے شفیق عیسائی مشنریوں نے حملہ کرنے کا یہ نیا طریقہ ایجاد کیا ہے - سچائی کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں ہو سکتی - انگلستان میں ہر مسلمان اس امر سے بخوبی واقف ہے - کہ اس ملک میں ترقی تبدیلی کی حمایت اسلام کے لئے [illegible] ثابت ہوگی - اس مسلم اصول کی اتباع میں کہ اسلام غیر مسلم ملکوں میں [illegible] جوش کے ساتھ پھیل سکتا ہے - کسی نے خواجہ صاحب سے بہتر کارروائی نہیں کی - وہ لوگ جن کو لندن میں وعظ سننے کا اتفاق ہوا ہے - میں یقین کرتا ہوں کہ میرے اس دعوٰی میں میرے ہم خیال ہونگے - خواجہ صاحب کے برادران ووکنگ اس اسلام کی عالمگیر اتحاد کی عظیم الشان تصویر پیش کر رہے ہیں - جس کی وجہ سے عیسائی مشنری باوجود ان سخت جوڑ توڑوں کے اسلام کے خلاف ناکامیاب ہو رہے ہیں - بہرحال آج کل ووکنگ انگلستان میں اسلام کا مرکز ہے - اور اس میں شک نہیں کہ جب تک انگلستان کی مجوزہ مسجد کا انتظام نہ ہو جائیگا - تب تک سرے کی یہ چھوٹی سی جگہ ہمارے مذہب کا مرکز رہے گی " اب کہاں ہیں کام کرنے والے ؟ "

طوفان کا مرکز

انگلستان کی مذہبی دنیا کی توجہ آج کل انگلستان کے ضلع سرے کے چھوٹے سے قصبہ ووکنگ کی طرف مبذول ہے - جہاں خواجہ کمال الدین تبلیغ اسلام میں معروف ہیں - خواجہ صاحب اپنے موثر مواعظ کے ذریعہ سے عیسائیوں کو مسجد ووکنگ میں کھینچ لاتے ہیں - حتٰی کہ اتوار کو مسجد میں تل رکھنے کو بھی جگہ نہیں رہتی - مسیحی پادریوں کو یہ بات گوارا نہیں ہے اور وہ باشندگان علاقہ ووکنگ کو دیگر وسایل سے روکنے میں ناکامیاب ہو کر اب بعض دوسری ترکیبوں سے کام لے رہے ہیں - وہ سر عام کھڑے ہو کر لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اسلام کی جو تصویر خواجہ کمال الدین تمہارے روبرو پیش کر رہا ہے - یہ مصنوعی ہے اور اسلامی ممالک میں اس قسم کا اسلام ہرگز نہیں پایا جاتا - اصلی اسلام وہ ہے جو مبلغین مسیحیت تمہارے روبرو مدت سے پیش کر رہے ہیں اور تمہیں مسجد ووکنگ میں جا کر مسلم مشنری کی سحر طرازیوں سے مسحور نہیں ہونا چاہئے اس طرح ایک داعی اسلام کے مقابلہ میں کئی مسیحی پادری اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ معرکہ آرا ہو رہے ہیں اور ووکنگ کا علاقہ ایک عظیم الشان طوفان کا مرکز بن گیا ہے - ایک کے ہمراہ محض تائید ایزدی ہے اور دوسروں کے ساتھ ایک متمول و حوصلہ مند قوم کی صولت و ہیبت و دولت و طاقت - سطحی نگاہوں کے لئے یہ لاؤ لشکر کامیابی کی ایک بین دلیل - مگر حقیقت شناس وجوں [illegible] کے نزدیک تائید ایزدی سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں ہے + (وکیل)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

کردوں کی شورش (قسطنطنیہ ۴ اپریل) کرد شیوخ - ملا سلیم و ملا شہاب الدین کی متحدہ افواج بطلس پر حملے کر رہے ہیں - شہر کی حفاظت میں سپاہ و فوجی پولیس کوشاں ہے - کہا جاتا ہے کہ مجوزہ اصلاحات پر بگڑ کر کردوں نے علم بغاوت بلند کر دیا ہے -

وزرائے مصر (قاہرہ ۴ اپریل) مجلس وزارت مستعفی ہو گئی ہے [illegible] [illegible] www.aaiil.org [illegible]

بجھا ہوا کوہ آتش فشاں اب پھر سرگرمی دکھا رہا ہے - چنانچہ ایک گھنٹے میں ۲۵ ایکڑ اراضی کا رقبہ مواد آتشیں سے بھر گیا - تاہم کوئی حادثہ ظہور میں نہیں آیا -

سیل کے شکار میں نقصان جان (سینٹ جان نیو فونڈلینڈ ۴ اپریل) سیل (دریائی بچھڑے) کا شکار کرنے والے سٹیمر کو جس میں ۱۷۳ آدمی سوار تھے طوفان بہا لے گیا - ۵۰ لاشیں اور قریب المرگ اشخاص اب تک دستیاب ہوئے ہیں - نوآبادی کی تاریخ میں یہ حادثہ سب سے بدترین واقع ہوا ہے - بیڑا کامیاب موسم کے بعد واپس آ رہا تھا - جبکہ طوفان نے اسے آ لیا - ایک جہاز کے تیس آدمی سردی سے شل ہو گئے - اور ان کی حالت نہایت ابتر ہے - نیو فونڈلینڈ جہاز کے ۴۸ متعلقین ہلاک ہو گئے ۳۰ اور مفقود الخبر ہیں سو تھدرن کراس نامی سٹیمر کا بھی پتہ نہیں ملتا - تازہ خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ سٹیمر نیو فونڈلینڈ کے ۱۸۹ ملازمین میں سے ۷۷ تلف ہو چکے ہیں اور ۳۶ نازک حالت میں ہیں ۶۹ لاشیں اب تک دستیاب ہو چکی ہیں -

ہندوستانی طلباء کا کلب (لندن ۴ اپریل) میجر جنرل سر جی ایچ سکاٹ نے آج ہالبرن میں ہندوستانی طلبا کے کلب کے نئے کمروں کا افتتاح کیا - انڈیا آفس کے بعض سربرآوردہ اصحاب اس موقعہ پر موجود تھے کلب ہذا ابتداً ہندوستانی طلبائے قانون کے لئے تجویز کیا گیا ہے [illegible] نے سٹرینڈ میں پہلے پہل اسے قایم کیا تھا - یہ ہندوستانی رعایا کے [illegible] میل جول کا مرکز متصور ہوتا ہے -

ہندوستان کی تازہ خبریں

ایک پارسل کا بھڑک اٹھنا - مدراس کی فرم کلکتہ میں ایک پارسل مہر لگانے کے وقت پھٹ گیا مگر کسی کو ضرر نہیں پہنچا اور پارسل بھیجنے والے کا بھی پتہ نہیں ملا -

جنگلات میں آگ ربٹا دوفرن (دارجیلنگ) میں ۲۹ مارچ سے اب (۳ اپریل) تک آگ لگی ہوئی ہے - باوجود سخت کوششوں کے اب تک فرو نہیں ہوئی +

دربار نوروز - پایونیر کا سرحدی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان نے ۲۱ - مارچ کو جلال آباد میں دربار نوروز منعقد کیا جس میں دوران تقریر میں سڑکوں کی تعمیر شرح محصولات و چونگی میں تخفیف وغیرہ کی برکتوں کا ذکر کیا ہے - جن سے اُن کے عہد دولت میں رعایائے افغانستان بخوبی متمتع ہو رہی ہے - ہز میجسٹی نے ریمارک کیا کہ اس امر پر بھی تعجب کی بات ہے کہ جاجی - جگل و جدران جیسے بعض قبائل نے سرکشی و طغیان کا میلان ظاہر کیا - نیز انہیں ڈاکے مسافروں کو لوٹ لینے کی واردات کی طرف اشارہ کر کے ہدایت کی - کہ بدمعاشوں اور لیڈروں کو گرفتار کر کے کیفر کردار کے لئے کابل بھیجا جائے - دربار نے سر نیاز خم کر کے کہا کہ اگر ارشاد ہو تو وہ ابھی اپنے قبیلہ کے لوگوں کو مجتمع کر کے متذکرہ صدر قبائل کی تادیب کے لئے جانے پر تیار ہیں

جلال آباد میں عربی مدرسہ ہز میجسٹی امیر نے دربار نوروز کی تقریب میں اعلان کیا - کہ وہ جلال آباد میں عربی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قایم کرنا چاہتے ہیں جس کے اخراجات کے لئے وہ بارہ ہزار روپے سالانہ عطا کرینگے طلبا کے مدرسہ کو (فوجی ڈرل) قواعد بھی سکھائی جائیگی - مجوزہ مدرسہ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۳

احمدی قوم کو ایک یاد دہانی

رویا اور الہامات کے متعلق احمدیہ جماعت نے بڑی بڑی ٹھوکریں کھا کر یہ تربیت پائی ہے۔ اور اس تربیت سے فائدہ اٹھانا از بس ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی جو لوگ غیر ماموریں۔ کی رویا اور الہامات پر اپنے مذہب کا انحصار رکھتے رہے۔ انہوں نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا صرف چھ سال کا عرصہ گذرا ہے اس لئے مجھ کو کسی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ہاں میں قوم کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ کہ اسی غلطی کے دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس زمانہ کے لئے مصلح موعود تھے۔ **حقیقۃ الوحی** کتاب لکھی جس پر ہزار ہزار رحمتیں اور سلام ہوں۔ کہ اس معاملہ میں بھی اصلاح فرما دی۔ اور میں اپنے دوستوں کو یاد دہانی کراتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں بھی حَکَم کی تحریروں سے کام لیں۔ اور **حقیقۃ الوحی کے پہلے چند صفحے پڑھیں** اور بموجب نصیحت الفضل مورخہ ۵ر فروری ۱۹۱۴ء عمل کریں۔ جس میں تحریر ہے۔ کہ "ہر ایک آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ خود حضرت صاحب کی کتابوں میں دیکھے کہ آپ نے کس معاملہ کی نسبت کیا رائے تحریر فرمائی ہے۔ اور جب وہ حضرت صاحب کے ارشاد کو معلوم کر لے تو اُسے پکڑ کر بیٹھ رہے پھر کسی اختلاف سے نہ ڈرے۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن سرخرو ہو چکا۔ حقیقۃ الوحی سے میں کچھ تھوڑا سا مختصر تذکرہ نقل کر دیتا ہوں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱ "بعد ہذا واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے لئے یہ ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہو گئی ہیں اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔ اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب۔ یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان انسان کا سخت دشمن ہے وہ طرح طرح کی راہوں سے انسان کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ ایک خواب سچی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو۔ اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے۔ لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔ ہاں وہ لوگ جو اپنے صدق اور وفا اور عشق الٰہی میں کمال کے درجہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ انپر شیطان تسلط نہیں پا سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ سو اُن کی یہ نشانی ہے۔ کہ خدا کے فضل کی بارشیں اُن پر برستی ہیں اور خدا کی قبولیت کی ہزاروں علامتیں اور نمونے اُن میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ ہم اس رسالہ میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ابھی شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ مگر پھر بھی اپنی خوابوں اور الہاموں پر بھروسہ کر کے اپنے نا راست اعتقادوں اور ناپاک نمونوں کو ان خوابوں اور الہاموں سے فروغ دینا چاہتے ہیں بلکہ بطور شہادت ایسی خوابوں اور الہاموں کو پیش کرتے ہیں الخ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان بڑی توجہ اور غور کا مستحق ہے۔ قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنے اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں فرماتا سوائے اس کے جسے پسند کرے۔ اپنے رسولوں میں سے پس اس آیت کے ماتحت کسی غیر مامور کی خواب یا الہام کسی شخص کے لئے حجت شرعی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ قیامت میں یہی سوال ہوگا۔ کہ لقد اضل منکم جبلاً کثیراً افلم تکونوا تعقلون۔ اور اس نے تم میں سے اکثر لوگوں کو گمراہ کر دیا کیا تم نے عقل سے کام نہیں لیا۔ یہاں یہ فرمایا۔ کہ عقل سے کیوں نہ کام لیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ تم کو یا فلاں شخص کو جو خواب آئی تھی۔ اسکی تم نے پیروی کیوں نہ کی یا یہ سوال ہوگا۔ کہ الم یأتکم نذیر کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنے رسول نہیں آیا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی نسبت باز پرس نہ ہے کہ میں نے تو قرآن میں نہیں پڑھی اور پھر

جہاں یہ حال ہو۔ کہ دو فریق ہوں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف الہام ہو رہے ہوں۔ اور رویا آ رہے ہوں۔ اور بعض شخصوں کا تو یہ حال ہو کہ ایک ہی شخص کو متضاد الہام اور رویا آ رہے ہوں۔ اب اگر دونوں فریق اپنے اپنے رویا بالمقابل شائع کرنے لگیں۔ تو سوائے اس کے کہ دنیا میں مضحکہ اُڑے اور نبوت کی ہتک ہو۔ اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور یہ بڑی دلیری ہے۔ غیب کا حال خدا جانتا ہے۔ انبیا کے سوا ایسے پاک قلوب جو بالکل "ہر قسم" سے خالی ہوں۔ اور حدیث نفس اور مس شیطان سے محفوظ ہوں شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ اور پھر الہاموں اور رویا کی تعبیر کا علم بھی ایک الگ علم ہے۔ پس ان کٹھن گھاٹیوں میں سے سلامت گذر جانا نبیوں کا ہی کام ہوا کرتا ہے۔ دوسرے لوگوں کا ان باتوں کو بازیچہ طفلاں بنا لینا خطرناک راہ ہے۔ پس رویا و غیرہ متشابہات سے بڑھکر وہ کسی صورت میں بھی نہیں رکھ سکتے۔ کسی امر کا انحصار رکھنا اور محکمات مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح فیصلوں کو نظر انداز کر دینا کب جائز ہو سکتا ہے چنانچہ الفضل مورخہ ۵ر فروری ۱۹۱۴ء میں بھی یہی فیصلہ دیا گیا ہے۔ دھو ہذا!

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنیوالے موعود کو فرمایا کہ وہ حَکَم ہوگا۔ تمہارے اختلافات میں فیصلہ کریگا۔ اور نہایت انصاف سے کریگا۔ جو کچھ اس نے کہا۔ وہ درست کہا۔ اور **جو کچھ لکھا درست لکھا۔ اور جو اس کی تحریر کے خلاف کہے وہ ضرور غلطی پر ہے۔** پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے سب اختلافات کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک نہایت آسان راہ بتادی ہے۔ جس سے ہم ہر ایک تباہی کے خطرہ سے بچ سکتے ہیں۔ تو کیوں اس کا ربند ہو کر اپنے آپ کو نتیجۂ مصائب و آلام سے محفوظ نہ کریں۔ مسیح موعود خدا کا فرستادہ تھا۔ سو اس کی باتیں خدا کی باتیں تھیں۔ اس کے فیصلہ سے زیادہ مضبوط کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے **اور نہایت سلامتی کی ایک ہی راہ ہے کہ ہم آپ کی تحریرات کو مضبوط پکڑیں۔** اور ہر ایک اختلاف کا فیصلہ انہیں سے چاہیں۔ کیونکہ جس سے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ اس کی باتوں سے زیادہ مضبوط کس کی باتیں ہونگی۔ ورنہ اگر آپس میں اپنی باتیں منوانے لگے اور ہر ایک اپنے اپنے خیالات پر زور دینے لگے۔ تو نتیجہ وہی ہوگا۔ جو پہلے وقتوں میں ہوا یعنے (خدا نخواستہ) جماعت کی تباہی"

یہ اوپر کی عبارتیں **جماعت کو نصیحت** کے ذیل میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے الفضل مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۱۴ء میں تحریر فرمائی ہیں۔ وہ اس قابل ہیں کہ سونے کے حرفوں سے لکھکر رکھی جائیں۔ پس جماعت کو اس نصیحت پر کاربند ہونا چاہئے اور بس۔

علیؓ کا مصداق حقیقی

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں جو علیؓ کا لفظ آیا ہے۔ اُس کا مصداق خود حضور مسیح موعود نے اپنے تئیں ٹھیرایا ہے۔ چنانچہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں: "براہین میں ایسے اسرار بہت ہیں۔ جو اب کھلتے جاتے ہیں مثلاً براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۷ میں یہ پیشگوئی ہے۔ کتاب الولی ذوالفقار علی۔ اس پیشگوئی کی تشریح وہ الہام خوب کرتا ہے۔ جو علماء مذاہب کے اشتہار میں درج کیا گیا ہے۔ یعنے اللہ اکبر خربت خیبر کیونکہ فتح کرنے والے خیبر کے علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اُن کا ہتھیار ذوالفقار تھی۔ سو یہ الہام بتلاتا ہے کہ اس عاجز کو ذوالفقار کی جگہ وہ معارف دیئے گئے ہیں۔ جو کتابوں میں لکھے جاتے ہیں۔ اور خیبر سے مراد مسلمان صورت مولویوں کی قلعہ بندی ہے جو عمل یہود کا سیرت ہیں۔ اب اُن کا قلعہ خراب ہو جائیگا۔ چنانچہ جلسہ مذاہب میں ان لوگوں کی خوب بے عزتی ہوئی۔ چنانچہ انگریزی اخباروں نے بھی آزادی کے ساتھ اس کی شہادت دی"۔ اس شہادت کے بعد حضرت علیؓ کا مصداق [illegible] کو ٹھیرانا اور احمدی بھائیوں کو خارجی قرار دینا انصاف نہیں۔ حضرت مسیح موعود خلیفۃ اللہ اور مامور من اللہ تھے جیسا کہ آپ کے الہام یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ سے ظاہر ہے۔ پس آپ کا شاخسانہ واقعی قابل مواخذہ ہے۔ اور خلیفہ برحق کا انکار ہے۔ مگر کسی دوسرے کا اپنے تئیں خلیفۃ اللہ کا مصداق ٹھیرانا درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مامور من اللہ ہو۔ اور نہ اُس پر اجماع امت ہو۔ بلکہ وفد بھیجکر خلیفہ منوایا جا رہا ہو۔ ایک وفد جاتا ہے۔ دوسرا آتا ہے اور جس قدر سرگرمی اس معاملہ میں دکھلائی جا رہی ہے نہ کبھی اشاعت احمدیت میں ہوئی اور [illegible]

انگریزی میں قرآن مجید کا ترجمہ

ذیل میں ایک ضروری مضمون ۷ر اگست ۱۹۱۳ء کے الحکم سے نقل کیا جاتا ہے جس کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ کتنی مدت سے انگریزی ترجمۂ قرآن کریم کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور اس مقدس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کیا تجاویز کیں تا سچی ماحول۔ لیکن مثل مشہور ہے۔ کل امر مرہون باوقاتہا۔ ہر ایک کام اپنے وقت پر ہی ہوا کرتا ہے یہ ضرورت گو مدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن جن ممالک میں اسکی ضرورت تھی پہلے خود وہاں کے لوگوں میں بھی اس ضرورت کا احساس پیدا کرنا نہایت ضروری تھا تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ ایسی مقدس چیز کو لیکر نہایت بے پرواہی سے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ یورپین لوگ اپنے دنیوی کاموں میں اتنے منہمک ہیں۔ کہ انہیں اپنے دنیوی کاموں سے بالکل فرصت نہیں۔ بلکہ خود پادری اس بات سے بہت نالاں ہیں کہ گرجے نمازیوں سے خالی رہتے ہیں۔ ان حالات میں نہایت ضروری امر تھا۔ کہ ان لوگوں میں پہلے یہ روح پیدا کی جاتی۔ کہ وہ خود بخود اس کے لئے ہاتھ پھیلائیں اور یہ کام محمد جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی جمیلہ سے انجام پایا۔

دوسری طرف جیسا کہ معزز ہمعصر الحکم کے مندرجہ ذیل مضمون سے واضح ہوگا اس کام کا جناب مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ ہی انجام پانا مقدر تھا۔ وہ بفضل خدا اس کے اہل بھی ہیں اگرچہ اس عرصہ میں بہت دوسرے مسلمانوں نے بھی اس کام کا ذمہ لیکر اس کو شروع بھی کر دیا تھا۔ لیکن جو کام لیظہرہ علی الدین کلہ کے مظہر کے ہاتھ سے انجام پانا مقدر تھا۔ کوئی اور شخص اسکا کب اہل ہو سکتا تھا۔ خدا کا شکر ہے ہمارے معزز معاصر کی وہ امید آخر بر آئی جو انہوں نے آج سے قریباً آٹھ سال پیشتر بلکہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے وجود باجود سے وابستہ کی تھی۔ اور حضرت مولانا آخر عظیم الشان کام کی انجام دہی سے تمریگ سبکدوش ہو گئے۔

اب یہ قوم کا کام ہے۔ کہ وہ اس طرف توجہ کرے اور نقد امداد سے اپنے فرض کو انجام دے کر بہت جلد اس کام کو تکمیل تک پہنچانے یعنے خود مولانا صاحب کو یورپ بھیجکر وہاں اس کے چھپوانے کا انتظام کرے۔ بہر حال وہ مضمون یہ ہے

"تاکہ غیر خصوصاً یورپ میں اشاعت اسلام کے لئے قرآن مجید کے لئے انگریزی ترجمہ کا سوال ایسا سوال نہیں جو آج پہلے ہی روز پیش ہوا ہو۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ یہ سوال قوم کے ادعائی ریفارمروں حمایت اسلام کی مجلسوں میں لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بار بار اٹھایا گیا۔ اور شاید نہیں یقیناً لوگوں سے اس مقصد کے لئے چندہ بھی لیا گیا۔ مگر اصل سوال جہاں تھا وہیں رہا۔ اور اس کا حل عمل میں نہ آ سکا۔ اس سے یا تو یہ نتیجہ نکال لو کہ قوم میں وہ درد مند دل نہیں جو **اسلام** کی موجودہ حالت کا احساس کر سکے۔ اور یا یہ کہ اس کو ضرورت حقہ سمجھا ہی نہیں گیا دونوں صورتوں میں مآل واحد ہے۔ اب امریکہ سے ایک آواز آئی ہے۔ یہ آواز مسٹر برکت اللہ بھوپالی کی ہے۔ جو آجکل نیویارک میں ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر مسلمان ہند ایک ہزار پونڈ مسٹر ممدوح کو بھیجدیں۔ تو وہ مسٹر الگزینڈر ورسل دیب کے ساتھ مل کر قرآن مجید کا ترجمہ کر کے چھاپ دیں۔ اور اس کو وہ یورپ اور امریکہ میں شائع کریں گے

بہت تعجب اس تجویز کے معقول یا غیر معقول ہونے کی بحث کو چھوڑ کر ضرورت کا سوال پیش آتا ہے اور جسے بالاتفاق تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ فی الحقیقت یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کے لئے . . . . باکم از کم ان لوگوں کے خیالات متعلق اسلام میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ وہ **قرآن مجید** کی سچی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ اس وقت تک جس قدر علم اہل یورپ اور امریکہ کو اسلام کے متعلق ہوا ہے۔ اس کا مخزن اور منبع عیسائیوں کی تصانیف ہیں گو اب کچھ سالوں سے اس علم میں سچے اسلامی علوم کے اعلام کا بھی اضافہ ہوا ہے۔ جس کا ذکر میں بعد میں کرونگا۔

میں اس امر کے اعتراف سے چارہ نہیں دیکھتا کہ انگریزی میں قرآن مجید کے ترجمہ کی تو اشد ضرورت ہے۔ لیکن اس کے لئے ایک ایسے فاضل کی ضرورت ہے جو اگر عربی اللسان کی وسعت پر اگر پورا قابض نہ ہو۔ تو ایسا تو ہو جو عربی زبان کا ماہر ہو سکے اور ایسا ہی انگریزی زبان کا قادر الکلام اور اسکی تحریر پر پوری حکومت رکھتا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلق اور محبت کا پیوند رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے دل میں اسلام کی اشاعت کا ایک جوش اور اسکی موجودہ حالت کے لئے درد یتیم کی طرح بھرا ہوا۔ اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ زکی النفس اور مطہر القلب انسان اس راہ میں پوری قدم جا سکتا ہے۔ ورنہ بیچ میں یہ کہ وہ خود گرے گا۔ بلکہ اوروں کو بھی گرائے گا۔ اس کے ساتھ ہی وہ زمانہ کے حالات سے پورا واقف ہو اور اس کو ان اعتراضات پر پوری نظر ہو جو اس زمانہ کے

ملحد - دہریہ - فلاسفر - آریہ - عیسائی - سائنس دان اور دوسرے لوگ اسلام پر کرتے ہیں۔ تاکہ جن مقامات قرآن مجید پر ان لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے وہاں وہ دوسروں کے لئے شمع ہدایت پیش کر سکے۔

قرآن مجید اور اسلام کی عملی سچائیوں کے اظہار اور اسکی علمی تاثیرات اور معجزات کو جسطرح پر خدا تعالٰے کا مامور سمجھ سکتا ہے۔ دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ اس کا قلب مطہر ہوتا اور وہ براہ راست **خدا سے اس کے کلام کو پڑہتا اور سمجھتا ہے پس اسکی تعلیم سے اگر کوئی طیار شدہ شاگرد اس کام کو کرے تو وہ اس کا اہل ہو سکتا ہے۔**

میں اگر اس موقعہ پر ایک بزرگ کا نام لوں گا تو شائد اس کو یار فروشی کہا جاوے مگر یہ ایک حقیقت ہے۔ اگر آج زمانہ اس سے آشنا نہیں تو ایک وقت آئیگا کہ اسے پتہ لگ جائیگا۔ یہ بزرگ قابل قدر نوجوان **مولوی محمد علی ایم۔ اے** ہے۔ جس نے اسلام کی حمایت اور اسکی صداقتوں کے اظہار کے لئے ریویو آف ریلجنز کے ذریعہ یورپ اور ایشیا میں اپنے قلم کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ خود **رسل ویب** جیسے شخصوں نے اور کونٹ ٹالسٹائے جیسے فلاسفروں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ اسلام کا فلسفہ جسطرح پر اس رسالہ میں ظاہر کیا گیا ہے وہ دل کو اطمینان دینے والا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں رسالہ مذکور کے مضامین نہایت دلچسپی سے پڑھے گئے ہیں۔ اور انہیں خاص قدر سے دیکھا گیا ہے پھر یہ مضامین معمولی نہیں بلکہ ایسے اہم امورات پر ہیں جن پر قلم اٹھانا ہر شخص کا کام نہیں۔ مثلاً دوزخ - بہشت تعدد ازدواج - غلامی - جہاد - حفاظت قرآن کریم - احادیث وغیرہ ہم۔

جو شخص چاہئے۔ ان رسائل میں دیکھ سکتا ہے کہ فلسفہ اسلام کو کس شان سے بیان کیا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جن لوگوں کے نام ترجمہ قرآن کریم کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ اس کام کے نا اہل ہیں۔ اور نہ وہ کر سکیں گے اور اگر بفرض محال انہوں نے کچھ کیا تو وہ اسلام کو اس سے زیادہ بدنام کریں گے جو عیسائیوں نے کیا ہے۔ اور یہ اسلام کے لئے اس سے زیادہ مضر ہوگا کیونکہ وہ ایک مسلمان کی تمام کا نتیجہ ہوگا۔

اس لئے مسلمانوں کو اس کام میں پیش دستی کرنے سے پہلے اسکو اچھی طرح سوچ لینا چاہئے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا نام میں نے اس لئے پیش نہیں کیا۔ کہ مسلمانان ہند انہیں اس مقصد کے لئے منتخب کریں یا انکو چندہ بھیجیں انکو نہ اسکی ضرورت نہ وہ ایسی خواہش کا پابند وہ **خدا تعالٰے کے مامور کے ماتحت نہایت اخلاص اور جوش سے سالہا سال سے اسلام کی خدمت کر رہا ہے جس کا محرک نہ کوئی لالچ ہے۔ اور نہ کوئی تکلیف یا دکھ (خدا کرے وہ ہمیشہ اس سے محفوظ رہے) اسکو روک سکتا ہے۔ خدا تعالٰے نے اسے توفیق دی تو وہ چپ چپاتے یہ کام کر کے دکھادیگا۔ اور دنیا کو پتہ لگیگا۔ کہ خدمت اسلام اور حمیت ملت کا جوش کسطرح ظاہر ہوا کرتا ہے**

اظہار افسوس بر وفات حسرت آیات حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم

مولوی صاحب خلیفہ نور دین تھے آفتاب
جن کے نور معرفت سے لاکھا تھے فیضیاب
آپ تھے باعمل عالم اور فاضل بے بدل
کر دیا جن کی خلافت نے جہاں کو لاجواب
قادیاں میں آپ دیتے تھے درس قرآن کا
بن رہی تھی آپ کی گویا زبان ام الکتاب
آپ تھے گویا سخاوت میں بھی اک حاتم زمن
پر طبابت سے بھی کہنا تھا ارسطو ہیچ و تاب
قوم پر تھے آپ کے احسان جو آے کان کرم
کیا حقیقت ہے مری میں کر سکوں انکا حساب
انا للہ اس جہاں سے آپ رخصت ہو گئے
دیگئے ہم سب کے دل پر داغ فرقت آنجناب
اے قدر کیسا چلایا تو نے یہ تیر قضا
ہو رہا ہے میں طائر دل قفس سینہ میں کباب
رنج و غم جو کچھ کہ ہے فرحت سے بدلا جائیگا
آپ کو تر بر بلادیویں گے جب اطہر شراب
کیا کرے قایم کہ اب افسوس بن کیا ہو سکے
ہے دعا دل سے کرے رب انکو رحمت بیحساب

(رہجور خاکسار قاضی قایم الدین از جہلم)

مراسلات

اختلافات میں فیصلہ کی ایک راہ

محترم ایڈیٹر الفضل نے اپنے اخبار مورخہ ۲۵ فروری میں بعنوان **جماعت کو ایک نصیحت** ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس کا ضروری اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

"پہلی قومیں جو تباہ ہوئیں تو کیوں صرف اس لئے کہ انہوں نے اپنے اپنے سلسلہ کے بانیوں کے ملفوظات اور ارشادات کی پرواہ نہیں کی" اب ہمارے ہاتھوں سے اللہ تعالٰے نے ایک سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے کسی نئے سلسلہ کی نہیں بلکہ اس اسلام کی بنیاد جو مرور زمانہ سے ثریا پر اڑ کر چلا گیا تھا۔ اور جسے اللہ تعالٰے نے پھر مسیح موعود کے ذریعہ واپس بھیجا ہے۔ پھر ہمیں کس قدر ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ کس قدر احتیاط کی حاجت ہے۔ اگر ہم بھی اس غلطی کے مرتکب ہوئے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ وہی جو پہلوں کا ہوا۔ پس ہمارے لئے سخت ضرورت ہے کہ مسیح موعود کے ارشادات کو خوب مضبوط کر کے پکڑ لیں اور جب کبھی بھی کوئی اختلافی بات سنیں۔ حضرت مسیح موعود کا اپنا فتویٰ تلاش کریں اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ اُسی پر کاربند ہوں۔ کیونکہ آپ مامور تھے۔ اور جبتک خدا تعالٰے کی طرف سے کوئی وحی پاکر نہ کھڑا ہو آپ کے تمام فیصلے ہمارے لئے حجت اور برہان ہیں۔ اور ان کے خلاف عمل کرنا نہایت خطرناک اور عظیم اختلافات کا پیش خیمہ ہوگا۔ جو کسی وقت جماعت کے لئے ویسا ہی خطرناک اور تباہ کن ثابت ہوگا۔ جس طرح آج مسلمانوں کے لئے حیات مسیح خالقیت مسیح احیاء موتی وغیرہ مسئلے ثابت ہوئے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ کیونکہ ہم نے پچھلوں کے تجربہ سے فائدہ نہ اُٹھایا۔

آنحضرت صلعم نے بھی آنیوالے موعود کو حکم عدل فرمایا۔ کہ وہ حاکم ہوگا۔ تمہارے اختلافات میں فیصلہ کریگا۔ اور نہایت انصاف سے کریگا۔ جو کچھ اس نے کہا وہ درست کہا۔ اور جو کچھ لکھا درست لکھا۔ اور جو اُسکی تحریر کے خلاف کہے وہ ضرور غلطی پر ہے۔ پس جبکہ اللہ تعالٰے نے ہمیں اپنے سب اختلافات کے فیصلہ کرنے کے لئے ایک نہایت آسان راہ بتادی ہے۔ جس سے ہر ایک تباہی کے خطرہ سے بچ سکتے ہیں۔ تو کیوں اس پر کاربند ہو کر اپنے آپ کو نتیجہ مصائب و آلام سے محفوظ نہ رکھیں۔ مسیح موعود خدا کا فرستادہ تھا۔ اور اسکی باتیں خدا کی باتیں تھیں اس کے فیصلہ سے زیادہ مضبوط کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے اور نہایت سلامتی کی ایک ہی راہ ہے۔ کہ ہم آپ کی تحریرات کو مضبوط پکڑ لیں اور ہر ایک اختلاف کا فیصلہ انہیں سے چاہیں۔ کیونکہ جس سے خدا تعالٰے نے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے اسکی باتوں سے زیادہ مضبوط کسکی باتیں ہونگی ورنہ اگر اس میں اپنی باتیں منوانے لگے اور ہر ایک اپنے اپنے خیالات پر زور دینے لگا۔ تو نتیجہ یہی ہوگا۔ جو پہلے ایسے وقتوں میں ہوا ہے۔ یعنے (خدانخواستہ) جماعت کی تباہی کثرت کے ساتھ اختلافات ہوتے ہیں۔ اور ضرور ہوتے ہیں مگر ان کو دور کرنے کی یہی ترکیب ہے۔ کہ مامور کے ارشادات کے ساتھ انکو ملا کر دیکھ لیا جائے۔ جسکی تائید مامور کا کلام کرتا ہو۔ وہی قول سچا ہوگا۔ اختلافات سے ڈرنا بزدلی ہے کیونکہ اختلافات کا سلسلہ کبھی رک نہیں سکتا۔ خود صحابہ میں بھی اختلاف ہوتا تھا حتے کہ خلفاء میں بھی اختلاف ہوا ہے۔ بعض مسائل میں ایک خلیفہ نے ایک فیصلہ دیا ہے۔ دوسرے نے کچھ اور پھر بعض مقام پر خلیفہ کا فیصلہ اور ہے۔ کسی دوسرے صحابی کا فیصلہ کچھ اور مگر خدا تعالٰے کے فضل سے قرآن و حدیث اب تک موجود ہیں۔ ان سے اب بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ کسکی بات پکی تھی اور کس کا اجتہاد غلطی پر تھا۔ آج قرآن و حدیث ان کے اختلافات کے فیصلہ کے لئے موجود ہیں"

"پس ہمارے لئے بھی کچھ مشکل نہیں اپنے اختلافات کو اگر حضرت صاحب کی کتب پر پیش کر کے دیکھ لیا کریں۔ تو ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کا کیا مذہب تھا۔ آخیر میں آپ نے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ "اگر کوئی اختلافی مسئلہ کے متعلق آپ لوگوں کو حضرت صاحب کا ارشاد معلوم نہ ہو۔ تو آپ ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ حضرت صاحب کی اصل تحریر کے حوالہ سے اطلاع دیدینگے۔ جس سے آسانی سے فیصلہ ہو سکے"

مذکورہ بالا تحریر سے ہمیں کلام ہے۔ مگر دوسری طرف ہم دیکھکر حیران ہو جاتے ہیں۔ کہ خود اس تحریر کے لکھنے والے بزرگ اس کے خلاف ہم سے عمل کرانا چاہتے ہیں۔ باوجودیکہ ہم گلا پھاڑ پھاڑ کر منت سے باادب ہو کر عرض کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی "الوصیت" سے اس طرح کی خلافت کا وجود ثابت کرو۔ جسطرح کی آپ پیش کرتے ہیں۔ منوانا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے اس مطالبہ پر صد ہا نسخہ سے بھی کبھی نہیں ہوا تعمیل پیش کیا جاتا ہے کبھی کوئی غیر معقول جواب دیکر ٹالا جاتا ہے مگر نہیں ہوتا کہ حضرت صاحب کا کوئی قول پیش کیا جاوے۔ ایک طرف جب ہم محولہ بالا مضمون کو پڑھتے ہیں۔ تو ہمیں یہ واہمہ بھی نہیں گزرتا کہ وہ بزرگ جنہوں نے یہ لکھا ہے کبھی کسی وقت اپنے لکھے کے خلاف کرنا تو بجائے خود ہا کہنے کے لئے تیار ہونگے۔ مگر جب ہم تصویر کا دوسرا رخ دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے منہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکل جاتا ہے۔ کیونکہ اس پہلو میں ہم ان کے کام ان کے کہنے کے بالکل برعکس پاتے ہیں۔ اور حسرت بھرے دل سے یہ صدا نکل اٹھتی ہے

لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔

ممکن ہے کہ الفضل کی تمنا پرانی تحریر یاد نہ رہی ہو (۲۵ فروری ۱۹۱۴ء کی گو یہ بہت نزدیک کی بات ہے۔ مگر ہم بتلائے دیتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ سے ہم اس تحریر کی تائید کرتے ہیں۔

کیونکہ یہ قرآن شریف کے عین منشا اور حکم کے مطابق ہے جیسا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والی الرسول اختلافات ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں۔ اور وہ اختلافات جہاں تک علم ہے اور جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اولی الامر (خواہ دینی ہو یا دنیوی) کے اجتہادات اور تعامل میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ آخر غیر مامور ہوتا ہے۔ تو پھر ان باتوں کے فیصلہ کے لئے ہمیں بموجب حکم قرآن اللہ اور رسول کے ارشادات کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اور یہی آپکی تحریر کا ماحصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم حضرت صاحب کی تحریرات سے موجودہ اختلافات کا فیصلہ نہ کریں۔ اور بموجب آپکی تحریر کے اس اختلاف کو خطرناک اور عظیم اختلافات کا پیش خیمہ نہ بنائیں جو کسی وقت جماعت کے لئے ویسا ہی خطرناک اور تباہ کن ثابت ہو۔ جسطرح آج مسلمانوں میں حیات مسیح وغیرہ کے مسائل ثابت ہوئے ہیں۔ میرا جہانتک خیال ہے آپ نے خلافت کے ثبوت میں بار بار حضرت صاحب کی تحریرات اور ارشادات کو چھوا تک نہیں۔ خدا کے لئے بہت دیر تک اس کشمکش میں نہ رکھیں جہانتک ہو سکے جلدی ہی بموجب ارشادات مسیح موعود فیصلہ کریں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں فقط

خاکسار شیخ غلام محمد ریلوے تارگھر لاہور

دہلی کا مقدمہ سازش بم

گواہان استغاثہ کی شہادتیں

وکلائے صفائی کا جرح سے انکار

بسنت کمار سے کون لوگ ملا جلا کرتے تھے؟

دوائی جو ایک شخص کی موت کا موجب ثابت ہوئی

لالہ ٹھاکر داس کی بقیہ شہادت

جہاں تک میرا خیال ہے بسنت کمار سے زیادہ تر دینا ناتھ ملتا تھا اس کے علاوہ گردھاری لال بھی آتا تھا۔ ایک بنگالی بابو تھا۔ جس کا نام پورن ہے وہ بھی اکثر آیا کرتا تھا۔ کبھی کبھی میں نے ایک دو اور آدمیوں کو اس کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھا ہے۔ مگر ان کا نام مجھ معلوم نہیں۔

مسٹر برڈ سے سرکاری وکیل نے ملزمین کو کھڑا کیا اور گواہ سے پوچھا کہ ان میں سے آپ نے کن کن کو دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اس میں سے کسی کو بسنت کمار کے ساتھ نہیں دیکھا۔ لالہ ٹھاکر داس نے کہا۔ دینا ناتھ جب کبھی بات چیت کرتا تھا۔ تو بالعموم ڈسپنسری کے باہر بازار کے بیچ میں کھڑے ہو کر کیا کرتا تھا۔ باقی لوگ ہمارے آفس میں آکر ہمارے ساتھ بات چیت کرتے تھے۔

یہ دینا ناتھ وہ ہے۔ جو ہماری ڈسپنسری کے ساتھ کی گلی میں رہتا ہے۔ لالہ گوکل کا بیٹا ہے۔ اب چھ ماہ یا سال بھر سے انہوں نے مکان بدل لیا ہے ۱۷ مئی ۱۹۱۳ء کو میں اپنی ہی ڈسپنسری میں تھا۔ بسنت کمار کے پاس کوئی بائیسکل نہ تھی۔ مگر ۱۷ تاریخ کو دینا ناتھ اس کے پاس ایک بائیسکل لایا تھا شام کو قریباً ۷ بجے میں اور امرناتھ آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اس وقت دینا ناتھ نے ڈسپنسری میں آکر بائیسکل رکھا۔ وہ بسنت کمار کو ساتھ لیکر دروازے سے باہر باتیں کرتا رہا۔ میں اپنے کمرہ میں اخبار پڑھ رہا تھا اس کے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا۔ بسنت کمار ہر روز شام کو سیر کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب سے وہ نوکر ہوا تھا۔ اسی نے ہم سے پہلے ہی یوں سے رخصت لے لی تھی۔ کہ میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے سیر کرنے جایا کرونگا۔ ہر شام کو ۷ بجے کے قریب وہ سیر کے لئے جایا کرتا تھا۔ اس کے واپس آنے کے متعلق جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ۸½ بج چکے تھے کہ میرے دوسرے لڑکے امرناتھ نے مجھ سے کہا ۸½ بج چکے ہیں میں اب جاتا ہوں۔ میں نے اس سے یہ کہا کہ چونکہ بسنت کمار ابھی تک نہیں آیا۔ اور مجھے بھی باہر ایک دوست کو ملنے کے لئے اسٹیشن پر جانا ہے۔ اس لئے اگر آپ ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا (میں اس موقعہ پر یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے ٹھیک الفاظ یاد نہیں تاہم مطلب یہی ہے) یہیں باتیں کرتے کچھ دیر ہوئی تھی کہ بسنت کمار آگیا۔ آفس میں سے جس وقت گزرا ہے اس نے پچھلے کمرہ کے اندر ایک بائیسکل رکھی تھی۔ اس کے امرناتھ تو گھر چلا گیا مگر تھوڑی دیر بیٹھا رہا میں نے پھر بسنت کمار سے یہ پوچھا کہ یہ بائیسکل کس کا ہے اور اندر کیوں رکھا ہے؟ بسنت کمار نے جواب میں بتلایا کہ یہ دینا ناتھ کی بائیسکل ہے۔ اور اس نے کہا ہے۔ کہ اسے اندر رکھدو۔ میں پھر ۹ بجے کے قریب اسٹیشن پر چلا گیا۔ بم چلنے کا پتہ مجھے ۱۸ تاریخ کی صبح کو لگا۔ میں نے ۱۷ تاریخ سے پیشتر اور ۱۷ تاریخ کے بعد اس کے پاس بائیسکل کبھی نہیں دیکھا جہاں تک مجھے یاد ہے میں ۱۸ تاریخ کو (یعنی بم چلنے کے دوسرے روز) پچھلے کمرہ میں چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا کہ دینا ناتھ میرے سامنے دوپہر کے وقت آیا اور اس دروازہ کے راستے سے جو گلی میں ہے بائیسکل لے گیا۔ دفتر ڈسپنسری کے پچھلے کمرہ میں ایک دروازہ ہے جو گلی کی طرف جاتا ہے۔ اس راستے سے وہ بائیسکل لے گیا۔ وہ دروازہ بالعموم بند رہتا ہے اور دن رات بند رہتا ہے۔ اس کی چابی کبھی میرے پاس رہتی ہے۔ اور کبھی امرناتھ کے پاس۔ ایک چابی [illegible] کے پاس ہمیشہ رہتی ہے۔ کیونکہ اس قفل کی دو چابیاں ہیں۔ جن میں سے ایک کبھی کسی ملازم کے پاس بھی رہتی ہے۔ اس دن چابی میرے پاس سے بسنت کمار نے لے کر دروازہ کھولا۔

جب بسنت کمار کے کمرہ کی تلاشی ہوئی تو میں وہیں موجود تھا۔ بلکہ جو چیز لی جاتی تھی وہ مجھ سے لی جاتی تھی۔ بعد میں پولیس نے ایک فہرست پر میرے دستخط لے لئے۔ ہاں یہ فہرست وہی ہے جو عدالت نے دکھائی ہے اور یہ دستخط بھی میرے ہی ہیں۔ یہ تصویر اسی کمرہ سے دستیاب ہے جس میں بسنت کمار [illegible] تصویر بسنت کمار ہی کی ہے۔ یہ خط لالہ امرناتھ جی کا ہے

یہ تحریر بسنت کمار کی ہے۔ ریلوے رسید بھی بسنت کمار ہی کی ہے فہرست میں ایک کارڈ لکھا ہے۔ وہ بھی اسی کے ہاتھ کا ہے۔ لالہ ٹھاکر داس نے اس کے علاوہ تین چار اور تحریریں بتائیں جو بسنت کمار کی لکھی ہوئی تھیں۔ اور کہا کہ قلمی تحریروں کو بسنت کمار کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتایا ہے۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ گواہ نے یہ بھی کہا کہ جہانتک میرا خیال ہے۔ وہ بسنت کمار کے ہاتھ ہی کی ہیں۔

میں ڈاکٹر نہال چند کو جانتا ہوں۔ اور اس کے بہت سے نسخے بھی ڈسپنسری میں بنتے ہیں۔ دسہرہ کے دن ۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو رات کے ۱۰ بجے کے قریب مجھے گھر سے ڈسپنسری کے ایک ملازم نے بلایا۔ جب میں ڈسپنسری میں آیا۔ تو مجھے بسنت کمار نے اس دن رخصت کرتے وقت بتلایا تھا۔ کہ ڈاکٹر نہال چند نے نسخہ نمبر ۲۰۵۰ کے متعلق جو پرشوتم لال کے لئے ہے۔ مجھ سے دریافت کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا۔ کہ مجھے شک ہے کہ کہیں وہ نسخہ غلط تو نہیں بنا۔ کیونکہ بیماری کی حالت دوائی دینے سے کچھ اچھی نہیں ہوئی۔ بسنت کمار نے مجھے بتایا کہ میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہہ دیا ہے۔ کہ یہ نسخہ میں نے نہیں بنایا ایک کمپونڈر معتبر سنگھ ہے۔ اُنہی نے بنایا ہے۔ کیونکہ ہمارا کمپونڈر بسنت کمار چھٹی پر گیا ہوا تھا۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ نسخہ ٹھیک بنا ہوگا۔ بہرحال میں صبح اس کمپونڈر کو آپ کے پاس حاضر کردونگا۔

اس کے بعد بھگت مدھو سودن نے جو ملزم برانج کے وکیل ہیں ٹھاکر داس سے جرح کی جس کے دوران میں اس نے بلراج سے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ معتبر سنگھ کو میں نے کسی کے کہنے پر ملازم نہیں رکھا۔ وہ خود ہی آیا تھا۔ ہاں یہ میں نے سنا تھا۔ کہ وہ بیمار (پرشوتم لال) مر گیا۔ اس کے بعد سررشتہ دار نے گواہ کو بیان سنایا اور گواہ سے دستخط کرائے۔ بسنت کمار نے اپنے پلیڈر سے بات چیت کرنی چاہی عدالت نے اجازت دیدی۔ اور اس نے ان سے گفتگو کی۔

لالہ امرناتھ کی شہادت

لالہ امرناتھ نے لالہ ٹھاکر داس کے بیان کی تائید کرتے ہوئے۔ تقریباً نصف اکتوبر گذرنے پر گردھاری لال بسنت کو میرے پاس لایا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ غریب ہے۔ اور کچھ انگریزی بھی جانتا ہے۔ اور قریباً دو برس میں چھ ماہ تک نوکری کی تلاش کرتا رہا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ نوکری نہ ملنے کی وجہ سے عیسائی ہونے والا تھا۔ وہاں اسے بلراج ملا اور اس نے بسنت سے کہا تھا کہ لاہور رکجا اور ہم تم کو نوکری تلاش کر دینگے۔ لالہ ٹھاکر داس نے مجھ سے کہا کہ آپ اسے نوکر رکھ لیں اور ڈسپنسری کا کام سکھائیں۔ پھر ہم نے اسے نوکر رکھ لیا۔ گردھاری لال نے یہ بھی کہا کہ اسے فی الحال روٹی کے لئے کچھ پیسے دیدیا کیجئے۔ اس کے کام سیکھنے پر اس کی تنخواہ مقرر کر دیجئے گا۔

پھر ہم اُسے ڈسپنسری کا کام سکھاتے رہے۔

ایک مرتبہ میں نے بسنت کمار سے پوچھا تھا۔ کہ گردھاری لال تمہیں کس طرح جانتا ہے اس نے کہا کہ وہ نہیں جانتا بلکہ بلراج جانتا ہے میں نے انہیں ڈیرہ دون میں دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ لاہور آ رکھے تو نوکر رکھا دونگا۔

پھر لالہ امرناتھ نے کہا کہ بسنت کمار ہمارے ہاں سے کئی دفعہ چھٹی پر گیا اور اس کے متعلق لالہ ٹھاکر داس کے بیان کی تائید کی۔

وہ یہ کہکر رخصت پر گیا تھا۔ کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے وہ مجھ سے پندرہ روپے قرض لے گیا تھا۔ اور ہم نے اس سے ایک رسید لی تھی۔ وہ رسید ہم نے پولیس کو دیدی ہے۔

لالہ امرناتھ نے بتلایا کہ بسنت کمار دینا ناتھ اور گردھاری لال اس سے ملنے آتے تھے۔ ان کے علاوہ ایک بنگالی بابو پورن چند نامی بھی آتا تھا میرے خیال میں وہ بنگالی بابو محکمہ ریلوے میں کہیں ملازم تھا اور اب [illegible] پولیس کی زیر حراست ہے۔

۱۷ مئی یعنی جس رات بم چلا ہے اس روز شام کے وقت کے متعلق لالہ امرناتھ نے لالہ ٹھاکر داس کے بیان کی تائید کرکے کہا کہ اگلے روز جس دن غالباً اتوار تھا میں پہلے دینا ناتھ کو بائیسکل لے جاتے دیکھا بارہ بجے کے قریب دینا ناتھ نے مجھ سے پوچھا بسنت کمار کہاں ہے۔ میں نے کہا اندر بیٹھا ہوا پڑھ رہا ہے۔ دینا ناتھ دفتر کے راستے سے اندر چلا گیا اور اس سے کہا کہ ہمارا بائیسکل نکال دیں۔

[illegible]

کے لئے کھنچی تھی۔ اور اس راستے سے دینا ناتھ بائیسکل نکال کر لے گیا۔

جب تک بسنت کمار ہمارے پاس ملازم رہا وہ ایک مرتبہ اپریل کے مہینے میں بیمار ہوا تھا۔ بخار میں اس کے بدن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آئی تھیں ڈاکٹر نے کہا کہ گرمی کی وجہ سے یہ پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ بخار ہٹنے کے بعد خود بخود جاتی رہینگی۔ اس کے چند دن بعد بخار جاتا رہا اس موقعہ پر وہ دس بارہ دن تک بیمار رہا۔

مسٹر برڈ سے سرکاری وکیل نے تمام ملزمان کو کھڑا کر کے گواہ سے پوچھا کہ کیا ان میں سے کبھی کوئی آدمی دواخانہ میں آیا؟ گواہ نے جواب دیا کہ "نہیں کہ ان میں سے کبھی کوئی آدمی نہیں آیا"

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کے خط بیعت کی نقل

بحضور حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو درخواست بیعت جناب کی خدمت میں بھیجی گئی تھی اسمیں میرے نام کے ساتھ چند دیگر اشخاص کے نام بھی درج تھے اسلئے وہ ایک مشترکہ درخواست سمجھی جانی چاہیئے۔

اب بحیثیت انفرادی دوبارہ جناب کی خدمت میں مندرجہ ذیل شرائط پر درخواست بھیجتا ہوں۔ اسپر غور فرمائی جائے۔ اور خاکسار کی بیعت بیعت مشروط قرار دی جائے۔

(۱) اول مسئلہ تکفیر میں میں آپکو خلاف عقیدہ رکھتا ہوں اور ایسے غیر احمدیوں کو جو حضرت مسیح موعود کے مکفر اور مکذب نہ ہوں مسلمان جانتا ہوں۔

(۲) دوم میں حضرت مسیح موعودؑ کی رسالت اور نبوت کو ظلی اور جزوی تسلیم کرتا ہوں۔ یعنی آپکو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی مانتا ہوں اور اس قسم کی نبوت سے مجرد انکار کے ساتھ کوئی اور وجوہات کفر نہ ہو وجہ خروج من الاسلام قرار نہیں دیتا ہاں کفر دون کفر ضرور جانتا ہوں۔

(۳) سوم میں اس عقیدہ متذکرہ بالا کا اظہار ضروری اور اخفا غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ اخفا ایک قسم کا تقیہ ہے۔

(۴) میں نے اخبار الفضل مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۴ء کے ان تمام متعامات کو بغور پڑھ لیا ہے جسمیں مسئلہ تکفیر کے اثبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کی بعض عبارتوں سے استدلال کیا گیا ہے میری رائے میں ان عبارتوں کے سمجھنے میں سہل انگاری اور غفلت سے کام لیا گیا

(۵) میرا یہ بھی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت منصوصی اور لازمی نہیں۔ یعنی اس کی ضرورت اور لزوم کا عقیدہ جزو ایمان نہیں۔ ورنہ عقیدہ اہل تشیع لبحث خلافت و امامت صحیح و برحق ہوگا۔ ہاں اگر مصلحت ربانی اسکے متقضی ہو تو سر تسلیم خم ہے۔

(۶) میرا اسپر بھی ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی ذریت میں بموجب پیشگوئی ضرور ایک موعود جو قدرت ثانیہ کا مظہر ہو آنے والا ہے اور وہ خدا تعالےٰ سے روح القدس پاکر کھڑا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ قدرت ثانیہ کے مظہر متعدد وجود ہوں۔

پس میری بیعت ان تمام شرائط کے ساتھ جو سطور بالا میں لکھی ہیں مشروط سمجھی جاوے۔ اور اگر ان اختلافات کے ہوتے ہوئے بیعت صحیح متصور نہ ہو۔ تو مجھے اپنے عقائد میں معذور خیال فرمایا جاوے۔ اور براہ عنایت اس عریضہ کو اخبار الفضل میں شائع کر دیا جاوے۔ کیونکہ [illegible]

خاکسار محمد مبارک علی احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں بہت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس بار کے پانے گئے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں۔ یعنی خدا کو واحد لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ دے ۲) طلباء سے دعہ)

اخبار پیغام صلح
لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۸

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب منشی نور احمد صاحب کا تازہ خط

جو ۵ اپریل کو موصول ہوا +

برادرم سلمہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ

۱۴ مارچ کو بوقت شام جب ہم لندن سے بعد نماز جمعہ واپس آئے تو تار ملا کہ حضرت صاحب (خلیفۃ المسیح) کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھکر صبر کیا۔ اس قسم کے مومن کا ہم سے جدا ہونا واقعی بڑا صدمہ ہے خدا تعالیٰ نے ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے۔ پھر تار ملا۔ کہ میاں محمود صاحب خلیفہ بنائے گئے ہیں۔ پھر دوسری تار ملی کہ آدمیوں نے اُن کو خلیفہ بنا یا ہے۔ پھر وہاں سے تار ملا کہ جو لوگ شامل بیعت میاں محمود صاحب نہیں ہوئے۔ وہ فاسق ہیں علی ہذا۔ خواجہ صاحب نے بعد متواتر دعاؤں کے بعد مفصل خط بعنوان ملاقت احمدیہ برائے اشاعت یہاں سے آج کی ڈاک میں روانہ کیا ہے ملاحظہ سے گذرے گا۔ آگے یہ حضرت صاحب مغفور علیہ السلام نے الوصیت میں مفصل تحریر کردیا ہے۔ کہ چالیس مومن مل کر خلیفہ مقرر کرسکتے ہیں اگر خلیفے بہت ہوں تو جماعت کا کوئی ہرج نہیں ہے البتہ اگر ہرج ہے تو اس طرح ہے کہ اگر لوگ گدیاں پیروں کی طرح بنا لیویں ۔ اگر جملہ معاملات مالی جیسے کہ الوصیت میں ہے۔ سپرد انجمن کر دیئے جاویں۔ تو پھر کوئی ہرج نہیں ہے۔ جس قدر بیس خلیفے ہوں۔ دل ما شاد و چشم ما روشن۔ چنانچہ حضرت صاحب نے (یعنی مرزا صاحب) نے اپنی زندگی میں کئی بزرگوں کو بیعت لینے کی اجازت بخشی۔ میں نے حضرت مرزا صاحب مغفور علیہ الرحمۃ کو حسب حکم خدا تعالیٰ امام اور مہدی اور مثیل عیسےٰ تسلیم کیا۔ ابھی حضور بحیات تھے۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حضرت حکیم صاحب کی بابت بتلایا کہ یہ شخص مثل ابوبکر صدیق ہے۔ ابھی مولوی نور الدین صاحب حیات موجود تھے۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تین چار مرتبہ یہ بات بتلائی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب صدیق کی مانند ہیں۔ چنانچہ میں نے ان خوابوں اور کشوف کی بنا پر بعد دعا و استخارہ کے خط تحریر کر دیا ہے کہ میں اپنا سردار مولوی محمد علی صاحب کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور اُن کی غلامی اور اطاعت اسی طرح کروں گا جیسے کہ حضرات سابقہ حضرت مرزا صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کی کیا کرتا تھا میں نے آپ کو اپنے حالات سے اطلاع دی ہے۔ میری اس سے یہ غرض نہیں ہے۔ کہ آپ میرے خیالات کی تقلید کریں۔ کیونکہ یہ میرے کشف یا الہام یا خواب دوسرے کے لئے حجت نہیں ہیں۔ مگر میرے واسطے قطعی حجت ہیں آپ کو معلوم ہے۔ میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے۔ کہ میں نے صرف خواب کی بنا پر تین مرتبہ سو سو روپیہ قیمت چندہ دیا ہے۔ اور اس سرزمین میں عیال کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے اشارہ ہی کی ماتحت آیا ہوں۔ بلکہ خواجہ صاحب کی غلامی میں اسی اشارہ ربی کے ماتحت کر رہا ہوں۔ ہاں جس کے دل میں میری محبت اور غیرت ہے وہ چاہے تو میری تقلید کرے۔ ورنہ میں کسی کو مجبور نہیں کرتا میں میاں محمود صاحب کو واجب التعظیم خیال کرتا ہوں۔ آخر میرے پیر کا [illegible]

یہاں کے حالات بہت اچھے ہیں۔ لاٹ صاحب تصنیف کتاب میں ہمہ تن مصروف ہیں پچھلی اتوار کو یہاں معہ سر چار فرزندوں کے تشریف لائے تھے۔ اور یورپین لوگ بھی آئے تھے۔ قریباً ۷۰ مرد و عورت کا مجمع تھا۔ خواجہ صاحب نے اسلامی بتیسمہ پر تقریر کی تھی۔ ۲۲ مارچ کو اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بحث کریں گے۔ اشتہار دیدیا ہے۔ اب خدا کا فضل ہے۔ لندن میں جمعہ کی نمازیں۔ اور یہاں اتوار کو مجمع میں لکچر ہوتے ہیں اور باہر کی خط و کتابت بھی بڑھ رہی ہے۔ چار ہزار سے زیادہ اشاعت رسالہ کی ہوگئی ہے۔ افریقہ مغربی میں بہت سے لوگ شایق اسلامک ریویو کے پیدا ہوگئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ پادری لوگوں نے گرجوں میں بیان کرنا شروع کر دیا ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے مرید ہیں۔ جو کہتا ہے کہ عیسےٰ کا ثانی ہوں بلکہ اس سے بڑا ہوں۔ ابھی تک ہمارے پاس سوال نہیں ہوا۔ امید ہے کہ کسی وقت یہ سوال ہوگا۔ پھر ہم انشاء اللہ اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے۔ نئی لغت جب تک یہاں نہ ہوگی۔ جماعت نہ بنیگی۔ یہ اصول ہے۔ ابھی تک یہ لوگ خاموشی سے آتے ہیں اور ہمارے کلمات سُنتے ہیں۔ ابھی کوئی موقعہ اعتراض کا اُن کو نہیں ملا۔ خدا تعالیٰ ان کو قایم رکھے۔ جب وہ چاہیگا ان میں سے سعید روحوں کو شامل اسلام کریگا۔ اب تک ہم اُن غلط فہمیوں کو دُور کرتے جاتے ہیں جو اسلام اور بانئے اسلام پر لگائی گئی ہیں۔ جس وقت ان کا کما حقہٗ ازالہ ہوگیا۔ پھر دیکھا جاوے گا۔

ضروری اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب مرحوم و مغفور کی لمبی علالت کی وجہ سے نیز عرصہ تک لاہور سے غیر حاضر رہنا پڑا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائیٹر انگلش ویرہوس بھی اپنی نئی عمارت کی وجہ سے بہت مصروف رہے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے قادیان بھی تشریف لے گئے تھے اسلئے چندہ کی فہرست باقاعدہ طور پر شائع نہیں ہوسکی۔ مگر رسیدات چندہ دہندوں کو برابر ساتھ ساتھ دفتر سے روانہ ہوتی رہی ہیں اب رفع غلط فہمی کے لئے ذر چندہ کی فہرست ابتداء سے پیغام صلح کے کسی دوسرے مقام پر شائع کی جاتی ہے اور انشاء اللہ آئندہ باقاعدہ چندہ کا اعلان اخبار کے ذریعہ ہوتا رہیگا۔ چندہ دہندگان مہربانی فرماکر حسب دستور سابق جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام پر چندہ ارسال فرماکر عند اللہ ماجور ہوں +

خاکسار۔ مرزا یعقوب بیگ آنریری سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ فنڈ لاہور احمدیہ بلڈنگس مورخہ ۸ اپریل ۱۹۱۴ء

کالجوں کے مسلمان طلباء کی خدمت میں التماس

جناب [illegible] انجمن ترقی تعلیم مسلمانان جو امرتسر میں عرصہ چار سال سے قایم ہے اس کی سرپرستی آپ صاحبان کو معلوم ہوگا کہ انجمن کا مقصد صرف آپ کی خدمت اور امداد کرنا ہے [illegible]

میں گنجائش نہیں ہے۔ لیکن جو اصحاب انجمن کے سالانہ جلسوں میں شامل ہوتے ہیں انہیں بوضاحت معلوم ہے کہ اس انجمن کی خدمات کتنی مفید اور قوم کی تعلیمی ترقی میں کس حد تک فایدہ رساں ثابت ہوئی ہیں۔ انجمن کا نصب العین یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم میں ہونہار طلبا کی مالی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے وظایف سے امداد کرے چنانچہ یہ اصول حقیقی فایدہ بخش ہونے کے باعث قوم نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور انجمن کی مالی حالت اور اُس کی امداد کا دایرہ دن بدن وسیع ہوتا جارہا ہے اُمید ہے وُہ دن جلدی آجائیگا۔ کہ انجمن اپنی خواہش کے مطابق اپنی قوم کے سرمایہ امید نونہالوں کی خدمت اور امداد کرسکیگی۔ اس وقت تک سرمایہ نے جس قدر گنجایش کا موقع دیا ہے۔ وہ انجمن کی خواہش اور قومی تعلیم کی ضروریات کے مقابلہ میں نہایت قلیل ہے اور کارکنان انجمن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اُن تمام امیدواروں کی خواہشات کو پورا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ جن کا اشتیاق تعلیم انہیں انجمن کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مگر پھر بھی انجمن اپنی ہمت اور گنجائش سے بڑھ کر حوصلہ کرتی ہے اور جس قدر درخواستوں کی نامنظوری کے لئے مجبور ہوتی ہے اس کا دل خراش صدمہ اور افسوس کارکنان انجمن ہی خوب محسوس کرتے ہیں اس وقت انجمن کی امداد سے ۶۰ طلبا اعلیٰ تعلیم کے مختلف صیغوں میں تعلیم پا رہے ہیں جن کو انجمن کی طرف سے ایکہزار روپے ماہوار کے قریب وظائف کی امداد ملتی ہے۔ خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ قوم اپنی تعلیمی حالت اور ضرورت سے واقف ہوکر جلدی انجمن کے سرمایہ میں اس قدر وسعت پیدا کر دے گی۔ کہ انجمن سرمایہ کی کمی اور عدم گنجائش کے افسوس ناک عذر سے بے نیاز ہوکر قوم کے ہونہار پود کی حسب دلخواہ خدمت کرسکیگی۔

حضرات! اب میں اصلی مدعا کا اظہار کرتا ہوں۔ اور اس التماس کی جو اصلی غرض ہے اُس سے آپ صاحبان کو آگاہ کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا سطور سے آپکو معلوم ہوگیا ہے۔ کہ انجمن ترقی تعلیم دراصل آپ صاحبان کی خادم ہے اور اس کا قیام محض آپ کی خدمت گذاری کے لئے ہے۔ لیکن کس قدر تعجب انگیز صورت ہے۔ کہ آج تک آپ صاحبان نے اس کی طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ آپ اس کے سالانہ جلسوں میں شامل ہوکر اس کی کیفیت اور اس کی خدمات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور ہر ممکن صورت میں اس کی امداد میں حصہ لیں۔ جو دراصل اپنی مدد آپ کرنا ہے۔ انجمن ترقی تعلیم نہ تو کوئی پولیٹیکل انجمن ہے نہ اس میں پولیٹیکل معاملات پیش ہوتے ہیں نہ کسی قسم کی پولیٹیکل بحث ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک خاص علمی انجمن ہے اور مسلمانوں کی ترقی تعلیم کے متعلق اس میں وسائل اور ذرائع پر گفتگو ہوتی ہے اور آپ صاحبان کی خدمتگذاری کے سامان کئے جاتے ہیں۔ پس نہایت ضروری ہے کہ آپ اس کے سالانہ جلسوں میں شریک ہوں اور نہایت توجہ اور دلچسپی سے اس کی کارروائی کو دیکھیں۔

انجمن کا چوتھا سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء (آخری ہفتہ و اتوار) کو جناب خان صاحب حاجی بخش الہی صاحب سی آئی ای۔ رئیس اعظم دہلی و جناب حکیم رضی الدین احمد خانصاحب رئیس اعظم دہلی کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ اس کے لئے آپ صاحبان کو دعوت دیجاتی ہے اور خصوصیت سے یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ آپ صاحبان ایسے وقت پر امرتسر تشریف لائیں۔ کہ مغز [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۹ اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۴

صدر انجمن احمدیہ اور کثرت رائے

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا ایک ضروری مضمون۔ بعنوان "چند کھلی کھلی باتیں" بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا۔ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ضروری تحریر نقل کی گئی تھی۔ جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے بعد انجمن کے اجتہاد کو کافی قرار دیا ہے اور اس کے شروع میں یہ فقرہ لکھا ہے۔ "میری رائے تو یہی ہے۔ کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ کہ ایسا ہونا چاہئے **اور کثرت رائے اس میں ہو جائے**۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہئے" حضرت اقدس کی اس تحریر کو نقل کرنے سے مقصد صرف یہ تھا۔ کہ حضور نے انجمن پر کسی کی حکومت کو پسند نہیں کیا۔ اور اس کے اپنے اجتہاد کو کافی قرار دیا ہے۔

لیکن ہمارے چند معترض بھائی اس بات پر بھی ہم سے چیں بجبیں ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ معاملہ متنازعہ فیہ میں بھی انجمن کے ممبروں کی کثرت رائے تمہارے مخالف ہے۔ اب تم کیوں انجمن کے اس اجتہاد کو کافی قرار نہیں دیتے۔ سبحان اللہ سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔ اول تو یہ معاملہ انجمن کے کسی باقاعدہ اجلاس میں کبھی پیش نہ ہوا۔ نہ کبھی ایسے اجلاس کا نوٹس جاری ہوا۔ نہ یہ تمام کارروائی انجمن کے رجسٹروں میں کبھی درج ہوئی۔ اور یونہی گھر بیٹھے سمجھ لیا۔ کہ چونکہ ممبروں کی کثرت رائے صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی طرف ہے۔ اس لئے انہی کے حق میں فیصلہ ہونا چاہئے۔ خدا جانے ہمارے بھائیوں کو یہ معروف بات کیوں یاد نہیں رہی۔ کہ کسی انجمن یا کمیٹی کی طرف سے وہی فیصلہ صحیح تسلیم کیا جاتا ہے جو باقاعدہ طور پر اس کے اجلاس میں پیش ہو کر بعد غور و خوض فیصل ہو۔ علاوہ ازیں یہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے مکان کی بنیادی اینٹوں کو اکھاڑنا شروع کر دے۔ تو وہ مکان اسی طرح سے کھڑا رہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسا مکان آج نہیں تو کل ضرور گر جائیگا۔ اسی طرح سے حضرت مسیح موعود نے تحریر محولہ بالا میں انجمن کے اپنے اجتہاد کو کافی قرار دیا ہے۔ اور اپنی زندگی میں بھی اس کے فیصلوں کو قطعی سمجھا اور بعض دینی امور میں حضور نے انجمن کے فیصلوں سے جو اطلاع حاصل کرنی چاہی اس کو بھی اپنی زندگی تک ہی محدود رکھا۔ اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی قرار دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور نے کسی واحد شخص کی حکومت انجمن پر کبھی پسند نہیں کی۔ اور یہ امر انجمن کا گویا ایک بنیادی اصول ہے۔ اب بفرض انجمن کے تمام ممبر بالاتفاق کسی شخص واحد کی حکومت اپنے اوپر تسلیم بھی کر لیں۔ تو کیا یہ ان کا اپنے ہاتھ سے انجمن کی بنیاد کو اکھاڑ کر اس کی عمارت کو منہدم کرنا اور حضرت مسیح موعود کے منشاء کے خلاف نہ ہوگا؟ کہا جائیگا۔ کہ اسی تحریر میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ "میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کرے گی۔" اس لئے انجمن کا ایسا اجتہاد بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے منشاء کے مطابق ہوگا۔ مگر کیا ہمارے معترض صاحبان ہمیں یہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ انجمن پر کسی واحد شخص کی حکومت حضور کے منشاء کے مطابق ہے؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ تحریر محولہ بالا میں حضور نے اپنے جس منشاء کا اظہار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ حضور کے بعد "ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا"، اور یہی ایک امر ہے۔ جس کی طرف حضور نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔ کہ

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ انجمن خلاف میرے منشاء کے ہرگز نہیں کرے گی"

اب ایسے صاف اور کھلے الفاظ کے ہوتے ہوئے یہ کس طرح سے مانا جا سکتا ہے۔ کہ انجمن کے بعض ممبروں کا اس بات پر مصر ہونا۔ کہ کوئی خاص شخص انجمن پر حکمرانی کرے۔ ایک جایز اور حق فیصلہ کا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود کے منشاء کے مطابق ہے ہم تو حیران ہیں۔ کہ جب حضور نے اس کے فیصلوں پر سوائے ان خاص امور کے جن میں خدائے تعالیٰ کا کوئی خاص ارادہ ہو۔ کبھی دست اندازی کرنے کی خواہش تک نہیں کی۔ حالانکہ ان کا حق تھا۔ اور اس بات کو بھی اپنی زندگی تک ہی محدود رکھا۔ تو اب ان کے بعد اس سے بڑھ کر اور کون ہے۔ جو معاملات انجمن میں خواہ مخواہ دست اندازی کیا کرے۔ اور وہ اکیلا انجمن کا مطاع کہلائے۔ اور اس کی رائے کے مقابلہ میں انجمن کے باقی ممبروں کی رائے ہیچ ہو +

محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بے ضابطگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible] الوصیت میں [illegible] انجمن کے چندوں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اس بات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ کہ یہ تمام چندے انجمن کے نام پر وصول ہونے چاہئیں۔ چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہئے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا اس صورت میں ایک انجمن چاہئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا۔ اعلاء کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں" پھر آگے چل کر یوں لکھا ہے کہ "اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی" اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے" اس امر کو اور زیادہ واضح کرنے کے لئے حضور نے ضمیمہ الوصیت میں یہ الفاظ خاص طور پر تحریر فرمائے ہیں "میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کروں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے"۔ لیکن ان صاف اور صریح الفاظ کے باوجود محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ نے ...... جن کے سپرد انجمن نے مالی کاکام و صولی چندہ کر رکھا ہے۔ یہ طرز عمل اور حضرت مسیح موعود کے متذکرہ بالا احکام کے بالکل برخلاف براہ راست روپیہ وصول کرنے کے بجائے جناب صاحبزادہ صاحب کی معرفت جو اس امر میں بالکل غیر ذمہ دار ہیں۔ حاصل کرنا شروع کیا ہے۔ اور ایسی وصول شدہ رقوم کی مختصر سی فہرست جس کی میزان ۳ – ۹ – ۴۶۴ تک پہنچتی ہے۔ شایع کی ہے۔ ہم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ اور نیز حضرت صاحبزادہ صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے انجمن کے کس قاعدہ یا حضرت مسیح موعود کے کون سے حکم کی رو سے ایسا کرنا جایز خیال کیا ہے۔ اس تحریر سے ہمارا مقصد حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات پر کسی قسم کا حملہ کرنا نہیں۔ اور نہ ہی ہمارا یہ منشا ہے کہ ان کی ذات پر اس تحریر سے کسی قسم کا حرف آئے۔ لیکن اصولی طور پر ہم اسباب کو ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس طرح کی کارروائی حضرت مسیح موعود کے منشا اور انجمن کے قواعد کے بالکل خلاف ہے اور محاسب صاحب صدر انجمن اس بے ضابطگی کے لئے جوابدہ ٹھہرتے ہیں۔ اور قوم کا حق ہے کہ ان سے اس بارہ میں سختی سے جواب طلب کرے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جب پہلے سے انجمن نے روپیہ کی آمد و وصولی کا ایک محکمہ قایم کر کے اس پر ایک محاسب کو تعینات کر رکھا ہے تو اب اس کے متعلق اور محکمہ جات کے کھولنے کی کیا ضرورت پیش آئی ہے اور وہ بھی انجمن کی منظوری کے بغیر۔ کیا اس سے صاف طور پر یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ انجمن پر ایک خاص آدمی کی حکومت قایم کی جا رہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے سراسر خلاف ہے اور انجمن کے لئے بہت سخت خطرناک۔ ہم قوم سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسا شخص عہدہ محاسب کے لایق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کے احکام کی خلاف ورزی کرے۔

الفضل کی بہتان بندی

یکم اپریل کے الفضل نے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پر ایک نہایت سخت الزام لگا کر بہت جرات سے کام لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ خواجہ صاحب نے مولوی صدرالدین صاحب کو بذریعہ تار بلوایا تھا۔ اور مولوی صاحب صدرالدین کو حضرت خلیفۃ المسیح نے جانے کا حکم بھی دے دیا تھا۔ لیکن بعد میں مرزا صاحب موصوف نے اس تار کا فرضی مضمون بنا کر حضرت خلیفۃ المسیح کو یہ سنایا۔ کہ انہوں نے مولوی شیر علی کو بلوایا ہے۔ جس پر حضور نے پہلے حکم کو منسوخ کر کے مولوی شیر علی صاحب کو جانے کا حکم دیا۔ الفضل کے اس افترا پر سوائے اس کے کہ ہم بے اختیار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ دیں۔ اور کیا کہا جا سکتا ہے ہم الفضل کی طرح اسے مباہلوں کے لئے چیلنج دینے کے واسطے تیار نہیں۔ وہ خدا علیم و خبیر خود ہی جانتا ہے۔ کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا اس نے جھوٹوں کے لئے خود ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی سزا مقرر کر رکھی ہے۔ اس لئے وہ خود بہت سے بار رحمت ہے جس طرح چاہیگا اس امر کا فیصلہ کریگا۔ لیکن ہم نہیں چاہتے کہ واقعات کو چھپا کر خواہ مخواہ دنیا کو اندھیرے میں رکھا جائے اور اس لئے آیندہ اشاعت میں ہم مرزا یعقوب بیگ صاحب کا اپنا مضمون اس بارہ میں شائع کریں گے۔ جو واقعات پر پوری روشنی ڈال دیگا۔ لیکن منصف مزاج ناظرین سے اس جگہ اتنا سوال کرنا ہم نہایت ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر الفضل کی بیان کردہ بات سچ ہے اور مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایسی ہی غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ کیا اس وقت الفضل اور اس کے ساتھیوں کا یہ فرض نہ تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر اس بات کو پوری طرح سے کھول دیتے۔ خصوصاً جبکہ حضرت

ہیں۔ لوگوں نے الفضل وغیرہ نے اسی وقت حضور کے سامنے رجو مرزا یعقوب بیگ کے دیکھتے ہیں آکر مولوی شیر علی صاحب کو گویا کسی بہت پرخطر جگہ میں بھیج رہے تھے) واقعات کو من وعن بیان کر کے دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کر دکھایا

جناب صاحبزادہ صاحب کا چیلنج خان عجب خانصاحب کو

پیغام صلح کی کسی گذشتہ اشاعت میں خان محمد عجب خانصاحب کا ایک دلچسپ مکالمہ شائع ہوا تھا۔ جو تاویلان میں ان کے اور صاحبزادہ صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کے درمیان ہوا تھا۔ ہم نے اس مکالمہ کے اوپر صاف طور پر یہ الفاظ لکھ دیئے تھے کہ ممکن ہے کہ خانصاحب کو تمام الفاظ پورے طور پر یاد نہ رہے ہوں اور اس لئے ان کا تغیر و تبدل ہو گیا ہو لیکن مفہوم میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارا یہ عذر جناب صاحبزادہ صاحب نے کافی خیال نہیں کیا اور ان کے نزدیک خانصاحب نے دانستہ یا نادانستہ بہت غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ یا پیغام صلح کے ایڈیٹوریل سٹاف نے اس میں بہت کچھ دست اندازی کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ جو فقرے ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ وہ غلط ہیں اور اس لئے انہوں نے ۲۴ مارچ کے الفضل میں خانصاحب کو بڑی تحدی سے مباہلہ کے لئے بلایا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ایک اس قسم کی قسم مؤکد بہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کھائیں کہ جو باتیں اس مکالمہ میں بیان کی گئی ہیں وہ صحیح ہیں۔ پیشتر اس کے کہ جناب خانصاحب جناب صاحبزادہ صاحب کی اس تحریر کا کچھ جواب دیں ہم صاحبزادہ صاحب سے بادب ملتمس ہیں کہ اگر ان کے نزدیک مذکورہ بالا مکالمہ غلط اور فرضی ہے۔ تو وہ خود ہی اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اصلی مکالمہ اور اپنے صحیح جوابات کو شائع کر دیں۔ تاکہ حق ظاہر ہو جائے اور پبلک کو زیادہ انتظار کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن ہم انہیں بتلائے دیتے ہیں کہ یہ تمام باتیں اور ان کا آج کل کا طرز عمل حضرت مسیح موعود کی تحریروں اور آپ کے طرز عمل کے

مباہلوں میں حضرت مسیح موعود کا طرز عمل

سراسر خلاف ہے۔ ہمیں جہاں تک معلوم ہے۔ حضور نے مباہلوں میں کبھی اتنی تیزی اور جرات نہیں دکھلائی۔ جیسی کہ آج کل صاحبزادہ صاحب اور ان کے مریدین کی طرف سے دکھائی جا رہی ہے۔ کیا حضرت صاحبزادہ صاحب کو یاد نہیں رہا کہ مولوی عبدالحق غزنوی نے جب حضرت مسیح موعود کو مباہلہ کے لئے چیلنج دیا تھا۔ تو انہوں نے اسے جواباً لکھا تھا۔ کہ **دو مسلمانوں کے درمیان مباہلہ ناجائز ہے**۔ پھر معلوم نہیں کہ حضور کے اس صاف اور کھلے فتوے کے موجود ہوتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب اور الفضل کی طرف سے اپنے ہی بھائیوں کے حق میں کیوں اتنی جرات اور تیزی دکھائی جا رہی ہے۔ ہمیں تو یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنے مذکورہ بالا مخالف خیال مولوی کو بھی مسلمان کے نام سے ہی یاد کر کے اس سے مباہلہ ناجائز قرار دیا۔ لیکن افسوس ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کے مخلص خادموں اور اپنے بھائیوں کے لئے ہی ذرا سے اختلاف رائے سے نہایت سخت سے سخت سزائیں تجویز کر رہے ہیں ہم ان سے بادب ملتمس ہیں۔ کہ للہ ان باتوں کو چھوڑ کر معقولیت کا پہلو اختیار کریں اور حتی الوسع نرمی سے دلائل سے اور بہت معقولیت سے اپنے بھائیوں کو سمجھائیں۔ اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ مسیح موعود تو لوگوں کو مسلمان بنانے اور اسلام میں داخل کرنے کے لئے آیا تھا اور اس نے ہم سب مختلف الخیال اور ایک دوسرے کے جانی دشمن لوگوں کو ایک سلک میں منسلک کر کے اور ہم سے بیعت اخوت لے کر آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تھا لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مخالف خیال بھائیوں نے ان برادرانہ تعلقات کو بھلا کر اور مخالف بین قلوب کے ساتھ ہو کر آپس میں ہی بہت برا اور سخت برتاؤ اختیار کر رکھا ہے اور ایک دوسرے کے لئے طرح طرح کی سزائیں اور فتوے تجویز کر کے بجائے نئے لوگوں کو احمدی کرنے کے اس پہلی ہی بنائی جماعت کو ہی ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں۔ خدا ہی ہے کہ ان لوگوں کو اس بات کی سمجھ دے کر دوبارہ اصلی راہ پر قایم کر دے + آمین

سردار ایوب خانصاحب کی وفات

نہایت افسوس سے سنا گیا ہے کہ ... ایوب خانصاحب جو کابل کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ایک عرصہ سے لاہور میں ...

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ایران کی حالت (لنڈن ۶ اپریل) مسٹر اکلنڈ نے ہوس آف کامنز میں سر جارج رابرٹس کے سوال کے جواب میں کہا کہ ضلع کرمان میں معرکہ آرائی کے بعد جدید بختیاری گورنر جنرل چار سو بختیاریوں کے ساتھ اپنے صدر مقام کو مراجعت کر گیا ہے۔ ان چار سو بختیاریوں کے ساتھ وہ آئندہ بلوچی لیٹروں کے روکنے کے قابل ہو سکیگا۔ بجائیکہ فوجی پولیس تجارتی سڑکوں پر امن و امان قائم کرنے کے بارہ میں اپنے فرائض کے ادا کرنے میں مصروف رہیگی۔

البانیا کی کیفیت:۔ (ڈرزو ۶ ر اپریل) جنوب البانیا میں بدنظمی کی وجہ سے گورنمنٹ نے سپاہ کی فہرست تیار کرنیکا حکم دیا ہے جسے ملیشیہ کی صورت میں مرتب کیا جائیگا۔ تمام ملک میں سابق ردیف سے تعلق رکھنے والے سپاہیوں کے جو ۲۰ سے ۳۹ سال کی عمر کے مابین ہوں۔ فراہم ہونے کے لئے اعلان کر دیا گیا ہے۔ فوجی نقل و حرکت کی افواہ سر دست قبل از وقت تصور کرنی چاہیئے۔

گرجے میں بم (لنڈن ۶ ر اپریل) شب کو ایک بم ٹریفلگر سکوئر کے گرجائے سینٹ مارٹن میں پھٹا کھڑکیوں کے رو شیشے وغیرہ ٹوٹ گئے یہ کارستانی سفرجٹوں کی تصور کی جاتی ہے۔

ایک ایکٹرس کی شادی:۔ (لنڈن ۶ ر اپریل) مسز پیٹرک کیمبل نے آج سہ پہر کو دفتر رجسٹری میں مسٹر جارج کارنوالس ویسٹ سے شادی کی مسٹر جارج سے انکی سابقہ بیوی لیڈی رنڈلف چرچل نے طلاق حاصل کر لی تھی۔ اور ڈگری طلاق نے آج تکمیل کی صورت اختیار کی تھی۔

صیغہ بحر میں شراب۔ (واشنگٹن ۶ ر اپریل) سکرٹری صیغہ بحر نے حکم دیا ہے۔ کہ جنگی جہازوں۔ بحری احاطوں اور بحری سٹیشنوں میں شراب کا استعمال نہ کیا جائے حتیٰ کہ افسروں کے طعام خانوں میں بھی وائن (شراب) کا استعمال نہ ہو۔

مسٹر ایسکوئتھ کی تقریر پر خیالات (لنڈن ۶ ر اپریل) مسٹر ایسکوئتھ نے لیڈی بنک میں جو تقریر کی اسپر یونینسٹ مختلف و متضاد رائیں ظاہر کر رہے ہیں۔ لبرل اخبارات جو فوج بخلاف پبلک کے عنوان سے مضامین لکھا کرتے تھے عنوان مذکور اب اخبارات سے مفقود ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے فوج پر حملے ترک کر دیئے ہیں۔ اب وہ فوج کو گمراہ کرنے کے متعلق سازش کی ناکامی پر اظہار خیالات کر رہے ہیں۔

مسودہ ہوم رول (لنڈن ۶ ر اپریل) آج شام کو ہوس آف کامنز میں مسودہ ہوم رول ۳۵۶ ووٹوں سے دوسری مرتبہ پڑھا گیا۔

چینی قرض (لنڈن ۶ ر اپریل) چینی وزیر مال نے پانچ سلطنتوں سے اڑھائی کروڑ پونڈ حصول قرض کے متعلق گفتگو شروع کر دی ہے

وزارت مصر (قاہرہ ۵۔ اپریل) مصطفیٰ فہمی پاشا نے صحت کے درست نہ ہونے کی وجہ سے وزارت عظمیٰ کا عہدہ منظور نہیں کیا۔ لہذا حسین رشدی پاشا سابق وزیر عدالت نے مجلس وزارت مرتب کی۔

روس و منگولیا (سینٹ پیٹرسبرگ ۵ ر اپریل) نوو دریمیا کا نامہ نگار ارگا سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ شہر میں مختلف مقامات پر الاؤ روشن کر کے روسی رزیڈنٹ کے پتلے جلائے گئے۔

ایک مشن کی تباہی (برتھ ۴۔ اپریل) رپورٹ کیگئی ہے کہ حبشیوں نے ڈرسڈیل ریور کے مشن کو تباہ کر کے دو پادریوں اور چھ دیگر مذہبی مقتداؤں اور کچھ دوغلوں کو ہلاک کر دیا۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

سفرجٹ ہائڈ پارک میں۔ (لنڈن ۴ ر اپریل) یونینسٹوں کے مظاہرہ کے وقت حقوق طلب عورتوں کا جلسہ ہائڈ پارک میں ہونا تھا یہ عورتیں جلوس بنا کر نکلیں۔ جو موجب فساد ثابت ہؤا۔ مسز ڈرمنڈ وغیرہ گرفتار کی گئیں۔

فرنچ پارلیمنٹ (لنڈن ۴ ر اپریل) ایوان فرانس اجلاس ختم ہو کے

ہندوستان کی تازہ خبریں

عطائے تمغہ:۔ لارڈ کارمائکل گورنر بنگال نے مسٹر ڈیئرز ڈسٹرکٹ آفیسر کو سیلاب بردوان کے متعلق خدمات کے صلہ میں قیصر ہند تمغہ عطا فرمایا۔

گورنمنٹ ہوس بمبئی میں ڈنر۔ ۲۔ اپریل کی شب کو لارڈ و لیڈی ولنگڈن نے گورنمنٹ ہوس بمبئی میں ایک عظیم الشان ڈنر پارٹی دی جس میں متعدد ہندوستانی اور یورپین معززین شامل تھے۔

مصیبت زدہ سیلاب بردوان کی خدمت کا صلہ بنگال کے ہز ایکسیلنسی لارڈ کارمائکل نے مصیبت زدہ سیلاب بردوان کی خدمت کے صلہ میں مسٹر ڈیئرز ڈسٹرکٹ آفیسر کو قیصر ہند کا تمغہ اپنے دست مبارک سے عطا فرمایا۔

دورہ۔ آنریبل مسٹر ایچ ڈیک اوڈوائر

پنجاب دورہ ۱۵ اپریل کو جاری رکھتے ہوئے ۱۲ کو کیمپ سے سیالکوٹ جائیں گے۔ ۱۳ کو لالہ موسیٰ اور ۱۵ کو پہنچیں گے۔ اور ۱۷ کو مراجعت فرمائے لاہور ہونگے۔

بمبئی کے لوگوں کی ہڑتال بمبئی کے لوگوں اس بنا پر سٹرائیک کر رکھی ہے۔ کہ راہ چلتے ان کے دودھ کو روک کر انسپکٹر میونسپل کمیٹی معائنہ کرتے ہیں اور اسی وقت جرمانہ ٹھونک دیتے ہیں۔

زلزلہ حرکت شملہ میں آلات زلزلہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ منگل کے روز شام کے ۵ بجکر ۳ منٹ پر شملہ سے صرف ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر زلزلہ کی حرکت محسوس کی گئی۔

پادری انڈریوز ٹیگور سکول میں۔ پادری انڈریوز نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سینٹ سٹیفن کالج دہلی کو چھوڑ کر رابندر ناتھ ٹاگور شانتی نکیتن کے شاف میں شامل ہو جاویں جو بول پور میں قائم ہے۔ اور جہاں حال ہی میں پادری انڈریوز کے دوست مسٹر پیرسن شامل ہو چکے ہیں۔

محاسبین کا نیا قانون:۔ جدید قانون کمپنی ہا کے مطابق جو یکم اپریل سے نافذ ہؤا ہے گورنمنٹ بمبئی نے پریس کے نام یاد داشت میں ظاہر کیا ہے کہ ایکٹ مذکور کی ضرورت کے مطابق بمبئی پریذیڈنسی میں کونسل محاسبین کے نام سے ایک کمیٹی قائم کیجائیگی۔ جو ایک سرکاری پریذیڈنٹ اور چار غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ہوگی۔ ان سب کو گورنمنٹ نامزد کریگی۔ کونسل مذکور امیدواران محاسبی کی درخواستوں پر غور کر کے ہز ایکسیلنسی باجلاس کونسل سے عطائے سارٹیفکیٹ کی سفارش کریگی امیدوار کی عمر پچیس سال کی ہونی چاہیئے۔ اور وہ کم از کم تنقیح حسابات کا پنجسالہ تجربہ رکھتا ہو۔

عطائے تمغہ:۔ لارڈ کارمائکل گورنر بنگال نے مسٹر ڈیئرز ڈسٹرکٹ آفیسر کو سیلاب بردوان کے متعلق خدمات کے صلہ میں قیصر ہند کا تمغہ عطا فرمایا۔

آگرہ کے فساد محرم کا مقدمہ:۔ فساد ہذا کے بقیہ ملزمین کا مقدمہ ۳ر اپریل کو پھر عدالت میں پیش ہوا۔ ڈیفنس کیطرف سے مسٹر کرانورڈ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کی شہادت لئے جانے کی درخواست گذرنے پر مجسٹریٹ نے ٹامس ہسپتال میں جا کر جہاں مسٹر کرانورڈ اس وقت زیر علاج ہیں۔ مسٹر موصوف کی شہادت قلمبند کی لیز ڈیفنس کی خواہش پر مسٹر سور مجسٹریٹ نے بھی مسٹر پراگ نرائن وکیل کے سوالات کا جواب دیا۔ لبعدہ مسٹر پراگ نرائن نے گھنشام داس کشن لال و مسٹر کیلاس ناتھ نے موہن لال اور مسٹر اودھیا پرشاد نے پہلاد پہلا دکیطرف سے تقریریں کیں۔ کورٹ انسپکٹر نے سرکار کی طرف سے جواب دیا مجسٹریٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا۔

سرقہ:۔ سارق سر فریڈرک ہیلڈے پولیس کمشنر کلکتہ کے مکان میں داخل ہو کر بہت سے پوشیدنی پارچات لے گئے۔ صبح کو صحن میں زر نقد و پارچات ادھر ادھر بکھیلے ہوئے ملے۔ چوروں کا ابھی پتہ نہیں لگا۔ تاہم ایک شخص شبہ میں گرفتار ہؤا۔

ممبر تجارت:۔ مسٹر کلارک ممبر تجارت دو شنبہ کو کلکتہ سے بمبئی روانہ ہوئے۔

تجلیس ۸ ۲ ر مارچ سے قطعی طور پر موقوف کر دیا گیا۔

پنجاب مسلم کلب لاہور۔ بتاریخ ۱۰ ر اپریل ۱۹۱۴ء بروز جمعہ بوقت ۵ بجے بعد دوپہر پنجاب مسلم کلب "ایٹ ہوم" ہوگا۔ اور بعد ایٹ ہوم ساڑھے ۵ بجے کلب کا سالانہ اجلاس اور شام کے ساڑھے سات بجے ڈنر ہوگا۔ الراقم الہ بخش رخان بہادر

ڈاکوؤں کی ناکامی:۔ ڈائمنڈ ہاربر کلکتہ میں کالی کمار ناہی ایک سوداگر غلہ کی دوکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ لیکن مالک مکان کے دوسرے راستہ سے نقد مال و متاع لیکر ہمسایہ کے گھر میں پناہ گزیں ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے ہر چند گھر والوں کو دھمکایا لیکن ۲۰۰ روپیہ سے زیادہ کا مال وہ نہ لے جا سکے۔

مجسٹریٹوں سے اختیارات لینے کا سوال گورنمنٹ بمبئی نے جملہ کمشنر ہا سے قسمت سے مجسٹریٹ درجہ سوم سے ضابطہ فوجداری کی ۳۲۳۔ ۷۴ ۳ اور ۵۰۰ دفعہ کے اختیارات واپس لینے کی بابت استفسار کیا ہے۔ نیز پوچھا ہے کہ ۱۹۱۳ء میں جملہ مجسٹریٹوں نے مذکورہ بالا دفعات کی رو سے کتنے مقدمات کا فیصلہ کیا ہے۔

مہاراجہ بڑودہ کے بھتیجے کی برات پر حادثہ۔ سری حضور مہاراجہ صاحب بڑودہ کے بڑے بھائی آنند راؤ کے صاحبزادے کمار چندر سنگھ کی برات مقام ساونت واڑی سٹیمر کے ذریعہ جا رہی تھی کہ یکایک سٹیمر مذکور ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا۔ مگر خوشی کی بات ہے۔ کہ سٹیمر اسی وقت مرمت کر لیا گیا اور کسی قسم کے جان و مال کا نقصان نہ ہونے پایا۔ سٹیمر میں ڈیڑھ سو سے زیادہ براتی مع معزز دولہن کے سوار تھے۔

ایک دوکاندار نے چار دوکاندار زخمی کر دیئے کلکتہ ۷ ر اپریل۔ ایک دوکاندار نے ٹیٹاگڑھ میں چار دوکانداروں کو زخمی کر دیا۔ جو اس وقت ہسپتال میں سخت نازک حالت میں مبتلا ہیں۔

کل بتاریخ ۷ اپریل سردار ایوب خان صاحب کی لاش پٹ ورتدفین کیواسطے لیجائی گئی

جالندھر میں گوشت کی دوکانیں بند۔ جالندھر میں ۴ اپریل کو مسلمانوں نے گوشت کی دوکانیں بند کر دی ہیں۔ وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

صفحہ ایک کالم تین سے آگے

کہ معزز پریذیڈنٹ صاحبان کے استقبال اور جلوس میں شامل ہو سکیں جس کی نسبت مناسب وقت پر پروگرام شائع ہوگا۔

یہ بھی درخواست ہے۔ کہ آپ صاحبان سلف ہیلپ کا سبق ابھی سے شروع کریں اور ساتھ ہی قومی خدمت گذاری کی بسم اللہ کے طور پر انجمن کے سرمایہ میں امداد کی حصہ لینے کے لئے تھوڑا بہت چندہ اپنی ہمت سے جمع کر کے لائیں اور بالاعلان پیش کریں۔ امید ہے کہ یہ گذارش توجہ کے قابل سمجھی جائے گی۔ اور قابل عمل ثابت ہوگی۔ دریافت طلب امور۔ خط و کتابت اور تشریف آوری کی اطلاع کے واسطے راقم کا پتہ حسب ذیل ہے:۔ ۔۔۔ امرتسر ۔۔۔ مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۱۴ء

نیاز مند شیخ محمد عمر بیرسٹر ایٹ لاء آنریری سکرٹری انجمن ترقی تعلیم مسلمانان

نئی کتب نئی کتب نئی کتب

ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح کی رائے سیرۃ المستورات ایک خوبصورت کتاب ہے۔ جس میں منشی محمد پرکاش دیو جی نے کئی ایک لائق خوش سلیقہ اطوار اور پاک عورتوں کے حالات جمع کئے ہیں اور اخلاق اور امور خانگی کے متعلق اکثر بیش بہا اور عمدہ نصائح درج کی ہیں کتاب بحیثیت مجموعی عمدہ ہے۔ اور عورتوں کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۲ر

مرزا غلام احمد صاحب کی رائے۔ سوانح عمری حضرت محمد صاحب منشی محمد پرکاش دیو جی نے لکھکر اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور رنگ کی بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدیں۔ قیمت صرف ۵ر ہے

دیگر کتب اخلاقی رہنما بچوں کیلئے ۲ر بہدا روح ۸ر مادیت دہریت کی تردید اور تناسخ کی تردید ۲ر تحفۃ الموحدین ۲ر مصباح نورانی و رسالہ خواجہ حکیم الدین سرانی مع سوانح کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موجودہ اختلافات میں ہماری انجمن کے تعلقات

(از جناب خان محمد عجب خان صاحب احمدی رئیس زیدہ پشاور)

جناب حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد احمدی قوم میں خلافت کے بارہ میں اختلاف واقع ہو گیا۔ اور اگر وہ اسی قدر رہتا تو کچھ افسوس کی بات نہ تھی۔ کیونکہ بعض وقت اختلاف رحمت ہوا کرتا ہے لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ اس اختلاف نے اب مخالفت کی صورت اختیار کر لی ہے اور اختیار کرتا جاتا ہے۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں کیا اچھا فرمایا ہے "وہ سلسلہ جو شیطان کے حملوں کو پاش پاش کرتا تھا۔ اور شیطان اس کے نام سے ڈرتا تھا۔ خود ٹکڑے ٹکڑے ہوتا نظر آتا ہے۔ ایسی حالت میں تمہیں کیونکر نیند آ سکتی ہے (ملاحظہ ہو الحکم مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

الحق صاحبزادہ صاحب سے ایسی ہی درد کی توقع ہو سکتی ہے اور اگر ان کے خیالات ایسے ہی رہے۔ تو امید ہے کہ جلد یا بدیر یہ غلط فہمی رفع ہو جاوے گی لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ اس اخبار کے ساتھ ہی ایک ضمیمہ شائع ہوا ہے اور اس کا عنوان ہے (منکرانِ خلافت پر اتمام حجت) اس مضمون کے نیچے اس نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر احمدیہ بلڈنگس لاہور میں کا اقتباس کیا ہے۔ اور ایک جگہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر کے یہ الفاظ درج کر دیئے ہیں۔

"یہ اعتراض کرنا۔ کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے مفرشتے بن کر اطاعت فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو۔

اس کے نیچے ایڈیٹر الحکم صاحب نوٹ لکھتا ہے (خلیفہ کے مخالف اس فتویٰ کو نوٹ کر لیں)

اس سارے مضمون کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر الحکم کی رائے یہ ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ برحق ہیں کیونکہ خلیفہ کو خدا مقرر کرتا ہے اور اسی طرح اس خلیفہ کو بھی خدا نے مقرر کیا ہے۔ اور اس کی جو مخالفت کرتا ہے وہ رافضی جھوٹا۔ فاسق اور ابلیس ہو گا۔

اگر ایڈیٹر صاحب الحکم کو ان سب الفاظ کا ذمہ وار قرار دیا جاوے تو چنداں تعجب خیز امر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک غیر ذمہ وار شخص ہے اور اس کی رائے ہمیشہ اپنے مخالفوں کے واسطے ایسی ہی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیوے کہ وہ اس سے اچھے الفاظ استعمال کر سکے۔ مگر سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی رائے میں ایڈیٹر صاحب الحکم جناب صاحبزادہ صاحب کے خاص مشیر اور دوست ہیں۔ اور اس خلافت کے تقرر میں اس نے کارہائے نمایاں کئے ہیں اور کر رہا ہے اس سے شکایت یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ یہ سب کچھ ان کی ایما و ترغیب اور رضامندی سے ہو رہا ہے۔

اختلاف تو دونوں جماعتوں میں نہایت تقویٰ کی بنا پر تھا۔ یعنے یہ کہ ایک جماعت کی رائے تھی کہ حضرت مولانا مسیح موعود نے اپنے وصال سے اڑھائی سال پیشتر خدا تعالےٰ کے الہام کے ذریعہ اطلاع پا کر الوصیت نام ایک رسالہ لکھا اور اس میں عقائد کے متعلق چند ضروری باتوں کے علاوہ یہ انتظام قایم کر دیا۔ کہ میرے بعد جماعت کے لوگ مشترکہ طور پر کام کریں۔ اور جس آدمی پر چالیس مومن احمدی بزرگ اتفاق کریں وہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیا کریں۔ (مثلاً خانصاحب مولوی غلام حسن خاں آنریری مجسٹریٹ و سب رجسٹرار پشاور اور خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے یہ تقی دمتاز احمدیان نے دریافت کیا کہ اس طرح تو گاؤں گاؤں میں خلیفے ہو جاویں گے۔ حضور ممدوح نے فرمایا کہ اس میں کیا ہرج ہے اللہ کو کھیلایا کریں گے (دوم) انتظام اشاعت اسلام وغیرہ کے واسطے بدست خود ایک انجمن کو قایم کیا۔ اس کا نام صدر انجمن احمدیہ قرار دیا۔ اس کے چودہ ممبر خود منتخب فرمائے۔ خاص اس کے واسطے تحریر فرمایا کہ یہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ سوائے دعویٰ الہام کے باقی امر میں اس کا فیصلہ ناطق ہو گا۔ اور اس میں عمدہ آدمی شامل ہیں۔ جو سلسلہ کے روح رواں ہیں۔ جیسا کہ اس ابتلا کے وقت میں اس کو خوب غور سے پڑھ لینا چاہئے۔ یہ اعتقاد مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ سید میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ۔ مولانا غلام حسن خانصاحب پشاور مولوی صدرالدین صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب و دیگر معزز و متقی ممبران وغیر ممبران صدر انجمن کا ہے۔

علاوہ ازیں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا یہ اعتقاد ہے کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ مقرر فرمایا کرتا ہے۔ اور اس میں لاہور والی تقریر کا اور نیز دیگر مضامین خلیفۃ المسیح کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ اگر خلیفۃ المسیح نے وصیت کے بموجب عمل نہیں کیا۔ تو کیوں اس پر یہ ایراد نہیں کیا گیا اور تمام ممبران نے اس کو خلیفہ تسلیم کیا۔ صدر انجمن بھی اس کے ماتحت رہی اس لئے اب اسی عملدرآمد جاری رہنا چاہئے اس اعتقاد میں اُن کے ساتھ مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی خان صاحب محمد علی خانصاحب نواب زادہ مالیرکوٹلہ۔ قبلہ سید ناصر نواب صاحب مولوی شیر علی صاحب و دیگر معزز ممبران انجمن و دیگر بزرگان شامل ہیں۔

واقعات مذکورہ بالا پر غور کرتے ہوئے ہر ایک سلیم دل رکھنے والا خیال کر سکتا ہے کہ یہ اختلاف نہایت معقول وجوہ پر قایم ہے۔ اور جب اس رنجیدہ دل کدر جاتی رہیں اور موجودہ اشتعال رفع ہو جاوے۔ تو بفضلِ خدا یہ جماعت پھر ایک ہو جاوے گی ورنہ بانی انجمن نے اس کے اصول ایسے مقرر فرمائے ہیں۔ کہ لاچار مسیح موعود کے فرمانبردار ایک مرکز پر کام کرنے کے واسطے مجبور ہوں گے۔ کیونکہ خواہ خلیفہ ایک ہو یا چند وہ زرِ چندہ صدر انجمن کے پاس بھیجا کریں گے۔ اور وہ اس کو اشاعت کے کام میں صرف کیا کریں گے۔ صدر انجمن کے احکام کی تعمیل ہر ایک احمدی پر واجب ہو گی۔ کیونکہ خود حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ (وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اور اس کے جملہ ممبران وہ ہیں۔ جو کہ ایک خلیفہ یا چند خلیفے منتخب کئے گئے ہیں۔ پس بہرصورت یہ ظاہری اختلاف چند روز کا ہے ورنہ اصلی مرکز ایک ہی ہے۔

لیکن جیسا کہ ہمیشہ قاعدہ جاریہ رہ چکا ہے یہاں بھی اختلاف رائے سے مخالفت پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ میں نے خود صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب سے سنا ہے کہ اگر کوئی میری خلافت سے انکار کرتا ہے۔ تو وہ اولٰئک ھم الفٰسقون کے نیچے آ جاتا ہے۔ اور مولانا محمد احسن صاحب امروہی نے یہ بھی فرمایا۔ کہ من لم یعرف زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ کے تحت میں آ جاتا ہے۔

ان بزرگان نے تو دلائل کے طور پر اس کا ذکر کیا۔ لیکن میں نے قادیان میں ... کی زبان سے یہی الفاظ بطور فتوی لازمی کے سنے تھے کہ وہ اشاروں میں اور بعض علی الاعلان ان لوگوں پر لگایا کرتے تھے جنہوں نے بیعت سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس خوشی کے جوش میں کہتے تھے۔ کہ وہ مقبول اور بڑے اور ان کے دوسرے احمدی بھائی مردود اور بڑے چھوٹے کئے گئے۔ یہ دونوں حضرت مسیح موعود کے الہام بتلائے جاتے ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے جن لوگوں کی نسبت یہ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اس مضمون سے ظاہر ہیں۔ یعنے یہ اعتراض کرنا۔ کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اور ابلیس و جھوٹا اور فاسق کے خطابات اس اعتقاد والے کو دیئے ہیں۔ لیکن خود اس مضمون میں الحکم کے اڈیٹر صاحب نے درج کر دیا ہے کہ ممبران صدر انجمن اس کی خلافت پر متفق ہو گئے۔ اور مولانا نورالدین کو اپنا خلیفہ منتخب کر دیا اس اخبار کا ضمیمہ زیادہ وضاحت کے واسطے قابل ملاحظہ ہے۔

پس معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ صاحب کے وقت میں ایسے افراد موجود تھے کہ جو خلیفۃ المسیح کو غاصب اور ظالم قرار دیتے تھے۔ بلکہ اس کی نسبت یہ بھی مشہور کیا کرتے تھے کہ بھیرہ کا ایک شخص خلیفہ ہو گیا۔ اس کا کیا حق تھا۔ خلیفہ کرنا کیا ہے بچوں کا پڑھانا ہے۔ کوئی کہتا ہے۔ کتابوں کا عشق ہے۔ غرضیکہ مذکورہ بالا الفاظ بعض انہی میں کے منہ سے سنے جایا کرتے تھے ۔۔۔ اور احمدیوں کا گروہ کثیر اس کو جانتا ہے۔ کہ وہ کون صاحب ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں۔

لاہور میں معتمدین احمدیوں کا جو جلسہ اس غرض سے احمدیہ بلڈنگس میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں میں بھی موجود تھا۔ اس جلسہ میں اغلباً چار بزرگ احمدی ایسے موجود تھے۔ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین سے بیعت نہیں کی تھی ان میں سے ایک نہایت باوقار اور متقی احمدی صاحب نے جلسہ میں کہا (افسوس ہے کہ میں اس کا اسم گرامی بھول گیا ہوں) کہ میں نے خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا کہ میں نے تو آپ سے بیعت نہیں کی ہے۔ پس میرا اور آپ کا کیا تعلق ہے تو فرمایا کہ ہمارا باہم برادرانہ تعلق ہے۔ چنانچہ خط و کتابت میں بھی اخانا لکھا کرتے تھے۔ اب اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین صاحب نے تو آپ بیعت نہ کرنے والوں کے واسطے یہ القاب مقرر نہیں کئے تھے جن کا ذکر الحکم میں آ گیا ہے۔ بلکہ اس کو اخوی کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ تو اس وقت یہ الفاظ کیوں مقرر کئے جاتے ہیں (دوم) جو لوگ اب کہتے ہیں کہ مرزا محمود احمد صاحب کے خلیفہ ہونے سے حق بحقدار رسید۔ اور خلیفہ مرحوم کے وقت میں ...

کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ اور اس خلافت کے انکار کرنے والوں کے واسطے کوئی فاسق وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کرتے تھے۔ جن کو وہ بعینہ یہی پیش کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

میں خلیفۃ المسیح کی تقریر کے وقت میں لاہور میں موجود تھا۔ اور خود خلیفہ صاحب کی تقریر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ اس سے مراد ان کا ممبران صدر انجمن احمدیہ لاہور نہیں تھے۔ بلکہ ان کے حق میں بڑی دعائیں کی گئیں جیسا کہ مسجد کے متعلق بیان میں ظاہر ہے۔ نہ وہ معترض خلافت تھے اور نہ وہ پہلے خلافت کرنا چاہتے تھے اور نہ اب کریں گے اور نہ ان میں کوئی حقدار موجود ہے۔ بلکہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد تھا۔ وہ خود اپنے آپ کو جانتے ہیں اور اور احمدی احباب بھی۔

یہاں ایک امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ جن بزرگان سلسلہ احمدیہ نے مولانا میرزا بشیرالدین محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی ہے ان میں اکثر بزرگ ایسے شامل ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے وقت سے لیکر اب تک بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اور اب بھی اس پر مضبوطی سے قایم ہیں اور یہ کہ وہ صاحبزادہ صاحب کی خلافت سے منکر بھی نہیں ہیں۔ بلکہ جلسہ لاہور میں خود انہوں نے بموجب الوصیت اس کو خلیفہ بیعت منتخب کر دیا ہے۔ لیکن بموجب مضمون الوصیت ان کا اعتقاد ہے کہ سابقہ احمدیوں کو بیعت کرنے کی حاجت نہیں۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت میں سلسلہ کا انتظام قایم نہیں رہ سکتا مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ اعتراض اول حضرت مسیح موعود پر وارد ہوتا ہے انہوں نے کیوں ایسا کیا اس اعتقاد سے توبہ کرنی چاہئے۔ میں ایمان سے کہتا ہوں کہ جب میں نے اول اول اس کو پڑھا۔ تو میرے دل کو بہت صدمہ محسوس ہوا۔ کیونکہ میں بھی اس خیال کا آدمی ہوں۔ لیکن بعد میں امور کی مرضی پر اپنے مرضی چھوڑ کر توبہ کی۔ اور اپنی رائے کو اس کے ماتحت کر دیا۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ قول الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ دوم۔ کیا ہی عمدہ نمونہ ہوگا۔ کہ چند بزرگان سلسلہ اپنی اپنی جگہ سعی و کوشش کر کے لوگوں کو احمدیت میں داخل کرتے جاویں۔ دیگر سابقہ احمدی بطور اس کی مشاورت و برادران کے اس کے معاون ہوں مفید بیعت والوں کی ضروریات کے متعلق خط و کتابت ہو۔ اور یا ایک ضروری قومی امر کے واسطے انجمن کے اجلاس میں جمع ہو کر بطور مشورہ کے ایک کام مقرر کر کے کل احمدیوں کو اس کے کرنے پر مجبور کریں۔ ... عذر نے اس آدمی کو کیا جواب دیا کہ آپ میرے بھائی ہو۔ کیا اب ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ بہت آسانی سے ہو سکتا ہے مگر نور دین کا دل کہاں سے آوے۔

اس ضمن میں ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے بیعت کی ہے ان پر تو اعتماد یقینی ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے فرمانبرداری کا وعدہ تو کر دیا۔ خواہ آگے چل کر اس پر عامل ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن جن لوگوں نے بیعت نہیں کی ہے ان پر اعتماد کس طرح کیا جاوے۔ سو میں اس کے بارہ میں اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود بیعت اخوت لیا کرتے تھے۔ شرائط بیعت کو پڑھ لیویں خداوند کریم قرآن کریم میں الف بین قلوبھم کی تشریح اخوت سے کرتا ہے اور میں بھی خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ اگر میں ان کی بیعت کروں یا نہ کروں۔ اخوت کے تعلق سے بوقت ضرورت بشرطیکہ میرا ایمان ایسا ہو جیسا کہ اب ہے) اس پر جان و مال نثار کر دوں گا۔ پس بیعت کے واسطے کیوں اسقدر زور لگایا جاتا ہے۔ جس پر جگ ہنسی ہو رہی ہے اور الوصیت کے بھی خلاف ہے اور انجمن پر اقتدار حاصل کرنے کے دشمن یہ معنے کرتے ہیں کہ زر قوم کے روپیہ پر قبضہ کرنے کی تجاویز کے خیال سے در پردہ انجمن کو اپنے قبضہ میں لانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ورنہ بظاہر اس میں اور کوئی فایدہ نہیں ہے۔ سابق ازیں اخبارات کا ٹریکٹ کمپنی نے شائع کر کے لوگوں کو بہت سا رانجن بنا دیا ہے۔

بعض وقت حضرت صاحب کے الہامات کو اپنے بیان کی تردید میں مدعا زبان خلافت پیش کر کے اپنے بھائیوں کی ذلت کے واسطے آسمانی شہادت پیش کرتے ہیں۔ مثلاً بڑے چھوٹے کئے جائیں گے یا بعض مرتد ہوں گے الخ ... فریقین استعمال یکساں کر سکتے ہیں۔ ایسی بدظنیوں سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔ اور بموجب بیان صاحبزادہ صاحب نمونے کی جگہ ہے۔ نہ خوشی کی۔

سب سے بڑا سوال حل طلب یہ ہے۔ کہ خلیفہ خدا مقرر کیا کرتا ہے۔ اور چونکہ صاحبزادہ صاحب خلیفہ ہو گیا۔ اس لئے کل جماعت کا فرض ہے کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

ہم اللہ تعالےٰ کی حمد کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں اس نے ایک فرد کو خلیفہ بنایا۔ لیکن اس میں ہمارے واسطے مشکلات ہیں۔ سب سے اول تو حضرت مسیح کی وصیت اس کے خلاف ہے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو! اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانیں اور اُسکی عبادت پر دنیا کو قائم کریں نہیں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن
(قیمت سالانہ للعہ) طلباء سے للعہ

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور - یکشنبہ مورخہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۵

صاحبزادہ صاحب کے اعلان دربارہ مکالمہ خان عجب خانصاحب کا جواب

یا ایہا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین

الفضل ۱۲۲ الف مجریہ ۴ اپریل ۱۹۱۴ء میں نے پڑھا۔ اُس کے ورق اول پر ایک اعلان میاں صاحب کی طرف سے اُس مکالمہ کے متعلق درج ہے۔ جو پیغام صلح ۱۰-۹ میں درج ہو چکا ہے۔ میاں صاحب کا اعلان غیر معقول اور مجروح ہے۔ بدیں وجہ کہ میاں صاحب نے اصلی مکالمہ جو ان کے اور محمد عجب خان کے درمیان ہوا ہے درج نہیں فرمایا۔ اُن کو لازم تھا کہ وہ اصل مکالمہ یا اس کا واقعی اور صحیح مفہوم درج فرما دیتے۔ تاکہ اصلی اور فرضی میں امتیاز معلوم ہو جاتا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اگر ایسا کرتے تو اُن پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا۔ جو میاں صاحب اِس مکالمہ پر کرتے ہیں۔ پس میاں صاحب سے بھی ہم وہی مطالبہ کرتے ہیں جو وہ محمد عجب خان سے کرتے ہیں۔ وہ اصلی مکالمہ یا اُس کا صحیح مفہوم درج فرما کر اُس کے آخر میں اُسی قسم کا حلف جیسا وہ محمد عجب خان سے چاہتے ہیں درج کر دیویں اور میرا خیال ہے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے یا نہیں کریں گے۔ پس انکا اعلان مخدوش ہے۔ کیونکہ وہ دوسرے سے ایسا مطالبہ کرتے ہیں جو خود نہیں کر سکتے۔ اور بیشک وہ اِس مکالمہ پر تب اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ جب صحیح مکالمہ محفوظ وہ پیش کریں۔ اور اُس کے واقعی اور صحیح ہونے کی دلیل بھی ساتھ دیں۔ ورنہ جو اعتراض اِس پر ہے اُس پر بھی ہوگا دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ کم از کم محمد عجب خان کے اعتراض اور سوال تو اب بھی قائم ہیں میاں صاحب اب ان کا جواب لکھدیں۔ میں الفضل اور پیغام صلح دونوں دیکھتا رہا ہوں۔ مجکو اِس بات سے تعجب ہی رہا۔ کہ جب ایک شخص دوسرے کی نسبت یہ کہتا ہے کہ اُس نے فلاں عبارت اصلی یا پوری پوری درج نہیں کی وہ خود بھی اُسی الزام کے نیچے آ کر عبارات و حوالہ جات کی کتر بیونت اپنی طرف سے کرتا رہتا ہے۔ گویا بقول شاعر اس مصرعہ کا مصداق بنتا ہے ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حب الشیٔ یعمی ویصم۔ میں نمونہ کے طور پر اس جگہ ایک عبارت الفضل سے نقل کرتا ہوں۔ یہ وہ عبارت ہے جو الفضل نے الوصیت سے امام موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے نقل کی ہے اور اس عبارت کو الفضل نے موٹے حرفوں میں لکھا ہے اور وہ عبارت یہ ہے :۔ "پس خلافت اس حوالہ سے نہیں نکالی جاتی۔ بلکہ خلافت کا ذکر وہاں ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے الوصیت میں فرمایا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیت استخلاف کے ماتحت ابوبکر قدرت ثانیہ کا مظہر ہوا اسی طرح میرے بعد بھی ہوگا اور چند وجود قدرت ثانیہ کے مظہر ہونگے پس حضرت نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے" (الفضل ص۶ کالم ۳) جس عبارت پر میں نے خط کھینچ دیا ہے وہ عبارت الفضل کے ایڈیٹر نے موٹے حرفوں میں لکھکر پبلک اور قوم پر ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی عبارت ہے حالانکہ الوصیت میں بلفظہٖ یہ عبارت موجود نہیں اگر الفضل کا ایڈیٹر یا کوئی مضمون نویس جس نے یہ مضمون لکھا ہے دیانت دار ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا۔ اس کو لازم تھا۔ کہ اصل عبارت حضرت مسیح موعودؑ کی بعینہٖ الوصیت سے نقل کر دیتا۔ بعد اس کے اپنی رائے کا اظہار کر دیتا۔ کہ اس عبارت حضرت مسیح موعود کا یہ مفہوم اور مطلب ہے۔ تب تو اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر اس کا اس عبارت کو موٹے لفظوں میں لکھکر یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں یہ فرمایا ہے اور حضرت نے صاف فرما دیا ہے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ بڑا قبیح دھوکہ ہے اس میں چار الزام ایڈیٹر الفضل پر قائم ہوتے ہیں۔

(۱) اُس نے جھوٹ کہا۔ (۲) اُس نے حضرت مسیح موعود پر اتہام لگایا کہ ایک ایسی عبارت جو اُن کی نہ تھی۔ اُن کی طرف منسوب کی (۳) اُس نے قوم اور پبلک کو دھوکہ دیا کیونکہ جس نے الوصیت کو نہیں دیکھا اور نہ اُس کے پاس ہے۔ یہ باور کرایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی اپنی عبارت لفظاً لفظاً ہے (۴) اس نے اپنی عبارت یا اپنے خیال اور رائے کو جو بخیال خود اُسنے عبارت الوصیت سے سمجھا ہوا تھا۔ اپنے مرشد مسیح موعود کی تحریر ظاہر کیا۔ کیا ایسے لوگوں کی تحریرات ایک محقق اہل دین کے سامنے وقعت کے قابل ہو سکتی ہے۔ مشت نمونہ خروارے بھی وہاں کے رہنے والوں نے صحبت صادقین سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اپنی چال بازیوں سے وہ دنیا کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔

ان لوگوں کے پاس نہ تو خدا کا اور نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ مسیح موعود علیہ السلام حکم عدل کا کلام ثبوت خلافت میں ہے صرف تین امر ان کی دستاویز ہیں۔ چھ سال کا طرز عمل حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وصیت۔ چند خوابیں اور خیال والسلام۔

خاکسار نذر علی از پشاور ۱۴/۴/۸

قانون برفتح پیغام امن
ممالک خارجہ کے تار

کردستان میں امن (قسطنطنیہ ۸ اپریل) بطلس کا تار مظہر ہے کہ وہاں بہمہ وجوہ امن ہے۔ اور سپاہ بھی بطلس پہنچ گئی ہے۔

اٹلی و مشرق قریب (روما ۸ اپریل) مارکوئس سان گیولیانو نے سینٹ میں دوران تقریر میں کہا کہ انگلستان و اٹلی کا باہمی معاہدہ ایشیائے کوچک اور مشرقی بحیرہ روم میں اقتصادیات کو ترقی دینے کے متعلق اٹلی کی کارروائیوں میں سہولیتوں کا موجب ثابت ہوا ہے۔

شاہ سویڈن کی علالت (لنڈن ۸ اپریل) شاہ سویڈن پر معدہ کے [illegible]

شاہی سیاحت۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ کی آمد آمد کی وجہ سے پیرس میں بڑی گرمی سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ویر میجسٹیز ۴ روز قیام فرمائیں گے۔ ۲۱ اپریل کو انکے ورود کی توقع کی جاتی ہے۔ فوجی ریویو کے علاوہ ہوٹل ڈیول میں عظیم ریسپشن منعقد ہوگا۔ برٹش سفارت گاہ میں دعوت دی جائیگی۔ شہر نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا جائیگا۔

مراکو میں ہوا بازوں کی ہلاکت (لنڈن ۷ اپریل) فرنچ فوجی ہوا باز دستہ کی ایک کپتان اور ایک کارپورل کی لاشیں وادیٔ گرب میں پائی گئیں۔ یہ کاسا بلانکا سے فیض کو آ رہے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی حادثہ کی وجہ سے وہ آلۂ پرواز سے اتر پڑے اور قریب ترین فرنچ چوکی کو جاتے ہوئے موروں نے ان کو ہلاک کر دیا۔

لورپول میں آتش زدگی۔ (لنڈن ۸ اپریل) سانڈ ہلز کے گودام میں روئی کے آٹھ ہزار گٹھے جل جانے سے ایک لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا

ایک لیڈی کا قتل (لنڈن ۸ اپریل) زکو ن میں کینیڈا کے ایک عہدہ دار کی بیوی مسز ملارڈ کو ایک نوجوان چینی خانگی ملازم نے ہلاک کر دیا۔ کیونکہ اسے لاپرواہی پر سرزنش کی گئی تھی۔ اِس حادثہ پر تمام برٹش کولمبیا میں جوش پھیل گیا ہے۔ جہاں ایسے ملازم کثرت سے ہیں۔ اور متعدد دیہاتی ضوابط مشرقیوں کے خلاف وضع کئے گئے ہیں۔

والنٹیر پر حملہ۔ مسٹر والنٹیر کو ایک قاعدہ سکھلانے والے نیشنلسٹوں کی پارٹی نے جو لنکا نن میں مسودہ ہوم رول کی ہوس میں دوسری خواندگی پر خوشی منا رہی تھی سخت زدوکوب کیا جس کی حالت مخدوش ہے۔

سیل کا شکار (سینٹ جانز ۸ اپریل) سوتھدرن کراس نامی سٹیمر کی تلاش کل ترک کر دی جائیگی سیل کے شکاری واپس آ رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں بقیہ موسم میں اچھا شکار دستیاب ہونے کی توقع نہیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

میل ٹرین میں حرج۔ بمبئی کا تار مظہر ہے کہ نارتھ ایسٹ مسافر گاڑی دو گھنٹہ دیر سے وکٹوریہ ٹرمنس میں پہنچی۔ کہتے ہیں۔ کہ لائن کے بھوساول سیکشن میں ٹرین خفیف طور پر پٹڑی سے اتر گئی تھی۔

سلہٹ میں قحط سلہٹ میں فصل کی ناکامی سے قحط کا اندیشہ کیا جاتا ہے گورنمنٹ نے امداد قحط کے کاموں پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف کیا ہے۔ شمالی آسام میں امساک باراں سے چاء کی زراعت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ چھوٹے پودے مرجھائے جا رہے ہیں۔

مال گاڑی میں آتشزدگی۔ ۳۰ مارچ کو بمبئی میں جب یہ خبر پہنچی کہ لاکوا اور [illegible] سٹیشن کے درمیان روئی کی چار گاڑیوں میں آگ لگ رہی ہے تو تاجران پنبہ میں سخت پریشانی پھیل گئی۔ خوش قسمتی سے باقی ٹرین بچا لی گئی۔

انگریزی غصہ۔ [illegible] میں سرحدی اسپتال کے نزدیک جیسیان کمپنی کا ایجنٹ مسٹر ڈھل واس ایک گاڑی میں بیٹھا ہوا کمپنی کے اشتہار تقسیم کرتا جاتا تھا اتفاقیہ ایک اشتہار ایک یوروپین کی موٹر میں گر گیا۔ جس پر اُس انگریز نے [illegible]

اور اپنے بھائی کی عزت کرنا تو اس انسان میں ہی دیکھیگی۔ [illegible] اس بیعت سے تجھے کوئی نفع نہ ہوگا۔ دیکھ میں تجھے حضرت خلیفۃ المسیح کے الفاظ میں کہتا ہوں وہ کون ہے جو تمہیں سمجھائے، حضرت مولانا مولوی محمد علی سا خادم دین اور اشاعت اسلام کی تڑپ رکھنے والا آدمی تجھے کبھی نہیں ملیگا اس کی قدر کر اس کی آواز پر جمع ہو جا۔ کہ اسی میں فیصلہ تیرا بھلا ہوگا انشاء اللہ اور یقیناً یاد رکھ کہ اس کے سوا اور کوئی بھی راہ تیری فلاح کی نہیں۔ گدی قائم کرنے والوں کو صرف اپنی گدی کے ہی قیام کا فکر رہتا ہے اور باہمی [illegible] جھگڑے انہیں فرصت نہیں دے سکتے کہ وہ اشاعت اسلام کے کام کی بھی فرصت نکالیں اس لئے میں تجھے للکار کر کہتا ہوں۔ کہ ان جھگڑوں کو چھوڑ کر صرف اشاعت اسلام کی غرض کو مدنظر رکھکر جو اصل منشا اس سلسلہ کا ہے سیدنا محمد علی صاحب کی آواز کو سن۔ جو اسلام کی اشاعت میں سچی تڑپ اور آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح بھی اسی بے نظیر انسان کی دل سے قدر کیا کرتے تھے [illegible] حضرت صاحبزادہ تیرے مرشد اور مسیح کے لڑکے ہیں۔ مگر اُن کے اعتقاد تیرے پیر اور مسیح کے اعتقاد نہیں دیکھ آنکھیں کھول اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر غلط راہ پر نہ پڑ۔ دیکھ تیرے مسیح نے اپنی حین حیات اپنے نام کے ساتھ کبھی بھی نبی اللہ کا لفظ نہیں لکھا ہوا اپنے نام کے ساتھ مسیح موعود کا لفظ بار بار لکھا۔ اور نہ اپنے نبی اللہ ہونے پر لوگوں سے بیعت لی بلکہ ہر کتاب میں نبوت کے مدعی ہونیکا انکار کیا اور اگر کہیں [illegible] کیا۔ تو سلسلہ کی صوفیا کی اصطلاح کے مطابق ظلی اور بروزی طور پر نبی ہونے کا اقرار کیا۔ اور جزوی نبوت تابع کلی نبوت آنحضرت محمد مصطفیٰ [illegible] تسلیم کی۔ اور اسی ذیل میں اپنے آپ کو بھی جزوی نبی تابع کلی [illegible] قدر کرب و مصیبت کا وقت ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت مرزا صاحب [illegible] برخلاف حضرت خاتم الانبیاء کی نبوت اور حضرت مرزا صاحب کی نبوت کو برابر سمجھتے ہیں۔ اور حضرت نبی کریم کی نبوت اور مرزا صاحب کی نبوت میں کوئی فرق نہیں کرتے اور آیت ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کے برخلاف صرف حضرت مرزا صاحب کو ہی سمجھتے ہیں اور حضرت نبی کریم کو نہیں سمجھتے اور برملا کہتے ہیں کہ یہ آیت محمد رسول اللہ کے حق میں نہیں آئی۔ بلکہ مرزا صاحب کے ہی حق میں [illegible] اور زور سے کہا جاتا ہے۔ کہ جو حضرت مرزا صاحب کو نبی کریم جیسا نبی نہیں سمجھتا۔ یا نبی کریم سے کسی اور بات میں کچھ بھی کم کرتا ہے۔ اُس نے مرزا صاحب کو مسیح موعود کہہ کر [illegible] حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی نسبت حضرت نبی کریم صلعم سے ہمیشہ آقا اور غلام کی دی ہے۔ تابع اور شارح کی دی ہے۔ مگر کبھی بھی نہیں بتلایا کہ مجھے نبی کریم جیسا نبی سمجھو اس کے علاوہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو مسئلہ تکفیر مسلمانان میں بھی حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کے خلاف حد درجہ کا تشدد ہے۔

یہ دو باتیں ہیں۔ جو اس وقت اصولی فرق بن کر سلسلہ میں [illegible] دیوار روئیں کی طرح روک ہو گئی ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو اپنے دین اور ایمان کو [illegible] کے قائم اور [illegible] اس سے بھی مقدم رکھنا چاہتے ہیں وہ کبھی بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر اپنے دین و ایمان کو نہیں بیچ سکتے۔ اور جنھوں نے [illegible] اصولی فرق کو [illegible] اپنا دین و ایمان صاحبزادہ کے حوالہ کر دیا ہے وہ نہایت [illegible] ہیں۔ [illegible] صاحبزادہ صاحب کے خلاف ایمان رکھتے ہیں۔ پھر صاحبزادہ صاحب [illegible] ان پر اب تقیہ کرنے لگیں گے۔ [illegible] اور اپنے دین و ایمان کو دوسرے کے ہاتھ پر بیع نہ کرو۔ [illegible]

سوچو تو سہی کہ یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات [illegible] [illegible] قرآن کو عمداً [illegible] دیا جاوے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک [illegible] نبی کا آنا مان لیا جاوے۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے [illegible] مسیح موعود [illegible] نبی اللہ کا لفظ آیا ہے۔ اول تو اس حدیث کو ہی حضرت مسیح موعود نے ضعیف [illegible] اور دوسری تمام [illegible] کے مخالف بتلایا ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام میں [illegible] کا بیان۔ پھر یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ نبی کریم کی زبانی جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے۔ اُس کو اُمتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا۔ کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ اُمتی ہونے کے ہے نہ شان نبوت اُس کی ذات میں مضمر ہونے کے یہ کس قدر دروغ مضمر دروغ ہے۔

پھر مسئلہ کفر کو دیکھ لو۔ کہ یہ کس قدر خلاف قرآن و حدیث و خلاف مذہب حضرت مسیح موعود کے ہے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی وجہ سے اس مسئلہ کو مان کر قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ ماننا پڑیگا۔ مثلاً قرآن مجید میں جن کو خدا نے حکم المسلمین کا خطاب دیا ہے اُن کا نام کافر رکھنا پڑیگا۔ ورنہ لا تقولو لمن القیٰ الیکم السلام

اب آپ لوگ سوچ لیں۔ کہ صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرکے آپ لوگ قرآن [illegible] کو غیر منسوخ مان سکتے ہیں یا حضرت محمد الدین امیر الملت مولانا [illegible] محمد علی صاحب کی آواز پر کان دھر کر اور عمل کر کے قرآن اور حدیث کی عزت کر سکتے ہیں۔

اب اگر آپ کو اپنے دین و ایمان کی کچھ غیرت ہے۔ اگر آپ کو اسلام کی اور قرآن اور نبی کریم کی کچھ عزت ہے تو اب بھی سنبھل جاؤ اور ہرگز ہرگز ایسے اعتقاد نہ مانو۔ جو صاحبزادہ صاحب آپ کو منوانا چاہتے اور بیعت کی آڑ میں آپ کو اپنے ایمان کے [illegible] میں نامرد اور بزدل کرنا چاہتے ہیں اور آپ کی قوت ایمانی کو تلف کرنا چاہتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے کام کو چھوڑ کر اپنے نئے معتقدات کا مرید بنانا چاہتے ہیں۔

قطع تعلق کرنے والے اکابر مجرمیھا

قرآن شریف میں تو اکابر مجرمیھا کی آیت انبیاء علیہم السلام کے مدمقابل آنے والے بڑے بڑے متکبر لوگوں اور خدا سے قطع تعلق کرنے والے اکابرین کے لئے آتی ہے۔ مگر یہاں الفضل میں اُن عالیجاہ بزرگوں کے حق میں اس آیت کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو خدا کے نزدیک پسندیدہ اُس کے مسیح اور اُس کے مہدی کے نزدیک بھی نہایت پسندیدہ اور جو دن رات اشاعت اسلام کے لئے اپنی جان تک دینے اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہیں اُن پر اکابر مجرمیھا کا فتویٰ کس کے مقابل دیا جاتا ہے جو نہ نبی۔ نہ رسول نہ ولی نہ امام نہ قرب وحی سے مخصوص ہے ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اللہ اکبر کہاں اعلیٰ حضرت نور الدین مہدی زبانی کا یہ ارشاد حضرت اقدس مرزا صاحب کے حق میں کہ بڑے لوگوں نے ہی آپ کی مخالفت کی ہے اور کہاں اس کو سند پکڑ کر حضرت میاں صاحب کے مدمقابل اکابر مجرمیھا یہ مسیح موعود پر اس قول کو چسپاں کیا جانا۔ اللہ رے تعصب اور بغض حضرت اقدس تو مسیح موعود مہدی مجدد۔ مامور محدث اور امام زمان تھے مگر حضرت صاحبزادہ صاحب ان عہدوں میں سے کسی پر بھی مامور نہیں۔ تو پھر اکابر مجرمیھا کی آیت ان کے ہاتھ پر دین و ایمان بیع نہ کرنے والوں پر کیونکر چسپاں ہو سکتی ہے

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

ایثار کے کیا معنی

اس سرخی کو بھی پڑھ کر حیرت ہوئی مولوی صدر الدین صاحب کی بے نظیر قربانی پر بھی خاک ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ یہاں کسان کی نسبت لکھ دیا گیا۔ کہ ماسٹر صدر الدین صاحب کی معمولی قربانی کا ثبوت بھی مشکل ہے۔ اس دلآزاری پر بھی کہاں تک افسوس کریں۔ جو لوگ اندھیرے میں بیٹھ جاتے ہیں اُن کو بڑی روشنی بھی کہاں نہیں دیتی۔

منکران خلافت پر اتمام حجت

کے عنوان سے الفضل ایک آرٹیکل لکھتے ہوئے انسانیت سے گری ہوئی باتوں پر اتر آیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے لاہور کے لوگوں کا نام نہیں لیا۔ . . . . . . اور ان کو جنھوں نے میاں صاحب کو ایک مامور من اللہ اور امام زمان اور مسیح اور مہدی کی دوسرے پیروں کی طرح گدی قائم کرنے سے منع کیا۔ خوب کوسا ہے اور کہا ہے کہ "وہ اُس وقت بھی جھوٹے ہیں اور اب بھی جھوٹے ہیں" اور پھر ان کو شریر بتلایا ہے۔

آپ کو خلافت کے برقرار رکھنے کا خیال ہے۔ کہ جو کچھ چاہیں کسی کو کہیں لاہور کے معزز اراکین ایسی ضعیف باتوں کی ہرگز پرواہ تک نہیں کرتے۔ آپ تو لاہوریوں کو اپنی خلافت میں روک ڈالنے کے متعلق کوس رہے ہیں مگر ادھر خدا تعالیٰ خود اس خلافت میں روک ڈالنے کے . . سامان آپ کر رہا ہے۔ اور دلوں ہی دلوں میں آپ کے عقاید سے نفرت ڈال رہا ہے۔ ہر روز ڈاک میں دو تین خط ایسے آ جاتے ہیں۔ جو آپ کی بیعت سے بیزاری کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں جو لاہور مسجد احمدیہ میں فرمائی۔ بڑے زور سے بار بار یہ کیوں فرمایا۔ کہ میرا دل اس مسجد کو دیکھ کر باغ باغ ہو گیا اور میرے دل سے اس کے بنانیوالوں کے لئے دُعا نکلی اور بڑی دعا نکلی۔ کیا خلیفۃ المسیح کی دُعا کا یہی نتیجہ آپ کے نزدیک ہونا چاہئے کہ ہم اکابر معاذ اللہ مجرم اور فاسق اور کافر ہو جاویں۔

آپ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اس بات کو ہمیشہ سند پکڑتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ "میں خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں" اُن کا فخر تو بجا تھا مگر کیا آپ بھی یہ بھی صحیح ہے مگر کیا آپ بھی اُس مرتبہ پر ہیں اور آپ بھی یہ لفظ کہہ سکتے ہیں پھر فرمایا "میری بیعت نہ کرنے والا فاسق بلکہ ابلیس ہے" مگر کیا وہ شخص جو چند آدمیوں کو اپنا مرید بنالے وہ بھی ایسا کہہ سکتا ہے پھر خود فرمایا "میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائیگا" ہم کب کہتے ہیں کہ خدا انہیں بنائیگا مگر جن کو خدا خلیفہ بناتا ہے۔ اُن کو علم لدنی عطا فرماتا ہے اُن کو اپنے قرب سے ممتاز کرتا ہے۔ اُن کو تمام کے لئے خیر محض بناتا ہے۔

نصرت بالرعب اُن کا نشان ہوتا ہے اُن کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اُن کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے۔ کہ وہ سب کو مغلوب کر لیتا ہے اور وہ ہر ایک دقیق در دقیق اعتراض کا خدا تعالیٰ سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دے سکتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ انکی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس لئے اس کے ماننے والوں کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا وغیرہ وغیرہ بہت سی علامتیں ہوتی ہیں۔ جو خلیفہ وقت میں ہوتی ہیں۔ مگر کیا آپ کے متعلق بھی خدا کی طرف سے اس قسم کی کوئی گواہی ہے

کیا پیر اور مرید میں اختلاف عقاید ہو سکتا ہے؟

اس پر جو کچھ الفضل نے لکھا ہے وہ تو نہایت ہی مضحکہ خیز بات ہے۔ پیغام صلح نے تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک حوالہ کی بنا پر لکھا تھا۔ کہ پیر اور مرید میں اختلاف عقاید نہیں ہو سکتا۔ مگر الفضل اپنے دل کی بھڑاس پر ایک بیہودہ طومار لیکر نکل آیا ہے، اور نہیں دیکھتا۔ کہ نہ یہ عقیدہ کی بات ہے کہ خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا یہی اعتقاد تھا۔ کہ انجمن ہی حضرت مسیح موعود کی جانشین ہے" اور نہ خلیفۃ المسیح کے ایسے کسی خیال پر ہم قسم کھانے کے لئے عند الشرع مکلف ہو سکتے ہیں۔ ہاں عقیدے کے متعلق ہم قسم کھا سکتے ہیں۔ کہ جو ہمارا عقیدہ تھا وہی ان کا عقیدہ تھا۔ ہمارا اُن کا عقیدے میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ اس لئے تو آپ نے اُس آدمی کو جو آپ سے عقیدہ میں اختلاف رکھتا تھا۔ اپنی جماعت میں سے نکال کر باہر کر دیا۔ اور صاف لکھ دیا کہ پیر اور مرید میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ کہاں یہ بات اور کہاں مسئلہ خلافت کے متعلق یہ خیال کہ الوصیت پر عملدرآمد ہونا چاہئے جو عقیدہ میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ کہاں یہ بات اور کہاں عقیدے میں اختلاف کہ پیر اور مرید میں اصولی فرق ہی موجود ہے اور پیر کا کچھ عقیدہ ہے اور مرید کا کچھ ہے یہ تو اُن پیروں کا طریقہ ہے۔ جن کو اپنے مرید بڑھانے کا شوق ہے۔ اُن کو عقیدہ اور مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

خواب کی بنا پر پیر و بننے کا خیال

بھی عجیب ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ چند لوگوں کو تو خلافت کی تائید میں خواب آ رہی ہیں۔ اور چند لوگوں کو خلافت کے خلاف آ رہی ہیں۔ پھر ہم کس طرح سے سمجھیں۔ کہ وہ خوابیں تو صحیح ہیں اور یہ غلط۔ اگر خوابوں سے ہی کسی کی سچائی اور کذب کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ تو اُس کا کوئی خاص سہل معیار از روئے قرآن و حدیث قائم کرنا چاہئے

سید عابد علی شاہ کو کس نے روکا؟

جھوٹ بولنے سے کیا حاصل مولوی صدر الدین صاحب تو مسجد کے ایک کنارے پر کھڑے تھے انہوں نے کس طرح سے جاکر عابد علی شاہ کو روکدیا

کیا موجودہ گدی نشینی کی وجہ سے تفرقہ ہوا

الفضل خود لکھتا ہے۔ کہ یہی اعتراض حضرت مسیح موعود پر ہوا۔ کہ آپ نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالدیا۔ اور ان میں دو جماعتیں بنا دیں۔ تو گویا خود تسلیم کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خود تفرقہ ڈالدیا اور احمدیوں میں دو جماعتیں بنا دیں۔ مگر مسیح موعود تو مامور تھے۔ انہوں نے خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کیا اور حضرت صاحبزادہ نے تو اپنے علم و خیال کی بنا پر ایسا کیا۔ کہ عقاید میں بھی اصولی فرق قائم کر لیا۔

احمدی جماعت کا پہلا اجماع

اگر خلافت پر ہوا۔ تو اس وقت تو عقاید میں کوئی اصولی فرق نہ تھا۔ جو نہ خدا کے حکم سے ہے اور نہ کسی اسلامی تعلیم کے ماتحت۔ سب ایک ہی مدرسہ سے پڑھکر نکلے تھے۔ سب متحد الخیال تھے اگر حضرت صاحبزادہ صاحب بھی عقاید میں کوئی اصولی فرق نہ رکھتے تو شاید دوسرا اجماع بھی ویسا ہو سکتا۔

موجودہ گدی نشین کی گدی نشینی کا ثبوت الوصیت سے

موجودہ گدی نشین کی گدی نشینی اُس عبارت سے نہیں نکالی جاتی۔ جس میں مسیح موعود نے لکھا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل مورخہ ۴ اپریل ۱۹۱۴ء پر ایک سرسری نظر

اعلان کا جواب

جب انسان ایک جھوٹی بات کو صداقت سمجھ لیتا ہے تو سچی بات کو بھی جھوٹ ہی یقین کرنے لگتا ہے۔ خان محمد عجب خان صاحب تحصیلدار کا ایک مکالمہ جو پیغام صلح میں چھپا اُس پر الفضل نے دو غلط نتیجے اپنے خیال میں نکال لئے نہ تو خان صاحب نے دانستہ اور نہ نادانستہ پیغام صلح کو غلط واقعات بہم پہنچائے اور نہ پیغام صلح کے سٹاف نے اپنی طرف سے ان کے بیان میں کمی و زیادتی کی۔ ممکن ہے پیغام صلح کے یہ لفظ حضرت صاحبزادہ صاحب کی نظر سے نہ گذرے ہوں کہ یہ مضمون محمد عجب خان صاحب کو دکھا کر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

الفضل کہتا ہے کہ "اول تو ایک گھنٹے کی مسلسل گفتگو کا اس طرح شائع کر دینا کہ فریق ثانی کو بالکل دکھائی نہ جاوے۔ حد درجہ کی جرأت ہے" بجواب اس کے اول تو یہ خیال کرنا چاہئے۔ کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم ایک معزز انسان کے مکالمہ کو غلط سمجھ لیتے اور آپ سے اس کی تصحیح کرانے بیٹھتے دوسرے یہ کہ اگر یہ مکالمہ صحیح نہیں تھا۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ گرتی ہوئی قوم کو ایک اور بھی دھکا دیکر گرایا گیا تھا۔ تو کیوں آپ نے اپنی گرتی ہوئی قوم کو بچانے کے لئے صحیح مکالمہ شائع نہ کر دیا۔ اور خواہ مخواہ ایک معزز اور وجیہ انسان پر مکالمہ کا دانستہ یا نادانستہ تغیر و تبدل کرنے کا الزام لگایا اور یک طرفہ مباہلہ کا چیلنج دیدیا اگر آپ سچے تھے تو آپ نے ہی کیوں اپنے نفس پر ایسی موکد قسم کھا کر فیصلہ نہ کر لیا گو صاحبزادہ صاحب ایسی قسم کھا کر اُس مکالمہ کو جو خانصاحب کے ساتھ ہوا۔ اپنے ہاتھ سے لکھکر شائع کر دیتے۔ تو اُس وقت آپ کا یہ لکھنا صحیح سمجھا جاتا "کہ اس مکالمہ میں بہت سی باتیں ایسے رنگ میں بیان ہوئی ہیں کہ ان کا مطلب بالکل خبط ہو گیا ہے اور بہت جگہ پر انہوں نے اپنی طرف سے زاید باتیں شامل کر دی ہیں۔ میری گفتگو کو بہت جگہ پر چھوڑ دیا گیا ہے اور بہت سے فقرات میری طرف منسوب کئے گئے ہیں اور میں ان کے شائع کردہ بیان سے قطعی طور پر انکار کرتا ہوں" مگر افسوس ہے آپ نے اپنی تمام جماعت کو تاریکی میں ہی رکھا اور اصل مکالمہ سے آگہی نہ بخشی اور کوتاہ ہتھیاروں پر اتر آئے۔

بہرحال خان محمد عجب خان صاحب کے نام جو صاحبزادہ صاحب نے اپنے اس اعلان کی ایک کاپی رجسٹری کرا کر بھیجی ہے اُس کا امید ہے کہ خود خانصاحب کی طرف سے بھی جواب شافی انشاء اللہ ہو جاوے گا اس وقت ہم تمام جماعت کو اس بات کی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ احمدی ہونے کا دعویٰ کر کے احمدیوں کو باہمی گفتگو میں جزئی اختلافات کی بنا پر باہم مباہلہ کرانے سے خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک احمدی ایک دوسرے کے مکالمہ کے بیان کرنے میں اسی قسم کے اختلافات سے بھرا ہوا ہے۔ فونوگراف مشین کی طرح تو کوئی بھی نہیں جو ایک ایک حرف کسی کی زبان کا منضبط کر سکے اگر اسی طرح باہمی گفتگو کے ادنیٰ اختلافات پر مباہلہ اور ملاعنہ ہونے لگا تو اللہ ہی حافظ ہے۔

پیر محمد منظور صاحب کا استنفسار

حضرت مسیح موعودؑ کے سبز اشتہار کے حوالہ سے پیر صاحب نے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے متعلق ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ایک پیشین گوئی کا پورا ہونا بتلایا ہے۔ یہ پیر صاحب کا اپنا اجتہاد ہے ورنہ اُس اشتہار کی عبارت اور لفظوں سے تو یہ ثابت نہیں ہو سکتا پیر صاحب کا زیادہ زور تو ان الفاظ پر ہے۔ جو حضرت صاحب نے لکھے ہیں "دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیا و خلفا ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالےٰ نے چاہا ہے کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعے سے یہ دونو شق ظہور میں آ جائیں۔"

حیرانگی ہے کہ جب اولاد کے ذریعہ سے ہی انزال رحمت مرسلین نبیین آئمہ اولیاء و خلفا کے ارسال کی صورت میں ہونی خدا تعالےٰ کی طرف سے قرار پا چکی تھی تو حضرتنا و مرشدنا نور الدین مرحوم و مغفور کو کس بنا پر خلیفہ تسلیم کیا جاتا ہے اُس وقت بھی تو سب اولاد حضرت صاحب کی بفضلہ تعالیٰ موجود تھی جب اُس وقت خدا نے نہ چاہا کہ اولاد میں سے کوئی خلیفہ ہو۔ حالانکہ خدا نے اپنی مرضی کا اظہار حضرت صاحب پر کر دیا تھا۔ کہ وہ خلفا و آئمہ و اولیا کا ارسال تیری اولاد میں سے کریگا۔ تو یہ تو خدا نے خود اپنے فعل سے دکھا دیا۔ کہ خلفا و آئمہ و اولیا جو آپ کی اولاد میں سے ہونگے وہ وہی ہونگے۔ جو قرب الٰہی اور وحی سے مخصوص ہونگے دوسرے نہیں ہونگے اور جب تک حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے کوئی ایک ایسا شخص کھڑا نہیں ہوگا۔ جو قرب الٰہی اور وحی سے مخصوص ہو اُس وقت تک ہم حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں سے کسی کا خلیفہ یا امام یا ولی ہونا تسلیم نہیں کر سکتے۔

ہم اب کہتے ہیں کہ علامۃ حسین کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ خدا کی طرف سے حضرت مسیح موعود کو پیشگوئی کے مطابق حسین لڑکے کا عطا کیا جانا ایک اور بات ہے اور اُس لڑکے کا مصلح موعود ہونا اور بات ہے کیا حضرت مسیح موعود کے یہ الفاظ جو الفضل نے نوٹ کئے ہیں "سو چونکہ خدا کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا" ہماری اس بات کی رہنمائی کے لئے کافی نہیں جو ہم نے اوپر لکھی ہے اگر کوئی صاحب آسمانی روح کے لفظ کی مراد نہ سمجھیں تو الوصیت کا حاشیہ صفحہ ۴ پڑھ لیں جہاں لکھا ہے کہ "میں تیری جماعت کے لئے تیری ذریت سے ایک شخص کو قایم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا سو ان دنوں کے منتظر رہو" اور اسی صفحہ کی آخری سطر میں یہ لکھا ہے۔ "اب جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"

انجمن اور خلیفہ کی بحث اور حضرت خلیفۃ المسیح کا فیصلہ

امیر الملت حضرت مجاہد الدین مولانا مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے نہایت صحیح اور درست لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسایل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی" مگر الفضل اور اُس کا سٹاف تو اس بات کا قایل معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ممالک غیر میں جہاں کفر کا فتویٰ نہیں دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ تو گو صاحبزادہ صاحب نے اپنے ساتھیوں کے دکھاوے کے لئے کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تعمیل کر لی ہے مکہ معظمہ میں جا کر نعوذ باللہ اُن کافروں کے پیچھے نماز پڑھ لی۔ مگر پھر اپنی منزل پر آ کر حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو اپنے عقیدہ کے خلاف سمجھ کر نماز کی تجدید کر لی۔ بہرحال حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو ایک مکروہ غلطی سمجھ کر پھینک دیا گیا اب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ سے اس نوٹ کو اس لئے لکھا ہے کہ تا حجت ملزمہ کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے اقوال پیش کر کے اپنی خلافت بے ثبوت کا ثبوت دیا جائے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر حکم اور ہر بات کو تو صحیح تسلیم نہیں فرماتے پھر کس لئے اُن اقوال کو ہمارے روبرو پیش کرتے ہیں۔ ہرچہ برخود نہ پسندی بہ دیگران مپسند پہلے آپ حضرت خلیفۃ المسیح کی ہر بات کو صحیح اور راست تسلیم کر لیں پھر متفق ہونے کی صورت میں ہم پر حجت قایم کریں اور اس لئے کہ ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام اور مسائل ماننا ضروری سمجھتے ہیں اس صورت میں بھی آپ کے اُن ثبوتوں پر نظر کرنا چاہتے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ اُن پر غور و فکر کریں اول ۱۹۰۹ء کی بات کا ذکر کر کے قادیان میں آپ "منتخب آدمیوں کے بلائے جانیکا" ذکر کرتے ہیں۔ پھر کہیں الحکم کے ایڈیٹر کا ڈیفنس کرتے ہیں کہیں لاہور میں اُس وقت مخفی جلسہ ہونا تبلاتے ہیں۔ مگر آپ کو معلوم نہیں۔ لاہور میں کبھی کسی وقت بھی کوئی مخفی جلسہ نہیں ہوا۔ آیندہ کا علم تو اللہ کو ہے البتہ مخفی جلسے شیخ یعقوب علی اور دوسرے ہمراز لوگ مل کر صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہمیشہ کرتے رہے ہیں اور اب تک کرتے ہیں۔

پھر اُس واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء میں مسجد مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک تقریر کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور مولانا مولوی محمد علی صاحب اور میر اسحاق صاحب ماموں حضرت صاحبزادہ صاحب سے مکرر بیعت لی۔ مگر افسوس ہے کہ الفضل نے اس واقعہ پر کچھ روشنی نہیں ڈالی۔ بلکہ شیخ یعقوب علی صاحب کی یہ بات لکھکر کہ "خلیفہ انجمن کا اور تمام قوم کا مطاع ہے" اور بھی اپنے فریق مقابل کی بات کو پختہ کر دیا۔ کہ اگر شیخ یعقوب علی اور میر محمد اسحٰق کی مکرر بیعت لی تو اس لئے لی۔ کہ وہ خلیفہ کو انجمن کا مطاع کہتے تھے۔ شاید یعقوب علی صاحب نے حضرت صاحبزادہ سے کہا ہوگا کہ میری بڑی عزت ہوئی۔ کہ مجھ سے دوبارہ بیعت لی گئی۔ اور خواجہ صاحب اور مولانا صاحب نے یعقوب علی سے فرمایا ہوگا۔ کہ ہماری بے عزتی ہوئی پھر خواجہ صاحب اور مولانا صاحب پر یہ احسان جتلایا جاتا ہے۔ کہ اُس تقریر کو ہم نے شائع نہ کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم شائع کرتے تو (معاذ اللہ) خواجہ صاحب اور مولانا صاحب کو منہ دکھانے کی جگہ نہ رہتی۔ پھر الفضل اُن نصائح کا اشارۃً ذکر کرتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحبان کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۶ مئی ۱۹۱۳ء کو فرمائی تھیں اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اُن نصائح میں کوئی اس قسم کی بات ہے جو صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ ثابت کر لی ہے۔ مگر نہیں میں غلطی کرتا ہوں اگر اس قسم کا کوئی لفظ بھی ہوتا۔ تو اُس لفظ کا ایک ایک حرف بڑی جلی قلم سے لکھتے اور واویلا مچاتے۔

اب ہم کہتے ہیں کہ کیا باپ کسی اپنے بیٹے کو نصیحت کے وقت کوئی تنبیہ کرے۔ تو اُس تنبیہ سے نتیجہ یہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اس سے باپ کا بیٹے سے اور بیٹے سے باپ کا تعلق نہیں رہا یا کیا ہوا آخر صاحبزادہ صاحب کو بھی تو اس قسم کی کئی تنبیہیں ہوئیں۔ جن کو ہم بھی انشاء اللہ بوقت ضرورت شائع کر دیں گے۔

آئندہ خلیفہ کے متعلق بحث ہے

کے عنوان سے الفضل نے جو بحث کی ہے وہ راستی سے بہت دور معلوم ہوتی ہے کیا اس فقرہ سے جو بڑی جلی قلم سے لکھا گیا ہے کہ "آیندہ پیدا ہونے والا نو شاید لاکھ گنا بہتر ہوگا" حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ منشا ظاہر کرنا چاہا ہے کہ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب نور الدین سے لاکھ گنا بہتر ہیں۔ ابھی احمدی دنیا ایسی اندھی نہیں ہوئی۔ کہ وہ اس فقرہ سے صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو نور الدین مرحوم مغفور سے لاکھ گنا بہتر سمجھے شاید سرسری اور گدی قایم ہونے کی وجہ سے بعض لوگ تاریکی کے گڑھے میں گر کر یہ کہنے بھی لگیں۔ مگر دنیا پر روز روشن کی طرح ثابت رہیگا کہ نور الدین نور الدین ہی تھا۔ اور محمود اُس کا عشر عشیر بھی نہیں۔

انجمن کے حقوق خلیفہ کے مقابل

یہ تو پہلے ہی سے گڑھا پکایا ہوا تھا پھر ایک بڑے میر اسحاق ماموں صاحبزادہ صاحب و شیخ یعقوب کی معرفت تحریری یہ سوال آپ ہی اُٹھا دیا کہ انجمن خلیفہ کی مطاع ہے یا خلیفہ انجمن کا مطاع ہے۔ یہ سوال کہاں سے پیدا ہوا اسی چار دیواری سے اور اُن لوگوں کی طرف سے جو انجمن اور اُس کے ممبروں کو خاندان اہل بیت مسیح موعود کا دشمن خیال کرتا تھا۔ پھر کیا تھا جس طرح سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بار بار یہ سوال اُٹھایا گیا۔ کہ اس انجمن کا ضرور بندوبست کریں۔ کیونکہ اس انجمن کے ممبر ایسے ہیں اور ویسے ہیں اور حضور کو اپنے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے اُس پر جو کچھ فرمایا وہ کیسا صحیح فرمایا۔ "کہ میں تمہارے قابو میں کب آ سکتا تھا"

عبرت عبرت عبرت
اتقوا اللہ اتقوا اللہ اتقوا اللہ

افسوس صد افسوس وہ خیر خواہ قوم نور الدین آج دنیا میں نہیں ہے۔ جو ایسی چالاکیوں اور زبان درازیوں سے کام لیا جا رہا ہے اور جن کو وہ اپنی عزت اور عظمت کے مقام پر بٹھایا کرتا تھا آج اُن کی بے عزتی ہر کوشش کر رہا ہے اور بازیچۂ اطفال کی طرح خلافت کا کاروبار ہو رہا ہے وہ نور الدین ہی تھا۔ جس کو خدا نے شوکت دی تھی۔ اتنی عظمت دی تھی کہ دنیا اُسکی عظمت اور سکہ مانتی تھی۔ اُس کے علم کے سامنے تمام دنیا کے علم گرد معلوم ہوتے تھے۔ اُس کے تقویٰ کے سامنے تمام دنیا کا تقویٰ ہیچ معلوم ہوتا تھا اُس کے علم کے سامنے دنیا کا علم قربان کرنے کے لایق تھا۔ وہ ایسا رحم دل اور رحیم انسان تھا۔ کہ اُس کے برابر دوسرا ہم نے کوئی نہیں دیکھا وہ ہمیشہ صلح کراتا اور کہتا دل سے سب کے لئے شفقت کے کلمات کہتا تھا۔ وہی تھا۔ کہ وہ باوجود تنبیہ کرنے کے پھر پیار کرتا تھا۔ اُس نے کبھی کسی کے لئے ہلاکت کی دعا نہیں کی اگر کسی سے ناراض ہوتا تھا۔ تو اُس کے لئے دُعائیں بھی کرتا تھا۔ اور دل سے چاہتا تھا کہ جس سے میں خفا ہو جاؤں وہ مجھ سے خفا نہ ہو اور مجھ سے آ ملے نور الدین جیسا امام اور مقتدا کہاں سے لائیں اور کس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اُس کے ہاتھ پر جو اپنے بھائیوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کی پیش گوئی کرتا ہے۔ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم اے احمدی قوم اگر آج بھی تو اُسی تقلید کے گڑھے میں گری جس طرح کہ تیرے سامنے دوسری گدی پرست قومیں گری ہیں تو تیرا حشر اچھا نہ ہوگا۔ اُٹھ اور امام ہونے کی صفت کے لایق انسان کو دیکھ اور وقار اور حلم اور علم اور فراست اور ایمان سے مزین انسان کا ساتھ دے آ میں تجھے بتاؤں کہ وہ پاک اور برگزیدہ انسان محمد علی ہے۔ جس کا نام خدا تعالےٰ نے الہام مسیح موعود میں مجدّ الدین رکھا ہے تو اُس کی آواز پر کان دھر پھر تو کبھی بھی انشاء اللہ۔ الغرض غلط راہ پر نہ جائیگی۔ نور الدین سا علم اور بیار اور

بقیہ مضمون ضمیمہ (ب)

بلکہ گدی نشین صاحب نے حضرت صاحب کی کتابوں کی عبارتیں [illegible] دی ہیں۔ ان میں ایک نیا ہوا! ناظرین پڑھ کر حیران ہونگے الوصیت میں یہ کہاں [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آیت استخلاف کے ماتحت ابو بکر قدرت ثانیہ کا مظہر ہوا اسیطرح میرے بعد بھی ہوگا۔ اور چند وجود قدرت ثانیہ کے مظہر ہونگے"۔

یہ عبارت حضرت صاحب کی کتاب الوصیت میں کہیں نہیں آپ [illegible] سے معلوم کرسکتے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب [illegible] سے لوگ [illegible] اور ہٹ کی بنا پر مخالفت نہیں کرتے بلکہ غلط عقائد اور غلط استدلال پر ہی اُن سے مخالفت ہے۔

مسیح موعود نے صاف لکھا ہے کہ میرے بعد سلسلہ خلفا رہوگا

الفضل میں حمامۃ البشریٰ کے حوالہ سے بار بار لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے صاف لکھا ہے۔ کہ میرے بعد سلسلہ خلفا ہوگا۔ ناظرین اسپر بھی غور فرمادیں حمامۃ البشریٰ میں ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الی ارض دمشق لکھا ہے۔ یعنے مسیح یا اس کے خلفا میں سے کوئی خلیفہ شام کو جائیگا۔ یہاں یہ سمجھنے کی بات ہے۔ کہ مسیح کے خلیفوں میں سے کوئی خلیفہ اس پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہوگا۔ اور وہ مسیح کا قائمقام ہوکر دمشق میں پہونچیگا۔ اور اس پیشگوئی کو پورا کریگا۔ جسطرح اس زمانہ میں حق بیان واعظ اسلام حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کا خلیفہ بن کر اور حضرت مسیح موعود کے وجود میں ہوکر اس کُنْتُ [illegible] اور پیشگوئی کو پورا کیا۔ جبکی حضرت مسیح موعود نے ۱۸۹۱ء میں پیشگوئی کی تھی [illegible] ازالہ اوہام کا صفحہ ۱۴۲ طبع سوم۔

ہم نے کسی پر کفر و فسق کا فتوے نہیں لگایا

یہ بھی عجیب جواب ہے۔ کہ ہم تو تمہیں کافر اور فاسق نہیں کہتے خلیفۃ المسیح کا [illegible] نقل کردیا گیا ہے۔ اگر گویا یہ فتوے کیوں نہ [illegible] ہواس کے بغیر چھٹکارا نہیں تھا۔ اپنا گناہ دوسرے کے سر پر ڈالدیا۔

کرزن گزٹ کی غلط فہمی

الفضل لکھتا ہے کہ کرزن گزٹ نے لکھا ہے [illegible] پس اسی کدی اس نے لڑکے کو ملنی چاہئے [illegible] یہ اس کی غلطی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نبی تھے۔ اور ان کی جانشینی کا مسئلہ اسیطرح حل ہونا چاہئے۔ جس طرح دوسرے انبیاء کی جانشینی کا مسئلہ ہوتا رہا۔

ہم اسپر کچھ مفصل لکھنا چاہتے تھے مگر چونکہ مضمون بہت لمبا ہوا جاتا ہے۔ اس لئے مختصر سا نوٹ اسپر لکھ دیتے ہیں۔ تعجب ہے کہ الفضل نے اپنے پہلے پرچہ میں تو حضرت مرزا صاحب کو ظلی نبی تسلیم کیا تھا۔ اب پھر حضرت صاحب کو دوسرے انبیا کی طرح نبی لکھدیا گیا انبیا سارے کے سارے ایسے ہی نبی تھے۔ جیسے کہ حضرت مرزا صاحب تھے یا سب کے سب ہی ظلی نبی تھے۔

ظلی اور بروزی تو صوفیا کے سلسلہ کی اصطلاح ہے۔ نہ انبیا کے سلسلہ کی کوئی نبی دنیا میں آیا جس نے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی کہا یا اپنی نبوت کی ایسی تشریحیں اور توضیحیں لکھیں اور شقیں الگ الگ کر اپنی نبوتیں بتلائیں کیا کسی نبی نے بھی یہ شقیں لگائی ہیں۔ اور نبوت کی ایسی تقسیمیں جیسی کہ مستقل نبی غیر مستقل نبی جزوی نبی طفیلی نبی۔ شرعی نبی غیر شرعی نبی نبوت ناقصہ اور نبوت کاملہ وغیرہ وغیرہ الفاظ سے کہیں اور کسی نبی کی نبوت میں کوئی تفریق نہیں بتلائی۔

ظلی اور بروزی وغیرہ تو صرف صوفیا کی اصطلاحیں ہیں۔ تشریعی نبوت [illegible] کچھ امتیاز انہی بزرگوں نے کیا ہے۔ قرآن اور حدیث اور صحف انبیا میں ایسے لفظ کہیں نہیں۔

ہمارا تو یہ یقین ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی تھے وہ تمام کمالات قرب مدارج الہی کے حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع میں [illegible] نہیں نہ لاتے تھے۔ اور ایک بال بھی اس کے خلاف کرنے کو کفر اور بدبختی سمجھتے تھے ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

حضرت اقدس اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اور اسیطرح [illegible] علی الحق میں سے تھے۔

[illegible] حضرت اقدس مرزا صاحب کو جیسا کہ آپ نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

[illegible] [illegible] الوحی صفحہ [illegible] کا حاشیہ [illegible] نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے [illegible] پھر دیکھو حضرت صاحب [illegible] ہے کہ ظلی نبوت قیامت تک باقی ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ مگر ظلی نبوت جسکے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہیگی"

پھر دیکھو حضرت صاحب نے [illegible] کہ میں اس طور کا نبی ہرگز نہیں ہوں۔ جس طور سے کہ پہلے آچکے ہیں۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸

پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ کے حاشیہ میں فرمایا ہے "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے (مسیح موعود) میں نبی کا نام سنکر دھوکا کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعوے نہیں ہے"۔

اب ان سارے حوالوں کی بنا پر ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ الفضل کا یہ لکھنا نہایت ہی راستی سے دور ہے کہ "حضرت مرزا صاحب نبی تھے"۔ حضرت مرزا صاحب نے [illegible] مرتبہ نہیں سینکڑوں مرتبہ اپنی تقریروں وغیرہ اور کتابوں اور تحریروں اور اشتہاروں میں لکھا ہے۔ کہ میں نبی نہیں اور نہ مجھے نبوت کا دعوے ہے۔ بلکہ یہاں تک کہا کہ میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں ہاں اگر کہیں اپنے متعلق نبی کا لفظ لکھا بھی تو اس کے ساتھ ظلی اور بروزی اور جزوی اور امتی کا لفظ لکھدیا اور خوب واضح تشریح کرکے کھول کھول کر ہر جگہ اسکو لکھا ہے۔

اب یہ کیسی جرأت ہے۔ کہ ایک خلاف واقعہ بات تو آپ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ کہ "حضرت مرزا صاحب نبی تھے"! حالانکہ حضرت صاحب کی ساری تحریریں اس کے صریح خلاف ہیں۔

اب ہم آپ کی پیش کردہ آیت ورث سلیمان داؤد کو لیتے ہیں اور حضرت ذکریا کی دعا یرثنی و یرث من آل یعقوب کے متعلق عرض کرتے ہیں الفضل کا یہ لکھنا بالکل صحیح نہیں کہ نبی کا بیٹا اپنے باپ کا جانشین نہ ہو۔ جانشین ہونا اور بات ہے۔ اور نبی [illegible] ورنہ نبی کا [illegible] نبی کا بیٹا لیتا ہے۔ جو نبی ہوتا ہے۔ آیت ورث سلیمان داؤد خود بتلا رہی ہے۔ کہ سلیمان بھی نبی تھا۔ اور اس لئے کہ باپ نبی تھا بیٹا اس کا وارث ہوا اور کیا کوئی بتلا سکتا ہے۔ کہ سلیمان کے بیٹے کو بھی قرآن نے سلیمان کا وارث ٹھہرایا ہے۔ بلکہ سلیمان کے بیٹے کے متعلق تو آیت علی کرسیہ جسداً قرآن میں آئی ہے اسی طرح ذکریا کی بھی دعا تھی۔ کہ الٰہی ایسا بیٹا مجھے بخش جو نبی ہو اور نبوت میں میرا وارث ہو نہ کہ میری کسی میراث کا وارث ہو۔ گدی کے لفظ سے چڑنے کی کوئی بات نہیں صرف لفظ نبی کی آڑ میں گدی نشینی کا لفظ نہیں ہٹ سکتا۔

دہلی کا مقدمہ سازش بم

گواہان استغاثہ کی مزید شہادتیں

پراسرار لفافہ

چہار شنبہ واقعہ ۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء کی کارروائی

صاحب سپیشل مجسٹریٹ بہادر حسب معمول دس بجے دن کے کمرۂ اجلاس میں رونق افروز ہوئے۔ اثبات جرم کی طرف سے مسٹر براڈوے مسٹر ایسٹن سٹرپیٹری اور ڈیفنس کیجانب سے آنریبل لالہ کانشی رام و پنڈت گوپی ناتھ بابو جیشٹہ براس۔ بابو جگل کشور۔ مسٹر لکھپت رائے۔ بہمسٹر رؤف علی وغیرہ تشریف لائے۔ کارروائی مقدمہ شروع ہوئی

امیر چند کے بھائی نے کہا مسٹر جیکسن آج بھی تشریف نہیں لائے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ آج آئینگے بھی یا نہیں۔ اس وقت صرف پنڈت گوپی ناتھ مسٹر امیر چند کے پیمر دکار ہیں۔ اور وہ ابھی تک نہیں آئے عدالت نے حکم دیا۔ کہ ملزمین خود جرح کریں۔ لیکر مسٹر براڈوے نے سرفراز علی کو جسکی شہادت کل سب سے آخر میں گذری تھی دوبارہ بلوایا

بقیہ شہادت سرفراز علی ولد عباس علی) میں آج صبح پیٹری صاحب کے ساتھ اودھ بہاری کے مکان پر گیا تھا۔ دوسرا گواہ ذیول بھی ہمارے ساتھ تھا۔ میں نے مکان کا مقفل دروازہ کھلوایا۔ پیٹری صاحب نے تلاشی لی اور برآمد شدہ چیزوں کی فہرست تیار کی۔ (فہرست [illegible] دیکھکر) یہی ہے۔ اور ہمارے دستخط اسپر لئے گئے مسٹر براڈوے صاحب نے فہرست ڈیفنس کے دکلا کو دیکھنے کے لئے دی) جوکاغذات صاحب نے لئے انپر بھی الگ الگ ہمارے دستخط کرائے گئے۔ (انگریزی چٹھی بنام ہیڈ کلرک امپیریل ریسرچ انسٹیٹیوٹ ڈیرہ دون۔ مسٹر ٹروپ [illegible] (الف) متعلق راش بہاری) ہاں اسپر میرے دستخط ہیں (پیپر ۱۳۳ (ب) کو دیکھکر) ہاں یہ بھی میرے دستخط ہیں یہ کاغذ وہاں سے برآمد ہوا۔ (اسی طرح ۱۳۳ (ج) و ۱۳۳ (د) کو دیکھکر) ٹھیک میرے دستخط ہیں۔ (ایک اخبار کر ایک کاپی ہے جس میں ایک صفحہ بزبان بنگالی لکھا ہوا ہے۔ کسی انگریزی مضمون کا ترجمہ ہے۔ بنگالی زبان میں ڈیفنس دملزمین سے جرح کے لئے پوچھا گیا۔ انہوں نے انکار کیا۔

شہادت ڈلوامل۔ ولد سرنی مل ۲۲ سال ساکن دہلی لالہ نیکومل سرداری مل کے ہاں اجرت پر کام کرتا ہے۔ (حلف اردو میں دیا گیا) میں پیٹری صاحب کے ساتھ اودھ بہاری کے مکان پر تلاشی کے لئے گیا تھا میں اشنان کے لئے جمنا جی کو جا رہا تھا۔ راستے میں ایک سپاہی نے مجھے بلایا۔ کہ صاحب بلاتے ہیں۔ صاحب نیچے کھڑے تھے۔ مجھ سے کہا تم ادھر چلو میں اور دوسرا گواہ سرفراز علی اوپر چڑھے۔ بابو اودھ بہاری کو آواز دیکر کنڈی کھلوائی۔ پھر میں سرفراز علی اور صاحب اوپر گئے۔ صاحب نے وارنٹ اودھ بہاری کو دکھایا کہ ہم تلاشی لینگے۔ اودھ بہاری نے خود دروازہ کھولا تھا۔ صاحب نے مکان کی تلاشی لینے سے قبل اپنی تلاشی ہمیں دیدی تھی ہم نے انکی جیبیں دکھلی تھیں۔ صرف ایک پاکٹ بک اور پنسل تھی۔ بابو اودھ بہاری نے بھی صاحب کی تلاشی لیلی تھی۔ اوپر جاکر تلاشی لینے کے بعد صاحب نے فہرست بنائی تینوں نے الگ الگ ہمارے دستخط انپر لئے (۱۶ فروری کی تلاشی کی فہرست پی [illegible] دیکھکر) ہاں یہی فہرست پہلے دن کی تلاشی میں پائی گئی تھی۔ اسپر ہمارے دستخط ہیں۔ جو چیز صاحب نے اپنے قبضہ میں لی اسپر بھی ہمارے دستخط کرائے (اگریٹ پی [illegible] کو دیکھکر) ہاں اسپر بھی میرے دستخط ہیں (پی [illegible] کو دیکھکر) ہاں اسپر بھی ہیں۔ (پی [illegible] کو دیکھکر) یہ بھی کاغذ نکلا تھا۔ اور [illegible] اسپر بھی میرے دستخط ہیں۔

۱۷ تاریخ کو جب ہم تلاشی لینے گئے اور اودھ بہاری لال نے کنڈی کھولی اس وقت مکان کے اندر علاوہ اودھ بہاری کے ایک نوجوان بھی وہاں موجود تھا۔ جس کا نام رام لال ہے۔ (پچھلی صف کے ملزمین کو کھڑا کرکے شناخت کرائی) یہ ہے وہ رام لال۔ بنگالی کے برابر۔ اگر ہم پھر وہاں گئے مجھکو میری دوکان سے بلایا۔ دوسرے روز جب ہم گئے تھے۔ تو دروازہ مقفل تھا۔ اسپر لاکھ کی مہر لگی ہوئی تھی۔ پولیس کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ مہر ۱۶ کو ہمارے سامنے لگوائی گئی تھی۔ میرے ساتھ دوسرا گواہ سرفراز علی بھی تھا۔ اس روز اودھ بہاری رام لعل کوتوالی سے ہمارے ساتھ گئے تھے۔

شہادت جواہر لال۔ عمر ۳۱ سال سب انسپکٹر پولیس دہلی استینٹ کوتوالی (حلف اردو میں دیا گیا) پیٹری صاحب نے اس مقدمہ کی تفتیش میں مجھ سے کام لیا اور ۱۶ فروری کو جو منولال کی تلاشی کا وارنٹ دیا۔ منولال جو ملزم ہے میں دیبی سنگھ اور گہاسی رام دو گواہوں کو ساتھ لیگیا۔ اور منولال کے مکان پر پہنچا منولال ملزم مکان پر موجود نہ تھا۔ شنکر دیال اس کا چچا تھا۔ میں نے منولال کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا باہر گیا ہوا ہے۔ پھر میرے کہنے پر شنکر دیال نے عورتوں کو مکان کے اوپر والے حصہ میں ایک طرف کردیا۔ اور منولال کا انتظار کرنے لگے دروازہ بند کردیا گیا۔ اس مکان کے دو حصے ہیں۔ ایک رگھبیر دیال رہتا ہے دوسرے میں منولال والے حصے کو میں نے بند کیا اور پہرہ لگایا۔ میرے جانے کے تھوڑے ہی دیر بعد صاحب بھی آگئے۔ کوئی ۲۰ منٹ بعد ہم کوئی دو گھنٹے تک منولال کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ اس وقت کوئی ۶ بجے ہونگے منولال اس وقت تک نہیں آیا۔ جب اسکی طرف سے مایوسی ہونے لگی تو میں نے تمام دروازوں کو مہر لگادی اور ہم چلے آئے۔ دوسرے روز ۱۷ فروری کو صبح ہی دیبی سنگھ گہاسی رام گواہوں کو ساتھ لیکر پھر ہم وہاں گئے۔ اس وقت منولال اپنے مکان پر موجود تھا۔ مہریں دروازوں پر درست تھیں۔ اور پہرہ لگا ہوا تھا۔ میں نے گواہوں کے سامنے پہلے نیچے والے کمرہ کی مہریں توڑیں۔ پھر تالا کھولا۔ چابی منولال ہی سے لی پھر میں نے اپنا کوٹ اتار کر باہر رکھدیا اور واسکٹ بھی اتار دی صرف قمیص و پاجامہ پہنے رہا اور دونوں گواہوں اور منولال کو اپنے کپڑے دکھا دیئے۔ اور تلاشی دیدی (باقی دارد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے۔)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارا اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں۔ یعنے خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے (۴ روپے)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور: سہ شنبہ مورخہ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۶

کیا حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی شیر علی صاحب کو ولایت جانیکا حکم نہیں دیا تھا

(از جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم ایس)

اخبار الفضل قادیان نے اپنی یکم اپریل کی اشاعت میں تحریر کیا تھا۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب کا تار مولوی صدر الدین صاحب کے لئے آیا تھا۔ مگر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کو تار سنانے میں انکا نام حذف کر دیا۔ اس لئے مولوی شیر علی کو ولایت جانے کا حکم ہو گیا۔ اس کے متعلق میں اصل واقعات قوم کے آگے پیش کر کے اس غلطی کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ (نوٹ) اکثر احباب قادیان کو معلوم ہے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ملفوظات انکے ایام علالت میں اسی وقت قلمبند کر لیتا تھا۔ اور پھر انکو صاف کر کے علیحدہ نوٹ بک پر لکھتا تھا۔ ان میں سے بعض اخبار پیغام صلح میں بھی چھپتے تھے اس لئے میں اصل الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح جو اس وقت میں نے لکھے تاریخ وار ہدیہ ناظرین کرونگا۔ اور ان کے علاوہ جو کچھ کہ حافظہ سے لکھونگا۔ وہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ صحیح ہی عرض کرونگا۔ و اللہ علیٰ ما نقول شہید۔

(۱) ۱۷ار فروری ۱۹۱۴ء بوقت صبح مولوی محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں خواجہ صاحب کا خط پیش کیا جس میں مندرج تھا۔ کہ میں جناب کو اپنے رسالہ کے لئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کے ارسال کرنے کے لئے بار ہا لکھتا رہا ہوں کبھی میں نے مولوی شیر علی صاحب کے لئے لکھا اور کبھی مولوی صدر الدین صاحب کے لئے مگر اب میں قطعی طور پر پورے غور و فکر کے بعد آپ کو لکھتا ہوں کہ جناب مولوی شیر علی صاحب ہی کو روانہ فرمادیں۔ چونکہ وہ عرصہ سے اسسٹنٹ ایڈیٹر ریویو آف ریلجنز کا کام کرتے ہیں۔ وہ ہی میرے لئے سب سے زیادہ موزون ہونگے۔ اس لئے آپ انکو روانگی کا حکم دیں۔ اسپر حضرت صاحب نے مفصلۂ ذیل الفاظ فرمائے۔

"وہ دونوں (یعنے مولوی شیر علی و مولوی صدر الدین صاحبان) یہاں ہیں انکو میں حکم کر سکتا ہوں۔ مگر ان کی بیبیوں پر میں حکم نہیں کر سکتا" فرمایا "شیر علی و صدر الدین کی بیویوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انکو بہت اعلےٰ درجہ کی اولاد دے" پھر فرمایا "اس کے آگے میں کیا کر سکتا ہوں"۔ ایک کو اولاد کی ضرورت بھی ہے" (میں مولوی صدر الدین صاحب کی اہلیہ کی) فرمایا دونوں سے دریافت کر لوگے (تو) مشورہ کر کے جواب دیں۔

(۲) حضرت صاحب سے رخصت ہو کر خاکسار و مولوی محمد علی صاحب پہلے مولوی شیر علی صاحب کے پاس گئے۔ انکو دفتر ریویو آف ریلجنز میں سب واقعات عرض کر دیئے اور یہ بھی کہا۔ کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ میں حکم نہیں کرتا کیونکہ تمہاری بیویوں پر میرا حکم نہیں میری یہ خواہش ہے کہ مشورہ کر کے کل تک جواب دو۔ اس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب کو کہا۔

(۳) ۱۷ار فروری کی رات کو یعنی اسی شب کو۔ جب مولوی صدر الدین صاحب میرے ساتھ حسب معمول حضرت صاحب کو کھانا کھلانے کے لئے گئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا "آپ سے صرف چھ ماہ کی زندگی مانگتا ہوں۔ فرمایا۔ "شملہ کی بھی تو لوگ سیر کر آتے ہیں"۔ مطلب یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف خواجہ کمال الدین کی مدد کے لئے انگلستان جانے کے لئے اپنی آمادگی ظاہر کریں۔) اس کے جواب میں مولوی صدر الدین صاحب نے عرض کی "ساری زندگی حاضر ہے"۔ اس پر حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا "کل تک مولوی شیر علی اور مولوی صدر الدین دونو جواب دیں۔ میں کل اس کے متعلق فیصلہ دونگا۔

(۴) ۱۸ار فروری کو مولوی شیر علی صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کے پاس جاکر بعض مشکلات نسبت مکان زیر تعمیر شدہ کے متعلق بیان کیں۔ جسپر مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق انکی تشفی فرمائی کہ اس کا خاطر خواہ انتظام ہو جائیگا۔ اسکے بعد مولوی صاحب ممدوح مولوی شیر علی صاحب کو ساتھ لیکر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ مولوی شیر علی صاحب تیار ہیں۔ اسپر حضرت صاحب خوش ہوئے۔ اور مولوی شیر علی صاحب کو فرمایا "اللہ تعالےٰ جزا دے"۔

(۵) مولوی شیر علی صاحب ولایت جانے کے لئے تیار تھے۔ اس لئے پیغام صلح و دیگر اخبارات میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا اور خواجہ صاحب کو بھی ولایت اطلاع دیگئی۔

(۶) حضرت صاحب کے فیصلہ کے دو تین روز کے بعد خواجہ صاحب کا ولایت سے تار آیا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ مولوی صدر الدین کو فوراً بھیجدو۔ مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے تار دیا کہ حضرت صاحب کو سنا دو۔

میں نے اس خیال سے کہ خواجہ صاحب مددگار کے معاملہ میں ہمیشہ اپنی رائے بدلتے رہے ہیں۔ اور آخری خط میں انہوں نے لکھا تھا۔ کہ میں اب قطعی طور پر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مولوی شیر علی صاحب ہی میرے لئے سب سے زیادہ موزون ہیں۔ اور اب انہوں نے پھر مولوی صدر الدین صاحب کا نام لکھدیا ہے۔ فیصلہ بھی ہو چکا تھا۔ انکو اطلاع بھی دی جاچکی تھی۔ میں نے اس خیال سے کہ حضرت صاحب کو خواجہ صاحب کے اس معاملہ میں عدم استقلال رائے کا افسوس ہوگا صرف اتنا عرض کر دیا کہ خواجہ صاحب کا مددگار کے متعلق تار آیا ہے اسپر اسی وقت مفتی محمد صادق صاحب نے میرے ہاتھ سے تار لیکر انکو اس کا ترجمہ کر کے سنا دیا۔ کہ خواجہ صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی صدر الدین صاحب کو فوراً روانہ کر دو یہ سنکر حضرت صاحب خاموش ہو رہے۔ اور کچھ نہ فرمایا۔

(۷) اس واقعہ کے بعد جتنی دفعہ مولوی شیر علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس آئے انہوں نے ان سے ولایت کی روانگی کے متعلق فرمایا اور ہمیشہ آمادگی ظاہر کرتے رہے۔ وفات سے دو تین روز پیشتر مولوی شیر علی صاحب مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت صاحب کے گلے میں کچھ تکلیف تھی۔ بول نہ سکتے تھے۔ آپ نے مولوی شیر علی صاحب کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا۔ اور اشارہ سے پوچھا کہ اب کیا صلاح ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کی کہ آج لاہور سفر کے لئے کپڑے بنوانے کے لئے جانیکا ارادہ کرتے ہیں اسی لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب نے ہاتھ کے اشارہ سے اطمینان ظاہر فرمایا اور پھر ہاتھ چھوڑا۔

واقعات یہی ہیں۔ جو عرض کر دیئے گئے۔ اس کے علاوہ مولوی شیر علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ میں رخصت کے لئے جو درخواست دی اسمیں یہ الفاظ لکھے کہ چونکہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح نے خواجہ صاحب کی امداد کے لئے ولایت جانے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ اس لئے مجھے دو سال کی رخصت دیجائے اور میری جگہ سکرٹری صدر انجمن کا انتظام کرنے کے لئے جو درخواست دی اس میں بھی یہی لفظ لکھے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے مجھے ولایت جانے کا حکم دیا ہے۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی خلاف ورزی کے لئے اگر کوئی نا معقول بہانہ تلاش کیا جاوے تو یہ امر تقویٰ کے بالکل خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں حضرت صاحب کی علالت بڑھتی گئی مولوی صاحب کی نسبت ولایت جانے کے متعلق سست ہوتی گئی اور حضرت صاحب کے دفن کے اگلے روز ہی نواب محمد علی خانصاحب مولوی محمد احسن صاحب امروہی اور خلیفہ رشید الدین صاحب کی دستخطی درخواست صدر انجمن میں پہنچی کہ مولوی شیر علی صاحب کو ولایت نہ روانہ کیا جاوے۔ اگر کسی کا ولایت جانا ضروری ہو تو مولوی صدر الدین صاحب کو بھیجا جاوے وغیرہ وغیرہ ۱۳ر مارچ کو خود مولوی شیر علی صاحب نے اپنی رخصت کی منسوخی کے لئے درخواست دی۔ اور اس میں خواجہ صاحب سے معتقدات میں فرق کو انکے ساتھ کام نہ کر سکنے کی وجہ بیان فرمائی پھر صدر انجمن کے جلسہ میں صاحبزادہ صاحب اور انکے چھ حاضر الوقت مریدوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے بہت زور کے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور نہایت تحکم سے سید حامد شاہ صاحب کی رائے کو جو حکم کی منسوخی کے خلاف تھی محسوب نہ کیا۔

منکر خلافت کون ہے

اب افسوس تو اس بات کا ہے کہ الزام ہمارے گھر پر لگایا جاتا ہے کہ لاہوری احباب و مولوی محمد علی صاحب منکر خلافت ہیں۔ اور خلیفہ کو مطاع نہیں مانتے مگر افسوس ہے۔ کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے خلاف کیا ہے۔ وہ اپنے احکام کی تعمیل کی کیا امید رکھ سکتے ہیں اور ندآں حالیکہ کل قوم نے انکو خلیفہ تسلیم نہیں کیا۔

صاحبزادہ صاحب ہمیشہ سلف صالحین کا نمونہ پیش کیا کرتے ہیں وہاں تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر باوجود سخت فتنہ کے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت اسامہ کے ماتحت، ۷ ہزار کا لشکر روانہ کر دیا تھا۔ بعد نبی کریم کے حکم کا خلاف پسند نہ کیا تھا۔ درآں حالیکہ مکہ اور مدینہ میں کثرت سے لوگ مرتد ہو چکے تھے۔ مگر یہاں صاحبزادہ صاحب نے ایک شخص کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت اپنے بعض مصالح سے ولایت بھیجنے سے روک دیا اور وجہ اختلاف عقاید بتلائی۔ حالانکہ قرآن مجید تو ہم کو اہل کتاب سے بھی متفق علیہ امور میں ملکر کام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک احمدی دوسرے احمدی کیساتھ ملکر کام نہ کر سکے۔ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگر صاحبزادہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی تعمیل کو ضروری نہیں سمجھا تو انشاء اللہ ہم اسکی تعمیل کرینگے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۶

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

اور

میری ضرورتیں

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری لنڈن)

یہ تو خدائے تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ کہ اس وقت میری ناچیز کوشش نے تمام اسلامی دنیا کو جگا دیا۔ ہندوستان تو میرا گھر تھا اور اس کے سکان میرے بھائی۔ مراکو بیروت۔ ملیشیا۔ قسطنطنیہ۔ زنجبار۔ مارشیس۔ نائیجیریا۔ چاروں طرف سے ہر ہفتہ اطمینان بخش خطوط آتے ہیں۔ خصوصًا نائیجیریا اس وقت خود مجھ سے ایک اسلامی مشنری طلب کر رہا ہے۔ ملیشیا کے لئے سنگاپور سے ان کی اپنی زبان میں اسلامک ریویو جاری ہوگیا ہے۔ اور سیلون میں بزبان انگریزی ایک مسلم کوارٹرلی ریویو کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ ہندوستان کی نوخیز مسلم نسل نئے مسلم جذبات کو محسوس کر رہی ہے۔ ہر صوبہ سے خطوط نوجوانوں کے آتے ہیں اور وہ اپنی عمر کو اس نیک کام کے لئے نذر کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان خیالات کو اور جذبات کو ترقی دے اور مثمر کرے۔ ادھر لاہور اور دہلی میں قوم کے متعدد رشن بھیجنے کی فکر میں ہیں۔ دوسرے صوبوں سے بھی بعض امور مجھ سے دریافت کئے جاتے ہیں اس لئے میں نے پسند کیا ہے۔ کہ میں مذکورہ بالا عنوان پر کچھ لکھدوں۔ تاکہ ہمارے دوستوں کو اس طرح کام کیلئے مشنری انتخاب کرنے میں بہت سہولت ہو جاوے۔ میں یہاں محض اپنا طریق عمل لکھ دیتا ہوں۔ جو اپنی میری سوچ بچار کا نتیجہ ہے۔ اور میرے نزدیک یہ طریق بہت حسن ہے۔ ممکن ہے اس میں اصلاح کی ضرورت ہو۔

یہاں کے لوگ، ہندوستان کی طرح بے فکرے نہیں۔ یہاں ہر کوئی کام کرتا ہے اور کسیکو فرصت ہے۔ کہ مذہب کے درس یا لیکچر کسی سے سبقًا سبقًا لے۔ یہاں جو کچھ ہوتا ہے۔ تحریر کے ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ تو لارڈ ہیڈلے کا ایک معاملہ خاص تھا۔ کہ مجھے ابتدا میں ہفتہ تین دن اور اب دو یا ایک دن اس کے پاس جانا پڑتا ہے اور وہ مقابل اتوار کو کل کنبہ لئے میرے پاس ہوتا ہے والاّ باقی جو اس وقت مسلمان ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی میں نے شکل بھی نہیں دیکھی۔ ہمیں یہاں اس بات کی تلاش رہتی ہے کہ وہ لوگ کون اور کہاں ہیں۔ جو عیسائیت سے بیزار ہو کر اچھی مذہب کی محبت دل میں رکھتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے نام اسلامک ریویو جاری کیا جاتا ہے ان میں سے بعض خط و کتابت شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جس کو خدا تعالیٰ چاہے اس طرف رغبت ہو جاتی ہے۔ وہ شوق ظاہر کرتا ہے۔ بعض کو چھ چھ ماہ تک خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ جب قبولیت کا وقت آیا۔ تو اس لنڈن میں بغرض نماز جمعہ بلا کر خطبہ سے پہلے مشرف باسلام کیا جاتا ہے اور اگر وہ نہ آسکے تو پھر اس کے پاس ایک تحریر بھیجدی جاتی ہے وہ اسے اپنی قلم سے لکھدیتا ہے۔ اس کے بعد رسالہ اس کے پاس جاتا رہتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ اسلام کا علم اسے دیا جاتا ہے یہ تو ایک شاخ تبلیغ ہے۔ اور میرے نزدیک یہی درست اور موزوں راہ ہے اور اس کے ذریعہ ایک شخص لندن میں بیٹھا ہوا کل مغربی دنیا کو ہلا سکتا ہے اور اسلام کی طرف متوجہ کر سکتا ہے۔

نماز جمعہ لنڈن میں دوسرا طریق خطبہ اور لیکچر کا ہے۔ نماز جمعہ لندن میں ہوتی ہے۔ اور عنقریب ایک مکان کرایہ پر لیا جائیگا۔ جس میں جمعہ ہوگا اور ہفتہ میں ایک لیکچر۔ جمعہ کے وقت بعض غیر مسلم آجاتے ہیں۔ لیکن تھوڑے۔ اور کچھ سن جاتے ہیں اس کا نیک اثر لنڈن کے مسلم طلبا پر خصوصًا ہوتا ہے وہ نئی باتیں سن کر جب گھروں میں واپس جاتے ہیں۔ تو ان میں سے ہر ایک قریبًا قریبًا اپنے اپنے سرکل میں مبلغانہ کام کرتا ہے۔ دراصل مسلم مذہبًا اور فطرتًا مبلغ ہے۔ سو یہ رنگ یہاں کے طلبا میں شروع ہو گیا ہے۔ میرے خطابات عمومًا عیسائیت اور اسلام کے متقابلہ مسائل اور حقیقت پر ہوتے ہیں۔ تیسرا طریق تبلیغ جس نے

ووکنگ کے لکچر

مجھے حیران کر دیا ہے۔ اور نہ معلوم کیا ارادہ خداوندی تھا کہ جس کے ماتحت مسلمانوں کا روپیہ ڈاکٹر لائیٹنر کی معرفت ووکنگ میں مسجد بنانے پر خرچ ہوا۔ ہم نے یہاں محض تجربہ کے طور پر کوئی آٹھ ہفتہ ہوئے اشتہار دیا۔ کہ مسجد میں اسلام اور [illegible]

اس ملک کے متوطن حیران رہ جاتے ہیں۔ جب مجھ سے وہ سنتے ہیں کہ ان لیکچروں نے کس طرح لوگوں کو متوجہ کر لیا۔

پہلے ہی دن ستر کے قریب زن و مرد موجود تھے یہ کچھ کم لو العجبی نہ تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال تھا۔ کہ عجوبہ پرستی لوگوں کو یہاں لے آئی۔ لیکن دوسرے ہفتہ نوے تیسرے ہفتہ صوت اور چوتھے ہفتہ سوا سو سے اب یہ باب گویا اوسط ستر اسی کی ہے اور دراصل اس سے زیادہ گنجائش مکان بھی نہیں اب حیرت ناک بات یہ ہے کہ ان میں سے نصف سے زیادہ وہ ہیں جو مستقل طور پر بطور گرجا ہماری مسجد میں آتے ہیں نہ معلوم یہ لوگ پہلے اپنے گرجوں میں جاتے تھے یا نہیں لیکن اب یہ کسی اور گرجا میں نہیں جاتے۔ مذہبًا یہاں مسجد میں آتے ہیں۔ یہ لوگ عجوبہ پرستی اور دلچسپی کی حد سے نکلکر طلب علم و طلب حق کے درجہ تک پہنچ گئے ہیں اور بعض کے دل میں ہمارے متعلق محبت بھی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ واقع کچھ ایسا اہم ہو گیا ہے کہ بالمقابل پادری گروہ کو فکر آن پڑا ہے۔ بہت کوشش کی گئی۔ کہ لوگ یہاں نہ آویں۔ عین لیکچر کے وقت بالمقابل لیکچر شروع کئے گئے اس کے ساتھ متحرک تصاویر رکھی گئیں۔ لیکن جو ہمارے خطبات سے دلچسپی رکھنے والے تھے۔ وہ نہ رکے۔ پھر ایک اور موقعہ پر پٹیالہ کے پنشن یافتہ پادری ڈاکٹر وائٹ برکیٹ کو تین ہفتہ ہوئے یہاں بلایا گیا۔ اس نے یہ مضمون اپنا اعلان کیا **ہندوستان کا اسلام** اس مضمون کی غرض یہ تھی۔ کہ اسلامک ریویو میں جو دلفریب اسلام پیش ہوتا ہے وہ دراصل اسلام نہیں۔ مصنف اسلامک ریویو نے یورپ کی طبائع کو سامنے رکھکر ایک خوبصورت خیالی اسلام پیش کیا ہے۔ دراصل اسلام جو ہندوستان میں ہے وہ اور ہے اور اس قابل نہیں کہ انسان توجہ کرے بات یہ ہے کہ اسلامک ریویو کو دیکھنے والے ان پادریوں کو حیران کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہ اسلام ہے۔ جو اسلامک ریویو پیش کرتا ہے تو پھر تو یہ نہایت سادہ خوبصورت اور معقول مذہب ہے۔ اس کا جواب اور کیا ہو سکتا ہے صرف یہ کہ یہ حقیقی اسلام ہی نہیں بلکہ اصل اسلام تو بہت قبیح ہے پادری صاحب وائٹ برکیٹ جب دوبارہ مجھے یہاں ملنے آیا۔ تو میں نے اسے زبانی دھمکی دی تھی کہ اس کے ہم پیشہ پادری ہمارے متعلق اس قسم کی غلط بیانی کر رہے ہیں لیکن ان کو اگر جرات ہے تو میرے مقابل آویں۔ اور میری کسی تحریر پر اعتراض کریں کہ اس کی بنا قرآن وحدیث نہیں تو پھر ان کی قلعی کھولتا ہوں۔ اس میری دھمکی نے بہت فکر اثر کیا وہ بعضلہ ہماری جرات سے ہندوستان میں ہی واقف تھا جب اس کے لکچر کا وقت آیا۔ تو ہم میں سے ایک جا بیٹھا۔ جس کو دیکھکر اس پر موت وارد ہو گئی بہت گول مول الفاظ میں اس نے تقریر کی۔ معمولی اعتراضات غلامی۔ کثیر ازدواجی۔ موت سزا و ارتداد کا ذکر کرکے یہ کہا۔ کہ مسجد ووکنگ میں جو اسلام پیش ہوتا ہے وہ سارا اسلام نہیں۔ بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ اس کی تقریر کا مختصر جواب یہاں کے مقامی اخباروں میں ہماری طرف سے چھپ گیا۔ اور مفصل اسلامک ریویو میں ماہ اپریل میں دیدیا ہے۔ ہاں آخر میں اس نے ایک معنی خیز فقرہ یا اشارہ کیا کہ ہم عیسائیوں کو اس تحریک کے مقابل جنگ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کو چنداں فائدہ نہیں۔ خیر اس میں جو اشارہ ہے وہ ہم سمجھتے ہیں اور ہر تکلیف کے لئے ہم تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے لیکن سر دست اس کا اثر کم از کم ہمارے سامعین پر الٹا پڑا۔ آئندہ اتوار پہلے سے بھی زیادہ خلقت آئی جس نے پادریوں کو حیران کر دیا۔ چنانچہ [illegible] علاقہ کے لاٹ پادری کی باری آئی معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے اسکو بتلایا کہ ہم محبت خداوند میں ان سے زیادہ ہیں اور ہم عیسائی مذہب کو ان سے زیادہ سمجھتے ہیں چنانچہ اس نیک اثر کو جو ہمارا ہمارے سامعین پر ہے ان کے سامنے رکھکر تقریر کی۔ جو میں بالفاظہٖ ترجمہ کر دیتا ہوں۔

لشپ آف ونچسٹر کی تقریر اسلام پر

میں جب پچھلے نومبر یہاں آیا تھا اس کے بعد یہاں ایک مندر یا مسلمانوں کی ایک مسجد قائم کی گئی ہے اور تم میں ایک اسلامی تحریک شروع کی گئی ہے یہ عیسائیوں کے لئے ایک مشکل ہے کہ اس نئے مسئلہ پر کس طرح غور کریں لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ تم اس کے نیک پہلو کو سامنے رکھو ان لوگوں سے حسن سلوک کے ساتھ برتاؤ کرو۔ لیکن یہ امر تو صاف ہے۔ کہ تم اس مذہب کو تو قبول کر ہی نہیں سکتے اگرچہ یہ مذہب تمہیں اپنے مذہب کے سمجھنے میں مدد دیگا۔ مذ مجھے اس سے بچائے کہیں یہ کہوں کہ مسلمانوں میں کوئی خوبی نہیں اور میں اکثر خیال کرتا ہوں کہ نماز و عادات کے معاملہ میں عیسائیوں کو ان سے سبق سیکھنا چاہئے لیکن تم اسلام کو قبول ہی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم تم یہ مان ہی نہیں سکتے۔ کہ مسیح جب کل نسل انسانی کا نجات دہندہ خدا کوئی اور بھی بھیج سکتا ہے اس سارے واقعہ سے اہل ووکنگ کو شکر گذاری اور آزادی اور ارادتمندی سیکھنا چاہئے۔ کہ ان کے اپنے مذہب میں کیسا صداقت ہے حالانکہ فی الواقعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] میں یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ان کا خدا بھی محبت [illegible] بعض [illegible] جو مسیح

اور ایثار اور بے نفسی کا نمونہ ہوا در غیر منقطع زندگی کی تمام عمر میں ہونی چاہئے جو کل دنیا کے لئے کامل نمونہ تھا ان امور پر تمہیں غور کرنا چاہئے اور عملًا اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے۔ تمہیں اپنی عبادت میں بہت مستقل ہونا چاہئے اور تمہیں ان مسلمانوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ دینا چاہئے۔ کہ تم اپنے آقا یعنی مسیح سے کیسے بے خبر اور دور ہو۔"

جو لوگ سطور بالا پڑھنا جانتے ہیں وہ غور کریں کہ لاٹ پادری کو کن مشکلات کا سامنا ہے۔ جیسے کہ نوعمر بچہ کو جس کی طرف سے اسے خطرہ ہوتا ہے کوئی کہتا ہے کہ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ تم ایسا نہیں کروگے وہی بشپ کا حال ہے جو انکو کہتا ہے کہ تم تو اسلام کو قبول کر ہی نہیں سکتے۔ گویا سراسر ان کے لئے محال ہے جب پادریوں نے لوگوں کو روکا تو لوگوں نے انہیں روکا۔ کہ ووکنگ کے مسلم مسیح کے حالات اور اسکی زندگی سے بہت زیادہ واقف ہیں۔ اور ہم تو ہفتہ میں ایک دن خدا کی طرف منہ موڑتے ہیں یہ دن میں پانچ مرتبہ خدا کی جناب میں حاضر ہوتے ہیں بہر حال لاٹ پادری کے الفاظ ہی کہتے ہیں۔ کہ معاملہ ان کی نگاہ میں کس اہمیت کو جا پہنچتا ہے۔ یہ خاص خدا کا فضل ہے کہ جو قوم کسی کی پرواہ نہ کرنے کی عادی تھی اب وہ خود مجبور ہو گئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ لاٹ پادری کی ہندی کی چندی تو اسلامک ریویو میں میں نے شروع کر دی ہیں۔ اور اپریل نمبر میں اس سلسلہ کا پہلا مضمون لکھدیا ہے۔ لیکن ہمیں اب غافل نہیں ہونا چاہئے۔ پادری وائٹ برکیٹ کی تقریر اور بشپ کی تقریر ملا کر اور گفتہ آید در حدیث دیگراں کو سامنے رکھکر ہمیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ بالمقابل کیا ارادہ ہے اب میرا ایک اور ارادہ ہے اس کے لئے میں نے کوشش شروع کردی ہے۔ لورپول میں چند مسلمان ہیں وہ شیخ عبد اللہ کا فرزند بھی ہے۔ شیخ موصوف کے آخری حالات اچھے نہ تھے۔ جس سے اسلامی مشن نے یہاں بھی صدمہ اٹھایا۔ بہر حال وہ مکان موجود ہے۔ جس میں نماز ہوتی تھی اور شیخ موصوف کا لڑکا بھی مسلمان ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ اسلامی مشن کی ایک برانچ وہاں کھولی جاوے اور وہاں ایک مستقل مبلغ بھیجا جاوے جو آہستہ آہستہ کام شروع کرے۔ لیکن کل مغربی دنیا میں اگر کوئی ذریعہ کسی کام کی اشاعت کا ہے۔ تو قلم کاغذ ہے اور کوئی نہیں۔ یہاں نہ تو میں نے کوئی درس شروع کیا ہے۔ جہاں سبقًا قرآن اور حدیث کا درس ہوتا ہے اور نہ کوئی مجھے قرآن پڑھنے آتا ہے۔ لارڈ ہیڈلے کا معاملہ مجھ سے ہر رنگ میں برادرانہ ہے پہلے مجھے ہفتہ میں تین دن اس کے ہاں جانا ہوتا تھا اب ہفتہ میں ایک دن جاتا ہوں۔ اور اتوار کو اپنے چاروں فرزند وہ لیکر ووکنگ میں آجاتے ہیں اور سارا دن میرے پاس گذارتے ہیں اور دو تین ہفتوں سے ووکنگ کی مسجد میں کچھ شروع میں تقریر بھی کرتے ہیں۔ یہ واقعات میں نے لکھدیئے ہیں کہ ہندوستان سے جو مشنری بھیجا جاوے۔ وہ ان حالات کو سامنے رکھکر بھیجا جاوے

(۱) یہ ضرورت ہے کہ کوئی انگریزی زبان کا اہل قلم یہاں ہو۔ جو قرآن و حدیث اور علوم اسلام سے بھی ماہر ہو۔ جس کی قابلیت ایسی ہو کہ اگر باہر سے کوئی مضمون نہ آوے۔ تو کل رسالہ تنہا لکھ دے۔ آج تک میں یہ کام خود کرتا رہا ہوں۔ لیکن چونکہ اب خط و کتابت کا کام بہت بڑھ گیا ہے اور وہ کام بھی نہایت ہی سوچ بچار کا کام ہے۔ کیونکہ وہ بعض حالات میں ریویو سے زیادہ کام نکالتا ہے۔ اور یہ خط و کتابت بھی تبلیغی ہوتی ہے۔ یا نو مسلموں کو تعلیم و تلقین۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ وہ کام میں خود کروں۔ اور ایڈیٹری کا کام یا اس کا ایک حصہ کسی اور کو دوں۔ مندرجہ بالا آدمی کی تلاش کے لئے میری نگاہ قادیان کے سوا اور کسی طرف نہیں بڑھ سکتی۔ ہندوستان میں کہاں آدمی ہیں۔ جو مذہب اسلام سے پورے واقف ہونے کے علاوہ انگریزی زبان میں بہت اہل قلم ہوں۔ اور پھر موجودہ اصول تبلیغ سے واقف ہوں اور پھر مذہبیات میں مشاق اہل قلم بھی ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز کے طفیل قادیان نے ایسے آدمی پیدا کر دیئے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے بعد مولوی شیر علی صاحب گذشتہ پانچ سال سے قادیانی ریویو کی ایڈیٹری نہایت کامیابی سے کرتے رہے ہیں اسی لئے میں نے ان کو بلایا ہے۔ قادیان میں خدا کے فضل سے اور بھی ایسے بزرگ ہیں۔

(۲) مجھے اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ ووکنگ میں کوئی شاف میں یہاں کا مسلم انگریز ہو مشکل یہ ہے۔ کہ قومی حالات کا علم ہونا ازبس ضروری ہے۔ ایک مدت چاہئے۔ کہ انسان یہاں کے لوگوں کی طرح سے آشنا ہو۔ پھر دوسری مشکل یہ ہے کہ اجنبیت کے باعث یہ لوگ ہم سے ملنے کی جرأت نہیں کرتے۔ بہت سے اسلامی امور یہ دریافت کرنے کی متمنی ہوتے ہیں۔ لیکن اجنبیت بیچ میں حائل ہو جاتی ہے۔ مثلًا ان ووکنگ کے لیکچروں میں برابر ایکماہ تک لوگ آتے رہے لیکن ایک لفظ بھی آپس میں کوئی بات نہ کی جس دن سے لارڈ ہیڈلے نے آنا شروع کیا اسدن سے بہت سے لوگوں سے ملنا ملانا شروع ہو گئی ہے ہمارے گھر میں

وہ اس لئے بھی آنا نہیں چاہتے۔ کہ وہ ہمکو غیر ملک کا سمجھتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ان میں سے ہم میں ہو جاویگا پھر یہ دقت معدوم ہو جاویگی۔ پھر جو کچھ ہمارے مقابل پادری کیمپ میں شروع ہوا ہے۔ اور جو کچھ پادری ڈاکٹ ایجنٹ کہہ گیا ہے اس کے بالمقابل علاج کے لئے بھی از بس ضروری ہے۔ کہ ہم میں کوئی انگریز جو کہ انگلوں پھر ہمارے پاس رہے۔ میری نگاہ میں ایک نوجوان ہے۔ جو ملا سال سے مسلمان ہے۔ عمر اسکی تیس بتیس سال کے اندر ہے۔ اور اسکی مصرفی صداقت امتحان میں آچکی ہے۔ تمام سرد گرم تکالیف اسلام کی خاطر اٹھاکر اب وہ اس معلہ سے نکل چکا ہے۔ میرے نزدیک اگر وہ اسلامک ریویو کے سٹاف پر اسکو آجاوے۔ تو بدرجہا بہتر۔ کسی ایسے مشنری سے ہوگا۔ جو ہندوستان سے یہاں آئے۔ اور اس کا نام خالد شیلڈریک ہے۔ اس سے سبق کے والپس شدہ مسلم نوجوان واقف ہیں۔

تیسری ضرورت یہ ہے۔ کہ اسلامک ریویو کی اشاعت مفت اور بڑھائی جاوے۔ اس وقت دو ہزار کاپی کے لگ بھگ مفت جاتی ہے۔ لیکن یہ تھوڑی ہے۔ امسال بالعموم کے قریب مختلف شاخوں کے لئے سوسائٹی عیسائیت کے نام رسالہ بھیجنا تجویز کیا ہے۔ اس کے لئے بھی عملہ کی زیادتی کی ضرورت ہے۔

سردست میں اور کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کیونکہ اور سب کچھ ہی ریویو کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ ماسٹر نبیر علی صاحب کو میں نے کسی قدر تکلیف اپنے خرچ پر منگوایا ہے۔ اور وہ روانہ ہو چکے ہونگے۔ اگر دہلی کے معتمدین بزرگ صرف ایک مبلغ کو بھیج دیں۔ جو نوجوان نہ ہو۔ اور دوسروں کے بجائے مسٹر خالد شیلڈریک کے اخراجات اپنے ذمہ ڈال لیں۔ تو میرے نزدیک زیادہ مفید ہوگا۔ اور کم خرچ بیٹھیگا۔ جو مبلغ آویگا۔ اس کے آنے پر میں لوپول کا انتظام کرونگا۔ اور اگر خدا کو منظور ہوا۔ تو شاخ کھول دونگا۔ مسٹر شیلڈریک ... سے میں نے دریافت کیا ہے۔ اور اس کا خرچ ... کسی صورت میں کسی ہندوستان سے آئے ہوئے مبلغ کے مقابل زیادہ نہ ہوگا۔ شیلڈریک کو گذشتہ نو دس سال سے اُن تمام کتابوں سے مطالعہ کا موقعہ ملا ہے جو ہم نے بزبان انگریزی اسلام پر لکھا گیا ہے۔ وہ تقریر بھی اچھی کرتے ہیں اور ہم سے زیادہ موثر ہوتے ہیں۔ یہ مجھے تجربہ ایک اتوار ووکنگ میں ہوا۔ جب انہوں نے تقریر کی۔ سامعین کو زیادہ متوجہ پایا۔ وجہ یہ کہ ہمیں پیشہ مشنری اور وابستہ غرض سمجھتے ہیں۔ لیکن اپنے آدمی کی بات کو ایک صداقت طلب کی بات سمجھتے ہیں۔ پھر دقت یہ کہ یہ لوگ سخت قوم پرست ہیں اور برخلاف ہمارے اجنبی کی بات پر ہر طرح اپنی قوم کی بات کو ترجیح دیتے ہیں۔

مسلم مبلغ کی عمر کیا ہونی چاہئے

یہ امر نہایت ہی غور طلب ہے اور اس میں یہ ہرگز نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ کہ کیوں رسالت کے لئے موزوں عمر چالیس رکھی گئی ہے۔ تبلیغ کا کام بھی رسالت کے اتباع میں ہوتا ہے۔ اس لئے میرے نزدیک خصوصاً جو مبلغ اس طرف آوے۔ وہ چالیس کے لگ بھگ ہو خصوصاً ایسا جو مدت تک متاہل رہ چکا ہو جس کے جذبات ڈھیلے ہو چکے ہوں۔ یہ علاقہ از بس خطرناک ہے۔ تدریج اسلام وعظ اور ترویج اسلام سے نہیں ہوگی۔ بلکہ سب سے اول اسلامی اخلاق اور اسلامی چلن اور حسن عمل سے ہوگی۔ اور میرے نزدیک تو فہم قرآن بھی انہی پر حصر رکھتا ہے۔ کسی کا صرف تحصیل عربی کر لینا یا درسی کتابیں پڑھ لینی کم از کم اس کو فہم قرآن کے قابل نہیں کرتا۔ اگر قرآن کا جاننا اس پر ہوتا تو ولقد یسرنا القرآن، تو قرآن کو آسان کتاب بتلا رہا ہے۔ فہم قرآن کا اگر کوئی ذمہ دار ہے تو یہ آیت واتقوا اللّٰہ و یعلمکم اللّٰہ یہاں بھی ہمارے اپنے چلن کا اثر ہماری تقریروں سے زیادہ ہے۔ بشد یہ تجربہ شر کی تقریر کو باریک نگاہ سے دیکھو۔ کہ ہمارے اعمال اور چلن نے کہاں تک اثر کیا ہے۔ غضب تو یہ ہے۔ کہ جس طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو۔ دلفریب چہرہ ملتوں یہاں عام طور پر نگاہ کو اپنا مرہون کر لیتے ہیں۔ خدا کا خاص فضل ہی شامل حال ہو۔ تو ایمان سلامت رہے۔ قدم قدم پر ابتلا روانہ ریل کا سفر یہاں کیا ہے۔ دل چاہتا ہے۔ کہ انسان آنکھ میں سلائی پھیرے اور اپنا ایمان بچا لے۔ ان تمام حالات کے مقابل مبلغ اور بالخصوص جب فریق مقابل اس فکر میں ہو۔ کہ ان کا چلن حرف تلے آجاوے۔ ہزاروں لوگ یہاں آئے اور کیونکر تعلیم مقصد کا خاتمہ کیا۔ پورے تیس جاوے ہمارے ووکنگ کے لیکچر ایک عمدہ منظر ہیں۔

¾ سے زیادہ سامعین مستورات اور یہی مستقل سامعین ہیں۔ پھر ان میں سے نصف سے زیادہ نوعمر۔ اب اگر مبلغ اسلام ہی اپنے شباب کے باعث غنیمت کے اس شعر کا تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مصداق ہو جاوے تو پھر خدا حافظ ہے

مبلغ ہم اگر باشد فلاطوں ۔ بچندیں روز خواہد گشت مجنوں

یہ نہایت ہی نازک مقام ہے۔ اندر کے اکھاڑے میں کھڑے ہو کر تو یہ گویا آگ میں پاؤں رکھ کر محفوظ رہنا ہے۔ کس قدر مشکل ہے۔ کہ جس قدر اس وقت مسلمان ہوئے۔ زیادہ حصہ مستورات۔ جس قدر اوروں کا اس طرف رجحان ہے۔ وہ بھی فرقہ اناث یہاں تو اس میدان میں اختہ گھوڑے ہی اچھا کام دے سکتے ہیں۔ میں نوجوانوں پر حملہ نہیں کرتا۔ ہر جگہ صالح طالع موجود ہوتے ہیں۔ لیکن مسیح کا قول بھی کچھ کم قابل عزت نہیں۔ کہ "اے خدا مجھے امتحان میں مت ڈال" یہی وجہ میری تو روح لرز جاتی ہے۔ جب میں سنتا ہوں کہ کوئی جوان عمر اس طرف تبلیغ کے لئے آتا ہے۔ خدا انیس احمد کو عمر اور صحت میں برکت اور ایثار اور قربانی کی توفیق عطا کرے۔ میری رائے میں انہیں تبلیغ کے لئے لگایا جاوے۔ لیکن ہندوستان میں چند سال وہ متاہل زندگی بھی بسر کر لیں۔ کچھ تجربہ بھی ہو جاویگا۔ اور جذبات کچھ ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ پھر ان پر قابو ہو جاویگا۔ پھر امریکہ۔ انگلستان جاپان جہاں بھی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ ان کے لئے ملک خدا کھلا ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ تبلیغ کے لئے میں اپنے بیٹے کو بھی اس عمر میں یہاں نہ بھیجونگا ایک شخص خود ہی قیاس کرے۔ کہ سامنے لیکچر کے وقت نوخیز شوخ و شنگ سرخ و سفید ... فرنگ پھر اس سے بھی مشکل معاملہ جب ان میں سے کوئی ایک تنہا الگ اپنے رفع شکوک کے لئے آموجود ہوتی ہے مجھ پر یہ اوقات آتے ہیں۔ اور خدا ہی جانتا ہے۔ کہ کس قدر میں ایسے دقتوں میں بار بار لاحول استغفار آیت کریمہ زبان پر لاتا ہوں۔ اور شیطان کے مقابل خدا سے پناہ مانگتا ہوں۔ آخر کیوں فرقہ پادری آئے دن نااہل کرتوتوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ صرف اس لئے کہ مذہب کے سیکھنے والی نوعمر عورتیں اور وہ اکثر تنہا بیٹھتے ہیں۔ یہاں تو شعلہ مذہب حسین ... ہیں۔ پھر کیا ہم صرف مسلمان کے گھر پیدا ہونے سے ان امتحانوں میں نہیں پڑ سکتے۔ جن میں یہ پادری پڑ جاتے ہیں۔

اب اخراجات کا سوال بھی بہت غور طلب ہے۔ دہلی نے جو ستر کا اندازہ بہت زیادہ ہے۔ اور اس قربانی اور ایثار کی روح کے مخالف ہے۔ جو مبلغ اسلام میں چاہئے۔ یہاں کا خرچ بہتر سے بہتر اور کافی سے کافی دس پونڈ ماہوار ہے۔ اور میں اور میرے رفیق تو دوریشانہ گذارہ کرتے ہیں۔ خورش اور رہائش کے لئے اچھی سے اچھی جگہ یا بورڈنگ تیس شلنگ ہفتہ یعنے پانچ پونڈ ماہوار۔ ریلوے وغیرہ کا کرایہ ڈیڑھ پونڈ اور باقی دیگر اخراجات جن میں پارچات شامل ہیں۔ اڑھائی پونڈ ماہوار یہ خرچ میں نے جزرسی کے اصول پر نہیں لگایا۔ بلکہ یہ حقیقی اور کھلا خرچ ہے۔ نوجوان طلبا اس پر صرف دو پونڈ اور زائد کر دیا کرتے ہیں جس کی تشریح شائد مسٹر محمد علی مجھ سے بہتر کر سکیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بیس پونڈ ماہوار تنخواہ کیوں دو تو بیشک دیا جاوے۔ لیکن یہاں کے لئے صرف دس پونڈ ماہوار باقی جو کچھ بھی ہو۔ وہ ان لوگوں کے گھروں میں دیا جاوے۔ میں ایسے قابل لوگ اور قابل اطمینان لوگ جانتا ہوں۔ جو پندرہ پونڈ کے اندر اندر یہاں آسکتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی کم میری غرض بیان یہ ہے۔ کہ یہاں مبلغ کی جیب میں دس پونڈ سے زیادہ ڈالنا اس کے لئے دروازہ ابتلا کا کھولنا ہے۔ ہاں اگر کہیں۔ اور وہ مشن کے کام پر جاوے۔ تو وہ خرچ الگ ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا کس قدر فضل ہماری جماعت پر ہے۔ جس نے بہترین انسان تبلیغ کے لئے پیدا کر دیئے ہیں۔ اور پھر وہ وجہ کفاف پر راضی ہوتے ہیں۔ ایک اور بھی وجہ مجھے معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس کے لئے میں شیخ خالد شیلڈریک کو ووکنگ کے سٹاف میں شامل کر لوں۔ ڈیڑھ سال کے تجربہ اور نہایت ہی غور و فکر کی نگاہ نے مجھے یہاں کے حالات سمجھنے اور یہاں کی طبیعت فہمی کا کچھ مختصر سا ملکہ دیا ہے۔ بہت سے مشکلات کا خاتمہ ہو جاتا۔ اگر میں یہاں کا باشندہ ہوتا۔ یہ لوگ بلا تکلف میرے پاس آتے ہیں ان کے گھروں میں بلا تکلف جاتا۔ خیر یہ تو سردست ممکن نہیں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کوئی نو مسلم انگریز ان ضرورتوں کو پورا کرے۔ علاوہ ازیں ایک اور بات کی بھی ضرورت ہے۔ کہ کوئی انگریز مستقل ہمارے پاس رہے۔ یعنے وہ اس طرح اسلام کی تعلیم اور اسلامی شعار سے پورا واقف کر دیا جاوے۔ اور پھر وہ جیسے اپنی قوم کا معلم ہو سکتا ہے

ہم نہیں ہو سکتے۔

میں نے یہ سطور لکھی تھیں کہ مجھے خالد شیلڈریک کا خط آگیا۔ اور میرے استفسار پر اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ تین پونڈ ہفتہ پر راضی ہو جاویگا۔ یہی اسکی تنخواہ قریب قریب اب بھی ہے۔ میرے نزدیک یہ کوئی بڑی تنخواہ نہیں۔ اور اس تخمینہ کے مقابل جو ہمارے احباب دہلی نے لگایا ہے۔ بہت کم اور زیادہ مفید ہے۔ دہلی کا تخمینہ تین سو پچاس روپیہ ماہوار اور دو ہزار اخراجات جہاز وغیرہ کا کرایہ یا پنج ہزار دو صد روپیہ ایک سال میں اور ایک سال کے بعد واپس بلایا جاوے۔ بالمقابل اس انتظام میں صرف خرچ دو ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ دراصل اور وہ روپیہ جو صرف کرایہ پر خرچ ہوتا ہے یعنے دو ہزار روپیہ۔ اگر مسٹر شیلڈریک کو ... دیدیا جاوے۔ تو وہ راضی ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اس کی چٹھی ملی ہے۔ وہ میں نے بجنسہ احباب دہلی کی خدمت میں بھیجدی ہے۔ وہ سب کے سب معاملہ فہم تجربہ کار اور متین اصحاب ہیں۔ میں نے اپنی اس رائے کا خلاصہ ان کی خدمت میں الگ بھی بھیجدیا ہے۔ جس طرح انکی رائے ہو۔ وہ عمل کریں۔ لیکن اگر وہ میری رائے قابل غور سمجھیں تو بجائے دو مبلغ اگر وہ ایک مبلغ اور وہ بھی درمیانی عمر کا بھیج دیں۔ اور دوسرے مبلغ کی جگہ اسکی آمد و رفت کا کرایہ بھیج دیں۔ تو کئی گنا زیادہ مفید کام ہوگا۔ ایک اور وجہ بھی ہے۔ جس کے لئے میں چاہتا ہوں کہ خالد شیلڈریک کو بلا لیا جاوے۔ لارڈ ہیڈلے بالفعل عنقریب ارادہ ہندوستان کا کرتے ہیں۔ اور مجھے ہمراہ لانا چاہتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں چونکہ بفضلہ کل دنیا میں اس وقت تحریک اسلامی ہے۔ اور خود ہندوستان کے مسلم بھائی اب جاگ اٹھے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جو میں چاہتا ہوں۔ کہ عمائد قوم سے زبانی طے کروں۔ اور پھر ایک مستقل سکیم قائم کر کے کام شروع کیا جاوے۔ خط و کتابت سے یہ معاملات طے نہیں ہوتے۔ اب نہ تو میں یہاں ہونگا۔ اور نہ لارڈ موصوف۔ میری غیر حاضری میں ایک انگریز کی از بس ضرورت ہوگی۔ کیونکہ جتنے میری غیر حاضری میں ہونگے۔ وہ سب تو وارد ہونگے۔ اور یہاں کے حالات سے ناآشنا۔ ایسی صورت میں خالد شیلڈریک ازحد مفید ثابت ہوگا۔ والسلام **کمال الدین از مسجد ووکنگ**

کافر بالمامور اور کافر بالرسول میں فرق

گذشتہ اشاعت میں شملہ سے مولوی ظفر الدین صاحب کی ایک ضروری چٹھی درج کی گئی تھی جس میں بیان کیا گیا تھا کہ مولوی سرور شاہ صاحب نے قسم کھا کر یقین دلایا۔ کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے منکروں کو کافر بالمامور جانتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن ہم اپنے ناظرین کو بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اس میں بھی ایک پیچ ہے۔ اور وہ یہ کہ دراصل صاحبزادہ صاحب اور انکے دوسرے ہم خیال بزرگ مامور اور رسول میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور اس لئے وہ مرزا صاحب کو رسولوں میں شامل کر کے ان پر ایمان لانا شرائط ایمان کا ایک جزو خیال کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے انکے منکر یا غیر بیعت شدہ کو لانفرق بین احد من رسلہ کے خلاف جانکر ایمنون ببعض و یکفرون ببعض کا مصداق قرار دیتے۔ اور اولٰئک ھم الکافرون حقا میں شامل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے اور مرزا صاحب نے کبھی رسول ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ وہ تو صاف فرماتے رہے ہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ٭ ہاں ملہم استم و از خداوند منذرم

پس مامور اور رسول میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور ہمارے دوستوں کو ان ایچا پیچیوں سے بچنا چاہئے۔ لیکن ہمارے خیال میں مضمون مجملہ بالا میں شاید یہ الجھاؤ نہیں۔ کیونکہ وہاں یہ فقرہ بھی ساتھ ہے۔ کہ حضرت میاں صاحب محمود احمد کا عقیدہ دربارہ کفر و اسلام غیر احمدیان وہی ہے جو حضرت مولوی محمد علی صاحب نے بذریعہ ٹریکٹ اب شائع کیا ہے۔ لیکن یہ بات ابھی تک مدعی سست اور گواہ چست کی مصداق ہے۔ اور جب تک میاں صاحب خود اسکی تصدیق نہ فرما دیں۔ قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی۔

خریداران پیغام صلح اپنے پیارے خادم کی توسیع اشاعت کیطرف توجہ فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ: افسوس ہے کہ خواجہ صاحب ... [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا کا مسئلہ۔ (روما ۱۰ اپریل) یہاں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اتفاق ثلاثہ البانیا وجزائر ایجین کے بارہ میں یونانی منٹ کے جواب میں آسٹریا وہنگری کے خیالات کی تصدیق کرتا ہے۔ مزید برآں دول متعاہدہ آسٹریا کے اس خیال سے بھی متفق ہیں۔ کہ شمالی ایپیرس کو خالی کرنے میں یونانیوں کو زیادہ توقف نکرنا چاہئے۔ گویا مسئلہ البانیا کے بارہ میں دول یورپ میں اب کامل اتفاق ہوگیا ہے۔

(ویانا ۹ اپریل) البانیا وجزائر ایجین کے متعلق یونانی نوٹ کا جواب اتفاق ثلاثہ کی طرف سے کونٹ برچیولڈ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ اتفاق ثلاثہ وعدہ کرتا ہے۔ ایپیروٹوں کے خواہشات کے بر لانے کے لئے وہ اپنے اثر درسوخ کو استعمال میں لائیگا۔ نیز جو جزائر یونان کو تفویض کئے گئے ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے بارہ میں وہ ذمہ داری کا خواہاں ہے

(لنڈن ۱۰ اپریل) شاہ رومانیا نے ایک ملاقات کے دوران میں ظاہر کیا کہ میری دلی خواہش ہے۔ یورپ امن وامان قائم رہے۔ بلقان میں نئی لڑائی بنہایت خوفناک ہوگی۔ شاہ مذکور نے توقع ظاہر کی کہ یورپ کی امداد سے پرنس آف ویڈ البانیا کو از سر نو مرتب کرنے میں کامیاب ہوگا۔

ترکی مالیات۔ (لنڈن ۱۰ اپریل) ترکی قرض اور دیگر مالی سہولتوں کے بابو میں قرارداد پر پیرس میں دستخط ہونگے یہ مالی سہولتیں ان مراعات کے متعلق عطا کی گئی ہیں جو ترکوں نے فرنچ گروپ کو مرحمت کی ہیں۔

عزیز علی کا مقدمہ (لنڈن ۹ اپریل) اینگلو مسلمان دنیا اس خبر کی تصدیق ہوجانے سے سخت مشوش ہے۔ کہ مصری افسر عزیز علی جس نے سیرنیکا میں عربی لشکر مرتب کرکے اطالوں کی مزاحمت کا انتظام کیا تھا۔ اسکی نسبت موت کا فتوے صادر ہوا ہے۔ اسپر طرابلس میں گورنمنٹ کے روپے کو بیجا طور پر استعمال کرنیکا الزام لگایا گیا تھا۔ ٹائمز ایک اڈیٹوریل میں لکھتا ہے کہ اگر یہ جوڈیشل قتل وقوع میں آیا تو انگلستان ومصر کے مابین تعلقات نہایت کشیدہ ہوجائینگے۔

بیلون پھٹنے کا حادثہ۔ (لنڈن ۹ اپریل) آج ہوا کے ایک تند جھونکے سے میلان کے قریب ایک درخت سے بندھا ہوا۔ اٹلی کا ملٹری بیلون پھٹ گیا جس کے گرد بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ دو آدمی مر گئے اور ۵۰ خفیف طور پر زخمی ہوئے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

دھمکی آمیز خط۔ گذشتہ ۴ اپریل کو ایڈیٹر اخبار بنگباسی کو ایک بم کی چٹھی لکھی تھی جس میں لکھا تھا کہ تم اپنے مذہبی تعصبات کو چھوڑ دو۔ مرنے کے لئے تیار رہو دوسرا خط اس اخبار کے پروف ریڈر کو ملا تھا دونوں پولیس کے حوالہ کردیئے گئے ہیں۔

شمالی ہند میں قحط۔ موبجات متحدہ میں ۱۶۸۰۰۰ قحط زدہ امدادی کام پر لگائے ہوئے ہیں۔ سرکار انہیں کپڑے وغیرہ سے بھی امداد پہنچاتی ہے اور شرفا کو نقد روپیہ سے مدد کرتی ہے۔ چارے کا بڑا قحط ہے بندھیلکھنڈ میں پالی کی قلت ہے۔

تمغوں کی چوری کا مقدمہ۔ میسرز پال وڈے معہ پروفیسر رام مورتی کے باورچی کے بروفیسر مذکور کے تمغے چرانیکے جرم میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن کا مقدمہ گذشتہ ہفتے سب ڈویژنل مجسٹریٹ ساتی پور کی عدالت میں پیش ہوا۔ پروفیسر رام مورتی اور اس کے سکرٹری پر جرح ہوئی اس کے بعد مقدمہ مزید سماعت کے لئے ۲۷ اپریل پر ملتوی ہوا۔

بمبئی بندرگاہ میں آتشزدگی۔ یوں تو بمبئی کے مضافات قلابہ میں دو تین دفعہ آتشزدگی کے واقعات سرزد ہو رہے ہیں۔ لیکن لاکھوں کی آتشزدگی کے واقعات سرزد ہو رہے ہیں۔ لیکن لاکھوں کی آتشزدگی کے واقعات سرزد ہو رہے ہیں۔ لیکن لاکھوں کی آتشزدگی میں گذشتہ ۵ اپریل کو پھر روئی کے گودام میں آگ لگ گئی تھی جس سے ۲۰ لاکھ روپیہ کے قریب نقصان ہوگیا۔

سپرنٹنڈنٹ آثار قدیمہ۔ سپرنٹنڈنٹ حلقہ مغربی آثار قدیمہ کے عہدہ پر جو تقرر عمل میں آیا تھا۔ اسکی مستقل منظوری دیدی گئی ہے۔

مراسلات

مسئلہ تکفیر اور شرک

جو لوگ مسئلہ تکفیر کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح پر خود بھی مغالطہ میں رہتے ہیں۔ اور اوروں کو بھی مغالطہ میں رکھتے ہیں۔ وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ قرآن وحدیث ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ اور نہ مسیح موعود بھی ان کے ساتھ ہیں۔ نہ خلیفۃ المسیح۔ دراصل یہ لوگ اپنی غلطی کو خفیف کرنے کے لئے اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں ورنہ وہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میرے نزدیک اس قسم کے لوگوں کو جو ہمیں کافر نہیں کہتے کافر کہنا سخت غلطی ہے اور اس کا مرتکب اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور حضرت مسیح موعود نے تو ایسے لوگوں کی امامت نماز بھی جائز نہیں رکھی چہ جائیکہ ایسا شخص روحانی پیشوا تسلیم کیا جائے اور یہ بھی سچا ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کی اطاعت کرنا جو قرآن اور حدیث کے خلاف حکم کرتا ہو شرک ہے جیسے کہ قرآن مجید میں احبار اور رہبان کی اطاعت کو شرک کہا گیا ہے اور یہ میرا خیال ہی نہیں ہے۔ بلکہ علما و فضلا کا گروہ جو انصار اللہ میں سے ہے وہ خود بھی اقرار کرچکا ہے۔ جسکی کیفیت یوں ہے کہ انجمن انصار اللہ نے ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء کو اپنے چالیس ممبروں کی طرف سے اظہار حقیقت کا رسالہ شائع کیا جس کے سرپر تو یہ حدیث درج کی ہے۔ انظر ماقلمیں تاخذ دین ایکم۔ اس میں پہلا ہی اعتراض جس کا جواب دیا گیا ہے یہ ہے کہ "حضرت خلیفۃ المسیح نعوذ باللہ پیر پرستی کا رواج دے رہے ہیں" اس اعتراض کا جواب بہت قابل غور ہے۔ خصوصاً مندرجہ ذیل الفاظ۔

"ہاں کسی ایسے شخص کی اطاعت کرنی شرک ہے جسکی اطاعت خدا کے حکم توڑ کر بیجا دے اور وہ بھی اس لئے شرک ہوگی کہ اسنے خدا کے مقابلہ میں اسکی اطاعت کی نہ نفس اطاعت کی وجہ سے اب یہ تیرا فرض ہے کہ تو ثابت کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح خدانخواستہ قرآن کریم کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔ کہ باوجود قرآن شریف کے خلاف ہونے کے تم ہماری بات مان لو"۔ اظہار حقیقت صفحہ ۹

اب اگر چالیس علما و فضلا اور موسوعین انصار اللہ کا اوپر کا جواب درست ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب ہم کھول کھول کر دکھا رہے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نصاف قرآن وحدیث کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں کہ تمام اہل قبلہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی وہ کافر ہیں۔ اور اب تو احمدیوں کو بھی فاسق کا خطاب مل رہا ہے۔ گو یہ تو ہمیں نہیں کہا جاتا کہ تم یہ بات مان لو مگر اس میں کیا شک ہے۔ کہ خود میاں صاحب کا عقیدہ یہی ہے۔ اور جو آپکو امام مانیں گے لازمی امر ہے۔ کہ وہ ایسے عقیدہ کی طرف جھک پڑیں چنانچہ یہ بھی ایک امر واقعہ ہے کہ جن لوگوں نے بیعت کرلی ہے۔ انہیں سے بہت سے لوگ اسی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ اور بجائے یہ کہنے کے کہ ہم میاں صاحب سے متفق نہیں وہ یہی کوشش کرتے ہیں۔ کہ کسی طرح میاں صاحب کا عقیدہ ہی درست ہے حالانکہ اس سے پیشتر انہیں یہ بات نہ تھی۔ پس یہ واضح ہوگیا۔ کہ ایسی اطاعت ضرور شرک کی طرف لیجائیگی۔ اس لئے میاں صاحب سے یہ امر طے ہونا ضروری ہے۔ مگر خدا جانے کیوں میاں صاحب اس وقت خاموش ہیں۔ اگر وہ ہماری بات نہیں مان سکتے تو یونہی فرما دیں کہ میرے نزدیک واقعی تمام غیر احمدی خواہ وہ کہیں ہوں تبلیغ پہنچی ہو یا نہ کافر کہیں نہ یا کہیں بہرحال سب کافر ہیں تاکہ ہم یہ انتظار ہی چھوڑ دیں کہ شاید میاں صاحب اصلاح کرلیں۔

اے گروہ انصار اللہ تم ہی اٹھو اور اس جھگڑے کو مٹا کر پھر جماعت کو ایک کردو۔ تم تو بڑے دلیر ہو تم تو خود کسی گمنام معترض کو کہتے ہو کہ وہ ثابت کرے کہ حضرت خلیفۃ المسیح قرآن کے خلاف فیصلہ دیتے ہیں۔ اب بار بار سامنے کھڑے ہوکر مولوی محمد علی اور انکے ہم خیال کھول کھول کر بتا رہے ہیں کہ وہ جیسے تم خلیفۃ المسیح ثانی مانتے ہو۔ . . . . . وہ قرآن کے برخلاف فیصلہ دیتے ہیں پس یا خود جواب دو یا حضرت میاں صاحب سے جواب دلاؤ مگر نیک نیتی سے نہ کہ دفع الوقتی کے لئے جیسے الفضل نے کرنا شروع کیا ہے۔

یہ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ جماعت میاں صاحب کی خلافت میں روڑا اٹکانا نہیں چاہتی۔ بلکہ ان سب کو میاں صاحب بہت پیارے ہیں پر وہ لاچار ہیں۔ کہ انسے بیعت کریں۔ قبل اس کے کہ وہ اس جھگڑے کو مٹائیں پس آپ لوگ یہ بدظنی نہ کریں کہ لوگ خلافت کو اڑانا چاہتے ہیں بلکہ حسن ظن سے کام لیں۔ اور ہماری رہنمائی کریں۔

(ج) ایک صادق بزرگ نے ہمیں مسئلہ کفر واسلام کے متعلق اصول ارتقا کو مدنظر رکھنے کو کہا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک اسکا بھی یہی مدعا ہے۔ کہ ہم مان لیں کہ حضرت مسیح موعود کا آخری مذہب یہ ہے۔ کہ تمام غیر احمدی کافر ہیں مگر یہ بالبداہت غلط ہے جیسے کہ ہم نے پہلے ثابت کردیا۔ اور ارتقا سے یہ مطلب تو ہم نے کبھی نہ سمجھا تھا۔ کہ پہلی صداقتوں کو جو قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ رد کردیا جاوے۔ تدریجی ترقی بھی قرآن کے ماتحت ہوگی پس ہم یہ نہیں مان سکتے کہ حضرت مرزا صاحب نے تدریجاً ترقی کرکے قرآن کے کسی اصول کو منسوخ کردیا۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود تو آخر تک یہی کہتے جاتے ہیں۔ کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے کیا ہمارے صادق بزرگ میں اسوقت موجود نہ تھے۔ کہ جب حضرت نے مسٹر فضل حسین سے کہا تھا۔ کہ میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔

(د) عام طور پر بجائے مسئلہ کو صاف کرنے کے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت اتفاق کرلینا چاہئے اور چونکہ مسئلہ کفر اور اسلام کی بحث سے قوم میں بے اتفاقی پڑتی ہے۔ اس لئے اسے زیر بحث نہیں لانا چاہئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ بے اتفاقی سے کفر بہت بُرا ہے۔ اتفاق کے لئے کفر کا ارتکاب بہت خطرناک ہے کیا ہمارے خود احمدیوں نے ہی حدیث پیش نہیں کی۔ کہ جو مومن کو کافر کہتا ہے۔ وہ کافر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ مومن ہیں۔ پھر اگر ہم نے مومنوں کو کافر کہا تو ہمارا ایمان کہاں رہا۔ ہاں تم کہوگے کہ ہم تو انہیں مومن جانتے ہی نہیں۔ تمہارے جاننے پر یہ بات موقوف نہیں ہے۔ اتنا تم بھی جانتے ہو۔ کہ ایسے لوگ ضرور موجود ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کو ہرگز ہرگز کافر نہیں سمجھتے۔ پس ایسے لوگوں کو کافر کہنا اپنے ذمہ کفر لینا ہے۔ جس سے بچنا ہر احمدی کا فرض ہونا چاہئے کم سے کم کافر کہنے کا نتیجہ عداوت اور دشمنی ہوگی۔ جو بہت بُری بات ہے ہاں۔ ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولٰئک ما علیھم من سبیل۔

(ھ) پھر کہا جاتا ہے خلفاء کا منکر فاسق ہے اسلئے خلافت ثانیہ کا منکر فاسق ہے مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ الوصیت میں اس کا اشارہ تک بھی نہیں ہے اور اگر کوئی خلیفے ہیں تو دوسری غرض کے لئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح جیسا خلیفہ اگر مل جائے تو قوم کی بہت ہی بھلائی ہے۔ مگر اس کا کیا علاج موجودہ حال ایسی نہیں ہے۔ آئندہ کا حال اللہ تعالےٰ کو ہے۔ اور در حقیقت آیت استخلاف میں جن خلفاء کا ذکر ہے۔ ان کا آخری خلیفہ تو حضرت مرزا صاحب خود ہی ہیں۔ آپ کے ماتحت اگر کوئی خلیفہ مامور ہو تو ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے لیکن غیر مامورین کا انکار فسق نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اگر کہو کہ ان کا انکار بھی کفر اور فسق ہی ہے۔ تو برائے عنایت بتا دو کہ حضرت علی اور حضرت معاویہؓ دونوں میں سے کون راستی پر تھا۔ یا کون خلیفہ برحق تھا تاکہ ہم دوسرے کی نسبت پوچھ لیں کہ کیا اسے اہل اسلام نے کبھی فاسق سمجھا اور اگر نہیں سمجھا تو آج کیا نیا اسلام ہے۔ پھر یہ بھی سوچ لو کہ صوفیا میں کسقدر خلیفے ہوتے رہے۔ جو اپنے زمانہ کے اولیا اللہ کے نام پر بیعت لیتے رہے۔ مگر کیا کبھی کسی نے ان خلفاء کے منکروں کو کافر کہا ہے۔ آخر انہیں بھی تو خدا ہی خلافت دیتا ہے۔ میرے دوستو میں نہیں مان سکتا کہ میاں محمود صاحب کی غیر مامورانہ خلافت کے انکار سے مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین جیسے جاں نثار احمدی کافر یا فاسق ہوجائینگے اور مجھے یہ بھی یقین نہیں کہ وہ میاں صاحب سے کوئی دشمنی رکھتے ہیں بلکہ وہ میاں صاحب کی ایک بڑی بھاری غلطی کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کوئی خلافت کی بے عزتی نہیں ہے۔ وہ لوگ حقیقت میں خیر خواہ نہیں ہیں۔ جو خلافت کی بے عزتی کے بہانے سے میاں صاحب کو انکی غلطی ماننے سے کسی طرح بھی مانع ہیں۔

بالآخر میں بڑے ادب سے تمام اہل الرائے احمدی بزرگوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ سب اس معاملہ کے صاف کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے تو خاص طور پر عرض ہے کہ وہ اس معاملہ کو سوچیں اور ان کے سبب سے جو فتنہ پیدا ہو رہا ہے۔ اسے خود ہی مٹا دیں۔ تاکہ پھر تمام قوم ایک ہوجاوے۔ فتح وشکست کا خیال فضول ہے۔ ہم سب بھائی ہیں۔ اور حق کے بھوکے ہیں۔ ہماری نظر کسی گروہ کی فتح وشکست پر مطلقاً نہیں ہے۔ اور خدا تعالےٰ گواہ ہے کہ یہ جو کچھ لکھا ہے۔ وہ صرف قوم کے بھلے کی خاطر لکھا ہے اور تمام بھلائیاں خدا تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ والسلام

(خاکسار عمر الدین احمدی از شملہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸

کہدے اہل کتاب آؤ ایسی بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں - یعنے خدا کو وحدہ لاشریک ماننے اور اُسکی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا مغرب خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۶ روپے) طلباء سے ۵ للعہ

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۹ ر جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۶- اپریل سنہ ۱۹۱۴ عیسوی | نمبر ۱۱۴

ایک استفسار کا جواب

احباب مجھ سے استفسار کرتے ہیں کہ آیا واقعی حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے وصال پر صدر انجمن احمدیہ کا کوئی جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اور آیا اس میں کثرت رائے سے خلافت کے متعلق فیصلہ ہوا تھا میں عام اطلاع کے لئے تحریر کرتا ہوں۔ کہ حضرت صاحب موصوف علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد پہلا انعقاد جلسہ صدر انجمن کا ۱۰ر اپریل ۱۹۱۴ء کو ہوا ہے۔ اس سے پیشتر انجمن معتمدین کا کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ گویا ان کے انتقال پر قریباً ایک ماہ گذر جانے کے بعد صدر انجمن کا پہلا جلسہ اب منعقد ہوا اور اس جلسہ میں بھی کوئی امر خلافت کے متعلق پیش نہیں ہوا۔ والسلام۔ خاکسار صدر الدین سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ۱۱ر اپریل ۱۹۱۴ء

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ایک ضروری چٹھی

مختلف اطراف سے خطوط وصول ہو رہے ہیں کہ چونکہ آپ قادیان سے چلے جاتے ہیں اس لئے ہمارے بچوں کے سارٹیفکیٹ ارسال کر دیں۔ بعض نے بہت اصرار کے بعد سارٹیفکیٹ حاصل بھی کئے ہیں۔ سو میں ان تمام احمدیوں کی خدمت میں خصوصاً اور غیر احمدی احباب کی خدمت میں عموماً عرض کرتا ہوں۔ کہ اپنے بچوں کو یہاں رہنے دیں۔ قادیان کی آب و ہوا قادیان کی دینی اور دنیوی تعلیم سے بہرہ مند ہونے کا موقع دیں۔ قادیان کسی خاص شخص کا نام نہیں ہے۔ قادیان، اس لئے قادیان ہے۔ کہ ہمارا امام ہمام علیہ السلام اس میں مبعوث ہوا اس نے ہمارے لئے اس میں بہت بڑی کشش پیدا کر دی۔ اس کی کرامات تو اس حصہ زمین میں ہی موجود ہیں۔ جہاں آپ کے بچے رہتے ہیں۔ وہ ایک بنجر قطعہ ویرانہ تھا۔ جہاں اس امام کی برکت سے اس کے پاک مُنہ کے کہے ہوئے الفاظ نے یہ صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ کہیں مسجد ہے اور کہیں ایک عالی شان بورڈنگ ہے اور کہیں ایک لمبی چوڑی خوش کن عمارت مدرسہ ہے۔ روشیں اور کھیلنے کی میدان باغ اور پھولوں کی کیاریاں تمام کی تمام ثابت کرتی ہیں کہ یہ خدائی ہاتھ ہے۔ جس نے ایک ویران جگہ کو آج ایسا خوش نما قطعہ بنا دیا ہے۔ کہ اس قوم کے افسر جو اپنے اندر قدر دانی اور حق شناسی کا مادہ رکھتے ہیں۔ یعنی حکمران قوم۔ اس رنگ کو دیکھکر بول اُٹھتے ہیں۔ کہ پنجاب بھر اس بات سے قاصر ہے کہ اس رنگ کا مدرسہ پیش کرے۔ میں نے اپنے طالب علموں کو اس پر وقتاً فوقتاً لیکچر دیئے ہیں کہ اس مدرسہ کی ہر ایک اینٹ تمہیں پکار کر کہتی ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود واقعی خدا کا برگزیدہ امام تھا۔ جس کے کلمات ہم نے پورے ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے۔

غرض یہ مدرسہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان ہے میرے جانے کے بعد بھی یہ ویسا ہی نشان رہیگا۔ جیسا کہ اب ہے۔ میں نے لڑکوں کو بھی کہا ہے۔ کہ اس خیال کو نکال دیا جائے۔ کہ میرے جانے سے وہ اس کو چھوڑ دیں اگر میرے سامنے اللہ تعالےٰ نے یہ سب رونق پیدا کر دی ہے تو میں اس کا موجب نہیں ہوں۔ اس کا موجب وہ مطہر انسان ہے۔ جس کی یہ کرامت ہے۔ قادیان سے باہر میں کہاں ایسی عمارتیں بنوا سکتا ہوں۔ اس خام خیالی کو دُور کر دیا جائے۔ ہمارا تعلق نہ تو سلسلہ سے منقطع ہو سکتا ہے اور نہ قادیان سے۔ اور نہ ہی اُس مقدس انسان کے خاندان سے۔ جس کے ہم خادم ہیں۔ پس ہماری وجہ سے دوسرا کوئی کیوں ان تعلقات کو چھوڑے

والسلام خاکسار۔ صدر الدین ۱۱ر اپریل ۱۹۱۴ء قادیان۔

ضروری اعلان
انجمن اشاعت اسلام لاہور

انجمن اشاعت اسلام لاہور کے معتمدین کی ابتدائی فہرست مکمل ہو چکی ہے بیس سے زیادہ سلسلہ احمدیہ کے سربر آوردہ و متقی احباب کے اسمائے گرامی معتمدین میں شامل کئے جا چکے ہیں۔ جو حضرات کہ اس انجمن سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اسمائے گرامی سے خاکسار کو اطلاع دیں۔ ہر شہر و قصبہ میں ضروری ہے کہ اس انجمن کی شاخیں قایم کی جائیں۔ شہر سیالکوٹ میں انجمن قایم ہو چکی ہے اور جناب مولوی مبارک علی صاحب (پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ چھاونی سیالکوٹ) اس کے صدر مقرر ہو چکے ہیں۔

قواعد و ضوابط تیار کردہ سب کمیٹی عنقریب معتمدین کی خدمت میں غور و اصلاح کے لئے ارسال کئے جاویں گے۔ جو کہ باقاعدہ جنرل کمیٹی میں منظوری کے بعد انشاء اللہ شائع کئے جاویں گے۔

احمدیہ بلڈنگس 15/4/14
خاکسار۔ مرزا یعقوب بیگ۔ ایل۔ ایم۔ ایس
سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور

میرے مکالمہ کے متعلق صاحبزادہ صاحب کے اعلان کا جواب

(از جناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ)

۱۴ر اپریل ۱۹۱۴ء کا الفضل صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب نے میرے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجا۔ اس میں صاحبزادہ صاحب کا اعلان میں نے غور سے پڑھا اور قریباً ۲ گھنٹے کے وقفہ میں اس کو بار بار پڑھا۔ کہ کوئی غلط فہمی واقع نہ ہو جاوے۔ اگر صاحبزادہ صاحب مجھے مجبور نہ کرتے تو میں اس کا جواب نہ دیتا۔ کیونکہ دنیا میں ایسی باتوں کا بہت کم فیصلہ ہوا ہے اور موجودہ اختلاف بھی ان باتوں کا نتیجہ ہے۔ لیکن میں ان واقعات پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں جو کہ اعلان کے متعلق ہیں۔ تاکہ غلط فہمی دور ہو جاوے۔

اس سے تو صاحبزادہ صاحب کو انکار نہیں ہے۔ کہ میں نے ان کے ساتھ چند گھنٹے متواتر اس بارہ میں گفتگو کی ہے۔ اور کہ میں بطور ایک پیغام رساں کے مولانا محمد علی صاحب و دیگر بزرگان اور صاحبزادہ صاحب کے مابین گفتگو کرتا تھا اور وہ گفتگو ان امور کے متعلق تھی۔ جس کا ذکر میرے مکالمہ میں ہے امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب کو اس سے بھی انکار نہیں ہے۔ لیکن اُن کا بیان یہ ہے۔ کہ اس میں صاحبزادہ صاحب کے بیان یا جواب میں کمی بیشی ہے۔ لیکن صاحبزادہ صاحب نے یہ نہیں بتلایا ہے کہ وہ کون کون مقامات ہیں۔ جن میں کمی بیشی سے کام لیا گیا ہے اور کہ صاحبزادہ صاحب نے کیا جواب دیا ہے اور میں نے اس کو بگاڑ کر کیا لکھا ہے۔

اگر میں قاصد نہ ہوتا اور جو صاحبزادہ صاحب نے مجھے کہا ہے اس کا بیان کرنا میرے واسطے ضروری نہ ہوتا۔ تو میں ہرگز یہ مضمون بیان نہ کرتا۔ کیونکہ ہماری گفتگو میں صرف ایک بزرگ سید محمد احسن صاحب موجود تھے اور کوئی نہ تھا گویا یہ گفتگو تخلیہ میں کی گئی تھی۔

اگر میرے پاس گراموفون ہوتا۔ تو صاحبزادہ صاحب کے اصلی الفاظ کو محفوظ رکھ سکتا تھا۔ لیکن متواتر چند گھنٹوں کی گفتگو کے اصلی الفاظ محفوظ رکھنا محال ہے اور نہ کسی قاصد کے واسطے یہ ممکن ہے۔ لیکن عموماً وہ وہ مفہوم بیان کیا کرتا ہے۔ جو متکلم کی گفتگو سے اسے سمجھا ہو۔ اور ضرورت وقت کے مطابق اس میں اختصار بھی کیا کرتا ہے۔ اور اس کلیہ سے میں اپنے آپ کو بھی مستثنےٰ نہیں سمجھتا اور پیغام میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ میں یہ مضمون اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے اول اول یہ بات ان لوگوں کی خدمت میں کی تھی جنہوں نے مجھے بھیجا تھا۔ اور جنھوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ میں یہ مضمون اپنے الفاظ اور مفہوم میں بیان کرتا ہوں یا نہیں۔ پس میں تو بددعا کے ذریعہ سے نہ اپنا جلال اقتدار و رعب لوگوں پر ڈالتا ہوں اور نہ بددعا کے ذریعہ سے اپنی راستبازی کو ثابت کرتا ہوں بلکہ میں ایک گنہگار بندہ ہوں۔ اور ہر ایک امر میں اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے معافی کا خواستگار ہوں البتہ خدا کو حاضر ناظر جانکر یہ عرض کرتا ہوں کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ صاحبزادہ کی خلافت کے نقصان یا اس کی راستبازی و نیک نامی کو نقصان پہنچانے کے واسطے نہیں لکھا ہے بلکہ میں نے وہی مضمون بیان کیا ہے جو میں ان کی گفتگو سے سمجھتا ہوں اور یہ بہت ممکن ہے کہ اس میں کوئی لفظ کم و بیش ہو لیکن مضمون وہی بیان کیا گیا ہے۔ جو صاحبزادہ صاحب کی گفتگو سے میں سمجھا ہوں اور میری صداقت کی یہ بڑی علامت ہے۔ کہ میں نے اس گفتگو کو شائع کرنے کی اجازت دی اگر میں خلاف واقعہ بات کرتا۔ تو اس کی اجازت کیوں دیتا۔ کیونکہ نہ مجھے خلیفہ بننے کی کوئی خواہش ہے اور نہ صاحبزادہ صاحب سے زیادہ میرا کوئی اور قریبی خلافت کا دعویدار ہے اور بزرگان سلسلہ احمدیہ کے جلسہ ہوئے میں نے ہی یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ قادیان کی واسطے صاحبزادہ صاحب خلیفہ تسلیم کیا جاوے برادر گرامی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق و دیگر دوستان و بزرگان بھی موجود تھے وہ اس امر کے گواہ ہیں پس اب اس فیصلہ یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب خدا کو حاضر ناظر جانکر تصدیق کریں کہ نہ میں نے یہ بیان کیا ہے اور نہ میرا یہ اعتقاد ہے بلکہ میرے سوالات کے روبرو اپنا اعتقاد و جواب شائع کر دیں تو میں خوشی سے اپنا بیان واپس لیتا ہوں اور جو میرے بیان سے غلط فہمی واقع ہو گئی ہو وہ بھی رفع ہو جاوے گی۔ میں ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ میں عمداً کسی کے واسطے ابتلا کا باعث بنوں۔ بلکہ یہ اختلاف اگر میرے سبب سے رفع ہو سکتا ہے تو میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ کہ میرا سب مال اس پر قربان کرنے کے واسطے حاضر ہے۔

آخیر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس اختلاف کو دور کر دیوے جس میں جماعت کی سبکی اور اللہ تعالےٰ کے کام میں سخت رکاوٹ ہے خدا جماعت کے لوگوں کو اپنے راستہ پر چلاوے۔ جس میں اس کی مرضی ہے + آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۶

مرزا محمود احمد صاحب کے نام ایک کھلی چٹھی

(ایک درد دل رکھنے والے احمدی کے قلم سے)

میں نے اکثر مضامین میں دیکھا ہے۔ کہ صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اپنے خلافت کے منکروں پر آیہ استخلاف کا وعید (من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون) لگا کر لوگوں کو ڈراتے رہتے ہیں۔ چونکہ خلافت پر از روئے الوصیت کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں اب اس کی مزید تشریح کی حاجت نہیں ہے۔ اگر کوئی مزید اطمینان چاہے۔ تو الوصیت اُن کے واسطے موجود ہے مگر باوجود دعویٰ خلافت وعلمیت کے مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب اس وعید کو اپنے خلافت کے منکروں پر لگاتے ہیں اور ذرا ولغات زمانہ اور قرآن کریم پر تدبر نہیں کرتے۔ کہ وہ خود کس ابتلا میں اپنے آپ کو ڈال رہے ہیں اگر اوروں پر نہیں۔ تو للہ اپنے جان اور اپنے ہم خیال بھائیوں کے حال پر رحم کریں۔ کیونکہ بعض کم عقل اشخاص اس کو بہت عام مشتہر کرکے دیگر لوگوں سے تمسخر اور خدا کے عذاب کے مستحق اور سزاوار بنتے جاتے ہیں۔ میں فاسق کے لفظ کی وہ تشریح کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کتاب میں کی ہے وہ ھو ھٰذا

یھدی بہ کثیراً ویضل بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولٰئک ھم الخاسرون

سورۂ بقر آیۃ ۲۵ -

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ مومن کی تعریف میں حسب ذیل الفاظ میں بیان فرماتا ہے انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون ۔ سورۂ حجرات

پھر اسی سورۂ حجرات کی آیہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں فیصلہ کن ذکر ہے سمجھنے کے لئے اس کو مفصل دیکھنا چاہئے۔ خداوند تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ھم الظالمون ٥

اس سے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثیٰ وجعلناکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر ۵ آیۃ ۱۳ سورہ حجرات

پس میں دل کے درد سے صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ خلافت کی خواہش میں حد اعتدال سے نہیں بڑھنا چاہئے۔ کیا جن لوگوں نے ایمان کی رائط کو لفظاً بلفظاً اپنے اوپر پورا کیا ہے۔ اور خود مسیح موعود جن کی شہادت دے رہا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر اصحاب نے اس طرح اٰمنوا باللہ ورسولہ کیا ہے۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی امیدوں کو چھوڑا۔ بال بچہ کو چھوڑا۔ ناز ونعمت کو چھوڑا اور حقارت کو برداشت کرکے خدا کے رسول کے دروازہ پر دھونی لگا دی اور کسی نے کالے سمندروں پار اپنے آپ کو گنوادیا وہ فاسق ہو گئے۔ اور جو لوگ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھے ہوئے خیرات وصدقات کی آمدنی سے اپنا گذارہ کرتے ہیں اور دین اُن کا ذریعہ آمدنی در خوراک وعزت وآبرو کا بنا ہوا ہے وہ مومنین ومتقین ہیں سبحان اللہ یہ کیسی دلیری ہے اور خدا کے خوف سے لاپرواہی ہے۔

آیہ مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو مومن کو فاسق کہتا ہے وہ ظالم ہے اور ظالم کی سزا سے کل قرآن شریف پُر ہے۔ پس جلد بازی میں اور اپنی خواہشوں کی پیروی میں ہلاکت کے گڑھے میں نہیں پڑنا چاہئے۔ مجھے ڈر ہے کہ فاسق کی تشریح فاسق کہنے والوں پر نہ پڑے۔ کیونکہ ایک فریق اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑ کر صاحبزادہ صاحب کو باوجود اختلاف خلیفہ بیعت از غیر احمدی مقرر کرتا ہے مگر دوسرا فریق اس کو فاسق کہکر قطع تعلق کرتا ہے ایک فریق مسیح موعود کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کرتا ہے۔ کہ ہم اس کی تابعداری کریں گے اور اس میں الوصیت کو معتبر کہکر مانتا ہے اور دوسرا فریق اس الوصیت کو پس پشت ڈالتا ہے۔ ایک فریق اخوت کا دعویٰ کرکے صاحبزادہ صاحب کو اپنا امیر مقرر کرنا چاہتا ہے اور اس طرح دفع شر کے واسطے ایک خدمت میں

قسم قسم کے ناواجب فتوے دیکر فساد بڑھاتا ہے۔ غرضیکہ الفساد۔ اللہ کی جماعت اور موجودہ میاں خلافت ہی بنائے فساد ہیں۔ علاوہ ازیں مومنوں کو اسم الفسوق سے یاد کرنا ظالموں کا کام ہے۔ پس یہ بڑے خطرناک الفاظ ہیں اور بڑا خطرناک کام ہے جن میں صاحبزادہ صاحب اور ان کے پیروؤں نے قدم مارا ہے یا رب العالمین ان کو اس سے بچا اور اپنی رضامندی میں ان کو جگہ دے چونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے سب کی فضیلت کو صرف ذریعہ شناخت قرار دیا ہے۔ اس میں اُس کی نسلی فضیلت کی طرف اشارہ بھی نہیں کرتا البتہ اس قدر کہہ سکتا ہوں۔ اور خود صاحبزادہ صاحب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ از روئے خدمات دینی وایثار مال وجان وتقویٰ وپرہیزگاری بہت آدمی صاحبزادہ صاحب سے بڑھے ہوئے موجود ہیں۔ جنہوں نے صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی ہے۔ لیکن مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ پس کیا وہ سب فاسق ہو گئے ؟

اس قدر جلدی تو حضرت مامور من اللہ نے بھی نہیں کی تھی۔ جو وحی والہام پاکر کھڑے ہوئے تھے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ صاحبزادہ صاحب ان سے رجوع فرمائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو فرقوں کا مصداق نہ بنائیں گے۔ الہامات ذیل صاحبزادہ کا فریق اُن کے حق میں نازل شدہ بیان کرتا ہے۔ جو مسیح موعود کو ہوئے تھے :-

ذریۃ طیبۃ - اولوا العزم - فضل عمر

ذریت طیبہ کے واسطے تو خاص شرط ہے۔ کہ وہ وحی والہام پاکر کھڑا ہوگا اور صاحبزادہ صاحب نے تاحال ایسا نہیں کیا ہے۔ اس لئے اس کا مصداق تاحال وہ نہیں ہیں۔

اولوالعزم ہونے میں کس کو انکار ہے۔ مگر اولوالعزم کے معنے خلیفہ کے تاحال کسی نے نہیں کئے ہیں اور نہ ہم ایسے معنے کرنے کے لئے تیار ہیں البتہ صاحبزادہ صاحب میں اولوالعزم کی صفات موجود ہیں۔ جس بات کا ایک دفعہ عزم کرلیویں۔ پھر اُس کو بدلاتے نہیں۔ اس کو کل جماعت جانتی ہے مجموداطل کی وفات پر مخالفوں نے طعن وتشنیع کیا۔ حضرت صاحب کو الہام ہوا۔ کہ دوسرا محمود کے پیدا ہونے کا فضل تم پر ہوگا۔ اور یہ صاحب محمود ہو گیا۔ بس وہی پیدا ہوا۔ ورنہ صاحبزادہ صاحب اور حضرت عمر خلیفہ ثانی میں کسی بات کی بھی مماثلت نہیں ہے۔ زیادہ تشریح سے توہین پیدا ہوتی ہے اسلئے اس کو ترک کرتا ہوں۔ مگر اسلام کی تواریخ کے پڑھنے والے اس کو بخوبی جانتے ہیں صاحبزادہ صاحب کے طرفدار خوشی اور جوش کی لہر میں کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے۔ کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے اور بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اگر واقعی یہ الہام حضرت صاحب کا ہے۔ تو ہمارا ایمان ہے۔ کہ اس کا وقوع ہو گیا۔ کیونکہ مولانا محمد احسن صاحب امروہی وہ بزرگ ہیں جن کو حضرت صاحب نے فرشتہ سے تشبیہ دی ہے اور انہوں نے سلسلہ کی بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ اور ان کی عزت وبزرگی میں کسی کو شک وشبہ نہیں ہے۔ علیٰ ہذا القیاس خان صاحب نواب محمد علی خان اول المہاجرین ہیں۔ علاوہ انعقدمات دینی حضرت صاحب کے دوہرے رشتہ دار اور خاندان میں اعلیٰ درجہ کے اشراف اور دنیا میں کافی وجاہت رکھتے ہیں اور عمر بھی بلوغ اشدہٗ تک پہنچی ہوئی ہے۔ اسی طرح حضرت قبلہ میرزا صاحب نواب صاحب و محمد اسمٰعیل صاحب اور رام المومنین ودیگر اصحاب بدر ومہاجرین وانصار کو لے لیویں۔ جن کی نسبت خود حضرت صاحب نے بہت سے تعریفی الفاظ استعمال کر دیئے ہیں۔ سب کے سب نے صاحبزادہ محمود صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنے آپ کو اُس کی غلامی میں دیدیا۔ اور اس کے واسطے اُن کے پاس کوئی وجہ نہیں ہیں۔ اب وہ پچیس سال کے نوعمر جوان کے غلام ہیں۔ اُن کی رائے وغیرہ کچھ بھی باقی نہیں کیونکہ وہ موجودہ خلیفہ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ کامل اطاعت کی بیعت کرچکے ہیں پس وہ ایک گونہ ایک نیچے کے دائمی غلام بنگئے دوسری طرف دوسرے فریق کو اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا لیا۔ مسیح موعود کی وصیتوں پر آپ نے انجمن کی بنیاد رکھی۔ اور آزادی سے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے جانشین ہوکر اشاعت کا کام شروع کر دیا ہے اور باہمی اخوت کا عہد اس طرح کیا ہے جس کی مثال دنیاوی رشتوں میں نہیں ہوگی وہ حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی بیعت میں ہیں۔ پس اب تبلایا جاوے کہ چھوٹا کون ہوا۔ اور بڑا کون اور اگر اس وعید والی پیشین گوئی بھی شامل کیجاوے جس میں درج ہے کہ بعض مرتد ہونگے۔ تو حاشا وکلا اگر ہم ایسے خطرناک ناظرین کو اپنی جماعت کے کسی ممبر کی طرف منتخب کریں۔ لیکن الوصیت کو وعیدہ و دانستہ

اسلامی پردہ اور ایک مصری اور ہندوستانی مسلمان

کلکتہ سے اخبار ہمدرد کے کسی مسلمان نامہ نگار نے اسلامی پردہ پر اپنے چند ایک خیالات کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ پردہ کے خلاف مصر میں بھی آج کل بہت ہل چل مچ رہی ہے۔ اور اخبارات میں پرجوش مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جو اُن کے زعم میں ترقی کے بوئے ہوئے تخم سے پودے نکل رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس بیان کی تائید میں مصر کے ایک الجریدہ کے مضمون کا ترجمہ بھی شائع کیا ہے۔ جو لنڈن سے کسی مصری طالب علم نے عورتوں کو کیوں پردہ میں رکھا جائے؟ کے عنوان سے لکھا ہے اور اس میں حال کے مسلمانوں کو اسلامی تعزیرات پر عمل پیرا نہ ہونے اور پردہ پر بہت سختی سے نگاہ رکھنے کے باعث یومنون ببعض ویکفرون ببعض کا مصداق قرار دیا ہے ہم حیران ہیں کہ پردہ پر نکتہ چینی کرتے کرتے مسلمانوں کی اپنی عقل پر کیوں پردہ پڑ گیا اور یورپ کی اندھا دھند تقلید میں انہوں نے کیوں اپنے ہوش وحواس کو گم کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ پردہ کے اندر رہتے ہوئے مستورات کامل ترقی نہیں کرسکتیں۔ مگر کس امر میں؟ تہذیب وشائستگی اور علمیت میں یا زنان بازاری کی صحبت اختیار کرنے اور یورپین بھائی کے قدم بقدم چل کر اپنی عصمت کو تباہ کرنے میں؟ باوجودیکہ اس بے پردگی کے بد سے قبیح نتائج ہر روز دیکھنے میں آتے ہیں۔ اور یورپین مستورات کی آزادی نام نہاد ترقی نے تمام مغربی دنیا کو سخت مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے اور آئے دن ان کے کڑوے ثمرات سے انہیں بہرہ اندوز ہونا پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے مسلمان بھائی اس کو ترقی کی شاہراہ خیال کرتے اور اسلامی تہذیب وشائستگی کو نظر انداز کرجاتے ہیں بہتر ہو اگر یہ ترقی کے دلدادہ اور وہی بہتک پرستار ترقی کی صحیح تعریف کریں کہ وہ ان کے نزدیک کس جانور کا نام ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کے حاصل کرنے کے لئے مستورات کا بے پردہ ہونا کہاں تک ضروری ہے۔ مصری نامہ نگار صاحب نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مستورات کا چال چلن بحالت پردہ درست نہیں ہوتا لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر وہ اعداد وشمار اور تناسب کے ذریعہ سے اس بات کو زیادہ واضح طور پر بیان کرتے۔ کہ مقابلۃً کتنی بے پردہ عورتیں پردہ داروں سے زیادہ محفوظ وعصمت اور باعصمت ہیں۔ کاش بے پردگی کے شائق یورپین ممالک اور بلاد [illegible] کے متعلق حالات سے ملی عصمت [illegible] تاکہ ایسا [illegible] مستورات کو بے پردہ کرنے سے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا مزہ چکھنا پڑے ۔

باقی رہا یہ امر کہ چونکہ آج کل اسلامی تعزیرات پر عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے پردہ کو بھی اُٹھا دینا چاہئے۔ یہ تو وہی بات ہوئی۔ جس طرح کوئی کسی لنگڑے کو کہے۔ کہ میاں چونکہ تمہاری ٹانگ میں خلل ہے۔ اس لئے تم ہاتھ بھی کاٹ ڈالو۔ یا سر بھی اُڑا دو اس حساب سے تو ایک دن آئیگا۔ جب کہدیا جائیگا۔ کہ چونکہ اب فلاں فلاں اسلامی قوانین پر عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے نماز کو بھی ترک کرو۔ روزے بھی نہ رکھو اور دوسرے اسلامی شعار بھی چھوڑ دو۔ یہ تو عجیب تعبیر ہے یومنون ببعض ویکفرون ببعض کی سمجھ نہیں آتا۔ کہ کب اور کس مسلمان نے اسلامی تعزیرات کی خوبی اور اس کے فائدے سے انکار اور کفر کیا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ بوجہ فرائض میں داخل نہ ہونے اور بعض خاص حالات کے لاحق ہوجانے کے اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ لیکن پھر بھی ہم نہیں جانتے کہ کسی مسلمان کو اس امر سے انکار ہو۔ کہ جو اصلاح اسلامی شریعت کے قوانین کے رواج سے [illegible] ... [illegible] توانین سے ویسا فائدہ مترتب نہیں ہوتا۔ اگر چہ وہ بھی نقصان رساں نہیں۔ بلکہ کسی حد تک مفید ہی ہیں۔ علاوہ اس آڑ میں پردہ کو اُڑانے کی کوشش کرنا بالکل فضول اور لغو بات ہے ۔

ایک ضروری اعلان اور نامہ نگاروں سے ایک ضروری التماس

آج کل کے ناگوار واقعات کے سلسلہ میں گدی کے قیام کے لئے جو سر توڑ کوششیں کی گئی ہیں اُن کے دفعیہ کے لئے پیغام صلح نے بلاخوف تردید قوم کو اصل واقعات سے آگاہ کرنے اور صحیح راہ پر چلانے کی کوشش کی ہے اور حتی الوسع اپنے کسی مخالف خیال بھائی پر کوئی ذاتی حملہ نہیں کیا لیکن اب صورت بالکل بدل گئی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالف اخبارات اصل مباحث سے پرے ہٹ کر گالیوں اور فحش کلمات پر اتر آئے ہیں ایسی حالت میں جبکہ انسان کا فطرتی تقاضا ہے ہو سکتا ہے کہ ہماری طرف سے بھی ایسے ہی ذاتی حملے ہوں اور ہمارے بہت سے نامہ نگار اسی قسم کے ترکی بہ ترکی جوابات لکھکر ہمارے پاس ارسال کر رہے ہیں لیکن ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ کہ اُن کو شائع کرکے اس دینی کام میں نفسانیت کو دخل دیا جائے۔ اسوقت حضرت علی کی ایک مثال ہمارے پیش نظر ہے کہ جب وہ ایک کافر پر غالب آکر اُسے مارنے والے ہی تھے تو اس نے اُن کے منہ پر [illegible] اور کہا کہ دین کے کام میں نفسانیت

مُدعی سُست گواہ چست

"قابل توجہ احمدی احباب"

انصاف کیجئے گا ذرا دیکھہ بھال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

الحق دہلی کے صفحہ ۱۱ میں ایک مضمون بعنوان انیم۔ اے ایڈیٹر پراتمام حجت شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی بعض پیشگوئیوں کو نقل کرکے میاں محمود احمد صاحب کو پسر مصلح موعود ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے الحق نے ان پیشگوئی کو نقل کرنے کے وقت یا تو "تریاق القلوب" کے دیکھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی یا ہمیں اُن پیشگوئی کی جو کچھہ حضرت صاحب نے تشریح کرکے انکو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا ہے۔ خود غلط سمجہا ہے۔ اور دوسروں پر انکی غلطی کو ظاہر کرنے کی خطرناک روش اختیار کی ہے۔ جس کے لئے ہر ایک مخلص احمدی الحق دہلی کی حالت زار پر جسقدر بھی افسوس کرے وہ تھوڑا ہے۔

ہم ناظرین "پیغام صلح" کی آگاہی کے لئے ذیل میں حضرت صاحب کی وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کی نسبت آپنے کی ہے اور اس کے متعلق جو کچھہ تریاق القلوب میں آپنے اُس کی تشریح کی ہے۔ درج کرتے ہیں۔

مسیح موعود کی پیشگوئی پیشگوئی حضرت اقدس نے ہشیار پور سے ایک مضمون کے ذریعہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کی تھی جو یکم مارچ ۱۸۸۶ء کے اخبار ریاض ہند کے ضمیمہ میں بھی شائع ہوئی ہے۔ جسکے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جاویگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ ۔ ۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ وعظمت و دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس سے روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ **اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا** خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑہیگا۔

اس پیشگوئی کو حضرت صاحب نے کس لڑکے پر چسپاں کیا؟ پیارے ناظرین! اس کے لئے آپکو بہت سی کتابوں کے دیکھنے کی ضرورت نہیں صرف "تریاق القلوب" کے صفحہ ۴۲، ۴۳ کی عبارتوں کو پڑہنا ہی کافی ہے۔ جو ذیل میں درج کرکے اس کا فیصلہ آپ کے انصاف پر چھوڑا جاتا ہے کہ خواہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی تشریح و توضیح کو جسکو انہوں نے اپنے دعوے کی صداقت کے طور پر پیش کیا ہے۔ قبول کریں۔ یا الحق کی اس توضیح کو جو حضرت صاحب کی تشریح و توضیح کے سراسر خلاف ہے۔ قبول کریں۔

"تریاق القلوب" کے صفحہ ۴۲ کو آپ کھولکر پڑہینگے تو وہاں آپکو یہ عبارت اسی پیشگوئی کے متعلق ملیگی۔ "اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کا الہام جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی گئی اسوقت ہم چار لڑکوں میں سے ابھی تک ایک بھی پیدا نہ ہوا تھا۔ **اور اشتہار مذکور میں خدا تعالےٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھدیا ہے** دیکھو صفحہ ۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر ۱۴ سو جب اس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا **تب اس نام رکھنے کے بعد یکدفعہ وہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی**"

"تریاق القلوب" کے صفحہ ۴۳ میں ذیل کی عبارت پائی جاتی ہے۔ کہ "پسر چہارم جو تھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے۔ **اسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی** اور پھر انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۳ میں بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۶ء یہ پیشگوئی کی گئی ۔۔۔ اور رسالہ انجام آتھم ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء بخوبی ملک میں شائع ہوگیا۔ ۔ ۔ اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں اس شرط کے ساتھ کی گئی۔ کہ عبد الحق غزنوی جو امرتسر میں مولوی عبد الجبار غزنوی کی جماعت میں رہتا ہے۔ نہیں مریگا جب تک چوتھا بیٹا پیدا نہ ہولے اور اس صفحہ ۵۸ میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ اگر عبد الحق غزنوی ہماری مخالفت میں حق پر ہے۔ اور جناب الٰہی میں قبولیت رکھتا ہے۔ اور اس پیشگوئی کو دعا کرکے ٹالدے اور پھر یہ پیشگوئی ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں **کی گئی ہے سو خدا تعالےٰ نے میری تصدیق کے لئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کے لئے اور عبد الحق غزنوی کو متنبہ کرنے** کے لئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہار شنبہ پورا کردیا یعنے سولہ و مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکور میں پیدا ہوگیا۔

پھر آگے چلکر اسی صفحہ میں حضرت صاحب نے یوں تحریر فرمایا۔ دیکھو ایک زمانہ ۱۸۸۶ء تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی۔ ایک الہام ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ "خدا تین کو چار کریگا" اس وقت ان تین لڑکوں کا جو اب موجود ہیں۔ نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنے یہ تھے۔ کہ تین لڑکے ہونگے۔ اور پھر ایک اور ہوگا۔ جو تین کو چار کریگا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہوگیا یعنے خدا نے تین لڑکے مجھہ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ صرف ایک ہی کا انتظار ہے۔ جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے۔ کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے۔ کہ اول افترا کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے۔ اور پھر وہ پیدا بھی ہوجائیں؟"

تین کو چار کرنے والا کون تھا الحق نے اس الہام کو کہ وہ تین کو چار کریگا۔ میاں محمود پر چسپاں کرنے کے لئے مرزا سلطان احمد صاحب سے گنتی شروع کرکے میاں محمود احمد پر یوں ختم کی ہے کہ سلطان احمد۔ فضل احمد۔ بشیر اول احمد محمود احمد مگر تریاق القلوب صفحہ ۴۲ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بشیر اول سے پہلے ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ تو اس صورت میاں محمود تین کو چار کرنے والے نہ ہوئے۔ بلکہ چار کو پانچ کرنے والے ہوئے۔ جب سلطان احمد صاحب فضل احمد اور بشیر اول مرحوم کو گن جائے تو کیا وجہ ہے کہ بشیر اول سے پہلے جو لڑکی ہوئی تھی اسکو نہ گنا جائے اور اس طرح میاں محمود احمد صاحب تین کو چار کرنے والے نہیں۔ بلکہ چار کو پانچ کرنے والے ٹہیرتے ہیں۔ جس سے الہام کی حیثیت ہی بگڑ جاتی ہے۔ آؤ دیکھیں کہ تریاق القلوب میں حضرت اقدس نے بھی اس کے متعلق کچھہ تشریح کی ہے۔ یا نہیں؟ ا۔ جب "تریاق القلوب" کا صفحہ ۴۳ کھولتے ہیں تو ذیل کے الفاظ میں مبارک احمد مرحوم کو ہی حضرت صاحب تین کو چار کرنے والے الہام کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ "سو صاحبو! وہ دن آگیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔ صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چہار شنبہ پیدا ہوگیا عجیب بات ہے۔ اس لڑکے کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے اس کی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن یعنے بدھ اور دوپہر کا وقت چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا۔"

مذکورہ بالا تحریروں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں جس لڑکے کو حضرت صاحب نے الہام الٰہی کے ذریعے مصلح موعود ظاہر کیا تھا۔ وہ خود حضرت صاحب ہی کی تشریح و توضیح کے بموجب میاں مبارک احمد ہی تھا۔ اس لئے میاں محمود احمد صاحب کو مصلح موعود قرار دینا سراسر غلطی اور دہوکا دینا ہے۔

پیارے ناظرین اگر آپ حق کے طالب ہیں۔ تو مہربانی فرماکر ذیل کے امور پر تقدر دل سے توجہ فرمادیں۔ (۱) حضرت صاحب نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار تکمیل تبلیغ میں میاں محمود احمد صاحب کی نسبت یہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ "مجھہ پر ابھی یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے" اس کو ایک طرف رکھیں۔

(۲) "الوصیت" کی ذیل کی پیشگوئی کو دوسری طرف رکھیں "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں نے تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اس کے ذریعہ حق ترقی کریگا"۔ (الوصیت صفحہ ۵ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ جنوری ۱۹۰۶ء)

(۳) اور مولوی محمد علی صاحب کے اعلان کی ذیل کی عبارت کو تیسری طرف: "ہاں میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ ایک شخص آپکی ذریت سے اُٹھیگا جس سے اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوگا اور اس کی بیعت پھر پر لازم ہوگی۔ لیکن اس کے متعلق کوئی تعین نہیں کہ وہ کون ہوگا اور کتنی پشتوں میں ہوگا۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ابراہیم کی ذریت میں سے تھے اور آپ کے لئے حضرت ابراہیم نے دعا بھی کی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ ہی خوب جانتا ہے۔ ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ اللہ کا دن ایک ہزار سال کا ہوتا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود کو اپنی آخر حیات تک اس کے متعلق کوئی علم نہیں دیکھیں (اعلان صفحہ ۱۳)۔

(۴) اور چوتھی طرف ان سب عبارتوں کو جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کی تشریح و توضیح کے طور پر میاں مبارک احمد پر لگائی گئی ہیں۔ تو آپ پر یہ ہویدا ہوگا کہ حضرت صاحب کے نزدیک پسر مصلح موعود میاں مبارک احمد ہی تھا۔ پھر لطف یہ کہ اس میں فی نفسہ ذیل کے امور مندرجہ پیشگوئی موجود تھے (۱) وہ زکی غلام (لڑکا) تھا۔ (۲) وجیہہ و پاک خوبصورت لڑکا اور مہمان آتا ہے کا مصداق تھا۔ (۳) مبارک تھا۔ (۴) اس کے ساتھ فضل آئیگا۔ (۵) ذہین و فہیم ہوگا۔ (۶) اس نے تین کو چار کردیا تھا۔ (۷) وہ جلد جلد بڑھا (۸) وہ مہمان کی طرح رخصت بھی ہوگیا۔

البتہ ذیل کے امور مندرجہ پیشگوئی گو اس میں نظر آتے۔ اور وہ ان میں نظر آتے ہی جن کو خواہ مخواہ مصلح موعود بنانے کے لئے آسمان و زمین کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ (۱) وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا۔ (۲) اپنے **مسیحی نفس سے روح الحق کی برکت** سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ (۳) **وہ کلمۃ اللہ** ہے۔ (۴) وہ دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا وغیرہ۔

قابل غور یہ امر ہے کہ مصلح موعود کے لئے اس پیشگوئی میں حضرت صاحب نے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہرا ہوا بیان فرمایا اور "الوصیت" میں قرب الٰہی سے مخصوص ہونے والا قرار دیا۔ پھر میاں محمود احمد صاحب کی نسبت ایک طرف حضرت صاحب نے تو یہ فرمایا۔ کہ "مجھ پر نہیں کھلا کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ اور دوسری طرف واقعات نے بھی یہی ظاہر کیا۔ یعنے میاں صاحب موصوف نہ تو روح الحق کی برکت سے فیض یافتہ ہیں۔ اور نہ الہام الٰہی و وحی الٰہی سے مخصوص ہوکر کھڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ جس خلافت کے مدعی ہیں۔ بخلاف "الوصیت" اس کا ثبوت اسی امر کو اخبار الفضل مورخہ ۸ اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۹ کالم ۲ میں انہوں نے ٹہیرایا ہے کہ الہام الٰہی و وحی الٰہی سے اُنکا مخصوص ہونا نہ تو ضروری ہے اور نہ وہ اس کوچہ سے آشنا ہونا ضروری رکھتے ہیں۔ مگر حضرت صاحب کی پیشگوئی مصلح موعود والی مصلح موعود کو قرب الٰہی و وحی سے مخصوص ٹہراتی ہے۔ اس لئے میاں محمود احمد صاحب کو مصلح موعود قرار دینے کے لئے آسمان و زمین کے قلابے ملانے والے نہ صرف خود فریب خوردہ ہیں بلکہ اس قوم کو فریب اور دہوکا دیتے ہیں جس کو حق کی حمایت و اشاعت کے لئے خدا کے مسیح موعود نے کھڑا کیا ہے۔ احمدی احباب کو لازم ہے کہ نہایت حزم و احتیاط سے ایسے امور پر غور کریں۔ اور جلد بازی سے کام نہ لیں اور جبتک میاں محمود احمد صاحب الہام الٰہی و وحی الٰہی سے اپنے مصلح موعود ہونیکا سر دمیدان بن کر ثبوت نہ دیں۔ گواہوں کی نری چستی و چالاکی کی طرف ہرگز توجہ نہ کریں۔ تاکہ آپ حضرت صاحب کے مقرر کردہ امور کے خلاف جادہ مستقیم سے دور مہجور نہ ہوسکیں۔

یہ جو کچھہ عرض کی گئی ہے۔ محض نیک نیتی سے اور حق کی حمایت کی مصلحت سے نہ تو مولوی محمد علی صاحب کی حمایت منظور ہے۔ اور نہ میاں صاحب کی مخالفت سے غرض ہے۔ اگر الحق دہلی حضرت صاحب کی تحریر کے خلاف احمدی حضرات کو مغالطہ دینے کے لئے سبقت نہ کرتا تو ضرورت نہ تھی۔ کہ یہ مضمون آپ صاحبوں کے آگے پیش کیا جاتا۔ م

تصحیح :- جو تحریر جناب مکرمی حضرت مولوی نذر علی صاحب کی جانب سے بطور ضمیمہ ۱۱ اپریل کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے۔ اسکی آخری آیت قرآن اس طرح پڑہیں ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ (فاسقین) کاتب نے غلطی سے لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا کی کیفیت:- (اتھینز ۱۴ اپریل) البانیا ایپیرولٹون (ایپیرس کے لوگوں) کو جو مراعات دینا چاہتا ہے۔ ان میں ایک قسم کی لوکل سلف گورنمنٹ عطا کرنیکا بھی وعدہ کیا گیا ہے اور دینی و دنیاوی امور میں آزادی کبھی مرحمت ہوگی بشرطیکہ اہل ایپیرس فی الفور مطیع و منقاد ہو جائیں۔

اتحاد ثلاثہ (لنڈن ۱۴ اپریل) فرنچ اخبار والے کے خیال میں سان ریمو میں اطالوی و جرمن وزرائے بحر کی باہمی ملاقات میں اتحاد ثلاثہ کی بحری قرارداد پر بحث ہوئی ممکنات سے ہے۔

سرحدی حادثہ قتل (لنڈن ۱۴ اپریل) مسٹر ایڈرس نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ٹانک (ڈیرہ اسمٰعیل خاں) میں ایک محسود اردلی کے عالم دیوانگی میں افسروں وغیرہ کو قتل و زخمی کرنے کی کیفیت بیان کی۔ اور ظاہر کیا کہ لارڈ کریو سکرٹری آف سٹیٹ کو دو گرانقدر افسروں کی ہلاکت کا سخت افسوس ہے۔ اور یہ واردات محض اکے دماغی خبط کا نتیجہ ہے۔ اور کوئی پولٹیکل معنی نہیں رکھتی۔

سمالی لینڈ میں تیل کے چشمے (لنڈن ۱۴ اپریل) مسٹر ایلن اوشیرڈن سے اخبار ٹیلیگراف لنڈن کو تار دیتے ہیں کہ ایک ماہر معادن داغ ثبیلی اور سمالی لینڈ کے اندرونی علاقہ سے تیل کے عمدہ چشموں کی دستیابی کا اعلان کرتا ہے۔ جس کے امتحانی بورنگ پر بیس ہزار پونڈ صرف کرنا محل اعتراض نہیں ہو سکتا ہے۔

چینی میں بے چینی (شنگھائی ۱۳ اپریل) ہانکن کی تازہ خبروں سے جو بے چینی کی مظہر ہیں۔ حکام میں پریشانی پھیل رہی ہے۔ اور وہ بیرحمی سے مفروضہ سازشیوں کے شکار میں مصروف ہیں سخت فوجی قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور سراغ رساں فقرا اور عورتوں کے بھیس میں شہر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خفیف سے اشتعال پر اہل شہر قید کر دئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آلہ پرواز کا ایک حصہ رکھنے کی پاداش میں دار پر لٹکا یا گیا۔ گورنر بجوف قتل یا من سے باہر نہیں نکلتا۔ گورنمنٹ سے لوگوں کی ہمدردی مفقود ہوتی جاتی ہے۔

حادثہ تصادم (لنڈن ۱۴ اپریل) سکاچ اکسپرس ٹرین بیک جزیورٹ میں تیزی سے سرگرم رفتار تھی ایک شنٹنگ انجن سے ٹکرا گئی۔ ٹرین پٹڑی سے اتر گئی۔ ٹرین کے ڈرائیو اور فائرمین ہلاک ہوئے اور تیرہ آٹھ مسافروں میں سے اکثر ڈنڈی کے باشندے ہیں زخمی ہوئے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

کارخانوں میں برقی طاقت کا استعمال۔ سمپلکس مل جو ڈی ایم وادیہ اینڈ کمپنی کے زیر اہتمام ہے۔ اور تیس ہزار تکلے اور آٹھ سو کرگھے رکھتی ہے۔ اور پیٹرل مل جسکے ایجنٹ سر کریم بھائی ابراہیم اینڈ کمپنی ہیں۔ چوبیس ہزار تکلے اور ۸۰۰ کرگھے رکھتی ہے۔ یہ بمبئی میں پہلے دو کارخانے ہیں جو برقی طاقت سے چلینگے۔ ٹاٹا کا ایک اور کارخانہ بھی ایک لاکھ تکلوں اور تین ہزار کرگھوں کے ساتھ عنقریب برقی طاقت سے چلایا جائیگا۔

مہاراجہ جیسلمیر کا انتقال۔ افسوس ہے کہ مہاراجہ جیسلمیر کا ۱۱ اپریل کو انتقال ہو گیا۔

مسز بیسنٹ کی اپیل۔ اپیل بناجو پریوی کونسل لنڈن میں کیا گیا ہے اس میں مسٹر جی نرائنہ کے چھوٹے لڑکوں کو پریوی کونسل نے اجازت دی ہے کہ وہ لارڈ ایڈووکیٹ اپنی طرف سے پیروی کے لئے مقرر کر سکیں۔

راجہ بازار کا مقدمہ بم۔ راجہ بازار کے مقدمہ بم میں ۱۴ اپریل کو سرکاری وکیل نے رائے موہن رائے مینیجر لوکناتھ پریس کو بطور مخالف گواہ کے ظاہر کیا مسٹر گپ نے کہا کہ گواہ نے ڈیفنس (ملزموں) کی تائید میں شہادت دی ہے کہ لبرٹی پمفلٹ لوکناتھ پریس میں شائع نہیں ہوا۔ سرکاری وکیل کی جرح میں گواہ نے ظاہر کیا۔ کہ پمفلٹ لوکناتھ پریس میں نہیں چھاپا گیا۔

آتشزدگی کی وجہ:- شب دوشنبہ کو مال شملہ میں جو آگ لگی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میڈم مولائن کے مکان میں لیمپ الٹ گیا تھا۔ مکان مذکور ردوکان کے عقب میں تھا۔ میڈم مولائن اور مسٹر لوڈ کا جسم بری طرح جل گیا یہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

فوجی افسروں اور سپاہیوں کو قتل کرنا۔ محسود اردلی نے ٹانک میں تین یوروپین افسروں پر فائر کرنے کے علاوہ دو سرحدی سپاہیوں کو بھی ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔ مخبوط الحواس گولی سے مار دیا گیا۔ افسوس ہے کہ کپتان براؤن بھی زخم سے جانبر نہ ہو سکے میجر ڈ ڈنیبر کے تقریباً ہلاک ہو چکے تھے۔ دو چوکیدار بھی قاتل نے زخمی کر [illegible] تھے۔ اور ایک سپاہی بھی مر گیا۔

بنگالی کانفرنس:- گذشتہ جمعہ کو ٹاؤن ہال میں بنگالی زبان کی کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت بابو رویندر ناتھ منعقد ہوا تھا۔ لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ صرف علم ادب تک ہی یہ کانفرنس محدود نہ رہیگی۔ بلکہ سائنس تاریخ اور آثار قدیمہ پر بھی غور کریگی۔ صدر نے اپنی تقریر تھوڑی سی پڑھی تھی۔ کہ بابو رویندر ناتھ ٹھاکر کو پڑھکر سنانے کے لئے دیدی۔

یونیورسٹی کا چندہ:- اب تک مجوزہ ہندو یونیورسٹی کے چندہ میں ۴۵ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ۵۰ لاکھ میں صرف ۵ لاکھ کی کسر رہ گئی ہے۔

دہلی کا مقدمہ سازش بم

دینا ناتھ کا امتحان اکاونٹنسی لنڈن

ڈاکخانہ میں امیر چند کی اور اسکی معرفت آنیوالی چٹھیوں کا روکا جانا

چھوٹے لال کون ہے؟ اس کے خط کی شناخت

مسٹر ہردیال کے خط کی شناخت

چرنداس کی گرفتاری اور تلاشی

سہ شنبہ ۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء

صاحب سپیشل مجسٹریٹ بہادر دس بجے سے چند سنٹ قبل کمرہ عدالت میں داخل ہوئے اثبات جرم کی طرف سے مسٹر براڈوے وکیل سرکار و مسٹر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ اپنے مددگاروں کے موجود تھے۔ مگر مسٹر آسلمن تشریف نہ لائے تھے ڈیفنس میں آنریبل لالہ کانشی رام مسٹر لکھپت رائے پنڈت گوپی ناتھ مسٹر لوبن مسٹر رگھناتھ سہائے آغاز کارروائی سے پہلے آچکے تھے۔ بعد میں مسٹر آسلمن بھی آگئے تھے۔

شہادت مسٹر سری رام داس:- ولد لالہ رامجیداس ذات کایستھ ساکن دہلی کوچہ رکنی رائے (حلف اردو میں دیا گیا) میں ہاولو رکمرشیل کالج لاہور کا طالبعلم تھا۔ دسمبر ۱۹۱۲ء میں کالج مذکور میں شامل ہوا۔ چھ سات مہینے وہاں پڑھتا رہا۔ جون ۱۹۱۳ء تک۔ اپنے کالج میں تعلیم پانے کے زمانہ میں میرا دینا ناتھ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ وہ بھی کالج مذکور کا ایک طالب علم تھا۔ میں سیتا رام کو بھی جانتا ہوں وہ ہمارا معلم تھا۔ لالہ بشمبر داس ہولو کالج کا ایک معلم ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ سیتا رام نے کلاسیں جاری کی ہیں۔ جو لنڈن ایسوسی ایشن آف اکاونٹنٹس سے متعلق ہیں۔ سیتا رام اس ایسوسی ایشن کا ایک ممبر تھا۔ میں اس کا شاگرد ہو گیا دینا ناتھ و بشمبر داس بھی اس کے شاگرد تھے۔ وہ اپنی جماعتیں انارکلی میں منعقد کرتا تھا۔ امتحان مقررہ تاریخ پر لنڈن ایسوسی ایشن آف اکاونٹنٹس کی طرف سے ہوتا تھا۔ ہم نے امتحان دہلی میں دینا چاہا۔ سیتا رام چاہتا تھا۔ کہ دہلی کو بھی مرکز امتحان بنائے۔ دینا ناتھ میں اور بشمبر سہائے اس پر رضامند ہو گئے ہماری درخواست پر دہلی بطور مرکز امتحان مقرر ہو گیا۔ امتحان دسمبر میں ہونے والا تھا۔ پرچے دو شخصوں بشراد ادھ بہاری اور کنور بدری کرشن پلیڈر کی معرفت آنیوالے تھے۔ ہم نے ان دونوں کو آمادہ کیا میں نے کنور بدری کرشن کو پروپوز کیا اور دینا ناتھ نے اودھ بہاری کو یہ ضروری تھا کہ ایسے دو اشخاص ہوں قاعدہ کی رو سے فارم درخواست میں دو ناموں کو لکھنا چاہئے۔ ہم نے ان کے نام لکھکر بھیج دیئے۔ میں لاہور سے ماہ نومبر ۱۹۱۳ء میں دہلی آیا امتحان کی فیس ۱۰ پونڈ ایک شلنگ فی امیدوار تھی۔ پرچہائے امتحان دسمبر ۱۹۱۳ء میں موصول ہو گئے تھے کنور بدری کرشن نے پرچے دیئے۔ دینا ناتھ و بشمبر سہائے دسمبر میں دہلی آگئے۔ کوئی ۲۰ تاریخ کے قریب امتحان ان کی آمد کے تین روز بعد ۲۳ دسمبر کے قریب ہوا۔ سیتا رام بھی موجود تھا۔ اسکو تصدیق کرنی تھی۔ کہ امتحان ٹھیک ٹھیک ہوا۔ پرچے بدری کرشن کے پاس آئے سیتا رام نے نگرانی و تصدیق کی۔ امتحان دو جگہ ہوا۔ کنور بدری کرشن نے پرچے سیتا رام کو دیئے۔ ان کو عدالت جانا تھا۔ پہلے میرے مکان پر امتحان ہوا جہاں تک مجھے یاد ہے۔ اودھ بہاری وہاں نہیں آیا تھا۔ دوسرے روز کنور بدری کرشن کے ہاں امتحان ہوا۔ سیتا رام تمام وقت موجود نہیں رہا۔ اس نے پرچے ہم کو دیدیئے۔ ہم نے لکھنا شروع کر دیا۔ اور وہ خود چلا گیا۔ اودھ بہاری شاید دوسرے روز آیا ہو۔ مگر وہ کمرہ کے اندر نہیں آیا۔ میں نے اس کو نہیں دیکھا امتحان دو روز تک ہوا۔ دینا ناتھ نے ایک سارٹیفکٹ اس مضمون کا اودھ بہاری سے حاصل کیا۔ کہ امتحان ٹھیک ٹھیک ہوا۔ دینا ناتھ کرسمس ڈے کی شب کو دہلی سے لاہور روانہ ہو گیا۔ میں نے اس کو ریلوے اسٹیشن پر چھوڑا ایک بار دینا ناتھ نے مجھ سے امیر چند کے ہاں چلنے کو کہا۔ میں نے اس کو صلاح دی کہ نہ جائے۔ میں امیر چند کو جانتا تھا۔ میں نے اس کو مناسب سمجھا کہ ہم وہاں نہ جائیں۔ میں اودھ بہاری کے ہاں بھی نہیں گیا۔ گو اس کو جانتا تھا۔ (صف آخری کے ملزمین کو کھڑا کیا گیا) یہ اودھ بہاری ہے۔ (اسی طرح گواہ نے امیر چند کو شناخت کیا۔ اور کہا وہ میرا معلم رہ چکا ہے۔ امیر چند کے سوال پر کہ آیا اس نے امیر چند سے ملنا نامناسب سمجھا یا ان کے مکان پر جانا گواہ نے کہا کہ امیر چند کے مکان پر جانا مناسب نہ سمجھا (اسکے بعد صاحب مجسٹریٹ بہادر نے انگریزی میں گواہ کا بیان پڑھکر سنایا۔ اور اس کی تصدیق و دستخط کرائے)

شہادت رامچند- ولد رائے جانکی داس ساکن دہلی (حلف اردو میں دیا گیا) میں ڈسٹرکٹ کورٹ میں اہل مد ہوں۔ میرا مکان کٹڑہ مشروع میں ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آکاش پریس کب کھلا۔ بابو سیتا رام پلیڈر کی سٹیٹ کا میرے والد اکتوبر ۱۹۱۰ء تک انتظام کرتے تھے۔ میرے والد انتقال فرما گئے ان کی وفات یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء کو ہوئی۔ ان کے بعد یہ اسٹیٹ میرے متعلق رہی۔ (ایک بہی دکھائی گئی) یہ بہی کھاتہ ہے۔ اس میں بابو سیتا رام کی اسٹیٹ کا حساب ہے (سرکاری وکیل نے کہا کہ اس میں فرد دیکھو کہ کٹڑہ مشروع میں ایک مکان آکاش کے لئے کرایہ پر دیا گیا یا نہیں) میں ہندی نہیں پڑھ سکتا۔ (وکیل سرکار نے کہا تمکو مکان کرایہ پر دینے کا حال معلوم ہے یا نہیں) مجھے معلوم ہے۔ (باقی دارد)

دردناک حالت

دیکھکر رو دینا مردوں کا کام نہیں۔ مقتضائے حمیت یہ ہے۔ کہ درد کا درماں سوچا جاوے۔ دیسی طریق علاج کی بیقدری اور ویدوں اور طبیبوں کی کس میرسی گو انتہا پہنچ گئی ہو۔ مگر ان کی حالت زار پر آنسو بہانے کے زمانے بھی لد گئے۔ اب وقت ہے کہ عملی مستعدی و ہوشمندی سے موجودہ مشکلات کی چارہ سازی کی جائے۔ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں۔ کہ آیورویدک اور یونانی طب کی مطلوبہ اصلاح و ترقی کے لئے کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا ہونا چاہئے۔ تو دارالسلطنت دہلی کے مشہور ہفتہ وار اخبار طبیب کی مستقل خریداری منظور فرمائیں جس میں فن طب کے متعلق علمی بحثیں ضرورت وقت کے اخباری مضامین قیمتی و قابل قدر رائیں شاہیر اطبا کے نادر تجربات۔ پیچیدہ امراض کے متعلق استفسارات و جوابات اور طبی اطلاعات بڑی تقطیع کے صفحوں پر لکھائی چھپائی و کاغذ کے اہتمام خاص سے شائع ہوتی ہیں۔ قیمت سالانہ صرف سے روپیہ۔ ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ ۱۲/۱ نمونہ مفت اس پتہ سے طلب فرما دیں۔ **مینیجر اخبار طبیب دہلی**

جڑی بوٹی سے نانک شاہی روپیہ کشتہ سالم المعروف خوراک

جو باوجود مقوی اعضاء رئیسہ زود ہضم ہونے کے ہر ایک کہنہ مرض اور کمزوری دور کرنے کے لئے مختلف الزمان سے اکسیر ثابت کر چکا ہے اور ہر ایک اطریفل معجون خمیرہ وغیرہ میں بجائے ورق نقرہ ڈالنے سے اسکی طاقت و فائدہ بیس گنا بڑھ جاتا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ ہوگا

نوٹ:- مرض یا کمزوری کا پورا احوال درخواست کے ہمراہ آنا چاہئے

المشتہر:- حکیم محمد شفیع احمدی ولد حکیم فیض احمد بن حکیم حسین بخش مرحوم چھتہ بازار لاہور

قیمت سالم روپیہ	نصف روپیہ	چوتھائی حصہ روپیہ
۸/	۱۲/۴	۵/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قوم کی خدمت میں ایک نہائت ضروری عرضداشت

اخبار الفضل مورخہ ۸ اپریل میری نظر سے گذرا جس میں جناب سید حامد شاہ صاحب کی بیعت کا ذکر کیا ہے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح کی بعض تحریرات کا حوالہ دیکر کل جماعت کو صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کی بڑے زور سے تلقین کی گئی ہے۔ اس تحریر میں تین امور پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ (۱) حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور نے آئندہ کے متعلق بھی فیصلہ کیا ہے کہ خلیفہ ایک ہو اور وہ انجمن کا مطاع ہو۔ (۲) اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ انجمن میں کثرت رائے سے جس امر پر فیصلہ ہو وہی قطعی اور درست ہے۔ اور پھر یہ ظاہر کیا ہے کہ مسئلہ خلافت میں کثرت رائے ان کی طرف ہے۔ (۳) جناب سید حامد شاہ صاحب کو جلسہ شوریٰ لاہور میں ... نے ... مانگا ہے مگر انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ اس لئے ساری جماعت کو صاحبزادہ صاحب کی بیعت کر لینی چاہئے۔

انہی مذکورہ بالا امور کے متعلق میں اصحاب بصیرت کے لئے بعض واقعات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ ان پر غور کرکے وہ درست نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔

امر اول۔ کیا حضرت خلیفۃ المسیح نے آئندہ کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ خلیفہ ایک ہو اور انجمن کا مطاع ہو۔ اور کیا موجودہ مدعی خلافت وصیت خلیفۃ المسیح کا مصداق ہے۔

(۱) اس میں شک نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک جانشین کے لئے وصیت فرمائی۔ مگر کیا یہ ضروری نہ تھا کہ قوم کے شورے سے ایسا جانشین منتخب کیا جاتا۔ جس میں وہ صفات ہوتیں۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے لئے لازمی قرار دی ہیں۔ مگر ایسا شورے باوجود بار بار عرض کرنے کے نہ کیا گیا۔ اور بدوں شورے قوم کے صاحبزادہ صاحب کو بعض اصحاب نے جانشین نامزد کر دیا۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں تمام سرکردہ اصحاب جماعت کا ان پر اتفاق ہو گیا تھا۔ مگر اس موقعہ پر اتفاق نہ تھا۔ انہوں نے ہرگز اس منصب کو قبول نہ کیا۔ جب تک کہ سب کا اتفاق نہ ہوا۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے اس کو بخوشی قبول کر لیا۔ اور اتفاق کی پرواہ نہ کی۔ اور نہ شورے کا انتظار ہی کیا۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں صاحبزادہ صاحب و نواب محمد علی خان صاحب و ان کے رفقاء نے بہت زور دیا کہ اس قسم کا قاعدہ انجمن میں پاس ہو جاوے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے بعد بھی جو جانشین ہو وہ انجمن کا مطاع ہو مگر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس بات کو قبول نہ کیا اور بار بار فرمایا کہ آئندہ کے متعلق میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا۔

(۴) اس میں شک نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کو کل ممبران انجمن نے اپنا مطاع تسلیم کر لیا تھا۔ اور اس لئے وہ صدر انجمن کے بھی مطاع تھے مگر کیا اس قسم کا فیصلہ انہوں نے آئندہ کے لئے بھی کیا۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ انہوں نے ہم کو صاف طور پر فرما دیا کہ آئندہ کے متعلق ہم کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے۔ چنانچہ ان کی وفات سے قریباً ۲ ماہ پہلے اس قسم کا مضمون ہماری طرف سے اخبار پیغام صلح میں چھپ گیا۔

(۵) جو صفات کہ جانشین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے لازمی قرار دی ہیں۔ ان کا ظہور صاحبزادہ صاحب کی طرف سے نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے برعکس ان صفات کا نہ ہونا پایا جاتا ہے۔

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے پرانے اور نئے احباب سے چشم پوشی۔ درگذر و نیک سلوک ہو مگر انہوں نے اپنی بیعت نہ کرنے پر حضرت مسیح موعود کے بہت ہی پیارے اور مخلص احباب کو نہائت ہی بُرے القاب سے یاد فرمایا ہے۔ اعلان کو ابلیس اور فاسق کہا ہے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ بدسلوکی عین گدی پر بیٹھنے کے وقت گویا کی۔ پھر الوصیت پر کاربند ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود کے معزز احباب کے وفد سے گفتگو بھی پسند نہ کی۔ اور انہی سے مونہائی کو موجب فتنہ قرار دیا۔

(ب) حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ میں سب کا خیرخواہ ہوں۔ میرا جانشین بھی خیرخواہ رہے۔ مگر افسوس ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے جماعت کے ساتھ خیرخواہی کا نمونہ نہ دکھایا۔ بلکہ خلیفہ بننے کے لئے سخت عجلت سے کام لیا۔ قوم کے اتفاق اور شورے کی پرواہ نہ کی۔ اور ایک آن واحد میں جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اگر صاحبزادہ صاحب دور اندیشی سے کام لیتے۔ تو یہ فتنہ برپا نہ ہوتا۔ افسوس ہے کہ جلد بازی خود کی اور اب الزام دوسروں پر لگاتے ہیں۔

(ج) کل بتاریخ ۱۰۔ اپریل ۱۹۱۴ء کو جلسہ صدر انجمن احمدیہ میں مولوی شیر علی صاحب کو ولائت جانے سے روک دیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو بڑے زور سے توڑ دیا گیا ہے۔ اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کی گئی جناب سید حامد شاہ صاحب کی رائے بھی اس امر کے صریح طور پر خلاف تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے اس حکم کو توڑا جاوے۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے جو پریذیڈنٹ تھے۔ نہائت تحکم سے ان کی رائے کو قابل شمار نہ سمجھا اور اس طرح سے اپنی طرف کثرت رائے کرکے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ ورنہ سات ووٹ صاحبزادہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کو توڑنے پر تھے اور سات ووٹ ہمارے تھے کہ یہ حکم نہ توڑا جاوے۔ مگر انہوں نے آخر اپنے فیصلہ سے حکم توڑ ہی دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا حضرت خلیفۃ المسیح کا یہی نمونہ تھا۔ جو پیش کیا جاتا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلیفہ مقرر کیا جانے کیلئے کوئی بے اطمینانی ظاہر نہ فرمائی اور جب تک کہ کل جماعت نے فرداً فرداً جو اسوقت قادیان میں موجود تھی اتفاق نہ کر لیا انہوں نے اس بوجھ کو قبول کرنا منظور نہ کیا بلکہ جب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب و دیگر سرکردہ احباب آپس میں مشورہ کے بعد آپکی خدمت میں اس غرض کیلئے حاضر ہوئے تو آپنے فرمایا کہ میں اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتا بہتر ہو کہ کسی اور بزرگ کو مقرر کیا جاوے۔ پھر جب دوبارہ خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیگئی کہ سب کا اتفاق ہے۔ پھر آپنے حضرت صاحبزادہ صاحب و نواب صاحب و میر ناصر نواب صاحب و دیگر خاندان اہل بیت کے نام لئے۔ جنہوں نے اسوقت تک اس امر پر بھی اتفاق رائے ظاہر نہ کیا تھا آپنے فرمایا کہ جب تک یہ سب رضامند نہوں میں قبول نہیں کرتا پھر جب ان اصحاب سے پوچھا گیا تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں اپنی والدہ سے مشورہ کروں پھر انہوں نے اپنی والدہ سے مشورہ کرنے کے بعد رضامندی ظاہر فرمائی۔

دیگر حضرات نے بھی اس سے اتفاق کیا تب حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور نے منظور فرما لیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا اور پھر بھی بعض حضرات کے نام لئے۔ کہ اگر ان پر جماعت متفق ہوتی۔ تو میں بھی خوشی سے ان کی بیعت کر لیتا اور پھر فرمایا۔ کہ جن لوگوں کو میرے ساتھ میرے عقاید میں اتفاق ہو وہ بیشک میری بیعت کر سکتے ہیں اور جن کو اتفاق نہ ہو وہ نہ کریں اس کے بعد بھی کوئی خاص کوشش لوگوں کو بیعت میں داخل کرنے کے لئے نہیں کیگئی۔ سب نے خوشی سے اور طیب خاطر سے آپ کی بیعت کی اور اختلاف عقاید کی صورت میں بعض کو اپنی بیعت سے خارج کیا جانا مناسب سمجھا مگر موجودہ صورت میں حالات بالکل مختلف ہیں۔

اوّل:۔ صاحبزادہ صاحب کو اس بات کا پوری طرح پر علم تھا کہ جماعت میں ان کو جانشین منتخب کرنے پر اختلاف ہے ان کی خدمت میں کھلے طور پر مولوی محمد علی صاحب اور ہماری طرف سے بذریعہ تحریر و تقریر عرض کیگئی۔ کہ اس امر کا شوریٰ کے ساتھ فیصلہ کیا جائے اور اس میں جلدی نہ کی جاوے مگر صاحبزادہ صاحب اور ان کے رفقاء نے ہماری بات کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ جب ہم نواب صاحب کے مکان پر جنازہ سے پہلے اس غرض کیلئے حاضر ہوئے تو صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ آپکو کس نے بلایا ہے یہ بھی فرمایا۔ یہ تو بحث میں دس دن لگا دیں گے خلیفہ کا انتخاب اسی وقت جنازہ سے پہلے ہونا چاہئے۔ یہ بھی کہا اس کے لئے شوریٰ کا انتظار نہ کیا جاویگا

دوم:۔ قومی اتفاق اور ضرورت کی کوئی پرواہ نہ کیگئی اور نہایت جلد بازی سے کام لیا گیا اور اس تفرقہ کی طرف دھیان نہ کیا گیا۔ جو کہ اس کارروائی سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ اور ایک دن میں بنی بنائی جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

سوم:۔ خلیفہ کے انتخاب کیلئے صاحبزادہ صاحب نے خود اس امر پر نہایت زور دیا کہ جنازہ سے پہلے ہو۔ اور اس کیلئے نہایت گھبراہٹ اور بے چینی ظاہر کی جب ہم نے یہ عرض کیا کہ مولوی محمد احسن صاحب جنازہ پڑھا دیں اور بعد میں اطمینان کے ساتھ قوم کے سرکردہ اصحاب کے شورے سے جانشین منتخب کیا جاوے آپ نے اس بات کو ہرگز تسلیم نہ کیا۔ پھر جب مجمع میں انکی پارٹی نے ان کا نام تجویز کیا تو انہوں نے خود اس امر کو اپنے لئے خوشی سے قبول کر لیا اور کسی اور بزرگ کا نام اپنی جگہ پیش نہ کیا اور کم از کم یہ خیال نہ کیا کہ اور بھی کوئی بزرگ جماعت میں اس منصب کا اہل موجود تھا۔ اگر اور کسی کی قدر و منزلت کا خیال نہ تھا تو کم از کم مولوی محمد احسن صاحب کا نام ہی پیش کر دیا ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے نمونہ سے اگر مقابلہ کیا جاوے جو انہوں نے اس موقعہ پر ظاہر کیا تو یہی کہنا پڑیگا کہ

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

چہارم اس بات پر صاحبزادہ صاحب نے بہت زور دیا کہ جنازہ سے پہلے خلیفہ کا تقرر ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خلیفہ خود جنازہ پڑھائے گویا ان کو یہ یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود کا جنازہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے اسی وقت لاہور میں پڑھایا تھا۔ جبکہ آپ ابھی خلیفہ منتخب نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ حضرت ابوبکر نے نہیں پڑھایا اور حضرت عمر کا جنازہ حضرت عثمان نے نہیں پڑھایا۔ حالانکہ یہی لوگ خلیفہ مقرر ہوئے۔ مگر صرف اتنی بات کے لئے کہ جنازہ خلیفہ پڑھاوے۔ خود خلیفہ بننا پسند فرمایا اور اس عجلت سے جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ حالانکہ ثبوت نہ قرآن سے نہ حدیث سے اور نہ تعامل صحابہ سے ملتا ہے۔ پس اس بات پر ان کے خود خلیفہ بننے کے معنے سمجھنے کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

پنجم:۔ قادیان میں جس طرح مختلف ذرائع سے لوگوں نے بیعت لی گئی اور بعض کو ڈرا کر بیعت پر باوجود اختلاف عقاید کے لوگوں کو مجبور کیا گیا اسکی نظیر ڈھونڈنے سے بھی حضرت مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح کے وقت میں نہیں ملتی و بالخصوص مدرسہ احمدیہ میں مجبور کیا گیا تھا اور یہاں کثرت سے مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں کو بدوں شرح صدر کے بیعت کیلئے مجبور کیا گیا ہے۔

ششم۔ پھر جب ۲۲ رمارچ کے جلسہ شوریٰ میں مصالحت کیلئے تجاویز صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے پیش کیگئیں تو ان کو انہوں نے قبول کرنے سے انکار فرما دیا اور اپنی خود ساختہ خلافت کے اختیارات میں ایک ذرہ بھر بھی کمی پسند نہ فرمائی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح سے بڑھکر اپنے اختیارات کا استعمال کر رہے ہیں۔

اب جبکہ یہ حالت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی عین وصیت کے دن کچھ لوگ انصار اللہ کی طرف سے قادیان میں ہم آدمیوں کو حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی ہی میں صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی گئی اور جب حضرت صاحبزادہ صاحب کو سید حامد علی شاہ صاحب اور محمد امین صاحب و تحصیلدار اسسٹنٹ میانوالی اور بہلول پور کے چوہدری صاحب اور ایک دو اور اصحاب کے ذریعے . . . . اس امر کی اطلاع دی گئی۔ اور یہ عرض کی گئی۔ کہ شوریٰ کے بغیر کوئی جلد بازی نہ کیجاوے اور یہ بھی عرض کیا کہ جو کوئی جلد بازی کریگا وہ فتنہ کا موجب ہوگا۔ پھر بھی کوئی شوریٰ نہ کیا گیا اور نہ صاحبزادہ صاحب نے باقاعدہ تحقیقات فرما کر اس شرارت کے اٹھانے والوں کو حضرت خلیفۃ المسیح سے کوئی سزا دلوائی۔ بلکہ ہم نے یہ بھی عرض کر دیا تھا کہ اگر آپ ہم سے اس امر کا کوئی ثبوت مانگیں تو ہم ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم سے کوئی ثبوت نہیں مانگا گیا اس واقعہ کے تقریباً آٹھ روز بعد تک حضرت خلیفۃ المسیح زندہ رہے۔ اس عرصہ میں بھی اس قسم کی کارروائی کو روکنے کیلئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے کوئی تجویز نہ فرمائی۔ بلکہ آپ کی وفات سے دو دن پہلے سکرٹری انصار اللہ حافظ روشن علی صاحب نے آئندہ کے انتخاب کے متعلق چٹھیاں بھیجکر باہر سے جماعت انصار اللہ کو قادیان میں بلا لیا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور مدرسین کے ذریعہ عوام کے دستخط اسبات پر لئے گئے۔ کہ خلیفہ ایک ہو۔ بلا شرط ہو انجمن کا مطاع ہو اور انجمن اس کی مطیع ہو۔ پھر اس قسم کا کاغذ جبکہ خاکسار و خلیفہ رجب الدین صاحب صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے تو ہمارا خیال یہ تھا۔ کہ یہ کارروائی صاحبزادہ صاحب کی لاعلمی میں ہوتی ہوگی۔ مگر انہوں نے اس کو بالکل جائز قرار دیا اور میرے ہاتھ سے خود صاحبزادہ صاحب نے وہ کاغذ لے کر لڑکوں کو پھر دستخط کرانے کے لئے دیدیا۔ ہم نے عرض کی۔ کہ یہ طریق ووٹ حاصل کرنیکا درست نہیں۔ اوّل تو دستخط کرنے والے اس بات کی ماہیت کو نہیں سمجھتے دوسرے ہم کو کوئی موقعہ عام جلسہ میں اظہار خیالات کا نہیں دیا گیا۔ اور اس قسم کی یک طرفہ کارروائی درست نہیں ہے۔ مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی۔ پھر جیسے پیشتر عرض ہوا۔ صاحبزادہ صاحب جانشین بن گئے۔ اب اس طرح گدی پر بیٹھکر جبکہ کل کارروائی یک طرفہ اور ایک خاص قسم کے اہتمام و انتظام کے بعد ہوئی تھی۔ وہ اپنی بیعت سب پر لازمی قرار دیتے ہیں اور جو بیعت نہ کرے اس کو شیطان اور فاسق کہتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے ان کے یہ فتاویٰ ایسی حالت میں کیسے برحق ہیں۔ اگر قوم کے فہمیدہ اصحاب ان کو باقاعدہ شوریٰ کے بعد منتخب کر لیتے اور جو شرائط طے ہو جاتیں ان سے اگر کوئی شخص انحراف کرتا۔ تو پھر اس پر الزام لگانے کا ان کو کوئی حق ہو سکتا تھا مگر اس یک طرفہ کارروائی سے ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس پر طرفہ یہ ہے کہ بعد کی مصالحت کی سب کارروائیاں بھی انہوں نے ہیچ تصور فرمائی ہیں۔

ہماری طرف سے کیا یہ کم ایثار تھا کہ ہم نے یہ تجویز پیش کی کہ اگر وہ انجمن کے اختیارات کو نہ توڑیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود نے اس کو دیئے تھے۔ اور الوصیت پر کاربند ہوں۔ تو ہم ان کو اپنا امیر تسلیم کر لیں گے مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور ایسے حالات میں کہ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے بموجب ایک جانشین باقاعدہ شوریٰ سے تجویز کرنے کا انہوں نے کوئی موقعہ نہ دیا تو اب سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی وصیت کے مطابق کارروائی کی جاوے۔ جس سے ان کو بھی انکار نہیں ہونا چاہئے مگر افسوس ہے کہ وہ اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرنے کی طرف رخ نہیں کرتے۔

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ ایل۔ ایم ایس۔ لاہور

جلد ۱ | لاہور۔ یک شنبہ مورخہ ۲۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱۸

نقل تحریر حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود

جو جناب ممدوح نے

صدر انجمن احمدیہ کے اختیارات کے متعلق اور اسکے مقام کے متعلق اپنی قلم سے لکھکر انجمن کے حوالے کی

وہو ہذا

"میری رائے تو یہی ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہئے۔ اور کثرت رائے اس میں ہو جائے۔ تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے اور وہی قطعی ہونا چاہئے۔ لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں۔ کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھکو محض اطلاع دی جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشا میرے ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالےٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا والسلام

(مرزا غلام احمد عفی عنہ، ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء)

اس تحریر کو دیکھکر بعض احباب نے اسے یوں ٹال دیا ہے کہ یہ تو مجلس ناظم کے متعلق ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یا تو یہ تحریر کسی اور انجمن کے اختیارات کی طرف منسوب کی جائے۔ یا ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینی اور دنیوی امور میں صدر انجمن کے اجتہادات کو کافی سمجھا ہے اور اس کو اپنا جانشین صحیح قرار دیا ہے۔

اس تحریر پر دو قسم کی شہادتوں کی ضرورت ہے اندرونی اور بیرونی یعنے ایسے امور جو اس تحریر میں موجود ہیں وہ کس بات پر دلالت کرتے ہیں آیا وہ صریحًا کرتے ہیں یا ان میں محض اشارہ ہے اور دوسری شہادت یہ ہونی چاہئے کہ کوئی شخص یہ بتا دے کہ حضرت مسیح موعود نے اسے فلاں انجمن کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔

ان دونوں امور پر غور کرنے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ برادران سلسلہ عالیہ کو اطلاع دوں۔ کہ مجلس ناظم کیا تھی۔ مجلس ناظم ایک کارکن کمیٹی تھی جو صدر انجمن کے ماتحت تھی۔ خود صدر انجمن نے اسے مقرر کیا تھا اس کے مقرر کرنے کی غرض یہ تھی۔ کہ صدر انجمن کے احکام کا اجرا کرے اور ان کے مطابق دیکھے کہ قادیان میں کام چلتا ہے یا نہیں۔ اس میں صدر انجمن کو یہ سہولت تھی کہ مقامی امور کے متعلق جب ضروری ہوا۔ مجلس ناظم نے جلسہ کیا اور فیصلہ کر لیا کہ فلاں صیغہ یا فلاں امر میں کیا کرنا چاہئے۔ اس مجلس کے اختیارات صرف اتنے تھے کہ مقامی امور کو سوچ لیا کرے اور بار بار صدر انجمن کو جلسہ منعقد کرنے کی حاجت نہ ہو۔

اس سے ناظرین کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ مجلس ناظم کیا تھی اس کی حیثیت اور مقام کیا تھے۔ وہ پورے طور پر صدر انجمن کے ماتحت تھی اور صدر انجمن اس کی افسر بالا تھی۔ اس کے اختیارات محدود تھے۔ جو قادیان کے متعلقہ امور پر بھی حاوی نہ تھے۔ کیونکہ اہم امور صدر انجمن میں پیش ہوتے تھے اور مجلس ناظم اپنے فیصلہ جات کی تصدیق صدر انجمن سے چاہتی تھی۔ اپیل بھی صدر انجمن میں ہوتی تھی اور اس سے بھی اس کی حیثیت کا پتہ چلتا ہے کہ قومی اغراض کے متعلق کوئی امر اس میں پیش نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ اس کے متعلق صدر انجمن تجاویز کرتی تھی۔

میں نے عرض کیا ہے کہ مجلس ناظم کو صدر انجمن نے مقرر کیا ہے اور صدر انجمن نے ...

کوئی اختیار دیتے وقت صدر انجمن کو چھوڑ کر اس کے ماتحت کی انجمن کو اختیار دیتے۔ کیا حضرت صاحب نے صدر انجمن کو دینی اور دنیوی امور کے انصرام کیلئے مقرر کیا تھا۔ یا اس ماتحت مجلس کو۔ کیا صدر انجمن کو اپنا جانشین فرمایا تھا۔ جہاں فرماتے ہیں۔ کہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے یا اس مجلس ماتحت کی طرف اشارہ کیا اور اگر وہ صدر انجمن کو اس قابل جانتے تھے اور اس کو اپنا جانشین سمجھتے تھے۔ تو پھر اسی کے لئے اس تحریر کے یہ الفاظ ہوسکتے ہیں کہ میری زندگی کے "بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔ اس ماتحت مجلس کا اجتہاد تو صدر انجمن کے لئے بھی کافی نہ ہوتا تھا۔ بلکہ صدر انجمن میں اپیل اس کے فیصلوں کی ہوتی۔ اہم امور اس میں پیش ہی نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ صدر انجمن اس کو اس قابل نہ جانتی تھی۔ کہ ایسے امور میں اس کو اجتہاد کرنے کا موقعہ بھی دے اور جن معمولی امور میں وہ کوئی فیصلہ کرتی۔ اس کی اپیل منسوخی حکم کے لئے یا تصدیق کے لئے صدر انجمن میں پیش ہوتی تھی۔

اس تحریر میں تو حضرت صاحب نے اپنی وفات کے بعد کے متعلق بھی فرما دیا ہے۔ کہ میرے بعد صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔ کیا کوئی عقلمند اس کے معنے یہ کر سکتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ منشا ہو۔ میرے سامنے تو صدر انجمن مقرر ہوئی ہے اور وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اور خدا سے الہام پاکر یہ انتظام کیا ہے اور میرے بعد وہ مجلس ناظم جو اس کے تحت ہے کافی ہوگی۔ اور اس کے فیصلہ جات صدر انجمن کے فیصلہ جات پر فوقیت رکھیں گے۔ یا دوسرے الفاظ میں میرے بعد مجلس ماتحت صدر انجمن کے اوپر ہوگی۔ اور یہی مجلس ماتحت میری جانشین ہوگی اور وہ انتظام جو میں نے مقرر کیا ہے وہ ٹوٹ جائیگا اور صدر انجمن کی مقرر کردہ ایک کارکن کمیٹی قایم رہے گی۔ وہ کام جو الہام سے پاکر قایم کیا گیا ہے خراب ہو جائیگا لیکن وہ کام اور انتظام جو صدر انجمن نے خود اپنے ماتحت کیا ہے وہ قایم رہے گا **کیا وہ صدر انجمن کے کاموں کو الہامی کاموں سے بھی زیادہ مستحکم سمجھتے تھے۔**

اور ناظرین تعجب کریں گے۔ کہ یہ مجلس ناظم حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ میں نے دفتر کے کاغذات نکال کر دیکھے ہیں کاغذات میں یہ بات درج ہے۔ کہ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو وہ مجلس ناظم کوئی ایک سال کی عمر پاکر ختم ہو گئی۔ بڑا تعجب ہے کہ وہ انجمن جس کے اختیارات کو حضرت مسیح موعود اپنی زندگی کے بعد کے لئے کافی سمجھیں۔ وہ انجمن حضرت کی زندگی میں ہی مرجائے اور اس حکم کے قریبًا ایک ماہ بعد مرجائے۔ اور صدر انجمن کے حکم سے مرجائے۔ اور اس کے اجتہادات حضرت صاحب تو کافی سمجھیں اور آپ کی زندگی ہی میں صدر انجمن میں اس کے اجتہادات ناقص قرار دیئے جائیں اور اس کے فیصلوں کو صدر انجمن حضرت صاحب کے سامنے اپنے اختیار سے توڑ دے اور آخر میں خود اس ماتحت انجمن کو بھی توڑ دے۔ بڑا افسوس آتا ہے۔ کہ اس تحریر پر اعتراض کرنے والا شخص نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے خود حضرت مسیح موعود کی علم و فراست پر حرف آتا ہے۔ وہ ایک اہل اللہ انسان وہ جو خدا کی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ وہ جو خدا کے دیئے ہوئے علم سے سوچتا تھا۔ اس کی باتیں ایسی کچی نہیں ہو سکتیں۔ کہ اس پر ایسے سخت اعتراض عاید ہوں۔ کسی شخص کو ایسی جرات سے کام نہیں لینا چاہئے اور نہ ہی اپنی بات کو منوانے کے لئے سچائیوں کا خون کرنا چاہئے اور نہ ہی حضرت صاحب پر اعتراض کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم سوچنے سمجھنے والے اور راستی کو محبت کرنے والے۔ راستی کے حامی اور راستی کے طریق کو اختیار کرنے والے ہوں۔

لفظ استعمال کرتے ہیں اور جس کمیٹی کی طرف ہمارے بھائی اس تحریر کو منسوب کرنا چاہتے ہیں اس کا نام یا تو کارکن کمیٹی تھا۔ یا اس کو مجلس ناظم کہتے تھے اس انجمن کا لفظ کبھی نہیں بولا گیا۔ پس یہ تحریر جس میں انجمن کا لفظ انجمن کے لئے ہے۔ اس وقت چار مجالس تھیں۔ جن کے نام یہ تھے مجلس اشاعت اسلام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔ مجلس ناظم التعلیم اور مجلس انتظام اور متفرقہ۔ یہ سب انجمن کے ماتحت تھیں۔

ان امور پر غور کرنے کے بعد کسی بیرونی شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور اگر کوئی بیرونی شہادت اس کے برخلاف پیش بھی کی جاوے تو وہ اس شخص کی مثال ہوگی۔ جس نے ایک دوست سے مغموم ہوکر افسوس بھری لگاہوں سے درخواست کی۔ کہ فاتحہ پڑھو۔ میری بیوی بیوہ ہوگئی ہے اس دوست نے تعجب کیا اور اسے زور سے منوایا۔ کہ تم تو خود زندہ ہو کیسی غیر معقول گفتگو کر رہے ہو۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ خبر دینے والا شخص بھی معتبر ہے۔

ہاں کی شہادت بھی موجود ہے۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب نے ہم کو یہ تحریر صدر انجمن کے متعلق لکھکر دی تھی والسلام

صدرالدین ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

خلیفہ اور کمیٹی کا ممبر کیا

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب کو صاحبزادہ صاحب نے سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک خط لکھا تھا جس میں یہ لفظ لکھے تھے "اور واقعی یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ خلیفہ اور کمیٹی کا ممبر کیا۔ اس طرح خلافت کا مقام اچھی طرح ممیز نہیں ہوتا" اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صاحبزادہ صاحب اپنے اس اعتقاد کے خلاف اور اپنے آپ کو انجمن کا مطاع سمجھنے کے بعد کمیٹی کے ممبر کیوں ہیں۔ اور مجلس معتمدین میں کیوں دوسرے ممبروں کے ساتھ بیٹھکر رائے دیتے ہیں۔ کیا درحقیقت اس خط کے لکھنے کے بعد ان کو یہ سمجھ آگئی تھی۔ کہ خلیفہ کمیٹی کا ممبر بھی ہو سکتا ہے یا وہ اپنے آپ کو ابھی خلیفہ نہیں سمجھتے۔ اور یا صرف اس وجہ سے اپنے پختہ اعتقاد کے خلاف کمیٹی میں آکر رائے دیتے ہیں۔ کہ ان کی رائے نہ دینے سے کوئی فیصلہ ان کے فریق کے خیالات کے خلاف ہو جائیگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں اپنی پوزیشن کو صاف کریں گے۔ کہ کیوں وہ گذشتہ مجلس معتمدین کے اجلاس میں شامل ہوئے۔ جبکہ ان کی رائے میں خلیفہ کمیٹی کا ممبر نہیں ہونا چاہئے اور اس بات کی پروا نہ کرکے کہ ان کے ہمخیال ممبروں کی تعداد میں ایک کی کمی ہو جائیگی۔ آئندہ اجلاس میں شریک نہ ہونگے اور نہ ہی اپنی رائے تحریری بھیجینگے ان کو ایسی دنیوی اغراض یا پولیٹیکل مصالح کے خیالات سے بالاتر ہونا چاہئے۔ کہ ان کے کمیٹی میں شامل نہ ہونے سے ان کے فریق کی ایک رائے کم ہو جائیگی

خصوصًا یہ معاملہ اور بھی مشکل ہو جاتا ہے جب یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ خلیفہ ہونے سے پہلے صاحبزادہ صاحب نے چھ ماہ سے زاید عرصہ سے مجلس معتمدین کی ممبری سے استعفا دے رکھا تھا اور کسی کمیٹی میں نہ خود اور نہ اپنی تحریری رائے کے ذریعہ شامل ہوئے۔ جو گذشتہ چھ ماہ میں ہوئی ہو اور سب سے پہلی کمیٹی جس میں وہ اتنی مدت کے بعد شامل ہوئے ہیں اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے خیال میں خدا کی طرف سے خلیفہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ چاہئے یوں تھا۔ کہ اگر وہ پہلے شامل بھی ہوتے تھے تو اب اپنی اس پرانی رائے کے مطابق کمیٹی میں شامل ہونے سے انکار کر دیتے اور ہر قسم کی اغراض کو اپنے اس اعتقاد کی خاطر قربان کر دیتے جسکا اظہار وہ آج سے چار پانچ سال پیشتر کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۱۸

الہامات اور کشوف کی حقیقت

باوجودیکہ اخبار الفضل کا اسٹاف اچھی طرح جانتا ہے کہ کشوف کی تعبیر اکثر حالات میں ایسی نہیں ہوتی۔ جس طرح کی دیکھی جاتی ہے اور خصوصاً نام کی تعیین کرنا سخت دشوار ہوتا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے رویا و کشوف خود حضرتؑ کی زبانی سنے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ حضرت صاحب ناموں کی بھی تعبیر ہی فرمایا کرتے تھے۔ کسی خاص شخص کا نام اگر رویا میں آجاتا تھا تو اس سے کچھ اور ہی مراد لی جایا کرتی تھی۔ چنانچہ اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ:-

"خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا بعض دفعہ جس کو خواب میں دیکھا جاتا ہے اس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے (بدر جلد ۱ [illegible])"

پھر فرماتے ہیں کہ

"خواب ہر ایک انسان کو عمر بھر میں کبھی بشر اور کبھی وحشتناک ضرور آتے ہیں۔ مگر وہی قضا مبرم اور فیصلہ کن نہیں ہوا کرتے۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ قضا کبھی ٹل بھی جایا کرتی ہے۔ خواب کے حالات خواہ مبشر ہوں یا منذر دونوں صورتوں میں قضا معلق کے رنگ میں ہوا کرتے ہیں (الحکم جلد ۷)"

مگر باوجود دعوے پرہیزگاری اور مصلح قوم ہونے کے اخبار الفضل کا ہمہ دان ایڈیٹر حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مجمل رویا کو جس کی تشریح خود حضرتؑ نے کبھی بیان نہیں کی اور جس میں حضرت مولوی محمد علی صاحب کا اسم گرامی آیا ہے بلفظہ معین کر کے حضرت مولانا صاحب موصوف کی نسبت قوم میں غلط فہمی پھیلانا چاہتا ہے اسی پر بس نہ کر کے حضرت مولانا صاحب کی علالت کو جو ایام طاعون میں حضرت مسیح موعودؑ کے دار میں واقع ہوئی تھی اور جس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر مولوی صاحب کو طاعون ہو تو آپ معاذاللہ جھوٹے ہیں۔ حضرت مولانا صاحب کے کسی اتقاء و پرہیزگاری کا نتیجہ قرار نہیں دیتا بلکہ صرف دار میں رہنے کا موجب گردانتا ہے۔ یہ بالکل حق بات ہے کہ دار میں رہنے والوں کے لئے حفاظت کا وعدہ خدا نے حضرت مسیح موعودؑ سے فرمایا تھا۔ مگر کیا یہ بات بھی سچ ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلےٰ مقام پر نہ ہوں دار میں محفوظ رہنے کا وعدہ ہوا تھا اور کیا اس میں ایسے لوگ فی الحقیقت موجود تھے اور کیا حضرت مسیح موعودؑ کی مومنانہ فراست ایسی ہی کمزور تھی۔ کہ حضور نے ایک ایسے شخص کو۔ جو معاذاللہ بدباطن اور تقویٰ سے گرا ہوا ہو اپنے دار میں ایک عرصہ دراز بلکہ اپنی زندگی کے آخری دن تک رکھا ہو۔ اور پھر اس کی حفاظت کا وعدہ خدا نے محض اس بنا پر کیا ہو۔ کہ وہ چونکہ دار میں رہتا ہے اس لئے وہ طاعون میں گرفتار نہ ہوگا۔ اگر ایڈیٹر الفضل کا یہ دعویٰ ہو۔ تو وہ پیش کرے۔ ہم حضرت صاحب کے صاف اور صریح الفاظ سے اس کے غلط ادعائے کو باطل ثابت کر دیں گے

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعودؑ کے اس رویا کو درج کرتے ہیں جس کی بنا پر الفضل نے غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے اور ساتھ ہی اس کے حضرت مسیح موعودؑ کے وہ پاک الفاظ درج کرتے ہیں۔ جو حضورؑ نے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے بارہ میں تحریری اور زبانی طور پر بیان فرمائے ہیں۔ ناظرین خود ہی [illegible] کر لیں کہ حضرت مولانا صاحب موصوف کی شان مبارک پر کسی قسم کے [illegible] نانی حملہ کرنا محض خبث باطنی ہے اور اس بارہ میں زبانی طور پر جو کچھ بھی کہا جائے خواہ کتنا ہی مدعی پرہیزگاری ہو بیان کرے قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔

رویا حضرت مسیح موعود:-

مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں دیکھا کہ [illegible] بھی صالح تھے اور نیک [illegible] آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ (البدر جلد ۱ [illegible] صفحہ ۲۹)

اس رویا کی تعبیر حضرت مسیح موعودؑ نے کچھ بیان نہیں فرمائی اس لئے کسی دوسرے شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کی بنا پر حضرت مولانا صاحب موصوف کی نسبت غلط فہمی پھیلائے۔ ورنہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے حضور [illegible] یہ تو وہ رویا تھا۔ جس پر ہمارے بھائیوں کا ہاتھ پڑ سکا ہے [illegible] مولانا صاحب کے بارہ میں دیگر رویا ملاحظہ فرمایئے:-

(۱) ۲۷ جنوری ۱۹۰۶ء خواب میں دیکھا۔ کہ گویا ایک انگریز

Word and two girls

بار بار بولتا ہے۔ پھر جب غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ انگریز نہیں بلکہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ جو وہ الفاظ بول رہے ہیں۔ اور پھر یہی الہام انگریزی میں ہوا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ:- ایک کلام اور دو لڑکیاں (بدر جلد ۲ [illegible])

(۲) ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء کا رویا جو بدر میں چھپا ہے اور جس میں حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے حضورؑ کو ایک چیز بطور تحفہ دی اور جو قلم تھا اور جس کا دیا جانا۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب کو تھا۔ اس کی تعبیر حضرت صاحب نے یہ فرمائی۔ کہ

"قلم سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولوی محمد علی کے دل میں ایسی طاقت پیدا کر دے کہ وہ مخالفوں کے رد میں اعلیٰ مضامین لکھیں"

(بدر جلد ۲ [illegible])

کون نہیں جانتا۔ کہ یہ ہر دو رویا مبشر ہیں۔

ان رویا کے علاوہ مندرجہ ذیل اشتہار نیک انسانوں کی توجہ کے لائق ہے کینہ توز اور سیاہ دل متعصب انسان اپنے خبث اور بغض کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کی مومنانہ فراست پر بھی حملہ کرنے کو تیار ہو جائیگا۔ مگر ایک متقی کی شان سے بعید ہے کہ وہ مامور من اللہ کے شائع شدہ الفاظ کے مقابلہ پر ہٹ دھرمی سے کام لے۔ وہ اشتہار یہ ہے (مجموعہ اشتہارات حصہ چہارم صفحہ ۳۲۶ مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب)

اشتہار

اپنی جماعت کے نام اور نیز ہر ایک رشتہ دار کے نام جو خواہش مند ہو ہماری جماعت میں اول درجہ کے مخلص دوستوں میں سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں۔ جنہوں نے علاوہ اپنی دوسری لیاقتوں کے ابھی وکالت میں بھی امتحان پاس کیا ہے اور وہ بہت سا اپنا ہرج اٹھا کر چند ماہ سے ایک دینی کام کے انجام کے لئے یعنی بعض میری تالیفات کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے میرے پاس قادیان میں مقیم ہیں اور یقین ہے کہ جب وہ بعد فراغت اس کام کے اپنے کام وکالت پر جائیں گے۔ تو کسی قریب ضلع میں ہی کام شروع کریں گے اور میں اس مدت میں یعنی جب سے کہ وہ میرے پاس ہیں ظاہری نظر سے اور نیز پوشیدہ طور پر ان کے حالات کا اخلاق اور دین اور شرافت کی رو سے تجسس کرتا رہا ہوں سو خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے ان کو دینداری اور شرافت کے ہر پہلو میں بھی نہایت عمدہ انسان پایا ہے۔ **غریب طبع۔ باحیا۔ نیک اندرون۔ پرہیزگار آدمی ہے اور بہت سی خوبیوں میں رشک کے لائق ہے۔** ان دنوں میں ان کو شادی کی ضرورت ہے۔ عمر تخمیناً ۲۴ برس کے قریب ہوگی۔ خاندان کے زمیندار شریف اور موضع مزار علاقہ ریاست کپور تھلہ کے باشندہ ہیں۔ پہلے بھی میں نے ان کے لئے جماعت میں تحریک کی تھی مگر بعض وجوہ کی وجہ سے اس وقت اس کام کی انجام دہی میں معذوری پیش آگئی اور اب وہ وقت ہے کہ بخیر و خوبی وہ کام کیا جائے۔ لہٰذا دوبارہ یہ اشتہار جاری کیا گیا۔ میرے نزدیک جہاں تک مجھے علم ہے ہماری جماعت کا ایسا انسان یا کوئی اور شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا۔ جس کی لڑکی یا ہمشیرہ کا رشتہ مولوی صاحب موصوف سے ہو جائیگا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ایسے ہونہار لڑکے جو ہمہ صفت موصوف ہوں اور ہر طرح لائق اور معزز درجے کے ہوں۔ تلاش کرنے سے نہیں ملتے اور لوگ اکثر دھوکہ کھاتے ہیں اور اپنی لڑکیوں پر ظلم کرتے ہیں

الخ المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۹ اگست ۱۸۹۹ء

اس سے پہلا اشتہار حضورؑ کا ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۸ء کا ہے جس کی سرخی یہ ہے

رحم اللہ عبداً سمع کلامنا

خدا اس پر رحم کرے۔ جو ہماری بات سنے

اور اس اشتہار میں بھی مولوی صاحب کو **جوان صالح۔ مہذب۔ نیک مزاج۔ خوش خلق۔ غریب طبع۔ نیک چلن۔ دیندار۔ پرہیزگار** ارشاد فرمایا ہے۔

مضمون کی طوالت کے خیال سے ہم باقی کلمات صادقہ جو خدا کے مامور نے حضرت سیدنا و مولانا مولوی محمد علی صاحب کے بارہ میں ارشاد فرمائے ہیں اور جس کے لفظ لفظ سے آپ کا علو شان ٹپکتا ہے آئندہ درج کریں گے مامور الٰہی کے ایسے پاک کلمات کے مقابلہ پر جو عوام لوگ اس وقت حضرت موصوف کی ذات اور خیالات پر سوقیانہ حملے کر رہے ہیں۔ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنی حالت کا اندازہ خود ہی لگائیں +

مسلمانان حیدرآباد دکن کی علمی قابلیت

اگرچہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم ہوئے ایک مدت ہو چکی ہے اور لوگوں کو سلسلہ کے پورے حالات سے واقف کرنے کے لئے احمدیوں کی طرف سے کتابوں رسالوں اشتہاروں اور اخبارات کا ایک دریا بہا دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی آج دنیا میں تعصب و تنگدلی کی رو اس قدر زور پر ہے۔ کہ تو کجا خود اندرون ہندوستان میں بہت سے ایسے شہر ہیں جہاں کے مسلمان [illegible] تحریرات کو ہاتھ لگانا بھی گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں اور اس لئے وہ سلسلہ کے بہت سے حالات اور ان علمی خزائن سے اس وقت تک [illegible] لوگوں کے آگے بذریعہ تحریر و تقریر پیش کرنے کی کوشش کی ہے دور کیوں جاؤ۔ ذرا ہندوستان کے علمی مرکز حیدرآباد دکن کے مسلمانوں کی حالت پر ہی نظر ڈالو۔ یہاں اگرچہ سلسلہ عالیہ کے پیروؤں کی تعداد بہت قلیل ہے اور اس لئے وہ بہت بڑی کوشش وہاں کے لوگوں میں تبلیغ احمدیت کی نہیں کر سکتے لیکن آج تک انہوں نے حتی المقدور جو کچھ اس بارہ میں کیا ہے۔ وہ بھی کچھ کم قابل [illegible] ہے علاوہ ازیں خود سابق فرمانروائے حیدرآباد کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے آج سے پانچ سال پیشتر ایک مبسوط رسالہ بنام صحیفۂ آصفیہ کے ذریعہ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے حالات اور آپ کے دعویٰ کی صداقت کے دلائل پر مشتمل تھا ان تمام باتوں سے واقف کرنے کی کوشش کی۔ اور یہ رسالہ وہاں کے تمام مسلمانوں میں بھی بتعداد کثیر تقسیم کیا گیا۔ لیکن پھر بھی ان لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی اور سوائے چند سعید الفطرت لوگوں کے کسی کو اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اور انہوں نے سلسلہ کے صحیح حالات سے واقفیت بہم پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کی اس وقت ہمارے سامنے سہ ماہی عثمان گزٹ اور رسالہ المہادی کے تازہ پرچہ جات ہیں۔ جن کو مطالعہ کرنے کے بعد ہر ایک منصف مزاج حیدرآبادی مسلمانوں کی علمیت پر بے اختیار انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا کوئی سطر اور کوئی لفظ ایسا نہیں۔ جہاں سے ان دونوں معاصرین کی ناواقفیت مترشح نہیں ہوتی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حیدرآباد کے اہل علم بزرگوار ایسے مضامین لکھنے سے پیشتر واقعات مسائل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کر لیا کریں یا کم از کم ایڈیٹران اخبارات ہی ان کو شائع کرنے سے پیشتر حالات صحیحہ و واقعات حقہ سے مطلع کر لیا کریں۔ ہم نہیں چاہتے کہ بار بار ایسے مسائل لکھ کر جو ایک سے زیادہ دفعہ معرض بحث میں آ چکے ہوں بے فائدہ قرطاس کو سیاہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس لئے ہم محولہ بالا معاصرین سے ملتمس ہیں۔ کہ وہ براہ عنایت اگر سلسلہ کا سارا لٹریچر نہیں تو کم از کم ازالہ اوہام عسل مصفّٰی صحیفۂ آصفیہ اور احمدیہ بک ڈپو ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور کے چار ہینڈ بلز منگوا کر ہی ایک نظر دیکھ لیں۔ تاکہ آئندہ انہیں سلسلہ حقہ پر قلم اٹھاتے ہوئے غلطی کا مرتکب نہ ہونا پڑے +

کیا اسلام نیچ ذاتوں کے لئے ہی ہے؟

انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر سب سے آخری لیکچر خلیفہ شجاع الدین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی کا تھا جس نے انگریزی زبان میں اسلام کے متعلق اپنے چند ایک خیالات کا اظہار کیا لیکن افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب نے اپنی قابل تقریر میں اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان کرنے کے بجائے الٹی اس کو ایسی ذلیل حیثیت دی۔ کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام مہذب اور تعلیمیافتہ اقوام پر کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ صرف جاہل اور نیچ ذاتوں پر یعنی چوہڑے چماروں کے لئے ہی ہے۔ کیونکہ خلیفہ صاحب نے اپنے لیکچر میں بیان کیا۔ کہ یورپین ممالک میں اسلام کی اشاعت ناممکنات میں سے ہے اور وہاں روپیہ پھینک کر خواہ مخواہ خراب کرنا ہوگا۔ ہاں ہندوستان کی نیچ قوموں اور چوہڑے چماروں میں اس کی ترویج آسانی سے ہو سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں پر عدم واقفیت اسلام کے باعث یورپین آب و ہوا نے اتنا گہرا اثر کر لیا ہے کہ اب وہ اسلام کو خود ہی جڑوں سے کاٹ کر اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کب کہا کہ نیچ ذاتوں میں اسلام نہ پھیلایا جائے۔ لیکن کوئی باہمت نوجوان اس کا بیڑا اٹھاتا کبھی تو نظر نہیں آتا۔ کاش خود خلیفہ صاحب ہی اس کا عملی نمونہ بن کر ثواب عظیم حاصل کرتے۔ لیکن یہاں تو وہی حالت ہو رہی ہے۔ "نہ کریں گے اور نہ کرنے دیں گے"۔ باوجودیکہ خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت یورپین مطلع اب بہت کچھ صاف ہو چلا ہے اور عنقریب سورج کا طلوع مغرب سے ہوا چاہتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے بھائی ہیں کہ جبر سے مجبوں میں اس کھلے مشاہدہ کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں تاکہ ادھر سے یہ کام رک جائے۔ اور ادھر بھی کوئی کام نہ ہو لیکن وہ یاد رکھیں۔ کہ یہ خدا کا کام ہے اور خدا اسے خود بار آور کرے گا۔ ان کی کوششوں سے نہ یہ کبھی پہلے رکا اور نہ یہ اب رک سکتا ہے +

خصوصیات اسلام کو اڑا دینے کی تجویز

اپنے اسی لیکچر میں خلیفہ شجاع الدین صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ قرآن شریف نے جب آسان ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو کیوں قرآن کو صرف اردو کا لباس پہنا کر اسلامی خصوصیات کو زمانہ موجودہ کے مطابق ترمیم کر کے مذہب کو عملی طور پر آسان نہیں کر دیا جاتا مگر خلیفہ صاحب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کوئی انسانی دماغ کا نتیجہ نہیں کہ اسکے قوانین و معمول ہر زمانہ میں بدلتے اور ترمیم ہوتے رہیں بلکہ یہ تو ایک الٰہی دین ہے جو اس قادر ذوالجلال ہستی کی طرف سے دیا گیا ہے جو ہر زمانہ اور ہر قوم کی ضروریات و حالات کا ازل سے واقف ہے اور تا ابد واقف رہیگا۔ پس نہ تو خلیفہ صاحب کی کوشش اس کو بدل سکتا ہے اور نہ کوئی اور بڑے سے بڑا انسان اسے بدلا سکتا ہے باقی رہا یہ امر کہ اسکے اصول و قوانین سخت اور فطرت کے برخلاف ہیں اسکے لئے چاہئے کہ خلیفہ صاحب کسی شعار اسلامی کی مثال دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ کیا بات ہیں کیا ہم کیا معنی رہیں اور آیا وہ حقیقت میں فطرت کے مطابق پھر بھی یا نہیں نری زبان سے باتیں بنا مناسب کو آتا ہے کاش خلیفہ صاحب ان یورپین محققین و انصاف پسند علماء کی تصانیف کو ہی دیکھ لیتے جنہوں نے بڑے زور دار لفظوں میں اسلام کے سادہ اور سہل مذہب کا اقرار کیا ہے تو انکو یہ تجویز پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی [illegible]

جاء الحق وزھق الباطل

استقامت - انسانی خصائل و فضائل کے ظہور اور آزمائش کے لئے ابتلاء و مصائب ضروری ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے "ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم" (یعنی ہم تم کو آزمائش میں ڈالیں گے۔ تاکہ معلوم کریں۔ کہ کون کون تم میں مجاہد و صابر ہیں؟ اور تمہاری خبروں کو جانچ لیں) پس۔ یقیناً اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ ہمارا امتحان لیا جاوے۔ کہ آیا ہم مذکورہ بالا حکم پر ثابت قدم رہنے کے قابل بھی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ آثار و علامات بتا رہے ہیں۔ کہ ہم میں ایک خوفناک جنگ ہونے والی ہے۔ اور کہ کون کون اس آزمائش میں پورا اترنیکا اہل ہو سکتا ہے۔ پس اس نازک ترین موقعہ پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنی زبان یا قلم سے کوئی ایسا لفظ یا جملہ نہ نکالیں۔ جو حفظ مراتب کے منافی ہو ورنہ ہم صابرین کے زمرہ سے خارج کر دیئے جائیں گے اور پھر کامیابی کا منہ دیکھنا دشوار ہو جائیگا۔ یعنی وہ دیوار جو ہمارے عظیم الشان کام (اشاعت اسلام جسکی نسبت مسیح موعود نے تاکید اکید فرمائی تھی) میں حائل ہو رہی ہے۔ پھر اس کا مسمار کرنا ہمارے لئے محال نہیں تو مشکل ضرور ہوگا اگرچہ الٰہی کام رک نہیں سکتے وہ ہماری جگہ کسی دوسرے کو مامور کر سکتا ہے۔ لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ خدمت ہمارے ہی سپرد رہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آؤ ہم سب مل کر دعاؤں اور اس کی حمد میں مصروف ہو جائیں۔ اور اسی سے گڑگڑا کر کسی احسن فیصلہ کے طالب ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں ہمیں ہر قسم کے نقصانات کا متحمل ہونا پڑیگا۔ کیونکہ اللہ جب کسی کے صبر اور استقامت کا امتحان کرنا چاہتا ہے تو پہلے اندوہ و الم کے پہاڑ اس کی کامیابی میں حائل ہو جاتے ہیں۔ جن کے لئے ہمیں ہراساں نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ ہموم و آفات ہمیشہ اُن ہی لوگوں پر گذرا کرتے ہیں۔ جن کے مقدر میں کامیابی ہوتی ہے غمی خوشی کا اور تاریکی روشنی کا پیش خیمہ ہے۔ جیسا کہ روزمرہ کے مشاہدہ میں آ رہا ہے ؎ خورشید نکلتا ہے سدا پردۂ شب سے

انشاء اللہ اگر ہم اپنے دعویٰ میں سچے اور اس کی قبولیت کے لائق ہیں تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ ہماری الحاح و زاری اور صبر و استقامت کو دیکھتے ہوئے ہم پر اپنے افضال کے باب نہ کھول دے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے کہ "یا ایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین" (یعنی مسلمانو! مصائب و ابتلا کے ورود پر صبر و صلوٰۃ سے مدد لو اور یقین رکھو کہ اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے)

اس سے میری مراد یہ نہیں کہ ہم نزاع کے دفعیہ کے لئے ظاہری اسباب مہیا نہ کریں اور جائز کوششوں سے دست کش ہو جائیں۔ بلکہ اس بیان سے میرا منشا یہ ہے۔ کہ جہاں ہم اپنے مولا سے درخواست کریں۔ وہاں دوسری طرف ظاہری اسباب سے بھی کام لیں اور اپنے بھائیوں کے ساتھ انہیں اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے تبادلۂ خیالات برابر کرتے رہیں۔ لیکن نہایت شستہ اور مہذبانہ الفاظ میں۔ جس سے ہمارے اتقا اور محبت و اخلاق پر حرف نہ آئے اور ایسے طریقہ سے کہ ہمارے اہل وطن بھی ہم پر ہنسی نہ اڑائیں اور ہم سب کو مندرجہ ذیل کے مقولہ پر کاربند ہونا چاہئے ؎

در سخن با دوستاں آہستہ باش
تا ندارد دشمن خونخوار گوش

موجودہ خلافت نے جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے

چونکہ اس وقت ہماری جماعت دو حصوں پر منقسم ہو گئی ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جو صدر انجمن احمدیہ کے نظام کو عرصہ سے درہم برہم کرنیکا متمنی ہے جیسا کہ خود انکی اپنی تحریرات سے ثابت ہو رہا ہے اور دوسرے حصہ کے وہ لوگ ہیں جو اپنے آقا مسیح موعود کے حکم کے مطابق اس بات پر مصر ہیں۔ کہ انجمن خدا کے مسیح کے ہاتھوں کی قائم کردہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ اس کے قیام میں کوشاں ہیں اور غالباً وہی حق بجانب ہونگے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے مطابق وہ تعداد میں تھوڑے ہیں۔ غرضیکہ اگر موخر الذکر کا نصب العین اشاعت اسلام ہے تو مقدم الذکر کا بھی طریق اشاعت میں فائدہ نظر کا خیال ہے۔ مگر دلائل تو پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اس لئے اس کا تمام زور خلافت پر ہے اور خلیفہ بھی ایسا کہ [illegible] حکم "الوصیت" انجمن کا مطاع [illegible] سے ان لوگوں کا مطلب انجمن کے پرانے با اثر ممبروں کا زور گھٹانا ہے۔ ہر چند وہ حضرات جو حضرت مسیح موعود کے مقرر کردہ ممبر [illegible] انجمن کے با اثر رکن ہیں۔ حساب کتاب [illegible] فضول کاموں پر قوم کا روپیہ ضائع [illegible]

کرنے والے بھی نہیں ہیں ہاں موجودہ خلافت جو اولیت کے خلاف انجمن پر بیجا حکمرانی کرنے کی خواہشمند ہے وہ اس کو اس امر سے مانع ہیں اور یہی وجہ کشیدگی اور نااتفاقی کی ہوئی کہ آج جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے

یہ طریقہ انتخاب بالکل ناجائز ہے - افسوس! مویدین خلافت کی تعداد کہنے کو تو دو ہزار بتلائی جاتی ہے لیکن دراصل ایسے مویدین کی تعداد جو موجودہ خلافت کے مضرات سے باخبر ہوں۔ اسقدر کم ہے۔ کہ جنکی تعداد چالیس مومن تو یکطرف رہے دس کے عدد تک بھی نہیں پہنچ سکتی اور وہ بھی اپنے ہی گھر کے آدمی بجز ان دو چار اصحاب کے جو "سخن چین بدبخت ہیزم کش است" کے مصداق ہیں۔ اور وہ اپنی اپنی اغراض کو مدنظر رکھکر اسوقت درپے انتقام ہیں۔ جن کی شوخیٔ تحریر اور معترض سخن سے بزرگان دین اور رفیقان مسیح انگشت بدنداں ہیں۔ اور بے خبر و کم اندیش سادہ لوگ اُن کے ہتھے چڑھ رہے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ موجودہ خلافت کے ستون یہی حضرات ہیں۔

کیا موجودہ خلافت خلافت راشدہ کے نمونہ پر ہے - حضرت صاحبزادہ صاحب جو ایک مقدس باپ کے جگر گوشہ ہونیکے علاوہ اپنی ذات سے نہایت شریف اور نیک نفس ہیں کیا وہ اپنی خلافت کو خلافت راشدہ کے نمونہ پر قوم کے آگے پیش کر کے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے مقابلہ پر کوئی اپنا ایسا طرز عمل پیش کر سکتے ہیں جیسا کہ انہوں نے فتح شام کے بعد ایک مجلس شوریٰ میں ایک مسئلہ کی نسبت جب اختلاف آرا ہوا کھڑے ہو کر فرمایا "فانی واحد کاحدکم ولست ارید ان تتبعوا ھذا الذی ھوی"

ترجمہ:۔ (کیونکہ میں بھی تم میں سے ایک کے برابر ہوں میرا یہ منشا نہیں کہ میں جو چاہتا ہوں اسکو تم بھی مان لو)

"کاحدکم" کا لفظ قابل غور ہے آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنٹ کی رائے دو ووٹوں کے برابر ہوتی ہے لیکن جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صاف فرمایا کہ گو میں خلیفہ وقت ہوں تاہم میری رائے تمام اعضائے شوریٰ کی طرح ایک ہی ووٹ کا حکم رکھتی ہے۔ اس سے زائد نہیں۔ غرضیکہ اسی قسم کے اور بہت سے مقامات ہیں جن کو میں بخوف طوالت اس وقت پیش کرنے سے معذور ہوں۔

کیا آپکی بیعت سے انکار کرنیوالے واقعی فاسق ہیں؟ - اگر ٹھیک ہے تو پھر ان صحابہ کا کیا حال ہوگا۔ جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے صاف انکار کر دیا تھا۔ اور جن میں حضرت طلحہ اور زبیر رضی جیسے جلیل القدر بزرگ بھی شامل تھے۔ اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی۔ خدا کے لئے اسکی ضرور تشریح فرما دیجئے۔ (باقی وارد)

خاکسار (ایس۔ ایچ) محمد اعظم احمدی (دھرمکوٹی)

"ایک صریح غلط بیانی"

"الفضل" قادیان۔ نمبر ۴۳ الف مورخہ ۴ر اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر زیر عنوان "خلیفہ وقت کی خلافت کا ثبوت "الوصیت" سے" لکھتا ہے۔

"خلافت کا ذکر وہاں ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں فرمایا ہے۔ کہ:۔

"جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیت استخلاف کے ماتحت ابوبکر قدرت ثانیہ کا مظہر ہوا۔ اسی طرح میرے بعد بھی ہوگا۔ اور چند وجود قدرت ثانیہ کے مظہر ہونگے"

پھر حضرت صاحب نے صاف فرما دیا کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے"

جس عبارت کو الفضل نے حضرت مسیح موعود کیطرف منسوب کر کے جلی قلم سے لکھا ہے اسکو ہم نے بھی جلی ہی کر دیا ہے۔ تاکہ نقل مطابق اصل ہو۔ ہم نے الوصیت کو کئی دفعہ پڑھا ہے اور بغور پڑھا ہے۔ مگر جس عبارت کو الفضل نے حضرت مسیح موعود کیطرف منسوب کیا ہے۔ وہ الوصیت میں ہرگز نہیں۔ ہم ایڈیٹر صاحب الفضل سے خصوصاً اور حامیان خلافت سے عموماً پوچھتے ہیں کہ اب تم کس منہ سے غیر احمدی مسلمانوں کو "یحرفون الکلم عن مواضعہ" کے مصداق ٹھہراؤ گے۔ وہ بیچارے تو صرف "رافعک" کو "متوفیک" پر مقدم کرتے تھے۔ مگر تم نے تین سطروں کی خانہ ساز اور جعلی عبارتوں کو نہایت [illegible] حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور [illegible]

یہ بعینہ حضرت صاحب کی عبارت ہے۔ اسکو جلی حروف میں ممیز طور پر علیحدہ کر کے لکھا ہے۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ اس خانہ ساز عبارت کی بنا پر نہایت [illegible] جرات کیساتھ یہ استدلال کیا ہے۔ کہ "پس حضرت صاحب نے صاف فرما دیا ہے۔ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے"

اس قسم کی مکروہ غلط بیانی شاید اخباری دنیا میں پہلی ہی مثال ہوگی اور ہمیں دلی رنج ہے۔ کہ اس کا ارتکاب ایک ایسی جماعت کیطرف سے ہوا ہے۔ جو صداقت کی مدعی ہے۔

العظمۃ للہ! ان خانہ ساز عبارتوں اور چند لوگوں کے خواب و خیال کی بنا پر کوئی ہمیں فاسق کہتا ہے کوئی سفیہ بتلاتا ہے کوئی یزید سے تشبیہ دیتا ہے۔ ہاں بالکل سچ ہے ؎

جہاں انسان بدتر ہیں بہائم سے کہ ناطق ہیں
بہا سمجھے ہوئے ہیں نطق کو اوصاف انسان سے
یہاں تک ہدایت جانتے ہیں نطق ناطق کو
مگر واں نطق کم نہیں غول بیاباں سے

اس کے علاوہ . . . . ویسے بھی آجکل الفضل کے کالم تحریف فی الروایت کے لئے وقف ہیں۔ مگر ہمیں اتنی فرصت نہیں۔ کہ ہم ان تمام پر مفصل ریویو لکھیں۔ عنقریب خلافت کے اسیروں کی طرف سے تفریق کے خطوط دفتر الفضل میں پہنچنے شروع ہو جائیں گے۔

(مصطفٰے خاں از پٹیالہ)

"مسلمانوں کی تکفیر"

تین ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک مضمون "الحکم" اور "تشحیذ" کے کالموں میں شائع ہوا تھا۔ جس کا عنوان یہ تھا کہ "مسلمان وہی ہے۔ جو سب ماموروں کو مانے"۔ اور اس میں اس قسم کے دلائل اور نظائر پیش کئے گئے تھے جن سے تمام غیر احمدی مسلمانوں کی تکفیر ثابت ہوتی تھی۔ میں نے ایک ایسی آواز کو جو بظاہر خاندان نبوت کی آواز سمجھی جاتی تھی عام کانوں تک پہنچانے کے لئے ایک منظوم ٹریکٹ کی صورت میں اپنی گرہ سے پانچ ہزار شائع کیا اور مفت تقسیم کرنا شروع کر دیا جب وقت حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کو اس ٹریکٹ کی اشاعت کا علم ہوا۔ آپ نے بلا کر فرمایا (جس کا مفہوم یہ تھا) کس اجازت سے تم نے یہ مضمون شائع کیا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ غیر احمدیوں کو کافر کہا جاوے میں نے عرض کی کہ میرے پاس الحکم آتا ہے اس میں سے یہ مضمون نقل کیا گیا ہے فرمایا مجھکو رنج ہوتا ہے۔ اعتراض ذکر و چپ رہو۔ اس دن سے میں نے ان ٹریکٹوں کی اشاعت بند کر دی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مغفور کی رائے غیر احمدیوں کے متعلق کیا تھی۔ اور موجودہ مدعی خلافت یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب کی رائے کیا ہے نیز اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کہ آپ نے رحلت سے پہلے اپنے جانشین کیلئے کیا وصیت فرمائی ہے؟ آپ تمام غیر احمدیوں کو کافر کہنے کے خلاف تھے اور دیگر بزرگان سلسلہ احمدیہ کی بھی یہی رائے ہے کہ غیر احمدی کلمہ گوؤں کو ناقص کامل کے فرق سے قطع نظر کرتے ہوئے مسلمان سمجھنا چاہئے ؎ تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی

احمدی قوم ہوشیار ہو اور آنکھ کھول یہ ابتلا کا وقت ہے [illegible] عالمگیر تحریک کے لئے متحدہ پلیٹ فارم کی ضرورت ہے اور قربانیاں کرنیکا وقت ہے [illegible] اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کی منادی کریں [illegible] حضرت مسیح موعود کی تعلیم [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عجائبات ثم العجب

ایک بزرگ مولوی و رالیہ ... استغفر اللہ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ ربنا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین ۔

شملہ میں مولنا سرور شاہ صاحب نے اللہ جل شانہٗ کی عظیم قسم کھاکر اور واللہ باللہ ثم تاللہ کہکر حضرت میاں صاحب صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا عقیدہ در بارہ کفر و اسلام غیر احمدیاں وہی بیان کیا کہ جو حضرت مولنا مولوی محمد علی صاحب نے بذریعہ ٹریکٹ بنام مسئلہ کفر و اسلام شائع کیا شملہ کے احمدیوں کو سخت مغالطہ میں ڈالدیا ۔ (دیکھو خط مولوی عمر الدین صاحب احمدی از مریدان حضرت صاحبزادہ صاحب مطبوعہ پیغام صلح ۵۱)

حیرت اور تعجب اور پھر افسوس ہے ۔ کہ اگر صاحبزادہ صاحب کا یہی عقیدہ ہمیشہ سے تھا جو جناب مولنا مولوی محمد علی صاحب کا ہے ۔ تو پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے کیوں اس بحث کو طول دیا اور اخبار الفضل مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء نمبر ۴۲ میں کیوں اسی مسئلہ کفر و اسلام کی بنا پر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب پر نکتہ چینی کی اور اگر کوئی اختلاف نہیں تھا ۔ تو کیوں اسی روز وفات حضرت خلیفۃ المسیح کے دن بعد عصر جو حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ٹہلتے ہوئے آپس میں مسئلہ خلافت ... مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق بات چیت کی تھی ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ... یہ فرمایا کہ " آپ اس اعتقاد کو دل میں رکھ سکتے ہیں ۔ یہ نہ فرمادیا کہ آپ اور میں تو اس مسئلہ کفر و اسلام میں ایک ہی خیال رکھتے ہیں ۔ اور یہی عقیدہ میرا ہے ۔ جو آپ کا ہے ۔ کہ میں غیر احمدیوں کو کافر یعنے کافر بالماموری کہتا ہوں " کافر باللہ اور کافر بالمحمد رسول اللہ نہیں کہتا ۔ پھر بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء جبکہ خاکسار و مرزا یعقوب بیگ و مولانا مولوی محمد علی صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب ۔ مولوی صدر الدین صاحب وغیرہ حضرات حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ جانشینی کے سوال کے متعلق جلد بازی سے کام نہ لیا جاوے بلکہ مجلس شوریٰ قائم کرکے بعد میں فیصلہ کیا جاوے اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس مفصلہ ذیل اصحاب بھی موجود تھے ۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی حضرت نواب محمد علی خان صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب حضرت صاحبزادہ عبد الحی صاحب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب میاں صلاح الدین صاحب عمر اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جو چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے) ہمارے سب کے سامنے مفصلہ ذیل گفتگو اس مسئلہ کے متعلق ہوئی " واللہ علیٰ ما نقول شہید " ۔

حضرت مولنا مولوی محمد علی صاحب نے دریافت فرمایا کہ بیعت کرکے کیا ہم اختلاف عقائد رکھ سکتے ہیں ؟ حضرت مولنا مولوی سید محمد احسن صاحب نے جواب دیا کہ اجتہادی طور پر اختلاف رکھ سکتے ہیں ۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ کیا مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق میں خلیفہ کے خلاف اپنا عقیدہ رکھ سکتا ہوں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا کہ عقیدہ رکھ سکتے ہیں ۔ مگر اعلان نہیں کرسکتے مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میرا تو تصنیف کا ہی کام رہتا ہے آج کل قرآن مجید کا ترجمہ لکھ رہا ہوں ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے ۔ کہ میں اپنے اعتقادات کا اعلان نہ کروں ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اعلان نہیں کرسکتے ۔ پھر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ جو اختلاف عقائد کیوجہ سے بیعت نہ کرے اس کے لئے کیا فتویٰ ہے اس کے جواب میں مولوی محمد احسن صاحب نے روبرو صاحبزادہ صاحب کے فرمایا کہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون اسکی تائید حضرت صاحبزادہ صاحب نے بھی کی ۔ اور دونو بزرگواروں نے یہی فتویٰ دیا کہ بیعت نہ کرنے والے فاسق ہونگے ۔ اس کے جواب میں مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ بیعت کرکے خلیفہ کے خلاف عقائد رکھکر منافق بننے سے بیعت نہ کرکے فاسق بننے کو میں ترجیح دیتا ہوں ۔ اس کے بعد ہم سب وہاں سے چلے آئے

اس گفتگو کا صاحبزادہ صاحب و دیگر حضرات میں سے کوئی بھی انشاءاللہ انکار نہیں کرسکتا ۔ پھر اگر حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا اس مسئلہ میں وہی مذہب تھا ۔ جو مولنا مولوی محمد علی صاحب کا تو پھر انکو اپنے عقیدہ کے اعلان کرنے کی کیوں اجازت نہ دی گئی اور ان سے معلم مکرم بزرگ سے غلط فہمی دور کرکے انپر اپنا عقیدہ کھلے الفاظ میں کیوں ظاہر نہ کیا ۔ پھر اس کے بعد مرزا خدا بخش صاحب مصنف عسل مصفیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو انکی بیعت کرنے کے وقت کیوں یہ کہا ۔ کہ میرا مسئلہ کفر و اسلام و نبوت مسیح موعود میں آپ کے خلاف اعتقاد رکھتا ہوں ۔ تو پھر آپ نے کیوں نہیں فرمایا ۔ کہ میرا عقیدہ وہی ہے جو حضرت مولانا [illegible] محمد علی صاحب کا ہے اور پھر مولوی مبارک علی صاحب بیعت [illegible]

عقاید در بارہ مسئلہ کفر و اسلام و مسئلہ نبوت و خلافت مسیح موعود حضرت صاحبزادہ صاحب کو اخبار الفضل میں شائع کرنے کے لئے بھیجے تھے ۔ انکو کیوں درج اخبار الفضل نہ کیا گیا ۔ اور وہاں کے متعلق انکی کیوں تسلی نہیں کی گئی ۔ اور اگر غیر احمدی کلمہ گوؤں کو حضرت صاحبزادہ صاحب مسلمان سمجھتے ہیں تو انہوں نے کیوں اسوقت تک اس امر کا اعلان نہیں کیا ۔ کہ ہم مولانا مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ اس مسئلہ میں متفق ہیں ۔ اور ہم سب کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتے ہیں ماسوا ان کے جو حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ دیکر خود کافر بنتے ہیں ۔

اب اگر مولنا سرور شاہ صاحب سے یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے باوجود اسقدر محنت اٹھانے اور وقت ضائع کرنے کے ثابت کیا تو کیا کیا تو ایک منصف مزاج آدمی یہی جواب دیگا ۔ کہ کچھ نہیں اگر مولوی صاحب مرحوم کی نیت بخیر ہوتی اور انکی اس فتوے کفر پر جو حضرت میاں صاحب نے سالہا سے مرتب کیا ہوا ہے ۔ حق الامر کی بنا پر یہ واللہ باللہ ثم تاللہ کی قسم ہوتی کہ حضرت میاں صاحب حضرت مسیح موعود کے منکروں کو صرف کافر بالماموری جانتے ہیں ۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں تو وہ ساتھ اس کے یہ بھی علانیہ فرما دیتے کہ کافر بالماموری اور کافر بالرسول میں فرق بھی ہے ۔ مگر مولوی صاحب موصوف تو حضرت صاحب کو رسولوں اور نبیوں کی طرح حقیقی معنوں میں نبی اور رسول سمجھتے ہیں ۔ پھر کیوں کافر بالماموری کا لفظ بولکر لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں ۔ اور اپنی مولویت کے رعب سے انکو مرعوب کرتے ہیں ۔ حضرت اقدس مرزا صاحب کا الہام "سب مولوی ننگے ہوجائینگے" آج پورا ہوتا نظر آرہا ہے ۔ کیونکہ مولانا سرور شاہ صاحب نے سیالکوٹ کے جلسہ پر علانیہ کفر کا فتویٰ غیر احمدیوں پر سناکر مجلس میں ایک شور برپا کردیا تھا ۔

اب ہم اطلاع عام کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب اور حضرت میاں صاحب کا مذہب در بارہ مسئلہ کفر و اسلام متقابل لکھ دیتے ہیں ۔

حضرت صاحب کا مذہب	حضرت میاں صاحب کا مذہب
(۱) ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جبتک کہ وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جاوے ۔ بدر ۲۴ مئی جلد ۶ نمبر ۲۱ صفحہ ۱۴	(۱) جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے تشحیذ
(۲) جو ہمیں کافر نہیں کہتا ہم اسکو ہرگز کافر نہیں کہتے ۔ بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء	(۲) جو لوگ آپکو کافر نہیں کہتے اور ساتھ ہی غیر احمدیوں کو بھی مسلمان ہی جانتے ہیں ۔ وہ بھی کافر ہیں تشحیذ جلد ۶ صفحہ ۱۴۱
(۳) میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا ۔ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۶۵ ۔	(۳) میاں صاحب سوائے احمدیوں کے سب اہل قبلہ کو کافر کہتے ہیں چنانچہ جلسہ سالانہ پر میاں صاحب نے
(۴) پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمان کلمہ گو کو کافر ٹھیرایا ہے "	بڑے زور سے اعلان کیا " کہ میں غیر احمدیوں کو کافر کہنے سے نہیں ٹلونگا "
اس سے آگے لکھا ہے ۔ کہ وہ کاغذ اور اشتہار یا کتاب دکھاؤ جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھیرایا ہو " ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲	(۴) " آپ نے (مسیح موعود) اس شخص کو بھی جو آپ کو (مسیح موعود کو) سچا جانتا ہے ۔ مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھیرایا ہے " تشحیذ جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ (حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی ۸۰ کتابوں میں کہیں بھی ایسا نہیں لکھا)
(۵) " میرے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا " کیونکہ " اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے ۔ جو خدا تعالےٰ کیطرف سے شریعت و احکام جدید لاتے ہیں " تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰	(۵) بلکہ اسکو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپکا انکار نہیں کرتا ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھیرایا دیکھو تشحیذ جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ (مگر حضرت مرزا صاحب کی تحریروں میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہوا ہے)
۶ ۔ میں نے بہت سی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ یہ بات سمجھا دی ہوئی ہے ۔ کہ وہ مسیح ہوں جسکا ذکر اور وعدہ اجمالاً قرآن میں اور تفصیلاً احادیث میں پایا جاتا ہے ۔ اور جو لوگ مجھے نہیں مانتے قرآن شریف کی رو سے اُن کا نام فاسق ہے " لاہور کی تقریر کا مجموعہ صفحہ ۱۲ ۔	(۶) آیت استخلاف کے ماتحت جسطرح حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنے منکروں کی نسبت ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون فرمایا ہے ۔ اسیطرح آج صاحبزادہ صاحب اسی آیت کے ماتحت احمدیوں پر فاسق کا فتویٰ لگارہے ہیں دیکھو الفضل ۲۵ مارچ مگر فرق اتنا ہے کہ حضرت [illegible] مسیح موعود کو تو خدا بذریعہ الہام خدا فرماتا ہے ۔ یا آدم اور یہ خدا بذریعہ الہام فرماتا ہے ۔ انا جعلناک خلیفۃ فی الارض " وہ تو خدا کے الہام کے ماتحت اپنے منکروں کو فاسق فرماتے ہیں مگر حضرت میاں صاحب اپنے خلیفہ
۷ ۔ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے	
ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۴۰ ۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی فرمادیا تھا کہ صاحبزادہ صاحب بھی اس مسئلہ کفر و اسلام کو نہیں سمجھے ۔	فرماتے ہیں ۔ ۔ " قرآن شریف میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے ۔ اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں اسلئے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں تشحیذ جلد ۶ صفحہ ۱۴۰ پھر صفحہ ۱۴۱ پر لکھا کہ نبی کے انکار کے متعلق پارہ ۶ کے ابتدائی رکوع کو پڑھا جاوے ۔

(حالانکہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے نہ تو حقیقی معنوں میں اپنے آپکو نبی اللہ کہا اور نہ پارہ ۶ کے ابتدائی رکوع کی آیت ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ . . . . . . اولئک ھم الکافرون حقاً کو کبھی پیش کرکے اپنے منکروں کو کافر ٹھیرایا اور نہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں کسی نبی اور رسول کے آنیکی کوئی خبر ہے ۔ قرآن شریف میں حضرت نبی کریم کے بعد تمکین دین کیلئے خلفا کے قیامت تک آتے رہنے کی وعدہ الٰہی کے رنگ میں پیشگوئی تو ہے ۔ لیکن تکمیل دین کیلئے اب کسی نبی اور رسول کے آنیکی کوئی پیشگوئی نہیں کیونکہ دین تکمیل تو حضرت نبی کریم کی ذات پاک پر ہوچکا ۔ اسی لئے حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی ہر ایک کتاب میں اس بات کو کھول کھول کر لکھدیا ہے کہ حضرت نبی کریم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی میں بھی جو بدقسمتی سے آج تمام آپکی پہلی کتابوں کی ناسخ سمجھی جاتی ہے استفتاء عربی صفحہ ۶۴ میں صاف طور پر لکھدیا ۔ وان رسولنا خاتم النبیین وعلیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین الخ ۔ پھر مولانا سرور شاہ صاحب کا یہ فرمانا کہ حضرت میاں صاحب غیر احمدیوں کو کافر باللہ نہیں کہتے بلکہ کافر بالماموری کہتے ہیں ! گرداب حیرت میں ڈالنے والا ہے گویا مولانا صاحب حضرت میاں صاحب کا یہ مذہب بیان کرتے ہیں ۔ کہ آپکے نزدیک جو لوگ خدا تعالےٰ کی توحید اس میں تصور کرتے ہیں ۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو نبی نہیں مانتے وہ کافر باللہ نہیں ۔ اور اگر نعوذ باللہ مثلاً ایک ہی دن سارے سب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار کرکے مجرد توحید کو ہی کافی سمجھیں اور اپنے تئیں قرآن اور رسولؐ کی پیروی سے مستغنی خیال کرلیں اور مکذب ہو جائیں تو حضرت میاں صاحب کے نزدیک یہ لوگ باوجود مرتد ہونیکے کافر باللہ نہیں ہونگے ۔ کافر بالماموری ہونگے ۔ حالانکہ ہم ایسا خیال نہیں کرتے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا یہ مذہب ہو ۔ مولانا سرور شاہ صاحب نے بھی صرف بیعت کرنے کی خاطر شملہ کے احمدیوں کو مغالطہ میں ڈالدیا ۔ کہاں کافر بالرسول اور کہاں کافر بالماموری کیا ہر مامور رسول اور نبی ہوتا ہے ۔ کیا حضرت مرزا صاحب حقیقی معنوں کی رو سے نبی تھے ۔ کیا کوئی اُمتی صرف نبی کہلا سکتا ہے ۔ یا ظلی اور بروزی طور پر نبی کہنے والے کو ہم دین ہم نبی کے نام سے پکار سکتے ہیں یا جزوی نبی کو کلی نبی یقین کرسکتے ہیں ۔ جب حقیقی معنوں کی رو سے کوئی ظلی اور جزوی نبی نبی نہیں کہلا سکتا اور نہ حقیقی معنوں میں ائمہ اولیا اور خلفا کو نبی کہہ سکتا ہے ۔ تو کسی مامور غیر نبی کا ماننا کسطرح ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہوسکتا ہے ۔

کیا آج دنیا میں جو شخص دین اسلام میں داخل ہو اسکے لئے یہ ضروری ہے اور ایمان کی جزو ہے کہ وہ محمد رسول اللہ کی رسالت کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر بھی ایمان لاوے ۔ اور کیا اسکا اسلام اسلام نہیں ہوگا جبتک کہ وہ مسیح موعود پر ایمان نہ لاوے مگر قرآن شریف تو فرماتا ہے ۔ کہ ہر ایک امت سے بذریعہ ان کے نبی کے یہ عہد لیاگیا تھا ۔ کہ جب حضرت خاتم الانبیاء پیدا ہوں تو ان پر ایمان لانا ۔ اور انکی مدد کرنا کیا اسی طرح مسیح موعود کے لئے بھی خدا نے کیا پھر کس طرح فرع کو اصل قرار دیتے ہو اور شاخ کو جڑھ تسلیم کرتے ہو ۔ مانا کہ یہ شاخ سرسبز ہے اور یہ بھی قبول کیا کہ ایسے پھول اور پھل آتے ہیں مگر جڑھ سے الگ کرکے تم اسے دیکھ لو کہ یہ خشک ہوجائیگی ۔ اور تمام برکتوں سے محروم ہوگی کیونکہ یہ شاخ جزو ہے کل نہیں اور جو کچھ اس میں ہے ۔ وہ اس میں نہیں بلکہ سب جڑھ کا ہی فیضان ہے یعنی جڑھ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اور شاخیں تمام صلحا اور اتقیا اور اولیا اور ائمہ اور خلفا ہیں پس تم کیوں شاخ کو جڑھ کہہ رہے ہو ۔ اور جزوی نبی کو کلی نبی تسلیم کررہے ہو اور ظلی نبی کو اصلی نبی قرار دے رہے ہو ۔ خدا کا خوف کرو ۔ یہ کس قدر بیہودہ خیال ہے اور قریب ہے ۔ کہ کفر ہوجائے ۔ کہ جب تک مسیح موعود نہیں آیا تھا تب تک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ابھی ثابت نہیں ہوئی تھی انکی گواہی سے ثابت ہوئی ۔ اس کا آنا تو اس لئے ہے کہ تا وہ مجددوں کے رنگ میں ظاہر ہو اور فتنہ صلیبیہ کو دور کرکے دنیا میں توحید اور توحیدی ایمان کا جلال ظاہر کرگئے ۔

جلد ۱ | لاہور - سہ شنبہ - مورخہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ عیسوی | نمبر ۱۱۹

گذشتہ اجلاس صدر انجمن احمدیہ کی صحیح کارروائی

(از مولانا مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی سکرٹری انجمن احمدیہ) ملاوہ ان الفضل مورخہ ۵ اپریل جو ارصدر انجمن کے اجلاس کے متعلق کہا گیا ہے وہ واقعہ کے مطابق نہیں ہے۔ جب صاحبزادہ صاحب اور نواب صاحب اور ان کے رفقا نے یہ چاہا کہ صدر الدین کو سکرٹری کے عہدہ سے علیحدہ کیا جائے۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے یہ عرض کیا۔ کہ بے قاعدگی ہے ابھی وقت یہ امر پیش نہیں ہے کہ سکرٹری کون ہو۔ سوال تو اتنا ہی تھا۔ کہ مولوی شیر علی صاحب کو روکا جائے۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ جب وہ رک جائیں تو ان کو سکرٹری بنا دیا جائے۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا کی اس عرضداشت کو روک دیا گیا۔ اور اس بے قاعدگی کو جاری رکھا گیا تو وہ اٹھکر چلے گئے۔ اس پر کسی نے ان کو التجا نہ کی۔ کہ اگر اس بے قاعدگی کو آپ ناپسند کرتے ہیں۔ تو اگلی دفعہ ہم سکرٹری کے عہدہ کے متعلق امر پیش کر کے صدر الدین کو علیحدہ کر دیں گے۔ لیکن اب الفضل میں یہ لکھدیا ہے کہ میاں صاحب نے کہدیا۔ کہ اچھا ہم آپ کی خاطر یہ سوال روک دیتے ہیں۔ یہ بات الفضل نے میاں صاحب کے متعلق غلط درج کر دی ہے ان سے دریافت کر لیا جائے یہ بات بالکل باطل ہے اور پھر اس پر گواہی دی۔ کہ صدر الدین نے بھی کہا کہ اب تو انہوں نے سوال روک دیا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو ایسا نہیں کہا۔ بلکہ جب انہوں نے میرے اٹھنے کے لئے مجھے ایک دو دفعہ کہا تو میں نے ان کو کہا کہ میں نہیں چاہتا۔ کہ سکرٹری اٹھکر چلا جائے اور انجمن کا اجلاس بند ہو جائے۔ آپ تشریف لے جاتے ہیں۔ لیکن باقی بزرگوں کو پیچھے چھوڑ کر سکرٹری کے لئے مناسب نہیں۔ کہ خود اٹھکر چلا جائے اور کام رک جائے۔

دوسرے میں نے یہ کہا کہ میں بے ہمت انسان نہیں کہ میرے متعلق یہ امر پیش کیا ہو کہ مجھکو موقوف کیا جائے کہ میں اس کو برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے کام بند کر کے چلا جاؤں۔ جب یہ اصحاب تشریف لے گئے اور میں سات ممبروں کے ساتھ اکیلا معاملات پر گفتگو کرتا رہا۔ جو میری رائے ناقص میں آیا پیش کیا۔ میرے ذاتی معاملہ کے متعلق خوب بحث ہوئی اور ووٹ لئے گئے۔ ہر ایک نے کہا کہ اس کو موقوف کر کے مولوی شیر علی صاحب کو سکرٹری مقرر کیا جائے۔ چونکہ وہ وجہ ایسی بیان کرتے تھے۔ جو پچھلے کاغذات کی رو سے معقول نہ تھی اس لئے آخر فیصلہ کی راہ یہ ٹھہری کہ پچھلے اجلاس کا ریزولیوشن جو اس امر کے متعلق ہے نکال کر پڑھا جائے۔ جب میں نے وہ ریزولیوشن نکال کر پڑھا۔ تو یہ فیصلہ ہوا۔ کہ واقعی اس وقت یہ بات پیش نہیں ہو سکتی لیکن اخبار الفضل میں خلاف واقعہ بات درج کر دی گئی ہے۔

اگر وہ کہتے ۔۔ کہ ہم اس سوال کو نہیں چھیڑتے تو بعد میں ایک ایسے شخص کے مقابل میں ووٹ لینے کے کیا معنے بحث کرنے سے کیا غرض۔ پچھلے ریزولیوشن نکلوا کر پڑھ پڑھا کر اپنی بات خود رد کرنے کا کیا مطلب تھا۔ میں نے مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب سے پوچھا ہے۔ کیا جناب نواب صاحب آپ کو منانے کے لئے آپ کے پاس گئے تھے انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ یون گھنٹے کے بعد ایک پیغام ان کا پہنچا تھا۔ لیکن ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن الفضل میں یہ بات بھی الٹ درج ہے کہ نواب صاحب منانے کے لئے گئے۔

اس دفعہ انہوں نے یہ راہ اختیار کی ہے انجمن میں کاغذ بھیجا ہے کہ اس کو موقوف کر دیا جائے۔ اس دفعہ تو یہ امر شاید باقاعدہ پیش ہوگا اور میں علیحدہ بھی ہو جاؤں گا۔ لیکن پچھلی دفعہ ضرور مجھے علیحدہ کرنے کی سخت کوششیں کی گئیں۔ وہ غیر معقول اب بھی ہے کیونکہ آنریری کام کرنے والے ... کو موقوف

کر دینا بتاتا ہے کہ اس کی وجہ کچھ اور ہے۔

ایک امر اور خلاف واقعہ الفضل میں درج کر دیا گیا ہے وہ یہ کہ صدر الدین نے جناب خلیفہ رشید الدین صاحب اور جناب نواب صاحب اور مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب کی طرف سے وہ کاغذات روکے جو انہوں نے مولوی سرور شاہ صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کے ممبر بنانے کے متعلق بھیجے تھے۔ میں نے ان کاغذات کو نہ ہی روکا اور نہ ہی کبھی میرا ارادہ ہوا کہ ان کو روکوں۔ ہاں باقاعدہ کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان کاغذات کو یوں پیش کیا کہ آیا ممبر بڑھنے چاہئیں یا نہیں۔ اس تجویز کے پاس ہونے پر میں اس بات کو پیش کرتا کہ فلاں اصحاب کی طرف سے مولوی سرور شاہ صاحب اور حافظ روشن علی صاحب کے نام تجویز ہوئے ہیں۔

تجویز پاس ہونے سے پیشتر ممبروں کے نام پیش کرنا میں درست نہیں سمجھتا۔ اس پر ان بزرگوں نے بہت بحث کی اور سزا ایک یہ دی کہ سکرٹری کو کاغذ روکنے کی سزا دی جائے لیکن میں نے ان کو بھی سمجھایا۔ کہ کاغذ روکنا اس پر ہرگز نہیں بولا جا سکتا۔ جبکہ ان کاغذات کے اس حصہ کو میں نے پیش کر دیا ہے اور اس تجویز کے بعد لازمی طور پر دوسرا حصہ پیش ہوگا آپ لوگ سرعت اور پھرتی سے اگر کام نہ لیں تو دو اجلاسوں میں وہی بات آپ کی منشا کے مطابق پیش ہو سکتی ہے اور اگر بالفرض مان بھی لیا جاوے کہ کاغذ روکے گئے ہیں۔ تو اسی پر سکرٹری ... کو یوں کہنا چاہئے۔ کہ یہ کاغذات پہلے اجلاس میں ہی پیش ہونے چاہئیں تھے اب دوسرے اجلاس میں پیش ہوں۔ چنانچہ بحث کے بعد آخر ان بزرگوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا۔

لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔ اس دفعہ پھر کاغذ آگیا ہے کہ چونکہ کاغذ صدر الدین نے روکے تھے اس لئے اس کو موقوف کر دیا جائے۔ تعجب ہے کہ کاغذات کا روکنا ثابت بھی نہ کر سکنے پر سزا دی جاتی ہے۔ اور سزا بھی وہ جو ان کے خیال کو پورا کرتی ہے۔ کاغذات روکنے پر موقوف انتہائی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کاغذات پھر پیش ہوں اس پر اس بھیڑیے کی مثال خوب صادق آتی ہے۔ جس نے ایک بکری کے بچے کو چرتے دیکھکر ہڑپ کر لینا چاہا اور اسے کہا کہ سنا ہے تم نے ہمیں پچھلے سال گالیاں دی تھیں اس نے عرض کیا۔ کہ میری عمر پانچ ماہ کی ہے۔ پچھلے سال میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ تو اس نے کہا کہ بڑ بڑ مت کرو۔ تمہارے باپ نے گالی دی ہوگی۔ یہ کہکر اسے اچک لیا۔ والسلام - صدر الدین سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

طلبا کا جلسہ شکرگذاری

۱۴ اپریل ۱۹۱۴ء کو مدرسہ کے طالب علموں نے مولوی صدر الدین صاحب کے لئے الوداعی جلسہ کیا بہت سی تقریریں ہوئیں۔ سب کی زبان پر اور چہروں پر حسرت تھی۔ سب کو ان کی محبت اور احسانات کا اعتراف تھا دو دفعہ انہوں نے پارٹی دی اور ۔۔ جلسے کے بعد بہت سے لوگ استاد اور لڑکے سند و سامان ان کو قادیان سے باہر تک الوداع کہنے کو گئے۔ اور وہاں لوگوں کی آنکھیں نمناک تھیں دو ایک استاد بھی رو پڑے۔ منشی اکبر شاہ خاں صاحب۔ جنہوں نے ایک بہت تپاک کا ایڈریس پڑھا جس میں مولوی صدر الدین صاحب کی خوبیوں کا اعتراف تھا۔ اور ہر پہلو کی کامیابیاں جو اللہ تعالے نے عطا فرمائیں ان کا ذکر کیا تھا۔ وہ بہت سے طالب علموں کے ساتھ جو اپنے ہیڈ ماسٹر سے جدائی گوارا نہ کر سکتے تھے۔ نہر تک اور ان میں سے کچھ نہر کے آگے تک یکہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے گئے۔ مومن کی شان یہی ہوتی ہے ...

پہلی بحث اور وفا کا ثبوت دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند ضروری ملفوظات

از اخبار بدر مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء

ابتلائے خواب فرمایا اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں۔ یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہو جاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں ولی ہو گیا۔ رسول ہو گیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں اور اس کا پیارا ہو گیا ہوں اور نہیں سوچتا کہ اس کے نفس کا کیا حال ہے اور خدا کے ساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص کا تعلق اس کو کہاں تک حاصل ہے اور کس حد تک وہ بدیوں سے پاک ہو کر نیکیاں حاصل کر چکا ہے۔ صرف خوابوں کا آنا اور ان کا سچا ہو جانا کوئی شے نہیں کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور رسول کے وقت اس کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ چشمہ سے پانی نکلتا ہے۔ تو کچھ ادھر جگہوں پر پڑتا ہے اس میں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آیا کرتی تھی وہ کہا کرتی تھی۔ کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی ہوتے ہیں۔ جو سفنے دیکھتی ہوں وہ سچ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں اور افسوس ہے کہ لوگ اس سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اٹھاتے ہیں ان لوگوں کے واسطے بہتر تھا۔ کہ ان کو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے میں پڑ کر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے۔ کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگنا ان کے واسطے موجب ہلاکت ہے **ہماری جماعت میں بھی بعض اس قسم کے لوگ ہیں۔ جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں۔ میں ایسے آدمیوں کی نسبت ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائیں گے۔** خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں فرعون کا خواب بھی سچا ہو گیا تھا۔ سو یہ کچھ چیز نہیں۔ اصل بات جس کے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہئے وہ قد افلح من زکھا ہے۔ اصل مقصد جو خدا سے چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کی طرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اس جگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ مجھے الٰہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ ہی کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا

اعلان

سب احباب مطلع رہیں کہ جب تک صاحبزادہ صاحب نے اس اعلان کو جو خلاف قواعد انجمن کیا گیا ہے کہ انجمن کا روپیہ صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے۔ واپس نہ لیں کسی قسم کا چندہ قادیان بھیجنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی خلاف ورزی ہے اس اعلان کے علاوہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کے جلسہ میں جو کارروائی ہوئی ہے وہ اور بھی خطرناک ہے اور سلسلہ کا روپیہ اب درحقیقت سلسلہ کا نہیں رہا۔ بلکہ گدی قائم کر کے قوم کا روپیہ پیر کا مال قرار دیا گیا ہے۔ انجمن برائے نام ایک چیز رہ گئی ہے جو پیر کے ہر ایک حکم کی تعمیل کرنے والی ہوگی۔ ہمارے نزدیک یہ تمام کارروائیاں سلسلہ کے انتظام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی ہیں۔ اور تھوڑے دنوں میں یہ مردہ انجمن جو اب پیر کے ہاتھ میں کام کرانے کا ایک آلہ ہوگا۔ خود بخود مر جائیگی۔ لہذا ہم اپنے احباب کو ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ ۲۱ر اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۱۹

خلافتِ احمدیت

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی لنڈن)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ اگر اس وقت مسئلہ عنوان بالا میرے دوستوں کو ہندوستان میں تکلیف دے رہا ہے تو ان سے دور چھ ہزار کوس کے فاصلہ پر یہی امر میرے لئے کوئی کم سوہان روح نہیں ایک ہی دن کے اندر اندر تین چار تار یں قادیان سے آکر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ کی وفات۔ صاحبزادہ صاحب کی اختلافی خلافت۔ مخالفین خلافت پر نا ملایم فتوےٰ کی دردناک اطلاع ووکنگ میں پہنچاتی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ واقعات اگرچہ اپنے ظہور کے وقت بہت تکلیف دہ ثابت ہوئے۔ لیکن ان کا ظہور کوئی غیر متوقع نہ تھا۔ حضرت قبلہ کی وفات سے بہت پہلے احمدی جماعت دو گروہوں میں علی الاعلان منقسم ہو چکی تھی۔ اختلاف تو بالکل فروعی در فروعی تھے۔ لیکن غلو اور جوش نے انہیں مستقل امتیاز کا رنگ چڑھا دیا تھا ایسے حالات کے ماتحت کسی ایک شخص کی خلافت پر ایک متفقہ انتخاب ہو جانا ایک محال اور غیر طبعی امر تھا اس لئے ہمیں حیران نہ ہونا چاہئے کہ ان واقعات نے یہ پیچیدہ شکل اختیار کر لی ہے۔ بلکہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس وقت عقلمندی حشیت الٰہی اور بے نفسی سے اس اہم معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کریں اور سواءٍ بیننا و بینکم اگر ایک اہل کتاب کے ساتھ اشتراک چاہتا ہے۔ تو جن میں شدید اتحاد ہے اُن کے سامنے یہ حکم آ بکڑوں پھر رہنا چاہئے

میرے نزدیک اس وقت جماعت کے دو گروہ ہیں۔ اور کیا عجیب بات ہے کہ ان کے درمیان مابہ الامتیاز نہ جزو اسلام ہیں نہ فرایض احمدیت بدقسمتی اور غلو نے انہیں باعث تفریق کر دیا ہے ایک گروہ غیر احمدی جماعت کے کفر پر ایمان رکھتا ہے اور اپنے اس ایمان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض تحریروں سے استنباط کرتا ہے دوسرا گروہ ان تحریرات پر ایمان تو رکھتا ہے۔ لیکن اس کا مصداق انہیں اشخاص کو ٹھہراتا ہے۔ جن کا مفصل ذکر ان میں ہے۔ اور ان تحریرات کا اطلاق ہر ایک ایسے غیر احمدی پر نہیں سمجھتا جو احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ ان تمام تحریرات کو حضرت مسیح موعود کے ان مبارک الفاظ کی روشنی میں پڑھتا ہے جو آپ نے اپنی وفات سے صرف ہفتہ عشرہ پہلے بجواب سوال میاں فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا لاہور فرمائے اور جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ہم صرف انہی کو کافر کہتے ہیں جو ہماری تکفیر میں تقدم کرے۔ یہ گروہ حضرت قبلہ خلیفۃ المسیح کو بھی ایسا ہم عقیدہ قرار دیتا ہے۔ **خصوصاً جو کچھ انہوں نے اپنی وفات سے چند دن پہلے فرمایا**۔ اور پھر آپ کا مجھے بذریعہ تار لنڈن میں اجازت دینا کہ میں لنڈن میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لوں۔ کیونکہ یہاں ہمارے خلاف فتویٰ کفر نہیں۔ یہ اجازت بتاتی ہے۔ کہ ہمارے مکفرین۔ مکذبین مستہزئین کے علاوہ اور کوئی غیر احمدی کافر نہیں۔ لیکن دوسرا گروہ مسئلہ کفر میں اس قدر وسعت پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ غالباً حضرت حکیم صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات کا دفعیہ ذیل کے الفاظ میں بتاریخ ۲۵ر فروری ۱۹۱۴ء بذریعہ اخبار الفضل ہوتا ہے

"اختلاف سے ڈرنا بزدلی ہے۔ کیونکہ اختلاف کا سد کبھی رک نہیں سکتا خود صحابہ میں بھی اختلاف ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ خلفاء میں بھی اختلاف ہوا ہے بعض مسائل میں ایک خلیفہ نے ایک فیصلہ دیا۔ دوسرے نے کچھ اور بعض مقام پر خلیفہ کا فیصلہ اور ہے۔ اور دوسرے صحابہ کا کچھ اور الخ

(۲) ایک گروہ چونکہ دوسروں کو کافر سمجھتا ہے اس لئے غیر احمدی مسلمانوں کے ساتھ مل کر کوئی اسلامی کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ دوسرا گروہ قرآن کریم کی اس آیت کے ماتحت یا اھل الکتٰب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔ توحید پھیلانے اور تثلیث کے مٹانے میں موحد فرقہ عیسائیت تک سے بھی اگر ضرورت آ پڑے تو مل کر کام کرنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ چہ جائیکہ غیر احمدی مسلمان بھائیوں کے ساتھ توحید اور رسالت محمدی اور قرآن کی اشاعت اور ان کے منوانے میں ان کو اپنا شریک نہ کرے۔ چنانچہ اس پر اس کا عمل ہے۔

(۳) ایک اور اختلاف بھی ہے۔ جو اصولی ہے۔ وہ خلیفہ اور صدر انجمن کا وجود اور ان کے باہمی اختیارات میں ایک جماعت خلیفہ کو انجمن پر وہ اختیار دینا چاہتی ہے [illegible]

قابلیت اور تقویٰ و طہارت اسے اس امر کے قابل کر سکتی ہے کہ جو کچھ وہ کہے اس کو ممبران انجمن مان لیں۔ نہ اس لئے کہ وہ بحیثیت خلیفہ اس قسم کے اختیار رکھتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ کوئی خاص خلیفہ اپنے ذاتی کمالات سے ممبران انجمن کا کامل مطاع ہو جاوے پہلی جماعت اپنے ثبوت میں مسئلہ خلافت پر بحث کرتی ہے۔ لیکن دوسری جماعت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتی۔ بلکہ وہ حضرت قبلہ مرزا صاحب مغفور کی وصیت، صدر انجمن کے قواعد منظور کردہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پھر ان پر ان کی زندگی میں عمل پھر ایک موقعہ پر بوجہ ایک خاص اختلاف کے خود حضور مغفور کا ایک فیصلہ کی تحریر لکھکر انجمن کے حوالے کرنا۔ علاوہ ازیں خود حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے تمام ایام خلافت میں پہلی جماعت کی یہی کوشش تھی۔ کہ خلیفہ مطلق العنان ہو اور دوسروں کو بالکل اس سے انکار تھا۔ ان سب امور کے باعث وہ صدر انجمن کی عظمت کو بالاتر سمجھتی ہے +

الغرض یہ موٹے موٹے اختلاف ہیں۔ جو میری سمجھ میں آئے ہیں میں نہ تو یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان دو گروہوں میں حق بجانب کون ہے اور نہ اس اختلاف کو میں اپنی احمدیت کے لئے کوئی امر مہلک سمجھتا ہوں اور نہ میں آیندہ کسی ایسی تحریر کی تردید یا جواب میں اپنا اور قوم کا وقت ضائع کرنا اور غیروں کو ہنسی کا موقعہ دینا پسند کرتا ہوں۔ جو شاید کوئی لکھنے پر آمادہ ہو جاوے +

دونوں گروہوں نے کافی طور پر ان وجوہ اختلاف پر زور آزمائی آج تک کر لی۔ لیکن وہ بالمقابل ایک کو دوسرے کے خیال سے ہٹانے میں کامیاب نہیں ہوئے اس لئے مزید کوشش ایک امر فضول ہے میں اس اختلاف کو بھی ایک رنگ میں باعث رحمت سمجھتا ہوں جیسے میں آگے چل کر بیان کرونگا اگر یہ دو گروہ عقلمندی۔ دور اندیشی۔ دیانت اور بے نفسی سے کام لیں

رہا سوال بیعت کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اپنے خیالات اپنی رائے اور اپنے طریق عمل کو اس کے ماتحت کر دینا ہے۔ میرے نزدیک ایسی اطاعت بیعت کے مفہوم میں داخل ہے۔ مثلاً میں اپنے متعلق ہی عرض کرتا ہوں۔ میاں صاحب پہلے گروہ کے سر پر ہیں اور جو کچھ میں نے گروہ اول کے متعلق لکھا ہے۔ میرے نزدیک وہ ان امور کے حامی اور بانی ہیں اور میں ان میں سے ہر ایک امر میں ان سے اختلاف رکھتا ہوں۔ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ کہ میں ان اختلافات کو چھوڑنے کے بغیر ان کو کس طرح اپنا امام بنا سکتا ہوں۔ میں جو یہاں کام کر رہا ہوں وہ اپنے ایمان اور عقیدہ میں محض خدا۔ خدا کے رسول۔ خدا کے مسیحؑ اور مسیح کے خلیفہ کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں۔ میں نے اس کام میں اگر غیر احمدیوں کو شریک کیا ہے۔ تو اپنے ایمان میں صحیح اور درست سمجھ کر کیا ہے اور حضرت مرشد حکیم صاحب مرحوم کی اجازت سے کیا ہے آپ کا ایک مشترک احمدی و غیر احمدی ٹرسٹ کا منظور ہونا۔ غیر احمدیوں سے چندہ قبول کرنے کی اجازت دینا۔ سب اس امر پر دال ہے اور میں یہ بات اسلامی اور احمدی امانت اور دیانت کے خلاف سمجھتا ہوں۔ کہ جو کام سواءٍ بیننا و بینکم کی تعمیل میں شروع کروں۔ اس میں کوئی امر سواءٍ بیننا و بینکم کے زاید کروں۔ دوسری طرف میاں صاحب اس سارے کاروبار کو غلط اور نادرست قرار دیتے ہیں۔ میں یہ نہیں بتلانا چاہتا۔ کہ ہم دونوں میں سے کون غلطی پر ہے۔ صرف یہ لکھ دینا کافی ہے کہ ہم ہر دو اس معاملہ میں قطبین پر ہیں۔ پھر میں ہر ایسے غیر احمدی مسلمان کو جو ہمارا مکفر نہیں۔ مسلمان جانتا ہوں۔ پھر صدر انجمن اور خلیفہ کے اختیار میں میرا مذہب ہمیشہ ان سے الگ رہا اور اب بھی ہے۔ میں ان امور پر محکم طریق پر قایم ہوں۔ ادھر میاں صاحب ہمارے بھی ایسے ہی ہیں۔ پھر اُن کی بیعت تو مجھ سے ان خیالات اور عقاید کی قربانی چاہتی ہے جن کو میں صحیح اور درست یقین کرتا ہوں۔ وہ در اصل صحیح ہیں یا نہیں یہ خدا کے علم میں ہے۔ میں نیک نیتی سے ان کو صحیح سمجھتا ہوں ان متقابلہ خیالات اور عقاید میں نہ میں تنہا ہوں۔ نہ میاں صاحب۔ جماعت میں دو گروہ ہیں جو بالمقابل ان امور تنازعہ پر تلے ہوئے ہیں اس لئے میرے نزدیک ناممکن ہے کہ کسی ایک شخص کی خلافت پر احمدی جماعت متفق ہو سکے الا ان شاء اللہ ان حالات کے ماتحت آیا ہم ایک دوسرے کو فاسق قرار دیں ایک دوسرے کو کافر اور جماعت سے خارج کر دیں۔ حالانکہ یہ امور نہ جزو اسلام نہ جزو احمدیت اور ان تمام خداداد قویٰ کو۔ ان تمام قوتوں کو خدا نے جو ہمیں عطا کر دی ہیں اس تمام روح ایثار کو جو ہمارا امام ہمام علیہ السلام ہم میں نفخ کر گیا۔ اس تمام مال کو جو خدا نے ہمیں دیا ہوا ہے اور جس کو دین پر مقدم ذکر نا ہم سیکھ چکے ہیں وہ ایک دوسرے کے بطلان ایک دوسرے کی ہلاکت اور ایک دوسرے کی مخالفت میں خرچ کر دیں اور ایک دوسرے کو کمزور کرنے میں لگ جاویں۔ یہ نادانی اور سخت خسران ہوگا۔ یاد رکھو ایک دوسرے کو فاسق مت کہو۔ خصوصاً وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحبؑ کے ہاتھوں کے تربیت یافتہ ہیں۔ تم میں سے بعض کی عمر ان کی بیعت و خدمت کا زمانہ [illegible] حضرت مسیح موعودؑ کے معتمد تھے کسی

خدا کے ان کے سوا جن کو آج فاسق کہا جاتا ہے کس خدمت کے لیے بہت زیادہ امداد لی ہو۔ تم میں کون ہے جس کی امداد حضرت شیخ رحمت اللہ کے مقابل کسی شمار میں ہو۔ آج ہندوستان کہتا ہے۔ کہ میں نے گھر بار وطن اور وکالت اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے چھوڑی اور اس کا نام قربانی رکھا جاتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ یہ قربانی ہے یا نہیں۔ لیکن اس قربانی کی مشق مجھے کس نے کرائی صرف اس مقدمہ نے جو مصلحت ربی نے گورداسپور میں پیدا کر دیا۔ کیا ۱۹۰۲ء سے لیکر برابر دو برس میں نے اپنا وطن جو اس وقت پشاور تھا۔ اپنا روزگار اپنے بچے نہیں چھوڑ دیئے تھے۔ تم جو دوسروں کو فاسق کہتے ہو تم میں ایک آدمی اپنا نام بتائے جس نے اُس مرحلہ میں میری خدمات کا عشر عشیر بھی کیا ہو یہ خدا کا فضل تھا۔ نہ میری قابلیت جس نے مجھے وہ موقعہ عطا کیا اور وہ اس لئے تھا۔ کہ مجھ کو اولاد و اقارب و وطن روزگار سے الگ ہو جانے کی مشق کرائی جاوے اور سلوک کی منزل طے ہو گورداسپور کا مقدمہ میری مشق کے لئے تھا۔ خدا را کسی امیر کا نام لو۔ جہاں مسیحؑ کے کام تم لوگ ان لوگوں کے بالمقابل آئے ہو جن کو آج فاسق کہتے ہو مسیح موعودؑ کے آخر ایام کا لاہور میں گذارنا۔ ہم کو موقعہ مہمان نوازی عطا کرنا۔ ہمارے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہونا ہمارے مال سے ان کا تجہیز و تکفین پانا یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ ہم فاسق نہیں۔ بہرحال میں اس بحث میں پڑ کر ایک نیا باب متقابلہ قابلیتوں پر بحث کرنے کا کھولنا نہیں چاہتا۔ نہ میری غرض کوئی اپنے ذاتی حقوق پیش کرنے سے ہے۔ میں تو ایک سپاہی ہوں اور میدان جنگ میں مرنا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب صرف یہ کہنے کا ہے کہ نصیحت کو سامنے رکھو۔ اگر ہم سب کے سب حضرت اعلیٰ کے فیض یافتہ فاسق ہیں تو بقول شیعہ گمان عشرہ مبشرہ کے سوا سب منافق اور بے ایمان ہیں یہی وہ سبق ہے۔ جو رات دن جناب خلیفۃ المسیح آپ کو دیتے ہوئے جہان سے رخصت ہو گئے۔ اگر باوجود اس اختلاف کے جو ہم میں ہے۔ ہم مل کر کام کر سکتے ہیں اور میرے نزدیک یہ بالکل ممکن ہے تو آؤ یہ بیہودہ مصیبت جو پیدا کر دی میرے خیال میں ایک راہ مصالحت کی آئی ہے اور وہ مفید ثابت ہو سکتی ہے اگر ہم جوش۔ غلو اور نفسانیت سے الگ ہو جاویں۔ خود میاں صاحب قبلہ نے ۲۵ فروری کے الفضل میں وہ راہ نکالی ہے۔ انہوں نے اس اخبار کے صفحہ ۸ کے کالم تین میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ خلیفہ وقت سے اختلاف ہو سکتا ہے اور اس معاملہ میں قطعی فیصلہ کن بات حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر ہونی چاہئے۔ چنانچہ وہ اس اصول پر حضرت خلیفۃ المسیح سے اختلاف کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ میں بھی ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تحریر فیصلہ کن نظر آتی ہے وہ آپ کی وصیت ہے۔ آپ کی وصیت ہمارے ہاتھ میں ہے اس کے الفاظ صاف ہیں اور اس کی تشریح آپ کا وہ عمل ہے۔ جو جنوری ۱۹۰۵ء سے تادم مرگ آپ نے فرمایا اس وصیت کے رو سے حضرت اقدس کے مشن کے چلانے کے لئے کل امور صدر انجمن کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں۔ صدر انجمن ہی آپ کی جانشین ہے اس میں کسی ایسے خلیفہ کا ذکر نہیں۔ جس کو بنانے اور قایم کرنے کے لئے فروری ۱۹۰۹ء سے آج تک برابر کوشش ہوتی رہی۔ صدر انجمن چونکہ ایک فرد کا نام نہیں اس لئے سلسلہ احمدیہ میں شامل کرنے کے لئے حضرت والا علیہ السلام نے تجویز فرمایا ہے کہ ہر ایک ایسا شخص جس کو چالیس مومن انتخاب کریں۔ وہ آپ کے نام پر بیعت لیا کرے اس فقرہ کا مطلب سمجھنے کے لئے بھی ہمیں کسی کی تشریح کی ضرورت نہیں میں حلفاً اس تشریح کو یہاں لکھ دیتا ہوں۔ جو خود حضرت اقدس نے فرمائی۔ میں نے اسی وقت حضور والا کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یہ جو بیعت لینے کا دائرہ حضورؑ نے اس قدر وسیع کر دیا ہے۔ یہ کہیں ہر جگہ گاؤں گاؤں میں گدیاں پیدا کر کے سلسلہ کے کام کی روک کا موجب نہ ہو۔ آپؑ نے فرمایا **بیعت تو انہوں نے میرے نام پر لینی ہے۔ اور مرید انہوں نے میرا بنانا ہے اور میری وصیت یہ ہے کہ کل سلسلہ کا انتظام صدر انجمن کے ہاتھ ہو۔ یہ بیعت لینے والے تو انجمن کو چندہ دینے والے اور انجمن کے معین ہی بڑھا دیں گے**،، حضرت اقدس کل کاروبار انجمن کے سپرد کر گئے ہیں ہاں بیعت لینے کے لئے وہ خلیفوں کی ضرورت سمجھتے تھے۔ ہم نے اگر حضرت حکیم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو وہ اسی اصول پر تھی۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ آپ کو چالیس چھوڑ چار لاکھ یا زیادہ نے قبول کر لیا۔ لیکن انہوں نے بھی کل معاملات انجمن کے ہاتھ میں دیئے

میرے نزدیک اور بھی وجوہ ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ اور لوگ بھی بیعت لیں ایک تو وہ لوگ جن کو آپ سے اختلاف ہے وہ ایک دائرہ میں منضبط ہو جاویں گے۔ ہاں جس قدر ایسے بیعت لینے والوں کی تعداد تھوڑی ہو غنیمت ہوگا۔ لیکن اگر زیادہ ہو تو کیا پرواہ ہے دوسرا یہ ہے کہ آیندہ احمدیت کی اشاعت و تبلیغ میں یہ امر بس مفید ہوگا۔ غیر احمدی بھی دو گروہ اپنے اندر رکھتے ہیں ایک حصہ تو سادہ دل و دماغ رکھتا ہے۔ جن کو ہمارے ان فتووں کا علم نہیں۔ ایسے لوگ کثرت سے دیہات میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی صداقت اور سادگی سے سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کو غیر احمدیوں سے تعلقات کا فکر ہوتا ہے۔ پھر بعض [illegible]

ایک ہماری لوڈاز ہے۔ جو لکھے پڑھے یا عامہ واقفیت رکھنے والے لوگوں کی ہے۔ وہ جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کی تصنیف آپکی قدماتِ اسلام۔ آپ کے کمالات۔ آپکی جماعت۔ خود حکیم صاحب مرحوم کے فضائل۔ پھر ہماری جماعت کی ایثار انہ روح اور خدمتِ اسلام کا عشق۔ یہ تمام امور انکو ہمارے سلسلہ کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ ایسے لوگ کثرت سے حضرت اقدس کے وقت مرید ہوگئے۔ لیکن حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد ایسے لوگوں کے لئے یہی مسئلہ کفر ابتلا ہوگیا۔ انہوں نے علی الاعلان یہ کہنا شروع کیا۔ کہ جیسے غیر احمدی ہیں۔ ویسے ہی یہ لوگ بھی ہیں۔ مسئلہ کفر بعض کے نزدیک نہایت ہی کریہہ بات ہے۔ یہ مان لیا۔ کہ احمدی ہونے کے بعد بعض کا دل ایسے فتوؤں پر جم جاوے لیکن احمدیت کے قبول کرنے سے پہلے یہ باتیں بعض کے لئے کھوکر ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ غیر احمدی جماعت میں ایسے بھی ہوں جنکو تکفیر کی شدت احمدیت کی طرف مائل کردے۔ جیسے میں نے سنا ہے کہ میاں صاحب کے ہم آوازوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک ہم کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ تب تک لوگ احمدی نہ ہونگے۔ کیونکہ غیر احمدی کافر رہنا پسند نہ کرینگے۔ اگر ایسے لوگ دنیا میں ہیں۔ جو ان احمدیوں کے فتوائے کفر کو کالوحی سمجھتے ہیں۔ تو بجز خاموشی ہم کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ لیکن اگر غیر احمدی احمدیوں کی اس تکفیر کو شاید اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ جیسے ہم بٹالوی کفرنامہ کو تو پھر ایسے لوگوں کے لئے یہ مسئلہ ہی باعث ابتلا ہے میں معلوم کو حرام سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کہوں۔ کہ احمدیت کی خاطر تکفیر کو ترک کروں لیکن چونکہ احمدیوں میں سے ایک جماعت ہے جو میاں صاحب کو اس مسئلہ میں غلطی پر سمجھتی ہے۔ تو کیوں ان احمدیوں میں سے کوئی ان غیر احمدیوں کی ہدایت کا موجب نہ ہو۔ جن کا میں نے ذکر کیا ہے اس لئے میں ازبس ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ایک امام ضرور ہو۔ میں یہ رائے نہیں دیتا۔ کہ دو اماموں سے زیادہ بیعت لینے والے نہ ہوں۔ میرے نزدیک ہر جگہ حضرت اعلیٰ کی وصیت کے ماتحت اگر ہوں تو ہرج نہیں۔ لیکن جتنے تھوڑے ہوں اتنے ہی غنیمت ہیں۔ یہ ایک وہم ہے کہ صرف ایک ہی خلیفہ ہو۔ کیا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ امر جاری رہا۔ دراصل تو خلافت عمر کے بعد ہی دو گروہ پیدا ہو چکے تھے۔ یہاں اگر ایک ہی خلیفہ کے بعد یہ واقعات مہیا ہو جاویں۔ تو کیا امر مشکل ہے۔ آخر مسیح موعود تو نبی کے غلام ہی ہے۔ ہاں یہ امر بالکل صحیح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود ہمیں ایک آنے والے کی اطلاع دیتے ہیں۔ وہی ایک ایسا ہوگا۔ جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کریگا۔ وہ ممکن ہے کہ حضرت اقدس کی موجودہ اولاد میں سے ہو۔ اور ممکن ہے۔ اس پسر کے معنے کچھ اور ہی ہوں۔ ہم تو دل سے آرزومند ہیں کہ وہ ان صاحبزادگان والا تبار میں سے کوئی ہو۔ تاکہ باب فتوح قریب ہو۔ اور اگر خود حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں۔ تو ہمیں اس سے بھی کلام نہیں۔ جب خدا تعالیٰ یہ زمانہ پر ظاہر کردیگا۔ زمانہ خود قبول کریگا۔ لیکن سردست تو اس کے کوئی آثار نہیں اسوقت تو موجودہ پیچیدگیاں بہت اہم ہیں۔ جو توجہ چاہتی ہیں۔ صاحبزادہ صاحب یہ امر یاد رکھیں۔ کہ ان کے مشورہ کے وہ لوگ اہل نہیں۔ جنکو خود مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے کبھی کسی شورہ کا اہل نہیں سمجھا۔ یہ وقت جوش دکھلانے کا نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کو ایک حلقہ نے خلیفہ مان لیا ہے۔ وہ اس امر کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اگر وہ لوگ جو ان سے بعض امور میں اختلاف رکھتے ہیں۔ ان کی خلافت سے منکر ہیں۔ اور کسی اور کو اپنا امیر بناتے ہیں تو وہ اس امر سے ناراض نہ ہوں۔ سلسلہ کا کام بتوسل صدر انجمن مشترک طور پر ہونے دیں۔ صاحبزادہ صاحب ہی انجمن کے پریسیڈنٹ رہیں۔ اس امر کو وقت پر چھوڑ دیں آپ اور ہمارا اختلاف محض راستی اور اخلاص پر ہے۔ اس اختلاف کو باعث رحمت بنادیں۔ آخر یہ سلسلہ الٰہی ہے۔ ممکن ہے آپ کے خیالات کی اصلاح ہوجاوے۔ یا ہم اگر غلطی پر ہیں۔ تو خدا وند تعالیٰ اس غلطی پر ہمکو قائم نہ رکھے۔ پھر کیوں ہم ایک نہ ہو جاویں۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ اختلاف موجب رحمت ہو سکتا ہے۔ اگر بے نفسی للہیت کو ہر ایک دوسرے امر پر مقدم رکھا جاوے۔

مجھے اس وقت تک علم نہیں کہ اس وقت ہندوستان میں کیا ہو رہا ہے۔ نہ مجھے اپنے سب دوستوں کا علم ہے میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ گواہ ہے۔ جذبات سے الگ ہو کر محض دفعہ شر کے لئے لکھا ہے۔ خدا را اس جماعت کو پارہ پارہ نہ کرو۔ جو بہت ہی خون جگر سے اور لکھوکھا روپیہ خرچ کرکے جمع ہوئی ہے۔ خدا را مخالفین کو اپنے پر ہنسنے کا موقع نہ دو ہم بالفور ایک دن ایک نکتہ پر ہر امر میں جمع ہو جاوینگے۔ جن لوگوں نے جھگڑا قائم کرنے کے لئے ۔۔۔

ہو جاوینگی۔ تو خود بخود یہ امر طے ہو جاویگا۔ دیکھو بہت سے معاملات تمہارے اتحاد سے چل سکتے ہیں۔ یاد رکھو۔ تم میں باہر سے ایسے عناصر پیدا کئے گئے ہیں۔ جو جماعت کے دو ٹکڑے کرنے پر مامور ہیں۔ بعض لوگ عامہ مسلمانوں کو ایک نکتہ پر آنے نہیں دیتے۔ بعض لوگ پھر اسلام کے ماتحت فرقوں میں داخل ہو کر ان میں اتفاق پیدا ہونے نہیں دیتے ان کا یہ کام اور روزگار ہے۔ ہم میں جو اختلاف ہے وہ بہت سے تعلق نہیں رکھتا۔ اگر اسوقت نہیں مٹ سکتا۔ تو اسکو نظر انداز کرو۔ حضرت اقدس مسیح کی نظر بہت وسیع تھی۔ آج اگر ایک خلیفہ بھی ہوگیا تو کل پھر اختلاف ہوگا۔ بدقسمتی سے خلیفہ اور اختلاف کا تو مخرج بھی ایک ہے۔ بانیٔ مذہب کے بعد ہی اختلاف ہوتے ہیں۔ کیا یہ خدا کا ارشاد ہے۔ کہ سلسلہ احمدی بالضرور ہمیشہ ایک ہی خلیفہ کے ماتحت رہیگا۔ جو ایسا خیال کرتا ہے۔ وہ نادان اور بیوقوف ہے اس لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جس سے خلافت باعث مصیبت نہ ہو۔ اصول یہ رکھو۔ کہ کل احمدی خواہ وہ کسی کی بیعت میں ہوں چندہ صدر انجمن کو بھیجیں۔ صدر انجمن اسکو خرچ کرے۔ اپنے حالات پر غور کرو۔ اپنی مختلف مدات کے اخراجات اور پھر موجودہ فنڈس کو دیکھو۔ پھر یاد رکھو۔ صدر انجمن ایک رجسٹری شدہ انجمن ہے۔ کسی قانون دان سے مشورہ کرو۔ کہ تمہیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ اگر تم اتفاق سے کام نہ کروگے تمہارے سلسلہ کے اخراجات بہت وسیع ہیں۔ انکو خدا را ٹکڑے ٹکڑے مت کرو۔ تم تو میرے معاملات پر نکتہ چینی کرتے ہو۔ تم پہلے اپنے اخراجات کی فکر کرو۔ پھر میرے اخراجات کے جب متحمل ہوگے۔ تو میرے طریق عمل پر نکتہ چینی کرنا۔ ان توہمات کو چھوڑ دو۔ کہ میاں صاحب کی خلافت سے کل امور طے ہو جاوینگے۔ ہاں میاں صاحب موعود ہیں تو سب درست ہے۔ لیکن اگر نہیں۔ تو پھر یہ سب خوش اعتقادیاں ہیں۔ ایک انتظام کی ضرورت ہے۔ اس کا فکر کرو۔ والسلام

کمال الدین از مسجد ووکنگ انگلینڈ۔

دہلی کا مقدمہ سازش بم

(پنجشنبہ ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء)

صاحب سیشن مجسٹریٹ بہادر وقت مقررہ پر رونق افروز ہوئے اثبات جرم کی طرف سے مسٹر براڈوے معہ اپنے مددگار وکیل سردار سکھا سنگھ۔ انسپکٹر پولیس لاہور و دیگر افسران پولیس کے موجود تھے۔ مگر آلسٹن اول وقت تشریف نہ لائے تھے۔ ڈیفنس کے چند وکلاء بسرکردگی آنریبل لالہ کانشی رام ابتداء ہی میں آگئے تھے مسٹر سینڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور سے لالہ رگھناتھ سہائے صاحب بیرسٹر نے منجانب ڈیفنس چند سوالات کئے جن کے جواب میں انہوں نے فرمایا کہ گرفتاری کے وقت سے ایک ہفتہ تک دینا ناتھ خان بہادر چودھری رحمت اللہ کے زیر چارج رہا اور صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کو اپنا بیان دینے کے بعد وہ عدالت کی طرف سے پولیس کے سپرد ہوا۔ عدالت نے بھی گواہی سے اس کے چند سابق بیانات کی تشریح کرائی۔ پھر مسٹر چارلس سٹیڈ کو ان کا بیان پڑھکر سنایا گیا۔ اور ان سے دستخط کرائے گئے۔

شہادۃ بھیکم سنگھ بی۔ اے ولد ٹنکر داس ذات کھتری عمر ۱۹ سال طالبعلم بی۔ ٹی کلاس سنٹرل ٹریننگ کلاس لاہور (حلف اردو میں دیا گیا) میں نے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی۔ اے پاس کیا۔ اب میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کی بی۔ ٹی کلاس میں پڑھتا ہوں۔ لاہور میں میں سٹیٹ بورڈنگ ہاؤس میں رہتا ہوں۔ جموں سٹیٹ بورڈنگ ہاؤس۔ یہ بورڈنگ ہاؤس اس لئے سٹیٹ بورڈنگ کہلاتا ہے۔ کہ اس کو ریاست جموں کشمیر نے بنوا کر دیا ہے۔ اس میں صرف جموں و کشمیر کے طلباء آکر رہتے ہیں۔ باہر والے نہیں رہ سکتے میں لالہ خوشی رام کو جانتا ہوں۔ وہ اسی بورڈنگ میں نہیں رہتے تھے۔ بلکہ اس کے سامنے رہتے تھے۔ (ملزمین صف اول کو کھڑا کیا گیا۔ گواہ نے کٹہرے کے قریب جاکر خوشی رام کو پہچانا) بورڈنگ کے بالمقابل ایک مکان ہے۔ اس میں خوشی رام رہتے تھے ۱۸ فروری گذشتہ میں اپنے بورڈنگ ہاؤس کا سپرنٹنڈنٹ تھا۔ ہم نے ایک پریکٹیشن رکھ چھوڑا تھا۔ ریاست کی طرف سے کچھ نہیں دیا گیا۔ طلباء باقی میں جمع کرکے کچن رکھتے ۔۔۔

میں وہ ہمارے ساتھ تھے۔ ایک کاپی پر ماہوار حساب لکھا جاتا تھا۔ اور ہر مہینے ایک طالبعلم حساب رکھتا تھا۔ جب دوسرا مہینہ شروع ہوتا تو دوسرا طالبعلم رکھنے لگتا تھا۔ ہر مہینے کی ایک کاپی ہوتی تھی۔ (…۱ اے کو دیکھکر) ہاں یہ کاپی ہے۔ جس پر ہمارا حساب لکھا جاتا تھا یہ کاپی فروری کے حساب کی بابت ہے ہفتہ ہفتہ حساب علیحدہ نہیں تھا بلکہ سارے مہینے کا اکٹھا حساب لکھا جاتا تھا علیحدہ مہینہ بھر کا لکھا ہے ہم ایک وقت کے کھانے کو ہاف میں لکھتے ہیں۔ ور کسی کا مہمان ایک وقت کا کھانا کھاوے تو نصف اس کے ذمہ لکھا جاتا تھا۔ اگر دونوں وقت کھاوے تو پورا کھانا اسیطرح ہر طالبعلم کے ذمہ اس کے مہمان کا کھانا چارج کیا جاتا تھا خالی پر تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس طالبعلم نے دونوں وقت کا کھانا کھایا نشان ہ (کراس) کا یہ مطلب ہے۔ کہ طالبعلم نے کوئی کھانا نہیں کھایا۔ ماہ فروری میں ابناش چندر بسواس یہ حساب رکھتا تھا۔ وہ ہمارے بورڈنگ میں رہتا تھا۔ پولیس اس حساب کی بابت کب ہمارے بورڈنگ میں آئی یہ مجھکو ٹھیک طور پر معلوم نہیں۔ مگر غالباً فروری میں ۱۹ کے قریب آئی۔ پولیس نے آکر باورچیخانہ کے حساب کی بابت پوچھا۔ یہ حساب ابناش چندر کے پاس ملا۔ یہ وہ کتاب ہے ابناش چندر نے اور میں نے اس پر دستخط کئے۔ میں سنتو کو جانتا ہوں۔ وہ ہمارا ملازم تھا۔ وہ لالہ خوشی رام کے کمرے میں کھانا لے جاتا تھا۔ لالہ خوشی رام کے ہاں مہمان ۱۱ ۔ ۱۲ فروری کو آیا۔ ۱۱ کو اس نے پورا کھانا کھایا ۱۲ کو بھی ۱۳ کو بھی ۱۴ کو بھی ۱۵ ۔ ۱۷ فروری۔ ان تاریخوں میں دو دو کھانے لالہ خوشی رام کے نام درج ہیں۔ ۱۸ فروری کو ایک ہی کھانا ہے۔ دو کھانوں سے یہ مطلب ہے۔ کہ خوشی رام کے مہمان نے کھانا کھایا (جرح سے ڈیفنس نے انکار کیا) دستخط کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ پورے کھانے میں جگہ خالی چھوڑی جاتی تھی۔ مگر بعض طلباء اکا ہندسہ بھی لکھدیتے تھے۔

شہادت ابناش چندر بسواس۔ ولد پرتھی ناتھ بسواس عمر ۲۱ سال طالبعلم فورتھ ائیر کلاس فورمن مشن کالج لاہور (حلف اردو میں دیا گیا) میرے والد کشمیر ریاست میں رہتے ہیں۔ وہ ریونیو آفس جموں کشمیر میں کلرک ہیں۔ ۲۰ سال سے وہیں ہیں میں لاہور میں بطور طالبعلم جموں کشمیر سٹیٹ بورڈنگ ہاؤس میں رہتا ہوں۔ میرا ساتھی (بھیکم سنگھ) بسواسی بورڈنگ میں رہتا ہے۔ میں خوشی رام کا نام جانتا ہوں اور صورت پہچانتا ہوں۔ (اول صف کے ملزمین کو کھڑا کیا گیا۔ گواہ نے کٹہرے کے پاس جاکر ذرا غور کرکے بتایا) مجھے غور اس وجہ سے کرنی پڑی کہ اس وقت خوشی رام کے داڑھی نہیں تھی۔ اب داڑھی ہے وہ ایک مکان میں سٹیٹ بورڈنگ ہاؤس کے بالمقابل رہتا تھا۔ وہ کھانا اپنے مکان میں کھاتا تھا۔ مگر ہمارے کچن میں شریک ہوگیا تھا کچن ہمارے بورڈنگ میں تھا۔ کچن کے حسابات طلباء باری باری سے ماہ بماہ رکھتے تھے۔ ماہ فروری میں میں حساب لکھتا تھا (…۱ کو دیکھکر) یہ حساب کی کتاب میری لکھی ہوئی ہے۔ یہ ماہ فروری سے تعلق رکھتی ہے۔ ہمارا طریقہ حساب رکھنے کا یہ تھا۔ کہ جس روز کوئی گیسٹ (مہمان) نہیں ہوتا تھا۔ ہم کوئی خاص اندراج نہیں کرتے تھے۔ اور جن دنوں مہمان ہوتے تھے۔ ہم ان کے کھانے نصف نصف میل کی صورت میں اس طالبعلم کے ذمہ شامل کر دیتے تھے۔ ہم ۔۔۔ سے ایک وقت کا کھانا مراد تھا۔ اور دو کھانوں سے دو آدمیوں کا دو وقت کا کھانا۔ اگر اس سے غیر حاضری مراد ہے ہمارا باورچی اطلاع دیتا تھا۔ کہ فلاں فلاں ممبران کے ہاں ایک وقت یا دونوں وقت مہمان رہے ہیں۔ میں نے خوشی رام کے مہمانوں کو نہیں دیکھا۔ البتہ مہمان کا کھانا کھانا حساب میں درج ہے۔ میں سنتو لڑکے کو جانتا ہوں۔ وہ ہمارا ملازم تھا۔ وہ مختلف کمروں میں کھانا پہنچایا کرتا تھا۔ پھر برتن لے آتا تھا۔ یہ کتاب میں نے خانصاحب رحمت اللہ خاں افسر پولیس کو دی تھی۔ یہ میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے (کاپی میں سے وکیل سرکار نے پڑھکر سنایا) یہ عبارت میں نے لکھی تھی۔ جبکہ کتاب پولیس کو سپرد کی تھی مجھے خوشی رام کے مہمان کا کچھ حال معلوم نہیں کسی نے اس مہمان کا کوئی حال مجھے نہیں سنایا۔ نہ اس کی شکل صورت بتائی البتہ سنت رام نے بموجودگی خانصاحب رحمت اللہ خاں ان کے سوالات کے جوابات میں اس مہمان کی شکل و صورت کا ذکر کیا تھا۔ سنتو کے حال بیان کرنے سے پہلے کسی شخص نے میرے روبرو خوشی رام کے مہمان کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ اس کا نام بتایا تھا۔ میں اس سے ناواقف ہوں (ڈیفنس سے جرح کی بابت دریافت کیا گیا سب نے انکار کیا) عدالت کے جواب میں گواہ نے کہا کہ ۸ و ۹ کو کوئی مہمان نہیں تھا۔ ۱۱ سے ۱۶ تک خوشی رام کے ہاں کا "دو کھانوں" سے پتہ لگتا ہے آخر میں مسٹر آلسٹن نے اس کی تشریح کرائی خوشی رام کے ہاں ایک مہمان آئے ۔۔۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

عزیز بے المصری کے خلاف الزامات (قسطنطنیہ ۱۶ اپریل) ایک سرکاری مراسلت میں عزیز بے کے خلاف الزامات کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جن میں سنیوسیوں میں آتش بغاوت مشتعل کر کے سپاہ میں جانوں کے نقصان کا موجب ہونے اور نیز پبلک روپے کو ذاتی استعمال میں لانے کے الزامات بھی داخل ہیں۔

نیشنل بنک ٹرکی (قسطنطنیہ ۱۶ اپریل) نیشنل بنک آف ٹرکی کو حاصل کرنے کے بارہ میں پیرس میں گفتگو ہو رہی ہے۔ پیرس کے کچھ بنک جو بنک ڈی سالونیکا کے حامی ہیں اسے حاصل کرنے میں ساعی ہیں۔ گفتگوئے مذکور ایسے مرحلہ پر ہے۔ جس سے اس کے عنقریب درجہ تکمیل کو پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔

برٹش جہازوں پر ایشیائی نیشنل ٹرانسپورٹ ورکرز کی انجمن نے برٹش جہازوں پر ایشیائیوں کے ماموں کئے جانے کے خلاف جہاد شروع کیا ہے۔ مسٹر ہاویلاک ولسن نے کہا کہ مسٹر برنز نے وعدہ زبان کے امتحان کو زیادہ سخت کرنے کا وعدہ کیا ہے مسٹر ولسن نے یہ بھی کہا کہ اگر شکایات سدباب نہ ہوا۔ تو وہ خود مسئلہ کا تصفیہ کر لینگے۔

بندرگاہ کی تباہی (لسبن ۱۵ اپریل) بحری طوفان سے بندرگاہ ایسلی سوز مبیق تباہ ہو گیا۔ بہت سے دیسی ہلاک ہوئے مگر کوئی یورپین تلف نہیں ہوا۔ یورپین ایلو کو نقل مکان کر رہے ہیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

حادثہ۔ لیڈی ڈولپولے شملہ میں گھوڑے کے بھڑکنے سے گر کر کھڈ میں جا پڑیں۔ اور چند منٹ لٹک گئیں۔ لیڈی صاحبہ کے ٹخنہ کو سخت ضرب پہنچی۔ تازہ اطلاع کے مطابق وہ صحت یاب ہو رہی ہیں۔

جہیز پر ایک اور لڑکی کی قربانی مسٹر سیتا چرن سین پلیڈر دیناج پور

کی چہاردہ سالہ لڑکی ... نے ... [illegible] اس نے خودکشی کر لی کہ متوفیہ کا والد اسکی شادی کے لئے زر جہیز بہم پہنچانے کے قابل نہ تھا۔

بوری میں لاش ناگپور کے ایک نالہ میں ایک ۲۰ سالہ نوجوان کی لاش بوری میں دستیاب ہوئی۔ چہرہ اتنا خراب کیا گیا تھا کہ اس آدمی کو کوئی نہیں پہچان سکا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

خودکشی:۔ ڈاکمکا جہاز النگا مدراس سے رپورٹ کرتا ہے کہ مسٹر جی جے موگلوری ایم اے (اڈنبرگ) پرنسپل مہابدی کالج کلمبو گذشتہ یکشنبہ کو دریا میں کود کر غرق ہو گئے طلباء سے کشیدگی کیوجہ سے انکی طبیعت میں اختلال پیدا ہو گیا تھا۔

کارخانجات بمبئی:۔ انجمن مالکان کارخانہ جات کے پریزیڈنٹ مسٹر جے۔ الیف براڈبری نے انجمن کے سالانہ جلسہ میں دوران تقریر میں کہا کہ سال مختتمہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۳ء میں ہندوستان میں ۶۸۴ ۴ لونڈ سوت کاتا گیا جو بہ نسبت سال ماسبق کے ۱۰.۴ فیصدی زیادہ ہے۔ چین کو ۰۵۳۵۹ ۴۰ گٹھے (گٹھہ = ۴۰۰ پونڈ) بھیجے گئے جو پچھلے سال سے کم ہے۔ جاپان سے بھی اسکی تجارت میں کمی ہوئی۔ ہندوستانی کارخانجات پارچہ بافی میں ۱۲۲ کروڑ گز کپڑا بنا گیا۔ جس کا وزن ۵۴ سے ۲۸ کروڑ پونڈ تھا یعنی ۷.۰۰ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ چین کو بہ نسبت پچھلے سال کے ۴۹ و ۲۶ فیصدی کم کپڑا گیا۔ اسوقت ہندوستان میں کل ۳۷ ۹۱ (بخلاف ۸۸۹۵۱) کرگھوں پر کام ہوتا ہے۔ جنہیں ۸.۵ فیصدی کی زیادتی ہوئی تکلوں کی تعداد سنہ مذکور میں ۶۴۲۳۹۲۹ سے ۶۵۹۶۸۶۲ تک بڑھ گئی۔

فصل آم بمبئی میں اب کے فصل انبہ کا آغاز کسیقدر وقت سے پیشتر ہو گیا ہے۔ لیکن یہ فصل اچھی نہیں ہوئی۔ بارش و برق باد کے طوفان اور سخت شبنم سے بور جھڑ گیا۔ بعدہ تیز و تند ہواؤں سے بہت سے کچے آم ٹوٹ کر گر پڑے۔ اسوجہ سے بہت سے کچے آم بازار میں آ گئے ہیں اور پختہ آموں کی ایکے معمول سے نصف کی بھی توقع نہیں۔ جو سوداگران انبہ بور آنے پر درختوں کا ثمر خرید تے ہیں انکو سخت نقصان اٹھانا پڑیگا۔

مقدسہ ہنگامہ کا فیصلہ ار انگزر ... کارخانہ

... ... خورد برد کے ... الزام میں ... [illegible] گیا۔ ... کی سزا بھی کم کر دی گئی ...

جعلی ریلوے ٹکٹ ای۔ آئی۔ این ریلوے ... اور یورپ کے ۱۲ جانٹریوں کو جعلی ٹکٹ دیکر ... الزام میں ماخوذ کیا گیا ہے۔

کالستھ کانفرنس:۔ آل انڈیا کالستھ کانفرنس ... ۱۳ اپریل کو الہ آباد میں ختم ہوا۔ مہاراجہ دیناج پور اس کے پریزیڈنٹ تھے نیز آنریبل مسٹر مالویہ۔ رائے سر رام بہادر ... سارداچرن مترا و مسٹر روشن لال نے بھی اجلاس میں حصہ لیا دوسرے روز مہاراجہ دیناجپور انجمن محافظ ... جلسہ الہ آباد کی صدارت کرنے والے تھے۔

یورپین پر حملہ:۔ ایک ہندی اخبار کے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ ہتور (سارن) میں مسٹر لاگ مارٹ پر انہیں کے ... کٹ نے ایک مہلک حملہ کیا۔ سر پر بھاری ضرب آئی ... اب صحت روبہ ترقی پر ہے۔

پنجاب میں مسلمان جرائم پیشہ اقوام کا انتظام

معلوم ہوا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں کچھ قواعد ... کئے ہیں کہ پنجاب کی جرائم پیشہ اقوام کی کچھ نوآبادیاں جس طرح کتی فوج کے سپرد کی گئی ہیں کہ وہ ان کی نگرانی۔ انتظام اور اصلاح کی کوشش کرے۔ اسی طرح ہندو جرائم پیشہ لوگوں کو ہندوؤں کے سپرد اور مسلمانوں کو مسلمانوں کے سپرد کیا جائے ان نوآبادیوں میں گو زیادہ دیہات میں کاشتکاری کا کام ہوگا۔ مگر بعض میں بعض دستکاریاں بھی ہونگی ان مسلمانوں کے لئے جو ذاتی کوئی نیک کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کو نیک بنانے کا نہایت موزوں کام ہاتھ آ سکتا ہے۔ گورنمنٹ تمام اخراجات دیگی۔ مسلمانوں کو صرف عمدہ اور منتظم اور دیندار آدمی بہم پہنچانے چاہئیں۔

بمبئی ہائیکورٹ کے آٹھ وکیل پاس ہوئے ہیں۔ جو سب کے سب ہندو ہیں اور ایک بھی مسلمان نہیں۔

فوٹو حضرت خلیفۃ المسیح کا قیمت چار آنہ اور ڈرائنگ کا سامان اور نقشہ کا کام ہر قسم کا اچھی طرح سے ہو سکتا ہے شیخ عنایت محمد ... دروازہ لاہوری سے طلب فرمائیں۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان

(انّا للہ وانّا الیہ راجعون)

تحسبونہ ھیّنا وھو عند اللہ عظیم

تم اسے آسان سمجھتے ہو اور اللہ کے نزدیک نہایت بھاری ہے

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں جانتا ہوں - میری آواز کی اس وقت پروا نہیں کی جائیگی - مگر میں اپنا پیغام مختصر لفظوں میں پہنچا کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں - صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے ۱۹۰۶ء میں قائم کیا تھا - اور اس کے اغراض اس کے سب سے پہلے قاعدہ میں بدیں الفاظ موجود ہیں :-

انجمن ہذا کے اغراض حسب ذیل ہونگے - اشاعت اسلام تعلیم دینی و دنیوی - انتظام قبرستان - تقسیم زکوٰۃ - امور متفرقہ متعلقہ سلسلہ عالیہ احمدیہ +

۱۲ - اپریل ۱۹۱۴ء کو صاحبزادہ صاحب کے حکم سے سلسلہ احمدیہ کے چند افراد کے ایک خاص جلسہ میں - جس میں صرف صاحبزادہ صاحب کے بیعت کردہ چند ممبر بلائے گئے - اس حضرت مسیح موعود کے اپنے الفاظ میں خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن پر وہ تبر چلایا گیا - جس سے اس کی جڑیں کاٹ دی جانی تجویز ہوئی ہیں یعنی یہ تجویز کی گئی کہ انجمن ہذا کے اصولی قواعد کے قاعدہ ۱۸ میں جو حسب ذیل ہے +

"(۱۸) ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کی کل شاخہا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا" +

الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی درج کئے جاویں - اور یہ تجویز بذریعہ پانچ ممبران مجلس معتمدین اب ۲۶ - اپریل ۱۹۱۴ء کے اجلاس معتمدین میں پیش کی گئی ہے - جہاں صاحبزادہ صاحب اپنے بیعت کردہ ممبران کی کثرت رائے سے اسے پاس کرالیں گے - اور اس طرح صدر انجمن احمدیہ قادیان کا عملی رنگ میں خاتمہ ہو جائیگا - فانّا للہ وانّا الیہ راجعون + اس طرح ہر سلسلہ کو توڑ کر گدی قائم کر لی جائے گی -

یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ ایک گول مول تحریر جس کا مطلب نا خواندہ تو ایک طرف بے خواندہ لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہو سکتا جا بجا دستخط کرا رہے ہیں - اور وہ تحریر یہ ہے "کہ قواعد انجمن کی دفعہ (۱۸) میں الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بجائے الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی درج کئے جاویں" حالانکہ ... یہ ہے کہ قاعدہ (۱۸) قواعد انجمن کا کیا ہے - اور نہ یہ بتلاتے ہیں کہ ان الفاظ کی تبدیلی کا کس قدر دور پہنچنے والا اثر انجمن پر پڑتا ہے - اور اس میں کہاں تک صریح خلاف ورزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی ہے - سو میں ان امور کے متعلق احباب کو اطلاع دیتا ہوں - اور انہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد یاد دلا کر یہ کہتا ہوں - کہ وہ خدا کے لئے دھڑہ بندی میں پڑ کر دین اور سلسلہ کی تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں سے نہ کریں +

اول - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے احکام کو لیں اسی انجمن کے متعلق حضرت صاحب نے ۲۷ - اکتوبر ۱۹۰۷ء کو یہ تحریر فرمایا - جس کا عکس بھی شائع ہو چکا ہے - کہ

"میرے بعد ہر یک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا" +

اب اس نئی تجویز کی رو سے انجمن کا اجتہاد کافی نہ رہا - بلکہ صاحبزادہ صاحب جو کچھ چاہیں انجمن کو حکم دیں اور انجمن اس کی پابند ہوگی - اس سلسلہ کے لئے تباہ کن تجویز کو عجیب عجیب رنگوں میں خوشنما بنا کر دکھایا جاتا ہے - اور پھر کہا جاتا ہے - کہ یہ وہ انجمن ہی نہیں جس کے لئے حضرت صاحب نے یہ تحریر دی تھی - حالانکہ جب سے وصیت لکھی گئی صدر انجمن کے نام سے ایک ہی انجمن قائم ہوئی - اور رہی ہاں اس کے ماتحت مختلف کمیٹیاں اور مجالس وقتاً فوقتاً بنتی رہیں - اور پھر اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ رسالہ خلافت احمدیہ میں جو ابھی چند ماہ ہوئے صاحبزادہ صاحب نے اپنی قلم سے لکھا تھا گو وہ چند انصار اللہ کے نام پر جن میں سے بہت سے اس کے مضمون سے قطعاً بیخبر تھے شائع ہوا صفحہ ۴ پر صاف طور پر اس تحریر کو اسی انجمن کے متعلق تسلیم کیا ہے - اور صاحبزادہ صاحب کے اپنے خیال کے رو سے یہ انجمن زیادہ سے زیادہ صرف ایسے شخص کا حکم مان سکتی ہے - جس کو تمام افراد سلسلہ احمدیہ اپنا مطاع اور خلیفہ مان لیں - چنانچہ اسی صفحہ کے حاشیہ پر یہ مرقوم ہے:-

"پس انجمن کو بہرحال سلسلہ احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت کام کرنا پڑیگا - اور جس شخص کو تمام افراد سلسلہ احمدیہ کے اپنا مطاع اور خلیفہ مان لینگے - اس کا حکم گویا سلسلہ احمدیہ کا حکم ہوگا" +

گو مجھے تو اس سے بھی اتفاق نہیں اور نہ ہی اصولاً حضرت صاحب کی اس کھلی کھلی تحریر کی موجودگی میں کہ "میرے بعد ہر یک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا" انجمن کے لئے بحیثیت انجمن کسی فرد واحد کا حکم سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے قابل تسلیم ہو سکتا ہے - لیکن صاحبزادہ صاحب کی اپنی تحریر کے رو سے بھی ایسے خلیفہ کا حکم انجمن کے لئے قابل تسلیم نہیں ہو سکتا - جس کو تمام افراد سلسلہ احمدیہ نے اپنا مطاع اور خلیفہ تسلیم نہ کیا ہو - پس جب تک سلسلہ احمدیہ کے پانچ لاکھ افراد میں سے ایک کی آواز بھی صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے خلاف اٹھ رہی ہے وہ اپنے آپ کو انجمن کا مطاع تسلیم کرانے میں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں - بلکہ اپنے اقرار سے بھی پھر رہے ہیں +

دوم - سارے قواعد انجمن کو پڑھ لو حضرت مسیح موعود کے بعد - جو کارروائی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے وہ انجمن کو دیا گیا ہے - اور قواعد میں کسی خلیفہ کا ذکر چھوڑ اشارہ تک بھی نہیں - بلکہ ممبروں کے تقرر اور اخراج کے معاملہ میں صاف طور پر لکھا ہے - کہ مسیح موعود کے بعد صرف انجمن اپنے قواعد کے مطابق کارروائی کریگی - اب آٹھ سال بعد ان الفاظ کا قواعد میں ڈالے جانا ان قواعد کی جو حضرت مسیح موعود کے اپنے دستخط سے شائع ہوئے ہیں - صریح خلاف ورزی ہے -

سوم - اگر اس تجویز میں ایک ذرہ بھر بھی سچائی ہوتی تو یہ ترمیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے ساتھ ہی ہونی چاہئے تھی - کیونکہ اگر ایسی تبدیلی کا کوئی حقدار ہو سکتا تھا تو وہ بے نفس انسان ہو سکتا تھا - جس کے آگے کل قوم نے متفق ہو کر اپنی گردنیں جھکا دی تھیں - نہ وہ شخص جو پانچ لاکھ آدمیوں میں سے دسواں حصہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتا - جس نے انہیں خلیفہ اور مطاع تسلیم کیا ہو - کیا یہ امر قابل غور نہیں - کہ مسیح موعود کی بجائے خلیفہ ثانی کا نام آتا ہے اور خلیفہ اول کا نام مفقود ہے - اس سے اس تجویز کا اصل منشاء معلوم ہو سکتا ہے +

چہارم حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں بار بار یہ تحریک ہوئی کہ قواعد میں ایسی تبدیلی کی جائے - مگر اس متقی انسان نے یہ گوارا نہ کیا کہ حضرت مسیح موعود کی کھلی تحریر کے خلاف ... کرے - اور ہمیشہ ایسی تحریکوں کو روکا - میرے سب سے پہلے اعلان میں ذیل کے لفظ پڑھ لو اور دیکھ لو کہ میں نے وقت پر اس خطرہ سے متنبہ کیا تھا +

"اس انجمن کو توڑنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح کے ابتدائے ایام خلافت میں بڑی بڑی کوششیں کی گئیں - اور آخری کوشش بڑے زور شور سے یہ کی گئی - کہ قواعد میں اس امر کو درج کیا جاوے - کہ جو کوئی خلیفہ ہوا کرے اس کے تمام فیصلے انجمن کے لئے قابل تعمیل ہوں اور وہ انجمن کے ممبروں میں سے جسے چاہے نکال دیا کرے اور جسے چاہے داخل کر دیا کرے - جو در اصل انجمن کو توڑنے کے ہم معنی ہے - میں قوم کو اس خطرناک عنصر کے ارادوں اور منصوبوں سے صفائی سے اطلاع دیتا ہوں - کہ اگر اس بات کو اب پھر اٹھایا جائے تو ساری قوم کا فرض ہے - کہ اس کا زور سے مقابلہ کرے - یہ سلسلہ پر وہ حملہ ہوگا جو اس کو بنیادوں تک صدمہ پہنچائیگا - اور حضرت مسیح موعود کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کو جڑ سے اکھیڑ دیگا - حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں اس کے متعلق بعض لوگوں نے یہ کوشش کی مگر حضرت خلیفۃ المسیح اپنی فراست سے اصل غرض کو پہچان گئے - اور انہوں نے اسبات کو ہرگز تسلیم نہ کیا" - اب دیکھئے کسقدر جلد میرے اس خیال کو قوم کے چند افراد نے ناعاقبت اندیشی سے اور دوسروں نے لاعلمی یا لاپروائی سے ان کے ساتھ شامل ہو کر پورا کر دیا +

پنجم - اگر یہ تجویز پاس ہو گئی تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا - نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود کی کھلی تحریر کہ "میرے بعد ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا" خلاف ورزی ہوگی حضرت خلیفۃ المسیح کی چھ سال کی کوششوں پر جو ہمیشہ آپ نے اس تجویز کو روکنے کے لئے کیں پانی پھیرا جائیگا - بلکہ انجمن کالعدم ہو جائیگی - اور حضرت صاحب کا یہ فیصلہ منسوخ ہو جائیگا کہ "میری تو یہی رائے ہے - کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہئے - اور کثرت رائے اس میں ہو جائے تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے - اور وہی قطعی ہونا چاہئے" اب آیندہ اس ترمیم کے بعد نہ صرف کثرت رائے - بلکہ انجمن کی اتفاق رائے کے فیصلے بھی ایک ایسا خلیفہ جسے ساری قوم نے خلیفہ بھی تسلیم نہیں کیا توڑ سکیگا - پس اگر انجمن اس وقت کثرت رائے سے یا ممبر مجلس کی زاید رائے سے اس تجویز کو قواعد میں داخل کر دے - تو اس کے معنے یہ ہونگے - کہ انجمن نے عملی طور پر اپنے آپ کو توڑ دیا - انجمن کا ایسا فیصلہ چونکہ اس کی اپنی جڑ کو کاٹنے والا ہے - اسلئے کسی طرح قابل تسلیم نہیں - قوم کا فرض ہے - کہ عملی رنگ میں اس فیصلہ کو تسلیم نہ کرے - اور جن لوگوں نے غلطی سے کسی ایسے کاغذ پر دستخط کر دئے ہیں وہ اب بھی سنبھل جائیں + انجمن کا ایسا فیصلہ قطعی ناجائز ہے جو حضرت مسیح موعود کے صاف اور کھلے فیصلہ کے خلاف ہو - حضرت صاحب تو یہ کہیں کہ انجمن کے کثرت رائے کے فیصلے قطعی ہونگے اور انجمن یہ کہے کہ میرے فیصلے قطعی نہ ہونگے - بلکہ کسی اور شخص کے فیصلے قطعی ہونگے یہ نہیں ہو سکتا +

خاکسار محمد علی

لاہور
احمدیہ بلڈنگس
۲۰ - اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۰

الوداعی ایڈریس

(جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی نے جناب مولوی صدر الدین صاحب کی سکول سے علیحدگی کے موقعہ پر طلباء کے ایک جلسہ میں پڑھا)

دوستو آندھیاں آتی ہیں اور اکثر اوقات بڑے بڑے درختوں کی ادہر ادہر پھیلی ہوئی موٹی موٹی تناور شاخیں ہوا کے زبردست جھونکوں کے دھکے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ہماری مسجد نور کے سامنے جو برگد کا درخت کھڑا ہے پارسال اسی موسم میں ایک آندھی آئی اور ایک ایسی موٹی شاخ جو سارے درخت کا ⅓ حصہ تھی ٹوٹ کر گر پڑی۔ ہم سب نے تو نہیں مگر جو لوگ اس درخت کے قریب تھے انہوں نے اُس درخت سے ٹوٹنے اور گرنے کی ایک آواز سنی تھی وہ شاخ کے ٹوٹنے کی آواز کیا تھی؟ وہ اس درخت کا گریہ وفغان تھا۔ جو بے ساختہ اپنے ایک جزو فاندان کی جدائی میں بلند ہوا تھا۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب قادیان سے رخصت ہوں اور قادیان کے گلی کوچوں سے نہسہی دارالعلوم کے مکانوں اور میدانوں سے نالۂ بے اختیار کی صدائیں اٹھیں اور کرۂ ہوائی میں تموج پیدا کر دیں۔ تو یہ عین فطرت کا تقاضا ہے اگر ایسا نہ ہو۔ تو حیرت کا مقام ہے۔ دو یا ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا جبکہ ابھی ہمارا مدرسہ شہر سے دارالعلوم میں نہ آیا تھا۔ وہاں کے لائبریری والے کمروں کی کتابوں سے بھری ہوئی شیشوں کے کواڑوں والی ایک الماری کا تمام بوجھ اس لکڑی نے اٹھا رکھا تھا۔ جو الماری کو سیدھا رکھنے کے لئے اس کے نیچے لگا دی گئی تھی۔ غلام قادر صاحب یا کسی اور نے اس لکڑی کو خدا جانے کیوں اس الماری سے جدا کیا۔ الماری نے اس جدائی پر ایسی بے تابی دکھائی۔ کہ اوندھے منہ زمین پر گر پڑی۔ الماری کے آئینے اور شیشے چور چور ہو گئے۔ اور الماری کی آواز الفراق سے منشی عبدالرؤف صاحب جو قریب کے کمرہ میں بیٹھے تھے اچھل پڑے۔ اسی طرح ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول سے جدا ہوں اور اسکول کے کمروں کے آئینوں والے کواڑوں اور روشندانوں میں سے الفراق کی آوازوں کا مجموعی شور بلند ہو کر سکان قادیان یا کم سے کم اسکول کے اسٹاف کو چونکا دے تو تعجب نہیں۔ چھوٹا بچہ ماں کا دودھ پی رہا ہو اور ماں اس سے یک لخت جدا ہو جائے تو وہ شور مچا کر سارا گھر سر پر اٹھا لیتا ہے اسی طرح اگر تعلیم الاسلام بالخصوص ففتھ ہائی کلاس کے لڑکے اگر ہیڈ ماسٹر صاحب کی جدائی سے اظہار بے تابی کریں اور آہ و بکا کی آوازیں دارالمقامہ کے دروازوں کی برجیوں کو ہلا دیں تو تعجب کی بات نہیں میں نے کل شام یہ سنا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب ہمارے اسکول سے جدا ہونے کا عزم فرما چکے ہیں اور ان کے لئے الوداعی جلسہ ہونے والا ہے آج صبح ففتھ ہائی کلاس کے بعض لڑکے میرے پاس ایک کاغذ لے کر پہنچے۔ جس کا منشا یہ تھا۔ کہ شام کو بعد عصر الوداعی پارٹی دی جاوے گی اس میں شرکت ضروری ہے۔ ظہر کے وقت انہیں لڑکوں نے کہا کہ ہم نے تمام اُستادوں کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ جلسہ میں مناسب تقریر فرمائیں۔ لیکن قریباً سب نے انکار کیا اس سے ان کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں کچھ کہنے کا ان سے وعدہ کر لوں چنانچہ میں نے وعدہ کر لیا بعد میں مجھ کو خیال آیا۔ کہ آیا اُستادوں کی خاموشی میں کوئی نکتہ تو نہیں اور پھر خیالات کے سلسلہ نے مجھ کو اس مقام تک پہنچایا۔ کہ مجھ کو جو کہ ہمیشہ اپنی فاش گفتاری اور صاف بیانی کے سبب اور بھی زیادہ بدگمانیوں کا نشانہ بنتا رہا ہوں۔ کسقدر احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ لہذا میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے اس کے کہ زبانی تقریر کروں اپنی باتوں کو کاغذ پر لکھ لوں۔ اور لکھے ہوئے کاغذ کو جلسہ میں پڑھ کر سنا دوں تا کہ بعد میں لوگوں کو میری تقریر پر حاشیے چڑھانے کا موقع نہ مل سکے۔ الوداعی جلسوں کا رواج مجھ کو جہاں تک معلوم ہے مسلمانوں کے باقیات صالحات میں سے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کو رخصت کرنا اور رخصت کے وقت مناسب باتیں فرمانا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابہ کو جلسوں میں رخصت کرنا اور مشایعت کے لئے شہر سے باہر تک جانا وغیرہ کتب احادیث و تواریخ میں مذکور و مسطور ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرز عمل کو دیکھنے والے بھی ہم میں ممکن ہے کہ کئی شخص موجود ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام جن کو قرآن کریم میں خدائے تعالےٰ نے عبداً من عبادنا فرمایا ہے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب ھٰذا فراق بینی وبینک کہکر رخصت کیا ہے تو ایک الوداعی اڈریس بھی سنایا ہے جو سانبئک سے شروع ہوتا ہے بہرحال میں اس جلسہ کا اور اس جلسہ میں تقریر کرنیکا ہرگز مخالف نہیں اور ایسے جلسوں کی مخالفت کرنے کی کوئی وجہ سوائے تنگ خیالی کے میری سمجھ میں نہیں آتی۔ مجھ تک یہ خبر بھی پہنچائی گئی۔ کہ تو اگر کوئی تقریر کرنا چاہتا ہے تو یہ نہ کہنا کہ یہ سب اُستادوں کی طرف سے اظہار خیالات کرتا ہوں۔ لہذا میں تمام مجمع کو اس وقت سناتا ہوں کہ میں جو کچھ آپ کو سنا رہا ہوں یہ صرف میرے ذاتی خیالات ہیں دوسرے اُستاد لوگوں کے خیالات بجائے خود اُن کے دماغوں میں محفوظ ہیں۔ جن سے میری ان باتوں کو کوئی تعلق نہیں۔

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب چار پانچ سال سے یہاں تشریف فرما ہیں میں اس بات کے لئے کسی ثبوت کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ مجھ کو ان سے بہت سی باتوں میں اختلاف رہا۔ اور میرے سوا میری طرح کوئی دوسرا شخص مدرسہ کے اسٹاف میں سے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس کو ان کے ساتھ میرے برابر بلند آہنگی سے اختلاف کا موقعہ ملا ہو۔ لیکن میری بڑی ہی کمینگی اور رذالت ہوگی اگر میں اس اختلاف آراء کے سبب آج اُن کے متعلق ان سچی باتوں کے کہنے سے رک جاؤں۔ جن سے کہ ان کی خوبیوں کا اظہار ہو۔ میں کسی ایسے شخص سے جو کہ حق بات کے کہنے میں تامل کرے متفق نہیں ہو سکتا۔ سچی بات کا زبان سے نکالنا دنیا میں ہمیشہ تلوار کی دھار پر چلنے زہر کا پیالہ پینے اور شیر ببر کے منہ میں ہاتھ دینے کے برابر رہا ہے اور اسی لئے بہت سی صداقتیں اور بہت سی حقیقتیں اُن زبانوں سے ظاہر نہیں ہو سکیں۔ جن کا تعلق کمزور دلوں سے تھا اور حسرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ طاقت و تعلوب کی تعداد ہر زمانہ میں بہت ہی تھوڑی پائی گئی ہے۔ اور اسی لئے دنیا کو اپنے ایک ایک سکنڈ اور ایک ایک منٹ کے طے کرنے میں غلط فہمیوں حق تلفیوں اور ظلمتوں کے طوفانوں میں ہو کر گذرنا پڑا ہے اور انہی طوفانوں کو دیکھکر ایک حقیقت شناس اپنے دوستوں کی ہمت بندھاتا ہے کہ ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند	لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز	مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

اور دنیا کی اس نامردانہ پردہ پوشی کا ہی سبب تھا۔ کہ ہماری جان و دل و آبرو سے بہت زیادہ پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایک قدم پر ہزار ہزار بلکہ بے شمار رستموں کی بہادری کا اظہار کرنا پڑا اب کہیں جا کر کئی لاکھ دلوں کو مسخر کر سکے۔ میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب سے اختلاف رکھتے اور اُن کی کسی تجویز کو جو میری سمجھ میں درست نہ ہو علانیہ نادرست کہہ دینے کا میرے برابر کسی دوسرے اُستاد کو ہرگز ہرگز موقع نہیں ملا۔ اب جبکہ وہ ہم سے جدا ہونے کو ہیں سب سے زیادہ میرا ہی حق ہو سکتا تھا کہ میں اس جلسہ کی شرکت میں جو ان کے اکرام میں کیا گیا ہے سرد مہری دکھاتا۔ لیکن وہ لوگ جو کہ ہمیشہ اطاعت و فرماں برداری و جاں سپاری ہی کے ثبوت پیش کرتے رہے ہیں۔ اُن کے اسلامی اخلاق کی وسعت سے ہرگز یہ توقع نہیں ہو سکتی۔ سینہ کی تنگی اور طبیعت کا انقباض اُن کی طرف سے پیش ہوگا۔

میں نہایت صفائی اور بلا کسی تامل سے یہ کہتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے اس مختصر زمانہ ہیڈ ماسٹری میں جس کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیا ہے۔ اُس کی مثالیں بہت ہی تھوڑی اس ملک میں نظر آ سکیں گی۔ بیشک ایسے بہت سے ہیڈ ماسٹر ہونگے۔ جو اپنے اپنے مدرسوں میں رعب وانتظام کو عمدگی سے قائم رکھتے ہیں اور ساتھ ہی تعلیمی نتائج بھی بہتر سے بہتر دکھاتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ قادیان کے ہائی سکول میں نہیں ہیں۔ اور دوسروں کی سمجھ میں نہ آسکنے والی ہمت سوز اور حوصلہ شکن یہاں کی مخصوص دقتیں اُن کی سد راہ نہیں ہیں لہذا وہ ہرگز ہرگز حق نہیں رکھتے۔ کہ ہمارے یہاں کے ہیڈ ماسٹر کی ہمسری کا دعویٰ کریں۔ میں نے حضرت مخدومی مولانا مولوی شیر علی صاحب کی ہیڈ ماسٹری کا زمانہ بھی دیکھا ہے وہ بھی لاریب ایک بے نظیر و بےمثال ہیڈ ماسٹر تھے اُن کی روحانیت اور اس روحانیت کے بابرکت نتائج کے تذکرہ کا یہ موقع نہیں۔ لیکن اس دوسرے دور ہیڈ ماسٹری میں انتظام کی خوبی۔ قواعد کی پابندی۔ جفاکشی اور فرض شناسی کے ایسے اعلیٰ اور قیمتی نمونے نظر آتے ہیں۔ کہ بے اختیار زبان سے سبحان اللہ اور واہ واہ نکلتی ہے۔ اس مختصر زمانہ میں اسکول نے نہ صرف استعداد میں ہی ترقی کی بلکہ طلباء کی تعداد میں بھی بڑی ترقی ہوئی۔ کھیلوں کے مقابلوں میں ہمارے اسکول نے جو عالمگیر شہرت حاصل کی اور ہمارے اسکول کا جو اخلاقی رعب حکام اور دوسرے لوگوں پر چھایا ہوا ہے یہ ہیڈ ماسٹر صاحب اور صرف ہیڈ ماسٹر ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے اور اس گراں قدر و گراں سنگ کامیابی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا ناحق شناسی اور بے انصافی کی پوری پوری داد دینا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس اور مدرسہ کی خوبصورت عمارتیں ہیڈ ماسٹر صاحب کا نام یہاں آنے والوں کو یاد دلائینگی یعنی یہ بات کسی کے چھپائے نہ چھپ سکیگی۔ کہ یہ عمارتیں کون سے دور ہیڈ ماسٹری میں بنی ہیں۔ انسپکٹر صاحب مدارس کے معائنے اس وقت تک کہ جب تک شکیشن بک کے اوراق گل سڑ کر کھاد نہ ہو جائیں اپنا گلا پھاڑ پھاڑ کر ہیڈ ماسٹر صاحب کی اعلیٰ قابلیت کی داستان سُناتے رہیں گے۔ جب کبھی یہاں سرکاری اہلکار یعنی انگریز لوگ کسی تقریب سے آیا کریں گے لوگ ہیڈ ماسٹر صاحب کو بھی اُس وقت ضرور یاد کر لیا کریں گے کسی شخص کی قابلیت اور اُس کے اخلاق کا اندازہ وہی شخص خوب کر سکتا ہے۔ جو بہت قریب رہتا ہو۔ اور اُس کو بار بار واسطہ پڑتا ہو ففتھ ہائی کلاس کے لڑکے جن کو ہیڈ ماسٹر پڑھاتے رہے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے اخلاق کے متعلق بہت کچھ صحیح واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ میں نے ہر سال یہی دیکھا ہے۔ کہ یہ عاقل بالغ لڑکوں کی سب سے اعلیٰ جماعت ہمیشہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی عاشق زار رہی ہے اور ان تمام گذشتہ سالوں میں شاید ہی کوئی ایک دو ایسا لڑکا ہو جس کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے بے انتہا محبت نہ ہو۔ اور وہ دل سے ہیڈ ماسٹر صاحب کی عزت و عظمت نہ کرتا ہو اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ایک ہیڈ ماسٹر کے لئے کہی جا سکتی ہے درآں حالیکہ اُس ہیڈ ماسٹر نے اپنی ہیبت اور رعب کو بھی عمدگی کے ساتھ قائم رکھا ہو۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کے زمانہ میں نہ صرف بورڈنگ کی عمارت ہی بن کر تیار ہوئی۔ بلکہ بورڈنگ حقیقی معنوں میں بورڈنگ ہوس بنا۔ کسی محکمہ کے ایک منتظم افسر کے لئے نہایت سخت مشکل ہے۔ کہ وہ اپنے تمام ماتحتوں کو خوش رکھ سکے۔ عالمگیر جیسے لایق بادشاہ کو نعمت خاں عالی نے گالیاں دیں اکبر جیسے ہر دل عزیز بادشاہ کا مقابلہ علی قلی خاں بہادر خاں۔ بیرم خاں اور خود اُس کے بیٹے جہانگیر نے کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے منصف مزاج انسان کو بھی لوگوں نے شہید کیا۔ پس کسی ہیڈ ماسٹر سے یہ توقع رکھنی۔ کہ اُس کے تمام ماتحت اس سے خوش رہیں اور پھر سب کو خوش رکھکر وہ ہیڈ ماسٹر اپنے فرائض بھی انجام دے سکے ایسا ہے جیسا کہ سراب سے آب طلب کرنا اور پانی کو بلو کر اُس میں سے گھی نکالنے کی کوشش کرنا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے نہ صرف خود ہی اوقات کی پابندی اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں تندہی دکھائی۔ بلکہ اپنے ماتحتوں کو بھی اسی کا عادی بنا کر چھوڑا اور یہ اُن کے لئے اس اسکول اور یہاں کے مقامی حالات کے اعتبار سے جتور وبھرت پور کے قلعوں کو فتح کرنے اور واٹر لو کے میدان میں ولنگٹن کی ڈیوٹی انجام دینے کے برابر تھا۔ مجھ کو کئی مرتبہ تجربہ گذرا ہے۔ کہ انہوں نے اسکول میں انتظام و رعب یعنی ڈسپلن (Discipline) قائم رکھنے کے لئے اس زریں اصول کو اپنے کاموں کا سنگ بنیاد بنایا ہے۔ کہ کسی ماتحت کو کوئی ایسا حکم نہ دیا جائے۔ جس کی بابت شک ہو کہ اس کی تعمیل ہو سکیگی یا نہیں اور کوئی معمولی سا حکم بھی جب دیا جائے۔ تو اُس کی تعمیل ضرور کرائی جائے۔ یہ بات بھی لوگوں کو بہت دنوں تک حیرت کے ساتھ یاد رہیگی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب اسکول کے کمرہ میں نہایت مستعد اور ہمہ تن مصروف اُستاد۔ اور کمرہ سے نکل کر گراؤنڈ میں اعلیٰ درجہ کے شوقین پلیر کھیل کے میدان سے آکر دفتر میں معاملات کی جزئیات تک نگاہ رکھنے والے باخبر ہیڈ کلرک۔ دفتر سے اٹھکر مسجد نور میں ایک اعلیٰ درجہ کے لیکچرر۔ مسجد سے نکل کر محکمہ تعمیر کے افسر اور سپر صاحب کے کاموں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں پھر اُس کے بعد درس قرآن و درس حدیث میں موجود اور حضور خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے علمی نکات کے معلوم کرنے میں مصروف دیکھے گئے ہیں۔ غرضیکہ میں کہاں تک بیان کروں ایک ہی دن میں اسی قسم کے بہت سے اہم اور نازک اور متضاد اور توجہ طلب کاموں کو کامیابی کے ساتھ انجام دیتے ہوئے دیکھ کر بے اختیار دل سے آواز آئی ہے۔ کہ بہت تھوڑے آدمی اس قسم کی مسلسل جفاکشی و مستعدی دکھا سکتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی یہ بات ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے کہ وہ ہمیشہ سادہ مگر بہت ہی صاف لباس میں دیکھے گئے ہیں۔ اور اپنی اس پابندیٔ وضع کو انہوں نے بڑے اہتمام اور بڑی ہی خوبی کے ساتھ نبایا ہے ایک مرتبہ عید آئی بورڈنگ کی عمارت ابھی نہیں بنی تھی۔ اکثر بورڈر مسجد نور میں میرے زیر نگرانی رہتے تھے۔ عید کی صبح کو ہیڈ ماسٹر صاحب کا آدمی میرے پاس آیا ایک پرچہ اور کچھ نقدی لایا۔ پرچہ میں چند لڑکوں کے نام اور ہر ایک نام کے سامنے آٹھ آنہ یا چار آنہ کی رقم لکھی ہوئی تھی۔ مجھ کو لکھا تھا۔ کہ ان لڑکوں کو پیسے اس طرح دے دیجئے۔ کہ دوسروں کو خبر نہ ہو۔ میں نے دیکھا۔ کہ وہ تمام لڑکے وہ تھے۔ جو غریب مگر باغیرت تھے اور اُن کو بورڈنگ کے دفتر سے بوجہ اس کے کہ اُن کے ذمہ بقایا واجب الوصول تھا۔ عید کے دن جیب خرچ نہیں مل سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد اُن ایام میں بھی جبکہ وہ مجھ سے سخت ناراض ہوئے ہیں اور مدرسہ کی باضابطہ ملاقات کے علاوہ ہم ایک دوسرے سے پرائیویٹ ملاقات نہیں کر سکتے تھے میں نے بلا تکلف اُن کو لکھ بھیجا کہ فلاں لڑکے کے پاس جوتی نہیں یا ٹوپی نہیں ہے اور وہ خود خرید نہیں سکتا آپ اُس کو اپنے پاس سے دلوا دیں اور انہوں نے میری سفارش پر ضرور اسکی مروت کو پورا کیا ہے۔ بعض اوقات میں نے کسی غریب کے کا حال اُن کو سنایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے۔ کہ وہ لڑکا نہایت شریف اور باحمیت ہے تو انہوں نے دو دو جوڑی کپڑے معہ کوٹ و واسکٹ و جوتی وغیرہ اسکو بنوا دیئے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس وقت سے پہلے میرے دوستوں کو اس کا علم ہرگز ہرگز نہیں ہوا اور کسی دوسرے لڑکے کے سامنے ایسے کسی لڑکے کو آنکھیں نیچی کرنیکا موقع نہیں ملا اور نہ انشاء اللہ ملیگا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی امتیازی خوبیوں میں سے یہ بات بھی قابل تذکرہ ہے کہ مدرسہ میں کسی لڑکے کو کبھی یہ جرأت نہیں ہو سکی کہ اُن سے بے تکلفانہ گفتگو کر سکے۔ لیکن مدرسہ کے علاوہ وہ ہمیشہ نہایت بے تکلف

دوست اور جونس طرح یار غار کیطرح لڑکوں سے ملا کرتے ہیں۔ بہت سے لڑکوں کو ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ نہر اور باغ کی سیر اور ٹورنامنٹ کے سفر کی بے تکلیفاں بھی ضرور یاد ہونگی اور وہ بڑے ہو کر اور کاروباری آدمی بنکر اپنے دستوں میں بیٹھکر اپنے شفیق استاد کے ان رنگ اور طرز عمل کا تذکرہ مزے لے لے کر کیا کرینگے ممکن ہے اور بہت زیادہ ممکن ہے کہ بعض احباب کو نکتہ فہمی یہ اعتراض کریں کہ تصویر کے ایک ہی پہلو پر کیوں نظر ڈالی اور دوسرے پہلو کو کیوں پیش نہیں کیا۔ میں اس کے جواب میں صرف اسیقدر عرض کرتا ہوں کم سے کم میری شرافت تو ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم اس وقت اپنے آپ سے رخصت ہونے والے اپنے بھائی کی کمزوری کا تذکرہ زبان پر لائیں۔ جو ہماری نظر میں تو کمزوری ہو اور عجب نہیں کہ حقیقت میں کمزوری ہو بھی یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جسمیں تھوڑی یا بہت کمزوریاں نہ ہوں اور جس سے کسی ایک یا چند غلطیوں کا ارتکاب نہ ہوا ہو سہ

ماقصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم

از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

اب آخر میں میں اس بات کے عرض کرنے سے بھی رک نہیں سکتا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کا مدرسہ سے جدا ہونا بظاہر مدرسہ کے لئے کئی قسم کے مصائب کا پیش خیمہ نظر آ رہا ہے۔ خدا تعالےٰ سے ہم کو دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہماری اس قومی درسگاہ کو ہر قسم کے آسیب سے محفوظ رکھے۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی ذات ستودہ صفات سے توقع ہے۔ کہ وہ جہاں کہیں بھی ہونگے اس مدرسہ کی بہبودی و ترقی کے خواہاں رہینگے۔ میں نے اکثر اوقات انکو اپنی نادانیوں کے سبب کبیدہ خاطر ہونے کا موقع دیا ہے۔ جس کے لئے میں متاسف ہوں۔ اور میرا خیال ہے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب اس بات کو جانتے ہونگے۔ کہ میں کسی خاص بات کے متعلق کسی اختلاف یا مخالفت کو اس خاص بات کے محدود دائرہ سے گذار کر اپنے سینہ کو کدورت و کرب کا دفینہ بنا لینے والا انسان نہیں ہوں۔ بڑے بڑے اختلاف اور سخت سخت مخالفتوں کے اظہار کے بعد بھی میرے دل میں اپنے دوستوں کی محبت کم نہیں ہوا کرتی اور میں ان کی خوبیوں کے دیکھنے سے اندھا نہیں ہو جایا کرتا تاہم میں اس بھرے مجمع کے سامنے ہیڈ ماسٹر صاحب سے معافی مانگتا اور انکی جدائی پر اظہار افسوس کرتا ہوں سہ

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

یا الٰہی تو ہم سب کی لغزشوں خطاؤں غفلتوں کو معاف فرما۔ ہمارا سب [illegible] ایمان پر ہو۔ ہماری زندگی تیری ہی رضامندی اور تیری ہی فرمانبرداری میں گذرے۔ ہماری یہ دنیوی زندگی بھی جنتی زندگی ہو۔ اور مرنے کے بعد بھی جنت جو تیری رضا کا اعلیٰ مقام ہے ہمارا مکان ہو۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین

خاکسار اکبر خان نجیب آبادی۔ ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء

مراسلات

نبوت مسیح موعود و مسئلہ کفر و اسلام

کیا حضرت مرزا صاحب محمد رسول اللہ جیسے نبی ہیں؟ بالکل نہیں۔ حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہیں آپ کے دین کے خادموں میں سے ایک خادم ہیں۔ مجددین امت محمدیہ میں سے ایک مجدد ہیں۔ امت محمدیہ کے اماموں میں سے ایک امام ہیں امت محمدیہ کے مصلحین اور مامورین میں سے ایک مصلح اور مامور ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ وہ مسیح موعود اور مہدی ہیں اور امتی ہیں اور مہدی اور ظلی طور پر نبی ہیں مگر محمد رسول اللہ جیسے نبی نہیں اور ہرگز نہیں آپ میں اور محمد رسول اللہ میں غلام اور آقا کی نسبت ہے یا آفتاب اور ذرہ کی نسبت ہے اگر لاکھ غلام احمد جیسے مسیح اور مہدی ہوں۔ تب بھی محمد رسول اللہ جیسی نبوت اور کلام نہیں کر سکتے۔ جب خدا مسیح موعود کو الہام میں بتلاتا ہے کہ

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

تو اب مسیح موعود کو محمد رسول اللہ جیسا نبی سمجھنا سخت گمراہی اور کھلی ضلالت ہے۔ جب مسیح موعود خود اقرار کرتا ہے کہ "یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے ہزار ہزار درود و سلام اس پر ہو کہ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵) تو کیا الفضل اور اس کے حامی اس عالی جناب مقدس نبوی کے عالی مقام کا انتہا معلوم کر چکے ہیں کہ اس نبی عربی کے ادنیٰ خادم حضرت غلام احمد مرحوم و مغفور کو نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عالی مقام پر بٹھا رہے ہیں اور نبی کریم کی ذات خاص کے متعلق جو خاص پیشگوئیاں توریت و انجیل میں محمد و احمد نام رسول اللہ کی آئی ہیں ان کو اس شخص پر چسپاں کر رہے ہیں جس کا نام احمد نہیں بلکہ غلام احمد ہے۔ جو حقیقی معنوں [illegible] نہیں نبی نہیں بلکہ امتی ہونے کی وجہ سے ایک رسول کا مطیع ہے اور اصلی نبی نہیں۔ بلکہ ظلی نبی ہے جو خود اقراری ہے کہ سہ

آں حقیقت سعادت کہ بخلق خدا دہم یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

عاقلے را اشارہ کافی است +

الفضل اپنے ۱۵ اپریل کے پرچہ میں تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ کی سرخی سے مسئلہ کفر و اسلام کے سوال و جواب سے لاچار ہو کر عجیب جواب دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں "کیا جو تمہیں کافر کہتا ہے نماز نہیں پڑھتا۔ روزہ نہیں رکھتا۔ اہل قبلہ نہیں۔ کلمہ گو نہیں۔ سمّکم المسلمین کے ماتحت نہیں لمن القیٰ الیکم السلام میں داخل نہیں۔ پھر اسے تم کافر کیوں کہتے ہو" آگے آپ اس کا جواب دیتا ہے "اگر حدیث کے ماتحت تو ہم قرآن مجید کی ماتحت دیکھو پارہ ۶ رکوع اول"

ان کچھار توں کو ہم بفضلہ تعالیٰ خوب سمجھتے ہیں گونگے کی ان گونگے کے اشارہ کو اچھی طرح جانتی ہے۔ ہم بفضلہ تعالےٰ بزدل نہیں جو کھل کر بات نہ کریں آپ کیوں کھل کر بات نہیں کرتے۔ اور لوگوں کو سمجھتے ہیں ہیب کی خاطر کیوں دلیری سے کام نہیں لیتے کھل کر کہو کہ ہم سب اہل قبلہ کلمہ گو سمّکم المسلمین کے ماتحت مسلمان نام رکھنے والوں لمن القیٰ الیکم السلام میں داخل مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کہتے ہیں اور ہم مسیح موعود کے لکھنے کو بھی نہیں مانتے۔ وہ سو دفعہ لکھا کریں۔ کہ میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا "پر ہم تو قرآن مجید کے چھٹے سپارہ کے رکوع اول کی آیت کا آخری ٹکڑہ "اولئک ھم الکافرون حقاً" ہی پڑھ کر سنا دیا کریں گے۔

دوستو بقول الفضل کے مسیح موعود تو غلطی میں رہے کہ انہوں نے نہ اپنے آپ کو حقیقی نبی سمجھا اور نہ اس آیت کو اپنے مخالفوں پر حجت پوری کرنے کے لئے پیش کیا اور نہ ان کو کافر کہا اگر کہا تو ہمیشہ یہی کہا کہ مسلمانو تم مجھے کیوں کافر کہتے ہو اور بموجب

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل مسلم اکفر رجلا مسلما الا کان ہو الکافر (ابو داؤد) یعنے جس مسلمان نے کسی [illegible] پس اگر وہ کافر نہیں تو وہ کافر ہو گا۔ آپ کا فرہب [illegible] مذہب اب تک یہی ہے کہ میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا" مگر ہمارے حضرت صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف ان کو انبیاء کے زمرہ میں اپنی طرف سے داخل کر کے ان کے منکروں کو اولئک ھم الکافرون حقاً کی آیت سے جلے جاتے ہیں۔ ان کی نظر میں ہمارا یہی سب سے بڑا جرم ہے۔ کہ ہم بیوں ان کی طرح اپنی طرف سے قرآن مجید کی ان آیات کو جو حقیقی رسولوں اور حقیقی نبیوں کے متعلق قرآن کریم میں آئی ہیں حضرت مرزا صاحب پر جو حقیقی معنوں کے رو سے نبی اور رسول نہیں نہیں لگاتے اور ہم حضرت مرزا صاحب کا کلام کیوں پیش کرتے ہیں۔ اگر ہمارے ان دوستوں نے حضرت مرزا صاحب کے ان فقروں سے کہ "میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا" اپنے ذہن میں یہی سمجھا ہو کہ اہل قبلہ سے صرف احمدی ہی مراد ہیں [illegible] حضرت مرزا صاحب احمدیوں کے متعلق ہی فرماتے ہیں۔ کہ میں انکو کافر نہیں کہتا۔ تو یہ بالکل غلط ہے حضرت [illegible] پہلے ہی [illegible] کی بابت بار بار یہ کہنے کی کیا ضرورت پڑی تھی کہ میں اب بھی انکو کافر نہیں کہتا آج بار بار آیت اولئک ھم الکافرون حقاً پیش کی جاتی ہے۔ جو حضرت صاحب کے بعد سمجھ آئی ہے۔ آپ کی زندگی ان لوگوں کو موقع نہ ملا۔ کہ حضرت اقدس کو صلاح دیتے کہ حضرت صاحب آپ تو نبی اللہ ہیں آپ کے منکر تو اس آیت سے کافر ٹھہرتے ہیں آپ کیوں سر دردی اٹھاتے ہیں۔ اور بار بار تحریر فرماتے ہیں کہ میں کسی کلمہ گو مسلمان کو اسلام سے خارج نہیں کہتا اس آیت سے تو آپ کے منکر سب کے سب کافر نظر آتے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کسی تحریر اور تقریر اور کتاب میں اس آیت کا اپنے متعلق بیان کرنے کا کہیں اشارہ تک بھی پایا نہیں جاتا جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ اپنے آپ کو ان نبیوں اور رسولوں میں داخل نہیں سمجھتے تھے جن کا ماننا خدا نے ایمانیات کی ایک جزو قرار دیا ہے ورنہ معلوم نہیں ہمارے بھائی اس بات کو کہاں تک لے جاتے اور کیا کچھ نہ کرتے۔

پھر ایک بڑا بھاری اور مغالطہ یہ دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک آخری خط میں جو اخبار عام میں ۲۵ مئی ۰۸ء کو چھپا اور جہاں نبی کے لفظ پر آپ نے بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ میں کن معنوں میں نبی ہوں اسکو کاٹ چھانٹ کر اپنے مطلب کے فقر لکھ دیئے ہیں اور اس تشریح کو چھوڑ دیا ہے۔ جو نبی کے لفظ کی بار بار آپنے اسی خط میں کی۔ اور اس پر طرہ یہ کہ ہم سے پوچھا ہے کہ "بتلاؤ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ اگر کہیں آپنے اپنے متعلق نبی کا لفظ لکھا بھی تو اس کے ساتھ ظلی بروزی جزدی۔ امتی کا لفظ لکھ دیا"

اب ناظرین اسی اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کا فائل لیکر [illegible]

بدر نمبر ۲۳ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱ کا شروع اس عنوان کے ماتحت کہ مسیح موعود کن معنوں میں نبی تھے۔ پڑھیں اور اس میں دیکھیں کہ آیا یہ لفظ اس لفظ نبی کی تشریح اور توضیح کے لکھے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اور اسمیں یہ بتلایا ہے۔ یا نہیں کہ میں کن معنوں میں نبی ہوں" مثلاً جو کوٹیشن الفضل نے اس خط سے نقل کیا ہے اس کے آگے ہی یہ لفظ موجود ہیں۔

"لیکن میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے"

"سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں۔ کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا"

"سو ان معنوں سے میں نبی ہوں۔ اور امتی بھی ہوں۔ تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا۔ اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسےٰ جنکے دوبارہ آنے کی جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں۔

کیا اس وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہینگے" تم کلامہ اب کیا ان سے نبی کے لفظ کی تشریح اور توضیح نہیں نکلتی؟ ہم نے تو پہلے بھی یہی لکھا تھا اور اب بھی وہی لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کی ساری کتابیں اور تقریریں اور اشتہار اٹھا کر دیکھ لو جہاں وہ نبی کا لفظ اپنے متعلق لیتے یا لکھتے ہیں وہیں اسکی توضیح اور تشریح کر دیتے ہیں۔ کہیں بھی اس لفظ کو بغیر تشریح اور توضیح کے نہیں لکھتے کہیں اس تشریح اور توضیح کے ساتھ سمجھاتے ہیں کہ نبی کے معنے چونکہ عربی اور عبرانی میں غیب کی خبر خدا سے پا کر دینے والے کے ہیں اسلئے میں بھی چونکہ غیب کی خبر خدا سے پا کر دیتا ہوں۔ اسلئے صرف لغوی معنوں کے رو سے میں نبی کہلا سکتا ہوں دیکھو اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۷ کا حاشیہ اور جو غیب کی خبر خدا سے پا کر دیوے اسکو عربی میں نبی کہتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح کے معنے الگ ہیں اس جگہ (یعنے میرے الہاموں میں نبی کے) محض لغوی معنے مراد ہیں الخ اور کہیں اس لفظ نبی کی اصطلاح صوفیا کے ماتحت۔ ظلی اور بروزی اور جزوی اور نبوت غیر حقیقی الفاظ نبوت غیر مستقلہ وغیرہ تشریح اور توضیح فرماتے ہیں۔

اب دیکھو اس خط میں لفظ نبی کی تشریح کے لئے مندرجہ ذیل امور لکھے ہیں "میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں"

"کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں نبی سمجھتا ہوں" اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں" اور آنحضرت صلعم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے [illegible] سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں ہے اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے" اس ساری عبارت سے پایا جاتا ہے کہ آپ کے نزدیک اصل میں نبی وہی ہوتا ہے۔ جو الگ کتاب رکھتا ہے۔ علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہے۔ اور کسی دوسرے نبی کا مطیع اور امتی نہیں ہوتا اور کچھ نئے احکام لاتا ہے۔ اور کسی پہلے حکم کو منسوخ کرتا ہے ثبوت کے لئے دیکھو حوالجات ذیل آپ کی کتابوں میں "انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں۔ اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں۔ اور بعض احکام منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لا دیں" دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹ "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا۔ خدا فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ دیکھو ازالہ ص ۲۳۵"

پھر اسی خط عام والے میں آپ لکھتے ہیں۔ "سو ان معنوں میں نبی ہوں اور امتی بھی ہوں" پھر لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ جن کے دوبارہ آنے کی امید لگی ہوئی ہے آ جائے۔ تو وہ امتی کیونکر ہوگا۔ اور کیا ایک نبی کے آنے کے بعد ہمارے نبی خاتم الانبیاء رہینگے"

اب اگر کسی میں انصاف ہے تو وہ حضرت صاحب کے اس خط کو تمام و کمال اخبار عام میں پڑھ کر دیکھ لے کہ آیا اس میں اپنے پر لفظ نبی کے اپنے لئے کی تشریح اور توضیح موجود ہے۔ یا نہیں اور کیا جسقدر انبیاء دنیا میں آئے وہ اپنے پر نبی کے لفظ بولنے پر ایسی ہی حزم اور احتیاط سے کام لیا کرتے تھے۔ اور ایسی ہی تشریحیں اور توضیحیں کیا کرتے تھے۔ اگر نہیں تو ہمارا دعوےٰ ثابت ہے کہ حضرت صاحب جزدی نبی یعنے امتی نبی کے سوا حقیقی معنوں میں نبی نہ تھے۔

الفضل نے عجیب نقرہ لکھا ہے۔ کہ ظلی اور بروزی جزدی نبی کا لفظ حصول نبوت کے لئے ہے کیا نبوت بھی کبھی [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

دہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اسکی عبادت پر زور دینے کو ہم کر لیں۔ اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بدقسمتی سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ بچانے کے دن

(قیمت سالانہ ۵ روپیہ) طلبار سے ۴ روپیہ

پیغام صلح

اخبار

لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۹ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۱

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

اسلام میں عورت کی حیثیت

مسجد ووکنگ میں لارڈ ہیڈلے کا لیکچر

(از ووکنگ ہیرلڈ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۴ء)

مسجد ووکنگ کے ہفتہ وار لیکچروں کے سلسلہ میں اتوار کی سہ پہر کو جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور لارڈ ہیڈلے بالقابہٗ نے اسلام میں عورت کی حیثیت پر تقریر کی۔ جلسہ حاضرین سے بھرپور تھا۔ لیکن عورتیں بہت زیادہ تھیں۔ لارڈ ہیڈلے نے دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا اور پھر اس نکتہ چینی کا حوالہ دیتے ہوئے۔ جو حال ہی میں ایک مقرر نے ووکنگ کی چرچ مشنری سوسائٹی کے ایک جلسہ میں اسلام پر کی تھی۔ بیان کیا۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مشنری نے ہر ایک بات کو غلط بیان کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس نے قرآن پر نکتہ چینی تو کی ہے۔ لیکن خود اُس نے قرآن کو پڑھا تک بھی نہیں اور اُسے یقیناً قرآن کا کچھ بھی علم نہیں۔ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور کیوں وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں۔ جسے وہ سمجھ ہی نہیں سکتے میں نے (یعنی لارڈ موصوف نے) کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میری ماں نے مجھے اس سے پرہیز کرنے کی تلقین کی تھی۔ اور یہ نصیحت میرے لئے بہت فائدہ بخش تھی۔ جب میں بچہ تھا۔ تو میری ماں نے مجھے ہر ایک گندی۔ کمینی یا ذلیل بات کرنے سے منع کیا اور کبھی جھوٹ نہ بولنے کی نصیحت کی۔ پھر لوگ بیان کرتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں عورت کو بہت ذلیل حیثیت دی گئی ہے۔ لیکن درحقیقت اسلام میں عورت کی بہت قدر کی جاتی ہے اور میں نے کبھی کسی مسلمان کی بابت نہیں سنا کہ اُس نے اپنی بیوی یا گروہ نسوان کی بے حرمتی کی ہو۔ مسلمان خاص طور پر عورتوں کے ساتھ بہت نیک سلوک کرتے اور ان کی بہت عزت روا رکھتے ہیں ان کی عورتوں کو کبھی ایسے سخت اور رذیل کام نہیں کرنا پڑا جیسا کہ معزل عورتوں کو مثلاً گھروں میں جھاڑو دینے وغیرہ کا کرنا پڑتا ہے۔ لیکچر کے دوران میں لارڈ موصوف نے اپنا ایک آرٹیکل پڑھکر سنایا۔ جو انہوں نے اسی مضمون پر مسلم انڈیا میں چھپنے کے لئے لکھا ہے اس آرٹیکل میں انہوں نے یہ بھی بتلایا تھا۔ کہ قرآن میں ایک ایسی آیت ہے جو عورتوں کو کمتر ٹھیراتی ہے اور وہ یوں ہے الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علیٰ بعض و بما انفقوا من اموالہم۔ آج کل مسلم عورتیں بہت سے کام سرانجام دے رہی ہیں۔ مغربی خیالات مشرقی خیالات کے ساتھ متحد نہیں ہیں۔ لیکن لارڈ موصوف کے خیال میں آخر کار یہ سب کچھ درست ہو جائیگا۔

اس کے بعد مسٹر خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک مدلل لیکچر اسی مضمون پر دیا جس کا بقیہ حصہ آئندہ اتوار پر ملتوی کیا گیا۔

راستی کا انکشاف

بعض احباب نے میرے پچاس روپیہ انعام والے مضمون پر میری طرف تحریر کیا گیا ہے۔ کہ وہ خلافت والے سوال کا جواب دے سکتے ہیں اور ثابت کر سکتے ہیں کہ جسقدر آج تک خلفاء اسلام ہوئے ہیں سب کے سب مومن سچے اور نیک صالح تھے۔ اور آج تک کسی ایک اسلامی خلیفہ اور بادشاہ نے [illegible]

کوئی خلیفہ بھی من کفر کے ماتحت نہیں آیا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت کو تسلیم نہ کرنے والے فاسق ہیں اور صدہا احمدیوں نے مجھے کہا ہے کہ یوسف موعود حضرت صاحبزادہ ہیں اور صاحبزادہ صاحب کو وحی ہوئی ہے کہ وہی مصلح موعود اور تین کو چار کرنے والے ہیں +

ایسے عقاید کے احباب کو واضح رہے کہ میں نے کسی خاص خلیفہ کی ذات کے متعلق تو بحث نہیں اُٹھائی تھی۔ میرا تو صرف یہ سوال ہے کہ من کفر کے بموجب ممکن ہے یا نہیں۔ کہ کسی وقت کسی خلیفہ سے خدا کے حکم کی خلاف ورزی ظہور میں آسکے خلفاء اسلام کے حالات آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ بہت سے خلفاء اسلام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ سلسلہ وار ایسے خلفاء پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو ناحق کے خون کراتے رہے راستباز لوگوں کو قید کرتے رہے۔ لہذا جب یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ من کفر کے بموجب خلفاء بھی ناشکر گذاری اختیار کر کے فاسق بن سکتے ہیں اور خلفاء بھی خدا کی عبادت سے منہ موڑ کر شرک اختیار کر سکتے ہیں۔ تو پھر صاف مان لینا پڑے گا۔ کہ آیت استخلاف میں خلفاء کے منکروں کا نام فاسق نہیں رکھا گیا۔

سوچنا چاہئے۔ کہ تمام اسلامی خلفا کو اللہ تعالیٰ نے ہی آیت استخلاف کے وعدہ کے بموجب خلافت عنایت کی ان خلفاء میں سے مومن اور صالح بھی ہوئے اور پھر بعض ناشکر گذار بھی بن گئے۔ لہذا خلفاء کے منکروں کو فاسق قرار دینا ایک غلطی ہے۔ جس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ہاں وحی اور الہامات الٰہیہ کا انکار کرنیوالا خدا کا نافرمان ہوتا ہے اور اگر کوئی خلیفہ وحی الٰہی پیش کرے تو پھر اس وحی الٰہی کا نہ ماننا اور بات ہے محض انکار خلفاء تو بات ہی بے معنی ہے۔ کیونکہ خلفاء کا لفظ عام ہے اور قرآن کریم کی اصطلاح کے بموجب ہر ایک احمدی کو خلیفۃ المسیح کہہ سکتے ہیں پھر انجمن بھی خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے پھر بموجب وصیت حضرت مسیح موعود جس کو موجودہ نسل کی آئندہ نسل جانشین ہوگی عجب خلیفہ کا لفظ وسیع ہے تو پھر اپنی طرف سے آیت استخلاف میں کفر بھی اس لئے داخل کرنا تاکہ اپنے بھائی فاسق قرار دیئے جاسکیں۔ ایک سخت غلط راہ ہے۔ تمام احمدی جماعت میں سے کسی ایک فرد کو خلیفۃ المسیح قرار دے لینا اور بغیر الہام الٰہی کے کسی شخص کا احمدی قوم سے بیعت لینا ایک خطرناک راہ ہے اگر خدا نے چاہا تو آئندہ تفصیل سے لکھوں گا۔ پھر اس بات کو بھی غور سے سوچنا چاہئے کہ آیت استخلاف کے ماتحت صحابہ رضی اللہ عنہم کو تو بادشاہت اور سلطنت نصیب ہو گئی تھی۔ بت پرستی اور شرک اور آئے دن کی خونریزیاں دور ہو کر کفار اور اشرار کا ستیاناس ہو کر صحابہ کو تو خلافت اور سلطنت مل گئی تھی اور حضرت عمرؓ تو دنیا میں ایک بڑے زبردست حق پرست عظیم الشان اسلامی بادشاہ تسلیم کئے گئے تھے لیکن اس آیت استخلاف کے ماتحت اگر حضرت صاحبزادہ صاحب بھی حضرت عمر بلکہ فضل عمر (عمر یعنی حضرت عمر نہ کہ عمر) ہی ہیں تو پھر حضرت عمر کو خدائی وعدہ کے ماتحت جو کچھ ملا ہوا تھا۔ ویسی شان و عظمت اور جلال کا کچھ نمونہ صاحبزادہ صاحب کو بھی پیش کرنا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ وہاں آیت استخلاف سے مراد بادشاہت تھی اور یہاں آیت استخلاف سے مراد بادشاہوں کی اطاعت و خدمت گذاری ہے۔ اگر ہو کہ حضرت مسیح موعود نے بھی آیت استخلاف کے ماتحت اپنے آپ کو محمدی سلسلہ کا آخری خلیفہ ثابت کیا ہے اور وہ بھی بادشاہ نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سلسلہ موسویہ سے سلسلہ محمدیہ کی تطبیق دے کر حضرت صاحب نے اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیا تھا نہ مثیل عمر اور ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ناصری بھی بادشاہ نہ تھے پھر

سے مثیل مسیح بن بیٹھے تھے۔ لیکن آیت استخلاف کے ماتحت دوبارہ کسی احمدی کا اپنے آپ کو عمر قرار دینا درست نہیں۔ کیونکہ آیت استخلاف حضرت مسیح موعود پر وحی نہیں ہوئی اور نہ ہی مسیح موعود کا حکم ہے کہ تمام جماعت کسی ایک ایسے شخص کو منتخب کرے۔ جو احمدیوں سے بھی بیعت لے جہاں تک میں سوچتا ہوں یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ احمدی خلفا کا سلسلہ آیت استخلاف کے ماتحت نہیں اور نہ ہی حضرت مسیح موعود کو آیت استخلاف وحی ہوئی اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے خدا کا کوئی خاص تعلق تھا اور احمدی خلفاء سے وہ تعلق نہیں پھر ایک بات اور بھی ہے وہ یہ کہ خلفاء کی ذاتی راؤں کا انکار اور [illegible] الہامات وحی الٰہی کا انکار ان ہر دو باتوں میں بہت فرق ہے اگر خلفا کی طرف سے وحی الٰہی پیش کی جاوے پھر تو جو وحی الٰہی کا انکار کرے وہ خدا کا نافرمان ہے۔ لیکن بجرد کسی جتھے کے سردار کا انکار ایک بے معنی بات ہے۔ دنیا میں ہزارہا گروہ ہیں اور ان کے سردار بھی ہیں اور دنیا میں امام اور مقتدیوں کا نظارہ اس کثرت سے ہے جس کی حد نہیں۔ گھر گھر اور کوچہ کوچہ میں اماموں اور مقتدیوں کا نظارہ موجود ہے اور علما جہلاء کے لیڈر بنے ہوئے ہیں اور ایک گروہ کا امام دوسرے گروہ کے امام کا دشمن نظر آ رہا ہے میرا سوال تو دینداری کا ہے۔ اگر ایک شخص راستی سے منہ موڑتا ہے اور عمداً حق کو چھپائے رکھتا ہے اور کتمان حق کا مرتکب ہوتا ہے وہ اگر لاکھوں انسانوں کا بھی سردار ہے تو بھی وہ خدا کے نزدیک راستباز نہیں۔ گو میں جانتا ہوں کہ میرے اس مضمون پر ان لوگوں کو پھر بھڑکایا جاوے گا۔ جو پہلے قتل کی دھمکیاں دیتے رہے لیکن پہلے تو تمام جماعت ملی ہوئی تھی۔ اس وقت میں نے پرواہ نہ کی تو آج کیا پرواہ کر سکتا ہوں۔ حق حق ہے۔ خواہ وہ کہیں ہو۔ آپ لوگ اپنے بھائیوں پر کفر اور فسق کا فتویٰ لگانے پر تو دلیر ہیں۔ مگر اتنا نہیں سوچتے کہ کتنے سالوں سے وہ خود عمداً حق کو چھپا رہے ہیں اور پھر جھوٹ بولتے رہے ہیں تو ان پر کیا فتویٰ ہے؟۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ الہامات لیمزقنہم انی ھالك من اراد اھانتك انك تقل ی من احبتا (؟) اسی کا پتہ ہیں اور میں قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب یوسف موعود نہیں ہیں۔ آپ لوگ جو فتویٰ چاہیں مجھ پر لگائیں لیکن خدا کے نزدیک کفر اور فسق کا لفظ تبھی بولا جاوے گا۔ جب راستی اور خدائی اوامر کی سرتابی ہوگی۔ ورنہ کسی بشر کی رائے سے اتفاق نہ کرنا یہ کوئی گناہ نہیں کیا میں امید کر سکتا ہوں کہ مکرمی سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹ اخویم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور۔ اخویم جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق دہلی۔ اور اخویم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل قادیان اس بارہ میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔

خاکسار

آپ کا خادم محمد ظہیر الدین مصنف نبی اللہ کا ظہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۱

لاہور میں ہماری پاک ممبر

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اسی کو آئندہ و گذشتہ کا علم ہوتا ہے۔ اُس قادر مطلق کو معلوم تھا۔ کہ ایک زمانہ آنے والا ہے۔ کہ لاہور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند سرکردہ ممبر ہونگے اور اُن بیچاروں کے پیارے احمدی بھائی ہی طرح طرح کے اتہام لگائیں گے اس لئے اُس نے جو اپنے خادموں کو کبھی ذلیل نہیں ہونے دیا کرتا اپنی سنت قدیمہ کے مطابق مین اسی طرح جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قرآن کریم میں اپنی کلام کے ذریعہ بریت فرمائی اُن پاک ممبران لاہور کی بھی پیش از وقت بریت فرما دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۲ دسمبر ۱۹۰۰ء کی رات کو الہام کیا۔ لعدا انشاء اللہ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں اُن کو اطلاع دی جاوے نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہے گا۔ مگر مٹی رہے گی۔ سلسلہ میں الہامات ہیں سب سے کچا مولوی تھا سب مولوی نکلے ہو جائیں گے۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ انی مع الرسول۔ اقوم و بین اللہ بہت احسانوں والا ہوں۔ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔

اس الہام پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد ۱۱ کچھ واقعہ ہونے والا ہے۔ اور اس کے بعد کے الہام میں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ملتا ہے واضح رہے کہ ۱۹۰۰ء میں جب یہ الہام ہوا نہ کوئی صدر انجمن تھی۔ نہ کوئی لاہوری ممبر تھا۔ نہ کسی لاہوری ممبر پر کوئی الزام کسی نے لگایا ہوا تھا جس کی بریت اللہ تعالیٰ کر رہا ہو۔ پس ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا پس اس الہام سے خود معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کسی آنے والے زمانہ کے متعلق تھا۔ چنانچہ اس الہام کے چھ سال بعد حضرت اقدس مسیح موعود ایک انجمن قائم کرتے ہیں۔ اُس میں چند ایک ممبر مقرر کئے جاتے ہیں۔ جو کہ اتفاق سے لاہور میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر اُن کی خدمات الٰہی درگاہ میں یہاں تک قبول ہوتی ہیں۔ کہ اپنے خاص فضل و کرم سے مسیح موعود علیہ السلام جیسے عظیم الشان پاک انسان اپنے بیدائشی گھر کو چھوڑ کر اُن کے گھروں میں آجاتا ہے اور اُنکی آخری زندگی میں خاص طور پر خدمت کرنے کا موقعہ عطا کیا جاتا ہے اور پھر آپ کا وصال بھی اُن کے گھروں میں ہوتا ہے اور اُن کے پاک اور طیب ہاتھوں سے ہی آپ کی تجہیز و تکفین ہوتی ہے اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ اُن کے گھروں کے متعلق بھی آپ کو الہام ہوتا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ کیوں اس لئے تا اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت اور فضل سے اُن کو نوازے اور آئندہ آنے والی ہدایت قوموں کو ہر طرح طرح کے نشانوں سے ان پاک ممبر ذکو ذلیل کرنا چاہیں گی ظاہر نظر آتی شریک دکھاوے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کا اتنا رحم ہو اور جن کے ساتھ اُس کے پاک مسیح کا اتنا تعلق ہو۔ کبھی گندے اور فاسق نہیں ہو سکتے اور تاہم من الطیبات للطیبین کے ارشاد کو یاد رکھتے ہوئے ڈر کر اُن کے مخالف کچھ الفاظ نکالیں۔

پھر یہیں تک نہیں بلکہ حضرت خلیفہ برحق حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جب چند لوگوں نے ان پاک ممبروں کے خلاف شک کیا اور طرح طرح کے بہتان اِن کے ذمہ لگائے تو وہ متقی انسان آخر تاڑ گیا اور ان کی بریت اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کی اپنی زبانی ایک بھرے جلسہ میں کرا دی وہ جب لاہور میں ۱۹۱۱ء میں تشریف لائے اور ان پاک ممبران کی فرمانبرداری اور اخلاص کو انہوں نے مشاہدہ کیا تو اُن کی بنا کردہ مسجد میں کھڑے ہو کر آپ نے اُن کے لئے دعائیں کیں جنکی قبولیت کی خوشخبری اُسی وقت اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے سنا دی گئی اور پھر بعد میں ایک عام وعظ فرمایا۔ جس میں اُن کی بریت ہر ایک گندہ الزام سے کر دی جو اخبار بدر مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء میں درج ہو چکی ہے اور حسب ذیل ہے۔ "لاہور کا کوئی آدمی نہ میرے امر خلافت میں روک بنا نہ بن سکتا ہے۔ پس تم اُن پر بدظنی نہ کرو۔ جو کہتا ہے کہ لاہور کی جماعت خلافت میں روک ہے میں ایسا اعتراض کرنے والوں سے کہتا ہوں تم پہلے اُن جیسے اپنے آپ کو مخلص تو بناؤ۔ لاہور کے لوگ مخلص ہیں۔ حضرت صاحب سے انہیں محبت ہے" اس میں حضرت خلیفۃ المسیح نے اُن وساوس سے بھی جن کا ذکر کہ اس الہام میں ہے۔ صاف بری کر دیا ہے۔

اس الہام نے پیش از وقت اُن سب الزامات سے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زمانہ میں۔ یا آج کل لاہوری ممبروں پر خاص کر لگائے جا رہے ہیں اس پاک جماعت کو پاک قرار دیا ہے اور پاک ممبر ہونیکا اعلیٰ خطاب دیا ہے جس کو اب کوئی فاسق فاجر کہنے والا چھین نہیں سکتا جس کو بُرا معلوم ہوتا ہے وہ کسی گھر سکتوں جو ان کو فاسق فاجر قرار دینے والے ہیں۔ وہ سلسلہ عالیہ کے مولوی ہیں۔ اُن کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ جو ان میں سب سے بُرا ہے وہ الہامات کے سلسلہ کے سمجھنے میں ایسا کچا ہے کہ اُس کی اتنی سمجھ اور لوگ سن سن کر ہنسی کرتے ہیں اور اگر اُن کی توجیہوں کو جو وہ الہامات کی ابتک کرتے ہیں سچا مانا جاوے۔ تو سلسلہ الہامات ایک بچوں کی کھیل بن جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ابتلا کے وقت جب لوگ خدا کو چھوڑ اور حق سے منہ موڑ کر گندی نشینی کے پیام میں سر توڑ کوشش کر رہے ہونگے۔ اُس وقت بھی جو آج کل کا زمانہ ہے جیسا کہ حق بہ سبب اپنی بےکسی کے دین الٰہی کی سچائی پکار رہا ہوگا۔ یہی پاک ممبر اُس کا ساتھ دینگے اور نحن انصار اللہ کہتے ہوئے اس کے لئے ہر ایک ذلت کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاوینگے۔ لیکن وہ جو ہر ایک اصطلاح میں مولوی کہلا سکتے ہیں۔ وہ اُن کو فاسق فاجر کہکر حق سے دور جا پڑیں گے اور وہ ننگے ہو جاوینگے فاعتبروا یا اولی الابصار ہمارا فرض حق کا اظہار تھا۔ غور کرنا اور ماننا ناظرین کا فرض ہے۔

اس میں یہ نقطہ بھی غور طلب ہے کہ لاہور کے پاک ممبروں کی بریت بعد ۱۹۱۱ء کے ہی شروع ہوئی اور اُس کے بعد ہی ان پاک ممبروں میں سے ایک کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قدموں پر ولایت میں کھڑا ہو گیا جس نے سفید پرندوں کے پکڑنے والا حضرت کا کشف پورا کیا واضح رہے کہ اگرچہ خواجہ صاحب ولایت میں اس کام کو کر رہے ہیں۔ لیکن باقی ممبران کا دل اُن کے ساتھ ہے اور وہ رات دن اُن کی خدمت میں اپنے مصروف ہیں۔

اہل انصاف کی توجہ کے قابل

مورخہ ۲۳ اپریل کے الفضل میں ایک مضمون "امیر کے اختیارات" کی سرخی کا میری نظر سے گذرا اُس میں میرے مضمون "قرآن کریم کا فیصلہ" کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ الفضل کو اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے اس کے لئے میں خود کوئی دعویٰ نہیں کرتا بلکہ میں اہل انصاف کی خدمت میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ وہ ۲ اپریل کے پیغام صلح میں "قرآن کریم کا فیصلہ" پڑھ لیں اور پھر یہ مضمون الفضل والا پڑھ لیں اور غور و ٹھنڈے دل سے اپنے کانشنس یعنی ضمیر سے فتویٰ طلب کریں اور بس۔ ہمیں ہار جیت منظور نہیں۔ حق کھول کر ظاہر کر دینا منظور ہے کوئی مانے یا نہ مانے میں صرف دو امر اُس میں سے گذارش کرتا ہوں۔

(۱) میں نے لکھا تھا کہ رسول کریم صلعم کو باوجود صاحب وحی خفی و جلی ہونے کے شاورھم فی الامر کا حکم ہوا اس پر الفضل فرماتے ہیں "آنحضرت صلعم مشورہ لیتے تھے۔ مگر کیا اس مشورہ کے پابند بھی ہوا کرتے تھے"۔ یہ ایک گول مول فقرہ ہے اس کو صاف کرنے کے لئے میں پوچھتا ہوں کہ جن امور میں مشورہ کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ اُن میں مشورہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کیا جاتا تھا۔ یا یونہی بطور شغل کے اگر مشورہ ایک نفو چیز تھا تو اس سے پرہیز لازم تھا۔ کیونکہ والذین ہم عن اللغو معرضون صاف قرآن کا حکم ہے۔ شاورھم فی الامر کے ساتھ فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ۔ لگا ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ ف تعقیب کی ہے۔ جس کے صریح معنے یہ ہیں کہ مشورہ کے بعد جو تو عزم کرے پس خدا پر بھروسہ کرکے وہ کام کرلے اس کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ مشورہ کر لو اور پھر جیسی تمہاری اپنی مرضی ہو وہی کرو یہاں فا فعل ما شئت نہیں۔ کہ پھر جو تیرا دل کرے وہی کر۔ بلکہ صاف لفظوں میں یہ معنی ہے کہ مشورہ کے بعد پھر جو تمہارا ارادہ ہو اُسی پر عمل کرنا چاہئے۔ عزم کا لفظ ٹھیک انگریزی لفظ ڈرٹرمنیشن و ریزولیشن کا ترجمہ ہے اور اُس سے پہلے ف تعقیب کی لگی ہوئی ہے جس سے ہر ایک اہل علم یہ سمجھ سکتا ہے کہ مشورہ کے نتیجہ پر عزم کا حکم ہے یعنی جن امور میں مشورہ کیا جاتا تھا اُن میں قرآن کے مطابق مشورہ کے نتیجہ پر عزم کیا جاتا تھا۔ ہاں رسول کریم صلعم صاحب وحی تھے اُن کو خدا جن امور میں کوئی خاص وحی کرتا تھا اُن میں مشورہ کے خلاف کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ خدا کا حکم سب پر مقدم ہے۔ چنانچہ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے اپنی ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی تحریر میں یہ رقم فرمایا کہ "میری رائے تو یہی ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے۔ کہ ایسا ہونا چاہئے اور کثرت رائے اُس میں ہو جائے تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہئے اور وہی قطعی ہونا چاہئے لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اسی انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا"۔ دیکھو حضرت مسیح موعود کا فعل قرآن کریم اور سنت کے کیسا مطابق ہے یہاں مشورہ سے ہر ایک امر کے طے کرنے کا حکم دیا مگر اپنی زندگی میں چونکہ آپ صاحب وحی تھے اسلئے وحی الٰہی کے لئے استثنار کہہ لی۔

جس مشورہ کے خلاف اگر کوئی صاحب وحی وحی الٰہی کے ماتحت کوئی کام کرے [illegible]

ہو جائے اُن میں مشورے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مشورہ تو اُسی صورت میں ہوا کرتا ہے جب وحی نہ ہو اور اگر بعد میں وحی ہو جائے تو مشورہ کے خلاف وحی پر کاربند ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) میں نے آیہ کریمہ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر ذالک خیر و احسن تاویلا میں بتلایا تھا۔ کہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اگر امیر اور دوسرے لوگوں میں تنازعہ ہو جائے تو شے متنازعہ فیہ کو خدا کی طرف پھیرو۔ یعنی قرآن اور سنت کی طرف رجوع کرنا چاہئے نہ کہ امیر کی طرف اس کا جواب جو کچھ الفضل نے دیا ہے وہ بلفظہ حسب ذیل ہے "اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو کہا ہے کہ تم اللہ رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو اور اگر کوئی جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور رسول کے سپرد کر دو اسی لئے تو فرمایا۔ کہ ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یعنی اگر تمہاری حق تلفی ہوگی۔ تو یوم آخرت میں تمہاری دادرسی کی جائے گی سو وہ یوم آخر دنیا کا ہو یا دین کے بعد"۔ اہل انصاف کی خدمت میں اپیل ہے کہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول کے کیا یہی معنے ہیں کہ اگر امیر اور دوسرے لوگوں کے درمیان اگر کوئی امر متنازعہ فیہ ہو۔ تو سب لوگ آنکھیں بند کرکے امیر کے پیچھے ہو لیں اور معاملہ کو خدا اور رسول پر چھوڑ دیں۔ وہ قیامت میں خود بدلہ لے لیں گے۔ یا دنیا میں خدا اور رسول آسمان سے اُس پر کوئی عذاب بھیج دیں گے۔ کیا اس صریح اور بین نص قرآنی کے یہی معنی ہے۔ جس پر اسلام میں تیرہ سو برس سے عمل درآمد ہوتا چلا آیا ہے کہ امیر سیاہ کرے یا سفید قوم کو سیدھے رستہ پر چلاوے یا غلط رستہ پر۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ آنکھ بند کرکے تقلید کرتی چلی جاوے۔ قیامت میں امیر سے خود بدلہ لے لیا جائیگا۔ یا دنیا میں اُس امیر پر کوئی عذاب اللہ و رسول نازل کر دیا کریں گے۔ پھر اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللّٰہ کے کیا معنے ہیں۔ میرا مطلب اس سے ہرگز ہرگز کوئی حملہ نہیں۔ بلکہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ آیت صریح الفضل کے معنوں کے خلاف پڑتی ہے۔ احبار اور رہبان کو خدا کے سوا رب پکڑنے میں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے کورانہ تقلید شامل ہے۔ پھر مجھے حیرت ہو جاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ مالک الیوم الدین صفت تو صرف اللہ کی ہے۔ کہ جزا سزا کی گھڑی کا وہ آپ ہی مالک ہے اور اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ مگر یہاں فردوہ الی اللّٰہ والرسول ہے جس میں اللہ کے ساتھ رسول بھی شریک ہے۔ اب فرمایئے کیا الفضل کے معنوں کے رو سے خدا کی مالک یوم الدین صفت میں رسول بھی شریک ٹھہرتا ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ توحید ہے؟ کہ اللہ رسول دونوں پر معاملہ چھوڑ دو۔ وہ دونوں قیامت کو خود بدلہ لے لیں گے۔ یا دنیا میں کوئی عذاب بھیج دیں گے انصاف! انصاف! یہ وہ آیت ہے۔ جس پر بطور نص کے تیرہ سو سال سے عملدرآمد رہا ہے اور صاف اور صریح محکم آیت ہے اُس کے اس طرح توڑ مروڑ کر معنے کرنا کیا ظاہر کرتا ہے۔ ایسی رکیک تاویلیں کرنا کیسے الفضل کی شان سے بعید تھا۔ یہ اعتراض کرنا بالکل غلط ہے کہ آپکے معنوں کے لحاظ سے تو کبھی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ فیصلہ کے لئے خدا نے خود راہ بتائی ہے کہ فردوہ الی اللّٰہ والرسول اور امرھم شوریٰ بینھم۔ یاد رہے کہ فیصلہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے ایک تو قوانین جن کی بنا پر فیصلہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ فیصلہ کرنے والے کون ہوں قرآن کریم نے دونوں باتوں کی تصریح کر دی ہے کہ قوانین جن کی بنا پر فیصلہ ہو وہ قرآن اور سنت ہے اور فیصلہ کرنیوالی جماعت ہو اور یہ اُن زرّیں اصولوں میں سے ہیں جن پر اسلام جس قدر بنا ذکر کرے تھوڑا ہے۔ مہذب دنیا نے ترقی کی معراج پر پہنچ کر سیاسی اور جوڈیشل معاملات کے لئے جو بہترین صورت تجویز کی ہے وہ یہی ہے۔ کہ دونوں صورتوں میں شوریٰ سے فیصلہ ہوا کرے۔ تمام اہم امور میں جہاں جوڈیشل معاملات میں اپیل ہائیکورٹ اور قابل ججوں کا فل بنچ یا کم سے کم جوری عدالت کی بہترین شکل اختیار کی جاتی ہے۔ وہاں سیاسی و انتظامی معاملات میں تمام کارروائی کمیٹی یا کونسل یا پارلیمنٹ کے ذریعہ عمل میں لانا احسن گنا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کا سب سے احسن طریق یہ سمجھا جاتا ہے کہ حکام انتظامی و سیاسی کا جوڈیشل یعنی عدالتی معاملات میں کوئی دخل نہ ہو۔ جوڈیشل معاملات میں وہ بھی ججوں کے بنچ کے سامنے اُسی طرح کھڑے ہونگے۔ جس طرح رعایا کا ایک ادنیٰ فرد اور رعیت سے لیکر بادشاہ تک سب کو قانون کے آگے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا۔ یہی اصول اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل سکھلائے تھے اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فرما کر یہ تاکید کی کہ اللہ و رسول یعنے قانون شریعت کی اور اولی الامر کی یعنے تم پر سے جو بھی واجب امر ہو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا یا سب سے اعلیٰ الی سب کی حسب مراتب مختلفہ اطاعت کرو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللّٰہ والرسول فرما کر یہ بتلایا کہ جب جھگڑا ہو جائے تو [illegible] اللہ اور رسول کی طرف اُس معاملہ کو پھیرو۔ یعنی تنازعہ میں [illegible]

قابل توجہ مراسلت

قادیان سے ہمیں ایک مرزدی مضمون موصول ہوا ہے جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ چونکہ مضمون نگار نے ہمیں اس مضمون کے کسی حصہ کی نسبت کسی قسم کی نکتہ چینی کرنے سے منع کیا ہے انکی منشا کے موافق ہم خود کسی رائے زنی کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ہاں صرف اس لئے کہ ناظرین کو سمجھنے میں دقت نہ ہو اور پرانے اخباروں کو تلاش نہ کرنا پڑے ۳۱ مارچ کے پیغام صلح کی مندرجہ ذیل شہادت اور پھر اخبار الفضل مورخہ ۴ اپریل میں جو اسکی تردید چھپی ہے وہ اول نقل کرتے ہیں۔ اس کے بعد قادیان سے آیا ہوا اپنے نام کا اور پھر قاضی اکمل صاحب کے نام کا خط درج کرتے ہیں یقین ہے کہ ناظرین اسے بغور پڑھینگے اور لطف اٹھائینگے (ایڈیٹر)

جناب اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی کی ایک نہایت ضروری شہادت

جس روز حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد عصر وصیت لکھکر مولانا مولوی محمد علی صاحب سے تین مرتبہ سنوائی۔ اسکے بعد اسی روز قبل از مغرب جبکہ میں شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان کے نیچے شہر سے دار العلوم کو آرہا تھا۔ سامنے سے مولوی محمد اسمعیل صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آتے ہوئے ملے اور انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب نے وصیت تو لکھ ہی دی ہے آپنے سنا ہوگا میں نے کہا ہاں میں اس جلسہ میں موجود تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اب خلافت کا معاملہ درپیش ہوگا۔ (یا اسی کے قریب المفہوم کوئی فقرہ تھا) میں نے کہا کہ ہاں کہا کہ حضرت مسیح موعود نے جیسے لکھا ہے۔ کہ چالیس آدمی جس کے لئے متفق ہوں اس کے ہاتھ پر بیعت ہو۔ لہذا حافظ صاحب (مراد حافظ روشن علی صاحب سے ہے) بعض دوستوں کے نام مجھے بتائے ہیں اُن میں ایک آپ کا نام بھی لیا تھا۔ کہ اُن سے بھی ذکر کرنا۔ یہ سوچا گیا ہے۔ کہ جب ایسا واقعہ ہو۔ فوراً ہی چالیس آدمی یک لخت اول اٹھیں (یا اسی کے قریب المفہوم کوئی فقرہ تھا) تاکہ کسی کو چون وچرا کا موقع ہی نہ ملے اور کوئی جھگڑا اُٹھاہی نہ سکے۔ پس آپ بتائیں کہ میں ان سے کیا کہدوں۔ میں نے کہا۔ کہ مولوی صاحب یہ تو آپکو معلوم ہے کہ میاں صاحب کی میرے دل میں بہت ہی عزت اور عظمت ہے۔ لیکن میں اس کو جائز نہیں سمجھتا۔ کہ ایک خلیفہ جو ہم میں ابھی زندہ ہے۔ اُن کے موجود ہوتے ہوئے ہم کسی کے لئے کوئی تجویز کریں اور اسی لئے میں نہ اپنا نام لکھکر دیسکتا ہوں۔ ذرا اور کچھ مولوی صاحب نے کہا کہ نہیں ہم لکھواتے کچھ نہیں لیکن صرف اپنا خیال آپ بتادیں میں نے کہا کہ بس مجھکو جو کچھ کہنا تھا۔ کہہ چکا اور اب نماز مغرب کا وقت ہوگیا ہے۔ مجھکو مسجد نور میں نماز پڑھنی ہے۔ میں جاتا ہوں چنانچہ میں وہاں سے چل دیا اور دوڑتا ہوا مسجد میں پہنچگیا۔ میں نے کوشش کی ہے۔ کہ صحیح صحیح واقعہ بیان ہو جاوے۔ اور جب کہ مجھ سے چاہا گیا۔ کہ میں یہ شہادت لکھدوں تو میں نے بلا تامل لکھدی ہے۔ اور اس سے پہلے زبانی بھی کہا تھا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب میرے اس بیان کی تصدیق کریں گے خدا کرے۔ میری یہ تحریر کسی فتنہ کا موجب نہو۔ آمین رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین المستغفر من اللہ المنان اکبر شاہ خان نجیب آبادی ۲۱ مارچ)

(منقول از پیغام صلح ۳۱ مارچ)

کیا انصار اللہ کی کھچڑی مدت سے پک رہی تھی؟

اکبر شاہ خان کی جو شہادت بیان کی گئی ہے اس میں خانصاحب نے یہ بھی نہیں بتایا کہ مولوی محمد اسمعیل نے ان سے کہا کہ وہ فلاں شخص کی بیعت کریں یا اسکی تائید کیلئے تیار ہو جائیں پھر سازش سے کیا مطلب جبکہ انہوں نے کوئی نام ہی نہیں لیا۔ نیز جبکہ پیغام اور اس کے ہم خیال لوگ بڑے زور سے اس بات کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ کہ کسی طرح خلافت کو اڑا ہی دیا جاوے تو کسی ایسے آدمی کا جس نے غیر مخلصانہ طور پر خلیفۃ المسیح کے ماتحت زندگی نہ بسر کی ہو۔ اس بات کی کوشش کرنا کہ خلافت کو قائم رکھا جاوے کس طرح نا روا ہو سکتا ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ جناب اکبر نجیب آبادی کی ایک ضروری شہادت۔ ۔ قابل اعتبار ہے۔ تو اب وہ ایک خواب کی بنا پر خلیفہ کی بیعت کر چکے ہیں۔ پس اگر مولوی اسماعیل صاحب کے کلام سے انہوں نے کوئی سازش سمجھی تھی۔ تو اب بیعت کیوں کی اور کیا اب جو وہ خواب کی بنا پر شہادت دیتے ہیں۔ اسے پیغام اور اس کے پیرو ماننے کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں تو پہلی شہادت بھی ان کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہونی چاہیے۔

(منقول از الفضل ۴ اپریل)

خط بنام ایڈیٹر پیغام صلح

مکرمی ایڈیٹر صاحب پیغام صلح۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے ۵ اپریل کو جناب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار الفضل کی خدمت میں ایک خط اس لئے بھیجا تھا۔ کہ وہ اپنے اخبار میں اسکو شائع کردیں لیکن انہوں نے اسکو درج اخبار فرمانا پسند نہ کیا اور میری یاد دہانی یا تقاضے پر جو جواب دیا وہ بھی میرے نزدیک معقول اور قابل تسکین نہ تھا۔ (جو کہ میرے پاس ابتک محفوظ ہے) یہاں کے دوسرے اخبارات میں بھی میرے اس خط کے لئے سوء اتفاق یا حسن اتفاق سے جگہ نہ نکل سکی۔ الحکم ایڈیٹر شیخ یعقوب علی صاحب نے ۲۸ اپریل کے الحکم میں میرے اسی خط یا اُسکے اقتباس ... جو ... چاہا ہے۔ حالانکہ آپکے پاس بھی اسکی نقل بھیجا ایکے لئے ایک پرچہ نکل چکا ہے اور دوسرا نکلنے والا ہے شیخ صاحب موصوف میرے خط کی اشاعت کرنے میں حق پر ہوں لیکن میرے دل میں ایک انقباض پیدا ہوا کہ کسی اخبار کا ایڈیٹر کسی شخص کے متعلق خود کچھ لکھدینے میں تو آزاد ہے۔ لیکن وہ شخص اگر اپنی برات یا ایڈیٹر صاحب کی کسی غلطی کی اصلاح کرنا چاہے۔ تو ایڈیٹر صاحب گویا ایسے مطلق العنان حاکم ہیں۔ کہ اپنے خلاف کچھ سننا گوارا نہیں کرسکتے میرے نزدیک تریں انصاف یہی بات تھی۔ کہ قاضی صاحب میرا خط بعینہ درج فرماکر پھر اس کے نیچے جو چاہتے لکھدیتے۔ میں آپ کے اخبار پیغام صلح کی بھی بہت سی باتوں کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور مجھکو ہرگز گوارا نہ تھا۔ کہ آپ کے اخبار میں طبع ہونے کے لئے میں کچھ لکھوں لیکن صورت ایسی آپڑی ہے کہ میں مجبور ہوں کہ آپ سے عرض کردوں۔ کہ اس خط کی نقل جو میں نے قاضی اکمل صاحب کو لکھا آپکی خدمت میں مرسل ہے۔ اسکو درج اخبار فرمادیں لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی طرف سے کوئی رائے زنی نہ کریں۔ میں اس عقیدہ کا آدمی ہوں۔ کہ پیغام صلح اور الفضل دونوں کے (نفس مضامین سے قطع نظر) اداے بیان اور طریق تخاطب کو جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد استعمال ہوا ہے۔ نہایت سخت ناپسند کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ میرے اس خط کی بنا پر آپ دونوں آپسمیں گالی گلوچ کے لئے ایک موقع پائیں۔ اگر آپ نے میرے خط کو درج اخبار نہ فرمایا تو میں کسی اور طریقے سے اسکو شائع کردونگا۔ اور اگر آپنے درج فرمایا مگر اس کے متعلق خود بھی کچھ رائے زنی فرمائی تو پھر میرا حق ہوگا کہ میں آپ سے جواب طلب کروں اور اگر قاضی صاحب نے کچھ لکھا۔ تو انکو میں خود ہی جواب دونگا۔ اس خاص معاملہ میں آپ انکو کچھ نہ کہیں اس وقت میں اپنے بھائی کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایک غلطی پر غلطی کی ہے آئندہ ایسی کمزوری نہ دکھائیں بس۔ میرا ارادہ ہے کہ ضرورت ہوئی تو میں پیغام صلح اور الفضل دونوں کے اس وقت تک کے جنگی مضامین کو مہذب اور سنجیدہ عبارت میں بغیر اس کے کہ نفس مطالب کو ہاتھ لگایا جائے۔ رسالہ کی شکل میں لکھکر قوم کے سامنے پیش کروں اس وقت لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ کثیر التعداد اشتعال انگیز الفاظ اور مسلسل گالیاں استعمال کئے بدوں بھی یہ جنگ ہو سکتی تھی۔ اور اس صورت میں ہماری وہ ہوا خیزی جو غیروں میں ہوگئی ہرگز نہ ہوتی۔ اور مصیبتیں بجواب درپیش ہیں بہت ہی خفیف ہوتیں مجھکو افسوس ہے کہ بھائیوں کے درمیان جو اختلاف تھا اسکو دشمنوں کی سی مخالفتوں کا لباس پہنا دیا گیا۔ ممکن ہے کہ میرے اس درد دل سے آگاہ ہو کر میرے بعض بھائی جو اپنی مزعومہ بہادری کے نشہ میں چور ہو رہے ہیں۔ ناراض ہوں اور مجھ کو شاید ضعیف القلب وغیرہ بھی کچھ کہہ گذریں مگر انشاء اللہ تعالے انکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جہاں بہادری دکھانے کا موقعہ ہوتا ہے وہاں سب سے زیادہ مضبوط کسکا قدم پڑتا ہے آپس کی گالی گلوچ کوئی خوبی اور بہادری کی بات نہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ قرآن کریم میں بعض جگہ کفار اشرار کو سخت سخت الفاظ اور برے خطابوں سے مخاطب کیا گیا ہے۔ مثلاً مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم۔ تو میں کہونگا کہ تم نے قرآن کو نہیں سمجھا اور تمہارے مخاطب کسیطرح بھی ان لوگوں کے ذیل میں نہیں آسکتے جنکے لئے ایسے الفاظ کہنے جائز ہیں۔

آہ! سخن شناس نہ دلبرا سخن اینجاست۔ وہ خط جو میں نے قاضی اکمل صاحب کو لکھا تھا۔ ذیل میں درج ہے۔ والسلام۔

اکبر شاہ خان نجیب آبادی از قادیان ۱۷ اپریل)

خط بنام قاضی اکمل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

بخدمت اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آج ۴ اپریل ۱۴ء کا الفضل پڑھا اس کے پانچویں صفحہ کے تیسرے کالم میں انصار اللہ کی کھچڑی والا نوٹ میں نے کسقدر تعجب کے ساتھ پڑھا یہ ہرگز ہرگز ایسی بات نہ تھی۔ کہ آپ اپنے اخبار میں اس کا تذکرہ کرنے کے لئے مجبور ہوتے یہ کوئی خوبی اور بہتری کی بات نہیں گن گن کر مخالف کی باتوں کے جوابات کا نمبر پورا کیا جائے۔ بلکہ اس سے اخبار کا مرتبہ کم ہو جانے کا قوی احتمال ہے۔ قرآن کریم پر غور کرنیسے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخاطب کی قابل جواب باتوں کا جواب دینا چاہیے۔ اور بہت سی باتوں کے جوابات کو جنکا جواب دینا ضروری نہ ہو نظر انداز کردینا یا تسلیم کرلینا کوئی عیب کی بات نہیں میری شہادت جو پیغام صلح میں چھاپی گئی ہے۔ مجھکو یہ خیال نہ تھا۔ کہ وہ اخبار میں چھاپی جائیگی۔ لیکن اس کے شائع ہو جانے پر مجھکو پیغام صلح والوں سے یا اور کسی سے اب کوئی شکایت کا موقعہ نہیں۔ وہ شہادت ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی کذب وافترا اپنے اندر نہیں رکھتی مولوی محمد اسمعیل صاحب نے حضرت میاں صاحب کا تذکرہ ضرور کیا تھا جس کے جواب میں میں نے کہا تھا۔ کہ میرے دل میں میاں صاحب کی عزت وعظمت ہے وغیرہ عبارت درج ہوئی ہے۔ اس میں شاید یہ مذکور نہیں ہوا۔ کہ مولوی محمد اسمعیل صاحب نے میاں صاحب کا نام لیا لیکن میں نے جو جواب دیا وہ تفصیلاً درج ہے جو اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کس بات کا جواب ہے اور میری شہادت میں مولوی محمد اسمعیل صاحب کی زبان سے حضرت میاں صاحب کا نام لینے کا تذکرہ اگر رہ گیا ہے۔ تو اس سے اصل مفہوم شہادت کی صداقت پر کسی اہل عقل کے نزدیک کوئی حرف نہیں آسکتا۔ بہر حال آپ نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ سراسر غلط اور نہایت کمزور اور بودا ہے۔ میری تحریر کے ان الفاظ سے ضرور یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت میاں صاحب کی نسبت مجھ سے کہا کہ ان کی بیعت کے لئے پیشتر سے ہم تیاری کریں نیز یہ کہ میری نسبت انکو معلوم ہو جائے کہ میں انکا شریک مشورہ ہو سکتا ہوں یا نہیں مولوی صاحب کے اصرار اور اس اداے بیان سے یہ شبہ ہوتا تھا کہ وہ مجھ سے شاید کوئی دستخط کرانا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے بات کو مختصر کرنے کے لئے ان سے کہا کہ میں نام لکھکر نہیں دیسکتا۔ نہ کوئی وعدہ کرسکتا ہوں جس کے جواب میں مولوی صاحب کو یہ کہنا پڑا تھا۔ کہ ہم نام نہیں لکھواتے مگر تم اپنا خیال ظاہر فرما دو (اور میرا خیال معلوم کرنیسے انکا مطلب مجکو محسوس ہوا تھا۔ کہ وہ اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا یہ ہمارے مشورہ کا شریک ہو سکتا ہے یا نہیں) جس کا میں نے کوئی جواب انکو نہیں دیا۔ اور جلدی ہی ان سے جدا ہوگیا۔ میں آپکے نوٹ کے آخری حصہ کی منطق کو بھی نہیں سمجھ سکا۔ میرے خواب دیکھنے کو پیغام صلح والے سچا سمجھ لیں۔ یعنے میرے بیان کو نہ جھٹلائیں اور اس بات کی تصدیق کریں۔ کہ خواب بیان کرنیوالے نے بیشک خواب دیکھا ہے۔ تو یہ ایک اور بات ہے۔ اور اس خواب کے حکم کی تعمیل کرنا اور بات۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ پیغام صلح والے میری پہلی شہادت کو بھی صحیح مانیں اور میرے خواب دیکھنے کے بیان کو بھی سچا جانیں تو اس میں کونسا محال لازم آتا ہے۔ اور یہ تو آپ کا بالکل مہمل فقرہ ہے۔ کہ "پس اگر مولوی محمد اسمعیل صاحب کے کلام سے انہوں نے کوئی سازش سمجھی تھی۔ تو اب بیعت کیوں کی؟" جناب من! مولوی اسمعیل صاحب کے بیان سے سازش نہیں سازش سے بڑھکر کوئی بات سمجھی جاتی تبھی وہ بیعت میں کیوں بارج ہوتی۔ میں نے مولوی اسمعیل صاحب کے ہاتھ پر تو بیعت نہیں کی۔ اور میں تو اس وقت بھی یہی سمجھا تھا۔ کہ یہ سب کچھ دوسرے لوگوں کی ہی تجاویز ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی شان ایسی رکیک باتوں سے بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ آپ اگر ۱۷ مارچ کے الحق میں میرے دونوں خطوط کو پڑھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ انصار اللہ وغیرہ کے متعلق جو اعتراض ہوئے ہیں۔ ان کا وہی سب سے بہتر جواب ہے۔ جو میں نے ان خطوں میں دیا ہے۔ یعنے انصار اللہ ہوں یا دوسرے حضرات ہوں اگر کوئی شخص حضرت میاں صاحب کی منشا کے خلاف خود بخود کوئی کام کرتا ہے۔ تو حضرت میاں صاحب اس کام کے ذمہ دار کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور تعجب ہے کہ حضرت میاں صاحب کی شان رفیع پر جو جو اعتراض کسی نے کئے ہیں۔ انکو صفائی اور خوبی کے ساتھ دور کرنیکے اس بہترین طریق کو صرف اس لئے نظر انداز کیا جاتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو سچا پایا جائے چاہے حضرت میاں صاحب پر حرف آئے تو آئے میں اس کو نہایت ناپسند کرتا ہوں اور یقیناً یقیناً حضرت میاں صاحب بھی اس راستبازی کو پسند فرماتے ہیں۔ جو الحمد للہ مجھکو بھی محبوب ہے آپ کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ پیغام صلح میں طبع ہونیوالی میری عبارت جھوٹ ہرگز نہیں ہے۔ اور خواب کی بنا پر میرا بیعت کرلینا ہرگز اس کے منافی نہیں ہمکو ہمیشہ ہر حال میں سچ بولنا چاہیے اور ہمکو اپنے حریف پر ہرگز ایسا وار نہیں چلانا چاہیے۔ جسکے متعلق ہمارا ضمیر خود ہمکو ملامت کرتا ہو۔ اپنی غلطی کا جبکہ دل اعتراف کرلے تو پھر بلا تامل زبان سے بھی اعتراف کرلینا چاہیے اور یہی ایک شریف ومومن آدمی کی شان ہے اپنی بات کی بیجا طور پر پچ اور ہٹ کرنا رذیلانہ صفت ہے۔ جس سے الحمد للہ ہمارے بھائی عام طور پر پاک وصاف ہیں۔ پس آپ میرے اس خط کو ضرور بالضرور اور جلد سے جلد یعنی آئندہ سب سے پہلے نکلنے والے اخبار الفضل میں چھاپ کر اپنی پاک طینتی عالی نفسی اور راستبازی کا ثبوت دیں تاکہ دوست ودشمن سب کے لئے ہماری یہ جرأت موجب ہدایت ہو۔ اور ہماری باتوں میں زیادہ اعتبار اور اثر پیدا ہو۔ مجھکو یہ بھی ڈر معلوم ہوا۔ کہ اس کمزوری کے مقام کو دیکھکر کہیں حریف فائدہ نہ اٹھالے۔ اس لئے فوراً ہی اپنی دکھتی ہوئی جگہ کی مرہم پٹی کرنی چاہیے۔ نیز یہ کہ آپکے اس نوٹ سے میں سمجھا ہوں کہ میرا بیان جو کذب سے بری تھا مجروح ومشتبہ قرار پاکر میرے اخلاق پر اثر انداز ہوتا ہے جو مجھکو گوارا نہیں۔ میں صداقت کا حامی اور حق کا جویا ہوں لیکن اس کے لئے ناجائز وسائل کا استعمال نہ مجھکو پسند ہوا اور نہ انشاء اللہ تعالے پسند ہوگا۔ آپ اس خط کو ضرور بتمام وکمال درج اخبار فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالے! آپ کے اور آپ کے اخبار کے لئے ضرور بہت مفید ہوگا۔ میں نے جو اس کے شائع کرنے پر زور دیا ہے۔ اسمیں سلسلہ کی بہتری ہے اور اگر آپ نے اس کے طبع فرمانے میں تامل کیا تو اس سے مجھکو اپنی وہ رائے بدلنی پڑیگی۔ جو آپ کے متعلق ہے۔ اور آپکی یہ کمزوری سلسلہ کے لئے مضر ثابت ہوگی والسلام مع الاکرام۔

اخبار پیغام صلح لاہور

جلدا مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۲

مدینۃ المسیح لاہور ہے

مسلمانوں کے نزدیک مدینہ ایک پاک اور مقدس شہر ہے جو کہ ملک عرب میں واقعہ ہے۔ اور جہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور وصال فرمایا مکہ وہ مطہر اور مقدس مقام ہے جو کہ حضرت ہاجرہ کی یادگار ہے اور جس کی بنا حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کرتے ہوئے رکھی اور جہاں کہ فخر رسل حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور پھر جہاں سے کہ آپ نے کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی تبلیغ شروع کی اور اس طرح اس پاک دین متین کی بنا رکھی جس کا نام اسلام ہے۔ اور جہاں حرم محترم خانہ کعبہ ہے جس کا طواف اور حج ہر ایک ذی استطاعت مسلم پر خواہ وہ کسی فرقہ یا گروہ کا ہو ادا کرنا فرض ہے۔ یہ بھی جزیرہ نما عرب کے جنوبی حصہ میں واقعہ ہے۔ جہاں دو شہر آباد ہیں۔ اسلامی دنیا میں جو ان کی عزت و احترام ہے وہ کسی اور شہر اور قریہ کا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ شیعہ صاحبان نے جو مسلمانوں کا ایک گروہ ہے۔ کربلائے معلےٰ کو بھی ان ہر دو متبرک و مطہر شہروں کی طرح وقعت دی ہے لیکن یہ ایک دعویٰ ہے۔ جس کی اُن کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ اس حقیقی حج سے جس کا خدا تعالےٰ نے ارشاد قرآن کریم میں کیا ہے۔ بہت حد تک محروم رہ جاتے ہیں اور اُن کا فریضہ حج تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک کہ کربلائے معلّیٰ نہ جاویں بلکہ بعض متعصب احباب کے نزدیک تو کربلائے معلّیٰ کا طواف ہی حج کے لئے کافی خیال کیا جاتا ہے یہ امر کہ اُنکے پاس اپنے خیال کی تائید کے لئے دلایل ہیں قابل پذیرائی نہیں۔ کیونکہ مذہبی معاملات میں جب انسان کا رجحان پیدائشی ایک طرف کو ہو جاوے تو پھر غیر معقول بات بھی جہاں تک اس کا اپنی ذات سے تعلق ہوتا ہے۔ معقول بن جاتی ہے اس لئے اس کے لئے اس امر کا فیصلہ کرنا محال ہو جاتا ہے۔ بہرحال اسلامی دُنیا میں شہر یثرب کے سوائے اور کوئی مدینہ حقیقی رنگ میں نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی جگہ حقیقی رنگ میں مکہ کی سی عظمت رکھ سکتی ہے۔ ایسا ماننا تو کجا ایسا خیال کرنا بھی گناہ عظیم ہے۔

ہاں مجازی رنگ میں اور صفاتی طور پر اور استعارۃً اللہ تعالےٰ یا ہم خود کسی شہر کا نام مدینہ یا مکہ رکھ لیں تو اس میں کوئی ہرج نہیں ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ کہ "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"۔ یہ الہام آپ کو اس وقت ہوا جبکہ آپ کو اپنی وفات کے متعلق اللہ تعالےٰ سے پے درپے خبریں آ چکی ہوئی تھیں اور جن کی بنا پر آپ نے وہ رسالہ جو احمدی قوم کی یگانگت اور اتحاد کی رسی ہے۔ یعنے الوصیت لکھ چکے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اس الہام کی صفاتی رنگ میں ایک تشریح فرمائی۔ جو کہ بالکل درست ہے لیکن ایک تشریح اس کی خدائی فعل نے بھی فرما دی۔ جس کا ذکر کہ ہم ذیل میں عرض کرتے ہیں اس الہام میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع دی کہ آپ کی وفات مکہ میں ہو گی یعنی اس مقام میں جو آپ کی جائے پیدائش ہے یا مدینہ میں یعنے اس شہر میں جو آپ کی ہجرت کی جگہ ہے اب اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آپ کی جائے پیدائش قادیان ہے اور کہ مکہ صفاتی رنگ میں قادیان کا نام اس الہام الٰہی میں رکھا گیا ہے دوسرا ذکر یہاں مدینہ کا ہے سو واقعات نے بتا دیا۔ کہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی۔ پس اس الہام الٰہی کے ماتحت لاہور کا نام مدینہ ہوا اس لئے صفاتی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مدینہ لاہور شہر ہوا اور یہ الہام اس طرح سچا ہوا کہ آپ کی وفات تو مدینۃ المسیح میں ہوئی لیکن آپ دفنائے گئے قادیان میں یعنے آپ نے دونوں جگہ وفات پائی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی کلام سچی ثابت ہوئی۔ اور مسیح موعود اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے خدا کے برگزیدہ اور صادق نکلے۔

اس امر کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ مدینۃ المسیح لاہور ہے نہ کہ قادیان جیسا کہ بعض لوگ اخباروں اور رسالوں میں لکھا کرتے ہیں یہ بتانے کے لئے کہ اس پیشگوئی میں سلسلہ کی رہنمائی کے لئے اور بھی بہت بڑے بڑے اسرار ہیں ہم یہ ظاہر کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اسلام کی تاریخ کو حقیقی مدینہ سے کیا کیا خصوصیات وابستہ ہیں۔

اول واضح رہے کہ مدینہ وہ شہر ہے۔ جس کے باشندوں نے باہر گرد و گرد سے آ کر اسلام کو قبول کیا۔ اور سابقون الاولون ٹھہرے دوم اس حالت میں کہ مکہ میں حق کے لئے اور حق کے قبول کرنے والوں کے لئے جگہ نہ رہی یہاں تک کہ ارشاد الٰہی کے ماتحت راتوں رات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کوچ کرنا پڑا تو اس شہر نے رسول خدا اور صحابہ کرام کو امن دیا۔ سوم یہاں آ کر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں عیسائیوں وغیرہ کو تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم کہتے ہوئے پیغام صلح دیا۔ چہارم یہ وہ شہر ہے۔ جس کے رہنے والے مسلمانوں نے اپنے گھروں کے دروازے اللہ کے لئے ہجرت کرنے والوں کے لئے کھول دیئے اور اپنی جان، اور مال کو ان کی تائید اور نصرت کے لئے نچھاور کر دیا۔ یہاں تک کہ خدا سے اور خدا کے رسول سے انصار کا لقب پایا۔ پنجم یہی وہ شہر ہے جہاں مسلمانوں کا جب تک مرکز رہا اسلام کو فتوحات اور نصرتیں ہر طرف سے حاصل ہوئیں ششم یہ وہ جگہ تھی جہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسافر کی طرح آئے اور کل عرب کے روحانی اور جسمانی بادشاہ بن گئے۔ یہاں تک کہ پھر مکہ فتح ہوا اور لا تثریب علیکم الیوم کہتے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاک صحابہ کے ہمراہ اس شہر میں داخل ہوئے۔ جس میں آپ کا پیارا قبلہ تھا اور جس نے ایک عرصہ سے آپ کو داغ ہجرت دیا ہوا تھا۔ ہفتم یہی وہ شہر ہے۔ جس میں کہ باوجود مکہ کے فتح ہو جانے کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاک صحابہ نے بود و باش اختیار کی یہاں تک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر کی سرزمین ہی میں وفات پائی اور اس شہر میں ہی اللہ کے پاک فرشتے فخر الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک روح کے خیر مقدم کے لئے حاضر ہوئے۔

الغرض یہ وہ خصوصیات ہیں۔ جو کہ مدینہ شہر کے ساتھ اسلام اور رسول کے لئے موجود پائی جاتی ہیں۔ پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ بروز محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اس شہر کا نام جس میں آپ نے وفات پائی ہے اور جو لاہور ثابت ہوا۔ مدینہ رکھا ہے تو ایک الٰہی سنتوں سے واقف انسان کو یہ ماننے بغیر چارہ نہیں ہو سکتا۔ کہ لاہور کا نام مدینہ رکھنے میں ایک خاص بھید ہے اور کہ اللہ تعالیٰ نے اس [illegible] یہ اشارہ فرمایا ہے۔ کہ وہ سب فتوحات اور نصرتیں جو قدرت ثانیہ کے رنگ میں اللہ تعالےٰ نے اس پاک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہمیشہ تک شامل حال رکھی ہیں وہ ضرور اس شہر سے اسی طرح تعلق رکھینگی۔ جیسا تو تاریخ اسلام میں مدینہ کے لئے مذکور ہیں یہاں یہ ضرور تھا۔ کہ اس مماثلت کو جو بروز محمدؐ ہونے کی وجہ سے حضرت میرزا صاحب کو پیغمبر خدا صلعم سے تھی آپ کی وفات قادیان میں جو جائے پیدائش حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھی نہ ہو۔ بلکہ اس جگہ سے ہجرت کی حالت میں واقعہ ہو۔ اسی طرح یہ بھی نہایت ہی ضروری تھا کہ آپ کا وصال اس وقت ہو جبکہ آپ اپنے انصار کے گھروں میں اشاعت اسلام میں مصروف ہوں اور دنیا کو تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا و بینکم کے ماتحت پیغام صلح دے رہے ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ اپریل کے اخیر میں لاہور تشریف لائے اور اپنے انصار کے گھروں میں بود و باش فرمائی، اور عوام کو اور شہر لاہور کے امراء کو مخاطب کر کے خوب وعظ و نصیحت فرمائی اور اعلان کر دیا کہ سوائے اُن کے جو مجھے کافر کہتے ہیں میں اور سب کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتا ہوں اور میں بروزی نبی ہوں۔ حقیقی نبی نہیں ہوں اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور پھر اہل ہنود اور عیسائیوں کو پیغام صلح دیا جو کہ آپ کی وفات کے چند روز بعد ہی ان پاک حواریوں نے لوگوں کو پہنچا دیا جن کی یاد میں انہیں اصولوں پر وہ آپ کی متابعت میں دنیا کو اب تک یہ پیغام صلح دے رہے ہیں پھر قادیان کے گھروں کے لئے جس طرح حفاظت کا وعدہ آیا ویسی ہی طرح احمدیہ بلڈنگس میں اُن گھروں کے لئے جنہیں آپ تشریف فرماتے تھے الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار جس نے بتا دیا کہ ان گھروں میں کچھ خصوصیت ضرور ہے چنانچہ جب اس طرح آپ اشاعت اسلام میں مصروف تھے آپ کا وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کو دس بجے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان میں ہوا تا اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہو اور آپ ہجرت کی حالت میں اپنے جسم فانی سے رخصت ہو کر اپنے پیارے محبوب سے جا ملیں۔

پس الہام مذکورہ بالا کے مطابق جس کی الٰہی فعل نے تائید تائید فرمائی لاہور ہی مدینۃ المسیح ٹھہرا اور ضروری ہوا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر ایک نصرت اور فتح کا جھنڈا اس مدینۃ المسیح کے ساتھ کوئی تعلق رکھے اور اللہ تعالیٰ کا یہ الہام "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں"، اُن ناصران دین کے حق میں ثابت ہو جن کو آخری ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اور تجہیز و تکفین کرنے کی توفیق ملی۔ اور جو کہ آپ کی بنا کردہ پاک صدر انجمن احمدیہ کے پاک ممبر ہیں۔ نبی کا اپنے فرض کو ادا کرتے کرتے ایک خاص مقام میں جا کر چھوڑنا یہ بتاتا ہے کہ اُسی جگہ سے اُس کے مدعا اور مقصد کے پورا کرنے کے سامان اللہ تعالےٰ پیدا کرنے والا ہے چنانچہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے جن کی نائید میں یہ لاہوری ممبر بات دل ٹھہرے رہے تھے اور جو لاہور کے پاک ممبروں میں سے ایک ہیں احمدیت کا ڈنکا سارے ہندوستان میں بجایا۔ اور پشاور سے راس کماری تک اس دین متین کی اشاعت کے لئے ایک کر دیا اور پھر ہندوستان سے باہر ممالک یورپ میں پہنچ کر حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں پہ کھڑا ہو گیا اور حضرت کے اس کشف کو لفظاً لفظاً پورا کیا جس میں آپ نے سفید پرندوں کو پکڑ کر اپنی جھولی میں ڈالتے دیکھا تھا۔ قرآن کریم کی آیت الطیبات للطیبین اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان لاہوری ممبروں کے گھر میں وصال صاف ثابت کرتا ہے کہ پاک ممبروں والا الہام اپنی اصحاب کی نسبت تھا جیسا کہ مدینہ ہمیشہ مہاجرین کے لئے جائے پناہ رہا۔ اسی طرح آج [illegible] لوگوں نے حق سے منہ موڑا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کو پس پشت ڈالا اور نبوت کے سلسلہ کو ایک گدی کا سلسلہ بنا دیا اور حق اور حق پسند دل کے لئے قادیان جائے امن نہ رہی۔ تو حواریان مسیح کو شہر لاہور کے گلی کوچوں میں ہی امن کی جگہ نظر آئی۔ حضرت کی وصیت پر عمل رہا تاہم خادمان دین میں اُس کام کو جو مسیح موعود علیہ السلام کا اصلی کام تھا وہاں بیٹھکر شروع کر دیں اور دنیا میں اشاعت اسلام کے مشن جاری کریں۔

الغرض یہ واقعات بھی ثابت کرتے ہیں کہ مدینۃ المسیح حقیقت میں لاہور ہی ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے احمدیت اپنا اصلی رنگ دنیا کو دکھائے گی پس مومنوں کو یہ ابتلا ڈرا نہ دیں۔ درومند مومنوں کے الٰہی الہام کے آگے ثابت قدم ہو جاؤ۔ کیونکہ اب ذاتی فتوحات شروع ہونیوالی ہیں۔

مسلمانوں کی تکفیر کا سوال

اس مسئلہ کے متعلق ہم پر یہ سوال کیا گیا ہے کہ جو احمدی غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں وہ بموجب نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ جو مومن کو کافر کہے خود کافر ہو جاتا ہے کافر ہوئے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں۔

چونکہ یہ سوال ایک ایسے صاحب کی طرف سے ہے جنھوں نے صاحبزادہ صاحب کی بیعت کی ہوئی ہے اس لئے ہمارا جواب تو اس کے لئے چنداں مفید نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر وہ اس مسئلہ کو صاحبزادہ صاحب سے حل کرالیں تو سلسلہ میں ایک خطرناک مسئلہ کے متعلق امن کی راہ پیدا ہو جائے گی بعض لوگوں نے ہم سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صاحبزادہ صاحب کی یہ کہکر بیعت کی ہے کہ وہ مسلمانوں کی تکفیر کے مسئلہ میں ان سے متفق نہیں ہیں۔ پس ایسے اصحاب صاحبزادہ صاحب سے یہ مسئلہ حل کرائیں کہ جس صورت میں وہ ان لوگوں کو جن کو ان کے مرید مسلمان سمجھتے ہیں کافر کہتے ہیں تو اس حدیث کو کہ جو مسلمان کو کافر کہے خود کافر ہو جاتا ہے۔ کیا کیا جائے۔

تعجب ہے کہ پیر اور مرید میں ایک ایسے مسئلہ میں اختلاف جائز رکھا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ دونوں میں سے ایک کا کفر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ صاحبان جنھوں نے باوجود اس کے کہ وہ ان مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے جن کو صاحبزادہ صاحب کافر قرار دیتے ہیں صاحبزادہ صاحب کی بیعت کی ہے اس مشکل کو حل کرانے کی کوشش کریں گے۔ ہم خود تو اس سوال کو چھیڑنا پسند نہ کرتے تھے۔ مگر جو احباب اس کے محرک ہیں وہ یاد رکھیں کہ جب تک اس کا فیصلہ وہ خود صاحبزادہ صاحب سے نہ کرائیں گے ان کی طبیعتوں کا خلجان دور نہ ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ فاسق ہے۔ یا مومن

وہ اصول جس پر جماعت احمدیہ میں تفرقہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے یہ قرار دیا گیا تھا۔ کہ جو خلیفہ کی بیعت نہ کرے۔ وہ فاسق ہے اس پر دریافت یہ کیا گیا تھا۔ کہ پانچ لاکھ میں سے جو حضرت مسیح موعود کے وقت میں سلسلہ احمدیہ میں شامل تھے کس قدر مومن ہیں اور کس قدر فاسق۔ ہمیں تو کوئی فرق تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم تو بیعت شدہ اور غیر بیعت شدہ سب کو مومن سمجھتے ہیں۔ ہاں جن لوگوں کو یہ شوق ہے کہ وہ جماعت کے ایک حصہ کو فاسق قرار دیں وہ غور کریں کہ اس اصول کی رو سے پانچ لاکھ میں سے ساڑھے چار لاکھ سے بھی زیادہ فاسق قرار پاتے ہیں بلکہ غالباً بیس آدمیوں میں مشکل ایک آدمی مومن کہلانے کا مستحق ہے۔

پھر یہ جو کہا جاتا تھا۔ کہ خلافت کا کام سب کو ایک مرکز پر جمع کرنا ہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ پانچ لاکھ احمدیوں میں سے کس قدر بذریعہ بیعت ایک مرکز وحدت پر جمع ہو گئے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو مسیح موعود میں ہو کر سب ایک ہیں آپ کے نزدیک وہی ایک ہو سکتے ہیں۔ جو صاحبزادہ صاحب کی بیعت میں داخل ہوں تو کیا آپ نے کثیر حصہ جماعت کو ایک کر دیا یا کثیر حصہ جماعت کا مرکز وحدت سے الگ ہو گیا اور تھوڑے سے مرکز وحدت پر رہ گئے۔

اسی سے قیاس کر لو کہ اگر آج حضرت مسیح موعود کی وفات کے چھ سال بعد جماعت کا دسواں حصہ بھی سوائے مسیح موعود کے کسی ایک شخص پر جمع نہیں ہو سکتا۔ تو آیندہ کیا حال ہوگا۔ ناممکن الحصول باتوں کو پیش کر کے جماعت میں تفرقہ ڈالنا دور اندیشی کا کام نہیں۔ جب بات کو آج بھی تم حاصل نہیں کر سکتے۔ کیا یہ جرأت نہیں کہ اس کی بنا پر جماعت کے بڑے حصہ کو ہمیشہ کے لئے فاسق بنانے چلے ہو۔

اخبار کیوں وقت پر شائع نہیں ہوتا

آج کل برہمن سٹیم پریس میں کام کے بڑھ جانے کے باعث پیغام صلح کی طبع اور اشاعت میں بہت وقت واقع ہو رہی ہے اور اسی لئے اخبار کسی قدر دیر سے شائع ہوتا ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے اپنے سٹیم پریس کے اجرا کے واسطے صاحب ضلع کے ہاں درخواست بھیج دی گئی ہے جو امید ہے کہ ہم دنوں میں منظور ہو جائیگی اور عنقریب اپنا پریس قائم ہو جائیگا امید ہے کہ اس میں

مراسلات

حضرة خلیفۃ المسیح مغفور پر الفضل میں خلیفہ شہادت

من ہم از فریاد خود آزردہ میگردم ولیک
گر ببندم لب ز افغان سینہ روزن میشود

کوئی شخص چاقو سے قلم بنا رہا ہو۔ اور اسکی ناک پر بار بار مکھی آکر بیٹھے جسکے بار بار اڑانے کی ضرورت پیش آئے اور وہ شخص اپنے داہنے ہاتھ سے جسمیں کھلا ہوا چاقو ہے چاقو کے ذریعہ مکھی اڑائے تو بہت زیادہ ممکن ہے۔ کہ اسکی ناک زخمی ہوجائے مکھی اڑاتے وقت چاقو ہاتھ سے رکھدینا ازبس ضروری ہے۔ اگر کسی نیزہ باز نے اپنے طعن کی طاقت کسی درخت کے تنہ پر آزمائی ہو۔ اور نیزہ کی ساری بھال درخت میں ڈوب گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ پینترہ بدل کر نیزہ کو کھینچے اگر اناڑی پن کے ساتھ سیدھا سامنے کھڑا ہوکر زور کریگا۔ تو بہت زیادہ ممکن ہے۔ کہ یکایک نیزہ درخت سے چھوٹے اور اسکی پچھلی انی اس شخص کے سینہ میں گھپ جائے۔ اور کام تمام کر دے۔ ناداں اور ناتجربہ کار سوار جب دشمن پر حملہ کرنے کے لئے اپنی تلوار کو کالتے ہے تو بسا اوقات کھینچتے وقت اپنی ہی تلوار سے اپنے گھوڑے کا بایاں کان کاٹ دیتا اور پھر گھوڑے کے چراغ پا ہونے سے خود ہی پشت زین سے فرش زمین پر گر پڑتا ہے۔ آہ! افسوس ہمارے ناداں دوستوں۔ ناعاقبت اندیشوں اور ناتجربہ کاروں نے کیسے کیسے ناپسندیدہ اور ناشدنی اعمال سے ہمارے لئے مشکلات اور جراحات مرتب و مہیا کر دیئے ہیں ؎

نالہ را ہر چند میخواہم کہ پنہاں برکشم
سینہ میگوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن

او قادیان کی بڑی مسجد! اور اشہتوت کے درخت! او مسجد کے فرش اور در و دیوار! او کنوے کی چرخی! او ناتمام منارۃ المسیح! او اس منارہ کے اوپر رکھی ہوئی پتھر کی سلو! او مسجد کے بلند مینار و اور مسجد کے گنبد و اور برجیو! اتنے خلیفۃ المسیح سیدنا حضرۃ نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کلمات روزانہ درس قرآن اور جمعہ کے خطبوں میں اتنے برسوں تک سنے ہیں کہ اس عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہو کر بالغ انسان بنے اور اس کے بہت سے بچے پیدا ہوجائیں۔ مگر میں تو تم سے صرف آخری چھ سال کی گواہی چاہتا ہوں عاقل بالغ انسان تو خدا جانے کس لئے خموش ہیں لہذا او حضرت خلیفۃ المسیح کے مطب والے کمرے! اور او اُنکے سامنے رکھی رہنے والی ڈیسک نما تپائی! اور او اُنکے مردانہ مکان میں بچھنے والی چٹائی! میں تمکو بھی گواہی میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ تمہارے جا[illegible] ہوا کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح کی آوازوں نے روزانہ متحرک کیا ہے۔ آؤ اور میرے ساتھ ملکر آواز لگاؤ۔ اور ہاں! او قادیان کی زمین اور او دارالامان کے آسمان! تم میرے کلام کی تصدیق کرو۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایکمرتبہ نہیں دو مرتبہ نہیں سو دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں دفعہ ایک قسم کی مجلس میں نہیں ہر قسم کی مجلس میں ایک دو کو نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں دیکھنے سننے سمجھنے والے جانداروں یعنی انسانوں کو سنایا اور خوب خوب رعد کی طرح کڑک کڑک کر بجلی کی طرح چمک چمک کر اور بادل کی طرح گرج گرج کر سنایا کہ

میں کسی کی ایک کوڑی یا پیسہ یا روپیہ یا اشرفی یا زیور یا لباس یا مال یا سلام وغیرہ کسی چیز کا بھی خواہشمند نہیں اور میں کسی کی کوئی چیز نہ اپنی ذات پر نہ اپنی بیوی پر نہ اپنی اولاد پر خرچ کرتا ہوں نہ مجھکو کبھی ضرورت ہوئی ہے۔ نہ انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ مجھکو اسطرح میری ہر ضرورت کے وقت دیتا ہے۔ کہ کوئی انسان اور کوئی انسان کا بچہ اُسکو ہرگز ہرگز ہرگز معلوم ہی نہیں کر سکتا مجھکو تو خدا تعالےٰ اپنے خاص خزانہ سے دیتا ہے اور اسی لئے میں کسی انسان کا ہرگز ہرگز محتاج نہیں۔ اور تم سب اور سارے دنیا والے ملکر زور لگاؤ اور کوشش کرو تم معلوم نہیں کر سکو گے کہ خدا تعالےٰ مجھکو کس طرح دیتا ہے

اور میں تو اس بات کو بھی گناہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بیوی سے یہ کہوں کہ میرے واسطے کھانا تیار کر ہاں وہ سامنے لاکر رکھدیتی ہے۔ تو میں کھا لیتا ہوں اور اگر میں خود کسی انسان سے کچھ مانگوں تو شاید مجھکو ہرگز نہ ملے۔ کیونکہ میرے پیارے خدا کا مجھسے وعدہ ہے۔ کہ ہم خود ہی تیری پرورش کرینگے۔ میرے پاس ضرور تمند نہیں تقسیم کرنیکے لئے باہر سے بہت سے کپڑے لوگ بھیجدیتے ہیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ ان کپڑوں میں سے مولوی غلام محمد صاحب امرتسری بھی کوئی کپڑا استعمال کریں کیونکہ اُنکو مجھسے ایسا تعلق ہے کہ میں جو چیز اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے پسند نہیں کرتا ہوں۔ لوگ یہ کہکر مجھکو روپیہ دیتے ہیں۔ کہ یہ تم اپنی ذات خاص پر خرچ کرنا۔ میں احتیاطاً ایسے روپئیا کو الگ ہی رکھتا ہوں میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں کہ ہم مقروض ہیں بعض کہتے ہیں ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہیں۔ مگر سفر خرچ نہیں۔ کوئی کہتا ہے مجھکو کپڑا بنوا دو۔ کوئی کہتا ہے جوتی اور ٹوپی دلوا دو۔ کوئی کہتا ہے مجھکو کتابیں منگوا دو۔ کوئی کہتا ہے میرا مکان تیار کرا دو۔ اسیطرح ہزاروں [illegible] بہت سے حاجتمند میرے پاس آتے ہیں۔ اور پھر تقاضا ہوتا ہے۔ کہ اسی وقت ہمارا کام ہوجائے۔ اور دیر ذرا نہ لگے۔ بعض اوقات مجھکو اپنی بیوی سے قرض لیکر ان لوگوں کے کام کرنے پڑتے ہیں۔ میں اپنے لئے ایک ظاہری حیلہ بھی رکھتا ہوں۔ روز اپنی دوکان لگاکر بیٹھتا ہوں [illegible] تے ہیں۔ [illegible] سب لو دوائی اپنے پاس سے ہی دلواتا ہوں میرے اور میرے بیوی بچوں کے اخراجات کے لئے میری دوکان کی آمدنی بہت کافی ہوتی ہے۔ بعض مریض کئی کئی سو روپیہ کے نوٹ مجھکو دیجاتے ہیں۔ بعض تیس تیس چالیس چالیس روپیہ مجھکو دیجاتے ہیں ابھی دو تین روز کی بات ہے کہ ایک مریض نے کہا کہ میں یہاں ٹھہر علاج نہیں کر سکتا میں نے اسیوقت اُسکو رخصت کرا دیا چلتے وقت بڑے اصرار سے تیس روپیہ دیگیا اور ساتھ ہی بہت سی معذرت بھی کی کہ میں کچھ بھی نہیں دے سکا۔ بہت سے سکھ اور ہندو بھی میرے پاس بڑے بڑے قیمتی تحائف اور بہت بہت روپے خود ہی بھیجدیتے ہیں۔ خدا اُنسے بھجواتا ہے۔ غرضکہ میں تمہاری ایک پائی کا بھی روادار نہیں تمہارے سلام اور تمہارے اُٹھنے بیٹھنے کی بھی مجھکو احتیاج نہیں۔ رات دن میں سات سات مرتبہ عورتوں مردوں کو درس دیتا ہوں۔ تمہارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگتا ہوں اور ان اجری الا علی اللہ کا

آہ! خدا تعالےٰ کا وہ شیر غرندہ جس کے ایک اشارۂ چشم اور ایک غضب کی نگاہ سے بہت سے ایسے شخصوں کا جن کے متعلق کمزوری اعصاب اور قلب ضعیف ہوتے تھے پیشاب نکل نکل جاتا تھا۔ آج بہشتی مقبرہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی بغل میں مدفون ہے اور اُسکے نہایت محبوب اثاثہ اور اسکی اُس خصوصیت پر جسپر وہ ہمیشہ فخر کیا کرتا تھا۔ اسکے بعض ناعاقبت اندیش غلام یعنی میرے بعض نادان بھائی حملہ کرکے مٹانا اور اسکی وجاہت وعزت کے تاج کو اپنی ٹھوکروں میں ٹھکرانا چاہتے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے رخساروں کو زخمی کرنیوالی تلوار اپنے فوت شدہ آقا کے فرق اقدس پر بھی رہا کرتے ہیں العجب ثم العجب واحیرتا وامصیبتاہ ؎

بہاں دستے کہ با دستار اخوان داشت گستاخی
چہ گویم گر بشوخی با گریبان کفن دارد

او ہوا کے جھونکو تمکو آندھی بنجانا چاہئے۔ اور او پانی کے قطرو تمکو دریا بہانا چاہیئے۔ اور او خاک کے ذرو تمکو تمام اشیا سفید کر دینا چاہئے کہ نورالدین اعظم کے اُس قابل فخر اور مایۂ ناز مایہ الامتیاز کو خاک میں ملانا پانی میں بہانا اور ہواؤں میں اُڑانا چاہا گیا ہے اور اسبات کی علانیہ تردید ہونے لگی ہے کہ "حضرت خلیفۃ المسیح نذرانہ کا روپیہ یا انجمن کے اموال اپنے صرف میں نہیں لاتے تھے وغیرہ" او میرے بے پروا مزاج بھائی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل تونے میرے پیارے نورالدین میرے [illegible] کے شعلہ نوالہ بیان کو دیکھا ہے تو سات آٹھ برس سے یہاں قادیان دارالامان میں رہتا ہے تونے اس کے عتاب و خطاب کے مقاموں کو بھی آزمایا ہے۔ وہ وہ غیور نورالدین تھا جسنے ایک لفظ اپنی شان کے منافی بدر میں پڑھکر چھوٹی مسجد میں اسکے لکھنے والے کو کسطرح آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ یاد کر۔ تونے او میرے عزیز بھائی ۵ راپریل کے پیغام صلح کے کسی مضمون کی تردید میں لگے ہی دن ۷ راپریل کے الفضل میں خلیفہ شہادت کو جگہ دی اور میرے پیارے کی اصل حالت پر جو شبہ ناظرین کو ہو سکتا تھا اسکو رفع نہ کیا۔ پھر اس پر بس نہ کرکے دوبارہ ۱۰ راپریل کے الفضل میں پھر کسی کی دوسری خلیفہ شہادت درج کی اور پہلے سے بہت زیادہ میرے پیارے کے ممتاز و مختص طرز عمل کو مخدوش و مشتبہ بتایا۔ خدا کے لئے تو غور کر اگر نورالدین علیہ السلام زندہ ہوتا تو کیا صبر و سکون کے ساتھ اپنی اس مرغوب و محبوب خصوصیت پر حملے ہوتے ہوئے دیکھکر خاموش رہتا اور تجھکو بہت اچھی طرح ٹھیک نہ بناتا۔ پھر آج کے اخبار الفضل کے پہلے صفحہ پر تیسری مرتبہ اُسی ناگوار بات کی یاد دہانی کا ایک سامان موجود کر دیا لیکن تجھکو یہ توفیق نہ ہوئی کہ نورالدین اعظمؓ کے اُن سچے کلمات کو جو شاید ہزاروں مرتبہ تونے اور تمام قادیان والوں نے اور سینکڑوں مرتبہ باہر کے احباب نے سنے ہونگے اس موقعہ پر لکھنا گوارا کرتا اور شہادت دینوالے اس پیارے کی وفات کے منتظر تھے۔ کہ وہ فوت ہو اور ہم اس کے مایۂ ناز امتیاز کو ملیامیٹ کریں ؎

امتحان میر عاشق این تمنا خوب نیست
آہ کفر بانت بعد مرگ آخر دل استاد نیست

کیا تجھکو معلوم نہیں کہ نورالدینؓ کتنے طالبعلموں کو اپنے پاس خورد و دیگر پرورش کرتا اور لکھاتا پڑھاتا۔ اور کتنے محتاجوں کی کیسی کیسی وسیع پیمانہ پر دستگیری کرتا تھا۔ اور کیا امیر المومنین حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا یہ معقول جواب کافی نہ تھا۔ جو ۱۸ راپریل کے اخبار الفضل کے ساتویں صفحہ کے دوسرے اور تیسرے کالم میں درج ہے۔ کیا تو اسمیں کوئی لفظ یا اشارہ ایسا بھی پاتا ہے جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کے اس امتیاز خاص پر حملہ ہوتا ہو اور کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت میاں صاحب کے اوپر ہونیوالے اعتراض کو اسطرح رد کیا جاتا۔ کہ حضور خلیفۃ المسیحؓ کی ذات بابرکات پر کوئی حملہ نہ ہو۔ یہ تو بڑی نادانی اور بڑے ہی بھونڈے پن اور بد تمیزی کی بات ہے۔ کہ کسی ایک پیارے پر آنیوالے تیر کو روکنے کے لئے کسی دوسرے پیارے کو سپر بنایا جائے۔ معمولی کلمات کے لئے بلاضرورت میرے پیارے نورالدینؓ کو تونے بار بار ناحق اور نا روا جسارت کے ساتھ پیش کیا۔ میں نے مجبور ہو کر یہ چند سطور لکھی ہیں۔ اور پیغام صلح کے مدیر کے لئے ہدیۂ الزام بھی تیار ہی او میرے۔ کہ تونے میرے مضمون کو الفضل کے کالموں میں جگہ دینے کی جرأت نہ کی تاہم میں نے تجھپر ایک احسان کیا ہے کہ عرف تجھکو مخاطب کیا ہے۔ اگر تو نے یہ کہا کہ دوسروں نے بھی نورالدین پر حملے کئے انکا جواب کیوں نہیں دیا تو یہ مجھکو تیری عقل و فہم و فراست کرنے کا موقعہ ملیگا۔ اور مجبوراً پھر میں تیری اس بات کا جواب بھی دیدونگا۔ والسلام۔

راقم اکبر شاہ خان نجیب آبادی [illegible]

حضرت میاں صاحب کی خدمت میں ایک ضروری التماس

مکرم میاں صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

چند روز ہوئے کہ میں نے اخبار پیغام صلح میں ایک چٹھی آپ کے نام شائع کرائی تھی ایڈیٹر صاحب الفضل نے جو میں نہیں جانتا کہ کون بزرگ ہیں اس کے جواب لکھنے کی زحمت گوارا فرمائی۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ آپ خود جواب دیتے مگر آپ نے شاید کم فرصتی سے زحمت گوارا نہیں کی۔ جو جواب دیا گیا ہے اس کے متعلق میں سر دست کچھ لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف آپ کی توجہ اس امر کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں کہ اگر دشنام دہی اور درشت زبانی سے آپ کے دوست پرہیز کریں تو ممکن ہے کہ ابھی کوئی مصالحت کی صورت نکل آوے دیکھئے میں نے حضرت عمرؓ کے متعلق ایک تاریخی واقعہ لکھا تھا۔ کہ وہ زنبیل بنایا کرتے تھے۔ سب جانتے ہیں کہ یہ واقعہ تاریخوں میں لکھا ہے نذیر احمد خاں اچھا خاصا عالم تھا۔ اس نے ایک مختصر سی نظم میں اس واقعہ کو باندھا ہے اور دنیا کے سامنے نخرتے پیش کیا ہے۔ مولانا روم نے بہر حال اسے صحیح سمجھ کر اپنی مشہور مثنوی میں بھی اس کو لیا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض مورخ اس کو غلط قرار دیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ ہو بھی غلط مگر اس میں کلام نہیں کہ تاریخ میں درج ضرور ہے۔

اب جناب ایڈیٹر صاحب نہایت ہی تہذیب کے ساتھ ایک نہایت نرم اور دلآویز لفظ میرے متعلق استعمال کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ بات آپ کی لاعلمی پر دلالت کرتی ہے یا افترا پر۔ "آپ کے اہتمام سے یہ اخبار نکلتا ہے کیا آپ بحیثیت ایک ذمہ وار شخص کے بتا سکتے ہیں کہ اس لفظ کا یہاں کونسا محل ہے۔ اگر آپ کے حامی انہیں اخلاق کا نمونہ دیتے رہیں گے۔ تو یاد رکھئے کہ یہ سمجھدار لوگوں کی بیزاری کا موجب ہوگا۔ یہ بڑی دلیری ہے کہ ایک شخص پر صرف اس لئے کہ وہ ایک تاریخی واقعہ کو پیش کرتا ہے جو آپ کے خلق کے موافق نہیں۔ مفتری جیسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور استعمال کرنیوالی کو کوئی [illegible] کیا اسی بات پر آپ کل قوم کی حکمرانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مذہب کی تاریخ اور تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جن کے دلائل کمزور ہوا کرتے ہیں وہ گالیاں دیا کرتے ہیں۔ کیا یہاں بھی یہی صورت نہیں؟

جواب کا جواب میں پھر توفیق ایزدی لکھونگا۔ بالفعل یہ چند سوالات ہیں جن کے مدلل اور مختصر جواب عنایت فرمادیں۔

(۱) الفضل مورخہ [illegible] میں خلیفہ کی ضرورت پر کوئی کالم کے قریب لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انجمن بگڑ سکتی ہے۔ غلط کاری کر سکتی ہے اور معصوم عن الخطا نہیں اور کوئی شخص چاہئے۔ جو اسکو ضابطہ اور قانون کے نیچے رکھے اور اسپر نگران اور حکمران ہو۔

یہ بات سب مانینگے کہ انجمن بگڑ سکتی ہے۔ اور معصوم عن الخطا نہیں مگر سوال یہ ہے۔ انجمن کے ممبر طبائع اور مذاق کے مختلف ان میں اکثر علم عالم منطقی معاملہ فہم، ترحم کا درد دل میں رکھنے والے تجربہ کار اور ایثار کا عملی نمونہ دکھانے والے کسی معاملہ پر اپنی پوری علمیت خرچ کرتے ہیں۔ اور پورے زور سے بحث مباحثہ کرتے ہیں اور ان میں غلطی کا پھر بھی امکان ہے۔ تو کیا ایک آدمی جو طبعاً کسی مسئلہ کے سارے پہلوؤں پر پوری طرح حاوی نہیں ہو سکتا۔ بطریق اولیٰ غلطی نہیں کر سکتا۔ اسمیں کون سی امتیازی خصوصیت ہونی چاہئے۔ کہ وہ سب پر فوق رکھے۔ اور کیا وہ امتیازی خصوصیت آپ میں موجود ہے۔

غیر احمدیوں کے کفر اور اسلام کے متعلق میرے دل میں ایک دو سوال اکثر کھٹکتے ہیں۔ انہیں بھی براہ کرم حل کر دیجئے۔

(۱) ہم لوگ یہاں سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی تحریری ارشاد کے ماتحت غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھتے رہے ہیں۔ اور اب بھی پڑھتے ہیں جسیوں کا پتا لگا مگر معروف یہ ہیں۔ میر حامد شاہ صاحب کے خسر میر صاحب نے خود جماعت کرائی میر صاحب کے ماموں جنہوں نے آخری دنوں میں خود میر صاحب کی احمدیت کے سبب انکے پیچھے نماز پڑھنی ترک کر دی۔ آغا محمد باقر خاں صاحب کی والدہ مکرمہ مولوی محمد فیض الدین صاحب کی والدہ مکرمہ جو اشد ترین مخالفین سے تھیں مولوی خدا احمد جو سلسلہ کے سخت مخالفوں سے تھے۔ جنہوں نے محلہ کی احمدی مسجد کو برسوں چھوڑ کر دکھائی اور مولوی محمد فیض الدین صاحب کو جو انکی جائداد [illegible] کے وارث تھے۔ صرف انکی احمدیت کے سبب جائداد سے محروم رکھنے کی ناکام کوشش کی۔ سوال یہ ہے۔ کہ اگر غیر احمدی حضرت صاحب کے نزدیک کافر تھے۔ تو آپنے انکے جنازہ پڑھنے کی کس شریعت کے رو سے اجازت دی تھی۔ ہماری ایک رشتہ دار عورت کا جنازہ [illegible] صاحب نے مولوی عبدالکریم مرحوم کی امامت میں قادیان میں پڑھا تھا

(۲) جب یونیورسٹی کا چندہ ہو رہا تھا۔ تو حضرت مولوی صاحب [illegible]

[illegible] حضرت مولوی صاحب مرحوم غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ تو ایک معروف شیعہ کو اسطرح خطاب کرنیکے کیا معنے۔

(۳) لفظ مسلم ایک نام ہے جو خود اللہ تعالےٰ نے ایک قوم کے واسطے تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بے معنی نام تجویز نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ نام ایک قوم پر بولا گیا جو اپنے اندر خاص امتیازی نشان رکھتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر غیر احمدی حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے سے مطلق کافر ہو گئے تھے تو حضرت مرزا صاحب خود حضرت مولوی صاحب اور پھر آپ اور آپکے سب حامی اس مقدس نام کو ایک ناپاک قوم پر استعمال کرنیکا کیا حق رکھتے ہیں۔ کیا اس میں آپ لوگ اس پاک نام کی اور اسکے تجویز کرنے والے کی ہتک کرنیکے مرتکب تو نہیں ہوتے۔ کیا کسی کا حق ہے کہ لفظ قرآن نعوذ باللہ کوک شاستر کے متعلق استعمال کرے۔ حالانکہ وہ بھی کتاب ہے۔

یہ سوال بحث کی غرض سے نہیں۔ صرف ایک معاملے کے سلجھانے کے لئے کئے گئے ہیں۔ امید ہے جواب جلد ملیگا۔ فقط

خاکسار غلام محمد از سیالکوٹ

الفضل کے دو تین پرچوں پر نظر

الفضل نے بھی عجیب رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب کو بالکل ایک عامی آدمی کیطرح سمجھکر نالائم الفاظ میں انکو مخاطب کیا جاتا ہے اور قرآن اور حدیث سے ناواقف لکھا جاتا ہے اور بڑا زور رہ رہ کر قل اللہ ثم ذرھم کے معنے پر دیا جاتا ہے۔ انکو خدا کا خوف نہیں آتا کہ یہ معنے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے کئے ہوئے نہیں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ کے یہ الفاظ ہیں۔ جو ہم نے سنے ہیں۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین جنہے آپکے منہ کے نوٹ محفوظ طور پر لکھکر پیغام صلح میں اسیوقت چھپوا دیئے ہیں۔ پر افسوس ہے اس وقت الفضل اور اس کے حامیوں کو نہ سوجھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے اسکی صحت یا عدم صحت کا سوال کر لیتے اور حضرت مولانا صاحب کے متعلق لیسے مکروہ اور غلیظ الفاظ استعمال نہ کرتے ان کو اتنی بھی نیک ظنی کسی پر نہیں ہی کہ اگر موکد قسم کھاکر بھی کوئی بیان کرے کہ یہی الفاظ تھے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے منہ سے نکلے تھے۔ تب بھی یہ نہیں مانتے

[illegible] صاحب نے [illegible]

قادیان میں نئی احباب

خلاصہ لکھتے ہوئے اسمیں ایک جگہ پر نبی کے چار فرائض بیان کئے گئے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید میں کہیں نہیں لکھا کہ نبی کے یہ فرائض ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ آیت یتلو علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ اور کسی نبی کیلئے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے قرآن مجید میں آئی ہی نہیں پھر خلفائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کر کے خدا نے پکارا ہی نہیں آسمانی روح رکھنے والے انسان کے بغیر ہر ایک شخص خلیفہ بن کر نبی کا کام نہیں کر سکتا بیشک دعوت الی الخیر ہر مومن کا فرض ہے۔ کافر کو مسلمان بنانا بھی مومن کا اولین فرض ہونا چاہئے مگر یہاں تو الٹی گنگا چل رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو کافر کہہ کر دائرہ اسلام سے خارج کیا جا رہا ہے۔ اب معلوم نہیں کن کافروں کو مسلمان بنانے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ آخر صاحبزادہ صاحب نے اپنے مطاع ہونیکی بجائے حضرت اقدس مرزا صاحب کی صحبتوں کے تربیت یافتہ لوگوں کو اپنا مطاع مان لیا اور ناچار ہو کر کہہ دیا "کہ حضرت اقدس کی صحبتوں میں تربیت یافتہ لوگ جمع ہو کر ان کی کتابوں سے عقاید احمدیہ کو مرتب کر لیں۔ اور اسطرح سے تمام جماعت کا عقیدہ ایک ہو"۔ رسولوں کے لفظ مطاع کو تو اپنے پرچسپاں کر لیا۔ مگر خود مطاع ہو کر کیوں نہ سب کو اپنا متحد الخیال اور متحد الاعتقاد بنا کر دکھا دیا۔ . . . . . کیا معلم کتاب اللہ۔ معلم حکمت یعنی علم الٰہی اور مزکی خلیفہ اسیطرح لوگوں کو جمع کر کے انکی رائے سے ایک عقیدہ مرتب کیا کرتا ہے کچھ تو فکر کرو۔ یہ بھی غلط اور گھڑا ہوا مسئلہ ہے "کہ ایک وقت میں دو نبی ہوں تو ایک کو دوسرے کے ماتحت کیا جاتا ہے۔ مثلاً موسیٰ اور ہارون" صاحبزادہ صاحب نے یہ مثال اس لئے بیان کی کہ خلیفہ اور انجمن دو جانشین نہیں ہو سکتے ایک دوسرے کے ماتحت نہیں رہیگا جیسا کہ موسےٰ اور ہارون اور کجا انجمن اور خلیفہ دو جانشین عجیب استدلال ہے۔ انجمن کیلئے تو لفظ جانشین کا الوصیت میں موجود مگر خلیفہ کیلئے لفظ جانشین کہاں سے لائینگے انکی کسیطرح لوگوں کو سمجھانا ہے۔ چاہئے خلیفہ کا لفظ ساری الوصیت میں ایک دفعہ بھی نہ آنے کیا ہے کہ وہ اپنی طرف سے ملاست کر کے ہی اگا لیںگے۔ مگر قرآن مجید میں ایسی ملاست کون مانیگا جو صریح قرآن مجید کے نصوص کے خلاف ہوگی۔ سارے قرآن مجید میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا کہ اگر ایک وقت میں دو نبی ہوں تو ایک کو دوسرے کے ماتحت کیا جاتا ہے۔ یا ہارون موسےٰ کے ماتحت تھا۔ پھر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ایک وقت میں دو نبی ہوں تو ایک دوسرے کے ماتحت کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں ایک وقت میں تین نبی ہوں جیسا کہ [illegible] اسوقت ایک نبی کے ماتحت دو نبی ہوں یا دو نبیوں کے

بیطاع باذن اللہ تو ایک نبی کو دوسرے نبی کے ماتحت ہونیکے کے مخالف نہیں پڑی ہوگی۔ بینوا توجروا۔ (باقی دارد)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

آتش فشانی (لنڈن ۲۴ اپریل) کوہ وسوئیس از رانا پھر مراد آتشیں اگل رہے ہیں۔

گلاسکو یونیورسٹی (لنڈن ۲۴ اپریل) اس یونیورسٹی کے ریکٹرشپ کے تین امیدوار ہیں۔ یونینسٹوں کی طرف سے مسٹر بونرلا لبرل کی جانب سے لارڈ مسٹر کلائڈ اور سوشلسٹوں کی طرف سے مسٹر کنگھم گراہام

میکسیکو کی حالت (واشنگٹن ۲۴ اپریل) جنرل ویلا نے امریکن ایجنٹ چیپو اہوا کو اطلاع دی ہے کہ اس نے شرانی گدھے ہوئرٹہ کی وجہ سے امریکہ سے جنگ میں کھینچے جانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور جنرل کرنزا نے پریزیڈنٹ ولسن کو جو لوٹ بھیجا ہے۔ وہ مخالفانہ نہیں بلکہ بلکہ مزید نامہ و پیام کے لئے بنیاد قائم کرنیکی کوشش کی جا رہی ہے

صنعتی بے چینی۔ (لنڈن ۲۴ اپریل) ملازمین ریلوے۔ کان کنوں بار برداری والوں کے ڈیلیگیٹوں کی ایک کانفرنس نے کل ایک سب کمیٹی تینوں جماعتوں کے لئے ایک قابل عمل قرارداد مرتب کرنے کی غرض سے مقرر کی ہے۔

ملک معظم پیرس میں (پیرس ۲۴ اپریل) سر ایڈورڈ گرے اور ایم ڈومرگو نے اپنی بات چیت و گفتگو کے بارہ میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ کہ بہت سے مسائل پر جنمیں دو تو ممالک دلچسپی رکھتے ہیں غور و خوض ہوا اور تمام امور اتفاق رائے کا اظہار ہوا۔

سر ایڈورڈ گرے اور مسٹر ڈومرگو کا اس بارہ میں کامل طور پر اتفاق ہے کہ تینوں دول کا اتفاق بحمایت امن قائم و برقرار رہنا چاہئے برٹش اخبارات شاہی سیاحت پیرس کی شاندار کامیابی پر اظہار خیالات کر رہے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دونوں ممالک کا باہمی اتحاد بین الاقوامی نقطہ نگاہ سے اتفاق ثلاثہ کو نئی طاقت دینا [illegible] ثابت ہوگا۔

وزیر مملکت کی مراجعت:۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ آج پیرس سے لندن روانہ ہوئے انکو بعزت و شور سے چیئرز دیئے گئے پریزیڈنٹ اور انکی بیگم صاحبہ و مسٹر ڈومرگو الوداع کہنے والوں میں شامل تھے۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ نے سیاحت ہذا پر انتہا درجہ کی مسرت ظاہر کی۔

فرانس و روس کا اتحاد۔ (لنڈن ۲۴ اپریل) زار نے روسی سفیر پیرس ایلسوولسکی کو روس و فرانس کے مابین رشتہ اتحاد کو تقویت دینے کے متعلق مساعی جمیلہ کے اعتراف کے طور پر الگزنڈر نیوسکی کا تمغہ عطا کیا ہے۔ جسے زار دنیا کے امن کی قیمتی ضمانت تصور کرتے ہیں۔

اتفاق ثلاثہ (سینٹ پیٹرسبرگ ۲۴ اپریل) نیم سرکاری بیان ایک روسی اخبار کے اس تحریر کی تردید کرتا ہے۔ کہ روس اتفاق ثلاثہ کو اتحاد میں تبدیل کئے جانیکا خواہشمند ہے۔

فوج اور مزدوروں کے جھگڑے (لنڈن ۲۴ اپریل) مسٹر ایسکوتھ مسٹر رامسے میکڈانلڈ کو اطلاع دی ہے۔ کہ مزدوروں وغیرہ کے جھگڑوں سے ملکی شورش کے استیصال کے لئے سپاہ مامور کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کی غرض سے ایک پارلیمنٹری کمیٹی مقرر کرنیکی تجویز کیگئی ہے۔

نہر پناما (لنڈن ۲۴ اپریل) ہوائی کی سٹیم شپ کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے اپنے جہازوں کا رخ نہر پناما کی طرف بدل دیا ہے۔

بجٹ انگلستان:۔ (لنڈن ۲۳ اپریل) مسٹر لائڈ جارج آئندہ پنجشنبہ کو پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کرینگے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

قبول اسلام:۔ مولوی حفیظ اللہ خانصاحب شہر بنارس سے ۲۵ اپریل کو بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد مسٹر الیف لنٹن چیف انجینئر ریاست بنارس نے گیان باپی مسجد میں اسلام قبول کیا۔

خوست میں بے چینی:۔ انگلشمین کو کلکتہ کو معلوم ہوا ہے کہ جو غلزئی غزنوی اور دیگر افغان موسم سرما میں ہندوستان میں بغرض تجارت آئے تھے۔ وہ بجائے وطن کو مراجعت کرنے کے اپنے ڈیرہ جات دیتا رہے

[illegible] مرحوم امیر عبدالرحمن کی جابرانہ عہد کو ان کے جانشین کی بیسرو پا حکومت پر ترجیح دیتے ہیں کیونکہ تاں لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ اور خوست وقندہار میں بغاوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

درانی شرفا کی ناراضگی:۔ ہز مجسٹی امیر صاحب بقدر پر تمام کمال بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ درانیوں کی وفاداری ہے۔ لیکن اس فرقہ کے بڑے سردار اس لئے ناراض ہیں۔ کہ اعلےٰ عہدے اچھے خاندانوں کے ممبروں کو عطا نہیں کئے گئے۔

شنواریوں کی خودسری:۔ بعض تاجروں کا بیان ہے۔ کہ جلال آباد و کابل کے مابین سڑک پر شنواری قزاق قابض ہیں۔ جو سرکاری عہدہ داروں سے بھی روپیہ وصول کرنے سے نہیں چوکتے۔

ضبطی:۔ بہاولنگر کے تار سے منکشف ہوتا ہے کہ افسران محصول خاص دیگا گرام نے ایک اول درجہ کے یورپین مسافر کے کئی سو مالیت کے لوازمات ضبط کر لئے ہیں۔ یورپین مذکور بمبئی جا رہا تھا۔ اور اس نے کہا کہ میرے پاس قابل محصول کوئی چیز نہیں۔

خزانجات میں سرکاری روپیہ:۔ گذشتہ تین سالوں میں یکم مئی کو پریزیڈنسی بنکوں اور انکی شاخوں میں سرکاری روپیہ بمقدار ذیل موجود تھا۔ سنہ ۱۲-۱۹۱۱ء ۰۰۰،۰۱،۰۴،۴۸،۱۱ سنہ ۱۹۱۳ء ۰۰۰،۷۶،۳۹،۱۲ سنہ ۱۹۱۴ء ۰۰،۰۲۰،۱۴،۴۳،۴۲ روپے۔

رڑکی کالج میں عمر کی شرط:۔ رڑکی کالج میں داخل ہونیوالے امیدواروں کی عمر کے متعلق نئے قواعد مقرر کئے ہیں۔ امیدواروں کو آئندہ یونیورسٹی کالج یا ہائی سکول کے رجسٹروں سے بہ تصدیق رجسٹرار۔ پرنسپل وہیڈ ماسٹر عمر کا سارٹیفکیٹ بھیجنا پڑیگا۔ پارچہ بافی میکانیکل جماعتوں میں داخل ہونے والے طلبا اگر کسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ نہ ہونگے۔ تو انہیں کسی مجسٹریٹ کا مصدقہ سارٹیفکیٹ عمر بھیجنا ہوگا۔

باب الہند کا نقشہ:۔ باب الہند کا نقشہ ڈھاکہ جنرل پوسٹ آفس بمبئی میں معائنہ کیلئے رکھا تھا۔ اسے بہت کم اشخاص نے دیکھا۔ اور جن ترمیمات کی تحریک کیگئی وہ بھی خفیف نوعیت کی تھیں جن پر کمیٹی نے غور کر کے نقشہ کو کارپوریشن کی منظوری کے قابل بتایا۔

جراثیم آلودہ چوہے:۔ قلعہ بمبئی کے بعض سوداگروں کی دکانوں میں بعض مردہ چوہے پائے گئے ہیں۔ جو امتحان سے جراثیم طاعون سے [illegible] ہونے بنے متاثر ہو کر وہ حال چند گھنٹوں میں مر گئے۔ فرم کے کلرکوں اور سپاہیوں کا طاعون کا ٹیکہ لگوانے کے لئے روپیہ پیش کیا گیا ایک دن ۹۴ گرفتار شدہ چوہوں میں سے ۱۵ آلودہ پلیگ کے

انسداد گاؤ کشی کی درخواست:۔ پوری (کٹک) کے ہندوؤں نے انسداد گاؤ کشی کے متعلق ایک درخواست گورنمنٹ بہار اڑیسہ کی خدمت میں روانہ کی ہے۔

چارٹرڈ اکونٹنٹ:۔ مسٹر کرسن چارٹرڈ اکونٹنٹ جدید ایکٹ کمپنی کی رو سے انشورنس کمپنی اور پراوڈنٹ انشورنس سوسائٹی کے رجسٹرار مقرر ہوئے ہیں۔

بندوق کی ضرورت:۔ سلہٹ میں جنگلی جانوروں سے کھیتی کو نقصان ہوتا ہے۔ اس سے لیجسلیٹو کونسل آسام میں ایک ممبر نے بندوقوں کے لائسنس کے اضافہ کی بابت سوال کیا تھا۔ جواباً کہا گیا کہ کمشنر حلقہ سے اطلاع ملی ہے کہ سلہٹ میں جسقدر بندوقوں کی ضرورت ہے اس سے زیادہ لائسنس دیئے جا چکے ہیں۔

احمد آباد میں روزانہ آتشزدگی:۔ گذشتہ ہفتہ احمد آباد میں روزانہ آگ لگتی رہی ہے۔ آسادا میں آگ لگی تھی۔ اس سے ریلوے کمپنی کو ۵۰ ہزار کا نقصان ہوا ہے۔ پرونیہ [illegible] کے نقصان کا اندازہ ۸ ہزار لگایا جاتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو بھی آتشزدگی کی بدولت سخت نقصان پڑا ہے

[illegible] باہتمام خلیفہ رجب الدین [illegible]

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
دن مصیبت ہیں سخت اور خوف و خطر کے بیچ ہیں
پڑ رہی ہیں دوستو اس یار کے پانیکے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

(ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے)

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانیں اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کریں تو اٹھیں ہو کر کام کریں (قرآن)

اخبار

پیغام صلح

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہیں ہاتھوں سے لوگو یہ بچانے کے دن

(قیمت سالانہ ۲ روپے) طلباء سے (۱ روپیہ)

جلد ۱	لاہور پنجشنبہ مؤرخہ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۱۴ عیسوی	نمبر ۱۲۳

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

اسلام میں عورتوں کے حقوق

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر مسجد ووکنگ میں

(ترجمہ از ووکنگ ہیرلڈ مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء)

اتوار کی سہ پہر کو لارڈ ہیڈلے نے مسجد ووکنگ میں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد چند اپنے بنائے ہوئے اشعار میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی حمد گائی پھر خواجہ کمال الدین صاحب نے "اسلام میں عورتوں کے حقوق" پر قریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ لیکچرار نے بتلایا۔ کہ اولین تہذیب کی روایات کے انیس سو سال میں آہستہ آہستہ ترقی کے عبد معیار پر پہنچ جانے سے آداب تہذیب کے بعض ایسے ضابطے بنائے گئے۔ کہ جن کی رو سے مستورات کو اخلاقی طور پر مردوں پر فوقیت دی گئی۔ لیکن کسی جگہ بھی اسے کوئی قانونی حیثیت نہ دی گئی یہاں تک کہ مغربی مہذب عیسائی اقوام نے بھی انہیں کوئی وجہ نہ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب انگلستان میں بھی ایک شادی شدہ عورت اپنے خاوند پر کوئی خود مختارانہ حقوق نہیں رکھتی۔ سو یا گ بہت کے قوانین صاف طور پر حیثیت بگاڑنے والے ہیں۔ اسلام میں عورت کو اس بات کا پورا پورا اختیار ہے کہ وہ اپنے مال و اسباب کو پوری آزادی خوشی اور بہبودی سے اپنے پاس رکھے معاملات وراثت میں اسلامی قانون تمام دوسرے قوانین سے بڑھ چڑھ کر ہے عورت اپنے خاوند بھائی اور باپ کی وارث ہے اور وہ مرد کے ساتھ جائز حصہ دار ہے۔ وہ اپنی مرضی سے ہر کاروبار میں شریک ہو کر اپنے نام پر عہد و پیمان کرنے اور اپنے حقوق حاصل کرنے کی مختار ہے اور اس میں اس کے خاوند کا کوئی دخل نہیں۔

خواجہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک بالغ عورت کی شادی اس کی اپنی پوری رضامندی کے بغیر کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ اور شادی کے بعد اس کی ذاتی حیثیت ویسے ہی قائم رہتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتی اسلام میں شادی ایک شرعی عہد نامہ ہے جس میں ایسی شرائط کی جاتی ہیں کہ جن کے ٹوٹنے سے وہ فسخ ہو جاتا ہے اور خاوند کو ایسا تاوان ادا کرنا پڑتا ہے جس کی ادائیگی کا وہ پیشتر سے اپنے اقرار کے بموجب ذمہ وار تھا۔ ان شرائط میں سے ایک صرف ایک ہی نکاح پر کفایت کرنے کی بھی ہو سکتی ہے۔ معزز لیکچرار نے قرآنی آیات کے حوالہ سے ثابت کیا۔ کہ اسلام میں عورت کے ساتھ محبت۔ شفقت اور نیک سلوک کے لئے تعلق قائم کیا جاتا ہے نہ کہ اس سے نوکروں کا کام لینے اور خدمت کرانے کے واسطے۔ قرآن نے بائیبل کی طرح یہ نہیں کہا۔ کہ تیری خواہشات تیرے خاوند کے ساتھ وابستہ ہونگی اور وہ تجھ پر حکمرانی کریگا۔ انہوں نے یہ تبلاتے ہوئے۔ کہ اسلام میں عورت کے لئے روحانی ترقیات کا دروازہ کھلا ہے اس بات کی شکایت کی کہ یہ کہکر کہ اسلام کے نزدیک عورت میں کوئی روح نہیں اور اسے بہشت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ قرآن نے عورت و مرد دونوں کو ایک جیسا حکم دیا ہے اور ان کو برابر حقوق عطا کئے ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی کو بہشت میں داخل ہونے کا یقین تھا۔ عیسائیت میں صرف نماز روزہ اور ایمان باللہ کے ذریعہ سے روح کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اسلام نے ان نیکیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کامل متابعت۔ پرہیزگاری

سچائی۔ صبر۔ حلیمی۔ خیرات۔ اور پاکدامنی کا اضافہ بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اور قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے سے عورت و مرد یکساں طور پر ان روحانی صفات کے اہل بن جاتے ہیں۔

ریورنڈ وائیبرجیٹ کو ایک مسلمان کا جواب

ترجمہ از ووکنگ ہیرلڈ مؤرخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء

جناب من! ریورنڈ وائیبرجیٹ نے آپ کی ۳ اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے لیکن اس نے قرآن میں سے کوئی ایک حوالہ پیش نہیں کیا۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اسلام نے اپنے مخالفین کو جان سے مار دینے کی اجازت دی ہے۔ قرآن میں ایسی بہت سی آیات ہیں۔ کہ جن کے رو سے صرف سزائے مابعد الموت کو کافی سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ ان میں سے ذیل کی آیت کریمہ نے اس بات کا فیصلہ ہی کر دیا ہے۔ جو یوں ہے "تحقیق وہ جو ایمان لائے اور پھر کفر کیا اور پھر ایمان لے آئے اور پھر انہوں نے کفر کیا اور پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور سزا دیگا اور انہیں سیدھے راستے پر ہدایت نہ ہوگی"۔

اگر مخالفت اسلام کی سزا موت ہے تو محولہ بالا آیت کریمہ سے جو بار بار کا ارتداد ثابت ہوتا ہے۔ وہ ناممکنات سے ہے۔ اسلام میں کسی ملحد کو کبھی سزائے موت نہیں دی جاتی سوائے اس کے کہ وہ پولیٹیکل بدامنی کا باعث ہو۔ جیسا کہ ایران میں بابیوں کا حال ہوا۔ جو اس وقت کے شاہ ایران کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ برخلاف ازیں مشرق میں عیسائی منادوں نے اپنے روپیہ سے لوگوں کو اپنی کینہ وری کا یقین دلا دیا ہے اور ریورنڈ وائی برجیٹ کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ افغانستان میں ابوالقاسم کی موت اسی وجہ سے [illegible] نہ آئی تھی۔

مزید برآں یہ ایک صاف اور کھلا ثبوت ہے۔ کہ [illegible] صدی سے لیکر اٹھارویں صدی تک عیسائیت میں مخالفین کے رفع دفع [illegible] ایسے خونناک اور خونریز واقعات ظہور میں آتے رہے۔ جن کی یاد آج بیسویں صدی میں بلقان میں پھر تازہ کی گئی۔ اگر ان سب واقعات کا یسوع مسیح ذمہ وار نہیں تو بدرجہ اولیٰ حضرت محمد صلعم کس طرح سے ایسی خلاف واقعہ باتوں کے ذمہ وار قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

آزادی خیالات اور ان کا کھلا کھلا اظہار عیسائیت کا ثمرہ نہیں کیونکہ یہ درخت پوری اٹھارہ صدیوں تک ایسا پھل دینے کے قابل رہا۔ [illegible] خیالات ہمیشہ دبائے جاتے رہے ہیں۔ اسلام نے قرآن کے ذریعہ سے سب کو آزادی رائے بخشی۔ جس کو گذشتہ صدی سے یورپ نے اپنا مرغوب کر لیا ہے قرآن کریم کی کل آیات غلاموں کی آزادی کے احکام پر مشتمل ہیں۔ بدقسمتی سے اسیران جنگ جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے غلامی میں پکڑے گئے تھے موخرالذکر طبقہ اب تک بنی نوع انسان کا ایک حصہ ہے اور اسلام نے اس طبقہ کی تربیت کے لئے بہت سے فطری قوانین وضع کئے ہیں ان کے ساتھ دوسروں جیسا سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے ڈاکٹر وائیبرجیٹ نے اس بیان میں کھلا کھلا مغالطہ دیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لونڈیاں ہوا کرتی تھیں۔ اسلام نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ تعلق زوجیت سے پیشتر نکاح کا حکم بھی دیا ہے۔

ہم نے اپنی تحریرات میں لفظ "فادر" (باپ) کے استعمال سے کوئی سروکار نہیں کیا۔ ڈاکٹر وائیبرجیٹ کو چاہیئے۔ کہ کسی انگریزی ڈکشنری سے اس لفظ کے معنے تلاش کرے۔ اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ [illegible] "پیدا کرنے والا" [illegible]

لفظ رب استعمال کیا گیا ہے اس کے معنے ہیں۔ "والدین سے بڑھ کر مہربانی اور شفقت کے ساتھ پرورش کرنے والا"۔ اس لئے یہ لفظ "باپ" اس سے زیادہ وسیع ہے اور اسی لئے قرآن میں حکم ہے۔ کما ذکرکم آباءکم او اشد ذکرا۔ خدا کو اپنے باپوں جیسا بلکہ ان سے بھی بڑھکر یاد کرو۔ اس آیت نے ہمیں خدا کو باپ کے نام سے پکارنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن توریت میں اس لفظ کے استعمال نے خیالات میں الجھن پیدا کر دی ہے۔ اور خدا کو کسی انسان کا جننے والا خیال کیا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے یسوع خدا کا جنا ہوا لڑکا سمجھا گیا۔ قرآن کریم نے اس خیال کی تردید ان الفاظ میں کی۔ لم یلد و لم یولد خدا کو نہ کسی نے جنا ہے اور نہ وہ کسی کو جنا کرتا ہے۔ ڈاکٹر وائیبرجیٹ کو چاہیئے۔ کہ خدا کے تولد کی بابت اپنے اعتقاد کا کھول کر اظہار کرے۔

راقم۔ ایف۔ ایم سیال مسجد ووکنگ

لاہور میں قرآن مجید کے درس کا اجراء

گذشتہ پیر مؤرخہ ۲۷ اپریل ۱۹۱۴ء سے مسجد احمدیہ لاہور میں قرآن کریم کا باقاعدہ درس جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مجدد الدین نے دینا شروع کر دیا ہے۔ حاضرین میں بہت سے غیر احمدی طلباء اور تعلیم یافتہ اصحاب بھی شریک ہوتے ہیں۔ جو بڑے شوق سے قرآن کریم کے رموز و نکات اور اس کے فوائد سے واقفیت حاصل کرتے اور ضروری باتیں نوٹ بھی کرتے رہتے ہیں۔ پہلے دن سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مولینا صاحب نے قرآن کی وجہ تسمیہ اس کی فصاحت و بلاغت۔ اس کے اعجاز پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اور اسی دوران میں اس کی تلاوت کے مختلف طریقے بتلائے۔ جو مختلف زمانوں میں مروج رہے یا آج مروج ہیں۔ اور اس کے صحیح درس و تدریس کا طریقہ بھی بتایا جس پر کہ آپ اس درس میں عمل پیرا ہونگے۔ اور جس کی آج اشد ضرورت ہے ہم نے انتظام کیا ہے۔ کہ ناظرین پیغام صلح کے لئے یہ درس لکھ لیا جایا کرے اور اسے وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع کر دیا جایا کرے۔ وباللہ التوفیق۔

الفضل کا ایک اور افتراء

۲۵ اپریل کے الفضل نے زمیندار ٹرکش ریلیف فنڈ کی نسبت وطن کی ایک مغالطہ دینے والی ناواجب تحریر نقل کرنیکے بعد ٹرسٹیان انجمن اشاعت اسلام لاہور کی بابت (جو فنڈ مذکور کے ٹرسٹی بھی رہ چکے ہیں) یہ ریمارک پاس کیا ہے کہ اپنی کمیٹی کو انجمن حمایت اسلام سے ملانے کی درخواست کر کے بھی دیکھ لیں۔ شاید وہاں سے بھی یہی جواب ملے"۔ افسوس ہے کہ الفضل بدظنی سے بڑھتے بڑھتے اب افترا پردازی پر آ گیا ہے آخر ہماری کونسی تحریر یا انجمن کے کونسے ریزولیوشن سے اس نے یہ معلوم کیا ہے۔ کہ اس کمیٹی کو انجمن حمایت اسلام یا کسی دوسری غیر احمدی سوسائٹی یا افراد سے ملایا جائیگا۔ افسوس ہے کہ [illegible] نے گالیوں کے ساتھ جھوٹ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ کیا یہ خلافت کے درخت کے پھل ہیں جسے خدا کی بنائی ہوئی کہا جاتا ہے دوستو ان باتوں کو چھوڑ دو اور صحیح راہ پر آؤ۔ کیوں خواہ مخواہ بازاری افواہوں کے پیچھے لگ کر اپنی عاقبت اور مباحث سے پرے ہٹ رہے ہو خدارا مسیح موعود کی پیروی کرو۔ اور آپ کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دو۔

اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ

چونکہ پیغام صلح کی اشاعت بفضل خدا دن بدن ترقی پر ہے اس موقعہ سے اشتہار دینے والے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اجرت اشتہارات بہت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۳۰ راپریل سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۳

کیا مسیح موعودؑ کا ماننا ضروری نہیں؟

اس عنوان سے الفضل اپنی اشاعت مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۱۴ء میں لکھتا ہے کہ احمدی جماعت میں تو یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا۔ مگر پیغام صلح رسنیم کی جگہ الفضل ہمیشہ پیام لکھتا ہے اگر ہم بھی الفضل کی جگہ الفصل اور ریاسیوں کے مقابل فعمائے ان کو لکھیں۔ توکیا شرافت ہوگی؟) کی برکت سے یہ سوال بھی اس جماعت میں پیدا ہوگیا ہے۔

افسوس ہے کہ الفضل کو خواہ مخواہ پیغام صلح سے اُلجھنے کی ایک عادت ہوگئی ہے۔ اور وہ اپنی قدیم عادت کی وجہ سے مجبور رہے کہا بیا ہی ہے مگر اس کو اتنا خدا کا خوف نہیں آتا۔ کہ جو دو استیصال [illegible] جواب کی [illegible] دیتے ہیں۔ وہ بھی تو ذرا کتاب اُٹھاکر دیکھ لیا کرے۔ اور یوں اپنی غیظ و غضب میں آکر واہی تباہی نہ لکھدیا کرے۔

پیغام صلح ۱۹ راپریل کے نمبر ۱۱۹ میں صفحہ ۲ کالم ۲ جو اس نے یہ کوشش دیا ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب حقیقی معنوں کی رو سے نبی تھے۔ کیا کوئی امتی صرف نبی کہلا سکتا ہے"۔ اس کا جواب تو اس سے کچھ بن نہ آیا۔ ایک جھوٹا الہام گھڑ کر حضرت صاحب کی طرف منسوب کر دیا اور جلدی سے لکھدیا کہ خدا نے تو پکار اپنی وحی میں فرمایا۔ یا نبی اللہ اطعموا الجائع والمعتر" حالانکہ حضرت صاحب کا کوئی الہام یہ نہیں ہے اور ہرگز نہیں اور نہ خدا نے کہیں اپنی کسی وحی میں یا نبی اللہ کرکے اپنے کسی نبی کو پکارا ہے اگر زمین یا درخت یا پتھر کسی بے جان کو کسی زبان میں یا نبی اللہ کہہ بھی دے۔ تو اس کی مثال بعینہٖ ایسی ہی ہے۔ جیسی کہ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کی عفت اور پرہیزگاری اور پارسائی کو اعلیٰ درجہ پر پاکر حاش للّٰہ ما ھٰذا بشرًا ان ھٰذا الا ملک کریم کہدیا تھا۔ نہ ان عورتوں کے کہنے اور قرآن مجید میں ان کے قول نقل ہونے سے حضرت یوسف علیہ السلام ملک ہوگئے۔ اور نہ قرآن کریم میں ملک کے یہ معنے آئے ہیں۔ پھر بھی کلام الٰہی میں عورت کو زمین ہی کہا گیا ہے۔ مگر الفضل اور اس کے حامیوں نے کبھی حضرت صاحب کی کتابیں اُٹھاکر نہیں دیکھیں۔ آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ نہ تو خدا کی وحی میں حضرت صاحب حقیقی معنوں کی رو سے نبی تھے۔ اور نہ کوئی اُمتی صرف نبی کہلا سکتا ہے؟

براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۸۵ "مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمتی کرکے بھی پکارا ہے۔ اور نبی کرکے بھی پکارا ہے"۔

صفحہ ۱۹۱ براہین پنجم اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے ایک میرا نام اُمتی رکھا گیا۔ جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے دوسرے میرا نام ظلی طور پر نبی رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ میں ظلی طور پر نبی ہوں۔ پس میں اُمتی بھی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں"

حاشیہ پر حضرت صاحب لکھتے ہیں:۔

کوئی شخص اس جگہ نبی ہونے کے لفظ سے دھوکا نہ کھاوے میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ یہ وہ نبوت نہیں۔ جو ایک مستقل نبوت کہلاتی ہے۔ کوئی مستقل نبی اُمتی نہیں کہلا سکتا۔ مگر میں اُمتی ہوں پس یہ صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اعزازی نام ہے۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا۔

ایضاً صفحہ ۱۹۲ "یہ نبوت بباعث اُمتی ہونے کے دراصل آں حضرت صلعم کی نبوت کا ایک ظل ہے کوئی مستقل نبوت نہیں ہے"

"یہ عیسیٰ جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی یہ عیسیٰ اور ہے وہ عیسیٰ نہیں ہے جو بنی اسرائیل [illegible] گذرا ہے۔ جو ایک مستقل نبی تھا۔ جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔ کلام الٰہی میں اُس کا نام (جو اُمتی ہے) نبی رکھنا اُن معنوں سے نہیں ہے۔ جو ایک مستقل نبی کے لئے مستعمل ہوئے ہیں"۔

ایضاً۔ صفحہ ۱۹۹ چونکہ مریم ایک اُمتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے"۔

اب فرمائیے کہ ان حوالوں کی رو سے کہ کیا حضرت مرزا صاحب حقیقی معنوں کی رو سے نبی تھے۔ یا کوئی اُمتی صرف نبی کہلا سکتا ہے؟

الفضل پھر یہ اعتراض کرتا ہے جو ہم نے کسی امر میں یہ لکھا ہے کہ یہ ماننا ایمانیات کا کوئی جزو ہے یا دین کے رکنوں میں کوئی رکن قرار نہیں دیا۔

مگر [illegible] جبکہ خود مسیح موعودؑ نے ہی یہ لکھا ہے اور تحفات تک اس نہیں لکھا۔ کہ اوّل تو جاننا چاہئے۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو۔ یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ جس زمانہ تک یہ پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اُس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی۔ تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا"۔ اب اگر حوصلہ ہے تو حضرت صاحب کی کتابوں سے اس کو محو کردو۔ یا ان کتابوں میں ایسی عبارتیں اڑا دو۔ یا اس کے بالمقابل اس قول سے حضرت مسیح موعود کا رجوع کرن دکھادو۔ ہم نے تو وہ حوالہ آپ کے اس قول کے مقابل لکھا تھا۔ جو آپ نے مسیح کے منکروں کے حق میں اپنی طرف سے گھڑ کر تیار کیا تھا اور لکھا تھا کہ چونکہ ہم حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اور چونکہ قرآن میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اس لئے ہم حضرت صاحب کو ان نبیوں میں شامل کرکے آپ کے مخالفوں پر پارہ ۶ کے ابتدائی رکوع کو پڑھ سناتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے کبھی بھولے سے بھی آپ لوگوں کے اس استدلال کو یعنی پارہ ۶ کے ابتدائی رکوع کو اپنے منکرین پر پڑھکر ان کو کافر قرار نہیں دیا تھا۔ باقی آپ کا الفضل بیچ روتا ہے کہ [illegible] ہم نے کیوں اتنے سال گالیاں نہیں۔ ماریں کھائیں اور کیوں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اور کیوں اُن سے رشتے ناطے بند کردیئے وغیرہ وغیرہ۔ مگر ہمیں یہ کوئی نہیں بتاتا۔ کہ یہ تکلیفیں اور گالیاں۔ نا کوئی نئی بات تھی۔ اور کیا ہم سے پہلے کسی امام کے پیروؤں کو ماریں کھانی نہیں پڑیں یا اپنے خویش واقارب سے الگ ہونا نہیں پڑا۔ دور کیوں جاتے ہو ۲۔ لی وہابیوں کا فرقہ ہی نکلا تھا ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا۔ کیا لوگوں نے اُن کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ نہیں دیں۔ کیا اس وقت رشتے ناطے ان میں اور حنفیوں میں ہوتے تھے۔ کیا وہابیوں کو ماریں نہیں پڑیں۔ پھر ذرا پچھلے اماموں اور خلیفوں۔ اور ولیوں اور ماموروں اور مجددوں کے حالات ہی اُٹھاکر دیکھ لو۔ کہ کیا یہ مصیبتیں ان پر اور ان کے ماننے والوں پر عائد نہیں ہوئی تھیں آج تیرہ سو برس ہوگیا۔ جب سے شیعہ سُنی کا جھگڑا چلا آتا ہے۔ کوئی سُنی شیعہ کے پیچھے اور کوئی شیعہ سُنی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔ تیرہ سو برس کچھ تھوڑا سا زمانہ نہیں۔ جب ان کے ساتھ آجتک ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ کے آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ آپس میں رشتہ وناطہ کرسکتا ہے تو کیا ہم سمجھ لیں کہ وہ جو امام ہوچکے ہیں۔ کوئی نبی تھے؟ اور ان کا ماننا نبیوں کی طرح جزو ایمان تھا؟ اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کو ماننا ایمان کی تکمیل کے لئے تو ضروری ہے۔ لیکن آپ کا ماننا ان نبیوں کی طرح جزو ایمان نہیں۔ کہ جن کے نہ ماننے سے انسان کافر اور بے ایمان ٹھہرتا ہے اور حضرت صاحب چونکہ حضرت نبی کریمؐ کی اُمت میں سے ایک خلیفہ برحق تھے اس لئے ان کا نہ ماننا انسان کو فاسق بنا دیتا ہے۔ نہ کہ کافر بمعنے خارج از دائرہ اسلام ہے۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است۔

حقیقت بیعت

از حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی خود از ازالۃ الخفا

اقسام بیعت: سنالحق ان البیعۃ علیٰ اقسام منہا بیعۃ الخلافۃ ومنہا بیعۃ الاسلام ومنہا بیعۃ التمسک بحبل التقوٰی ومنہا بیعۃ الہجرۃ والجہاد ومنہا بیعۃ التوثق فی الجہاد

ترجمہ۔ تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے۔ بعض بیعت خلافت کی اور بعض بیعت اسلام کی اور بعض بیعت تقوٰی کی رسی پکڑنے کی اور بعض بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعض بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی۔

حقیقت بیعت خلفا } وکانت بیعۃ الاسلام متروکۃ فی زمن الخلفاء اما فی زمن الراشدین (بقدر حاجت)

ترجمہ:۔ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفاء کے زمانہ میں متروک تھی اور خلفاء راشدین کے وقت بیعت اسلام اس لئے متروک تھی آگے چل کر آپ نے فرمایا ہے وکذالک بیعۃ التمسک بحبل التقوٰی کانت متروکۃ اما فی زمان الخلفاء الراشدین فلکثرۃ الصحابۃ [illegible] الذین تادبوا بصحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتادبوا فی حضرتہ فکانوا لا یحتاجون الی بیعۃ الخلفاء واما فی زمن غیرہم فتخوفا من افتراق الکلمۃ وان یظن بہم مبایعۃ الخلافۃ منہج الفتن (بقدر حاجت)

ترجمہ:۔ اور اسی طرح تقوٰی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہوگئی ہے۔ خلفائے راشدین کے زمانہ میں تو بہ سبب کثرت صحابہ کے متروک تھی۔ جو پُرانے ہوچکے تھے۔ بہ سبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مؤدب ہوگئے تھے آپ کے حضور میں۔ تو اُن کو کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا اور زمانہ میں بہ سبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں کے ساتھ البیعۃ سُنّۃ ولیست بواجبۃ لان الناس بایعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقربوا بہا الی اللہ تعالیٰ ولم یدل دلیل علیٰ تاثیم تارکہا ولم ینکر احد من الائمۃ علیٰ تارکہا فکان کالاجماع علیٰ انہا لیست بواجبۃ۔

ترجمہ۔ سو میں کہتا ہوں۔ پہلے سوال وجواب کو تو یوں سمجھ لے کہ بیعت سنت ہے واجب نہیں اس واسطے کہ اصحاب نے رسول کریمؐ سے بیعت کی اور اس کے سبب سے حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور آئمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کی تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اس پر کہ واجب نہیں۔ فلہٰذا اگر بیعت تقوٰی کی واجب ہوتی۔ تو بالضرور اُس کے تارک پر انکار روا رکھا ہوتی تو معلوم ہوگیا۔ کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت بھی یہی ہے کہ نقل رسول بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

مذکورہ بالا ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بات نہایت واضح طور پر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ خلفا کی بیعت پیری مریدی کی بیعت نہ تھی وہ ایک سلطنت کی بیعت تھی۔ بایں ہمہ پُرانے صحابیوں کے لئے جو صحبت رسولؐ سے کامل طور پر مستفیض ہوچکے تھے بیعت کرنی ضروری نہ تھی۔ فدا ہمارے نتری باز بھائی اسے غور سے پڑھیں اور رجوع فرماویں۔

مراسلات

نبوت مسیح موعود علیہ السلام

(اُن کے اپنے اقوال سے)

(۱) ولا یقول ھٰذا العبد الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا یخرج قدمًا من الھدیٰ ویقول ان اللہ سمانی نبیًا بوحیہ وکذالک سمیت من قبل علیٰ لسان رسولنا المصطفیٰ ولیس مرادہ من النبوۃ الا کثرۃ مکالمۃ اللہ وکثرۃ انباء من اللہ وکثرۃ ما یوحیٰ۔ ویقول ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ۔ بل ھی درجۃ لا تعطیٰ الا من اتباع نبینا خیر الوریٰ وکل من حصلت لہ ھٰذہ الدرجۃ یکلم اللہ ذالک الرجل بکلام اکثر واجلیٰ والشریعۃ تبقیٰ بحالہا لا ینقص منہا حکم ولا تزید ھدیٰ ویقول انی احد من الامۃ النبویۃ الخ (ص۶۸ استفتاء)

(۲) وان قال قائل کیف یکون نبی من ھٰذہ الامۃ وقد ختم اللہ علی النبوۃ؟

فالجواب: انہ عزوجل ما سمی ھٰذا الرجل نبیًا الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریۃ فان ثبوت کمال النبی لا یتحقق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعاء محض لا دلیل علیہ عند اھل الفطنۃ ولا معنی لختم النبوۃ علیٰ خرص غران تختم کمالات النبوۃ علیٰ ذالک الفرد بین الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الامۃ ثم مع ذالک ذکرت غیر مرۃ ان اللہ ما اراد من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ وھو مسلم عند اکابر اھل السنۃ فالنزاع لیس الا نزاعًا لفظیًا فلا تستعجلوا یا اھل العقل والفطنۃ ولعنۃ اللہ علیٰ من ادعیٰ خلاف ذالک مثقال ذرۃ (ص۶۳ تتمہ استفتاء)

(۳) اور یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر جہالت کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے اے نادانو میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہوکر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مُراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے حاصل ہے سو مخاطبہ اور مکالمہ کے آپ بھی قائل ہیں پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں ولکل ان یصطلح (ص۶۸ تتمہ حقیقۃ الوحی)

(۴) اما بعد تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام و توضیح مرام و ازالۃ الاوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں۔ کہ محدث ایک معنے میں نبی ہوتا ہے۔ یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوۃ ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں (ص۹۵ مجموعہ مفتی محمد صادق)

(۵) میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید ومولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں (ص۹۷ مجموعہ مفتی محمد صادق)۔

(۶) جس حالت میں ابتدا سے میری نیت میں جسکو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ خوب جانتا ہے اس لفظ نبی سے مراد نبوۃ حقیقی نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُکلم مُراد لئے ہیں یعنے محدثوں کی نسبت فرمایا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون

مسیح موعود کے دو فرشتے کون ہیں؟

آج کل جہاں اور مشغلے ہیں وہاں یہ بھی ہے کہ مسیح موعود نے جن دو فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے نزول فرمایا ہے وہ کون ہیں۔ کبھی کسی کو پیش کیا جاتا ہے کبھی کسی کو۔ فیصلہ کیلئے سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ خود حضرت مسیح کی تحریرات کو ہی دیکھا جائے کہ وہ دو فرشتے کن کو ٹھیرانے ہیں۔ اس کے لئے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰ و صفحہ ۳۱ کو غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حضرت اقدس نے جہاں مسیح موعود کی دس علامتیں بیان فرمائی ہیں وہاں فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اُترے گا۔ (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا"۔ اس کے بعد باقی کی آٹھ علامتیں بیان فرماکر اور دو زرد چادروں کی تشریح کر کے حضور علیہ السلام دو فرشتوں کی بابت جن کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے حضور کا نزول ہوا یوں بیان فرماتے ہیں۔ "اور دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں۔ جن پر انکی اتمام حجت موقوف ہے (۱) ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجت جو بغیر کسب اور اکتساب کے اُسکو عطا کیا جائیگا۔ (۲) دوسری اتمام حجت نشانوں کے ساتھ جو بغیر انسانی دخل کے خدا کی طرف سے نازل ہونگے۔ اور دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھکر اُسکا اُترنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکی ترقی کے لئے غیب سے سامان میسر ہونگے اور اُنکے سہارے سے کام چلیگا۔ اور میں اس سے پہلے ایک خواب بیان کر چکا ہوں۔ کہ میں نے دیکھا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ جس کا قبضہ تو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور نوک اسکی آسمان میں ہے۔ اور میں دونوں طرف اس کو چلاتا ہوں۔ اور ہر ایک طرف چلانے سے صدہا انسان قتل ہوتے جاتے ہیں۔ جسکی تعبیر خواب ہی میں ایک بندہ صالح نے یہ بیان کی کہ یہ اتمام حجت کی تلوار ہے اور دہنی طرف سے مراد وہ اتمام حجت ہے جو بذریعہ نشانوں کے ہوگا۔ اور بائیں طرف سے وہ اتمام حجت مراد ہے جو بذریعہ عقل اور نقل کے ہوگا اور یہ دونوں طور کا اتمام حجت بغیر انسانی کسب اور کوشش کے ظہور میں آئیگا"۔

یہ تو ہے مسیح موعود کا اپنا فیصلہ! اب لوگ جسے مرضی چاہے فرشتہ بنادیں کوئی کسی کی زبان نہیں پکڑ سکتا۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود نے پہلے کبھی کسی کی نسبت اجتہادی طور پر ایسا فرمایا ہو۔ مگر بعد میں حضور نے اپنے رویا صادقہ کی بنا پر جو اوپر حضور نے ساتھ ہی بیان فرمادی ہے۔ فرشتوں سے جو کچھ حقیقی طور پر مراد تھا۔ صاف صاف بیان فرمادیا۔

اگر در خانہ کس است ہمیں قدر بس است

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

منسوخی وصیت متعلقہ مقبرہ بہشتی

عرصہ تخمیناً ۱۱ یا ۱۲ سال کا ہوا ہے کہ میں نے بمقام احمدی مردان ایک وصیت بابت مقبرہ بہشتی کے اپنے منقولہ جائداد کے متعلق کی تھی جس پر میاں محمد یوسف صاحب و دیگر چند احمدی برادران کے دستخط (بطور شاہد) کے ثبت ہیں۔ مگر چونکہ قادیان آجکل چند خود غرض اور کوتاہ اندیش لوگوں کے باعث ایک معمولی گدی کی شکل بنگیا ہے۔ اس لئے میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ ہمارا پاک پسینے کی کمائی کا مال مستحقین کی بجائے وہ لوگ کھاویں۔ جنہوں نے دین کی آڑ میں دنیا کمانا اپنا شیوہ اختیار کرلیا ہے۔ اس لئے میں نہایت ادب کے ساتھ ملتمس ہوں کہ میری وصیت بابت مقبرہ بہشتی کے منسوخ سمجھی جاوے۔ خاکسار

ہدایت اللہ عبدالرشید بوٹ مرچنٹ صدر بازار پشاور

حقیقت تشبیہ دو اصحاب بدو فرشتگان

جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دو اصحاب یعنے حضرت حکیم الامۃ نورالدینؓ و حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو دو فرشتوں کے ساتھ تشبیہ دی تھی ویسا ہی حضرت رسول صلعم نے بھی حضرت ابا بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو دو فرشتوں کے ساتھ تشبیہ دی۔

طبرانی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا آسمان پر دو فرشتے ہیں۔ ایک شدت کے ساتھ امر کرتا ہے دوسرا نرمی کے ساتھ ایک جبرائیل دوسرا میکائیل اور دو نبی ہیں ایک نرمی کے ساتھ امر کرتا ہے۔ دوسرا سختی کے ساتھ اور دونو صحیب ہیں ایک ابراہیم خلیل اللہ دوسرا نوح ؑ اور میرے دو صاحب ہیں ایک نرمی کے ساتھ امر کرتا ہے۔ اور دوسرا سختی کے ساتھ اور دونو صحیب ہیں ایک ابوبکرؓ۔ دوسرا عمرؓ۔

مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اُدھر تو دونوں فرشتے یکے بعد دیگرے مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور یہاں یہ معاملہ نہ ہوا۔

درس قرآن مجید پر ایک نظر

الفضل مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء میں درس قرآن مجید کی جو تمہید لکھی گئی ہے۔ اس میں چند باتیں صریح طور پر سلسلہ کی کتابوں کے خلاف درج کیگئی ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اصلاح بذریعہ اخبار ہذا کیجاوے۔

تمہید لکھنے والے نے لکھا ہے کہ "حضرت مسیح موعود باوجود ان جعلناک المسیح ابن مریم الہام کے یہ لکھتے رہے کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ لیکن جب خدا نے علم دیا تو جھٹ لکھدیا کہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ اسمیں غلطی یہ ہے کہ حضرت صاحب کا یہ الہام ان جعلناک المسیح ابن مریم براہین میں نہیں ہے بلکہ ازالہ اوہام میں ہے جس میں حضرت مسیح ابن مریم کی وفات کو بڑے زور شور اور الہام الٰہی کی بنا پر پورے دلائل سے ثابت کیا ہے اور اپنا مسیح موعود ہونا بتلایا ہے۔

براہین میں بھی حضرت صاحب نے مسیح زندہ آسمان پر ہے نہیں لکھا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ براہین کے زمانہ میں یہ مسئلہ بذریعہ الہام حضرت صاحب پر نہیں کھلا تھا۔ کہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ اور جس مسیح کی انتظار تھی وہ آپ ہی ہیں۔ دوسری بھاری غلطی یہ ہے جو اسی تمہید میں لکھی ہے کہ حضرت مسیح پہلے لکھتے رہے۔ کہ میں نبی نہیں ہوں۔ میں نبی نہیں ہوں حالانکہ الہامات میں یہ لفظ موجود تھا۔ لیکن جب خدا کی وحی بارش کی طرح نازل ہوئی تو لکھا کہ "میں نبی ہوں اور یقیناً نبی ہوں" لیکن افسوس ہے کہ یہ بات بھی کسی آپ کی تحریر سے نہیں مل سکتی کہ پہلے تو مسیح نے لکھا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں میں نبی نہیں ہوں۔ مگر اب جو خدا کی وحی بارش کیطرح مجھ پر نازل ہوئی تو میں نے لکھا کہ میں نبی ہوں۔ اور یقیناً نبی ہوں جہاں آپ نے اپنے پہلے اعتقاد سے رجوع کرنے اور وحی الٰہی کے بارش کی طرح نازل ہونیکا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "پھر میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا" تو عبارات مجھے قرآن مجید کے خلاف معلوم نہ ہوئی وہی میں نے اپنی وحی کی اتباع سے عقیدہ بنالیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ اس وحی کو کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اسکے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے القرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت میں سے آئیگا تو اس وقت میں اسپر قائم ہو گیا۔ کہ درحقیقت مسیح مر گیا ہے اور مسیح موعود میں ہی ہوں۔

اسی طرح جہاں آپ نے لکھا ہے کہ اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اُسنے مجھے اس عقیدہ پر (یعنے مسیح ابن مریم پر اپنی جزئی فضیلت کے ہونے پر) قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" اور اس سے آگے آپ مسیح ابن مریم پر اپنی فضیلت کا اس طرح بیان فرماتے ہیں "کہ میں نہیں جانتا کہ خدا نے ایسا کیوں کیا۔ ہاں میں اس قدر جانتا ہوں۔ کہ آسمان پر خدا تعالےٰ کی غیرت عیسائیوں کے مقابل پر بڑا جوش مار رہی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلعم کی شان کے منافی وہ توہین کے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ قریب ہے کہ ان سے آسمان پھٹ جائیں پس خدا دکھلاتا ہے۔ کہ اس رسول کے ادنے خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔ اس کے علاوہ لفظ اُمتی پر نشان لگا کر حاشیہ میں یہ عبارت اسکی توضیح اور تشریح کیلئے لکھی ہے "یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سنکر دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعوے کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعوے نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا ہے۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت"

اب کوئی ہمیں مہربانی کر کے بتلادے کہ حضرت صاحب نے یہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ میں نے پہلے تو یہی لکھا تھا۔ کہ میں نبی نہیں ہوں میں نبی نہیں ہوں۔ لیکن جب خدا کی وحی بارش کیطرح مجھ پر نازل ہوئی تو میرا وہ پہلا عقیدہ نہیں رہا۔ اور اب میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نبی ہوں اور یقیناً نبی ہوں یا حضرت مرزا صاحب کی کتابوں سے یہی عبارت دکھادیں کہ اگرچہ خدا تعالےٰ نے الہامات میں میرا نام نبی رکھا تھا۔ اور میرا یہی اعتقاد تھا کہ نبی محمد رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نہیں آسکتا اس لئے میں نے خدا کی وحی کی تاویل کی [illegible] اس بارہ میں بارش کیطرح مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوئی کہ تو نبی ہے اور یقیناً نبی ہے۔ پھر میں نے جانا کہ میں نبی ہوں۔ اور اس پہلے عقیدہ کو چھوڑ دیا کوئی اس قسم کی عبارت یا اسکا مفہوم ہی کہیں سے حضرت مرزا صاحب کی کتابوں یا تحریروں سے دکھا سکتا ہے۔ میرا دعوےٰ ہے۔ کہ ہرگز نہیں دکھلا سکتا اب یہ کسقدر تعجب اور افسوس کی جگہ ہے۔ کہ ایک نئے عقیدہ کی بنیاد اس وقت ڈالی جاتی ہے۔ اور وہ بات لکھی اور بیان کیجاتی ہے جو حضرت مسیح موعود کی کتابوں اور اشتہاروں اور تقریروں میں نہیں مل سکتی اگر ان لوگوں کے دل میں خدا ترسی ہوتی تو ایک امتی کے حق میں کبھی بھی صرف نبی کا لفظ بغیر کسی تشریح اور توضیح کے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا ہمیشہ قاعدہ رہا نہ بولتے اور دوسرے نبیوں کے ساتھ انکو شریک مساوی نہ ٹھہراتے۔

یہ اعتقاد کیا ہی عجیب ہے جو آجکل بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور یقیناً نبی ہیں! مگر حضرت مرزا صاحب کی تحریروں سے اسبات کا ثبوت نہیں دیتے۔ دکھائیں کہاں ہے جبکہ کہیں بھی ایک جگہ بھی ساری عمر میں حضرت مرزا صاحب نے لفظ نبی کو بغیر کسی تشریح اور توضیح کے اپنے لئے نہیں لکھا بلکہ جہاں اس لفظ کو اپنی نسبت لکھا وہیں اسکی توضیح اور تشریح کردی ہمارے بعض بھائی اپنی خوش فہمی کا یہ ثبوت دیا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے جو لکھدیا کہ "خدا نے صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا" اب اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت چاہیئے۔ مگر وہ غور نہیں کرتے کہ جہاں آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا" اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا "مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" اور پھر اسکی زیادہ تشریح اور توضیح کرنے کیلئے حاشیہ پر خوب ہی اسکی وضاحت اور تشریح کردی اور اخیر میں لکھدیا کہ میری نبوت اصلی نبوت نہیں بلکہ ظلی نبوت ہے۔ اور یہی بات آپ نے قریباً اپنی ہر کتاب میں لکھی ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام جو سب سے پہلی کتاب دعوے کی ہے اس میں بھی یہی لکھا ہے۔ اور سب سے پچھلی کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی یہی لکھا ہے چنانچہ دیکھو حوالہ مندرجہ ذیل۔

"اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ انکا سراسر افترا ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعوےٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعوےٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے آنحضرت صلعم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔ اور نبی سے میری مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالےٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰) ایسا ہی الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶ پر پڑھیں یہ عبارت۔

"النبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ ولا شریعۃ بعد الشریعۃ المحمدیہ بید انی سمیت نبیاً علی لسان خیر البریہ وذالک امر ظلی من برکات المتابعۃ وما اری فی نفسی خیراً ووجدت کلما وجدت من ھذہ النفس المقدسۃ وما عنی اللہ من نبوتی الا کثرۃ المکالمۃ والمخاطبۃ ولعنۃ اللہ علی من اراد فوق ذالک او حسب نفسہ شیئا او اخرج عنقہ من الربقۃ النبویۃ وان رسولنا خاتم النبیین وعلیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفیٰ الخ"

اب ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ آپ کیسے احمدی ہیں۔ جو حضرت صاحب کی تحریروں کو نہیں مانتے۔ اور انکو یقیناً نبی لکھ رہے ہیں۔ اور خدا کا خوف نہیں کرتے۔ کیا کوئی احمدی ہو کر یہ ایمان آپ کی نسبت رکھ سکتا ہے کہ خدا نے حضرت صاحب کو تو وحی کی بارش کر کے کہا۔ کہ تو نبی ہے اور یقیناً نبی ہے۔ مگر حضرت صاحب نے اس رسمی عقیدے کو کہ بعد رسول اللہ کے کوئی نبی نہیں آسکتا نہ چھوڑا پر نہ چھوڑا اور اسی کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی یہی لکھدیا۔ وان نبینا خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ دیکھو الاستفتاء صفحہ ۲۲ یعنے یقیناً ہمارے نبی خاتم الانبیا ہیں۔ اور انکے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور یہی باتیں آپ نے بار بار اپنی کتابوں میں لکھیں بلکہ ایک ایک کتاب میں کئی کئی مرتبہ آپ کو اس لفظ نبی کی تشریح پر مکرر سہ کرر لکھنا پڑا۔ کہ میں ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوں اور میری نبوت محمد صلعم کی نبوت کا ظل ہے نہ اصلی نبوت یہ توضیحیں اور تشریحیں کونسی کتاب ہے۔ جس میں آپ نے نبی کا لفظ اپنے پر مال کرنے کے لئے نہیں کیں۔ پھر یہ کیسی نادانی ہے اور نا سمجھی ہے جو کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت صاحب پہلے لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں میں نبی نہیں ہوں . . . . . اور پھر جب وحی بارش کی طرح ہوئی۔ تو لکھا کہ میں نبی ہوں اور یقیناً نبی ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸

پیغامِ صلح

اخبار

لاہور

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

(قیمت سالانہ ۶/ طلباء سے ۴/)

ن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر بہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مُصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

کہ اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن)

وحمدہٗ و نصلّی علی رسولہ الکریم
دیں کی نُصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بُغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

جلد ا | لاہور ـ یکشنبہ ـ مورخہ ۷ رجمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۳ رمئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۴

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

تبلیغ دیں کی فوج میں جاتا ہے اور مرد

(از جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب امرتسر)

لنڈن میں دینِ حق کا جو درپیش کام ہے — خواجہ کو جس کے واسطے راحت حرام ہے
جاتا اُدھر اک اور بھی عالی مقام ہے — وہ کون ہے وہ صدر دین نیک نام ہے

جاتا ہے دینِ حق کی کمک کے خیال سے
اب کامیاب ہو کرمِ ذوالجلال سے

جاتے ہی اُس دیار میں سرگرم کار ہو — پیدا نہالِ شوق میں وہ برگ و بار ہو
قُمری کی ہو صدا کہیں صوتِ ہزار ہو — گلشن سے جا کے عاشقِ گلشن دوچار ہو

حرفِ ظفر ہو وردِ زبانِ گیاہ کا
ہر سو ہو شور زمزمۂ لا الٰہ کا

تبلیغ دیں کی فوج میں جاتا ہے اور مرد — یارب ہو اس کے سامنے ہر ایک دگرد
ہونے نہ پائے جوش کی حدت کبھی یہ سرد — نکلے یہ شخص اپنے حریفوں میں ایک فرد

برپا ہو اس کے جاتے ہی غوغا قبول کا
واعظ یہ بے مثال ہو دینِ رسول کا

تحریک احمدیہ ہے ہر چند دوستو — اسلام کا مُطیع ہے ہر ایک کوئی ہو
سُنی ہو خواہ شیعہ ہو تم نیچری ہو گو — توفیق جس قدر کی ہو بہرِ خدا وہ دو

کہتا ہے ڈاکٹر کہ نہ تفریق کیجئے
اسلام کا ہے کام ہمیں چندہ دیجئے

خواجہ کمال الدین صاحب کے لئے ایک قابل مددگار

جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان کی اعانت کے لئے پہلے مولوی شیر علی صاحب بی اے تجویز ہوئے تھے۔ مگر وہ بعض وجوہ کی وجہ سے روانہ نہیں ہو سکے۔ اس لئے جناب خواجہ صاحب کی حسب ہدایت جناب مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان انگلستان روانہ ہوتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ۱۶ رمئی کے جہاز پر انشاء اللہ مع الخیر روانہ ہونگے آپ پنجاب یونیورسٹی کے نہایت ہی قابل ترین گریجوایٹوں میں سے ہیں۔ پہلے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس تھے۔ پھر ٹریننگ کالج لاہور میں انگریزی زبان کے پروفیسر ہوئے۔ بعد میں آپ نے صرف قومی و اسلامی خدمات کو بجا لانے کے لئے سرکاری ملازمت چھوڑ کر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ہیڈ ماسٹری قبول فرمائی۔ جہاں کہ آپ نے چار پانچ سال نہایت خوش اسلوبی سے کام کیا۔ اور اپنی محنت سے اس کو ہر پہلو میں پنجاب بھر کے مدرسوں میں سے ممتاز کیا۔ امید ہے کہ انگلستان میں آپ خواجہ صاحب کے ساتھ خدمتِ اسلام میں کارہائے نمایاں دکھلائیں گے آپ انگریزی کے عالم ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کے عربی دان اور عالم علوم قرآن و حدیث ہیں+

ایک قابل قدر اعانت

بمبئی کے ایک مخلص دوست نے کچھ عرصہ ہوا [illegible]

راست ولایت بھیجدیا تھا۔ اور اس کا حوالہ خواجہ صاحب نے اپنے ایک خط میں جو ۳ مارچ ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح میں شائع ہو چکا ہے دیا تھا۔ اب ہمیں بمبئی سے ان تمام جمع شدہ رقوم کی مفصل فہرست برائے اشاعت ارسال ہوئی ہے۔ جو بصد شکریہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ خدائے تعالیٰ ایسے محبانِ دین کو روز افزوں ایثار کی توفیق دے آمین۔

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
(۱)	جناب اللہ رکھیا ابا صاحب	۲۵۰	(۱۴)	جناب راحت علی صاحب	۲۰
(۲)	ایک مسلمان	۱۰۰	(۱۵)	جناب شیر خان صاحب	۲۰
(۳)	جناب قمر الدین موسٰی جی صاحب	۱۰۰	(۱۶)	جناب ڈاکٹر عبد القادر صاحب	۲۰
(۴)	جناب محمد تراب علی صاحب	۵۰	(۱۷)	جناب ” آغا محمد یوسف صاحب	۱۵
(۵)	جناب اسمٰعیل عبد الحمید صاحب	۵۰	(۱۸)	جناب ” عبد الحسین صاحب	۱۵
(۶)	جناب ایچ اسمٰعیل ایچ یوسف احمد [illegible]	۵۰	(۱۹)	جناب ” سید سرفراز صاحب	۱۵
(۷)	جناب اسمٰعیل آدم صاحب	۵۰	(۲۰)	جناب ” بڈالوسبراتی صاحب	۱۵
(۸)	جناب عثمان میاں فقیر میاں صاحب	۳۰	(۲۱)	جناب ” ایس ابراہیم صاحب	۱۵
(۹)	جناب آغا علی جان صاحب	۳۰	(۲۲)	جناب ” زین الدین محمد ابراہیم صاحب	۱۰
(۱۰)	جناب حیدر خان صاحب	۳۰	(۲۳)	جناب ” ولی محمد صاحب	۱۰
(۱۱)	جناب حسین محمد صاحب	۲۵	(۲۴)	جناب ” علی جمال صاحب	۱۰
(۱۲)	جناب یوسف علی صاحب	۲۵	(۲۵)	جناب ” ایس اے خطیب صاحب	۱۰
(۱۳)	جناب حسین علی صاحب	۲۵	(۲۶)	جناب ” بختو علی صاحب	۱۰

کل میزان ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

(ترجمہ از اخبار کامریڈ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء)

ہمیں جناب خواجہ کمال الدین صاحب سے اس خبر کے سُننے پر بہت خوشی ہوئی ہے کہ انکی تبلیغی کوششیں دن بدن بار آور ہو رہی ہیں۔ ووکنگ میں آپ کے سلسل لیکچر ہر جمعہ کے دن کثیر التعداد اشخاص کو کھینچ لاتے ہیں۔ جو کہ اسلام کی نسبت اپنی بہت دلچسپی ظاہر کرتے اور خواجہ صاحب کی بتلائی ہوئی تعلیم اور نصائح پر شوق سے عمل کرتے ہیں اسلام کے اس تازہ حملہ نے عیسائی مشنری کیمپ میں کھلبلی ڈالدی ہے اور بعض انگریزی اخبارات سے ان کے غصہ اور خوف کا حال خوب آشکارا ہوتا ہے۔ اور خالی از مطلب بات نہیں ہے کہ عیسائی منادوں نے بھی اس جگہ کے قریب صرف اس وجہ سے کہ ایک مسلمان اپنے مذہب کی بہت سیدھی سادی تعلیم دے رہا ہے اپنا ڈیرا جمانا شروع کر دیا ہے۔ خواجہ صاحب کے مشن کو جن مشکلات کا اس وقت سامنا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہیں لیکن وہ ان کو آہستہ آہستہ بہت دلیری۔ صبر اور اسلام کے لئے بہت سرگرمی اور حوصلہ سے کام لیکر مغلوب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس پر حال ہی میں آپ کو جو فتح حاصل ہوئی ہے وہ بہت زبردست اور عظیم الشان کامیابی کی امید دلا رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تھوڑے ہفتہ گذرے کہ خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے دو اور انگریز مسلمان ہوئے ہیں جو کہ پہلے ایڈورڈ وڈورڈ اور البرٹ سمتھ (ڈٹل سربن) کے ناموں سے موسوم تھے اور اب انکے اسلامی نام محمد اور عبد القادر رکھے گئے ہیں۔ یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ہندوستان سے خواجہ صاحب کے مشن کو باقاعدہ اور کافی مالی امداد دی جائے۔ تاکہ انگلستان میں وہاں کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے لئے مسلم مشنری کی کوششوں کو زیادہ وسیع کیا جا سکے۔ خواجہ صاحب کے لئے ان کے عظیم الشان اور نہایت مشکل کام میں امداد دینے کے لئے روپیہ اور آدمی کی سخت ضرورت ہے خواجہ صاحب نے اپنے لمبے خطابی جو کہ ہمدرد میں شائع ہوا ہے اپنے ارادوں کی نوعیت کو بالتفصیل بیان کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اُنہوں نے اُن مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے جو انکے راستہ میں حائل ہونے والی ہیں اور نیز بتلایا ہے کہ انہیں اپنی امداد کے لئے کس قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات کی طرف کُھلے الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ جو مشنری ان کی امداد کے لئے ہندوستان سے بھیجے جائیں۔ وہ مستقل مزاج۔ تجربہ کار اور پختہ عمر ہونے چاہئیں۔ ورنہ نوجوان آدمی جو ابھی امر میں پوری مہارت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ تمام تبلیغی کوششوں کو خاک میں ملاوے گا انہوں نے دہلی کمیٹی کو جس نے مسٹر انیس احمد کو بھیجنے کے لئے منتخب کیا تھا بہت درست نصیحت کی ہے کہ وہ پہلے ان سے ہندوستان میں کام لے تاکہ وہ اسلام سکھانے کے لئے باہر جانے سے پیشتر یہیں اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے تیار کر سکیں۔ ذہنی تربیت ایک مبلغ کی تیاری کے لئے بہت ضروری [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   ۳ مئی سنہ ۱۹۱۴ء   نمبر ۱۲۴

دعوۃ و تبلیغ اسلام کے متعلق ہماری کوششیں

اسلام کی اشاعت کے لئے گذشتہ تیرہ صدیوں سے جو کچھ جد و جہد مسلمانوں کی طرف سے مختلف حصص دنیا میں ہو رہی ہیں وہ محتاج بیان نہیں قرآن کریم نے اگرچہ اس مقدس فرض کی انجام دہی کے لئے مسلمانوں کو اپنے میں سے ایک خاص جماعت بنانے اور اس سے صرف یہی ایک کام لینے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ فرداً فرداً ہر ایک شخص کے ذمہ یہ بوجھ ڈالنا اور اس سے باوجود اور کئی ایک مشغولوں خصوصاً آج کل کی کاروباری ہیں زندگی میں مشغول ہونے کے یہ کام بھی لینا اسے تکلیف مالا یطاق کا مورد بنانا ہے۔ لیکن تاہم مسلمانوں نے جہاں کہیں بھی وہ گئے اور میدان خالی پایا۔ فرداً فرداً ہی وہاں نہ صرف اپنی علمیت اور قرآن کریم کے مقناطیسی اثر سے بلکہ اپنے نیک نمونہ اور تقویٰ و طہارت کے زور سے بھی اس پاک کام کی انجام دہی میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ انہوں نے اپنے رستہ میں سخت سے سخت مصیبتوں اور دکھوں کو حائل دیکھ کر بھی ہمت نہ ہاری اور اسلام کے ان ابتدائی مگر پر مصائب ایام میں جبکہ سفر کے وہ آرام دہ سامان ہرگز موجود نہ تھے۔ جو آج پائے جاتے ہیں۔ اور جبکہ ایک تھوڑا سا سفر بھی سخت دکھوں اور عذابوں کا باعث تھا۔ اسلام کی خاطر دور و دراز کا سفر کیا۔ اور اسے ہم تک پہنچایا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ انہوں نے اس پیارے کی خاطر اپنے گھر بار۔ اہل و عیال اور وطن اور دوستوں کو کس طرح سے بخوشی خاطر خیرباد کہا۔ اور بھائی بھائی سے بچھڑ کر ایک چین جا فوت ہوا۔ تو دوسرے کی قبر افریقہ کے انتہائی شمال میں جا بنی تم کہو گے کہ اس وقت مسلمانوں کے بت سے فرقے ہیں اور سب ایک دوسرے کو برا جانتے ہیں۔ اور کوئی شخص دوسرے کو امداد دینے کو تیار نہیں۔ لیکن کیا کبھی تمہارے اسلاف نے ان باتوں کی پرواکی؟ کیا ان کی راہ میں یہی اختلاف حائل نہ ہوتے تھے؟ برابر ہوتے تھے۔ کیا تمہیں وہ لڑائیاں یاد نہیں رہیں کہ جو خلافت دوم سے ہی کم و بیش شروع ہو کر آخر خلافت چہارم میں بڑے زور شور سے رونما ہوئیں۔ مگر ان کی محبت و جانفشانی کا یہ ایک ظاہر اور کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے اس وقت بھی اس اختلاف کو زحمت نہ بنایا۔ بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول کا پیش خیمہ خیال کر دین کی حمایت میں اپنی کمر کو پہلے سے زیادہ چست کر لیا اور صرف دس آدمی اللہ کا نام لیکر نکل پڑے اور افغانستان میں آکر پٹھانوں جیسی اکھڑ قوم کو مسلمان کر لیا۔ اس وقت یہاں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی ایک کیا ہی عجیب بات یاد آئی ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ ایک ایسی جگہ پر تشریف فرما تھے۔ کہ سامنے کی سڑک پر کابل کو انگریزوں کی فوج جا رہی تھی۔ اتفاقاً اسی وقت ایک پادری حضور کے پاس آیا اور اس نے اسلام کی سچائی کا ثبوت مانگا۔ جس کے جواب میں حضور نے صرف اس فوج کی طرف اشارہ کرنا کافی خیال کیا۔ لیکن اس پادری کو سمجھ نہ آئی اور اس نے تشریح چاہی۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ لوگ پٹھانوں سے سوائے اس کے کچھ نہیں چاہتے۔ کہ ان کا ملک لیکر انہیں طرح طرح کے عیش و آرام دیں۔ لیکن باوجود سخت کوششوں کے یہ ایسا نہیں کر سکے مگر اس کے برخلاف مسلمانوں کے صرف دس آدمی وہاں گئے اور انہوں نے ان سے ان کا ملک بھی لیا۔ مال بھی لیا۔ جانیں بھی اور مذہب بھی لے لیا یہ ہے اسلام کی سچائی اور اس کے اعجاز کا ثبوت۔ مگر کیا ہم میں بھی آج یہ جوش اور یہ روح موجود ہے۔ کیا ہم بھی آج اگر ان جیسا نہیں تو ان سے نصف یا چوتھائی کام بھی کرنے کو تیار ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بعض سعید روحیں ہم میں اس وقت بھی موجود ہیں۔ جن کے دل میں جوش ہے۔ اور وہ اس جوش کو اپنے عمل سے ثابت کرنے کے لئے تھوڑا بہت کام بھی کر رہے ہیں انہوں نے افریقہ میں جا کر اپنے مشاغل کو دنیوی کاروبار اور عیش و آرام تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ بنی نوع انسان سے اپنا رشتہ اخوت کو مضبوط کرنے کے لئے پورے سوز و گداز سے انہیں پیغام حق پہنچایا اور یہاں تک اپنا اعجاز دکھایا ہے کہ وہ جو دنیا کو تین خدا منوانے کے لئے حشرات الارض کی طرح زمین کے ہر حصہ میں پھیر گئے ہیں۔ جن کی امداد نہ صرف کثیر التعداد سادوں سے کیجاتی ہے۔ بلکہ ان کی خاطر بے شمار روپیہ بھی پانی کی طرح بہایا جاتا اور واذا الصحف نشرت کی قرآنی پیشگوئی پر صداقت کی مہر لگائی جاتی ہے سخت گھبرا کر چیخ اٹھے ہیں اور ان مٹھی بھر فدائیان اسلام پر افریقہ کا کے ہاتھوں کا ایک تربیت یافتہ غلام دو تین سال سے انگلستان جیسے ملک میں جہاں سے مذہب کو دھکے دے کر باہر نکالا جا رہا ہے اپنا سب کچھ چھوڑ کر اور محض اللہ کی ذات پر بھروسا کر کے جا بیٹھا ہے اور سرتا پا ان تیروں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ لیکن وہ پوری ہمت کوشش اور استقلال سے اپنے مقدس فرض کی سرانجام دہی میں منہمک ہے اگرچہ حاسدوں اور خود مسیح موعود کے نام لیواؤں نے طرح طرح کے آوازے کس کر اس کے رستہ میں روڑے اٹکانے کی حتی الوسع پوری کوشش کی اور کر رہے ہیں لیکن خدا کے فضل سے اس کے مبارک کام ہیں تاحال ناکام ہیں۔ اور انشاءاللہ رہیں گے اور اس لئے ان کے واسطے سوائے اس کے کچھ چارہ نہیں کہ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر پر عمل پیرا ہوں کہ ؎

بمیرا ے حسود تا برہی کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

اسی طرح سے ایک مدت سے ہماری نظر جاپان پر بھی لگی ہوئی ہے اور وہاں بھی اسلام کا ایک شیدائی بہت عرصہ سے اسی غرض سے گیا ہوا ہے اور ایک ماہوار رسالہ بنام اسلامک فریٹرنٹی کے ذریعہ سے اہل جاپان کو ہر مہینہ لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ کی آواز سنا دیتا ہے۔ مسٹر برکت اللہ کو اگرچہ تاحال کوئی نمایاں کامیابی اپنے اس مقدس کام میں نہیں ہوئی اور اسی ایک بات کو اکثر مسلمانوں نے جو حقیقت میں دوست نما دشمن کہلانے کے مستحق ہیں۔ اس امر کی دلیل قرار دیا۔ کہ جاپان میں اسلام کو کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ آہستہ آہستہ یہ بت بھی پاش پاش ہو رہا ہے اور الہلال نے اپنے ایک تازہ پرچہ کے ذریعہ سے ہم تک یہ آواز پہنچائی ہے۔ کہ مسٹر برکت اللہ کی کوششوں نے آخر پھل دیا اور ان سعیکم مشکورا کے مطابق وہ ضائع نہ گئیں اور قریباً چھ نفوس نے بخوشی خاطر اسلام قبول کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

لیکن یہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی ہم کہیں گے اور علی الاعلان کہینگے کہ ابھی تک ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور قرآن کے اس حکم پر عملدرآمد نہ کرنے کے باعث جو اس نے ہمیں ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الخ کے پاک الفاظ میں دیا ہے۔ اس وقت تک جو کچھ بھی ہم نے کیا ہے وہ نہ کچھ کے برابر ہے اور ہمارے سلف صالحین کی کوششوں کا عشر عشیر بھی نہیں اور اس لئے ہم الہلال کے الفاظ میں بڑے زور سے پکار کر کہتے ہیں کہ جاپان۔ انگلستان۔ امریکہ۔ جزائر فلپائن اور سب سے پہلے خود ہندوستان دعوت و تبلیغ اسلام کے لئے تشنہ ہو رہا ہے اور فضل الٰہی نے خود بخود ان ممالک کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ پھر کیا اب بھی ایک عظیم الشان مرکزی مشن کے قائم کرنے کا وقت نہیں آیا۔ اور کیا مسلمانوں کو باہمی تکفیر تفسیق سے مہلت نہ ملیگی ؟

گوش اگر گوش تو و نالہ اگر نالہ من
آنچہ البتہ بجائے نہ رسد فریاد ست

فہل من مجیب ؟ ،،

لنڈن میں ایک دارالہند کے قیام کی تجویز!

معزز ہمعصر کامریڈ نے اپنے لندنی نامہ نگار مسٹر جے اے چ پولک کی چٹھی کا خلاصہ درج کیا ہے جس میں یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ لنڈن میں ایک ایسا عظیم الشان دارالہند قایم کیا جائے۔ جو فرقہ بندی کے تاثرات پولیٹیکل معاملات اور انڈیا آفس یا اور سرکاری افسروں کے اثر سے علیحدہ ہو کر ایک کلب کی طرز پر بھی کام کرے اور ایک محکمہ نو آبادی ہائے اور ایک صنعتی سوسائٹی کی اغراض پر بھی کاربند ہو۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نامہ نگار مذکور نے ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا ایک ماہ کے اندر اندر فراہم ہونا ضروری قرار دیا ہے اور وہ امید کرتے ہیں۔ کہ اس سے لنڈن میں ایک قسم کے ہندوستانی ایوان تجارت کا کام بھی لیا جا سکتا ہے ،، اس تجویز کی معقولیت اور اہمیت میں کس کو انکار ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ نامہ نگار مذکور کے خیال کے مطابق ہندوستان کی حیثیت کو انگلستان میں پورے طور پر ظاہر کر کے نہیں دکھایا گیا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اتنا روپیہ کہاں سے آئے گا اور وہ بھی ایک ماہ کے اندر اندر۔ ان دنوں ہندوستانی مسلمانوں نے مالی معاملات میں بہت بڑھ چڑھ کر ایثار سے کام لیا ہے۔ مسلم یونیورسٹی کا چندہ اس غریب قوم کی جیبیں خالی کرنے کے لئے کچھ تھوڑا سا کام نہ تھا۔ کہ جنگ بلقان نے اس کی رہی سہی کسر بھی نکال لی۔ اس پر آئے دن کے مختلف قومی فنڈز بار بار ھل من مزید کا نعرہ مار رہے ہیں۔ اور یہ غریب قوم حتی المقدور ان کی خواہشات کو پورا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ چونکہ محولہ بالا تجویز کا تعلق بالاشتراک سب ہندوستانیوں کے ساتھ ہے۔ لہٰذا ہمیں یہاں بھی برادران وطن کا ہی قدم آگے بڑھتا ہوا نظر آئیگا۔ کیونکہ ان کے غریب و امیر سب یکساں طور پر جاگ رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ امرا تمام قومی و ملکی و مذہبی معاملات میں بالکل خاموش اور عملی طور پر سو رہا ہے طور پر کاربند ہو کر ان خوشنما دنیوی عروج کے گورکھ دھندوں میں الجھنے کے بجائے اپنی تمام کوششوں کو اشاعت اسلام میں خرچ کر دیں۔ تو وہ یقیناً دین و دنیا دونوں میں کامیاب و بہرہ مند ہو جائیں گے ٭

گداگری کے انسداد کی تجویز اور زمیندار

معزز ہمعصر زمیندار نے آنریبل مسٹر محمد شفیع کے اس ضروری ریزولیوشن کا حوالہ دیتے ہوئے جو انہوں نے انسداد گداگری کے لئے گذشتہ اجلاس پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں پیش کیا تھا اور جو اس وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ کو اس میں بہت سی پیچیدگیاں نظر آئیں اس ریزولیوشن کو بھی گداگری قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو خود اس کام کو کرنے اور ان تجاویز پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دلائی ہے۔ بلاشبہ یہ تحریک بہت دلخوش کن ہے اور اگر کوئی اسے عملی جامہ پہنائے۔ تو [illegible] کے مستقبل کے لئے ایک نیک فال ہوگی۔ لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ ہماری موجودہ حالت اس قابل بھی ہے۔ کہ ہم اپنی اس خواہش [illegible] ہو سکیں صاف ظاہر ہے کہ بعض مسلمانوں کے دماغوں میں خیرات کا ایک غلط مفہوم جاگزین ہے۔ کہ وہ اپنا محنت کا کمایا ہوا روپیہ جا و بیجا طور پر مستحقین و غیر مستحقین سب پر بلا تفریق خرچ کرنا کار ثواب خیال کرتے اور اس کے روکنے والے کو گناہ کا مرتکب قرار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خواہ کتنی ہی تلقین کی جائے۔ اور عموماً ان کے دوست وغیرہ انہیں سمجھاتے ہوئے دیکھے بھی گئے ہیں۔ لیکن ان کو ان باتوں سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور اس کا علاج سوائے قانون کے اور کچھ بھی نہیں اور اس طریقہ پر جب وہ بیجا جگہوں پر اپنا روپیہ ضائع کرنے سے رک جاویں گے تو ان کو سوائے اس کے کچھ چارہ نہ ہوگا۔ کہ وہ قومی معاملات میں دلچسپی لیکر اپنے پیارے مذہب کی اعانت میں حصہ لیں۔ کیونکہ وہ بغیر اس کے رہ ہی نہیں سکتے۔ کہ اپنے ہاتھ سے کچھ دیں۔ اور اس صورت میں ان کا یہ کام ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوگا۔ خدا کرے کہ ہماری محسن و مہربان گورنمنٹ کو اس جانب توجہ کرنے کا خیال پیدا ہو اور وہ اس امر میں بھی اپنی غریب رعایا کا ہاتھ بٹا کر اس کی بہبودی کا باعث ہو ٭

مجاہدین طرابلس کے تازہ ترین کارنامے

طرابلس کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربوں کو وہاں آج کل مسلسل و متواتر فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ شیخ سنوسی سے انہیں بہت مدد مل رہی ہے اور ان کا ارادہ اخیر تک ملک کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا ہے۔ سرکاری بیانات سے [illegible] ہے۔ کہ عربوں نے ساحل زوتیہ پر مقام صبرابیہ میں اطالویوں پر ایک نہایت سخت حملہ کیا۔ جس پر دو روز کی متواتر لڑائی کے بعد مجاہدین میں سے ایک سو ستر شہید ہوئے۔ لیکن اطالویوں کے تین ہزار نفوس کام آئے اور دو توپیں۔ دو ہزار بندوقیں اور سامان جنگ کے نوے اونٹ عربوں کے ہاتھ آئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خدا کرے کہ ان غریب [illegible] کا بہت جلد اس ظلم و ستم سے چھٹکارا اور رہائی ہو۔ اور انہیں [illegible] نصیب ہو۔ اور وہ اپنی آزادی اور خود مختاری پورے طور پر برقرار رکھ سکیں۔ آمین!

پہلی بزرگی اور قدیم شرافت کی روایات کی تازگی

ٹرکی میں آج کل افواج کی اصلاح اور تربیت کے لئے بہت جد و جہد ہو رہی ہے جب سے غازی انور بے وزارت جنگ کے عہدے پر متعین ہو کر انور پاشا کے لقب سے ملقب ہوئے ہیں۔ انہوں نے افواج میں ایک روح پھونک دی ہے اور انہیں روزانہ آٹھ گھنٹہ سخت قواعد میں مشغول رہنا پڑتا ہے اور آرام کے لئے بہت تھوڑا وقت میسر آتا ہے اور اگرچہ اس سختی پر اور نیز فوج میں سے پانچ ہزار افسروں کو معزول کر دینے کے باعث انور پاشا پر پہلے ہی سے بہت اعتراض اور نکتہ چینیاں کی گئی ہیں۔ لیکن حال ہی میں ایڈریانوپل میں فوجی استحکامات کو ملاحظہ کرتے وقت انہوں نے جو تقریر کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اور پانچ ہزار افسروں کو جو اپنے فرائض منصبی کو پورے طور پر انجام نہیں دیتے موقوف کرنے والے ہیں اور وہ اس بات کو پہلی بزرگی اور قدیم شرافت کی روایات کو تازہ کرنے کے لئے نہایت ضروری قرار دیتے ہیں اور اس طرح سے اس ندامت و رسوائی کے بدنما دھبہ کو جو اس آخری جنگ میں جیش عثمانی کے دامن پر لگ گیا ہے۔ خوب دھو ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ملک کی حفاظت و ترقی کے لئے ٹرکی کے یہ ارادے اور کوششیں اس کی کامیابی کی ایک مبارک فال ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اگر مذہب کی طرف بھی کچھ توجہ کی جائے۔ اور اپنے معتقدات کو عمل سے ثابت کر کے تبلیغ اسلام کے لئے پوری جد و جہد کی جائے۔ تو یہ ٹرکی کی دینی اور دنیوی ترقی کا باعث ہو کر اسے دنیا و عقبیٰ میں کامیاب و بہرہ مند کرے گی اور اس طرح بہادری کی قدیم روایات کے ساتھ بزرگان دین کی بزرگی اور شرافت کی [illegible] تازہ ہو جائیں گی۔

مصر میں پریس ایکٹ کا نفاذ

انڈین پریس ایکٹ کی تنسیخ کے لئے جو جدوجہد آجکل ہندوستان اور انگلستان ہو رہی ہے۔ اس کے بار آور ہونیکے لئے تو ہنوز خدا جانے کتنی مدت درکار ہو۔ لیکن فی الحال اس قانون کا اثر ہندوستان سے نکلکر بہت دور تک پہنچ رہا ہے۔ اور اب سنا گیا ہے کہ مصر کے پریس کو بھی ایک ایسے ہی شکنجہ میں کس دیا گیا ہے۔ جس سے وہاں کے اخبارات اور اہل مطابع بہت نالاں ہیں۔ اور اس کے خلاف بہت شور و غل مچا رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی طرف سے دو آدمی اہل انگلستان سے اپیل کرنے کے لئے ولائیت بھیج دیئے ہیں۔ ہمارے خیال میں جہاں گورنمنٹ کو ان سخت کارروائیوں سے پرہیز کر کے رعایا کے ساتھ نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ وہیں اخبارات کو بھی پہلے سے زیادہ حزم و احتیاط کرنا اور اپنے طرز تحریر کو ذرا نرم کر دینا چاہیے۔ تاکہ رعایا اور گورنمنٹ کے درمیان کسی بات پر نکتہ چینی کرتے وقت کوئی اشتعال انگیز بات حائل ہو کر منافرت نہ پھیلنے پائے۔

احمدیہ سٹیم پریس لاہور کی منظوری

نہایت شکر کا مقام ہے کہ خدا تعالے کے فضل و کرم اور ہمارے ضلع کے بیدار مغز اور مہربان حاکم مسٹر ٹالنٹن صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور کی خاص توجہ اور عنایت سے پیغام صلح کے لئے اپنے پریس کے قیام کی درخواست [illegible] منظور ہو گئی ہے۔ اس پریس کا نام احمدیہ سٹیم پریس لاہور ہوگا۔ اور عنقریب اخبار اپنے پریس میں چھپنا شروع ہو جائیگا جس سے انشاء اللہ تعالے ناظرین کی وہ تمام شکائتیں رفع ہو جائینگی۔ جو اخبار کے بے وقت اشاعت یا چھپائی کے نقائص کے متعلق اس وقت تک سننے میں آئی ہیں۔ بالآخر ہم جناب ایچ پی ٹالنٹن صاحب کا [illegible] تہ دل سے دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند تعالے ایسے نیک دل حاکم کو ہمیشہ نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ اور وہ بہت زیادہ نیکنامی حاصل کریں۔ آمین۔

منقولات

لنڈن میں خانہ بدوش

دل میں لنڈن کے خانہ بدوش کی مردم شماری ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رات کو جب یہ مردم شماری ہوئی لنڈن میں ۱۸۹ ۲۔ آدمی ایسے تھے۔ جن کے رہنے کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ دس برس ہوئے جب اس قسم کا شمار پہلے بھی کیا گیا تھا۔ اور شکر کا مقام ہے کہ ان خانہ بدوشوں کی تعداد بہ نسبت پہلے کے اب کم ہو گئی ہے اس کمی کی خاص وجہ یہ بیان کیجاتی ہے۔ کہ گورنمنٹ نے وہاں عارضی مکانات بنوا دیئے ہیں۔ اور رات کو پولیس کے آدمی ان لوگوں کو جن کی بابت انہیں شبہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے کوئی گھر بار نہیں ہے [illegible] ہیں۔ اور ان کو ٹکٹ دیئے جاتے ہیں۔ کہ وہ جا کر ان عارضی مکانات میں رہیں۔

جس رات کو یہ مردم شماری ہوئی تھی ۲۱۷۔ آدمی۔ ۱۱۷ عورتیں اور ۵ لڑکے ایسے پائے گئے جو یا تو خانہ بدوشی کی حالت میں گلیوں میں پھر رہے تھے۔ یا زینوں کے نیچے یا محرابوں کے نیچے سوتے ہوئے پائے گئے ۷۷۔ آدمی مختلف ایسی جگہوں میں جہاں انہیں کچھ پناہ مل سکتی تھی پائے گئے اور ۹۲۔ آدمی شاہی خیموں میں ملے ۔ ہزار آدمی رسیم تالاؤں میں ۵۱۰ ۳۴۳۔ ان عارضی مکانات میں جن کا ذکر اوپر کیا گیا پائے گئے اسطرح یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے کل آدمیوں کی تعداد جن کے رہنے کا کوئی ٹھکانا نہیں ۲۲ ہزار ہے۔

ہمیشہ سے زیادہ آتشزدگیاں

نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ امسال دنیا بھر میں ہمیشہ سے زیادہ اور ہمیشہ سے بڑی آتشزدگیاں وقوع میں آ رہی ہیں۔ کہ جن کی ابتدا کارخانہ پیسہ اخبار کی ہولناک آتشزدگی سے ہوئی آخری عظیم آتشزدگی بنکوک پایہ تخت سیام کی ہے کہ جس کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سے بڑی آگ کسی نے اس شہر میں نہیں دیکھی اور جس سے نصف میل مربع بلکہ ہزار دں لوگ بے خانماں ہو گئے۔ بیلی کی روئی کی آگ کا نقصان ابتک ہر کاپن [illegible] پون کروڑ روپیہ بھر چکی ہیں۔ کلکتہ کی خبر ہے۔ کہ ۲۸ اپریل کو کوننگ [illegible] تالاؤں میں آگ لگی اور ایک سو گھر جل گئے۔ سب اسسٹنٹ سرجن کا مکان۔ دفتر جنگلات اور خانہ محل جل گئے۔ اسی طرح ہر روز کئی چھوٹی بڑی آتشزدگیوں کا پتہ ملتا رہتا ہے جس سے کوئی شک نہیں رہتا کہ ۱۹۱۳ء تاریخ میں آتشزدگیوں کا سال مشہور رہیگا۔

مراسلات

مدینہ لاہور

از سید مسعود شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ جموں

ہفت اقلیم کا ہے آج خزینہ لاہور | بن گیا آج سلیماں کا نگینہ لاہور
بیکدہ تیرے سے وحدت کا ہی جاری ہے [illegible] | بادۂ صافی سے پر ہے ترا مینا لاہور
تجھے اسلام کو معراج خدا نے بخشی | بن گیا دین کا تو آج سے زینہ لاہور
گنج جو تو نے چھپایا تھا کمال دیں کا | آج ظاہر وہ ہوا تیرا دفینہ لاہور
تجھ پہ اللہ کی رحمت کا ہے چھایا بادل | ہے خدا حافظ ترا پار سفینہ لاہور
آج گو تیرے محمد کا علی ہے مہمان | نور دیں سے ترا معمور ہے سینہ لاہور
صدر دیں آج بنایا ہے خدا نے تجھکو | پاس غیروں کے رہا حسرت و کینہ لاہور
مائدہ تجھکو مسیحا نے دیا ہے تازہ | کھائینگے غیر ترا نان شبینہ لاہور
ایک دن تیرا کئی سال سے بہتر ہے اب | اچھا صدیوں سے ہے اک تیرا مہینہ لاہور
میرے آقا نے تیری شان میں فرمایا تھا | آج وہ خواب میں پھر دیکھا قرینہ لاہور

یعنی اس وقت کہا اسکو خدا نے پورا
لب مہدی سے جو نکلا تھا مدینہ لاہور

جناب مولوی صدر الدین صاحب کی چٹھی

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں ایک آدھ دن کے لئے قادیان میں چارج دینے کے لئے آیا ہوں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی ترقی نے مجھے ان تمام سالوں میں بہت مسرور رکھا اور بہت بڑے شکریہ ادا کرنے کے موقعہ عطا ہوئے۔ اللہ تعالے نے محض اپنے کرم سے اسوقت جب کہ میں جا رہا ہوں مجھے پھر اپنی جناب میں شکریہ کے ساتھ جھکنے کا موقعہ دیا ہے۔ وہ موقعہ یہ ہے کہ اس کے امتحان کے نتیجہ پر پانچہزار روپیہ سالانہ مدد سرکار سے منظور ہوئی ہے اس سے تقریباً چار سو روپے ماہوار کی امداد مدرسہ کو ملا کریگی۔ میں جناب مکرم و معظم صاحب بہادر انسپکٹر مدارس مسٹر کراس کی مہربانیوں کا جو انہوں نے مدرسہ پر توم پر طلبا پر اور مجھ پر اس پانچ سال کے عرصہ میں کی ہیں دل سے معترف رہا ہوں۔ اور اس موقعہ پر تحریراً اسکا اظہار کرتا ہوں انہوں نے اللہ تعالے کے فضل سے بہت [illegible] بڑے بڑے تجربے کئے ہیں۔ یہ انہی کی عنایات سے ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں زور دیکر معمولی امداد سے بہت بڑھکر ان کی تکمیل کے لئے کچھ دن گذرے ہیں۔ پانچہزار روپیہ کی رقم سرکار سے منظور کرائی تھی۔ جزاہ اللہ تعالے احسن الجزا۔ والسلام خاکسار صدر الدین قادیان۔

ملفوظات مسیح موعود

(از اخبار الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳۔ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

محبی عزیزی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا حال یہ ہے۔ کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو الہام ہوا ہے۔ اکثر دفعہ اُن میں رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے۔ جیسا کہ یہ الہام ہوا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق اور جیسا کہ یہ الہام ہوا۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء اور جیسا کہ یہ الہام ہوا۔ دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا ایسے ہی بہت سے الہام ہیں جنمیں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے۔ لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے۔ جو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے بھیجا گیا۔ اور نبی کے لفظ سے صرف اسیقدر مراد ہے کہ خدا تعالے سے علم پاکر پیشگوئی کرنے والا یا معارف پوشیدہ بتانے والا سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں۔ اسلام میں فتنہ پڑتا ہے۔ اور اسکا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے۔ اس لئے اپنی جماعت کے معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات ہیں۔ یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیے۔ کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔ جو شخص انکار میں حد سے گذر جاتا ہے جسطرح کہ وہ ایک خطرناک حالت میں ہے۔ جو شیعوں کیطرح اعتقاد میں اس طرح وہ حد سے گذر جاتا ہے جنہیں چاہیے۔ کہ خدا تعالے نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے اور ہم محض دین اسلام کے خادم بنکر دنیا میں آئے ہیں۔ اور دنیا پر بھیجے گئے ہیں۔ نہ اس لئے کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین بناویں ہمیشہ شیطان کی رہزنی سے اپنے تئیں بچانا چاہیے۔ اور اسلام سے سچی محبت بھی رکھنی چاہیے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بھلانا نہیں چاہیے۔ ہم خادم دین اسلام ہیں۔ اور یہی ہمارے ظہور کی علت غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں رسالت لغت عرب میں بھیجے جانے کو کہتے ہیں۔ اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پاکر پوشیدہ حقائق اور معارف کو بیان کرنا سو اسی حد تک مفہوم کو ذہن میں رکھکر دل میں اس کے معنے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہیں ہے مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہوشیار رہنا چاہیے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے۔ اور کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے۔ اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے سو دین کو بچوں کا کھیل بنانا نہیں چاہیے۔ اور یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہیں اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے۔ وہ ہم پر افترا کرتا ہے ہم اپنے نبی کریم کے ذریعہ فیض و برکات پاتے ہیں۔ اور قرآن کے ذریعہ سے ہمیں فیض معارف ملتا ہے۔ سو مناسب ہے۔ کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل میں نہ رکھے۔ ورنہ وہی خدا تعالے کے نزدیک اسکا جوابدہ ہوگا۔ اگر ہم اسلام کے خادم ہیں۔ تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے۔ زیادہ خیریت والسلام مورخہ ۷ اگست ۱۸۹۹ء۔

نوٹ:۔ ایک قرأت اس الہام میں یہ بھی ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا اور یہی قرأت براہین میں درج ہے۔ اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قرأت درج نہیں کی گئی۔

ریویو

رہبر کامل

۲۱۵ صفحہ کی ایک ضخیم کتاب ہے جسمیں علامہ فرید احمد محمد بن عبد الاحد تسمی علیہ الرحمۃ کی کتاب علی المرتضےٰ کا سلیس اردو میں بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے ۱۴ اور کتب خانہ اسلامی پنجاب بکی دروازہ لاہور کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہزار ہا پر اثر نصائح۔ کلمات۔ اسرار۔ اقوال۔ معارف۔ حقائق لطائف۔ نکات۔ آداب وغیرہ وغیرہ جمع کئے گئے ہیں یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے مطالعہ کے قابل ہے۔ جو حقیقت میں ایک رہبر کامل کا کام دیسکتی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ مذکورہ بالا پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ٹرکی کے لئے ایک اور ڈریڈ ناٹ (قسطنطنیہ ۲۹-اپریل) دولت عثمانیہ نے میسرز آرمسٹرانگ اور وائٹ ورنہہ کو ایک اور ڈریڈ ناٹ قسم کا جنگی جہاز تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

امریکنوں کا کشت وخون (دیرا کروز ۲۹ر اپریل) تصدیق طلب رپورٹ کے مطابق چھ امریکن جو کاڈویہ جیل میں ڈالے گئے تھے۔ ہلاک کر دیئے گئے۔ اور ایک امریکن کسالیپام میں قتل کیا گیا۔

التوائے جنگ (لنڈن ۲۹ر اپریل) جنوبی امریکہ کی جو ریاستیں امریکہ و مکسیکو میں بیچ بچاؤ کرانا چاہتی ہیں۔ انہوں التوائے جنگ کی بھی درخواست کی ہے۔ جسے امریکہ نے منظور کر لیا ہے۔

(لنڈن ۲۹ر اپریل) کرنزا دولا سبات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ اگر انکے مقبوضات پر حملہ نہ ہوا۔ تو وہ خاموش رہکر محض تماشا دیکھتے رہینگے۔

السٹر کی نازک حالت۔ (لنڈن ۲۸ر اپریل) انسکلنگ فیوسیئرز کے ایک دستہ کو کل انگ سے لنڈنڈری جانے کا حکم ہوا ہے۔ یہ دو میکسم تو پیں ہمراہ لے جائیگا۔ ۱۲ سپاہی اس وقت انگ میں ہیں۔ جن کو آج پارک سے باہر نہ نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جس قدر رائفلیں السٹر میں پہنچیں وہ والنٹیروں میں تقسیم کر دی گئیں۔

ہوس آف کامنز میں السٹر میں سپاہ کی نقل وحرکت کے بارہ میں تحقیقات کی تحریک پر مسٹر چرچل نے سرایڈورڈ کارسن سے اپیل کی۔ کہ وہ جرات سے کہیں کہ ہوم رول کے متعلق ترمیمات مجھے تفویض کر دو جن سے السٹر کے پروٹسٹنٹوں کے رتبہ واعزاز و فوائد کا تحفظ مقصود ہے۔ میں آئرلینڈ کو پنڈرل سسٹم کا ایک اندرونی فرد بنانے کی غرض سے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال میں لاؤنگا۔ اس طرح حالت کے بہت کچھ سدھر جانیکی توقع ہے۔

السٹر میں اسلحہ ناجائز کی درآمد۔ (لنڈن ۲۸ر اپریل) ناروے کے جہاز فنی کے السٹر میں اسلحہ لانے کی سنسنی انگیز کیفیت بیان کی جاتی ہے۔ اس نے بلا کاغذات واسناد تین ہفتے طوفان خیز دریاؤں میں سفر کیا۔ تین مرتبہ اس کے رنگ کی تجدید کی گئی۔ اور تین ہی مرتبہ نام بھی بدلا گیا۔ تاکہ اس کے مدعا کو کوئی بھانپ نہ لے۔ آخرش وہ الوقہ درست کیلئے یارمرکھ روڈ میں ٹھیرا۔ ایک آدمی وہاں سے لنڈن گیا۔ اور السٹر والوں سے ملا۔ پھر جزیرہ لنڈی کو گیا یہاں سے "سونٹ" نامی جہاز لنگر انداز تھا جسے کرایہ پر لیکر والنٹیروں کو مامور کیا گیا تھا۔ اسلحہ پہلے ٹسکر چٹان کے جنوب میں سو میل کے فاصلہ پر اور پھر خلیج کارڈیگن میں ایک جہاز سے دوسرے میں منتقل کئے گئے سوخرالذکر مقام سے جہاز سونٹ جائے گو نما سے لدے ہوئے سٹیمر کی مانند آہستہ آہستہ السٹر روانہ ہوا۔

السٹر یونینسٹ کونسل کا ایک ممبر شب کو جہاز پر آیا۔ اور جہاز کو لارن کی طرف لے گیا۔

ڈیلی نیوز بیان کرتا ہے۔ کہ السٹر کی پولیس کو کمک بھیجی گئی ہے۔ اور پولیس کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ موٹر کاروں کی تلاشی لیکر اگر ان میں اسلحہ پائے تو جو آدمی سوار ہوں۔ انکو گرفتار کر لے۔

بقول ڈیلی ٹیلیگراف ارل آف رابرٹس نے کل سرایڈورڈ کارسن سے ملاقات کی۔ بعدہٗ بھی وہ اکثر باہم ملتے رہے ہیں۔

لنڈنڈری کے تار منظہر ہیں۔ ایک سٹیمر جو ساحل ڈونیگال کے پرے دیکھا گیا تھا۔ وہ تین شب برابر راہگیری کی کشتیوں میں اپنے بار کو منتقل کرتا رہا لنڈنڈری کے نیشنلسٹوں کا بیان ہے۔ کہ سٹیمر مذکور نیشنلسٹوں کے لئے امریکہ سے اسلحہ لایا تھا۔

مجلس وزراء نے السٹر کی حالت پر غور کیا نیز مسٹر بریل اور سر پیٹرک میکڈوئل کی رپورٹوں پر بحث کی۔

(لارن ۲۸ر اپریل) سٹیمر روما کو ائروں میں ناجائز اسلحہ لانے کے الزام میں روک لیا گیا ہے کہتے ہیں۔ کہ روما شب جمعہ کو ائروں جانے والا تھا۔ کہ دفعتہً السٹر کے والنٹیروں نے اسے پکڑ لیا اور اسپر اسلحہ بار کرکے بلفاسٹ لے گئے۔

بغداد ریلوے:۔ (برلن ۲۷ر اپریل) بغداد ریلوے کے عہد وپیمان کے متعلق تفصیلی مسائل وقتاً فوقتاً پیش آتے رہتے ہیں جن پر بحث کرنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اور عہد نامہ اس وقت تک شائع نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ترکی ریلوں کے نشوونما میں دلچسپی لینے والی تمام سلطنتوں کے باہمی عہد وپیمان مکمل نہ ہو جائیں۔

مصر میں قتل:۔ اسکندریہ ۲۷ر اپریل۔ خدیویہ میل کمپنی کے بحری سپرنٹنڈنٹ کپتان فارسٹ اپنے مکان پر قتل کر دیئے گئے۔ ارتکاب جرم کی غرض تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔

لیکے والوں کا مہلک ہنگامہ (واشنگٹن ۲۹ر اپریل) فاربس کلوریڈو کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکے والوں اور ٹھیکہ داروں کے ملازموں کے مابین لڑائی میں سات آدمی مارے گئے۔

کان کوئلہ کا حادثہ۔ پکلی (ورجینا ۲۸ر اپریل) آج کوئلہ کی کان کے مشتعل ہو جانے سے ۱۷۰ آدمی مدفون ہو گئے۔ بچانے والے صرف دو آدمی نکل سکے یہ دونوں مہلک طور پر زخمی ہیں۔ امدادی جماعتیں مزید گہرائی کے مدفونین کے نکالنے میں کوشاں ہیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

بیرون ہند منی آرڈر تار۔ جدید انتظام کیا گیا ہے جس کے رو سے منی آرڈر اب بذریعہ تار عدن کو بھیجے جا سکتے ہیں۔ جہاں سے وہ بذریعہ ڈاک کسی ملک کو جس کا ذر تبادلہ (ایکسچینج) عدن سے ارسال کئے جائینگے۔ زرمنی آرڈر فیس کے علاوہ تار کی اجرت معمولی شرح سے ادا کرنی ہو گی۔

اجنبی شادیوں کی رجسٹریوں کا قانون۔ باعتبار سے ہے کہ عنقریب گورنمنٹ ہند سے مندرجہ عنوان قانون کی ترمیم کی درخواست کی جائیگی۔ برٹش قانون پر نظر ثانی ہو چکی ہے۔ اسی کے مطابق ہندوستانی قانون میں بھی ترمیم لابدی ہو گی۔ موجودہ قانون کی دفعہ ۲ (الف) کے رو سے شادی سے پہلے تین ہفتوں کا نوٹس لازمی ہے میعاد ہذا کو ایک ہفتہ تک کم کرنے کی تجویز ہے۔

گورنمنٹ ماریشس وہندوستانی مزدور۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ماریشس ملکی فائدہ کے لئے نہریں جاری کرنا اور اس غرض سے ہندوستانی مزدور حاصل کرنا چاہتی ہے۔

قانونی کونسل ممالک متوسط:۔ ناگپور میں قانونی کونسل قائم کئے جانے پر آنریبل مسٹر دی۔ آر۔ پنڈت جو اس وقت امپیریل کونسل میں ممالک متوسط کے قائم مقام ہیں۔ اس منصب سے کنارہ کش ہو جائینگے۔ اور کونسل ممالک متوسط کے غیر سرکاری ممبران کے بجائے خود اپنا قائم مقام منتخب کرینگے۔

ٹاٹا کے کارخانہ آہن میں حادثہ:۔ سکچی سے کارخانہ مذکور میں سخت حادثہ ظہور میں آنے کی اطلاع پہنچی ہے۔ چار جرمن اور سات ہندوستانی گرم مادہ کے گرنے سے جل گئے ان میں سے دو کی حالت مخدوش ہے۔

چیچک کے ٹیکے پر اعتراض:۔ شاہ آباد (بنگال) میں ایک شخص رام دہن نامی کے لڑکوں کو چیچک کا ٹیکا نہ لگا تھا۔ جب ویکسی نیٹر گاؤں میں بچوں کو ٹیکا لگانے آیا۔ تو چوکیدار نے رام دہن کا گھر بھی بتا دیا جس پر رام دہن نے چوکیدار کو خوب مارا۔ اور عدالت سے ایک ماہ قید اور پچاس روپے جرمانہ کا سزایاب ہوا۔

میسور گزٹ:۔ گورنمنٹ میسور کی طرف سے عنقریب ہفتہ وار گزٹ شائع ہونے والا ہے۔

حوالگی:۔ ایک شخص جس پر ایک عورت کے قتل کا اشتباہ تھا۔ اس نے اپنے آپ کو کلکتہ پولیس کے حوالے کر دیا۔ کہتے ہیں متوفیہ نے ملزم سے جو ایک ادنیٰ ذات کا تھا۔ شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا جس پر اس نے غصہ میں آکر عورت کو مار ڈالا۔

پیدائش واموات:۔ دہلی میں ہفتہ مختتمہ ۱۱- اپریل میں ۱۶۱ بچے پیدا ہوئے جنمیں ۸۳ لڑکے اور ۷۸ لڑکیاں ہیں۔ اور ۱۶۴ یعنی ۸۸ مرد اور ۷۶ لڑکیاں فوت ہوئیں۔

تیز وتند ہوا بارش اور اولے:۔ ۲۸ر اپریل کی شام کو آٹھ بجے کلکتہ میں غروب آفتاب کے بعد تیرہ وتار گھٹا آئی۔ لوگ جو بازاروں میں تھے۔ احتیاطاً جلد جلد گھروں کی طرف گامزن ہوئے۔ اور مکانوں کے دروازے وکھڑکیاں آندھی سے بچنے کے لئے بند کر لیں۔ طوفان غیر معمولی طور پر نہایت سخت تھا۔ پانچ منٹ کی آندھی کے بعد نصف گھنٹہ بارش ہوئی۔ پھر تیز وتند ہوا۔ پاؤ گھنٹہ تک چلتی رہی پھر ۱۰ منٹ تک موسلا دھار مینہ برسا۔ جس سے تمام بازاروں میں پانی بھر گیا۔ اور کئی گھنٹوں تک ٹریموے کی آمد ورفت ملتوی رہی۔ بارش کے اختتام پر تیز ہوا چلنے لگی۔ اور بڑے بڑے اولے پڑے۔ جن میں سے بعض نصف انچ قطر کے تھے۔ یہ گولیوں کی طرح اس تیزی سے برسے کہ جہاں جہاں پانی ٹھہرا ہوا نہ تھا۔ وہاں انکے دو دو تین تین انچ گہرے تودے لگ گئے۔ آندھی بارش اور ژالہ باری سے ضرور سخت نقصان ہوا ہوگا۔ جس کی صحیح مقدار کا ہنوز علم نہیں ہوا۔ درخت اکھڑ گئے۔ شاخیں ٹوٹ گئیں۔ دروازوں کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔

چٹھی رسان کی گرفتاری:۔ کراچی کا ایک اور چٹھی رسان چوری کے جرم میں ماخوذ ہوا ہے۔ تین بیوپاریوں نے محصول کرنسی نوٹ چٹھیاں نہ پہنچنے کی شکایت کی تھی۔ چونکہ وہ تینوں اسی چٹھی رسان کے حلقہ میں آئی تھیں۔ اس لئے حلقہ مذکور کے چٹھی رسان کی خانہ تلاشی ہوئی اور گمشدہ چٹھیاں دیگر بہت سے خطوط وغیرہ کے ساتھ پائی گئیں۔

جنون کی خودکشی:۔ بمبئی میں ایک تیس سالہ مسلمان عورت کلثوم بی بی جو اپنے شوہر کیسا تھ رہتی تھی پنجشنبہ کی صبح کو اپنے گھر کی کھڑکی کے نیچے سڑک پر مردہ پائی گئی۔ معلوم ہوا۔ کہ ایک سال سے اُسکے دماغ میں خلل آگیا تھا۔ دماغ نے بعالم دیوانگی خودکشی کا فتویٰ صادر کیا کہ متوفیہ نے کھڑکی سے کود کر خودکشی کر لی۔

عربی اخبارات وممالک اسلامیہ

جزائر ایجین کی اہمیت:۔ اخبار فرنکفورٹ زئیٹنگ نے جزائر ایجین کی سیاسی اور اقتصادی اہمیت کے متعلق ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جزیرہ مدللی:۔ اس جزیرہ کی مساحت ۱۷۴۰ کیلومیٹر مربع ہے جنگ بلقان سے پہلے اس کی آبادی ایک لاکھ تیس ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ جن میں ایک لاکھ دس ہزار یونانی اور بیس ہزار مسلمان تھے۔ لیکن ان میں سے اب صرف آٹھ ہزار باقی رہ گئے ہیں۔ باقی ہجرت کرکے چلے گئے یہ جزیرہ ٹرکی کے نہایت زرخیز اور شاداب جزیروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ تمام جزیرہ زراعت کے قابل ہے۔ مگر مغربی سمت میں پہاڑ وغیرہ نے جنوبی اس حصہ کو ناقابل زراعت بنا دیا ہے۔ اس کے باشندے اپنے ملک سے فائدہ حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ اور وہ اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ ان کے ملک سے اغیار واجانب متمتع ہوں۔ اس جزیرہ میں زیتون بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی بڑی مقدار بلغاریہ۔ رومانیہ۔ روس اور برطانیہ کو بھیجی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ صابون سازی میں مستعمل ہوتا ہے اس جزیرہ کے ایک بڑے حصہ میں زیتون کے جنگل کھڑے ہیں۔ جو حقیقتاً اس جزیرہ کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ صرف ایک درخت سے ایک پونڈ کا زیتون پیدا ہوتا ہے زیتون کی طرف بہت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ عام طور سے یہ درخت سو سال تک بارآور ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مشقت بھی کم کرنی پڑتی ہے۔ صرف تیسرے چوتھے سال اگر اس کی خشک شاخیں کاٹ ڈالی جائیں تو وہ ہمیشہ پھل دیتا رہے گا۔ علاوہ ازیں اقتصادی اعتبار سے درخت نہایت مفید ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کا کیڑا وغیرہ نہیں لگتا۔ اس کی کاشت میں بہت کم خرچ ہوتا ہے۔ انجیر کی زراعت کی جانب اگرچہ صرف چند سالوں سے توجہ کی گئی ہے۔ لیکن صرف شہر تیلونا میں اس کے چالیس ہزار درخت ہیں۔

تمباکو کی زراعت اس جزیرہ کی آمدنی میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے چنانچہ گذشتہ پانچ سالوں میں اس کی مقدار تین ہزار کیلوگرام سے بڑھ کر تیس ہزار کیلوگرام تک پہنچ گئی ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ ۱۹۱۴ء میں پانچ لاکھ کیلوگرام تک پہنچ جائے گی۔ جس کی قیمت تین ملین مارک ہوتی ہے۔ اس جزیرہ میں جو پھل وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ صرف وہاں کے باشندوں کو کفایت کرسکتے ہیں۔

اگرچہ اس جزیرہ کی صنعتی حالت ایسی اچھی نہیں جو قابل رشک وحسد ہو تاہم یہاں زیتون کے تیس بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ اور چند چھوٹے ایسے کارخانے ایسے ہیں۔ جو کیمیاوی طریقہ سے زیتون کے فضلہ سے تیل نکالتے ہیں۔ چالیس چھوٹے کارخانے ہیں۔ جو خالص تیل نکالنے کا کام کرتے ہیں صابن سازی کے اسی کارخانے ہیں جو ہر سال پانچ ملین کیلوگرام صابون بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں گلیسرین اور آئس کریم کے بھی کئی کارخانے ہیں۔

اس کی جغرافی حیثیت واہمیت کے متعلق صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ اسکندریہ اور اوڈیسہ کے درمیان جس قدر تجارت ہوتی ہے۔ اس میں مدللی خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ساقس:۔ گذشتہ زمانہ میں اسکی آبادی ایک لاکھ ستر ہزار نفوس پر مشتمل تھی مگر اب اس میں صرف پینتالیس ہزار آدمی سکونت رکھتے ہیں اس کی مساحت آٹھ سو پچاس کیلو میٹر ہے۔ یہ جزیرہ بالکل ناقابل زراعت ہے مگر خاص خاص مقامات زراعت کے قابل ہیں۔ اس میں بھی زیتون کی زراعت ہوتی ہے مگر اس کی پیداوار اتنی بھی نہیں جو خود اس کے باشندوں کو کفایت کر سکے۔

اس جزیرہ میں وارنش بھی بنتی ہے۔ جس سے گاڑیاں وغیرہ رنگی جاتی ہیں۔ یہاں کے باشندے جزیرہ مدللی کے باشندوں سے زیادہ متواضع واقع ہوئے ہیں۔ اور وہ ہر اجنبی شخص سے ایسے ذرایع ووسائل پوچھتے ہیں جس سے ان کا ملک ترقی کر سکے۔

اس میں شک نہیں کہ اقتصادی اور جغرافی حیثیت کے لحاظ سے یہ جزیرے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ٹرکی کو انہیں کسی حالت میں بھی یونان کے حوالے نہیں کرنا چاہئے۔ اگرچہ دول یورپ اس پر بہت زور دے رہی ہیں مگر جزیروں کی قدر وقیمت کے مقابلے میں اس دباؤ کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے۔

سفرائے ٹرکی کا اجتماع:۔ آستانہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حسین حلمی پاشا سفیر دولت علیہ مقیم وائنا آئندہ ماہ مئی میں آستانہ تشریف لانے والے ہیں۔ ان کے بعد توفیق پاشا سفیر ٹرکی لنڈن بھی آئیں گے۔ علاوہ ازیں رفعت پاشا سفیر پیرس بھی انہیں ایام میں قسطنطنیہ آنے والے ہیں۔

جلد ۱ | لاہور سہ شنبہ مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۵ مئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۵

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو گذشتہ ۳ مئی ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا -)

برادران السلام علیکم - یہ ہفتہ بھی مبارک ہی تھا - ووکنگ کی مسجد کیا ہے جاذب قلوب کے لئے ایک مقناطیس ہے اس اتوار تو اس قدر مخلوق تھی - کہ نہ ہمارے پاس کرسیاں باقی رہیں اور نہ مسجد میں جگہ تھی - خالد شیلڈرک کی تقریر تھی نہایت موزون اور برجستہ اس نے تقریر کی لیکن نہ معلوم بیان کے سامعین کو میرے ساتھ کیا دلچسپی ہے - وہ اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ میں کب اٹھوں - اُن کے چہروں پر ایک عجیب قسم کی مسرت پیدا ہو جاتی ہے - چنانچہ خالد شیلڈرک نے کوئی بیس منٹ میرے لئے چھوڑ دیئے - اور میں نے اُن کے لیکچر کی وضاحت کر دی - یہ یاد رہے کہ کل بارہواں لیکچر تھا - یعنے تین ماہ گذر گئے اور سامعین کی ایک تعداد گویا مستقل آنے والی تھی - بہت سی نو عمر خاتونیں برابر التزام سے آتی ہیں - حیران ہوں ان کے والدین بھی اُن کی روک کا موجب نہیں ہوتے - جب یہ ہماری باتیں سنتی ہیں - تو چہرہ شناس بشاش - چہروں پر کامل اور گہری توجہ - بعض وقت حیرت بعض وقت خوشی اور مسرت - اور پھر مزہ یہ کہ آخری دم تک، مکان سے کوئی اٹھتا نہیں - یہاں لیکچر نصف پون گھنٹہ ایک بھاری لیکچر سمجھا جاتا ہے بات یہ ہے کہ مذہب کو ان لوگوں نے خالی از دلچسپی سمجھا ہوا ہے اور یہاں تو خدا کے فضل سے مذہبی لیکچر دلچسپیوں سے ہوتا ہے - حضرت جنید کی طرح میری بھی جناب باری سے یہی التجا ہے - کہ مولا کریم میں ان کو تیرے دروازے پر لے آیا ہوں اور ان کے دلوں میں اسلام کی دلچسپی پیدا کر دی اس کے آگے کا فعل جو ہے وہ میرا نہیں وہ تیرا ہے - اب اس فکر میں ہوں کہ کوئی چائے پانی کا انتظام کیا جاوے - لارڈ صاحب موصوف معہ کنبہ عموماً اتوار کو آتے ہیں اور اور بھی مسلمان ہوتے ہیں - یہاں دستر خوان پر عموماً صلائے عام ہوتی ہے اور بہ از بس مفید ہے - لارڈ صاحب ہمارے لئے بفضلہ صحت سے ہیں - ایک ہفتہ کے بعد کتاب پریس میں اب چلی جاوے گی دراصل یہ سبب ناسازی طبع اور کہ - وہ بار انہوں نے پورے دو تین ماہ کتاب کو ہاتھ ہی نہیں لگایا - قاری سرفراز حسین صاحب آتے ہیں خدا تعالےٰ نے ان کا آنا اس مشن کے لئے مبارک کرے - نہ معلوم وہ از خود آتے ہیں - یا اُن کی تکفیل کسی فنڈ کے ماتحت ہے - بہر حال خدا تعالیٰ اُن کو اپنی رضا جوئی کے ماتحت رکھے - مواہب الرحمٰن صلاح الدین کونٹ ڈی پولیٹر جہاں جاتا ہے اسلامی مشنری کا کام کرتا ہے آج ہی بشارت نامہ اُن کا آیا - کہ ایک امیر زادہ کو اس نے مسلمان کیا ہے - ہاں آپ جلدی فکر کریں - ماسٹر شیر علی یا ماسٹر صدر الدین کوئی بھی ہو انہیں جلد اس طرف بھیجدیں - کام بڑھ گیا ہے - اور ضرور ہے کہ کوئی ایڈیٹوریل سٹاف میں ہو ایڈیٹوریل بھی نہایت محنت اور جانفشانی کا کام ہے اور نئے مشنری کی آنکھیں جس طرف میلان کرتی ہیں اُس کے یہ مناسب حال نہیں ہوتا اس لئے جتقدر بھی کوئی مشنری اس طرف بھیجیں اُن سے ایڈیٹوریل کام لینا کوئی قابل تعریف امر نہیں - خدا تعالیٰ کی مصلحت چوہدری صاحب کی آنکھیں بدستور تین مہینہ ہوگئے - جو دو باتیں دن دو گھنٹے کام کیا - پھر وہی حالت - اب گذشتہ شب ہو تو کوئی کام کرے - وہ خود بھی گھبرا جاتے ہیں - اللہ تعالےٰ رحم کرے کوئی عجب ہی ابتلا اُن کے لئے ہے - پادری وائٹ بریکٹ نے یہاں کے لوکل اخباروں میں کچھ لکھا تھا - اس کا جواب مختصر سا میں نے چوہدری صاحب سے لکھوا دیا ہے اور معقول جواب ہے - اس کا کٹنگ بھیجدوں گا اب امید نہیں کہ پادری موصوف سرکلر دے کہ ڈاکٹر ڈویرد الامعمون یہاں کے پادری حلقے میں بہت مفید ثابت ہوا - اللہ تعالیٰ اپنا رحم اور فضل کرے - بظاہر جو مخالفت ووکنگ میں شروع ہوئی تھی وہ دبی ہوئی معلوم ہوتی ہے بالمقابل کوشش کرنے والے کس قدر مایوس ہو گئے ہیں واللہ اعلم - دعا عجب حربہ ہے - جو خدا اسلام نے ہمیں دیا ہے اور ایسا ہی غریب الوطنی اور بیچارگی میں دعا ہی ایک چیز ہے جو اطمینان قلب دے دیتی ہے اور اپنے ثمرات سے متمتع کر دیتی ہے اس ہفتہ برادر ظفر علی خان بھی تھے اور انہوں نے خاتمہ پر کچھ تقریر بھی کی تھی اور شروع میں دعا بھی انہوں نے کی تھی + والسلام کمال الدین ۱۳ اپریل

ضروری اعلان

مجلس معتمدین نے اپنے رزولیوشن نمبر ۱۹۸ مورخہ ۲۶ راپریل ۱۹۱۴ء میں بصدارت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

"مندرجہ ذیل قاعدہ نمبر ۱۸ میں یعنے ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا" بجائے الفاظ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" الفاظ "حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی" درج قواعد ہوں اور موجودہ قاعدہ نمبر ۱۸ حسب ذیل ہو +

"ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"

ہمارے اعتقاد اور یقین میں یہ فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے کھلے فیصلے کے خلاف ہے اور اس لئے خود قواعد انجمن کے بھی خلاف ہے کیونکہ قواعد انجمن کے اسی قاعدہ نمبر ۱۸ کی رو سے جس کی ترمیم اب کی جاتی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ احکام اور فیصلہ جات قطعی اور ناطق ہیں اور انجمن کو یہ اختیار حاصل نہیں - کہ وہ آپ کے کسی حکم یا فیصلہ کے خلاف کوئی فیصلہ کرے - پس حضرت مسیح موعود کے حکم اور اپنے قواعد کی خلاف ورزی میں انجمن کوئی فیصلہ کرنے کی مجاز نہ تھی اور ہم نے ابتدا ہی انجمن کو اس سے متنبہ کر دیا تھا - کہ اس قسم کی ترمیم کے معنے یہ ہیں کہ عملاً گویا انجمن کو توڑ دیا جائے گا - مگر اس کی قطعاً کوئی پروا نہ کی گئی - چونکہ مجلس معتمدین کے وہ ممبران جو بیعت کر چکے ہیں ان کی رائے درحقیقت صاحبزادہ صاحب کی رائے ہے اور وہ اس وقت ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے - کہ قوم کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دیں اور ہم سخت افسوس سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب اور اُن کے مبایعین نے قواعد میں سے حضرت مسیح موعود کا نام کاٹ کر نہ صرف ایک غیر مامور کو وہ مرتبہ دیا ہے - جو صرف ایک مامور کا حق تھا بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی ہتک کی ہے اور اُن کے احکام اور فیصلہ جات کو آئندہ کے لئے مجلس معتمدین کے واسطے ناقابل عمل مقدس بانی کا نام کاٹ دیا ہے اور اس کی بجائے اپنا نام رکھدیا ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس انجمن کی بنیادوں کو گرا دینے کے باوجود اور عملی طور پر اس کو توڑ دینے کے بعد وہ کام بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے سپرد کیا تھا - اس کے سپرد نہیں رہنے دیا - بلکہ دو نہایت ضروری فنڈ یعنے زکوٰۃ اور اشاعت اسلام جنکا انتظام حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کے وقت میں برابر صدر انجمن کے ہاتھ میں رہا تھا اب ان ہر دو فنڈوں کا روپیہ انجمن کے خزانہ سے نکال دیا گیا ہے اور اس کو کلیتہً اپنے تصرف میں لے آئے ہیں یہ تمام باتیں صاف طور پر مسیح موعودؑ کی قایم کردہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین کو نابود کرنے کی کوششیں ہیں ورنہ جس صورت میں زیادہ حصہ مجلس کے معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کی بیعت شدہ تھا تو کیا وجہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب کو اس پر اعتبار نہیں رہا - سکرٹری ان کا مرید - محاسب ان کا مرید - ناظران کا مرید - خود وہ اس کے میر مجلس ۱۵ ممبروں میں سے نو ان کے مرید وہ جس طرح چاہتے اس انجمن سے کام لے سکتے تھے - پس ان کا اصل منشا اس تمام کارروائی سے سوائے اس کے کچھ نہیں - کہ انجمن کو جڑھ بنیاد سے اکھیڑ دیا جائے اور سارے قومی روپیہ اور ساری قومی جائداد پر جو لاکھوں روپے کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کلیتہً ان کا تصرف ہو جائے - تا وہ اسے جس طرح چاہیں خرچ کریں یہ ایک ایسی صورت ہے کہ اگر قانونی چارہ جوئی کی جائے - تو ان کی یہ ساری کارروائی ناجائز ٹھہر کر انجمن اپنی اصلی حالت پر قایم ہو سکتی ہے مگر چونکہ ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے - کہ قوم کی طاقت اور قوم کا روپیہ مقدمات میں برباد ہو اس لئے ہم اپنی ان کارروائیوں سے بریت کے لئے یہ اعلان شائع کرتے ہیں اور قوم کو متنبہ کرتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے وہ سنبھل جائیں اور خواہ کسی نے بیعت کی ہو یا نہ کی ہو - صاحبزادہ صاحب کو مجبور کریں کہ انجمن کو اپنی اصلی حالت پر قایم رہنے دیں اور مالی معاملات میں کسی قسم کا دخل نہ دیں ورنہ اس انتظام کو توڑیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ہاتھ سے کیا تھا اور جس پر حضرت خلیفۃ المسیح چھ سال کار بند رہے اور انہوں نے ایسی کوششوں کو کہ مسیح موعود کی بجائے خلیفۃ المسیح کا نام آ جائے سختی کے ساتھ روکا اور قواعد میں اس قسم کی ترمیم نہ ہونے دی کیونکہ ایسی ترمیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے کھلے احکام کی خلاف ورزی تھی - کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ مسیح موعود کی جگہ آج خلیفہ ثانی کا نام تجویز کیا جاتا ہے - خلیفہ اول کہاں گیا اور کیوں وہ بات جو خلیفہ اول کے لئے جائز نہ تھی - حالانکہ ساری قوم ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکی تھی - آج ایک ایسے خلیفہ کے لئے جائز ہو گئی - جس کو ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے - ہم اس اعلان کے ذریعہ سے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے ہیں اور خدا کے نزدیک بری الذمہ ہیں کیونکہ کسی قانونی صورت کو اختیار کرنے میں بجائے فائدہ کے نقصان زیادہ نظر آتا ہے - والسلام

اعلان کنندگان

غلام حسن - رحمت اللہ - صدر الدین - سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن
محمد علی + مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن

وفات حسرت آیات

نہایت افسوس سے سنا گیا ہے کہ جناب خان بہادر اللہ بخش خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس چند روز کی علالت کے بعد آج مورخہ ۴ مئی ۱۹۱۴ کو راہیٔ ملک عدم ہوئے آپ ایک نہایت مستعد تجربہ کار اور قابل حاکم تھے مدت دراز تک آپ شہر لاہور کی انسپکٹری پر مامور رہے جس کے بعد تھوڑا عرصہ ہوا ہے آپ ڈپٹی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۵ رمئی ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۲۵

قرآن کو کس طرح پڑھنا چاہیئے؟

مسلمانوں کی کامیابی کی ایک راہ

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں غور و تدبر سے انسان کو زندگی [illegible] سکتا ہے اور یہی وہ امر ہے۔ جس کا بیان کرنا مذہب حقہ کا اور الٰہی کتاب کا پہلا فرض ہے۔ ہزار ہا دلائل اور نشان انسان کو اس بارہ میں اطمینان دلانے کے لئے قرآن کریم میں موجود پائے جاتے ہیں اُن میں سے ایک بڑی مضبوط دلیل یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ میں بعض موقعوں کی نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ مثلاً قرآن کے لفظ کو ہی اگر لیا جائے۔ تو پایا جاتا ہے۔ کہ یہ لفظ قراء سے مشتق ہے۔ جس کے معنے پڑھنے اور جمع کرنے کے ہیں۔ ہم یہاں اس کے معنے پڑھنے کے لیتے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں خود پہلی وحی میں جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی یہی معنے لئے گئے۔ مثلاً دربار خداوندی سے جو پہلا ارشاد ہوتا ہے اس میں حکم دیا گیا ہے اقراء باسم ربک اپنے رب کے نام کی مدد سے اس کتاب کو پڑھ۔ یہ حکم صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ آپ کی ساری اُمت مرحومہ کو ہوتا ہے۔

پس اس طرح قرآن کے معنے ہوئے **پڑھی جانے والی کتاب** یہ نام اس کتاب کا اس وقت رکھا گیا جب کہ معدودے چند انسان اس پر ایمان رکھتے تھے اور یہ پورے طور پر نازل بھی نہ ہوئی تھی۔ بلکہ پہلے دن ہی کہ جب یہ آنی شروع ہوئی۔ لیکن آج اگر دیکھا جاوے۔ تو جتنی یہ کتاب پڑھی جاتی ہے۔ اتنی دنیا میں کوئی مذہبی کتاب نہیں کی جاتی۔ وید جو کہ ہندوستان کے ہندؤں کی مذہبی کتاب ہے اُس کو عام ہندو تو کیا بڑے بڑے ودیاوان پنڈت بھی نہیں پڑھ سکتے اور معدودے چند اس ہونگے۔ جو کہ اس کا پاٹ اپنی روزانہ زندگی میں کرتے ہوں ہیں تو انشاء اللہ کوئی ایسا شخص آج تک نہیں ملا۔ آریہ سماج باوجودیکہ لکھو کھا روپیہ اس کی تعریف میں لگا دیتی ہے۔ لیکن بہت کم ویدوں کے جاننے والے پیدا کر سکی ہے۔ بائبل اور انجیل اگرچہ چھپائی کے لحاظ سے قرآن کریم سے زیادہ تعداد میں چھپ چکی ہو۔ لیکن صفحہ دنیا میں بہت تھوڑے عیسائی ہونگے جو اس کا روزانہ ورد کرتے ہوں۔ یا جو اس کے حفاظ بھی ہوں۔ علی ہذا القیاس گرنتھ ژند اوستا وغیرہ کتب کا حال ہے۔ برخلاف اس کے قرآن کے شروع سے ہی لکھو کھا حافظ موجود چلے آئے اور مسلمانوں کا کوئی گھر نہیں جہاں کہ قرآن نہ پڑھا جاتا ہو۔ اور پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک مسلم کو دن میں چالیس رکعت نماز ماسوائے نوافل وغیرہ کے ادا کرنی پڑتی ہے اور ہر ایک رکعت میں قرآن کا ایک حصہ پڑھنا فرض ہے۔ تو پھر اس امر کے ماننے میں کسی کو چارہ نہیں رہ سکتا۔ کہ بیشک جیسا کہ اس پاک کتاب کے نام میں پیش از وقت بتایا گیا تھا۔ یہ کتاب دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور چونکہ زمین گول ہے۔ ہر ایک لمحہ میں کسی نہ کسی حصہ ملک میں نماز کا وقت ہونا ضروری ہے اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کے کسی نہ کسی حصہ کا ورد دنیا کے کسی نہ کسی جگہ ہر وقت ہو رہا ہو۔

الغرض قرآن کے نام میں جو پیشین گوئی خدائے تعالےٰ نے رکھی تھی وہ ہر دم اور ہر روز ہمارے سامنے پورا ہو کر ثابت کرتی ہے کہ یہ کتاب اُس طاقت ور اور قادر مطلق ہستی کا کلام ہے۔ جو ہمارا سب کا علیم و خبیر خدا ہے۔

اس کتاب پاک کے پڑھنے کا فرمان اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے ہر ایک مسلم کے لئے اس کا پڑھنا فرض قرار دیتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اس کو کس طرح سے پڑھیں۔ تاکہ ہم ان انعامات کو حاصل کر سکیں۔ جو اس کے پڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمائے ہوئے ہیں۔

اس امر کو واضح طور پر بیان کرنے کے لئے ذیل میں ہم [illegible] تاریخ سے یہ دکھائیں گے۔ کہ گذشتہ تیرہ سو سال میں قرآن کس طرح پڑھا جاتا رہا۔ اول: سب سے اول قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے عربی چونکہ اُن کی مادری زبان تھی اور وہ اس کو خوب سمجھ سکتے تھے انہوں نے اسکو صرف اس لئے پڑھا۔ تا اس کے حرف حرف پر عمل کریں۔ یعنے اُس کے پڑھنے کی اصل غرض اس پر عمل کرنا تھا اور بس۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں چند [illegible]

دور آیا۔ کہ جب قرآن کو پڑھنے والے قصوں اور کہانیوں کی طرف چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جس میں عیسائی اور یہودی بکثرت اسلام میں داخل ہوگئے۔ وُہ اپنے پرانے قصوں کو اپنے ساتھ ہی لے آئے اور قرآن کی تفسیر میں ان کو داخل کر دیا۔ تفاسیر کے ذریعہ مذہب اسلام کو زیادہ تر قصوں اور کہانیوں کا ایک مجموعہ بنا دیا گیا اس وقت عمل جو اصل غرض تھی۔ وہ کم ہوگیا اور مسلمانوں کا تنزل شروع ہوگیا۔ تیسرا زمانہ آیا۔ قرآن کریم کے دقائق اور نقاط کی طرف مسلمان متوجہ ہوگئے۔ نہایت ہی باریک اور لطیف مطالب نکال کر ایک ایک آیت کی کئی کئی رنگ میں تاویلیں شروع کر دی گئیں اصل غرض جو عمل تھا اور جو کہ سیدھی سادی اقوام عرب کے حصہ میں آکر دکھا چکا تھا کہ کس طرح مُردہ قومیں قرآن کریم پر عامل ہونے سے زندہ ہو سکتی ہیں اُس کو چھوڑ دیا گیا۔ یعنے قرآن کریم حقیقی رنگ میں چھوڑ دیا گیا۔ پڑھا جاتا تھا اور بہت غور و خوض اور تدبر سے پڑھا جاتا تھا۔ لیکن اپنی لطافت طبع کے اظہار کے لئے یا عجوبہ پسند اقوام کی عارضی جھوٹی خوشی کے لئے۔ نہ کہ حیوان سے انسان اور انسان سے باخدا اور باقبال انسان اور قوم بننے کے لئے اس کے بعد چوتھا دور شروع ہوا جس میں قصہ کہانیاں اور یہ رقیق تاویلیں ایک حد تک سب کم ہوگئیں۔ اور قرآن کریم کے الفاظ پر ہی نظر رکھی گئی۔ گھر گھر اور قریہ قریہ قرآن کریم کی رات دن تلاوت ہوتی ہے لیکن یہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ کہ وہ پڑھ کیا رہا ہے۔ عربی زبان سے تو ناواقف ہیں۔ پڑھتے تو ہیں قرآن صحابہ کی طرح لیکن سمجھ اُن کی طرح نہیں سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عملی رنگ میں اسلام ارد گرد کے لوگوں کی رسومات کا ایک مجموعہ ہوگیا اور قرآن سے اُسے کوئی مناسبت نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ جب آج قرآن یورپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تو یورپ کے پادری کہتے ہیں کہ یہ وہ اسلام نہیں۔ جو ہندوستان کا اسلام ہے۔ اگرچہ خدائے پاک کی کلام ہونے کی وجہ سے اس کا ایسے پڑھا جانا ہی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن بغیر سمجھنے کے اس کے پڑھنے سے ہم وہ فوائد نہیں حاصل کر سکتے۔ جو حقیقی اسلام کا پھل ہیں اور جو صحابہ نے کاٹا اور رکھایا۔

پس آج اور اس زمانہ میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ان تاریخی واقعات سے سبق حاصل کریں اور قرآن کو قصوں اور کہانیوں سے علیحدہ کر کے سمجھکر اس کی اصلی حالت میں پڑھیں۔ اور باریکیوں میں پڑنے کی بجائے اس پر عامل ہونے کی کوشش کریں۔ اسی غرض کو حضرت مسیح موعود آج دنیا میں لیکر نازل ہوئے۔ اور یہی وہ خاص بات تھی جس کی طرف آپ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ لیکر کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ متوجہ کرنا چاہا تا دنیاوی قصوں سے علیحدہ ہو کر اور لمبی چوڑی لفظی تاویلات کو خیرباد کہکر ہم قرآن کو عمل کرنے کے لئے پڑھیں۔

یہ وہ نسخہ ہے۔ جس سے قوم عرب کامیاب اور بامراد ہوگئی اور یہی وہ اکسیر ہے۔ جس کے ذریعہ آج مسلمان پھر اُبھر سکتے ہیں اس کے سوائے اور جو کچھ بھی یہ ہاتھ پاؤں ماریں گے وہ ہیچ ہیں۔ وہ سب دیگر اقوام کے پاس بھی موجود ہیں اگر اُن کے پاس نہیں تو یہ کلام خدا ہی نہیں مسلمانوں کی دیگر اقوام سے یہی ایک خصوصیت باقی ہے اور اس لئے اسی کی وجہ سے اگر کبھی یہ کامیاب ہو سکتے ہیں تو ہو سکتے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ خدا مسلمانوں کو اب پھر قرآن کی رسی کو مضبوط پکڑنے کی توفیق دے گا۔ اور کامیاب کریگا۔ خدا ہمیں توفیق دے۔ آمین!

مسلمانوں کی تباہی کے اسباب

منجملہ ان کثیر التعداد اور بے شمار اسباب کے جو آج کل مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں ایک یہ سبب بھی بہت کچھ قابل غور ہے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے اسی ایک بات نے ہم سب ہندو اور مسلمانوں کو تباہی اور بربادی کے گڑھے پر لا کھڑا کیا ہے۔ کہ ہم اپنے مذہبی اصولوں اور قواعد و ضوابط سے منحرف ہو کر بعض ایسی لایعنی رسوم میں مستغرق ہوگئے ہیں۔ کہ جو نہ صرف ہمارے مال و دولت کے ہی اسراف کا موجب بن کر ہمیں ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین میں شامل کر دیتی ہیں۔ بلکہ اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے کہ یہ ہمارے نام و نمود کے اس فرضی بت کو بھی پاش پاش کرنے والی ہیں جس کے ہم بظاہر ان خطرناک مگر دل خوش کن رسوم کے پردہ میں پرستار بنے بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی فرضی اور وہمی باتیں نہیں۔ بلکہ واقعات زمانہ اس کی شہادت دے رہے ہیں اور آج کل اخبارات میں بہت سی ایسی خبریں دکھائی دے رہی ہیں۔ کہ آج فلاں نوجوان نے اپنی شادی کے موقعہ پر بہت خرچ کرنے کے باعث قرضہ کے خوف سے خودکشی کر لی اور کل فلاں خاندان مفلس ہوگیا۔ لیکن یہ باتیں سننے کے باوجود بھی ہم نے عملی طور پر اپنے کانوں میں روئی دے رکھی ہے اور ان سے کوئی سبق نہیں حاصل کرتے۔ آخر ہماری اس لاپروائی نے کلکتہ کی [illegible]

باہر نکالنا احسن خیال کیا۔ چنانچہ انہوں نے آجکل پے در پے اس تجویز پر عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے اور ان دنوں بہت سی ایسی سنسنی خیز خبریں موصول ہوئی ہیں۔ کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر لڑکیاں صرف اس خیال سے خودکشی کر رہی ہیں۔ کہ ان کے والدین کو ان کی شادی پر فضول رسوم اور جہیز کے لئے زیادہ خرچ کرنے سے تباہی کا مُنہ نہ دیکھنا پڑے۔ کیا یہ تمام واقعات ہمارے لئے سبق آموز اور عبرت انگیز نہیں؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اسلامی تواریخ ہندوستان

معزز ہمعصر زمیندار نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کی ایک صحیح مستند اور مکمل تاریخ مرتب ہونی چاہیئے تاکہ مسلمان اپنے اسلاف کے اخلاق۔ عدل و انصاف اور دیگر مذہبی کارناموں سے واقف ہو کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور ان میں حقیقی اسلامی روح پیدا ہو۔ حقیقت میں اگر غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اسلامی بادشاہوں میں بہت سے ایسے قابل قدر اوصاف موجود تھے۔ کہ جو فی زمانہ مسلمانوں کے لئے عمدہ نمونہ کا کام دے سکتے ہیں اور ہماری قدیم روایات بوسیدہ و قصہ کہانیوں سے پاک ہو کر اس وقت بھی عالم شہود میں جلوہ گر ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں اس کے ساتھ ہی گذشتہ بزرگان دین اور باکمال اشخاص کا تذکرہ بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اور اس حصہ کو تاریخ کا ایک نہایت ضروری جزو قرار دیا جائے۔ تو یہ مسلمانوں کی روحانی بہبودی اور تذکرہ بالا اوصاف کی تکمیل میں بہت مد ثابت ہوگا۔ ورنہ اگر اس ضروری اور کارآمد مجموعۂ تواریخ کو صرف ملکی بادشاہوں کے تذکرہ تک ہی محدود رکھا جائے تو یہ ایک بالکل لایعنی بات ہوگی۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ آیا یہ تجویز بھی دوسری تمام تجاویز کی طرح صرف کاغذوں پر لکھی ہوئی رہ جائیگی یا اس کا کچھ عملی ظہور بھی ہوگا۔ بہت سے ایسے ضروری کام ہیں کہ جن کو پورا کرنے کے لئے کئی دفعہ تجویزیں ہوئیں۔ لیکن یہ تمام باتیں صدا بصحرا سے زیادہ نہ تھیں۔ ہم تو حیران ہیں۔ کہ اس وقت باتیں کرنے کو تو بہت ہیں۔ لیکن کام کرنے والے تھوڑے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کوئی ایسی دارالتصنیف یا اس قسم کا محکمہ قائم کیا جائے۔ جس میں ان تمام باتوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی اور کارآمد سٹاف اور سامان موجود ہوں اور کسی بااستطاعت شخص نے زیر نگرانی یہ کام سرانجام پاتیں۔

مسئلہ تعلیم نسواں کا حل حالات زمانہ سے

تعلیم نسواں کے متعلق اخبارات میں اس سے پیشتر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ہمیشہ اس بات کا فیصلہ مخالفین تعلیم انگریزی حالات زمانہ سے کرتے رہے ہیں اور اس کے برخلاف حامیان انگریزی تعلیم بھی بعض حالات زمانہ کو ہی مدنظر رکھکر فیصلہ دیتے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو مسئلہ متنازعہ فیہ کے ہر ایک پہلو پر غور کر کے کوئی قطعی رائے قائم کر سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اس مسئلہ پر بحث شروع ہوتی ہے۔ تو فریقین ایک دوسرے کے دلائل پر غور کئے بدوں صرف اپنے تائیدی واقعات اور دلائل پر ہی حصر رکھتے ہیں اور اس طرح سے معاملہ کسی طرح سے سلجھنے میں نہیں آتا۔ انہی حالات پر یہ بحث حال میں پھر اخباری کالموں میں آئی ہے ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے پی ایچ ڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں مستورات کی انگریزی تعلیم کے خلاف چند ایک شعر پڑھے تھے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی — ڈھونڈھ لی قوم نے فلاح کی راہ
روش مغربی ہے مدنظر — وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین — پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

یہ شعر اپنے الفاظ سے جس حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے کس منصف مزاج شخص کو انکار ہو سکتا ہے۔ انگریزی تعلیم کے نتائج اور اسکے بد اثر زمانہ کے سامنے ہیں۔ یورپ کے حالات سے قطع نظر کر کے اگر یہاں کی بعض انگریزی تعلیم یافتہ مستورات کے حالات کو ہی دیکھا جائے تو پہلے فقیہا خانوادگاں [illegible] تہ دہرے پڑتے ہیں۔ لیکن معترض اپنی رائے کی کچھ ایسی آنچ پڑ گئی ہے۔ کہ وہ اپنے خیالات کے خلاف کسی صداقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور ہمیشہ واقعات کا انکار کر کے اسے جھٹلانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی پکم مئی کی اشاعت میں ان قابل قدر خیالات کو تکلفوں کے نام سے موسوم کر کے ان کی تردید میں مسلمان بچوں کا علماء کے فتووں پر عمل کرنے کے باعث آج پچھتانے اور پھر ہندو انگریزی پڑھی ہوئی مستورات کا اپنے بچوں کو عمدہ تربیت دینا بطور دلیل پیش کیا ہے مگر افسوس ہے کہ معاصر موصوف نے یہ نہیں بتلایا۔ کہ کیا آج کل کے انگریزی دان مسلمانوں کے حالات کو دیکھکر علماء کے فتاوی کفر کی تصدیق نہیں ہوتی؟ ہمارا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ علماء کا وہ فتویٰ جائز تھا۔ اور

مراسلات

مسلمان کیونکر ترقی کر سکتے ہیں؟

(از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

سب سے پہلی چیز جو ہمارے حضرت پر اتری اس میں بھی علم کی فضیلت اور اس کے سیکھنے کی تاکید ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین۔ آنحضرت کا فرمان ہے ؎

حکمت کو ایک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو

چنانچہ مسلمانوں نے اپنے مقدس نبی کے فرمان کے مطابق علم سیکھا اور ایسا سیکھا کہ سارے دنیا کو سکھا دیا۔ مگر انہوں نے ہر بات میں اور ہر جگہ قرآن کو اپنا نصب العین رکھا۔ قرآن نور تھا۔ اور نور نے انکی رہنمائی کی اُسی کی بدولت مسلمانوں نے وہ وہ کام کئے۔ جو کسی سے نہ ہو سکے قرآن نے ان کی آن میں اُن کی کایا پلٹ دی اور انہیں دنیا کا سرتاج بنا دیا۔

فصاحت میں بےمثل بلاغت میں لاثانی۔ ظاہری خوبیوں سے آراستہ۔ باطنی خوبیوں سے پیراستہ۔ ایک ایک لفظ سونے میں تولنے قابل ایک ایک نقطہ آنکھوں سے لگانے اور منہ سے چومنے کے لائق۔ ہمارا چشم و چراغ اور اسلام کا مایہ ناز اگر ہے تو قرآن۔

فصاحت کا یہ حال کہ اُس زمانہ میں اُترا جب فصاحت و بلاغت نے عرب میں جنم لیا تھا۔ اور عرب کے سامنے اسوقت فی الحقیقت تمام دنیا ہیچ تھی ایسے زمانہ میں بڑے بڑے فصحا بلغا اور علما کے روبرو ایک شخص واحد کا تحدی کرنا کہ اے گفار عرب و اے قریش مکہ اگر تم اس کلام کو جو میرے پاس ہے جھوٹ سمجھتے ہو۔ اور خدا کیطرف سے نہیں جانتے تو اس جیسی ایک آیت ہی بنا لاؤ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا۔ کہ اگر ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا لو گے تو اس جیسی ایک آیت کے بنا لانے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ یہ زبردست دعویٰ آج تیرہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ جوں کا توں قائم ہے۔ تعجب تو اس بات کا ہے۔ کہ اسوقت عرب میں گنے گنائے پورے ایک سو اُنسی شاعر موجود تھے۔ مگر ادھر قرآن کی یہ پُر زور تحدی ہوئی اور ادھر اُن سب کو سانپ کا کاٹا۔ قرآن کے مقابلہ میں ایک بھی سانس نہ آیا اور آخر خجالت اور شرم کے مارے رات کی تاریکی میں سبعہ معلقہ کو دیوار کعبہ پر سے اُتار کر لیگئے۔

یہ اُس عہد کا ذکر ہے۔ جب عرب میں [illegible] برس بیت چکا تھا۔ اور پھر تیرہ سو برس اب جب اس زمانہ میں کسی سے قرآن کا مقابلہ کرتے نہ بنی تو اب تدریب الطلاب پڑھکر قرآن پر اعتراض کرنے والوں سے کیسے بنیگا۔

ظاہری و باطنی خوبیوں سے ایسا آراستہ کہ تمام جہان کے علوم اس میں موجود ہیں ہر ایک شخص کی دلچسپی کا سامان حاضر تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب فلسفہ منطق نجوم۔ قیافہ۔ سیر واقعات و حالات غرض قرآن میں کیا نہیں ہے دیکھنے والی آنکھیں چاہئیں۔ صرف نحو قرآن کو سامنے رکھکر بنائی گئی۔ علم کلام کی اسی کے لئے ضرورت پڑی علوم کا سرچشمہ۔ معرفت کا زینہ۔ اعجاز کا نمونہ بندہ کو ذات باری سے ملانیکا سب سے اعلیٰ و اکمل ذریعہ کیا ہو سکتا ہے؟ صرف قرآن!

جب تک بہ خلوت و جلوت میں ہمارا ہمساز و دمساز رہا ہم نے ہر ایک بات میں اس کا کہا مانا سب سے مقدم و اعلیٰ اسکو جانا۔ تب تک دنیا میں سب سے اچھے اور سب سے اعلیٰ رہے قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہوں نے ہمارے دربار کی جبہ سائی کی۔ بڑے بڑے شہنشاہ ہمارے نام سے کانپتے تھے۔ میدان جنگ میں ہم میں کا ایک ایک سپاہی ہزار ہزار پر بھاری تھا۔ مرد تو مرد ہم میں کی ایک ایک عورت بھی دشمن کی ایک فوج کے لئے کافی تھی۔ جدھر ہم نے باگ موڑی فتح و ظفر ہمارے آگے آگے جاتی تھی۔ جب ہم میں ہمارا ہاتھ پڑتا تھا۔ اس کو بغیر سر کئے چین ہی نہ آتا تھا۔ جو مٹی ہم اپنے ہاتھ میں اٹھا لیتے تھے۔ وہ سونا تھی اور جس پتھر کو ہاتھ لگاتے تھے چاندی تھی۔

مگر افسوس صد افسوس!! بلکہ ہزار افسوس!!! دولت کے نشہ نے ہمیں اندھا کر دیا۔ عیش و عشرت نے پاگل بنا دیا۔ غرور نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ ہم نے اپنا نیک و بد نہ سمجھا انجام پر نظر نہ کی۔ آغاز کو نہ دیکھا۔ قرآن کو چھوڑ بیٹھے۔ رسول کا کہا بھول گئے۔ خدا یاد نہ رہا۔ اسکی سزا پائی۔ سلطنت ہاری گئی۔ دولت کو ہم رو بیٹھے۔ اقبال رخصت ہو گیا ؎

بُرے ہم پہ وقت آ کے پڑنے لگے اب
دنیا میں لیس کر ہم اُجڑنے لگے اب

عزت و حرمت۔ قدر و منزلت غرض سب ہی نے یکے بعد دیگرے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور سب کے بعد ہم نے ایمان کو خود رخصت کر دیا۔ اب تمام جہان کے عیب اور کل دنیا کی برائیاں دوڑ دوڑ کر ہمیں اپنے آغوش لعنت میں لیلیا۔ [illegible] تھا شیطان کی صورت زیادہ قریب معلوم ہونے لگی۔ جرائم میں مزا آنے لگا ایک ایک دمڑی پر ہم نے اپنا ایمان بیچا۔ دو دو گز زمین پر ہم نے اپنے شفیق باپوں مہربان ماؤں اور حقیقی بھائیوں کو زہر دیدیا۔ ذرا ذرا سی نقدی [illegible]

حضرت سیدنا و مولانا مولوی نورالدین صاحب کا اتباع

نذرانے کے روپیہ کے متعلق آجکل صاحبزادہ صاحب اور ان کے مریدین کیطرف سے چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے اتباع کو اس بارہ میں پاؤں کے نیچے روندا جا رہا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اول تو احمدی قوم کے روپیہ پر سوائے صدر انجمن احمدیہ کے اشاعت اسلام وغیرہ میں خرچ کرنے کے اور کسی کو کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر صاحبزادہ صاحب نذرانے کے روپے کا استعمال اپنی ذات کے لئے خاص کرنا چاہتے بھی تھے۔ تو اسکے لئے اور کئی راہیں ہیں۔ انکو یہ نہ چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اُس اتباع کو جکی ساری دنیا شاہد ہے۔ پاؤں کے نیچے مسلتے اور اس غیرتمند مقدس انسان کی تذلیل وفات کے بعد پسند کرتے۔ ان کے احسانات تمام قوم احمدی پر عموماً اور جناب صاحبزادہ صاحب پر خصوصاً بیش در بیش ہیں۔ ان احسانات کا بدلہ کوئی کیا دے سکتا ہے لیکن یہ بھی تو برداشت نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ان پر تضحیک ہو۔ ہمیں افسوس ہے کہ الفضل میں شہادتیں شائع کی جا رہی ہیں۔ کہ حضرت صاحب نذرانہ کا روپیہ خود کھاتے تھے۔ قادیان میں چھوٹے بڑے کے مُنہ میں آج یہی ایک مضمون ہے کہ ہمارے سامنے حضرت صاحب نے نذرانے کا روپیہ اپنی ذاتی استعمال کے واسطے رکھا۔ یہاں تک کہ خود درس قرآن میں اس جگہ کھڑے ہو کر میاں صاحب نے حضرت مولانا صاحب کی اس غیرت پر دھبا لگایا۔ جہاں شہتوت کے درخت کے پاس انہوں نے سینکڑوں دفعہ اس بات کا غیرت بھرے الفاظ میں اعلان کیا کہ میں نذرانے کا روپیہ نہیں کھاتا۔ ہاں خدا دیکھے باریک در باریک راہوں سے رزق دیتا ہے۔ اور علاوہ ازیں طب بھی کم و بیش مجھے آتی ہے۔ جس سے خدا ہزاروں روپے بھیجدیتا ہے۔ حال میں میاں صاحب کے ایک مرید نے جنکا نام منشی اکبر شاہ خاں نجیب آبادی ہے۔ یہ گواہی اخبار میں شائع کی کہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بارہا درسوں میں خطبوں میں اس بات کو زور اور غیرت سے ظاہر فرمایا کہ ہم نذرانے کا روپیہ اپنے استعمال میں نہیں لاتے۔ منشی اکبر شاہ صاحب کو حضرت صاحب موصوف کی خدمت میں سالوں رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ انہوں نے حضور کی سوانح عمری بھی لکھی ہے۔ اور حضور کے خطبوں اور درسوں کو لفظ بلفظ قلمبند کر کے اپنے پاس بے بہا خزائن جمع کر رکھے ہیں۔ انکو حضور سے بہت محبت ہے اور حضور کو ان سے محبت تھی۔ آج وہ حضرت صاحب کی تذلیل ہوتے دیکھکر [illegible] ہیں اور حضرت صاحب کے اس اتباع کے قائم رکھنے کے لئے [illegible] کرتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے نذرانے کا روپیہ لینے کے فعل کو جائز قرار دینے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے اتباع اور انکی خصوصیات کو پاؤں کے نیچے مسلنا مناسب نہیں۔ یہ ثبوت اور طرح بھی دیا جا سکتا ہے اس مضمون میں خانصاحب نے صاحبزادہ صاحب پر کوئی [illegible] نہیں کیا۔ بلکہ بڑے ادب سے انکا ذکر کیا ہے۔ مگر صاحبزادہ صاحب اس پر بھی ناراض ہو جاتے ہیں اور اس شخص کی گت بنانے کے لئے مسجد میں درس کا وقت اس پر صرف ہوتا ہے۔ کہ لوگ ان کے برخلاف گواہی دیں۔ صاحبزادہ صاحب ہیں کہ اسی جگہ کھڑے ہو کر شہادتیں لیتے ہیں کہ لوگو بتاؤ۔ تم نے حضرت صاحب کو میوہ کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میاں صاحب کے مرید کہتے ہیں ہاں دیکھا ہے۔ اور ایک قہقہہ لگتا ہے۔ پھر پوچھتے ہیں میں نے مولوی صاحب کو ایک صحیح بخاری دی تھی۔ کیا انہوں نے لی تھی۔ جواب ملتا ہے۔ ہاں لی تھی اور مسجد میں قہقہہ لگتا ہے۔ پھر پوچھتے ہیں۔ کیا شیخ رحمت اللہ صاحب ہر عید پر کپڑے لایا کرتا تھا۔ اور مولوی صاحب پہنتے تھے۔ جس کا وہی جواب ملتا ہے۔ اور قہقہہ لگتا ہے۔ لوگ بھی پیش قدمی دکھانے کے لئے اس طرح اپنی اپنی شہادت پیش کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں۔ گویا وہ حضرت مرحوم کو جانتے بھی نہ تھے۔ حضرت صاحب نے اتباع اور غیرت پر فخک [illegible] [illegible] نہیں آتا۔ حضرت صاحب لوگوں کی عزت کے قائم کرنے والے تھے۔ آہ آج وہ اس مسجد میں انہی لوگوں کے ہاتھوں سے کوسے جاتے ہیں۔ اور حضور کے متعلق غیرت دکھانے والے کی بھی گت بنائی جاتی ہے۔ یہی حال دو دن پہلے منشی نور محمد ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کیا گیا جس نے اس مضمون کی ایک سچی شہادت دی تھی۔ خدا کا خوف کرو۔ اگر وہ انسان اس وقت زندہ نہیں تو اسکی روح زندہ ہے۔ اسکا خدا زندہ ہے۔ خدا اپنے بندوں کی تذلیل اور تضحیک پسند نہیں کرتا۔ ایک راقم کار

وصیت منسوخ

میں نے حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان کی زندگی میں ایک وصیت اپنی غیر منقولہ جائداد کی نسبت لکھی تھی۔ اور تعدادی پانچسو روپیہ کے تھی۔ چونکہ مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ یہ روپیہ وصیت مسیح موعود کے بانشت بجا طور پر خرچ نہ ہوگا۔ اس لئے میں اپنی وصیت کو منسوخ [illegible]

چند ضروری گذارشات

درین موقع مناسب نمود کہ چند گذارشات عاجزانہ خویش نیز منصدع اوقات عزیز ایشان گردد۔ امید کہ بزرگان و احباب جماعت احمدیہ بر آں التفات کریمانہ خویش مبذول خواہند داشت۔

اوّل آنکہ بحکم آیہ کریمہ یا بنی لاتدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ۔ والیضاً ارشاد حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مندرجہ الوصیت استحقاق اجتماع و اتفاق مخصوص بذات قدسی صفات مرسلان او سبحانہ وتعالےٰ والھذا ازان بر مظہر قدرت ثانیہ کو مؤید بروح القدس بیوہ است می باشد بس۔ اگر بر ما سوائے اوشاں روا نماید داخل در حکم کان الناس امۃ واحدۃ خواہد بود کہ [illegible] تعالےٰ و مشوب بہ شائبہ تکلف و تفنع و اغراض بشری ست [illegible] بودن است چرا کہ بان تقویت جہالت و غفلت متصور ست [illegible] کہ نباشد پیش۔

دُوم آنکہ تمام افراد جماعت مبارکہ احمدیہ کہ مشرف بہ بیعت حاضر اند خدمات مخلصانہ گزیدہ اند مماثل صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اند۔ چنانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم از دخل در مشاجرات اوشاں والیضاً از تحقیر و توہین اوشاں منع فرمودہ اند۔ پس ہر احمدی را باید کہ باہمدیگر بکمال ادب و عزت و احترام پیش آمدہ باشند و اگر مطلوب پند و نصیحت یا اظہار علم و حکمت باشد باید کہ بھی در معرض بیان آرند کہ در آن ہیچ تحکم و تفخر و فضیحت یافتہ نشود چنانچہ آیہ کریمہ یا ایھا الذین امنوا لایسخر قوم من قوم الی علیم خبیر ہمیں ارشاد دارد والیضاً آیہ کریمہ فلا تزکوا انفسکم ھوا علم بمن اتقی۔ [illegible]

سوم مولانا امام غزالی صاحب قدس سرہ اہل تصرف [illegible] سیاست را بسہ قسم منحصر داشتہ است۔ قسم اول انبیا علیہم السلام اند سیاست و تصرف اوشاں بر ظاہر و باطن ہر فرد عام و خاص است۔ یعنی انبیاء ب او سبحانہ وتعالےٰ استحقاق تصرف مطلق دارند خواہ بر منصہ ظہور آید یا نیاید۔

دوم قسم سلاطین اند سیاست و تصرف اوشان بر ظاہر عام و خاص است نہ بر باطن۔

سوم اولیاء اللہ کرم اللہ وجہہم اند اوشان محض بر باطن خاصان نبی نوع آدم تبعیان تصرف نمود پس چرا کہ عوام فہم اسرار اوشان ندارند۔

چہارم طائفہ واعظین اند اوشان بر باطن عام [illegible] نمیتوانند اثر انداخت چرا کہ خاصان را ہیچ احتیاج اوشان نمی باشد۔ مقصود بندہ ازین بیان اینست کہ بغیر از مظہر قدرت ثانیہ دیگر ہیچکس استحقاق آن ندارد کہ خود را متصرف بر قلوب داند بدیں پس او شان را نباید با خلافت اینقدر جد و جہد چہ معنی دارد چرا کہ ماورن مظہر قدرت ثانیہ در حساب واعظین اند کہ عوام را برائے اوشان احتیاجی خواہد بود۔

چہارم:۔ تمام جماعت احمدیہ را عزت و احترام حضرات اہل بیت مطہرنا حد مناسب واجب ست از ان حتی المقدور خود را معاف نباید داشت و امارت اوشانرا مدام بر سر خود تا آنکہ محظور شرعی عارض نگردد۔ باید پنداشت۔

پنجم باوجود آزادی از ہر تقلید و تعبد غیر شرعی باہمدیگر فرداً فرداً جمعاً جمعاً راہ اتحاد و اتفاق و سلوک داشتہ و آنچہ خیر جماعت احمدیہ و تقویت دین اسلام باشد مدد و معاونت دائمی باہمی باید کرد۔ و لہٰذا سطر بندگان از احوال نیک و بد خویش مطلع و باخبر باید بود و زر در بر اشاعت اسلام باید نمود۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی بن حاجی مولے خان مرحوم ریاست بہاولپور

جڑی بوٹی سے نانک شاہی و پیستہ سالم الحروف جوراکی

جو باوجود مقوی اعضاء رئیسہ و رجولیت ہونے کے ہر ایک کہنہ مرض اور کمزوری دور کرنے کے لئے مختلف لوگوں سے اکسیر ثابت ہو چکا ہے اور ہمارا یک اطریفل معجون وغیرہ میں بجائے ورق نقرہ ڈالنے سے اس کی طاقت و فائدہ دوچند بڑھ گیا ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ روانہ ہوگا۔

نوٹ۔ مرض یا کمزوری کا پورا احوال درخواست کے ہمراہ آنا چاہیے

قیمت سالم روپیہ ۱۲ نصف روپیہ عہ چوتھائی حصہ روپیہ صہ

المشتہر۔ حکیم محمد شفیع ولد حکیم فیض احمد بن حکیم حسین بخش مرحوم چھتہ بازار لاہور

مکمل مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں جملہ کشوف والہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج ہے۔ فتنہ سے بچنے کے لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے درخواستیں بنام منیجر پیغام صلح لاہور آنی چاہئیں

اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ

اخبار پیغام صلح کی اشاعت بفضل خدا دن بدن ترقی پر ہے۔ اس موقعہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

(ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۴۸

کہدے اے اہل کتاب آؤ ایسی بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں اور خدا کو وحدہ لاشریک ماننے اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ۲ روپے) طلباء سے (۱ روپیہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مؤرخہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۷ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۶

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

افق مغرب پر طلوع آفتاب اسلام سے قبل ارہاصات

فتح باب نصرت

مسلمانو! خدارا اتفاق کرو!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ط

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام انگلستان)

اگر ایک طرف خدا کی نصرت کے دروازے کھل رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمان اپنی قدیمی بدبختی یعنی اختلاف کو نہیں چھوڑتے۔ کیا بدقسمتی ہے کہ کسی ایک نکتہ پر بھی ہم مسلمان متحد نہیں ہو سکتے۔ گویا ہماری صورت اعمال نے کوئی نادرانہ صورت اختیار کرکے ہم میں سے بعض کو اس کام پر مامور کر رکھا ہے۔ کہ جس کسی معاملہ میں مسلمان یک جہت ہو سکیں وہاں حقیقی نہیں تو مفروضہ تنازعات پیدا کر دیئے جاویں تاکہ ہندوستان میں کوئی قومی اتفاق کی شکل پیدا نہ ہو سکے۔ خدا کی مصلحت نے میری طبیعت کی افتاد ایک خاص پیچ پر پیدا کی ہے۔ میں ہمیشہ اپنی خاص آراء کے باوجود مشترک امور پر ہر ایک متفق سے مل کر کام کرنے کی استعداد اپنے اندر پاتا ہوں میں کئی سال سے اس ایک مذہب پر محکم تر ہوں۔ کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ کل اسلامی جماعتیں اصول اسلام پر متفق ہیں اور صداقت منوانے کے لئے ہم بڑی آسانی کے ساتھ ان امور سے الگ رہ سکتے ہیں۔ جو ہمارے نکمی اختلاف آرا کا موجب ہیں یہی میرا مسلک ہندوستان میں تھا اور یہی یہاں ہے اسی اصول نے میرے سامنے اس کامیاب منظر کا ضعیف سا آغاز رکھدیا ہے جس کی تکمیل اسلام کو دنیا کا آخری مذہب کر دے گی۔ سیاہ بادلوں کے کناروں پر یہاں کہیں کہیں نقرئی کنارے پیدا ہو رہے ہیں۔ جس سے طلوع آفتاب کی کامل امید ہے۔ میں اپنے بھائیوں کو آج وہ خوشخبری سناتا ہوں۔ جس نے میری روح میں آج ایک وجد کا عالم پیدا کر رکھا ہے۔ مجھے اس ڈاک میں ایک لمبی مراسلت امریکہ سے ملی ہے۔ جس کے بعض حصص ابھی پبلک کے علم میں میں نہیں لا سکتا لیکن جس کی [illegible] نقل راقم مراسلت کے علم میں میں نے دہلی۔ لاہور اور ایک آدھ اور مقام پر بھیجدی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جن خطوط پر چل کر میں اس اسلامی تحریک کو جس کا سنٹر ازل سے ووکنگ کی مسجد کو مقرر کر رکھا تھا عالمگیر بنانا چاہتا تھا۔ اس کے کمل ہونے کے سامان قریب ہو گئے ہیں۔

پچھلے سال ماہ اکتوبر میں میں نے پیرس کی مذہبی کانفرنس کے حالات ایک ہندوستانی اپیل بعنوان "میں آئندہ کیا کرنا چاہتا ہوں" میں دے کر مسلم پبلک کے آگے اپنا مافی الضمیر ظاہر کیا تھا۔ جس میں اپنے امریکہ جانے اور ترجمہ قرآن کریم کے چھاپنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میری یہ بھی خواہش تھی۔ کہ دنیا کے مختلف طبقات میں اسلامک لٹریچر پھیلانے کے لئے مختلف سنٹر اور ایجنسیاں پیدا ہو جاویں۔ خدائے اسلام مجھ ایسا نصرت پر تلا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک تجویز کا عملی پہلو مجھے اب نظر آ رہا ہے۔ میرے امریکن دوستوں نے جو مذہبی کانفرنس کے بانی ہیں اب لمبی خط و کتابت کے بعد فیصلہ کر لیا ہے کہ آئندہ اس سال کے اخیر مذہبی کانفرنس کے [illegible]

[illegible] وہ امریکہ میں مل کر سب سے پہلے اکتوبر میں لنڈن پہنچیں گے اور وہاں سے یورپ کے مختلف بلاد میں ہو کر قسطنطنیہ۔ شام مصر۔ سیلون ہندوستان چین اور جاپان میں سفر کریں گے مجھ سے انہوں نے اس سفر میں شمولیت کی درخواست کی ہے اور ہندوستان اور قسطنطنیہ اور مصر میں میری مدد چاہی ہے یہ کانفرنس کل دنیا میں اپنے ہمدرد و ہم خیال ذیل کے امور پر پیدا کرکے اس مذہب کو دنیا پر قائم کرنا چاہتی ہے۔ جو دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا وہ اصول حسب ذیل ہیں۔

(۱) خدا کی وحدانیت (۲) کل بنی نوع انسان میں بلا تمیز رنگت و قومیت یکسانیت اور ان میں اخوت (۳) کل مذاہب کی مشترکہ صداقتوں کو ایک مذہب کی شکل میں جمع کرنا (۴) موجودہ مذاہب میں سے منافرت کو دور کرکے ان سب کو ایک مذہب کی طرف لانا۔ یہ کانفرنس امور بالا سے اتفاق رکھنے والوں کو ایک متحد پلیٹ فارم پر لاکر ہر ایک مذہب کے ذیل سے ذیل کی صداقتوں پر جو کسی نہ کسی شکل میں ہر جگہ موجود ہیں۔ روشنی طلب کرے گی [illegible] خدا کی ذات اور اس کا علم (۲) خدا کی [illegible] الہام (۳) ملائکہ (۴) معاد (۵) اعمال اور اس کا اثر [illegible] (۶) حقیقی اخلاق اور اس کے اصول (۷) بہشت دوزخ وغیرہ۔

امور بالا میں بعض امور وہ ہیں جو بانیان کانفرنس نے میری تحریک پر اپنی فہرست میں شامل کر دیئے ہیں۔ اب مسلمان خود ہی خود دل میں غور کریں۔ اب وہ کون مذہب ہے جو ان تمام امور کا بوجہ احسن اور بین طریق پر جواب دیتا ہے اور اگر میں شرط بھی لگا دوں جیسے کہ میں آئندہ کروں گا۔ کہ ان امور پر لکھنے یا بولنے والا اپنے بیان کو اپنی کتاب کے حوالہ اور عبارات سے مصدق کر دے تو پھر قرآن کریم کے سوا کوئی اور کتاب ہے۔ جو اس استدعا کو پورا کرے۔ خدارا ان پہلے چار اصولوں پر غور کرو۔ سب سے پہلے ان اصولوں کو اسلام کے سوا کس نے قائم کیا تیسرے اصول کے جواب میں کیا قرآن نے صحفاً مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ نہیں کہا۔ یہ لوگ ایک مذہب کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ وہ کون مذہب ہے۔ جو سب تعلیمات کا جامع ہے۔ پھر ان چار اصولوں کے ماتحت جن صداقتوں پر وہ روشنی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وہ وہی نہیں۔ جو اسلام نے صفت ایمان میں جمع کر دیئے ہیں۔ امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ الخ

پھر سب سے بڑھ کر ایک اور خوشی کا موجب میرے لئے اس امریکن مراسلت نے پیدا کر دیا ہے۔ جس کے لئے میں جس قدر خدا کے آگے سجدات شکر ادا کروں تھوڑے ہیں۔ یہ کانفرنس جو بیس سال سے لبرل کرسچن ایسوسی ایشن کے نام سے کام کر رہی ہے اور جس کا آخری اجلاس پیرس میں بھی اسی نام پر ہوا۔ جس میں برابر بیس سال کسی مسلمان نے حصہ نہ لیا وہ پیرس والی کانفرنس کے بعد جس میں اسلام پیش ہوا۔ ایک لمبی خط و کتابت کے بعد اس نتیجہ پر آ گئے۔ کہ اس مجلس کا نام آئندہ لبرل کرسچن ایسوسی ایشن چھوڑ کر یعنی تھیسٹ ایسوسی ایشن رکھدیا جاوے یعنی انجمن موحدین۔ آج بیس سال کے بعد لفظ کرسچن کو دور کرکے انہوں نے اس عصبیت کو تعصب کا خاتمہ کر دیا۔ جنہیں عیسائیت کے ساتھ تھی مسلمانو غور کرو۔ خدائے اسلام کس طرح دلوں پر تسلط کر رہا ہے علم النفس والقولی والوں سے دریافت کرو۔ کہ ناموں کا اثر کہاں تک ہمارے تعصب اور عصبیت پر ہوا کرتا ہے۔ یہ کس قدر زبردست اور لمبا قدم اس انجمن نے رکھا ہے۔ انہوں نے بحیثیت انجمن عیسائیت سے اب عملاً فارغ البالی حاصل کرکے موحدیت کا کامل جامہ پہن لیا ہے اور اس انجمن کا بہت سا حصہ جو ان میں اور اسلام میں ہے۔ ختم کر دیا ہے جس طرح نور اسلام [illegible]

تھا۔ جن میں ایک ورقہ بن نوفل تھا آج وہ یہاں پیدا ہو گیا ہے۔ جو عیسائی موحدین کا لفظ چھوڑ کر موحدین کے رنگ میں [illegible] کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو ان کو [illegible] پہنچا دے۔ کیا اس ایک فعل سے انہوں نے ہماری کامل عزت نہیں کی۔ وہ نادان جو اس اسلامی تحریک کی استخفاف میں لگے ہیں۔ وہ تاریخ عالم کے انقلابوں کو سامنے رکھکر غور کریں کہ یہ نام کا بدل دیا جانا ایک سال کا کام نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ بیسیوں سالوں کا تھا۔ جو چند ماہ میں بفضلہ طے ہو گیا۔ اسی ضمن میں ایک اور چٹھی کا خلاصہ بھی میں یہاں درج کرتا ہوں۔ جو ان مبارک تحریکات کے ایک جلیل القدر لیڈر نے مجھے بھیجی تھی اور جس کی نقل بجنسہٖ میں نے دہلی۔ لاہور وغیرہ مقامات میں بھیجدی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہماری اس تحریک نے عیسائی مشنری حلقہ میں گھبراہٹ ڈال دی ہے۔ مشنری دراصل اب مایوس ہیں ان میں کے عقلمند اب ہسپتال کالج اور اسکولوں کو اشاعت کا ذریعہ کر رہے ہیں لیکن یہ بے سود ہے۔ ہم ایک مذہب عالمگیر چاہتے ہیں۔ ہم اسے پیدا کریں گے [illegible] وہی دنیا کا آخری مذہب ہوگا۔ ہمارے نزدیک کچھ بھی [illegible] عیسائیت یا بدھ مذہب ہو۔ وہ مذہب وہ ہوگا۔ جس کے صفات ہم نے ذکر کر دیئے ہیں۔ یہ ان کی چٹھی کا خلاصہ ہے۔ پھر اسی کانفرنس کے ایک پریذیڈنٹ نے اس مذہب کی تعریف یہ کی ہے۔ کہ دنیا کا آئندہ مذہب وہ ہوگا۔ جو خدا کی اطاعت اور خلق خدا سے مروت و محبت سکھلائے۔ دیکھو فطرت سلیمہ کیا کہہ رہی ہے اب بتلاؤ کیا اسلام کی تعریف نبی کریم نے یہی نہیں کی۔ التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ

اب اے مسلم بھائیو! کیا یہ سونے کا وقت ہے۔ کیا یہ غفلت کا زمانہ ہے یہ تو ایام اللہ ہیں یہ تو موسم بہار کی اطلاع دے رہے ہیں اٹھو جاگو غفلت کو چھوڑو تم سب ایک اور نیک ہو جاؤ۔ کیا تم ان اخبار نویسوں کی آواز پر کان دھرو گے جو مسلمانوں کو ایک نکتہ پر جمع نہ ہونے دینے کے لئے مامور ہیں۔ کس قدر ظلم ان لوگوں نے اٹھا رکھا ہے۔ کہ میرے آقا مغفور حضرت قبلہ حکیم نور الدین صاحب قدس اللہ سرہ کی ایک تحریر میں کتر بیونت کرکے یہ اعلان کیا۔ کہ وہ مجھے غیر احمدیوں سے اس معاملہ میں الگ کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اسی تحریر میں آپ مجھے مصری۔ ترکی ایرانی طلباء کو اپنا ہمکر جمع کرنے کی تاکید فرماتے ہیں ایک زمانہ کو علم ہے کہ پانچ سال ہوئے جب میں نے باجازت مرشد پیسہ اخبار میں لکھا۔ کہ میرے نزدیک ہر ایک کلمہ گو اہل قبلہ جو کسی مومن کا مکفر نہ ہو مسلمان ہے اس میرے عقیدہ کے خلاف احمدی جماعت میں ایک فریق پیدا ہے۔ جس کی یہ رائے نہیں۔ میرے علم و یقین میں حضرت مرزا صاحب کا بھی یہی مذہب ہے جو میرا مذہب ہے اور حضرت قبلہ حکیم صاحب مغفور تو اپنی زندگی کے آخری ہفتہ میں اس امر کا فیصلہ کرکے میرے عقیدہ پر مہر صداقت لگا گئے ہیں۔ یہ باتیں پبلک ہیں اب محض اس ربانی کام یعنی اشاعت اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسرے احمدیوں کے خیالات کی نقل کرنا اور حضرت مرزا صاحب کی تحریر میں کتر بیونت کرکے یہ ظاہر کرنا کہ احمدی غیر احمدیوں کے متعلق میں کس قدر ظلم ہے۔ ان اخباروں کو چاہئے تھا کہ جہاں بعض احمدیوں کے اقوال نقل کئے تھے۔ وہاں یہ بھی لکھتے۔ کہ کمال الدین اور اس کے ساتھ ہزار در ہزار احمدی کسی کلمہ گو اہل قبلہ کو کافر نہیں سمجھتے۔ میں پھر دوبارہ لکھتا ہوں کہ جو کلمہ گو ہمارا مکفر نہیں میں اسے مسلمان سمجھتا ہوں اور اشاعت اسلام میں ان سے مل کر کام کرنا قرآن کی نص صریح کے ماتحت صحیح اور جائز سمجھتا ہوں اسی پر حضرت نبی کریم کا عمل تھا جہاں تک مسئلہ کفر ہے اسکی بنیاد ایک حدیث نبوی ہے یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے اور ہر ایک [illegible] اسی حدیث نبوی کی بنیاد پر خود کافر ہو جاتا ہے اس بنا پر میرے مرشد [illegible] حضرت قبلہ مرزا صاحب [illegible]

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام صفحہ ۲ سے آگے۔

"پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو۔ کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بائیس کروڑ مسلمانوں اور کلمہ گوؤں کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتویٰ کفر سے پہلے شائع ہوا۔ جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر بیجا ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور ہم پر یہ الزام لگائیں۔ کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا" دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۰

حضرت مرزا صاحب کا یہی مذہب آخر دم تک تھا جیسے انہوں نے اپنے وصال سے صرف پانچ چھ دن پہلے ظاہر فرمایا وہ مکفر مومن کے سوا کسی کی تکفیر کے قائل نہ تھے چنانچہ خود اپنے مکفر اول مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ جب اس نے ہمیں کافر کہنا چھوڑ دیا تو پھر تو میرا مذہب یہی تھا کہ میں اسے کافر نہیں کہہ سکتا اب اگر ہم مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے مکفر کو جس نے کل ہندوستان میں پھر کر ہمارے خلاف فتویٰ کفر حاصل کیا۔ اس رجوع کفر سے حضرت مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق کافر نہیں کہہ سکتے۔ تو بھلا ان کروڑ در کروڑ مسلمانوں کو جو ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں ہم معاذ اللہ کس طرح کافر کہہ سکتے ہیں یہی پکا اور سچا مذہب حضرت مرزا صاحب کا اور حضرت قبلہ حکیم نورالدین صاحب کا اور جماعت احمدیہ کے بہت سے عمائد کا ہے جو بزرگ دوسرے خیال کے ہیں وہ بھی عنقریب انشاء اللہ سمجھ جاویں گے ناسخ منسوخ کا باب احمدی جماعت کا ننگ ہے۔

اب میں پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں یہ مذہبی کانفرنس اپنے اس عالمگیر دورہ کیلئے اکتوبر ۱۹۱۹ء میں یہاں پہنچ جاوے گی اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اس کانفرنس کی استدعا شمولیت کو منظور کر لوں اور جو ارادہ میں نے عنقریب ہندوستان آنیکا کیا تھا اس کو چھوڑ دوں۔ میری اس شمولیت کانفرنس کے چار بھاری اغراض ہیں:۔

(۱) اہالیان کانفرنس پر اسلام کی اہمیت متحقق کرنا اور وقتاً فوقتاً پرائیویٹ یا پبلک حیثیت میں ان پر یہ روشن کرنا۔ کہ وہ اپنے مطالبات کے تکفل کے لئے اسلام کا مطالعہ کریں۔

(۲) اس سفر میں جہاں میں جاؤں اسلامک ریویو اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے ہر جگہ چھوٹے چھوٹے سنٹر اور ایجنسیاں قائم کروں۔

(۳) جاپان میں [illegible] پروفیسر برکت اللہ کے ساتھ مشورہ کر کے اس مشن [illegible]

(۴) اور یہ میری بھاری اور اصل غرض ہے کہ ان تین چار ماہ میں جو میں اس کانفرنس کے ہمراہ رہونگا ملتزماً تا یو یا مننہ اور رائل تروت امریکن سے جو شریک سفر ہونگے اتحاد و یگانگت اور محبت کے رشتہ قائم کروں جو شریف مزاج لوگوں کے چند ہفتے ملکر رہنے کا لازمی نتیجہ ہے اس سے میری غرض یہ ہے کہ امریکہ میں ایک اسلامی مشن قائم کروں اور ان لوگوں کے تعلقات سے مستفید ہوں گو حقیقی ناصر تو رب العلمین ہے لیکن یہ عالم اسباب ہے میرا ارادہ ہے کہ میں ۱۹۱۹ء کے سال کا ایک حصہ ہندوستان میں خرچ کر دوں اور اس کے اخیر میں امریکہ جاؤں اور وہاں ایک مدت تک رہوں یہ تعلقات میرے قیام امریکہ کے لئے ازبس مفید ہونگے یہ ظاہر ہے کہ اکتوبر ۱۹۱۹ء کے بعد میں انگلستان میں نہ ہونگا اور ممکن ہے کہ ایک عرصہ تک اسطرف ایسٹ آؤں میری غیر حاضری میں کیا انتظام ہوگا یہ ایک اہم سوال ہے ووکنگ کا مرکز ایک زبردست مرکز ہے جسکے مقابل لنڈن بے حقیقت ہے ہمارے اتوار کے لیکچر بہت ہی کشش کا موجب ہو رہے ہیں ان لیکچروں کے شریک ہونیوالے اب قریب قریب استعجاب اور دلچسپی کے مدارج کو طے کر چکے ہیں اور استفادہ اور طلب علم کی حد کے قریب ہو گئے ہیں خدا ہی جانتا ہے کہ تکمیل مدارج آخر کس وقت کے انتظار میں ہے میں نے تو مولیٰ کریم سے رو رو کر دعا کی ہے کہ اے مولا میں انکو تیرے دروازہ پر تو لے آیا ہوں ان کے دلمیں اسلام کے علم حاصل کرنیکا اور تیری باتوں کو شوق سے سننے کا شوق پیدا کر دیا ہے اب اس سے اگلا مرحلہ میرے اختیار میں نہیں وہ تیرا فعل ہے تو نے قرآن میں ایسا ہی کہا ہے اب اسکا جلوہ دکھلا آمین۔ پھر لنڈن کی نماز جمعہ اور اب لنڈن میں ہفتہ وار لیکچروں کا مستقل انتظام ہونیوالا ہے پھر سب سے نرالا اسلامک ریویو ہے اسکے مضامین اول تو اسکی موجودہ حیثیت سے آئندہ بہتر ہوں [illegible] کی موجودہ حیثیت کو قایم رکھیں اور اصل میری رائے میں مغربی دنیا تحریر سے ہی زیادہ مستفید ہو سکتی ہے میں نے اس سوال پر بہت غور کیا اور میں خوب سمجھتا ہوں کہ اس ریویو کی ایڈیٹری کا اہل وہی ہو سکتا ہے جس کو برسوں اسی مشق اور تجربہ حاصل ہوا اسکے میری رائے کا [illegible] کے سوا [illegible] نہیں جاتی انگریزی دان ہونا اور سوال ہے اور ہر ماہ میں ۴۸ صفحہ رسالہ کیلئے طیار کر لینا ایک مشنری ایڈیٹری کو چاہتا ہے جو مذہبی لٹریچر کا لکھنا ہر ایک کا کام نہیں اسلئے جہانتک [illegible] ایڈیٹری کا تعلق ہے اسکے لئے مجھے تین بزرگ قادیان کے نظر آتے ہیں یعنی مولوی محمد علی صاحب ایم اے مولوی شیر علی بی اے مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی یہ بزرگ ریویو ان ریلیجنز جیسے علمی پایہ کے انگریزی رسالہ سے برسوں سے تعلق رکھتے ہیں انگریزی کی کامل مہارت کے سوا عربی زبان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں مذہبی علوم سے انکا شغل گذشتہ بارہ چودہ سال سے ہے اسلئے میں ان کی انتخاب کی تجویز لاہور اور دہلی کے احباب کے آگے پیش کرتا ہوں اور یہ امر بالکل [illegible] کا ذکر کرتا ہوں اور محبت کے ساتھ اور اتفاق [illegible] رنگ ہو گیا نہ خود غرضی اور نفسانیت [illegible] ہو سکے

مسئلہ خلافت اور اختلاف آراء

حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ اور صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ایک سرسری نظر سے

ابھی کل کی بات ہے کہ ہم سب اسی ایک خیال پر کار بند تھے کہ کسی نبی یا ولی کا خلیفہ یا جانشین ہونا شرط نہیں ہے بلکہ خدمت دین مقدم ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خلافت سے یہ بات پایۂ تصدیق کو پہنچ گئی ورنہ اگر یہ نہ ہوتا تو آنحضرت کے بعد بجز حضرت علیؓ کے اور کوئی بھی حقدار خلافت نہ ہوتا۔ مگر اسوقت کے لوگ ہمارے جیسے توہم پرست اور بد اخلاق اور خود غرض نہ تھے اور نہ وہ دعوے دار خلافت ہی ایسے تھے۔ کہ اپنی بات کی پیچ میں خدا کے دین میں تفرقہ اندازی کا باعث ہوتے مثال کے طور پر اس جگہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم کا طرز عمل قابل ذکر ہے آپکی خلافت کی نسبت ابوداؤد میں عباد بن سماک سے روایت ہے کہ میں نے سفیان بن العوجا کو کہتے سنا کہ وہ خلفا جنکی خلافت منہاج نبوت (نبوت کے طریقے پر) پر ہے پانچ شخص ہیں سب سے پہلے ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ عمر بن عبدالعزیزؓ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔

روا البیہقی فی شعب الایمان عن النعمان بن بشیر عن حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا عاضا فیکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریۃ فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعہا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ثم سکت

یعنی شعب الایمان میں بیہقی نعمان بن بشیر سے بواسطہ حذیفہ بن یمان کی روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا جب تک خدا چاہیگا تم میں نبوت رہیگی پھر اسے خدا تعالیٰ اپنی طرف اٹھا لیگا پھر اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر جبتک اللہ تعالیٰ چاہیگا خلافت رہیگی اور پھر اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف اٹھا لیگا۔ پھر اس کے بعد موذی بادشاہ ہونگے اور جب تک خدا چاہیگا۔ تم میں رہینگے۔ پھر انکو بھی خدا تعالیٰ اٹھا لیگا پھر غالب اور ظالم بادشاہ ہونگے اور جب تک اللہ انکو تم میں رکھنا چاہیگا رہینگے تھوڑی مدت کے بعد انکو بھی خدا تعالیٰ اٹھا لیگا۔ پھر ایک زمانہ آئیگا جس میں سنت کے موافق نبوت کے طریقہ پر خلافت ہو جائیگی۔ اس کے بعد رسول خدا خاموش رہے۔

چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد بنوامیہ کا دور ظلم و بدعت شروع ہوا ہے جنہوں نے نظام حکومت اسلامی کی بنیادیں متزلزل کر دی تھیں عالم جب ان ہی میں قامع بدعت، محی السنۃ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو گو حسب سنت ملک عضوض سلیمان بن عبدالملک نے انہیں اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا تاہم چونکہ از روئے شریعت اسلام کسی امام کے تقرر کے لئے اسقدر کافی نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے مسجد عام میں فرمایا مسلمانو! چونکہ از روئے اسلام تمہارے انتخاب عام سے میرا تعین نہیں ہوا۔ اس لئے میں خلیفہ نہیں ہوں۔ تمہیں حق ہے کہ میرے سوا کسی اور کا انتخاب کر لو۔ لیکن سب نے یکزبان ہو کر ان کی خلافت کی تائید کی ان کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ ایہا الناس انی ابتلیت بہذا الامر من غیر رأی منی ولا طلبۃ ولا مشورۃ من المسلمین وانی قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعتی فاختاروا لانفسکم غیری۔ ترجمہ لوگو! میں اپنی رائے اور خواہش اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس لئے میں تم کو اپنی بیعت کے بارے سے سبکدوش کر دیتا ہوں۔ اب تم اپنی رائے میں بالکل مختار ہو۔ میرے سوا جس کو چاہو اپنا امام بنا لو۔

یہ ہے خلیفہ ربانی پنجم کا طرز عمل اور خلیفہ ثانی کے طرز عمل کو تو نمونیاً ۱۱ اپریل کے پیغام صلح میں دیکھ ہی چکے ہونگے۔ اللہ اللہ یہ کس قدر ایثار اور ان کے لفظ لفظ میں شان بزرگی نمایاں ہے۔

اور ادھر ہمارے حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ کیفیت ہے کہ ان کے پیشرو نے نہ تو ان کی خلافت کی نسبت کسی قسم کی تعیین فرمائی اور نہ کل قوم نے انہیں اپنا خلیفہ تسلیم کیا۔ اور جب دردمندان قوم نے دیکھا کہ نفاق کی آگ یوماً فیوماً قوم کے خرمن ہستی کو جلا رہی ہے۔ اور انہوں نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کے لئے کہ کل قوم آپکی خلافت پر متفق نہیں۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو اس کی تباہی میں کچھ نہ رہیگا [illegible] سب اصلاح کے لئے جماعت کے چیدہ معززین کا ایک ڈیپوٹیشن تیار کیا۔ مگر میاں صاحب نے دور ہی سے فرمایا کہ خبردار میرے پاس نہ آنا [illegible] تمہاری بات ہرگز نہ مانونگا۔ میں نصف انچ بھی اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرونگا۔ قوم تباہ ہوتی ہے۔ تو ہو جانے دو۔ لیکن میں تخت خلافت ہرگز نہیں چھوڑونگا۔ اللہ اللہ کیا خوب اخلاق فاضلہ اور [illegible] حلم و بردباری ہے۔ مصرعہ

"مگر ہر کس بقدر ہمت اوست"

الحق دہلی مطبوعہ ۲۴ اپریل میں ایڈیٹر الحق دہلی نعمت اللہ کے اس شعر ـــ

"دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم"

کا حوالہ دیتے ہوئے اسقدر از خود رفتہ ہو گئے۔ کہ گویا ان کے زعم میں اس استدلال کا کوئی جواب نہیں۔ اور ایسے وجد میں آئے کہ انہیں ابتک یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں اور کدھر ہیں۔ اور کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ انہیں تو شاید قیامت تک خبر نہ ہو۔ لیکن ہم انہیں سمجھائے دیتے ہیں سنئے حضرت! ولی نعمت اللہ صاحب کا شعر تو آپ کو نشان آسمانی کے صفحہ ۱۲ پر نظر آ گیا لیکن اس سے قبل وہ پیشین گوئی جو بالکل اس پیشگوئی کے ہم رنگ ہے۔ اگر ترمذی" یا مصنف میں" ملاحظہ فرمائی ہوتی تو اسوقت آپکو یہ دھوکا نہ لگتا جسکا کہ اب آپکی خاطر ذیل میں ذکر ہوتا ہے (ملاحظہ فرمائیے ! بوجہ عدم گنجائش کیوجہ سے عربی عبارت کو چھوڑ کر صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے) مصنف میں ابن ابی شیبہ حکیم بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عمر بن الخطاب فرماتے ہیں۔ کہ میری اولاد میں ایک ایسا شخص ہوگا۔ جو میرے بعد زمین کو انصاف سے بھر دیگا۔ اور اس کے منہ پر ایک تل بھی ہوگا"

لیجئے حضرت!!! یہ کسقدر صاف اور بین ہے۔ منہ پر تل کا نشان بھی بتلا دیا گیا ہے۔ لیکن آپ کے لخت جگر اس کے برعکس وقوع پذیر ہوتا ہے جس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ہمیں اس پیشگوئی کے برحق ہونے میں کوئی شک ہے۔ یا اس وقت تھا۔ کیونکہ وہ لوگ ہماری طرح اسقدر جلد باز نہ تھے کہ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے آرزومند ہوتے تھے۔ بلکہ انہوں نے نہایت استقلال سے اسکا انتظار کیا اور اس امر میں کسی قسم کی تفرقہ اندازی کا خیال تک نہ لائے۔ چنانچہ پیش گوئی حضرت عمر بن عبدالعزیز پر جا کر پوری ہوئی جیسا کہ ترمذی میں مذکور ہے۔ چنانچہ ترمذی سفیان سے روایت کیا ہے۔ ابن سعد ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم ذکر کرتے تھے کہ جب تک عمر کی اولاد میں ایسا شخص جو عمر جیسا کام کرے پیدا نہ ہوگا دنیا نہ گذریگی۔ کہ لوگ کہتے ہیں بلال بن عبداللہ بن عمر [illegible] ہونگے اور لوگ گمان کرنے لگے کہ [illegible] جن کی نسبت امیر المومنین عمر بن خطاب نے [illegible] لیکن بعد میں یہ ثابت نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عمر بن عبدالعزیز کو پیشگوئی کے مطابق ظاہر کر دیا"

[illegible] پیش گوئی پسرش یادگار مے بینم" کے ہم رنگ ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ آپ اسقدر سہل (ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں) سمجھتے ہیں کیا وہ واقعی مشکل (ہنوز دہلی دور است) نہیں ہے؟ سچ ہے ؎

"مگر ہر کس بقدر ہمت اوست"

پھر وہی اندھی تقلید

طلحہؓ اور زبیرؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور خود حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے حضرت علیؓ کی بیعت سے جیسا کہ کسی گذشتہ اشاعت میں ذکر ہو چکا ہے انکار کر دیا تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نسبت برعکس صاحبزادہ صاحب کسی قسم کا فتوے صادر فرمانیکی بجائے۔ ان کی شان میں یہ فرمایا کہ زبیر آنحضرت کے حواری ہیں۔ اور آپ پر دوزخ کی آگ حرام اور آپ کا قتل قطعی جہنمی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ زبیرؓ ہی وہ بزرگ ہیں کہ جنکی نسبت آنحضرت نے جنگ احد اور بنی قریظہ کے موقعہ پر دو دفعہ فرمایا تھا۔ کہ اے زبیرؓ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور اسی خیال سے جناب علیؓ حضرت زبیرؓ کے مقابلہ پر میدان میں نہ آتے تھے۔ یا اب یہ کہ عمر اور ابوبکر بننے کے شوق میں خادمان دین اور رفیقان مسیح پاک کلمہ واحد میں کفر اور فسق کے فتووں کے ڈھیر لگا دیئے جاتے ہیں۔ اور برگزیدگان قوم پر صرف اپنے مضامین کو مصالحہ دار بنانے کی خاطر منہ دراز یاں جیسے تشنیع اور ممنوع الفاظ چسپاں کئے جاتے ہیں۔ وہ نفع میں رہے اور ان گدی نشینوں کی مانند جن کا کہ کل تک ہم مضحکہ اڑا رہے تھے۔ آج خود ہم ایک گدی قائم کرنیکے کام میں اسقدر منہمک ہیں کہ حق جانتے تو جانتے لیکن اس خیال کے متعلق یہ کوشش رائیگاں نہ جائے۔ کیا خوب اتفاق حق ہے۔ کاش اگر ہمیں یہ خبر ہوتی کہ گدی قائم کرنیکے لئے جن تیروں اور تلواروں سے ہم کام لے رہے ہیں۔ وہ علیؓ اور زبیرؓ و معاویہؓ کے تیروں سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ تو ہرگز ہمارے کرمفرما الحق ایکسلیڈر قوم کے حق میں منہ دراز جیسا ممنوع نام زبان تک نہ لاتے ۔ اعوذ ذلک تو یہ تعقدے ہے" یا پھر وہی اندھی تقلید یار زندہ صحبت باقی۔

خاکسار
(ایس۔ایچ) محمد اعظم احمدی سرکوٹی

قبول اسلام! [illegible]

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۴ ؍ جمادی الثانی ۱۳۳۲ سنہ ہجری مطابق ۱۰ ؍ مئی ۱۹۱۴ سنہ عیسوی | نمبر ۱۲۷

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

افق مغرب پر طلوع آفتاب اسلام کی قبل از وقت بشارات

فتح باب نصرت

مسلمانو خدارا اتفاق کرو!

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا

(از جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام انگلستان)

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۲) قاری سرافراز حسین جیسے کہ اڈیٹر صاحب کامریڈ نے مجھے لکھا ہے کہ ۲۴ اپریل کو یہاں پہنچ جاویں گے نہ معلوم وہ از خود تشریف لائے ہیں یا ان کے اخراجات کا متکفل اصحاب دہلی پر ہے۔ بہرحال جیسے کہ میں نے لکھا تھا کہ ایک بزرگ سردست آجاوے وہ اب آ گئے ہیں اب میں اصحاب دہلی کی خدمت میں پھر وہ عرض کرتا ہوں۔ جو میں نے اپنی سابقہ چٹھی میں کی تھی۔ کہ وہ مسٹر شیلڈرک خالد کی خدمات کے متکفل ہو کر وہ خدمات میرے سپرد کر دیں ایک تو وہ آزمودہ دس سال سے مسلمان پھر عمدہ لیکچرار اور مضامین نگار پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان نومسلموں کا پہلا حق ہم پر ہے کہ ہم ان کو مسلمان کر کے ہر طرح سے اسلام سے آگاہ کر دیں پھر یہ وہ کام کریں۔ جو ہم نہیں کر سکتے مسٹر شیلڈرک بیکار نہیں ہے نہ روزگار کا متلاشی بلکہ برسر کار ہے لیکن میرے نزدیک اُس کو اپنے موجودہ کام سے الگ کر کے اس کام پر لگانا ازبس ضروری ہے۔ میں نے یہاں کے کل عمائد سے جن میں مرزا عباس علی بیگ ممبر انڈیا کونسل ہیں مشورہ کیا ہے۔ سب نے اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ پھر مسٹر شیلڈرک کا خرچ ایک سال کا قریباً اُس خرچ کے برابر ہے۔ جو ہندوستان سے یہاں پہنچنے اور واپس جانے کا تخمینہ احباب دہلی نے لگایا ہے ہاں اگر قاری صاحب اور مسٹر شیلڈرک کے علاوہ کوئی اور ضرورت احباب دہلی سمجھیں۔ تو بسم اللہ سید محمد علی شاہ صاحب کو بھیجدیں ہاں میری اور بھی ایک تجویز ہے وہ ابھی غور طلب ہے قاری صاحب جب یہاں پہنچ جاویں گے اور اُن کے حالات کو دیکھکر میرے ذہن میں ایک صورت ہے اُس صورت میں ممکن ہے کہ چند ماہ کے اندر اندر میں دہلی میں لکھوں کہ سید محمد علی شاہ یا کسی اور بزرگ کو اگر وہ پسند کریں تو بھیجدیں۔

(۳) میں نے ابھی لکھا ہے کہ میری غیر حاضری میں ایڈیٹر رسالہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ میں رسالہ کے سٹاف سے الگ ہوں گا اور اُس خدمت میں لگ جاؤں گا اس لئے اس کے بالمقابل لاہور فنڈ مجھے ایک جائنٹ اڈیٹر دیدے اور وہ اُن اصحاب میں سے ہوں جنکے اسماء گرامی میں نے اوپر لکھے ہیں اور اُسکے اخراجات کا متکفل لاہوری فنڈ ہو۔

(۳) جب کانفرنس مدارس پہنچے تو ایک اور مسلم نمائندہ مذہب ہمارے ساتھ شریک ہو اُس کے اخراجات اصحاب دہلی دیں۔ وہ کل ہندوستان میں میرے ہمراہ رہے اور ایسا ہی جاپان۔ چین اور اس عرصہ میں اگر میں اُسے موزوں حال سمجھوں تو پھر وہی بزرگ میرے ہمراہ امریکہ کے سفر کے لئے طیار ہو جاوے بہرحال یہ ازبس ضروری ہے کہ بہت جلد جس نے ہندوستان سے آنا ہو آجاوے۔ قاری سرفراز حسین تو پہنچ ہی گئے ہیں۔ میرا مطلب [illegible] ہے

کہ چونکہ میں ایک وسیع پیمانہ پر اشاعت اسلام کا کام شروع کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں روپیہ کی بہت ضرورت ہوگی اور پھر اس کام کا میدان صرف انگلینڈ نہیں بلکہ امریکہ۔ جاپان اور افریقہ کے بعض مقامات ہیں جہاں میں ایک مدت سے خط و کتابت کر کے بعض نتائج پر آ چکا ہوں اور ہمیں بہت سے مشنریوں کی ضرورت ہوگی اس لئے کل اپنی ہمت کو ایک مقام کی طرف لگا دینا شائد درست نہ ہوگا۔ میں نے کئی دفعہ یہ امر ظاہر کیا ہے۔ کہ یہاں کل کام تحریر کے ذریعہ ہوتا ہے اور بہت بھاری خط و کتابت ہو رہی ہے یہاں وہ آدمی آوے جو کلرکی اور خط و کتابت کرنے کا عادی ہو یا کر سکے وعظ اور لیکچر کے سامان ہو سکتے ہیں۔ لیکن اُن کے لئے خاص محنت کرنی پڑتی ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ جو کوئی ہندوستان سے آوے یہ سب بزرگ مئی جون میں یہاں پہنچ جاویں اور ایسا ہی مسٹر شیلڈرک صاحب کا تقرر بھی ۱۵ مئی تک ہو جاوے اور پھر ماہ اکتوبر تک یہ سب بزرگ میرے ساتھ مل کر کام کریں اور جو مجھے یہاں کا علم ہے اُس سے وہ واقف ہو جاویں اور پھر میں پورے اطمینان کے ساتھ یہاں سے قدم باہر رکھوں۔ میری غیر حاضری میں جو دقت ہے وہ یہ ہے کہ جو مقامی۔ قومی حالات اس دو سال کے اندر میرے علم میں آئے ہیں اور جن کا لحاظ معاملہ تبلیغ میں ازبس ضروری ہے اُنکا علم اِن نئے بزرگوں کو نہ ہوگا اس لئے بھی مسٹر شیلڈرک خالد کی خدمات سے استفادہ اُٹھانا میرے لئے ازبس ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ پھر میری واپسی کب اس طرف ہو برس کو یا دو برس کو۔ اگر میں امریکہ گیا تو وہاں مہینوں کا تو کام ہی نہیں ہے یہ میری دل کی تمنائیں کہو یا آرزوئیں کہو یا ارادے ہیں مولا کریم چاہے تو آسان ہو سکتے ہیں۔

مسلمانو! خدارا طیار ہو جاؤ۔ میری ان باتوں کو معمولی نہ سمجھو یہ حقیقت اور صداقت ہے خدا کی جناب میں اس اشاعت اسلام کا فیصلہ آج سے تیرہ صد برس پہلے ہو چکا ہوا ہے آفتاب مغرب سے نکلنے والا ہے لو ایک اور خوشخبری سن لو آج ایک نیپلز کا رئیس زادہ مسلمان ہوا ہے اُسکا تسلیم نامہ اسلام بھی آج کی ڈاک میں ملا ہے۔ خیر یہ تو خوشی ہے لیکن اس سے بڑھکر خوشی کا مقام یہ ہے کہ اُس کے اسلام کے لئے مشنری کا کام کسنے کیا ہے وہ میرا پیارا اور عزیز نومسلم مواہب الرحمن صلاح الدین یعنے وائی کونٹ لوئی پونیٹر بجیمو الاکیا مبارک مذہب اسلام ہے اُدہر وہ نواب زادہ مسلمان بنا اُدہر وہ مشنری بن گیا اُس نے مجھے ایک دفعہ لکھا کہ میں تم کو کچھ روپیہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ میں نے اُسے جواب میں لکھا تمہارا روپیہ مجھے بکار نہیں۔ ہاں تمہارے دل کی مجھے ضرورت ہے۔ جواہر دلوں کو میری طرف لے آوے بحمد اللہ اُس نے آج اپنا وعدہ پورا کیا۔ سو اسلام کی اشاعت کے دن آ گئے ہیں۔ غور کرو کیا خداوندی (زمانے میں کہاں کسی اور مذہب کی تاریخ میں اس قسم کے مذہب کے اختیار کرنے کے واقعات ہیں اور اسقدر جلد یہ خدا کے فضل ہیں اور محض فضل۔ کیا خدا تعالیٰ نے قرآن میں نہیں فرمایا کہ کسی ایک کے مرتد ہونے پر ایک جماعت مسلمان کر دیگا کیا بلقان میں نوک برچھی تلوار کی نوک سے مسلمان ارتداد پر نہیں پہنچائے گئے اب اگر قرآن کا وعدہ سچا ہے تو ایسے ہزاروں نفوس کے بدلے جن کو تلوار نے مرتد کیا اور وہ عیسائی ہو گئے۔ ہم کو لاکھوں عیسائی ملیں گے۔ جو مسلمان ہوں گے اس لئے وہ وقت آ چکا ہے اس لئے جو کوئی بھی خلوص طلب رضاء الٰہی بے نفسی کے ساتھ اور شہرت پسندی سے دور ہو کر اس طرف قدم اُٹھا دیگا خواہ وہ بے علم ہے بلکہ کیوں نہ ہو۔ وہ وہ کام کرے گا جو درسی کتابیں پڑھنے والے نہ کر سکیں گے یہ امر یقینی ہے کہ امریکہ میں ہمارے لئے وہ کامیابی

امریکہ کا خیال ہی سر میں لیکر گھر سے نکلا تھا انگلستان تو میرا ایک مدرسہ ہے جہاں رہکر کام سیکھنا۔ مغربی حالت سے واقف ہوتا اور کسی قدر اپنا مغربی دنیا کے علم میں آ جانا امریکہ جانے سے پہلے ازبس ضروری تھا امریکہ یورپ سے زیادہ گرم ملک ہے اور وہاں کے باشندے سرگرم جوش اور وسیع اخلاق اور آزاد لبرل۔ قدامت پرستی کے دشمن یہ ساری باتیں یورپ میں نہیں یورپ سخت قدامت پرست خصوصاً مذہبی معاملات میں واقع ہوا ہے پھر امریکہ مذہب میں مشرق کا پیرو رہنا چاہتا ہے پھر امریکن قومیں مشرق کی محکوم نہیں۔ رعونت حکومت یورپ کو مذہب اسلام سے ایک حد تک الگ رکھے ہوئے ہے محکوم کا مذہب قبول کرنا اُن کے لئے ایک مصیبت ہے پھر پیرس کی کانفرنس نے بہت حد تک گنجائش پیدا کر دی ہے اگر ویدانت یا ہمہ اوست جیسا بودا مذہب اُن جوگیوں کے ذریعہ امریکہ میں مقبول ہو سکتا ہے۔ جن جوگیوں کی آواز پر کان تک دھرنا انگلستان اور یورپ نے پسند نہیں کیا حالانکہ انہوں نے یہاں آ کر کوشش کی تو وہ اسلام جس نے چند ماہ کی کوشش میں انگلستان کی اخبارات سے خراج عزت حاصل کر لیا اور یورپ کو خواہ تھوڑے پیمانہ پر ہی سہی اپنی طرف متوجہ کر لیا اور ایک حد تک اپنے وجود کی مضبوطی کو محسوس کر رہا ہے کیا اُس کے لئے امریکہ خوش آمدید کہنے کو طیار نہیں مرور رہتے بابی مذہب کا اگر امریکہ مرکز ہے تو پھر اسلام کا توحق ہے سب سے اول ہے دراصل یہی مقام کام کرنے کا ہے۔ لیکن مرکز اشاعت کو ووکنگ لنڈن سے وابستہ کر دینا ایسے زبردست مصالح پر مبنی ہے کہ اس کا قیام ازبس ضروری ہے اور لازمی ہے کہ یہ مرکز ہمیشہ کے لئے رہے۔

اب رہے اس کانفرنس میں شمولیت کے اخراجات یہ دراصل بھاری اخراجات ہیں میں نے جس دن تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اُس دن سر سے وجاہت اور لیاقت کے خیالات کو نکال دیا مسکینی اور قوت لایموت پر گذارا کرنا اپنا فرض سمجھا۔ اور یہاں بھی ووکنگ کے اندر اندر رہنا ایسی طریق ہے لیکن وجاہت پسند ظاہر پرست مغربی دنیا سے کام بجز بیرونی تمکنت اور وجاہت کے نکلنا مشکل ہے اُن کے ہمراہ رہنا اُن کے ہم پلہ رہ کر ہی اُن سے عزت کرا سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اُن رفقاء کانفرنس کے ساتھ جہاز یا ریل کی اُسی کلاس میں میں سفر کروں جس میں وہ سفر کریں اُنہیں ہوٹلوں میں رہوں جن میں وہ رہتے ہیں ورنہ میں تو یہاں ہمیشہ تھرڈ کلاس میں ہی سفر کرتا ہوں اسلامک ریویو کا خرچ اور دیگر اخراجات یہاں کے اس وقت ستر پونڈ ماہوار سے تجاوز کر گئے ہیں اتوار کو میرا مکان ایک مہمان خانہ ہوتا ہے جس میں پندرہ بیس مہمان بیرونی ہوتے ہیں اور کچھ یہاں کے دوست۔ یہاں دو سال ضروریات سے ہیں ان سب اخراجات کا ایک سال تک نبھانا بھی میرے موجودہ فنڈس پر مشکل نظر آ رہا ہے اگرچہ خدا تعالیٰ ہی اس سارے معاملہ کا کفیل ہے بالفعال اسلامک ریویو کی خریداری اگرچہ دو ہزار سے کچھ متجاوز ہے اور وہ بھی دراصل کچھ نہیں۔ لیکن ہمارے بھائی بھی عجیب ہیں اول تو قیمت ہی بھیجنے کے متعلق توجہ نہیں کرتے۔ پھر بعض مطالبہ کے وقت خریداری سے انکار کر دیتے ہیں خدا علیم جانتا ہے کہ میرے پاس تو ان مطالبات کا اور دیگر حسابات کے قایم رکھنے کا عملہ بھی نہیں اور نہ عملہ کی گنجائش ہے میں اشاعت رسالہ میں کسی تاجرانہ اصول کو سامنے رکھنا حرام سمجھتا ہوں اس لئے خدارا میرے ساتھ تاجرانہ معاملہ نہ کرو۔ جس کے دل میں کچھ بھی درد ہو وہ اس فنڈ کو عند اللہ مضبوط کر دے۔ میرے ان اخراجات کانفرنس کے لئے میرے پاس اس وقت کوئی فنڈ نہیں۔ ہاں میری ذاتی جائداد تھوڑی بہت ہے۔ جو میں نے اپنے بچوں کی ضروریات کے لئے الگ کر دی ہوئی ہے مگر یہ ضرورت تو میرے لئے کسی بچہ کی شادی یا [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغامِ صُلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۱۱/ مئی ۱۹۱۴ء   نمبر ۱۲۷

فتنہ اندازوں سے بچو!

اس وقت ہماری جماعت ایک ابتلا کے نیچے سے گذر رہی ہے اور اس وقت وہ لوگ جو ایسے اختلافات قائم کرنے کی ایک عرصہ دراز سے کوشش کر رہے تھے۔ اپنی زبان درازی سے زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں اس وقت الحکم ۷ مئی ہمارے سامنے پڑا ہے۔ جس میں اس کے نام نہاد مصلح قوم ایڈیٹر نے جناب خواجہ صاحب اور آپ کے مشن کے متعلق وہ وہ بڑیں ہانکی ہیں اور اتنی غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ ممکن ہے کہ ہمارے وہ بھائی جو ایڈیٹر الحکم کی شخصیت سے ناواقف ہیں اس کے لکھے کو کالوحی من السماء سمجھ لیں اسلئے کچھ مختصراً عرض کرنا ضروری ہوا اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ کسی برتن میں ہوتا ہے۔ وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ جن لوگوں کے اپنے معاملات لین دین لوگوں سے گندے ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کو بھی اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اجرا الحکم سے زمانہ وفات مسیح تک اس کا مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کن کن حیلوں سے اس شخص نے قوم کا خون چوسا۔ آخر جب حضرت مسیح پر اس کی بدبختی ہوئی۔ جوع البقر کا راز کھلا۔ اور وہ قریباً ۱۹۰۲ء کے بعد کا زمانہ ہے تو یہ شخص حضورؑ کی نگاہ سے ایسا گرا کہ حضرت خلیفۃ المہدی کو بھی اس کی ترقی و استحکام کے لئے دعا کرنے کی توفیق بارگاہ الٰہی سے نہ ملی۔ جس کا ذکر خود حضرت والا نے کئی بار عوام کے روبرو کیا۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا جب اس شخص نے لنگوٹا کس کر حقوق العباد کو ضائع کرنا شروع کیا۔ تو خدا کی غیرت نے حضرت مسیح موعودؑ کی ناراضگی کے ذریعہ اپنا کام دکھایا۔ اور یہ شخص اس عظیم الشان انسان کی نظر سے گر گیا۔ جو جو الفاظ اس مکہ الٰہی نے اس شخص کی نسبت فرمائے ہیں اس کے سننے والے اس وقت بھی موجود ہیں اور اگر ان کی حس ایمانی مردہ نہیں ہوگئی ہے تو وہ گواہی دینے کو بھی تیار ہو جائیں گے۔

اس ابتلا کے وقت یہ شخص ابھرنے کی کوشش کر رہا ہے اور موقع تاک کر قوم کی جیبوں پر ہاتھ مارنا چاہتا ہے۔ بڑے بڑے بزرگوں کی عزت اوتار کر اپنے سر پر عزت کی کلاہ رکھنا چاہتا ہے کوئی اس سے پوچھے کہ یہ تیرا روپیہ جو تو قوم سے مختلف حیلے اور بہانے کر کے مانگنا چاہتا ہے یہ تجھے کس خدمت قومی کے بدلے نقصان ہوا۔ کہ قوم تیری روز افزوں جوع البقر کا شکار ہوتی رہے دوسروں کی حیثیت دیکھنے سے پہلے اپنی ہی حیثیت کا مقابلہ کر۔ ورنہ ہم تیری تحریرات کی رو سے تیرا طلسمی جال اور تیری بیہودہ کی مجھے وار اپیلوں سے قوم کو لوٹنے کا طریق طشت از بام کر دیں گے۔

اس اشاعت میں اس نے گورنمنٹ کا خیر خواہ بن کر خواجہ صاحب اور اشاعت اسلام کی تحریک کو پولیٹیکل تحریک قرار دیا ہے مگر گورنمنٹ حقیقی خیر خواہوں اور بدخواہوں کو بخوبی جانتی ہے اگر خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ مسلمانوں کے اندر لٹریچر موجود ہیں۔ گورنمنٹ کے خلاف ہے تو عنقریب تیرے چہرہ سے بھی نقاب اٹھا دیا جائیگا۔ کہ یہی الفاظ تو خود مسلمانوں کی نسبت لکھتا رہا ہے مگر چونکہ وہ ایڈیٹر الحکم جیسے وفادار کی قلم سے نکلے ہیں اسلئے باغیانہ نہیں اگر اس تحریر سے خواجہ صاحب نے احمدیت کے رنگ میں قوم کی پولیٹیکل پوزیشن کو گورنمنٹ کے سامنے مشکوک بنانا چاہا ہے تو پھر وہ رنگ جو علانیہ یہ شائع کر رہے ہیں کہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرے مدعی خلافت قتل کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ کہاں تک پولیٹیکل پوزیشن کو مضبوط بناتے ہیں سرکار انگریزی کے راج میں ہمارے نادان بھائیوں کی طرف سے قتل کے فتوے علانیہ شائع ہو رہے ہیں۔ جو عملی طور پر سیاست میں مداخلت کے ہم معنی ہے اگر کسی جاہل احمدی نے کسی "بیعت لینے کے مجاز" بزرگ کو اس قادیانی فتوے کی ماتحت قتل کر دیا۔ تو ایڈیٹر الحکم کے نزدیک غالباً یہ امر قوم کی پولیٹیکل پوزیشن کو گورنمنٹ کے سامنے مشکوک نہیں بنائیگا

جناب خواجہ صاحب نے اپنی یا دیگر بزرگوں کی خدمات کو جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور کیں "تحدیث بالنعمتہ" اور خدا کا فضل نہ اپنی قابلیت قرار دیا مگر ہمارے الٹے دماغ والے بھائیوں کو اس میں حضرت مسیح موعود کی ہتک کی بو آتی ہے اور جب وہ خود ایک مامور کی وصیت میں تغیر و تبدل کر کے اور ان پاک الفاظ کو جو وحی خفی کے ماتحت لکھے گئے تھے عملاً و قولاً منسوخ کر دیں۔ تو اس میں ایک مامور کی کوئی ہتک نہیں ایک مامور من اللہ کی کرسی پر ایک غیر مامور کو بٹھا دینا۔ یہ ہے ادب کی تعریف جو الحکم جیسوں کی لغات میں پائی جاتی ہے۔ خواجہ صاحب کی جس عبارت کو الحکم نے حضرت مسیح موعود کے آخر ایام کا لاہور میں گذارنا۔ ہم کو موقعہ مہمان نوازی عطا کرنا۔ ہمارے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہونا۔ ہمارے مال سے ان کا تجہیز و تکفین پانا یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ ہم فاسق نہیں بہرحال میں اس بحث میں پڑ کر ایک نیا باب متقابلہ قابلیت پر بحث کرنے کا کھولنا نہیں چاہتا۔ نہ میری غرض کوئی ذاتی حقوق پیش کرنے سے ہے۔ میں تو ایک سپاہی ہوں اور میدان جنگ میں مرنا چاہتا ہوں"

خدا را اے منصف مزاجو! کیا ان الفاظ سے خواجہ صاحب کوئی احسان جتا رہے ہیں۔ یا محض الحکم جیسوں کی کارد زبان سے اپنی بریت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ ہم فاسق نہیں۔ کیونکہ خدا کے پیارے مامور اور مسیحؑ کی شان پر یہ دھبہ ہے کہ وہ اپنی پاک اور مطہر زندگی کے آخری ایام معاذ اللہ گروہ فاسقین میں گذارے۔ خواجہ صاحب کے الفاظ سے تو حضرت مسیحؑ کی پاک بازانہ زندگی اور آپ کی مومنانہ فراست کی دلیل نکلتی ہے کہ اگر خدانخواستہ لاہور کے پاک ممبر منافق یا فاسق ہوتے۔ تو خدا کا برگزیدہ کبھی بھول کر بھی ان کا روادار نہ ہوتا اور پھر ہمارا ایمان ہے کہ ماموروں کو اللہ تعالیٰ ساری عمر کبھی غلطی پر قائم نہیں رکھتا۔ اگر خواجہ صاحب یا حضرت مولوی محمد علی صاحب یا کسی اور بزرگ قوم میں بقول الحکم دنیا کی حرص و آز اور قوم کے روپیہ کو ناجائز طور پر خرد برد کرنے کی خواہش ہوتی۔ یا خواجہ صاحب نے دوران مقدمہ میں معاذ اللہ کوئی ایسی ناجائز کارروائی کی ہوتی۔ تو میرا ایمان ہے کہ وہ بھی ضرور بالضرور حضرت مسیح موعود کی نظروں سے ایسے ہی گر گئے ہوتے جیسا کہ خود ایڈیٹر الحکم

اور . . . . بعد پھر ان کو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں کبھی حضور کی خدمت کا موقعہ نہ ملتا۔ جیسا کہ ایڈیٹر الحکم کو کبھی نہیں ملا۔ بلکہ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود آخری دم تک ایڈیٹر الحکم سے ناراض رہے اور خدا نے بھی اسے خدا کے مسیح اور قوم کی خدمت کا کوئی موقعہ نہ دیا۔ یہ ہے فرق درمیان مومن اور فاسق کے کہ خدا کے مامور کی مومنانہ فراست نے عملی طور پر ہر دو میں فرق دکھا دیا۔ پھر خواجہ صاحب کے ذیل کے الفاظ قابل غور ہیں۔

"میرا مطلب صرف یہ کہنے کا ہے۔ کہ شیعیت کو سامنے رکھو اگر ہم سب کے سب حضرت اعلیٰ کے فیض یافتہ فاسق ہیں تو بقول شیعہ گمان عشرہ مبشرہ کے صاحب منافق اور بے ایمان ہیں یہی وہ سبق ہے جو بولات دن جناب خلیفۃ المسیح آپ کو دیتے ہوئے جہان سے رخصت ہو گئے"

خواجہ صاحب کے ان الفاظ کا ایڈیٹر الحکم کے اپنے لکھے ہوئے الفاظ سے جو اس نے خود اپنے لئے پسند کئے ہیں۔ یعنے "رافضی ہونا" مقابلہ کرو۔ اور سوچو۔ کہ رافضی ہی تمام بزرگ اصحاب کو منافق اور بے ایمان اور فاسق کہتے ہیں۔ جب ایڈیٹر الحکم خود رافضی ہونا پسند کرتا ہے تو رافضیوں والے جو الفاظ بزرگ صحابہ مسیحؑ کی نسبت اس کی زبان یا قلم سے نکلیں وہ اسی کسوٹی پر پرکھے جانے کے لائق ہیں۔ جس پر اہل سنت والجماعت پرکھتے ہیں۔ انشاء اللہ کسی قریب کی اشاعت میں اس مصلح قوم کی اصل حقیقت قوم کا خون چوسنے والے کی موجودہ اور سابقہ تحریرات کو قوم کے سامنے پیش کیا جائیگا +

عساکر عثمانیہ کے اصلی اسباب ہزیمت

معزز ہمعصر پیسہ اخبار نے اپنی ۸/ مئی ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں کسی عربی رسالہ سے موضوع بالا پر ایک مضمون کا ترجمہ بطور خلاصہ درج کیا ہے۔ جس کے ذیل کے فقرات نہایت غور طلب اور تمام مسلمانوں کے لئے سبق آموز ہیں۔

"ان شکستوں کا اصلی سبب صرف یہ ہے کہ ترکوں میں اتفاق۔ یگانگت اور یک جہتی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ جس فوج کے سپاہیوں میں اتفاق نہ ہو۔ ان میں اور رہزنوں میں کچھ فرق نہیں ہوتا اس کے ثبوت کے لئے ہم وہ ناجائز کارروائیاں پیش کرتے ہیں جو حبش شرقی میں کرنیل انور بک۔ کرنیل جمال بک اور کرنیل طیار بک اور ان کے ہمخیال افسروں سے صادر ہوئی ہیں اسی طرح سے حبش مغرب میں سپہ سالار رضا پاشا کی خلاف مرضی جاوید پاشا کا شہر بمدی دشمنوں کے حوالے کرنا اور اپنی فوج کو اس بات کا حکم دینا۔ کہ اس شہر کو ترک کر کے باغیوں میں شامل ہو جاؤ۔ نیز شہر نوشہ اور فیرہ میں متعدد دفعہ اس کا اس قسم کی ناجائز کارروائیوں کا مرتکب ہوتا۔ یہ سب باتیں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ترکی فوج اور افسروں میں باہمی سخت ناچاقی ہے اور ان میں اتفاق و یگانگت کا نام تک نہیں ہے"

حقیقت میں اتفاق اور یگانگت میں جو فوائد اور برکات مضمر ہیں وہ بے اتفاقی نفاق اور خانہ جنگیوں سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتے کسی نے . . . .

فالب آکستاطا۔ یہی ایک مرض ہے۔ جس میں آج سب مسلمان مبتلا ہیں اور اپنے اعمال سے اس مہلک مرض کو اور بھی بڑھا رہے ہیں پس کیا ان کے لئے عبرت کا مقام نہیں کیا وہ ان تفرقوں۔ خانہ جنگیوں اور باہمی تعادی تکفیر و تفسیق سے کسی کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے بھائی انہیں باتوں سے سخت تباہی کا منہ دیکھ چکے ہیں ؟

فلاسفر کا فلسفہ

۵ مئی کے فلاسفر نے "مرزا صاحب میں کوئی خصوصیت نہیں تھی" کے عنوان پیغام صلح کے کسی مضمون متعلقہ نبوت مسیح موعودؑ کا حوالہ دیتے ہوئے خوب فلسفہ چھانٹا ہے۔ اور یہ سوال کیا ہے کہ اگر ان میں (مرزا صاحب) کوئی خاص خصوصیت نہیں تھی۔ یا نہیں ہے تو وہ مسیح موعود اور مہدی وغیرہ کے ناموں سے کیوں پکارے جاویں معمولی انسانوں کی بیعت کرنا چہ معنی دارد۔ ہمیں افسوس ہے کہ مصر فلاسفر نے یہاں بھی اپنے خود ساختہ فلسفہ کو دخل دے کر بیجا نکتہ چینی شروع کر دی۔ کیا فلاسفر ہماری کسی تحریر سے یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ ہم نے مرزا صاحب کی خصوصیات سے انکار کیا ہو کیا کسی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ نبی نہیں اس کی تمام دوسری خصوصیات کی بھی نفی کرتا ہے۔ کیا فلاسفر کے نزدیک کسی لفٹنٹ گورنر کی اطاعت درست نہیں۔ کیونکہ وہ اصلی حاکم نہیں۔ بلکہ کسی دوسرے حاکم وائسرائے کے ماتحت ہو کر کام کرتا ہے اور اس لئے وہ فلاسفر کے تجویز کردہ فلسفہ کے مطابق کوئی خصوصیت نہیں رکھتا افسوس ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

ہاں ہمارے فلاسفر صاحب نے اپنے کمال فلسفہ دانی کے باعث ذیل کی چند سطور میں الہامات کو بھی دماغی تخیلات کا نتیجہ قرار دے کر غلط قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ "تم تو آگے بھی کہا کرتے تھے الہام وغیرہ محض تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ ضروری نہیں۔ کہ وہ پورے ہوں۔ جیسے کہ مرزا صاحب کی قادیانی کی پیشین گوئی آج تک پوری نہیں ہوئی" واہ! کیا خوب! کیوں جناب جب الہامات دماغی تخیلات کا نتیجہ ہیں۔ اور اس لئے ان کا پورا ہونا ضروری نہیں۔ تو آپ کا یہ خیال بھی کیوں انہیں تخیلات کا ایک حصہ قرار دے کر غلط قرار نہ دیا جائے۔ آپ نے مرزا صاحب کی کسی پیشگوئی کا پورا نہ ہونا کا بطور دلیل بیان کیا ہے مگر پہلے آپ یہ تو بتائیں۔ کہ آپ کے حارث لیکھرام کی نسبت مرزا صاحب کی پیش گوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ اور اس لئے کیا مرزا صاحب کی وہ پیش گوئی بھی تخیلات کا نتیجہ تھی + اس کا جواب دیتے ہوئے ذرا دیکھ لیا

معذرت

اس سے پیشتر کسی گذشتہ اشاعت میں ہم بتلا چکے ہیں کہ برہمن سٹیم پریس لاہور میں دیتے جہاں آج کل اخبار چھپتا ہے) کام کے بڑھ جانے کے باعث اخبار کی طبع اور اشاعت میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے اپنے پریس کے قیام کا بندوبست کیا جا رہا ہے اب پھر اس امر کے اعادہ اور یاد دہانی کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کیونکہ ہمارے اکثر ناظرین اس بات کے شاکی ہیں۔ کہ اخبار وقت پر کیوں نہیں ملتا۔ وہ اس بات کو عملہ کی غفلت یا لاپرواہی کا باعث قرار دیتے ہیں۔ ہم اپنے محترم ناظرین کا تسلیات کی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اخبار کے غیر معمولی دیر سے شائع ہونے کا باعث صرف دوسرے مطبع کا دست نگر ہونا ہے۔ اور اس بات کا کوئی تسلی بخش انتظام اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنا پریس قائم نہ ہو جائے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہم اپنے ناظرین کو اطمینان کو دلاتے ہیں۔ کہ یہ وقت بہت دیر تک نہ رہے گی بہو انشاء اللہ امروز فردا میں اپنا پریس قائم ہونے والا ہے۔

ضمانت پریس

۷ مئی کی اشاعت میں احمدیہ سٹیم پریس کی منظوری کی اطلاع دیتے ہوئے غلطی سے "بلا ضمانت" کا لفظ لکھا گیا۔ جو صحیح نہیں۔ دراصل پریس کی منظوری پانچسو روپیہ ضمانت پر ہوئی ہے۔ اور ہم جناب اے جی لی ٹامسن صاحب بہادر کے شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے ہم سے انتہائی قلیل رقم ضمانت طلب کی ہے +

انجمن ترقی تعلیم کو ایک گراں بہا امداد

نہایت خوشی سے سنا گیا ہے کہ انجمن ترقی تعلیم امرتسر کو ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور نے مبلغ ایک ہزار روپیہ سالانہ کی مستقل امداد دینے کا وعدہ فرمایا ہے ہز ہائینس موصوف کی اس فیاضی پر جملہ مسلمانوں کو شکریہ ادا کرنا چاہئے امید ہے کہ دیگر والیان ریاست ہز ہائینس موصوف کی تقلید میں اپنی قومی انجمنوں۔ انسٹیٹیوشنوں اور قومی فنڈوں کا تکفل فرما کر سچی ہمدردی اسلام کا ثبوت دینگے اسلام اس وقت غریب ہے اس لئے ضرورت ہے کہ تمام دوسری ضروریات اور مصارف سے توجہ ہٹا کر اس کی اعانت کا ذمہ لیا جائے اس وقت متعدد انجمنوں نے ہندوستان میں ایک یا دوسرے رنگ میں اسلام کی امداد کا بیڑہ اٹھایا ہوا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی ایک کی حالت بھی اطمینان بخش نہیں . . . .

ہندوستان میں قبولیت اسلام کے دائرہ کی وسعت

مسلمانوں کا اشاعت اسلام کے متعلق اگرچہ اسوقت تک کوئی باقاعدہ انتظام نہیں لیکن "ہم اسلام کے سادہ اصول اور اعلےٰ و پاکیزہ قوانین" اپنے اندر ایک مقناطیسی جذب رکھتے ہیں۔ کہ جو شخص ان سے واقف ہو جاتا ہے۔ اگر اسکے دل میں ضد اور ہٹ کا کوئی شمہ نہ ہو۔ اگر اسکا ضمیر تعصب کی ناپاک آلائش سے قطعاً پاک ہو۔ تو اسے سوائے اس کے چارہ نہیں رہتا۔ کہ اس پاک مذہب کا حلقہ بگوش ہو جائے۔ ہندوستان میں بوجہ ہماری رہائش ہونے کے اس امر کے لئے بہت کھلا اور وسیع میدان ہے اور بعض تازہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اگر یہاں باقاعدہ کام کیا جائے۔ اور ایک خاص جماعت اسی امر کے لئے کھڑی ہو جائے۔ تو یہاں قبولیت اسلام کا دائرہ بہت جلد اور بہت زیادہ وسیع ہو جائیگا۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ بنارس سے ایک انگریز انجینیر کے مسلمان ہونیکی خبر آئی تھی۔ اب اخبار ہندوستان نے اپنی ۲ مئی کی اشاعت میں یہ خبر سنائی ہے کہ تحصیل حافظ آباد اور لائل پور میں ۶ ہندو بمعہ عیال و اطفال مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ تمام واقعات صرف اس امر کے لئے نہیں۔ کہ ہم گھر بیٹھے اپنا دل خوش کر لیں۔ اور اطمینان سے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں بلکہ ہمیں ان سے سبق ... حاصل کر کے اپنی کمر دن کو ور زیادہ چست کر لینا چاہیئے۔ اور اس بات کا باقاعدہ انتظام کرنا چاہئے۔ ان چند ایک پے در پے واقعات سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ اگر باقاعدہ کوشش کی جائے۔ تو قبولیت اسلام کا دائرہ کسقدر وسیع ہو سکتا ہے۔ شکر ہے کہ لاہور میں اسی امر کے لئے ایک انجمن بنام احمدیہ انجمن اشاعت اسلام قائم ہو گئی ہے جو اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر بہت اعلےٰ پیمانہ پر اسے چلانے والی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ تمام بہی خواہان اسلام انجمن مذکور کی ہمت بنت نیلوہ مالی امداد سے بڑھائیں اور جہاں تک ہو سکے۔ اس کام کو وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ یہی ایک کام ہے۔ جسکی تکمیل میں ہماری تمام ترقیوں کامیابیوں اور فلاح و بہبود کا راز مضمر ہے۔

مسٹر بارل ممبر پارلیمنٹ اور ہندوستانی اخبارات

ان دنوں ہندوستانی اخبارات اور پریس کی نسبت پارلیمنٹ میں بہت کچھ سوال و جواب ہو رہے ہیں۔ اور اس بات کا سہرا مسٹر بارل ممبر پارلیمنٹ کے سر ہے جنہوں نے ان سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر کے اپنی نیک دلی اور منصف مزاجی کا ثبوت دیا ہے۔ پچھلے دنوں مطبع زمیندار کی ضبطی پر مسٹر بارل نے صاحب وزیر ہند کو توجہ دلائی تھی اور ان سے اس بارہ میں تحقیقات کرنے کے متعلق سوال کیا تھا جس پر انہوں نے زمیندار کی اپیل کے نتیجہ پر اس بارہ میں غور کرنیکا ایک یا دوسرے رنگ میں ارادہ بھی ظاہر کیا تھا۔ اب سننے میں آیا ہے۔ کہ لائلپور کے ایک نئے ہمعصر "خالصہ اخبار" کے اجرا کے لئے جو ایک ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ اسپر بھی مسٹر بارل نے پارلیمنٹ میں سوال کیا اور اسکی وجہ دریافت کی ہے جسپر جناب وزیر ہند نے اسبارہ میں اپنی بے خبری ظاہر کر کے اسکی تحقیق کرنے کا وعدہ کیا ہے ان تمام واقعات اور سوال و جواب سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ میں انصاف اور ہمدردی انسانی کا مادہ قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ اور ایکے اکثر و بیشتر افراد حل و عقد اسقدر منصف مزاج واقعہ ہوئے ہیں۔ کہ اگر انکو انکی کوئی غلطی ذہن نشین کرا دیجائے تو وہ فی الفور اس کا ازالہ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ بجائے حکام کی کسی ایک غلطی پر شور و غوغا مچانیکے اسبات کی کوشش کی جائے۔ کہ نہایت مؤدبانہ طور پر آداب تسلط کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ انکی وہ غلطی انکے ذہن نشین کرا دی جائے اور بس۔ باقی یہ ہمارا کام نہیں۔ کہ ہم اپنی بات کو منوانے کے لئے بعض ایسی کاروائیاں شروع کر دیں۔ جو نہ صرف ملک کے امن و امان میں ہی خلل انداز ہوں۔ بلکہ شرعاً بھی ان کا رواج قطعاً ناجائز ہو۔

بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام۔ صفحہ ۷ سے آگے

میرے بعض دوست ضرور ایسے ہیں بعض میرے نادیدہ عاشق ہیں یا دینی کام سے دلچسپی اور محبت رکھنے والوں کی بھی ایک بھاری جماعت ہے اور بزرگوں میں سے جو ممکن ہے تمام میری تجویز کو اسلام کیلئے مفید سمجھیں اور میری اہلیت کے قائل ہوں اور مجھے اس کانفرنس میں اسلام کی وکالت کا اہل سمجھتے ہوں وہ بلا خیال نمود و ریا ... اور نفسانی خواہش سے الگ ہو کر محض اخلاص اور حسن مدد کریں تو معاوضہ اور خدا سے ہی طلب کریں ... اپنے تمام کام کو خدا پر چھوڑتا ہوں وما توفیقی الا باللہ۔ [illegible] منہم ... (ربنا لا تجعلنا ...) [illegible]

اللّٰہ اکبر خربت خیبر

صاحبزادہ صاحب نے یہ اولوالعزمی دکھائی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے معانی کی تشریح بہت ہی نرالی فرمائی ہے جو کبھی ہم نے کسی امام کی زبان نہیں سنی گئی۔

آپ نے اپنے شروع بیان میں ہم پر یہ الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ ایک طرف اسلام کی حد بندی کو لا الہ الا اللہ کہکر ایسا وسیع کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک سوائے دہریہ کے ہر شخص حتےٰ کہ یہود و نصاریٰ بھی مسلمان ہیں"۔

ہم حیران ہیں۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے ہماری کونسی تحریر یا تقریر سے یہ مطلب نکال لیا اور ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ یہود و نصاریٰ بھی مسلمان ہیں۔ آپ تو ہماری حد بندی کرتے ہیں۔ مگر خود خدا کی حد بندی سے نکلے جاتے ہیں جب کہ خدا نے قرآن مجید میں محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں کا نام سمّٰکم المسلمین کی آیت کے ماتحت مسلمان رکھا۔ اور یہود و نصاریٰ کو علیحدہ دو گروہ بتلایا ہے تو ہم قرآن مجید کے حکم سے الگ ہو کر کبھی یہود و نصاریٰ کو مسلمان کے نام سے نہیں پکار سکتے ہیں۔ اور نہ ہی ہمارا یہ دل گردہ ہے۔ کہ جن کا نام خدا نے مسلمان رکھا ہے۔ انکو یہود و نصاریٰ کا خطاب دیں۔ یہ تو صاحبزادہ صاحب کا ہی حوصلہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے والے اور کسی مسلمان اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنے والے مسلمانوں کا نام کافر رکھیں۔ اور قرآن مجید کی آیت کے مخالف مسلمان کہلانے والوں کو یہود و نصاریٰ قرار دیں ہم قرآن مجید کے کسی ایک حرف کے معنوں کے تغیر و تبدل کرنے یا مسلمانوں کے نئے نام گھڑنے سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

دوسرا الزام صاحبزادہ صاحب نے یہ ہم پر لگایا ہے کہ ہم کفر کے معنے ایسے وسیع کرتے ہیں۔ کہ ایک حکم کی تعمیل نہ کرنے سے بھی ہمارے نزدیک انسان کافر ہو جاتا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہم نے کوئی لفظ اپنی طرف سے پیش نہیں کیا۔ بلکہ قرآن کریم کی آیتوں اور حدیثوں سے بتلایا ہے۔ کہ کفر کا مفہوم شریعت میں کن کن معنوں میں آیا ہے۔

اصل میں صاحبزادہ صاحب سمجھے ہی نہیں۔ کہ حضرت مہدی زمان مولینا نور الدین مرحوم مغفور نے جو لا الہ الا اللہ اسلام کی حد بندی قرار دی تو کن معنوں میں دی۔ اول تو لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں یہ آ ہی نہیں سکتا۔ کہ موسےٰ کے وقت میں بغیر اقرار موسےٰ کی نبوت و رسالت کے بھی لا الہ الا اللہ کہنا موسےٰ پر ایمان لانا تھا۔ اور عیسےٰ رسول اللہ کے وقت میں بغیر اقرار عیسےٰ کے رسول اللہ ہونیکے ہی لا الہ الا اللہ کہنا عیسےٰ پر ایمان لانا تھا۔ اور نبی کریم محمد رسول اللہ کے وقت میں بغیر اقرار محمدؐ کے رسول اور نبی ہونے کے ہی لا الہ الا اللہ کہنا محمد رسول اللہ پر ایمان لانا تھا۔ لیکن اگر ہم فرض کے طور پر صاحبزادہ صاحب کی اس توجیہ بے توجیہ کو مان بھی لیں۔ کہ یہ صحیح ہے کہ لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں وقت کا نبی شامل ہوتا ہے۔ تب بھی آج مسیح امتی کو خلیفہ رسول اللہ ہیں۔ اور رسول اللہ کے فیض کی برکت سے اپنے آپ کو ظلی نبی کہتے ہیں۔ کسیطرح بھی لا الہ الا اللہ کے مفہوم میں نہیں آ سکتے۔ اور اگر اسی طرح خلفاء اور ائمہ اور اولیاء و صلحاء ظلی نبی پر ایمان لانا کلمہ لا الہ الا اللہ میں شامل ہے تو حضرت مرزا صاحب بھی اس مفہوم میں شامل ہیں۔ اور اگر لا الہ الا اللہ میں صرف تمام انبیا پر ایمان لانا شامل ہے۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب نہ اسطرح کے نبی اور نہ اسطرح کے رسول جسطرح کے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ تھے تو پھر کس طرح حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانا کلمہ لا الہ الا اللہ میں شامل گنا جا سکتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے معلوم نہیں کس علم کی بنا پر یہ فرما دیا کہ عیسائی جب کہیگا کہ میں مسیح کو ابن اللہ نہیں مانتا (بہتر)۔ تو سمجھا جاویگا کہ یہ عیسائیت سے تائب ہے۔ کیا عیسائیوں میں یونی ٹیرین فرقہ اسوقت تک موجود نہیں۔ پھر کیا وہ عیسائی نہیں کہلاتے ایسی کچی باتیں آپ کے لئے زیبا نہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں "نبی کریم کے وقت میں چونکہ شرک و بت پرستی کا دور تھا۔ اس لئے لا الہ الا اللہ کہنا اسلام میں داخل ہونے کے مترادف تھا اسی واسطے اعلان فرمایا من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ محمد رسول اللہ ماننے کو تو مشرکین مکہ تیار تھے۔

سبحان اللہ کیا مشرکین مکہ نے یہ کبھی کہا تھا۔ کہ ہم محمد رسول اللہ تو آپ کو مان لیتے ہیں۔ مگر لا الہ الا اللہ کو نہیں مانتے بلکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ وہ ہیں کے لفظ کو مشرکین عرب نے بغیر لا الہ الا اللہ کے اقرار کے محمد رسول اللہ کو ماننے کے لئے تیار تھے۔

جس طرح مصر کی عورتوں کا یوسف کو نیک بخت اور پارسا سمجھکر حاش للہ ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم ۱۲ : ۳۱ فرشتہ کہدینا یہ ثابت نہیں کرتا کہ واقعی حضرت یوسف فرشتہ تھے۔ بلکہ پاکیزگی کی وجہ نے فرشتہ کہنے پر ان عورتوں کو مجبور کیا تھا۔ اسیطرح اسوقت بھی اگر کوئی خدا سے خبر پا کر صرف پیشگوئی کرنے والا اپنے آپ کو نبی کہے۔ تو وہ حقیقی معنوں میں نبی اور واقعی رسول نہیں کہا سکتا۔ اور نہ حضرت نبی کریم کے فیض سے اگر آپ کی امت میں کوئی ظلی اور جزوی نبی ہو جائے تو اس سے محمد رسول اللہ کے بعد کسی نبی کا آنا مانا جا سکتا اور نہ اسکو دوسرے انبیا کی طرح ایمانیات کی جزو سمجھا جا سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ غلو جن طبیعتوں میں ہوتا ہے وہ امتی اور جزوی نبی کو حقیقی نبی اور حقیقی نبی کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور خدا کی حکمت کو پامال کرتے ہیں۔

"بیعت اطاعت لینے کا شوق"

الحکم کے کسی گذشتہ نمبر میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں میاں صاحب نے اپنی بیعت کو بیعت اطاعت قرار دیا ہے۔ اور وہ کل جماعت احمدیہ سے بیعت اطاعت لینے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جو قوم خدا کے مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت توبہ اور بیعت اطاعت کر چکی ہے اس سے میاں صاحب کیوں بیعت لینے کے شائق ہیں حضرت مسیح موعود خدا کے مقرر کردہ خلیفہ تھے۔ وہ حضرت نبی کریم صلعم کے ایسے ہی خلیفہ تھے جیسے کہ دوسرے روحانی خلفاء مکالمہ اور مخاطبہ الٰہی سے مشرف ہو کر خدا کی طرف سے مقرر ہوئے تھے۔ اس لئے ان کا حق تھا کہ وہ لوگوں سے بیعت توبہ اور بیعت اطاعت حسب فرمان خداوند کریم لیتے مگر میاں صاحب نہ تو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے جانشین ہیں اور نہ خدا نے انکو اپنی وحی و الہام سے مخصوص کر کے انکو کھڑا کیا ہے۔ اور نہ خدا کے مسیح موعود کی الوصیت کے رو سے کوئی انکی خصوصیت ثابت ہوتی ہے اور جانشین اپنا حضرت صاحب نے صرف صدر انجمن احمدیہ کو قرار دیا ہے تو پھر کونسی وجوہات ہیں کہ جنکے باعث وہ بیعت اطاعت احمدیوں سے لے سکتے ہیں؟ بیعت اطاعت روحانی رنگ میں لینے کا حق تو انکو اسی صورت میں حاصل تھا جب کہ وہ الہام الٰہی و مخاطبہ الٰہی سے کھڑے کئے جاتے اس لئے روحانی طور پر بیعت لینے کا انکو حق حاصل نہیں ہے اور جسمانی رنگ میں اطاعت لینے کا اس سبب سے حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ حاکم وقت نہیں ہیں۔ حکومت انگریزوں کی ہے جس کے ساتھ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اظہار اطاعت فرمایا ہے۔ اس لئے جسمانی اطاعت کی بیعت بھی انکی نہیں ہو سکتی ہے اگر اس لحاظ سے میاں صاحب بیعت اطاعت لینے کے شائق ہیں کہ وہ مسیح موعود کے فرزند ہیں تو یہ انکی سراسر غلطی ہے کیونکہ فرزند تو اور بھی موجود ہیں۔ مثلاً میرزا سلطان احمد خاں بہادر جو قابلیت و لیاقت میں میاں صاحب سے بڑھکر اور ہر طرح فائق ہیں۔ ایسے ہی میاں صاحب کے بھتیجے میرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے بھی اعلےٰ قابلیت میں مخصوص ہیں۔ تو کیا احمدی حضرات خاندان مسیح موعود کے ان ممبروں کی بیعت اطاعت کرنے کا کسی صورت میں حق رکھ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تعجب کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود تو گورنمنٹ وقت کے آگے اطاعت کا اظہار کریں۔ مگر میاں صاحب احمدیوں سے اس کے سراسر خلاف بیعت اطاعت لینے کا شوق ظاہر کریں۔ میاں صاحب کو اگر ایسا ہی بیعت اطاعت لینے کا شوق ہے۔ تو وہ یا تو حاکم وقت گورنمنٹ کی طرح ہونیکا اعلان کریں یا مامور من اللہ ہونیکا الہام اور کلام کے ذریعہ دعوےٰ کریں تاکہ اسپر غور کرنیکا احمدی حضرات کو موقعہ مل سکے۔ بجز ان صورتوں کے نہ تو بیعت لینے کا انکو حق حاصل ہے اور نہ انکا نام بیعت اطاعت ہی ہو سکتا ہے امید ہے کہ میاں صاحب غور کرینگے۔ اور خواہ مخواہ اپنا اور دوسرے احمدیوں کا محبت کی باتوں میں وقت ضائع نہ کرینگے میاں صاحب کو حضرت عمر و عثمان یا علامہ نور الدین مرحوم کی ریس نہیں کرنی چاہئے۔ جب تک وہ عملی رنگ میں اپنے آپ کو نیکیوں پارسائیوں اور عملی ایثار میں ان جیسا ثابت نہ کر دیں اور تبلیغ تام کا پورا پورا نمونہ نہ دکھلائیں تب تک وہ قابل قبول نہیں ہو سکتے۔ بیعت لینا خصوصاً ان سے جو خدا کے مسیح موعود جیسے مقدس انسان کے ہاتھ میں ہاتھ دے چکے ہوں معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو لوگ میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کن وجوہات اور دلائل کے ماتحت اس بیعت توبہ اور بیعت اطاعت کو ناقص خیال کرتے ہیں۔ جو وہ مسیح موعود کے ہاتھ پر کر چکے ہیں جسکی تکمیل میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت کئے بدوں ہو سکتی ہی نہیں حق یہ ہے کہ ایسی حالت میں کہ مسیح موعود خدا کا خلیفہ برحق تھا اور خدا کے حکم سے مشروعیت اطاعت اور بیعت توبہ لی۔ وہ بیعت نہایت زبردست اور واجب التعظیم ہے۔ اور جب تک احمدی ... [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

السنہ شرقیہ کی تعلیم:۔ (لندن ۶ مئی) آج منشن ہوس میں لندن کے سکول السنہ شرقیہ کی تائید میں بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ اور لارڈ میئر جلسہ کے پریسیڈنٹ تھے لارڈ کرزن نے اس مضمون کا رزولیوشن پیش کیا کہ امپریل و تجارتی بہبودی کے لئے السنہ شرقیہ کی تعلیم کا کافی انتظام و اہتمام ضروری ہے آپ نے کہا کہ مشرق کی کسی زبان کا جاننا بڑی بات ہے۔ سکیم ہذا تجارتی اہمیت کے لحاظ سے براعظم یورپ کے دیگر ممالک کے مقابلہ میں لندن کی درماندگی کو دور کر کے برٹش تجارت کو مشرق بعید میں ترقی و فروغ بخشنے کا باعث ہوگی۔ جہاں ہمیں ان تمک رقیبوں بالخصوص اہل جرمنی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

لارڈ کریو نے کہا کہ اگرچہ سکول کے متعلق دو متضاد قسم کے خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ تاہم واقف کاروں کی کثرت رائے ایسے سکول کی تائید میں ہے جہاں سے نوجوان حکام و افسر و انگریز ہندوستانی زبان کا علم حاصل کر کے بعد نہ ہند ہو سکیں لارڈ رے۔ لارڈ انچکیپ مسٹر فلنٹہ ٹل بگ اور مسٹر مانٹیگو ٹرنز نے بھی تقریریں کیں۔ سر ولیم اینس سر الجیرنن ڈنر تھے۔ مسٹر امیر علی۔ لارڈ جارج ہملٹن اور لارڈ جلسہ ہذا میں موجود تھے۔

البانیوں کی سفاکی:۔ (لندن ۶ مئی) مختلف ذرایع سے جو خبریں آئیں ہیں۔ وہ کوڈرا میں دو سو مسلمان البانیوں کی بیرحمی سے ہلاک کئے جانے کی اطلاع کی تصدیق کرتی ہیں۔ مظلوم کاشتکاروں کی جانیں ہاتھوں بعد باڑوں میں ہنچیں گاڑی گرگیں۔ نیچے ہار مودا بس نہایت بری ہیئت سے پائے گئے انہیں بری طرح زدوکوب کیا گیا تھا۔ بہت سے بچوں کی انگلیاں کاٹ دی گئیں تھیں۔ نیز کہا جاتا کہ سیکیوچ کے شمس وانکوا و دیگر مقامات میں بہت سے البانیوں کو ان کے مکانوں میں ہلاک کردیا۔ یا جلادیا۔

دولتمندوں پر ٹیکس:۔ مسٹر لائڈ جارج کا جدید بجٹ انگلستان فی الواقعہ بجٹ ۱۹۰۹ء کی طرح انقلاب انگیز ہے۔ کیونکہ اس میں اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ ان لوگوں پر ٹیکس لگایا جائے۔ جو ادا کر سکتے ہیں یہ ٹھیک نہیں کہ چنسلر پولیٹیکل خیرات سے لوگوں کے اخلاق بگاڑنے کو امرا سے روپیہ کھینچ رہا ہے۔ جدید بجٹ میں سڑکوں۔ تعلیم نرسوں کی تربیت امراض سینہ کے مقابلہ اور تحقیق امراض لیبورٹریوں کے لئے ۰۰۰ ۲۱۸۰ پونڈ زاید کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یہ تمام مدات اس قسم کی ہیں۔ جو قومی تصور ہونی چاہئیں۔ کنسرویٹو اخبارات بھی لکھتے ہیں کہ ایسے اغراض کے واسطے روپیہ سرکاری خزانہ سے ادا کرنا چاہئے۔ مقامی ٹیکسوں پر غور کرنیکی غرض سے جو شاہی کمیشن ۱۹۰۱ء میں مقرر ہوئی تھی۔ اس نے بالاتفاق سفارش کی تھی۔ کہ قومی اخراجات کے لئے سرمایہ بالعموم طاقت ادائیگی کے مطابق جمع کیا جائے۔ پس مسٹر لائڈ جارج نے محض کمیشن مذکور کی ہدایت و سفارش کو مدنظر رکھا ہے۔

انگلستان کے علم کو چیرز (نیویارک ۶ مئی) اخبارات کے نام ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب سو امریکن معروب بن سکتے سے نیو ارلینس پہنچے تو ان میں سے ایک نے یونین جیک یعنی انگلستان کے پھریرے کو جنبش دی۔ اور بقیہ نے چیرز دیئے۔ کہ یہ جھنڈا ہماری جانیں بچانے کا باعث ہوا ہے۔ پریزیڈنٹ ولسن و مسٹر برئیاں سکرٹری آف سٹیٹ امریکہ کے ناموں پر تحقیر کے نعرے بلند ہوئے۔

بائے سکاڈس پیرس میں:۔ (لندن ۶ مئی) پیرس میں ساتھ بائے سکاؤٹس کی نسبت دو سو انارکسٹوں نے تحقیر کے نعرے بلند کئے جس پر بائے سکاؤٹس ٹکڑوں سے حملہ آور ہوئے اور انارکسٹوں کو منتشر کردیا۔

پولیٹیکل تقریریں:۔ (لندن ۶ مئی) مسٹر والٹر لانگ نے ہربسن میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ گورنمنٹ کی مالی تجاویز نے ملک سے روپیہ خارج کر دیا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج کا یہ کہنا توہین انگیز ہے۔ کہ امرا اس کمی کو پورا کر دینگے۔ نئے مالیات کے سامنے پبلک کے سکون پر مسٹر والٹر لانگ نے اظہار تحیر کیا۔ مسودہ ہوم رول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس بات کا ذرا بھی خوف نہیں۔ کہ یونینسٹ ہوم رول کی نسبت کوئی سمجھوتہ کرینگے۔ اگر یہ مسودہ پاس ہو گیا۔ تو خانہ جنگی یقینی ہے۔

موسم خزاں کا سشن:۔ (لندن ۶ مئی) سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کا موسم خزاں کا سشن ہوگا۔

روسی پالٹیکس (ضرورت اصلاحات) (سینٹ پیٹرزبرگ ۶ مئی) [illegible]

بدتمیزی برپا ہوا۔ سوشلسٹوں نے انکی سخت مخالفت کی لیڈر ان کا نام ایم ٹیڈ ہے اس نے اخبار ٹریبون میں جمہوریت پسندی کا اظہار کیا تھا۔ سولہ سوشلسٹ پندرہ روز کے لئے معطل کئے گئے جن کو سارجنٹ ایٹ آرمز گارڈ کے سلسلہ ایوان سے باہر لے گیا۔ ہوس نے ۴۰ ووٹوں سے بخلاف ۷ ووٹوں کے یہ تجویز نامنظور کی کہ بجٹ کا مباحثہ اس وقت تک کہ ہوس میں ممبروں کی آزادی تقریر کا اطمینان نہ ہو جائے۔ ملتوی رہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

ضوابط محاسبین:۔ ہندوستانی ایوان تجارت بمبئی نے لوکل گورنمنٹ سے شکایت کی ہے۔ کہ محاسبین کے متعلق قواعد گزٹ میں شائع کرنے سے پہلے پبلک یا ایوان تجارت سے رائے نہیں لیگئی اور یہ کہ محاسبین کی فلاں فلاں جماعتوں کو تسلیم کیا جائے۔

خیانت مجرمانہ:۔ الگزنڈر ریوس ناظر عدالت ستارا پر ایک ذیر کورٹ آف وارڈ جایداد کے ۲۰۷۳ روپے کے متعلق خیانت مجرمانہ اور اسکے دو کلرکوں پر اعانت کا الزام عاید ہوا ہے۔

بحری انجمن:۔ بمبئی میں بھی نیوی لیگ کی ایک شاخ بسرپرستی گورنر بمبئی منعقد ہوگئی ہے۔

آتشزدگی بمبئی کا اثر:۔ حال میں ظاہر کیا گیا ہے کہ لیگل انشورنس کمپنی بمبئی آگ کا بیمہ کرنے کا کام بند کرتی ہے یہ کمپنی ۱۹۰۷ء میں قائم کیگئی تھی۔

بیوہ خانہ کی رپورٹ:۔ ہندو بیوہ ایسوسی ایشن پونہ کی ۱۸ ویں سالانہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ ایک جدید بیوہ خانہ تعمیر ہو رہا ہے سکول کے طلبا کی تعداد ۱۰۵ کے قریب ہے جن میں ۵۷ بیوہ اور ۸ کنواری و بیاہی ہوئی ہیں۔

اسلامی مدرسہ کا انعامی جلسہ:۔ انجمن اسلام بمبئی کے مدرسہ کا انعامی جلسہ گذشتہ ۲ مئی کو زیر صدارت مسٹر ایس ایم ایڈورڈز پولیس کمشنر منعقد ہوا تھا۔ قاضی کبیر الدین آنریری سکرٹری نے رپورٹ پڑھکر سنائی کہا کہ ۱۸۸۰ء میں ۶۰۰۰ سرکاری اور میونسپل کمیٹی کی پانچہزار روپیہ کی سالانہ امداد پر یہ سکول جاری کیا گیا تھا۔ صدر جلسہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کیلئے بڑی سے بڑی دولت قرآن شریف کی ہے۔

آرہ کا مقدمہ:۔ ایک سادھو اور اس کے ملازم لڑکے کو ہلاک کرنے کی جو کیفیت حال میں اخبارات میں شائع ہوئی ہے وہ ۲۴ اپریل کو پیش ہو کر ۱۵ روز کے لئے ملتوی ہوا تھا مکرر ۸ مئی کو اس کی سماعت ہونیوالی تھی۔

کلکتہ میں دیوانے کتے:۔ کلکتہ میں حال میں دیوانے کتوں کے کاٹنے کی وارداتوں میں بہت بڑی ترقی ہوئی ہے ۱۹۱۳ء میں جہاں کل اس قسم کی ایک سو اکتیس وارداتیں ہوئی تھیں وہاں صرف گذشتہ ماہ میں سگ گزیدگی کے ۴۳ کیس وقوع میں آئے۔ پچھلے ہفتہ ایک دیوانہ کتے نے ایلیٹ سٹریٹ میں گیارہ آدمیوں کو کاٹ کھایا۔ اور پرنس ہٹی اور دو اور آدمیوں کو ایک دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ پرنس علاج کیلئے کسولی روانہ ہوا ہے۔

حساب کے متعلق اعتراضات:۔ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے اکونٹنٹ جنرلوں اور دیگر صدر محاسبین کو اختیار دیا ہے۔ کہ کسی حساب پر اعتراض کیصورت میں اگر انہیں یہ معلوم ہو کر رقم اسقدر کم ہے۔ کہ چھان بین و صولیت کے اخراجات کی متحمل نہ ہو سکیگی۔ تو وہ اعتراض کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔

مہنتوں اور پجاریوں کا امتحان:۔ قانونی کونسل [illegible] میں عنقریب اس مضمون کا مسودہ پیش کیا جانیوالا تھا کہ آئندہ مہنت امتحان پاس کئے بغیر پجاری کا کام نہ کر سکیں۔ مسودہ ہذا کی سخت مخالفت ہونیکی وجہ سے اسے سردست ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تاکہ پبلک کو اسکے نفس مضمون پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کا موقع ملے۔

موٹر کا حادثہ:۔ سیوار پھولی (سیرامپور۔ کلکتہ) میں موٹر کار کا سخت حادثہ واقع ہوا۔ موٹر کار جسمیں مسٹر آرتھر بونارڈ کلکتہ کا ایک سوداگر سوار تھا۔ پوری تیزی سے جا رہی تھی کہ ایک لڑکی سوبالہ اور ایک عورت نیٹی نامی جمعیت میں آگئی۔ لڑکی کے سر و ٹانگوں پر اور عورت کی بائیں ٹانگ پر چوٹیں آئیں۔ لڑکی کی حالت مخدوش ہے۔ مگر عورت صحتیاب ہو رہی ہے۔ موٹر چلانیوالا چار سو روپے کی ضمانت پر رہا ہے۔

طوفان باد و باراں:۔ گذشتہ ۸ و ۹ مئی کو لاہور میں سخت آندھی چلتی رہی اور [illegible]

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

آستانہ میں علمی سوسائٹی:۔ آستانہ علیہ میں ایک علمی سوسائٹی قائم ہوئی ہے اس کا پہلا اجلاس ہالکیہ کے مکان پر ہوا۔ جو اس سوسائٹی کے روح رواں ہیں۔ صاحب موصوف نے ایک نہایت مدلل و فصیح تقریر میں فرمایا کہ چونکہ علمی ترقی اس موجودہ عصر میں بہت کچھ ہوئی ہے کوئی ایسا علم نہیں کہ تکمیل کو نہ پہنچا ہو۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی علم میں ترقی کریں۔ جس کی سب سے اعلیٰ صورت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے لئے ایک علم مخصوص کر کے اس میں ترقی کرے۔ اس کے بعد امراللہ آفندی سابق وزیر پبلک سروس نے اپنے سابقہ کا ذکر کیا جو انہوں نے علمی ترقی کے لئے دولت علیہ میں کی ہیں سائنس ریاضی۔ ترکی زبان۔ علوم اسلامیہ۔ ہر ایک شاخ کے لئے آدمی کئے گئے۔ تاکہ وہ اس میں تحقیق و تدقیق کریں۔ ایک جنرل کمیٹی قائم ہوئی۔ جس کے یہ سب لوگ ممبر ہوں گے پھر ہر ایک علم کی علیحدہ علیحدہ سوسائٹیاں قائم ہوں گی۔ تاکہ ہر شاخ کا ممبر اپنے علم کو ترقی دے۔

ترکی اور روسی جمعیت:۔ ناظرین کرام و قارئین عظام اس بات سے پہلے ہی واقف ہوں گے۔ آستانہ علیہ میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ترکی اور روس میں دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں اس انجمن کے متعلق اخبار (اتورکی) کے قائم مقام سے روس کے ایک بہت بڑے سیاسی مدبر نے بیان کیا ہے کہ جس مدعا و مقصد کے لئے یہ انجمن بنائی گئی ہے وہ نہایت کامیابی کے ساتھ پورا ہوگا کیونکہ جب ان دونوں حکمتوں کے مصالح مشترک ہوں گے تو ضرور ہے۔ کہ یہ دونوں حکمتیں آپسمیں حلیف اور دوست ہو جائیں۔

روسی قوم کی یہ بڑی خواہش ہے۔ کہ وہ ترکی قوم سے سلسلہ ارتباط و اتحاد کو بڑھائے اور وہ اس امر کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ ترکی اور روس میں ایک مستحکم اور لازوال اتحاد و اتفاق ہو جائے۔

دولت عثمانیہ کی ہوائی طاقت:۔ آستانہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ترکی عنقریب ایک ہوائی جہاز خریدنے والی ہے۔

یونان اور دولت علیہ:۔ بالعالی اس بات کی امید کرتا ہے کہ وہ یونان سے جزایر ایجئین کے متعلق گفتگو کرے اور چاہتی ہے کہ جزیرہ سانس و مدللی کو وہ کسی حالت میں بھی یونان کے حوالے نہیں کر سکتا۔ بلکہ ترکی اس وقت تک ان جزائر کو اپنے [illegible] ہوئے ہے۔

آستانہ کی حکومت اس امر کو ضروری سمجھتی ہے۔ کہ یونان بعض قربانیاں کرے۔ تاکہ بلقان میں امن و سکون قائم رہے مگر یونان اس قرارداد سے جو دول یورپ نے مقرر کر دی ہے۔ سر مو تجاوز نہیں کرنا چاہتا۔ ہمیں یہ بات بھی نہ بھولنی چاہئے۔ کہ جب یونان کسی امر کی ضرورت ہوگی کہ کو رضامند کرے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جزائر کے مسئلہ کو پھر طرح بحث پر لائے۔ مگر جو نقصان [illegible] یورپ خالی کرنے سے برداشت کرنا پڑا ہے۔ اسے مدنظر [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ کہ یونان جزائر کے معاملہ سے کبھی [illegible] ہوگا۔ اگرچہ اسے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ترکی سے دوستانہ تعلقات پیدا کرے۔

البانیوں اور باغیوں میں لڑائی:۔ اخبار طلان مظہر ہے کہ البانیوں کی مہم آئینی افواج کے سپہ سالار [illegible] نے باغیان ایپروس کو ایک چٹھی کے ذریعہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ شہر آرنیسا کیطرف نہ بڑھیں ورنہ اس کا تاوان [illegible] پڑیگا جس سے نہ صرف ان کی جمعیت پراگندہ ہو جائیگی۔ بلکہ [illegible] ہو جائیگا۔ باغیوں کے افسر نے اس چٹھی کا جواب دیا کہ ہم لوگ شہر [illegible] چنانچہ اس شہر کے قریب البانیوں اور باغیوں میں لڑائی ہوئی [illegible] نے اپنے مورچے مضبوط کر لئے۔ اس موقعہ پر ان کے تیس آدمی قتل ہوئے اور البانوی مقتولوں کی تعداد معلوم نہیں ہے۔

صفحہ ۳ کالم ۳ سے آگے

وہ بیعت قائم ہے۔ اور ایک احمدی کو ہرگز کسی احمدی کی بیعت کی ضرورت نہیں۔ کہ جو مامور من اللہ نہ ہو۔ تکمیل اطاعت ہم کو ملک معظم شاہ جارج پنجم خلد اللہ ملکہ کی کرنے کی حضرت مسیح موعود نے تعلیم دی اور خود عملی طور پر کی اسلئے ہم احمدی روحانی بیعت مسیح موعود کی اور جسمانی اطاعت ملک معظم کی کرنے کے لئے کسی کی بیعت کرنے کی ضرورت نہیں دیکھتے جو مسیح موعود کی بیعت کو نامعقول معاذ اللہ سمجھتا ہو۔ اگر وہ بے شک مامور من اللہ بیعت کی بے وقعتی کرے غیر ماموروں کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا اور مسیح موعود کی بیعت اختیار بدست مختار۔ لیکن یہ ظاہر کرنا امر ضروری ہے کہ کن دلائل و وجوہات سے وہ بیعت جو مسیح موعود کے ہاتھ پر کی فاسق ہوگئی جسکی تلافی [illegible]

جلد ۱ | لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۸ رجادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۸

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

(جو ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا۔)

برادران! السلام علیکم - یہ ہفتہ بھی بدستور گذر گیا - جلسہ اتوار حسب معمول تھا جو رپورٹ اخبار میں چھپی ہے وہ بجنسہٖ بھیجتا ہوں - دو باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں - سویڈن کے ایک صاحب مجھے لنڈن میں ملے - خط و کتابت کی اسلام سے محبت ظاہر کی - اور اسلام کے متعلق حالات ظاہر کئے - عیسائیت سے متزلزل تھے - لنڈسی ہال میں نماز جمعہ کے لئے بھی آئے اب اُن کا خط آج آیا ہے - وہ اسلامک ریویو طلب کرتے ہیں - دوسرے اور کسی ایک گرجا کے پادری ہیں - اُن کے پاس رسالہ بھیجا تھا - انہوں نے اپنی تصویر اور اپنے حالات لکھ بھیجے ہیں - اور خط بھی لکھا ہے کہ اس رسالہ میں مَیں نے اُس مذہب کو دیکھا - جو میرے نزدیک مذہب ہونا چاہئے - انہوں نے لکھا ہے کہ میں کئی سال سے مذہب کے متعلق غور و فکر کرتا ہوں - اور جس مذہب کی طرف میری طبیعت مجھے لیجا رہی ہے - وہ قریب قریب آپ کے رسالہ کے صفحوں میں نظر آتا ہے - میں نے ابھی اُس کو جواب نہیں دیا - قاری سرفراز حسین صاحب لنڈن پہنچ گئے ہیں - کل مجھے ملنے آئے تھے - شمولیت کام کی اجازت چاہتے ہیں - میں نے اُن کو عرض کیا - کہ اس میں اجازت کے کیا معنے - خدا تعالےٰ کا کام ہے جس کے دل میں خدا تعالےٰ چاہے - سچا اخلاص پیدا کر دے - اور اشاعت اسلام کا حقیقی جوش عطا کر دے - میں اُس کے ساتھ ہوں - اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ انہیں اس مشن کے لئے مفید اور با برکت ثابت کرے کون جانتا ہے کہ کسی میں کیا جوہر مضمر ہیں - کسی کی گذشتہ اچھی یا بُری زندگی . . . . سے آئندہ حالات کی کوئی قطعی دلیل نہیں ہو سکتی - اللہ تعالےٰ جب فضل پر آ جاتا ہے تو از زمین و آسمانے سکندر کا معاملہ نظر آنے لگتا ہے خدا کے ہاں اگر کوئی چیز قابل عزت ہے تو خلوص نیت - اخلاص کسی کا ضائع نہیں جاتا اگر قاری صاحب کو اخلاص ہی کشاں کشاں یہاں لایا ہے - اور کسی کو حق نہیں کہ کوئی شخص اس کے خلاف قیاس کرے - تو یہ اخلاص ہی سب معاملات کا کفیل ہو کر اُن سے سب کچھ کرا دے گا - خدا کرے ایسا ہی ہو -

از مسجد ووکنگ -

کمال الدین

انجمن ترقی تعلیم مسلمانان

کے

چوتھے سالانہ جلسہ کی مختصر روئداد

خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس عظیم الشان قومی جلسہ کا انصرام نہایت خوبی خوش اسلوبی اور حوصلہ افزا کامیابی سے ہو گیا ہے اور قوم کی تعلیمی امیدوں میں زیادہ تقویت کا سامان فراہم ہو گیا ہے +

انجمن ترقی تعلیم کے قیام کو ابھی چار سال پورے ہوئے ہیں اور چار ہی سالانہ جلسے ہوئے ہیں مگر انجمن کسی ایسے مبارک وقت میں قائم ہوئی اور ایسے نیک نیت مخلصوں نے اس کی بنیاد ڈالی کہ خداوند کریم کی مہربانی سے اس کا ترقی کا قدم نہایت خوبی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس کے متعلق قوم کی خوشگوار امیدوں میں ہر سال نئی روح پھونکی جاتی ہے -

چوتھا سالانہ جلسہ جو ۲۵-۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء کو منعقد ہوا - گذشتہ اجلاسوں سے بڑھ چڑھ کر کامیاب ہوا اس اجلاس کی کامیابی خاص امتیاز رکھتی ہے قوم کے باخبر اصحاب جانتے ہیں کہ اس سے پہلے سالانہ جلسوں میں کرسی صدارت کی زینت قوم کے وہ بزرگ اور معزز و ممتاز بزرگوار ہوتے رہے ہیں - جو دنیوی وجاہت کے ساتھ قومی ہمدردی کے آسمان پر ماہتاب و آفتاب سمجھے جاتے ہیں - مگر چوتھا سالانہ جلسہ ایک قدسی نفس بزرگ کی صدارت کا فخر حاصل کرنے کیلئے باعث خاص عظمت و برکت کا موجب ثابت ہوا -

اگرچہ ایسے قومی جلسوں کے منتظم و کارکن ہر کام کے واسطے ابتدائی اہتمام اور انتظام کا پروگرام اور ڈھانچہ قبل بنا لیتے ہیں مگر عملی کام کے وقت ہمیشہ وقت کم اور کام زیادہ ہو جاتا ہے اور آخری کام یعنے جلسہ کا پروگرام باوجود مصمم ارادہ اور عزم بالجزم کے عموماً تنگ وقت ہی میں شائع ہوتا ہے انجمن ترقی تعلیم کے چوتھے سالانہ کا پروگرام بھی کسیقدر تنگ وقت ہی میں شائع ہوا - مگر قوم کے سچے ہمدرد اور انجمن کے مخلص معاون صرف جلسہ کی تاریخوں کے منتظر تھے کسی پروگرام کے محتاج نہ تھے چنانچہ بعض اصحاب ۲۴ اپریل کی شام کو ہی تشریف لے آئے اور ۲۵ اپریل کی صبح کی ٹرینوں نے تو ہندوستان بھر کے فدائیانِ ملت کو امرتسر کے پلیٹ فارم پر لا جمع کیا - سٹیشن پر انجمن کے منتظم استقبال اور سواری وغیرہ کے انتظام کے واسطے موجود تھے - جو معزز اور محترم مہمانوں کو اُتارتے اور سوار کرا کر شہر کو روانہ کرتے تھے صبح کو ۹ بجے تک معزز ین قوم کی عظیم الشان جماعت آنریری جنرل سکرٹری انجمن کی کوٹھی پر جلوہ افروز ہو گئی - جہاں حسب معمول تمام حاضرین کی چاء وغیرہ سے تواضع کی گئی - چاء ناشتہ سے فارغ ہو کر تمام اصحاب جلسہ گاہ (لالہ لال) کو تشریف لے گئے جہاں ہزاروں مشتاق ہمدردانِ قوم منتظر بیٹھے تھے - چنانچہ جب تمام حاضرین با قرینہ بیٹھ گئے - تو جلسہ کی ابتدا تلاوت کلام مجید سے ہوئی - اور بعد ازاں شیخ صادق حسن صاحب بی اے - بیرسٹرایٹ لاء خلف اکبر جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس اعظم امرتسر نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا - اور ایک موثر اور دلچسپ تقریر میں شہر امرتسر کی تجارتی خصوصیت تجارت کے فواید بیان کر کے قوم کو تجارت کی طرف توجہ کرنے کی تاکید کی - مولوی غلام محمد صاحب اختر نے تجویز صدارت پیش کی - اور اعلیٰ جناب مولانا قاری شاہ محمد سلیمان صاحب سے کرسئ صدارت کو زینت بخشنے کی التجا کی - جناب مرزا ظفر علی خانصاحب بی اے جج عدالت خفیفہ امرتسر نے تائید فرمائی اور مرحبا . . . . . کے مسرت فزا نعروں میں جناب اقدس نے کرسئ صدارت کو متمتع فرمایا اور ایک قیمتی مفید اور پُر اثر تقریر صدارت فرمائی جس کی نسبت اس وقت کوئی توضیح یا تعریف بیکار ہے کیونکہ جناب ممدوح کی معجز بیانی محتاج تعریف نہیں تقریر صدارت کے بعد آنریری سکرٹری نے سالانہ رپورٹ پڑھی - جو مفید معلومات کے ساتھ انجمن کی سال بھر کی مفید خدمات اور قابل قدر کارناموں کی مجموعہ تھی - اب جناب حکیم الہ یار خان صاحب جوگی کی نظم کا وقت تھا مگر جوگی صاحب کا معذرت نامہ کا تار اجمیر شریف سے آیا کہ وہ نہایت مجبوری کے باعث شمولیت سے قاصر ہیں اور انہیں اس بات کا افسوس ہے - جوگی صاحب کی نظم کا وقت پنجاب کے مشہور پنجابی شاعر جناب مولوی عبد العلی صاحب المعروف حافظ محمد اصاحب نقشبندی گوجرانوالہ کے حصہ میں آیا - کیونکہ حافظ صاحب کو کشمیری کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے سیالکوٹ تشریف لے جانا تھا - حافظ صاحب کی نظم نے اس وقت کی قدر و قیمت بڑھا دی اور حاضرین کو محو حیرت کر دیا آپ کی موثر نظم اور وسیع معلومات میں ایک ایسی بات تھی - جس نے ان تمام قابلیتوں کے واسطے سونے میں سہاگے کا کام دیا اور وہ اثر تھا - جو حافظ صاحب کے قومی درد کو دل سے لیکر الفاظ کی صورت میں لکھا تا اور زبان سے نکال کر پھر دلوں میں جا متمکن کرتا تھا - گویا ایک برقی رو تھی جو حافظ صاحب کے دل سے پیدا ہو کر ہزاروں دلوں تک پہنچ رہی تھی - اس دلچسپ سماں کے ساتھ پہلا اجلاس ختم ہوا اور تمام مہمانوں نے آنریری سکرٹری کی کوٹھی پر جا کر کھانا تناول فرمایا -

بعد دوپہر دوسرا اجلاس شروع ہوا - مولوی محمد رمضان صاحب نے نعت شریف پڑھی - اور حسن اتفاق سے حاضرین کو جناب حافظ محمد صاحب کے کلام سے مستفیض ہونے کا دوبارہ موقع ملا - جن کے بعد جناب منشی غلام قادر صاحب فرخ ایڈیٹر رسالہ انسان نے اپنی پاکیزہ نظم پڑھی - جو بہت پسند ہوئی - آخر میں پنجاب کے مشہور قومی ہمدرد جناب مولوی الف دین صاحب وکیل کیمبل پور نے دلچسپ تقریر فرمائی اور دوسرا اجلاس ختم ہوا +

۲۶ اپریل کی صبح کو ۸ بجے جلسہ شروع ہوا - چونکہ اعلیٰ جناب قاری صاحب کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی - اس لئے جناب ممدوح ۹ بجے تشریف لائے اور اُن کی تشریف آوری تک مرزا ظفر علی خاں صاحب جج عدالت خفیفہ امرتسر نے جلسہ کی صدارت فرمائی - جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے تلاوت کلام مجید فرمائی اور ایک تقریر فرمائی جو دینی معلومات اور دینی دیانت کا مجموعہ تھی - مرزا صاحب کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی تقریر بھی اسی دینی رنگ میں نہایت قابلیت سے ہوئی اور صاحب پنجاب کے مشہور اور جادو بیان مقرر جناب حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لاء کی باری تھی - حکیم صاحب نے اپنی فصاحت و بلاغت و قدرت بیان سے ایسا جادو کیا - کہ ایک بیخودی کا عالم طاری تھا - بعد ازاں شیخ غلام محمد صاحب طور ایم اے نے اپنی عمدہ قومی نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی اور حاضرین سے داد حاصل کی جناب شیخ عبد القادر صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء ایڈیٹر پراسیکیوٹر لائل پور کی فاضلانہ تقریر کے بعد اعلیٰ جناب صدارت مآب نے وعظ فرمایا - وعظ کیا تھا - چاروں طرف نور برس رہا تھا - وجدانی کیفیت طاری ہو رہی تھی - دلوں میں قرون اولیٰ کی ایمانی کیفیت جلوہ نما ہو رہی تھی - اثر بے تابانہ دلوں کو پامال کر رہا تھا - اور مرحبا کے نعروں سے ہال گونج رہا تھا - جب جناب اقدس نے اس سفر کو اپنا آخری سفر پنجاب ظاہر کر کے دکھا دی تو عالم رقت نے ایک شور برپا کر دیا - جناب صدارت مآب کی آخری تقریر اور تمام قوم کے لئے دعائے خیر کے ساتھ جلسہ کے بخیر و خوبی سرانجام پانے کا اعلان ہوا - اور جناب خواجہ مظہر حسین صاحب بی اے وکیل و جائنٹ سکرٹری انجمن نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا +

انجمن ترقی تعلیم کے اجلاس میں جن اصحاب کی قابلیت نے حصہ لیا اُن کا تذکرہ ہو چکا - لیکن جن ہمدردوں اور ملت پرستوں کی قابلیت کے ساتھ اخلاص اور ہمت مردانہ کا بھی حصہ ہے اُن کا تذکرہ باقی ہے انجمن کے معاونوں کی عالی ہمتی ہزار تحسین و آفرین اور اجر عظیم کی مستحق ہے - کہ انہوں نے انجمن کے مفید اور کار آمد مقصد کو نہایت روشن ضمیری سے خیر مقدم کیا اور صرف چار سال کے عرصہ میں اُسے ایسی منزل تک پہنچا دیا ہے - جس سے منزل مقصود کا پتہ لگنا بہت آسان ہو گیا ہے اُس جلسہ میں جہاں قابلیت کے جوہر قوم کے واسطے چراغ راہ بن رہے تھے وہاں قومی فیاضی گوہر مقصود کا رستہ بھی بتا رہی تھی - چنانچہ عالی ہمت اصحاب انجمن

(بقیہ کے لئے دیکھو صفحہ ۳ - کالم تیسرا)

جناب مولانا مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی بروز منگل ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء شام کے آٹھ بجے . . .

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ — مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۲۸

عورت اور اسلام

یا ایہا الذین امنو قوا انفسکم و اھلیکم نارا

منجملہ ان بے شمار اعتراضات کے جو غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مشنریوں کی طرف سے اسلام پر اس وقت تک ہوئے ہیں اس اعتراض کو بہت ہی زبردست اور لاجواب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام نے عورت کو کوئی حیثیت اور رتبہ نہیں دیا۔ بلکہ اس کے لئے ایسے ایسے قوانین وضع کئے ہیں۔ جو بجائے اس کی روحانی اور تمدنی و معاشرتی ترقی میں ممد ہونے کے اسے دنیا کی مذلت و ذلت کے ہولناک گڑھے میں پھینکنے والے ہیں۔ اور کہ اسلام عورت میں روح ہونے کا قائل ہی نہیں۔ وغیرہ وغیرہ بظاہر یہ اعتراضات بہت سخت معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور کر کے دیکھا جائے تو ان اعتراضات کی بنیاد قرآن و حدیث یا کسی اسلامی حکم پر نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی آج کل کے ان ناگفتہ بہ حالات و واقعات کی بنا پر اس ساری عمارت کو بنیاد رکھی گئی ہے جو کہ زمانہ اکثر مسلمانوں کے اس سلوک اور رویہ سے مترشح ہوتے ہیں۔ جو انہوں نے عورتوں کے ساتھ کسی ایک یا دوسری وجہ سے روا رکھا ہے۔ اس بات کی تصدیق اس امر سے بخوبی ہوتی ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان نے جب پبلک لیکچروں اور وعظوں کے ذریعہ اس بیہودہ اعتراض کی قلعی کھولنی شروع کی اور قرآنی آیات کے حوالہ جات سے آپ نے ثابت کر دکھایا کہ اسلام نے عورت کو جس قدر عزت اور حیثیت دی ہے کسی اور مذہب نے نہیں دی۔ تو وہاں کے پادری چلا اٹھے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ **ہندوستان میں وہ اسلام نہیں جو یہ شخص پیش کرتا ہے۔**

معزز ناظرین! ان مندرجہ بالا الفاظ پر ذرا غور کر کے دیکھو کہ یہ ہمارے اندرونی حالات کا صحیح آئینہ نہیں۔ کیا ایک پادری کا ہمیں ملزم کرنے کے لئے ہمارے حالات اور نمونہ کو پیش کرنا اس بات کو ظاہر نہیں کرتا۔ کہ افعال کا اثر بہ نسبت اقوال سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ بیشک اسلام ایک اعلیٰ مذہب ہے اس سے تو تمام مذاہب سے اعلیٰ و برتر ہیں۔ لیکن اب تو یہ سب باتیں پرانی اور بوسیدہ قصے کہانیاں ہیں۔ کیا اس وقت اسلام ایک بے ثمر درخت رہ گیا ہے اور اس کے ثمرات پرانے زمانوں سے ہی مخصوص تھے؟ دوستو! للہ غور کرو۔ تنہا بیٹھکر سوچو۔ اور بتلاؤ تو یہ کہو کہ جن باتوں پر تم کاربند ہو۔ وہی اسلام ہے اور یا اگر یہ نہیں تو حقیقی اسلام پر کاربند ہو کر ایسے پاک نمونہ بن جاؤ۔ کہ تمہارے اقوال و افعال سے اسلام ہی اسلام مترشح ہو۔ اور کسی کو اعتراض کا موقعہ و گنجائش ہی نہ ملے۔

اصلی اسلام اور ہندوستانی اسلام میں کیا فرق ہے اس کے بالتفصیل بیان بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ مگر ہم یہاں مختصراً یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آج کل ہندوستان میں اسلامی تعلیم کے بالکل برخلاف عورتوں کے ساتھ کس قدر ناواجب سلوک کیا جا رہا ہے اور پھر اس پر سمجھا جاتا ہے کہ یہ اسلام کی تعلیم کے بالکل مطابق ہے۔

عورت و مرد کے باہمی حقوق کی بابت قرآن نے فرمایا ہے کہ ولھن مثل الذی علیھن۔ یعنے عورتوں کے ان کے مردوں پر ویسے حقوق ہیں جیسے کہ ان پر ان کے مردوں کے۔ اب ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو اور غور کرکے دیکھو۔ کہ کیا آج کل عورتوں کے بھی کوئی حقوق مردوں پر خیال کئے جاتے ہیں۔ ذرا اپنی معاشرتی زندگی پر نظر ڈالو۔ خانگی حالات کا بچشم غور مطالعہ کرو کیا گھروں میں مردوں کو آج ایک خود مختار حاکم سمجھا نہیں جاتا۔ اور پھر حاکم بھی وہ جو جا و بیجا اپنی ہی حکومت منوانے کا عادی ہے۔ قرآن تو فرماتا ہے کہ قوا انفسکم و اھلیکم نارا یعنے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ جس کے صاف طور پر یہی معنی ہیں۔ کہ انہیں نیکیوں پر کاربند ہونے کی تلقین کرو۔ لیکن آج اس کے بالکل برخلاف اس بات کا کوئی خیال اور لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ عورت کو محض ایک لونڈی خیال کیا جاتا ہے اور اس کی حیثیت گھر کی باورچن سے بڑھ کر خیال نہیں کی جاتی۔ مردوں کو آج اس بات کا کوئی خیال نہیں کہ عورت کو دیندار بنانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے یا نہیں۔ ہاں اس بات کا خیال ضرور ہے کہ آج سالن میں نمک کم ہے یا زیادہ اور یہ امر ان کے نزدیک کچھ ایسا ضروری اور لابدی ٹھہر گیا ہے کہ اگر وہ ذرا بھی اپنی مرضی اور منشا کے خلاف نمک کی کمی یا زیادتی محسوس کریں تو جب تک وہ اس بات کے عوض عورت کو قرار واقعی سزا نہ دے لیں۔ انہیں چین نہیں آتا۔

پھر یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ صنف نسوان کو ایسا بے حقیقت خیال کیا جاتا ہے کہ شریعت نے تو جہاں جائداد متروکہ وغیرہ میں مردوں کو حقدار ٹھیرایا وہیں عورتوں کو بھی حصہ دینے کا حکم دیا ہے۔ لیکن آج مسلمان ہیں کہ اس کے بالکل برخلاف شریعت سے ہٹ کر اپنے رواج تجویز کر رہے ہیں اور شریعت پر کاربند ہونا اتنا ضروری خیال نہیں کرتے جتنا اپنے منفردہ رواجات پر۔ آہ! دنیوی مال و دولت نے آج مسلمان مرد کو اتنا حریص بنا رکھا ہے۔ کہ وہ اس کے بدلے اپنی ماؤں۔ بہنوں اور بیٹیوں تک کو بے خانمان کرنے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگاتے اور آئے دن مقدمات میں تباہ و خوار ہوتے ہیں۔

الغیاث! الغیاث!! اے اسلام کے فرضی نام لیوا الغیاث!!! کیا اللہ نے تمہیں اسی لئے پیدا کیا تھا۔ کہ تم بنی نوع انسان اور اپنے سے کمزور مخلوق کے ساتھ ظلم و ستم کا برتاؤ کرو۔ کیا اسلام کی یہی تعلیم ہے جس کا نمونہ آج تم اپنے اعمال سے ظاہر کرتے ہو۔ کیا یہی وہ تمہارا اسلام ہے۔ جسے تم غیر مذاہب کے آگے پیش کر کے انہیں اپنے ساتھ ملانے کی تجویزیں کر رہے ہو۔ خدارا اپنے حالات پر غور کرو۔ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالو۔ اور پھر دیکھ لینا بیٹھکر اپنے اعمال کا اسلامی تعلیم کے ساتھ مقابلہ کرو۔ یاد رکھو۔ تمہیں اس بات سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کہ تم اسلام کی حقانیت کے ثبوت میں پرانے قصے بیان کیا کرو۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے نمونہ سے ان باتوں کی سچائی ثابت کرو۔

عورت ایک تمہارے جیسی مخلوق ہے۔ بیشک وہ تم سے کمزور ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ھن لباس لکم کہکر اسے تمہاری عزت و عظمت کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ الناس باللباس ایک مشہور ضرب المثل ہے۔ پھر بتلاؤ اس ذریعہ عزت کو کیوں ذلیل اور خوار کرتے ہو۔

قرآن نے بیشک ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ تم ایک کو محبوب بنا کر باقیوں کے ساتھ ظلم و ستم کیا کرو۔ بلکہ تمہیں چاہئے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بناؤ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں۔ انہوں نے کبھی اس امر پر اظہار ناراضگی نہ فرمایا۔ لیکن آج تمہیں لڑکیوں سے اتنا ڈر آتا ہے کہ تم اس کے بدلے آئے دن پہلی عورتوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرنے کے درپے ہو جاتے ہو۔ یہ تمام باتیں کسی ایک مسلمان کے ساتھ وابستہ نہیں۔ بلکہ یہ آئے دن کا ایک عام نظارہ ہے اور ایسا ایسا ہولناک اور درد انگیز منظر ہے۔ کہ اسے دیکھکر دل کانپ جاتا ہے اور مرقومہ بالا الفاظ گویا اسی درد دل کا اظہار ہیں۔ کون ہے جو آج ان سب باتوں سے واقف نہیں اس لئے ان کی زیادہ تفصیل کرنا یا ان کے علاوہ اور دردناک واقعات کا دہرانا تحصیل حاصل ہے ضرورت ہے کہ ترقی و تہذیب نسوان کے خواہش مند خصوصاً وہ بزرگ جو انگریزی تعلیم کو تمام ترقیات کی کلید خیال کرتے ہیں اس طرف متوجہ ہوں اور وعظ و تلقین اور دیگر ذرائع سے فرقہ ذکور کو ان تمام حقوق سے آگاہ کر کے جو اسلام نے فرقہ اناث کی بابت ان پر عائد کئے ہیں۔ ان تمام قباحتوں اور خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ کسی آئندہ اشاعت میں ہم بتلائینگے کہ عورتوں کے موجودہ تنزل اور جہالت کے اصلی بواعث کیا ہیں اور وہ کس طرح سے دور کئے جا سکتے ہیں۔

من جرب المجرب حلت بالندامتہ

یہ ایک اظہر من الشمس بات ہے اور متعدد واقعات سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ مختلف ممالک میں جب کام کرنے والوں اور مزدوروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو جھٹ ہندوستان کے آگے ہاتھ پھیلا دیا جاتا ہے لیکن جب ہندوستانی مزدور اپنی رات دن کی محنت اور جان توڑ کوششوں سے ان کی حاجات کو رفع کر دیتے ہیں تو پھر ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا میں کسی ذلیل ترین مخلوق کا بھی وہ حال نہ ہوگا۔ لیکن پھر بھی غریب مزدوروں کے کان میں جب کسی طرف سے بلاوا آتا ہے۔ تو ہندوستان میں روزگار کا دائرہ بہت تنگ ہو جانے کے باعث وہ جھٹ وہاں جانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان ممالک کے باشندگان کچھ ایسے خود پسند واقع ہوئے ہیں۔ کہ کام نکالنے کی خاطر بڑی خوشی سے اپنے ملک کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ لیکن جب ان تمام محنتوں کا صلہ دینا پڑتا ہے۔ تو قانون کے ذریعہ سے اسی دروازہ سے ہندوستانیوں کو باہر دھکیل کر آئندہ کے لئے اسے بند کر دیا جاتا ہے۔ جزیرہ ماریشس بھی ایسے ہی ممالک میں سے ایک ہے اس سے پیشتر ہندوستانیوں کو وہاں کام کے لئے بلایا گیا۔ لیکن بعد میں انہیں تکلیف دے کر ذلت کے ساتھ باہر نکال دیا گیا۔ حال میں پھر وہاں تعمیرات آبپاشی کیلئے مزدوروں کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ اور انہوں نے گورنمنٹ سے اس امر کی درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستانی مزدور مہیا کرے۔ لیکن ہمارے خیال میں یا تو گورنمنٹ اسے قطعاً رد کر دے اور یا وہاں کی گورنمنٹ سے ایسی شرائط طے کرے۔ کہ جس سے ہندوستانیوں کی آزادی میں کسی قسم کی خلل اندازی کا احتمال نہ ہو۔

سیلون میں وحشیانہ زندگی کا رواج

لنڈن کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ دار العوام میں اس بات پر ایک سوال اٹھایا گیا کہ سیلون میں پھانسی سے سزا پانیوالوں کی تعداد ہندوستان کی نسبت ۲۴ گنا ہونے کی کیا وجہ ہے۔ جس کے جواب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہاں قتل انسان کا جرم غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا ہے۔ سیلون کی وحشیانہ حالت کو سدھارنے کے لئے ہمارے خیال میں بجائے اس کے کہ پھانسیوں وغیرہ پر زور دیا جائے سزا زیادہ مفید ہوگا۔ کہ علم کا دائرہ بہت زیادہ وسیع کر کے تہذیب و شائستگی کو رواج دیا جائے۔ ہم اس امر کی طرف مسلمانوں کو بہت زور سے توجہ دلاتے ہیں اسلام جب دنیا میں آیا تو تہذیب کا نام و نشان بھی دنیا سے اٹھ چکا تھا۔ وحشی پن اور درندگی کا ہر طرف دور دورہ تھا اور دنیا میں سوائے جنگ و جدل اور حیوانیت کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ ایسے وقت صرف یہی ایک مذہب تھا۔ جسنے اپنے جذب مقناطیسی سے ان تمام وحشیوں کو انسان اور انسان سے با خدا اور با کمال انسان بنا دیا۔ پس اگر یہ ایسے تاریک زمانہ کے لئے روشنی نور اور چاند کا کام دے سکتا تھا۔ تو آج جبکہ اس کا عشر عشیر حصہ بھی جہالت کا باقی نہیں۔ یہ پاک مذہب بطریق اولیٰ دنیا کو نور اور روشنی بخش سکتا ہے۔ مگر ضرورت ہے درد دل رکھنے والوں اور خلوص نیت سے کام کرنے والوں کی۔ کہاں ہیں وہ نام نہاد بزرگان ملت اور حامیان اسلام جو سٹیجوں پر چڑھکر زبانی دعووں اور تعلیوں سے اپنا گلا پھاڑا کرتے ہیں اس وقت دنیا ان کے دعووں کا عملی ثبوت طلب کر رہی ہے۔ اور العطش العطش کی چیخ و پکار اسلام کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی طلب کر رہی ہے۔ کیا کوئی ہے جو ان آوازوں پر لبیک کہنے اور دنیا کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا آوازہ سنانے کو تیار ہو؟

عیسائیوں کی جانفشانیوں اور قربانیوں کو دیکھو!!!

کہ وہ دنیا کو اپنے مذہب کا پیرو بنانے کے لئے کس قدر جد و جہد سے کام لے رہے ہیں۔ ایک حال ہی کا واقعہ ہے۔ کہ کسی وحشی جزیرہ میں کچھ پادری وعظ کرنے کے لئے گھس گئے اور انہوں نے وہاں کے لوگوں کو تلقین کرنی شروع کی۔ مگر ان وحشیوں نے انہیں فی الفور گھیر لیا۔ اور کسی کو درخت کے ساتھ لٹکا کر مار ڈالا کسی کو کچا چبا لیا۔ اور کسی کو قتل کر ڈالا۔ غرض تمام کے تمام مبلغین کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ مگر ان واقعات سے کیا انہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ یا اپنی کوششوں کو ڈھیلا چھوڑ دیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ اسی طرح مستعدی اور دلیری سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ لیکن کئی مسلمان ہیں کہ انگلستان اور امریکہ جیسے تہذیب یافتہ ممالک میں بھی اپنے مشنری بھیجنا لاحاصل خیال کرتے ہیں بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی روانگی ولایت کے وقت اور پھر قوم کو چندوں کی تحریک کرتے وقت اس بات کی سخت مخالفت کی تھی اور بڑے زور سے لکھا تھا۔ کہ ولایت میں کسی قسم کی کوشش تبلیغ کی کرنا فضول ہے۔ بہت ایسے ہیں جو ابھی اس بات کے سخت مخالف ہیں اور باوجود کامیابیوں کے دیکھنے کے فضول کوشش ہی پکار رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا جانے کب سمجھ آئے گی اور کس وقت وہ اسلام کو دنیا کے لئے مفید قرار دے کر اس کی اشاعت میں ساعی ہونگے دوستو! دنیا کے حالات پر غور کرو۔ گذشتہ دو اشاعتوں میں خواجہ صاحب کے مضمون بعنوان "فتح باب المغرب" کو بغور مطالعہ کرو اور اسلام کی حمایت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مبادا یاد رکھو قیامت کے دن تم سے اس غفلت و لاپروائی کا مواخذہ کیا جائے گا۔

امریکہ ایشیا کو تہذیب سکھاتا ہے

نیویارک کا ہر ملی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسٹر سیمس ٹنکھم نے بکر کلب کے لنچ میں اس رقت کی امید کا یقین ظاہر کیا۔ جبکہ امریکہ ایشیا کو مہذب اور شائستہ بنانے میں حصہ لیگا۔ ایک وقت تھا جب ایشیا کل دنیا کی تہذیب و شائستگی کا مرکز تھا۔ تمام نورانی ساتی کے چشمے اسی جگہ سے پھوٹے مختلف عالم میں پہنچے اور سب نے حقیقی تہذیب و شائستگی یہیں سے حاصل کی۔ لیکن اس کی حالت آج ایسی گری ہوئی ہے کہ وہی دوسرے ممالک اسے پڑھانے اور سکھانے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ کیا یہ ہمارے لئے عبرت کا مقام نہیں ہے آخر وہ کونسی تہذیب و شائستگی ہے۔ جو اسلام نے دنیا کو نہیں سکھائی۔ یا اس پر عمل کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتی دنیا جہان کی تاریکیوں اور جہالت کو اسلام نے اپنے نور اور روشنی سے کافور کر دیا پھر کیا یہ آج دنیا کے کام نہیں آ سکتا؟ آ سکتا ہے اور ضرور آ سکتا ہے لیکن افسوس ہم خود اس سے منہ موڑ کر تاریکیوں میں پڑ گئے ہیں اور اسی لئے دوسرے لوگ ہماری اس حالت کو دیکھکر اپنی مفروضہ تہذیب کو بہتر خیال کرتے اور ہمیں سکھلانے آتے ہیں دوستو یہ سونیکا وقت نہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ اور دین خدا پر کاربند ہو کر پہلی بزرگی اور قدیم شرافت کی روایات کو قائم کرو اور دنیا کو دکھلا دو کہ حقیقی تہذیب تم ہی میں ہے اور اس لئے باقی سب لوگ تمہاری پیروی کے محتاج ہیں۔

زلزلہ۔ گذشتہ ۱۰ و گیارہ مئی کی درمیانی شب کو تین بجے کے قریب زلزلہ کے جھٹکے بڑے زور سے محسوس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

مراسلات

خواجہ سے خطاب

از جناب ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی

بہ جرمِ عشقِ تو مارا کشند غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ کہ خوش تماشائیست

ایک دفعہ اوپر کے شعر اور کسی گذشتہ صحبت کی یاد نے مل کر جو دل میں شور اُٹھایا۔ اُسے کسی نے نظم کا لباس پہنا دیا۔ جسے بطور ہدیہ کے خواجہ کے آگے پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ مجاہد فی سبیل اللہ کی دعا قبول ہوتی ہے:۔

راقم یکے از دوستانِ قدیم بشارت احمد عفی عنہ

ہدیہ نظم

اے دراُفتادہ بخاکِ فرنگ | از ہوائے وطن شدہ دل تنگ
خانہ برباد بہرِ روئے کسے | دل نہادہ بخاکِ کوئے کسے
اے دل آسودہ باد لارامے | ناز کے دلبرے نکونامے
خاطر آباد خانہ ویرانے | جاں فدا کردہ بجانانے
خواجگی را بہ بندگی دادہ | بندگاں را بخدمت استادہ
نفسِ امّارہ راخس و خاشاک | آتشِ عشقِ یار سوختہ پاک
رختِ ہستی ز آب و گِل بیروں | کردہ حیز یار راز دل بیروں
خوبروئی گرفتہ از خوبے | نازنینی ز مہرِ محبوبے
رنگِ عشقِ محمدی افروخت | چہرہ ات فنِّ دلبری آموخت
صحبتِ احمدی میسر شد | زاں ترا دلبری میسر شد
حق زِ رُوئے نکوئے تو چو نمود | شد بتانِ فرنگ را مسجود
چوں تو برداشتی خود از میاں | نورِ دیں شد ز صورتِ تو عیاں
ایں ہمہ رنگ و بوئے جانانہ | پرتوِ خوبیٔ تدبیرانہ
خلق روئے خویش ندیدہ ہنوز | حالِ مارا نہ خود شنیدہ ہنوز
عشقِ مارا گناہ پندارند | کشتنِ ما صواب انگارند
حق کند بار دیدۂ ایشاں | تا ندید ندخوانِ درویشاں
سیکنندم بجرمِ عشق کسے | کاش او ہم کند تماشائے
کشتۂ خنجرِ نگاہِ ناز | میدہد جاں نمیدہد آواز
ہر کہ جاں داد پیش از مرُون | مرُونش نیست جز بجانانِ بروں
از مئے عشق یک دو پیمانہ | دِہ کہ گردم زخویش بیگانہ

دِہ بشارت بہ دوستانِ قدیم
کہ وفا کردہ آید عہدِ صمیم

وکان الانسان اکثر شیءٍ جدلا

میں نے بہائی ازم کی تین کتابیں دیکھی ہیں۔ محمد علی باب نے ایک پیش گوئی کی تھی۔ بہاء اللہ نے دعویٰ کیا کہ اس پیش گوئی کا مصداق میں ہوں۔ بابی کہتے ہیں۔ اگر قرآن بوجہ معجزہ ہونے کے صداقت محمد الرسول اللہ صلعم پر گواہ ہے تو البیان محمد علی کی صداقت پر دلیل ہے۔ اس لئے یہ لوگ انکی نبوۃ مستقل کے مدعی ہیں۔ بہاء اللہ نے ایک قدم اس سے بھی آگے رکھا۔ اور الوہیت کا مدعی معلوم ہوتا ہے اس کا جانشین ہیچ لفظوں میں مسلمان ہے۔ مگر اپنے باپ کی تعلیمات میں تاویل کیطرف مائل ہے۔ بہاء اللہ کو مصلح موعود سمجھتا ہے قرآن کریم کی تفسیر اصول صوفیہ کے مذاق پر لطیف بیان کرتا ہے دیکھو پیغام صلح نمبر ۱۱۔ دیکھنا ہے۔ کشف حقیقت کے سلسلہ تک میں اہل قبلہ پر کچھ عرض کرتا ہوں۔ انکی جگہ وہ بھی عقیدہ نبوۃ مستقلہ جناب مسیح موعود علیہ السلام ... مولوی سرور شاہ صاحب اب بات پر پردہ ڈالتے ہیں جس قدر لوگوں نے اسوقت تک جماعت احمدیہ سے میاں صاحب کی بیعت کی ہے۔ شاید ہی پچاس یا سو نے اصل مذہب جناب میاں صاحب کو سمجھا ہو۔ لوگ مختلف اعتقاد و خیالات اور طرز سے مبایعین کی لسٹ میں منسلک کئے گئے ہیں۔ اور معلوم نہیں کہ انکا کیا حشر ہوگا۔ واللہ اعلم۔

مولوی سرور شاہ صاحب اپنی اس بناوٹ میں راستی پر نہیں انکی تفسیر القرآن صفحہ ۳۰۵ جلد ۲ بتاریخ ۳/۱ کو بغور ملاحظہ فرماویں سورۃ نساء کی آیت اولئک ہم الکافرون حقاً سے انہوں نے استدلال کیا ہے اور اپنی تفسیر میں بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جناب مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی اس آیت سے اپنے منکرین پر حجت نہ فرمائی حالانکہ مامور الٰہی مجدد وقت امام زمان حکم عدل قرآن کو خوب جانتا تھا اور اس آیت کو تو انکے دعوے سے باعتقاد مولوی سرور شاہ صاحب یا ان کے ہم خیالوں کے ایک مناسبت صحیحہ بھی تھی۔ کلا وحاشا کہ انہوں نے اپنے منکرین کو آیت سورہ نساء کا مصداق ٹھہرایا ہو۔

ہم حیران ہیں کہ خود مدعی کو یہ دعوےٰ نہ تھا۔ مگر مرید خواہ مخواہ دعویٰ نبوت کو اسکی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور دلائل خود وضع کرکے بطور دستاویز اُنکی طرف سے پیش کرتے ہیں۔ "تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ ساء ما کانو یحکمون"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو بغور پڑہیں۔ اور سوچیں پھر میاں صاحب کے اعتقاد کو اس سے ملاویں۔ اور فیصلہ کریں۔ کہ وہ کہاں تک اپنے دعوے میں راستی پر ہیں۔ مسیح موعود کو نہ ماننے والے تیس کروڑ مسلمان کا فر باللہ یا کافر مطلق اور میاں صاحب کو نہ تسلیم کرنے والے جو تیس کروڑ تو خیر خود سلسلہ احمدیہ میں داخل خدا رسول کتب سماوی قرآن اور مسیح موعود ملائکہ حشر نشر اور جزا کو ماننے والے تمام ارکان اسلام کے قائل حصہ عملی میں راسخ اور متقیم مسیح موعود کے مریدان مخلص خادم دین اسلام اعلاء کلمۃ اللہ کے مجاہد سب فاسق اور ابلیس۔ بقول میاں صاحب یا مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون کے مصداق۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم۔ ولا تقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا

بہلا ان عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ ... حضرت کو ... جو شخص مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے۔ قرآن اور حدیث کے حکم سے اسکو امام وقت اور مجدد دین تسلیم کرچکا ہے حضرت مسیح نے اسکو خود اپنے سلسلہ میں داخل فرما دیا ہوا ہے۔ اسکو میاں محمود یا کوئی اور سلسلہ احمدیہ سے خارج کرسکتا ہے یا کسی کو خارج کرنیکا ایسا حق پہنچ سکتا ہے۔ اسجگہ مجھکو تشیع کی ایک عجیب وغریب مثال یاد آگئی ہے۔ جو اس واقعہ کے قریب قریب مشابہ ہے۔ تشیع کہتے ہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو کہہ دیا تھا۔ کہ جب جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمہارے سے جنگ کریگی۔ تو پھر وہ میرے شرف زوجیت سے خارج ہوجاویگی۔ اور تم اے علی اسکو طلاق دیناؔ۔ وہ مطلقہ تصور ہوگی ؎

اب میاں صاحب اور ہم اسی الجھن میں دست و گریباں ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے تو ہمکو جماعت میں داخل فرمایا۔ مگر میاں صاحب بمصداق مثال بالا ہمپر ومن کفر بعد ذالک الاٰیۃ کا فتویٰ لگاکر جماعت سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔

یہ انکا اپنا خیال ہے۔ اہل حق کے نزدیک اس خیال کا ضعف ظاہر ہے۔ تشیع کے پاس تو کسی موضوع روایت کا سہارا بھی ہے مگر میاں صاحب کے پاس وہ بھی نہیں۔

اسوقت ہماری جماعت قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق ایک عجیب ابتلاء میں ہے۔

واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا۔ کل قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت امداد سے پہلو تہی کرتا کیا تھا اور آج ایکے قتل کا بدلہ لینا کیسا انہوں نے سائل کے جواب میں یہی آیت پڑھ سنائی تھی۔ میاں صاحب کا خلیفہ اور خلیفۃ المسیح بننا ایک مضحکہ صبیان ہے سوائے لفظی مناسبت کے خلفاء راشدین کی خلافت سے میاں صاحب کی زٹلی خلافت کو کچھ مناسبت ہی نہیں۔ نہ امداد اور ایک کا تناسب بھی انکے درمیان نہیں لفظی مناسبت کچھ حقیقت نہیں رکھتی اسپر کثیر التعداد دلائل ہم پیش کر سکتے ہیں۔ مگر ہم بہت آسان طریق اصلاح کا پیش کرتے ہیں۔ اور سب جھگڑے دل کو ترک کرتے ہیں۔ اگر میاں صاحب بابی۔ یا بہائی ازم یا اعتزال کی کسی شاخ کو سرسبز کرکے ایک جدید مذہب کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ تو وہ علیحدہ بات ہے۔ آزادی کا زمانہ ہے۔ وہ لوگ بھی انسان اور خدا ہی کی مخلوق میں شامل تھے جنہوں نے خاتمہ اسلام میں ایسی شاخیں نکالیں اور اس قسم کی جدید بنیاد دین قائم کیں۔

اور اگر جناب میاں صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور اس کے مشن کو قائم رکھکر اشاعت دین اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خدمت بجالانا چاہتے ہیں۔ اور ایک خادم دین وخادم سلسلہ کی حیثیت سے کچھ کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو دنیا اور قوم اندھی نہیں۔ اسوقت کتنی قحط الرجال کا زمانہ ہے۔ واخرجت الارض اثقالہا۔ وہ خدمت دین میں مصروف ہوکر اپنی کارگذاری اور اخلاص فی الدین کے ثبوت سے تمام قوم کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں۔ کسی فرضی پیشوائی اور مصنوعی خلافت کی ضرورۃ نہیں۔ (تفصیل ... کا ملہ ...)

یہ الفاظ اور تعریفی مائل کے جملے مسیح کے ذریعہ دلپذیر ثابت ہوکر دوں کو مریض اور ناپاک کردیتے ہیں اور ایک متقی سے متقی انسان بھی انکے اثر سے بچ نہیں سکتا (الا ماشاء اللہ) مامورین کی حالت اس سے جدا ہے انکی حالت اس قیاس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انکو ایک کام اور منصب کے لئے منتخب فرماتا ہے۔ انکے اپنے نفس کی خواہش خدا کے امر کے آگے مردہ ہوجاتی ہے۔ اور وہ خواہشات نفس پر ہمیشہ غالب رہتے ہیں بلکہ خدا کا ہاتھ انکی خواہشات کو دباتا رہتا ہے۔ اور وہ عصمت کے درجہ پر اسی معنے میں ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگ خواہ کتنے ہی کمال تک پہنچ جاویں۔ اور کتنے ہی مجاہدات نفس اور عبادت الٰہی اور ریاضت کی منازل طے کر چکے ہوں جب تک مامور نہ ہوں وہ خواہشات نفس کے غلو سے نہیں بچ سکتے صوفیا کہتے ہیں۔ کہ ایک ولی اللہ کا شیطان بھی بہت باریک اور لطیف حالت میں مزین اشکال میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکاشفہ قابل غور ہے۔

صفحہ ایک سے آگے

کی ایسی خدمت اور امداد کی کہ ہمت اور حوصلہ میں جان پڑگئی انجمن کے اجلاس میں فیض مجسم ریاست عالیہ بہاولپور کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر کی صحت ودرازی عمر و اقبال کیلئے دعا مانگی گئی۔ جہاں سے ایک ہزار روپیہ سالانہ کی مستقل امداد عطا ہوئی ہے۔ فیاض قوم جناب کپتان ملک مبارز خان صاحب ٹوانہ رئیس جہان آباد ضلع شاہ پور کا شکریہ ادا کیا گیا ان کے واسطے دعا مانگی گئی۔ جناب ممدوح نے تین سال کے لئے پانسو روپیہ سالانہ کے عطیہ کی بذریعہ تار منظوری دی۔ دہلی کے نیک دل فیاض رئیس جناب حاجی فضل الرحمن صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے پانسو روپیہ نقد چندہ ۵ لائف ممبری عطا فرمایا ایک جائداد کے حصہ کا چھ سو روپیہ انجمن کو بخشدیا۔ آپکے برادر نامدار جناب حاجی عبد الغنی صاحب رئیس دہلی نے بھی اپنا چھ سو روپیہ کا حصہ عطا کر دیا آپ کے اقبال مند صاحبزادوں نے معقول امداد دی۔ انجمن کے نوجوان اور باہمت فنانشل سیکرٹری جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم (خلف اکبر جناب حاجی شیخ فتح محمد صاحب مرحوم فنانشل سیکرٹری) کی فیاضی کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کے وظائف اپنے مرحوم والد کی یادگار میں عطا کئے حاجی صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور دعائے مغفرت مانگی گئی۔

جناب چوہدری سردار خان صاحب بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی جناب شیخ علی محمد صاحب بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان جناب شیخ امیر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ڈیرہ گورنمنٹ پنجاب۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جناب شیخ نور احمد صاحب تاجر چرم سپیشل کمشنر جناب میاں شمس الدین صاحب سوداگر چرم جناب شیخ مولا بخش و شیخ اللہ دتا صاحب سوداگران چرم وجملہ تاجران چرم امرتسر ولاہور و دیگر سامعززین دہلی بالخصوص حاجی فضل الرحمن صاحب رئیس دہلی وخان بہادر سردار الہ ... وغیرہ نواب احمد یار خان صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا) انجمن کا کل چندہ و وظائف کی رقم ڈالکر تیرہ ہزار سے زیادہ ہوگیا ہے۔ اور ابھی اور بھی امید ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین

خاکسار شیخ محمد عمر بیرسٹر آنریری جنرل سیکرٹری انجمن

وی پی آتے ہیں

جن خریداران کے ذمہ اخبار کی قیمت ابھی تک واجب الادا ہے ان کی خدمت میں ایک ہفتہ کے اندر اندر وی پی پہنچنے والے ہیں۔ جن معاونین کو وی پی کی وصولی میں کسی قسم کا عذر ہو وہ فی الفور ایک کارڈ کے ذریعہ سے اطلاع دیں کہ وہ کب تک اپنا بقایا ادا کردینگے۔ تاکہ اخبار کو مفت کی زیرباری نہ ہو۔

(منیجر)

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نورالدین

یعنے جناب حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خودنوشت سوانح عمری۔ مرتبہ جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی قیمت فی جلد عہ تمام درخواستیں سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانیکے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں اور خدا کو وحدہٗ لاشریک مانیں اور اُسکی عبادت پر دنیا کو قایم کریں نہیں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن)

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچتانے کے دن

قیمت سالانہ (عے) طلباء سے (للعہ)

اخبار پیغامِ صلح لاہور

جلد ۱ | لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۱ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۲۹

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

الوداعی نظم

جو جناب مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی۔ مبلغ اسلام کی روانگی کیوقت جو برائے امداد خواجہ کمال الدین صاحب لنڈن جا رہے تھے۔ پڑھی گئی

از جناب حکیم اللہ یار خاں صاحب جوگیؔ قومی شاعر، بازار حکیماں ہٹہ لاہور

تبلیغ دین کو ہے کوئی نوجواں چلا! — سب جانتے ہیں کون چلا ہے کہاں چلا!
مُردوں میں جان ڈالنے روحِ رواں چلا — احمدؐ کی سرزمین کا اک آسماں چلا

پہلے کمالِ دیں گئے اب صدرِ دیں چلے
دُنیا کو دیں سکھانے یہ صد آفریں چلے

حامی مسافروں کا خداوند پاک ہو — پردیس میں نہ کثرتِ اعدا سے باک ہو
ہو سنگِ راہ کوہ تو ٹھوکر سے خاک ہو — ہاتھوں سے انکے پردۂ تثلیث چاک ہو

یورپ کا خاتمہ ہو محمدؐ کے دین پر
تثلیث بن نیرہ ہو یارب زمین پر

کہنے کو زیست کہتا ہے تو مستعار ہے — عالم بھی تو بتاتا ہے ناپائیدار ہے
واعظ خلاف قول کے تیرا شعار ہے — دنیا سے لو لگا کے بھی تو دیندار ہے

کب دین کے لئے تو غریب الوطن ہوا
غفلت سے تیری گلشنِ اسلام بن ہوا

بستی خدائی میں تھے مسلماں اُجڑ چکے — خاص و عوام سب کے چلن تھے بگڑ چکے
قرآں یہ چھوڑ کے تھے غلط راہ پڑ چکے — نرغے میں یار لوگ تھے ہم کو جکڑ چکے

بڑھ بڑھ کے اعتراض مخالف کیا کئے
قرآن پاس رکھ کے بھی ہم سب سنا کئے

کہتے تھے مسلموں کو یہ اور شکار ہیں — سمجھے صلیب کے تھے سزاوار دار ہیں!
تھے آریہ بتاتے کوئی دن کی بات ہیں — قرآن ان کا ایک ہے وید اپنے چار ہیں

بپتسمہ تھا وہ دیتا یہ شُدھی کے پھیر ہیں
اندھیر ہونیوالا تھا تھوڑی ہی دیر ہیں!

اتنے میں حکمِ حق سے منور جہاں ہوا — بولی زمین عہدِ مسیح الزماں ہوا
شاہد کسی کے آنے کا خود آسماں ہوا — دار الاماں زمانے میں پھر قادیاں ہوا

صد شکر ہے جو وقت پہ مامور آگیا
یوسف ملا تو آنکھوں میں پھر نور آگیا

الہامِ حق سے ہو کے مسیحا نے بہرہ مند — اسلام کے علم کو دوبارہ کیا بلند
مہدی سے فیض پانے لگے سارے حق پسند — پھر تو مخالفوں کا ہوا ناطقہ ہی بند

مسلم تمام جان گئے اونچ نیچ کو!
اب پادری نکلتے نہیں ہیں پرنیچ کو

جو صید ہم کو کہتے تھے اب خود شکار ہیں — اِس دعویٰ کے ثبوت جو پوچھو ہزار ہیں
سید ہے بہت کچھ ہو چکے پیچدار ہیں — اپنی نظر میں آپ مخالف خوار ہیں

کچھ لوگ ابھی چھپاتے ہیں اپنے ضمیر کو
وہ سانپ کی جا پیٹ رہے ہیں لکیر کو

چاہا مرے خدا نے تو کچھ دن کی بات ہے — اسلام لانیوالی یہ کل کائنات ہے

ایک ایک کر کے اب سوئے میداں بڑھے چلو
کھا کھا کے تیر خنجر و پیکاں بڑھے چلو

وہ کیا جنابِ خواجہ علم ہیں لئے ہوئے — قدسی کسی کے رن میں قدم ہیں لئے ہوئے
بہرِ جہاد ایک قلم ہیں لئے ہوئے — ہم گھر کے جھگڑے ہائے ستم ہیں لئے ہوئے

ان حرکتوں سے ہم کو نہیں شرم آتی ہے
اب آگے کیا کہیں کہ زباں رُکتی جاتی ہے

ایماں کا جز ہیں جنکی محبت کو مانتے — جن کیلئے اک عمر بھرے خاک چھانتے
ہم جن کو اپنا داہنا بازو ہیں جانتے — تلوار آج ہم یہ ہیں وہ بھائی تانتے

اپنی ہی ڈاڑھی اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ لی
کیا جانیں اس میں کونسی خوبی ہے سوچ لی

پروردگار ہم بھی عجب بدنصیب ہیں — لاکو ہماری جان کے اپنے حبیب ہیں
ہے ابتلا کا وقت گڑھے کے قریب ہیں — بیمار مر رہا ہے جھگڑتے طبیب ہیں

گم کردہ راہ قافلہ ہو راہنما لڑیں
بیڑہ وہ غرق کیوں نہ ہو جب ناخدا لڑیں

نا اتفاقیوں سے ہمیشہ ہوا ہے ناس — مومن کو پھوٹ تو کبھی آئی نہیں ہی راس
خواجہ کی آپ کچھ تو مدد کرو قیاس — جرنیلِ فوجِ احمدی ہے مورچے کے پاس

مل جل کے ہے یہ وقت مدد پہ مدد کرو
قومی شہید سے نہ خدارا حسد کرو

جانیکو لوگ جاتے ہیں لنڈن ہزار ہا — مسیحا ایسے بھی کبھی دیکھے تھے تم نے کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۲۹

جناب مولانا مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی کی روانگی ولایت پر مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان الوداعی جلسہ

گذشتہ ۳ مئی کی اشاعت میں جناب مولینا مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی کے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد کے لئے عنقریب ولایت جانے کی خبر ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ گذشتہ اتوار مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء کو احمدیہ بلڈنگس لاہور میں آپ کو الوداع کہنے اور دعا کرنے کے لئے مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ تمام مسجد احمدیہ اور اس کے ارد گرد کا میدان حاضرین سے بھر پور تھا۔ سب سے پہلے جناب حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب ایم اے میر مجلس انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے اپنی مختصر تقریر صدارت میں جلسہ کے اغراض اور اشاعت اسلام کی ضرورت اور فوائد کو بیان کیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی اس تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے۔ کہ بلاد غربیہ میں جو شخص اشاعت اسلام کے لئے جائیگا۔ وہ اصفیا میں سے ہوگا اور اگر وہ وہیں فوت ہو جائے تو وہ شہدا میں سے ہوگا۔ ثابت کیا کہ حضرت مرحوم و مغفور میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا بہت ہی جوش تھا۔ اور یہی وہ وجہ تھی۔ جس نے کثیر التعداد مخلوق کو آپ کی طرف کھینچ لیا۔ آپ نے جناب خواجہ صاحب کی مساعی جمیلہ کا بالتفصیل ذکر فرماتے ہوئے اس ضرورت کا اظہار کیا۔ جو مولوی صدر الدین صاحب کے ولایت میں بھیجنے کے لئے محسوس ہوئی۔ اور بتلایا کہ خواجہ صاحب کے رسالہ کا حجم بڑھ جانے کے باعث انکو ایک جائنٹ ایڈیٹر کی سخت ضرورت ہے اور مولوی صدر الدین صاحب اس بات کے لئے بہت موزوں ہیں۔ آپ نے بتلایا۔ کہ اسلام ایک بادشاہت ہے جس کی توسیع کی دنیا کی دوسری بادشاہتوں کی طرح ضرورت ہے۔ اس بادشاہت کی مالک کوئی [illegible] ملوک پر ملتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا مدعا اور غرض و غایت سوائے اس کے اور کچھ نہ تھی۔ کہ وہ اس آسمانی بادشاہت کی خوشخبری دیں اور یہی امر انجیل کے نام سے ظاہر ہے۔ کیونکہ انجیل یا گاسپل کے معنے خوشخبری لینے کے ہی ہیں۔ اور اس میں اسلام کو خدا کی بادشاہت کہکر پکارا گیا ہے پھر آپ نے آنحضرت صلعم کے زمانہ کا مختصراً ذکر کیا اور جنگ بدر کا حوالہ دیتے ہوئے اس ساز و سامان اور لشکر کا تفصیل بیان کرکے جو اس جنگ میں مسلمانوں کے پاس تھا۔ اس کا مقابلہ کفار کے لشکروں۔ سامان حرب اور ان کی گذشتہ تربیت کے ساتھ کیا اور دکھایا۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں کتنا جوش اور صدق و اخلاص تھا اور اسلام کی خاطر وہ کس طرح سے قربان ہونے کو تیار تھے۔ لیکن اس کے بالمقابل ذرا اپنی حالت پر غور کرو۔ کہنے کو تو ایک شخص سٹیج پر چڑھ کر سب کچھ کہہ دیتا ہے اور دعویٰ بھی کر لیتا ہے۔ لیکن میدان جنگ میں جاکر لڑنے کے بارہ میں اسکی حالت ان ایرانیوں سے بھی بدتر ہے۔ جن کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ اس شرط پر لڑنے کو تیار ہیں۔ کہ انہیں یہ اطمینان دلا دیا جائے کہ کوئی قتل اور خون وغیرہ نہ ہوگا۔ ایرانیوں کو تو صرف قتل کے نہ ہونیکا اطمینان دلانا کافی تھا۔ لیکن ہمیں آج لڑنے کے لئے اسباب کا بھی اطمینان ہو جانا چاہئے۔ کہ کوئی زخم وغیرہ بھی نہ لگیگا کس قدر شرم اور رونے کا مقام ہے۔ کہ ہم اسلام کی ترویج و تلقین کے لئے ذرا سی مصائب اور دکھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتے وغیرہ وغیرہ آپ کی اس مختصر مگر جامع اور پر اثر تقریر کے بعد جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب امرتسری نے ایک پر جوش نظم میں اشاعت اسلام کی خوبیوں اور مولوی صدر الدین صاحب کی اہلیت کا اعتراف کرکے چندہ کے لئے اپیل کی۔ یہ نظم انشاء اللہ کسی دوسری اشاعت میں ہدیہ ناظرین کی جائے گی۔ ازاں بعد جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے سورۂ کہف کی ابتدائی آیتوں سے قرآن کریم کی سچائی اور نقائص اور ہیر پھیر سے پاک ہونا ثابت کرکے ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا سے عیسائیوں کو تبلیغ کرنا اور ڈرانا ضروری بیان کیا۔ آپ کے بعد جناب حکیم اللہ یار خاں صاحب جوگی نے ایک نظم میں زمانہ کی روحانی حالت کو بالتفصیل بیان کرکے مسلمانوں کی ناواقفیت اور تنزل اور دوسرے مذاہب والوں خصوصًا عیسائی اور آریوں کے زور و شور کا حال بیان کیا اور پھر حضرت مسیح موعود کے نزول اور اسلام کی فتح کا حال بتایا۔ کسی دوسری جگہ یہ نظم بھی شائع کی جاتی ہے سب سے آخر حاضرین کے اشتیاق پر جناب مولانا مولوی صدر الدین صاحب کھڑے ہوئے اور آپ نے سورۂ فاتحہ اور آیت ولتکن منکم امۃ الخ نہایت خوش الحانی سے [illegible] اور [illegible] فرماکر پہلے تو اس کام کی ہیبت کا اعتراف کرکے بتلایا۔ کہ ابتدا میں خواجہ صاحب کی بہت چٹھیاں اس بارہ میں آتی ہیں۔ کہ وہ بہت روتے رہتے ہیں مجھے ان کے [illegible] کا صحیح اندازہ اس وقت سے ہوا ہے۔ جب سے میں نے ولایت جانے کا ارادہ کیا۔ اور شاید میرے منہ سے یہ کلمات سن کر کسی کا جوش سرد ہو جائے۔ کہ میں اسی دن سے متواتر رو رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے بتلایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہماری فلاح و بہبود کے لئے یہ نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ کہ یدعون الی الخیر الخ جاوین میلامیان ہے کہ قرآن میں مسائل شریعت کے علاوہ سیاست تمدن اور معاشرت غرضیکہ ہر ایک شعبۂ زندگی کے عروج اور ترقی کے لئے تمام ہدایات دی گئی ہیں۔ وقت نہیں کہ میں وہ تمام آیات پڑھکر سناؤں۔ خیر کے لفظ میں تمام بھلائی کی راہیں آگئی ہیں۔ اسلئے جو مسلمان کسی ایک بھلائی کی طرف خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی تمدنی ہو یا معاشرتی لوگوں کو بلانے کے لئے کھڑا ہونا اور وعظ و لیکچر بیان کرتا ہے۔ وہ قرآن کے اس حکم کے تحت ہوکر کرتا ہے۔ ہمارے لئے ان سب باتوں میں آنحضرت صلعم ایک اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ کی یتیمی کی حالت سے لیکر بادشاہت تک تمام زندگی کا مطالعہ کرو۔ ایک باپ ایک بیٹا ایک مجرد انسان ایک ملازم ایک تاجر ایک متاہل آدمی ایک سپاہی ایک مبلغ ایک واضع قوانین ایک جرنیل اور پھر ایک بادشاہ آپ کی زندگی سے بہترین سبق حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن ذرا ایک عیسائی سے پوچھو کہ ایک بیوی بچوں والے انسان کے لئے مسیح نے کونسا نمونہ پیش کیا ہے۔ تو وہ کچھ بھی بتا نہ سکیگا۔ رسول خدا صلعم نے بڑی تحدی سے اپنی چالیس برس کی زندگی کو مشرکین عرب کے سامنے فقد لبثت فیکم عمراً کے الفاظ میں پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ میں تو ہمیشہ ایک کنواری لڑکی سے بھی بڑھکر باحیا رہا ہوں۔ ہمت و استقلال کا یہ حال ہے کہ کفار آپ کو اس شرط پر دولت سلطنت اور خوبصورت سے خوبصورت عورت دینے کو تیار ہیں کہ ان کے بتوں کو برا نہ کہا جائے۔ لیکن آپ فرماتے ہیں کہ اگر چاند کو میرے دائیں اور سورج کو میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دو۔ تو بھی ان باتوں کے کہنے سے نہ رکوں گا۔ کیسا پر حکمت جواب ہے۔ تمام دنیا کا انحصار اور زر و جواہر کا پیدا ہونا نظام شمسی سے ہی وابستہ ہے ایسا ہی تمام خوبصورتیوں اور پھلوں پھولوں کی وابستگی چاند کے وجود کے ساتھ ہے اس لئے آپ نے فرمایا۔ کہ یہ دنیا اور اس کی چیزیں تو کیا چیز ہیں اگر ان کے پیدا کرنے کی کلید بھی میرے سپرد کر دو تو بھی میں اس بات سے باز نہ آؤں گا۔ لڑائیوں میں آپ جاتے ہیں [illegible] صف قتال میں سب سے آگے کھڑے ہوتے ہیں۔ [illegible] ایک خندق میں گر پڑے ہیں۔ صحابہ ایک ایک کرکے آ گرتے ہیں۔ کوئی زبان سے لہو چاٹتا ہے۔ اور کوئی دانتوں سے تیر نکالتا ہے۔ اور کوئی سینہ سپر دشمنوں کے تیروں کی ڈھال بنا ہوا ہے۔ یہ ہے وہ روح اور قوت قدسی جو آپ کے فیض سے صحابہ میں بھر گئی تھی۔ اور یہی وہ بات تھی جس نے انہیں کامیاب کیا

اللہ تعالےٰ نے کامیابی و فلاح کے نسخہ کے بعد ایک پرہیز اور احتیاط بتلائی ہے۔ کہ ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاءھم البینات یعنے یہ کامیابی و فلاح تمہیں تبھی نصیب ہو سکتی ہے کہ تم کھلے کھلے نشانات کے بعد تفرقہ نہ کرو۔ پس جب تک ہم اس پرہیز پر عملدرآمد نہ کریں گے۔ ہم دعوت الی الخیر میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آج ایک وہابی کو محض اس لئے کافر کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ نماز میں ہاتھ اونچے باندھتا اور آمین بالجہر کہتا ہے ہاتھ باندھنے کے قایل دونوں فریق وہابی و حنفی ہیں۔ لیکن اس نشان غلامی و خدمت گذاری کی اونچ نیچ میں فرق ہونے کے باعث ایک دوسرے کو کافر و مردود کہہ دیتے ہیں۔ آج ایک حنفی کہنے کو تو ایک وہابی کو کافر کہہ دیتا ہے۔ لیکن نہیں دیکھتا۔ کہ اس کے اپنے پیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو محض اس لطیف دماغ کی وجہ سے جو اللہ تعالےٰ نے انہیں قرآن کے فہم کے متعلق عنایت کیا تھا کافر قرار دیا گیا۔ اور وہ بھی ان مولویوں کے ہاتھ سے آپ کو انیتیس شمار کرنے پر لگا دیا گیا۔ ایسے ہی وہابی دوسرے کو کافر کہنے میں دلیر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کے پیر کو بھی مولویوں نے نہیں چھوڑا اور انہیں بھی سنت پر عمل پیرا ہونے کے باعث فتویٰ کفر دیکر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ پھر صوفیوں کو دیکھو۔ ان کے منہ پر بھی کفر کا لفظ جھٹ آجاتا ہے۔ حالانکہ ان کے پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی محض مسائل تصوف بیان کرنے کے باعث کئی ہزار مولویوں نے کافر کہا۔ آخر اس کفر کی کوئی حد بھی ہے۔ کہتے ہیں امیر تیمور نے انہیں فتاویٰ کفر سے تنگ آکر مولویوں کو کہا۔ کہ آپس میں مل کر ایسے مسائل جمع کریں۔ جن پر عمل کرنے سے کفر لازم آتا ہو اور بعد ازیں اگر کوئی ان کے علاوہ کسی بات پر کسی کو کافر کہے۔ تو مستحق سزا ہوگا۔ چنانچہ جب انہوں نے غور کیا تو انہیں کہنا پڑا۔ کہ یہ تو سب فروعی مسائل ہیں۔ اور ان کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔ جب نماز ایک قرآن ایک حج ایک زکوٰۃ ایک تو کفر کیسا اسی بات پر آپ لوگوں کو بھی آمادہ ہو جانا چاہئے۔ اور آپ اپنی کمریں اس بات کے لئے چست کر لیں۔ کہ جب کبھی کوئی مولوی کسی کو کافر کہے۔ تو آپ اس کا منہ بند کرنے کو تیار رہوں۔ پیر سے طیال میں

مسلم لیگ کا یہ فرض اولین

کہو ایسے مکفر مولویوں سے کفر کے نشانات طلب کریں بار لوگوں کا منہ بند کرنے پر آمادہ ہو۔ بس میری بات آپ لوگوں کو گرہ باندھ لینی چاہئے کہ جب تک آپ ان متعلی گر مولویوں کا منہ بند کرکے اس تفرقہ کو عملی طور پر مٹا نہ دیں گے۔ آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ مسلم لیگ کے ذریعہ اس بات کا پورے طور سے قرار واقعی انتظام کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ کس طرح سے کامیاب ہوتے ہیں۔

اس کے بعد جناب صدر جلسہ کی تجویز پر سب حاضرین نے مل کر نہایت خشوع و خضوع سے اللہ تعالیٰ کے حضور مولوی صاحب کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

چین میں جدید قانون مطابع

قانون مطابع کا جال ہندوستان سے نکل کر دیگر ممالک میں بھی پھیلتا چلا جاتا ہے اور افسوس ہے کہ اس کی سختی بجائے کم ہونے کے اور بھی بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ چین نے اپنے جدید قانون مطابع میں یہ دفعہ بھی بڑھادی ہے۔ کہ تمام اخبارات کے مسودے طبع ہونے سے پیشتر محکمہ نگرانی اخبارات کو دکھالئے جایا کریں اس کے ساتھ نقد ضمانت کا دستور بھی وہاں رائج کیا گیا ہے۔ اخبارات کی یہ نازک حالت نہایت ہی قابل رحم ہے۔ بہتر ہوتا کہ اگر آزادی کو اس طرح سے سلب کرنے کے بجائے اخبارات کو قطعاً بند کر دیا جاتا۔

ہندوستانی مزدوروں کی قابل رحم حالت

سفر مسعود کیل نے اپنی ۹ مئی کی اشاعت میں شمالی ہند کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تنخواہوں کا نقشہ سن وار شائع کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۰۲ء سے لیکر ۱۹۱۲ء تک یعنے پورے دس سال کے عرصہ میں ۵ روپے بارہ آنے سے لیکر ۷ روپے ۲ آنے تک یعنے [illegible] کا اضافہ ہوا ہے اگرچہ پرانے سالوں کی شاہوں سے ان تنخواہوں کا مقابلہ کیا جائے۔ تو اس میں بظاہر ایک بہت بڑی ترقی اور ملک کی خوشحالی نظر آئے گی۔ کیونکہ گذشتہ زمانوں میں عمر ماہوار تنخواہ والے منشی کو بھی بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا لیکن نہیں اس کا مقابلہ ذرا اپنے زمانہ کے حالات سے کرو۔ تو معلوم ہوگا [illegible] سینکڑوں روپے ماہوار تنخواہ پانے والے [illegible] تنگ آرہے ہیں۔ ان بیچارے غریب محنتیوں کا کیا حال ہوگا۔ آج کام بہت بڑھ گیا ہے۔ لیکن آمدنیاں اسی نسبت سے گھٹ گئی ہیں۔ کاش ہمارے [illegible] قوم اور مشیران گورنمنٹ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس خرابی کا پورے طور پر تدارک کریں۔

آسٹریا کی تمنائیں اور روس کی تیاریاں

یورپ کی بعض سلطنتوں کا رویہ ٹرکی کے ساتھ عجیب ہے۔ جس وقت ٹرکی کے سر پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ رہا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی ان کی ہمدردی کے لئے تیار نہ تھا۔ بلکہ سب اس ملک کے ٹکڑے کرنے پر آمادہ تھے۔ لیکن جب اسے ذرا سی مہلت ملی اور اس نے اپنے استحکام کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ تو اب بعض تو ان میں سے اس کی تعریفوں کے راگ گاکر اسے عمدہ حالت میں دیکھنے اور اس کے مقبوضات مستحکم ہونے کی دلی تمنائیں ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں آسٹریا کے وزیر پارلیمنٹ نے ایک عظیم الشان مجمع میں تقریر کرتے ہوئے یہی تمنا ظاہر کی۔ اور کوئی اس کے خلاف بڑے زور شور سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جیسا کہ روس کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ ٹرکی نہایت خاموشی اور کوشش سے اپنے استحکام اور انتظامات میں مصروف ہے۔ خدا کرے کہ وہ کسی آنے والے خطرہ کے ظہور سے پیشتر اپنے مقبوضات کی حفاظت کا قرار واقعی انتظام کر سکے۔

ٹرکی کے لئے کامیابی کی ایک اور راہ

ہم اس بات کو کئی دفعہ دہرا چکے ہیں۔ مگر اب پھر بتلا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ظاہری ساز و سامان اور حفظ ما تقدم کے ساتھ آج ہمارے لئے یہ نہایت ضروری اور لازمی امر ٹھہر گیا ہے۔ کہ ہم حفاظت و اشاعت دین متین میں بھی ہمہ تن مصروف ہو جائیں یہی ایک بات ہے جس سے ہم فلاح و کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں بیشک ٹرکی کے لئے اپنے بچاؤ کے واسطے تلواروں۔ بندوقوں۔ توپوں۔ ڈریڈناٹ جنگی جہازوں اور دیگر سامان حرب کا کافی مقدار میں مہیا ہونا اور اس کے ساتھ ہی ملک کی افواج کا ضروریات زمانہ کے مطابق تربیت یافتہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن یہ تمام باتیں اس وقت تک کسی کام نہیں آسکتیں جب تک مسلمان کہلاکر اسلام سے لاپرواہی روا رکھی جائے گی ٹرکی کی

گذشتہ ناکامیوں کے اسباب کی فہرست میں اس کے افسران فوج میں اتفاق و یکانگت کا نہ ہونا ایک بھاری سبب ظاہر کیا گیا ہے۔ اور یہی ایک امر ہے جو اسے حقیقی فلاح کے راستے سے دور لے جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے مرض دور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مذہب کی اشاعت و تلقین کر کے تمام افراد سلطنت افسران فوج اور دیگر افراد رعایا کو اس پر عامل بنانے کی کوشش کی جائے اور واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً کا حکم نامہ کر اس کے برکات و فوائد کو ذہن نشین کیا جائے۔ کاش مسلمانوں کو اسلام کے محاسن اور خوبیوں سے کما حقہ آگاہی ہو۔ اور وہ دلی ذوق و شوق سے اس پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ آمین

پنجاب میں اشاعت اسلام کا ایک نادر موقعہ

ایک مدت سے کئی مسلمان تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے ہندوستان میں اشاعت اسلام کی ضرورت پر زور دے رہے ہیں اور اب تک کوئی بھی ایسا درد دل رکھنے والا مسلمان نہیں اٹھا جس نے اس ضرورت کو عملاً پورا کرنے کی کوشش کی ہو۔ اب خدا تعالےٰ نے ہم پر حجت تمام کرنے کے لئے کئی ایک ایسی آسانیاں بھی پیدا کر دی ہیں کہ جنکے ذریعہ سے اگر ہمت کی جائے تو بہت کچھ کام کیا جا سکتا ہے چنانچہ پنجاب گورنمنٹ نے حال میں جرائم پیشہ اقوام کی تربیت کے لئے نو آبادیاں قائم کرنے اور انہیں مختلف کاموں میں لگا کر ان کو تربیت دینے کا جو احسن انتظام کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی خاص توجہ کے قابل ہے گورنمنٹ نے ایسے تو اعد نافذ کئے ہیں جن کے رو سے ہندو جرائم پیشہ ہندوؤں کے سپرد اور مسلمان مسلمانوں کے سپرد کرنے تجویز ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ جاگنے کا وقت ہے اور نہیں تو کم از کم اپنے بھائی بندوں کو تو اسلام پر کاربند کرنے اور برے کاموں سے روکنے کی تلقین کا انتظام کرو۔ اشاعت اسلام سے حفاظت اسلام کا کام ذرا سہل ہے۔ اس وقت بیشمار تدنی انجمنیں حمایت اسلام کی دعویدار ہیں۔ کیا کوئی اس مبارک کام کا ذمہ اٹھا سکتی ہے؟ ہمیں امید ہے۔ کہ لاہور کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اس امر کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو گی۔ ضرورت ہے۔ کہ وہ اس کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا کر مناسب انتظام کرے۔

ہندو مسلمانوں کے اتفاق کے لئے پنجاب مسلم لیگ کی کوشش

اتفاق کی برکات اور فوائد سے کون ہے جو انکار کرے دراصل اگر غور سے دیکھا جائے تو اتفاق تمام کامیابیوں کی جڑ ہے ہندوستان کی سرزمین میں جب سے اتفاق کی جگہ نفاق اور لڑائی جھگڑوں نے قدم رکھا ہے۔ اسی وقت سے ملک کی ترقی روبہ انحطاط ہے۔ اور حکام کو اپنی کوشش بجائے کسی مفید کام میں خرچ کرنے کے جو رعایا کی فلاح و بہبود سے تعلق رکھتا ہو۔ بہت سارا روپیہ اور وقت صرف آئے دن کی پریشانیوں اور لڑائی جھگڑوں میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کہیں دسہرہ پر ہنگامہ و فساد ہو رہا ہے۔ تو کسی جگہ فساد محرم کا قضیہ ہی ختم ہونے کو نہیں آتا اگر ایک جگہ جھٹکے کا سوال در پیش ہے۔ [illegible] تو کہیں بکر عید کی [illegible] بپا کر رکھے ہیں۔ الغرض یہ اور اسی قسم کے سینکڑوں ہولناک واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کا انسداد بہت جلد ہونا چاہئے۔ ورنہ ملک کی تباہی و بربادی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ ان سب سے بڑھ کر جو امر ملک کے نقض امن کا باعث ہو رہا ہے۔ وہ بعض جوشیلے مذہبی لکچراروں اور مضامین نویسوں کی ایک دوسرے مذاہب کے دل دکھانے والی تقریروں اور تحریروں کے نتائج ہیں جو آئے دن ظہور میں آ رہے ہیں۔ اسلام نے ہرگز ہرگز کہیں بھی اس بات کی اجازت نہیں دی کہ کسی دوسرے مذہب کے پیشواؤں کو برے الفاظ سے یاد کیا جائے۔ اور یہی سبب ہے کہ اس زمانہ کے برگزیدہ امام جناب حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۹۰۸ء میں اپنی زندگی کے آخری دو تین ایام میں سب سے پہلے برادران وطن کو پیغام صلح دیکر ان سے بھی یہ اقرار لینا چاہا کہ وہ اسلام کے مقتدا و پیشوا حضرت محمدؐ کو سچا نبی یقین کر کے کبھی انکی نسبت کوئی برا کلمہ استعمال نہ کرینگے۔ اور خود بھی ایسا عہد نامہ جماعت احمدیہ کی طرف سے لکھ دینے کا وعدہ کیا جسمیں ہندو پیشواؤں کی نسبت کبھی کوئی برا لفظ نہ استعمال کرنے اور انہیں راستباز یقین کرنے کا اقرار ہو۔ اور اس اتحاد و اتفاق پر ایک جائز اسلامی حکم گئے کی قربانی کو قربان کرنا چاہا۔ اور معاہدہ مذکور کے کسی فریق کی طرف سے ٹوٹنے پر ایک تین ہزار تم دوسرے فریق کو بطور تاوان دینی تجویز کی۔ لیکن افسوس ہے کہ حضورؑ کے اس مبارک پیغام پر جو در حقیقت ملک کے امن و امان کا پیش خیمہ تھا۔ اسوقت کسی نے کان نہ دھرا لیکن خدا کے پاک بندوں کی باتیں کبھی خالی نہیں جاتیں۔ وہ کسی نہ کسی وقت پوری ہو کر ہی رہتی ہیں۔ چنانچہ اسوقت سے اب تک ان مبارک تحریکات کا سلسلہ بالکل ختم نہیں ہوا۔ کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی طرف سے اتحاد و اتفاق کی کوششوں کی صدا سنائی دیتی ہے۔ سو جہاں تک ہمیں معلوم ہے ایسی کوششوں کی ابتدا ہمیشہ مسلمانوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ چنانچہ اب پھر معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب پراونشل مسلم لیگ نے اپنی ایگزیکٹو کمیٹی کے ذریعہ سے ہندو سبھا کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ اپنے ایسے قائمقاموں کے نام پیش کرے جو لیگ کے قائمقاموں سے مل کر ایک کانسیلیشن بورڈ (مجلس اتحاد و اتفاق) بنا کر اتفاق کے لئے ضروری کام کرے۔ یہ پیغام در حقیقت پیغام رحمت ہے جو مسلم لیگ نے ہندو سبھا کو دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جو سبھا اسے علی الخصوص بہت جلد قبول کرنے کو تیار ہو گی۔ اور مجلس مذکور کے ظہور میں آنے کے بعد [illegible]

مراسلات

ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام واللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین

الفضل میں اس آیۃ شریفہ کی تفسیر اور اس سے ماقبل پر جو نوٹ ہے اس نے لوگوں کو موقعہ دیا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ کی قرآن دانی پر مذاق اڑائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے علماء نے ہمیشہ قرآن شریف کو ایسے رنگ میں پیش کیا جو نہایت ہی معقول تھا۔ انہوں نے کبھی قرآن شریف کو اپنے خیالات کے ماتحت نہیں کیا۔ بلکہ اپنے اعتقادات کو قرآن شریف کے علوم کے ماتحت کیا۔ اور یہ اصل جب کبھی چھوڑا گیا اور کسی آیہ کو اپنے خود ساختہ اعتقاد یا خیال کے ماتحت رکھکر اسکی تفسیر کی گئی۔ اسوقت اسلامی دنیا کے مقلد حصہ میں ایک غلط بات پھیل گئی اور ایمان کا ایک جزو بن گئی۔

مولوی اور ان سے بڑھکر پیر اور سجادہ نشین جتنا بھی خوف الٰہی سے کام لیں اور قرآن شریف کے بیان کرنے میں محتاط ہوں۔ اتنا ہی کم ہے۔ کیونکہ ان کی غلطی سے ایک کثیر حصہ کو غلطی لگتی ہے۔ اور ان کے مریدوں میں کم ہوتے ہیں جو غلطی کو معلوم کرنے پر اسکو چھوڑ دیں۔ ہاں جو اللہ تعالےٰ کے احکام اور اس کے مقدس کلام کی عظمت کو مد نگاہ رکھتے ہوئے غلط تفسیر کو رد کرتا ہے۔ بہت اجر کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اس آیت کا مطلب جو الفضل نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ آیۃ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہے اور یہ آیت ثابت کرتی ہے۔ کہ حضرت صاحب کا نام غلام احمد نہ تھا۔ بلکہ انکا نام احمد تھا اور الفضل نے اس آیت شریفہ سے یہ بات بھی نکالی ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ کا نام احمد نہ تھا چونکہ ایسے مطالب تمام تفاسیر اور تمام علماء امت محمدیہ کے برخلاف ہیں۔ اور حضرت سیدنا و مولانا مولوی نورالدین صاحب علامہ دوران اور خود حضرت مسیح موعودؑ کے برخلاف ہیں اس لئے ضرور تھا کہ ان مطالب کے نکالنے میں اس آیۃ شریفہ کی تفسیر غلط کر دی جاتی۔ یہ تفسیر ارادتاً غلط بیان نہیں کی گئی بلکہ اس غرض میں کہ یہ ایک نئی تفسیر ہو گی۔ اور مفسر کے خیال کی تائید کرتی ہے اس لئے اس پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر کی صحت کے یہ دلائل دیے ہیں۔

اول یہ کہ اس قسم کی آیات جن میں من اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب آتا ہے۔ ماموروں کے متعلق ہوتی ہیں۔ مخالفین کے حق میں نہیں ہوتیں۔ دوسرے [illegible] کو غلط محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہوئی۔ اور اس لئے بہت ہی رکیک ہے۔ اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو لوگ اسلام کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اور چونکہ سیدنا محمدؐ رسول اللہ کو تو اسلام کی طرف دعوت دیجا سکتی نہ تھی۔ کیونکہ اسوقت اسلام موجود نہ تھا۔ اس لئے یہ آیت ثابت کرتی ہے۔ کہ [illegible] نبی کریمؐ سے متعلق نہیں ہوں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں اسلام موجود ہے۔ اور علماء نے حضرت مسیح موعود کو اسلام کیطرف دعوت دی پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ انکا نام احمد ہے۔ اور جو نام انکا والد صاحب نے رکھا تھا یعنی غلام احمد اور جس نام کو وہ ہمیشہ ہر کتاب و ہر رسالہ کے نیچے لکھتے تھے وہ صحیح نہیں ہے۔

ان دونوں دلیلوں میں سے پہلے اول الذکر کو قرآن کریم کی کسوٹی سے پرکھتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ مفسر کی نگاہ قرآن کریم کی آیات پر حاوی ہے یا نہیں۔ ان کا یہ بیان کرنا کہ یہ آیت شریفہ ماموروں کے متعلق ہی ہو سکتی ہے دو وجوہ رکھ سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ لفظ افترٰی یا ماموروں کے متعلق بیان کیا گیا یا انکا مطلب یہ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ جملہ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب کبھی سوائے مامور من اللہ کے قرآن کریم نے کسی اور کے متعلق بیان نہیں کیا سو مجھے جہاں تک یاد ہے افترا کے معنے قرآن کریم نے کئی ایک کئے ہیں اللہ تعالےٰ کے حکم کی خلاف ورزی پر بھی افترا بولا گیا ہے۔ احکام شریعت کا اپنے پاس سے بیان کرنا ہے۔ اصطلاح قرآنی میں افترا ہے۔ ایک مامور کے مقابل میں مخالفین کی غلط بیانی اور غلط دلائل بھی افترا کہلاتے ہیں۔ کوئی مذہبی مسئلہ جو غلط ہو اس کا بیان کرنا بھی افترا ہے۔ قرآن کریم کی غلط تفسیر بھی اللہ تعالےٰ پر افترا ہوتی ہے غلط خواب یا کشف اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا بھی افترا ہے۔ مجھے امید ہے۔ جو لوگ قرآن کریم کے مطالعہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے یہ معنے قرآن شریف کی مختلف آیات میں پڑھے ہونگے۔ چند آیات لکھکر واضح بھی کر دیتا ہوں۔ ولا یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن وقال ہم ... ویلکم لا تفتروا علی اللّٰہ کذباً۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللّٰہ الکذب ان الذین یفترون علی اللّٰہ الکذب لا یفلحون۔ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللّٰہ واولٰئک ھم الکاذبون وضل عنھم ما کانوا یفترون۔ ان الذین اتخذوا العجل سینالھم غضب من ربھم وذلۃ فی الحیٰوۃ الدنیا وکذالک نجزی المفترین ومن یشرک باللّٰہ فقد افترٰی اثماً عظیماً۔ العنکبوت [illegible]

آیات ماسوا ان کے ہیں جنہیں وہ معانی ہیں جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔

اب میں ایک آیت پیش کرتا ہوں جسمیں افترا کے معنے ہیں مامور من اللہ کے مقابلہ میں روک ڈالنا اس کے دعوے کے متعلق لوگوں میں اعتراض بیان کرنا۔ اور اس کی دعوت کے مقابلہ میں ایسی کارروائی کرنا جو اسکے کام میں مانع ہو وہو ہذا وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً۔ ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔

اور اگر ان کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آیۃ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب ماموروں کے سوا کسی کے حق میں نہیں آتی تو ذیل کی آیات میں ظاہر ہے کہ یہ جملہ ضروری نہیں کہ ماموروں کے متعلق آئے۔

ثمانیۃ ازواج من الضان اثنین ومن المعز اثنین قل آلذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین نبئونی بعلم ان کنتم صادقین ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین قل آلذکرین حرم ام الانثیین اما اشتملت علیہ ارحام الانثیین ام کنتم شھداء اذ وصّٰکم اللّٰہ بھذا فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذباً لیضل الناس بغیر علم ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین یہ جملہ صاف ظاہر ہے کہ ماموروں کے متعلق نہیں بلکہ ان علماء کے متعلق ہے جو کتب بدلیں سے غلط احکام جاری کریں۔ اور لوگوں کو غلط مسائل بتائیں۔ اس کا آخری حصہ ان اللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین ہے اور جس آیت کو الفضل نے ماموروں کے متعلق بیان کیا ہے۔ اس کا آخری حصہ ہے واللّٰہ لا یھدی القوم الظالمین۔ اس پر غور کریں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس قوم ظالمین کے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ یہ ظالم افترا کر کے خدا تعالےٰ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں وہ نور کیا ہے الاسلام ہے جس کی طرف انکو دعوت دیجاتی ہے۔ واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون اور انہیں کے حق میں فرمایا ولو کرہ المشرکون تو کیا یہ آیت مامور کے مخالفین کے حق میں ہے۔ یا خود مامور کو ہی۔ اللہ تعالےٰ کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ الاسلام کی دعوت مامور من اللہ کو دیجائیگی حاذ اللہ تم معاذ اللہ کیا مامورین الاسلام کی دعوت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یا الاسلام کی دعوت خود مامور کو دیجاتی ہے۔ کیا مخالفین کے پاس الاسلام ہو سکتا ہے ان کے پاس تو کبھی الاسلام نہیں ہو سکتا جو مخالفین ہوں۔ ان کے پاس الکذب ہوگا۔ جیسا فرمایا ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ الکذب ان کے پاس الکذب ہوتا ہے۔ اور مامور کے پاس الاسلام ہوتا ہے۔

صاحبزادہ صاحب کا مذہب تو یہ ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے پاس کفر ہے وہ کافر ہیں پھر اللہ تعالےٰ نے کیوں اس آیت کو یوں نہیں رکھا۔ [illegible] اور وہ بڑا بد ذات ہے۔ جسکو اسلام کی دعوت دیجائے۔ اسلام کیطرف اسے بلایا جاوے۔ اور وہ اسکا انکار کرے۔ اسپر اعتراض کرے۔ اور اس تعلیم کے راستے میں روکیں ڈالے خدا کے خوف سے اگر ترجمہ کیا جاتا۔ تو حضرت مسیح موعود پر اعتراض نہ ہوتا۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ آج تو دنیا پر ظاہر ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے تمام مسلمانوں کے آگے اسلام کا منور چہرہ ظاہر کیا سکھوں آریوں کو دعوت الی الاسلام کی عیسائیوں کو اسلام کی طرف دعوت کی خود ملکہ معظمہ وکٹوریہ کو کتاب تحفہ قیصریہ لکھکر اسلام کی طرف دعوت دی پس وھو یدعیٰ الی الاسلام تو ایک ایسا مخالف کے حق میں ہے جسکو اسلام کی دعوت دیجائے۔ اور وہ اس کے مقابل میں افترا کرے۔ یعنے حجت بازی کرے روک ڈالے اور مخالفت کرے اور مامور کے مقابل میں خود تراشیدہ مسائل الٰہیات بیان کرتے ہیں۔

دوسری آیت جو مخالفین کے لئے قرآن کریم نے استعمال کی ہے وہ یہ ہے ھٰؤلاء قومنا اتخذوا من دونہ آلھۃ لولا یاتون علیھم بسلطان بین فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذباً۔ دیکھو یہ آیت شریف بھی مخالف کے حق میں ہے۔ نہ کہ مامور کے حق میں۔ کیا الفضل نے اس تفسیر کو شائع کرنے سے خواہ مخواہ موقعہ نہیں دیا کہ لوگ میاں صاحب کی قرآن دانی پر اعتراض کریں۔ ایک خلیفہ تو کم از کم صحیح قرآن جانتا ہو۔ اس کی نگاہ قرآن کے متعلق تو کم از کم وسیع ہو۔ وہ کہتا ہے کہ ایسی آیات مامور کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور قرآن کی گواہی اس کے برخلاف نکلتی ہے وہ کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو لوگوں نے اسلام کی طرف بلایا۔ حالانکہ حضرت صاحب نے ایک ایک قوم کو اور بعض اوقات ان کے افراد کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ ان کے چھوٹے سے لیکر بڑوں تک مولویوں اور پنڈتوں سے لیکر خود حکام تک بلکہ خود ملکہ معظمہ تک اسلام کو تبلیغ کی۔ پس یہ ٹکڑا وھو یدعیٰ الی الاسلام جو خطرناک حجت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ مخالفین پر پوری کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر چسپاں کرو۔ خدا سے ڈرو۔ ایسی رکیک تفسیر جسکو قرآن کریم رد کرتا ہو۔ اور وہ تفسیر جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض پیدا کرتی ہے۔ وہ معنے جنکو واقعات غلط ثابت کرتے ہیں۔ ایسی تفسیر بیان کرنے سے احتراز کرنا لازم ہے۔ اور حق پرستی تو اسکا نام ہے۔ کہ اس کو واپس لیا جاوے اور اپنی جوانمردی کا ثبوت دیا جاوے۔

یہ بہت ہی غیر معقول بات تھی، غلام احمد میں احمد ہی اصل نام ہے۔ اور غلام خاندانی نام ہے۔ بھلا غلام قادر میں اصل نام قادر ممکن ہو سکتا ہے۔ قادر تو خدا کا نام ہے اصل نام تو غلام ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ قادر۔ اور یہ سارا قصہ ہی غلط ہے۔ قادیان میں کہاں یہ دستور تھا۔ کہ خاندانی نام کے ساتھ ایک ذاتی نام ہو۔ کہاں یہ دستور اسلام میں ہے۔ یہ دستور تو عیسائی قوم میں ہے۔ اس بات کو حضرت صاحب کے بہت سے اشعار رد کرتے ہیں۔ اور یہ ساری تفسیر اور بناوٹی کہانی خود حضرت صاحب کے اشتہارات کتابوں اور نظموں سے غلط ثابت ہوتی ہے۔ ذیل کا مصرعہ ملاحظہ ہو ؎

احمد اگر نہ دیوے بنگر غلام احمد

اور اس سے بھی بڑھ کر وہ مقامات ہیں جہاں حضرت صاحب نے یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چسپاں کرتے ہوئے توراۃ انجیل سے ثابت کیا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہماری سرکار حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ خود خدا نے حضرت مرزا صاحب کو ذیل کا شعر الہام کیا تھا ؎

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

جس غلام دیکھو مسیح زمان ہے۔

والسلام خاکسار صدر الدین سیالکوٹ

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ترکی مشن لیوادیہ میں۔ (لنڈن ۱۲ رمئی) امسال ترکی مشن کے لوادیہ میں زار کو سلطان کا سلام پہنچانے کے لئے جانیکو خاص اہمیت دی گئی ہے مشن مذکور بخارسٹ میں بھی جائیگا۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ دولت عثمانیہ جزائر چیوس اور متیلین کے فیصلے کے لئے رومانیہ کی وساطت کی خواہشمند ہے۔ مشن مذکور سے جو طلعت بے کی سرکردگی میں تھا کل زار نے رسمیہ ملاقات کی۔ ایک شاہی دعوت میں زار نے سلطان کی صحت اور سلطنت عثمانیہ کی خوشحالی کا جام پیا۔

روس کے ایرانی لشکر۔ (لنڈن ۱۲ رمئی) ہوس آف کامنز میں مسٹر پونسونبی نے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔ کہ کیا گریٹ برٹن روس سے اسبات کی درخواست کریگی کہ وہ اپنے معاہدوں کے ایفا کے لئے شمالی ایران سے اپنے عساکر کو واپس بلا لیگا۔ تا کہ شاہ ایران کو جسکی شاہانہ عظمت اور دیانت وامانت کو بہت خراب کیا گیا ہے۔ تخت نشین کیا جا سکے۔ مسٹر ایکلینڈ نے اسکا جواب دیا کہ روس نے اپنے لشکروں کی بابت پورا یقین دلا رکھا ہے۔ ...ر سیر یا در قازوین سے اپنے لشکروں کو ہٹا کر اس نے اس بات کا عملی ثبوت بھی دیا ہے۔ مدد ...سے سپاہ کو فی الفور اور یکدم واپس بلانے کی اسوقت تک التجا نہیں کی جاسکتی۔ جبتک یہ اطمینان نہ ہوجائے کہ ایسا کرنے سے شمال میں بھی ویسا ہی فساد نہ ہوجائیگا۔ جیسا کہ حال میں جنوب میں واقع ہو چکے ہیں۔

سفریجٹیوں کے کارنامے۔ (لنڈن ۱۲ رمئی) آج رایل اکیڈمی میں سہ پہر کے وقت ایک سفریجیٹ نے ڈیوک آف ولنگٹن کی تصویر کو جو سر ہربرٹ ون ہرکومر کی بنائی ہوئی تھی۔ تین دفعہ کلھاڑی ماری۔ جس پر اسے ماخوذ کر لیا گیا۔

انڈیا کونسل : (لنڈن ۱۲ رمئی) ٹائمز راوی ہے۔ کہ کل لارڈ کریو نے سر ولیم ویڈبرن مسٹر نی۔ ایم شرما۔ ایم۔ اے جناح این۔ ایم سمارتھ مظہر الحق اور رایس سہنا۔ اکین وفد انڈین نیشنل کانگریس سے انڈیا کونسل کے کانسٹیٹیوشن میں ترمیم کے متعلق تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک بے ضابطہ ملاقات کی۔

ڈنمارک میں شاہی ملاقات (لنڈن ۱۱ رمئی) آج شب کو بادشاہ اور ملکہ ڈنمارک کے شہنشاہ جارج اور ملکہ معظمہ میری کے ساتھ کوونٹ گارڈن میں ایک پر شکوہ اوپرا والے ناٹک میں تشریف لائے۔ تماشا گاہ میں علاوہ نشست گاہ بنائی گئی تھی۔ اور رنگوں اور جواہرات سے مکان سجایا گیا تھا۔

آج بادشاہ اور ملکہ ڈنمارک کو لارڈ میئر نے گلڈ ہال میں لنچ کی دعوت دی۔ ہر مجسٹیز بکنگھم پیلیس سے آتے ہوئے آراستہ خوشنما بازاروں میں سے جو کہ سنہری ہو رہے تھے۔ گذرے۔ موسم خوشگوار تھا۔ اور بے انتہا ہجوم نے بادشاہ اور ملکہ کے گذرنے پر راستہ میں تالیاں بجائیں ممبران خاندان شاہی۔ ممبران پارلیمنٹ اور شہر لنڈن کے کئی معززین موجود تھے خاندان ... اور ... دونوں قوموں کے تجارتی تعلقات کے متعلق پرجوش تقریریں کی گئیں۔

السٹر کا قضیہ نامرضیہ : (لنڈن ۱۱ رمئی) ہوس آف کامنز میں مسٹر اسکوئتھ نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ حال میں السٹر میں جو بندوقوں کے پہنچنے کا حادثہ پیش آیا ہے۔ اس پر کوئی تعزیری کارروائی نہ کی جائے۔ باقی معاملات کے متعلق کارروائی کی جارہی ہے لیکن یہ نامناسب ہے۔ کہ اس امر کے متعلق کچھ بیان کیا جائے۔

(لنڈن ... مئی) السٹر ... مونسٹر اور کناٹ کے یونینسٹوں نے حکومت خود اختیاری پر ملک معظم کی خدمت میں ایک معترضانہ درخواست دی ہے۔

آئرلینڈ کے اخراجات : امسال آئرلینڈ کے اخراجات ملک کی آمد پر بارہ لاکھ پچھتر ہزار پونڈ بڑھ گئے ہیں۔

روس و مشرق بعید۔ (سینٹ پیٹرزبرگ ۱۴ رمئی) ایم سکھوملینوف وزیر جنگ زار کے حکم سے مشرق بعید کو روانہ ہو گئے۔

ہانگ کانگ میں پلیگ (لنڈن ۱۳ رمئی) گذشتہ ہفتہ ہانگ کانگ میں پلیگ کے ۱۰۵ کیس ہوئے۔ جن میں سے ۱۰۵ مہلک ثابت ہوئے

کانفرنس افیون : (ہیگ ۱۳ رمئی) بین الاقوامی کانفرنس افیون کا آغاز ۱۵ رجون سے ہوگا۔

ہندوستانی برٹش کولمبیا میں : (وکٹوریہ برٹش کولمبیا ۱۳ رمئی) جاپانی سٹیمر کوما گاٹا مارو ایک ہفتہ کے اندر چھ سو ہندوستانیوں کو لے کر یہاں پہنچنے والا ہے۔ حکام کو لمبیا کو بتایا گیا ہے۔ کہ تارکان وطن مذکورین سوداگر کسان۔ کلوں پر کام کرنے والے آرہ کش وغیرہ شامل ہیں جن میں سے اکثر کلکتہ سے جہاز پر سوار ہو کر چکر دار راستے سے مسلسل سفر کر کے قانون تارکان وطن کے مطابق آرہے ہیں۔ لیکن صناعوں اور مزدوروں کی آمد کے خلاف کونسل کا حکم ابتک نافذ ہے جس کے رو سے اکثر تارکان وطن خارج کر دیئے جائینگے۔ عام ہراسے کسی شخص کو بھی ساحل پر اترنے کی اجازت دیئے جانے کے خلاف ہے جہاز کی آمد نے ایک شورش انگیز مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ جس سے اہم نتائج مترتب ہونیکا احتمال ہے۔

ہندوستانی جنوبی افریقہ میں : (کیپ ٹاؤن ۱۲ رمئی) جنرل سمٹس نے مجلس عامہ میں ایک بند سوال کے جواب میں اعلان کیا کہ وہ اہل ہند کے مسئلہ پر اس سشن میں مسودہ قانون پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اسپیلسبری : (۱۲ رمئی) ریلوڈیشین مجلس واضع آئین و قوانین نے تارکان وطن کے ریگولیشن آرڈیننس کی دوسری خواندگی بالاتفاق پاس کر دی۔ اٹارنی جنرل نے کہا مزید ایشیائیوں کی آمد کو روکنا ضروری ہے۔ تاہم جو ہندوستانی اسوقت ریلوڈیشیا میں ہیں ان سے کوئی پرخاش نہ کی جائیگی جن کو ایک بیوی اور کنبہ منگوانے کی اجازت دیجائیگی۔

مسئلہ آب کاری ہند : (لنڈن ۱۳ رمئی) سر ہربرٹ ... نے ایک سوال کے جواب میں ... ہوس آف کامنز میں کہا کہ جولائی ۱۹۱۲ء میں ایک وفد نے ہندوستان کے انتظام آبکاری کے متعلق سکرٹری آف سٹیٹ کو عرضداشت پیش کی تھی۔ اس کے متعلق گورنمنٹ ہند کا جواب موصول ہو گیا ہے اور کاغذات اسی سشن میں پارلیمنٹ کی میز پر رکھے جائیں گے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

مقدمہ سازش بم : (دہلی ۱۲ رمئی) آج دہلی کا مقدمہ سازش بم دوبارہ پیش ہوا۔ کونسل نے ذیل کے امور کے ثبوت کے لئے اور گواہی طلب کرنے کی درخواست کی (۱) امیر چند اور چھوٹے لال کے عارضی ارجن لال کے بورڈنگ ہوس کے ساتھ تعلقات (۲) بورڈنگ ہوس مذکور کی پولیٹیکل خصوصیات جہاں کہ نوجوانوں کو پولیٹیکل جرائم پر ترغیب دلائی جاتی تھی۔ (۳) ارجن لال انسٹیٹیوشن کا تعلق دہلوی سازشیوں سے (۴) ارجن لال کا دہلی آنا اور امیر چند کا جے پور جانا۔ (۵) رام لال کا ارجن لال کے بورڈنگ ہوس کے ساتھ گہرا تعلق اور خط میں بھی سازشیوں کی واقفیت کرانا۔

فریق مخالف کے وکلا نے اس بنا پر مخالفت کی۔ کہ یہ ایک مقدمہ اور کھڑا کیا گیا ہے۔ اور یہ درخواست اسوقت ہونی چاہیئے۔ جبکہ سزا ملچکے۔

پیروکار نے جواب دیا کہ جن گواہوں کو اب طلب کیا جاتا ہے وہ آرہ میں گواہی دے رہے ہیں۔ یہاں صرف تین یا چار گواہ موجود ہیں اور گواہی صرف نصف یوم کی سماعت میں ختم ہو سکتی ہے۔ حکم پھر دیا جائیگا۔

(لبعد کا تار) مجسٹریٹ کا حکم : صاحب مجسٹریٹ نے ان گواہیوں کی سماعت کے لئے ایک تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اور بیان کیا کہ رام لال کے متعلق اس وقت تک حکم کو ملتوی رکھا جائیگا جب تک کہ آئندہ ہفتہ کے روز ایک اور گواہی نہ لے لی جائے۔ اور ازاں بعد صاحب مجسٹریٹ نے امیر چند۔ منو لال بسنت کمار بسواس۔ بلراج۔ بالمکند خوشی رام۔ چرنداس۔ رگھبر شرما۔ اور ہنونت سہائے پر زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بمعہ دفعہ ۱۲۰ الف سازش قتل کا فرد جرم لگایا جسکی وجوہات حسب ذیل ہیں امیر چند اور اودھ بہاری کے پاس سب کیپ اور پستول کی ٹوپیں پائی گئیں۔ بالمکند اور بسواس کے پاس لاہور میں دو بمب تھے۔

بسواس اور اودھ بہاری نے لاہور میں بمب کے ذریعہ ایک چپراسی کو قتل کیا۔

اودھ بہاری۔ امیر چند۔ بالمکند اور بلراج کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند لبرٹی کے پرچے تقسیم کرنے اور ہنونت سہائے کو انکی اعانت کرنے کے جرم میں مجرم گردانا گیا۔

تمام مجرموں کو دہلی سیشن سپرد کیا گیا۔ اور وہ جو لاہور کے متعلق ماخوذ تھے لاہور سیشن سپرد کئے گئے۔ ڈیفنس کو گواہوں کی فہرست ترتیب دینے کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی۔

اکونٹنٹ جنرل ریلوے : مسٹر سکاٹ اوکانر اکونٹنٹ جنرل ریلوے عنقریب رخصت پر جانے والے ہیں۔ مسٹر ایچ ایم ییٹس مین ان کے قائم مقام ہونگے۔

انتظام جیلخانہ جات : جیلخانہ جات کے نظم ونسق کے متعلق اکثر لوکل گورنمنٹوں کے جوابات گورنمنٹ ہند کو موصول ہو چکے ہیں۔ سب کی رائیں پہنچ جانے پر سکرٹری آف سٹیٹ ہند کو تقرر کمیشن کی تحریک کی جائیگی۔

موسم : ملک کے بہت بڑے حصہ کا موسم غیر معمولی طور پر سرد ہے۔ بالخصوص شمال مغربی حصہ میں شب و روز کا ٹمپریچر دس سے چودہ درجے تک معمول سے کم ہے۔ سب سے زیادہ ٹمپریچر حیدرآباد میں ۱۰۱ درجہ معرض تحریر میں آیا۔

تار کی چٹھیاں : پندرہ روزہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہفتہ کے اتوار چٹھیوں کی طرح پہلے تار بھیجنے کے متعلق پہلے ہفتے پندرہ ۱۵ تار کی چٹھیاں موصول ہوئیں۔ اور دوسرے ہفتہ ۲۹۔

فتح گڑھ کا مقدمہ قتل : ایک دیسی عیسائی عورت کے مقدمہ قتل میں تہور حسین سرکاری گواہ نے بیان کیا۔ کہ میں ملزم ... کا دور کا رشتہ دار ہوں اور اسکا ملازم تھا۔ ایک شام ... نے اول الذکر کی بیوی کو بہت سی شراب پلا دی اور گنگا کے قریب لے جا کر اس کا گلا گھونٹ کر ہنوز وہ زندہ ہی تھی۔ کہ اسے دریا میں پھینک دیا۔ کپڑے اور ہاتھ سے چاندی چوڑیاں اتار لی گئیں۔ ... چھری بھونکنا چاہتا تھا۔ مگر اس وجہ سے نہ مانا۔ کہ خون کے نشانات گرفتار کروا دینگے۔ ... نے گواہ کو دھمکی دی تھی۔ کہ اگر اس نے یہ راز افشا کیا تو ہلاک کر دیا جائیگا۔

سبکدوشی : میاں بہادر راجہ گوپال اچاری ہفت سالہ خدمات ... سے ... کو انگلستان روانہ ہونے والے ہیں۔

مقدمہ وقف : ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ نے ایک اہم مقدمہ وقف کا فیصلہ کیا ہے۔ نواب ابوگرا اور دیگر اصحاب نے غزنوی برادران کو متولی شپ سے علیحدہ کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا تھا۔ مہینوں تک گواہوں کی شہادت ہوتی رہی۔ مسٹر ساروا چرن مترا سابق جج ہائیکورٹ کلکتہ غزنوی برادرز کی طرف سے پیروکار تھے۔ ڈسٹرکٹ جج نے غزنوی برادرز کو متولی شپ سے علیحدہ کئے جانے کا حکم صادر کیا ہے۔

مدینۃ المسیح

جناب حضرت مولنا مولوی محمد علی صاحب بفضل خدا بخیر و عافیت ہیں اور انگریزی ترجمہ قرآن کریم میں ہمہ تن معروف۔ درس قرآن کریم ہر روز شام کے چھ بجے مسجد احمدیہ میں ہوتا ہے۔ احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر احمدی طلبا بڑے شوق سے سننے آتے ہیں۔ اور معزز درسگاہ کے نوٹ بھی کر لیتے ہیں۔ درس کے نوٹس عنقریب اخبار میں بطور ضمیمہ شائع ہونگے۔ بعض کوتاہ اندیشوں کی کوششوں سے میاں بشیر حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ الگ پڑھنی پسند کی۔ اور انہوں نے گذشتہ جمعہ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۴ء کو اپنی نماز میاں چراغدین صاحب کے مکان پر آغا کی ... کل ۱۵ رمئی کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ایک ہندو مسمی بھولانی داس مکنہ ضلع گورداسپور نے برضا و رغبت خود مسلمان ہونیکی خواہش ظاہر کی چنانچہ حضرت مولنا مولوی محمد صادق صاحب نے پہلے اسے مختصراً پنج ارکان اسلام کی تلقین کی۔ اور بتوں کا ناقابل پرستش ہونا اور خدا تعالےٰ کی وحدانیت ثابت کر کے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی ماہیت بتائی۔ اور اس سے ان سب کی پابندگی کا اقرار لیکر اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور اس طرح مسلمان کرنے کے بعد اسکی استقامت کے لئے دعا کی اور اسلامی نام عبدالرحمن رکھا۔ میاں ناصر الدین صاحب احمدی بزاز سیدانہ میں ہندو کے مسلمان ہونے کا باعث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جنبش و منش توفیق عنایت کرے۔ اور اجر عظیم کا مستحق ٹھیرائے آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن!
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی!
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳

کہدے اے اہل کتاب آؤ ایسی بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں اور خدا کو وحدہ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قایم کریں تو اکٹھے ہو کر کام کریں۔ قرآن کریم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قیمت سالانہ ۶ روپے ؎ طلباء سے ۳ روپے

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ۔ مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری مطابق ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۰

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام
وداعی یہ جلسہ ترا صدر دیں ہے

از جناب ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب امرتسر

(جو گذشتہ ۱۰ مئی ۱۹۱۴ء کو مسلمانان لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھی گئی ....)

نیستاں ہے تبلیغ دیں کا نمایاں — چلا اس میں اب صدر دیں شیر یزداں
شغال اب ہیں اعدائے دیں کے غزالاں — نہ کیوں ہوں ہراساں نہ کیوں ہوں گریزاں

سگ گیدڑ — نہیں شیر سا زورِ بازو کسی میں!
نہیں ہے یہ طاقت یہ نیرو کسی میں!

جو انبار ہے احمدی سلسلے کا — کسی نے وہ اب تک سنا اور نہ دیکھا
الحمد ہیں یہ ہرگز نہیں کلب دنیا — ارادے ہیں ان کے بلند اور بالا

شیر — نہیں فکر عقبیٰ سے دل انکے غافل
مسیحا کے اس قول پر ہیں یہ عامل

نہ دنیا کی لذات پر بھول جاؤ — نہ تن پروری کی محبت دکھاؤ
نہ یوں نفس سرکش کو فربہ بناؤ — نہ موٹے ہو اتنے کہ مشکل سماؤ

وہ دروازہ جس سے گذرنا پڑے گا
وہاں موٹے تازے کو مرنا پڑے گا

وداعی یہ جلسہ تیرا صدر دیں ہے — تو بیشک شہنشاہ ملک یقیں ہے
تیرا کام تبلیغ دین متیں ہے — سوا اس کے کچھ فکر تجھکو نہیں ہے

کیا خواجہ نے ہیڈلے کو مسلماں
تو خود جارج کو لائیگا سوئے ایماں

چلا ہے تو اب کاٹ کر وہ سمندر — نہیں کوئی منزل ہی جس سے فزوں تر
تو بیشک ہے اُس منزل پُر خطر پر — نہیں جس کی تمثیل اللہ اکبر

چلو اور باطل کو چل کر مٹا دو
خدا اور بندوں کا پردہ اُٹھا دو

دکھا دو انہیں راہ دین پیمبر — کہ وہ خاتم انبیا ہے سراسر
جو ہے باکرم مہرباں مومنوں پر — کرو اُس کے پیغام کو تازہ جاکر

وہ دیں جاکے پھیلاؤ سارے جہاں میں

ہوا ہے جو مقبول کون و مکاں میں
بالمومنین رؤف رحیم

خطاب آپکا لیس ہم المفلحوں ہے — خدا آپکا ہادی و رہنموں ہے

علم کفر کا دیکھئے سرنگوں ہے — سر فتح خم ہے چرا ہے نہ چوں ہے

بشارت لئے جاؤ فتح و ظفر کی
کہ ساتھ آپ کے ہے دعا ڈاکٹر کی۔

خواجہ کمال الدین صاحب اور آپ کے معاونین

ترجمہ از اخبار کامریڈ دہلی مورخہ ۹ مئی ۱۹۱۴ء

کچھ سال ہوئے خواجہ کمال الدین صاحب لاہور چیف کورٹ سے اپنی چلتی وکالت چھوڑ کر اور ان لوگوں سے الگ ہو کر جو ہندوستانی مسلمانوں کی لیڈری کے دعویدار رہیں۔ بغیر عام لوگوں کی مالی امداد حاصل کرنے کے درپے ہیں اشاعت اسلام کی غرض سے یا کم از کم ان بے بنیاد اعتراضات کے دفعیہ کے لئے جو عیسائیوں اور مذہب یورپین اقوام نے اسلام کے خلاف پھیلا رکھے ہیں انگلستان تشریف لے گئے۔ ان تمام اغراض و مقاصد کے لحاظ سے خواجہ صاحب ہندوستانی مسلمانوں کے نزدیک کل کام کے نہ رہے اور ان کے چھوٹے ماہواری رسالہ کے اجرا اور اس پر کسی قدر نکتہ چینی اور کسیقدر پسندید نگاہ ڈالنے سے بیشتر انہوں نے ان کے نام اور کام سے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی ان کے کام میں کوئی موثر بات نہ تھی نہ ہی مثلاً مسلم یونیورسٹی کے سوالپر سکرٹری آف سٹیٹ سے کوئی شدید جھگڑا تھا۔ یا مثلاً طرابلس کے عربوں کی طرف سے ان کے متروکہ وطن کے بچاؤ کا معاملہ بھی درپیش نہ تھا۔ ترکوں کی طرف سے ایڈریانوپل کے بچاؤ اسکے ہاتھ سے نکل جانے اور پھر قابو میں آ جانیکا سوال بھی مد نظر نہ تھا۔ پھر کس طرح سے خواجہ صاحب اپنے کام میں جسے وہ اسطرح مستقل مزاجی اور خاموشی سے انجام دے رہے تھے کسی امداد یا صرف دلچسپی ہی کی امید رکھ سکتے تھے وہ اکیلے اسلام کے لئے سخت خطرناک دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہے اور ہندوستانی مسلمانوں نے کہ اسلام نے انہیں صرف اتنی ہی اجازت دی کہ وہ دلچسپی کے ساتھ اس لڑائی کا تماشا دیکھتے رہیں۔

لیکن ان باتوں کے باوجود قسمت نے خواجہ صاحب کا ساتھ نہ چھوڑا۔ پہلا مسلمان جسے اسلام کے متعلق تمام باقی ماندہ شکوک رفع کرنے میں انہوں نے امداد دی۔ اور اسلام میں داخل کیا وہ ایک پیر (Peer) تھا۔ اور اگرچہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ لارڈ فاروق ہیڈلے مسلمانوں میں دوسروں پر فوقیت دیئے جانے کے ہر طرح لایق ہے۔ لیکن اسلام میں بڑائی کا معیار تقویٰ ہے اور ہندوستانی مسلمانوں نے اسلام کے اس اصول کو بالکل پیچھے چھوڑ دیا۔ اور ایک پیر (Peer) دولت مند اور امیر کے قبول اسلام پر ایسی خوشی منائی۔ کہ جیسے امریکہ کے نئے دولت مندوں کو کسی Peer کا اپنی دامادی میں لینے کا باعث فخر ہوا کرتا ہے۔ اس معجزہ کو دیکھو۔ کہ مطلوبہ جوش کے پیدا ہوتے ہی ہندوستان کا مسلم طبقہ... فی الفور انگلستان کے مسلم مشنری کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور پورے طور پر تمام ہندوستانی مسلمانوں کی زبان پر اسی کا چرچا ہوتا رہا۔ اور انہوں نے جو کچھ بھی اس کی امداد کی۔ وہ باوجود کچھ بھی نہ ہونے کے بہت کچھ ہے اس کے لئے تمام اطراف ہندوستان میں چندے کئے گئے۔ اور چونکہ ہم خود اس ضروری کام کے لئے وقت نکالنے کے بالکل ناقابل تھے اس لئے ہمارے اکثر دوستوں نے ہمیں اس مقدس کام میں سرد مہری دکھانے کا ملزم ٹھیرایا۔ لاہور کے بعض احمدی معززین نے اس مقصد کے لئے ایک آل انڈیا کمیٹی قایم کی اور اس نے ہم نے ان تمام معاونین کو جو خواجہ صاحب کو امداد دینا چاہتے تھے اس کی طرف رہنمائی کی۔ لیکن باوجود اسلامی مساوات کا شور و پکار کرنے کے ہمیں نہایت افسوس سے یہ دیکھنا پڑا۔ کہ فرقہ بندی کے تنگ خیالات بعض مسلمانوں کے دماغوں میں سمانے شروع ہو گئے۔ نیم ملاؤں نے بھی اس وقت کو غنیمت جان کر موقع سمجھا۔ اور فرقہ بندی کے خیالات میں مبتلا ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے درپے ہو گئے۔ اور ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ اگر ہم یہ ظاہر نہ کریں۔ کہ بعض احمدی لوگوں نے بعض تفرقہ ڈالنے والے شکوک بڑھا کر ان نیم ملاؤں کے لئے بہت سا مصالحہ مہیا کر دیا۔ ان سب باتوں کا لازمی نتیجہ ہوا کہ خواجہ صاحب کو بہت امداد ملی۔ اور ان لوگوں کی خواہشات بھی جو ان کی کامیابی سے ... فایدہ اُٹھانا چاہتے تھے پوری نہ ہوئیں۔ یہ وہ باتیں ہیں۔ جو لوگوں سے ظہور پذیر ہوئیں! لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ بمبئی کے بعض نیک دل احباب نے جونہی کہ انہیں یہ اطلاع دی گئی۔ کہ خواجہ صاحب کو امداد کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی یہ اطمینان دلا دیا گیا۔ کہ وہ بہت نیک کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے فی الفور چندے بھیجے۔ لیکن اس شراز و میں مسلمان مستورات کا ... ان کا خیال ویسا خود پسندانہ نہ تھا ان میں سے کسی نے بھی ان تیز لہروں میں تیرنے کی کوشش نہ کی جو کہ لارڈ ہیڈلے کے قبول اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۹ - مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۰

مسلمانانِ عالم کی خدمت میں التماس

ہم اپنی گذشتہ اشاعت مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء میں واضح طور پر بیان کر چکے ہیں - کہ آج مسلمانوں کے قبضہ میں کروڑہا روپیہ کی مالیت کی درسگاہیں - اور کلب اور لیکچر ہال اور نمازگاہیں مساجد کی شکل میں موجود ہیں - کوئی قریہ اور قصبہ اور گاؤں مسلمانوں کا نہ ہوگا - جہاں ایک نہ ایک عمارت جس کا مالک خدا تعالیٰ ہے ایک عمدہ اور ممتاز جگہ پر بنی ہوئی نہ ہو - جس میں نماز ادا کرنا ہر ایک کلمہ گو کا حق ہے اور جس کے دروازے تعلیم حاصل کرنے کے لئے دن کو اور آرام کرنے کے لئے رات کو ہر اہل قبلہ کے لئے کھلے رہتے ہیں - یہاں تک کہ ابنائے السبیل اگر وہاں داخل ہو جاویں - تو محلہ داروں پر نہ صرف اُن کا لاجنگ ہی بلکہ بورڈ بھی مہیا کرنا اُن کا فرض ہو جاتا ہے -

ان پاک مقامات کی مرمت ساز و سامان اور درستی پر لکھوکھا روپیہ آئے دن مسلمانوں کا خرچ ہوتا ہے - جس کے لئے چندہ دینے کے لئے ہر مسلم کا دل بغیر حیل و حجت ہر وقت طیار پایا جاتا ہے - پھر ان کلبوں - لیکچر ہالوں اور سکولوں کے لئے خاص منتظم مقرر ہیں - جو کہ عامۃ المسلمین سے خاص طور پر ممتاز سمجھے جاتے ہیں ان کے قوتِ لایموت کی ذمہ وار وہ سوسائٹیاں یا انجمنیں ہوتی ہیں - جن کے ممبر محلہ کے سربرآوردہ لوگ ہوتے ہیں ان کی اور ان کی اولاد کی تنخواہوں پر کروڑہا روپیہ سالانہ مسلمانوں کا صرف ہوتا ہے پھر اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو یہ ایک بڑی بھاری فوج ہے - جو کہ دین متین اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے مسلمانوں کے پاس موجود ہے -

لیکن باوجود ان سب کل سامانوں کے ہمارا شیرازہ قومی کچھ ایسا بکھرا ہوا ہے کہ یہ سب اسباب جو آج بغیر کسی مزید جدوجہد کے ہمارے قبضہ میں موجود ہیں - ان کو تو ہم بجا طور پر استعمال کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے - اُن سے تو ہم کوئی فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کرتے - ان برکات اسلام کو تو ہم عضو معطل کی طرح چھوڑے بیٹھے ہیں - لیکن آئے دن اپنے دماغ ناقص کی اختراع سے یورپ کے نقش قدم سکول اور کلب اور لیکچر ہال بنانے کی تجویزیں کرتے اور ان میں پر لکھوکھا روپیہ غریب قوم کا صرف کر دیتے ہیں -

پس سمجھدار درد دل رکھنے والے بہی خواہان قوم کے طبقہ کا فرض ہے خواہ وہ کسی انجمن کا ممبر ہے - یا کسی لیگ کا سکرٹری یا کسی ندوہ کا ناظم کہ وہ بجائے نئے امور پر زیادہ زور دینے کے اور پچھلے کو چھوڑ کر آئندہ کیلئے نیا انتظام کرنیکے اپنے اس متاع کی خبر لیں - جو کہ اُن کے قبضہ میں موجود ہے - پہلے اس کو مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کریں اور جو روپیہ اور نئی عمارات کے بنانے میں لگایا جا رہا ہے وہ ان مساجد میں زیادہ خرچ کریں اور اُن کو ایسی صورت دیں کہ یہ موجودہ ضروریات زمانہ کے پورا کرنے کے قابل بھی بن جاویں - اور کوئی شرعی اعتراض بھی واقع نہ ہو سکے تعلیم کے دلدادہ اور کلبوں میں زندگی بسر کرنے کے خواہش مند اور تقاریر اور لیکچروں سے اسلام کی بہبودی اور فلاح پر یقین رکھنے والے لوگ اپنے قلوب کو ذرا وسیع کریں - مساجد میں نمازیں ادا کرنے کی عادت ڈالیں اُن کے احاطوں کو وسیع کر دیں یہاں تک کہ . . . . اگر ایک طرف اُن کی روحانی ورزش یا دعا کی . . . جگہ ہو - تو وہیں اُن کی جسمانی ورزش . . . . کے لئے سامان مہیا ہوں اور انہیں کو بموجب حیثیت کے وہ پرائمری سکولوں اور ہائی سکولوں کی شکل دیکر دینی کورسوں کو اُن کے کورسوں کا ایک جزو اعظم قرار دیتے ہوئے اس سٹاف سے جو پہلے موجود ہے - اور تنخواہیں لے رہا ہے اور خالی بیٹھا سہ یا شود دزد یا شود بیمار کا مصداق بن کر قوم میں بجائے مفید ہونے کے فساد اور فتنہ کا موجب بعض اوقات ہو رہا ہے - اس سے کام لیں - اُن کے لئے انسپکٹر ہوں جو اُن کے کام کا معائنہ کریں - اور قابلیت کے مطابق ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں اُنکو تبدیل کر سکیں - یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچ سکیں - ان علما اور اُستادوں کے لئے بہتر اس کے کہ کسی مسجد کا انصرام اُن کے سپرد ہو ضروری ہو کہ وہ کسی خاص نارمل سکول کے جو اس کام کے لئے مقرر ہو پاس شدہ ہوں - ہر ایک مسجد کا انتظام ایک کمیٹی سے متعلق ہو - جو کہ اُس کے خرچ اخراجات مہیا کرنے کی . . . . ذمہ وار ہو - اور وہ کمیٹی سارے شہر کی کمیٹی کے ماتحت ہو - اور اُس کا پریذیڈنٹ یا سکرٹری اُس شہر کی کمیٹی کا ایک ممبر ہو - یہ انتظام کوئی مشکل نہیں ہے - عملی رنگ میں پہلے موجود ہے ضرورت ہے کہ چند ایک درد دل رکھنے والے اپنی جانوں کو قربان کریں اور اس نظام کو درست کرنے میں پورا زور لگائیں - مٹی اور اینٹیں موجود ہیں مزدور موجود ہیں . . . صرف یہ کہ کوئی غیب سے آدمی یا سر . . .

الغرض مسجدوں کی عمارات اور علما ء مساجد کی شکل میں ایک بڑا بھاری قیمتی سرمایہ مسلمانوں کی قوم کا موجود ہے - جس کو کوئی استعمال نہیں کرتا - اور اس لئے نہ صرف ضائع ہی جا رہا ہے بلکہ قوم کے لئے باعث ابتلا بھی بن رہا ہے - یہ ایک بہلا امر ہے - جس کی طرف ہم بہی خواہان قوم کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں - کاش کوئی ہماری اس آواز پر کان دہرے

مذہبی مبلغین کے امتحانات

بڑودہ گورنمنٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ وہ اپنی سٹیٹ کونسل میں اس مضمون کا ایک مسودہ قانون پیش کرے - جس میں ہندو مبلغین کے لئے یہ ضروری قرار دیا جائے - کہ وہ باقاعدہ امتحان دے کر سرٹیفکیٹ حاصل کریں - تجویز بلاشبہ بہت معقول ہے اور مسلمانوں کو بھی اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہئے - مسلمانوں کے اس وقت تک بے شمار مدرسے مبلغین و واعظین کے تیار کرنے کی غرض سے قائم ہوئے لیکن افسوس کہ وہ بجائے مفید ثابت ہونے کے قوم کے اندرونی تفرقہ اور رکنبتوں کو ہی بڑھانے کا موجب ہوئے - ندوۃ العلما کی تازہ مثال اسیر شاہد ناطق ہے - اصل میں نرے تحصیل علم اور صرف و نحو کے جان لینے سے کچھ بھی نہیں بنتا - جب تک تقویٰ پرہیزگاری اور روحانیت شامل حال نہ ہو - اور اس لئے ضروری ہے کہ ایسے مدارس کا نظم و نسق ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہو - جو دوسروں کے لئے کامل نمونہ کا کام دے سکیں - اور ہمارے خیال میں نرے علم سے اتنا کام نہیں نکل سکتا جتنا نیک نمونہ سے - پس ضروری ہے کہ جو لوگ اسلام کی اشاعت و ترویج کیلئے درد دل رکھتے اور اس لئے ایسے مدرسوں کو قائم کرتے ہیں وہ پہلے اپنے آپ کو درست کریں اور نمونہ بن کر دنیا میں کامیابی حاصل کریں - ہمیں خوشی ہے کہ لاہور کی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اغراض و مقاصد میں اس بات کو داخل کیا ہے - کہ وہ ایسے مدارس قائم کریگی جن کا کام مبلغین اسلام کا تیار کرنا ہوگا - احمدیہ جماعت کے مسلمہ تقویٰ پرہیزگاری اور عمدہ نمونہ کو دیکھکر بالخصوص ایسی حالت میں کہ اس انجمن کا نظم و نسق ایسے برگزیدہ اشخاص کے ہاتھ میں ہے جو حضرت مسیح موعود کے خاص تربیت یافتہ غلام ہیں - ہمیں کامل امید ہے کہ اس انجمن کے قائم کردہ مدارس اپنی اغراض میں کماحقہٗ پورا اُتریں گے اور اسلام کے لئے بہت مفید ثابت ہونگے - پس ضرورت ہے کہ تمام اہل اسلام بالعموم اور احمدی احباب بالخصوص اس انجمن کو کافی امداد دیکر اسے ان اغراض کی تکمیل کے قابل بنائیں اور عنداللہ ماجور ہوں

ایک سکھ مبلغ کو پٹھان اُٹھا لیگئے

بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص مسمی باوا جے رام سنگھ صاحب سوڈہی رئیس میرپور ریاست جموں قریبًا ایک مہینہ ہوا ہے - سکھ مذہب کی تبلیغ کے لئے پشاور میں گیا تھا وہاں سے تھوڑے دن ہوئے - سرحدی پٹھان اسے اُٹھا لے گئے - اور اب اس سے دس ہزار روپیہ وصول کرنا چاہتے ہیں - پٹھانوں کی یہ سینہ زوری بہت قابل نفرین ہے - لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں کہ اُن کو کسی خاص مذہب سے دشمنی یا کینہ ہے اور اس لئے وہ جان بوجھکر ان کے ساتھ یہ سلوک روا رکھتے ہیں - کیونکہ اس سے پیشتر بہت سے ایسے واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں - جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی غرض لوٹ مار کے سوائے اور کچھ نہیں - اور وہ اپنے فائدہ کے لئے ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں کرتے اور پیشتر ازیں ایسا ہی سلوک وہ کئی ایک مسلمانوں کے ساتھ کر چکے ہیں - بہرحال پٹھانوں کی یہ وحشیانہ حرکات سراسر ناجائز ہیں - اور ہمیں امید ہے کہ حکام اس پر فوری توجہ فرما کر ان کا قرار واقعی انسداد کریں گے +

افواج میں انسداد مسکرات!

اس وقت ہندوستان میں بہت سی ٹمپرنس ایسوسی ایشنز ہیں اور وہ اپنی اغراض کی تکمیل میں حتی الوسع پورے طور پر کوشاں ہیں - وعظوں لیکچروں اور کتابوں کے ذریعہ سے وہ شراب کے نقصانات لوگوں کے ذہن نشین کرا کر اس سے لوگوں کو روکنا چاہتے ہیں - لیکن افسوس ہے کہ اس میں تاحال کوئی کامیابی انہیں نصیب نہیں ہوئی - اور یہ ام الخبائث بجائے دُور ہونے کے دن بدن روبہ ترقی ہے اور اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نظر نہیں آتی - کہ خود اس کے منع کرنے والوں کا نمونہ درست نہیں اور وہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت کے مصداق بنے ہوئے ہیں - ہمیں اس بات کے سننے سے بہت خوشی حاصل ہوتی ہے کہ گورنمنٹ بھی ان ایسوسی ایشنوں کو مالی امداد دے کر عملاً اس خرابی کو دُور کرنے میں کوشاں ہے - جیسا کہ حال میں اس نے انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن کو . . . روپیوں سے کیا بن سکتا ہے - جب تک عملی طور پر اسے ایک جرم قرار دیکر اس کے مرتکب کے لئے کوئی سزا تجویز نہ کی جائے - اور وہ واعظین ٹمپرنس ایسوسی ایشنز میں وہ روح اور جذبہ پیدا نہ ہو - کہ جس سے اُن کے مواعظ کا پورا اثر سننے والوں پر پڑے اور لوگ ان کے نصیحت سے فائدہ اُٹھائیں - ہم حیران ہیں - کہ ایک طرف فوجوں کے لئے شراب نہ صرف جائز بلکہ ضروری قرار دے کر عملاً اس کو رواج دیا جاتا ہے اور دوسری طرف ان امدادی رقوم کے عطیہ سے اس کے انسداد کی کوشش کی جاتی ہے - بہرحال گورنمنٹ کا ان مفید کاموں میں حصہ لینا اس کی دانشمندی اور رعایا پروری پر دال ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ آئندہ ملک کی بہبودی میں اس سے بھی زیادہ کوشش کرے گی -

قرآن کریم کا حکم اور رسول کریم کی قوت قدسی کا اثر

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شراب کے متعلق آنحضرت صلعم کی قوت قدسی کا حال بتایا جائے - تاکہ یہ معلوم ہو جائے - کہ نیک اور پاک نفوس اپنے اندر کیسا مقناطیسی اثر رکھتے ہیں اور اگر پورے اتقا اور پرہیزگاری کے ساتھ پہلے خود نمونہ بن کر پھر دوسروں کو تلقین کی جائے - تو کتنا فائدہ ہو سکتا ہے - قرآن نے جب تک شراب کے حرام ہونے کا فتویٰ نہیں دیا تھا - بہت سے مسلمان اسے شوق سے پیتے تھے - لیکن جب اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر اسے حرام قرار دیا - تو لکھا ہے - کہ مدینہ کی گلیوں میں ایک شخص نے پھر کر اس بات کا اعلان کیا - جس پر جس جس نے سنا فی الفور اپنے گھروں میں شراب کے مٹکے توڑ دیئے - اور مدینہ کی گلیوں میں شراب کے بے شمار نالے بہ گئے - یہ تھا وہ زبردست روحانی جذبہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا - کیا آج مسلمانوں میں پھر یہ طاقت پیدا نہیں ہو سکتی - کہ نبی نوع انسان کو وہ اس مضرت رسان چیز سے نجات دلا سکیں ؟ ضرور پیدا ہو سکتی ہے - لیکن جب یہ خود ہی ان قباحتوں کے شکار ہو چکے ہوئے ہیں تو دوسروں کو کیا خاک اثر ہوگا . . . . کاش کوئی ان کا ولی ڈھونڈا ہی آج ان کی درستی کے لئے موجود ہوتا - تو شاید یہ ایسی خرابیوں میں مبتلا نہ ہوتے +

انجمن اہل سنت والجماعت مراد آباد

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانوں میں جوش تبلیغ اسلام کا جوش دن بدن بڑھتا جاتا ہے - اور آہستہ آہستہ یہ خوش گوار خبریں ہمارے کانوں کو محظوظ کر رہی ہیں - کہ فلاں جگہ فلاں انجمن کے ذریعہ اتنے آدمی داخل اسلام ہوئے - مراد آباد سے آج خبر آئی ہے کہ وہاں ایک انجمن بنام انجمن اہل سنت والجماعت قائم ہوئی ہے - جس کے اہتمام سے جا بجا وعظ و لیکچر ہو رہے ہیں - جن کے اثر سے تین شخص راہ ہدایت پر آ چکے ہیں - خدا کرے کہ یہ انجمن اپنے پاک مقاصد میں پوری کامیابی حاصل کرے - لیکن چونکہ یہ انجمن بظاہر ایک ایسے فرقہ کے افراد کی معلوم ہوتی ہے - جو اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا - کہ اس انجمن کی کوششیں سب سے پہلے اہل سنت والجماعت کے عقاید کو درست کرنے میں صرف ہونی چاہئیں - کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ آج کل کئی ایک ایسے غلط عقاید گروہ اہل سنت والجماعت میں رائج ہیں جو اسلام کے سراسر خلاف اور اس سے بہت دور لے جانے والے ہیں - اسلام میں سب سے پہلا اصول توحید الٰہی ہے - لیکن آج کل حنفیوں میں پیرپرستی - قبرپرستی اور ایسی ہی سینکڑوں بدعتیں اور مشرکانہ باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں - اور انہیں اسلامی تعلیم کا ایک جزو قرار دیا جاتا ہے - پس پیشتر اس کے کہ غیر اقوام کو اسلام کی دعوت دے کر انہیں پھر ایسی بدعات میں مبتلا کر دیا جائے - جن سے وہ بظاہر توبہ کرکے مسلمان ہوتے ہیں - نہایت ضروری ہے کہ پہلے اپنے گھر کو صاف کیا جائے - تاکہ اب نہ ہو کہ نو مسلموں کا اسلام کے لئے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرکے مسلمان ہونا بجائے نجات کے اُلٹا ان کے لئے عذاب جہنم کا موجب ہو - ہمیں امید ہے کہ انجمن اہل سنت والجماعت اس عرضداشت پر فوری توجہ فرما کر ان خرابیوں کو دُور کرنے کا پورا انتظام کرے گی +

نومسلموں کیلئے کوئی عمدہ اور احسن انتظام ہونا چاہئے

آج کل عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب کوئی غیر مذہب کا آدمی اپنے آبائی دین سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو چونکہ اس کا تعلق اپنے دوستوں رشتہ داروں اور والدین سے قطع ہو جاتا ہے اور وہ اسے کوئی امداد دینا پسند نہیں کرتے اس لئے اسے ایک پروانہ بذیل مطلب لکھ کر دے دیا جاتا ہے کہ وہ . . .

بھیک مانگ کر اپنا پیٹ پالا کرے جبکہ انتہا فقیر اسوقت مسلمانوں میں ایسے ہیں جو ان گیدڑ کے پروانوں کے ذریعہ سے شکم پُری کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں کیا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں ہے کہ پیشتر اس کے کہ کسی کو مسلمان بنانے کی کوشش کی جائے پہلے اس کے سامان خورد و نوش کا بھی کچھ حفظ انتظام کیا جائے۔ کیا کریگی۔ گورنمنٹ ایسے سودہ ہائے تواتین انسداد گداگری کو اگر ہم خود ایسے پروانے دے دیکر دوسروں کو بھیک مانگنے کی ترغیب دلائیں اور اس کا کوئی احسن و عمدہ انتظام نہ کریں۔ آج گداگروں کا ایک معتد بہ حصہ اس قبیح پیشہ سے باز آسکتا ہے۔ اور مسلمانوں کا بہت سا روپیہ ضائع ہونے سے بچ سکتا ہے۔ اگر اس قباحت کو اڑا دیا جائے۔ اور کوئی ایسا مشترکہ سرمایہ قائم کیا جائے۔ جس سے مختلف کارخانے اور دکانیں وغیرہ کھولکر فلاکت زدہ نومسلموں کی قوت لایموت کا انتظام کر دیا جائے۔ کاش مسلمانوں کی کوئی انجمن اس ضروری تحریک پر غور کرکے ایک مضبوط چٹان پر ایسے سرمایہ کی بنیاد رکھے۔ اور وسیع پیمانہ پر اپنا کام شروع کرے۔

دولت عثمانیہ کا فرانس سے قرض حاصل کرنا

قسطنطنیہ کے تازہ اخبارات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ سلطنت ٹرکی نے تین کروڑ بادن لاکھ پونڈ کی بیش بہا رقم فرانس بطور قرض لی ہے۔ جسکی شرح سود پانچ (فیصدی) ہے اس قرض کے متعلق سلطان المعظم نے اپنے دستخطوں سے ایک قانون نافذ کیا ہے جس میں پہلے قرضوں کی چھوٹی چھوٹی رقوم کی ادائیگی جو مختلف بنکوں سے لئے گئے تھے۔ اور حیفہ دیافہ کے اطراف میں ریلوے لائین کی تعمیر اور دام شاہ راہیں وغیرہ کے بنانے پر اس رقم کی پہلی قسط بمقدار دو کروڑ بیس لاکھ پونڈ کے خرچ کرنیکا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اس قانون میں کوئی بھی دفعہ ایسی نظر نہیں آتی جس میں اس قرضہ کی ادائیگی کی کوئی تسلی بخش صورت نظر آتی ہو۔ کیا ٹرکی کے پاس کوئی ایسا حربہ موجود ہے۔ جس سے وہ قرضہ کی اس گراں بہا رقم کے بدلے میں اپنے برائے نام مقبوضات کو محفوظ رکھ سکے؟

ایک احسن تجویز

معزز ہمعصر مدینہ نے انفاق فی سبیل اللہ کا ایک بہترین مصرف اپنی ۱۵ رمئی کی اشاعت میں بتایا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ ہماری تمام خیرات آجکل اشاعت اسلام پر خرچ ہونی چاہئے۔ درحقیقت اسوقت اسلام سے بڑھکر اور کوئی مفلس و یتیم نہیں۔ آج بیگانے تو غیر اپنے بھی اس سے بے پرواہی کیساتھ منہ موڑ رہے ہیں۔ اور کسی کو بھی اس کی ترویج و اشاعت یا کم از کم اسکی حفاظت کا کوئی خیال نہیں۔ ایسی حالت میں یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ میں اس کا حصہ سب سے پہلے بڑھکر رکھا جائے۔ بیشک ہمارے خویش و اقربا اور ان کے بعد مساکین وغیرہ کا بھی ہم پر حق پہونچتا ہے۔ اور ہمیں خیرات کرتے وقت ان کے حقوق کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ہمارے خیراتی روپیہ میں سے نوے فیصدی آج بالکل بیجا اور بے محل خرچ ہو رہا ہے۔ اور اگر تمام ایسا روپیہ ایک مشترکہ قومی سرمایہ میں منتقل کر دیا جایا کرے۔ تو ہماری تمام قومی و مذہبی ضروریات اس سے پوری ہو سکتی ہیں۔ اس لئے تمام اسلامی اخبارات کو اس جانب متوجہ ہوکر اس نیک تحریک پر زور دینا چاہئے۔ اور تمام غریب و امیر مسلمانوں کو ایسے مشترکہ سرمایہ کی تائید میں عملی حصہ لینا چاہئے تاکہ ہماری آئے دن کی ضروریات کا بخوبی انصرام ہو سکے۔

مراسلات

ان اللہ مع الصابرین

احمدی بھائیو للہ اپنے آپ پر رحم کرو۔ جماعت پر رحم کرو۔ اور اسلام پر رحم کرو۔ ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ کے خرچ سے۔ سالہائے دراز کی سینہ سوزی اور شبہائے تاریک کی گریہ وزاری سے ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جماعت بنائی تھی۔ یہ جماعت اپنی خصوصیات سے کل مسلمانوں میں متمیز ہے اسی جماعت پر خدمت اسلام کی آج توقع ہو سکتی ہے۔ اور جو کچھ ہم نے آجتک کیا ہے وہ اس امر کا شاہد حال ہے۔

پیارو تم سب ایک ہو۔ خدارا اس زلزلہ کے وقت جو آج جماعت پر آیا استقامت اور صبر سے کام لو۔ دیکھو جو اسوقت تمہاری حالت ہے اس کے متعلق تذھب ریحکم والی آیت کا خاتمہ۔ واصبروا ان اللہ مع الصابرین پر ہوتا ہے۔ بالمقابل زور آزمائی چھوڑ دو۔ صبر اور دعا سے کام لو۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ پر غور کرو۔ ایک دوسرے کے خلاف وہ راہ اختیار نکرو جو بعض غیر احمدیوں نے تمہارے برخلاف آجتک اختیار کیا۔ وہ تمہیں احمدیوں پر نہ پر تو جو تمہیں خدا نے اوروں کے مقابل دئے ہیں۔ ہاں اگر بالمقابل احقاق حق ہی مدنظر ہے۔ اگرچہ جو نمونہ ان چند ہفتوں میں آپ میں سے بعض نے دکھایا وہ احمدیت کے منافی ہے۔ اور یہ اختلاف نہیں بلکہ رحمت ہے۔ لیکن اس معاملہ میں میں ایک عرض کرتا ہوں۔ تم اپنی اپنی طرف سے ایک ایک وکیل چن لو جو سلیم طبع ہو اور گندے الفاظ اور برے القاب لکھنے کا عادی نہ ہو۔ جو گو حفظ مراتب نکنی زندیقی کے معنے سمجھتا ہو جس کسی بزرگ کو کوئی نئی دلیل سوجھے وہ ان بزرگوں کو بھیج دیں اور یہ بالمقابل لکھیں۔ کم از کم اخباروں کو اس ناگوار بحث کا ذریعہ نہ بناؤ۔ پمفلٹ لکھو اور خود احمدی جماعت میں شائع کرو۔

آہ ایک طرف وہ جو حضرت مسیح موعود کے جسم سے نکلا ہے۔ اس کے متعلق طرح طرح کے ناپاک خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ جو کو ایک ہفتہ پہلے نور الدین جیسا خلیفۃ المسیح تو بیا کہ زندہ نام کہتا ہے اس کو اس مکان میں جہاں وہ خدا کا نور یہ کہہ چکا تھا۔ ایک عشرہ کے بعد بے عزت کیا جاتا ہے اور آج وہ فاسق ہے جس کے ہاتھ میں مرزا کی قلم مسیح کے ایک کشف کی بنا پر ہے۔ تم سب ایک ہی باغ کے پھول ہو تم سب نیک ہو اور ہماری آئندہ امیدیں تم سب پر ہیں مسئلہ خلافت پر بھی کافی بحث ہو چکی ہے۔ اب بس کر دو۔ بہر حال تم دو فریق اسوقت ماشاء اللہ خوب زور آور ہو خدارا اس طاقت کو اس زور کو اس اپنی کو مخالفان اسلام مکذبان احمدیت اور دشمنان قرآن و خدا و رسول و مسیح موعود پر خرچ کرو۔ تقسیم عمل کی عزت کرو۔ اپنے اپنے کام پر لگ جاؤ۔ اور خدا پر کل معاملات کو چھوڑ دو۔

خاکسار کمال الدین از ووکنگ

پیغام صلح:- خواجہ صاحب کی یہ نصیحت بہت قابل قدر ہے کہ اخبارات میں ایسے مضامین کو درج نہ کیا جائے۔ جو سلسلہ کے اندرونی اختلافات کے متعلق ہوں۔ اور علیحدہ ٹریکٹوں کے ذریعہ سے ضروری مضامین شائع کئے جایا کریں۔ اسی خیال سے ہم نے علیحدہ ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اور ایک ٹریکٹ میں جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون بعنوان نور ۔۔۔ شائع بھی ہو چکا ہے۔ جن شائقین کو ایسے ٹریکٹوں کی ضرورت ہو۔ وہ محصول ڈاک بھیجکر سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔ اخبار میں سوائے بعض خاص صورتوں کے ایسے مضامین درج نہ ہوا کریں گے۔

ایک ضروری شہادت

اخویم مکرم ایڈیٹر صاحب پیغام صلح!۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ:۔ مجھے کسی ناخدا ترس کے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب پر افترا کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ خواجہ جلال الدین کے سفر و قیام ولایت کے متعلق بھی اس نے افترا کیا ہے چونکہ یہ سب کچھ میرے ذریعہ سے ہوا تھا۔ اس لئے میں شہادت کی ادائیگی پر مجبور ہوکر مفصلہ ذیل سطور کی آپ کے اخبار میں شائع ہونے کے لئے اجازت چاہتا ہوں۔

گذشتہ نومبر میں میں نے خواجہ جلال الدین کو اپنے انتظام سے ۔۔۔ کے جہاز میں ایسٹرن ٹکٹ سیکنڈ کلاس خرید کرکے بمبئی سے جہاز پر سوار کر دیا۔ جس کا نصف سب اخویم مکرم خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر اوف سکولز نے جو خواجہ جلال الدین کے باپ ہیں ادا کیا۔

اس کے بعد پانچ صد روپیہ خواجہ جمال الدین صاحب نے مجھے ۔۔۔

کل سامان خواجہ جلال الدین کے حضرت ۔۔۔ کے خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمت میں بھجوائے۔ بیسری حساب کی کتابوں میں انکا اندراج موجود ہے اللہ پاک ان لوگوں کو چشم بصیرت دے جو افترا کے عادی ہیں اور خواہش نفس کے ماتحت پبلک میں بدظنی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔۔۔ خواجہ صاحب خود ولایت جانے سے پیشتر دو ہزار روپیہ اپنے خانگی اخراجات کیلئے میرے پاس چھوڑ گئے تھے

پیغام صلح: معترضین پہلے ذرا یہ بھی تو بتلائیں کہ انہوں نے خود خواجہ صاحب کو کیا کچھ دیا ہے

عورت اور عیسائیت

۱۴ رمئی کے پیغام صلح میں "عورت اور اسلام" کے عنوان سے جو مضمون نکلا ہے اس کے متعلق چند الفاظ میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اور پختہ وعدہ کرتا ہوں کہ حتی الامکان انشاء ضرورت سے ایک لفظ بھی زیادہ نہ لکھونگا۔ بلکہ اس بات کی کوشش کرونگا۔ کہ اپنی ضرورت کو جتنے کم الفاظ میں ہو سکے پورا کردوں۔

مضمون زیر بحث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ عیسائی مشنری اسلامی قوانین پر ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ اہل اسلام میں عورتوں کا درجہ مردوں سے کم ہے۔ اور مسلمان عورتوں میں روح ہونے کے قائل نہیں ہیں اس اعتراض سے ایک واقعہ یاد آتا ہے "کسی سانڈر کی سفر میں کسی چور سے مڈبھیڑ ہو گئی اور اس نے بیچارے مسافر کی جیب سے اسکی گھڑی چرا لی۔ غریب مسافر نے شور و فغان کیا تو پولیس آگئی۔ اور پولیس کو آتے دیکھکر چور نے گھڑی مسافر کی جیب میں ڈالدی اور اسے پکڑ لیا۔ اور پولیس کا شکر ادا کیا کہ کہا کہ آپ اچھے وقت پہنچے ورنہ یہ تو میری گھڑی لیکر چل ہی دیا تھا۔"

معلوم نہیں جو عیسائی صاحبان اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں انہیں دنیاوی کاروبار سے عدیم الفرصتی کی وجہ سے اپنی تاریخ مطالعہ فرمانے کا موقعہ نہیں ملا یا ۔ ۔ ۔ ۔ گویا حافظہ نباشد کیو جہ سے یاد نہیں رہا۔ کہ چوتھی صدی عیسوی میں جو پادریوں کی پہلی کونسل ہوئی تھی اس میں ان بزرگان دین عیسوی کی کونسل نے اپنا فیصلہ الفاظ ذیل میں فرمایا تھا۔

"عورت مرد کی ماتحت ہے اور خدا نے صرف مرد ہی کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے"

چوتھی صدی عیسوی کی دوسری کونسل میں ان سالکان صالحین نے اپنی کونسل میں حسب ذیل الفاظ میں فیصلہ دیا تھا!

"عورت مرد کے ماتحت ہے" "عورت شہادت نہیں دیسکتی اور اسکا حلفیہ بیان بھی ناقابل اعتبار ہے"!

چوتھی صدی عیسوی کی تیسری کونسل اس غرض سے منعقد ہوئی تھی کہ اس بات کا قطعی فیصلہ کیا جا سکے۔ کہ آیا عورت میں روح ہے یا نہیں؟ کونسل کا فیصلہ یہ تھا۔ کہ عورت میں روح نہیں ہے۔

لیکن یہ فیصلہ ۱۱ نومبر ۱۵۶۳ء کو بمقام ٹرینٹ کے چوبیسویں اجلاس میں بالفاظ ذیل منسوخ کر دیا گیا۔

"یہ کہدینا کہ عورت میں روح ہے کفر نہیں ہے"

متذکرہ بالا واقعات تاریخی ہیں۔ اور انکے متعلق تحریری ثبوت تاہنوز موجود ہے اس لئے اگر ان فیصلہ جات میں ایک لفظ کی بھی کمی یا زیادتی کی گئی ہو۔ تو فوراً گرفت ہو سکتی ہے۔ خاکسار اکبر عمر

کمال بے زوال

مکرم بندہ ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحکم سے جو کچھ ظہر اگلا وہ تو پوشیدہ نہیں صبر کرنا بہتر ہے۔ البتہ ایک بات اگر آپ پیغام صلح میں چھاپ دیں تو بہت مناسب ہوگا۔ خواجہ صاحب بفضل خدا جب امتحان وکالت دے چکے تو سب احباب نے کامیابی کے لئے دعا کی ۱۹ر جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کے کامیاب ہونے کی خبر آئی۔ حضرت مسیح موعود نے نماز فجر کے بعد کچھ تقریر فرمائی جو ۲۴ر جون ۱۹۰۱ء کے الحکم نمبر ۲۳ جلد ۵ میں چھپی ہوئی ہے ایڈیٹر صاحب الحکم نے اس کے نیچے فٹ نوٹ میں لکھا ہے۔ کہ میں نے بھی خواجہ صاحب کے واسطے دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت اس دعا کی قبولیت سے اطلاع بخشی۔ اور جواب ملا۔ کمال بے زوال۔ پورا چاند یہ خواب حضرت اقدس کے حضور بہت سے احباب کی موجودگی میں سنایا ایڈیٹر صاحب بھی موجود تھے۔

خدا نے جس شخص کو اتنے درجات عطا کئے ہوں۔ اس کے حق میں ایسے الفاظ لکھنے ہرگز مناسب نہ تھے۔ ایسا کرنا گویا اس چاند پر تھوکنا ہے۔

والسلام شمس الدین

تار برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

ٹرکی کا مستقبل:- (قسطنطنیہ ۱۵ مئی) جلالتمآب سلطان المعظم نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے دوران تقریر میں اس رنج والم کا ذکر کیا۔ جس کا جنگ میں نتیجہ مصیبت واقع ہونے سے ملک کو ہدف ہونا پڑا۔ اور جنگی ذمہ داری کا تصفیہ اعلیٰ فوجی عدالت کریگی۔ ان جزائر کو جنکی اناطولیہ کی تسلی وبہبودی کیلئے نہایت ضرورت ہے یونان کے حوالہ کئے جانے پر اظہار افسوس کیا اور یہ کہ گورنمنٹ جزائر مذکور پر اپنی حکومت منوائے جانیکے لئے مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ سلطان المعظم نے اہل ملک کو جنگ کے فوجی نقصانات کی تلافی اور طاقتور جنگی بیڑہ قائم کرنیکی ضرورت پر توجہ دلائی اور قوم کے ایثار نفس کے جذبات سے اپیل کرتے ہوئے ایسا بجٹ مرتب کرنے کی تحریک کی جس میں تذکرہ صدر امور کو مدنظر رکھا گیا ہو۔

برٹش کولمبیا میں آتشزدگی:- (وکٹوریہ ۱۵ مئی) آگ نے سیلپارٹ (برٹش کولمبیا) کے نصف کاروباری ضلع کو جلاکر تباہ کردیا دس ہزار پونڈ نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

سفر بجیٹوں کا نیا طریقہ:- (لنڈن ۱۵ مئی) سفر بجیٹوں نے نیا ذخیرہ اختیار کیا ہے یہ عدالتوں میں داخل ہوکر اس قدر شور مچاتی ہیں، کہ عدالت کے لئے کارروائی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

برٹش بجٹ (لنڈن ۱۵ مئی) کل ہوس آف کامنز میں بجٹ کے تمام رزولیوشن پاس ہوگئے۔ مسٹر لائڈ جارج نے مالی مسودہ پیش کیا جو پہلی مرتبہ پڑھا گیا۔

مادہ آتشگیر سے کارخانہ کی تباہی - (ڈٹروئٹ ۱۵ مئی) مکسیکو کے تمام ربڑ کے کارخانے آتشگیر مادہ کے پھٹنے سے تباہ ہوگئے۔ کنکریٹ کی دیواروں کے ٹکڑے تین بازاروں کے فاصلہ پر پائے گئے۔ بارہ آدمی ہلاک اور بہت سے خوفناک طور پر مجروح ہوئے۔

آئرلینڈ میں ناجائز اسلحہ کی آمد:- (لنڈن ۱۵ مئی) جو لبرل السٹر میں اسلحہ کی ناجائز درآمد پر ناراض تھے۔ انکا وفد کل مسٹر ایسکوئتھ کی خدمت میں پیش ہؤا۔ کارروائی پرائیویٹ تھی۔ لیکن معلوم ہؤا ہے کہ ممبران ڈیپوٹیشن کا مسٹر ایسکوئتھ کے بیان سے کامل اطمینان ہوگیا۔

گلاسکو کے محکمہ محصول خانہ نے بندرگاہ میں ایک سٹیمر گرفتار کیا ہے۔ جو لبرل ڈونگال کو پانچ تلواریں اور سنگینیں لے جارہا ہے۔

جنوبی افریقہ میں تعداد ازدواج:- (لنڈن ۱۵ مئی) آل انڈیا مسلم لیگ نے محکمہ جات خارجہ ونو آبادیات کو لکھا ہے۔ کہ شادی کے متعلق اگر جنوبی افریقہ کی کمیشن تحقیقات کی سفارشات پر عمل ہؤا تو اس سے مسلمانوں کے حق کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اور ان کے مذہبی امور میں ۱۸۵۸ء کے اعلان کے مطابق کامل آزادی عطا کی گئی ہے مداخلت متصور ہوگی یونین گورنمنٹ جنوبی افریقہ میں واحد شادی کا قانون پاس کرسکتی ہے۔ مگر اسے یہ کہنے کا کوئی حق نہیں کہ ہندوستان میں مذہبی اصول کے مطابق جو شادیاں ہوں۔ انکی اولاد باپ کے وطن اختیار کردہ ملک (جنوبی افریقہ) میں داخل ہونے کی مجاز نہیں۔ سفارش مذکور پر لائق وفائق ہندوستانی قانون دانوں کو احتیاط سے غور کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کے مقدر آمدہ ہندوستانیوں کو غیر ضروری تکلیف کا ہدف نہ ہونا پڑے۔

سر آرتھر بگٹ:- (لنڈن ۱۵ مئی) لفٹیننٹ جنرل سر آرتھر بگٹ بظاہر ... سے تفریح حاصل کرنیکی غرض سے کیوبیک پہنچے ہیں۔

گورنمنٹ ہاؤس آکلینڈ میں آتشزدگی:- (آکلینڈ ۱۴ مئی) کاتا ہے گورنمنٹ ہاؤس میں آگ لگ جانیسے ۲ ہزار پونڈ کا نقصان ہؤا۔ ارل آف لورپول گورنر جنرل اور ان کی لیڈی نے جو سو رہے تھے بمشکل جان بچائی۔ ان کا ذاتی اسباب بچا لیا گیا مگر سر آلمن ہالین کا بستر جل گیا آگ غالباً برقی تاروں سے پیدا ہوئی۔

انڈیا کونسل:- (لنڈن ۱۴ مئی) لارڈ کریو نے آج دیوان خاص میں اعلان کیا ہے۔ کہ میں انڈیا کونسل کی ترمیم واصلاح کا مسودہ غالباً ۲۷ ماہ حال کو باضابطہ پیش کرونگا۔

ایک جدید ہندوستانی اخبار (لنڈن ۱۴ مئی) کل سے ایک جدید ہفتہ وار اخبار "انڈیا" نامی جاری ہوگا جو صرف ہندوستانی مسائل اور معاملات پر بحث کریگا۔

نہر پنامہ کا افتتاح (واشنگٹن ۱۴ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ نہر پنامہ ۹ ماہ حال سے چھوٹے جہازوں کی آمد ورفت کیلئے کھول دی گئی ہے۔ جس کی وجہ زیادہ تر یہ ہے۔ کہ مکسیکو میں لڑائی شروع ہو جانے کی وجہ سے ٹیوانٹپیک ریلوے بند کردی گئی تھی۔

برسات کا موسم:- (لنڈن ۱۴ مئی) بحیرہ ہند میں برساتی

ہندوستان کی تازہ خبریں

دارالسلطنت ہند اور بمبئی:- ایوان تجارت بمبئی میں سر چارلس آر مسٹرانگ نے اپنی الوداعی تقریر میں کہا کہ باوجود لارڈ کرزن کی نکتہ چینی کے لئے وہ یہ دیکھکر خوش ہیں کہ گورنمنٹ ہند کا صدر مقام اب ہندوستان کے مرکز میں آگیا ہے۔ اور گورنمنٹ موصوف سے بمبئی کا بہ نسبت سابق کے بہت زیادہ تعلق ہوگیا ہے جسے وہ بمبئی کی تجارت کے لئے نہایت مفید تصور کرتے ہیں۔ سر چارلس نے ایوان کو متنبہ کیا کہ وہ وسطی وشمالی ہند کی ریلوے لائنوں کی تجاویز کو بنگاہ تعمق دیکھتی رہے۔ اگر کسی تجویز سے تجارت بمبئی کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہو تو اسپر اعتراض کرے۔

ڈھاکہ کا مشہور مقدمہ موقوف:- ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ نے بھاگ لوسرتونہ کی متولی شپ سے غزنوی برادران کو علیٰحدہ کرکے سٹنٹ نمبر ۲ کو رسیور مقرر کیا ہے۔

جنوبی ہند سے ہندوستانیوں کی واپسی:- پایونیر کو اس مضمون کا تار موصول ہؤا ہے۔ کہ ڈیلی میل کا نامہ نگار ڈربن بذریعہ تار مطلع کرتا ہے۔ کہ ساڑھے سات سو ہندوستانی مزدور آج یہاں سے روانہ ہوگئے اور دو سو ساٹھ ہندوستانی مزدور آئندہ سٹیمر کا انتظار کر رہے ہیں ان کی واپسی کی وجہ تو وطن اختیار کردہ ہندوستانیوں کی جان ومال کی غیر محفوظیت بتائی جاتی ہے۔ ادھر جنرل سمٹس رعایات کی متواتر امیدیں دلا رہے ہیں۔ دوسری طرف اس کثرت سے ہندوستانیوں کی واپسی ایک عجیب معمہ معلوم ہوتی ہے۔

برٹش کمیشن حد بندی۔ ماہ حال کے آغاز میں انگلو انڈین اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ برٹش کمیشن حدبندی کمیشن کے اتفاق سے ٹرکی وایران کے علاقوں کی حد بندی کر رہی ہے جس کا سازوسامان واسباب ڈاکوں نے لوٹ لیا۔ اب سر داؤد خان قونصل جنرل ایران متعینہ ہندوستان کو محکمہ خارجہ ایران سے اس خبر کی زور سے تردید کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔

شاباش پمفلٹ کی ضبطی۔ گورنمنٹ ہند نے ایک اردو پمفلٹ جس کا عنوان "شاباش" ہے ہندوستان میں لانے کی ممانعت کر دی ہے۔

بارش:- ۱۵ مئی کو کلکتہ میں سخت بارش ہوئی۔ اور شب کو بھی قدرے ترشح ہوتا رہا۔

پیداوار کوئلہ:- چیف انسپکٹر کان ہائے ہند نے ۱۹۱۳ء کی بابت جو سالانہ رپورٹ شائع کی ہے۔ اس کی رو سے انگریزی ہندوستان میں سال بھر کے اندر مندرجہ ذیل کوئلہ پیدا ہؤا ہے۔

بنگال میں ۲۴۹۸۵۲ ٹن بہار اوڑیسہ ۱۰۲۲۲۳۸۹ پنجاب ۵۱۰۴۰ آسام ۲۷۰۳۲۶ بلوچستان ۵۲۹۳۲ ممالک متوسط ۲۳۵۷۵۱ صوبہ سرحدی میں ۹ ٹن کوئلہ برآمد ہؤا ہے جس کی کل مقدار ۱۵۴۸۳۳۱۸ ٹن ہے۔

سرکاری سہ ماہی رسالہ:- گورنمنٹ بمبئی نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اطلاع دی ہے۔ کہ وہ سرکاری گزٹ کے علاوہ سرکاری رپورٹ سرکاری یادداشتیں اور مختلف محکمہ جات کی رپورٹ وغیرہ کے لئے ایک بلیو بک کوارٹرلی کے نام سے سہ ماہی رسالہ بھی جاری کریگی۔

پورٹ ٹرسٹ کی اصلاح:- گورنمنٹ بمبئی کی قانونی کونسل میں عدن پورٹ ٹرسٹ کی اصلاح کے لئے ایک بل آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا۔ اس بل میں صرف دو اصلاحیں کی گئی ہیں۔ عدن پورٹ ٹرسٹ میں حالیہ تین سرکاری ممبر ہیں۔ جن میں سے پورٹ سرجن کا نام نکال دیا ہے۔ دوسری اصلاح بنکوں میں روپیہ رکھنے کے متعلق ہے۔

غبن پر سزا:- بمبئی میں گورسا پا بھوانی شنکر نامی ملازم میسرز ہالک ڈیوس کو بدیں وجہ پولیس کورٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ کہ اس نے کمپنی مذکور کا ۲۲۰۰ روپیہ غبن کیا گیا تھا۔ اور ایک ۴۰۵ روپیہ کا چک بھی ہضم کرگیا تھا۔ عدالت نے دونوں جرم پر ایک سال سخت قید کی سزا دی۔

پیداوار طلا۔ گذشتہ ماہ اپریل میں کانہائے کولار سے ولایت روانہ کرنے کے لئے بمبئی جس قدر سونا روانہ کیا گیا تھا اس کے اعداد وشمار یہ ہیں۔ کان میسور سے ۵۵۴۱۲۷ روپیہ چمپئین ریفس ۴۱۴ روپیہ ارگام ۳۱۲۹۰۰ روپیہ نندی درگ ۳۴۸۹۱۱ روپیہ بالاگھاٹ ۲۲۹۹۷ روپیہ چار آنہ کل ۱۲۲۵۱۵۵ روپیہ کا سونا برآمد ہؤا تھا۔

مقدمہ سازش بڑانگر:- ۱۲ مئی کا تار کلکتہ سے مظہر ہے کہ مقدمہ سازش بڑانگر کی سماعت آئندہ ۵ مئی کو ہسنگز ہوس میں ہوگی۔ اس مقدمہ میں گگیندر ناتھ چودھری اور ہرش ناتھ بنگالی پر جعل سازی کا الزام لگایا گیا ہے۔

موسم لاہور میں:- تیز ہوا اکثر چلتی رہتی ہے کبھی ابر محیط آسمان ہو جاتا

مدینۃ المسیح

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب اور لاہور کے جملہ احمدی بفضل خدا بخیریت ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک گذشتہ ۱۶ مئی کو درس قرآن مجید کے بعد ایک نوجوان مسمی عنایت اللہ خانصاحب طالبعلم اسلامیہ کالج لاہور نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہا جسپر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے اس سے احمد کے نام پر بیعت لی۔ پہلے احمدی ہونے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنے کا اقرار لیا۔ اور پھر انکی استقامت کے لئے سب حاضرین نے مل کر درد دل سے دعا کی۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا کام باقاعدہ شروع ہوگیا ہے۔ انجمن کی طرف سے ٹریکٹوں کا سلسلہ بھی جاری ہوگیا ہے۔ جو محصول ڈاک بھیجنے پر منگوائے جاسکتے ہیں۔ ایک ہوشیار دیانتدار محنتی اور احمدی کلرک کی انجمن کے دفتر کے لئے ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی درخواستیں بنام سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور بھیجی جائیں۔

جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب آنریری سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اکثر احباب نے چندہ کے لئے دریافت کیا ہے۔ کہ کس کے نام بھیجا جائے۔ انہیں مطلع رہنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک قسم کا چندہ محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے نام آنا چاہیئے تمام رقوم کی باقاعدہ رسیدیں دفتر محاسب سے جاری ہونگی۔

انجمن کے بک ڈپو میں ذیل کی کتب برائے فروخت موجود ہیں جن احباب کو ضرورت ہو۔ وہ منی آرڈر کے ذریعہ سے قیمت بھیجکر یا وی پی منگوا کر خرید سکتے ہیں۔

قیمت

- مرقاۃ الیقین فی حیوٰۃ نور الدین ۱۲؍ — شنگال کی دلجوئی (اردو، انگریزی) ۱؍
- التوحید ۱؍
- رباعیات حامد ۱؍
- فیصلہ آسمانی بتصدیق امام ربانی ۱؍
- پیغام صلح ۱؍
- کرشن اوتار ۱؍
- صحیفہ آصفیہ ۴؍
- اسوۂ حسنہ ۸؍

اخبار کے لئے اپنے مطبع کا انتظام کرلیا گیا ہے اور نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ آج کا پرچہ اپنے مطبع میں طبع ہؤا ہے۔ اب انشاءاللہ تعالیٰ اخبار کے متعلق دیر سے شائع ہونے اور غلط اور خراب چھپنے کی تمام شکایات رفع ہو جاوینگی۔ جن احباب کو کوئی کتاب یا اشتہار وغیرہ چھپوانا مطلوب ہو۔ وہ مینیجر صاحب احمدیہ سٹیم پریس لاہور کے نام خط وکتابت کرکے نہایت سستا ستھرا اور عمدہ کام چھپوا سکتے ہیں۔

غیر اخبارات وممالک اسلامیہ

ٹرکی کا دیوان عام۔ اخبار صباح کے نامہ نگار اور ٹرکی کی ... کے ایک بڑے رکن کے درمیان دیوان عام کے انتخاب وانعقاد کے متعلق ایک طول وطویل تقریر ہوئی۔ جس کے بعض بعض فقرات ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:-

نامہ نگار کے اس سوال کے جواب میں کہ آیا انتخاب پارلیمنٹ ختم ہوچکا ہے یا نہیں؟ صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ تمام سلطنت میں انتخاب ہوچکا ہے مگر ارض روم عان۔ مدینہ شریف ان تین شہروں میں ابھی ہونا باقی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان شہروں میں حلقۂ انتخاب کی حدیں ابھی معین نہیں کئے گئے ہیں۔ پارلیمنٹ یا تو اسی روز مکمل ہو جائیگی جس روز حضرت جلالتمآب سلطان المعظم کی سالگرہ کا دن ہوگا یا اس سے دوسرے روز۔ پارلیمنٹ کا سب سے پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ ان قوانین کی خواندگی پاس کرے گی۔ جو گورنمنٹ نے دوران التوائے پارلیمنٹ میں منعقد کئے ہیں۔ مثلاً یونان کا عہدنامہ۔ بخارسٹ۔ قسطنطنیہ۔ ایتھنز وغیرہ کے معاہدے اس کے بعد وہ ان قوانین پر بحث کرے گی۔ جو سلطان المعظم کی منظوری سے گورنمنٹ نے پاس کئے ہیں۔

انجمن اتحاد وترقی نے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ خلیل بک کو دیوان عام کا پریزیڈنٹ بنایا جائے۔

نامہ نگار نے جب یہ سوال کیا کہ یہ بائیکاٹ جو ارمنی اور عیسائیوں کے خلاف کیا جارہا ہے اس کے متعلق گورنمنٹ کیا رویہ اختیار کرے گی۔ تو صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ ہماری آئینی اور دستوری حکومت ہے جس میں ٹرکی کے تمام افراد کو یکساں حقوق ملے ہوئے ہیں۔ انہیں ہر طرح کی آزادی حاصل ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کبھی اس تجارت اور ... کی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

کیا مسیح کا مثل بھی نبی چاہیئے

ناصر

حضرت اقدس اپنی الہامی کتاب توضیح مرام طبع بار دوم کے صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں **آنے والے مسیح کے متعلق ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی** - بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا - اور اس سے **زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا - کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں** اخبار الفضل مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۴ بعنوان مسیح موعود نبی اللہ لکھتا ہے - کہ "حدیث میں مسیح موعود کو صریح طور پر نبی اللہ پکارا گیا ہے" مگر اس کو مطلق خبر نہیں کہ مسیح موعود نے اس حدیث پر جرح کی ہے - دیکھو ازالہ اوہام طبع ثانی صفحہ ۸۳ میں آپ فرماتے ہیں - "بانی مبانی اس تمام روایت کا نواس بن سمعان ہے اور کوئی نہیں . . . . . . اور یہ اور روایتوں کے خلاف ہے" پھر صفحہ ۹۱ میں فرمایا ہے - "یہ وہ حدیث ہے - جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا" پھر صفحہ ۹۹ میں فرمایا ہے "حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے - خود مسلم کی دوسری حدیثوں سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے - اور صریح ثابت ہوتا ہے - کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے - پھر صفحہ ۱۰۱ پر فرمایا ہے کہ اگر یہ بات سچ ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا - تو آج ہزار ہا صحابہ کی روایتوں سے یہ حدیث بخاری اور مسلم میں موجود ہوتی - حالانکہ بجز نواس بن سمعان اور ایک دو اور آدمیوں کے کسی نے اس حدیث کی روایت نہیں کی - بلکہ نواس بن سمعان اپنی تمام روایت میں منفرد ہے - اس صورت میں جس قدر ضعف اس حدیث میں پایا جاتا ہے - وہ محققین کی نظر سے پوشیدہ نہیں"

یہ تو ہے حضرت مسیح موعود کا فیصلہ اس حدیث کے متعلق جس میں پانچ دفعہ لفظ عیسیٰ نبی اللہ و اصحابہ آیا ہے - جس کو آج الفضل سند پکڑ کر مسیح موعود کو نبی اللہ لکھ رہا ہے

دوسری دلیل مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کی الفضل . . . یہ دیتا ہے "کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام میں نبی سے آپ کو خطاب کیا ہے اور رسول اللہ نے آپ کو نبی اللہ فرمایا ہے" اس سے وہ اپنے اخبار کے ناظرین کو مغالطہ دیتا ہے - کہ گویا قرآن اور حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے - حاشا و کلا قرآن مجید میں ایک بھی آیت نہیں - جس میں مسیح موعود کے آنے کا صراحت سے ذکر ہو - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اللہ کے قیامت تک بھی آنیکی کوئی امید دلائی گئی ہو - یہ محض جھوٹ ہے جو خدا کے کلام پر تھوپا گیا ہے - باقی رہ گئی حدیث جس میں نزول عیسیٰ کے بیان میں نبی اللہ کا لفظ آیا ہے - وہ صرف یہی ایک نواس بن سمعان کی ہی عجیب حدیث ہے - جس کی بابت حضرت صاحب کا فتویٰ ہم نے آپ کے اپنے الفاظ میں اوپر لکھ دیا ہے -

اب اگر الفضل . . . کا منشا اس عبارت سے یہ تھا - کہ خدا نے بذریعہ الہام حضرت مرزا صاحب کو نبی کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے تو یہ بھی غلط ہے اور قلت تدبر کی وجہ سے اس نے ایسا لکھا ہے کوئی الہام الہیٰ حضرت مرزا صاحب پر خدا کی طرف سے ایسا نہیں جہاں کو نبی اللہ بنا نا ہو اگر الہام میں کسی جگہ نبی اللہ بھی گیا ہے - تو وہ قرآنی آیات میں ہی آیا ہے - قرآنی آیات کے سوا جو مخاطبات آپ کو بذریعہ الہام خدا کی طرف سے ہوئے ان میں کہیں بھی نبی کے لفظ سے خدا تعالے نے آپ کو خطاب نہیں کیا - بلکہ ایسے ناموں سے خطاب کیا ہے - جو ہرگز نبی نہ تھے - مثلاً یہ الہام یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ اس خطاب سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہرگز نبی نہیں اور نہ مریم نبی تھی - مثلاً یہ الہام انت محدث اللّٰہ فیک مادۃ فاروقیۃ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہرگز نبی نہیں کیونکہ محدث بھی نبی نہیں ہوتا - مثلاً یہ الہام کہ انی معک یا ابن رسول اللّٰہ یا عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نبی نہیں - کیونکہ ابن رسول اللہ کے لفظ امام حسن حسین پکارے جاتے ہیں - جو نبی نہ تھے - اور رضی اللہ عنہ کا لفظ بھی نبی پر بولا نہیں جاتا کتاب الولی ذو الفقار علی ھذا رجل یحب رسول اللّٰہ یا علی دعھم و انصارھم و زراعتھم - رویا میں رسول اللہ نے فرمایا - انت سلمان و منی یا ذا البرکات - عشق الہیٰ وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی یا ولی اللّٰہ کنت لا اعرفک وغیرہ وغیرہ - الہامات جو قرآنی آیات کے سوا ہیں ان میں کہیں بھی خدا تعالیٰ نے نبی کے لفظ سے حضرت مرزا صاحب کو مخاطب نہیں فرمایا - بلکہ ان الفاظ اور ان ناموں سے مخاطب فرمایا ہے - جو ہرگز نبی نہ تھے - اب باقی رہ گیا - قرآنی آیات کا الہامی رنگ میں زبان پر جاری ہونا اور اس میں نبی اور رسول کا لفظ آنا اس سے بھی کسی کا نبی اور رسول ہونا ثابت نہیں ہوسکتا - مثلاً یٰس انک لمن المرسلین یا ایھا النبی - قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا - ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - محمد رسول اللّٰہ والذین امنوا معہ اشدا علی الکفار رحماء بینھم وغیرہ وغیرہ - تو یہ سب آیات نبی کریمؐ کے حق میں ہیں اور ان آیات کا مصداق قیامت تک کوئی بھی نہیں بن سکتا - کوئی ناواقف احمدی اگر یہ کہدے - کہ آیت ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ حضرت مسیح موعود کے حق میں ہے تو یہ بھی صحیح نہیں - یہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ سورۃ فتح سورۃ توبہ سورۃ صف میں موجود ہے - جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کے دین پاک کے غالب کر دینے کا ذکر ہے - کیا کوئی عاقل کہہ سکتا ہے - کہ اگر کسی شخص کو آیت مذکورہ الہام ہو جائے - تو وہ شخص بشہادت اس آیت کے رسول کہلوا سکتا ہے یا کیا محمد رسول اللّٰہ والذین امنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے الہام سے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلوا سکتا ہے اگر نہیں کہلوا سکتا - تو پھر کیوں یا ایھا النبی اور ان آیات کو نبوت مسیح موعود کی دلیل ٹھہرایا جاتا ہے اور اگر رسول کہلوا سکتا ہے - تو پھر کیوں حضرت صاحب نے صاف لفظوں میں رسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا - ورنہ دلیل دعویٰ پر منطبق نہ ہوگی - کیونکہ دعویٰ میں رسول ظلی اور دلیل میں رسول اصلی جو ہو نہیں سکتا - اسی لئے حضرت صاحب نے بار بار لکھا - کہ میرا نام خدا نے ظلی طور پر نبی رکھا ہے - حصہ پنجم براہین صفحہ ۱۸۵ اور لکھا - کہ خاتم الخلفاء کو مستعار طور پر رسول اور نبی کہا گیا نزول المسیح اور قرآنی آیات کے الہام میں آنے کی وجہ سے ہی آپ نے لکھا - کہ اس جگہ جو بہری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے - یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶

کتاب کا حوالہ دینے میں خیانت کی ہے

الفضل نے جو یہ لکھا ہے کہ خود مسیح موعود نے پکار پکار کر کہا ان اللّٰہ سمانی نبیا بوحیہ اس حوالہ دینے میں اس نے بڑی خیانت کی ہے - اصل عبارت یہ ہے ولا یقول ھذا العبد الا ما قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا یخرج قدما من الھدیٰ و یقول ان اللّٰہ سمانی نبیا بوحیہ . . . . ولیس مرادہ من النبوۃ الا کثرۃ مکالمۃ اللّٰہ و کثرۃ انباء من اللّٰہ و کثرۃ ما یوحیٰ **و یقول ما نعنی من النبوۃ ما یعنیٰ فی الصحف الاولیٰ**

اب انہی لفظوں کو دیکھ لو - کہ آیا ان سے دعویٰ نبی ہونے کا نکلتا ہے یا نبی ہونے سے صریح انکار نکلتا ہے جب حضرت صاحب نے صریح الفاظ میں فرما دیا - کہ "میں ان معنوں میں نبی نہیں - جن معنوں میں صحف اولیٰ والے نبی نبی تھے" تو ان معنوں کے علاوہ کسی اور معنے کے نبی ہونے کی قرآن و حدیث میں تلقین نہیں - اس لئے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہرگز ہرگز ان نبیوں جیسے نبی نہ تھے - اور نہ آپ نبی کہلا سکتے مجازی تھے اسی لئے تو حضرت صاحب نے صاف صاف الفاظ میں کھول کھول کر بتلا دیا کہ

"جو شخص ایک نبی متبوع کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے - کیونکہ انبیاء اسی لئے دنیا میں آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں لیکن اس جگہ تو ایسے انقلاب کا دعویٰ نہیں وہی اسلام ہے جو پہلے تھا - وہی نمازیں ہیں جو پہلے تھیں وہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو پہلے تھا اور وہی کتاب کریم ہے جو پہلے تھی - اصل دین میں سے کوئی ایسی بات چھوڑنی نہیں پڑی جس سے اس قدر حیرانی ہو - مسیح موعود کا دعویٰ اس حالت میں گراں اور قابل احتیاط ہوتا کہ جبکہ اس دعویٰ کے ساتھ نعوذ باللہ کچھ دین کے احکام کی کمی بیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی اب جبکہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں صرف مابہ النزاع حیات مسیح اور وفات مسیح ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت فرع ہے - اور اس دعویٰ سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اسکا کچھ مخالفانہ اثر ہے تو کیا اس دعویٰ کے تسلیم کرنے کے لئے کسی بڑے معجزہ یا کرامت کی حاجت ہے - جس کا مانگنا رسالت کے دعویٰ میں عوام کا قدیم شیوہ ہے، ایک مسلمان جسے تائید اسلام کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجا - جس کے مقاصد یہ ہیں کہ تا دین اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کرے اور آج کل کے فلسفی وغیرہ الزاموں سے اسلام کا پاک ہونا ثابت کر دیوے اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی محبت کی طرف رجوع دلا دے کیا اس کا قبول کرنا ایک منصف مزاج اور خدا ترس آدمی پر کوئی مشکل امر ہے" صفحہ ۳۳۹ آئینہ کمالات اسلام

مندرجہ بالا عبارت سے آپ . . . .

جو اصل دین میں سے کوئی ایک بات ہی آکر چھوڑ لے اور چونکہ حضرت صاحب کو خدا نے صرف تائید اسلام کے لئے بھیجا تھا - تا دین اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کریں اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی محبت کی طرف رجوع دلاویں اور حیات مسیح کے مسئلہ کا بطلان ثابت کریں اور وفات مسیح کو منوائیں اور اپنا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کریں - صرف یہ باتیں ایسی ہیں جو حضرت صاحب کا مجدد اور امام زمان ہونا ثابت کرتی ہیں - نہ کہ نبی اللہ ہونا - کیونکہ اصل دین میں سے کوئی بات آپ نے آکر نہیں چھوڑائی -

الفضل . . . یہ بات مان کر بھی کہ حضرت صاحب نہ تو صاحب شرع نبی تھے - اور نہ براہ راست نبی پھر بھی یہ محبت پیش کرتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے جو نبوت آپ کو ملی ہے اس میں اور دیگر انبیاء کی نبوت میں کوئی فرق نہیں" - یہ محض جھوٹ اور بناوٹ ہے حضرت صاحب نے اپنی نبوت اور دوسرے انبیاء کی نبوت میں خود فرق کیا ہے کیا ظلی نبی امتی نبی اور بروزی نبی . . . قرآن و حدیث کا لفظ ہے یا صرف صوفیا کے سلسلہ کی اصطلاح ہے - پھر نبوت کی تقسیمیں جیسی کہ مستقل نبی غیر مستقل نبی ظلی نبی اصلی نبی جزوی نبی طفیلی نبی بروزی نبی - مجازی نبی مستعار نبی شرعی نبی غیر شرعی نبی نبوت ناقصہ نبوت کاملہ وغیرہ وغیرہ الفاظ جو حضرت صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں - کیا ان الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں اور کیا یہ سب ایک ہی طرح کے نبی ہیں - ان کی نبوت میں کوئی فرق نہیں الفاظ خود تفریق بتلا رہے ہیں - ہم حضرت مسیح موعود کی شان کو اگر اصلیت سے کم کرنا گناہ سمجھتے ہیں - تو اس میں غلو کرنا بھی ویسا ہی گناہ سمجھتے ہیں - ہم مسیح المہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور کو ایک با خدا انسان مانتے ہیں - اور خدا تعالیٰ کا پیارا جانتے ہیں - اور نہایت مقدس انسان مانتے ہیں - محدث مجدد و مامور من اللہ امام زمان یقین کرتے ہیں - مگر یہ تعلیم اُن کی نہیں جانتے جو آج کل اُن کو نبی بنانے کے لئے الفضل میں دی جاتی ہے -

ہمارے ان غالی احمدیوں نے ایک امتی فرد کو جو صرف جزوی نبوت تابع کلی نبوت کا اقراری تھا رسول اور نبی بلکہ افضل الرسل بنا دیا اور اب تو غلو کی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے - کہ جو بشارتیں حضرت نبی کریم خاتم النبیین صلعم کی توریت میں و انجیل میں مذکور تھیں - اُن پر بھی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا ہے - اُن کو بھی حضرت مرزا صاحب پر چسپاں کرنا شروع کر دیا ہے دیکھو اسمہ احمد کی توجیہ بے توجیہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء مگر یہ سب غلو اور اپنی طرف سے بنائی ہوئی باتیں ہیں - جن کی فی الحقیقت کچھ بھی حقیقت نہیں - کوئی نبی اور رسول امتی اور نبی نہیں ہوتا - کسی نبی اور رسول کا نام تمام گذشتہ نبیوں کا نام نہیں رکھا جاتا - کوئی نبی اور رسول سوائے اپنے ذاتی نام کے کسی دوسرے نبی کے نام سے نہیں پکارا جاتا کسی نبی اور رسول کو خدا کے الہام میں محدث نہیں کہا گیا - کوئی نبی اور رسول وحی الٰہی میں ایک غیر مامور اور غیر نبی کے نام سے پکارا نہیں جاتا -

پھر ایک محدث اور مجدد اور امام اور ولی اور خلیفہ کا رسول اور نبی پر قیاس کرنا غلط قیاس اور باطل خیال ہے - خدا کے نبیوں اور آئمہ اور اولیا اور خلفا کے گروہ میں بڑا فرق ہوتا ہے - ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ اور بزرگ اولیا اور محدث ہوتے رہے ہیں - جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ہدایت دیتا رہا ہے - جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی ابوالحسن خرقانی یا بزید بسطامی جنید بغدادی محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گذر رہے ہیں اور ان لوگوں کا ہزار ہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء و فضلا کی کتابوں میں منقول ہیں - کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے - کہ یہ لوگ صاحب خوارق و کرامات تھے پھر عجیب بات ہے کہ ان بزرگان دین کے الہامات میں نبی اور رسول کے الفاظ بھی موجود ہیں ایک امام اور محدث اور ولی اللہ خلیفہ رسول کی مشابہت پہلے ائمہ اور اولیا اور خلفاء سے ہوگی - اور ایک نبی اور رسول کی مشابہت پہلے نبیوں اور رسولوں سے ہوگی اب اسی قاعدہ پر حضرت صاحب کے حالات کی مطابقت کر لو - پھر دیکھ لو کہ آپ کو اولیا خلفا اور ائمہ کے گروہ سے مشابہت ہے یا انبیاء کے گروہ سے -

حضرت صاحب کا ایک کشف ہے - کہ میں خود خدا ہوں (دیکھو کتاب البریہ صفحہ ۷۸) یہی کشف بعینہٖ حضرت سید عبد القادر نے دیکھا اور خود حضرت صاحب نے اقرار کیا ہے - کہ اسی طرح کا کشف حضرت سید عبد القادر جیلانی نے بھی دیکھا تھا - مگر کسی نبی اور رسول کا ایسا کشف ہرگز نہیں مل سکتا - جس میں انہوں نے دیکھا ہو - کہ وہ خود خدا ہیں - پھر دوسرا کشف رایت ربی علی صورۃ ابی حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی کشف حضرت صاحب کا بھی ہے - کہ میں نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالےٰ کو دیکھا الحکم ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

مگر . . . .

حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ کے کلمات طیبہ مندرجہ ذیل ہیں اور دوسری معتبر کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ کہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں ہی آدم ہوں میں ہی شیث ہوں اور میں ہی نوح ہوں میں ہی ابراہیم ہوں میں ہی موسیٰ ہوں۔ میں ہی عیسےٰ ہوں میں ہی محمد ہوں صلی اللہ علیہ وسلم اور انہی کلمات کی وجہ سے حضرت بایزید بسطامی ستر مرتبہ کافر ٹھہرا کر بسطام سے جو اُن کے رہنے کی جگہ تھی شہر بدر کئے گئے۔ دیکھو ازالہ صفحہ ۱۰ اسی طرح حضرت صاحب کے کلمات طیبات ہیں دیکھو حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۷۲ کہ میں آدم ہوں میں شیث ہوں میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ہوں۔ آنحضرت صلعم کے نام کا میں مظہر ہوں اور ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔

”ایسا ہی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ کہ انسان بحالت ترک نفس و اطلاق فنا فی اللہ تمام انبیاء کا مثیل بلکہ انہی کی صورت کا ہو جاتا ہے“ ازالہ صفحہ ۱۰ آجتک جس قدر اکابر متصوفین گذرے اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جنکے الہامات حضرت صاحب کے الہامات اور مکاشفات حضرت صاحب کے مکاشفات سے ملتے ہیں پھر اس قسم کے الہامات اور مکاشفات نبیوں میں سے کسی کو بھی نہیں ہوئے ایسا ہی حضرت صاحب نے انہی کتابوں میں لکھا ہے کہ نہایت درجہ کا اتصال یہ ہے کہ ایک چیز بعینہٖ وہ ہو جائے۔ جس میں وہ ظاہر ہو اور خود نظر نہ آئے اس کی مثال حضرت نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۰ میں اس طرح پر لکھی ہے کہ محی الدین ابن عربی نے خواب میں آنحضرت کو دیکھا۔ کہ آپ شیخ ابو محمد بن حزم محدث سے معانقہ کیا پس ایک دوسرے میں غائب ہو گیا۔ بجز ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر نہ آیا اسی طرح خود حضرت مرزا صاحب نے اپنے متعلق لکھا ہے ”نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنے فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس جاتا ہے اُس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ .... اس کے یہ معنے ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر اب ساری تحریریں حضرت صاحب کی پڑھ جاؤ کسی جگہ بھی حضرت صاحب نے انبیاء کی طرح اپنی نبوت کو نہیں منوایا۔ بلکہ آئمہ اولیا اور خلفاء اور اکابر متصوفین کی طرح ہی اپنی جزئی نبوت کا اشارہ کیا ہے غرض یہ کہ اگر حضرت صاحب کو نبوت کا دعویٰ ہوتا۔ تو نبیوں کی طرح ہوتا نہ کہ انکی سُنت کے خلاف کسی اور طرح دعویٰ نبوت کے جانچنے کے لئے انبیاء کے حالات پر نظر کرنی چاہئے۔ جو صاحب حضرت مرزا صاحب کی طرف سے دعویٰ نبوت کا ہونا بیان کرتے ہیں۔ اُن کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ نبی اور رسول محدث اور مجدد نہیں ہوا کرتے۔ انبیاء اپنے نام کے سوا دوسرے نبیوں کے نام پر اپنا نام ظاہر نہیں کرتے۔ مگر اکابر صوفیا بموجب الہام دوسرے نبیوں کے نام اپنے نام قرار دیتے ہیں۔ لوگ بیوقوفی سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جہاں حضرت صاحب کو قرآنی آیات کے الہامی رنگ میں زبان پر جاری ہو جانے کی وجہ سے تمام انبیاء کے نام دیئے گئے وہیں آپ کو الہام میں جن ناموں سے مخاطب کیا وہ ایسے نام ہیں جو قطعاً نبی نہیں ہوتے جیسے مریم علی حسن حسین سلمان عبد القادر رضی اللہ عنہ وغیرہ وغیرہ بعینہٖ اسی طرح سلسلہ صوفیا کے الہامات ہوئے ہیں۔ پھر کیا کوئی ان دو قسم کے الہاموں کے ہوتے ہوئے پھر بھی کسی بزرگ اور مقدس انسان کو نبی اللہ نبی اللہ کہے تو وہ کبھی راستی پر ہو سکتا ہے؟ ہم کہتے ہیں قرآنی آیات کے الہامات کو الگ کر کے دیکھ لو سوائے اُن ناموں کے جو نبی نہیں ہوتے۔ جیسے مریم علی حسن حسین سلیمان عبد القادر رضی اللہ عنہ بھی حضرت صاحب کا یہ الہام کوئی نہیں دکھا سکیگا۔ کہ غلام احمد نبی اللہ۔

حاصل کلام یہ کہ حضرت صاحب ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ اگر نبی تھے تو اسی طرح کے تھے۔ جس طرح کہ محدث ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوتے ہیں۔ یا اُسی طرح کے نبی تھے جس طرح کے کہ حضرت علی حضرت امام حسن حضرت سلمان فارسی صحابی جزوی نبی تھے۔ یا اُسی طرح کے نبی تھے جس طرح کے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ظلی اور بروزی نبی تھے۔ یا اُسی طرح جس طرح کہ مریم علیہا السلام جبرائیل فرشتے کی معرفت خدا سے وحی اور مکالمہ اور مخاطبہ پاتی تھی۔

شاید بعض کوتاہ عقل حضرت صاحب کے اُس الہام کو جو زمین نے کشفی زبان میں آپ کو کہا۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک بطور حجت کے پیش کریں۔ کہ دیکھو اس میں حضرت صاحب کو نبی کہا گیا۔ سو اُن کو یاد رہنا چاہئے۔ کہ یہی الہام ان الفاظ میں بھی آپ کو ہوا ہے یا ولی اللہ کنت لا اعرفک سو اس الہام نے اُس الہام کی تشریح کر دی۔ کہ جو نبوت ولی اللہ لوگوں کو ملا کرتی ہے اُسی طرح کی نبوت ان کو بھی ملی ہے۔ پھر زمین کا کشفی زبان میں آپ کو یا نبی اللہ کہنا اور بات ہے اور خدا تعالیٰ کا نبی کہکر خطاب کرنا اور بات ہے علاوہ ازیں جب حضرت صاحب اپنا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھ چکے ہیں اور حدیث لا نبی بعدی کے یہ معنے کر چکے ہیں۔ کہ خدا تو فرمائے۔ کہ تیرے بعد کوئی اور

یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلآزاری کا موجب ہوگا اور کہیں کہ بزرگی رنگ کی نبوت سے ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ اور نہ مُہر ٹوٹتی ہے۔ لیکن کسی دوسرے نبی کے آنے سے اسلام کی بیخکنی ہو جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں سخت اہانت ہے۔ پھر ہم کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ کہیں۔ ہم حضرت صاحب کی تعلیم کے خلاف کچھ بھی کہنا نہیں چاہتے۔ اور نبی کا لفظ الہام میں آنے کے معنے حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق صرف بطور مجاز و استعارہ کے سمجھتے ہیں۔ اور صرف نبی کا لفظ حضرت صاحب پر بولنا آنحضرت صلعم کے بعد قطعاً حرام جانتے ہیں۔ کیونکہ حضرت صاحب خود لکھتے ہیں۔ کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر جبکہ حضرت صاحب کی ایسی سخت تاکید ہے۔ کہ ”میرے الہامات میں جہاں رسول اور نبی کا لفظ ہے۔ اُس میں رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسی قدر مُراد ہے کہ خدا سے علم پاکر پیشگوئی کرنے والا یا معارف پوشیدہ بتانے والا۔ سو چونکہ ایسے

لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے۔ اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں“۔ دیکھو الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء میں حضرت صاحب کا صحیفہ گرامی یا پیغام صلح لاہور نمبر ۱۲۴ مورخہ ۳ مئی ۱۹۱۳ء میں ملفوظات مسیح موعود۔

اب یہ کتنا بڑا بول ہے جو الفضل نے بولا ہے۔ کہ مسیح موعود کی نبوت جو آنحضرت کے فیض سے ملی ہے اور اُس کی فرع ہے ایسی اعلیٰ ہے کہ آپ اس کی وجہ سے بعض انبیاء سے افضل ہیں یہ نہ تو مسیح موعود کا اپنا قول ہے اور نہ احادیث نبوی میں ایسا لکھا ہے ہم اس بات کے ضرور قائل ہیں کہ ایک غیر نبی کو بھی بعض حالتوں میں بنی اسرائیل کے کسی ایک نبی پر فضیلت ہو سکتی ہے حضرت موسیٰ کا ایک بادیہ نشین کے علوم روحانیہ کے سامنے شرمندہ ہونا خود حضرت صاحب نے لکھا ہے اکابر متصوفین اور آئمہ اور اولیاء کے گروہ میں یہ بات بھی پائی جاتی ہے۔ کہ وہ نبی کریم کی عظمت اور جلال ظاہر کرنے کے لئے کبھی اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے کسی نبی سے بڑھکر ظاہر کرتے ہیں اور اُن کا مطلب اس سے صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ تا وہ ظاہر کریں۔ کہ یہی امت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر بنی اسرائیل کے بعض نبیوں پر کسی خاص وجہ سے اُن کو خاص ایک فضیلت حاصل ہے مثلاً حضرت سید عبد القادر جیلانی کا وہ مقابلہ جو خضر کے ساتھ ہوا دیکھو ازالہ صفحہ ۳۹۲ اُس میں حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فرمایا اے خضر تو نے جو موسیٰ کو کہا انک لن تستطیع معی صبرا۔ مگر آج میں تجھکو کہتا ہوں انک لن تستطیع معی صبرا وہ ایک اسرائیلی تھا اور میں ایک محمدی ہوں تو میرا مقابلہ نہیں کرسکیگا۔ اسی طرح اگر حضرت صاحب نے کہیں فرمایا۔ کہ میں ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔ یا ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اُس سے بہتر غلام احمد ہے“ تو یہ کلمات ... جلالت شان حضرت نبی کریم صلعم کے لئے لکھے گئے ہیں اور ایک غیر نبی کی ایک مستقل نبی پر فضیلت صرف نبی کریم کے خادم ہونیکی وجہ سے اور اُسکا مسٹے کے لحاظ سے ہے جو اُس نے دنیا میں آکر کیا نہ اس لحاظ سے کہ حضرت عیسیٰ تو نبی تھے اور یہ اُنسے بڑھکر نبی ہوئے۔ نبی کا لفظ ایک امتی پر بولنا نبی کی شان کو بٹہ لگانا اور دنیا کو گمراہ کرنا ہے۔

الفضل کتاب کا حوالہ دینے میں خیانت کا الزام ہمپر لگاتا مگر وہ خود ہی اسکا مرتکب بھی ہوتا ہے مثلاً ہمارے اُس استفتا کے حوالہ میں جو عبارت اُس نے آگے لکھی ہے اُس سے بھی تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ بعد آنحضرت صلعم کے جائز نہیں وھوا ہذا دیکھو استفتا تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶ فلیس حق احد ان یدعی النبوۃ بعد رسولنا المصطفٰی علی الطریقۃ المستقلۃ ومابقی بعدہٗ الا کثرۃ المکالمۃ وھو بشرط الاتباع لا بغیر متابعۃ خیر البریہ وواللہ ماحصل لی ھذا المقام الا من انوار اتباع الاشعۃ المصطفویہ وسمیت نبیا من اللہ علی طریق المجاز لا علی وجہ الحقیقۃ یعنی کسی کا حق نہیں کہ دعویٰ نبوت کا کرے بعد ہمارے نبی کریم کے مستقل طور پر اور نہیں باقی بعد آنحضرت مگر کثرت مکالمہ اور وہ بھی بشرط نبی کریم کی متابعت کے

ومابقی بعدہٗ الا کثرۃ المکالمۃ اس فقرہ کا ایک جزو تھا جسکو اخبار الفضل والے نے جو خود ساختہ نبوت مسیح موعود کے مدعی ہیں نہ لکھا اور مستقل کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیا **کیا مسیح موعود کی اپنی نبوت سے مُراد صوفیانہ اصطلاح کے سوا کچھ اور ہے؟** ہرگز نہیں اگر مسیح موعود کی نبوت صرف ایک صوفیانہ اصطلاح کے ماتحت نہ ہوتی تو آپ کبھی اپنے لئے یہ نام ظلی نبی اور بروزی نبی کا اپنی کتابوں میں نہ لکھتے بار بار آپنے لکھا کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ اور میری نبوت ظلی نبوت ہے نہ کہ اصلی نبوت اور نبی اور رسول کا لفظ بطور مجاز اور استعارہ کے میرے پر بولا گیا ہے نہ بطور حقیقت صوفیا کی اس اصطلاح سے انکار کیوجہ بھی الفضل نے خوب بتائی ہے کہ چونکہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ ”اسوجہ سے نبی کا نام پانیکے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں“ یہ کلام بھی خود صوفیا کی طرز کا ہی کلام ہے لیکن الفضل ... سمجھا ... نہیں خود حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے مگر ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہیگی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو“

عجب دلیری اور جرأت ہے کہ الفضل ... لکھتا ہے کہ یہ بھی غلط ہے کہ کیو

نبی نہیں کہلا سکتا“ حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ پھر اگر یا ایہا النبی کرکے خدا نے آپکو پکارا۔ تو یا مریم کرکے بھی خدا نے آپ کو پکارا۔ جو ہرگز نبی نہ تھی۔ پھر یا علی و عمر فاروق کرکے خدا نے آپ کو پکارا علی کیا نبی تھے خدا کہتا ہے انت محدث اللہ فیک مادۃ فاروقیۃ کیا محدث نبی ہوتا ہے یہ بھی غلط ہے کہ حضرت رسول کریم نے نبی اللہ پکارا ہے کیونکہ وہ حدیث مجروح ہے اور حضرت صاحب کی طرح اُس حدیث کے متعلق جس میں عیسیٰ نبی اللہ آیا ہے۔ ہم شروع مضمون میں لکھ چکے ہیں۔

پھر یہ بھی غلط بلکہ اغلط ہے کہ آپ نے اپنی تصانیف میں بار بار اپنے آپکو نبی لکھا“ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپنے اپنی تصانیف میں مسیح موعود کے نبی اللہ ہونیکی کھلے لفظوں میں تردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنے والا عیسیٰ امتی ہے تو اس صورت میں اُمتی نبی کیونکر کہلا سکتا ہے پھر فرمایا ہے کہ یہ مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونیکا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں“ ایک غلطی کا ازالہ اور حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افترا ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رو سے منع ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا پھر اپنے آخری خط میں بھی یہی لکھا ہے کہ ”ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے“

ہمارے مطالبہ کا جواب ندارد ہمنے پوچھا تھا کہ حضرت صاحب نے پہلے کہاں فرمایا ہے کہ میں نبی نہیں میں نبی نہیں ہوں اور پھر کہاں فرمایا کہ میں نبی ہوں اور یقیناً نبی ہوں جواب ندارد۔ اگر صریح طور پر نبی کا خطاب حضرت کو ہوا تھا۔ تو چاہئے تھا۔ کہ پھر آپ صریح خطاب کے بعد ان پہلی تشریحوں اور توضیحوں کو جو نبی کے لفظ کے متعلق آپ ہمیشہ اور ہر کتاب میں لکھتے رہے تھے یہاں نہ لکھتے اور جس طرح مسیح کی وفات کا صریح الہام ہونے کے بعد اور آپ کے صریح مسیح موعود قرار دیئے جانے کے بعد آپ نے پھر کبھی اُس پہلے قول کی طرف رجوع نہ کیا جو براہین میں آپ لکھ چکے تھے۔ یعنی پھر کبھی مسیح کے آسمان پر ہونے یا اپنے مسیح موعود ہونے کا انکار نہیں کیا تھا۔ مگر صریح طور پر نبی کا خطاب پانیکے بعد پھر کیوں آپنے اُنہی تشریحوں اور توضیحوں کو اپنے نبی نہ ہونے کے متعلق آپ ہمیشہ لکھتے رہے تھے۔ اصل بات یہ ہے ایک غلط بات کی اُپچ بھی انسان کو آخر ذلیل کر دیتی ہے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس ہمارے مطالبہ کا جواب الفضل سے قیامت تک بھی نہیں ہوسکیگا

مسیح موعود کا ماننا ضروری ہے نہ اس لحاظ سے کہ آپ نبی ہیں اور آپکے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے بلکہ اس لحاظ سے کہ خدا کا حکم ہے کہ کونوا مع الصادقین اور حکم ہے اتبع سبیل من اناب الی۔ سو قیامت تک ہم جو نیک اور پاک لوگ اس اُمت محمدیہ میں سے خلفا آئمہ اولیا صلحا اتقیا کے رنگ میں پیدا ہونگے اُن کی معیت کا اور انکی اتباع کا الٰہی حکم ہے ازالہ اوہام میں آپنے صاف صاف فرما دیا ہے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں یہ الفضل کی بھی عجیب منطق ہے کہ مسیح کے نزول کی پیشگوئی اور چیز ہے اور اس پیشگوئی کا مصداق ظاہر ہو جانا اور پھر اسکا ماننا اور چیز ہے سبحان اللہ جن کو اتنی بات کے سمجھنے کی بھی سمجھ نہ ہو اُن کو کوئی کس طرح سمجھائے جب مسیح کے نزول کا عقیدہ ہی جزو ایمان نہ ہوا تو اُس مسیح کا ماننا جزو ایمان کس طرح سے ہو گیا۔ بھولا ہے جو کہتا ہے کہ تب تک **مسیح کے نزول کی پیشگوئی تھی۔ اسے حقیقت اسلام سے تعلق نہ تھا لیکن جب مسیح نبی اللہ نازل ہوا۔ تو اس پر ایمان لانا ایسا ہی واجب ہوا جیسا اور نبیوں پر** یہ بات مسیح موعود کی تحریروں میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ اگر مسیح نبی اللہ ہونے کی صورت میں نازل ہوتا تو ختم النبیین پھر مسیح نبی اللہ ہوتا نہ کہ حضرت نبی کریم۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح جو شخص ایک بزرگ کی حیثیت قائم کرنے میں حد سے گذر جاتا ہے اس کا ایمان بھی خطرے کی حالت میں ہوتا ہے اسلام سے محبت سچی رکھنی چاہئے اور آں حضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی عظمت کو بھلانا نہیں چاہئے حضرت مرزا صاحب صرف نبی کریم کے دین اسلام کے ایک خادم تھے اور آپ کے ظہور کی علت غائی صرف یہی ہے۔ کہ آپ اسلام کے سچے خادم ہوکر ظاہر ہوئے ہیں نہ کہ نبی اللہ ہوکر آپ کے الہام میں نبی اور رسول کے الفاظ استعارہ اور مجاز کے رنگ میں ہیں۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے اور نہیں ہے اور کوئی رسول اور نبی بغیر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہیں اور ہمارا دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی کریم صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی قیامت تک نہیں۔ اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے اور اس کے بعد قیامت تک کوئی کتاب نہیں سو دین کو بچوں کا کھیل بنانا نہیں چاہئے۔ اور ایک مجدد محدث اور ماُمور من اللہ اور امام زمان کو نبی کہنے سے ڈرنا چاہئے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل ۸۳۹

کہدو اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن)

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (للعہ)

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۱

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام
جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور آپکے معاونین

(ترجمہ از اخبار کامریڈ مورخہ ۹ مئی ۱۹۱۴ء)
(گذشتہ سے پیوستہ)

لیکن مسلمان مستورات کا اس جوش و خروش میں حصہ نہ لینا اس بات کی نفی نہیں کرتا۔ کہ انہوں نے خواجہ صاحب کے پاک مقاصد کی تکمیل میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ نواب عماد الملک بہادر کی نہایت عقلمند و ہوشیار صاحبزادی مسز حیدر جنگ۔ طیبہ بیگم صاحبہ نے اپنے باپ کے نقش قدم پر عمل کرکے ہی پوری آزادی کے ساتھ خواجہ صاحب کو مالی امداد دی۔ مسز ہمایوں مرزا سیکرٹری انجمن خواتین اسلام حیدر آباد نے خواجہ صاحب کو پانچسو روپیہ بھیجا۔ اور اب طیبہ بیگم صاحبہ نے پانچسو روپیہ کی ایک اور رقم مسٹر شوکت علی سیکرٹری انجمن خدام کعبہ کی معرفت بھیجی ہے۔ یہ موخر الذکر عطیہ مسز حاکم الدولہ بہادر وائس پریزیڈنٹ حیدر آباد لیڈیز ایسوسی ایشن نے عنایت فرمایا ہے۔ "پیغام صلح" میں خواجہ صاحب کا ایک موثر پیغام بدیں الفاظ شائع ہوا تھا۔

میرا ارادہ ہے۔ کہ نبی کریمؐ کی بعض حدیثیں مختصر سی پاکٹ بک میں جمع کرکے ہزار چھاپ دوں اور مفت تقسیم کر دوں یہ امر اس قابل نہیں۔ کہ اس کے لئے چندہ کھولا جائے۔ یہ سوال صرف دو تین سو روپیہ کا ہے۔ اگر کوئی محمدؐ کا شیدائی اپنے آقا کی کلام کو مغرب میں تقسیم کرانا چاہتا ہے۔ تو یہ سہل طریقہ ہے

ہمیں معلوم نہیں۔ کہ اس صاف اور موثر اپیل کا اسلامی طبقۂ ذکور پر کیا اثر ہوا لیکن مسلمانوں کے طبقۂ نسوان پر اس کا جیسا گہرا اثر ہوا۔ وہ ہمیں خوب معلوم ہے۔ خواجہ صاحب اب احادیث نبی کریمؐ کا انتخاب دو جیبی رسالوں کی صورت میں شائع کر سکتے ہیں۔ یا انہیں ایک ہی رسالہ میں جمع کرکے بجائے ایک ہزار کے (جس کے اخراجات مہیا کرنے کے لئے انہوں نے کسی محمدؐ کے شیدائی سے اپیل کی ہے) تین چار ہزار کی تعداد میں چھپوا سکتے ہیں۔ خان بہادر مولوی سید علی حسین صاحب بلگرامی (جو کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ دہلی میں فوت ہوئے ہیں) کی صاحبزادی نے مبلغ ایک ہزار روپیہ طیبہ بیگم صاحبہ کی معرفت ارسال کیا ہے۔ یہ بیش بہا امداد چند ایک نیک دل اور خدا ترس عورتوں نے کی ہے ایک طرح سے ان کے لئے ایسا کرنا بہت آسان امر تھا۔ کیونکہ مردوں نے انہیں قربانی کرنے اور پوری فیاضی دکھانے کا سبق سکھا دیا ہے **لیکن کیا خود ان استادوں کے لئے اس سبق پر عمل کرنا ضروری نہیں** اگر ان میں کچھ بھی جرات اور بہادری ہے۔ تو انہیں اس بات کا جواب دینا چاہئے خواجہ صاحب اب ووکنگ میں اکیلے نہیں۔ ایک اور جوشیلا مسلمان جس نے اس سے پیشتر امریکہ اور جاپان میں کام کیا ہے ان کے ساتھ شریک ہے اور ہم ان لوگوں کو فرقہ بندی کے شکوک سے گھرے رہتے ہیں یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس مددگار کو جو کہ ایک سنی اور غیر احمدی مسلمان ہے۔ خواجہ صاحب نے نہایت بہبودی سے اپنے ساتھ شریک کیا ہے۔ ہم نہایت خوشی سے اس کے متعلق ہر ایک شخص کو مزید اطلاع دینے کو طیار ہیں اور خواجہ صاحب اور ان کے اسسٹنٹ کو چندہ بھیجنے میں پوری مدد دیں گے۔

لیکن ایک دفعہ پھر ہماری نظر ایک اور شریف دلیر اور محب وطن عورت پر پڑتی ہے۔ جس نے کبھی کسی نیک تحریک کو خالی جانے نہیں دیا۔ سلطان جہاں بیگم صاحبہ کا نام سے تمام ایسے نیک کاموں کے محرکین اور کارکن واقف ہیں

اور اگر کسی وجہ سے ہر ہائینس نے ابھی تک اس پاک کام کے لئے کوئی فیاضانہ عطیہ نہیں دیا۔ تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اب ضرور امداد دیں گی اور بھوپال سے ہر ہائینس کی مشہور و معروف فیاضی کے شایان شان کافی مدد دی جائے گی۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ مسلمانوں کے تمام مشترکہ کاموں میں ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال مسز حاکم الدولہ (جس کی نسبت بیان کیا گیا ہے) کہ وہ جس قدر جوش اور سرگرمی کے ساتھ نیک کاموں میں حصہ لیا کرتی ہیں۔ ویسی اعلیٰ لیاقت اور قابلیت بھی رکھتی ہیں۔ اور جنھوں نے ترکش ریلیف فنڈ میں بہت فیاضانہ امداد دی ہے) مسز عقیل بلگرامی اور سب سے آخر لیکن سب سے بڑھکر دلیش جنابہ طیبہ بیگم صاحبہ مسز حیدر جنگ جیسی عالی منش عورتوں کا نمایاں حصہ ہوگا یہ مسلمان مستورات ہی کا خاصہ ہے۔ کہ وہ ایسے ایسے اہم کاموں میں سب سے بڑھ کر قدم مارنے والی ہیں۔ اور یہ ہمارا تجربہ ہے کہ وہ اپنی نسوانی خوبیوں میں مردوں سے بھی بڑھ کر بہادری دکھایا کرتی ہیں۔

حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب کی روانگی پر احباب کی مشایعت

جناب مخدوم و مکرم ۔۔۔۔ ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح لاہور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ کرم مندرجہ ذیل خبر درج پیغام صلح میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ (خاکسار محمد حسین کلرک لاہور چھاؤنی)

۱۲ مئی ۱۹۱۴ء کی شام بھی کیا عجیب تھی۔ جبکہ احمدی احباب مقیم لاہور چھاؤنی اپنے ایک پیارے بھائی مولانا صدر الدین صاحب کو خدا حافظ کہنے کے لئے لاہور چھاؤنی مشرقی کے اسٹیشن ریلوے پر موجود تھے۔ جس وقت بمبئی میل لاہور چھاؤنی مشرقی کے اسٹیشن پر پہنچی۔ احمدی احباب نے "مرحبا" "جزاک اللہ" کے نعروں سے مولانا صدر الدین صاحب کا استقبال کیا۔ مولانا ممدوح اپنے احمدی بھائیوں سے نہایت خندہ پیشانی اور بڑے اخلاص سے ملے۔ احمدی احباب نے اُن کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور جب یہ معلوم ہوا۔ (مولانا ممدوح کی زبانی) کہ مولانا موصوف کے ہمراہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے حضرت میرزا سلطان احمد صاحب خان بہادر بھی ولایت تشریف لیجا رہے ہیں۔ تو احمدی احباب نے گاڑی میں جا کر اُن سے بھی مصافحہ کیا۔ میرزا صاحب نے کھڑے ہو کر ہر ایک اپنے بھائی سے ہاتھ ملائے اور عمدہ اخلاق سے پیش آئے۔ جب گاڑی اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ تو احمدی احباب کی طرف سے آمین کے ساتھ ذیل کی دعائیں زوردار الفاظ میں کی گئیں

(۱) اسلام کی حمایت کے جذبات زندہ رہیں۔

(۲) صدر دین ما زندہ باد۔

(۳) جس کام کے لئے مولانا جا رہے ہیں اس میں کامیاب اور بامراد اللہ تعالیٰ اُن کو کرے۔ آمین!

(رپورٹر)

۲

جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی امداد کے لئے مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی۔ کے عازم انگلستان ہونے کی خبر سنکر کل ۱۲ مئی کی شب کو بمبئی میل پر احباب ذیل نے حاضر ہو کر مولوی صاحب سے ملاقات کی۔ اور آپ کی کامیابی۔ اور نصرت کی دعائیں کرنے کے بعد شیخ محمد شفیع صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لودھیانہ نے کچھ فریش فروٹ پیش کیا۔

میاں عبد الحق صاحب بی۔ اے پلیڈر۔ منشی مرید احمد صاحب شیخ محمد شفیع صاحب سوداگر پشمین۔ ماسٹر نور بخش صاحب میونسپل کمشنر بابو فدا بخش صاحب۔ حاجی محمد حسن صاحب۔ بابو عبد الرشید صاحب میاں تفضل محمد صاحب وغیرہ۔ الراقم ایک نامہ نگار از لودیانہ

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کا فتویٰ دربارہ نذرانہ

نذرانوں کو ذاتی تصرف میں لانیکا سوال اس قابل نہ تھا کہ اس پر اسقدر زور دیا جاتا بلکہ مناسب تھا کہ اگر اسکا جواب بھی کرنا تھا۔ تو خاموشی سے کر لیا جاتا۔ ہمارا ارادہ اخبار میں اب ایسے سوالات کو بند کرنیکا ہی تھا۔ لیکن چونکہ بعض اہم مسائل جن سے قومی بہتری کا تعلق ہے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے متعلق صحیح راہ دکھانا اخبار کا فرض ہے۔ اس لئے ہم اب صرف اسی قدر مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ذیل میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کا اصل فتویٰ جو خود حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کی تحریک پر دیا گیا تھا۔ شائع کر دیں۔ تاکہ احباب اس غلطی سے بچنے کی کوشش کریں۔ ہمیں صاحبزادہ صاحب سے کوئی کاوش نہیں۔ لیکن قومی اموال کے خرچ کے سوال پر خاموشی اختیار کرنا بھی گناہ ہے اس فتویٰ کے دیئے جانے کے اصل وجہ یہ ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح کو نذرانوں کا روپیہ آنا شروع ہوا۔ تو آپ نے دو تین احباب سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ جن میں سے اتفاق سے مولوی سید محمد احسن صاحب کا جواب اب تک محفوظ رہ گیا ہے۔ اس جواب سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ مولانا صاحب نے سوائے طبابت کے نذرانوں کے جو ڈاکٹر یا طبیب کی کمائی ہوتی ہے اور کسی نذرانہ کا اپنے ذاتی تصرف میں لانا حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے پسند نہ فرمایا تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب کی رائے نذرانوں کے متعلق اب بھی وہی ہوگی۔ جو رائے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کو دی تھی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کے بعد اس سوال پر بحث کو ہمارے ہمعصر بند کر دیں گے کیونکہ قومی روپے کو اس طرح پر ذاتی تصرف میں لانے پر زور دینے سے خواہ مخواہ شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے پاس اس سے بھی بڑھ کر ثبوت موجود ہے مگر سردست ہم سید صاحب کے فتوے کو شائع کر دینا ہی کافی خیال کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامدًا و مصلیًا

محب اکرم حضرت مولوی محمد علی صاحب فاضل ایم اے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دربارہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام جناب کا عنایت نامہ امروہہ سے واپس ہو کر اب قادیان میں خاکسار کو ملا لہذا جواباً عرض ہے الجواب

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بجائے حضرت صدیق اکبر کے امیر المومنین ہیں لہذا اُن کے لئے اس بارہ میں وہی عملدرآمد ہونا ضروری ہے۔ جو حضرت صدیق اکبر نے اپنے لئے عملدرآمد فرمایا تھا اسلئے حدیث ذیل لکھی جاتی ہے جو مشکوٰۃ شریف باب رزق الولاۃ وہدایاہم میں لکھی ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما استخلف ابوبکر قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنۃ اهلی وشغلت بامر المسلمین فسیاکل ال ابی بکر من هذا المال ویحترف للمسلمین فیہ رواہ البخاری یہ عملدرآمد حضرت صدیق اکبر کا بموجب آیت ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کے دین پسندیدہ حق میں داخل ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی پس جس قدر مصارف حضرت خلیفۃ المسیح کے بموجب رسومات جائزہ یا المعروف اس زمانہ کے ہوں اُن کے بموجب مصارف ان کے بیت المال سے ہونے ضروری ہیں۔ سوا اس کے پھر اس کی کیا وجہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۱ - مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۱

قرآن کریم کی صحت پر ایک تازہ حملہ

از جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان

سلمانو! تم لاکھ خواب غفلت سے نہ جاگو لیکن تم میں اگر کچھ بھی حمیت اسلام باقی رہ گئی ہے۔ تو خدا تعالیٰ زور آور حملوں سے انشاء اللہ تمہیں جگا کر رہیگا دیکھو مغربی دنیا کے بعض حصوں میں اسلام کی روحانی اور اخلاقی سلطنت کے خاتمہ کی تجاویز نہایت شد و مد سے زیر غور ہیں۔ پادری حلقوں میں یہ خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ کہ اسلام کی سیاسی شوکت کے ساتھ ہی اس کی روحانی قوت کا خاتمہ بھی عنقریب ہے۔ اسی پر قاہرہ کا جرمن پادری ذویمر مسلم ورلڈ کے جدید سے پیوستہ نمبر میں اسلام کی موت کے عنوان سے ایک مضمون لکھتا ہے جس کے جواب نے جو اسلامک ریویو میں نکل چکا ہے۔ اُس کی کافی خدمت کر دی ہے۔ کل مذہبی لٹریچر میں قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کی صحت پر سب کو صاد ہے۔ انجیل کا محرف ہونا تو اب خود عیسائی دنیا کا عقلمند حصہ تسلیم کرتا جاتا ہے۔ لیکن قرآن کی صحت پر ہمارا ناز ایک کانٹا ہے۔ جو دشمنانِ اسلام کے دل میں مدت سے کھٹک رہا ہے۔ آخر اس خلش نے بھی ظہور کی ایک راہ نکالی ہے۔ جس کی بڑی شد و مد سے اس وقت ... طیاری ہو رہی ہے لیکن جو انشاء اللہ پہاڑ کھودا اور چوہا نکلا سے بدتر ثابت ہوگی۔

اخبار ٹائمز نے اپنی ۲۵ ر اپریل کی اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ میری استدعا پر مخدومی قاری سرفراز حسین صاحب نے ذیل کے الفاظ میں کر دیا ہے۔

ترجمہ از اخبار ٹائمز لنڈن شنبہ ۲۵ ر اپریل ۱۹۱۴ء

قرآن شریف پر نئی روشنی

کیمبرج میں کلام مجید کے متن میں اختلاف کا پتہ لگایا گیا۔

چند ہفتوں میں کیمبرج کا یونیورسٹی پریس چند ایسے نادر الوجود کاغذات طبع کریگا جو غالباً ساتویں صدی عیسوی کے شروع یا ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں مرتب ہوئے تھے اور جن میں قرآن کی عبارت سے مختلف عبارات موجود ہیں۔ یہ کاغذات ایک مسودہ کا جزو ہیں۔ جن کو ڈاکٹر مسز گبسن نے ۱۸۹۵ء میں خریدا تھا۔ اور جس میں اوپر والی تحریر ابتدائی عیسائی مقدسین کے مرتب شدہ چند خلاصجات پر مشتمل ہے۔ برٹش میوزیم کے ماہرین فن کتابت نے اس کتاب کی تحریر کو نویں صدی عیسوی کے آخر کا لکھا ہوا قرار دیا ہے پروٹیو نجیلم جیکوبائی (Protevangelium Jacobi) اور ٹرنسی ٹس میری یا (Transitus Mariae) کا متن سریانی زبان میں اُس مسودہ کے بڑے حصہ کے نیچے درج ہے۔ اسے بیوس صاحب کی بہم صاحبہ نے ۱۹۰۲ء میں سلسلہ موسومہ سٹوڈیا سینی ٹیکا کے ۱۱ کے طور پر شائع کیا تھا۔ اپنے دیباچہ میں انہوں نے پانچ دستوں کے ۲۳ ایسے ورقوں کا حال لکھا۔ جن میں نیچے کی لکھی ہوئی سطریں بلاشبہ قرآن شریف کے حصے ہیں۔ اور جو پے لیوگرافیکل سوسائٹی کے سلسلہ شرقیہ کے پلیٹ ۵۹ سے مشابہ ہے۔ مسز لیوس نے تصور کیا۔ کہ وہ دو مسودوں کے اجزا ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام انہوں نے قرآن الف رکھا اور دوسرے کا قرآن ب رکھا انہوں نے ہر صفحہ سے ۴ سطریں نقل کر دینے پر اکتفا کیا۔ یعنے ایک سطر شروع صفحہ کی ایک آخر کی اور دو وسط کی اور یہ ایسی سطریں تھیں جن کے اوپر عموماً کچھ اور نہیں لکھا ہوا تھا۔ باقی ۱۷ یا ۱۸ سطروں کو بہم صاحبہ موصوف نے چھوڑ دیا۔ قدرتی طور پر یہ خیال کر کے۔ کہ دو وجوہ سے ان سطور پر دیدہ ریزی کرنی لاحاصل ہے اول یہ کہ مشہور ہے۔ کہ قرآن شریف میں اختلاف نہیں ہے۔ دوم یہ کہ وہ سطور دیگر سطور دکتوبہ عیسائی مقدسین کے باعث دھندلی تھیں۔ اس طرح یہ مسودہ مذکور مالک کے کتب خانہ میں نومبر گذشتہ تک یعنے اس وقت تک پڑا رہا۔ جب ڈاکٹر الیفونس منگانا نے (جو ۱۳ سال تک موصل کی سر بو خالدین سنیری میں سمیٹک زبانوں کے پروفیسر رہے ہیں) سلسلہ ۱۱ سٹوڈیا سینی ٹیکا پڑھنا شروع کیا۔ حاشیہ کی زینت وہ متعدد علامات۔ دستکاری کتابت کی بابت ہیں اُن کے دیکھنے سے ایک ہی نظر میں ڈاکٹر صاحب موصوف کو معلوم ہو گیا۔ کہ جو سطور پڑھی نہیں گئی ہیں۔ وہ مستحق توجہ ہیں۔ باستثنائے ایک کے باقی سب علامات صحت مفرد الفاظ کے قدیم طرز ہجا کے متعلق تھیں۔ مگر ڈاکٹر منگانا صاحب کی محنت کش مطالعہ متن نے تعجب خیز نتائج پیدا کئے۔ انہوں نے بلاشبہ اس امر کو پایہ ثبوت کو پہنچا دیا۔ کہ صفحات تین یا زاید ذرایع سے ہیں

...

کے بعد ... کے کاتب زید بن ثابت نے قرآن شریف کی واحد کاپی تیار کی اور نیز اُس وقت سے بھی پہلے کے ہیں جبکہ حضرت عثمانؓ نے ۶۵۲ء میں کلام پاک کی کل سابقہ نقول وا جزاء کے تلف کرنے کا حکم دیا۔

جن ۴۵ صفحوں کو ڈاکٹر منگانا نے مطالعہ کیا ہے اُن سے کم از کم ۳۰ اختلافوں کا پتہ لگتا ہے۔ اور چار ایسی زاید آیتوں کا جو موجودہ قرآن میں ہیں اور اُن صفحات میں نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ بیشتر حصہ ان صفحات کا زبور کی کتاب سے اچھا ہے۔ مثلاً سترھویں سورت کا شروع ہے "کہ جبکہ حرم کے گرد ہم جھکے" نہ کہ جب ہم نے برکت دی۔

ابھی کی باقی ہے۔ کہ کیا تعجب ہے کہ دنیا کی نہایت مشہور کتابوں میں سے ایک کتاب کی تاریخ میں ایک قابل تاسف کمی پوری ہو جاوے۔ نکتہ چینیں اور اُس نکتہ چینی کی ابتدا شروع ہو گئی ہے۔ جو ہم کو اعظم رسول عزبی کے اصلی خیالات سے قریب تر کر دے گی۔"

اس مضمون کا جواب دو تین ہی دن میں ٹائمز کو بھیج دیا جاویگا اور جسکا ترجمہ آئندہ میل میں بھیج دوں گا۔ بات تو کچھ بھی نہیں اور کم از کم جو کچھ میں اس مضمون سے اخذ کر سکتا ہوں۔ اگر وہی ہے۔ تو دراصل یہ ایک شرارت ہے۔ جو اچانک شروع ہونے والی ہے۔ اور یہ مغربی مصنفین خلاف اسلام کا معمولی کھیل ہے۔ یہ لوگ خفیف سے خفیف بات کو نہایت ہی شاندار تمہید اور پُر شوکت انداز کے ساتھ دنیا میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناواقفوں کی نگاہ میں اس کی اہمیت بڑھ جاوے۔ چنانچہ ٹائمز کا یہ مضمون بھی اسی انداز پر شروع کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر شیشی الکتیل کی جو ابتدائی آیت کو مذکورہ بالا تحریر میں پیش کیا گیا ہے۔ وہ امر ہم سے کوئی پوشیدہ نہیں۔ وہ آیت ہی اس سحر سامری کے سارے پول کو کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ کہہ دینا ہمارے لئے کافی نہ ہوگا۔ کہ جس آن بان اور شان کے ساتھ یہ حملہ ہونے والا ہے اُس سے دو چند کے ساتھ اس کا جواب ہونا چاہئے۔

یہ جو مغربی دنیا میں بہتان کا عظیم طوفان ہمارے خلاف مدت سے طغیانی پر ہے۔ اور اسلام کے متعلق افترا اور مفتریات یورپین نگاہ میں حقیقت کا رنگ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ان کا آغاز اسی طرح ہوا ہے جو اس وقت قرآن کریم کی صحت کے متعلق شروع ہونے والا ہے اگر ابھی اس کا سد باب نہ ہوا۔ تو ایک دن کو یہ بہتان اس دنیا میں حقیقت ہو جاویگا یہ لوگ شروع شروع میں ایک بات دل سے اور محض دل سے پیدا کر کے نہایت ہی نرم اور ہمدردانہ لہجہ میں دنیا کے آگے پیش کرتے ہیں۔ خود ہی ناملایم امور پیش کر کے خود ہی اُس کا جواب لیکن نہایت کمزور دیتے ہیں۔ کتاب لکھنے میں ایسا اسلوب اختیار کرتے ہیں۔ کہ پڑھنے والا سمجھے کہ مصنف بالکل ایک ہمدرد اور نیک نیت ہمدرد ہے۔ چھوٹے موٹے حملوں کا جواب بھی دیدیتے ہیں۔ لیکن ایسی ہمدردی کے ساتھ خطرناک مفتریانہ حملہ کر جاتے ہیں اس سے ایک ثالث پڑھنے والے کو مصنف کی ضدیت اور تعصب پر توشبہ نہیں رہتا۔ بلکہ وہ اُسے ایک نیک نیت تحقیق پر محمول کرتا ہے۔ ایسی تحریر کے بعد کچھ وقفہ دیا جاتا ہے اور جب اُس کی تردید نہیں ہوتی۔ اور تردید کرے کون۔ غیر مسلم جماعت کو کوئی دلچسپی نہیں اور مسلمان مدت سے سو رہے ہیں۔ بعد میں وہ امور جو اول اول تلمیحات اشارات اور کنایات میں لکھے گئے تھے۔ اب اعتراض اور ضد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سابقہ گول مول باتیں وضاحت پا لیتی ہیں۔ شکوک اور ظنوں کو واقعات اور حقیقت کا لباس دیا جاتا ہے۔ کل کے بہتان اور الزام آج کی صداقت ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان مخمل میں لپیٹی ہوئی جوتیوں کے تحفہ کے متعلق شدت اور جرأت سے عطائے شما بہ لقائے شما پر عمل کر دیا جاوے۔ اور معترضین کا سر یکدم سہلا دیا جاوے تو پھر دوسرے قدم کی جرأت اُن میں نہیں رہتی۔ ٹائمز کا مذکورہ بالا مضمون بھی اسی اصول کی ایک عمدہ مثال ہے۔ کیا ہمدردی کے لہجہ میں ذیل کا فقرہ خاتمہ پر لکھا گیا ہے "اب امید بندھ گئی ہے۔ کہ ہم اُس کمی کو پورا ہوتا دیکھ لیں۔ جو دنیا کی ایک مشہور ترین کتاب (قرآن) کے متعلق افسوس کے ساتھ محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال اُس تنقید کا آغاز تو ہو گیا۔ جس سے ہم عظیم الشان رسول عزبی کے حقیقی خیالات کے قریب تر ہو جاویں گے۔"

کیا نرم پیرایہ ہے۔ اور کس طرح آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب اگر ہم نے ذرا بھی خاموشی کی۔ تو صرف چند سالوں کے اندر مغربی دنیا یہ مان لے گی۔ کہ قرآن کریم ایک محرف مبدل کتاب ہے

خدارا مسلمانو! سوچو یہ کس قدر جنگ عظیم ہے تمہارے طرابلس اور بلقان کے جنگ اس کے مقابل کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ تمہارے قلب اور تمہاری جیب نے طرابلس اور بلقان میں تمہاری حمیت کا ثبوت دیا لیکن عزیزو یہ جنگ بہت ہی اہم اور نازک ہے جس قرآن کی حفاظت پر ہمیں ناز تھا۔ جس وعدہ انا لہ لحافظون پر ہمارا ناز تھا۔ مدت سے دشمن اس کی تاک میں تھا۔ قرآن ہی اسلام کا قلب ہے آج اُس حصن حصین کے قلب پر حملہ کا الٹیمیٹم ٹائمز کے ذریعہ دے دیا گیا ہے مسلمانو ... اگر ...

اپنی خانہ جنگیاں اور فرقہ کے جھگڑے فرصت نہ دیتے تھے اس نے خدا کی مصلحت نے پسند کیا۔ کہ مخالفوں کی طرف سے اسلام کی ایک ایسی بات پر حملہ ہو۔ جو سب کی مشترک ہے۔ قرآن کریم کو تو مخالفین عثمان پکارنے والے بھی تحریف و تبدیل سے پاک مانتے ہیں۔ اب بتلاؤ قرآن کی حفاظت اور اُس کے دعوائے صحت کی تائید بھی تم سب کو ایک نکتہ پر جمع کر گی یا نہیں۔ حیف ہے اُس دل پر جو قرآن پر اس حملہ کے مقابل اپنے لکی جھگڑوں کو قربان نہ کر دے۔ افسوس ہے اُس سر پر جو خدمت قرآن میں بھی دوسروں سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ دیکھو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو یہ حملہ دراصل ہیچ ہے اور بالکل ہیچ ہے۔ اور ہم اس حملہ کے جواب کے لئے بالکل طیار ہیں۔ اگر حملہ کی نوعیت وہی ہے۔ جو میں نے ٹائمز کے اس مضمون سے سمجھی ہے۔ تو یہ کچھ بھی نہیں۔ اور اگر کچھ اور ہے تو پھر مجھے انا له لحافظون کے وعدہ پر ایمان ہے۔ اس وعدہ کا دینے والا میری مدد کریگا۔ مشکل تو یہ پڑی ہے۔ کہ یہ لوگ نمود اور آن بان سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں۔ دیکھو ایک لغو سی بات کو ٹائمز کس دھوم دھام کے انداز سے لکھ رہا ہے۔ خدا کے فضل سے میرے تجربہ نے وہ طریق مجھ پر ظاہر کر دئے ہیں۔ جن سے مغربی دماغ مرعوب ہو جاتا ہے۔ اور یہی وہ طریق ہے جس کو میں اسلامک ریویو میں کبھی کبھی برت لیا کرتا ہوں۔ لیکن ... جنگ ہے اور میں کس طرح کہوں کہ کن کن طریقوں سے بالمقابل طیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن ہم ہیں۔ جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ غور کرو ... جو کوئی فقرہ کوئی مدبر تمہارے متعلق بول جاویگا۔ وہ نہایت ہی معنی خیز ہوگا۔ ہاں یہ جنگ ہے اس جنگ کے لئے تو بہت سے سپاہی درکار ہیں۔ جہاں تک احمدی غیر احمدی کا سوال ہے میں اس سوال پر کافی لکھ چکا ہوں۔ میں بلا عصبیت اور جنبہ داری کے اس حق الامر کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ قادیان نے ہی بہترین سپاہی اس جنگ کے لئے پیدا کئے ہیں۔ لیکن وہاں بھی اس قدر کہاں ہیں۔ جو موجودہ ضرورت کو رفع کر سکیں۔ جو عنقریب چاروں طرف پیدا ہونے والی ہے کہ مکرمی قاری سرفراز حسین صاحب آ چکے ہیں۔ لیکن وہ چند دن میں دیکھ لیں گے۔ کہ اُن کی شبانہ روز محنت بھی کام کو ختم نہیں کر سکتی۔ دو اور دوست دہلی سے آتے ہیں۔ اُن کے متعلق جو مخدومی حکیم اجمل خاں صاحب نے مجھے لکھا ہے۔ اُس سے میں اس نتیجہ پر آیا ہوں۔ کہ ان ہر دو بزرگوں کو مجھے اپنے پاس ایک مدت تک رکھنا ہوگا۔ مشکل تو یہ ہے کہ یہاں کے حالات کا کما حقہ علم ہونے کے بغیر آدمی تجویز ہو جاتے ہیں۔ میں خود مشورہ کا قایل ہوں۔ مشورہ ایک قرآن کا حکم ہے۔ لیکن اس کا نام تو مشورہ نہیں کہ ایک رائے پر خود آ کر پھر دوسرے سے ... آئندہ خدارا اگر کسی کو کسی نے یہاں بھیجنا ہو۔ تو مجھ سے مشورہ لے لیا جاوے ... اگر کسی آنے والے نے مجھ سے الگ ہو کر کام کرنا ہے۔ تو بسم اللہ ملک خدا تنگ نیست یہ یاد رہے کہ نہ کوئی یہاں مدرسہ ہے ... کا دنگل نہ کوئی نو مسلم میرے پاس روزانہ آ کر سبق لیتے ہیں۔ یہاں کل تبلیغ کا کام بہت حد تک قلم و کاغذ۔ اخبار بینی۔ اخباروں کے جوابات اور خط و کتابت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے بارہا لکھا۔ کہ یہاں وہ آوے۔ جو میرے ساتھ بارہ چودہ گھنٹہ میز پر بیٹھ کر قلم و کاغذ استعمال کر سکے۔

ہاں اب میں یہ لکھتا ہوں۔ کہ میں نے اس حملہ کا مدافع کیا سوچا ہے میرے نزدیک اس کتاب کا جواب کتاب ہونی چاہئے۔ جو علاوہ نفس مضمون کے اُس قسم کی تحقیق و تدقیق اور موشگافی کا مجموعہ ہو۔ جو فضلائے یورپ میں عزت پا سکے۔ اصل جواب کتاب کا جیسے میں نے عرض کیا اگر حملہ کی نوعیت وہ ہے۔ جو میں نے سمجھی ہے۔ تو بہت ہی آسان ہے لیکن جواب کو عظیم الشان بنانے کے لئے اس کتاب میں اُن تمام امور کا بھی محققانہ جواب ہو جس کا ذکر بالمقابل کتاب میں ہوگا۔ برٹش میوزیم گویا کتب نادرہ کا عجائب خانہ ہے۔ وہ یہاں ہے ہم میں کوئی ایسا جو اس امر کا اہل ہو۔ عربی انگریزی میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔ اور نیز عمدہ تحریر انگریزی میں لکھنے کا مشاق ہو۔ وہ برٹش میوزیم میں بیٹھ کر ضروری مصالحہ بہم پہنچاوے اور پھر جواب لکھے۔ ہاں موجودہ ... جو ہے۔ جس میں قاری صاحب کا مفید ایزاد ہو گیا ہے۔ ... بھی ہمارے موجودہ کام کے مکتفی نہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس جدید حملہ کے بالمقابل جو طیاری چاہئے۔ وہ کسی اور غرض سے مکرم مولوی محمد علی صاحب نے پہلے ہی بہت حد تک کر رکھی ہے انہوں نے اپنے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ میں اُن امور پر روشنی ڈالنے کا سامان جمع کر رکھا ہے۔ جو مضمون زیر بحث ٹائمز کے لئے ... ہے بلکہ ریویو آف ریلیجنز میں شاید متعدد مضامین اسی امر پر نکل بھی چکے ہیں ... میرے نزدیک اس کام کے لئے خصوصاً مولوی محمد علی صاحب اس طرف آویں آخر ترجمہ قرآن کے لئے انہوں نے اس طرف آنا ہے۔

... احمدیہ ... عبد ... اشاعت

سر دست یہ خدمت ہی ان سے ہو جائے۔ مولوی شیر علی صاحب یا مولوی صدر الدین صاحب میں سے جو اس طرف آویں گے وہ اسلامک ریویو کی ایڈیٹری کیلئے موزوں ہوں گے۔ دہلی کے احباب کے آجانے پر شاید قاری صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کیلئے کوئی اور خدمت تجویز کرنی ازبس ضروری ہو جائیگی۔ سو اسکا انتظام بھی پیدا ہو چلا ہے۔ اور میں خود اس فکر میں تھا۔ وہ جو لنڈن کے جمعہ کے متعلق مکان کرایہ پر مستقل لینے کی تجویز تھی۔ وہ آخر کار مکمل ہو گئی۔ اور اب ہم چند ہفتوں میں مکان کو استعمال کرنے والے ہیں۔ ننانوے پونڈ کرایہ ماہوار خرچ کر کے صرف اسے جمعہ کیلئے رکھنا بھی گویا ایک مسرفانہ حرکت ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ وہاں لنڈن میں ووکنگ کی طرح ہفتہ وار ایک لیکچر ضرور ہو۔ اور پھر ہم میں سے جب کوئی مستقل وہاں رہیگا تو خود بخود وہاں بھی اللہ تعالے ایسے ہی برکت کے سامان پیدا کر دیگا۔ جسکا ظہور ووکنگ میں ہو رہا ہے۔ اسی سردست میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ مکان کے کافی انتظام ہونے پر قاری صاحب اور چودھری صاحب کو لنڈن میں مبلغانہ خدمت پر رکھا جاوے۔ جہاں تک میں ان دو نو اصحاب کو دیکھا ہے۔ میرے نزدیک ان کے ہاتھ میں کام محفوظ و مصئون ہے۔

میں اسجگہ پھر وہ امر دہراتا ہوں۔ جو میں نے پہلے خطوط میں لکھا ہے کہ ضرور ہے کہ شیخ خالد شیلڈرک کی خدمات کسی نہ کسی نہج سے لی جاویں۔ اگر وہ دو ایک سال میرے ساتھ یا کسی اور مبلغ کے ساتھ رہجاوے تو وہ اس قسم کا مشنری بن سکتا ہے۔ اور وہ وہ کام کر سکتا ہے۔ کہ ہم سے ناممکن ہے۔ الا ماشاء اللہ یہ کام بہت سے اخراجات کو چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اخراجات کیا ہیں بالمقابل ان حوصلہ مندانہ امدادوں کے جو ہمارے بھائیوں نے طرابلس اور بلقان وغیرہ میں کیں۔ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ کس طرح پر میرے موجودہ اخراجات چل رہے ہیں۔ جو دن بدن روز افزوں ہیں۔ میرا دسترخوان ایک مسلم فقیر کا دسترخوان ہے جسکے لئے صلائے عام ہے انگلستان کی مغربی دنیا میں یہ ایک نرالا امر ہے۔ لیکن النفیف اکرم بھی فرمان رسول پاک ہے۔ اسی پر عمل ہے۔ ووکنگ ایک خاص مرکز ہے۔ جہاں آمد و رفت لگی رہتی ہے نو مسلم انگریز یہاں آتے ہیں۔ محض تحصیل علم کے لئے ہفتہ عشرہ یا کم سے کم کے لئے ٹھہرتے ہیں۔ آجکل مسٹر نشر یہاں ہیں۔ اور ان کے ہمراہ ایک طالب ہے یہ دو نوں شاید دس ایام تک یہاں ٹھہریں۔ پھر اتوار کو عموماً پندرہ بیس مہمان ایک معمول ہے بہر حال یہ کام تو خدا تعالےٰ چلا ہی رہا ہے اب لنڈن برانچ اور قرآن پریم کے متعلق یہ خرچ درپیش ہے میں ان محبان اسلام کا مشکور ہوں جو میری اس فقیرانہ صدا پر ہمیشہ لبیک کہتے ہیں۔ میں نے کسی گذشتہ خط میں لکھا تھا۔ کہ میں دو تین صد حدیثیں ایک پاکٹ بک کی شکل میں عمدہ عنوانوں کے ساتھ چھاپ کر عام طور پر تقسیم کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے بمبئی سے بعض کرمفرماؤں نے بیس پونڈ بھیجدیئے ہیں۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ ان دو مدوں میں ارباب کرم دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ جس قدر کسی سے ہو سکے۔ خواہ میرے نام یہاں اور خواہ شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام لاہور میں کچھ بھیجدیں۔ لیکن یہ ساتھ اطلاع دیں کہ وہ اس مد کے لئے ہے۔ جس قدر ان ہر دو مدوں کا آمد و خرچ ہوگا۔ وہ پیغام صلح اور ہمدرد میں چھپ جاویگا۔

پھر میں آخر میں کہتا ہوں کہ یہ سونے کا وقت نہیں۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ میں آپ کو بار بار کہتا ہوں کہ یہ کام سب سے پہلا تمہارا فرض ہے۔ اگر منظور ربی ہو تو میں تو اس کام کو بطیب خاطر چھوڑ سکتا ہوں لیکن تم نہ چھوڑو۔

محض خدا کے فضل سے یہ کام اب چل نکلا ہے پبلک پریس آگیا ہے بہت سی مشکلات حل ہو چکی ہیں۔ موجودہ مرکز نے ایک رفعت اور عزت مغربی دنیا میں حاصل کر لی ہے۔ ہماری امیدوں اور ہمارے استحقاق اور ہماری حقیقی قابلیتوں سے صدہا گنا زیادہ ہمارا رعب یہاں قائم ہو چکا ہے۔ تھوڑی سی ہمت اور امداد سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

تم خواہ کسی فرقہ کے ہو۔ خواہ تمہارا کوئی عقیدہ ہے۔ جاؤ اپنے معتقداں اور اپنے علماء سے دریافت کرو کہ میری شخصیت کو الگ کر کے جس کام کے سلسلہ میں تم کو بلاتا ہوں۔ وہ کام تمہارا سب سے پہلا اسلامی فرض ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر میری آواز پر لبیک کہو جسکو مجھ پر اعتبار ہے وہ خدا را فکر کرے۔ اور جسکو مجھ پر اعتبار نہیں اوسپر حرام ہے کہ ایک پیسہ بھی اس طرف بھیجے ہاں پھر میں یکم کی کانفرنس کی طرف آپکو متوجہ کرتا ہوں مجھے بالضرور ستمبر اکتوبر میں لنڈن کم از کم ہفتہ کے لئے چھوڑنا پڑیگا۔ اور اگر امریکہ کے سفر کی تجویز زیر راہ ہوئی تو شاید سال یا زیادہ کے لئے۔ اس لئے میں سخت تشویش میں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے یہاں سے قدم نکالنے سے پہلے سارے انتظام ہو جاویں۔ اور یہاں کے کل کاروبار کو میں قابل اعتبار اور تجربہ کار ہاتھوں میں چھوڑ جاؤں۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خواجہ کمال الدین

حضرت عبد القادر جیلانیؒ اور یسوع مسیحؑ

اسلام اور عیسائیت میں سے کس مذہب کی طاقتیں سرد ہوتی چلی جا رہی ہیں

از مسلم انڈیا بابت ماہ اپریل ۱۹۱۴ء

مسلم ورلڈ ایک عیسائی مشنری پرچہ نے اپنے ایک تازہ نمبر میں اسلام کی مرتی ہوئی طاقتیں کے عنوان سے ایک بہت بحث طلب مضمون شائع کیا ہے۔ جسمیں ڈاکٹر ذویمر نے جو کہ اسلام پر بہتان بندی کرنے میں بہت زیادہ مشہور ہے۔ اپنی معمولی قوت فیصلہ کی عدم موجودگی کے باعث دنیا میں یہ عام اعلان کرنا چاہا ہے۔ کہ اسلام جان کندنی کی حالت میں ہے اور اسکی قسمت قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھی ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے بتلایا ہے کہ موت کی طاقتیں اس وقت پورے طور پر کام کر رہی ہیں۔ اور اس بات کو زیادہ مدت گذرنے نہ پائیگی۔ کہ وہ اپنا کام ختم کر لینگی۔ اسنے اپنی اس بات کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی کتاب کا حوالہ دیا ہے جو کہ شیخ محمد الاطلس نے جو الازہر یونیورسٹی قاہرہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھی ہے نوجوان مصنف نے اس کتاب میں ان باتوں کا افسوس کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کہ آجکل بعض مسلم حلقوں میں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ قرآن نے انہیں ناجائز ٹھیرایا ہے۔ مسلم ورلڈ کے مضمون نگار نے اس کا حوالہ دیتے ہوئے ذیل کے فقرات لکھے ہیں۔

اس بتیس صفحہ رسالہ میں ہم ایک پرانے خیالات کے مسلمان کی دلی چیخ و پکار کو جس سے کسی قسم کی اصلاح کے بارہ میں مایوسی ٹپکتی ہے۔ اور جو کہ افسوس کے ساتھ اسلام کی تنزل طاقتوں کو دیکھ رہا ہے۔ سنتے ہیں۔ یہ کوئی بحث و مباحثہ کی کتاب نہیں۔ بلکہ اسمیں مسلمانوں کو انکے اپنے ایک بھائی نے مخاطب کیا ہے۔ یہ ایک مایوسانہ چیخ و پکار ہے . . . . . ہم اس رسالہ کے نہایت دلچسپ حصہ کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جو کہ اسلام کی اصل حقیقت کو بالکل آشکارا کر دیتا ہے۔"

ان ترجمہ کردہ حصوں میں جو کہ اس "انسانی غدہ" کے پرستار نے تنزل کی نشانی کے طور پر پیش کئے ہیں۔ جسکی نسبت اس نے کہا ہے کہ اسنے اسلام کے جسم میں سے خون کو چوس لیا ہے۔ ذیل کے فقرات بھی ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔

"میں نے ہندوستان میں اسلام کو تلاش کیا لیکن جونہی کہ میں مدراس میں پہنچا۔ میرا دل سخت گھبرایا اور میں نہایت سخت غم و الم سے بھر گیا۔ * * * * * * * * * * جونہی کہ میں نے ان منکرین اسلام کی سر زمین پر قدم رکھا۔ میں نے ان کی ترجمہ شدہ کتابوں کو جن میں مسلمانوں نے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جنہیں وہ خدا سمجھکر پرستش کے لائق خیال کرتے ہیں۔ حالات جمع کئے ہیں۔ اٹھا کر پڑھنا شروع کیا۔ کاش اگر وہ انکی نسبت ایک نبی یا رسول ہونے کا خیال ظاہر کرتے تو چنداں نقصان اور ہرج کی بات نہ تھی۔ لیکن انہوں نے تو اسے خدا تعالےٰ کی صفات سے متصف کر رکھا ہے۔ مثلاً وہ انہیں زمین و آسمان کا بادشاہ کہکر پکارتے ہیں۔ انہیں کو مدد کرنے یا عذاب پہنچانے والا خیال کرتے ہیں۔ انہیں دنیا و مافیہا کے قائم رکھنے والا سمجھتے ہیں۔ انہیں کو تمام مخلوق کے رازہائے اندرونی و بیرونی کا واقف کار جانتے۔ انہیں کو اندھوں کو اور کوڑھیوں کا چنگا کرنیوالا یقین کرتے اور انہیں کو گناہوں کا بخشنے والا اور مصائب کا دور کرنیوالا اعتقاد رکھتے ہیں۔ جب وہ ان جگہوں کی زیارت کرتے ہیں۔ جو کہ ان کی یادگار کے طور پر بنائی گئی ہیں تو کہتے ہیں "اے ہمارے ازلی و ابدی اعلےٰ چشمۂ روحانیت" "اے ہمارے آقا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ" وغیرہ وغیرہ کیا کوئی صحیح الدماغ آدمی اس طرح سے ایسے القاب اور صفات کو لیکر جو صرف خدا تعالےٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ انکی کسی مخلوق پر چسپاں کر دیگا؟ اسلام کی ایسی حالت پر ماتم کرنا چاہئے بہت بہتر ہو۔ اگر ایسے مسلمانوں کو زندگی کے بدلے موت آجاوے کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں سزا کے پورے مستحق ہیں۔"

عیسائی مشنریوں کی ایک اوسط تعداد کے پاس کیا ہی عجیب ہتھکنڈا موجود ہے۔ دوسرے مذاہب پر حملہ کرنے کے شوق میں وہ اپنے مذہب کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ وہ اپنے کمزور زرہ خانہ کا ویسے ہی ہتھیار کے مقابلہ میں جسے وہ اسطرح بدنیتی سے دوسروں کے بالمقابل استعمال کرتے ہیں۔ کبھی خیال نہیں کرتے۔

انکا یہ فرقہ بارہا ان کے اپنے کھوٹے داموں کی صورت میں واپس کیا جا چکا ہے۔ لیکن اسپر بھی وہ اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اگر کسی ماں کے رحم سے پیدا ہونیوالے کو خدا کہکر پکارنا ایک مذہبی غلطی ہے یا مردوں کو زندہ کرنیوالا۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنے والا۔ گناہوں کو معاف کرنے والا اور عزت کو دور کرنے والا یقین کرنا کسی مذہب کی موت کا باعث ہو سکتا ہے تو یقین کر لینا چاہئے۔ کہ عیسائیت تو پہلا مہلک صدمہ کونسل آف نائس میں پہنچایا گیا۔ جبکہ ناصرت کا سادہ مذہب شرک و بت پرستی سے ملوث کر دیا گیا۔ اور اس کے بانی کو معبود بنا لیا گیا۔ مسلم ورلڈ کے مضمون نگار نے اپنے گرم اور طیش آلود دماغ میں اس خیال کو کبھی جگہ نہیں دی۔ کہ وہی حوالجات جو اس نے بڑے فخر سے اپنی بات کو پکا کرنیکے لئے پیش کئے ہیں۔ یہ تبدیل الفاظ ضرور یہ اس کے اپنے مذہب پر چسپاں کئے جا سکتے ہیں۔ محولا بالا عبارات کی کوئی تکلیف آمیز تاویل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف تین جگہوں پر ایک تھوڑی سی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ یعنے مسلمانوں کی جگہ عیسائیوں کا لفظ لکھدینا چاہیئے سید عبد القادر جیلانیؒ کی جگہ یسوع اور اسلام کی بجائے عیسائیت کے الفاظ لکھدینے چاہئیں۔ اور پھر محولہ بالا تمام عبارات مسیحی دنیا کی سچی تصویر دکھا دینگی۔ کیا ڈاکٹر ذویمر اس اپنی کہی ہوئی بات کو اس کے تمام نتائج کے ساتھ قبول کرنے کے لئے رضامند ہو جائیگا۔ کیا وہ مریم کے بیٹے کی ویسی ہی متابعت اختیار نہیں کرتا۔ جیسی کہ ہم نے بعض نادان الجیلان کے دلی کی کئے ہوئے ہیں۔ کیا وہ یسوع کیلئے وہی الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ جو بعض جاہل مسلمان حضرت سید عبد القادرؓ کی نسبت کہا کرتے ہیں اور اگر یہ بات درست ہے اور ڈاکٹر ذویمر ایک نیک عیسائی ہونے کی حیثیت میں اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ تو کیا الازہر کے نوجوان شیخ نے یہ صحیح کہا ہے کہ "کون صحیح الدماغ آدمی اسطرح سے ایسے القاب اور صفات کو لیکر جو صرف خدا کے لئے مخصوص ہوں۔ اسکی کسی مخلوق پر چسپاں کر سکتا ہے؟" مگر یسوع نے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دی اس نے تو نیک کہے جانے پر بھی سخت غصہ اور ناراضگی ظاہر کی اور یہ ایک ایسی صفت ہے جو یسوع کے قول کے مطابق صرف خدا کے لئے ہی مخصوص ہے۔"

سید عبد القادر جیلانی اور یسوع مسیح

ہم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات اور سوانح سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ اسلام کے بڑے بڑے اولیا میں سے ایک تھے۔ اور ایسی روحانی قوت رکھتے تھے۔ جو یسوع مسیح سے جسے اسلام وقتاً فوقتاً پیدا کرتا رہا۔ ہرگز کم نہ تھی۔ اگر ہم ان باتوں کو اندھا دھند ماننے پر جائیں جو کہ ہمیں اپنے اسلاف سے تحریری رنگ میں دستیاب ہوئی ہیں۔ جیسا کہ عیسائی اناجیل کے متعلق کیا کرتے ہیں۔ تو بہت سے مسلمان اولیا کے متعلق ایسی ایسی باتیں ہمارے پڑھنے میں آتی ہیں۔ جو کہ یسوع مسیح کے لئے ہمعصر اناجیل کے مصنفین کے وہم میں بھی نہ آ سکتی تھیں۔ ہمیں بائبل کی اصلیت اور اسکے معتبر ہونے پر پوری واقفیت ہے اور ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ سید جیلان کی بابت جو کچھ لکھا ہوا ہے۔ اسکی صحت کی بنیاد نسبتاً بہت زیادہ محکم ہے۔ اور اب اگر ہم ان دو قسم کی تحریرات پر ایک منصفانہ نظر ڈالیں تو ہم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو ایک ایسی جگہ پر بٹھانے میں جو یسوع کی نشست گاہ سے بہت اعلےٰ وارفع ہو بالکل راستی پر ہونگے۔ اگر یسوع نے ایک یا دو مردوں کو زندہ کر دیا تو جیلان کے ولی نے سینکڑوں کو دوبارہ زندگی بخشی۔ علاوہ ازیں اس کی زندگی کے حالات یسوع کی طرح تاریکی میں پڑے ہوئے نہیں ہیں۔ ہمارے پاس اسکی اپنی تعلیمات جو اس نے اپنے مریدوں کو سکھائیں موجود ہیں۔ ان سے آسمانی علوم کے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ جو کہ ان سب باتوں سے بہت بڑھکر ہیں۔ جو اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ کسی ایسی بات کا نام لو جو تمہیں یسوع کی نسبت معلوم ہو۔ اور وہ اسکی خدائی کی موید ہو۔ تم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق اس جیسی یا اس سے بڑھکر کوئی بات ضرور لکھی ہوئی پاؤ گے۔ پھر وہ کیا وجہ ہے کہ اول الذکر تو خدا ہو۔ اور موخر الذکر انسان۔ ہم مانتے ہیں کہ سید جیلانؒ کے ماں اور باپ تھے۔ لیکن ایک کنواری کے پیٹ سے پیدا ہونا مسیح کو بے نظیر نہیں بنا دیتا۔ ہمیں مہابھارت میں درجن سے بھی زیادہ ایسے اشخاص ملتے ہیں۔ جنکی مائیں کنواری تھیں اور ہندوؤں کی کتب مقدسہ عہد نامہ جدید سے بڑھکر اصلیت و صداقت کا دعوے کر سکتی ہیں مغلوں کے تمام خاندان جنہوں نے سب سے پہلے وسطی ایشیا پر اپنا تسلط جمایا۔ اپنی پیدائش ایک کنواری کے پیٹ سے قرار دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی حقیر بات ہے۔ ہم اس پادری کے دماغ کی ماہیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ جو کہ اپنے کالمعوں پر علم و فضل کا چند ڈالکر جہاں کہیں اور جب کبھی یسوع کی ذات کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ تمام داخلی و خارجی اصولوں کو بھول جاتا ہے۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانی کوائف:- (لنڈن ۱۶ مئی) البانی وزیر اعظم ترخان پاشا ... سیاحت کر رہا ہے۔ اور اس کا بڑا اعزاز و اکرام مدنظر رکھا جاتا ہے ... آج کونٹ برچٹولڈ آسٹریا ہنگری کے وزیر خارجہ سے جدید حکومت البانیا کی مشکلات کے متعلق مشورہ کرنے وائنا روانہ ہوگا۔

جاپان کا فوجی مشن۔ (لنڈن ۱۷ مئی) جاپانی فوجی مشن بسرکردگی جنرل ... بلقان جاتی ہوئی بڈاپسٹ پہنچی۔

جرمن میں ہوا بازکی ہلاکت:- (برلن ۱۶ مئی) دو فوجی ہوا باز جنکا نام ویگنانٹ اور ... ہے۔ آج پندرہ سو فیٹ کی بلندی سے گر کر تلف ہو گئے۔

(برلن ۱۷ مئی) ایک فوجی آلہ پرداز موٹر کے پھٹ جانے اور اس سے آگ لگ جانے کی وجہ سے ... میں گر پڑا ہوا ... جل گیا۔ اور اس کا سافر جو آلہ پرواز پر تھا۔ ہلاک ہوا۔

شاہی سیاحت:- (لنڈن ۱۶ مئی) ملک معظم وملکہ معظمہ الڈرشاٹ میں فوجی معائنہ میں مصروف ہیں۔ جس میں چھ روز صرف ہونگے۔

بار یابی (لنڈن ۱۶ مئی) مسٹر لائڈ جارج نے کل ملک معظم سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک رہی اس غیر معمولی طویل ملاقات پر گوناگوں رائیں ظاہر کی جاتی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ملاقات مذکور آئرلینڈ کے متعلق تھی۔

جاسوسہ کو سزا:- (برلن ۱۷ مئی) ایک آسٹرین کلرک لڑکی کو فرانسیسی محکمہ خبر رسانی کے لئے جنگی جہازات اور رسلوں کے نقشے حاصل کرنے کے جرم میں تیس ماہ مشقت تعزیری کی سزا ہوئی۔

ڈوما اور وزارت:- کئی گھنٹوں کی بحث کے بعد ڈوما ایک رزولیوشن ۱۸۷ ووٹوں سے ... ۹۵ راؤں کے پاس کیا جس میں وزیر داخلہ کی پالیسی کو مضر ظاہر کیا گیا ہے۔ جو قانون سازی سے باقاعدہ اعراض برتتی ہے۔ باشندوں میں ناراضی پھیلاتی اور گورنمنٹ کے خلاف میلانات کو ترقی دیتی اور روس کی طاقت کو کم کرتی۔ اور امپیریل اعلان کے عمل درآمد میں مانع ہوتی ہے۔

مکسیکو میں جنگ (نیویارک ۱۶ مئی) ویراکروز سے ... کو اس مضمون کا پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ شہر مکسیکو کے ... بارک کی سپاہ نے ۱۳ مئی کو بغاوت کی اور کئی افسروں کو نشانہ بندوق بنا کر مار ڈالا۔ لیکن افواج ومشین کی توپوں کے پہنچنے پر باغی سپاہی بھاگ گئے۔

(ویراکروز ۱۶ مئی) باغی ٹکسیال پر قابض ہو گئے انہوں نے ... والوں کو شکست دی جو پہاڑوں کو بھاگ گئے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

طلبائے مدرسہ طبیہ کی سٹرائیک:- (۱۸ مئی بذریعہ تار) ڈاکٹر ... کی وجہ سے مدرسہ طبیہ کے بیس طلبار نے سٹرائیک کر دی ہے۔ اور اپنے حقوق کے متعلق عرضداشت بھیجی ہے۔ آپ بذریعہ کمیشن وجوہ سٹرائیک کی تحقیقات کی درخواست کریں۔

ایم۔ اے میں بنگالی زبان:- ڈاکٹر دیوی پرساد سرب ادہکاری وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے کہا ہے کہ جلد ایم۔ اے کلاس میں بنگالی زبان داخل کی جائیگی۔

مسلم طلباء کا نفرنس:- جلد ... ضلع میمن سنگھ میں مسلمان طلباء کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ غریب مسلمان لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک امدادی فنڈ بھی کھولا جائیگا۔

کالوں سے نفرت:- لنڈن میں لیولنڈن یونیورسٹی کلب کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس میں ڈگری یافتہ اصحاب داخل ہو سکے۔ ایک شرط یہ بھی رکھی ہے۔ کہ کوئی کالی رنگت کا آدمی داخل نہ کیا جائے۔ ہمعصر سنجیون رقمطراز ہے۔ کہ پھر سرکار کو بھی یہ قاعدہ مقرر کرنا چاہیئے۔ کہ اس کلب کا ممبر ہندوستان میں ملازمت حاصل نہ کر سکے۔

ڈاکہ زنی:- موضع ... کماری پرگنہ ... (بنگال) پچھلے ہفتہ جادو اس نامی شخص کے مکان پر ڈاکہ مار کر مال ومتاع لوٹ لیگئے۔ علاوہ بریں ... باگاں ضلع سلہٹ میں ہے بھی ایک شخص کے مکان پر ۴۰، ۵۰ آدمیوں سے حملہ کر کے اُس کا مال واسباب لوٹ ...

پبلک سروس کمیشن:- حال انڈیا آفس لنڈن میں شاہی کمیشن کا اجلاس ہو رہا ہے۔ کہ مسٹر ڈرک نے شہادت دیتے ہوئے کہا جرمنی میں عرصہ سے محکمہ جنگلات کے متعلق تعلیم دیجاتی ہے ہندوستان میں جرمنی کا طریقہ جاری کرنا اب موزوں نہیں ہوگا۔

کانسٹیبل کو سزا:- سلچر واقع آسام کے بازاروں میں ایک سپاہی نے ایک عورت پر حملہ کیا تھا۔ جس کی پاداش میں کانسٹیبل پر عدالت سے ۲۰ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔

ریل میں چوری:- جبکہ مس بھگتی سدھا گھوش بی۔ اے ہیڈ معلم ... بالکا سکول میمن سنگھ بنارس سے معہ ایک شاگرد لڑکی کلکتہ آرہی تھی۔ تب دوسرے سٹیشن پر آنکھ کھلنے پر معلوم ہوا کہ کوئی بیگ اٹھا کر لے گیا ہے۔ جس میں زیورات اور سرکاری کاغذات بھی تھے۔

بنگال میں ڈاکہ زنی:- موضع گوسد پور نزد ... ضلع پٹنہ میں ... ڈاکو شرت چندر نامی ایک بنگالی ساہوکار کے گھر پر ڈاکہ مار کر سات ہزار روپیہ کا مال لے گئے

تلوار سے شادی:- بانکانیر (کاٹھیاواڑ) کے مرحوم کمار بال سنگھ کی صاحبزادی کماری بسنتا کی شادی گذشتہ ۴ مئی کو تلوار کے ساتھ ہوئی تھی۔ کیونکہ دولہا نے بذات خود حاضر ہونے کے بجائے اپنی تلوار روانہ کر دی تھی۔

بلوہ شاہ آباد کے مقدمہ کا فیصلہ:- بلوہ شاہ آباد کے مقدمہ میں ہردوئی کے جائینٹ مجسٹریٹ نے اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ چنانچہ ۴۹ مسلمان ملزمان میں سے ۱۷ کو مجرم پاکر عدالت نے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے عدالت کے نزدیک چونکہ کوئی ہندو مجرم قرار نہیں پا سکا۔ اس نے سب ہندو ملزمان بری کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستان میں ایمپائرڈے کی تقریب:- ۲۴ مئی کی تاریخ اتوار کے روز پڑتی ہے اور اس تاریخ سے ایک دن پہلے اور پیچھے کوئی پبلک تعطیل نہیں ہے۔ پبلک اور سرکاری عمارتوں پر یونین جیک تو لہرائے گا۔ لیکن جہانتک اس تقریب سے سکول کے بچوں کا تعلق ہے۔ تمام سکول ایک عام چھٹی ہونے کی وجہ سے بند ہوں گے ہاں کراچی ایک ایسا مقام ہے جو ایمپائرڈے اس کی صورت میں منائیگا گذشتہ سال تمام ایمپائر میں ۲۲۹۳۲ سکولوں اور ۹۰۰۰۰۰۰ طلبار نے اس تقریب میں حصہ لیا تھا۔ اور امسال تو پانچسو سکولوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہو چکا ہے۔

ضلع رہتک میں تعزیری پولیس کی تقرری:- ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب نے موضع ... تھانہ ... ضلع رہتک کے باشندگان پر دو سال کے لئے تعزیری پولیس کی تقرری کا حکم صادر فرمایا ہے جس پر ۱۵۶۱ روپیہ ۳ آنے ۳ پائی کا سالانہ خرچ پڑیگا۔ اور پولیس ہذا میں دو ہیڈ کنسٹیبل اور آٹھ کنسٹیبل شامل ہوں گے۔

کلکتہ یونیورسٹی سے چند کالج ملحق کئے گئے:- کلکتہ یونیورسٹی سے دو کالجوں کا الحاق حسب ذیل مضامین کے متعلق منظور کیا گیا ہے الیونت کالج کٹک کیمسٹری اور فزکس بی۔ اے کے لئے۔ ڈھاکہ کالج فلاسفی بی۔ اے کے لئے۔

بقیہ تحریر حضرت مولوی محمد احسن صاحب

صفحہ ایک سے آگے

جس وقت سے کہ صیغہ بیت المال کا مقرر ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ نے حضرت ممدوح کے اہل وعیال کے لئے کوئی رقم کافی مقرر نہیں فرمائی بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح نے بموجب سنت حضرت صدیق اکبر کے جو دین پسندیدہ الہی خود اپنے اور اپنے اہل وعیال کے مصارف بیت المال سے مقرر نہیں فرمائے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ بصیغہ ضروری کہ اس بارہ میں بہت جلد کارروائی فرمائی جاوے۔ ہاں ایک امر اور باقی رہا کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایک ایسے طبیب حاذق ہیں۔ جو پنجاب میں بلکہ ہندوستان میں بھی انکا مثل معلوم نہیں ہوتا اور اس حرفہ کے ادا کرنے میں کوئی ہرج بحضرت خلیفۃ المسلمین میں نہیں معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر جو تجارت کپڑے کی کیا کرتے تھے اور اس کے شغل میں کار خلافت میں ہرج واقعہ ہوتا کہ اندیشہ تھا جو ترک کیا گیا لہذا اگر کوئی صاحب بوجہ اس طبابت کے کچھ نذر گذرانیں تو وہ مال حضرت مولانا کا بالخصوص ہے۔ (خاکسار محمد احسن نزیل قادیان ۲۳ اگست ۱۹۰۸ء)

مدینۃ المسیح

جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کسی ضروری کام کیلئے راولپنڈی تشریف لیگئے ...

دربار خلافت سے انعامات اور اعزازات کی تقسیم

(۱) اخبار الحکم کو ان خدمات کے صلہ میں جو گذشتہ چھ سال میں بمقابلہ خلافت کے لئے کی گئیں مبلغ صمار روپیہ کا بیش قیمت انعام عطا کیا گیا ہے ہم بھی الحکم کو ہم اس کامیابی کے لئے مبارک دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اگر آئندہ وہ خارمان دین پر اور بھی زیادہ تیزی سے افترا پردازی کریگا۔ تو وہ اور بھی زیادہ مستحق داد ہوگا۔

(۲) ناز ونعمت میں پرورش یافتہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے اس پیرانہ سالی کے پشاور سے لیکر راس کماری تک کے سفر بھی بے سود نہیں گئے۔ ایک تو انہوں نے دار الضعفا جس کا کہ مستقل کرایہ انکو ملتا ہے۔ اور غربا کی رہائش کے لئے مکان بن جانے سے جو ثواب ملیگا وہ علیحدہ دوسرے دربار خلافت نے آپ کے دوسرے صاحبزادہ محمد اسحق صاحب کو بھی صدر انجمن کا ممبر کیا جانیکا حکم دیا ہے۔ میر محمد اسحق صاحب میں جو قابلیتیں ہیں اور جو خدمات انہوں نے کی ہیں۔ انکو ہر کس وناکس جانتا ہے۔ یہ صرف حضرت قبلہ نانا صاحب کی ہی خدمات کا بدلہ ہے جو دیا جا رہا ہے۔

(۳) مولوی سرور شاہ صاحب نے جو خون جگر گذشتہ دو ماہ میں گدی کے قیام میں کھایا ہے۔ وہ کچھ کم قابل داد نہ تھا۔ اس لئے حضرت خلافت مآب نے یہ بھی حکم نافذ فرما دیا ہے کہ انجمن انکو بھی خواہ خلاف قاعدہ ہی ہو ضرور اپنا ممبر مقرر کرے۔ یہ ہیں شخصی حکومت کی برکات۔

(۴) سنا گیا ہے۔ اگرچہ تصدیق نہیں ہوئی کہ بالکل نئی زبان والے میر قاسم علی صاحب بھی خالی نہیں رہے۔ بیت المال سے حضرت خلیفہ صاحب نے انہیں بھی مبلغ تین سو روپیہ کا گراں بہا عطیہ دیا جانے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ بیت المال کا روپیہ انہیں اخراجات کے لئے تو ہوتا ہے۔ کہ دشمنان گدی کو کوسا جاوے۔

(۵) ہمیں افسوس ہے۔ کہ حافظ روشن علی صاحب باوجودیکہ انکو بھی ممبر صدر انجمن تجویز کیا گیا تھا۔ اس سے محروم کئے گئے۔ شاید ان کے ایمان دربارہ خلافت میں کچھ کمزوری ہوگی۔ لیکن ہمیں ایسی مایوسی نہیں ہوئی۔ عنقریب کوئی انعام کی صورت نکلنے کی امید ہے۔

ایک قابل تقلید نمونہ

محترمہ اہلیہ شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر ... نے چالیس روپے کے قریب خواجہ صاحب کے مشن کی امداد کے لئے فراہم کر کے ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ خیرا۔ مسلمان مستورات کے لئے یہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ دوسری اقوام کی عورتوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں مذہب کی خاطر وقف کر رکھی ہیں۔ اور ہر طرح کی قربانی کر کے محض اپنے مذہب کی خاطر دور دراز تک پہنچتی ہیں۔ اسلامی خواتین کے بھی بڑے بڑے کارنامے ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ مگر افسوس کہ آج قوم میں جمود نے ایسا اقتدار حاصل کیا ہے کہ کیا مرد اور کیا خواتین سب اپنے اس فرض سے جس پر انکی قومی زندگی اور قومی بہبودی کا مدار ہے۔ غافل ہیں۔ ہماری پاک ... مردوں اور عورتوں کو المتصدقین کے ساتھ المتصدقات ملا کر ایک اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاتی ہے اس وقت جبکہ اشاعت اسلام کا اہم کام انگریزی میں شروع کیا گیا ہے اور قرآن کریم کے ترجمہ کیلئے بھی ایک کثیر رقم درکار ہے ہم امید کرتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ مسلمان خواتین بھی اپنے پیارے مذہب کی اشاعت کیلئے سچا جوش دکھائینگی اور اس پاک پیغام کو ... ممالک کی ... تک پہنچانے کی کوشش کرینگی

نئی کتب نئی کتب نئی کتب

اڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح کی آئے **سیرۃ المستورات** ایک خوبصورت کتاب ہے۔ جس میں شرسٹے پرکاش دیوجی نے کئی ایک لائق خوش سلیقہ نیک اطوار اور پاک عورتوں کے حالات جمع کئے ہیں۔ اور اخلاق اور امور خانگی کے متعلق ... بہا اور عمدہ نصائح درج کی ہیں۔ کتاب بحیثیت مجموعی عمدہ ہے اور عورتوں کے لئے بہت مفید ہے قیمت ... ۱۲ آنہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی رائے سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شردھا پرکاش دیوجی نے نگر اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور خلق کی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدیں۔ قیمت صرف ۵ روپیہ

دیگر کتب اخلاقی کہانیاں بچوں کیلئے ... ۸ ... مادیت ... کی تردید ... تناسخ کی تردید ۲ تحفۃ الموحدین ۳ مصباح نورانی ... ملنے کا پتہ ... ٹلو اتار کلی ...

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور یکشنبہ مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۴ مئی ۱۹۱۴ عیسوی | نمبر ۳۳

توحید و تثلیث کی طبع آزمائی

مسلمانوں اور عیسائیوں کے متقابلہ اوصاف

معاصر المنیر نے ۱۱ مئی کی اشاعت میں ایک نہایت پُردرد مضمون بعنوان "توحید تثلیث کی طبع آزمائی" شائع کیا ہے اس مضمون کے آخری حصہ میں ایک مسیحی مناد کے چند ایک فقرے نہایت دل ہلا دینے والے ہیں۔ جن میں کسی صاحب پادری ہارنزل نے ہندوستان میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا اعتراف کرکے۔ جہالت اور توہمات۔ کم سنی کی شادی اور بد اخلاقی کو مسلمانوں کے اوصاف خاصہ بیان کیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ بعض مسیحی واعظین کیوں اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے۔ اور دیگر مذاہب کی خوبصورتی کو مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے گویا اس کبڑی کی مثال کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ جس نے کہا تھا کہ میں نہیں چاہتی۔ کہ میری پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ بلکہ میں چاہتی ہوں کہ تمام عورتیں میری طرح کبڑی ہو جائیں۔ جہالت اور توہمات کا رواج کس نے دیا یہ ایک مانی ہوئی بات ہے۔ کہ اسلام جس وقت دنیا میں آیا دنیا سخت جہالت اور تاریکی و توہمات میں گھری ہوئی تھی۔ اور تہذیب کا کہیں نام و نشان بھی نہ تھا۔ لیکن اس پاک مذہب کے ظہور کے ساتھ تمام تاریکیاں روشنی اور نور سے بدل گئیں۔ اور ہر طرف تہذیب و شائستگی کا دور دورہ ہو گیا۔ اور سب نے اسلامی نور سے منور ہو کر سچی اور حقیقی روحانیت کو حاصل کر لیا۔ پھر دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آج بھی ایشیا کا مقابلہ یورپ کے ساتھ کیا جائے۔ تو ہمیں ان دونوں براعظموں کی تہذیب و شائستگی میں دن اور رات کا فرق نظر آتا ہے۔ نام کو تو یورپ تہذیب کا گھر ہے لیکن اخلاقی کمزوریوں نے اسے اتنا گھیر رکھا ہے۔ کہ عوام کو چھوڑ بعض خاص مذہبی پیشوا سے بھی ایسی قابل شرم حرکات ظاہر ہوتی ہیں کہ دنیا حیران ہی رہ جاوے۔ چنانچہ ان کے اپنے ہی بھائیوں کی تصنیف کردہ کتب Bishops اور Crimes of Bishops The Church of Rome سے ان حالات کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔

کم سنی کی شادی کا الزام جو مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے یہ رسم اہل ہنود کی ہے۔ اسلام نے کہیں بھی کم سنی کی شادی فرض قرار نہیں دی۔ لیکن اس نے اس بات کو بھی جائز قرار نہیں دیا۔ کہ ایک شخص بالغ ہو جانے پر بھی کسی خاص عمر کا ہی انتظار کرتا رہے اور اس سے پہلے شادی کرنا گناہ عظیم قرار دیا جائے۔ مسلمانوں میں شادی کے لئے صرف بالغ ہونا شرط ہے۔ اور یہ اس امر پر موقوف نہیں کہ انسان کسی خاص عمر کو پہنچے۔ تو بالغ ہوتا ہے۔ بلکہ ہر ایک ملک کی گرم اور سرد آب و ہوا خود بتلا دیتی ہے۔ کہ کہاں کس عمر میں انسان بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اس لئے اس کے لئے کب شادی کرنی جائز ٹھہر جاتی ہے ہندوستان چونکہ ایک گرم ملک ہے۔ اس لئے یہاں یورپ کے مقابل چھوٹی عمر میں شادی کرنا کوئی حرج اور نقصان کی بات نہیں۔ باقی رہی بد اخلاقی سو یہ خود حالات زمانہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ آج بد اخلاق کون ہے مسیحی منادوں کا اسلام پر بیجا اور جھوٹی تہمتیں اور الزام لگانا رات دن کا شیوہ ہو رہا ہے۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے پس عام اسلامی ممالک اور عیسائی ممالک کا جو مقابلہ کرنے والے ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ قصور کس میں ہے۔

اسلام تو راستی اور سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس بات سے سخت منع فرماتا اور اسے بد اخلاقی قرار دیتا ہے۔ کہ اپنے مقاصد اور فواید کے حصول کے لئے کسی دوسرے مذہب کی عمدگیوں اور خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یا انہیں برا لباس پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

لیکن اگر ہم بالفرض یہ مان بھی لیں۔ کہ اسلام میں نعوذ باللہ وہی برائیاں اور خرابیاں موجود ہیں۔ جو آج پادری لوگ بیان کرتے ہیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ پھر ہندوستان میں اس کی روز افزوں ترقی کے کیا معنے؟ کیا کوئی جھوٹا اور گندا مذہب دنیا میں بغیر کسی نہ کسی وجہ کے بڑھ سکتا ہے۔ دو وجہیں ہوتی ہیں۔ کسی مذہب کے عروج کی یا تو لوگ اس کی روحانیت سے متاثر ہو کر اس کے حلقہ بگوش بن جاتے ہیں۔ اور یا کسی دنیوی فائدہ اور لالچ کے لئے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ اب یہ صاف ظاہر بات ہے۔ کہ پادریوں کے قول کے بموجب روحانیت کا تو اسلام میں نام و نشان تک نہیں۔ بلکہ اسے ایک بہت ہی نعوذ باللہ گندا مذہب خیال کیا جاتا ہے۔ باقی رہا دنیوی لالچ سو یہ ایک معروف بات ہے۔ کہ آج دنیا میں مسلمان روپیہ پیسہ میں سب سے زیادہ غریب ہیں۔ اور خوبصورتی بھی مغربی اقوام جیسی نہیں رکھتے پھر معلوم نہیں کہ وہ کونسی تیسری وجہ ہے۔ جس سے بشپ ہارنزل کے قول کے مطابق "ہندوستان میں اسلام عیسائیت کے مقابل ترقی کناں ہے" کیا کوئی مسیحی نام نہاد اس ہم مذہب بھائی کے اس تضاد خیالات کا تطابق کر سکتا ہے۔ کہ ایک جھوٹا اور گندا مذہب ایک سچے اور پاک مذہب کے مقابل میں بہت ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے برخلاف وہ سچا مذہب دن بدن رو بتنزل ہے امید ہے۔ کہ پادری صاحبان اپنے ایک بھائی کے اس اختلال دماغ کا پورا علاج کریں گے ذیل میں المنیر کے محولہ بالا مضمون کا ایک حصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ شاید کسی کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔

مسلمانو! تم نے ایمان کے مقابلہ میں جان کی کبھی پروا نہیں کی اسلام نے ہم کو ایمان کا کامل نمونہ بنا کر دنیا میں بھیجا ہے کیا تم نہیں جانتے۔ کہ ایمان کی سلامتی کا کس قدر جرمانہ جان و مال کی شکل میں ہم نے بطیب خاطر ادا کر دیا لیکن جذبۂ ایمان کو ٹھیس لگنے دی کیا؟ خیال نہیں کرتے۔ کہ ہمارے رسول کریم صلعم جان و ایمان کے مقابلہ میں کس قدر نیکوکاری و پارسائی کے موید رہے۔ مخالفین اسلام کی معاندانہ کارروائیاں اوج کمال پر تھیں۔ دنیاوی سرپرستوں میں صرف ایک عم بزرگوار کا دم دلاسا باقی تھا۔ لیکن زمانہ کی ہوا کا رخ دیکھ کر انہوں نے بھی اپنے سعید برادر زادہ کو سمجھایا۔ کہ دین کے مقابلہ میں دنیا رکھنی مشکل ہے۔ لیکن خدا کے صادق! میں نے باادب کہا کہ مجھے ایمان کے مقابلہ میں جان کی چنداں پروا نہیں۔ حقیقت میں اسلام کا بقا اور موجودہ نشوونما بہت کچھ اسی مقدس جذبہ کا رہین منت ہے کہ ہم نے دین پر دنیا کبھی مقدم نہیں کی دین ہماری جان دین ہمارا ایمان دین کے بغیر کیسے انسان اور کیسے مسلمان ہر مسلمان کی یہ آرزو ہے کہ دنیا میں وہ خواہ فلاکش ہو یا عیاش امیر ہو یا غریب۔ تہی دست ہو یا حقیر اور تنگ نشین ہو خواہ بوریا نشین۔ جذبۂ دین برقرار رہے مسلمانوں کو ایک شے سب دنیا سے عزیز ہے اور وہ ایمان کی سلامتی ہے ان حالات کی روشنی میں جب ہم اپنی دینی سہل انگاریوں پر نظر کرتے ہیں تو لامحالہ قلق ہوتا ہے آج ہمیں ٹرکی کی فکر کیوں ہے؟ اسلئے کہ اگر خدانخواستہ ٹرکی کا کام ہو گیا۔ تو ہماری سیاسی عظمت محو خواب ہو جائیگی یہ سچ ہے کہ دنیا میں مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو سیف و سکہ کی زندہ تصویر ہے اور ہر مسلمان کا یہ اعتقاد ہے کہ ذلیل حیات سے نیست و نابود ہو جانا بہتر ہے [illegible]

ہم دنیا کیلئے اس قدر تگ و دو کرتے ہیں تو دین کے لئے کیا ہم کو کچھ احساس ہے یا کہ نہیں آج ایک اور جنگ درپیش ہے جانتے ہو کہاں یہ لڑائی نہ تو طرابلس کے خونی صحرا میں ہے اور نہ ہی بلقان کے مختلف پہاڑوں میں بلکہ یہ مناظرہ توحید و تثلیث کے رزمگاہ میں ہو رہا ہے۔ اور عیسائی دنیا اس بات پر متفق اللفظ ہو چکی ہے کہ دنیا سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وجود نابود کر دیا جائے۔

. . . . توحید و تثلیث کی لڑائی ہے ہم دنیا کی خاطر بے قرار و مضطرب ہو گئے۔ ہمارے درد و کرب نے عرش معلی کے کنگرے ہلا دیئے۔ فقیروں کی دوا سے چلنے پھرنے والے بیکسوں کی امداد سے ہی دست و قت سے محفوظ رہے ہمارے ایثار و اتفاق نے غیروں کو بھی وقف حیرت بنا دیا ہم نے ترکوں کو ۵۰ لاکھ کے قریب روپیہ بھیجا۔ یہ سب کچھ ہوا اور بہتر ہوا۔ لیکن ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آج جبکہ ہمارا دین خطرے میں ہے اور متعصب عیسائی مبلغین مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی درپے ہیں تو کس قدر اللہ کے بندے اسلام کی حمایت کرتے ہیں اسلام آج ہماری امداد کا طالب ہے کیا ہم ایسے سائل کو خشک جواب دیدیں جبکہ بہ حقیقت نفس الامری ہے کہ اسلام جو کچھ چاہتا ہے وہ اپنے لئے نہیں بلکہ خود ہمارے لئے چاہتا ہے افریقہ امریکہ اور دیگر بلاد مغرب میں آج بھی اصحاب صلیب آپکو تیار کر رہے ہیں صرف اسلام کے مقابلے اور ہمارے مٹانے کیلئے۔ اب صلیب کی چڑھائی دینی پہلو رکھتی ہے اور توحید و تثلیث کی لڑائی توپ و تفنگ نہیں بلکہ تعلیم و تبلیغ کے اوزاروں سے ہو گی مسلمانو! تم نے دین کی خاطر اپنی جانیں لڑا دیں گھر بار کا تو ذکر ہی کیا ہے آج تو اسلام صرف مال و دماغ کی قربانی چاہتا ہے کیا تم یہ مطالبہ پورا نہیں کرو گے اب ہم ایک نازک وقت میں سے گذر رہے ہیں یہ وقت گھروں میں آرام سے بیٹھنے کا نہیں ہے دشمن اب پوری طاقت سے برد آزمائی پر تلے ہوئے ہیں اسلام کی روحانی کشش جوں جوں سعید روحوں کو دین الفطرۃ کا حلقہ بگوش بنا رہی ہے اسی نسبت سے ہمارے مخالفین جنکو اسلام کے ساتھ خدا واسطے کی دشمنی ہے نعل در آتش ہو رہے ہیں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو عیسائیوں کو مرعوب و کابوس زدہ بنا رہا ہے اب جائز حیلوں سے قطع نظر دروغبانی سے بھی کام نکلنے لگا ہے چنانچہ ہمارے خدا برتر و اعلیٰ کے حق میں ایک عیسائی مشنری نے جو کچھ بکواس کی ہے وہ ہم پہلے ہدیۂ ناظرین کر چکے ہیں۔ ایسے ہی ایک اور مسیحی مناد بشپ ہارنزل نامی اسلام کی توسیع اشاعت پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہندوستان میں اسلام عیسائیت کے مقابلہ میں ترقی کناں ہے۔ اس وقت آٹھ کروڑ پکے کلمہ گو موجود ہیں۔ جہالت اور توہمات کم سنی کی شادی اور بد اخلاقی مسلمانوں کے خاص اوصاف ہیں۔ جہاں جہاں اسلام جاتا ہے یہ عیوب و نقائص بھی ساتھ جاتے ہیں۔" اسلام نے جہالت کا ستیاناس کیا عرب جیسی قدامت پرست قوم کو مہذب بنایا توہمات کے وجود کو نابود کیا صغر سنی کی شادی کو قطعاً بند کر دیا اور بد اخلاقی کا تو بود دکھیر کر رکھ دیا لیکن بشپ ہارنزل ان بین واقعات کی صداقت کو بطالت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ جو ممکن نہیں۔ بہرحال زمانہ کے آثار بتا رہے ہیں کہ اب عیسائی دنیا ہمارے مذہب پر ہاتھ صاف کرنا چاہتی ہے اس مقصد کے حصول میں معلوم نہیں۔ کس قدر ابلہ فریبیوں سے کام لیا جائے گا اب جبکہ یہ بات روشن ہو گئی۔ کہ ہمارا دین خطرہ میں ہے اور مخالفین اسلام اسلام کو نعوذ باللہ صفحہ ہستی سے محو کر دینا چاہتے ہیں۔ تو از برائے خدا مسلمانوں کو بھی ہوش کی دوا لینی چاہئے۔ اور ہمارے خاطر نہ سہی اپنے اسلام کی خاطر ہی تھوڑے عرصہ کیلئے اندرونی نفاق و نزاع کو خیرباد کہہ دینا چاہئے جو مستعد احباب تبلیغ اسلام کی غرض سے بلاد مغرب میں موجود ہیں۔ ان کی ہر ممکن امداد کرنی چاہئے۔ یاد رکھو۔ خدائی امتحان کا دن قریب ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۲

آریہ سماج کی تبلیغی کوشش امریکہ میں

امریکہ کی سرزمین کچھ ایسی خوشگوار اور عمدہ معلوم ہوتی ہے کہ آج کل مختلف مذاہب یہیں اپنا اپنا بیج ڈالنے کی کوشش کرتے اور پھر سب کے سب یہیں سے عمدہ پیداوار کی اُمید بھی رکھتے ہیں - ان سب میں آریہ سماج کا قدم سب سے آگے ہے - ایک مدت ہوئی کہ آریہ سماج کے ایک جوشیلے ممبر سوامی وویکانند نجہانی نے امریکہ میں مذہبی لیکچروں اور تبلیغ کا کام شروع کیا - اور انہیں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی - اس کے بعد سوامی رام تیرتھ صاحب نے بھی جو بہادست تھے - اپنے مذہب کی اشاعت میں ہر تن کوشش کی اب پھر معلوم ہوا ہے - کلارک اور آریہ سماجی ڈاکٹر کیشا دیوا شاستری پریزیڈنٹ آریہ سماج بنارس اس مقدس کام کے لئے امریکہ جانے والے ہیں اور اسلئے سیٹھ مدن موہن صاحب ایم اے ایل ایل بی سکرٹری آریہ پرتی ندہی سبھا بلند شہر نے ایک مطبوعہ سرکلر کے ذریعہ سے - یہ اعلان کیا ہے - کہ آریہ پرتی ندہی سبھا نے ڈاکٹر مذکور کو سوامی دیانند کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کے انگریزی ترجمہ کی پانچ ہزار کا پیاں بغرض تقسیم دینا منظور کیا ہے اسلئے اس کے طبع کے واسطے انہوں نے آریہ قوم سے چھ ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے - جن میں سے ایک ہزار وصول بھی ہو چکا ہے - آریہ صاحبان کی یہ ہمت جرأت اور ایثار قابل داد ہے اور مسلمانوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے - ویدک دھرم صرف ایک خاص وقت اور خاص قوم کے لئے مخصوص تھا اور آج بھی وید کی شرتیاں کسی غیر مذہب والے کو سنانا ویدک تعلیم کے لحاظ سے صریحاً گناہ میں داخل ہے - لیکن باوجود ان سب باتوں کے پنڈتوں اور دیگر آریہ صاحبان نے اسکی تبلیغ اور اشاعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا - اگرچہ آج تک جو کچھ ہوا ہے - اور تذکرہ بالا تجویز میں بھی جو کچھ کرنیکا ارادہ ظاہر کیا گیا ہے اس میں ویدوں کا پرچار ضروری قرار نہیں دیا گیا - بلکہ صرف ستیارتھ پرکاش یا اسی طرح کی اور کتابوں کی اشاعت جو موجودہ زمانہ کے بعض پنڈتوں کے دماغ کی اختراع ہیں ضروری خیال کی گئی ہے کیونکہ جس کتاب کو خود اس کے پیرو ہی پڑھ اور سمجھ نہ سکیں - وہ دوسروں کو کیا راہ ہدایت دکھائے گی - مگر تاہم دیکھنا چاہئے - کہ کیا مسلمانوں میں بھی باوجود قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہونے کے یہ جوش اور سرگرمی ہے اور کیا ہم بھی اپنے پاک مذہب کی اشاعت کے لئے جس نے صاف طور پر کل جہان کے لئے رحمت ہونے کا دعویٰ کر کے ہمیں تبلیغ کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے کسی قسم کی کوشش کرتے ہیں - اگرچہ ہم میں بھی بعض ایسے جوشیلے اور سرگرم جوان موجود ہیں - جنہوں نے عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کر کے اس عظیم الشان فرض کی ادائیگی کے لئے بہت جدوجہد کی ہے - لیکن وہ تھوڑے ہونے کے باعث النادر کالمعدوم کا حکم رکھتے ہیں - اور جب تک ہم میں سے ہر ایک انسان ان کو پوری امداد دینے کا ذمہ نہ اٹھائے وہ کچھ بھی کر نہیں سکتے - امریکہ کی خوشگوار زمین کے ساتھ اہل اسلام کی بھی بہت سی اُمیدیں وابستہ ہیں اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی تازہ چٹھیوں میں اس امید کا بر آنا کافی مالی امداد پر منحصر قرار دیا ہے - پس تمام اہل اسلام کو اس طرف پورے طور پر متوجہ ہونا چاہئے - ہمارے تمام آئے دن کے جھگڑے اور لڑائیاں جو طرابلس یا بلقان میں غیر اقوام سے پیش آتی ہیں - یک دم ختم ہو جائینگی اگر اشاعت اور ترویج اسلام کے لئے پوری کوشش کر کے غیروں کو حلقہ بگوش اسلام کر لیا جائے - دیکھو اس وقت دنیا پیاسی ہو رہی ہے پس ضروری ہے کہ ان کے لئے ٹھنڈا اور میٹھا پانی مہیا کیا جائے ورنہ خراب اور بدبودار پانی سے وہ ہمیشہ کے لئے مردہ ہو جائینگی آریہ سماج اگر وید کی جگہ ستیارتھ پرکاش کی اشاعت ضروری قرار دیتی ہے تو تمہاری پاک کتاب تو ایسی گونگی نہیں - کہ تمہیں اس کی جگہ کوئی اور کتاب تجویز کرنی پڑے - اُٹھو اور اس کی اشاعت میں جان و مال سے امداد کرو - وہ جو نوجوان ہیں اپنی جانیں وقف کریں - وہ جو مالدار ہیں اپنے مال قربان کریں اور دین اسلام کی آبیاری کریں قرآن کے انگریزی ترجمہ کی مانگ اس وقت یورپ اور امریکہ میں بہت بڑھ رہی ہے اور الحمدللہ کہ اس کے بہم پہنچانے کا سامان بھی اب قریبًا پورا ہو چکا ہے - پس ضرورت ہے کہ تمام اہل اسلام اس کی طبع اور مفت اشاعت میں دل کھول کر امداد فرما دیں - اور اس فرض سے بہت جلد سبکدوش ہو جاویں -

بوض ہے کہ ان کے نزدیک نہ صرف اس مسئلہ پر کاربند ہونے والا ہمیشہ گناہگار اور بے ایمان ٹھہرتا ہے - بلکہ اس کی اولاد بھی اسی گناہ سے ملوث ہو کر ویسی ہی قابل دار ٹھہرتی ہے اور اس لئے ان سب سے ملنا یا انہیں اپنے ملک میں آنے کی اجازت دینا بھی ویسا ہی گناہ میں داخل ہے - جس کے تدارک کے لئے اُنہوں نے یہ قانون پاس کرنے شروع کر دیئے ہیں - کہ کوئی ایک سے زیادہ بیویاں کرنے والا شخص اور اسکی اولاد بھی مسیحی ممالک خصوصًا نوآبادیوں میں داخل نہ ہوں اس قسم کا قانون حال میں جنوبی افریقہ کی تحقیقاتی کمیشن نے بھی پاس کرنے کی سفارش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مذہبی اصول کے مطابق جو شادیاں - ان کی اولاد باپ کے توطن اختیار کردہ ملک (جنوبی افریقہ) میں داخل ہونے کی مجاز نہیں ،، آل انڈیا مسلم لیگ نے اس پر صیغہ جات خارجہ و نوآبادیات کو پورے زور سے توجہ دلائی ہے کہ اس سفارش پر عمل کرنے سے مسلمانوں کی سخت حق تلفی کا اندیشہ ہے اس میں کوئی شک نہیں - کہ یہ قانون اپنی نوعیت میں بہت سخت ہوگا - اور اگرچہ اس سے دراصل تعداد ازدواج کی بیخکنی مراد ہے لیکن ،، مذہبی اصول ،، کا لفظ تو ایسا وسیع ہے کہ اس میں ہندو مسلمان سب کی شادیاں ہی یونین گورنمنٹ کے نزدیک ناجائز ٹھہر جاتی ہیں - اور اس سے لازم آتا ہے کہ یونین گورنمنٹ کے نزدیک ہندوستان میں وہی شادی جائز ہے - جو بغیر مذہبی اصول پر کاربند ہونے کے یونہی کر لی جائے - سبحان اللہ ! یہ ہے تہذیب اور شائستگی ہماتی تعداد ازدواج کے متعلق یہ ایک غور کن سوال پیدا ہوتا ہے کہ بائبل میں جن انبیاء خصوصًا حضرت ابراہیم اور داؤد علیہم السلام کی ایک سے زیادہ بیویوں کا ذکر کیا گیا ہے - اُن کی نسبت مسیحی دنیا کیا فتویٰ دے گی بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ عہد نامہ جدید یعنے انجیل کے پہلے صفحہ کی پہلی آیت میں یہ لکھا ہوا موجود ہے

The Book of generation of Jesus Christ the son of David the son of Abraham.

یعنی یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم کا نسب نامہ

عیسائیت کو سوا تین کروڑ روپیہ کی امداد

عیسائیوں نے اپنے مذہب کو آج تک جیسی کچھ مالی امداد دی ہے اس سے کوئی شخص ناواقف نہیں - کروڑہا روپیہ آئے دن پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے اور حتی الوسع اس کی اشاعت اور ترویج میں پوری کوشش کی جاتی ہے اس تمام جدوجہد میں امریکہ نے ہمیشہ سب سے بڑھکر حصہ لیا ہے اور کروڑہا روپیہ خرچ کر کے مسیحیت کو دنیا میں رائج کیا ہے آج کل پھر صوبجات متحدہ کی طرف سے سوا تین کروڑ روپیہ کی بیش بہا امداد کا اعلان کیا گیا ہے - لیکن اس پر بھی پادری بہت چلا رہے ہیں کہ یہ بہت تھوڑی رقم ہے - کاش مسلمان اس طرف غور کریں اور دیکھیں کہ انہیں نیست و نابود کرنے کے لئے آج دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے انہیں اور نہیں تو کم از کم اپنے بچوں کا تو خیال کرنا چاہئے - اور ہمیں یقین ہے کہ انہیں اس کے لئے کسی بہت بڑے ایثار اور قربانی کی ضرورت نہ ہو گی - نہ ہی انہیں کروڑہا روپیہ کی رقوم فراہم کرنے کی چنداں ضرورت ہے - صرف ان کی تھوڑی سی توجہ درکار ہے - تھوڑا تھوڑا کر کے بہت سا روپیہ جمع ہو جاوے گا - مسلمان اگر اس طرف تھوڑی سی بھی توجہ مبذول کریں - تو وہ اپنی سحر فریب آنکھوں سے مسیحی قلعہ کی دیواروں کو پاش پاش کر دیں گے اصل میں ہاتھی کو اپنی طاقت کا موازنہ نہیں ہوا کرتا ہے - ایسا ہی مسلمان ابھی یہی خیال کرتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں اور کچھ کر نہیں سکتے - حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ایک روپیہ فریق مخالف کے سو روپیہ کے برابر ہے مگر اس کے لئے تقویٰ و پرہیزگاری اور دیانتداری و ایمانداری شرط ہے -

جہان اسلام

مولانا ابوسعید صاحب عربی ایک جہاندیدہ بزرگ ہیں - آپ ہندوستان میں بہت مدت تک رہ چکے ہیں - اور اس لئے یہاں کے حالات سے خوب واقف ہیں - پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان میں آپ نے متعدد مضامین ہندوستانی اخباروں میں بھیجکر اپنی جولانئے قلم کا سکہ پورے طور پر بٹھا یا احباب کئی روز سے یہ سنتے میں آ رہا تھا - کہ آپ ایک اخبار جاری کرنے والے ہیں - جو اپنی نوعیت میں بالکل نرالا پرچہ ہوگا - چنانچہ اس وقت ہمارے سامنے مذکورہ عنوان نام پرچہ کے تین نمبر پڑے ہیں - جو ۲۰×۲۶ کے خوبصورت چکنے کاغذ پر عربی ترکی اور اردو تین زبانوں میں نہایت عمدہ چھاپا گیا ہے - ہر رسالہ کے ٹائیٹل پر عمدہ اور خوبصورت فوٹو دیئے گئے ہیں اور مضامین میں ممالک اسلامی [illegible]

بلکہ سلطنت عثمانیہ اور ہندوستان کے اتحاد و ارتباط کے استحکام و ترقی کی کوشش کی گئی ہے - اپنی ان چند ایک خصوصیات کے لحاظ سے بیشک یہ پرچہ مسلمانوں کی امداد و اعانت کا مستحق ہے رسالہ کے عربی مضامین کی نسبت تو صرف یہ کہدینا کافی ہے - کہ اس کا ایڈیٹر عربی نژاد ہے اور اس لئے ایک اہل زبان سے جس قسم کی عبارت کی توقع ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے - ترکی زبان بھی گویا نیم مادری ہی سمجھنی چاہیئے - کیونکہ مولانا ابوسعید نے اپنی زندگی کا زیادہ حصہ ترکی ممالک میں بسر کیا ہے - باقی رہا اردو اس کے متعلق بھی ہم خوشی سے ظاہر کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے مولانا کو کافی دسترس اردو زبان میں بھی ہے - اور رسالہ کے اردو مضامین ہمارے یہاں کے اعلےٰ اسلامی جرائد سے کسی صورت میں کم پایہ نہیں ہیں - پس جن شائقین کو ممالک اسلامیہ خصوصًا ترکی کے صحیح حالات سے واقفیت حاصل کرنی ہو - وہ مولانا ابوسعید عربی کے نام صندوق پوستہ ۱۲۷ استنبول کے پتہ پر مبلغ آٹھ روپیہ پیشگی سالانہ قیمت بھیجکر ہر ہفتہ بیش قیمت معلومات حاصل کر سکتے ہیں +

باب المشیخت کا ایک نہایت ضروری اعلان

معصر جہان اسلام کے ایک پرچہ میں ہمیں یہ دیکھکر نہایت خوشی ہوئی ہے - کہ ترکی کے باب المشیخت نے حال ہی میں ایک نہایت ضروری حکم نامہ بدیں مضمون صادر فرمایا ہے کہ آئندہ کوئی ایسا شخص مساجد میں ممبروں پر چڑھ کر وعظ نہ کیا کرے - جس کے پاس سند وعظ نہ ہو مگر کوئی ایسا کرے تو موذنوں کا فرض ہوگا - کہ وہ واعظ کو روک دیں - واعظین کو سندیں ہمیشہ ان کی علمیت کی وسعت اور طلاقت و شیریں بیانی کا امتحان کر کے دی جایا کریں گی اس حکمنامہ کے صدور کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اکثر جاہل واعظ بجائے نفع پہنچانے کے نقصان کا باعث ہوتے ہیں - اور آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر دیتے ہیں ،، درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر حکمنامہ باب المشیخت نے صادر فرمایا ہے اور ہم جہان اسلام کے اس ضروری ریمارک کی بزور تائید کرتے ہیں - کہ یہ حکم اس قابل ہے کہ تمام اسلامی دنیا میں اس پر عمل کیا جاوے - یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے نااہل ممبروں پر چڑھ کر لوگوں کو اناپ شناپ رطب و یابس روایات سنا کر سوزی کماتے ہیں - حالانکہ ان سبب سے دین میں رخنہ پڑ جاتے ہیں لیکن کے ساتھ ہی اگر واعظین کو سند دیتے وقت اتقا و پرہیزگاری بھی شرط قرار دی جائے - تو یہ حصول مقاصد میں بہت فائدہ مند ہو سکتا ہے ورنہ نری علمیت سے نفاق و شقاق ہرگز دور نہیں ہو سکتا - فسادات کا باعث زیادہ تر وسیع علم رکھنے والے لوگ ہی پائے گئے ہیں -

ممالک حجاز میں ترکی کی اصلاحات

اس موضوع پر ذیل میں ایک مختصر سا مضمون ہم تازہ مسلم جہان اسلام ،، سے نقل کیا جاتا ہے جس میں ترکی کے محکمہ حفظان صحت حجاز کے مفصل حالات درج کر کے ان اصلاحات کا پورے طور پر ذکر کیا گیا ہے جو محکمہ مذکور سے اس وقت تک ظہور پذیر ہوئیں - یا آئندہ ہونے والی ہیں - اس مضمون میں ان تمام مجوزہ اصلاحات کے لئے بیش رقم کے مہیا ہونے کی ضرورت ظاہر کر کے اس کے لئے چندہ طلب کیا گیا ہے - ہمیں خوشی ہے کہ مسلمانوں نے آخرکار اس ضرورت کو محسوس کیا - اور اسکے رفع کرنے کا سامان بہم پہنچانے کی کوشش شروع کی - جس میں ترکی کی مدد کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض اولین ہے - لیکن مسلمانوں کی روز آئے دن کی ضروریات چاہتی ہیں کہ ان کا انسداد و انصرام کسی اور طرح سے ہونا چاہیئے - ہم بارہا اس امر کو دہرا چکے ہیں - کہ مسلمانوں کا بیشمار روپیہ بے جا رسومات کی ادائیگی اور بے محل خیرات پر یونہی ضائع جا رہا ہے - اور اگر ان سب باتوں کو اڑا دینے کا پورا بندوبست کیا جائے - اور یہی روپیہ ایک مشترکہ قومی سرمایہ میں منتقل کر دیا جائے تو ہماری تمام ضروریات بخوبی سرانجام پا سکتی ہیں - لیکن افسوس ہے کہ باوجود ان باتوں کے بار بار دہرائے جانے کے صدائے برنخاست کا معاملہ ہے اور ہماری آواز نقار خانہ میں طوطی کی آواز ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں نے کئی ایک مقاصد کے لئے مختلف انجمنیں بنا کر اپنی حمیت اسلامی کا پورا ثبوت دیا ہے - لیکن آخر وہ انجمنیں بغیر روپیہ کے کیا کر سکتی ہیں - اس لئے ہم پھر ایک بار مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کرنے کے بعد انجمن خدام کعبہ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں - کہ اب اس کے لئے کام کا وقت ہے - کعبہ کی خدمت سوائے اس کے اور کس چیز کا نام ہے - کہ اپنے اس عظیم الشان اسلامی مرکز میں سے نقائص کو دور کر کے حاجیوں کی تکالیف کو رفع کیا جائے - اور ہمیں یقین ہے کہ سلطنت عثمانیہ حفظان صحت کے ساتھ بدوؤں کی خودسری کا بھی پورا علاج کرے گی تاکہ مختلف مہلک بیماریوں سے نجات پانے کے بعد غریب حاج کو [illegible]

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے تو پھر اس سے خدا سمجھے

ایک شخص قاسم علی نامی سیالکوٹی سابق ممبر جماعت بس نے کچھ دنوں سے ایڈیٹر الحق کے بہروپ میں مخواہ مخواہ ظفر علی سے الجھنا اپنا شعار بنا لیا ہے اور انکی پگڑیاں اتارنے میں اسقدر کمال رکھتا ہے کہ اس کا نمونہ غالباً وہ اپنے سوا کسی دوسرے کو دینا پسند نہیں کرتا۔ اور اسمیں وہ ایسا ممکن معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ اس فن کا ساری دنیا میں واحد استاد ہے۔ خدا کرے کہ یہ فخر اسی کو مبارک رہے۔ اور دوسرے بھائیوں کو اس فحش بیانی جیسی آلودگی سے جو گورنمنٹ اور خداوند تعالیٰ دونوں کے نزدیک ایک قبیح جرم ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین۔

چونکہ ناظرین اخبار پیغام صلح اس شخص کی اس قسم کی پوزیشن (جو اس کے ابتدا سے لیکر آجتک کے مضامین سے ظاہر ہے) سے ناآشنا نہیں ہونگے لہذا اس کے متعلق دوبارہ جرح وکدح کر کے اخبار پیغام صلح جیسے قیمتی اور مفید قومی پرچہ کے مقدس اوراق کو سیاہ کرنا مجھے ہرگز منظور نہیں اور نہ ہی اسکی ہجو ہزلیات کا جواب دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس نے پھر اپنے ۱۵ مئی کے الحق نمبر ۱۶ و ۱۷ میں اپنی عادت مستمرہ کے مطابق فحش زبانی کر کے اپنے نامۂ اعمال کو اور بھی گندہ کر لیا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کی اس دریدہ دہنی اور خرافات گوئی سے کیا غرض و غایت ہے اگرچہ بظاہر یہ کہا جاتا ہے کہ اس عالم فن ایڈیٹر کے زعم باطل میں انہیں طرایق سے سادہ مزاج احمدی پبلک میں ایک نام نہاد اور قلیل الاشاعت پرچہ کی توسیع اشاعت کا راز مضمر ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح ایک ایسا بد مذاق ایڈیٹر والا اخبار موجودہ مہذب گورنمنٹ کے عہد معدلت گستر میں شریف طبائع پبلک اور بیدار مغز گورنمنٹ دونوں میں شرف قبولیت حاصل کر کے تا دیر زندہ رہ سکتا ہے۔

یہ بہت ٹھیک ہے کہ اہل فراست لوگ ہر شخص کی تحریر سے اس کے مزاج اور خصلتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اگر اسی اصول کو مدنظر رکھکر ارباب اہل دانش وبینش اس شخص کے کسی مضمون پر نظر ڈالیں گے تو ان پر بخوبی روشن ہو جائیگا کہ یہ بدقسمت انسان تہذیب و شائستگی سے کس قدر معرا اور انسانیت سے بے خبر ہے جیسا کہ اس کی ایک حال کی مذکورہ تحریر سے ظاہر ہے چونکہ میں اسکی ان تمام ہفوات اور ہزلیات گوئی پر نظر ڈال لینے کے بعد بجز اس نتیجہ پر پہنچنے کے کہ واقعی یہ شخص ایک مغلوب الغضب انسان ہے جو سراسر انکی اپنی دماغی کمزوری کا باعث ہے۔ اور کوئی رائے نہیں لگا سکتا۔ اس لئے میں اسے معذور سمجھ کر ناظرین والاتمکین کی توجہ بغرض انصاف تھوڑی دیر کے لئے دوبارہ پھر اسی مضمون کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جس کا ذکر میں نے ۹ مئی کے پیغام صلح میں کر کے ایڈیٹر مذکور کے اس بودے اور قبل از وقت "پسر ش یادگار مے بینم" والے استدلال کو قطع کر کے اسے یہ بتلایا تھا کہ دیکھو اسی قسم کے ہر رنگ آج سے تیرہ صدیاں پیشتر بھی ایک واقعہ گزر چکا ہے یعنے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم کا یہ فرمانا کہ میرے بعد میری اولاد میں سے ایک ایسا شخص ہوگا جو زمین کو انصاف سے بھر دیگا یعنے بعینہٖ میری مثل ہوگا اور اس کے سر پر تل کا نشان بھی ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ جس کا ثبوت بصحیح روایات "ترمذی" اور "مصنف" سے دیا گیا تھا کہ کس طرح جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ پر جا کر پوری ہوئی جو بنو امیہ کے خاندان میں سے تھے۔ اور حضرت عمر سے صرف ان کا اسیقدر تعلق تھا کہ آپ عاصم بن عمر بن الخطاب کے داماد کے نواسے تھے۔ اور ان ہی معنوں میں وہ فاروق اعظم کی اولاد میں سے کہلائے گئے۔

بنابریں میرا مطلب ۹ مئی والے پیغام صلح کے مضمون سے یہی تھا کہ اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کی جگہ "پسر ش یادگار مے بینم" کا مصداق کوئی اور شخص ہو جو غالباً ضرور ہوگا۔ کیونکہ موقعہ اور وقت کے لحاظ سے صاحبزادہ صاحب ثابت نہیں ہو سکے جس پر آج یہ سیالکوٹی متموبتاب ہو کر کہتا ہے کہ "ترمذی" اور "مصنف" کو میرے استدلال سے تعلق ہی کیا ہے۔ اور ایک عجیب فریب اندا نہ بنا تا ہے۔ کہ تم میرے استدلال کے مفہوم کو سمجھے ہی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ کوئی اس سے پوچھے کہ بھلے آدمی اگر ایک شخص کسی بزرگ کی پگڑی پر اس نیت سے ہاتھ بڑھا دے۔ کہ خدانخواستہ اسے بے عزت کیا جائے اور جب سرکار کے آدمی اس کے اس قبیح فعل کا انسداد کرنا چاہیں تو ان پر بھی وہ ایک اسی قسم کا حملہ کر بیٹھے اور پھر جواب میں اپنی گرفتاری کے وقت یہ عذر لنگ پیش کرے کہ وہ سمجھے ہی نہ تھے کہ میرا کس غرض اور مطلب کے لئے ایسا کرنیکا ارادہ تھا تو کیا ایسے شخص کو مخبوط الحواس کہا جاوے گا۔ یا کچھ اور؟

مجھے اس کے تفرقہ انداز خود ساختہ اور نہانی منصوبوں سے کوئی سروکار نہیں کہ کیوں اور کس غرض سے اس نے بے محل استدلال کو کام میں لانیکی کوشش کی تھی۔ جو یکدم ریت کے تودہ کی طرح ایک ہی فائر سے مسمار ہو گیا۔ جس کے لئے آج اسے جس قدر غم ہو تھوڑا

کو خبردار کرنا تھا۔ سو خدا کے فضل سے میں اس میں پورے طور پر کامیاب ہو گیا ہوں۔ اب اگر اسکو بمصداق "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید" اپنے فاتح پر غلیظ گالیاں رسید کرنے سے اپنے دل کی بھڑاس نکالنا مقصود ہے تو یہ ایک دیگر امر ہے لیکن میرے نزدیک بجائے اس کے کہ وہ ایک عبث اور قبیح فعل کو اختیار کرے اس کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ "بر کلا خویش باید زد" پر ہی صبر کرے۔ اور آئندہ وہ ہمارے سرتاج امیر الملت مجدد الدین حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب قبلہ سے الجھنے کا نام تک نہ لے کیونکہ جو شخص بزرگوں کے ساتھ الجھتا ہے وہ اپنی آبرو خود خاک میں ملانا چاہتا ہے۔ جیسا کہ کسی نے موقعہ کے مناسب کیا خوب کہا ہے

"خویشتن را بزرگ پنداری ٭ راست گفتند یک دو بیند لوچ"
"زود بینی شکستہ پیشانی ٭ تو کہ بازی بسر کنی با قوچ"

(ابن ہولا الحق کا دلی خیر خواہ) خاکسار محمد اعظم احمدی مہتمم ملتان

تازہ برقی پیغامات
ممالک خارجیہ کے تار

اسد پاشا کی گرفتاری:- (روما ۲۰ مئی) مارکوئس ڈی سان گولیانو اور سینئر جیوسٹی نے ڈرزونہ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخبارات اسد پاشا کی گرفتاری پر ناراض ہیں جیورنل ڈی اطالیہ لکھتا ہے کہ جن الزاپ کا منہ اسد پاشا کے گھر کی طرف کیا گیا تھا۔ وہ اطالیہ کی نہیں بلکہ آسٹریا کی تھیں ٹریبونہ نے توقع ظاہر کی ہے کہ پرنس ولیم آف ویڈ نے اپنے آپ کو گرفتار کئے جانے کی اجازت دی ہوگی۔

(روانا ۲۰ مئی) آسٹرین کروزر کو ڈیورزو بانے کا حکم ہوا ہے ترخان پاشا وزیر اعظم البانیا یہاں پہنچا ہے۔ جسے شہنشاہ فرانسس جوزف قیصر آسٹریا کی تصویر مطلائی مرصع بجواہر فریم میں تھی نذر کیگئی ہے۔

(لنڈن ۲۱ مئی) اسد پاشا برنڈسی پہنچکر نیپلز روانہ ہوا ہے اس نے حلف اٹھایا ہے کہ آئندہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا

(ڈرزاو ۲۱ مئی) تین سو والنٹیروں کی مہم نے ایک ڈچ میجر کی سرکردگی سے یاک میں دہاتیوں کی شورش و بغاوت کا خاتمہ کر دیا۔ دہاتیوں نے میجر مذکور سے منتشر ہو جانے اور ڈرزو کو ڈیپوٹیشن بھیجکر اپنی خواہشات کے اظہار کا وعدہ کیا۔

(روما ۲۱ مئی) اس بات سے انکار کیا گیا ہے کہ اسد پاشا طرابلس جلاوطن کیا جائیگا۔

(لنڈن ۲۲ مئی) نیپلز میں اسد پاشا نے اس بات سے انکار کیا کہ البانیا میں کوئی سازش کیگئی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو آسٹریا اور ڈچ فوجی پولیس کی سازش کا شکار بتایا۔ البانیا کی خودمختاری پہلے کھا جانے پر اس نے اعتراض کیا اور اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ اس کے بادشاہ نے شرمناک طور پر اسے دھوکا دیا۔

جاپان کا فوجی مشن: (صوفیہ بلغراد ۲۰ مئی) جاپان کے فوجی مشن نے آج شاہ بلغاریہ کی معیت میں فوجی نقل و حرکت کا معائنہ کیا۔

سویڈن میں حفاظتی ٹکس:- (سٹاک ہولم ۲۰ مئی) شاہ سویڈن نے آج پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے اعلان کیا کہ خاص مقدار سے بالاتر آمدنی پر خاص حفاظتی ٹکس کے نام سے ایک ٹکس عائد کیا جائیگا۔ دیگر ٹکسوں میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہوگا۔

جاسوسی: (اسٹراسبرگ ۲۰ مئی) ایک غیر کمیشن یافتہ افسر کو بجرم جاسوسی پندرہ سال مشقت تعزیری اور پندرہ سو پونڈ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

ترکی صیغہ بحر:- (لنڈن ۲۱ مئی) ترکی نے یہاں بارہ ڈسٹرائر بنانے کی فرمائش دی ہے۔

نیشنلسٹ والنٹیر (لنڈن ۲۱ مئی) السٹر کے والنٹیروں کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئرلینڈ کے نیشنلسٹ بھی مسلح ہونا چاہتے ہیں تازہ خبر ہے کہ ڈبلن کے محصول خانہ نے بندوقوں کی ایک مقدار جو نیشنل والنٹیروں کے بھیجی گئی تھی ضبط کر لی۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

احمد آباد میں آتشزدگی:- گذشتہ ۷ مئی میں احمد آباد کی ریچی روڈ پر ڈاکخانہ مانک چوک کے عقب میں آگ لگنے سے چند دکانیں خاکستر ہو گئیں نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ قابل افسوس بات یہ ہے کہ آتشزدہ مکانات میں اخبار راج بیستر کا دفتر تھا۔ جو بالکل جل گیا خریداروں کا رجسٹر ایک حرف تک نہیں رہی لیکن اخبار جبیرت ایک ہفتہ بند رہ کر امر مجبوری رہیگا۔

دودھ کی سرکاری دوکان:- بمبئی میں دودھ کی سرکاری دوکان کھولی گئی ہے جہاں سے شفاخانہ واسپتال کو دودھ دیا جاتا ہے عام لوگ بھی وہاں سے عمدہ دودھ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہاں دودھ کو خاص طور پر صاف اور ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔

طغیانی:- بنگال کی ندی دامودر اور بنکا میں طغیانی آنے کا اندیشہ رہا ہے۔ پیشتر بھی دامودر ندی میں سیلاب آنے سے سخت تباہی واقع ہو چکی ہے۔

شہادت پبلک سروس کمیشن:- کے اجلاس منعقدہ لنڈن میں انڈیا آفس کے تین سکریٹریوں کی شہادت لی گئی ہے ان کے علاوہ اور بھی متعدد محکمہ جات کے حال و سابق افسروں کی شہادت لی گئی ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ اب کمیشن جلد اپنی رپورٹ تیار کریگی۔

ستی کا واقعہ:- سعید پور (بنگال) سے ستی کے ایک حادثہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے ایک لڑکی جس کی شادی کو صرف دو مہینے ہوئے تھے شوہر کے چیچک سے مرنے کے چھٹے روز کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر جلکر مر گئی۔

تحقیقات جیل کی کمیشن:- جیل کی مجوزہ تحقیقاتی کمیٹی کی نسبت لوکل گورنمنٹوں کی رائیں گورنمنٹ ہند کو موصول ہو گئی ہیں۔ جن پر وہ کمیٹی غور کر رہی ہے۔ جو بعد سکرٹری آف سٹیٹ ہند سے اس بارہ میں خط وکتابت کریگی۔

مدینۃ المسیح

امیر قوم جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ابھی راولپنڈی سے واپس تشریف نہیں لائے۔ اتوار کو گوجرانوالہ میں ایک نہایت ضروری جلسہ میں جو زیر سرپرستی احمدی احباب منعقد ہونیوالا ہے شرکت کرنے کے بعد اسی روز واپس لاہور آ جائینگے۔ اسلئے درس قرآن مجید آئندہ ہفتہ کے اتوار کو شروع ہوگا۔

جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل ایم۔ ایس جناب خواجہ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کی تقریب پر وعظ و تبلیغ کیلئے اجمیر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب و بامراد واپس لائے آمین

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسے اور شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم بھی باہر تبلیغ کیلئے جا رہے ہیں یہ دونو واعظین متعدد مقامات مثلاً بدوملہی۔ لائل پور۔ حافظ آباد پیر کوٹ۔ مانگٹ اونچے۔ وزیر آباد۔ لوریاں والا۔ گجرات وزیر کھاریاں جہلم۔ دارا پور۔ دوالمیال۔ بھیرہ خوشاب۔ سرگودھا وغیرہ وغیرہ دورہ کرینگے۔ اور دوران سفر میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے ساتھ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے لئے چندے وصول کرنا۔ انجمن کے ٹریکٹوں اور اشتہارات کی اشاعت کا انتظام کرنا وغیرہ وغیرہ امور کو بھی سرانجام دینگے۔ امید ہے کہ احباب ان ہر دو مبلغین کو تکمیل مقاصد میں پوری امداد دے کر عند اللہ ماجور ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانیکے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل ۲۹۵

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کلام کریں۔ یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کریں۔ تو آکٹھے ہو کر سعی کریں۔ قرآن

اخبار پیغامِ صلح لاہور

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے تو گو یہ پچھتانیکے دن

قیمت سالانہ د ۳/ طلباء سے ۲/

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ مورخہ ۳۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۳

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

جنابِ خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط

جو گذشتہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۴ء کو موصول ہوا

مس رشیدہ راس۔ وہ سعادت مند عزیزہ ہے۔ جو مجھے تین ماہ ہوئے لندن میں ملی تھی۔ اسلامک ریویو تب سے اس کے زیر مطالعہ ہے۔ ڈیڑھ ہفتہ سے وہ یہاں میرے پاس بطور مہمان ہے۔ اس کی رہائش کا انتظام کسی اور مکان میں ہے۔ کھانا وہ ہمارے ہاں کھاتی ہے۔ گذشتہ پیر کا دن بھی کیا مبارک تھا۔ جب اس نے قبولیت اسلام کا اظہار کیا۔ اور ہمارے قاری سرفراز حسین صاحب نے اس کے لئے رشیدہ کا نام تجویز کیا۔ تب سے وہ نمازیں ہمارے ساتھ مسجد میں شریک ہوتی ہے۔ آج اس کی خواہش ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ عربی زبان میں یاد کرے۔ اور ایسا ہی اور چند نماز کا سبق دینا بھی میرے ذمہ ہے۔

ووکنگ کی مسجد میں نماز پڑھنے والے۔ مدت ہوئی ایک کوتاہ بین اخبار نویس نے یہ ریمارک کیا تھا۔ کہ ووکنگ کی مسجد میں بانگ تو پانچ وقت ضرور ہوتی ہے۔ لیکن نماز پڑھنے والے تو یہی تین ہیں۔ وہ آج آ کر یہاں دیکھ لے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں کو بہت جلد بڑھا دیا۔ اتوار کے دن تو نمازوں میں بفضلہ ایک خاص رونق ہوتی ہے۔ لارڈ ہیڈلے۔ اس کے بچے۔ خالد شیلڈرک نشتر اور ایسا ہی کئی ایک احباب لندن سے آجاتے ہیں اور ایک خاصی جماعت شرق و مغرب کو خدا کے حضور لا جمع کرتی ہے۔ لیکن اتوار کے علاوہ دو ہفتوں سے آٹھ دس آدمی جماعت نماز میں ہوتے ہیں۔ جن میں سے دو تین انگریز نژاد مسٹر فشر (عثمان المہدی) مسز آمنہ سیٹ اور دو دن سے مس راس۔

اتوار کے لیکچر بااثر ثابت ہوئے۔ خدا تعالیٰ کا کس قدر شکریہ ادا کروں۔ وہ تو بیحد فضلوں پر تلا ہوا ہے۔ یہ لیکچر بھی مفید ثابت ہوئے۔ میں نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ قریباً تیس چالیس کے درمیان ہمارے مستقل سامعین ہیں جو طلب علم دین کی خاطر اب آتے ہیں۔ ان میں سے دو میاں بی بی اب بالکل تیار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مسٹر شیلڈرک کے آگے اقرار کر لیا ہے۔ کہ اب ہمیں کوئی امر قبولیت اسلام میں مانع نہیں۔ ہاں اعلان سے تامل ہے۔ سو کوئی جلدی نہیں اعلان کے لئے بھی خدا تعالیٰ جرأت دیدیگا۔

قرآن کا انگریزی ترجمہ۔ مواہب الرحمن شیخ صلاح الدین والی کونٹ ڈی پوائٹیر کا خط پچھلے ہفتہ آیا ہے۔ یہ تو میں نے کسی پچھلے خط میں لکھا تھا کہ آپ بفضلہ تبشیری کا کام بھی اپنے سفر میں کرتے ہیں۔ اب اس خط سے معلوم ہوا۔ کہ آپ غیرت سے معلم قرآن بھی ہیں۔ بہرحال میں اُن کا خط بالفاظہا ترجمہ کر دیتا ہوں۔

از مقام کارفو۔ بروز منگل

پیارے خواجہ صاحب!

مجھے امید ہے کہ آپ کو میری سابقہ چٹھی مل گئی ہوگی۔ جس میں میں نے البانیہ کے متعلق لکھا تھا۔ جنہوں نے قبول اسلام کر لیا ہے۔ میں آپ کا مشکور ہونگا آپ مجھے لوٹتی اطلاع دیں۔ کہ ایم ستانو کا نام نیا آپ نے کیا تجویز کرنا ہے ہم کل ایتھنز (یونان) کو جاویں گے۔ اور مسٹر ستانو میرے ہمراہ ہیں افسوس ہے کہ وہ مطلق انگریزی نہیں جانتے ہیں۔ میں انہیں کل قرآن کا ترجمہ بزبان اطالی سُنا رہا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں چند سطور آئندہ اسلامک ریویو کے نمبر میں لکھدوں۔ میں البانیہ والوں کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ تو بہت ہی نیک مسلمان ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ ان پر بہت ہی ظلم ہوا ہے اور ان کے متعلق بہت ہی غلط بیانی ہو رہی ہے۔ اور وہ ایسا ترس ہیں یونانی ظلم کے نیچے ہیں۔ میں نے ابھی کل البانیہ میں سفر کیا ہے۔ اور میں نے انہیں بہت ہی اچھا پایا۔ آپکا۔ صلاح الدین۔ والی کونٹ ڈی پوائٹیر

والی کونٹ صلاح الدین نے مجھ سے قرآن کا ترجمہ مانگا تھا۔ میں نے مجبوراً راڈویل کا ترجمہ شلنگ ایڈیشن کا بھیجدیا۔ اس میں دو فائدے تھے ایک تو شلنگ ایڈیشن ہونے کے باعث اس میں نوٹ بہت کم ہیں۔ اگرچہ مارگولی رتھ کا انٹروڈکشن نہایت خبث باطن سے لکھا گیا ہے۔ دوسرا یہ ترجمہ دیگر مروجہ ترجموں سے اچھا ہے۔

مسلمان اس امر سے عبرت پکڑیں۔ اور غور کریں کس قدر سخت ضرورت اپنے ترجمہ قرآن کے شائع کر دینے کی ہے۔ مجھ سے ہر ایک نومسلم اور مستفسر اسلام نے ترجمہ قرآن مانگا ہے۔ میں راڈویل کے سوا کیا کروں۔ یہ تو خوشی کی بات ہے۔ کہ حضرت قبلہ مولوی محمد علی صاحب نے اب قرآن کا ترجمہ ختم کر لیا ہے۔ انٹروڈکشن بھی چند دن میں ختم ہو جاوے گا۔ ہاں اس کا طبع کرانا ایک زرِ کثیر کو چاہتا ہے۔

ووکنگ کے اخراجات۔ ان گذشتہ دو ماہ یعنی مارچ اور اپریل میں یہاں کے اور ایسا ہی اسلامک ریویو کے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ پرنٹر کا بل جس میں محصول ڈاک ریویو کا بھی بہت سا حصہ شامل ہے۔ یکصد انیس پونڈ یعنی پانچسو پینتیس روپیہ ہے۔ اس میں شاید کوئی یکصد روپیہ کی رقم گذشتہ سال کے بعض نمبروں کے دوبارہ طبع کرانے کے متعلق بھی شامل ہے۔ خالص ووکنگ کا خرچ مع محصول ڈاک اور رسالہ و خط و کتابت اپریل اور مارچ کا ۶۲ پونڈ ہے جس میں نو پونڈ کا فرنیچر شامل ہے۔ ایک تو یہاں مستقل ہم چھ آدمی ہیں۔ اس کے علاوہ نومسلم مہمان۔ یہ مہمان کوئی کنگلے نہیں۔ سب کھاتے پیتے آدمی ہیں۔ لیکن محض دین سیکھنے کے لئے ہفتہ عشرہ یہاں آ کر رہتے ہیں۔ پھر اتوار کا خرچ خاص طور پر ہوا کرتا ہے بیس کے لگ بھگ مہمان ایک وقت کے ہوتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ سہ پہر کی چاء پر۔ یہ سنت محمدیہ بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ خصوصاً یہاں تو کل امور میز لینے دستر خوان پر طے ہوتے ہیں۔ ایک اور بھی وجہ ہے کہ میں نے ان نومسلم انگریزی مہمانوں کو یہاں رکھنا پسند کیا۔ ووکنگ میں جو کسی قدر بالمقابل کوشش ہو رہی ہے۔ اس کا یہ رد عمل ہے۔ یہی لوگ اپنی قوم سے نبٹنا خوب جانتے ہیں۔ یہ تجویز بھی کیا ہے کہ مسٹر خالد شیلڈرک ہر اتوار کو یہاں آویں جب تک اُن کا مستقل انتظام نہ ہو۔ اُن کے اخراجات آمد و رفت وغیرہ کے دیدیئے جاویں۔ اس کا بہت فائدہ ہوا ہے۔ جن دو میاں بیوی کا اوپر میں نے ذکر کیا ہے۔ اُن کے ساتھ مفصل گفتگو کرنی اور ان کے شکوک یا ظنون باقی ماندہ کو رفع کرنا یہ گویا خالد شیلڈرک نے ہی کیا ہے۔ ہم سے اجنبیت کے باعث یہ لوگ دل کا بھید نہیں کہتے اپنے ہم قوم سے جلدی خلا ملا ہو جاتے ہیں۔ غور کرو ایک چوہڑے اور چمار کے عیسائی کرنے پر جس قدر روپیہ کثیر ہندوستان میں خرچ ہوتا اس کے بالمقابل جو مجھے یہاں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور پھر نتائج کس قدر اعلیٰ اور ارفع۔ ایک طرف اخراجات کی افزائش ہو رہی ہے۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کے افضال بھی چاروں طرف سے امنڈتے ہوئے آتے ہیں۔

لندن کی برانچ۔ میرے نزدیک اب لندن کی برانچ کو جلد ہی کھول دینا چاہئے۔ مکان کی تجویز تو ہو رہی ہے۔ شاید دو تین ہفتہ کے اندر اندر مکان کا انتظام ہو جاوے۔ تو کل قاری صاحب اور چوہدری صاحب وہاں چلے جاویں گے۔ ہفتہ وار لیکچر کا بھی انتظام ہو جاوے گا اور مستفسران اسلام کے لئے بھی کوئی نہ کوئی لندن میں موجود ہو گا۔ علاوہ ازیں ہائڈ پارک میں عام طور پر جو لیکچر ہوا کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس کا بھی حسب ضرورت انتظام ہو جاوے۔ قاری صاحب اس امر پر بہت زور دیتے ہیں۔ کہ یہ انتظام جلدی ہو جاوے۔ میں اس فکر میں تھا۔ کہ کوئی انتظام اخراجات کا مستقل ہو جاوے۔ قاری صاحب تو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ یہ تو ان کے ایثار پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مستقل کام مستقل اخراجات سے ہوا کرتے ہیں۔ اور مجھے یہ تامل ہے کہ کہیں چند دن کے بعد ایک کام شروع کر کے کافی سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے بند نہ کرنا پڑے۔ ہاں توکل کا معاملہ دوسرا ہے۔ بہرحال یہ معاملہ ازبس ضروری ہے۔ جب کام کرنے والے موجود ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ کام شروع نہ کیا جاوے۔ اور مسلم ایاہج نہیں ہیں۔ بہرحال میں خود اب اس رائے پر آ چکا ہوں۔ کہ مکان کے مل جانے پر قاری صاحب اور چوہدری صاحب لندن چلے جاویں۔ اور خدا اُن کا حامی و ناصر ہو۔

میں نے اس ہفتہ پیغام صلح میں پھر مسٹر انیس احمد صاحب کے متعلق کچھ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ جو عزیزی عبد القادر ایم اے کی قلم کا ہے۔ میرے نزدیک اس قسم کی تحریروں کی ضرورت نہیں۔ خدا کی جناب میں ایک ادنیٰ اعلیٰ اور جسے زمانہ اعلیٰ سمجھے۔ وہ ادنیٰ ہو سکتا ہے۔ کوئی ضرورت نہیں کہ کسی کی نیت پر کچھ بھی بحث کی جاوے۔ یہ اشاعت اسلام خود خدائے اسلام کا کام ہے جسے وہ جس کا اہل سمجھیگا اُس سے وہ کام لیگا۔ ایسی تحریروں سے بجز بدمزگی اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ والسلام خواجہ کمال الدین

نہایت ضروری اعلان

چندہ دہندوں کی آگاہی کے لئے

ہمیں دہلی سے اطلاع ملی ہے کہ ایک صاحب گندم گوں درمیانہ قد چھوٹی ڈاڑھی۔ جو اپنے آپ کو امرتسر کے ایل۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر ظاہر کرتے ہیں۔ اور اُن کے پاس کچھ اشتہار ہیں۔ جو سکرٹری انجمن اشاعت اسلام امرتسر کی طرف سے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ مگر اُن پر سکرٹری کا نام درج نہیں۔ اور نہ ہی ہم نے آج تک اس نام کی کوئی انجمن امرتسر میں سُنی ہے۔ یہ صاحب جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے مشن کے لئے چندہ مانگتے پھرتے ہیں۔ ان کو نہ خواجہ صاحب کی طرف سے اور نہ ہی ہماری طرف سے اس قسم کا چندہ وصول کرنے کی اجازت ہے۔ ہماری طرف سے جو ایجنٹ چندہ وصول کرنے کے لئے جاتے ہیں اُن کے پاس ہماری دستخطی سند ہوتی ہے۔ ماسوائے اس کی ہماری چھپی ہوئی رسیدبکیں ہوتی ہیں جنکے سرورق پر سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کے دستخط ہوتے ہیں۔ ماسوائے اس کے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی رسیدبکیں بھی چھپی ہوئی ہیں۔ ان پر بھی سکرٹری کے دستخط ہوتے ہیں۔ پبلک کی آگاہی کے لئے یہ اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ چندہ دہندہ اصحاب ہوشیار رہیں۔

خاکسار: مرزا یعقوب بیگ ایل ایم ایس آنریری سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ لاہور و آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

مدینۃ المسیح۔ حضرت امیر قوم مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے گذشتہ اتوار مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۴ء کو گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے لاہور تشریف لے آئے۔ لیکن راولپنڈی میں آپکی چھوٹی صاحبزادی بہت بیمار ہے اسلئے اتوار کو شام کے وقت آپ پھر واپس راولپنڈی تشریف لے گئے۔ احباب حضرت ممدوح کی صاحبزادی کی صحت کیلئے دعا فرماویں۔

درس قرآن شریف اتوار کو بھی حضرت مولانا صاحب کے واپس راولپنڈی تشریف لیجانے کے سبب شروع نہ ہوگا۔ آپ کی تشریف آوری پر جاری ہو سکیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۳

مسلمانانِ عالم کی خدمت میں دوسری التماس

(سلسلہ اشاعت مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء)

دوسرا امر جس کی طرف ہم قوم کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں اور جس کے ذریعہ ہمارے مسلمانوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی بے دردی سے لٹی جارہی ہے۔ وہ ہم میں پیر پرستی کا رواج ہے۔ اس سے نہ صرف کروڑہا روپیہ قوم کا اپاہجوں اور ناکاروں کی نفس پرستی اور عیاشی کے سامان مہیا کرنے میں ضائع جاتا ہے۔ بلکہ قوم کی اُس آزادی کی روح کی جس نے اسلام کو چند دنوں میں عرب کے خشک صحراؤں سے نکال کر ایران اور شام اور ہندوستان اور مصر کے چمنستانوں کا مالک بنا دیا تھا۔ اور جس کا اسلام کو باقی ادیان کے مقابل میں فخر ہے۔ تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ وہ نونہالان چمن اسلام جن کے کان میں پیدائش سے ہی اللہ اکبر کی آواز نے پڑ کر ہر ایک دنیوی اور فانی چیز کی کبریائی کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا انتظام کیا تھا۔ اور جن کے دلوں کو سوائے خدا کے واحد اور مطلق ہستی کے اور کوئی چیز مرعوب نہ کرسکتی تھی۔ وہ فانی انسانوں کے آگے سر تسلیم خم کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنی آرزوئیں اپنی خواہشوں کو اُن کے آگے پیش کرتے ہیں۔ اور اُن کی بد دعاؤں سے ایسے ڈرتے ہیں۔ کہ سوائے خدا کے انہیں اور کسی سے ایسا خوف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ وہ اسلام کے باغ کے خوشنما پھول جن کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ وہ تخلقو باخلاق اللہ کے ماتحت ہر ایک بلندی کو خود حاصل کر سکتے ہیں اور احسن تقویم کے قوام سے بنائے جا کر اجر غیر ممنون کے انعامات کے وارث ٹھہر سکتے ہیں۔ اور جن کو ذات پات کی قیود اور رعب سے آزاد کرنے کے لئے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی وحی الٰہی کی تعلیم بتائی گئی تھی۔ وہ اس پیر پرستی کی وجہ سے غلامی کے طوق کو گردن میں پہن کر ایسے گرتے ہیں کہ پھر اٹھ ہی نہیں سکتے۔ بڑے سے بڑا نمونہ انسانی ترقی کا جوان کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ بجائے اُس انسان کے جس کا نام محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جس کو خدا نے اپنے فضل اور اپنے خاص تائید اور نصرت سے افضل البشر بنایا اُن کا وہ پیر ہوتا ہے۔ جو کہ اُنکے دل پر کسی نہ کسی طرح قبضہ حاصل کرے۔

نتیجہ یہ ہے کہ نہ ان لکھوکہا مریدوں کی جو نہایت غریب ہوتے ہیں گاڑھے پسینے کی کمائی اِن پیر صاحبان کے محلات۔ زنان خانوں۔ زیورات ریشمی پارچات کے بنانے اور مہیا کرنے میں صرف ہوتی ہے اور اِن کے حوصلوں کو ایسا پست کر دیتی ہے کہ وہ آسمان کی طرف خود سر اُٹھا ہی نہیں سکتے۔ اُن کو اُمنگ ہی نہیں ہوتی۔ کہ وہ خود بھی کبھی پیر بن سکتے ہیں۔ یا خدا سے قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ اُن کے لئے خدا کے درمیان پیر کے رنگ میں ایک حجاب واقع ہوتا ہے۔ جس کے بغیر کہ وہ خدا تک نہیں پہنچ سکتے۔ بڑے سے بڑا انسان جو ان کے خیال میں بن سکتا ہے۔ وہ اُن کا پیر ہوتا ہے۔ جو کہ اُن کے اور خدا کے درمیان بُتوں کی طرح واسطہ ٹھہرتا ہے۔ کوئی مصیبت آوے کوئی تکلیف ہو دل میں کوئی خواہش جوش مارے۔ وہ اپنے پیر کے آگے اسے پیش کرتے ہیں خود خدا تک اس کا پہنچانا اپنے لئے ناممکن سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ پیر خود اُن جیسا ایک انسان ہوتا ہے۔ اُن کی عقل بھی اُن کی طرح ناقص ہوتی ہے اُن کے قوٰی بھی اُن کی طرح کمزور ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہ جونہی وہ غیر مامور کسی نہ کسی طرح گدی پر بیٹھ گیا۔ بجائے فانی اللہ ہونے کے جو ایک مسلم کا اصل مفہوم ہے۔ وہ فنا فی الپیر ہو جاتے ہیں۔ خود خدا تک پہنچنے کی جرأت ہی دل میں باقی نہیں رہتی +

الغرض آج مسلمانوں کے اموال اور اُن کے قوٰی اور طاقتوں کو ضائع اور معطل کرنے والی اور سب سے زیادہ مہلک اور خطرناک مرض جو موجود ہے وہ پیر پرستی کی ہے۔ ان کے ذریعہ کروڑہا روپیہ جو اشاعت اسلام کی غرض سے لیا جاتا ہے۔ وہ بعض خود غرض پیروں اور اُن کی بیویوں اور واقفین کی نفس پرستیوں میں ضائع کیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ مساجد کی طرح اِن گدی خانوں کی بنا بھی نہایت نیک اصولوں پر بنائی گئی تھی۔ وہ لوگ جو ان کے بانی ہوتے رہے ہیں وہ خدا رسیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ اُن کے دل میں اسلام کی صداقت اور ہستی باری تعالیٰ پر ایمان اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے پر ایسا یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ نہیں چاہتے۔ کہ تبلیغ دین حق اُن کی زندگی تک ہی محدود رہے۔ بلکہ اُن کے دل میں تڑپ ہوتی ہے۔ کہ یہ کام بعد اُن کی وفات

اسلام کے لئے چندہ دے۔ جن کے ذریعہ کہ قوم کے بعض پاک نفس دنیا میں تبلیغ اسلام کریں۔ لیکن یہ مبلغ بعد میں بجائے اشاعت میں [illegible] لگانے کے نفسانی جذبات کے غلام بن جاتے ہیں۔ اور اس طرح قوم کو اپنی غلامی کا طوق پہنا کر ظلمت کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسلٍ وہ روپیہ جو بانی سلسلہ کے خیال میں صرف اشاعت اسلام کے لئے لینا چاہئے تھا۔ نفس امارہ کی اغراض کی نظر ہو جاتا ہے اور آج مسلمانوں میں لکھوکہا ایسی گدیاں ہیں۔ جہاں کہ کروڑہا روپیہ سالانہ بجائے اسلام کی اشاعت کے اسلام کی جڑ کو کھوکھلا کرنے اور مسلمانوں کی جانوں کو تباہ کرنے میں صرف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمنے خود کتنے بزرگان و خادمان دین اسلام کے گھروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے اس طرح بدلتے دیکھا ہے۔

اِن گدیوں کے بنانے میں بانئے سلسلہ کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ قصور اُن لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو کرنا کچھ نہیں چاہتے اور گھر بیٹھے قوم کے مال کو ہضم کرنے اور رفعت میں اُن پر حکومت کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ صرف ہندوستان کی ہی گدیوں کو اگر لیا جاوے تو آج اگر وہ بانیان سلسلہ کے اصولوں پر قدم مارنے لگ جاویں۔ تو اتنے مشن دنیا میں اشاعت اسلام کے قائم ہو سکتے ہیں۔ کہ دنیا دیکھکر حیران رہ جاوے یہ مرض دراصل وہ مرض ہے۔ جو مسلمانوں کو تباہ کر رہی ہے۔ اور ان کی ہر ایک قسم کی ترقی سے رکاوٹ کی وجہ ثابت ہو رہی ہے ضرورت ہے کہ اس کے خلاف دنیا اسلام میں خوب زور سے شور و غوغا پیدا کیا جاوے اور سب قومی مجالس متحدہ اس کی بیخکنی میں کوشاں ہوں۔ تا مسلمانان عالم اس کے قبح سے واقف ہو کر اس سے متنفر ہو جاویں۔ الغرض دوسری قسم کا اسراف جو مسلمانوں کی مال اور جان کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ وہ یہ پیر پرستی کا کیڑا ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمانوں کے مال اور نشوونما حاصل کرنے والے قوٰی پر ہی حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ ان کی غیرت پر بھی سخت چوٹ لگائی جاتی ہے۔ اس سے انسان دوسرے انسان کے پاؤں کو پکڑنے کی ذلیل حرکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اپنی بہو بیٹیوں کو قرآن کریم کے حکم کے خلاف نوجوان پیروں کے سامنے بے حجابانہ جانے کی اجازت دیتا ہے اور وہ بھی ایسے وقت کہ سوائے پیر کے عورتوں میں اور کوئی موجود نہ ہو۔ اِن حرکات سے بڑے بڑے باغیرت انسان بے غیرت بن جاتے ہیں۔ اور دنیا میں وہ وہ بد نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ جن کو دیکھکر رونگٹے کھڑے ہو جائیں +

سمجھدار مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس مرض کو سمجھیں اور اس کا علاج سوچیں۔ کیونکہ یہی وہ امر ہے۔ جس نے اسلام میں سے اشاعت اسلام جیسے نیک اور کارآمد کام کو روک دیا ہے۔

ہم کسی کے مکفر نہیں

باوجودیکہ لوکل ہمعصر پیسہ اخبار کو خوب معلوم ہے۔ کہ احمدیوں کا ایک کثیر حصہ کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔ سوائے اُس کے جو حضرت مسیح موعود کو کافر قرار دے کر بموجب حدیث خود کافر بن جائیں۔ مگر پھر بھی لوگوں کو خواہ مخواہ بدظن کرنے کے لئے اس نے اپنی ۲۳ مئی کی اشاعت میں ہم پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ گویا ہم تمام مسلمانوں کو کافر کہکر فتنہ ڈال رہے ہیں۔ اور اس طرح سے اس نے کسی دہلوی نامہ نگار کا حوالہ دیتے ہوئے جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو تبلیغ اسلام کے لئے چندہ دینے والوں کو بھڑکانیکی کوشش کی ہے۔ چونکہ پیسہ اخبار کا یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔ اس لئے ہم علانیہ کھول کر بتلا دینے چاہتے ہیں کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب اور اُن کے ساتھ ہزارہا احمدیوں کا عقیدہ غیر احمدی مسلمانوں کی نسبت وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا تھا اور وہ یہ کہ کوئی کلمہ گو سوائے ان کے جو حضرت مرزا صاحب کو کافر کہیں کافر اور خارج از اسلام نہیں۔ ہمارے ساتھ اس عقیدہ میں کئی ایک مبایعین حضرت صاحبزادہ صاحب بھی شامل ہیں۔ اور وہ اس بارہ میں ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ باقی رہا یہ امر کہ خواجہ صاحب کو جو روپیہ بطور امداد موصول ہوتا ہے۔ اس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔ یہ بھی بالکل غلط اور سراسر بہتان ہے۔ تمام وصول شدہ رقوم کی مفصل فہرستیں پیغام صلح میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مگر یہ حساب کتاب کے خواہان بزرگوار پہلے یہ بھی تو بتائیں۔ کہ خود اُنہوں نے آج تک اس پاک کام میں کیا کچھ امداد دی ہے

بعض پاک اور مقدس الفاظ کا بے محل استعمال

آج کل مذہب کے بارہ میں جو لاپرواہی اور غفلت پھیلی ہوئی ہے۔ اس نے بعض ایسے برے نتائج پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ جو مذہب کے نام کو بھی بٹہ لگانے والے ہیں۔ وہ الفاظ اور پاک خطابات جو کسی وقت کسی پاک اور مقدس انسان کے لئے ہی جائز خیال کئے جاتے

بدمعاشی کو ظاہر کرنے کے لئے چسپاں کیا جاتا ہے۔ اور یا بعض نااہل لوگوں کے جو اپنے افعال و اقوال کے لحاظ سے مذہب سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ اسماء کے شروع میں ان پاک خطابات کی دُم لگائی جاتی ہے۔ آجکل کے مولوی صاحبان کے حالات پر نظر ڈالو۔ بجز چند ایک آپ کو ایسے ملیں گے جو خواہ مخواہ بعض دنیوی اغراض کے لئے مولوی بنا دیئے گئے ہیں اور در اصل انہیں مولویت سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں۔ ایسا ہی آج کل مسلمانوں میں حضرت کا لفظ جو مولوی سے بھی بڑھکر پاک اور مقدس خطاب ہے ایسا گندا خیال کیا جاتا ہے کہ اکثر بدمعاشوں کی بدمعاشی کے اظہار کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی جامع لفظ سمجھا نہیں جاتا۔ اکثر اوقات کسی ایک چالاک اور بدمعاش لوگوں کی نسبت یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں بڑے حضرت ہیں یا یعنی بڑے بدمعاش ہیں۔ کیا ان پاک اور مقدس الفاظ کی ایسی ہتک بالخصوص ایسی حالت میں جب انہی ناموں سے ہم رات دن حضرت نبی کریم صاحب صلعم کا ذکر کرتے اور دیگر بزرگان دین کا نام لیتے ہیں۔ گناہ عظیم میں داخل نہیں؟ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمان اس طرف متوجہ نہیں رہتے۔ دنیوی خطابات تو آج گورنمنٹ کی منظوری کے بغیر کسی شخص کے لئے استعمال کرنا جرم خیال کیا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ مذہب میں اس بات کا بھی لحاظ نہیں رہا۔ ہندوؤں میں آہستہ آہستہ ان باتوں کا احساس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور حال میں ایک مسلمان اخبار میں ان کے مقدس لفظ سوامی کے غیر محل استعمال پر اکثر ہندو اخبارات نے اس کو بہت بُرا منایا ہے۔ کاش مسلمان بھی ان باتوں کا خیال رکھیں۔ اور ایسے الفاظ کی ان کے بیجا استعمال سے ایسی ہتک کرنی چھوڑ دیں۔

آج کل کا اُردو لٹریچر

آج کل اکثر اخبارات اور رسالجات عام اخبار بینی مقاصد کے ساتھ اردو کی خدمت کے بھی بہت حامی اور دعویدار پائے جاتے ہیں لیکن افسوس ہے۔ کہ انہوں نے اس خدمت کا ایسا غلط مطلب سمجھ رکھا ہے۔ کہ جس سے بجائے اردو کی ترقی اور نشوونما کے نہایت گندا اور مخش لباس پہنا دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے آہستہ آہستہ پبلک کے مذاق کو بہت خراب کیا جا رہا ہے یہ مرض مسلمانوں میں بہت ترقی کر رہا ہے۔ اور اکثر اخبارات اپنے مخالفوں کا مقابلہ کرتے وقت اس کمینہ حرکت کے مرتکب ہوتے اور اسی میں اپنی کامیابی خیال کرتے ہیں۔ جس سے عام طور پر اخبار بین پبلک کی طبائع گالی گلوچ کی طرف دن بدن زیادہ مائل ہونے کے علاوہ اردو لٹریچر کی حیثیت بھی بہت گرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا معترض کے اعتراضات کا جواب معقول اور شستہ عبارت میں نہیں دیا جا سکتا؟ لیکن یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جن کو گندی باتوں سے پیار اور انس ہوتا ہے۔ وہ امرء القیس علیہ ما علیہ کے مخالف انشا کا دم بھرنا کو مرتکب خیال کرتے اور بار بار انہیں کے تذکرہ میں لذت محسوس کرتے ہیں اخبارات کے لئے جو قوم کی رہبری اور اسے صحیح راہ پر چلانے کے ذمہ وار ہوتے ہیں۔ یہ باتیں بہت قابل شرم ہیں۔ اور ہم اپنے تمام معاصرین کو ایسی باتوں سے احتراز کرنیکا مشورہ دیتے ہیں۔ اخبارات کا فرض ہے کہ وہ پبلک کو صحیح راستے پر چلانیکی کوشش کریں۔ نہ کہ اُلٹا خود پبلک کے پیچھے لگ کر خود بھی صراط مستقیم کو کھو بیٹھیں +

سر مُنڈاتے ہی اولے پڑے

کچھ عرصہ سے معزز ہمعصر مسلم گزٹ لکھنؤ جو کہ عارضی موت کے بعد ایک قابل اور لائق ایڈیٹر کی کوشش سے دوبارہ زندہ ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی اس دوبارہ زندگی نے بھی زیادہ دیر تک وفا نہ کی۔ اور بعض نالائق حرکات کے باعث اسے دوبارہ جان دینی پڑی۔ گورنمنٹ کے مخالف [illegible] کرنا بے شک اخبارات کا فرض ہے۔ اور سلطنت برطانیہ کے [illegible] بڑی برکات کا موجب بھی ہوتی ہے۔ لیکن نکتہ چینی کرتے وقت [illegible] اور ادب کو بالائے طاق رکھ دینا بھی بالکل نازیبا ہے۔ اور اس سے بجائے قوم کی خدمت کرنے کے اُلٹا نقصان کا باعث ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف فرائض اخبار نویسی کو بھی بالکل طاق نسیان پر نہیں رکھ دینا چاہئے۔ حد مرد ادب کے اندر رہ کر جائز نکتہ چینی پر ہمیشہ کمربستہ رہنا چاہئے۔ کاش ہمارے حریت و استبداد پسند معاصرین اس بات پر غور کریں۔ اور افراط و تفریط سے علیحدہ ہو کر معتدل اور میانہ روی کو ہاتھ سے نہ دیں۔ بہر حال ہمیں اپنے معزز ہمعصر مسلم گزٹ کے ساتھ اس کی دو ہزار کی ضمانت ہو جانے پر دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ سید شبیر حسین صاحب مسلم گزٹ کو بہت جلدی مرنے نہ دیں گے۔ اور زر ضمانت ادا کر کے آئندہ اس پہلی [illegible] کی تلافی کا خیال رکھیں گے +

علمی تماشہ

یہ تماشہ حال میں حکیم مظفر حسین صاحب امروہوی نے ایجاد کیا ہے۔ اس کے بیرل پر اردو حروف تہجی اور ہمیں تک ہند سے خط گلزار میں معہ تصاویر متعلقہ کے درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً الف کے پتہ پر آم اور ب کے پتہ پر بط کی تصویر دی گئی ہے۔ [illegible]

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۴

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

اشاعتِ اسلام یورپ میں!

مسز فدیو جنگ طیبہ بیگم صاحبہ بنت نواب عماد الملک بہادر حیدر آباد ان قابل قدر اور اسلام کا سچا جوش اور درد رکھنے والی مسلمان خواتین میں سے ہیں۔ جو دین کے کاموں میں ہمیشہ سب سے پہلے اور سب سے بڑھکر حصہ لیا کرتی ہیں۔ اگرچہ اس قحط الرجال اور اس سے بھی بڑھکر قحط النساء کے زمانہ میں مسلمان مستورات کا ایک بہت بڑا حصہ دین سے بالکل غافل اور ناواقف اور جاہل دکھائی دیتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اگر غور کرکے دیکھا جائے تو قرآن کریم کا یہ قول کہ واما من ینفع الناس فیمکث فی الارض ہم فائدہ مند چیز کو ہی دُنیا میں قائم رکھتے ہیں ہمیں اب بھی ویسا ہی سچا دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ زمانوں میں تھا۔ اور اس لاپرواہی اور غفلت بھرا ہیں پر سخت تعصب کے زمانہ میں مسز فدیو جنگ جیسی غیور اور دیندار عورتیں اپنے اعمال سے اس کی تصدیق کر رہی ہیں اور ان کے وجود سے مسلمان خواتین کرام کے تاریخی واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

حال میں مسز موصوفہ نے ایڈیٹر صاحبہ شریف بی بی کے ایک مضمون کے جواب میں جس میں اُس نے خواجہ صاحب کے اسلام کو غیر حقیقی اور غلط اسلام بتلا کر عام مسلمانوں کو انکے مقدس کام میں چندہ دینے سے روکا تھا۔ معزز ہمعصر ہمدرد دہلی میں ایک طویل مضمون بعنوان بالا شائع کیا ہے جس میں آپ کی سچی غیرت اسلام اور حقیقی اسلامی حمیت پورے طور پر مترشح ہوتی ہے۔ اور آپ کے ان پاکیزہ خیالات کا پتہ لگتا ہے جو آپ خواجہ صاحب کی شخصیت اور ان کی تبلیغی کوششوں کی نسبت رکھتی ہیں۔ یہ مضمون چونکہ بہت ہی دلچسپ اور تمام اہل اسلام کی توجہ کے قابل ہے اسلئے ذیل میں اسے ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے ✦ ایڈیٹر

بخدمت ایڈیٹر صاحب۔ جناب من! ان چند سطور کو اگر آپ اپنے گرانقدر حق گو و حق پرست پرچہ ہمدرد میں۔ جو اسم بامسمیٰ ہے جگہ دیں تو بہت نہایت ہونگی اخبار شریف بی بی میں انجمن خواتین اسلام حیدر آباد دکن کی اُس ہمدردانہ کاروائی کا تحسین آمیز تذکرہ پڑھکر جو اُنہوں نے بشیر باغ میں جلسہ منعقد کرکے اشاعت اسلام کے لئے روپیہ جمع کرنے میں ظاہر کی تھی۔ بہت مسرت حاصل ہوئی۔ کہ ہمارے ملک کے اور حصوں میں بھی یہ کار خیر منظر امتحان دکھا گیا۔ اور ہم کو امید ہے کہ بہت جلد اس کا اتباع بھی کیا جائیگا۔ یعنی ہر مقام کی خواتین اپنے مذہب کی اشاعت میں کماحقہٗ سرگرمی ظاہر کرکے نرقہ ذکور کے لئے ایک عمدہ مثال قائم کریں گی۔ مگر یہ مسرت مبدل بملال ہوگئی جبکہ ان ہیوں قسطور پر نظر پڑی۔

"لیکن حیدر آباد کی بہنوں کو شاید معلوم نہیں ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے رہنما مولوی نورالدین صاحب مرحوم عام اہل الرائے کو ناسا مسلمان

کرتے تھے۔ پس بہنوں کو اس کا ضرور انتظام کرنا چاہئے۔ کہ جو روپیہ دیں وہ سچے اسلام کی اشاعت میں خرچ ہو"

ان الفاظ کے نظر سے گزرتے ہی ایک تعجب و افسوس کا عالم دل پر چھا گیا۔ اور بیساختہ منہ سے نکلا۔ کہ

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

حکیم نورالدین صاحب مرحوم و مغفور ایک بڑے عالم باعمل تھے جو سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے تھے۔ اُنہوں نے خواجہ صاحب کو غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور وہ اُن کو بھی مسلمان سمجھتے تھے۔ نہ انہوں نے خواجہ صاحب کو کسی کا روپیہ لینے سے منع فرمایا۔ البتہ حکیم صاحب نے اپنے ایک خط میں جو پیغام صلح میں بھی شائع ہوا تھا۔ خواجہ صاحب کو ہندوستان آنے اور چندہ جمع کرنیکے خلاف رائے دی تھی۔ اور یہ ایسی رائے ہے کہ اس میں ان کے کل ہی خواہ متفق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کاش کہ ہماری محترمہ بہن نے جہاں یہ نصیحت کی تھی۔ کہ ہم اپنے چندہ کو سچے اسلام کی اشاعت میں خرچ کریں اُس کے ساتھ ہی ہماری ہدایت کے لئے سچے اسلام کی بھی تصریح فرما دیتیں۔ کہ شیعوں میں ہے یا سنیوں میں احمدیوں میں ہے یا غیر احمدیوں میں۔ مقلدین میں یا غیر مقلدین میں یا دراصل عنقا صفت ہوگئی ہے اور صرف نام ہی نام رہ گیا ہے اور اسلام مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب کی حیثیت پر آگیا ہے واقعی سچے اسلام کی تو ہماری محترمہ بہن نے ایک ہی کہی ہے۔

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند!

شیعہ سنیوں کو اور سنی شیعہ کو حق پر نہیں سمجھتے۔ پھر اگر بیچارے احمدی بھائیوں نے بھی دونوں کو باطل پر سمجھا۔ تو کونسی نئی بات کی۔ اگر ہماری معزز ایڈیٹرس مجھ سے سچے اسلام کی تعریف سننا چاہتی ہیں تو میں بلا تامل کہتی ہوا۔ کہ سچے مسلمان لارڈ ہیڈلے اور وہ سب یوروپین ہیں۔ جنہوں نے اب اسلام اختیار کیا ہے اور انہی کا مذہب پاک اور سچا اسلام ہے اور اُس قسم کا مذہب ہے۔ جو آنحضرتؐ کے شروع زمانہ میں تھا۔ اس لئے کہ یہ لوگ اپنے مذہب کے لئے ہر طرح کی قربانی کرنے کو موجود ہیں۔ جیسی مس لیلی نسیم جس نے اپنے عاشق اور ہونے والے شوہر سے اسلام کی خاطر منہ موڑ لیا۔ اور اُس دین کی محبت کو جس کو وہ حق سمجھتی تھی کل دنیوی منفعت و محبت پر ترجیح دی۔ یا وہ سچے مسلمان ہیں جن کو برکت اللہ صاحب نے خالصتہً للہ اپنی عمر کو وقف راہ خدا کرکے دائرہ اسلام میں داخل کیا ہے۔ جیسے حسن حتا تو جو اپنی کوشش کو تمام و کمال اسلام کی رونق و عزت کے برقرار رکھنے میں خرچ کرتا ہے۔ اور کوئی دنیوی خطرہ اس کو صراط مستقیم سے منحرف نہیں کرتا۔

پس فرمایئے۔ کہ سچے مسلمان یہ صاحب ہیں یا ہم۔ جنہیں اسلام فروشی میں عار نہیں۔ ہم دین و مذہب کو علانیہ اپنے چھوٹے سے چھوٹے نفع پر ترجیح نہیں۔ خیال فرمایئے اور اعتراف کیجئے۔ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آج کوئی مرد و زن مسلمانوں میں ایسا ہوتا جو لطیف خاطر انجمن خدام کعبہ کا رکن نہ ہوگیا ہوتا؟

فتوائے کفر جاری کرنے کی جو کہئے۔ تو ہم کسی کے کافر کہنے سے کافر نہیں ہوجاتے نہ کسی کے مسلمان نہ سمجھنے سے اسلام کی دائرہ سے باہر ہوجاتے ہیں۔ پھر اسکی پرواہ ہی کیا۔ کوئی ہم رومن کیتھولک تو ہیں نہیں۔ کہ کسی پوپ کے ماتحت ہوں [illegible]

یا ایھا الذین امنوا تعالوا الی کلمۃٍ سواءٍ بیننا و بینکم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنے والے سب مسلمان ہیں اور ایک دوسرے کے بھائی ہیں اس کے سوا جو جزوی تفریق ہے۔ وہ ہر شخص کی ذاتی رائے پر مبنی ہے۔ اُس سے دوسرے کو بحث نہ ہونی چاہئے۔

میں اپنی کل مسلمان بہنوں اور خصوصاً ایڈیٹر صاحبہ شریف بی بی سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس تفریق کی بیخ کنی میں سعی کریں اور اُس اخوت اسلامی کو جو کبھی ہمارا حصہ تھی پھر جگائیں۔

یہ قوم و ملت کا حق اپنی ماؤں۔ بہنوں بیٹیوں پر ہے۔ کہ وہ اپنے نیک دل۔ پاک خیالات اور سچی محبت کے برقی اثر سے صدہا سال کی فولاد تعصب کی بیڑیوں اور بندھنوں کو توڑ دیں۔ اور انہی کے نازک ہاتھ اس کام کے اہل ہیں۔ کہ تفریق کے خاروں کو جو قوم کے پودوں کے نشو و نما میں سد راہ ہیں۔ جڑھ سے اکھاڑ کر پھینک دیں۔ اور صلح و محبت کا فرشتہ بن کر یکجہتی کی روح قوم میں پھونک دیں۔

اپنے مذہب و ملت کی سچی محبت چاہئے کہ ہم کو اس کام پر آمادہ کردے ورنہ نصیب دشمناں وہ دن دور نہیں۔ جب ہم ان تفرقوں کے ہاتھوں رسنگے اور گھر پھونک کر تماشہ دیکھینگے۔

نظر حق بیں و گوش ہوش شنوا رکھنے والے غور فرماویں۔ کہ اگر کسی نے جماعت احمدیہ میں سے کوئی کلمہ نازیبا عام مسلمانوں کی نسبت کہا ہو تو اس میں خواجہ صاحب کا کیا قصور ہے۔ وہ خود تو یہ اعتقاد نہیں رکھتے اور ہر شخص اپنے ہی اعتقاد کا ذمہ وار ہوسکتا ہے۔ خواجہ صاحب تو ایسے پکے اور سچے مسلمان اور اپنے مذہب کی محبت میں اس طرح سرشار ہیں۔ کہ دل سے بے ساختہ یہ کلمہ نکلتا ہے۔ کہ کاش دو تین سو ہی مسلمان ایسے اور ہوتے۔ وہ سب مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور کسی ذاتی فخر و مباہات کے خواہاں نہیں۔ مگر کوئی منصف مزاج مسلمان ان کے مذہبی جوش کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے ایسی راہ میں قدم رکھا جس پر چلنے کی کسی اور کو جرأت نہ ہوئی۔ اور ایسے کام کو جس کے شیدائی اسلام مدت سے متمنی تھے۔ مگر امکان کے احاطہ سے خارج تصور کرتے تھے کر دکھایا۔ پس کیا ایسا شخص جس نے اپنا جان و مال سب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کردیا ہو۔ اس قابل نہیں۔ کہ ہم اس کی عظیم خدمت کا احساس کرکے اُس کی قدر دانی کا پورا ثبوت دیں۔ مگر نہیں ہم ایسا نہیں کرتے اور نہ کرسکتے ہیں اس لئے کہ کسی کی خوبی اور قابلیت کا احساس کرنا ان زندہ دل قوموں کا حصہ ہے۔ جنہیں اب ہمارا شمار نہیں یہ بھی ایک علامت ہماری قوم کے روز افزوں ادبار کی ہے۔ کہ ہم کبھی کسی موقع کو غنیمت نہیں سمجھتے۔ نہ کسی ایسے شخص کی قدر کرتی ہیں۔ جو ہمارے لئے اپنی جان و مال کو وقف کردیتا ہے بلکہ اُلٹا اس کے سد راہ بنتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں۔

یہ شومئے قسمت کی ایک دلیل ہے کہ ہم کو اپنی بھلائی بُرائی نہیں سوجھتی اور نہ اپنے خیر خواہ و بد خواہ میں امتیاز کرسکتے ہیں۔ ہمارے نفس میں سوائے خود پرستی کے کسی چیز کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔ کل حمد و ثنا کا سزاوار ہر شخص اپنے ماسوا کسی کو نہیں سمجھتا۔ جہاں کسی شخص نے کوئی کار نمایاں کیا یا ہمت مردانہ کی داد دی خلوص نیت سے قوم و دین کی بھلائی چاہی تو خود ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اگر کسی اور قوم میں کوئی شخص ایسا کام کرتا۔ جیسا خواجہ صاحب ہمارے لئے کر رہے ہیں۔ تو اس [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۴

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی چٹھی منقول از ٹائمز لنڈن

قرآن کریم پر نئی روشنی

جناب من عنوان بالا پر جو آپ کے ۲۵ راپریل کے کالموں میں ایک مضمون شائع ہوا۔ اُسے میں نے نہایت دل لگی کے ساتھ پڑھا۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ کیمبرج میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم سودہ کی بنیاد پر بعض مختلف عبارات اور بعض ایسی مزید عبارات دریافت کرلی ہیں۔ جو موجودہ قرآن میں نہیں۔ میں سودہ کے قابل اعتبار ہونے پر توسردست کچھ لکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ امر پیش از وقت ہے لیکن راقم مضمون کے ان اختلاف کے لئے بطور نمونہ جو کچھ پیش کیا ہے۔ وہ کوئی عمدہ انتخاب نہیں۔ اور اگر ڈاکٹر منگانا ہی اس انتخاب کا ذمہ وار ہے تو اس سے اُن کی علمی قابلیت چنداں باوقعت نظر نہیں آتی۔ آپ کے مضمون میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر منگانا نے ۵۳ صفحے پڑھ لئے ہیں۔ اُن میں انہوں نے ۲۵ عبارات مختلفہ دریافت کرلی ہیں اور چار ایسی عبارات ہیں۔ جو موجودہ قرآن میں نہیں۔ اور وہ ایسی ہیں۔ کہ جو زید ابن ثابت کے نسخے سے بہتر ہیں مثال کے طور پر سورت (بنی اسرائیل) کی پہلی آیت کو پیش کیا گیا ہے۔ موجودہ آیت قرآنی کے معنے تو یہ ہیں کہ ہم نے حرم (مسجد اقصیٰ) کے گرد و نواح کو بابرکت کیا۔ حالانکہ ڈاکٹر منگانا نے جو دریافت کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم حرم (مسجد اقصیٰ) کے آگے جھکے ۔ (یہ ٹائمز کی عبارت کا اقتباس ہے)

ایک معمولی سے معمولی لیاقت کا انسان بھی اپنی اس خاص دریافت کے اشتہار کے لئے اس آیت کو انتخاب نہ کرتا۔ اور میں ڈاکٹر منگانا کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اس امر پر مزید غور کرلے پیش ازیں کہ اپنی اُس خاص شہرت کو۔ جو اُسے بقول اُس کے بطور پروفیسر السنہ شرقیہ موصل کالج کے حاصل ہوگی۔ معرض خطرہ میں ڈالے۔

قرآن کی قرأت میں مختلف قرأتوں کا دریافت کرلینا کوئی نئی دریافت نہیں۔ ڈاکٹر منگانا اگر چاہے۔ تو میں اُسے بکثرت ایسے اختلافاتِ قرأت عبارات قرآن مہیا کر دیتا ہوں۔ لیکن وہ اس بات کو خوب یاد رکھے۔ کہ قرآن میں اختلاف قرأت وہ معنی نہیں رکھتا۔ جو بائبل میں اختلاف قرأت سے مُراد لی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی بعض آیات کی تو قریبًا دس مختلف قرأتیں بھی ہیں۔ لیکن یہ اختلاف بعض قرآنی الفاظ کے تلفظ اور حرکات وسکنات تک محدود ہے۔ اس کا ذمہ وار عرب کے مختلف مقامات کا مختلف تلفظ ہے۔ اور ان مختلف قرأتوں کا قطعًا کوئی اثر معانی پر نہیں پڑتا۔ میں یہاں مثال کے طور پر ایک آیت کو پیش کرتا ہوں۔ جو ہر ایک سورۃ کے شروع میں ہوتی ہے۔ یعنے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)۔ ہم یہاں اس کی تین قرأتیں دیتا ہوں اگرچہ تین سے بھی زیادہ قرأتیں ہیں (الف) بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم (ب) بسم اللہ الرحمٰنَ الرحیمَ (ج) بسم اللہ الرحمٰنُ الرحیمُ اسی طرح سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کا آخری حصہ تین مشہور قرأتیں رکھتا ہے۔ یعنے مالکِ یوم الدین ۔ مَلکِ یوم الدین ۔ ملاکِ یوم الدین۔ لیکن ان قرأت مختلفہ سے معانی پر کوئی اثر نہیں۔ رہا ڈاکٹر منگانا کی دوسری بات متعلقہ سورۃ ۱۷ آیت اول۔ سو جو اُس سے بظاہر غلطی ہوئی ہے اُس کے سمجھنے کے لئے آپ کے ناظرین کو پہلے عربی عبارات کے طریق املا سے واقف ہونا چاہئے۔ عربی زبان میں حرکات وسکنات وغیرہ تحریر میں کبھی نہیں دی جاتیں۔ اور اگر کسی ضرورت پر دینی بھی ہوں تو حرکات وسکنات الفاظ کے متن میں نہیں دی جاتیں۔ بلکہ لفظ کے اوپر یا نیچے۔ یہ حرکات وسکنات وغیرہ صرف ایسی کتابوں میں دی جاتی ہیں۔ جو عجمی لوگوں یا زبان عربی کے مبتدیوں کے لئے مقصود ہوتی ہیں۔ میں مثال کے طور پر تین حرف ب۔ ر ک لیتا ہوں۔ جو برک کی شکل میں لکھے جاویں گے۔ اِن تین حروف کو مختلف حرکات وسکنات کے ساتھ مختلف طریق پر پڑھا جا سکتا ہے۔ بَرَکْ۔ بِرْکْ بُرْک ۔ بَرَکَ۔ بِرْکِ علیٰ ہذا القیاس عربی تحریر میں حرکات سکنات تو نہ ہونگی لیکن عبارت کا سیاق وسباق فوراً پڑھنے والے کو دکھلا دیگا۔ کہ کون سے حرکات وسکنات یہاں ضروری ہیں۔ اسلام جب تک عجمی قوموں میں نہیں گیا تھا۔ تو اس کی عبارات پر بھی کتابت میں حرکات وسکنات نہ دکھلائے جاتے تھے۔ لیکن جب عجمی قوموں میں اسلام پھیلا۔ اور قرآن کی ضرورت ہوئی تو پھر شاید یوسف بن حجاج کے زمانہ میں قرآن کریم کے متن پر یہ حرکات وسکنات دیئے گئے تھے۔

اب اگر اس امر کو ذہن میں رکھ لیا جاوے تو ڈاکٹر منگانا کی تجویز کردہ اختلاف۔ آپ کے ناظرین اخبار کو ایسے نظر نہ آویں گے۔ میں یہاں اوّل ساری آیت کا ترجمہ دے دیتا ہوں۔ جو زیر بحث ہے۔

(اقصیٰ کی طرف۔ گرد و نواح کو ہم نے برکت دی ہے")

اب اس آیت میں متنازعہ فیہ لفظ بارکنا ہے۔ جس کے معنے ہم نے برکت دی ہیں۔ لیکن اگر اس کو بَرَکنا پڑھا جاوے۔ تو اس کے معنے ہو جاتے ہیں کہ ہم جھکے۔ اب قرآن کریم کے قدیمی نسخہ کو اُٹھا لو۔ جہاں حرکات وسکنات وز وابد نہ دیئے ہوں۔ وہاں صرف ہم برکنا لکھا پاویں گے۔ اس کو خواہ بارکنا بمعنے ہم نے برکت دی پڑھو۔ خواہ بَرَکنا بمعنے ہم جھکے پڑھو۔ جیسا کہ سیاق وسباق عبارت کا منشا ہو۔

ہمارے پاس بہت سے ایسے وجوہ ہیں۔ کیا صرفی نحوی اور کیا اور جس کی رو سے ہم یہاں بارکنا بمعنے ہم نے برکت دی یہاں پڑھیں گے۔ ڈاکٹر منگانا کی کتاب کے نکلنے پر ہم اُن وجوہ کو مفصل لکھیں گے۔ لیکن اگر کسی میں معمولی عقل اور عامیانہ فہم بھی ہو۔ تو وہ ڈاکٹر منگانا کی تجویز کردہ قرأت کبھی نہیں پڑھ سکتا۔ ڈاکٹر منگانا کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ برکنا کا فاعل یہاں خدا ہے انسان نہیں خدا کہتا ہے۔ ہم نے مسجد اقصیٰ کے اردگرد کو برکت دی نہ یہ کہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد جھکے۔ خدا کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وہ کسی مندر ہیکل یا مسجد کے سامنے جھکا۔ نہ صرف ایک نہایت ہی بیہودہ امر ہے۔ بلکہ یہ ایک باجابانہ حملہ ہمارے اُس مسلم عقیدہ اور مفہوم پر ہے جو ہم خدا کے متعلق رکھتے ہیں۔ خدا کسی جگہ کو برکت تو دے سکتا ہے۔ لیکن اُس کے آگے نہیں جھکا کرتا۔ یہ امر ہرگز قرآنی متن کو بہتر نہیں بناتا۔ ڈاکٹر منگانا نے بَرَکنا کا فاعل انسان سمجھ لیا ہے۔ جس سے یہ غلطی واقع ہوئی ہے

اگر صرف بَرَکنا کو سامنے رکھکر اس نے بارکنا کی جگہ بَرَکنا پڑھنا لازمی سمجھا پر ایک نئی دریافت کے اعلان کے لئے کود پڑا ہے۔ تو اسے اس مسودہ پر دیدہ ریزی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کوئی قدیمی نسخہ قرآن جس پر حرکات وسکنات نہ ہوں۔ وہ منگالے اور ایک دو نہیں سینکڑوں اختلافات تجویز کرے۔ ۵ مئی

خواجہ کمال الدین امام مسجد ووکنگ

اسلامی ممالک میں مسیحی مدارس کے قیام کی تجویز

مسیحیوں کی حوصلہ مندی اور جد و جہد دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں۔ جہاں عیسائیت کا جھنڈا گاڑنے کی پوری کوشش نہ کی گئی ہو۔ یہ کوشش اب بڑھتے بڑھتے اسلامی ممالک کے ایک بہت بڑے حصہ میں پورے زور سے رونما ہو چکی ہے۔ چنانچہ تازہ ہمعصر جہان اسلام کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کی مذہبی مجلس نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ علاقہجات قفقاسیا۔ اور صوبہ خرسون میں مبشرین دین المسیح کے تین ایسے مدارس کھولے جائیں۔ جن کی ساری کوشش آرتھوڈکس مذہب پھیلانے پر صرف ہو۔ اور پادریوں کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ جہاں تک ہو سکے نئی نسل یعنی مسلمانوں کے بچوں کو عیسائی بنائیں۔

کیا مسلمانوں کے لئے اب بھی جاگنے کا وقت نہیں آیا؟ اسلامی ممالک میں مذہب کی طرف سے آج کل بہت غفلت برتی جارہی ہے اور وہ تھوڑا بہت جوش جو ہندوستانی مسلمانوں میں موجزن ہے۔ وہاں اسکا بھی نام نہیں۔ ہاں مذہب کی آڑ میں دنیوی فوائد کے حصول و مقبوضات کی حفاظت بہت ترقی پذیر ہے۔ لیکن حقیقت اسلام کو بالکل نظر انداز کیا جارہا ہے۔ اور تمام مقبوضات اسلامیہ میں مسیحیت کی اس بڑھتی ہوئی رو میں بہ جانے سے اپنے آپ کو بچانے کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس پر پادریوں کا بڑھتا ہوا تسلط اور بھی ستم ڈھا رہا ہے۔ آج کل مذہبی آزادی کا رواج بڑھ جانے کے باعث پادری بے شک بے روک و ٹوک بلاد اسلامیہ میں اپنا کام شروع کر سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ باوجود زیادہ حقدار ہونے کے اس آزادی سے فایدہ نہیں اُٹھاتے۔ اور اپنے مذہب کو غیروں کے دستِ تظلم سے بچانے کے لئے مبلغین کی کوئی ایسی جماعت نہیں بناتے۔ جو غیروں کے اعتراضات کا پورے طور پر دفعیہ کرسکے اور اسلام کی خوبیوں اور محاسن کا سکہ ان کے دلوں میں بٹھائے۔

مشن سکولوں میں مسلمانوں کی دُرگت

اس وقت اکثر ممالک میں مسیحی سکول عیسائیت کی اشاعت میں بہت بڑی امداد دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کے بہت سے بچے ان سکولوں میں اپنے پیارے آقا کی نسبت کی برائیاں سن سن کر اسلام سے مُنہ پھیرتے اور حلقہ بگوش مسیحیت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان بیچاروں کو بالکل ناواقفیت کی حالت میں اکثر ایسی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ جن سے ان کی طبائع میں اسلام کی نسبت نفرت جاگزین ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا باعث خود ان بچوں کے ماں باپ ہیں۔ جو اپنی اولاد کو دنیوی تعلیم کی خاطر جان بوجھ کر پادریوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور اپنے مذہب سے انہیں

دل کی صاف وشفاف تختی پر جو کچھ بھی نقش کرنا چاہیں۔ آسانی سے کر لیتے ہیں۔ یہ تو حال ہندوستان کا ہے۔ اب متذکرہ بالا تجویز کے مطابق اسلامی ممالک میں بھی یہی جادو چلنے والا ہے۔ یورپ کی ہمسائگی نے ترکوں کی ظاہری شکل وشباہت پر تو یہاں تک اثر کر رکھا ہے۔ کہ اگر ترکی ٹوپی ان کا ایک امتیازی نشان نہ ہوتی۔ تو شاید من تشبہ بقوم فھو منھم کی حدیث انہیں پر صادق آتی۔ اب دیکھیئے عیسائیت کا یہ ایک تازہ حملہ جوان کے رُوح حیات یعنے دین و ایمان پر ہونے والا ہے کیا گل کھلاتا ہے۔ اور ان کے بچے مسیحی مکاتب کے ذریعہ سے کس حالت کو پہنچتے ہیں۔ خدا ہی ہے۔ جو آج تک اپنے وعدہ کے موافق اسلام کی حمایت وحفاظت میں غیب سے امداد کر رہا ہے۔ ورنہ مسلمانوں کی غفلت سے تو خدا جانے کیا کچھ ہو گیا ہوتا۔ بہرحال ان امور کی طرف مسلمانوں کی زیادہ توجہ لگا رہے۔ اور کم از کم ممالک اسلامیہ میں تو مسلمان بچوں کے تثلیث کے معتقد ہونے سے پیشتر حفاظت اسلام کا کوئی معقول انتظام ہونا چاہیے

دریائے فرات پر ایک عیسائی کمپنی کا قبضہ

کچھ روز ہوئے ہیں۔ عثمانی اخبارات کے ذریعہ سے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ دریائے فرات پر ایک عیسائی کمپنی خرید جہازات کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ اپنا تسلط جمانا چاہتی ہے۔ اور اس نے شروع میں ایک چھوٹے سے سٹیمر کے چلانے کی اجازت لیکر آہستہ آہستہ چار سٹیمر چلانے کا اختیار حاصل کر لیا۔ اور ان پر عثمانی علم کی بجائے جو کہ [illegible] کی شرائط میں داخل تھا۔ یونین جیک کا پھریرا بلند کیا۔ لیکن بالآخر اس پر بھی صبر نہ کرکے سلطان عبد الحمید خان سے تمام عثمانی سٹیمروں کو جو دجلہ وفرات میں چلتے ہیں۔ خرید لینا چاہا۔ مگر جرمنی کی مداخلت اور مخالفت نے اسے ایسا کرنے نہ دیا۔ یہاں تک تو خیریت تھی۔ لیکن اب ایک عربی اخبار الحق سے یہ سن کر ٹرکی کی ناعاقبت اندیشی اور غفلت پر بہت افسوس ہوا۔ کہ بالآخر اس کمپنی نے تمام عثمانی سٹیمر خرید لئے اور اب گویا تمام دجلہ وفرات اس کمپنی کے قبضہ میں ہے۔ اور اگر دولت عثمانیہ ان اطراف کو اپنی فوج بھیجنا چاہے۔ تو یہ اس کمپنی کی مرضی پر موقوف ہے اگر اجازت مل جائے۔ تو خیر ورنہ ٹرکی اس بارہ میں بالکل بے دست و پا ہے اسلامی مملکتوں کی یہ روزافزوں تباہی اور تنزل نہایت رنجدہ ہے اگر ایک طرف ٹرکی کے ان تازہ انقلابات اور اصلاحات کو دیکھا جائے جو جنگ بلقان کے بعد عمل میں آنی شروع ہوئی ہیں۔ اور دوسری طرف ان افسوسناک خیز واقعات کو مدنظر رکھا جاوے۔ تو یہ متضاد حالات کم از کم ہم ہندوستانیوں کے لئے بہت ہی حیرانی اور تاسف کا موجب ہیں۔

لاہور سے ایک روزانہ انگریزی اخبار کے اجرا کی تجویز!

یوں تو لاہور پولیٹیکل حالات کا بہت زور شور ہے۔ اور یہاں پریس کی حالت دوسرے شہروں سے نسبتًا بہت بڑھی ہوئی ہے۔ لیکن ہندو اخبارات کا حصہ اس میں زیادہ ہے اور وہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں کے ذریعہ سے ملک و قوم کی خدمت میں منہمک ہیں۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں میں سارا زور اردو اخبارات پر ہی ہے۔ اور کوئی ایسا وقیع پرچہ موجود نہیں جو اُردو پریس کی کمزوریوں کو جو حکام کے لئے اجنبی زبان ہونے کے باعث اس کو لاحق ہو رہی ہیں۔ پورے طور پر رفع کر سکے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ آخرکار مسلمانوں نے اس افسوسناک کمی کو محسوس کیا۔ اور وہ اس بات کے درپے ہوئے۔ کہ انگریزی میں بھی یہاں سے ایک روزانہ پرچہ شائع کیا جائے۔ جو قوم کی حقیقی نیابت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ چنانچہ اس مطلب کی ایک چٹھی لاہور کے کئی سربرآوردہ لوگوں کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جن میں آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب۔ خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب سابق ایڈیٹر آبزرور کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس ضروری تحریک میں جن بلند ارادوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے اس کام کی اہمیت اور اسکے وسیع پیمانہ پر جاری ہونے کی ضرورت پورے طور پر مترشح ہوتی ہے اور اسی لئے محرکین نے اسے عمل میں لانے سے پیشتر خریداروں کی ایک بہت بڑی تعداد کا مہیا ہونا ضروری قرار دیا ہے ایک تازہ لوکل ہمعصر سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسکے چیف ایڈیٹر خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب ہونگے خان صاحب کی سابقہ خدمات کا پتہ اخبار آبزرور کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا مقابلہ کرنے سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ اور اگرچہ آبزرور کی موجودہ حالت بھی اسکی ظاہری صورت کے لحاظ سے ابھی بہت کچھ قابل اصلاح ہے لیکن ان باطنی اور معنوی خوبیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کچھ عرصہ سے اسمیں پیدا ہو گئی ہیں خانصاحب کی قابلیت پر ایک خاص امتیازی اور ترقی بین نظر آتا ہے اسلئے ہم اسکے مجوزین و محرکین سے امید رکھتے ہیں کہ حق بجانب ہیں کہ وہ خانصاحب کو پہلے سے زیادہ آزادی رائے دیتے اور [illegible]

منقولات

موت زندگی کا خاتمہ نہیں ہے۔

از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی

منقول از ریویو آف ریلیجنز آف بابت ماہ اپریل ۱۹۱۴ء

(گذشتہ سے پیوستہ)

پس نتیجہ یہ نکلا کہ الہام کیا ہے۔ عقل کا رہبر۔ عقل کا ہادی۔ جہاں عقل عاجز رہ جاتی ہے وہاں الہام دستگیری فرماتا ہے اور وہ عین عقل بلکہ خود عقل کو تکمیل پر پہنچانے والا ہوتا ہے۔ یہ غلط بات ہے کہ الہام کچھ ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو خلاف عقل ہیں۔ بلکہ وہ ان باتوں کی عقدہ کشائی کرتا ہے جو بالاتر از عقل ہیں اور بالاتر از عقل ہونے میں اور خلاف عقل ہونے میں فرق ہے جو ظاہر ہے خلاف عقل یہ ہے کہ کوئی کہے کہ دو اور دو پانچ ہوتے ہیں۔ یا ایک برابر نہیں کے باتیں برابر ایک کے یہ باتیں الہام بھی نہیں بتاتا۔ الہام تو ان باتوں کی جو عقل کی رسائی سے باہر ہیں حقیقت کے راستے سے عقدہ کشائی فرماتا ہے۔ اور عقل کو اس عالی مقام کی طرف رہنمائی کرتا ہے جہاں آپ سے اسکو پہنچنا ناممکن تھا۔ عقل کو دھکے نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی دستگیری کرتا ہے۔ اسی لئے عقل جوں جوں ترقی کریگی الہام ربانی کی ہمیشہ تائید کریگی۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ ان تمام علوم الہیات و روحانیات میں جن کے ساتھ انسانی ہستی کے راز کی عقدہ کشائی وابستہ ہے اور جن پر نجات کا دار و مدار ہے۔ محض عقل رہبر نہیں ٹھہر سکتی جب تک الہام کی دستگیری ساتھ نہ ہو۔ کیونکہ جب سے انسانی ہستی معرض وجود میں آئی۔ اور اس میں خود شناسی و خود اختیاری کا مادہ پیدا ہوا۔ وہ اپنے افعال کا جہاں تک اسکو وسعت اور مقدرت دیگئی ہے۔ ذمہ دار ٹھہرا۔ پس جیسا کہ نجات کے صحیح اور یقینی علوم کا دنیا میں سب سے پہلا انسان محتاج تھا۔ ویسا ہی بعد میں مختلف ازمنہ میں نسل انسانی کو اس کی ضرورت رہی اور ویسی ہی ضرورت آج بھی ہے۔ اور آیندہ بھی رہیگی۔ عقل انسانی جب اسوقت تک ناقص اور نامکمل ہے تو پہلے زمانوں کا پوچھنا ہی کیا ہے۔ اور آئندہ نقص اور تکمیل کا سلسلہ جاری ہے پس بنا بریں نجات کی راہ جسے مذہب کہنا چاہئے۔ بغیر الہام کی مدد کے محض عقل سے انسان نہیں پا سکتا تھا۔ اور نہ اب پا سکتا ہے۔ اور نہ آیندہ کبھی پانے کی توقع عقلاً ہو سکتی ہے۔ پس مذہب کی بنیاد الہام پر ہوئی ہاں یہ سچ ہے کہ الہام عقل کے خلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ عقل کے نقصوں اور کمزوریوں کو دور کرنیوالا اور اس کی رہنمائی کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور اُسکو ان مقامات عالیہ پر پہنچانیوالا ہوتا ہے جہاں وہ از خود پہنچنے سے عاری تھی۔ پس ان معاملات میں الہام کی گواہی کو سب پر مقدم اور فائق سمجھنا ضروری اور لازمی ہے اور عقل کی گواہیاں اسکی تائید میں ہونی چاہئیں۔ یہ مسئلہ کہ موت زندگی کا خاتمہ نہیں یہ بھی اسیقسم ایک مسئلہ ہے۔ جہاں الہام کی گواہی سب سے مقدم اور عقل کی گواہی اسکی تائید میں اسکی مصدق سمجھی جانی چاہئے۔ اتنا سمجھ لینے کے بعد اب اصل مسئلہ پر غور کرنا چاہئے۔ وما توفیقی الا باللہ وماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس مسئلہ (یعنے موت زندگی کا خاتمہ نہیں ہے) میں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے عقل کے ہاتھ میں یقین کے طور پر کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ حق الیقین کے طور پر تو جبھی معلوم ہو سکتا ہے۔ جب کوئی خود مر کر تجربہ کرے۔ البتہ قوانین نیچر کی موجودہ تحقیقات جہاں تک پہنچی ہے۔ اس کی بنا پر عقل ایک نتیجہ نکالتی ہے جسے ظن غالب سے بڑھکر درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ بعض قوانین نیچر اور بھی ایسے باریک اور مخفی در مخفی ہوں کہ ان تک ابھی تحقیقات کی رسائی نہیں ہوئی۔ اور اس وجہ سے نتیجہ غلط نکلے۔ اور یہی وجہ ہے کہ علوم مروجہ سائنس میں بھی بعض دفعہ نتائج نکالنے میں غلطی لگ جاتی ہے بہت سے باریک در باریک اسباب ایسے ہوتے ہیں جن پر نظر تحقیق نہ پڑنے کی وجہ سے بعض دفعہ نتیجہ لکل آتا ہے۔ جسکو واقعات جھٹلا دیتے ہیں۔ پس جب یہ بالکل ممکن ہے کہ علم روحانیت کے بعض قوانین پر عقل کی ابھی تک رسائی نہ ہوئی ہو۔ اور جیسا کہ واقعات میں ہے یونہی تو پھر عقل کے نتیجہ کو ظن غالب سے ہرگز ہرگز زیادہ درجہ نہیں دیا جا سکتا یا زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ قوانین نیچر کی موجودہ تحقیقات کے مطابق ایسا ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ضرور ایسا ہی ہے۔ کیونکہ یہ بالکل سچ ہے کہ خود خالق کائنات ہی بتلائے تو بتلا سکے کہ موت زندگی کا خاتمہ ہے یا نہیں اور اسی کا ارشاد یقینی ہو سکتا ہے باقی سب تکے اور ڈھکو سلے ہیں۔ پس پہلے ہمیں عقل کے استدلال اور اخذ نتائج پر غور کرنا چاہئے۔ اور بعد ازاں الہام کا آخری اور یقینی فتویٰ حاصل کرنا چاہئے۔ وباللہ التوفیق۔ (باقی دارد)

ٹریکٹ شایع ہو رہے ہیں

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جن احباب کو ٹریکٹوں کی ضرورت ہو وہ سیکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے محصولڈاک بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

مراسلات

ایک حل طلب معمہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء فرماتے ہیں ؎

بکار دین نہ ترسم از جہانے ٭ کہ دارم رنگ ایمان محمد

اور پھر حضور اپنی اور جماعت احمدیہ کی مسلمانی کا ثبوت دوسرے مسلمانوں کے اطمینان کیلئے ان الفاظ میں دیتے ہیں ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

کیا ان الفاظ میں کوئی دھوکا یا کسی تاویل کی گنجائش یا کوئی چھپی ہوئی شرط ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ پھر جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سوائے بغیر کسی کو مسلمان تسلیم ہی نہیں کر سکتے۔ وہ خدا را غور فرما دیں کہ اگر آپ لوگ دوسرے مسلمانوں کے سامنے صرف اس اظہار سے کہ ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ٭ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

مسلمان سمجھے جا سکتے ہو۔ تو پھر دوسرے مسلمان اسی بات کے اعتقاد و اظہار سے کیوں مسلمان نہیں اور کیا دوسرے مسلمانوں کا یہ حق نہیں کہ وہ آپکو یہ جواب دیں کہ چونکہ ہمارے امام و پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہم مرزا صاحب کو امام و پیشوا ہی نہیں مان سکتے۔ کیونکہ اگر ایک لمحہ یا ایک دم کیواسطے بھی ہم حضرت مرزا صاحب کو امام و پیشوا مان لیں تو اس ایک لمحہ یا ایک دم کے واسطے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری لازم آجاتی ہے اور بقول مرزا صاحب ؎

یک قدم دوری ازاں عالی جناب ٭ نزد ما کفر است و خسران و تباب

ہمارے نزدیک بھی باعث کفر ہے اور جس طرح صاحبزادہ کے نزدیک ایک وقت میں دو خلیفے نہیں ہو سکتے۔ ہمارے نزدیک بھی ایک وقت میں دو امام و دو پیشوا کسی کے ہونا درست نہیں ہے۔ امید ہے کہ حضرت میاں صاحب جنہوں نے بقول حضرت خلیفۃ المسیح کفر اور اسلام کے مسئلہ کو نہیں سمجھا بمعہ اپنے ہم خیال مریدوں کے غور فرما دیں گے اور ایک صاف اور سیدھی بات کے ہوتے ہوئے حضرت اقدس کی کتابوں اور اقوال میں اختلاف ظاہر کرنیکی فضول کوشش سے باز رہ کر آپ پر کسی قسم کی بدظنی کا دروازہ نہیں کھولینگے۔ ورنہ بقول حضرت اقدس ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین ٭ دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

خاکسار شاہ امیر

ایڈیٹر الحکم کی تفرقہ اندازکوشش

ہمارا خیال تھا کہ اڈیٹر صاحب الحکم مدت سے ایسے مضامین شائع کر رہا ہے جس سے خواہ مخواہ کل قوم میں تلوہ اور پھر اس سے گذر کر خاص کر احمدی جماعت میں تفرقہ پڑ رہا ہے۔ اور وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ بلکہ اسکو اصلاح اور اخلاقی جرات کہہ رہا ہے کیونکہ ہم کو یقینی علم ہے کہ اللہ تعالےٰ احمدی قوم کو ضعف و جیسے قابل نفرت فعل سے بچاتا رہیگا۔ اور ایسے شخص کی نسبت کوئی بدظنی نہیں ہو سکتی جو کہ قادیان میں مدت مدید تک حضرت مسیح و خلیفۃ المسیح کی صحبت میں رہ چکا ہو۔ اور خواجہ صاحب جن اشخاص کو احمدی قوم میں فساد ڈالنے کا ٹھیکہ دار وغیرہ فرمایا کرتے تھے۔ ان سے مطلب ہم وہ مولوی سمجھتے تھے۔ جنکی عزت صرف ہماری مخالفت سے ہے اور ان کا سا گندا دقات ہمارے اندر فساد ڈالنے کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ تمام دنیا کو معلوم ہے۔

لیکن ہم اڈیٹر صاحب الحکم کے شکور ہیں۔ کہ اس نے ہمیں اسی غلط فہمی کے اندھیرے سے نکال دیا۔ اور ہمیں علم دیا کہ وہ اپنی کرتوت کو اس حد تک ذلیل نفرت خیال کرتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے اشارات کو بھی نہایت مذموم شکل میں اپنی طرف نسبت کرنے سے نہیں جھجکتا۔ اس کے بعد جو کچھ اڈیٹر صاحب الحکم لکھے اس نے ہمارے اس یقین کے واسطے سامان مہیا کر دیا۔

اڈیٹر الحکم نہایت سخت دشمن کی شکل میں نمودار ہو کر گورنمنٹ کو خواجہ صاحب کے برخلاف آمادہ کرنے کی بے فائدہ کوشش کرتا ہے اور قوم کو تحریک کرتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے برخلاف جلسے کر کے انکے اس فعل سے بیزاری ظاہر کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ احمدی قوم میں کوئی ایسا احمق نہیں ہے۔ جو کہ ایک نہایت ہی غیر ذمہ وار شخص کے قابل نفرت آواز پر کان دھریگا۔ اور نہ گورنمنٹ ایسی ابلہ فریبیوں میں آ سکتی ہے۔ البتہ اڈیٹر صاحب الحکم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ اور قوم اور ملک کو خود قیاس کرنے کا موقعہ ملا۔ کہ اڈیٹر صاحب الحکم کس قماش کا آدمی ہے۔ الحمد للہ۔

جناب مسیح موعود رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیق و متابعت میں لوگوں نے ابھی تک صداقت اور راستی کے قبول کرنے کے معاوضہ میں تکالیف ہی تکالیف دیکھی ہیں اور ابھی تک انکا لیف بھگت رہے ہیں۔ کوئی دنیاوی فائدہ نہیں ہے۔

اگر کوئی مرزا صاحب کا مرید ہے۔ تو وہ گورنمنٹ کے برخلاف کیا اسکے دشمن کا بھی دوست نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میرزا صاحب کی یہی تعلیم ہے جو ہمیشہ سے کئی اعلان اپنی کتابوں میں اور اشتہارات میں [illegible]

آمد کے انکار کے ملہ میں کفر کا بھار اپنے سر پر لیا ہے۔ پس کوئی انکا مرید گورنمنٹ کا بدخواہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ صاحبزادہ صاحب کے مرید ہوں۔ یا مرزا صاحب مغفور کے لیکن اگر مرزا صاحب کی کوئی خفیہ تعلیم اور بھی ہے جو ہم باہر کے رہنے والوں کو معلوم نہیں۔ اور اڈیٹر الحکم اور اس کے ہم خیال اس سے واقف ہیں۔ تو ہم ان کو اللہ تعالےٰ کی قسم دیکر پوچھتے ہیں۔ کہ اسکو شائع کرے۔ تاکہ ہم اندھیرے سے روشنی میں نکل آویں کیونکہ اڈیٹر صاحب الحکم نے اخلاقی جرات اور اصلاح کا بہت بڑا دعویٰ کیا اور اس سے بڑی اصلاح اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ اب بھی اللہ تعالےٰ سے ڈر کر اپنے ذاتی عناد اور طمع و نفع کے واسطے قوم کو بدنام نہ کرے

اڈیٹر الحکم کی نسبت ہم احمدی گرامی صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب و حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب و خانصاحب محمد علی خان کی رائے جانتے ہیں اور ہمیں یقین ہے۔ کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولینگے۔ اگر اڈیٹر الحکم اپنے اس مذموم فعل سے باز نہ آوے۔ تو ہم ان کو قسم دیکر اور اللہ تعالےٰ کا واسطہ دیکر پوچھینگے۔ اور وہ قوم کی بہبودی اور اللہ تعالےٰ کی رضامندگی مدنظر رکھتے ہوئے۔ ایسی رائے ظاہر کرینگے۔ کہ آیندہ اڈیٹر الحکم حیران رہ جاویگا۔ اور ہم یہ بات وثوق سے کہتے ہیں۔ اس میں کوئی مبالغہ یا دباؤ نہیں ہے۔

وما علی الرسول الا البلاغ۔ خاکسار

اعلان

ان قواعد کے ماتحت جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز فرمائے اور خود رجسٹری کرائے کیا گیا تھا اور کیا قانوناً اسوقت تک بعد کہ قاعدہ نمبر ۱۸ میں سے حضرت مسیح موعود کا نام کاٹ کر کسی غیر مامور کا لکھدیا گیا ہے عملاً صدر انجمن ٹوٹ چکی ہے اس لئے جو جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اس انجمن کے اس قاعدہ کی تبدیلی کی تاریخ کو موجود تھی اسکا اب مالک کوئی نہیں رہا کسی فرد واحد کو یا جماعت کو اب یہ حق نہیں کہ قانوناً اسکی خرید و فروخت کر سکے۔ پس ہم عام پبلک کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ کوئی بیع یا سودا کسی ایسی جائداد کا جو کہ صدر انجمن کی ہے اس تاریخ کے بعد کرینگے تو وہ ناجائز متصور ہوگا اور ہر ایک سلسلہ احمدیہ کے ممبر کو حق ہوگا کہ اسکو بغیر ادائیگی کسی زر کے بیع واپس لے سکے ان لوگوں کو بھی جنکے رشتہ دار مر گئے اور قبر بہو نے اپنی جائدادیں صرف اشاعت اسلام کیلئے اس انجمن کے سپرد وصیت کے طور پر کی ہوئی ہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان جائدادوں کی خود حفاظت کریں جب تک کوئی انجمن باقاعدہ طور پر انہی اصول و قواعد کی پابندی سے جو اصل منصہ بانی سلسلہ کا تھا کھڑی نہ ہو جاوے انکا حق ہے کہ وہ جائدادوں کو محفوظ رکھیں یہ اعلان اطلاعاً بطور نوٹس ابلاغ خدمت کیا جاتا ہے۔ المشتہر خاکسار

سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لائف ممبر صدر انجمن احمدیہ (قادیان)

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانوی مشکلات (لنڈن ۲۵ مئی) آسٹریا واٹلی دونوں نے کئی اور جنگی جہازات ڈرزو بھیجے ہیں۔

(بعد کا تار) عام خیال ہے کہ پرنس آف البانیا نے جلد بازی سے ایک اجنبی جہاز پر پناہ گزین ہونے سے اپنی وقعت بہت کچھ کم کر لی۔ والنا میں اب اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ بین الاقوامی سپاہ متعینہ سقوطری سے پانچ سو سپاہیوں کا دستہ علیحدہ کر کے ان کو البانیا میں قیام امن پر مامور کیا جائے یہ سکیم ہذا آسٹریا و اٹلی کے باہمی رشک و حسد کو دور کرنے کی غرض سے پیش کی گئی ہے چنانچہ ہر دو ممالک (آسٹریا و اٹلی) کے اخبارات اس مسئلہ پر بڑے شد و مد سے خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ ڈرزو کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں نے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ پرنس نے کل بیرونی چوکیوں کا معائنہ کیا ہر طرف سکون ہے۔

ایپسوچ کا انتخاب (لنڈن ۲۵ مئی) انتخاب ہذا میں یونینسٹ اپنی کامیابی پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے جسے وہ پارلیمنٹ کے عام انتخاب کا پیش خیمہ تصور کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ کہ انتخاب کے نتیجہ کے صرف گورنمنٹ ہی سخت ضرب نہیں لگائی بلکہ لارڈ جارج کے تصورات میں بھی سخت ناکامی ہوئی ہے جنہوں نے جمعہ کی تقریر میں بطور رشوت گوناگوں وعدوں سے دلوں کو گرویدہ کر کے لبرل امیدوار کے حق میں ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لبرل اخبارات بخلاف اس کا نتیجہ انتخاب کو مقامی حالات پر مبنی بنا کر لکھتے ہیں کہ اسے مسودہ ہوم رول سے کوئی تعلق نہیں۔

نمائش پناما ۔ (لنڈن ۲۵ مئی) مسٹر ایسکوئتھ نے آج ظاہر کیا ہے کہ وہ نمائش پناما میں حصہ نہ لینے کے سابقہ اعلان پر بدستور قائم ہیں۔

مسٹر گوکھلے کی صحت (لنڈن ۲۵ مئی) مسٹر گوکھلے وچی سے بہت کچھ صحت یاب ہو کر واپس آ رہے ہیں۔ اور عنقریب پبلک سروس کمیشن میں شامل ہونے والے ہیں۔

انڈیا کونسل کا مسودہ :۔ (لنڈن ۲۵ مئی) لارڈ کریو نے آج ہوس آف لارڈز میں انڈیا کونسل کا مسودہ پیش کر دیا۔ جو پہلی مرتبہ پڑھا گیا۔

لائبل (لنڈن ۲۵ مئی) اکیپٹن کمپ جو پچھلے دنوں تک جنگی جہاز لنڈن کے کمانڈر تھے عدالت نے انہیں اخبار غلبیٹ سے تین ہزار پونڈ ہرجانہ دلایا اخبار مذکور نے لکھا تھا کہ کیپٹن کمپ کے کمانڈر [illegible] فرحت بخش جہاز نہیں رہا۔

نسوانی شہادت :۔ (لنڈن ۲۵ مئی) گزشتہ شب سفر یجیٹوں نے ڈسٹ ایڈ میں کھڑکیاں توڑنے کا کام پھر شروع کر دیا آئندہ صرف ایسی عورتیں برٹش میوزیم میں داخل ہو سکینگی۔ جنکے روپیہ کے نقصان کی کسی معزز شخص نے ذمہ داری قبول کی ہو گی لوگوں کے ہجوم نے ہائڈ پارک وکٹوریہ پارک اور ہمپسٹڈ ہیتھ میں سفر یجیٹوں کے جلسے منتشر کر دیئے۔ برائسٹن کے محاذ میں بعض عورتوں کو سختی سے زد و کوب کیا گیا۔

آنر دسے ایران ریلوے (لنڈن ۲۵ مئی) ہوس آف لارڈز میں لارڈ لیمنگٹن نے آنر دسے ایران ریلوے کا مسئلہ چھیڑتے ہوئے کہا کہ ایران کے لئے لائن مذکور مفید نہیں ہو سکتی۔ تجارتی نقطہ نگاہ سے بھی غیر موزوں ہے۔ اور ریلوے مذکور ہندوستان کی سپاہ اور جنگی جہازات ہی بہت کچھ بڑھاتے پڑینگے لارڈ سیڈنہم نے ممکن نتائج لائنوں پر بحث کی لارڈ زلینڈ نے اعتراضات کا جواب دیا۔

فرنچ جنرل کو اعزاز :۔ ملک معظم جارج پنجم نے فرنچ جوفری کو جی ۔سی ۔ڈی ۔ او کا خطاب مرحمت فرمایا۔

مسودہ ہوم رول پارلیمنٹ میں تیسری مرتبہ پڑھا گیا۔

ہندی عازمان وانکوور کا عزم بالجزم :۔ (لنڈن ۲۴ مئی) گوردت سنگھ جس نے اپنے صرف سے کوما گاٹا مارو کے لانیکا انتظام کیا ہے کہ میں نے اپنے صرف سے اس سفر کا انتظام صرف اس غرض سے کیا ہے کہ محکمہ ترک وطن کے قواعد کے جواز کا امتحان کیا جائے۔ اور اگر میرے ہموطنوں کو جلا وطن کیا گیا تو میں انتہائی کارروائی پر عمل پیرا ہونے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھوں گا۔ اس کا بیان ہے کہ ہمیں برٹش رعایا کی حیثیت سے قلمرو برطانیہ کے ہر ایک حصہ میں نقل و حرکت کرنیکا حق حاصل ہے۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈیا آفس یا کولونیل آفس سے گوردت سنگھ نے تاحال اس بارہ میں کسی قسم کی خط و کتابت نہیں کی۔

(وکٹوریہ ۲۴ مئی) کوما گاٹا مارو کو نیز لطینہ سے روانگی وانکوور کی اجازت مل گئی ہے۔ ہندوستانی لیڈر گوردت سنگھ اس معاملہ کو آخری عدالت میں پہنچانے پر تلا ہوا ہے۔ مسافروں کے معائنہ میں کئی دفعہ صرف ہوں گے۔ گوردت سنگھ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ نا برسام کر

ہندوستانیوں کو کسی صورت میں داخل نہ ہونے دینگے۔

وکٹوریہ ٹائمیز رقمطراز ہے۔ کہ اہل برٹش کولمبیا اقتصادی وجوہ کی بنا پر ہندوستانیوں کو ملک میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ ملک ایسے لوگوں سے بھر جائیگا جن کی معاش کا معیار ہمارے معیار سے بہت مختلف ہے اور جن کے یہ تعداد کثیر موجود ہونے سے یہاں کی حالت میں خطرناک خلل واقع ہوگا۔ اور نہ صرف ہمارے بلکہ قلمرو برطانیہ کے لئے بھی خرابی کا سامان پیدا ہو جائیگا۔ یہ اخبار اس امر پر زور دیتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے واقعات انتباہ کے لئے کافی ہیں۔ اور اس معاملہ میں ہم کسی طرح دبنے کے لئے آمادہ نہیں۔ گو برطانیہ کے ہاتھ سے ہندوستان بالکل ہی کیوں نہ جائے۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ جہاز کے متعلق اٹاوہ سے ہنوز کسی قسم کی ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔ مگر محکمہ ترک وطن کے افسروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ قانون کی کامل پابندی کریں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

لشکر پور کی مسجد کا انہدام :۔ (بذریعہ تار ۲۵ مئی) کلکتہ مدرسہ امام الدین ایک عظیم الشان جلسہ میں جو موچی کھولا (خضر پور) میں بروز اتوار منعقد ہوا تھا۔ مندرجہ ذیل ریز ولیوشن پاس ہوئے اور ہز اکسیلنسی گورنر بنگال کی خدمت میں پرائیوٹ سکرٹری کی معرفت بذریعہ تار روانہ کر دیئے گئے۔ کلکتہ کے یہ مسلمانوں کا جلسہ لشکر پور کی مسجد کی بابت جو کہ رپورٹ کمشنر کے حکم سے گرائی گئی ہے۔ اس کے انہدام کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ فوراً ہی اس کے آئندہ نہ گرانے کا حکم صادر کرے۔ اور مسجد کو اسکی اصلی حالت میں دوبارہ بنا دے اور نیز مسلمانوں کو تحریک کرتا ہے کہ وہ اپنی مذہبی جگہوں کی عزت قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کے ضروری و آئینی طریقے اختیار کریں۔

ٹرین میں آتشزدگی :۔ پنجر ٹرین کی ایک تیسرے درجہ کی گاڑی کو پونا سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر گذشتہ پنجشنبہ کو آگ لگ گئی شعلے دوسری گاڑی تک پہنچ گئے۔ اطلاع دینے والی رسی پیوستہ نہ تھی۔ ڈرائیور شور و فغاں کی آواز نہ سن سکا۔ یہاں تک کہ گاڑی سیراج پہنچی وہاں معلوم ہوا۔ کہ تین آدمی جل مرے اور نو آدمیوں کا جسم بری طرح جل گیا ہے چند آدمی گاڑیوں سے کودنے سے زخمی ہوئے۔ در اصل گاڑیوں میں چالیس مسافر تھے۔

چٹان کا پھسلنا ۔ چاٹگانگ کا تار مظہر ہے لڈنگ دینکالی کے مابین میل ۵۸ ۳ میل پر پہاڑ کا ایک بڑا سا ٹکڑا لائن پر آ پڑا جسکی وجہ سے ڈون میل کا انجن پٹری سے اتر گیا۔ غالباً دو روز تک لائن صاف ہو جائیگی۔

مہم ابور کا خرچ :۔ مسٹر کنگ ممبر پارلیمنٹ کی تحریک پر جو پارلیمینٹری اعداد شائع ہوئے ہیں۔ ان سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ مہم ابور اکتوبر ۱۹۱۱ء سے شروع ہو کر اپریل ۱۹۱۲ء میں ختم ہوئی۔ نیانگسالپور سے مسٹر ولیمسن اور ڈاکٹر گریگورسن کے قتل کا انتظام لینے کی غرض سے یہ مہم روانہ کی گئی تھی۔ دو تین چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد قبیلہ مذکور کامل طور پر مطیع و منقاد ہو گیا۔ اڑھائی ہزار سپاہی اور چار سو فوجی پولیس کے آدمی اس مہم میں شریک تھے۔ مہم مذکور پر ۱۲ لاکھ باسٹھ ہزار روپیہ صرف ہوا۔

سزا :۔ جس مالی نے ریاست ہتوا کے یورپین منیجر پر حملہ کیا تھا اسے جج نے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی۔

ٹرین کا پٹری سے اتر جانا ۔ ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ چاٹگانگ تار دیتے ہیں۔ کہ نمبر ۳۸ ڈون مکسڈ ٹرین کا انجن ایک بنس پر سے گذرتے ہوئے پٹری سے اتر گیا۔ اور چار مال گاڑیاں اور ایک افسر کا سلون الٹ گیا۔ ڈرائیور اور فائرمین خفیف مجروح ہوئے۔

بنگال میں ڈکیتیاں :۔ بنگال پولیس نے ایک شخص رام لال نامی کو گرفتار کیا ہے جسے ۵۰ ڈاکوؤں کے گروہ کا سرغنہ اور سالہائے گذشتہ میں لال گنج متصل بہت سے ڈکیتیوں کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔

بنگال میں جرائم :۔ گوانسپکٹر گھوس کی ہلاکت کے بعد سے بنگال میں پولٹیکل وارداتوں میں کمی ہو گئی ہے تاہم جان و مال کے خلاف جرائم توجہ اور مستعدی سے مصروف تفتیش ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس نے جرائم پیشہ جماعتوں کے بعض سرغناؤں کو گرفتار کر لیا ہے پچھلے دو ہفتوں میں قتل کی وارداتیں بھی بڑھ گئی ہیں۔ چنانچہ ضلع بنگال میں ۳۔ نگر پور میں ۲۔ اور علی پور ۱۔ کھلنا میں ایک ایک قتل کی واردات ہوئی سیمن سنگھ عورتوں کے اغوا کے مقدمات کے لئے مشہور ہے۔

راجہ بازار کلکتہ کا مقدمہ بم :۔ مقدمہ ہذا میں دو نو بیرسٹر [illegible]

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتابیں بک ڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں۔ جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے یا وی پی منگوانے پر ارسال خدمت ہو سکتی ہیں۔

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور کی خود نوشتہ سوانح عمری مرتبہ جناب اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی) قیمت فی جلد ۸/

مجموعہ الہامات (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات رویا اور مکاشفات جمع کردہ بابو منظور الٰہی صاحب احمدی قیمت فی نسخہ ۸/

اسوہ حسنہ (یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مختصر سا خاکہ نہایت دلکش اور دلچسپ پیرایہ میں مولفہ جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان قیمت مجلد ۸/

عصمت انبیا ۔ (یعنی ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ عصمت انبیا کا مجموعہ کتابی صورت میں۔ قیمت فی جلد ۱۰/

غلامی :۔ ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ غلامی کا مجموعہ کتابی صورت میں۔ قیمت فی جلد ۴/

اشاعت اسلام یورپ میں :۔ صنف ایک سے کہے گی کہ وہ اپنے صنف کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلانے کے لئے صرف کریں گی۔ اور حیدر آباد فرخندہ بنیاد کی عالی ہمت خواتین کی مثال دیگر ہندوستان کے دوسرے شہروں کی خواتین کو بھی اس طرف متوجہ فرمائیں گی نیز کہ خود ہم کو بھی متنبہ کریں گی۔ کہ کہاں تک ایسے شخص کی مدد جائز ہے جس کے فرقہ میں سے کسی نے مسلمانوں کو کافر کہا ہو۔ مسلمانوں کا ایک دوسرے پر فتوی کی تکفیر جاری کرنا کچھ نئی بات نہیں۔ شیعہ سنی و دیگر فرقے ہر دن ایک دوسرے کو ایسے ہی دل خوش کن الفاظ سے یاد کیا کرتے ہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہا تھا۔ کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں اس کی عمدہ نظیر قایم کرتے ہیں تو پھر کیوں فرقہ احمدیہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے کو عام مسلمانوں کی روش سے بالاتر ثابت کریں۔ خواجہ صاحب کی مدد تو کسی کا کیا منہ ہے جو کرے گا۔ اور نہ وہ کسی سے مدد چاہتے ہیں۔ مقصد تو اشاعت اسلام میں مدد کرنا ہے اور جو کوئی کرتا ہے اپنے لئے کرتا ہے۔ اور خود حسنات میں داخل ہوتا ہے اپنے پر خود احسان کرتا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان خود اشاعت اسلام میں سد راہ بن رہے ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

قیامت ہے وہی گل کر رہے ہیں شمع مذہب کو۔
جو اپنے آپ کو اس شمع کا پروانہ کہتے ہیں
اکڑتے ہیں چلا کر گردن اسلام پر خنجر
مسلمان دین کشی کو ہمت مردانہ کہتے ہیں!
جب اپنوں کی یہ حالت ہے کہ بیگانوں سے بدتر ہیں
تو ان کا کیا گلہ کیجے جنہیں بیگانہ کہتے ہیں

راقمہ

مسز خدیو جنگ ۔ بنت نواب عماد الملک بہادر (حیدرآباد)

باجلاس جناب خواجہ محمد عبد المجید صاحب بہادر بی اے سب جج درجہ دوم گورداسپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲ ضابطہ دیوانی

علی گوہر ولد کریم بخش ذات جٹ ساکن کھٹیالی تحصیل و ضلع گورداسپور مدعی

بنام

مسماۃ کیموں زوجہ مدعی و مولا ولد نامعلوم ذات جٹ ساکن ہندووکا بنیساں تحصیل و ضلع گورداسپور + جاموں ولد نامعلوم ۔ مسماۃ عری زوجہ جاموں ذات جٹ ساکنان ابوالخیر تحصیل و ضلع گورداسپور مدعا علیہم

دعوٰی اعادہ حقوق زناشوئی بنام مدعا علیہ ۱ ۔ حکم امتناعی دوامی برادران مدعا علیہم ۲ و ۳ و ۴ -

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سمن مسماۃ کیموں زوجہ علی گوہر مدعی و مولا بخش ولد نامعلوم ساکن نیڈوری بنیساں جاری ہوئے لیکن تعمیل سمن نہیں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ مسماۃ کیموں اور مسمی مولا بخش عمداً تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں اور تعمیل نہیں ہونے دیتے۔ چونکہ معمولی طور سے تعمیل سمن ناممکن ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مسماۃ کیموں و مسمی مولا بخش مذکوران ۱۱ جون ۱۹۱۴ء کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کی نہ کریں گے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی ۔ ۱۴ مئی ۱۹۱۴ء آج بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ دستخط حاکم و مہر عدالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دوستو تم اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل ۸۳۸

کہدو اے اہل کتاب آؤ اُس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن)

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے گو یہ پچھتانے کے دن

قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور - یکشنبہ مؤرخہ ۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۵

بلادِ غربیہ میں تبلیغِ اسلام

نظمِ ثاقب

بر روانگی مولانا مولوی صدر الدین صاحب بی اے بی ٹی بعزمِ انگلستان برائے تبلیغ

از نتیجۂ طبع جناب محمد نواب خان صاحب ثاقب میرزا خانی - مالیر کوٹلہ

وہ صدر دینِ احمد لندن کو جا رہے ہیں
برجِ کمال کے وہ تابندہ ہیں ستارے

کب سے جنابِ خواجہ جن کو بلا رہے ہیں
جو آفتاب بنکر مغرب کو جا رہے ہیں

از بہرِ خیر مقدم نو مسلمانِ یورپ
بر راہ انتظاری آنکھیں بچھا رہے ہیں

احمد جو کہہ رہے تھے رویا میں وعظِ حق کا
بیداریاں تو دیکھو سب کو سنا رہے ہیں

داؤد کے ہمارے وہ نغمہائے شیریں
مُرغانِ خوشنوا اب تو رب میں گا رہے ہیں

مغرب کی سرزمیں میں پورا ہوا وہ مژدہ
کرّوبیاں فلک پر خوشیاں منا رہے ہیں

اسلامیاں! خدارا شکرِ خدا کرو کچھ
نامسلموں کو مُسلم تسلیم بنا رہے ہیں

ہندوستاں نے جو سر انکے جو کچھ نہ جانے
ہاں جوہری ہمارے موتی لٹا رہے ہیں

ہے نورِ دیں کا پرتو جس سے ہوئی یہ رونق
مغرب کی ظلمتوں میں وہ جگمگا رہے ہیں

مغرب میں کر رہے ہیں احمد کا نام روشن
احمد کی آستاں پر سر کو جھکا رہے ہیں

کلمہ پڑھا رہے ہیں احمد کے نام کا یہ
سوئے خدائے واحد سب کو بلا رہے ہیں

نیکی یہ کر رہے ہیں رحمت خدا کی ان پر
اللہ کے لئے سب زحمت اٹھا رہے ہیں!

تثلیث کی بُرائی سمجھا رہے ہیں سب کو
توحیدِ حق کی خوبی دل میں بٹھا رہے ہیں

طے کر کے آ گئے ہیں ساتوں سمندروں کو
جو تشنگانِ حق کو پانی پلا رہے ہیں

یورپ کے گلستاں میں آخر بہار آئی
کلیاں چٹک رہی ہیں گُل کھلکھلا رہے ہیں

ثاقب محمدی ہے اور احمدی مسلماں
کیوں تیری انجمن سے اسکو اٹھا رہے ہیں

اشاعتِ اسلام میں ظاہری روکاوٹیں!

(منقول از ہمدرد مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۴ء)

مسیحی مذہب کی اشاعت کی لگاتار اور حیرت انگیز کوششوں کے مقابلہ میں مسلمانوں نے اشاعت اسلام کے مسئلہ میں جس افسوسناک لاپرواہی اور بے توجہی سے کام لیا ہے۔ وہ اُن پر ایک بہت بڑا مذہبی الزام ہے اس میں شک نہیں کہ ترقی یافتہ اور حکمران اقوام کے لئے جہاں دنیوی اغراض کے حصول میں ہر قسم کی آسانیاں ہوتی ہیں وہاں اُن کے مذہب کی اشاعت اور دینی ترقیوں کے ذرائع بھی ایسے ہی آسانی سے بہم پہنچ جاتے ہیں [illegible]

حاکمانہ اثر ہو۔ جس سے رعایا اور محکوم کا متاثر ہونا اقتضائے فطرت ہے۔ لیکن گو دنیا کے بڑے حصے پر عیسائی اقوام کی حکومت اور اُن کی دنیوی ترقیات کی وجہ سے اُن کے مذہب کی اشاعت میں بمقابلہ مسلمانوں کے بہت سی آسانیاں اور سہولتیں ہیں۔ اور اس میں ان کو حیرت انگیز کامیابی ہو رہی ہے۔ تو اس سے مسلمانوں کے لئے اپنے مذہب کی اُن خدمات سے سبکدوشی لازم نہیں آتی۔ جو ایک زندہ مذہب کے پیروؤں کے ذمہ میں واجب ہیں۔ اور جن کی انجام دہی میں مذہبی جوش ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ ناکامی کے خوف سے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر اور کمر توڑ کر بیٹھ جائیں۔ زمانۂ نبوت اور زمانۂ خلافت میں سخت مخالف حالات کے ہوتے ہوئے مذہب اسلام نے جو غیر معمولی اور تعجب خیز ترقی کی۔ وہ ہمارے حوصلوں اور ہمتوں کو تقویت دینے کے لئے ایک ایسی مثال ہے۔ جس سے بہتر اور عجیب مثال دنیا میں مل نہیں سکتی اور جس کے مقابلہ میں اسوقت ہماری ان کوششوں کے لئے (اگر ہم میں اُن پر عمل کرنے کی ہمت اور جوش ہو) بدرجہا صاف اور شفاف میدان موجود ہے +

خدا کا شکر ہے کہ بعض عالی ہمت اور ذی حوصلہ لوگوں نے اپنی وطنی آرام و راحت کو خیرباد کہکر اپنے عزیز و اقارب سے جدا ہو کر اور اپنی ذاتی منفعتوں سے دست بردار ہو کر ان دشوار گذار راستوں پر قدم رکھا ہے اور جو کچھ ان کے امکان میں ہے۔ وہ کرتے ہیں۔ لیکن لاپرواہی کا زیادہ الزام جس طبقہ پر در حقیقت عاید ہونا چاہیئے۔ وہ دولت مندوں اور امیروں کا طبقہ ہے۔ جس کے لئے معمولی مصارف کا برداشت کرنا بمقابلہ اُس طبقہ کے بدرجہا آسان ہے۔ جس کو اپنے قوت بازو سے اپنی معاش اور بسر اوقات کی فکر کرنی پڑتی ہے۔

مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اُن میں مذہبی جوش دنیا کی تمام اقوام و مذاہب سے زیادہ ہے اور عیسائی مذہب کے پیروؤں پر خاص طور سے بعض اوقات یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ مذہب کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ لیکن ان جوشیلے اور فدائیاں مذہب مسلمانوں نے اشاعت مذہب کے بارہ میں اپنی غفلت اور عیسائیوں کی مستعدی اور ایثار کا مقابلہ نہیں کیا ہے۔ ورنہ انکو اس دعویٰ سے ضرور شرم آتی اور اس کا احساس ہوتا کہ یہ دعویٰ صرف زبانی ہے +

اُمرا اور دولت مندوں کے جس گروہ پر ہم لاپرواہی اور تغافل کا الزام لگاتے ہیں اُس میں صرف ہندوستانی رؤسا ہی شامل نہیں ہیں بلکہ سب سے پہلے نمبر اُن اسلامی سلطنتوں کا ہے۔ جو اگرچہ طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مگر پھر بھی خود مختار اور آزاد ہیں اور جن کے لئے دس و بیس ہزار روپیہ ماہوار مخصوص اس کام میں صرف کر دینا ایک نہایت ہی معمولی بات ہے اس سے انکار نہیں کہ ان سلطنتوں کی طرف سے مذہبی او دینی اوقاف بکثرت ہیں اور مذہب کے نام سے سلطنت کی طرف سے بہت کچھ خرچ ہوتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے۔ کہ اشاعت اسلام کو ان اوقاف میں سے کس قدر اعانت ملتی ہے۔ تو صفر نظر آئیگا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ گورنمنٹ ترکی و افغانستان وغیرہ اس کے متعلق کیا جواب دے سکتی ہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان پر مذہب کی اس خدمت سے لاپرواہی کا نہ صرف الزام ہی ہے بلکہ پولیٹیکل حیثیت سے بھی اُن کو اس بے توجہی کے بہت سے نتائج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور اُن سیاسی فوائد سے وہ حکومتیں قطعاً محروم ہیں۔ جو کسی حکومت کے ہم مذہبوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہونے سے اُن کو پہنچ سکتے ہیں۔ عیسائیوں کی اشاعت مذہب کی کوششیں خواہ جوش مذہبی پر مبنی ہوں یا پولیٹیکل مصالح پر لیکن ان سے انکار کرنا حماقت ہے کہ جوں جوں اُن کے مذہب کا حلقہ وسیع ہوتا جاتا ہے اُن کی سیاسی طاقت اور اہمیت بڑھتی جاتی ہے۔ عیسائی اقوام جس پابندی۔ جوش۔ ایثار۔ جرأت۔ نفس کشی اور عالی ہمتی سے اپنے اس مذہبی یا پولیٹیکل فرض کو انجام دیتی ہیں اُن کی تفصیل مسلمانوں کے لئے ایک عبرت انگیز سبق ہے اور ایک طولانی حکایت ہے جس کو ہم کسی موقع پر پبلک میں پیش کریں گے۔ لیکن اسوقت جو خاص دشواری اشاعت اسلام کے راستہ میں حائل ہونے والی ہمارے پیش نظر ہے۔ وہ اگرچہ منجملہ اور دشواریوں کے ایک معمولی چیز ہے۔ تاہم بہت زیادہ توجہ طلب ہے اور بمقابلہ اُن طریقوں کے جن سے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو کچھ کم ضروری نہیں ہے۔

یہ عام بات ہے اور ایسا ہونا کچھ قابل شکایت اور تعجب بھی نہیں کہ جب اپنے آبائی مذہب کو ترک کر کے کوئی شخص دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے۔ تو اُس کے تمام اعزہ و اقارب اُس سے بیزار و متنفر ہو کر اُس کو نکال دیتے ہیں اور اسکو اپنے خاندان کے ذرائع معاش اور جملہ حقوق سے محروم ہونا پڑتا ہے سوائے اس کے کہ لارڈ ہیڈلے کی طرح کوئی خود مختار اور ایسے وسایل رکھتا ہو۔ جو دوسروں کی مداخلت سے پاک ہوں۔ جب کوئی غیر مذہب کا شخص مذہب اسلام قبول کرتا ہے۔ تو عموماً یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اُس کے لئے معاش پیدا کرنیکا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا نہ اُس کو مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کی امداد ملتی ہے۔ بجز اس کے کہ بھیک مانگ کر بسر اوقات کرے اور آسانی سے لوگوں کی جیب سے پیسہ نکالنے کا ذریعہ اس فقرہ کو قرار دے کہ "میں .... تھا اب مسلمان ہو گیا ہوں" [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۵

قرآن کریم کی حفاظت پر نیا حملہ

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(از حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے میر مجلس احمدیہ انجمن اشاعت اسلام و امیر سلسلہ احمدیہ)

جس دن ریوٹر کی تار ہندوستان میں پہنچی ہے۔ کہ کوئی قدیم نسخہ قرآن کریم کا دستیاب ہوا ہے۔ جس میں مروجہ قرآن سے اہم اختلافات ہیں وہ عیسائی دنیا میں کس قدر خوشی کا دن ہوگا۔ اس کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ ریوٹر کو یہ خوش کن خبر بذریعہ تار اطراف و اکناف عالم میں پھیلانے کی ضرورت پیش آئی۔ قرآن کریم کی حفاظت جس پر مسلمانوں کو تیرہ سو سال سے فخر چلا آتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ قرآن شریف میں موجود ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ جس کے خلاف آج تک کی مخالف کوششیں صرف اس حد تک کامیاب ہوسکیں۔ کہ میور جیسے مخالف اسلام کو یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو تیرہ سو سال تک ایسی محفوظ چلی آئی ہو جیسے قرآن شریف۔ اس عظیم الشان اور مضبوط قلعہ پر قدیم تحقیقات کے رنگ میں ایک نیا حملہ کیا گیا اور قبل اس کے کہ اصل واقعات دنیا کے سامنے پیش کئے جائے۔ اس نتیجہ کا اعلان دنیا میں کر دیا گیا۔ جس پر اسلام کو بدنام کرنے والے بجائے خود پہنچے تھے۔ لیکن جس طرح ایشیائی شاعر اپنے معشوق کی تعریف میں حد سے گذر کر آخر اس تعریف کو لغویت بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح اسلام پر نئے حملوں کے شوقین اپنے شوق میں اس قدر حد سے گذر جاتے ہیں۔ کہ ان کا حملہ خود ہی ان کے اعتراض کی لغویت کا شاہد بن جاتا ہے۔ اور جس طرح ایشیائی معشوق کی فرضی تصویر میں وہی زلف جس کو مرغان دل کے پھنسانے کے لئے لمبا کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ آخر اس قدر لمبی ہوگئی۔ کہ معشوق کا پاؤں اس میں الجھ کر وہ خود ہی گر پڑتا ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت پر یہ نیا حملہ آور خود ہی اپنے حملہ کی زد میں آگیا۔

جناب خواجہ صاحب کے تازہ خط سے جس میں انہوں نے ٹائمز کے اس حملہ کے جواب میں اپنے مضمون کا ترجمہ بھی بھیجا ہے۔ یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے کسی قدیم نسخہ اور مصحف عثمانی میں اہم ترین اختلاف جو معترض کی نظر پڑی ہے۔ یہ ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں بجائے الفاظ بارکنا حولہ کے برکنا حولہ ہیں اور ان دونوں لفظوں کے معنوں میں اختلاف سے وہ نتیجہ نکالا گیا جس کو عیسائی دنیا میں بذریعہ تار پھیلانے کی ضرورت پیش آئی۔ لیکن اب اصل مضمون کو پڑھنے سے یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ معترض صاحب کو خود غلطی لگی ہے۔ بلکہ اس قدیم نسخہ کی شہادت نے قرآن کریم کی حفاظت کے مسئلہ پر اور بھی روشنی ڈال کر اسے مضبوط کر دیا اور معترض نے محض خوش فہمی سے یا ناواقفیت سے ایک اختلاف بنا لیا ہے جہاں اختلاف نہیں بلکہ تائید ہے اصل بات یہ ہے کہ شاید معترض کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن کریم کے نہ صرف الفاظ جس طرح وہ پڑھنے میں آتے ہیں محفوظ ہیں بلکہ وہ قدیم رسم الخط بھی جس طرح پر قرآن کریم پہلے لکھا گیا آج تک اسی طرح محفوظ ہے۔ حروف کی شکلوں میں اس میں شک نہیں کہ تغیر آگیا ہے مگر ان کے جوڑ میں تغیر نہیں آیا۔ قرآن کریم کے تمام مروج نسخوں کو نکال کر دیکھ لو۔ الفاظ کی رسم الخط ایک ہی ہے مثلاً قرآن کریم میں سورۂ بقر میں لفظ ابراھیم اس طرح پر لکھا ہے۔ ابرٰھم اور سورۂ ھود میں یہی لفظ اس طرح لکھا ہے۔ ابراھیم یعنی ایک جگہ ھا کو میم کے ساتھ ملایا ہے اور دوسری جگہ ھا اور میم کے درمیان یا ہے۔ اب جو قرآن شریف چاہو اٹھا کر دیکھ لو اس میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔ اس قسم کی مثالیں اس کثرت سے ملتی ہیں کہ سینکڑوں کی تعداد میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح پر ایک لفظ عام عربی زبان میں ایک ہی طرح پر لکھا جاتا ہے۔ مگر قرآن کریم میں ضرور نہیں۔ کہ وہ اسی طرح لکھا جاوے۔ ہم لفظ مالک کو عربی زبان میں میم کو الف کے ساتھ ملا کر لکھتے ہیں مگر قرآن شریف میں یہ لفظ مٰلک یعنی میم کو لام کے ساتھ ملا کر لکھا ہے اور الف میم کے اوپر ہے دیکھو سورۂ فاتحہ تو یہ رسم الخط وہ ہے جو ابتدا سے مروج چلی آئی ہے۔ اسی طرح پر اس لفظ کی صورت ہے جو یہاں زیر بحث ہے۔ عام عربی زبان میں بارکنا کا لفظ اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح میں نے یہاں لکھا ہے یعنی ب کو ساتھ الف کے ملا کر۔ لیکن قرآن کریم میں یہ لفظ سورۂ بنی اسرائیل [illegible] ر ملائی جاتی ہے اور ب کے اوپر الف ڈالا جاتا ہے۔ سو قرآن کریم کے کسی نسخہ کو نکال کر دیکھ لو بارکنا نہیں لکھا ہوگا۔ بلکہ برٰکنا لکھا ہوگا+

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ معترض کو کیا غلطی لگی ہے سو یہ بات ہے کہ ابتدا سے قرآن کریم کی حفاظت دو طرح پر ہوتی چلی آئی ہے۔ ایک بذریعہ تحریر اور ایک بذریعہ قرأت۔ ابتدا میں قرآن کریم میں سارے زیر زبر نہ دیئے جاتے تھے۔ نہ اس وقت کی طرز تحریر ہی اور نہ ہی اہل زبان کو اس کی ضرورت تھی نہ صرف اس لئے کہ وہ ہر موقعہ پر بغیر زیر زبر کے اس لفظ کو درست پڑھ سکتے تھے۔ بلکہ قرآن کریم کی صورت میں یہ خصوصیت ساتھ تھی۔ کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ حافظہ میں محفوظ تھا۔ ایک دو آدمیوں کے نہیں۔ بلکہ سینکڑوں آدمیوں کے حافظہ میں موجود تھا۔ اور پھر اس کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت ہوتی تھی۔ کہ نمازوں میں ہی کثیر حصہ قرآن کا دن رات میں پڑھ لیا جاتا تھا۔ اور چونکہ بہت سی نمازوں میں قرأت بالجہر تھی۔ اس لئے کوئی امام ایک زیر زبر کی غلطی نہ کر سکتا تھا۔ اور اگر اس سے اتفاق سے کوئی غلطی ہو جاتی۔ تو اس کے مقتدی اس کی اصلاح فی الفور کر دیتے تھے۔ پس اس وقت سب زیروں زبروں کا نہ ہونا کسی طرح پر قرآن کریم کی حفاظت میں روک نہ تھا۔ اب اس وقت کی رسم الخط میں لفظ بارکنا جس کے معنے ہم نے برکت دی ہے برکنا لکھا جاتا تھا اور ب کے اوپر الف جو موجودہ رسم الخط میں ہے وہ اس وقت ڈالا گیا۔ جب زیر زبر لگائے گئے لیکن اس رسم الخط سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ اس وقت یہ لفظ برکنا پڑھا جاتا تھا نہ بارکنا محض جہالت ہے۔ قرآن کریم نہ صرف تحریر میں محفوظ تھا۔ بلکہ حافظہ میں اور اس دوسری حفاظت کے سامان نے ہی اسے اس کمال حفاظت کے ساتھ پہنچایا۔ جس پر حملہ کرنے والا آج محض اپنی جہالت کا ثبوت دیتا ہے۔

سو اس قدیم نسخہ سے اگر ثابت ہوا تو صرف یہ کہ قرآن کریم کی رسم الخط اس پرانے نسخہ میں وہی ہے۔ جو مروجہ قرآن کریم میں ہے یعنے لفظ بارکنا اس وقت بھی برکنا ہی لکھا جاتا تھا۔ جیسا آج لکھا جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ اس قدیم نسخہ اور مصحف عثمانی میں کوئی اختلاف ثابت ہوتا۔ ایک دوسرے کا موید ثابت ہوا اور یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوگئی۔ کہ نہ صرف قرآن شریف کے الفاظ ہی محفوظ ہیں بلکہ اسکی رسم الخط بھی اسی طرح محفوظ چلی آتی ہے۔ نہ صرف اس کے لفظ آج ہم اسی طرح پڑھتے ہیں۔ جس طرح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے تھے۔ بلکہ ان لفظوں کو لکھتے بھی اسی طرح ہیں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کاتبان وحی سے لکھوایا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ اعتراض قرآن کریم کی حفاظت کا ایک اور بین ثبوت ہوگیا۔ کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ہے۔ کہ جہاں معترض اعتراض [illegible] انگلی رکھتا ہے۔ وہیں سے اس اعتراض کی تردید نکل آتی ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر۔ خوبیاں اور حسن تو اس پاک کتاب میں بہت ہیں مگر افسوس کہ لوگوں نے ان کی طرف سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں+

سکولوں میں مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا رواج

ملک کے بڑھتے ہوئے روحانی تنزل اور سخت بدمذہبی نے بالآخر گورنمنٹ کو اس طرف متوجہ کیا۔ اور اس نقص کو دور کرنے کے لئے مذہبی تعلیم کے رواج کی تجویز پر گورنمنٹ کو غور کرنا پڑا۔ چنانچہ حال میں بہار اور اڑیسہ میں اس مطلب کے لئے ایک کمیٹی گورنمنٹ نے مرتب کی تھی۔ کہ وہ اس کے متعلق ضروری تجاویز پر غور کرے اس کمیٹی نے پوری سوچ بچار کے بعد یہ قرار دیا ہے۔ کہ سکولوں میں مدرسین کے مناسب موقع پر اخلاقی سبق دینے سے بہت فائدہ مترتب ہو سکتا ہے۔ اور نیز قومی سکولوں میں اپنے اپنے مذاہب کی تعلیم دینے اور طلبا کو اپنے مذاہب کے موافق عبادت کرنے کی پوری آزادی اور سہولیت دی جانی چاہئے دوسرے سکولوں میں بھی تجربتاً ہی تو عدنا فذ کرنے کی اجازت ہونی چاہئے در حقیقت یہ ایک بہت عمدہ اصول ہے جس پر اب عمل کیا جانے لگا ہے۔ مذہب ہی تمام نیکیوں کی جڑھ ہے۔ جس کے قائم ہو جانے سے تمام بدیاں اور برائیاں بیخ و بنیاد سے نکال دی جاسکتی ہیں ہاں ضرورت ہے۔ صحیح اور سچی مذہبی تعلیم کی اور مختلف سکولوں کی مختلف مذہبی تعلیم سے [illegible] منکشف ہو جائیگا۔ کہ یہ حقیقت کس

بھی یہی معمول بنا جائیگا۔ اور پنجاب میں جرائم اور بدمعاشی کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کے لئے اس پر خاص طور پر اور بہت جلد عمل کیا جائیگا۔

محسود پٹھانوں کا حملہ

تازہ سرحدی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یاغستانی پٹھانوں کی محسود قوم کے چند لوٹیروں نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نزدیک جنڈولہ گاؤں میں کھٹانی لوگوں کے مویشی چرالے جانے چاہے۔ لیکن گاؤں والوں نے پہلے خود اور پھر پولیس کی امداد سے محسودیوں کو بھگا دیا۔ مگر تاہم ان کا ایک آدمی مارا گیا اور ایک زخمی ہوا۔ محسودیوں کے نقصان کا ابھی کوئی پتہ نہیں لگا سرحدیوں کی یہ آئے دن کی دستبرد اور لوٹ مار وہاں کے رہنے والوں کے لئے بہت پریشان کن اور سخت عذاب کا موجب ہے۔ معلوم نہیں انہیں کب اس ظلم وستم سے دست کش ہونے اور راہ ہدایت پر آنے کا سامان میسر آئیگا۔

آئرلینڈ کے لئے ہوم رول کا مسودہ قانون پاس ہوگیا

ایک مدت سے انگلینڈ میں آئرلینڈ والوں نے ہوم رول یعنے حکومت خود اختیاری کے حصول کے لئے ایک آفت برپا کر رکھی تھی۔ اور اس مقصد کے لئے انہوں نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر بالآخر اپنی مستقل مزاجی کے باعث اس میں کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ ۲۵ ماہ حال کی برقی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہوس آف کامنز (دارالعوام) میں اس کا مسودہ قانون پیش ہوکر ۲۷۴ مخالف راؤں کے بالمقابل ۳۵۱ موافق راؤں کے زور سے پاس ہوگیا۔ جس پر دارالامرا میں اسے اسیدن پیش کر دیا گیا۔ اور اگرچہ وہاں سے اس کی منظوری کی امید نہیں مگر پارلیمنٹ ایکٹ کے رو سے اسے بغیر منظوری کے ہی شہنشاہ معظم کے حضور میں پیش کر کے ان کی منظوری حاصل کر لی جائے گی۔ اور اس طرح سے یہ مسودہ مستقل فہرست قوانین میں شامل ہو جائیگا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری کا حق حاصل ہو جائیگا۔

پنجاب سے کس قدر گندم باہر جانیوالی ہے

کراچی کی تازہ خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] میں بارش کے ٹھیک وقت پر نہ ہونے سے آٹھ لاکھ ٹن ہندوستانی گندم ممالک غیر کو بھیجی جانے کا اندازہ [illegible] تمام گذشتہ سالوں کی برآمد سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ [illegible] سکتا ہے کہ گذشتہ افلاس آئندہ قحط کے مقابلہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا کیونکہ جب سابقہ سالوں میں اس سے کم برآمد سے باوجود بہت پیداوار [illegible] گندم کا نرخ بہت چڑھ رہا ہے۔ تو اس قدر کثرت سے اخراج [illegible] پنجاب کو بہت نقصان ہوگا۔ اور غریب پنجابیوں کو پہلے سے [illegible] رہنا ہوگا۔ افسوس ہے کہ کوئی دردمند دل اس طرف متوجہ ہو کر اس بات کا کوئی احسن انتظام نہیں سوچتا۔ جس سے اول خویش بعدہٗ درویش پر عمل ہو کر ضروریات ملک کا کافی انتظام کرنے کے بعد غیر ممالک کو بھی [illegible] بھیجی جایا کرے۔ کیا ہمارے نمائندگان قوم اور ممبران کونسل اس طرف گورنمنٹ کو توجہ دلا کر قوم و ملک کو مرہون منت بنائیں گے۔

عیسائی دنیا کے فریب کارنامے

آج کے [illegible] حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک زبردست مضمون قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق شائع کیا جاتا ہے۔ اس سے پیشتر اسی موضوع پر ایک [illegible] مضمون جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے شائع ہو چکا ہے جو انہوں نے ٹائمز کے اس اشتہار کے جواب میں لکھا تھا۔ جس میں کیمبرج یونیورسٹی کی [illegible] ڈاکٹر منگانا کی بے بنیاد تحقیق کی بنا پر موجودہ اور قدیم قرآن کریم میں اختلاف ثابت کرنا چاہا تھا۔ ان دونو مضامین سے اس بات کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے کہ عیسائی دنیا نے اسلام کی نسبت کیسے کیسے جھوٹ پھیلانیکا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور کس قدر بیہودہ الزامات سے وہ اسلام کی نسبت لوگوں کو بدظن کر رہے ہیں یہ خطرناک امر ہے۔ جسکی وجہ سے عیسائی ممالک کے مہذب اور آزاد خیال لوگ بھی اسلام کو نہایت گھنونا مذہب خیال کرتے ہیں اور وہ اس کے نام سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اب پادریوں کے یہ فریب وہ کارنامے اتنے کارگر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ان کی قلعی کھولنے اور حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے خود ان کے ملک میں جناب خواجہ صاحب جیسے قابل مبلغ تشریف فرما ہیں۔ جو ان کے ان تمام حملوں کا ترکی بترکی جواب دے دیتے ہیں۔ اور غلط فہمیوں کو زیادہ پھیلنے نہیں دیتے۔ اس امر سے بھی ہمارے بلاد غیر کے مشن کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ بہی خواہان اسلام کو چاہئے کہ اپنے پیارے مذہب کو تیروں کی بوچھاڑ سے بچانے کے لئے حتی الوسع کسی امداد سے دریغ نہ فرماویں تا ایسا نہ ہو کہ

صفحہ ۳ کالم ۲ سے آگے

(۳۳) شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر ایٹ لا گوجرانوالہ
(۳۴) بابو محمد صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ
(۳۵) مولوی نذر علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور
(۳۶) ملک شیر محمد خانصاحب بی اے کاشمر (پرسنل اسسٹنٹ ریونیو منسٹر)
(۳۷) سید حیات علی شاہ صاحب نمبردار دتہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ہزارہ
(۳۸) ڈاکٹر محمد شریف صاحب ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن مظفر گڑھ
(۳۹) ڈاکٹر غلام محمد صاحب ایم بی۔ بی ایس اسسٹنٹ سرجن پشاور
(۴۰) ڈاکٹر عطا اللہ صاحب بٹ ایم بی۔ بی ایس ہوس سرجن میو ہسپتال لاہور
(۴۱) بابو محمد الٰہی صاحب پرمننٹ وے انسپکٹر ریلوے ہزارہ۔ بھاولپور
(۴۲) بابو علی گوہر صاحب سوداگر چرم سیالکوٹ
(۴۳) ڈاکٹر حسن علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن گوجرانوالہ
(۴۴) مولوی رکن دین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ״
(۴۵) بابو محمد حسین صاحب گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈیپارٹمنٹ میانمیر چھاؤنی
(۴۶) قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاور
(۴۷) مصطفےٰ خاں صاحب بی۔ اے اڈیٹر ادب۔ پٹیالہ
(۴۸) مسٹر اے۔ ایم۔ مولوی۔ بی۔ اے شکارپور سندھ
(۴۹) ڈاکٹر نبی بخش صاحب اسسٹنٹ ڈیمانسٹریٹر میڈیکل کالج لاہور
(۵۰) شیخ مظفر الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایبٹ آباد
(۵۱) مولوی مبارک علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سیالکوٹ
(۵۲) محمد ولایت اللہ خاں صاحب انسپکٹر پولیس سی۔ آئی۔ ڈی اجمیر (شاہجہانپور)
(۵۳) ڈاکٹر خالق داد صاحب ہنگو (اسسٹنٹ سرجن)
(۵۴) چوہدری محمد بخش صاحب سوداگر سیالکوٹ
(۵۵) بابو غلام رسول صاحب ٹرانسلیٹر پشاور
(۵۶) بابو امام الدین صاحب میونسپل کمشنر جہلم
(۵۷) شیخ نظام الدین صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس میانوالی۔
(۵۸) شیخ محمد اسماعیل صاحب تاجر سرگودہ
(۵۹) شیخ مولا بخش صاحب تاجر لائلپور

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

فسانہ البانیہ:۔ (لنڈن، ۲۰ مئی) سقوطری کی بین الاقوامی سپاہ کے ناکافی ہونے کی وجہ سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ البانیہ میں ایک بین الاقوامی مہم روانہ کی جائے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اتفاق ثلاثہ کی طاقتیں (انگلستان فرانس و روس) اس پر ناراضمند ہیں۔

مصر کی ترقی پر لارڈ کچنر کی رپورٹ:۔ (لنڈن، ۲۰ مئی) مصر کی حالت پر لارڈ کچنر کی رپورٹ شائع ہوگئی ہے جس میں لارڈ ممدوح فرماتے ہیں۔ کہ سالگذشتہ میں بالکل امن و امان رہا اور امید ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح ترقی و نشوونما کا سلسلہ جاری رہیگا۔ انہیں اہل مصر کی سمجھ پر کامل اعتماد ہے اور امید ہے کہ نئی مجلس کے قائم مقاموں نے یہ سب سیکھ لیا ہوگا۔ کہ عوام کے فلاح و بہبود اور ملکی ترقی کی اغراض کے لئے بلند بانگ اگسٹیٹیشنوں اور بیرونی سیاسی اثرات کو خارج رکھنا ازبس ضروری ہے ملکی حفظان صحت کے متعلق لارڈ کچنر نے لکھا ہے۔ کہ متعدی امراض کے علیحدہ کئے جانے پر اب لوگ اعتراض نہیں کرتے اور وقوع مرض کی اطلاع دے دیتے اور وارداتوں کو بہت کم چھپاتے ہیں جہاز سے واپس آنے والے حاجی اب خوشی سے اپنے تئیں طبی معائنہ کے لئے پیش کرتے ہیں طاعون اب رو بہ تنزل ہے اور اگر اسی طرح استقلال سے کام لیا گیا تو اس کا قلع قمع ہو جائیگا۔ لارڈ موصوف نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ حفظان صحت کی ایک ابتدائی پرائمر تمام دیہاتی مدارس میں نصاب کے طور پر رائج کی جائے۔ مصری فوج کے پرانے سپاہی امید ہے کہ اس غرض کے لئے عمدہ طبی انسپکٹر ثابت ہوں گے۔ بچوں کی اموات کی کثرت کی وجہ سے دائیوں کے سکول قائم کئے گئے ہیں جہاں دیسی دائیوں کو قابل یورپین نرسوں کے اہتمام میں تعلیم دی جاتی ہے بنیہ کے تخم کی مانگ روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس کے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

السٹر اور ہوم رول:۔ (لنڈن، ۲۰ مئی) سر ایڈورڈ کارسن نے ایک ملاقات کے اثنا میں بیان کیا کہ امریکہ اور نوآبادیوں سے مجھے مالی اور شخصی امداد کے بے شمار پیغام موصول ہوئے ہیں۔ مسودہ ہوم رول کی تیسری خواندگی سے السٹر پر مطلق کچھ اثر نہ پڑے گا۔ السٹر میں اس [illegible]

مسٹر ریڈمنڈ انگلستان کے بادشاہ بن جائیں گے۔

مسز پنکہرسٹ کی رہائی:۔ (لنڈن، ۲۰ مئی) مسز پنکہرسٹ کو رہا کر دیا گیا۔ اور وہ ایک نرس خانہ میں داخل ہو گئی ہیں۔

موسیو کلیمنٹ بئیرڈ کی گرفتاری:۔ (کولون، ۲۰ مئی) پولیس کے افسر اعلےٰ کا بیان ہے۔ کہ موسیو کلیمنٹ بئیرڈ اور اس کے ہمراہی اس لئے گرفتار کئے گئے تھے کہ ان کے درانکفورٹ پار سٹیدم گکسیوں اور ہمبرگ کے ہوائی جہاز سازی کے کارخانوں میں گشت لگانے کی وجہ سے اس پر جاسوسی کا شبہ ہوا تھا۔ پولیس نے ان کے ساتھ نہایت مہذبانہ اور شائستہ سلوک کیا۔

(پیرس، ۲۰ مئی) وزیر خارجہ نے موسیو کلیمنٹ بیرڈ سے تحریری رپورٹ مانگی ہے تاکہ فرانسیسی سفیر مقیم برلن کو روانہ کی جائے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

ایک کانسٹیبل کی خودکشی:۔ بانک گنج (بنگال) کے قریب ایک قصبہ میں ایک عورت اور ایک کانسٹیبل کی لاشیں پائی گئیں مسلح پولیس کے اس کانسٹیبل کی ایک عورت سے آشنائی تھی مگر کسی تنازعہ پر اس نے پہلے عورت کو مار ڈالا۔ اور پھر خودکشی کر لی۔

سکول کا لڑکا ڈوب گیا۔ بنگلور کے بالڈون سکول کے چند انگریز لڑکے قریب کے ایک تالاب میں تیرنے گئے۔ ایک لڑکا ۱۳ سال کی عمر کا کچھ دیر تیرنے کے بعد ایسا ڈوبا کہ بڑی تلاش کے اس کی لاش بمشکل دستیاب ہوئی۔

صنعتی تعلیم کے لئے سرکاری وظائف:۔ گورنمنٹ ہند نے امسال دس طلبا کو ولایت میں صنعت کی تعلیم پانے کے لئے سرکاری وظائف عطا کئے ہیں جن میں صرف دو مسلمان ہیں مسٹر بشیر الدین احمد کو میونسپل اور حفظان صحت کی انجنیرنگ۔ اور مسٹر عبد الغفور کو برقی انجنیرنگ کی تعلیم کے لئے وظیفہ عطا ہوا۔

چار ہزار میل پر شدید زلزلہ:۔ شملہ کے آلہ زلزلہ شناسی سے معلوم ہوا ہے کہ منگل کی شام کے آٹھ بجے چار ہزار میل پر شدید زلزلہ آیا۔

محسود بدمعاشوں سے مڈبھیڑ۔ اطلاع پہنچی ہے کہ ۱۴ ماہ رواں کو ژہب کے شیرانی گرداوروں اور دیہاتیوں کی مقام کوری دتا سے چھ میل کے فاصلہ پر محسود بدمعاشوں کی ایک قلیل جماعت کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی محسودوں کے چار آدمی ہلاک ہوئے اور ایک زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ ایک رائفل بھی دستیاب ہوئی۔ یہ جماعت وسوا جم ہ کے گرد نواح سے لوٹ مار کرنے آئی تھی۔

گرمی کی شدت:۔ جیکب آباد میں بدھ کے روز ۱۲۶ درجہ کی گرمی پڑی۔ ماہ مئی میں وہاں کبھی گرمی کی اس قدر شدت نہ ہوئی تھی۔ اسی روز بیکانیر میں ۱۱۹ درجہ اور ملتان میں ۱۱۸ درجہ کی گرمی پڑی۔

امریکن مشن کا زرعی محکمہ:۔ امریکن مشن کے منتظمین گورنمنٹ ہند سے دریائے جمنا کے پل واقعہ الہ آباد کے قریب ۲۵۰ ایکڑ زمین لیکر اس پر یونگ کرسچن کالج کے متعلق آزمائشی کام کے لئے پورے ساز و سامان کے ساتھ زرعی محکمہ قائم کریں گے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی:۔ ہفتہ مختتمہ ۲ ارمئی کے اندر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو سالگذشتہ کے ۲۲۴۴۱۹۹ روپیہ کے مقابلہ میں ۱۹ لاکھ روپیہ آمدنی ہوئی کمی کی وجہ یہ ہے کہ سالگذشتہ کے اسی ہفتہ میں زیادہ گیہوں بار کئے گئے تھے۔

صفحہ ۳ کالم ۳ سے آگے

احمدی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کیا۔

(۹) باوجود حضرت خلیفۃ المسیح کے روکنے کے کہ آپ حضرت مسیح موعود کے خاندان میں نکاح ثانی بغیر ضرورت کر کے کمینہ بچائیں۔ آپ نے حالانکہ آپ کی نیک اور پاک تو جوان ہر طرح قابل اور خوبصورت بیوی موجود ہے اور خوبصورت اولاد بھی موجود ہے۔ اور پھر آپکی اپنی صحت بدنی کا جو حال ہے نہ اسپر عیاں ہے کہ ہمیشہ مریض رہتے ہیں۔ نکاح ثانی کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم کے خلاف کر رہے ہیں

(۱۰) ہمیں نہایت رنج اور افسوس ہے کہ میاں صاحب بغیر ضرورت شرعی کے حالانکہ آپکی صحت پہلے سے ہی . . . . خلاف ہو چکی ہوئی ہے اور آپ بیمار رہتے ہیں۔ ایک فعل . . . . عمل میں لا رہے ہیں۔ اللہ تعالے ہمارے محبوب کے بیٹے کو سب غلطیوں سے بچنے کی توفیق عطا کرے۔ ہم عنقریب صاحبزادہ صاحب کے بیعت شدہ لوگوں کو اسی قسم کی اور مبارکبادیں دینے کے قابل ہونگے۔ کیونکہ اس اسوہ پر خاندان مسیح موعود کی کے عمل کرنے والے

ہیں اور بھی چند ایک لڑکیاں اسطرح قرآن سیکھنے پر آمادہ ہیں۔

صفحہ ایک کالم ۳ سے آگے

پر آمادہ ہو جائے اسکو اس قسم کے کہ دردناک نظارے راہ حق اختیار کرنے سے باز نہیں رکھ سکتے مگر مذہب تبدیل کرنیوالوں میں ایسا درجہ کے لوگ شاذونادر ہوتے ہیں۔ جن لوگوں پر ظاہری حالات اثر ڈال سکتے ہیں۔ انکو اسلام میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے نومسلموں کی تباہ اور ردی حالت کا نظارہ بھی کوئی معمولی وجہ نہیں ہے۔ بے حمیت اور مذہب و قومیت کو بدنام کرنے والے مسلمان بھیک مانگتے وقت کامیابی کے لئے یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا کوئی مذہب ترک کر کے مسلمان ہوئے ہیں۔ اور مخیر لوگ اس دھوکے سے بہت کچھ واقف ہو گئے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کا یہ سوال صحیح اور سچا ہوتا ہے ان غریبوں کو بھیک بھی مشکل سے ملتی ہے اور دینے والوں کو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی مصنوعی نومسلم ہے لیکن اگر ان کو آسانی سے بھیک مل بھی جائے۔ اور اسقدر ملجائے کہ وہ اطمینان کیساتھ اس سے زندگی بسر کرتے رہیں۔ تب بھی اسلام کے لئے یہ ایک شرمناک ذلت ہے۔

مسلمانوں کا یہ ایک نہایت ہی اہم مذہبی فرض ہے کہ وہ اس توہین سے اپنے مذہب کو بچائیں اور جو خراب اثر غیر مسلموں پر ان ناگوار مثالوں سے پڑتا ہے۔ اس کو رفع کر کے [illegible] قبول اسلام کی اس رکاوٹ کو دور کریں۔ مصارف مذہبی میں سے ایک مفید ترین مصرف یہ ہے کہ مفلوک الحال اور بے معاش نومسلموں کے لئے اس قسم کی امداد کے طریقے اختیار کئے جائیں۔ کہ ان میں فقیروں کی طرح بے حیائی اور حرامخوری کا مذاق بھی پیدا نہ ہو۔ اور اپنی قوت بازو سے معاش پیدا کرنے میں ان کو بہت آسانی بھی ہو کہ وہ مسلمان ہو کر اپنے اوپر خود ہی نفرین نہ کریں۔ اور مشکلات و مصائب سے گھبرا کر اسلام کو اپنی ظاہری حالت سے بدنام نہ کریں ہم مسلمانوں کے جوش کو جھوٹا اور مصنوعی نہیں سمجھتے اور اگر اس غرض کے لئے کسی باقاعدہ کام کا اجرا ہو تو امید ہے۔ کہ پوری دریادلی کے ساتھ اگر امرا نہیں تو متوسط الحال اور غریب لوگ ضرور اس میں مالی شرکت کرینگے۔

جو اہمت مسلمان آج کل اشاعت اسلام کی کوششوں اور علمی کاروائیوں میں دلچسپی لے رہے ہیں ان کے مقاصد میں سے یہ ایک اہم ترین مقصد ہونا چاہیئے جس سے ان کی کامیابی میں عظیم الشان امداد ملنے کی امید ہے

مدینۃ المسیح

امیر الملۃ: حضرت قبلہ مولانا مولوی محمد علی صاحب راولپنڈی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپکی صاحبزادی کو نسبتاً اب بہت حد تک آرام ہے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

درس قرآن کریم:۔ آج بروز ہفتہ شروع ہو گیا ہے۔ احباب تشریف لا کر اس روحانی غذا سے مستفید ہوں۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے [illegible] شدہ ٹکٹ محصول ڈاک بھیجنے سے مل سکتے ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو منگوالیں۔

اشتہار دینیوالوں کے لئے نادر موقعہ اخبار پیغام صلح کی اشاعت ترقی پر ہے۔ اس موقعہ سے اشتہار دینیوالے خوب فائدہ اٹھا سکتے ہیں اجرت اشتہارات بہت ارزاں ہے۔ جو خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے (منیجر)

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتابیں بک ڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں۔ جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے یا وی۔ پی کے ذریعہ سے بہ ارسال خدمت ہو سکتی ہیں۔

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نور الدین (یعنے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور کی خود نوشتہ سوانح عمری مرتبہ جناب اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی) قیمت فی جلد . . . ۱۲ عہ

مجموعہ الہامات (یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات رویا اور مکاشفات جمع کردہ جناب بابو منظور الٰہی صاحب احمدی) قیمت فی جلد عہ

اسوہ حسنہ (یعنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مختصر سا خاکہ نہایت دلکش اور دلچسپ پیرایہ میں مؤلفہ جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان) قیمت فی جلد ۸ر

عصمت انبیا (یعنے ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ عصمت انبیا کا مجموعہ کتابی صورت میں۔ قیمت فی جلد . . . ۱ر

غلامی:۔ ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ غلامی کا مجموعہ کتابی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صُلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲ر جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۶

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

از سید القوم جناب حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی

ایک زمانہ تھا جب اسلام کے پیروؤں اور حامیوں نے اپنی جانفشانیوں اور قربانیوں سے اسلام کا پیغام ہر ملک میں پہنچایا۔ اور اپنی اَن تھک کوششوں سے قوموں کی قوموں اور ملکوں کے ملکوں کو اسلام کے جھنڈے تلے لاکر سچے خدا تک پہنچایا یا اب یہ دن اسلام کو دیکھنے پڑے ہیں۔ کہ چاروں طرف سے اس مقدس مذہب پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچانا تو ایک طرف رہا مسلمان ایسے سوئے پڑے ہیں کہ دوسروں کے حملوں سے اسلام کو بچانے کی فکر بھی انکو نہیں۔ یورپ اور امریکہ کے مسیحی مشنری مسلمانوں کو دین اسلام سے مرتد کرنے اور اُن کو مسیحی مذہب میں داخل کرنے کے لئے طرح طرح کی تدبیروں سے کام لے رہے ہیں۔ کثیر التعداد اشاعت کے اخبارات اور رسالے ایسے شائع ہوتے ہیں۔ جن کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ اسلام کے اصول حقہ کی تردید کی جائے۔ اور اس کی خوبیوں کو برائیوں کے رنگ میں دکھایا جائے بڑے بڑے مسیحی مشن اسلامی ممالک کے شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں قایم کئے جا رہے ہیں۔ ایک کالج صرف اس غرض کے لئے قایم کیا گیا ہے کہ اس میں ایسے مشنری تیار کئے جائیں۔ جو مسلمانوں کے اندر تبلیغ کر سکیں اور اُن کو ایسی طرز مناظرہ سکھائی جائے۔ جو مسلمان علماء کے خلاف وہ کامیابی سے استعمال میں لا سکیں۔ اہل اسلام کے ساتھ مناظرہ کے فن میں خاص خاص کتابیں تالیف کی جاتی ہیں۔ پھر مسلمانوں کی اپنی مقدس مذہبی کتب کے تراجم حتیٰ کہ قرآن شریف تک کے ترجمے عیسائیوں کے ہاتھ کے کئے ہوئے ہیں۔ جن کے دیباچوں اور نوٹوں میں اسلام کی ایک بھیانک تصویر پیش کی جاتی ہے اور اس طرح پر مسیحی مشنری کوششوں نے مسلمانوں کو اسلام سے الگ کرنے اور مسیحی مذہب میں داخل کرنے کے لئے کوئی تجویز جس کی طرف انسانی عقل رہنمائی کر سکتی ہے باقی نہیں چھوڑی اور اس کے علاوہ فلسفہ اور سائینس کے رنگ میں اور قدیم تحقیقات کے رنگ میں اسلام پر جو حملے ہو رہے ہیں وہ علیحدہ ہیں۔ حتیٰ کہ اس زمانہ میں اپنی تحقیقات کے رنگ میں قرآن کریم کی حفاظت پر بھی ایک ایسا حملہ کیا گیا ہے۔ جو تیرہ سو سال میں نہیں ہوا۔ لیکن ان خطرناک حملوں کے بالمقابل مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور ان کو یہ سمجھ نہیں آتا۔ کہ ان تجاویز کے دفعیہ کے لئے اگر فوراً اعلیٰ پیمانہ پر کوشش نہ کی گئی۔ تو اسلام کو خطرناک مصائب کا سامنا ہوگا۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے حکومت کا جاتے رہنا اور اسلامی سلطنتوں کا مٹ جانا اسلام پر ایسا خطرناک حملہ نہیں۔ جیسا یہ مسیحی مشنری حملہ ہے۔ جو دلوں پر سے اسلام کی حکومت کو مٹانے کے درپے ہے کتنا ہی مضبوط قلعہ ہو اگر باہر سے اس پر متواتر اور نئے سے نئے رنگ میں حملے ہوتے رہیں۔ اور اندر والے خواب غفلت میں پڑے سوتے رہیں۔ وہ قلعہ دشمنوں کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ کس قدر افسوس اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ وہ مسلمان جن کو یہ حکم تھا۔ کہ ان میں ایک گروہ ایسا ہو۔ جو دین اسلام کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے والا ہو۔ آج وہ ایسے سوئے ہوئے ہیں کہ اپنے مذہب کو دوسروں تک پہنچانا تو ایک طرف رہا ان میں کوئی ایسا بھی گروہ نہیں۔ جو اپنے مذہب کو دوسروں کے حملوں سے بچائے کاش اُن کی نظر ان تیاریوں پر ہوتی۔ جو مسیحی مشنری دنیا میں اسلام کی دلوں پر سے حکومت کو مٹانے کے لئے علی الاعلان ہو رہی ہیں۔

ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جن کی طرف سے مسلمان عام طور پر غافل ہیں۔ سوا معدودے چند انفرادی کوششوں کو الگ کرکے کوئی کوشش اعلیٰ پیمانہ پر اس زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہیں کی گئی۔ لاہور میں **احمدیہ انجمن اشاعت اسلام** کے نام سے ایک انجمن قایم کی گئی ہے۔ جس کا نظم و نسق ٹرسٹیوں کی ایک ایسی کونسل کے سپرد ہے۔ جن کی تعداد ستر ۷۰ تک ہے اور یہ وہ لوگ ہیں۔ **جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہیں**۔ خدا کے فضل سے اس انجمن کو اپنے اغراض کی تکمیل کے لئے ایسے آدمی مل گئے ہیں۔ جو نہ صرف اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ بلکہ اس کام کے اہل بھی ہیں اور ایک طرف اگر اسلام کے پاک فلسفہ کو سمجھتے اور اس کی مقدس کتب سے پورے واقف ہیں۔ تو دوسری طرف ان حملوں کی نوعیت سے واقف ہیں۔ جو آج اسلام پر ہو رہے ہیں۔ اور ان کے دفعیہ کے لئے پوری اہلیت رکھتے ہیں اس انجمن کے ارکان میں سے ایک رکن جناب **خواجہ کمال الدین** صاحب مشہور مسلم مشنری ہیں۔ جن کی دو سال کی کوششوں سے انگلستان میں ایک [illegible] آنکھوں کے سامنے آچکے ہیں۔ اور ایسا ہی ایک خادمان اسلام میں مولوی صدر الدین بی اے بی ٹی ہیں۔ جو سردست خواجہ صاحب موصوف کی امداد کیلئے ولایت تشریف لے گئے ہیں۔ یہ انجمن لاہور میں اپنا کام شروع کر چکی ہے اور باقاعدہ رجسٹرڈ انجمن ہے۔ جس کا حساب کتاب ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے۔ اور سردست ذیل کے کام اس کے پیش نظر ہیں۔

۱۔ ہندوستان میں اور باہر مختلف مقامات پر اسلام کی تبلیغ کے لئے مرکز قایم کرنا اور ہر ایسے مرکز پر مبلغین کی ایک جماعت کا رکھنا جو دورہ کرکے وعظوں تقریروں ٹریکٹوں کتابوں کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کی خدمت کو سرانجام دیتے رہیں۔

۲۔ ایسے اخباروں۔ رسالوں۔ ٹریکٹوں۔ کتابوں کی مفت اور قیمت پر اشاعت کرنا جن سے نہ صرف ان تمام حملوں کا جواب ہوتا رہے جو وقتاً فوقتاً مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام پر ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ جن سے اسلام کے اصول حقہ دنیا کے سامنے پیش ہوتے رہیں۔ اور دوسرے مذاہب میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ ان سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

۳۔ ایک ایسی جماعت کا تیار کرنا جو تبلیغ اسلام کر سکے اور اسلام کے اصول حقہ دیگر مذاہب اور ان کی کمزوریوں ان کے اسلام پر حملوں اور انکے دفعیہ کی طرز سے پورے طور پر واقف ہو۔ یہ کام تدریجاً ترقی کرکے اپنی آخری صورت میں ایک ایسے کالج کے قیام کو چاہتا ہے۔ جس میں قابل پروفیسر موجود زمانہ کی ضروریات سے واقف ہر مذہب پر لیکچر دینے والے ہوں اور جس سے مختلف قوموں کے اندر تبلیغ کرنے والے مبلغین پیدا ہو سکیں۔ مگر سردست اس کی بنیاد ڈالنے کے لئے ایک تبلیغی جماعت چھوٹے سے پیمانہ پر کھولی جائیگی جس میں اُن لوگوں کو تبلیغ کے لئے تیار کیا جائیگا۔ جو اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اسی بنیاد پر آہستہ آہستہ جیسے جیسے اس کام کے لئے فنڈ مہیا ہوتے جائیں۔ ایک تبلیغی کالج کے قیام کا انتظام کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

۴۔ قرآن کریم اور دیگر مقدس اسلامی کتب کے صحیح ترجمے ایسے نوٹوں اور دیباچوں کے ساتھ دینا۔ جن سے اسلام پر حملوں کا دفعیہ ہو اور اسلام کی خوبیاں دکھائی جائیں۔ اس قسم کا ایک انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس کا صرف دیباچہ باقی ہے اور اس کے اخراجات طبع کے لئے **پچاس ہزار** روپیہ لگتا ہے۔ کیونکہ علاوہ ترجمہ کے اس میں مفصل نوٹ اور دیباچہ ہوگا۔ اور قرآن کریم کا متن بھی ساتھ ہوگا۔ اور یہ ترجمہ ولایت میں طبع ہوگا۔ اور یورپ میں بکثرت مفت شائع ہوگا اور اس قسم کا سلسلہ تصانیف جس میں ایک اعلیٰ درجہ کا اسلامی مذہبی لٹریچر تیار ہوتا ہے۔ جس کو مسلمان اپنی طرف سے پیش کر سکیں آیندہ یہ انجمن تیار کر رہی ہے۔

۵۔ لاہور میں ایک اسلامی کتب خانہ اور ریڈنگ روم قایم کرنا جس میں ہر قسم کے اخبارات رسالے اور کتابیں اسلامی پبلک کی آگاہی کے لئے مہیا کی جائیں گی۔ جن سے ہر قسم کی مذہبی اور اسلامی واقفیت پیدا کی جا سکے۔

۶۔ وقتاً فوقتاً مختلف شہروں میں ایسے لیکچراروں واعظین وغیرہ کا بھیجنا جو تبلیغ اسلام کریں۔ اور انجمن کے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کیلئے اہل اسلام کو توجہ دلائیں۔ امید ہے کہ جملہ اہل اسلام جو اشاعت اور حفاظت اسلام کے مقدس کام سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کار خیر میں معاون ہو کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** (ایم۔ اے) میر مجلس احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

نوٹ:۔ ہر قسم کی مالی امداد "محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" احمدیہ بلڈنگس لاہور کے پتہ پر آنی چاہئے۔ وہی باقاعدہ ہر ایک رقم کی رسید دیں گے جملہ دیگر خط و کتابت سکرٹری کے نام ہونی چاہئے۔

لاہور ۲۶ رمئی ۱۹۱۴ء خاکسار **مرزا یعقوب بیگ** آنریری جنرل سکرٹری

مسلمانوں پر نت نئی آفات کا نزول

ایک مدت سے مسلمانوں کی حالت بہت ہی نازک ہو رہی ہے اور ہر روز نئی سے نئی آفات کا نزول، ان کی تباہی اور بربادی میں بہت مدد دے رہا ہے۔ وہ وقت اور وہ روپیہ جو کسی وقت غیر اقوام کو مسلمان بنانے اور اسلام کی خدمت کرنے میں صرف ہوتا تھا۔ آج خانہ جنگیوں اور ایک دوسرے کو بدنام کرنے کی کوششوں میں لٹتا چلا جا رہا ہے اور ہر ایک اپنے ہی فائدہ اور دوسرے کے نقصان کی تجویزیں سوچ رہا ہے اس قسم کے کئی ایک واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ٹرکی کی خانہ جنگیوں کے نتائج کوئی بوسیدہ قصہ کہانی نہیں۔ خود ہندوستان کے مسلمانوں نے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنے میں جو رویہ اختیار کر رکھا ہے وہ اظہر من الشمس ہے یہاں آج جو شخص کسی نیک کام کو سرانجام دینے کا بیڑا اٹھا لیتا ہے دوسرے کئی ایک حاسدین اسی کے درپے آزار ہو جاتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اسے اس نیک کام میں مدد دیں اسے طرح طرح کے الزام دے کر اس کی تخریب کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک نظارہ اس وقت زمیندار ترکش ریلیف فنڈ کے متعلق ..... ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ زمیندار نے اعانت و دستگیری میں جو جو صدمے و مصیبتیں برداشت کیں ان سے کون ناواقف ہے۔ اس نے ہندوستانی مسلمانوں کو آپس میں برادرانہ تعلقات کا وعدہ یاد دلا کر انہیں اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے ابھارا۔ اور چندہ کی بیش بہا بڑی رقوم جمع کرکے ٹرکی کو بھیجیں۔ جن کی رسیدات اس نے وقتاً فوقتاً اخبار میں شائع کر دیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آج اس کے خلاف بعض [illegible] ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رہے ہیں۔ اور ایک غیر معتبر اور غیر مستند [illegible] بنا پر جس کی عدم تکمیل کے خود اس کے مولف بھی قایل ہیں۔ اسے خائن [illegible] ایمان ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اے کاش ان دشمنان وطن [illegible] کو اگر اس ذلت و رسوائی کا اندیشہ نہیں۔ جو ان کی ان فسانہ ساز الزامات کی قلعی کھلنے پر ملک و قوم کی طرف سے انہیں نصیب ہوگی۔ تو انہیں روز [illegible] کے محاسبہ کا ہی ڈر ہوتا۔ لیکن نہیں انہیں ان باتوں پر کوئی ایمان نہیں بلکہ ان کا تو مقصد صرف آپس کی تو تو میں میں اور جھگڑا فساد پیدا کرکے عوام کو اپنی اعانت و حمایت پر متوجہ کرنا اور چند روز کے لئے اپنے عیش و آرام کا سامان مہیا کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ قاعدہ کی بات ہے کہ لوگ جھگڑوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں نے اپنے اخبار کی خریداری بڑھانے کے لئے یہ خوب ڈھنگ تجویز کیا ہے

سگریٹ نوشی کی بندش بذریعہ قانون

تمباکو کے مضر اثرات کا حال کئی ایک واقعات اور دلائل سے ظاہر ہو چکا ہے لیکن باوجود ان سب باتوں کو دیکھنے اور سننے کے دنیا کے [illegible] روحانی تنزل نے لوگوں کو اپنی زندگی ایک عارضی سرور پر قربان کرنے اور لا [illegible] حریفی الی ما منع پر عمل پیرا ہونے پر زیادہ مائل کر رکھا ہے اور بہت زیادہ زن و مرد اور بوڑھے اور بچے اس فضول اور نقصان دہ چیز کے والا و شیدا ہو رہے ہیں اور اسلئے لوگوں کے ایک کثیر حصہ کی زندگیاں خواہ مخواہ اسی ایک تباہ کن چیز کی نذر ہو رہی ہیں اس خرابی کو دور کرنے کے لئے اگرچہ حکومت کی طرف سے کئی ایک کوششیں عمل میں آئی ہیں اور قریباً تمام ہندوستانی سکولوں میں تمباکو نوشی کے خلاف احکام جاری کئے گئے ہیں۔ لیکن ان احکام پر عملدرآمد زیادہ تر سکولوں [illegible] اندر ہی دیکھا گیا ہے اور قطعی انسداد اب تک نہیں ہوا اس لئے [illegible] کو اس کا آخری اور قطعی فیصلہ کرنا پڑا اور اس کے لئے قانونی [illegible] ہوا۔ چنانچہ مدراس کے گرمائی صدر مقام سے خبر آئی ہے کہ [illegible] نے سگریٹ نوشی کے خلاف ایک مسودہ قانون بنانا تجویز [illegible] آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا۔ ہمارے خیال میں اس قانون میں [illegible] نوشی کو زیادہ وسیع کرکے تمباکو نوشی کے الفاظ لکھنے چاہئیں۔ اور [illegible] کا مقام ہوگا۔ اگر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں بھی ایسے ہی [illegible] کئے جائیں۔ اور قانونی ڈنڈا سے لوگوں کو صراط مستقیم پر لایا جائے۔ [illegible] ملک کی روحانی حالت اس درجہ گر چکی ہے کہ واعظین کی زبانوں اور [illegible] قلموں میں کوئی تاثیر نہیں رہی۔ تو سوائے اس کے اور کیا [illegible] حکومت کے رعب و اقتدار سے ان باتوں کا استعمال کیا جائے ہاں اگر کوئی ایسے باعمل اشخاص موجود ہوں۔ جن کی تاثیر سے ملک کی مذہبی [illegible] عود کر آئے اور ہمارا ایمان ہے کہ ایسے اشخاص موجود ہیں تو [illegible] ہم ثواب کی مصداق ہوگی۔ ہاں ضرورت ہے کہ ان کو مالی امداد سے اقبال بنایا جائے۔ کہ وہ مختلف حصص دنیا میں پھر کر روحانیت کی [illegible] اور لوگوں کو بُری باتوں سے روک سکیں۔

ایک ریاستی مقام میں بردہ فروشی کا رواج

ہندوستان میں گورنمنٹ کے [illegible] جن جن برکات و فوائد کا ظہور ہوا ان [illegible] بعض قبیح و تباہ کن رسوم مثلاً ستی بردہ فروشی کا استیصال خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ لیکن باوجود ان مباحثوں کے استیصال ہو جانے کے پھر بھی بعض اوقات ہندوستان کے کسی نہ کسی گوشہ سے [illegible] ایسی آواز آجاتی ہے۔ جس سے ان رسوم پر علانیہ عمل ہوتا دکھائی دیتا ہے ستی کے واقعات گو اب پہلے کی طرح مذہبی پابندی سے عمل میں نہیں آتے [illegible] بعض ہندو مستورات کے اپنے خاوندوں کی وفات کے بعد ان [illegible] کو مدنظر رکھکر جو بوجہ رانڈ ہو جانے اور نکاح ثانی کی مخالفت کے اٹھانی پیش آتی ہیں۔ اپنے کپڑوں پر تیل چھڑک کر آگ سے جل کر مرجانا اور [illegible] اور اسلام کی تعلیم متعلقہ نکاح ثانی پر بے اختیار سجدات شکر [illegible] لیکن اس سے بھی قبیح تر رسم جو بنی نوع انسان کے لئے موجب صد ننگ و عار ہے بردہ فروشی کے نام سے موسوم ہے اور نہایت حیرانی کی بات ہے کہ باوجود اس کے خلاف نہایت سخت قوانین کے عملدرآمد ہونے کے بعض جگہ اب بھی اس کا علانیہ رواج پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حال میں معزز معاصر لیڈر الہ آباد نے شملہ کے پاس ایک ریاستی مقام ... کا حال لکھا ہے۔ کہ وہاں ایک شادی شدہ عورت [illegible] لوقیمتاً بیچ ڈالتا ہے اور ان کا آپس میں تبادلہ کیا جاتا ہے وہاں ایک عورت کی قیمت بالاوسط اسی روپیہ ہے۔ یہ ایک بہت ہی وحشیانہ رسم ہے اور [illegible] ریاستی مقام ہے جہاں انگریزی حکومت کا بہت کم اثر ہو سکتا ہے لیکن [illegible]

منقولات

موت زندگی کا خاتمہ نہیں ہے

گذشتہ سے پیوستہ

پس الہامی کتابوں میں قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو الہامی ہونے کے ساتھ کل کی کل محفوظ ہے اور تاریخی طور سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے اور اس زمانہ کے ایک ملہم حضرت میرزا غلام احمد صاحب نامی نے بھی جنکے ملہم ہونے کا ثبوت بہت سے نشانات اور تائیدات آسمانی سے ثابت ہو چکا ہے یہی گواہی دی کہ قرآن ہی ایک کتاب ہے جو محفوظ اور خدا کی کامل اور جامع کتاب ہے پھر اس کتاب قرآن مجید میں یہ کمال ہے کہ یہ دوسری الہامی کتب کی طرح صرف دعوے ہی دعوے نہیں پیش کرتی بلکہ دلائل بھی ساتھ دیتی ہے اور اس لئے عقل اور الہام کی باہمی تطبیق کے لئے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی پس ہم ہر ایک عقل کے نتیجے پر الہامی شہادت کے لئے قرآن مجید کو لیں گے۔ اور اس سے فیصلہ کرینگے چنانچہ موجودہ مسئلہ پر قرآن مجید کا فیصلہ مختلف آیات پر یکجائی طور پر نظر ڈالنے سے حسب ذیل ہے۔

وخلق اللہ السموات والارض بالحق ولتجزیٰ کل نفس بما کسبت وھم لا یظلمون ○ واللہ لا یضیع اجر العاملین فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ○ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ ○ وما خلقنا السموات والارض وما بینھما لاعبین ○ وما خلقنھما الا بالحق ولکن اکثرھم لا یعلمون قل امر ربی بالقسط ط۔ ملک یوم الدین ○

ترجمہ مع تفسیر۔ اور اللہ تعالے نے آسمانوں اور زمین کو حق حکمت اور مقاصد کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر ایک نفس یعنی ہر ایک شخص جو وہ کماتا ہے۔ اور عمل کرتا ہے اسکا اسے بدلہ دیا جاوے۔ اور انپر کسی طرح بھی ظلم نہ ہو۔ اور اللہ عمل کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور جو کوئی ذرہ کے برابر نیک عمل کرتا ہے اسے بھی دیکھ لیگا۔ اور جو ذرہ برابر برا عمل کرتا ہے۔ اسے بھی دیکھ لیگا۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم نے آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے بطور کھیل کے بے حقیقت نہیں پیدا کیا۔ بلکہ ہم نے تو انکو حقیقت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور قوانین اسباب و نتائج سے وابستہ کیا اگر قوانین اور سلسلۂ اسباب و نتائج سے انکار کر دیا جائے۔ تو پھر تمام چیزیں بے حقیقت اور لغو ہو جاتی ہیں لیکن چونکہ کثرت سے لوگ ان امور کو نہیں سمجھتے ہیں اس لئے جلدی سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہ بھی بتلا دو کہ میرے رب کے تمام کام عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔ پس اگر نیکی کا نیک اور بدی کا بد بدلہ نہ ملے تو عدل اور انصاف کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ایک ظالم کو اس کے ظلم کی پاداش کا نہ ملنا اور ایک مظلوم کو اس کے صبر کی جزا نہ ملنا یہ خدا کا انصاف کب گوارا کر سکتا ہے پس خدا کے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ نیکی و بدی کا بدلہ ضرور ملے مگر اس صفت کے کامل ظہور کے لئے یہ عالم کافی نہیں اس لئے ایک دوسرا عالم ہے جس میں اسکی صفت ملک یوم الدین کا پورا پورا ظہور ہوگا۔ اور ہر ایک کو اپنے عمل کا بدلہ ملیگا۔ اور وہ عالم اس عالم کے لئے بطور نتیجہ کے ہوگا۔ کیونکہ جب ہر ایک سبب کا نتیجہ ہے۔ تو یہ عالم جو مجموعہ اسباب ہے۔ بحیثیت ایک سبب کے ضرور ہے۔ کہ کوئی دوسرا عالم بطور نتیجہ کے رکھے۔

پنجاب میں طاعون کا زور

امسال پنجاب میں پھر طاعون کا بہت زور ہے اور ہفتہ مختتمہ ۲۳ مئی کے اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہفتہ کے مقابلہ میں اس ہفتہ ۱۷۴۳ اموات زیادہ ہوئیں۔ ہر صوبہ کے مفصل اعداد حسب ذیل ہیں۔ احاطہ بمبئی ۲۵۱۔ بنگال ۲۷۔ مدراس ۷۔ بہار و اڑیسہ ۲۱م۔ صوبجات متحدہ ۸۶۶۔ پنجاب ۳۸۴۶۔ برما ۵۴۔ میسور ۸۔ راجپوتانہ ۵۔ سرحدی علاقہ ۸۔ اور کشمیر ۱۶۔ کل میزان ۵۰۸۵۔ ان میں سے سب سے زیادہ اموات سیالکوٹ اور ضلع گورداسپور میں ہوئیں کیونکہ ضلع گورداسپور میں ۹۰۰ اور ضلع سیالکوٹ میں ۷۱۷ موتیں واقع ہوئیں۔ پنجاب میں ایسے خطرناک عذاب کا ظہور پذیر ہونا ہمارے شامت اعمال کا باعث ہے۔ اور لوگوں کو نیکیوں کی طرف زیادہ رخ کرنا چاہیئے۔

گندم کی پیداوار

ہندوستان میں ۱۹۱۴-۱۹۱۳ء کی پیداوار گندم کی آخری رپورٹ کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال ۸ ملین ٹن گندم پیدا ہوئی جو کہ اس سے پہلے سال کی نسبت ۱۴ فیصدی کم ہے اور گذشتہ پنج سالہ پیداوار کے تخمینہ سے ۲ فی صدی کم ہے۔

مراسلات

"خدا تعالے کے مامور پر کون ہنسی اڑا رہے ہیں؟"

الفضل نے جب سے میاں صاحب کی بے جا حمایت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ اس کے کالم اکثر حق و حکمت سے معرا نظر آتے ہیں۔ لاہور کو حضرت اقدس کے صریح الہام کے بموجب "مدینۃ المسیح" لکھنا اسکو بہت ہی ناگوار گذر رہا ہے حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کو ناگوار گذرے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کو جب خدا تعالے نے وفات کی خبر دی تو یہ بھی ایک خاص عنایت کی کہ مقام وفات سے بھی آپکو مطلع فرمایا چنانچہ وہ الہام یہ ہے۔ کہ "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" ہر شخص جانتا ہے کہ قادیان آنحضرت کا مقام پیدائش تھا جسکو الہام الٰہی نے اگر مجازی رنگ میں مکہ قرار دیا ہے تو آپکی وفات کے مقام کو "مدینہ" سمجھا گیا ہے۔ کون ہے جو اس امر سے انکار کر سکے کہ حضور مسیح موعود نے لاہور میں وفات نہیں پائی۔ جب الہام یہ بیان کر رہا ہے کہ "حضرت اقدس مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" اور واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپکی وفات لاہور میں ہوئی ہے تو کون ہے جو اس صریح الہام کے پورا ہونے سے انکار کر سکے۔ بجز اس کے جسکے دل میں خدا کے کلام اور مامور کی اگلی سی محبت نہ رہی ہو۔ ہم احمدیوں میں ایک وقت وہ تھا کہ حضور اقدس کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھکر شرح صدر سے خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خداوند تعالے کے صدہا شکر کئے جاتے تھے۔ یا اب یہ وقت ہے کہ بعض مہربان اپنی ذاتی خواہشات کی خاطر مسیح موعود کے کھلے ہوئے الہام کے پورا ہو جانے پر بھی وہ الفاظ لکھنے سے باز نہیں آتے کہ جس سے خدا کے کلام کی اور پوری ہو گئی بات کی توہین لازم آتی ہو۔ الفضل اپنی ۲۱ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "اگر پہلے کسی الہام میں یا حضرت اقدس کے کلام میں لاہور کا نام مدینہ آیا ہوتا تو "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" کے مطابق پھر بھی کچھ لاہور کے مدینہ ہونے کی گنجائش ہو سکتی۔ ۔۔ لیکن جس صورت میں اس سے پہلے لاہور کا نام کبھی مدینہ نہیں آیا تو یہ **پیش گوئی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس طرح تو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم اپنے وطن میں مرینگے یا مدینہ میں اس کا نام مدینہ رکھ لیا جائے۔**"

جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ الفضل اب اس مقام پر پہنچ گیا ہے کہ وہ حضرت اقدس کی بعض ان پیشگوئیوں کو جو صریح طور پر پوری ہو چکی ہیں۔ محض صاحبزادہ صاحب کی بے جا محبت کے باعث یا انکو خوش کرنے کے لئے جھٹلانے پر کمربستہ ہو گیا ہے جسکی دلیل اس کے قابل رحم کالم میں یہ شائع ہو رہی ہے۔ کہ چونکہ اس سے پہلے کسی الہام میں لاہور کا نام مدینہ نہیں رکھا گیا اس لئے حضرت صاحب کا یہ الہام جو پیشگوئی کے رنگ میں تھا "کہ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" (معاذ اللہ) باوجود پورا ہونے کے ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا تا کہ لاہور کو مدینہ بننے کا شرف حاصل نہ ہو سکے۔ الفضل میں لکھا تو یہ جاتا ہے کہ جو لوگ لاہور کو مدینہ ٹھہرا رہے ہیں وہ مامور پر ہنسی کرتے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ خود حضرت اقدس کے صاف اور صریح الہام اور سچی پیشگوئی کی ان الفاظ میں توہین کرتا اور ہنسی اڑاتا ہے **"اس طرح تو ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ وطن میں مرینگے یا مدینہ میں اس کا نام مدینہ رکھ لیا جائے"** جس کا صاف یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت اقدس کا یہ الہام کہ "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" عام لوگوں کے اختراعی امور سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ایک طرف تو حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی کو جھٹلانے کے لئے یہ بیان کرنا کہ کسی الہام میں یا کلام میں حضرت اقدس نے لاہور کا نام مدینہ نہیں رکھا۔ اور دوسری طرف قادیان کو بلا ایسے کسی الہام اور کلام حضرت اقدس کے مدینۃ المسیح قرار دیکر الفضل کے صفحۂ اول پر لکھنا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خبر نہیں کس دلیل سے جائز ٹھیرایا گیا ہے۔

اگر لاہور "مدینۃ المسیح" کہلائے جانے کا حق اس لئے نہیں رکھ سکتا کہ "ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں" جیسی صریح پیشگوئی کے سچی ماننے کی اس لئے ضرورت الفضل کے نقطہ خیال میں نہیں کہ اس طرح تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ "ہم وطن میں مرینگے یا مدینہ میں" تو "قادیان" کس دلیل سے مدینۃ المسیح کہلانے کے قابل شمار ہو سکتا ہے؟ لاہور کے "مدینۃ المسیح" حضرت اقدس کے صریح الہام کے بموجب ہونے سے "قادیان شریف" کی ہرگز توہین نہیں ہوتی ہے۔ جس کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ الفضل اسپر نوٹس لینے کے لئے دوڑتا۔ کیونکہ یہ الہام الٰہی "قادیان" کو مجازی طور پر اسی طرح مکہ ٹھیراتا ہے۔ جس طرح لاہور کو مجازی طور پر مدینہ مگر قادیان کے بعض حضرات کے دماغ میں خبر نہیں کیا سما گیا ہے۔ جو بات انکو سوجھتی ہے وہ نرالی ہی سوجھتی ہے جس کو ملکی لفظ اگر یقین کیا جائے تو ہر طرح سے جائز معلوم ہوتا ہے۔

کی جاتی ہے۔ اور ناحق ناروا ان کو متہم کیا جاتا ہے کہ وہ مامور من اللہ کی ہنسی اڑاتے ہیں حالانکہ وہ خود الہام الٰہی اور صاف اور کھلی ہوئی پیش گوئی کی ایسی نرالی توہین کرتے ہیں۔ کہ جس کو دیکھکر سخت تعجب ہوتا ہے آہ لصد آہ!! وہ اخبار جس کے سرورق پر حضرت اقدس کے ایک فرزند کا نام ایڈیٹر کی حیثیت سے درج ہو۔ اور دوسرے کا پرنٹر اور پبلشر کی حیثیت سے۔ اس میں حضرت اقدس کی ایک ایسی پیشگوئی کی توہین کی جائے کہ جو نہایت صاف طور پر بڑی شان و شوکت سے پوری ہو گئی ہو۔

اے احمدی قوم! اگر تجھ میں کچھ حس باقی ہے۔ اگر تو نے خدا کے مسیح موعود کو محض حق پرستی کے لئے قبول کیا ہے اگر تجھ میں ابھی تک کسی کی ایسی بے جا محبت نہیں موجود ہوئی۔ کہ جو تجھکو ضال ابن حب نا سمجھ کر دے تو للہ اور اس کھلی اور صاف توہین پر اور مسیح موعود کی سچی اور واقعہ شدہ پیشگوئی پر جو ہنسی اڑائی گئی ہے۔ اس پر مرد میدان بکر اظہار ناراضگی کر تا کہ سبکو معلوم ہو کہ تو نے مسیح موعود کو محض خدا کے لئے سچا تسلیم کیا۔ اور اس کی ہر ایک بات کو صدق دل سے قبول کیا ہے نہ کہ کسی کی بیجا اور ناجائز محبت و الفت کرنے کے لئے کس قدر اندھیر ہے کہ حضرت اقدس کی پوری ہوئی ہوئی پیشگوئی کو کس دلیری اور جرات سے رد کیا جاتا ہے اور حضور کے اس کلام پاک کو جو خدا نے آپ پر نازل کیا تھا۔ محض معمولی آدمیوں جیسا ٹھہرا کر اسکی بے وقعتی کی جاتی ہے۔ کچھ خوف خدا نہیں کیا جاتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قوم کا روپیہ اب کہاں خرچ ہوگا

صدر انجمن کی مد ملازمین لنگر اور سب باقی مدات مقروض ہیں۔ اور الفضل اس سارے قصور کو حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ لگاتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ قرض خلافت اول کے وقت میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد صدر انجمن میں روپیہ آنا بالکل بند ہو گیا اور صاحبزادہ صاحب کے حکم کے ماتحت وہ سب روپیہ براہ راست میاں صاحب کو جاتا ہے اب سوال یہ ہے۔ کہ انجمن میں تو یہ روپیہ خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے سارے کام قرض لے کر چلائے جا رہے ہیں اور انجمن کے سارے ملازمین کو تنخواہ نہیں ملی۔ تو یہ روپیہ اب کدھر جا رہا ہے۔ اتنا تو ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ابو تراب **شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو خلافت کی مدح سرائی اور خادمان سلسلہ بنانے کے عوض میں مبلغ پانصد روپیہ نقد ماسوائے اس روپیہ کے جو کہ تقریباً ۳۰ روپیہ فی اشاعت آج تک ملتا رہا ہے۔ دربار خلافت سے انعام دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی افواہ ہے۔ کہ الحق صاحب کے اڈیٹر کو بھی مبلغ چار صد روپیہ کی رقم عنایت ہوئی ہے۔** کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ باقی اور روپیہ قوم میں سے کس کس کو انعام ملے ہیں اور کتنا نکاح ثانی کے اخراجات کے لئے اور زیور وغیرہ بنوانے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے۔ اور اشاعت اسلام کے لئے کتنا اور انجمن کے قرضہ جات کے لئے کتنا۔ امید ہے کہ صاحبزادہ صاحب یا ان کے مشیر اس کا جواب دینگے۔

کافر و مسلم

علام اصلاح اسلام میں جو شخص علی الاعلان کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھتا ہے۔ وہ مسلمان کہلاتا ہے ماسوائے اس کے جو کوئی بھی ہو وہ کافر کہلاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ انہی معنوں میں یہ لفظ کافر اور مسلمان کا استعمال کیا۔ کلمہ گوؤں کو کافر کہنے والوں سے آپ نے ازحد نفرت کا اظہار فرمایا۔ اور یہاں تک کہ بڑے زور سے وہ حدیث جس میں مسلمان کو کافر کہنے والے کو ڈرایا گیا ہے۔ وہ خود کافر ہو جاتا ہے پیش کی اور مسلمانوں کو ان کفر بازی کے فتووں سے باز رہنے کی بار بار تاکید کی۔ اور اپنی جماعت کو ان فتوے بازوں سے جدا رہنے کی نصیحت کی اور فرمایا کہ جب تک وہ اپنے اس فعل سے توبہ نہ کریں انکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی یہی مذہب رہا۔ چنانچہ آپ نے بھی سوائے ان جگہوں کے کہ جہاں کفر کا فتوے نہیں دیا۔ اور ملکوں میں احمدی قوم کو جب تک کہ علماء ان پر سے کفر کا فتوے نہ اٹھائیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ جس مرض کی دوا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نسخہ استعمال کیا تھا۔ اسی میں میاں صاحب کے مریدوں میں سے ایک حصہ احمدیوں کا مبتلا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود تو اپنے آپکو امتی امتی پکارتے رہے لیکن الفضل اور اس کا ایڈیٹر اور بعض ہم

مستقل نبی ہونے کا تھا۔ آپ اسی طرح کے مستقل نبی تھے جس طرح حضرت عیسٰے علیہ السلام۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تو اپنے منکر پر اولٰئک ھم الکافرون حقا کا فتویٰ نہ دیا۔ لیکن یہ غلو کرنیوالے دوست ہیں جو کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے منکروں پہ یہ آیت لگا کر انکو کافر مطلق قرار دے رہے ہیں اور اسلام سے خارج بتلاتے ہیں خواہ وہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والے ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت مسیح نے تو اپنے منکر پر سوائے حدیث من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ کے اور کوئی اللہ اور رسول کا کلام استعمال نہیں کیا۔ لیکن یہ جنت کے ٹھیکیدار ہیں کہ ان کو یہودیوں اور عیسائیوں کے برابر سمجھتے ہیں۔ اور خدا کے خوف سے نہیں ڈرتے۔ ہر ایک امت محمدیہ کے مسلمان کو قابل دار اور کافر یقین کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب برکات جن پر نفس ناطقہ ہونیکا فخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ آج سب اکارت گئیں۔ وہ تو کہتا ہے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پھر کہتا ہے۔

بعد ترگمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

پھر کہتا ہے۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم ❊ یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

وہ تو اپنے رتبہ کو اس طرح بیان کرتا ہے۔ اور یہ مرید ہیں جن کو ابھی شرائط ایمان کی بھی پوری خبر نہیں۔ وہ کہتے کہ حضرت تو انکساری کی وجہ سے بروزی اور ظلی اور جزوی نبی اپنے آپ کو کہتے تھے۔ ورنہ وہ تو نبی اللہ تھے اللہ نے ایسے ہی پکارا۔ اتنا نہیں سوچتے کہ اللہ نے تو یہ بھی کہا کہ انت منی وانا منک پھر کیا انکو خدا بھی معاذ اللہ کہوگے۔ الغرض سخت رنج اور قلق کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک حصہ کو صاحبزادہ صاحب نے ابتلا میں ڈالدیا اور وہ غلو کے راستہ پر پڑ گئے اور دن بدن قدم تیزی سے اس طرف بڑھا رہے ہیں۔ اور اسلام اور بانی اسلام کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود کو ان کے برابر اور ان دونو کے منکروں کو ایک دوسرے کے برابر بتا رہے ہیں۔ خدا انہیں نصیحت کرے۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

جہاز کی غرقابی سے ایک ہزار جانوں کا نقصان:۔ (اوٹاوا ۲۹ رمئی) کوبیک۔ میں اس مضمون کا بے تار کا پیغام پہنچا ہے۔ کہ کینیڈا کی پیسفک کمپنی کا سٹیمر "امپرس آف آئرلینڈ" ایک کوئلہ کے جہاز سے ٹکرا کر ڈوب گیا۔

(لنڈن ۲۹ رمئی) بے تار کا پیغام مظہر ہے کہ امپرس آئرلینڈ ایک اور جہاز سے ٹکرا کر غرق ہو رہا ہے۔ اول الذکر کے اشارہ سے اس ہولناک حادثہ کا علم ہوا۔ گورنمنٹ کے ایک سٹیمر نے اشارہ مذکور کا جواب دیا۔ بے تار پیغامات کا سلسلہ ٹوٹ جانے سے منکشف ہوتا ہے امپرس آف آئرلینڈ غرق ہو کر سمندر کی تہ پہ پہنچ گیا۔ اسپر بارہ سو آدمی سوار تھے اور ۲۸ رمئی کو لورپول سے روانہ ہوا تھا۔

فادر پائنٹ سے آج صبح کے تین بجے جو تار موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امپرس آف آئرلینڈ ایک کوئلہ کے جہاز سے ٹکرایا۔ مؤخر الذکر کا ابتک پتہ نہیں۔ امپرس آف آئرلینڈ برابر اشارے کرتا رہا یہانتک کہ خاموش ہوگیا۔

۲ بجکر ۴۰ منٹ پر صبح کا پیغام مظہر ہے کہ دو رستے اور دیگا اور لیڈی ایولین نامی سرکاری سٹیمروں کے متصل لائف بوٹ نظر آئے۔

(کوبیک ۲۹ رمئی) ساڑھے تین سو آدمی الموسکی کے ساحل پر اترے ہیں۔ اغلب ہے کہ چھ سو جانیں تلف ہوئی ہونگی۔ تصادم سخت کہر تاریکی کے عالم میں وقوع میں آیا۔ امپرس آف آئرلینڈ دس منٹ میں غرق ہوگیا اس کے اول درجہ کے ۸۷ مسافروں میں سر ہنری سٹین کو سٹر لورنس اور لیڈی بھی معہ لیڈی کے تھے۔

(نیویارک ۲۹ رمئی) امپرس آف آئرلینڈ کے معدومین کی تعداد ایک ہزار ہے سٹیمر مذکور اور کوئلہ کے جہاز میں طلوع صبح کے وقت تصادم ہوا۔ کوئلہ کا جہاز بھی ڈوب گیا۔ دو سرکاری سٹیمر جو خوش قسمتی سے نواح میں تھے۔ فوراً غرق ہونے والے جہازوں کی مدد کو پہنچے اور حتی الامکان جانوں کے بچانے کی کوشش کی۔ سٹیریج کے مسافروں کی تعداد ۷۰۳ تھی۔ مکتی فوج کے ڈیلیگیٹ معکانڈر ومسز ریس جہاز [illegible]

نصف گھنٹہ کے بعد امپرس آف آئرلینڈ کے کپتان کی لاش بہتی ہوئی ملی۔ سرکاری طور پر بیان ہوا ہے۔ کہ صرف چار سو جانیں بچائی جا سکیں ان میں سے جو اشخاص ریوسکی پہنچے تھے۔ ان میں سے ۲۲ زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔ بعض کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے ہیں۔ اور سخت تکلیف میں ہیں۔ جو لوگ بچ گئے ہیں ان میں اکثر ملازمین جہاز ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مسافر نیچے تھے۔ بظاہر اول درجہ کے مسافروں میں سے صرف تین بچ سکے۔ جن میں مسٹر ڈبلیو ای گراہام (ہانگ کانگ) بھی داخل ہیں۔ مکتی فوج کے ۱۴۸ ڈیلیگیٹ لنڈن کانفرنس میں شمولیت کے لئے آرہے تھے۔ ایک معزز شخص جو اس حادثہ سے بچ نکلا ہے۔ معدومین کی تعداد ۱۰۳۲ بتاتا ہے۔

ونکوور میں ہندوستانیوں کے داخلہ کا مسئلہ:۔ (لنڈن ۲۹ رمئی) ٹائمز کو اٹاوا سے تار پہنچا ہے کہ مسٹر روپی وزیر داخلہ و سپرنٹنڈنٹ جنرل معاملات ہند نے برٹش کولمبیا کے ہندوستانیوں کے لیڈروں کو اطلاع دی ہے۔ کہ گورنمنٹ بنا بر تحقیقات رائل کمیشن مقرر نہ کریگی۔ اور جہاز کوماگاٹا مارو پر جو ہندوستانی سوار ہیں انکی نسبت قانون کے لفظ کی تعمیل کی جائیگی۔

(ونکوور ۲۹ رمئی) عدالت کے فیصلہ تک کوماگاٹا مارو جہاز کے ہندوستانی مسافروں کو ساحل پر اترنے کی اجازت دیئے جانے کے لئے ہندوستانیوں نے ایک لاکھ پونڈ نقد بطور ضمانت پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

تین پونڈ کا ٹیکس:۔ نٹال میں جو ہندوستانیوں سے تین پونڈ کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی بابت مسٹر گاندھی کی درخواست پر سمٹس نے ایک سرسری حکم دیا ہے کہ ایشیاٹک قانون پاس ہونے تک مذکورہ بالا ٹیکس وصول نہ کیا جائے۔

ہندوستانی عورتوں کی تصویر:۔ تازہ انڈین اوپینین کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے ذمہ دار افسروں نے ہندوستانی عورتوں کا فوٹو طلب کیا تھا۔ جس کے انجمن اسلام ڈربن نے عذر کیا ہے۔ مسٹر گاندھی نے اس کے متعلق ایک تار جنرل سمٹس کو دیا تھا۔ جواب ملا ہے۔ کہ اسکی تحقیقات کی جائیگی۔

کلکتہ میل کا پٹڑی سے اتر جانا:۔ کلکتہ میل براہ ناگپور بمبئی میں ساڑھے گیارہ گھنٹے دیر سے پہنچی۔ جسکی وجہ یہ تھی کہ انجن ناگپور کے مغرب میں چالیس میل کے فاصلے پر پٹڑی سے اتر گیا تھا۔ اسے پٹڑی پر چڑھایا گیا۔ تو بریک کی گاڑی کے لائن سے اتر جانے سے اور توقف ہوا۔ مسافروں یا مال کو نقصان نہیں پہنچا۔

کمیٹی تحقیقات وجوہ آتشزدگی:۔ بمبئی کی اس کمیٹی نے اپنی تحقیقات ختم کر لی ہے۔ اور عنقریب رپورٹ پیش کر دی جائیگی نتائج عموماً خود بخود شرارت سے آگ لگائے جانے کے خلاف ہیں۔

فساد:۔ کرانی گنج ڈھاکہ میں مسلمانوں اور کورکھیوں میں سخت فساد ہوا کہتے ہیں۔ ایک مسلمان ہلاک ہوا۔ اور دیگر کئی مہلک زخمیوں کے آخری بیانات قلمبند کئے گئے۔ کہتے ہیں کہ مرحوم مسلمان اور ایک گورکھے کے مابین جھگڑے کا آغاز ہوا تھا۔ جس کے متعلق مؤخر الذکر کو جیل میں قید کی سزا ملی تھی۔

ایک خبطی ملا:۔ ایک ملا ڈپٹی کمشنر سلہٹ کے سامنے دندانہ تقریر کرنے کے الزام میں پیش کیا گیا۔ یہ شاہ جلال درگاہ میں گرفتار ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ ملا نے مذکور لوگوں کو ادائیگی مالیہ سے روکتا تھا۔ کہ برٹش حکومت قریب الاختتام ہے۔ جسکا نام کاردور دورہ ہوگا۔ شیرہ و سلہٹ میں اس کے کئی پیرو بیان کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض کے گرفتار ہونے کی رپورٹ ہوئی ہے۔

دوالیہ:۔ رنگون کی انجینیرنگ کمپنی نے دوالہ نکالدیا۔

ناجائز کوکین:۔ رنگون میں لبن کی ایک مشہور معروف فرم کا حصہ دار میکڈ انلڈ ۳۳ ہزار روپے کی ناجائز کوکین رکھنے کے الزام میں ماخوذ ہوا ہے۔

یوروپین کو سزا:۔ منڈالے ہل کے فوجی بیچانہ کا قائمقام یوروپین منیجر ایک ہزار روپے کے تغلب کے جرم میں آٹھ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔

خودکشی:۔ مسٹر جے۔ ڈی سیاک اڈٹ انسپکٹر ایسٹ انڈین ریلوے نے میرزاپور میں اپنے بھائی کے گھر میں بندوق سے خودکشی کر لی۔ افواہ ہے کہ متوفی مالی مشکلات میں گرفتار تھا۔

خودکشی:۔ بہ حال میں دو لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے کلکتہ میں لائی گئی تھیں جن میں سے ایک ہاجی نام بنگالن تیماداری اور دوسری [illegible]

ان مسلح سپاہیوں میں سے جو مستورہ بازار میں ماموری کئے گئے تھے ایک اس عورت کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ لیکن اس رات ان دونوں میں کچھ تنازع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس نے صبح کے ۳ بجے سے پہلے اس عورت کو گولی ماری۔ اور بعد ازاں آپ بھی خودکشی کر لی۔

کلکتہ میں آتشزدگی:۔ گذشتہ پیر کی شب کو باگ بازار کلکتہ میں چودہری نرائن چند کے جوٹ گودام میں آگ لگی تھی۔ کلکتہ فائر بریگیڈ کے دو موٹر انجن اور ایک سٹیم انجن نے پانی برسانا شروع کیا۔ رات کو ایک بجے آگ پر قابو پایا۔ پھر صبح ۹ بجے آگ چمکی اور ۱۰ بجے بجھائی گئی۔

بجلی کی ریل:۔ ہندوستان میں برقی طاقت سے اکثر ریلوے چلانے کی تجویز پر میسرس میرز لیڈ میک ایلیس نے ایک رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ جس پر فی الحال گورنمنٹ ہند غور کر رہی ہے۔ بمبئی کی ریلوے پورٹ ٹرسٹ کے بارے میں بھی مذکورہ بالا کمپنی کے مالکان نے تحقیقات کی ہے۔ اور اس کے متعلق بھی رپورٹ روانہ کر دی گئی ہے۔ لیکن کہتے ہیں۔ کہ پورٹ ٹرسٹ کی ریلوے پر برقی طور سے کام لینے کی حمایت کی گئی ہے۔

ہندی شاعروں کو تمغہ:۔ لکھنو کے ڈاکٹر پرشوتم داس ایک ایسے ہندی شاعر کو طلائی تمغہ مرحمت کرینگے۔ جو کم سے کم دس گانے لایق غزل ٹھمری۔ لاونی بھجن۔ اور ناٹک وغیرہ کے گانے لکھکر روانہ کرینگے۔ گانے کا مضمون ہندی زبان اور ہندی رسم الخط ہو۔ اعلیٰ درجہ کے گانوں کو ترجیح دی جائیگی۔

گائے کانفرنس:۔ مسٹر پارسی مشرکے ایس جادو نے بھولا ناتھ سکرٹری ہندو سبھا کلکتہ کو لکھا ہے کہ میں ایک عظیم الشان گائے کانفرنس منعقد کرنے کی تحریک کر دیں۔ جس کی بابت سکرٹری ہندو سبھا کلکتہ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔

ایم اے کا نتیجہ:۔ حسب اطلاع صاحب اسسٹنٹ رجسٹرار امیدواران ذیل امتحان ایم۔ اے سنہ ۱۹۱۴ء (مضمون ریاضی) میں کامیاب ہوئے۔ (درجہ دوئم) سری کشن کپور۔ بی ایس سی متعلم گورنمنٹ کالج رگھوناتھ داس ملوترا۔ بی ایس سی متعلم فورمن کرسچین کالج لاہور (درجہ سوئم) کرشنا لال شرما بی اے (فورمن کرسچین کالج لاہور) ہیم چند بی اے (گورنمنٹ کالج) گلزار ناتھ (فورمن کرسچین کالج) نام استعدادی نمبر کے لحاظ سے درج کئے گئے ہیں۔

مدینۃ المسیح:۔ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ابو الفضل خلیفہ [illegible] درس قرآن کریم ہر روز شام کے چھ بجے ہوتا ہے۔ درس کے نوٹس پر خود حضرت [illegible] فرما رہے ہیں۔ جسکے بعد عنقریب ضمیمہ کی صورت میں شائع ہونگے۔ جناب اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی آج یکم جون کو قادیان سے لاہور تشریف [illegible]

جلد (۱) مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۹ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۴ جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۷

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

انگلستان میں تبلیغ اسلام

قوم کی ترقی و عروج کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ اس میں زندگی اور زندگی کیساتھ حرکت ہو لیکن صرف حرکت اس وقت تک بے سود ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے طریقہ پر استوار نہ کی جائے مسلمانوں کے گذشتہ اضطراب کا زمانہ جب ختم ہونیکو آیا۔ تو اہل نظر نے فوراً اس طرف اپنا خیال دوڑانا شروع کیا تھا۔ کہ جو زندگی قوم میں آ گئی ہے اگر وہ اس کے بعد کسی کار آمد طریقہ پر صرف نہ کی گئی۔ تو یکجہتی اتفاق کی قوت اور سرد و گرم زمانہ کی ٹھیل کی وجہ سے آگے بڑھنے کی قابلیت جو اس وقت موجود ہے۔ تھوڑے دنوں میں بیکار ہونے کی وجہ سے خدانخواستہ فنا تو نہ ہو جائیگی۔

یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اسی زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان میں اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیا۔ اور توفیق ایزدی نے انہیں نمایاں کامیابی بھی عطا کی۔ جو لوگ دوربین نگاہ سے اس مبارک کام کو دیکھتے ہیں وہ اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی دین اور دنیا دونوں کی فلاح اس اہم فرض کے ساتھ وابستہ ہے اور ہر مسلمان اس بات میں متفق ہے کہ قوم کی مجموعی قوت کا اس سے بہتر اور ضروری کوئی مصرف نہیں ہو سکتا کہ وہ تبلیغ اسلام کے کام میں صرف کی جائے۔

گذشتہ اشاعت میں ہم خواجہ کمال الدین صاحب کا خط شائع کر چکے ہیں اور آئندہ اشاعت میں ہم قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی کی تحریر چھاپینگے جو قاری صاحب نے ولایت پہنچکر ہمارے پاس بھیجی ہے قاری صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں اس لئے کہ ایک عرصہ ہوا۔ جب جاپان میں ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی خبر مشتہر ہوئی تھی تو آپ اس میں شریک ہونے کے لئے وہاں گئے تھے اور وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے تجربات اور رایوں کو انہوں نے اخبارات کے مضمونوں اور بعض اسلامی جلسوں کی تقریروں کے ذریعوں سے پبلک کے سامنے پیش کیا تھا۔ علاوہ اس کے اُن کی کتاب اسلام انگریزی زبان میں برسوں پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اور بہت مفید سمجھی گئی ہے تعلیم یافتہ جماعت کا ایک بڑا حصہ اُن سے اس وجہ سے بھی بخوبی واقف ہے کہ وہ علیگڈھ کالج کے ہر دلعزیز اولڈ بوائز میں سے ہے۔ بہر حال قاری صاحب کو اشاعت اسلام کا شوق اس مرتبہ بھی کشاں کشاں ولایت لیگیا اور پبلک سے امداد طلب کئے بغیر ابتدائی مصارف انہوں نے خود برداشت کئے۔ اس وقت خواجہ صاحب کے ساتھ وہ کام کر رہے ہیں اور جیسا یقین کیا جا سکتا ہے۔ خواجہ صاحب کو اُن کے کام پر اطمینان ہے۔

اس وقت انگلستان میں تبلیغ اسلام کے متعلق چند ضروری امور درپیش ہیں جو قوم کی فوری توجہ کے محتاج ہیں۔

(۱) ووکنگ کے علاوہ لنڈن میں اور اگر ممکن ہو تو دوسرے مقامات پر بھی اسلامی مشن قایم کئے جائیں۔

(۲) امریکہ میں جو مذہبی کانفرنس عنقریب منعقد ہونے والی ہے اُس میں کم سے کم ایک اسلامی نمائندہ ضرور بھیجا جائے۔

(۳) کیمبرج یونیورسٹی پریس نے قرآن پاک میں جو تحریف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اُس کا معقول اور مدلل جواب دیا جائے۔

(۴) مختلف مقامات سے طالبانِ حق کے جو خطوط آتے رہتے ہیں اُن کے کافی اور شافی جواب دیئے جائیں۔

ولایت کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ سٹاف ان تمام فرائض کو انجام دینے کے لئے کافی نہیں ہے اور اسٹاف کے اضافہ کے ساتھ ہی اخراجات میں بھی اضافہ کی ضرورت سخت محسوس ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب کا یہ بھی منشا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص لنڈن میں مشن کی ایک شاخ قایم کر کے قاری صاحب کو اس کا انچارج کر دیں اور تبلیغ کے کام کو وسعت دینے کے لئے یہ ایک ضروری زینہ ہے۔ خواجہ صاحب نے ان تمام ضروری امور کو نہایت وضاحت کے ساتھ اپنے خط میں تحریر کیا ہے اور اس کے ساتھ نہایت موثر طریقہ پر مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔

مسلمانوں نے اب تک جن باتوں کی طرف توجہ کی ہے اُن میں زیادہ تر وہی باتیں ہیں۔ جن میں کچھ نہ کچھ مذہبی شائبہ ضرور تھا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی سیاسیات کو بھی مذہب سے جدا نہیں تصور کرتے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ تبلیغ اسلام کا کام جو ایک مذہبی کام ہے اور جس کے ساتھ دنیاوی فلاح بھی شامل ہے کہاں تک ہماری توجہ اور اعانت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اس وقت ہم تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے انہیں ہوشیار کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کم وبیش ایک سال کے سکون کے بعد مشیت ایزدی پھر اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ وہ سرعت کے ساتھ آگے قدم اُٹھائیں اور ان تمام ذرائع کی طرف نظر دوڑائیں۔ جن پر اُن کی قومی بقا اور استحکام کا انحصار ہے اگر اس وقت اُنہوں نے ایک لمحہ کیلئے تساہل کیا تو کیا عجب ہے کہ سمندر میں مد کے بعد جزر کے آثار پیدا ہو جائیں اور کسی عمدہ موقع کی تلاش میں دوسرے قرن کا انتظار کرنا پڑے

چیزنا از دریچہ نکشد طلبیم
بر در دوست نشینیم و مرادے طلبیم (ہمدرد)

مدینۃ المسیح

حضرت امیر قوم کے پاکیزہ ارشادات

چند روز ہوئے۔ کہ حضرت جناب اقدس مولانا محمد علی صاحب کے حضور ایک احمدی دوست نے حاضر ہو کر یہ گذارش کی تھی۔ کہ آپ کو اُن احمدی حضرات سے جنھوں نے جناب کی رائے اور تحریروں سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ بیعت لینی ضروری ہے۔

اس کا جواب آپ نے یہ دیا۔ کہ جن احمدی حضرات نے حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ہے اور وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اُن سے میرے نزدیک بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ دوست مذکور نے کہا۔ کہ میرے نزدیک بیعت لینے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ تا وہ تمام احمدی جو آپ کے ہاتھ پر اکٹھے ہوں آپ کا حکم مثل حضرت مسیح موعود کے حکم کے قبول کریں۔ اور ہر طرح اس کو واجب التعمیل یقین کریں۔ اس کا جواب حضرت امیر نے یہ دیا۔ کہ یہ غلطی ہے احمدی قوم میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے احکام و ارشادات کے برابر کسی کے ایسے احکام نہیں ہو سکتے۔

جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے کہ حضرت قبلہ مولانا محمد علی صاحب ایدہ اللہ احل کے دل میں کیا رنگ رگ میں حضرت مسیح مآب خلد آشیانی کی کیسی محبت عزت و عظمت گھر کر چکی ہے۔ جس کے باعث وہ ایسے حضرات سے جو حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر خدا تعالےٰ کی راہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے بیع ہو چکے ہیں۔ بیعت لینے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ اور دراصل ایسا ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ جن حضرات کو خوش قسمتی سے ایسا شرف حاصل ہوا کہ خدا کے مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کا اُن کو موقع ملا۔ جو ایسا عظیم الشان اور سرفراز فرمانے والا تھا۔ جس کو خود حضرت ختمی رسالتمآب نے سلام و دعا سے یاد فرمایا ہے تاکہ کسی ایسے حضرات کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں جن کو حضور مسیح مآب کے ہاتھ پر بیع ہونے والے اصحاب اس امر کے لئے منتخب کریں۔ کہ وہ حضرت اقدس کے نام پر غیر احمدیوں سے بیعت لے لیا کریں۔ حق یہی ہے کہ مسیح موعود جیسے عظیم الشان انسان کے مریدوں سے بیعت لینے کا وہی حق رکھتا ہے۔ جو آپ کے ہم رتبہ نہ ہو۔ تو کم از کم آپ کے رنگ میں رنگین یا آپ کی ایسی ہی پیروی کرنے والا ہو۔ کہ جیسے نفس نفس کی یا نفس نفس کی کیا کرتی ہے اُس کے علاوہ کوئی ایسا نہیں۔ بہرکیف امیر سلسلہ کے ارشادات کا اصل اور لب لباب جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضور کو حضرت اقدس آقائے نامدار سے بیحد محبت اور عشق ہے اور وہ یہیں چاہتے۔ یا یہ نہ ہو کہ آپ کی حضرت کی صانیں کرتی پسند حضور مسیح موعود کے برابر کا مرتبہ کسی فرد سلسلہ کو دیا جائے یا آپ کے حکموں اور ارشادات کے برابر اُس کے حکم اور ارشاد تسلیم کئے جائیں۔ اور یہ وہ راہ ہے کہ جس سے حضور اقدس کی وہ خصوصیت قائم رہ سکتی ہے۔ جس سے سرفراز فرماکر خداتعالےٰ نے آپ کو مامور مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ مجدد اور محدث امتِ مرحومہ کی فلاح و بہبودی کے لئے بنا کر نازل فرمایا تھا۔

۲۴ رمئی ۱۹۱۴ء کو لاہور چھاؤنی کے ایک دوست نے ماسٹر علی احمد صاحب احمدی سیالکوٹی کا ایک خط حضرت جناب امیر قوم کے حضور پیش کیا۔ جس میں ماسٹر صاحب مذکور نے حضرت امیر سلسلہ کے حضور یہ التماس کی تھی کہ مقابل کے اخبارات میں ایسے ایسے اعتراضات شائع ہو رہے ہیں کہ جن کی وجہ سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے۔ مگر پیغام صلح میں اس کے جوابات کم چھپتے ہیں۔ بہتر ہو کہ اُن کے لئے زیادہ جگہ نکالی جائے۔ اس کے جواب میں جناب مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ ضروری باتوں کے جواب تو شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اس پر ہی کل توجہ کر لینا ٹھیک نہیں۔ بلکہ اصل مقصد کی طرف (جو اشاعت اسلام ہے) توجہ کرنے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

سبحان اللہ! احمدی دوستو!! تمہارے دلوں کو جس نیک اور مجسم حلم کی طرف اللہ نے متوجہ کیا ہے وہ اشاعت اسلام کا اپنے دل میں بہت بڑا جوش رکھتا ہے اُس کی سب سے بڑی تمنا اور سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ صرف یہ کہ مقدس اسلام کی منادی ساری دنیا میں ہو۔ اور کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کل اقوام دنیا کو جمع کیا جائے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور آں حضرت صلعم کا آخری خلیفہ بنا کر بھیجا تھا۔ خدا کرے کہ اب جوش ہم سب میں پیدا ہو۔ آمین!

قرآن پڑھنے کا ایک نادر موقعہ

ہمیں دو تین ایسے لڑکوں کی ضرورت ہے۔ جو قرآن کریم پڑھنا چاہتے ہوں۔ اُن کی خوراک و رہائش وغیرہ کا انتظام کر دیا جائیگا۔ اور قرآن کریم انہیں پڑھایا جائیگا جس کے ساتھ اُن سے کسیقدر کام بھی لیا جائے گا۔ جو لڑکے اس طرح سے قرآن کریم پڑھنا چاہتے ہوں۔ وہ ہمیں ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں:-

سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۷

فطرت اور اسلام

(از قلم محمد مرتضیٰ خاں صاحب از پٹیالہ)

اسلام کی ہزاروں خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی تعلیم عین فطرتِ انسانی کے مطابق و موافق ہے۔ پہلی تعلیموں میں ایک یہ بھی نقص تھا کہ فطرت کے مطابق نہ تھیں۔ مثلاً انجیل کا حکم ہے کہ اگر کوئی شخص تیری ایک گال پر طمانچہ مارے تو اپنی دوسری گال بھی اُس کے آگے کر دے۔ اب اس حکم اور اس تعلیم پر ذرا غور کرو کہ کس طرح خلافِ فطرتِ انسان ہے کون شخص گوارا کر سکتا ہے کہ کوئی اس کی ایک آنکھ پھوڑ دے۔ تو وہ دوسری آنکھ بھی آگے کر دے تاکہ اس کو بھی پھوڑ دیا جائے کون شخص پسند کرے گا۔ کہ چور اس کا آدھا مال اُٹھائے تو دوسرا آدھا وہ خود اس کے حوالے کر دے۔ غرض یہ تعلیم اپنے اندر ایسی خامی اور ایسا نقص رکھتی ہے کہ دُنیا کی کوئی قوم اس پر کاربند نہیں ہو سکتی۔ غور کرو خود عاملانِ انجیل کہاں تک اس تعلیم کے پابند ہیں۔ درحقیقت یہ فضیلت اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس کی تعلیم اس قسم کے تمام نقائص و عیوب سے پاک ہے اور عین فطرتِ انسانی کے مطابق و موافق ہے۔ اسلام اپنے متبعین پر ہرگز ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جس کی برداشت کے لئے انسانی قویٰ متحمل نہ ہو سکیں۔ جیسا کہ خود قرآن شریف فرماتا ہے لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا ؕ اسلام کی تعلیم انہیں قویٰ انہیں جذبات اور انہیں طاقتوں کی تکمیل اور نشو و نما کا حکم دیتی ہے۔ جو انسان کی فطرت میں رکھے گئے ہیں۔ تمام اوامر و تمام نواہی میں یہی امر مدِ نظر ہے کہ کسی طرح اُن فطرتی قویٰ کی پوری پوری تکمیل ہو سکے۔ جو انسان شکمِ مادر سے لے کر آیا ہے +

فطرت کیسا خدا چاہتی ہے۔ کوئی شخص جس کی فطرت صحیح اور بے لوث ہے ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کریگا۔ کہ وہ اُس شخص اور اُس ہستی کی اطاعت کرے۔ جو رتبہ میں اُس سے کم ہے۔ اور جو اُس پر کسی رنگ میں بھی فضیلت نہیں رکھتی۔ وہ کبھی پسند نہیں کرے گا کہ وہ کسی ایسی ہستی کو معبود قرار دے جو اس سے کم درجہ ہے اور جس میں کوئی بزرگی اور کوئی بڑائی نہیں ہے اور جس کے ہاتھوں میں اختیار و اقتدار کُلی نہیں ہے اور جس کا تصرف کامل نہیں ہے اور جس کا غلبہ ثابت نہیں ہے۔

فطرت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ محبوب وہ ہو جو قدرت تامہ رکھتا ہو۔ جو مالک و مختار ہر امر و شے ہو۔ جو ضرورت کے وقت دستگیری کرے اور جس کے تمام دست نگر ہوں اور جس کا حکم واجب الاذعان ہو۔ اور جو جملہ عیوب و نقائص اور جملہ حوائج رذیلہ سے منزہ اور پاک ہو اور جملہ اوصاف اور جملہ محاسن اور جملہ محامد کا جامع ہو۔ ورنہ پھر خدا میں مابہ الامتیاز ہی کیا رہا۔

اسلام کا خدا فطرت کے مطابق ہے۔ الحمد للّٰہ کہ اسلام ہی ایسا مذہب ہے کہ جو معبود اُس نے پیش کیا ہے اُس میں وہ تمام خصوصیات جن کو فطرۃ انسانی ایک معبود میں دیکھنا چاہتی ہے۔ موجود ہیں۔ قرآن مجید خدا کی طاقت اور قوت کا۔ خدا کے اقتدار و غلبہ کا۔ خدا کی عظمت و جبروت کا۔ خدا کے تصرف و قبضہ کا علی الاعلان۔ اعلان کرتا ہے اسلام کا خدا کوئی پتھر یا درخت نہیں ہے جس کا ایک لاٹھی ہی خاتمہ کر دے اسلام کا خدا وہ خدا نہیں ہے۔ جو شکمِ مادر میں ۹ ماہ رہ کر اور پھر دنیا کی مصیبتیں اُٹھا کر آخر زمین میں جا سوئے اور زندگی میں ہر طرح اور ہر پہلو سے اپنے عجز کا ثبوت دیدے۔ بلکہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جس کی شان میں ہے لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم ؕ

غور کرو اسلام کیسا خدا اپنے متبعین کے سامنے پیش کرتا ہے وہی جو انسانی فطرت کا مقتضا ہے کہ خدا ایسا ہونا چاہئے۔ نہ ایسا جس کو فطرت دونوں ہاتھوں سے دُور دھکے دیتی ہو۔ نہ ایسا عاجز اور ناتوان جو دوسروں کی حفاظت تو کیا کریگا خود اپنی حفاظت کا محتاج ہو اب غور کرو کہ ایسا خدا جو مقتدر علیٰ کل شیء قدیر سمیع بصیر علی العظیم جس کا ذرہ ذرہ پر تصرف اور قبضہ ہے۔ جس کے سامنے کوئی دم نہیں مار سکتا اور جس کا علم وسیع ہے اور جو رازق ہے جو تمام دنیا و مافیہا کو تھامے ہوئے ہو ایسا خدا قابلِ تسلیم ہے یا کہ ایسا جو سراسر عاجز محتاج اور ناتوان ہے افسوس ہے اُن لوگوں کی سمجھ پر جو ایسے خدائے بزرگ کو جو عین حسب مقتضائے فطرت ہے۔ چھوڑ کر پھر اپنے تجویز کردہ خداؤں کو معبود ٹھہرا کر اُن کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود اُن کے دستِ نگر اور اُنکی حفاظت کے محتاج ہیں۔

ہاں تسلیم کرتے ہوئے انسان اپنی ننگ خیال کرے۔

اسلامی تعلیم بھی فطرت کے مطابق ہے۔ جہاں ایک طرف اسلام ایسا خدا پیش کرتا ہے۔ جو فطرتِ انسانی کے مطابق و موافق ہے۔ وہاں جو احکام ارشاد فرمائے ہیں۔ وہ بھی تمام عین مقتضائے فطرت کے موافق و مطابق ہیں۔ کون ایسا بدبخت شقی الفطرۃ شخص ہوگا۔ جو اپنے محسن کے احسان کو نظرانداز ڈالے اور اُس کے احسان کے بدلے میں احسان نہ کرے یا کم از کم اس کا شکر گذار نہ ہو۔ پس پہلا رکن اسلام کا جو نماز ہے وہ بھی درحقیقت اُسی فطرۃ انسانی کا تقاضا ہے۔ جو اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنے پر ایک انسان کو مجبور کرتی ہے۔

اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر ایک احسان کرتا ہے تو وہ عمر بھر کیلئے اُس کا گرویدہ اور احسان مند ہو جاتا ہے اور اس کی تعظیم اور اس کی تکریم کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ غرض محسن کا مشکور ہونا خاصۂ فطرت ہے اب ذرا غور کرو کہ خدائے تعالےٰ سے بڑھکر اور کون محسن ہو سکتا ہے جس کے احسان گنتی سے ہم پر ہو رہے ہیں یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم کیا اُس خدا کے لئے نماز پڑھنا یا بالفاظِ دیگر اس کا شکریہ ادا کرنا خاصۂ فطرت نہیں ہے اور کیا یہ ایسی چیز ہے۔ جس میں تشدد ہوا ہو کیا یہ ایسی بات ہے جس سے ہماری فطرت کو نفرت اور عار ہو۔ ہرگز نہیں ایک صحیح الفطرۃ شخص ضرور اپنے محسن و مربی کا شکر گذار رہیگا۔ اس کی تعظیم اور اس کی تکریم کریگا اب ذرا غور کرو کہ کن قرآنی الفاظ سے نماز شروع ہوتی ہے الحمد للّٰہ رب العالمین یعنے تمام تعریفیں اور تمام شکریئے اُس ذاتِ خداوندی کو سزاوار اور شایاں ہیں۔ جو کہ تمام عالمین کی پرورش کرتا ہے اس کی پرورش دو قسم کی ہے ایک رحمانیت کے تقاضا سے اور دوسری رحیمیت کے تقاضا سے۔ رحمانیت کے تقاضا سے ہی اس نے ہم کو پیدا کیا مختلف طاقتیں اور قوتیں اعضاء اور جوارح دیئے اور یہ سب کچھ بلا کسی معاوضہ اور کسی محنت کے ہم کو عطا فرمایا اور اُس کی رحیمیت کا تقاضا ہے کہ خداداد قوتوں کو استعمال کر کے جو کام ہم کرتے ہیں وہ اس پر نتیجہ مترتب کرتا ہے اب ایسے محسن ایسے مولیٰ اور ایسے مہربان آقا کا جس نے بلا کسی بدل اور اجرت کے ہم کو اعضائے شریفہ و رتبہ عطا کئے اور پھر اس کے استعمال کرنے پر نتیجہ سے بہرہ اندوز فرمایا۔ مشکور و ممنون ہونا خلافِ فطرت ہے یا کہ عین مقتضائے فطرت! فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اور دوسرے احکام مثلاً روزہ حج زکوٰۃ میں بھی یہی امر مدِ نظر رکھا گیا ہے کہ ان سے فطرتی جذبات کی پرورش ہو اور ان احکام کی بجا آوری کا مادہ طبعًا انسان میں موجود ہے۔

مقتضائے فطرت ہے کہ جب انسان اپنے محبوب اور اپنے مطلوب کی ملاقات اور وصل کا خواہاں ہوتا ہے تو اس کے اندر ایک تڑپ ہوتی ہے اور ایک اضطراب ہوتا ہے کہ کسی طرح اس کا دُور افتادہ محبوب اس کو مل جائے تو اس کی تمام توجہ اس ایک امر یعنی طلبِ محبوب کی طرف ہی لگی ہوتی ہے اس میں وہ اس قدر غرق ہوتا ہے اور اس کو اس قدر انہماک ہوتا ہے۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ گویا اس نے تمام تعلقات کو قطع کر دیا ہے۔ سوائے اس ایک دھن کے تمام دھندوں کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔ دُنیا کے لذائذ اور دُنیا کی نعمائیں اس کی آنکھوں میں حقیر معلوم ہوتی ہیں ہاں اس کو اُس یار کی طلب بے چین کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ باوجود دُنیا میں رہنے کے اُس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ غور کرو کس طرح وہ اپنے آپ پر عیش و آرام حرام کر دیتا ہے حتیٰ کہ اپنے محبوب کی جُدائی میں وہ اپنا روز مرہ کا کھانا پینا بھی ترک کر دیتا ہے ایسی مثالیں دُنیا میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ ہزاروں اور لاکھوں ہیں۔ یہ امر بدیہی ہے کہ جب کسی کے دل میں محبت کی آگ نے شعلہ مارا۔ تو پھر سب کچھ اُس پر سرد ہو گیا۔ پھر تمام عیش و آرام بھول گیا۔ پھر نہ کھانے کی پرواہ ہے اور نہ پینے کی۔ پس اسی مقتضائے فطرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسلام نے اپنے شیدائیوں کو اور اپنے متلاشیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو اور اپنے مطلوب حقیقی کو اور اپنے الہٰ کو اسی طرح سے تلاش کریں۔ جس طرح اُن کی فطرت کا اقتضا اور منشا ہے اور اسی غرض کے لئے روزہ کا حکم دیا ہے۔ اور حج کی فلسفی بھی آسانی سے کھل جاتی ہے کیونکہ یہ (حج) عاشق کی ایک مضطربانہ حالت کا نقشہ ہے۔ جو وہ اپنے محبوب کی تلاش میں ظاہر کرتا ہے۔ یہ اُس حالتِ اضطراب کا نمونہ ہے جو ایک محبِ صادق کو اپنے محبوب کی تلاش میں طاری ہوتی ہے۔ صفا اور مروہ کی سعی اُس کیفیت کی ہو بہو تصویر ہے۔ جو ایک طالب کو اپنے مطلوب کی راہ میں دیکھنی پڑتی ہے۔ بے چینی اور بیقراری۔ اضطراب اور تڑپ ایک طالبِ دیدار کی فطرۃ میں رکھکر اُس ہستی نے جو غیب کے ہزاروں لاکھوں پردوں میں نہاں در نہاں ہے۔ حج کا حکم دیا ہے تاکہ انسان اُس فطرتی جذبہ کو جو اُس کو دیا گیا ہے۔ کام میں لا کر واصل بالحبیب ہو اور دائمی فرحت اور ابدی آرام سے بہرہ ور ہو۔

طبعًا انسان میں ہمدردی کا مادہ رکھا گیا ہے بنی نوع انسان کی مصیبت دیکھکر اُس کا دل پسیجتا ہے اور فطرت اس کو اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ وہ کسی طرح دے۔ سنگدل سے سنگدل شخص بھی جب اپنے بھائی کو مصیبت اور دکھ میں دیکھتا ہے تو اس کا دل رقت سے بھر جاتا ہے بسا اوقات اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ اس کا رحم جوش مارتا ہے اور اس کی ہمدردی تقاضا کرتی ہے کہ اپنے مصیبت زدہ بھائی کی امداد کرے۔ غرض ہمدردی بنی نوع خاصۂ فطرت ہے اور اس کا ظہور کسی نہ کسی طرح ہوتا رہتا ہے اس فطرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔

اگرچہ یہ تمام ارکان اسلام ہیں۔ جن میں سے ایک کا تارک بھی سخت گنہگار ہے اور درحقیقت حقیقی مسلمان وہی کہلا سکتا ہے۔ جو ان ارکان کی پابندی کرے۔ مگر ان ارکان میں بھی حسب منشاء لا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا نہایت نرمی ملحوظ ہے۔ اوّل تو ان احکام کی نرمی اس سے ہی ظاہر ہے کہ تمام فطرت انسان کے مطابق ہیں اور اس لئے ان پر کاربند ہونا شاق نہیں پھر ان میں اور بھی آسانی اللّٰہ تعالےٰ نے دے دی ہے۔ چنانچہ حج کا حکم انہیں کے لئے ہے۔ جو صاحبانِ استطاعت ہیں جیسا کہ اللّٰہ تعالےٰ نے فرمایا ہے من استطاع الیہ سبیلا ؕ اسی طرح سے روزہ کے حکم میں بھی تکلیف مالایطاق روا نہیں رکھی بلکہ صاف ارشاد فرما دیا ہے کہ فمن کان منکم مریضًا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر۔ یعنے مریض اور مسافر کے لئے حالتِ مرض یا سفر میں روزہ رکھنا ضروری اور جائز نہیں ہے۔ علیٰ ہذا نماز و زکوٰۃ کے احکام میں بھی رعایتیں ملحوظ ہیں۔ حج کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی انہیں کے لئے ہے۔ جو استطاعت رکھتے ہوں اور جن کے پاس قابلِ زکوٰۃ مال جس کی ایک خاص حد مقرر ہے موجود ہو۔ نماز میں بھی دیکھو کیسی آسانیاں دی ہیں کہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھکر پڑھ لو اگر بیٹھکر بھی نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کے ہی یہ فرض ادا کر لو۔ غرض ان تمام فرائض میں سے کسی ایک میں بھی ایسی تکلیف نہیں رکھی۔ جو ناقابلِ برداشت ہو۔ یہی اسلام کا عین منشا ہے کہ کسی شخص پر ایسا بار نہ ڈالا جائے۔ جس کے متحمل ہونے کی اس میں طاقت نہیں ہے آں حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدین یسر یعنی دینِ اسلام آسان ہے اکثر لوگ جو سطحی نظر رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کے احکام کو ایک تکلیف یا پابندی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان احکام کی بجا آوری میں انہیں کے قویٰ کی پرورش موجود ہے۔ جتنے احکام ہیں وہ سب فطرتِ انسانی کے مطابق ہیں اور اُن پر کاربند ہونا درحقیقت کامیابی اور بامرادی کے اصول پر کاربند ہونا ہے جو انسان کو اس قدر عزیز ہے اور جس کا وہ اسقدر متمنی ہے۔

اسلام نے دُنیا اور آخرت دونو میں کامیابی کی راہ بتائی ہے اسلام ہی محض ماوراء بعید اصول یا قاعدے نہیں بتاتا بلکہ اس لئے کہ انسان نے دنیا میں رہنا ہے اور دُنیا کے لوازمات سے اس کو واسطہ پڑتا ہے وہ یعنی اسلام دنیا کو بھی ساتھ ہی ساتھ نباہتا ہے انسان کی دنیوی زندگی کو اُس نے لاشے اور بے حقیقت چیز سمجھ کر نظرانداز نہیں کر دیا۔ بلکہ اس کو نہایت ضروری سمجھکر اس میں کامیابی اور بامرادی کی راہیں بتائی ہیں۔ چنانچہ شروع قرآن مجید میں ہی اس طرح سے دُعا کرنی سکھائی ہے۔ کہ

اھدنا الصراط المستقیم ؕ

اس دُعا کے صرف یہی معنے نہیں ہیں کہ ہمیں دین کا صحیح راستہ ہی بتایا جائے۔ بلکہ یہ بھی اس میں اشارہ ہے کہ ہمارے دینی امور بھی صحیح اور درست طور پر انجام پائیں۔ اُن میں کجی نہ پیدا ہو۔ اور اُن میں مشکلات اور پیچ نہ پڑیں۔ بلکہ وہ سہولت اور آسانی سے حل ہو جائیں۔

پھر ایک دوسری جگہ اللّٰہ تعالےٰ نے ہم کو اس طرح سے دُعا کرنے کی تعلیم دی ہے +

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ؕ

یعنی اے خدا ہم کو دین کے حسنات بھی عطا کر اور دنیا کے بھی۔ دُنیا کے حسنات کیا ہیں؟ یہی کہ عمدہ خوراک اور عمدہ پوشش ہو۔ نیک بی بی اور نیک اولاد ہو۔ اور اس کو عزت و دولت حاصل ہو۔

اسلام ہمیں یہ نہیں سکھاتا۔ کہ ہم تارک الدنیا ہو جائیں اور ان قویٰ اور اُن جذبات کا کلی قلع قمع کر دیں۔ جو کہ ہماری فطرت میں داخل ہیں بلکہ ہم کو اُن قویٰ اور اُن جذبات کے صحیح استعمال کی تلقین کرتا ہے۔

انسان فطرۃً اس امر میں خواہشمند ہے کہ اُس کا تعلق اور راہ و رسم کسی بڑے شخص سے ہو۔ اس کی انتہائی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کو بادشاہ کا قرب حاصل ہو۔ اور وہ تنہا ہی انعامات کا مورد ہو۔ یہ خواہش اور یہ تمنا ہر ایک فطرت میں داخل ہے اسی تقاضائے فطرت کے بموجب خدا جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے ارشاد فرماتا ہے کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ۔ وہ اس تقاضائے فطرت کو پورا کرنے کے لئے اپنے قرب کی راہیں بتاتا ہے۔ اور اپنے انعامات کے مورد بننے کی ترغیب دیتا ہے الغرض لقاء اللّٰہ اور تقرب الی اللّٰہ کے حصول کی اس قدر تاکید کی گئی ہے۔ عین مقتضائے فطرت انسانی کے موافق اور مطابق ہے +

عزت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ طبعًا انسان چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین یعنی عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کی ہے۔ پھر اسے کا تقاضا ہے کہ اگر تم بھی عزت چاہتے ہو اور در حقیقت تم چاہتے ہو۔ کیونکہ یہ خاصۂ فطرت ہے۔ تو تم ایمان والوں کے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ مقتضائے فطرت ہے کہ انسان عمدہ خوراک اور عمدہ پوشاک چاہتا ہے اس مقتضائے فطرت کو بھی اللہ تعالیٰ نے نظر انداز نہیں فرمایا۔ بلکہ ارشاد فرمایا ہے کہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ہی للذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ۔ یعنے اے پیغمبر کہدو کہ کس نے حرام کی ہیں۔ زینتیں جو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے بنائی ہیں۔ اور کس نے حرام کر دئی ہیں۔ پاک اور طیب کھانے؟ کہدو کہ یہ مومنوں کے لئے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی میں تو کفار اور مشرک بھی ان نعماء میں مومنوں کے شریک ہو گئے ہیں۔ لیکن قیامت کے دن خاص مومن ہی ان نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

مراسلات

قدرت ثانیہ

الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدرت ثانیہ کا تذکرہ فرمانے سے یہ مضمون آجکل زیر بحث ہو گیا ہے اور طرح طرح کی غلط فہمیاں اس کے متعلق پھیل رہی ہیں یا پھیلائی جا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں نے کسی خاص شخص کا نام یا لقب قدرت ثانیہ گمان کر لیا ہے اور بعض محض خلیفہ کے وجود کو اسکا مصداق سمجھتے ہیں۔ غرضکہ طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہیں جو امر جماعت کو غلطیوں میں ڈالتی ہیں۔ پس پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خود حضرت صاحب نے الوصیت میں اس کی نسبت کیا تحریر فرمایا ہے وھو ھذا۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ انکی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں انکو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"

مذکورہ بالا عبارت سے یہ صاف ظاہر ہے کہ دو قدرتیں دراصل اللہ تعالیٰ کی دو قدرت نمائیاں ہیں۔ ایک وہ جو خود نبی کی زندگی میں ہوا کرتی ہے۔ اور دوسری وہ جو اسکی وفات کے بعد اسکی جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ پہلا خود نبی کا غلبہ اپنے مخالفین پر اور دوسرا اس کی وفات کے بعد اس کی جماعت کا غلبہ دوسرے لوگوں پر۔ پہلی قدرت کے لئے حضرت صاحب نے بطور دلیل کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی آیت قرآنی تحریر فرمائی ہے یعنے یہ خدا نے لکھ لیا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔ اور دوسری قدرت کے لئے حضرت نے الوصیت میں تین مثالیں ذکر فرما کر چوتھا اپنا ذکر فرمایا ہے پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا اس کے بعد حضرت موسےٰ کا پھر حضرت عیسےٰ کا اس کے بعد اپنا۔ نبی کریم صلعم کے متعلق تو آیت ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کو پیش فرمایا مگر اپنی نسبت اس آیت کو نہیں بیان فرمایا کیونکہ یہ آیت آپ کو الہام نہ ہوئی تھی بلکہ اس آیت کی طرف توجہ دلائی جو اس امر کے متعلق حضرت عیسےٰ کی طرح آپکو بھی الہام ہوئی تھی اور جو براہین احمدیہ میں درج ہے یعنے یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیٰمۃ یعنے اے عیسےٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور اپنی طرف رفع کرنے والا ہوں۔ اور منکرین کے مقابلہ میں تیری تطہیر کرونگا۔ اور تیرے متبعین کو منکرین پر قیامت کے دن تک غالب رکھونگا چنانچہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔

قرآن کریم پر تدبر کرنے سے اور حضرت مسیح موعود کی کتب اور الوصیت پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ثانیہ دو رنگ رکھتی ہے (۱) ایک تو وہ جو نبی صاحب شریعت کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور وہ خلافت کے رنگ میں مخفی ہے۔ جیسا کہ آیت استخلاف سے ظاہر ہے۔

اور جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خود حضرت صاحب الوصیت میں ذکر فرمایا ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا۔ یعنے وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں۔ کہ وہ ضرور ضرور انکو زمین میں خلیفہ بنائیگا۔ جیسا کہ خلیفہ بنایا۔ ان لوگوں کو جو ان سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور وہ ضرور ضرور مضبوط کریگا انکے لئے انکے دین کو جو اس نے پسند کیا۔ ان کے لئے اور ضرور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دیگا۔ اس آیت کریمہ میں کما کا لفظ بتا رہا ہے کہ حضرت موسےٰ کے بعد جو خلفا کا سلسلہ ہوا اسی کے مانند حضرت نبی کریم صلعم کا بھی سلسلہ ہوگا۔ چنانچہ بار بار اپنی کتب میں حضرت صاحب نے اس کا تذکرہ فرمایا ہے اور اپنے تئیں اس آیت کے مطابق تیرہواں خلیفہ قرار دیا ہے۔ اور اپنی مماثلت حضرت عیسےٰ سے خلافت کے بارے میں قائم کی ہے حضرت عیسےٰ کو اگر موسےٰ علیہ السلام کا خلیفہ قرار دیا تو اپنے تئیں ٹھیک اسی کے بالمقابل نبی کریم صلعم کا خلیفہ قرار دیا ہے چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جو حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلعم کی وفات کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ تھے۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے پہلے خلیفہ ہیں اشد مشابہت ہے تو پھر اس سے لازم آیا کہ جیسا کہ سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا پہلا خلیفہ سلسلہ موسویہ کی خلافت کے پہلے خلیفہ سے مشابہت رکھتا ہے ایسا ہی سلسلہ محمدیہ کی خلافت کا آخری خلیفہ جو مسیح موعود سے موسوم ہے سلسلہ موسویہ کے آخری خلیفہ سے جو حضرت عیسےٰ بن مریم ہے مشابہت رکھے تا دونوں سلسلوں کی مشابہت تامہ جیسا کہ نص قرآنی سے ثابت ہوتی ہے کچھ نقص نہ رہے۔ اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد آیت استخلاف کے ماتحت اگر ابوبکر قدرت ثانیہ کے مظہر ہیں تو خود حضرت مسیح موعود بھی اسی طرح آنحضرت صلعم کی قدرت ثانیہ کے مظہر ہیں۔ کیونکہ آپ بھی ابوبکر کی طرح آیت استخلاف ہی کے مصداق ہیں۔

(۲) دوسرا رنگ قدرت ثانیہ کا وہ ہے جو نبی صاحب شریعت کے خلیفہ کے بعد ہوتا ہے اور وہ جماعت کے غلبہ کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ کو جو حضرت موسیٰ کے خلیفہ آخری تھے۔ قدرت ثانیہ کے لئے جو وعدہ دیا گیا۔ اور جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ وہ آیت استخلاف نہ تھی۔ بلکہ وہ آیت وہ ہے جو سورۃ آل عمران میں موجود ہے وھو ھذا یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ یعنے اے عیسےٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور تیرا رفع روحانی اپنی طرف کرنیوالا ہوں اور تیرے منکروں کے مقابل میں تیری تطہیر کرونگا۔ اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک کے لئے غلبہ دونگا۔ چنانچہ اسی وعدہ کے مطابق آپ کے بعد سلسلہ خلافت کا نہیں چلا کیونکہ اول تو حضرت عیسےٰ نبی صاحب شریعت نہ تھے بلکہ حضرت موسےٰ کے خلیفہ تھے اور دوم آپ سے وعدہ آلہی حضرت موسیٰ کی طرح خلافت کا نہ تھا۔ بلکہ آپ کی جماعت کا دوسروں پر قیامت تک غالب رکھنے کا تھا۔ اور تاریخ زمانہ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود آپ کے بعد جو قدرت ثانیہ کا وعدہ ہے وہ آیت استخلاف نہیں ہے بلکہ وہ وہی آیت ہے جو قدرت ثانیہ کے متعلق حضرت عیسےٰ کو الہام ہوئی تھی اور وہی آپ کو الہام ہوئی یعنے یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ جس کا ترجمہ میں اوپر لکھ چکا ہوں اسی وعدہ کی طرف آپ نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ جو الوصیت میں درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں "اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا" پس اب صاف ظاہر ہے کہ آپ کے لئے قدرت ثانیہ دراصل آپکی جماعت کا غلبہ دوسروں پر ہے نہ کہ خلفا کا سلسلہ۔ کیونکہ اول تو آپ صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ خود خلیفہ تھے اور محمد رسول اللہ صلعم کی قدرت ثانیہ کا ایک مظہر تھے۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ کے بعد خلیفہ انکی قدرت ثانیہ کے مظہر تھے۔ دوم آپ کو بوجہ خلیفہ ہونے کے قدرت ثانیہ کا وعدہ آیت استخلاف کے ماتحت نہیں دیا گیا۔ بلکہ اسی آیت کے ماتحت دیا گیا جس کے ماتحت حضرت عیسیٰ کو جو موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ وعدہ دیا گیا تھا۔ اور جو قرآن کریم میں مذکور ہے یعنے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ یعنے تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھونگا۔ یہی آیت آپ نے الوصیت میں اپنے متعلق اپنے الہاموں میں لکھی ہے اور اسی کی طرف الوصیت میں خاص طور پر قدرت ثانیہ کے لئے اشارہ فرمایا ہے۔ پس ایسے صاف صاف اور کھلے اشارہ کے بعد بھی اگر خواہ مخواہ پیچیدگیاں پیدا کی جائیں اور غلط معنے زبردستی نکالے جائیں۔ تو یہ حق پرستی سے بعید ہے۔ اور بات بھی صاف اور معقول یہی ہے کہ صاحب شریعت نبی تو نیا دین لاتا ہے جس کی تمکین کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد یا خلیفہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر خلیفہ تو خود دین سابق ہی کی تمکین کے لئے آتا ہے۔ وہ کوئی نیا دین تو نہیں لاتا۔ جسکی تمکین کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت ہونی چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ کماحقہ تمکین دین نہیں کر سکا تو وہ خلیفہ ہی کا ہے کا ہوا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جن اصولوں پر وہ تمکین دین کرتا ہے۔ ان اصولوں کو رائج کرنے اور ان سے کام لینے کے لئے وہ ایک جماعت چھوڑ جاتا ہے جو ضرور ہے کہ ان اصولوں پر چلکر دوسروں پر غالب ہوں۔ کیونکہ تمکین یافتہ دین ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس نہیں ہوتا۔ پھر چونکہ خدا کی یہ برگزیدہ جماعت ہوتی ہے۔ اور ایک خلیفۃ اللہ کے ہاتھ کی تیار شدہ قوم ہوتی ہے اس لئے اس میں بعض ایسے وجود بھی ہوتے ہیں۔ جو بوجہ اپنے قرب اور ایثار اور قابلیت کے خدا کی نصرتوں کو دوسروں سے زیادہ جذب کرتے ہیں۔ اور اس طرح دوسری قدرت کا خاص طور پر مظہر ٹھہرتے ہیں۔ یعنے اُن کے ساتھ نصرت الہی بارش کیطرح برس رہی ہے۔ اور یہی قسم دوسرے بزرگ بھی حسب استعداد و قرب نصرت آلہی کو جذب کر رہے ہیں۔ پس یہی مطلب اس فقرہ کا ہے جو حضرت نے فرمایا۔ کہ میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ اس سے خلافت ہرگز نہیں نکلتی۔ بلکہ جیسا کہ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں کہ آیت استخلاف الہام ہی نہیں ہوئی۔ اور آپکو قدرت ثانیہ کے لئے صرف آپ کی جماعت کے غلبہ کا وعدہ دیا گیا سو اس فقرہ کا اسی قدر مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت میں ایسے بزرگ ہونگے۔ جو نفس پاک رکھتے ہونگے۔ اور جو بوجہ اپنے ایثار اور خدمات دین اور تقویٰ کے نصرت آلہیہ کو خاص طور پر جذب کرینگے۔ اور خدا کی قدرت نمائیاں ان کے ذریعہ سے ہونگی۔ اور بس۔

راقم خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

شاخہائے احمدیہ انجمن اشاعت کو ضروری اطلاع

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے رجسٹر وصولی چندہ اور رسید بکیں چھپ کر تیار ہو گئی ہیں جملہ سکرٹری صاحبان شاخہائے انجمن مذکور کو چاہیئے کہ اپنی انجمن کیلئے حسب ضرورت رجسٹر اور رسید بکیں بذریعہ وی پی سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے منگوالیں۔ قیمت فی رجسٹر ۸ رسید بک فی جلد ۶

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتابیں بک ڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں۔ جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے یا وی پی منگوانے پر ارسال خدمت ہو سکتی ہیں۔

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نورالدین :۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم و مغفور کی خود نوشتہ سوانح عمری مرتبہ جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی قیمت فی جلد ۱

مجموعہ الہامات۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات و کشوف جمع کردہ جناب بابو منظور الٰہی صاحب احمدی قیمت فی نسخہ ۱۲

اسوہ حسنہ یعنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مختصر ساخاکہ نہایت دلکش اور دلچسپ پیرایہ میں مولفہ جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان قیمت فی جلد ۸

عصمت انبیاء :۔ یعنے ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ عصمت انبیاء کا مجموعہ کتابی صورت میں قیمت فی جلد ۱۰

غلامی :۔ ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ غلامی کا مجموعہ کتابی صورت میں قیمت فی جلد . . . ۴

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

انڈیا کونسل بل :- (لنڈن یکم جون) ٹائمز میں مسٹر جناح کا ایک آرٹیکل انڈیا کونسل بل پر شایع ہؤا ہے۔ راقم مضمون کانگرس کے ان ڈیلیگیٹوں میں سے ہے جو ولایت گئے ہیں۔ ایک ہیں۔ مسٹر موصوف سودہ کو سخت مایوسی انگیز ظاہر کرتے ہیں۔ جو امر بادی النظر میں ہندوستانی ممبر کے تقرر میں کسی قسم کے انتخابی اصول پر مبنی نظر آتا ہے۔ وہ عملی پہلو سے محض امر موہوم ہے کیونکہ اکثر انتخاب کنندگان حکام کے کٹھ پتلی ہونگے۔ مسٹر جناح بقیہ دفعات پر بانتظار کیفیت نکتہ چینی کو آئندہ موقعہ پر ملتوی کرتے ہیں۔ بہرکیف وہ صیغہ جات کے سسٹم کو وجود میں لانے کو موزوں نہیں سمجھتے۔

فرنچ وزیراعظم کا استعفا - (پیرس یکم جون) وزیر اعظم نے اپنے ہم جلیسوں اور ممبران پارلیمنٹ سے طول وطویل گفتگو کے بعد مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ جس کام کے لئے اس نے اس عہدہ کا بوجھ اٹھایا تھا۔ وہ مکمل ہو چکا ہے وہ کام یہ تھا۔ کہ سوشلسٹ ریڈیکل پروگرام کی تائید میں کثرت رائے حاصل کی جائے۔ کہتے ہیں کہ ایم ویویانی وزیر اعظم اور ایم ڈلکاسی وزیر جنگ ہونگے۔

نوآبادیات میں ہندوستانی (کیپ ٹون یکم جون) جنرل سمٹس نے نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ برٹش ہندوستانی رعایا کی بعض شکایات کے دور کرنے کی غرض سے ۲ ماہ حال کو یونین پارلیمنٹ میں مسودہ پیش کرینگے۔

(وکٹوریہ یکم جون) ہنوز دنکوور سے کسی ہندوستانی کے اخراج کا حکم صادر نہیں ہؤا۔

البانوی عقدہ - اڈرزو (یکم جون) گورنمنٹ البانیا نے بین الاقوامی کمیشن کے توسط سے دول سے بین الاقوامی دستہ سپاہ بھیجنے کی درخواست کی ہے۔

نسوانی شرارت :- (لنڈن یکم جون) حقوق طلب عورتوں نے ٹیمز پر دارگریو کے گرجے کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

بائے سکاولس کی غرقابی :- (لنڈن یکم جون) ایک سکاوٹ ماسٹر اور پانچ بائے سکاوٹس ازلٹن بروڈ سوفولک میں کشتی کے الٹنے سے ڈوب گئے۔

میکسیکو کے لئے اسلحہ :- (نیویارک یکم جون) امریکن حکام ویرا کروز نے جہاز ایپرینگا جرمن پر مال اسلحہ جو ۸۱۸۶۰۵ اور ۵۰۰ ۵۴ ۹۸ پونڈ مالیت کا تھا ضبط کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس بندرگاہ کے بجائے جہاں ان جہازوں کا بار اسلحہ اتارا جانا تھا۔ دوسری بندرگاہ میں بار کو اتارا

امپریس آف ائرلینڈ کی غرقابی (کوئیبک یکم جون) ۸۸ لاشیں یہاں لائی گئی ہیں۔ جو شناخت کے لئے رکھی جائینگی۔ کوئلہ کا جہاز سٹورسٹڈ مونٹریل پہنچا ہے۔ جس کے کپتان کو کینڈا کی پیسفک کمپنی نے دو ملین ڈالر کا نوٹس دیا ہے۔ وہ اس تصادم کی کچھ کیفیت بیان کرنے سے انکار کرتا ہے لیکن ایک ملاح کا بیان ہے کہ تصادم کے وقت کپتان ڈیوٹی پر نہ تھا۔ سٹورسٹڈ نے غالباً ساڑھے تین سو جانیں بچائیں۔

(لنڈن یکم جون) سب لوگ کپتان کینڈل (امپریس آف آئرلینڈ) کی ہمت مردانہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(بعد کا تار) کوئلہ کے جہاز اور امپریس آف آئرلینڈ کے کپتان اپنے بیانات میں ایک دوسرے پر تصادم کا الزام لگاتے ہیں مونٹریل کا تار مظہر ہے کہ سٹورسٹڈ کے مالکوں نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جو کپتان اینڈرسن کے بیان پر مشتمل ہے۔

کان کا مہلک حادثہ - (لنڈن ۳۱ مئی) سلک سٹون شیفیلڈ کی کان کوئلہ کے حادثہ میں گیارہ کان کن ضائع ہوئے۔

ایشیائی اور نوآبادیات - (لنڈن ۳۰ مئی) کرائیسٹ چرچ سے ڈیلی میل کو اس مضمون کا تار موصول ہؤا ہے۔ کہ گورنمنٹ نیوزیلینڈ ماہ جون میں ایشیائیوں کے داخلہ کے خلاف قانون پاس کرنا چاہتی ہے

سٹیفنسن کی مہم :- (سینٹ جانز ۳۰ مئی) برٹش سائنس دان سٹیفنسن کی علمی مہم کا جہاز کارلوک امریکہ کے انتہائی شمال مغرب میں جنوری میں برف سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ جہاز کے لوگ جزیرہ رنگل میں اتر پڑے۔ جو سب بخیر وعافیت ہیں۔

انڈیا کونسل بل - (لنڈن ۲۹ مئی) گزشتہ شب انڈیا کونسل بل پڑھا گیا۔ ہندوستانی ممبروں کا تقرر اس فہرست سے ہؤا کریگا جو ہندوستان کی قانونی کونسلوں کے غیر سرکاری ممبروں کے منتخب شدہ اصحاب کی ہوگی۔ انہیں بارہ سو پونڈ سالانہ تنخواہ کے علاوہ چھ سو پونڈ سالانہ الاؤنس بھی عطا ہؤا کریگا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

کارخانہ آبرسانی :- چند سال کے بحث مباحثہ کے بعد آخرش گورنمنٹ بنگال نے میونسپلٹی چٹاگانگ کی سکیم آبرسانی منظور کرلی یہاں کی چالیس ہزار کی آبادی کے علاوہ ۸۰ ہزار گیلن پانی روزانہ آسام بنگال ریلوے کو بھی بہم پہنچانا پڑیگا۔ نیم مصنوعی چاہات آبرسانی کا منبع ہونگے۔ آبرسانی جو کے ساڑھے تین لاکھ روپے خرچ میں سے دو لاکھ کو گورنمنٹ عطا کریگی۔ بقیہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ گورنمنٹ سے پانچ روپے فی صدی سالانہ سود پر قرضہ لیا جائیگا۔ قرض مذکور بیس سال میں چالیس ششماہی اقساط میں ۵۴۸۳ روپے فی قسط کے بیرلے میں ادا ہوگا۔

انڈیا کونسل بل - لارڈ کریو کے جدید انڈیا کونسل بل پر ٹائمز آف انڈیا بمبئی بحث کرتا ہؤا لکھتا ہے کہ یہ کونسل کی ہئیت بدل دیگا۔ اور بجائے شورہ کے وہ انتظامی جماعت بن جائیگی۔ اور ایسا طرز عمل جاری کیا جائیگا جسے کمزور کہا جا سکتا ہے۔ اور صیغہ کے اس قسم کے تشدد کو ظہور میں لانیکا باعث ہوگا۔ جس کا قرار واقعی انسداد محال ہے۔ بمبئی کرانیکل اسے نظم ونسق کی آزادی میں موجب خطر بتاتا ہے۔ "بنگالی" ولیڈر انڈیا کونسل میں گونہ انتخابی سسٹم کی ترویج پر خوشی سے بغلیں بجاتے ہیں گویا مسودہ مذکورہ پر اخبارات کی رائیں مختلف ہیں۔

رائل کمیشن :- امرتا بازار پتر کا کو ولایت سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ پبلک سروس کمیشن اب عموماً شہادتیں لے چکی ہے کم وبیش انتظامی صیغوں کے تعین شاف کے متعلق شہادت قلمبند کرنے کے لئے اس کے ایک دو اور اجلاس بھی ہونگے۔ کمیشن کو اس اہم امر کا تصفیہ کرنا ہے۔ کہ ہندوستانی کہاں تک یوروپینوں کے بجائے کام کر سکتے ہیں۔

لو لگنے سے موت :- مسز فلیم جسے آگرہ کے مشہور ومعروف دوہرے قتل کے مقدمہ میں مدت العمر مشقت تعزیری کی سزا ہوئی تھی حال میں الہ آباد کے سنٹرل جیل میں لو لگنے سے مرگئی۔ یہ اپنا دو ماہ کا بچہ جو جیل میں پیدا ہؤا تھا۔ چھوڑ گئی۔

ہرکارہ پر ڈاکہ - ڈاک کا ایک ہرکارہ مشرقی بنگال ریلوے کے پہلشا کے سٹیشن کو زر نقد کا تھیلہ لے جا رہا تھا۔ ڈاکو ہرکارے کو زخمی کرکے زر نقد کا تھیلا لے کر بھاگ گئے۔

کیتھولک اخبار - مدراس سے ایک نیا روزانہ اخبار جاری ہونے والا ہے۔ جو رومن کیتھولک فرقہ کے فوائد کو ریپریزنٹ کریگا۔

جہیز شادی پر ایک اور لڑکی کی قربانی :- کلکتہ میں ایک اور لڑکی اپنی شادی کی مشکلات سے تنگ آکر کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک اور آگ لگا کر جل مری۔

مجسٹریٹ کو نشانہ :- کلکتہ میں ایک اور مسلمان ملزم نے جب کہ مجسٹریٹ اسکی نسبت فیصلہ سنا رہا تھا۔ ایک وزنی پیپر ویٹ اٹھا کر مجسٹریٹ کی طرف پھینکا۔ مجسٹریٹ بچ گیا۔ جائنٹ مجسٹریٹ ہوڑہ نے اسپر سابقہ مقدمہ کی سزا کے علاوہ ایک سال قید سخت کی اور سزا دی۔

مسٹر گاندہی کی درخواست :- مسٹر گاندہی نے ذمہ داران افسران جنوبی افریقہ سے ایک درخواست کے ذریعہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ان ہندوستانیوں کو بھی رہا کر دینا چاہئے۔ جو تین پونڈ کا ٹیکس نہ ادا کرنے کے باعث قید ہوئے ہیں۔ وزیر عدالت کی خدمت میں تار بھیجنے کی رسید دستیاب ہو گئی ہے۔ اور معلوم ہؤا کہ جہلم میں ایک ایسے آدمی کو رہا دیا گیا ہے۔

ریل کی ٹکر - حال ہی میں صبح کے وقت دیا پہری اور سٹیشن بدرم کے مابین ایک مسافر گاڑی ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ لیکن خوش قسمتی سے کسی جان کا نقصان نہیں ہؤا۔ البتہ کلکتہ بمبئی میل جو براہ ناگپور آتی ہے مدرا میں ۱۱ گھنٹے توقف سے پہنچی۔

ریلوے آمدنی میں کمی :- یکم اپریل سے ۱۶ مئی تک سرکاری وگارنٹیڈ ریلوے لائنوں کی آمدنی سال ماسبق کے اسی قدر عرصہ کی آمدنی سے بقدر ۳۷۷ ۱۵ روپے کے کم ہوتی ہے۔

موٹر کاروں کا قانون - ہندوستان کے مختلف صوبجات میں موٹر کاروں کے متعلق ضوابط بھی مختلف ہیں گورنمنٹ ہند کے تمام ہندوستان کے لئے یکساں قواعد وضع کرکے لوکل گورنمنٹوں کو بطلب رائے بھیجے ہیں۔

تبدیلی ضلع - گورنمنٹ بمبئی ضلع تھانہ کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آئندہ ماہ جولائی تک میعاد بڑھائی گئی ہے تاکہ لوگ عذرداری کر سکیں۔

ممالک اسلامیہ

دولت علیہ نے ایک تیسرے ڈریڈنات موسومہ فاتح ہونے کا بندوبست کر لیا ہے عنقریب پہلی قسط ادا کیجائیگی یہ ڈریڈنات انگلستان کے کارخانہ آرم اسٹرونگ میں بنیگا۔ رشادیہ ڈریڈنات سے بڑا اور سلطان عثمان اول سے کسی قدر چھوٹا ہوگا۔

عنقریب :- بلغاری مبعوثین عثمانی ملاقات کے لئے دار الخلافت میں آنیوالے ہیں۔

تمام یوروپ کے یونان کے ظلموں سے تنگ آکر کل مہاجرین دوبارہ سولنیک رومیلی سے ہجرت کرکے دار الخلافت میں بحال تباہ پہنچے ہیں۔ جو [illegible] میں بیروت روانہ کر دیئے جائینگے۔

یورگی نامی ایک یونانی نے عثمانی جھنڈا جو ایک مسلمان کی دکان پر لہرا رہا تھا۔ زمین پر پٹک دیا تھا۔ اس شخص کا محکمہ دیوان حرب میں چلان کیا گیا ہے۔ جہاں اپنی جبلی شرارت کی سزا بھگتے گا۔

کاتب القدیر حضرت امیر شکیب ارسلان مبعوث منتخب ہو کر دار الخلافۃ العلیہ میں تشریف لائے ہیں۔

مبعوثین تعارف باہمی کی غرض سے مجلس مبعوثان (پارلیمنٹ ہاؤس) میں جمع ہوئے۔

والدہ سلطان المعظم دار الخلافہ میں اپنے خاص جہاز پر تشریف لائیں، حضرت خلافت پناہی کی طرف سے یاور محمد علی بک خوش آمدید کہنے کے لئے ساحل پر موجود تھے۔

بعض مصری اخبارات نے لکھا تھا کہ والی جہانہ کے محکمہ میں تغیر وتبدل ہونے والا ہے۔ اسکی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

عزیز علی مصری کو جب شاہی معافی عطا ہوئی تو بعض اخبارات نے لکھا کہ انگریزی سفیر کی کوشش سے اسکو معافی ملی ہے ہمیں یہ پڑھکر سخت تعجب ہوا اور ہم نے اسکو باور نہ کیا کیونکہ ہم جانتے تھے۔ کہ ایک سلطنت کے معاملات میں کسطرح دباؤ ڈالا جا سکتا نہیں ہو سکتا کہ کوئی اجنبی حکومت دخل دے۔ گو ہم کو یوروپ کی سیاست کا جو ممالک اسلامیہ میں پہلے فساد پیدا کراتی اور جب فساد ہو جائے تو خود دخل دیتی اور پھر آئی تھی آگ لینے بن گئی گھر کی مالک کے متعلق علم ہے۔ اور مصر وسوڈان تونس کریٹ مراکش ایران کے واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے گواہ ہیں مگر ہم نے یقین نہ کیا۔ اور سیدھے سیف الدولہ ناصر الدین پاشا کے پاس گئے۔ اور پوچھا کہ یہ جو مشہور کیا جاتا ہے کہ انگریزوں کے سفیر کے کہنے سے جلالۃ السلطان نے معافی دی کیا یہ سچ ہے۔ مرسلے مجھے بالکل جھوٹ ہے۔ چنانچہ ہم نے فوراً تلغراف الشعب کو مصر میں با این الفاظ دیا۔

"میں نے حضور انور پاشا سے ملاقات کی انہوں نے عزیز بک کے معاملہ میں انگریزی سفیر کی مداخلت کو جھٹلایا اور صراحت کے ساتھ بیان کیا کہ انہوں نے ہی جلالۃ السلطان کے حضور میں معافی کیلئے کوشش کی تھی۔"

ابو سعید العربی مالک اخبار جہان اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دن بہت ہیں سخت اور خوف خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل ۸۳۶

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا ... آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اُس کی عبادت پر دنیا کو قایم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو وقت گزر گیا
اب نہ جائیں ہاتھ سے تو گرنہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ ...) طلباء سے ...

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور یکشنبہ مورخہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۷ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۸

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام
ووکنگ میں کیا ہو رہا ہے؟

از قاری سرفراز حسین صاحب مسلم مشنری انگلستان

الحمد اللہ میں خیریت کے ساتھ خواجہ کمال الدین صاحب کے پاس ووکنگ پہنچ گیا۔ نہایت اخلاق سے پیش آئے۔ اور سر سالار جنگ میموریل ہوس میں جو مسجد ووکنگ کے متصل ہے اور جس میں خواجہ صاحب بنفس نفیس معہ اپنے دیگر احباب کے رہتے ہیں۔ ایک کمرہ مجھے عنایت کر دیا ہے۔ اور کھانا بھی اپنے ساتھ کھلاتے ہیں۔ مجھ سے فرمایا۔ کہ اچھا ہوا آپ آ گئے۔ میرے پاس تحریر کا بہت کام ہے۔ اب مجھے اس میں کسیقدر سبکدوشی حاصل ہو جائے گی۔ دوسرے دن مجھے اہم چٹھیوں کے جوابات وغیرہ لکھنے کا کام سپرد کر دیا۔ یہاں کے حالات پر خواجہ صاحب سے مفصل گفتگو ہوئی۔ اور اس کا بھی ذکر آیا۔ کہ دو صاحب دہلی کے نظارۃ المعارف سے اور ایک اور صاحب قادیان سے تشریف لانیوالے ہیں۔

اس مختصر تحریر میں میں جو کچھ اس ہفتہ عشرہ میں معلوم ہو سکا ہے اُس کی رو سے یہاں کے کام پر ریویو کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہاں کے کاموں کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

(۱) اللہ کے فضل سے اور خواجہ صاحب کی جانکاہ کوشش اور جناب مرزا عباس علی بیگ صاحب بالقابہ کی مدد سے ووکنگ میں انگلستان کے لئے تبلیغ اسلام کا ایک [illegible] کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ووکنگ کی مسجد جو سالہا سال سے ویران پڑی تھی آباد ہو گئی۔ اب اُس میں پانچ وقت اذان اور خدائے واحد کی عبادت ہوتی ہے اس کا روحانی مزہ یہاں آکر اور مسجد میں با جماعت نماز پڑھکر آتا ہے۔ اکثر اوقات عیسائی مرد و زن مسجد دیکھنے آتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ہم لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس کی اُن کو خوشی سے اجازت دی جاتی ہے۔ ہم میں سے ایک شخص اُن لوگوں کو مسجد دکھاتا ہے۔ جو کتبے اور قطعے اس میں ہیں اُن کے معنے سمجھاتا ہے اور اپنی طرف سے بھی دو چار باتیں حقانیت اسلام کی اُن کے گوش گذار کر دیتا ہے۔ اسی مسجد میں ہر اتوار کو خواجہ صاحب اسلام کا وعظ بیان فرماتے ہیں۔ اور قصبہ ووکنگ کے بہت سے عیسائی مرد و زن شریک ہوتے ہیں۔ گذشتہ اتوار کے وعظ میں لارڈ ہیڈلے صاحب بالقابہ بھی شریک تھے اور خاکسار بھی۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی۔ خواجہ صاحب نے ایک گھنٹہ سے زاید حقانیت اسلام اور ابطال الوہیت مسیح پر نہایت جامع مدلل اور متین وعظ فرمایا۔ جس میں کوئی بات عیسائیوں کے لئے دلشکن نہ تھی۔ بلکہ جس میں محققانہ طور پر آیات انجیل اور آیات قرآنی سے نہایت سلاست کے ساتھ ثبوت دیا گیا تھا۔ لارڈ ہیڈلے صاحب نے وعظ کے شروع میں اور مسٹر خالد شیلڈرک نے وعظ کے بعد نہایت خشوع و خضوع سے جناب باری میں ترقی اسلام اور اللہ پاک سے روحانی امداد کے لئے دعائیں مانگیں۔

(ب) سر سالار جنگ میموریل ہوس میں جو مسجد سے ملحق ہے اور جس میں علاوہ ڈرائنگ روم وغیرہ کے خادمان اسلام کے رہنے کے لئے پانچ چھ چھوٹے چھوٹے کمرے ہیں۔ خواجہ صاحب معہ اپنے رفقا کے رہتے ہیں۔ اور اکثر مرد و زن یہاں آکر خواجہ صاحب سے دین کی باتیں پوچھتے ہیں اور فایدہ اٹھاتے ہیں ووکنگ کی بستی میں عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب اور انکے رفقاء متقی لوگ ہیں۔ اور ان صاحبوں کی شخصیت اور اتقا لوگوں کو اسلام کیطرف [illegible]

(ج) خواجہ صاحب حمایت اسلام میں ماہواری رسالہ اسلامک ریویو نکالتے ہیں اُس کا صدر دفتر بھی ووکنگ ہی ہے۔ گو وہ چھپتا لنڈن میں ہے اس کے ضمن میں بہت کچھ خط و کتابت ہوتی ہے اور یہ بھی ووکنگ میں وقعت اسلام قایم کرنے میں ایک اعلیٰ چیز ہے۔

(د) انگلستان اور دیگر ممالک سے دین اسلام کی باتیں دریافت کرنے کے خطوط آتے ہیں اور اُن کا معقول جواب دیا جاتا ہے۔ ہندوستان سے بھی متعدد خطوط آتے ہیں اور اُن کے جواب لکھنے بھی ایک خاصہ کام ہے۔

(ہ) اتوار کو بعض مسلمان طلبا مقیم لنڈن بھی یہاں آ جاتے ہیں اور معقول مجمع ہو جاتا ہے ان کی چاء وغیرہ سے تواضع کی جاتی ہے اور یہ سوشل اخلاق جو اخلاق محمدی کا جزو اعظم ہے یہاں اسلام کی وقعت قایم کرنے کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ (باقی آئندہ)

ایک نہایت ضروری تحریک
زکوٰۃ کا ایک بہترین مصرف

از دفتر آنریری جنرل سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

برادران السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اس وقت جب غالبًا آپ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مال میں سے وہ حصہ جس کو زکوٰۃ کہا گیا ہے الگ کرنے کے لئے تیار ہونگے میں آپ کو اس روپے کے ایک نہایت ہی مبارک اور نہایت ہی ضروری مصرف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ زکوٰۃ کے جو مصرف اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک مصرف روپے کا خرچ فی سبیل اللہ ہے اس وقت جبکہ اسلام چاروں طرف سے مخالفین کے حملوں کا نشانہ ہو رہا ہے اس روپے کے اشاعت اسلام میں صرف کرنے سے بہتر اور کوئی مصرف نہیں ہو سکتا اور درحقیقت ابھی تو ہم نے اسلام کی حفاظت کے فرض کو ادا کرنے کے لئے بھی قدم نہیں اٹھایا۔ اشاعت اسلام کا کام تو بڑا اہم کام ہے۔ اگر ہمارے دلوں میں اسلام کے لئے سچا درد ہوتا تو ایک شخص کے اسلام سے نکل کر کسی دوسرے مذہب میں داخل ہو جانے سے ہم پر راحت اور آرام کی نیند حرام ہو جاتی۔ مگر ایک نہیں سینکڑوں مسلمان دوسرے مذاہب کا نشانہ ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کو اس درد اور دکھ کا کچھ بھی احساس نہیں جو ان کے اپنے اعضاء کے کٹنے سے ہونا چاہیئے تھا۔ مسلمانوں کے ملکوں میں شہر شہر میں بلکہ گانوں گانوں میں مسیحی مشن قایم ہو چکے ہیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں انجیلیں مسلمانوں کے اندر مفت تقسیم کی جاتی ہیں ہر ایک حیلہ سے دائرہ اسلام سے انہیں نکالنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے اور وہ جو ہماری تھوڑی سی کوشش سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوتے ہماری غفلت سے اس مقدس انسان کو گالیاں نکالنے والے بن گئے۔ اس کے مقابل میں ہم نے کیا کیا۔ کیا عیسائیوں کے ممالک میں جا کر اُن کے ایک ایک شہر اور گانوں میں اسلامی مشن قایم کیا۔ کیا قرآن کریم کے ترجمے کر کے اُن کو دوسرے لوگوں میں پھیلایا۔ تاکہ وہ اسلام کی سچی روشنی سے آگاہ ہو سکیں۔ کیا اپنے ان بھائیوں کو جو غلطی سے ہم سے جُدا ہو گئے ہیں دائرہ اسلام میں واپس لانے کی کوئی کوشش کی؟ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ان سب سوالوں کا جواب آج ہماری پست ہمتی سے بالکل نفی میں ہے۔

تمہارے سینوں میں محفوظ ہے۔ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے لئے اپنی ساری ہمت بھی صرف کر دو۔ تو تھوڑی ہے۔ مگر اس وقت میں آپ سے صرف اس قدر اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ کے اموال میں جو زکوٰۃ کا روپیہ ہے اس کو اشاعت اسلام کے نیک کام میں لگانے کی فکر کریں۔ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ نوٹوں کے ساتھ قریبًا ختم ہو چکا ہے جو یورپ میں چھپکر بکثرت عیسائی ممالک میں مفت شایع ہوگا۔ مگر اس کی اشاعت میں روپے کی فراہمی کی روک ہے ہندوستان میں بھی اسلام کی تبلیغ کے مختلف لسٹر قایم کرنے کی فکر میں ہیں جن میں مستقل طور پر اسلام کے واعظ کام کریں گے اور ٹریکٹوں اور رسالوں اور کتابوں کے ذریعہ سے بھی اسلام کے پاک پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی تجویز کی ہے مگر ان سب امور کا انحصار روپے کی فراہمی پر ہے اس لئے اس موقعہ پر آپ کی اس ہمدردی سے جو آپ کو اسلام کے ساتھ ہے توقع رکھکر آپ کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اگر امداد اس وقت آپ نہ بھی کر سکتے ہوں۔ تو زکوٰۃ کا روپیہ اس کام میں امداد کے لئے ضرور عنایت فرمائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جس غرض کے لئے آپ روپیہ دیں گے اسی غرض پر آپکا روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ انجمن ایک رجسٹرڈ انجمن ہے اور اسکا سارا حساب کتاب باقاعدہ ہے۔ جس وقت کوئی چاہے دیکھا جا سکتا ہے علاوہ بریں یہ ضرورت بھی آپ پر ظاہر کرنے کے قابل ہے کہ بہت سے مسلمان ہیں جو صرف روزگار نہ ملنے کی وجہ سے عیسائیت کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ جو ان میں سے اس قابل ہوں۔ اُن کو مناسب تعلیم دلا کر اور جو کسی کام کے قابل ہوں اُن کو کچھ دین سکھانے کے بعد کام پر لگا کر اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی معاش آپ کما سکیں۔ ان اغراض کے لئے بھی ہمیں روپے کی ضرورت ہے اور اس غرض کے لئے اسلام نے زکوٰۃ میں ایک مد خرچ مؤلفۃ القلوب کی رکھی ہے۔ کچھ روپیہ زکوٰۃ کا اس غرض پر بھی صرف ہوگا۔ یعنے نومسلموں کو دینی تعلیم دینے اور پھر ان کو اپنا معاش کمانے کے قابل بنانے کے لئے۔ یہی ہر دو اغراض مذکورہ بالا ہیں جس میں آپ چاہیں۔ زکوٰۃ کا روپیہ دیں۔ زکوٰۃ چونکہ ہر ایک مسلمان پر حق واجب ہے اس لئے بالخصوص اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے ورنہ یہ کام ایسا مبارک کام ہے۔ کہ اس میں سے اپنے اخراجات میں سے کاٹ کر دینا بھی اس وقت ہر ایک مسلمان کا فرض اول ہے۔ روپیہ بنام محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور آنا چاہیئے۔

والسلام۔ خاکسار۔ مرزا یعقوب بیگ ایل ایم ایس۔ آنریری جنرل سکرٹری

پیر منظور محمد صاحب کے مضمون کا جواب

تشحیذ الاذہان کے تازہ نمبر میں پیر منظور محمد صاحب نے ایک طویل مضمون میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو مسیح موعود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور حضرت امیر قوم مولینا مولوی محمد علی صاحب کو بھی یہ مضمون برائے ملاحظہ ارسال کیا ہے جس پر حضرت موصوف نے اس کا مفصل و مدلل جواب لکھ کر [illegible] فرمایا ہے جو زیر طبع ہے اور عنقریب ٹریکٹ کی صورت میں شائع ہونے والا ہے جن صاحب کو اس رسالہ کی ضرورت ہو وہ محصولڈاک بھیجکر سیکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔

اشاعت اسلام کا روپیہ اور ہمارے اندرونی اختلافات

پیسہ اخبار کے کسی نامہ نگار نے سوال کیا ہے کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے سلسلہ کے اندرونی اختلافات کے متعلق جو ٹریکٹ شایع ہو رہے ہیں آیا ان پر اشاعت اسلام کا روپیہ خرچ ہو رہا ہے یا ان کے اخراجات کسی اور مد سے پورے کئے جاتے ہیں ہم اس کے جواب میں ناظرین کو مطلع کر دیتے ہیں۔ کہ ان ٹریکٹوں پر اشاعت اسلام کا عام لوگوں سے لیا ہوا چندہ ہرگز خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس قسم کے ٹریکٹوں کے لئے صرف احمدی احباب کے چندہ سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔ اور کسی بیرونی معاون کا روپیہ اس استعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۷ جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۸

زکوٰۃ اور اس کا مصرف

مسلمانوں نے آج کل جس طرح سے اسلام کے دوسرے احکام سے عمداً روگردانی اختیار کر رکھی ہے۔ ویسی ہی غفلت زکوٰۃ کے متعلق بھی آج کل عمل میں آ رہی ہے اور اکثر اوقات نہایت افسوس سے دیکھا گیا ہے کہ کئی ایک صاحب نصاب مسلمان زکوٰۃ کی ادائیگی کے ایام یوں ہی بےپرواہی سے گذار دیتے ہیں۔ اور انہیں اس اسلامی رکن کی بجاآوری کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔

یوں تو مسلمانوں میں خیرات کا جوش بہت زیادہ ہے اور قریباً ہر ایک مسلمان ہر روز کچھ نہ کچھ خیرات کرتا ہی رہتا ہے لیکن اس کا کوئی صحیح اور حسن انتظام نہ ہونے کے باعث ان کا یہ مخلصانہ کام یوں ہی اکارت چلا جاتا ہے اور بجائے فائدہ پہنچنے کے یہی روپیہ دن بدن قوم کو تباہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اور بہت نتائج پیدا کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں وہ روزمرہ کی اصل ضروریات جنکا پورا ہونا قوم کی فلاح و بہبود کے لئے نہایت ضروری ہے دن بدن بڑھنے کے ساتھ معرض تعویق میں پڑتی چلی جاتی ہیں۔ اور اس طرح سے مسلمان عملاً تنزل کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور صحیح راستہ سے بہت دور جا رہے ہیں ان تمام باتوں کو مدنظر رکھکر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ذیل میں مسئلہ زکوٰۃ اور اوس کے صحیح مصرف پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔ تاکہ ناظرین اس اہم حکم کی اس اسلامی رکن کی بجاآوری کے لئے مخصوص ہے۔ اپنے اس روحانی فرض سے نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عملاً سبکدوش ہو سکیں۔

اسلامی تواریخ پر اگر ایک سرسری نظر ڈالی جاوے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طرز عمل کو خصوصیت سے مدنظر رکھا جائے تو اس احسن اور عمدہ انتظام کو دیکھ کر جو انہوں نے اسلام کے ابتدائی گمنام مصائب ایام میں اس امر کے لئے کیا۔ بے اختیار اللھم صل علی محمد و علی آلہ واصحابہ وسلم کا نعرہ منہ سے نکل جاتا ہے ہاں اس وقت بیت المال مسلمانوں کی جملہ ضروریات کی تکفیل کے لئے کافی ہوتا تھا کوئی ضرورت نہ تھی کہ آئے دن کی مختلف ضروریات کے لئے چندوں کی نئی فہرستیں مرتب کی جائیں۔ ہر ایک مسلمان کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا خود بخود خیال ہوتا تھا اور اگر کوئی شخص کسی ایک یا دوسری وجہ سے اس حکم کی ادائیگی سے کسی قسم کی کوتاہی کرتا تو اسکی سرزنش کرنیکا پورا انتظام کیا جاتا تھا۔ جیساکہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں کیا۔ یہ روپیہ جو بجائے فرداً فرداً خرچ کرنے کے سب کی طرف سے ایک ہی جگہ جمع ہو جاتا تھا۔ آج کل کے بے محل مصارف کی طرح خرچ نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اسے مختلف قومی و مذہبی ضروریات پر صرف کیا جاتا تھا خواہ وہ مسکینوں اور غیر مستطاعت لوگوں کی امداد ہو۔ یا کسی مہم کے اخراجات کا مسئلہ ہو مسلمانوں کی مشکلات کے رفع کرنے کا سامان بھی اسی روپیہ سے ہوتا تھا اور دیگر مذہبی و سیاسی امور بھی اسی سے سرانجام پاتے تھے۔ لیکن آج ان سب باتوں کے برخلاف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا بےشمار روپیہ یوں ہی غیر مستحق فقراء اور سائلین کی جیبوں کی نذر ہو رہا ہے اور وہ اس سے بخوبی آرام و تعیش کی زندگی بسر کرتے اور اپنی تعیشانہ زندگی سے اپنے جیسے فقرا کی تعداد اور بھی زیادہ بڑھا رہے ہیں۔ ادہر آئے دن مسلمانوں کی کئی ایک قومی و مذہبی ضروریات کے سوالات پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس بے محل خیرات نے لوگوں کو ان باتوں سے کچھ ایسا غافل کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے خیراتی روپیہ کو اس استعمال میں لانا گناہ عظیم خیال کرتے ہیں اسلام آج غیر قوموں کے تیروں کی بوچھاڑ سے چھلنی ہوا چلا جا رہا ہے۔ لیکن ان تمام نام لیوایان اسلام کو اس بات کا کوئی خیال نہیں۔ ہاں اس امر کا خیال ضرور ہے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں گیارہویں کی نیاز سے ان بدعمل اور بدنام کنندہ نکونامے چند دلق پوش فقیروں کے لشکر محروم رہ جائیں جو تمام دن روزہ و نماز سے بالکل غافل مگر چوریوں۔ بدمعاشیوں۔ اور مسکرات کے استعمال میں نہایت ہوشیار رہتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ غریب نومسلم اپنے گھربار۔ والدین اور ہر قسم کے عیش و آرام کو چھوڑ کر اسلام پر فدا ہوتے اور کلمہ طیبہ پڑھ کر دربدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ لیکن ان کی امداد پر کسی کا دل نہیں پسیجتا۔ ہاں ان ہٹے کٹے اور موٹے تازے فقیروں پر سب کی نظر جا پڑتی ہیں۔ جو بغیر کسی استحقاق کے مسلمانوں کے بیشمار روپیہ میلے اور چیتھڑے دار کپڑے پہنکر اڑا لے جاتے ہیں۔

یہ تو حال ہے اس فروعی خیرات کا۔ جو وقتاً فوقتاً اکثر مسلمان کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر اس وقتی خیرات کی طرف دیکھا جائے۔ جو زکوٰۃ کے نام سے موسوم ہے۔ تو اس میں اس سے بڑھ کر غفلت نظر آتی ہے۔ اول تو بہت سے مسلمان زکوٰۃ کے نام سے ہی واقف نہیں۔ اور پھر واقف کاروں سے بھی اکثر عمداً

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں کے تنزل کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ اول تو مذہبی احکام کی ادائیگی سے لاپرواہی برتی جا رہی ہے اور دوسرے ہمارے انتظامی معاملات بالکل خراب ہیں۔ انہی حالات کو مدنظر رکھکر ہم نے اس سے پیشتر بارہا ایک مشترکہ سرمایہ کھولنے کی تحریک کرتے ہوئے اس بات کو ظاہر کیا ہے۔ کہ ہمارا تمام خیراتی روپیہ اور زکوٰۃ وغیرہ وہاں جمع ہو کر جملہ اسلامی ضروریات پر صرف ہونا چاہیئے۔ لیکن اس وقت تک یہ بالکل صدا برنخاست کا معاملہ رہا۔ اگرچہ مسلم لیگ نے بھی دو ایک بیت المال قائم کرنے کی تجویز کی۔ لیکن وہ بھی ریزولیوشن کے الفاظ تک ہی محدود رہی اور اسکا کوئی عملی فائدہ ظہور میں نہ آیا مگر الحمد للہ خدائے تعالےٰ نے اپنے پاک دین کی نصرت و حمایت کے لئے اور اپنے پاک وعدۂ حفاظت کے ایفا کے لئے ایک پاک اور برگزیدہ قوم کو کھڑا کر دیا اور اس کے اسلامی جوش نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے قیام کی صورت اختیار کی اور انہوں نے مسلمانوں کی اس لاپرواہی اور خیرات کا بےمحل استعمال دیکھکر انہیں صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کی۔ چنانچہ آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب کی ایک ضروری تحریک زکوٰۃ کے متعلق درج کی جاتی ہے۔ جو جملہ اہل اسلام کی خاص توجہ کے قابل ہے۔

دوستو یہ سونے کا وقت نہیں۔ بلکہ یہ پوری ہوشیاری اور بیداری کا زمانہ ہے۔ دیکھو تمہارے بالمقابل غیر اقوام کس کوشش اور جد و جہد سے اپنے مذہب کی اشاعت کر رہی ہیں۔ ایک تازہ خبر سے معلوم ہوا ہے کہ صرف صوبجات متحدہ ممالک متوسط اور راجپوتانہ میں گذشتہ سال ۴۲ مختلف زبانوں میں بائیبل کے ۲۸۴۰۹۲ نسخے مفت تقسیم کئے گئے۔ ذرا اس کے بالمقابل اپنے گریبانوں میں بھی منہ ڈال کر دیکھو۔ کیا قرآن کا ترجمہ آج تک سوائے اردو کے کسی اور زبان میں شائع کیا گیا۔ اگرچہ بارہا مختلف تحریکوں اور پرزور اپیلوں کے ذریعہ سے توجہ دلائی گئی۔ لیکن افسوس ہے کہ کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہائے کاش کوئی دردمند دل ان دردمندانہ الفاظ کو پڑھ کر ست شرہ ہو اور راہ حق میں عملی طور پر اپنے جان و مال سے لبیک کہنے کو تیار ہو جائے تاکہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کے مطابق ایمان کی شرائط کو پورا کر کے علو مرتبت حاصل کرے۔ آئندہ اشاعت میں ہم زکوٰۃ کے تمام متعلقہ احکام پر قرآن و حدیث سے پوری روشنی ڈالینگے۔ فانتظر!

کیا ہماری دعاؤں میں حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں ہونی چاہیئے؟

مسلمانوں کے تنزل کے اسباب کی فہرست میں ایک یہ سبب بھی بہت بڑا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے دماغوں سے حلال وحرام کی تمیز بالکل اٹھ گئی ہے اور وہ اپنی چند روزہ دنیوی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کسی امر کی حلت وحرمت کے احکام کو بالکل نظرانداز کر دیتے ہیں۔ اس قسم کی کئی ایک مثالوں میں سے ایک سودی لین دین کا معاملہ بھی ہے۔ جس کا رواج آج کل اس قدر بڑھ گیا ہے کہ اس کی نسبت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل کے الفاظ کی صداقت خوب مبرہن ہوتی ہے۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لیأتین علی الناس زمان لا یبقی احد الا اکل الربوا فان لم یاکله اصابه من بخاره ویروی من غباره	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ کہ ان میں سے کوئی بھی سود کھانے سے نہ بچ سکیگا اور اگر کوئی سود نہ کھائیگا تو اسکا دہواں پہنچیگا یا فرمایا کہ غبار پہنچیگا۔

مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ جس صفائی سے آج پورے ہو رہے ہیں۔ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور ان کے اس تعلق خداوندی کا پتہ لگتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آپ کو آج سے تیرہ صد سال پیشتر ان سب واقعات کا علم حاصل ہوا۔ جو اس زمانہ میں پیش آ رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی حضور پرنور نے سود کی اس آلائش سے بچنے کے لئے یہاں تک تحدید فرمائی۔۔۔ کہ

عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکل الربوا وموکله وکاتبه وشاهدیه وقال هم سواء	سود کھانے والے۔ کھلانے والے۔ لکھنے والے اور گواہوں وغیرہ سب پر لعنت کی اور انہیں برابر ٹھیرایا۔

مگر افسوس ہے کہ باوجود ایسی قسم کے تہدید آمیز کلمات سے واقف ہونے اور باوجود ان الفاظ پر ایمان لانے کے آج بہت سے مسلمان ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ کہ جنہیں اپنی دنیوی ضروریات کی تکمیل کے لئے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ اور تو اور وہ لوگ بھی جو آج دنیا کی رہنمائی اور پیشوائی کے دعویدار ہیں۔ اور جو کثیر التعداد مسلمانوں کے روحانی پیشوا اور امام سمجھے جاتے ہیں۔ ان متعارف باتوں میں حصہ لینے سے کوئی پرہیز نہیں کرتے۔ اور بجائے اس کے کہ لوگوں کو ان برائیوں سے منع کر کے عملی طور مجمعوں میں دعائیں کرتے ہیں۔ اور اپنے مریدوں کو بھی ایسے کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک لوکل معاصر سے ہمیں یہ بات سن کر بہت افسوس ہوا کہ گذشتہ ۲۳ مئی ۱۹۱۴ء کو ایک پیر صاحب نے لاہور مسجد پٹولیاں میں اور بنک کی شاخہائے مکہ و مدینہ کی کامیابی کے لئے بہت دعا کی اور آئندہ بھی دعاؤں کے ذریعہ سے امداد کرتے رہنے کا وعدہ کیا۔ اور مریدوں کو بھی ایسا کرنے کا حکم دیا مسلمانوں کی یہ حالت بہت قابل رحم ہے اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کاش پیر صاحب دعا کرنے سے پیشتر اگر زیادہ نہیں تو سود کے عدم جواز اور آج کل کے بنکوں کے تاریک پہلو پر ہی کسیقدر روشنی ڈال دیتے۔ تاکہ لوگوں کو اس معاملہ کے حسن و قبح کا پورا علم ہو جاتا۔ اور وہ بنکوں کے خوش آئند و امید افزا حالات کے ساتھ ان برائیوں اور خطرات سے بھی بخوبی واقف ہو جاتے۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے دنیوی تنزل اور تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔ بلکہ روحانی طور پر بھی ان کے ایمان و اعمال کو حبط کر رہے ہیں۔ بالخصوص جبکہ مکہ و مدینہ جیسے مقدس مقامات میں ان باتوں کا رواج دیا جائے۔ تو ہمارے لئے اور بھی رونے کا مقام ہے۔

دیکھیئے البانیا کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

البانیا میں آجکل عجیب کشمکش واقع ہو رہی ہے۔ اور اس کا باعث زیادہ تر وہاں کے باشندے ہیں جنکی طبائع ہر وقت کوئی نہ کوئی تنگوفہ ہی پیدا کرتی رہتی ہے اور انہیں کسی وقت بھی امن اور چین سے بیٹھنا گوارا نہیں ہوتا۔ دور جانیکی ضرورت نہیں گذشتہ دو تین سال کی تاریخ پر ہی ایک سرسری نظر ڈالکر دیکھ لو جنگ بلقان کے دوران میں البانیا نے جسطرح گرگٹ کی رنگ بدلے ہیں ہر شخص جانتا ہے۔ ترکی کی حمایت کرتے کرتے یکایک البانیا کا ست بدلتا ہے اور البانی سردار اسد پاشا کی ریشہ دوانیوں سے یہ بھی علم بغاوت بلند کرتا ہے اور اسطرح سے ترکی کی حکومت سے باہر ہو کر اپنے آپکو اور بھی مصائب میں ڈال لیتا ہے۔ اسد پاشا نے اگرچہ چند روز کے دنیاوی فوائد کو مدنظر رکھکر خلاف حکم خدا اطاعت اولی الامر سے منہ موڑا لیکن خدا کو منظور نہ تھا۔ کہ ایسے باغی کو اسکی من مانی خواہشات کے پورا ہونیکا موقعہ دے اور اسلئے ایک حاکم کی اطاعت سے منہ موڑ کر اسے دوسرے کے آگے گردن جھکانی پڑی اور دوسرا بھی وہ جو کہ فلا یکونوا امثالکم کے مطابق اس پہلے حاکم سے بہت مختلف اور اس لئے ہر ایک دینی و دنیوی امور میں اسد پاشا کے سخت خلاف تھا۔ خیر جو کیف اس نے طوعاً و کرہاً اسکے آگے اپنی گردن جھکائی اور چند روز اسی حالت کاٹے۔ لیکن وہ فطرت جو کبھی نچلی بیٹھنے والی نہ ہو۔ وطبیعت جسکا مدعا اور نصب العین ہی کچھ اور ہو وہ کب اس بات کو گوارا کر سکتی تھی۔ کہ چپکے سے بیٹھ کر کسی اور کی اطاعت تمام کرے۔ اس لئے اس نے ایک دفعہ پھر سر اٹھایا اور اپنی پہلی دھن میں خود حاکم بننا چاہا۔ جسکا نتیجہ فی الحال سوائے اس کے کچھ بھی نہیں نکلا کہ اسے قید کر کے ایک سیحی سلطنت میں بھیج دیا گیا۔ اور خود وہاں کا بادشاہ یعنے پرنس آف ویڈ بھی اپنے آپکو البانیا کی شرارتوں سے بچنے کے لئے جو بہت حد تک اسد پاشا کے اثر کے نیچے ہیں بیوی بچوں سمیت ایک جہاز پر جا بیٹھا۔

اب البانیوں کی نسبت کئی ایک خیالات ظاہر کئے جا رہے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ جو کچھ بھی بیان کیا جاتا ہے وہ بظاہر البانوی طبائع کے لئے متضاد نظر آتا ہے ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ البانوی پھر ترکش حکومت کے خواہشمند ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسد پاشا کی محبت ابھی انکے دل میں بہت گہرا اثر رکھتی ہے حالانکہ اسد پاشا اس بات کا ہرگز خواہاں نہیں۔ کہ وہ دوبارہ مملکت عثمانیہ کی رعیت کہلائے اور یورپین دول میں باہم البانیا کے بارہ میں بہت کچھ اختلاف واقع ہو رہا ہے۔ اور کوئی سلطنت وہاں بین الملی ایک سیحی فوج روانہ بھیجنے کی رائے دیتا ہے اور کوئی اسکے بالکل برخلاف ہے یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ دول پرنس آف ویڈ کی حکومت کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں لیکن اسکی نارضامندی کے ساتھ جو پہلے ہی (گو خاموشی کی صورت میں) چلی آتی تھی روس اور فرانس بھی شامل ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس بات کو سخت ناپسند کرتے ہیں اسد پاشا گو بظاہر اپنی ہی دھن کا پکا ہے۔ لیکن اسوقت ایکطرح سے پابہ زنجیر ہونے کے باعث وہ بھی دول کا وظیفہ پڑھ رہا ہے۔ اور دول کے بیاہ و سپید پر اپنی رضامندی کا اظہار کرتا ہے مگر معلوم نہیں۔ پرنس آف ویڈ کی حکومت کو اس نے دول کا متفقہ فیصلہ خیال کر کے اپنے آپ کو کیوں اسکا مطیع نہ رکھا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ محض معذور و مجبور ہونے کے باعث ایسے خیالات کا اظہار کر رہا ہے اور کچھ بھی نہیں۔

ان تمام متضاد خیالات و بیانات کے مطابق گو ہم بھی دوسرے معاصرین کی طرح اس قابل نہیں کہ البانیا کے مستقبل کی نسبت کوئی قطعی رائے قائم کر سکیں لیکن یورپ کے پہلے طرز عمل کو مدنظر رکھکر مذہبی نقطۂ خیال سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ البانیا کی عنان حکومت بہرحال کسی مسیحی کے ہاتھ میں دیجائیگی خواہ وہ پرنس آف ویڈ ہو یا کوئی اور کیونکہ دوسری طرف حال ہی میں امریکہ میں عیسائیت کی طرف سے تازہ حملوں کا جو پروگرام تجویز کیا گیا ہے اسمیں البانیا کا خاص طور پر ذکر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عیسائیت کی ترویج و اشاعت کیلئے اس کے اپنے افراد کی دنیوی حکومت جیسی کچھ فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ وہ فائدہ کسی دوسری حکومت کی ماتحتی میں ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

بہرحال البانیا کی حالت اسوقت بہت نازک ہو رہی ہے اور اس کے باشندگان کے مستقبل [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

شہنشاہ معظم کی سالگرہ: - (لنڈن ۳ جون) حضور ملک معظم نے سالگرہ کا روز قصر بکنگھم میں گذارا۔ ہز مجسٹی کو عالمگیر مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے سب سے پہلے پیغامات میں ملکہ الگزنڈرا کی طرف سے بھی پیغام تھا۔ اس روز ہز مجسٹی کلاکچس کی طرف سے ۵۰ ہزار مبارکبادی کی چٹھیاں موصول ہوئیں شاہی خاندان کی ڈنر پارٹی آج رات شاہی محل میں منعقد ہوئی۔ سرکاری طور پر ۲۳ جون کو سالگرہ منائی جائیگی۔ خطابات اور اعزازات کی فہرست ۲۲ جون کو شائع کی جائیگی۔

بغداد ریلوے کے ایک حصہ کا افتتاح (برلن ۳ جون) بغداد ریلوے کا بغداد سے میق تک کا حصہ آمد و رفت کے لئے کھل گیا ہے اس حصہ کا طول ۹۳ میل ہے۔

منگولیا کی آزادی! (پیکن ۲ - جون) گورنمنٹ منگولیا نے یہاں کے برطانوی۔ روسی۔ امریکن۔ فرنچ اور جرمن سفارت خانوں کو اس مضمون کے مراسلے بھیجے ہیں۔ کہ منگولیا اب آزاد ہو گیا ہے۔ نیز خارجی گورنمنٹوں سے اپیل کیا ہے۔ کہ وہ بھی منگولیا کے ساتھ روس کی طرح تجارتی معاہدے قائم کریں۔ اور مقامات ارگا میں اپنے اپنے قائم مقام روانہ کریں۔

قضیہ میکسیکو (البا سو ۲ جون) جنرل کارنزا نے ایک بیان شائع کر کے نیاگرا کے قائم مقاموں کو معاملات میکسیکو سے ناواقف ہونے پر آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ باغی اپنے حقوق تسلیم کرانے کا حق رکھتے ہیں۔ اس وقت وہ ملک کے دو ثلث حصہ پر قابض ہیں۔ اور چند ماہ کے اندر اس مسئلہ کا خود تصفیہ کر لینگے۔ باغی فوج کا سرکردہ انتخابات کے انعقاد تک میکسیکو کا ہنگامی پریذیڈنٹ ہو گا۔

فرانسیسی وزارت کا استعفا (پیرس ۲ جون) مجلس وزراء نے باضابطہ استعفا دے دیا ہے۔ عام رائے ہے۔ کہ سہ سالہ فوجی خدمت کا قانون رکھا جائیگا موسیو ویوانی کے وزیر اعظم مقرر ہونے کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے

حقوق طلب عورتیں اور مسٹر لائڈ جارج (لنڈن ۲ جون) مسٹر لائڈ جارج نے آج مقام کریکیتھم میں تقریر کی۔ مگر حقوق طلب عورتیں مسلسل رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ پارلیمنٹ ایکٹ کا درخت تین سال ہوئے لگایا گیا تھا۔ اور جب تک ہم اس کا تمام پھل فراہم نہ کر لیں گے۔ اس وقت تک پارلیمنٹ کو شکست نہ ہونے دیں گے۔ ان کی تقریر کے اثنا میں حقوق طلب عورتوں نے شہر کے ایک بازار کی کئی کھڑکیاں ہتھوڑوں سے توڑ ڈالیں۔

جہاز کی غرقابی: - (لنڈن ۲ جون) بیان کیا گیا ہے کہ کروزر الیکس کے کمانڈر کی رائے ہے کہ ایمپرس آف آئرلینڈ کے درمیانی حصہ کو صحیح سلامت باہر نکال سکنا ناممکن ہے۔ اور بہتر ہو گا۔ کہ مال و اسباب اور لاشوں کی تلاش کرنے کے بعد اسے اڑا دیا جائے۔

تحقیقاتی کمیشن (اٹاوہ ۲ جون) ایمپرس آف آئرلینڈ کے حادثہ کے متعلق تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کی کارروائی کینیڈا کے دیوان خاص میں آج تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ کمیشن میں کینیڈا کے دو جج اور امپیریل گورنمنٹ کی طرف سے ایک ممبر شریک ہو گا۔

(لنڈن ۲ جون) تحقیقاتی کمیشن میں لارڈ مرسی بطور قائم مقام امپیریل گورنمنٹ شریک ہوں گے۔ اور چند روز میں روانہ ہو جائیں گے۔ ۵۳۰ پسماندہ مسافر گلاسگو کو روانہ ہوئے ہیں۔ اور اتوار کو وہاں پہنچ جائیں گے۔

ہندوستانی اور وانکوور - (اوٹاوہ یکم جون) دیوان عام میں بعض سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر روچ وزیر داخلہ نے کہا کہ جاپانی جہاز کے ۹۰ ہندوستانیوں کو خرابی صحت کی بنا پر اترنے کی اجازت دی گئی اور ۱۳ - ہندوستانیوں کو جو کینیڈا میں واپس آئے تھے۔ ملک میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہے مسٹر لیمو (لیمیو) سابق وزیر داخلہ نے کہا کہ ہندوؤں نے یہ چیلنج دیا ہے۔ اس کے جواب کا انتظام کرنا چاہیے۔ مسٹر روچ نے کہا کہ امید ہے کہ اس قسم کے ناخواندہ مہمانوں کا داخلہ روکنے کے لئے موجودہ قانون کافی ہے۔ اور اگر کافی نہیں۔ تو اس میں مناسب ترمیم کی جائے۔ مسٹر لیمیو نے بیان کیا کہ افسوس ہے کہ اس امر کے باوجود کہ برٹش کولمبیا میں کاریگروں کا داخلہ بند کرنے والے حکم میں ہندوستانیوں کی تخصیص نہیں کی گئی۔ انہوں نے اس طرح ملک میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے اعلان کیا۔ کہ اگر ضرورت ہوئی تو گورنمنٹ ایکٹ تارکان وطن میں ایسے سیکشن کا اضافہ کرے گی جس کے رو سے عدالتوں کو وزیر داخلہ کے حکم میں مداخلت کرنے کا اختیار نہ رہے گا۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانی: - (کیپ ٹاؤن ۲ جون) آج یونین کے دیوان عام نے جنرل سمٹس کے پیش کردہ مسودہ کی پہلی یونین کی بعض شکایات رفع کرنے اور بعض بندشیں اٹھا دینے کے متعلق قواعد وضع کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی! - گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ۲۲ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۲۲ لاکھ ۲۵ ہزار ۵۰۵ روپیہ آمدنی ہوئی تھی۔

غبن کی سزا - مانڈلے ہل کی ایک کمپنی کے یورپین منیجر کو ایک ہزار روپیہ خورد برد کر کے رنگون بھاگ جانے کے جرم میں ۸ ماہ قید سخت کی سزا ہوئی۔

بائبل کی اشاعت: - برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے سالانہ اجلاس منعقدہ نینی تال میں جو رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی اس سے پایا جاتا ہے کہ صوبجات متحدہ ممالک متوسط اور راجپوتانہ میں سال گذشتہ کے اندر ۲۴ مختلف زبانوں میں بائبل کے ۸۲۹۰۲۴۲ نسخے شائع کئے گئے۔

سندھ بنک کے کاروبار کی بندش! - سندھ بنک نے اپنی کراچی کی شاخ کے علاوہ بعض دیگر مقامات کی شاخیں بھی بند کر دی ہیں۔ اور ایک جلسہ میں عنقریب اس امر کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ کہ بنک کا کاروبار بند کر دیا جائے۔ یا کسی طریق سے جاری رکھا جائے۔

لاہور میں نئے ریڈنگ روم! - لاہور کی میونسپل کمیٹی عوام کے فائدہ کی خاطر دہلی دروازہ اور لوہاری دروازہ میں بھی ایک ایک ریڈنگ روم کھولنے کی تجویز کر رہی ہے۔

جالندھر نکودر لائن - جالندھر شہر سے نکودر تک جو ریلوے لائن یکم ماہ حال سے کھلنے والی تھی۔ اس کا افتتاح نہیں ہو سکا۔ کھلنے کی تاریخ کا عنقریب اعلان کیا جائیگا۔

سنسکرت لٹریری کانفرنس! - آل انڈیا سنسکرت لٹریری کانفرنس کا سالانہ جلسہ بمقام ہردوار ۲ ماہ حال کو بصدارت ڈاکٹر ستیش چندر ودیا بھوشن ایم - اے پی - ایچ ڈی پرنسپل سنسکرت کالج کلکتہ منعقد ہونے والا تھا جس میں زبان سنسکرت میں کئی مضامین پڑھے جانے کے علاوہ اس قسم کے مسائل پر بھی بحث ہونے والی تھی۔ کہ آیا ہندوستان آریہ لوگوں کا اصلی وطن تھا۔ اور آیا سنسکرت پھر زندہ زبانوں کا درجہ حاصل کر سکتی ہے۔

بمبئی میں شاہی سیاحت کی یادگار! - گورنمنٹ بمبئی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ اپولو بندر بمبئی میں حضور شہنشاہ معظم کی سیاحت ہند کی یادگار قائم کرنے کی جو ترمیم شدہ سکیم تجویز کی گئی ہے اس کے مصارف کے لئے بمبئی کی میونسپل کارپوریشن نے مزید ایک لاکھ روپیہ دینے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔

مسلح پولیس کی عدول حکمی! - سنتعال پرگنہ (بنگال) کے مقام ڈومکا میں کپتان پولیس نے ہندو مسلح پولیس کے نوجوانوں کو ایسی جگہ کے صاف کرنے کا حکم دیا۔ جس کے متعلق انہیں مذہبی اعتراض تھا۔ اس پر پولیس کے نوجوانوں نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے کپتان پولیس نے انہیں غیر مسلح کر کے معطل کر دیا۔ آخر ہر دو فریق نے افسران بالا دست کو اس معاملہ کی اطلاع دی جس پر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس فوراً ڈومکا پہنچے اور ضروری تحقیقات کے بعد معطل شدہ سپاہیوں کو بحال کر دیا۔ اور اس واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سپاہیوں کو نصیحت کی کہ اپنے افسروں کے احکام کی حتی الوسع اطاعت کرنی چاہیئے۔

مقدمہ ہتک پارسی رنگون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت میں یکم جون کو مقدمہ ہتک پارسی پیش ہوا۔ جس میں مسٹر کاؤس جی نے بمبئی کے روزانہ گجراتی اخبار سانجھ ورتمان کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر مسٹر گاندھی پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ دوسرے مستغاث علیہ مسٹر زبان نے معافی مانگ لی تھی۔ اس لئے عدالت نے اسے ۲۰ مئی کو رہا کر دیا مستغیث کے کسی قدر بیان سن کر عدالت نے آئندہ پیشی کی تاریخ ۱۷ - جون قرار دی۔

چترال ریلیف! - نمبر ۳۸ ڈوگرا پلٹن نمبر ۲ کوہی ماتری اور نمبر اوّل سفر مینا روڑکی کے ایک حصہ کو ماہ ستمبر آئندہ میں چترال جانے کے لئے طیار رہنے کا حکم ملا ہے۔ یہ سپاہی دو سال تک وہاں رہیں گے۔

تقسیم باقر گنج پر اعتراض! - باقر گنج کے اہل ضلع نے ضلع مذکور کی مجوزہ تقسیم کے خلاف گورنمنٹ کی خدمت میں عرضداشت بھیجی ہے

ایک اور لڑکی کی خودکشی! - کلکتہ میں ایک اور بنگالی لڑکی نے شادی کی مشکلات سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ تفصیلی حالات ہنوز معلوم نہیں ہو سکے۔

خیانت مجرمانہ کے لئے سزا! - کلکتہ کارپوریشن کے ایک ملازم کو جو بلوں کا روپیہ وصول کیا کرتا تھا۔ خیانت مجرمانہ کے لئے سہ

موتیوں کی کساد بازاری! - بمبئی میں پیرس سے خبر پہنچی ہے کہ موتیوں کے ایک اور بڑے تاجر نے دیوالہ نکال دیا ہے۔ قرض خواہوں کا مطالبہ ۹ لاکھ روپیہ بیان کیا جاتا ہے۔

برسات کی آمد! - گذشتہ چند روز کی موسمی اطلاعوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ سیلون اور اس کے گرد و نواح۔ نیز خلیج بنگالہ کے علاقہ میں برساتی موسم شروع ہو گیا ہے۔ اور تیز و تند ہواؤں کے ساتھ بارش بھی ہو رہی ہے۔

اسلامی کتبوں کی تاریخ! - گورنمنٹ ہند کی سرپرستی اور ملک کے مورخ و مترجم پروفیسر عربی علیگڈھ کالج کی ایڈیٹری میں ایک وقتاً فوقتاً انگریزی رسالہ جاری ہوا۔ جس میں ہندوستان کے اسلامی زمانہ کے کتبے شائع کئے جائینگے اس رسالہ کا پہلا نمبر حال میں شائع ہوا ہے جس سے اس کے عمدہ مستقبل کی امید پڑتی ہے۔

ہندوستان میں ریڈیم کی آمد: - گیا کے علاقہ شکور میں ابرق کی کچی دھات برآمد ہوئی ہے۔ جس سے ریڈیم پیدا کی جا سکے گی۔

حاجیوں کے لئے سہولت! - بمبئی اینڈ پرشیا سٹیم نیوی گیشن کمپنی جو پہلے گورنمنٹ ہند کی وساطت سے حاجیوں کی آمد و رفت کے انتظام کا ٹھیکہ لینے والی تھی۔ وہ اب اپنے طور پر بمبئی اور کراچی سے جدہ تک حاجیوں کی آمد و رفت کا انتظام کرنے والی ہے۔ اور اس نے اعلان کیا ہے کہ حج کے تمام موسم میں عازمان حجاز کو بہترین سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ! - امرتا بازار پتریکا کو لنڈن سے ایک پرائیویٹ مراسلت موصول ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ عنقریب طیار ہو کر شائع ہو گی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ کمیشن کے ارکان ہندوستان کی سرکاری ملازمتوں میں ہندوستانیوں کو کثرت سے لیے جانے کے موید ہیں۔ مگر ان کی رائے میں حکومت ہند کی بہترین اغراض کے لئے یورپین افسروں کی نگرانی ازبس ضروری ہے۔

گورمکھی کا روزانہ اخبار! - اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اخبار سچا ڈھنڈورا جو ہفتہ وار شائع ہوتا رہا ہے۔ ۱۴ جون سے روزانہ شائع ہونے لگے گا۔ اور یہ پنجاب میں پہلا روزانہ گورمکھی اخبار ہو گا۔

کراسنگ اسٹیشنوں کی منظوری! - ریلوے بورڈ نے رائے ونڈ اور منٹگمری کے مابین کراسنگ سٹیشن تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

داروغہ جیل پر حملہ! - پریزیڈنسی جیل کلکتہ میں ایک زیر تحقیقات مسلمان قیدی نے داروغہ جیل پر ایسے زور سے لکڑی پھینکی کہ وہ سخت زخمی ہوا۔ اور ہسپتال میں لے جا کر اس کا زخم سلوانا پڑا۔ ملزم پر ایک سرکاری ملازم پر حملہ کرنے کے جرم میں دوسرا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔

فہرست نومبایعین

گذشتہ ایام میں حضرت امیر قوم جناب مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر غیر احمدیوں میں سے مفصلہ ذیل اصحاب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے:

(۱) ماسٹر غلام علی صاحب - شہر سیالکوٹ
(۲) اہلیہ بابو نظام الدین صاحب - سیالکوٹ
(۳) محمد اکرم صاحب "
(۴) فتح محمد صاحب "
(۵) چودھری عنایت اللہ صاحب اسلامیہ کالج لاہور
(۶) میاں غلام محمد صاحب موضع لنگر
(۷) میاں غلام ربانی صاحب راولپنڈی
(۸) خلیفہ محمد صادق صاحب - رانی پور شریف
(۹) میاں حسین خانصاحب راجپوت راولپنڈی
(۱۰) مولوی محمد صادق صاحب شاہ پور ی

نومسلمین

اصلی نام		اسلامی نام
بھوانی داس	ہندو	عبدالرحمن
ہرنام سنگھ	عیسائی	عبدالرحمن

بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
آج میں محمد علی کے ہاتھ پر احمد کی بیعت میں داخل ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور

دین کو دنیا پر مقدم کرونگا

نماز روزہ زکوٰۃ اور حج کے شرائط کو بحسب استطاعت ادا کرونگا اور اشاعت اسلام میں جیسی تجویز احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بقدر استطاعت کوشش کرتا رہونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ مورخہ ۱۴ ر رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۹ ر جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۳۹

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

حضرت خواجہ صاحب کا تازہ خط

برادران اسلام کے لئے تازہ خوشخبری
اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور فضل

حضرت خواجہ صاحب اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ گذشتہ جمعۃ المبارک ۱۵ رمئی کو ایک خاتون مس میرس صاحبہ نے قبل از خطبہ جمعہ اسلام قبول کیا۔ اور اپنی خواہش سے فاطمہ نام رکھوایا۔ یہ خاتون اچھے خاندان سے ہے سر ژرک میرس کے سی ان کا ایک چچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تھوڑے دنوں بعد اس کے والدین بھی اسلام قبول کریں گے انشاء اللہ۔ یہ ووکنگ کے لیکچروں کا نتیجہ ہے۔ پہلے دو تین دفعہ مس میرس معہ اپنے باپ کے ووکنگ آئی اور لیکچر میں شریک ہوئی۔ اور اللہ نے یہ فضل اُن پر کیا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں گذر اُس کی بارگاہ تک خود پسندوں کو

جناب مولینا مولوی صدر الدین صاحب کا خط

جہاز سے

بخدمت امیر قوم حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب

مخدومی مکرمی حضرت مولینا صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ وایدکم بنصرہ العزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بمبئی سے چلکر پانچ روز بعد عدن پہنچے تھے لیکن عرب کی مقدس سرزمین پر اترنا نصیب نہ ہوا۔ جہاز رات کے دو بجے وہاں پہنچا۔

آج ۲۴ کی شام کو نہر سویز کے اس سرے پر پہنچینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ صبح ۲۵ کو پورٹ سعید میں ہونگے۔ آج سے سرد ہوا شروع ہوگئی ہے۔ کل پھر سر کو چکر آتا رہا کیونکہ تندی ہوا کی وجہ سے جہاز خوب ہلتا تھا۔ سوائے اس کے اور کوئی چیز نہیں۔ کہ تندی ہوا کی وجہ سے جہاز ہلے۔ اور معدے یا دماغ کو چکر آوے۔ جب جہاز ہلتا ہے کوئی دوائی سر یا معدے کے چکر کو روک نہیں سکتی۔ یا تو کوئی اس کا عادی ہوجائے۔ اور یا اس کے معدے اور دماغ میں چکر کے مقابلہ کی طاقت ہو۔ جہاز کیا ہے۔ ایک بہت بڑا محلہ ہے جو پانچسو فٹ لمبا ہے اور جس کی پانچ منزلیں ہیں۔ یا اسے بہت بڑا ایک گھر کہیں جس کا کنبہ کئی سینکڑوں مرد و عورت اور بچوں پر مشتمل ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے اپنے کمرے میں رہ سکتے ہیں۔ تو اکثر وہ ایک ہی چھت پر یا ایک ہی صحن میں۔۔۔ وہ آپس میں ملے جلے بیٹھے رہتے ہیں۔ جہاں۔ عورتوں۔ بچوں سمردوں کی بے تکلف حالتوں کے مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ دلیسیوں کی طرح سب حالتوں کا نقشہ ان میں بھی پایا جاتا ہے۔ عورتوں میں حیا نام کو نہیں ایک کی لڑکی دوسرے سے پھرتی ہے۔ دوسرے کی بیوی تیسرے سے بیٹھی تاش کھیل رہی بھی ہنسی ہے بے تکلف ہوتی ہے۔ ہر آئے وقت ایک سبد۔ اگلا

رہتا ہے۔ دعوا اللہ مخلصین لہ الدین کا نقشہ بھی جہاز میں خوب دیکھا ہے عرب کی سڑی ہوئی پہاڑیاں۔ اس کے ایک طرف بحیرہ قلزم اور دوسری طرف افریقہ کی سڑی ہوئی پہاڑیاں۔ پہاڑیوں کے پرے ریت کا سمندر کوئی دلچسپ منظر پیش نہیں کرتا۔ وادی غیر ذی زرع میں اُمتہ تہو علیہم کا پورا ہونا ایک بہت بڑی دلیل ہے دعا کی قبولیت کی خدا تعالیٰ کی ہستی کی اسلام کی صداقت کی۔ اللہ اکبر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔ اور وہ دعا محمد رسول اللہ کے زمانہ تک برزخ میں پڑی رہی۔ حضرت محمد رسول اللہ کے وقت میں اس دعا نے جاپنا سیکھا۔ اور بعد میں جوان ہوگئی۔ اور آج ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کیا ہمیں یہ ایک بہت بڑے استقلال اور استقامت اور ہمت بلند کی طرف ہدایت نہیں کرتا۔ ہمارا اس وقت کا کام بہت نازک ہے۔ بہت دعا کی حاجت ہے۔ اور دعا ضرور قبول ہوتی ہے آج ایک دہریہ کو عرب کی پہاڑیوں کی دعا اور اس میں پیش گوئی پر کچھ سنا رہا ہوں۔ لیکن اگر ہم خود اپنے دل میں ایک نہایت ہی مضبوط ایمان رکھکر عملی طور پر ہمت بلند اور استقلال نہ دکھائیں تو بہت ہی افسوس ہے۔ اسرائیل نے ہمت نہ دکھائی۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق ہوئے۔ مسلمانوں کو یہ آیت سنائی گئی ہے۔ لیکن انہوں نے اس کا مطلب آخر میں بھلا دیا۔ مسجد میں بیٹھکر غلط توکل کرکے غلط دعائیں مانگ کر دنیا کے مقاصد اور ترقیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حذر الموت ہمت کے کاموں سے ڈرتے ہیں اسرائیل نے اگر ہمت سے کام نہ لیا۔ تو وہ بھی ضربت علیھم الذلۃ کے مصداق ٹھہرے۔ مسلمانوں نے ہمت کی راہ ترک کی۔ وہ بھی اس کے مصداق ہوئے۔ ہمیں ان امور کو مدنظر رکھکر بہت ہی ڈرنا چاہئے۔ خدا کو ناراض کرنے والے ہم نہ ہوں۔ بحیرہ قلزم میں پہاڑیاں اور جزیرے ہیں۔ جو محض پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں۔ سب غیر آباد سڑی ہوئی ہیں۔ لیکن انگریزوں کی ہمت بلند دیکھیں۔ سب پر ان کے لائٹ ہوس ہیں

خاکسار صدر الدین

اِنگلستان میں اشاعت اسلام

از قاری سرفراز حسین صاحب مسلم مشنری انگلستان

(گذشتہ سے پیوستہ)

لندن میں نماز جمعہ کے واسطے ایک کمرہ کرایہ پر لیا گیا ہے اس کا کرایہ صرف جمعہ کی سہ پہر کا دیا جاتا ہے۔ خواجہ صاحب ووکنگ سے تشریف لے جاتے ہیں اور حاضرین کی تعداد جس میں نو مسلم مرد و زن اور اکثر مسلمان طلباء مقیم لنڈن شریک ہوتے ہیں۔ معقول ہوتی ہے۔ خواجہ صاحب بطور خطبہ کے اسلام کی خوبیوں پر انگریزی میں لیکچر دیتے ہیں۔ اس کے بعد نماز جمعہ پورے ارکان کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ گذشتہ جمعہ کو لارڈ ہیڈلے صاحب بھی شریک تھے۔ اور انہوں نے ایک نہایت موثر دعا بڑے پر زور لہجہ میں پڑھی۔ خاکسار بھی شریک تھا اس نماز کا لطف بھی شریک ہونے سے ہی معلوم ہوتا ہے ؎

لطف این مے نشناسی تا نہ چشی

علاوہ تبلیغی اور روحانی برکات کے اس نماز جمعہ کا ایک عمدہ نتیجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان طلباء مقیم لنڈن اور بعض اوقات دوسرے شہروں کے مسلمان طالب علم بھی شریک ہوتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کی محبت بڑھتی ہے یہ بات اُن کے والدین کے واسطے خصوصاً باعث مسرت و اطمینان ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ اس انتظام کو قایم رکھے۔ اور اس میں ترقی عطا فرمائے آمین

(۳) ووکنگ اور لنڈن کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی حسب موقع خواجہ صاحب وعظ فرماتے ہیں۔ چنانچہ پیرس کے مشہور جلسہ مذاہب میں وعظ کہا تھا۔ اور کیمبرج یونیورسٹی میں بھی۔

آئندہ کیا کرنا چاہئے؟

آئندہ یہاں دو کام کرنے ہیں۔

اولاً۔ یہ کہ یہاں کے کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس درجہ تک پہنچ گئے ہیں اُن میں تنزل اور کمی نہ واقع ہو۔

ثانیاً۔ یہ کہ اُن میں نظر بہ حالات موجودہ۔۔ لوکل خصوصیات کا پورا خیال دل میں رکھکر آہستہ آہستہ مستقل ترقی کی جائے۔ کوئی کوشش جس کی تہ میں استقلال۔ اعلیٰ تربیت۔ اور ایثار نفسی مضمر نہ ہوگا یہاں بارآور ہوتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی۔ آتش بازی چھوڑ دینی یہاں کے ملئے غیر مفید ہی نہیں بلکہ سخت مضر ہوگی۔

ان دونوں شقوں کی خدمت کے لئے سب سے مقدم یہ ہے کہ ووکنگ کے مرکز کو مستحکم کیا جائے اور جو تدابیر خواجہ صاحب اپنے گذشتہ مصیبت آمیز اور ایثار آلود تجربہ سے بتائیں۔ اُن پر غور و خوض کے بعد عمل کیا جائے۔ اس کے بعد لنڈن۔ لورپول مانچسٹر وغیرہ شہروں میں ووکنگ کے مرکز اور خواجہ صاحب کے ماتحت باقاعدہ شاخیں قایم کی جائیں۔ اور ان شاخوں کے کارکن مرکز کی ہدایات پر کاربند ہوں۔

کارکنوں کے احمدی یا غیر احمدی ہونے کا سوال بالکل بے سود ہے یہاں تو ایثار نفسی کرنے والے تربیت پر چلنے والے اور امر شناس اور پختہ عمر کے آدمیوں کا کام ہے۔ خواہ قادیان سے آئیں۔ خواہ دہلی لکھنؤ وغیرہ سے ادھیڑ عمر کی شرط اس وجہ سے نہیں لگائی گئی۔ کہ جوان ہونا بذات خود کوئی بری چیز ہے۔ بلکہ اس لئے کہ یہاں کی لوکل خصوصیتیں جن کا ذکر کسی آئندہ تحریر میں کیا جائیگا۔ اس کی مقتضی ہیں۔ کہ یہاں تبلیغ کرنے والے اشخاص پختہ گھرڑے ہوں۔ اور بالکل نوجوان فیشنیبل نہ ہوں

خاکسار سرفراز حسین قاری دہلوی از مسجد ووکنگ۔ ۳۰ ر اپریل ۱۹۱۴ء

سابقون بالخیرات

جناب سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے کوہ مری سے مبلغ مال دوسو روپیہ انجمن کے لئے چندہ جمع کرکے بھیجا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء امید ہے کہ دوسرے احباب بھی اس نیک مثال کی پیروی کرکے عند اللہ ماجور ہونگے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔

درخواست جنازہ غائب۔ جناب محمد منور خان صاحب احمدی سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بدوملہی ضلع سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے خسر چوہدری علی بخش صاحب جو نہایت ہی مخلص احمدی تھے فوت ہوگئے ہیں۔ اس لئے احباب مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر عند اللہ ماجور ہوں۔

مدینۃ المسیح:۔ جناب امیر قوم ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ درس قرآن کا وقت بجائے چھ سے ساڑھے چھ کے چند روز سے سات سے ساڑھے سات تک کردیا گیا ہے۔ سامعین کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے الحمد للہ۔ گذشتہ ہفتہ کے دن حضور نے درس کے بعد مصلح موعود پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ جو کہ عنقریب ایک مفصل رسالہ کی صورت میں شائع ہوگی احباب ٹکٹ بھیجکر سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے طلب کرسکتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۹ جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۳۹

مسئلہ زکوٰۃ

گذشتہ نمبر میں زکوٰۃ کے احکام سے مسلمانوں کی لاپرواہی اور اس کے بے محل مصرف پر ایک سرسری نظر ڈال کر اس کا صحیح اور عمدہ انتظام کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی بتلایا گیا تھا۔ کہ اس وقت اسلام کی خدمت میں اس روپیہ کا صرف ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور اس کام کے لئے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کو اس روپیہ سے امداد دی جانی چاہئے۔ لیکن مسلمانوں کو آج کل غفلت اور لاپرواہی کیطرح شعار مذہبی کی اصل حقیقت سے عدم واقفیت نے بھی بہت گھیر رکھا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ زکوٰۃ کے حکم دیئے جانے کی وجوہات پر پوری روشنی ڈالی جاوے۔ اور بتلایا جاوے کہ زکوٰۃ کے حکم کی اصلی غرض اور مدعا کیا ہے اور اسکے ادا نہ کرنے سے کیا نقصان ہوتا ہے تاکہ وہ لوگ جو اس کے احکام کو اپنے اوپر ایک بوجھ خیال کرتے ہیں اسکے اغراض کو سمجھکر اسکی ادائیگی میں کوشاں ہوں و ما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

قرآن کریم کو بغور مطالعہ کرنے والے اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ اس پاک اور مقدس کتاب نے جہاں انسان کے ان تعلقات کا بالتفصیل ذکر کیا ہے جو خدا تعالےٰ کے ساتھ وابستہ ہونے چاہئیں۔ وہیں اس نے اپنے متبعین کو آپس کے تعلقات اور رشتوں کی تقویت کا بھی حکم دیا ہے اور ان کو وہ راہیں بتائی ہیں۔ جن سے وہ رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔ دنیا میں یہ ایک ظاہر امر ہے۔ کہ ہر ایک انسان دوسرے سے کسی نہ کسی حالت میں مختلف ضرور ہے۔ کوئی صرف شکل و شباہت میں مختلف ہے۔ کوئی اس کے علاوہ بعض خارجی حالات مثلاً کاروبار اور آمد و روزگار میں بھی مختلف ہوتا ہے ان تمام قسم کے اختلافات کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کے لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو دنیا کا سلسلہ کبھی چل ہی نہ سکتا اور کارخانۂ عالم درہم برہم ہو جاتا۔ لیکن موجودہ صورت میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے اگر ایک خاکروب کسی امیر کبیر سے روپیہ پیسہ لینے اور اس طرح سے اپنا پیٹ پالنے کا محتاج ہے تو دوسری طرف وہی امیر کبیر شخص اس خاکروب سے گندگی اٹھوانے کا محتاج ہے ایسا ہی حال دوسرے مختلف انسانوں کا ہے۔ اور قدرت نے ان سب کو مختلف صورت میں پیدا کر کے ایک ایسا نظام قائم کیا ہے کہ ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں ایک دوسرے کے مددگار اور اسی طرح سے باہمی رشتہ الفت کو مضبوط کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اسی سلسلۂ اختلافات میں اگر ہم غور کر کے دیکھیں تو دنیا میں بہت سی ایسی مخلوق دکھائی دیتی ہے۔ جو اپنے ان معمولی حقوق کے علاوہ جو ان کی کسی خدمت کے بدلے ہم پر واجب ہو جاتے ہیں۔ کسی ایک یا دوسری وجہ سے مزید احسان اور حسن سلوک کے بھی مستحق ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب میں جہاں ہمیں اپنی عبادت اور پرستش کا حکم دیا ہے وہیں ایسی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور حسب استطاعت امداد کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

یا یوں کہو کہ شریعت اسلام نے دو قسم کے حقوق انسان کے ذمہ واجب الادا ٹھہرائے ہیں۔ (۱) اطاعت لامر اللہ (۲) شفقت علی خلق اللہ۔ اور یہی دو امور ہیں۔ جو تمام شریعت اسلامی کا نچوڑ یا مغز ہیں۔ اور انہی دو امور کو ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ و ھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنے وہی شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کی۔ اور **وہ محسن بھی ہے**۔ اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے۔ اور اس پر کوئی خوف اور حزن نہیں۔ یہاں صاف لفظوں میں اللہ تعالےٰ کی اطاعت کے ساتھ محسن بننے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ پر احسان نہیں کرتا۔ بلکہ احسان ہمیشہ اپنے جیسی مخلوق یا اپنے سے کمتر درجہ رکھنے والوں کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہے۔ پس یہاں صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے دکھ اور تکلیف سے نجات پانے کے لئے دو ہی شرطیں رکھی ہیں (۱) اللہ تعالےٰ کی کامل متابعت یعنے اطاعت لامر اللہ دوم مخلوق کے ساتھ احسان کرنا (یعنے شفقت علیٰ خلق اللہ) دوسرے لفظوں میں یوں کہو۔ کہ اسلام کے پانچ ارکان یعنے کلمۂ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کو ان دو مختصر الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان میں سے پہلے چار رکن خدا تعالےٰ کی عبادت پر مشتمل ہیں۔ اور پانچواں مخلوق الٰہی کے ساتھ شفقت کرنے کے لئے ہے۔ اگرچہ یہ پانچواں رکن بھی ایک طرح سے عبادت الٰہی میں ہی داخل ہے۔ لیکن اس کا اثر صرف ایک انسان تک محدود نہیں ہوتا بلکہ ایک کی ذات سے نکل کر دوسرے تک پہنچتا ہے اس لئے اس کے لئے الگ نام تجویز کرنا پڑا۔ تو گویا زکوٰۃ کا حکم ہمیں اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اس سے دوسرے

مقابلہ میں ایک غریب بھی آرام اور سکھ کی زندگی بسر کر سکے۔

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیا ہی عجیب نکتہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح سے ایک کنوئیں میں سے جتنا پانی نکلتا ہے اتنا ہی اس میں اور بڑھتا جاتا اور صاف اور شیریں ہوتا جاتا ہے اسی طرح سے ایک مالدار آدمی کے لئے زکوٰۃ دینا اس کے مال میں پاکیزگی اور برکات کا موجب ہوتا ہے ورنہ مال کو اندر دبا کر رکھنا اور راہ خدا میں کچھ نہ دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا ایک کنوئیں کو ویسا ہی چھوڑ دیا جائے۔ اور اس میں سے کبھی پانی وغیرہ نہ نکالا جائے۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اس کنوئیں میں قسم قسم کے جانور پیدا ہو جائیں گے اور وہ گندا اور بدبودار ہو جائے گا۔

کشمیر میں ہندو مسلمانوں کے تنازعات

آجکل کشمیر کے بعض علاقوں میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں دن بدن کشیدگی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مذہبی تعصب نے دونوں قوموں کے درمیان منافرت کی بہت بڑی خلیج حائل کر دی ہے۔ ہندو اخبارات بہت چلا رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر سخت ظلم و ستم ہو رہا ہے۔ ادھر مسلمان پیٹ رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے ہم کو بارڈالا۔ ان روزبروز کے لڑائی جھگڑوں کا فیصلہ ... لیکن اتنا بتلا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کے تشویش انگیز حالات مسلمانوں کے لئے بہت مضر اور انکی ناقابل رحم حالت کو آشکارا کیا کرتے ہیں۔ اسلام اور راجوری کی بکلی ... کا حقیقت مندرجہ ہے۔ اسے دیکھکر یہ بیان سراسر غلط معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلمان مولوی نے فتوے دیا ہے لوگوں کو ابھارا ہو۔ پھر خواہ مخواہ خود ہی فساد پیدا کر کے دوسرے پر الزام دینا خدا جانے کہاں کی دیانتداری اور منصف مزاجی ہے نماز اور اذان سے کہ وہاں کے ہندوؤں کی طرف سے روکے جانے کے بیسیوں واقعات اس سے پیشتر ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ اور یہ اب ان لوگوں کی طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے۔ اسی قسم کے واقعات سے اگر تنگ آکر مسلمانوں نے بھی مدافعت اور بچاؤ کا سامان کیا ہو۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ ہمارے ہندو معاصرین کو اس معاملہ پر ذرا ٹھنڈے دل سے قلم اٹھانا چاہئے۔ اور جہاں تک ہو سکے اپنی آنکھ کا شہتیر ملاحظہ کر کے اسے بھی باہر نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مولانا شبلی کے اعتقادات

ندوۃ العلما کی سٹرائیک کے ناگوار واقعات کے سلسلہ میں مولانا شبلی کے اعتقادات پر بھی بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے۔ ایک مدت سے یہ سننے میں آ رہا تھا۔ کہ مولانا شبلی کا اعتقاد ہے۔ کہ روح و مادہ قدیم ہیں اور کہ نبوت اکتسابی ہوتی ہے۔ نہ کہ عطیہ الٰہی اور ہر شخص نبی ہو سکتا ہے لیکن حال میں ندوۃ العلما کے متعلق دہلی کے جلسے کے موقعہ پر کسی شخص کے تحریری سوال پر مولانا شبلی نے تحریر فرمایا ہے۔ جس کا یہ عقیدہ ہو۔ کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے۔ وہ ملحد اور زندیق ہے۔ میں مادہ کو نہ قدیم بالذات تسلیم کرتا ہوں نہ قدیم بالزمان۔ البتہ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ خدا کے تمام اوصاف قدیم ہیں۔ الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں۔ تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں۔ اور اس غرض سے نقل کئے ہیں۔ کہ ان کا رد کیا جائے۔ (۲) نبوت کے متعلق میرا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ وہ اکتسابی ہے۔ اور ہر شخص نبی ہو سکتا ہے۔ میں نبوت کو عطیہ الٰہی سمجھتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں اور جو شخص اس بات کا قائل ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے۔ اسکو مسلمان نہیں جانتا۔"

ان صاف اور صریح الفاظ کو پڑھکر کون شخص ہے جو مولانا شبلی کی طرف آئندہ اہل سنت کے خلاف عقائد منسوب کرے۔ اگرچہ الکلام میں شائع شدہ عقائد کی نسبت مولانا کی تصریح صحیح نہیں معلوم ہوتی لیکن شاید بعد زمانہ کی وجہ سے مولانا کو وہ یاد نہ رہے ہوں۔ اور اس لئے ان میں غیر مذاہب کی تردید خیال کر لی ہو۔ اگر ایسا ہی ہے اور مولانا کو زیادہ واقفیت حاصل ہونے پر اپنی پہلی غلطی معلوم ہو گئی ہے۔ اور اس لئے وہ اسے ترک کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ تبدیلی بہت مبارک ہے۔

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت پر ہندوستانی علماء نے جس زور و شور سے کفرنامہ تیار کر کے اس پر اپنی مہریں ثبت کی تھیں اس سے سب لوگ واقف ہیں۔ لیکن جس بات کی کوئی حقیقت اور بنیاد نہ ہو۔ وہ کبھی دیرپا اور مضبوط نہیں ہوتی۔ اور تو اور خود اس فتوے کے تیار کرنے والے اور دوسرے مولویوں سے مہریں لگوانے والے رئیس المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی اس عرصہ میں گرگٹ کی رنگ بدلنے اور ہاتھی کے دانتوں والی ضرب المثل پر عمل کیا۔ اسکی تفصیل ہم اس رسالہ میں نقل کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ان تمام کے کفر کے فتووں کا آج کیا حشر ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی صداقت کہ اب تو تھوڑے سے رہ گئے دجال کہلانے کے دن وہ کس طرح سے ظاہر ہو رہی ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ حال میں ایک احمدی نے چند ایک علماء سے ایک فتوے طلب کیا تھا۔ جس کی نقل حسب ذیل ہے:۔

ایک جدید فتوے

استفتا

ایک شخص خدا و رسول کے احکام مثلاً حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ نماز پر پورا عمل کرتا ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرحوم و مغفور کو مسیح موعود اور مہدی مسعود خیال کرتا ہے۔ تو کیا ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اگر کوئی شخص کسی احمدی (مرزائی) کو مسجد سے روکتا ہے اور نماز ادا کرنے سے منع کرتا ہے تو کیا ایسا شخص مومن کہلا سکتا ہے۔

(خاکسار شیخ محمد یوسف احمدی ٹھیکہ دار کسریٹ توپخانہ بازار انبالہ)

اس استفتاء کا جواب حسب ذیل موصول ہوا ہے:۔

الجواب

جو شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا رسول پیغمبر جانتا ہے۔ اس کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرتا ہے۔ اور ملائکہ و قرآن و دیگر کتب آسمانی کا خدا کا کلام ہونا۔ اور قیامت اور جنت و دوزخ وغیرہ سب کا یقین رکھتا ہے۔ اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس سب پر اس کا یقین و ایمان ہے۔ اور احکام شرعیہ پر عمل کرتا ہے وہ بلا شبہ مسلمان مومن ایماندار مرد صالح ہے۔

۲۔ ہم اہل سنت والجماعت کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے پیرو ہیں۔ موافق عقائد اہل سنت الجماعت انکو غلطی پر جانتے ہیں اور مثل دیگر گمراہ فرقوں کے اس فرقہ کو بھی جسکو احمدی فرقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے خیال کرتے ہیں۔ جو شخص باوجود احکام شرعیہ پورے طور پر بجا لانے کے مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود جانتا ہے۔ وہ گمراہ ہے بہ ایں ہمہ فقیر اس کو کافر نہیں کہہ سکتا۔ اس کو چاہئے۔ کہ اس عقیدہ ذلیل سے توبہ کرے اور باز آئے۔

۳۔ مسجد خانہ خدا ہے تمام اسلامی فرقوں کے لئے ادائے نماز کے لئے یکساں حقوق ہیں۔ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کو ادائے نماز کے لئے روک نہیں سکتا۔ اگر احمدی فرقہ کے لوگ مسجد میں آویں۔ اور نماز پڑھیں۔ انکو منع کرنا یا روکنا نہ چاہئے۔ جو ذکر اللہ سے کسی کو روکے گا۔ وہ گنہگار ہوگا۔ یہ ضرور ہے کہ کوئی فرقہ یا کوئی شخص مسجد کی حرمت کے خلاف کوئی فعل نہ کرے اور نہ کسی قسم کی شورش و فساد کی بات پیدا کرے۔ مسجد محض ذکر اللہ و عبادت خدا کے لئے ہے۔ دنیوی جھگڑے اور شیطانی امور سے اس مقدس و پاک مقام کو جسکو مسجد کہتے ہیں صاف و علیحدہ رکھنا چاہئے۔ ورنہ اس کا مواخذہ بروز قیامت سخت ہوگا۔

شمس العلما سید احمد امام جامع مسجد دہلی

۲۔ السلام علیکم۔ خط آپکا وارد ہوا۔ مولانا کی نظر سے گذرا حسب ہدایت مولانا جواب تحریر ہے۔ کہ جو شخص توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے اعمال حسنہ انجام دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتا ہے وہ مسلمان ہے اور اسکو مسجد میں آنے سے روکنا ظلم ہے۔

(محمد یوسف صدیقی۔ منجانب ایڈیٹر الہلال۔ کلکتہ)

۳۔ مرزا صاحب مرحوم کو مسیح موعود ماننے والا گو غلطی پر ہے لیکن کافر نہیں۔ اور جو شخص کسی احمدی کو مسجد میں آنے سے روکتا ہے گو خاطی ہے۔ لیکن بہر حال مومن ہے۔

(شبلی نعمانی)

مولانا محمد حسین صاحب کی رجعت قہقری

انہی فتاوے کے سلسلہ میں ایک فتوےٰ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا بھی ہے جس میں مولوی صاحب نے اپنے اسی پہلے کفرنامہ متشمل پکو بانی سلسلہ کا حوالہ دیا ہے مگر حیرانی کی بات ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنے فتوے پر استقلال سے قائم نہیں رہتے۔ بلکہ جیسا موقعہ دیکھتے ہیں۔ ویسا ہی فتوےٰ دے دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دعوے مسیحیت پر کفرنامہ تیار کر کے اس پر دو سو سے زائد مولویوں کے دستخط کرانے کے بعد جب آپ کو ۱۸۹۹ء میں حضرت موصوف کو بالمقابل عدالت میں پیش ہونا پڑا تو حاکم کے کہنے پر آپ نے صاف طور پر آئندہ مرزا صاحب کو کافر و دجال نہ کہنے کا تحریری عہد کیا۔ لیکن اس کے بعد ... اس فعل سے رجوع کیا۔ اور اپنے کفر پر مصر ہو گئے۔ اس کے بعد خدا کے فضل نے انہیں ایک اور موقعہ دیا۔ اور مولوی صاحب کو ماہ اگست ۱۹۱۳ء میں عدالت ضلع گوجرانوالہ میں ایک گواہی کے لئے پیش ہونا پڑا۔ اور وہاں سوال ہونے پر آپکو کہنا پڑا کہ میں فرقہ احمدیہ کو مطلقاً کافر نہیں کہتا

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیا میں بین الاقوامی کمیشن کی ناکامی (درازو ۵ جون) بین الاقوامی کمیشن کے ارکان یہاں واپس آگئے ہیں۔ اور انہیں باغیوں کے ساتھ عہد و پیمان کرنے کی کوشش میں کسی قسم کی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ باغی سلمان فرمانروا کے مطالبہ پر مصر ہیں مگر گورنمنٹ نے اب درازو میں فوجی قانون کا اعلان کر دیا ہے۔ اور مالیسوریوں کو باغیوں کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ ان میں سے بعض نے لڑنے سے انکار کر دیا۔ اس لئے یہ حکم منسوخ کر دیا جائے گا۔

بلغاریہ میں یونانیوں کے خلاف جوش:۔ صوفیہ ۴ جون کل صوفیہ اور وارنا میں یونانیوں کے خلاف مظاہرے کئے گئے صوفیہ کے یونانی گرجا پر جو جھنڈا بلند کیا گیا تھا۔ اسے بلغاروں نے اکھاڑ کر دے گئے جس کے لئے بلغاری گورنمنٹ کو یونان سے معافی مانگنی پڑی۔ وارنا کے لوگوں نے دو یونانی گرجاؤں پر قبضہ کر لیا۔ بلغاری گورنمنٹ نے ایک سرکاری اعلان شائع کر کے ظاہر کیا ہے کہ ان فسادات کی اس کے سوا اور کچھ وجہ نہیں کہ نئے یونانی علاقوں میں بلغاریوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔

بلغاری اسیروں کی رہائی (دیدی غاچ ۶ جون) جلاوطن بلغاری بڑے جوش کے ساتھ رہا کر دیئے گئے ہیں۔ جس سے بلغاریوں کا خطرناک جوش فرو ہو گیا ہے۔

البانیا کے متعلق برطانیہ اور جرمنی کا رویہ۔ (لنڈن ۴ جون) ائشر کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور جرمنی نے درازو میں جنگی جہاز روانہ کرنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔ بشرطیکہ دوسری سلطنتیں بھی امن کے معرض خطر میں پڑنے کی صورت میں ایسا ہی کریں۔

پایہ تخت روس میں ایرانی سفیر:۔ (لنڈن ۴ جون) ٹائمز کو طہران سے تار پہنچا ہے کہ زار روس نے ارفع الدولہ کے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایرانی سفیر مقرر کئے جانے کی منظوری نہیں دی۔

آبی ہوائی جہاز کا مہلک حادثہ:۔ (لنڈن ۴ جون) کمانڈر رائیس اور لفٹننٹ کریسیویل آج ایک آبی ہوائی جہاز میں دریائے سوتھمپٹن میں گر کر ہلاک ہو گئے۔

حقوق طلب عورتوں کی نئی چال:۔ (لنڈن ۴ جون) بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسز پنکھرسٹ نے ایک ایسا مکان لیا ہے۔ جس پر سے قصر بکنگھم کا اندرونی صحن اور میدان صاف نظر آتا ہے۔ پولیس کو سخت فکر پیدا ہو گیا ہے اور وہ شب و روز اس مکان کی نگرانی کر رہی ہے۔ محل کے اندرونی حصہ کی فوج بڑھا دی گئی ہے ڈیلی میل راوی ہے کہ ملک معظم نے صبح کے وقت راٹن رو کی طرف ہوا خوری کے لئے جانا ترک کر دیا ہے۔ یہی اخبار لکھتا ہے کہ ملک معظم کے فرزند ارجمند شاہزادہ ہنری جو آج کل ایٹن تعلیم پاتے ہیں۔ ان کے خلاف مہلکانہ سازش کی پولیس کو اطلاع پہنچی ہے۔ اور دو سراغ رسان ایٹن کو روانہ کئے گئے ہیں۔ آج رات کے شاہی دربار کے متعلق پولیس نہایت سخت احتیاطیں عمل میں لا رہی ہے۔ کیونکہ اسے اطلاع ملی ہے۔ کہ حقوق طلب عورتوں نے اندر گھس آنے کی سازش کر رکھی ہے۔

غرق شدہ جہاز۔ نقصان کا مطالبہ:۔ (مونٹریال ۴ جون) کینیڈین پیسفک کمپنی کے ۲۰ لاکھ ڈالر کے مطالبہ کے جواب میں سٹورسٹیٹ کے مالکان نے جہاز کے نقصان کے لئے کینیڈین پیسفک کمپنی سے اس بنا پر ۵۰ ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔ کہ یہ حادثہ امپرس آف آئرلینڈ کی غفلت سے وقوع میں آیا ہے۔

(لنڈن ۴ جون) ٹائمز راوی ہے کہ مالکان نے امپرس آف آئرلینڈ کو بیمہ کنندگان کے حوالہ کر دیا ہے اور اب غالباً اسے پانی سے باہر نکالنے کی کوشش نہ کی جائے گی۔

امپرس آف آئرلینڈ کا بیمہ (لنڈن ۵ جون) امپرس آف آئرلینڈ کے بیمہ کی کل رقم چند روز میں ادا کر دی جائیگی۔ اس کی مقدار ۴ لاکھ پونڈ بتلائی جاتی ہے۔

ترغیب دینے والے سے بچو۔ نیوزیلینڈ کی حفاظت کا مسئلہ (ویلنگٹن ۴ جون) جنرل سر آئن ہملٹن یہاں سے روانہ انگلستان ہو گئے۔ وہ نیوزیلینڈ کے نام ایک الوداعی پیغام فرماتے ہیں کہ گو

"اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است و ہمین است و ہمین است"

کا مقولہ نیوزیلینڈ پر صادق آتا ہے مگر اہل نیوزیلینڈ کو باغ عدن سے "ترغیب دینے والے" کو خارج رکھنے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

سر ولیم ہولڈرنس (لنڈن ۴ جون۔ سر ولیم ہولڈرنس مستقل نائب سکرٹری انڈیا آفس جو عمر کی زیادتی کی وجہ سے ۱۱ ماہ حال کو ریٹائر ہونے والے تھے۔ لارڈ کریو نے انڈیا آفس کی منظوری سے ان کے عہدہ کی میعاد اور دو سال بڑھا دی ہے۔

مزدوروں کا عالمگیر اتحاد:۔ (لنڈن ۴ جون) کان کن ریلوے کے مزدور اور محکمہ باربرداری میں کام کرنے والے لنڈن میں پرائیویٹ طور پر اس بات کا مشورہ کر رہے ہیں۔ کہ مزدوروں کا ایک عظیم اتحاد قائم کیا جائے اس کا فیصلہ جداگانہ انجمنوں کے سالانہ جلسوں میں آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا۔ (بعد کی خبر) کانکنوں ریلوے مزدوروں اور باربرداری کے آدمیوں کے قائمقاموں کی ایک کانفرنس نے قریباً اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ تجارتی اتحادی انجمنوں کے تمام مشترک معاملات کے متعلق مل کر کارروائی کرنے اور باہمی اختلاف رفع کرنے کی غرض سے اتحاد قائم کرنا چاہئے۔ یہ بھی قرار پایا کہ اس فیصلہ کی توثیق کے لئے ایک قومی کانگرس طلب کی جائے۔

برطانیہ و جرمنی کی تجارت:۔ لنڈن ۴ جون۔ اعلان کیا گیا کہ نارڈ ڈیوشر اور جرمن آسٹریلین لائنوں نے نیوزیلینڈ تک مشترک ماہوار آمد و رفت کے سلسلہ کا انتظام کیا ہے۔ نیوزیلینڈ کی آمد و رفت سے جو برٹش لائنوں کے ساتھ اس غرض سے کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کر رہی ہیں کہ کہیں کرانہ کا مقابلہ نہ شروع ہو جائے۔

فرانس کی مجلس وزارت:۔ پیرس ۴ جون پریزیڈنٹ پوانکارے نے موسیو دیویانی سے مجلس وزرا مرتب کرنے کی درخواست کی ہے۔ غالباً موسیو جین ڈوپوئی وزیر خارجہ اور موسیو کلیمنٹل وزیر نو آبادیات ہوں گے۔

معاملات میکسیکو (واشنگٹن ۴ جون) برطانیہ، ہالینڈ اور ریاستہائے متحدہ نے میکسیکو کے کارخانہ جات روغن کی حفاظت کا عہد کر لیا ہے امید کی جاتی ہے کہ معادن کی حفاظت کے لئے بھی برطانیہ فرانس اور ریاستہائے متحدہ میں اس قسم کا معاہدہ طے پا جائے گا۔

روس کی تاخت و تاراج۔ پیکن ۴ جون) روس کے ہراولیوں نے فوجی لائن کو توڑ کر شہر منچو کو لوٹا اور جلا دیا ہے۔ ایک عظیم اسلامی سپاہ جوان کی گوشمالی کے لئے روانہ کی گئی تھی۔ پہلے تو انہوں نے اسے ایک موقعہ پر شکست دی مگر آخر میں اس سپاہ نے ان کا لیچو کے جنوب میں کوہ لیلی پر محاصرہ کر لیا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

رسالدار میجر پر حملہ:۔ پلٹن نمبر ۱۷ کا ایک دستہ جو بالی گنج (کلکتہ) میں مقیم تھا۔ اس کے تین سپاہیوں نے رات کو اپنے رسالدار میجر غلام محی الدین خاں پر حملہ کیا۔ اور گرفتار ہو کر فوجی حکام کے حوالہ کئے گئے۔ حملہ کرنے کی وجہ ہنوز معلوم نہیں ہوئی۔

گورنر بمبئی مدراس میں:۔ گورنر بمبئی معہ لیڈی ولنگڈن انگلستان جاتے ہوئے راستہ میں رونق افروز مدراس ہوئے اور گورنمنٹ ہوس میں فروکش ہوئے۔

بارود سے دھماکہ۔ کلکتہ کے شمالی حصہ میں ایک لڑکے نے بارود کی قریباً خالی کپی میں دیا سلائی جلا کر پھینک دی جس سے بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔ مگر کسی کو نقصان نہ پہنچا۔ پولیس نے اسی وقت موقعہ پر پہنچ کر لڑکے کے بیانات قلمبند کر لئے۔

فن تعمیرات کے وظائف:۔ گورنمنٹ ہند نے حال میں فن تعمیرات کی تعلیم کے لئے سو سو روپیہ کے جو تین وظیفے منظور کئے تھے۔ وہ بنگال مدراس اور یوپی کے تین ہندوؤں کو عطا ہوئے ہیں۔ جو گورنمنٹ بمبئی کے مشیر تعمیرات کے دفتر میں تعمیر کی تعلیم حاصل کریں گے۔

برقی انجینئرنگ کے لئے ایک مسلمان کو سرکاری وظیفہ

خان بہادر حبیب الرحمن خاں جنہوں نے آپ بیتی تار پیام رسانی دریافت کی تھی۔ ان کے صاحبزادہ مسٹر عبدالغفور خان کو گورنمنٹ ہند نے انگلستان میں برقی انجینئرنگ کی تعلیم پانے کے لئے سرکاری وظیفہ عطا کیا ہے۔ مسٹر عبدالغفور خاں علی گڑھ کالج کے گریجویٹ ہیں۔ اور بلوچستان کے سب سے پہلے باشندہ ہیں جس نے ریاضی کی ڈگری پانے کے علاوہ سرکاری وظیفہ حاصل کیا ہے۔

قواعد متعلقہ مادہ ہائے آتشگیر:۔ مختلف قسم کے مادہ ہائے آتشگیر کے متعلق ترمیم شدہ اور منظور شدہ قواعد عنقریب گزٹ آف انڈیا میں مشتہر کئے جائینگے۔

سرکاری تمسکات کی فروخت:۔ ۳ ماہ رواں کو وزیر ہند نے دس لاکھ روپیہ کے عام تمسکات اسٹرلنگ $1\frac{5}{16}$ ۳ پنس فی روپیہ کے حساب سے فروخت کئے آئندہ ہفتہ کے لئے دس لاکھ کے تمسکات فروخت کرنے کی تجویز ہے۔

شملہ پر بارش:۔ بدھ کی رات شملہ پر رعد کی بارش ہوئی اور جمعرات کی دوپہر تک جاری رہی میدانی علاقوں میں بھی بدھ کی شب کو کسی قدر بارش ہوئی۔ اور تیز ہوا چلی جس سے موسم کسی قدر خنک ہو گیا۔

روڈیسیا میں جانے کی ممانعت:۔ جنوبی افریقہ کے علاقہ روڈیسیا کی گورنمنٹ نے اجنبیوں کی درآمد کے متعلق ایسے سخت قواعد وضع کئے ہیں۔ کہ ہندوستانیوں کا وہاں قدم رکھنا سخت محال ہو گیا ہے۔

طاعونی اموات:۔ گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان میں ۴۳۳۲ طاعونی اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں۔ پنجاب ۲۴۱۱ صوبجات متحدہ ۵۲۹۔ بہار و اڑیسہ ۲۹۹۔ بمبئی ۱۷۴۔ بنگال ۲۸۔ مدراس ۳۔ برہما ۱۲۔

بنگالی لڑکی کی خودکشی:۔ ایک چودہ سالہ بنگالی لڑکی نے جس کی شادی کو ایک سال گذرا تھا۔ کپڑوں میں آگ لگا کر خودکشی کر لی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بعض خانگی معاملات کی وجہ سے زندگی سے تنگ آ گئی تھی۔

"کلکتہ ویکلی نوٹس" کے کاپی رائٹ کا مقدمہ:۔ امتناعی ڈگری "کلکتہ ویکلی نوٹس" کے ایڈیٹر و پروپرائٹر نے اسی قسم کے ایک اور رسالہ "کلکتہ لا کیسز" کے ایڈیٹر و پروپرائٹر پر مضمون چرا کر نقل کرنے اور ہرجانہ کا جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ اس میں کلکتہ ہائی کورٹ نے آخر الذکر کے خلاف فیصلہ صادر کیا ہے۔ اور اس کی ان سابقہ کاپیوں کی اشاعت روک دی ہے۔ جس میں اول الذکر کے مضامین چرا کر نقل کئے گئے تھے۔

مقدمہ سازش بڑا نگر۔ اس مقدمہ کی سماعت بھی سشن جج علی پور کی عدالت میں شروع ہو گئی ہے۔ ہر دو ملزم آتشبار اسلحہ رکھنے اور اسلحہ تیار کرنے کی سازش کے جرم میں ماخوذ ہیں۔ ان میں سے ایک ملزم علی رونو راجا بازار کے مقدمہ میں سے رہا کیا گیا تھا۔

امرتسر میں آتشزدگی:۔ گذشتہ بدھ کو شیخ عزیز الدین صاحب ای۔ اے سی۔ امرتسر کے مکان متصل بندے ماترم ہال میں دن کے بارہ بجے آگ لگ گئی۔ جس سے مکان کو سخت نقصان پہنچا۔ اسسٹنٹ منزلیں جل گئیں۔ ایک گاڑیبان کا گھوڑا بھی جل مرا۔ اس کے علاوہ کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔ پانی بجھانے کے انجن چنداں کارآمد ثابت ہوئے۔

جوڈیشل کمشنر سندھ:۔ مسٹر سی ایچ ناکٹ انڈین سول سروس بجائے مسٹر ایچ ڈبلیو ہاورڈ کے جوڈیشل کمشنر سندھ کے طور پر کام کریں گے۔

کنارہ کشی کا ارادہ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لفٹنٹ کرنل ای ولکنسن۔ آئی۔ ایم۔ ایس کمشنر حفظان صحت پنجاب کو لوکل گورنمنٹ بورڈ لنڈن کے ماتحت میں ایک اسامی پیش کی گئی تھی جو انہوں نے منظور کر لی ہے۔ یکم اپریل گذشتہ کو انہوں نے پنجاب میں اپنے عہدہ کا چارج لیا تھا۔ انڈین میڈیکل سروس سے آئندہ فروری میں مستعفی ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں۔

ایکس شعاعوں کے آلات:۔ کچھ عرصہ سے گورنمنٹ ہند نے دہلی و شملہ دونوں جگہ ایکس شعاعوں کے آلات بہم پہنچانے کی تجویز کی تھی۔ جو میجر اے ای والٹر آئی۔ ایم۔ ایس سپرنٹنڈنٹ کسولی پاسٹیور انسٹیٹیوٹ ڈیرہ دون کی نگرانی میں رکھے جائینگے۔ رپن ہسپتال شملہ میں ایک خاص عمارت اس غرض سے تعمیر کی گئی ہے آلات بھی پہنچ گئے ہیں۔ جنکو میجر والٹر جو آجکل شملہ میں ہیں۔ نصب کر رہے ہیں سول ہسپتال دہلی میں آلات کو قبل ازیں نصب کئے جا چکے ہیں۔

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتب بک ڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے یا وی پی منگوانے پر ارسال خدمت کی جاتی ہیں

مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین:۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم و مغفور کی خود نوشتہ سوانح عمری مرتبہ جناب اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی) قیمت فی جلد ۱۲

مجموعہ الہامات:۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام الہامات رؤیا اور مکاشفات جمع کردہ جناب بابو منظور الہی صاحب احمدی فی جلد عہ

اسوہ حسنہ:۔ یعنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مختصر خاکہ نہایت دلکش اور دلچسپ پیرایہ میں مولفہ جناب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان قیمت فی جلد ۸

عصمت انبیاء:۔ یعنے ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ عصمت انبیاء کا مجموعہ کتابی صورت میں قیمت فی جلد ۶

غلامی:۔ ریویو آف ریلیجنز کے چند نادر مضامین متعلقہ غلامی کا مجموعہ کتابی صورت میں قیمت فی جلد ۳

ختم نبوت علی منہاج نبوت:۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۱ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

انگلستان میں اشاعتِ اسلام

نمبر ۲

(از قاری سرفراز حسین صاحب مسلم مشنری انگلستان)

گزشتہ مضمون میں میں نے یہاں کے کاموں کی تفصیل بیان کرکے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ووکنگ کے مرکز کو مستحکم کیا جائے۔ اور رفتہ رفتہ لنڈن لورپول مانچسٹر وغیرہ میں اس مرکز کے ماتحت شاخیں قائم کی جائیں۔ خواجہ صاحب نے گزشتہ ہفتہ میں اور نیز اس ہفتہ میں مضامین بھیجے ہیں۔ جس میں لنڈن برانچ قائم کرنے اور مجھے اور چودہری فتح محمد صاحب ایم اے احمدی کو جو ۹ ماہ سے یہاں مقیم ہیں (مگر آشوب چشم کی وجہ سے کام نہیں کرسکے) وہاں کام کرنے کے لئے بھیجنے کا ذکر کیا ہے اور خاص اس کام کے لئے چندے کا اپیل کیا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ عاشقانِ اسلام اس اپیل پر پوری توجہ فرمائیں گے۔ میں نے خواجہ صاحب سے صاف عرض کر دیا ہے کہ اپنی خور و نوش وغیرہ کے ذاتی مصارف میں خود برداشت کروں گا۔ اور میرے کسی قسم کے اخراجات کا بار لنڈن برانچ پر نہ ہوگا لنڈن برانچ کے لئے معقول مکان کرایہ پر لینے کے لئے جس میں ہم دو نو آدمی بھی رہ سکیں اور جس میں نماز جمعہ ادا کرنے اور متلاشیان اسلام سے ملنے کے قابل کمرے بھی ہوں۔ خدا کے فضل سے ۱۲۰ پونڈ سالانہ یعنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کا عطیہ خواجہ صاحب کے پاس موجود ہے۔ یہ رقم رائٹ آنریبل سید امیر علی صاحب سی آئی ای کی کوشش سے مجوزہ لنڈن مسجد کی فنڈ سے عطا ہوئی ہے۔ فی الحال نماز جمعہ کے لئے جو کمرہ کرایہ پر لیا ہے اس کا کرایہ بھی اسی رقم میں سے ادا ہوتا ہے اب اگر صرف میں بھیجا جاؤں تو میں اپنے اخراجات کے لئے کچھ مانگتا ہی نہیں۔ اشتہارات وغیرہ دینے کے لئے اور آئے گئے کی خاطر تواضع اور لوگوں کے پاس آنے جانے کا ریل ٹریم وغیرہ کا کرایہ۔ ٹریکٹوں کا خرچ ان سب اخراجات کے لئے سر دست دس پندرہ پونڈ ماہوار یعنی دو سو روپیہ ماہوار درکار ہیں۔ چودہری فتح محمد صاحب بھی بھیجے جائیں تو ان کو کم از کم دس پاؤنڈ یعنی ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار بطور تنخواہ کے دینا ہوگا اس سے کم میں اُن کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ چودہری صاحب کا جانا بعض وجوہ سے ابھی یقینی امر نہیں ہے اس لئے سر دست اُن کے خرچ کو محسوب نہ کیا جاوے۔ تو ایک سال کا خرچ دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے دو ہزار چار سو یعنی ڈہائی ہزار ہوا میری رائے میں اگر اس ڈہائی ہزار روپے کا اطمینان ہو جائے۔ تو لنڈن برانچ فوراً کھل سکتی ہے۔ پھر اس ڈہائی ہزار کا بار بھی کل کا کل ہندوستان پر ڈالنا ضروری نہیں اس رقم کی مد میں ہمیں مناسب مدد ووکنگ فنڈ سے انشاء اللہ مل جائیگی۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) جناب خواجہ صاحب انتہا درجہ کا ایثار کرکے اپنے صرف سے یہاں تشریف لائے اور اپنے خرچ سے اسلامک ریویو ماہواری رسالہ جاری کیا۔ لہٰذا وہ اُن کی ذاتی ملکیت ہے۔ خواجہ صاحب کے پاس جو رقوم آتی ہیں۔ وہ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ان تین مدات میں آتی ہیں۔

اوّلاً۔ خریداروں سے رسالہ کی سالانہ قیمت۔

ثانیاً۔ خاص کاموں میں صرف کرنے کے لئے خاص رقوم جیسے احادیث چھاپنے کے لئے خاص رقوم یا مکان (سر سالار جنگ میموریل ہاؤس) کی مرمت کے لئے خاص رقم وغیرہ وغیرہ۔

وغیرہ مقامات سے لے آئے۔

اول کی دو قسموں کے چندوں کا تو ذکر کرنا ہی غیر ضروری ہے۔ رہے تیسری قسم کے چندے سو خواجہ صاحب ان کو نیک نیتی سے یہاں کے کھانے پینے آنے جانے والوں کی تواضع اور اسلامک ریویو کی وسعت اشاعت پر خرچ کرتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ فرض کرو ایک جگہ سے اس عام چندہ میں سو روپیہ آئے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت پانچ روپیہ ہے۔ اب خواجہ صاحب اس سو روپیہ کے بدلے بیس رسالہ انگلستان میں مفت تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ طرز عمل نہایت عمدہ ہے اور خواجہ صاحب جس نیک نیتی اور ایثار نفسی سے کام لے رہے ہیں اس کو مد نظر رکھکر کسی طرح قابل اعتراض نہیں۔ مگر بایں ہمہ ایسی رقوم میں لنڈن برانچ یا لورپول یا مانچسٹر برانچ کا بھی حق ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ ہوگا۔ کہ ہر برانچ کے لئے ہر جگہ علیحدہ علیحدہ چندہ ہندوستان سے طلب کرنا پڑے گا۔ اور عام چندہ ووکنگ اور رسالہ پر ہی خرچ ہوتا رہیگا اس کا عملی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بغیر خاص چندہ آئے کوئی برانچ یہیں قائم نہ ہو سکیگی۔ لہٰذا اگر متذکرہ بالا ڈہائی ہزار کی رقم کی مد میں ڈیڑھ ہزار روپیہ ہندوستان سے آجائے۔ تو یقین کامل ہے کہ جناب خواجہ صاحب مزید ایثار فرما کر ووکنگ کی آمدنی میں سے ایک ہزار روپیہ عطا فرمائیں گے۔ اور اس طرح ایک سال کے واسطے لنڈن برانچ کا کام چل جائیگا۔ آئندہ جب قوم دیکھیگی۔ کہ اس برانچ نے کس قدر تبلیغی کام کیا۔ تو جو تجویز اس کو مستقل طور پر چلانے کی خواجہ صاحب پیش کریں گے۔ اس پر قوم انشاء اللہ ضرور غور کریگی۔

ووکنگ کو مزید مالی امداد کی ضرورت

ان جزئیات کے علاوہ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ یہاں کے کام کو بڑہانے اور مستقل پیمانہ پر کرنے کے لئے زر کثیر کہاں سے آئے اس پر میں نے خوب غور کیا ہے اور چونکہ جناب خواجہ صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ تبلیغی کام کے بارہ میں احمدیت اور غیر احمدیت کے سوال سے بری ہیں اس لئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کے ہر صوبہ میں یہاں کے کام کے لئے جنرل چندہ جمع کیا جائے اور جیسے لاہور میں کمیٹی قائم ہے اُسے صوبہ پنجاب کے لئے مخصوص کرکے اسی کی شاخ ہر صوبہ میں کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ یہ صوبوں کی کمیٹیاں اپنا جمع کردہ روپیہ براہ راست ووکنگ بھیجدیں۔

ووکنگ میں کمیٹی

اس روپیہ کو خرچ کرنے والی یہاں ایک کمیٹی ہو۔ جس کے روح رواں اور سکرٹری خواجہ صاحب ہوں۔ ان کی فضیلت شخصیت اور تجربہ بہت ملحوظ خاطر رہے۔

پریزیڈنٹ اور وائس پریزیڈنٹ عالیجناب سید امیر علی صاحب معالی جناب مرزا عباس علی بیگ صاحب معالی جناب لارڈ ہیڈلے صاحب بالتقاہم ہوں اور ممبر کل مشنریان اسلام آمدہ از ہندوستان و ممالک دیگر و بعض طلبا و دیگر بہی خواہان اسلام ہوں۔ یہ کمیٹی اس روپیہ کو اس طرح تقسیم کرے

(۱) خواجہ صاحب کو اپنے ذاتی رسالہ اسلامک ریویو میں مناسب امداد یعنی گرانٹ ان ایڈ دے۔ اس امداد کی یہ شرط ہو کہ خواجہ صاحب رسالہ میں سے پالیٹیکس بالکل نکال دیں۔ اور اُس کی پالیسی کمیٹی کی منظوری سے قرار دی جائے۔

(۲) مسجد اور سر سالار جنگ میموریل ہاؤس کی چراغ بتی وغیرہ کا اور یہاں کی مہمانداری وغیرہ کا خرچ دے۔

(۳) مشنریوں کے ہندوستان سے آنے جانے کا خرچ دے۔

(۵) براہنچوں کو مثل لنڈن برانچ۔ لورپول برانچ۔ مانچسٹر برانچ کو علاوہ مشنری بھی کمیٹی کی رائے اور کمیٹی کی منظوری سے آئیں اعانت کو کام کی کمیٹی کی رائے سے دیا جائے۔ ہندوستان میں کوئی انجمن یا جماعت اپنے مشنریوں کے واسطے علیحدہ چندہ نہ جمع کرے۔ صرف ووکنگ مشن کو کھنے ہیں بعد منظوری یہاں سے ان کے بلانے نہ بہنے۔ کام کرنے واپس ہندوستان بھیجنے ان کے اہل و عیال کے گذارہ وغیرہ وغیرہ سب کا بندوبست ہو جائے۔

ایک لاکھ روپیہ فوراً درکار ہے

ہمیں موٹے تخمینہ پر ایک لاکھ روپیہ فوراً درکار ہے۔ جو ہندوستان افغانستان ایران۔ مصر اور ترکی وغیرہ سے آجانا چاہئے۔ آیندہ ہفتہ اس روپیہ کی فراہمی کی باقاعدہ تدبیریں پیش کی جائیں گی۔

(یہ مضمون جناب خواجہ صاحب کی منظوری اور چودہری صاحب کے علم سے لکھا گیا ہے) خاکسار سرفراز حسین۔ قاری۔ مسجد ووکنگ، مئی ۱۹۱۴ء

عربی اخبارات و ممالک اسلامیہ

مراکش کی حالت

مراکو کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سید شنقیطی جو مراکو کے مسلمان مجاہدین کے سرداروں میں سے ہیں۔ عربوں کو برابر جدال و قتال پر برانگیختہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف نے اپنی ایک جماعت کو پوشیدہ طور پر تخلیہ کے ٹولوں کی طرف بھیجدیا۔ تاکہ وہ فرانسیسوں پر جا کر اچانک حملہ کر دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر تعجب یہ ہے کہ فرانسیسی اس جھڑپ کے متعلق شائع کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے عربوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور اس جنگ میں فرانسیسیوں کے صرف چند آدمی زخمی ہوئے۔ یہ تمام فرانسیسی فوج جو مراکو میں عربوں سے لڑتی ہے الجیریا اور تونس کے مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ حالت یہ ہے کہ مراکو کی تمام خبریں فرانس کے اخبارات کے ذریعہ شائع ہوتی ہیں۔ اس لئے مراکو کے صحیح حالات سے تمام دُنیا ناواقف و ناآشنا ہے۔ اطالیوں کی طرح فرانسیسیوں کا بھی یہ قاعدہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مراکو کی اصلی حالت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں اور حقیقی واقعات سے لوگوں کو ناآشنا رکھتے ہیں۔ ورنہ عرب اس قدر شجاع ہیں۔ کہ اگر اسپین کے وزیروں کو اور سر برآوردہ لوگوں کی خیانت اور فریب کاری کو اس میں دخل نہ ہوتا۔ تو یقینی طور پر عرب اپنے دشمنوں سے پورے طور پر انتقام لے لیتے۔

اُن کے پاس نہ جنگی جہازات ہیں۔ نہ ذخائر حرب ہیں۔ نہ توپیں نہ باقاعدہ فوجی افسر جو انہیں قواعد سکھائیں۔ اور میدان جنگ میں لڑائیں مگر باوجود ان تمام باتوں کے وہ اپنے دشمن دین و ایمان اور ملک و ملت کا نہایت بہادری جانفروشی اور شجاعت سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ جس کا خود اُن کے دشمنوں کو اعتراف ہے۔

خود فرانس کی عام رائے اس جنگ کے بالکل خلاف ہے۔ مگر چند خود غرض وزرا کی رائے سے مراکو پر فوج کشی کی گئی ہے۔ کہ اس سرسبز سرزمین سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ اُس کے معادن کھودے جائیں۔ اور اسے ایک نئی آبادی بنا لیا جائے (جہان اسلام)

جنوہ کی خبریں۔ اسلامی ممالک سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جنوہ کا امیر جدید قسم کے شفا خانے تیار کرا رہا ہے۔ اور یہ کہ اپنے ملک میں زرعی حالت کو ترقی دینے اور جدید مدارس کھولنے کی کوشش کر رہا ہے۔ (جہان اسلام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۰

اسلام اور رشنلزم

آج کل دنیا میں معقول پسندی کا بہت چرچا ہے۔ ہر ایک شخص کم و بیش معقولیت کا دعویدار ہے اور مذہب کے بالمقابل عقل کی حکومت اس قدر زور میں ہے۔ کہ کوئی شخص مذہب کی ذرا سی بات بھی جو عقل کے خلاف نظر آتی ہو۔ ماننا نہیں چاہتا۔ اگرچہ باوجود اس ادعائے معقولیت کے بہت سے ایسے ہیں۔ جن میں آبائی تعصب نے یہاں تک گھر کر رکھا ہے۔ کہ ان کو اپنے مذہب کی حمایت میں کچھ بھی نہیں سوجھتا۔ اور وہ اپنی ضد پر آ کر اپنے تمام دعوؤں کو بھلا دیتے۔ اور عقل کو دو دو ہاتھ سے جواب دے دیتے ہیں۔ ایک آریہ خدا تعالےٰ کو باوجود کل کائنات کا مالک مان لینے کے پھر اُسے ایسا کمزور خیال کرتا ہے۔ کہ گویا اس میں اس مخلوق کو پیدا کرنے اور پھر فنا کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ اور وہ اس بارہ میں نعوذ باللہ ایسا گیا گذرا ہے۔ کہ اسے دنیا کی بناوٹ پر کسی قسم کی قدرت حاصل نہیں۔ ایسا ہی ایک عیسائی کہنے کو تو آج کل دُنیا سے زیادہ معقول پسند کہا جائیگا۔ اور اس کی عقل و فکر کی رسائی بھی اتنی دُور تک ہوگی۔ کہ اس کے زور اور اس کی مدد سے اس نے علم ریاضی میں بہت ہی کمال حاصل کیا ہوگا۔ لیکن خدائے تعالےٰ کے بارہ میں وہ اُن تمام معقول کو بالائے طاق رکھکر اور تمام دعویٰ ہائے ریاضی دانی کو یکدم بھلا کر ایک کو برابر تین اور تین کو برابر ایک کے سمجھنے لگ جائیگا۔ ایسا ہی حال آج بعض مسلمانوں کا ہے۔ کہ وہ باوجود خدائے تعالےٰ کو قادر مطلق ماننے اور اُسے ہر ایک نفع و ضرر کا واحد مالک جاننے کے اس کی مخلوق میں سے بعض وجودوں کو اس کا شریک بناتے اور ان سے جلب منفعت یا دفع مضرت کی امید رکھتے ہیں۔ الغرض دُنیا میں آج معقول پسندی کے ساتھ آبائی تقلید نے بھی بہت ترقی کی ہے۔ اور لوگ اس تقلید میں اکثر اوقات عقل کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں کے لوگوں کو جب کوئی حق بات سُنائی جاتی ہے۔ تو وہ اُسے اپنی ناقص عقل کی کسوٹی پر کسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح سے اپنے اس روزانہ طرز عمل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسلام جب دُنیا میں آیا۔ تو معقول پسندی لے کر آیا اور اس نے ایسے ایسے پُرزور عقلی دلایل دے کر لوگوں کو ملزم کیا۔ کہ انہیں سوائے لاجواب ہونے کے چارہ نہ رہا۔ اُس نے بار بار اپنے منکرین کو افلا تعقلون اور افلا تعقلون کا چیلنج دیا۔ اور لوگوں کو معقولیت کیطرف بلایا۔ لیکن آج اس کی ان باتوں کو عقل کے بالکل خلاف سمجھکر تثلیث کو بہت زیادہ پسند کیا جاتا اور دہریت کا چولہ پہنا جاتا ہے رشنلزم بیشک ایک عمدہ اصول ہے۔ اور اس سے انسان بہت کچھ فایدہ اُٹھا کر صحیح راستہ پہ آ جاتا ہے۔ مگر اول تو دنیا میں اس کا ورد اکثر لوگوں کی زبانوں پر ہی ہے اور دل میں اس کا کوئی اثر نہیں۔ اور پھر جو لوگ اپنے قول کو عمل سے سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی عقل کو ایسے عروج اور بلندی پر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ وہ مذہب کی ہر ایک بات کو اسی کسوٹی پر کسنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ ایک ظاہر امر ہے۔ کہ ہر انسان کی عقل بہت محدود ہے۔ اور پھر ایک دوسرے سے بہت مختلف۔ اس عقل و فہم کا نقص آئے دن ظاہر ہوتا رہتا ہے اور اگر آج ایک بات ہمیں صحیح نظر آتی ہے۔ اور کل اسی کی نسبت ہماری عقل غلط ہونے کا فتویٰ صادر کر دیتی ہے۔ ایک وقت سائنس دان بڑے زور شور سے یہ کہا کرتے تھے۔ کہ پانی ایک عنصر ہے۔ مرکب نہیں اسکو بہت زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ کہ آج اس کے بالکل برخلاف یہ ثابت ہوا ہے کہ پانی عنصر نہیں۔ بلکہ دو گیسوں (آکسیجن اور ہائیڈروجن) سے مرکب ہے۔ پس جب ہماری عقلوں کا یہ حال ہے۔ کہ کسی وقت کچھ فتویٰ دیتی ہیں۔ اور کسی وقت کچھ۔ تو یہ کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ اس لامحدود وراء الوریٰ اور تمام عقلوں اور دانائیوں کے سرچشمہ کی باتوں کی نسبت کوئی صحیح فتویٰ صادر کر سکیں۔ آج کل اکثر تعلیم یافتہ افراد سے حیرانی کے ساتھ یہ بات سُننے میں آتی ہے کہ

مسلمانوں کو رشنلزم نے بہت تباہ کیا ہے

اور انہیں اس کے بغیر چارہ نہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کو عقل کے خلاف پاکر اسے عملی طور پر ترک کریں۔ ہم نے تو اس امر پر بہت غور کیا۔ کہ کیا اسلام کی تعلیم رشنلزم کے خلاف ہے لیکن ہمیں کوئی بھی ایسی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ جس سے اس سوال کا جواب اثبات میں دیا جا سکے۔ مذہب میں ہمیشہ محکمات [illegible]

یوں بیان کیا ہے۔ کہ اس میں محکمات و متشابہات دو قسم کے احکام ہیں جس سے صاف ثابت ہوا ہے اسلام میں بھی یہ دونوں قسم کے امورات . . . ہیں۔ لیکن مسلمانوں اور نیز مخالفین اسلام نے محکمات کو نظر انداز کر کے کئی ایک متشابہات کو پکڑ لیا ہے۔ اور انہی کو اپنی محدود عقل کے دائرہ کے اندر لانا چاہتے ہیں حالانکہ ہم تمام قوانین قدرت۔ تمام رازہائے آسمانی سے پورے طور پر واقف نہیں۔ سوائے ان باتوں کے جو اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کتاب میں بیان فرما دی ہیں۔ لیکن انصاف اور ٹھنڈے دل سے غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اسلامی معتقدات اور تعلیمات جن پر ہمیں کاربند ہونے کا حکم ہے۔ اور جن پر عمل کرنے سے ہماری نجات وابستہ ہے۔ وہ محکمات میں داخل ہیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی ہماری اس موٹی عقل کے خلاف نہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز روزہ۔ حج اور زکوٰۃ میں اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کا جیسا عمدہ اصول اسلام نے سکھایا ہے۔ کسی دوسرے مذہب نے انسان کو ایسی معقول تعلیم نہیں دی۔ زبان سے ایک ہستی کی موجودگی اور اس کی اعلیٰ اور یگانہ صفات کا اقرار اور اس پر ایمان ضروری ہے۔ کہ انسان کے دل میں اس کی عظمت پیدا کرے۔ جس کا لازمی نتیجہ اس کی عزت و ادب کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اور خدائے تعالےٰ کے لئے بلحاظ اس کی علوشان اور صفات میں یکتا ہونے کے یہی عزت و عظمت عبادت یا نماز کی صورت میں ظاہر ہونی چاہیئے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے زیادہ قرب اور تعلق کے وسیع ہو جانے سے وہ زبانی ایمان کا اقرار علم الیقین کے درجہ سے نکل کر عین الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔ اور انسان اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھکر اپنی تمام خودی کو بھول جاتا۔ اور اس کے عشق میں ایسا محو ہوتا ہے۔ کہ اسے کھانا پینا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ اور وہ روزہ رکھ لیتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھکر اس پر آسمانی دروازے کھلتے ہیں اور اس کا ایمان اور زیادہ ترقی کر کے حق الیقین کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور وہ خدائے تعالیٰ میں بالکل محو ہو کر انا الحق کا نعرہ مارنے لگ جاتا ہے اور اس کے عشق و محبت میں اپنے گھر بار اہل و عیال وطن اور خویش و اقارب سے منہ موڑ کر دُور دراز ممالک میں جاتا۔ اور خانہ کعبہ کی چار دیواری کے گرد گھومنے لگ جاتا ہے۔ پھر جس طرح سے خدائے تعالےٰ دُنیا کو اپنے خزانوں سے رزق دیتا ہے یہ بھی انہی خدائی صفات سے متصف ہو کر مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی اور رحم سے پیش آتا۔ اور اپنے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر اپنے سے کمزوروں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتا ہے اور اسی کا نام زکوٰۃ ہے۔ اللہ اکبر اسلام نے کیا ہی عمدہ اور صحیح دستور العمل فطرت انسانی کے لئے تجویز کیا۔ لیکن نادان آج معترض ہیں۔ کہ یہ عقل کے خلاف ہے۔ ان عقل کے اندھوں سے کوئی بھلا یہ تو پوچھے۔ کہ آخر دنیا میں کوئی بات ہے بھی جو عقل کے مطابق ہو۔ اس نظام عالم میں کون سی ایسی کل ہے جس کے پرزوں کی بناوٹ کی حقیقت انسان کی محدود عقل میں آسکے۔ کیا کوئی دنیا میں ہے۔ جو ایک معمولی سیارہ پیدا کر سکے۔ کیا کوئی ہے۔ جو بغیر سورج کی روشنی اور چاند کے تاثرات کے یہ پھل پھول میوے اور اناج پیدا کر سکے۔ جب یہ تمام باتیں انسان کی طاقت اور قدرت سے باہر ہیں۔ اور اس کی عقل ایسی راہ تجویز نہیں کر سکتی۔ کہ جس سے **بغیر قدرت کی امداد کے** ان چیزوں کو پیدا کرے۔ تو پھر یہ کس طرح سے ہو سکتا ہے۔ کہ ایسی قدرت کی بتائی ہوئی باتوں کو یہ اپنے چھوٹے سے دماغ میں پورے طور پر سمجھ سکے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مذہب کی تمام باتیں عقل سے باہر ہوتی ہیں۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ صحیح اور سچے مذہب کے وہ محکم اصول جن سے انسان کی نجات وابستہ ہوتی ہے۔ بہت موٹے ہوتے ہیں۔ اور ان کو انسان سمجھ سکتا ہے لیکن انہی اصولوں میں بعض فروعات اور باریکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جو کو اکثر لوگوں کی سمجھ سے باہر ہوتی ہیں۔ لیکن عقل کے مخالف نہیں ہوتیں۔ نادان انسان اپنی کوتاہ عقل کے باعث انہیں خلاف عقل سمجھ لیتا اور آہستہ آہستہ مذہب سے متنفر ہو جاتا ہے۔ یہ مرض آج کل اتنی ترقی کر گیا ہے۔ کہ بے شمار مسلمان گریجوایٹ اس میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں بہت سے ایسے ہیں۔ جو اس بات کی کوشش میں ہیں۔ کہ ایسے تمام مذہبی اصولوں کو جو بظاہر ان کی عقل کے خلاف ہیں ترمیم کر کے اپنے فہم کے مطابق کریں۔ کاش اگر وہ بجائے مذہب کو عقل کے سانچے میں ڈھالنے کے اپنی عقول کو مذہب کے سانچے میں ڈھالتے تو زیادہ بہتر اور مفید ہوتا۔ لیکن سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ قول بہت صحیح نظر آتا ہے کہ

ہر کس راعقل خود بکمال۔ ے نماید و فرزند خود بجمال

مگر اس معاملہ میں بھی افراط و تفریط بہت دخل نظر آتا ہے اگر ایک طرف ایک گریجوایٹ اور نئی روشنی میں تربیت یافتہ نوجوان عقل کو ہی اپنا قبلہ و کعبہ اور دین و ایمان یقین کرتا ہے۔ تو دوسری طرف ایک ملاں اور پرانے خیال کا مولوی یہاں تک تفریط سے کام لیتا ہے کہ اس کے نزدیک **مذہب میں عقل کو کوئی دخل ہی نہیں**

گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان کے نزدیک مذہب حیوانیت [illegible]

[illegible]

حیرانی اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ قرآن تو بار بار لوگوں کو عقل کی طرف بلاتا اور اپنے مخالفین کو صداقت کے انکار اور معقول باتوں سے روگردانی کرنے اور آبائی تقلید میں پڑنے سے یوں ڈانٹ بتاتا ہے۔ کہ اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئاً ولا یھتدون۔ ان کے آباؤ و اجداد خواہ عقل سے بالکل کورے ہی ہوں۔ اور کوئی تدبر نہ کر سکتے ہوں۔ لیکن یہ اندھا دھند ان کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں۔ آہ! ناواقفیت نے مسلمان علما کی حالت یہاں تک ردی کر دی ہے۔ کہ بجائے اس سوال پر وہ غور و خوض کرنے کے اور معقول جواب دینے کے یا تو معترض کو کافر کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ اور یا اگر اس پر بہت ہی رحم کرتے ہیں۔ تو یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ عقل کو مذہب میں کوئی دخل نہیں جس سے بجائے کہ کچھ فائدہ ہونے کے اُلٹا وہ اسلام کو جواب دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے اس امر کی۔ کہ تعلیم یافتہ مسلمان اسلام سے متنفر ہوتے جاتے ہیں۔ کیا یہ موزوں نہ تھا۔ کہ یہی مدعیان علم و فضل اور دعویداران بے عقلی اعتراضات کا جواب یوں دیدیتے۔ کہ ہمیں ان باتوں میں پوری دسترس نہیں۔ لیکن اس صورت میں ان کو اپنی عزت و عظمت گھٹنے کا خیال تھا۔ اسلئے انہوں نے یہی بہتر خیال کیا۔ کہ کعبہ (نعوذ باللہ) گر جائے۔ لیکن ملاں کی بات بے وقعت نہ ہو۔ جہاں تک ہو سکے اپنی ناواقفیت کو چھپایا جائے۔ خواہ اسلام برباد ہو جائے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

الغرض آج کل لوگوں نے افراط و تفریط کی یہ دو نو راہیں اختیار کر رکھی ہیں۔ اور بہت کم ایسے ہیں۔ جو معتدل مزاج ہوں۔ لیکن اس خرابی کے زیادہ ذمہ وار یہی موخر الذکر گروہ یعنی دُنیا پرست علما ہیں۔ کیونکہ ایک تو یہ خود واقفیت نہیں رکھتے۔ اور پھر اپنے آپ کو واقف کار خیال کرتے ہیں اور دوسرے واقف اور جاننے والوں کو کافر و ملحد کا خطاب دیتے ہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ اسلام بالکل عقل کے مطابق و موافق ہے۔ خواہ اس کی بعض باتیں ہماری ناقص سمجھ سے ایک وقت باہر ہوں۔ لیکن اسکے ضروری اصول بالکل موٹے اور سیدھے سادھے ہیں۔ یہ دوسرے مذاہب کی طرح خدا کے لئے بیٹیاں بیٹے تجویز کر کے دنیا کو تین خدا نہیں منوانا چاہتا۔ اور نہ ہی تینتیس کروڑ دیوتاؤں کے جال میں پھنساتا ہے۔ یہ کسی روح و مادہ کی خدائی بھی تسلیم نہیں کرانا چاہتا۔ بلکہ یہ ایک اور صرف ایک وحدہٗ لاشریک مالک ملکوت خالق ارض و سما متصف بہ جمیع صفات کاملہ و منزہ عن جمیع رذایل خدا کی پرستش کی تعلیم دیتا اور صرف اسی سے لو لگانے کا حکم فرماتا ہے۔ پس اس کی تمام تعلیم عقل کے بالکل مطابق اور موزوں ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کوئی کجی اور گمراہی کی بات نہیں۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

ذبیحہ یا جھٹکا

روس میں آج کل مذہبی معاملات میں دست اندازی کرنا ایک عام شیوہ ہو رہا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کو اپنے مذہبی شعار کی ادائیگی سے روک دیا جاتا ہے۔ اور ان کے لئے طرح طرح کے قوانین نافذ کر کے سخت روکاوٹیں پیدا کی جا رہی ہیں چنانچہ تازہ ہمعصر الشعب سے یہ معلوم کر کے سخت تعجب ہوا۔ کہ روس کی بعض متعصب طبائع اب ایک نئی چال چلنا چاہتی ہیں۔ کہ چونکہ یہودی اور مسلمان بکری کو چھُری سے ذبح کرتے ہیں۔ جو متمدن اقوام کے نزدیک ظلم ہے۔ اس لئے انہیں اس حرکت سے روک دیا جائے۔ اس کے بجائے وہ کلہاڑی کو بکری وغیرہ کے سر پر مار کر حلال کر ڈالا کریں اب وطن پرست جماعت چاہتی ہے کہ **اسے قانون کی شکل میں نافذ کر دیا جائے**۔ مگر مسلمان اس سے سخت برہم ہیں۔ اور اس کی مخالفت میں پورا زور صرف کر رہے ہیں"۔ ذبیحہ اور جھٹکا کے یہ تفرقہ انگیز جھگڑے آج تک تو ہندوستان کی چار دیواری میں ہی محدود تھے۔ مگر اب روس کی نام نہاد متمدن اقوام کو بھی انہی شرارتوں کے اٹھانے کا خیال پیدا ہوا ہے اور خواہ مخواہ اپنی محکوم مسلمان رعایا کے مذہبی شعار میں دست اندازی کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن حیرانی اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ حیوانات اور بکریوں پر رحم کھانا تو تمدن میں داخل ہے اور انسانوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا اس کے برعکس سکیا روس کی متمدن اقوام ایران اور بلقان میں غریب مسلمانوں کے خون بہانا۔ انہیں زندہ دفن کرنا اور گلے میں رسہ ڈال کر درختوں کے ساتھ لٹکا دینا بھی تمدن میں ہی داخل سمجھتی اور رحم کے مناسب حال خیال کرتی ہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ روس کی طرف سے یہ "رحم رحم" کی چیخ و پکار بالکل خلاف واقعہ اور صرف مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے ہے ورنہ ان کے صحیح اور اصلی رحم کا جو کچھ نمونہ بنی نوع انسان کے ساتھ اس سے پہلے ظاہر ہو چکا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے

اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی خراب حالت

مسلمانوں پر آجکل چاروں طرف سے غفلت اور لاپرواہی کی جو گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہے وہ ہندوستان یا کسی دوسری سلطنت کے زیر حکومت ہی نہیں بلکہ خود اسلامی ممالک میں بھی یہ اسی طرح سے خواب گراں

رہے ہیں۔ ایران میں کسی زمانہ میں مسلمانوں کی ایک بہت ہی عظیم الشان سلطنت تھی۔ لیکن آج کل اس کی حالت جیسی ردی ہو رہی ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے آج ایرانیوں کی سلطنت اپنی سلطنت نہیں۔ بلکہ وہاں غیر اقوام کا اقتدار کام کر رہا ہے۔ اور وہ جس طرح چاہتی ہیں اپنی بات منواتی ہیں۔ مسلمانوں کو اس بات کی کوئی ہوش نہیں۔ وہ مزے سے نیند کے خراٹے لے رہے ہیں۔ حکومت کے نشہ اور عیش پرستی نے انہیں یہانتک متوالا رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنا کسر شان خیال کرتے ہیں۔ اور اس لئے یورپین اقوام کو اپنے ہاں نوکر رکھکر خود ہی اپنی عنان حکومت ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں یہانتک کہ اب ایران کے تمام بحری و بری صیغوں میں کوئی بھی ایرانی مسلمان عہدیدار نہیں اور تمام عہدوں پر بیلجیم کے لوگ مامور ہیں ان افسروں کی تعداد ۳۲۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اور ابھی اور بہت سے افسر وہاں سے دیگر آسامیوں پر مامور کرنے کیلئے بلائے جانیوالے ہیں اسلامی حکومتوں کی یہ تباہی بربادی بہت دردانگیز ہے کون ہے جس کا دل مسلمان شہیدوں کے ان خون سے سینچے ہوئے پودوں کا اس طرح سے کٹ کر غیر کے ہاتھ چلا جانا گوارا کر سکتا ہے کاش مسلمان ہوش کریں اور نیند سے بیدار ہو کر خود ان پودوں کی آبیاری کرنا سیکھیں *

ایک نہایت ضروری اعلان

جو اعلان منجانب مولوی شیر علی صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیاں بہ تعلق ترجمہ انگریزی قرآن شریف چھپا ہے اور جس کا ماحصل یہ ہے کہ سوائے صدر انجمن احمدیہ قادیاں کے اور کسی کو اس ترجمہ کے شائع کرنے کا حق نہیں ہے اس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ۔ لوگ اسے ایک امر متنازعہ خیال کر کے چندہ میں حصہ نہ لیں جیسا کہ اس سے پہلے مولانا صاحب کے پیر صاحبزادہ محمود احمد صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کو کوئی شخص چندہ نہ دے۔ ایک نیک اور ایسے مفید کام کے متعلق جس کی اس وقت اشاعت اسلام کے لئے سخت ضرورت ہے روکاوٹ کی نیت سے قدم اٹھانا۔ اگر بدنیتی پر محمول نہ کیا جائے۔ تو طفلانہ کارروائی ضرور ہے۔ اس سے پہلے مجلس معتمدین صدر انجمن کے **پندرہ ممبران میں سے چھ ممبران** اس بات کا عام اعلان ۳ رمئی کو کر چکے ہیں کہ صدر انجمن احمدیہ عملی رنگ میں توڑ ڈالی گئی ہے اور کہ یہ ایک ایسی صورت ہے۔ کہ اگر قانونی چارہ جوئی کی جاوے۔ تو ان کی یہ ساری کارروائی ناجائز ٹھہر کر انجمن اپنی اصلی حالت پر قایم ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ ہم اسبات کو پسند نہیں کرتے کہ قوم کی طاقت اور قوم کا روپیہ مقدمات میں برباد ہو۔ اس لئے ہم ان ناجائز کارروائیوں سے اپنی براءت کے لئے یہ اعلان شائع کرتے ہیں"۔ اب اگر مولوی شیر علی صاحب کو مقدمات کا شوق ہے تو یہ امر ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ گو ہم اس بات سے خوش بھی ہیں۔ کیونکہ کسی ایسے مقدمہ کے دوران میں ان کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ لاکھوں روپے کی جائداد پر جو اسوقت ان کا تصرف ہے وہ کہاں تک جائز ہے اور یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ جو ایک رجسٹرڈ باڈی تھی۔ اس میں کسی قسم کی ناجائز کارروائیاں اس کے قوانین اور اصول کے خلاف ہو رہی ہیں۔

مولوی صاحب کا یہ اعلان بھی تعجب میں ڈالتا ہے کہ جو اصحاب اس کارخیر میں چندہ دینا چاہیں۔ وہ محاسب صدر انجمن کے نام بھیجیں۔ حالانکہ ان کے پیر و مرشد صاحبزادہ صاحب دو ماہ سے اعلان کر چکے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی چندہ محاسب کے نام نہ بھیجا جائے بلکہ کل چندے میرے نام آئیں اور عجیب تر یہ کہ اشاعت اسلام کا کام تو قطعاً اب صدر انجمن کے متعلق رہا ہی نہیں۔ بلکہ وہ صاحبزادہ صاحب نے کلیتہً اپنے متعلق کر لیا ہے۔ اور صدر انجمن کو اس سے کوئی تعلق نہیں تو اب انجمن کے سکرٹری صاحب کس منہ سے اشاعت اسلام کے لئے چندہ مانگ رہے ہیں۔ یا وہ قرآن کریم کے ترجمہ کے کام کو اشاعت اسلام کا کام نہیں سمجھتے۔ پھر مولانا یہ بھی ظاہر فرما دیتے تو بہتر تھا۔ کہ وہ کن اصحاب سے چندہ طلب کرتے ہیں تمام غیر احمدیوں کو تو وہ کافر قرار دیتے ہیں۔ جن احمدیوں نے صاحبزادہ صاحب کو مرشد تسلیم نہیں کیا اُن کو فاسق و فاجر قرار دیتے ہیں۔ باقی رہ گئے ان کے مریدین۔ ان کو پہلے سے ہی متعدد مرتبہ یہ ہدایت کی جا چکی ہے۔ کہ خواہ کیسا ہی مفید کام ہو۔ اس میں کوئی چندہ نہ دیں۔ جب تک کہ صاحبزادہ صاحب کے دربار سے اعلان شائع نہ ہو جایا کرے اور ترجمہ قرآن کے متعلق ایسا کوئی اعلان شائع نہیں ہوا۔

ہم ان کی ان کارروائیوں کو غیر احمدی پبلک کے سامنے لانے کی ضرورت نہ سمجھتے تھے۔ مگر مولوی شیر علی صاحب کے اعلان نے یہ پردہ اٹھانے کے لئے مجبور کیا ہے۔

میں یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ایک ایک پیسہ جو ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے لیا جائے گا۔ وہ صرف اسی کام پر خرچ کیا جائے گا۔ اور جو پیسہ اس کام پر خرچ نہ کیا جائے۔ اس کے واپس دینے کی انجمن ذمہ وار ہے۔ خاکسار مرزا یعقوب بیگ

آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

فراست
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست ایک پیشگوئی کے رنگ میں

"اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله" (یہ الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح کے نوٹ درس قرآن شریف کے صفحہ ۴۶ پر ہیں۔)

قبل اس کے کہ میں جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست جو جناب مولوی محمد علی صاحب کے بارہ میں ہے۔ بیان کروں۔ یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جن احباب نے جناب مولوی صاحب موصوف پر بدگمانی سے کام لیا ہے اور جن احباب کو اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ مولوی صاحب کی نسبت بدگمانی قوم میں پھیلائی جاوے وہ اللہ کے لئے ڈر جاویں۔ کیونکہ بدگمانی کا نتیجہ اچھا نہیں۔ اور برائے خدا اپنی فراستوں کو جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست کے مقابل چھوڑ دیں۔ کیونکہ وہ خدا کا پیارا اور اپنے وقت میں سب سے پہلا مومن تھا۔ بدگمانی بہت ہی بُری مرض ہے اس سے بچو۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں :-

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اسکا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار

بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہوتی ہے کووں کی قطار

جہل کی تاریکیاں اور سوء ظن کی تند باد
جب اکٹھی ہوں تو پھر ایمان اڑے جیسے غبار

زہر کے پینے سے کیا انجام جز موت و فنا
بدگمانی زہر ہے اس سے بچائے دین شعار

حضرت صاحب کی فراست حضرت مولوی محمد علی صاحب کے بارے میں منقولہ از اشتہار من انصاری الی اللہ مطبوعہ ضیاء الاسلام ۱۸۹۹ء

"مجھے اس سے بہت خوشی ہے کہ ایک اور جوان صالح خدا تعالیٰ کے فضل کو پا کر ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے۔ یعنی حبی فی اللہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے پلیڈر ہیں اُن کے آثار بہت عمدہ پاتا ہوں۔ اور وہ ایک مدت سے اپنے دنیاوی کام کا حرج کر کے خدمت دین کے لئے قادیان میں مقیم ہیں اور حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب سے حقائق و معارف قرآن شریف سن رہے ہیں اور مجھے یقین ہے **کہ میری فراست اسبات میں خطا نہیں کرے گی۔ کہ جوان موصوف خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کریگا۔ اور یقین ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ اور محبت دین پر ثابت قدم رہکر ایسے نمونے دکھائیگا۔ جو ہمجنسوں کے لئے پیروی کے لائق ہونگے اے خدا ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔"**

صاحبان یہ ہے فراست مامور من اللہ کی۔ جو ہمارا مقتدا و رہنما تھا اسکے ہوتے ہوئے چاہیے جناب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست اور یقین کو مانو۔ یا اپنی رایوں اور بدظنیوں کو ترجیح دو۔ والسلام۔ ایک خیراندیش

بھیرہ میں ایک دلچسپ مناظرہ

چند دن ہوئے لاہور سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ اور شیخ رحیم بخش واعظ برائے تبلیغ اسلام باہر تشریف لے گئے تھے آپ نے مختلف مقامات میں وعظ و لیکچر کے ذریعہ سے اسلام کا روشن اور منور چہرہ لوگوں کے آگے پیش کیا دوران سفر میں وہ بھیرہ میں بھی پہنچے اور وہاں کے احمدی احباب سے ملاقی ہوئے۔ جس پر ان سب نے حکیم صاحب موصوف سے مسئلہ کفر و اسلام اور نبوت مسیح موعود پر بحث کرنی چاہی ان کی خواہش کو حکیم صاحب نے منظور فرما کر بڑی خوبی سے گفتگو کی۔ جس کا ایک تھوڑا سا نمونہ حسب ذیل ہے

پہلے کچھ عرصہ تک زبانی بحث ہو چکنے کے بعد تجویز ہوئی۔ کہ فریقین اپنے عقاید لکھکر دیں اور اس کے بعد بحث طلب امور لکھکر ان پر گفتگو کی جائے۔ چنانچہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ نے اپنے ذیل کے عقاید لکھکر دیئے :-

عقائد - ۱۔ ہم منکران حضرت مسیح موعود کو اگرچہ پکے مومن نہیں کہتے مگر مسلمان کہتے ہیں یعنی اُن کو دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر نہیں کہتے؟

۲۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل اور اہل قبلہ اور توحید اور رسالت ماننے والا عقائد ضروریۂ اسلام کے پابندی صوم و صلوٰۃ جو کرتا ہے وُہ مسلمان ہے مومن وُہ ہے جو اللہ کے تمام حکموں پر ایمان لاتا اور کسی حکم کی حتی الوسع فروگذاشت نہیں کرتا اور اعمال صالحہ سے اپنے ایمان پر مُہر لگاتا ہے عقائد ضروریہ سے مُراد نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ ہے۔

۳۔ حضرت مسیح موعود کو مسیح مہدی امام زمان ملہم مامور من اللہ محدث یقین کرتے ہیں اور سب اماموں سے بڑا امام اور سب مجددوں سے بڑا مجدد اور سب ولیوں سے بڑا ولی اور سب خلیفوں سے بڑا خلیفہ اور سب محدثوں سے بڑا محدث تسلیم کرتے ہیں مگر اُن کو رسول اور نبی حقیقی معنوں میں نہیں مانتے۔ ظلی اور بروزی نبی مانتے ہیں

۴۔ حضرت مسیح موعود کو ماننا اُسی طرح واجب اور فرض ہے جس طرح کہ مامورین وقت دین کا ماننا فرض ہے۔ اور جس طرح کہ سابقین الاولین مہاجرین کی اتباع خدائی حکم کے ماتحت فرض سمجھتے ہیں اسی طرح مسیح موعود اور دیگر مامورین کی اتباع بمصداق آیہ واتبع سبیل من اناب الی فرض

ہیں سے نہیں جاتے۔

۵۔ حضرت صاحب کی تمام تحریرات ہمارے لئے حجت ہیں۔ جن تحریروں میں پہلے قول سے رجوع ثابت نہ ہو۔ وہ خواہ ابتدائی تحریریں ہوں یا آخری اُن کو صحیح اور ناطق سمجھتے ہیں۔ اور جن تحریروں میں ناقص و اختلاف پایا جاتا ہے اُن کا فیصلہ قرآن و حدیث کی رو سے کیا جانا چاہئے۔

۶۔ حضرت صاحب نے کسی جگہ تحریر نہیں فرمایا۔ اور نہ یہ وصیت فرمائی ہے کہ میرے بعد ساری قوم ضرور ایک ہی ہاتھ پر اکٹھی ہو سکے فرمایا ہے کہ جب تک دوسرا شخص روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔ میرے بعد سب مل کر کام کرنا ہاں اگر ساری قوم کسی ایک ہاتھ پر جو حضرت صاحب کے مقربین خاص میں سے ہو۔ اکٹھی ہو جائے اور اس کو اپنا امام اور ہادی اور مرشد تسلیم کرے تو یہ بھی حضرت صاحب کی کسی تحریر کے خلاف متصور نہیں ہو سکتا

۷۔ قرآن مجید میں جس نبی کو خلیفہ کہا گیا ہے۔ وہاں خلافت سے مُراد بادشاہت اور نبوت ہے۔ آیہ استخلاف میں خلفائے سابقین و خلفائے موعود امت محمدیہ سے مُراد روحانی و جسمانی خلیفے ہیں۔ جسمانی خلیفوں سے مراد بادشاہ اور روحانی خلیفوں سے مُراد مجددین و مامورین ہیں۔ اور کبھی روحانی و جسمانی ایک ہی خلیفہ ہو سکتا ہے اور الگ الگ بھی"۔

اس کے بعد فریقین مخالف میں سے صرف ایک صاحب عبدالرحمن صاحب نے اپنا ایک ہی عقیدہ لکھکر دیا۔ جو حسب ذیل ہے :-

"میرا اعتقاد ہے کہ حضرت صاحب مستقل نبی غیر تشریعی ہیں۔ عبدالرحمن"

ازاں بعد ذیل کے امور بحث طلب پیش ہوئے۔ جو اُسی وقت قلمبند کر لئے گئے۔

امور بحث طلب

متعلقہ مسئلہ نبوت :- ۱۔ آیہ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کا مصداق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت مرزا صاحب کو سمجھنا۔ دیکھو برخلاف اس کے آئینہ کمالات اسلام ص۴۲

(۲) حضرت مسیح موعود حقیقی نبی نہیں۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی البتہ ظلی و بروزی نبی ہیں۔

(۳) ظلی و بروزی اصطلاح صوفیاء کرام ہے۔ نہ کہ شرعی۔

(۴) نبی اُمتی نہیں ہوتا۔ جیسے کہ آیا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

(۵) نبی کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نیا حکم لائے یا پہلے کسی حکم کو منسوخ کرے جیسے کہ فرمایا احل لکم بعض الذی حرم علیکم

(۶) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (بخاری و مسلم) اس لئے ضروری ہے کہ قیامت تک کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے نہ آئے۔

(۷) اب دین کی تکمیل کے لئے کوئی نبی نہیں آئیگا۔ بلکہ تمکین دین کیلئے خلفاء آئیں گے وعد اللہ الذین امنوا الخ

(۸) حضرت مرزا صاحب امت محمدیہ کے تمام آئمہ تمام خلفاء تمام اولیاء میں سب سے بڑھکر امام اور سب سے بڑھکر خلیفہ اور سب سے بڑھ کر ولی ہو گذرے ہیں

(۹) کسی صحیح مرفوع متصل حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ کہ مسیح موعود نبی اللہ ہوگا۔

(۱۰) حضرت صاحب نے جہاں کہیں اپنی نسبت نبی کا لفظ استعمال فرمایا ہے وہیں اُس کے معنے اور تشریح اور توضیح کر دی ہے۔ حالانکہ انبیاء میں سے کسی نبی نے خواہ تشریعی تھا یا غیر تشریعی یہ تشریح لفظ نبی کی اپنے متعلق نہیں کی تسلیم محمد حسین

مسئلہ متعلق کفر و اسلام غیر احمدیاں - (۱) خدا کا حکم ہے لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا الخ یعنے جو السلام علیکم کہے اُس کو کافر مت کہو۔

(۲) هو سمکم المسلمین - یہ نام ہے جو خدا کی طرف سے امت محمدیہ کا رکھا گیا ہے اس واسطے مسلمان کا نام کافر رکھنا حکم نہیں۔

(۳) خلفاء کا منکر فاسق ہوتا ہے نہ کہ کافر۔

(۴) حدیث لا تکفروا اهل قبلتکم و حدیث من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته - بخاری۔

متعلق مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعود (۱) اگر حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری رہنا ہوتا تو حضرت صاحب الوصیت میں خدا کے حکم اپنا دین کا ذکر فرماتے (۲) اگر خلافت بعد حضرت صاحب کے ہونی ضروری ہوتی تو آیہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ الہام میں فرمائی جاتی۔

(۳) جب تک کوئی روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب مل کر کام کرنا۔ (۴) خدا نے آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین فرمایا اور آپ نے اسکی تشریح میں لا نبی بعدی فرمایا حضرت مرزا صاحب کو خاتم الخلفاء فرمایا گیا اسکے کیا معنے ہیں؟ فریقین کو قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے اقوال سے فیصلہ تسلیم کرنا ہوگا۔ اسکے بعد چند ایک سوالات پیش ہوئے جو بمعہ جواب حسب ذیل ہیں

(۱) حضرت مرزا صاحب کا ماننا جزو ایمان ہے یا کیا؟ اور ان کے نہ ماننے سے انسان کافر ہوتا ہے یا نہ۔ (جواب) ازالہ اوہام جلد اول ص۱۴۰ طبع اول میں خود حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے "مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

البانیہ میں اٹلی کی ریشہ دوانیاں (دوراز ۷ جون) مورتیشیو نامی ایک اطالوی کرنل اور مینگو نامی ایک اطالوی پروفیسر ایک اطالوی پوسٹماسٹر کے مکان سے گرفتار کئے گئے - اور اُن پر یہ الزام لگایا گیا - کہ باغیوں کے ساتھ روشنی کے اشاروں سے نامہ و پیام کر رہے تھے - مگر اطالوی سفیر کے صدائے احتجاج پر دونوں رہا کر دیئے گئے -

(واٹنا ۷ جون) مورتیشیو اور مینگو کی گرفتاری پر تلاشی سے کئی ایسے کاغذات دستیاب ہوئے - جن میں باہمی نامہ پیام کا ذکر تھا - ڈچ کمانڈر نے پہلے تو رہائی سے انکار کر دیا - مگر آخر پرنس ولیم کی سفارش پر رہا کر دیا

(روما - ۷ جون) دوراز کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ وزیراعظم طرخان پاشا اطالوی سفارت خانہ میں گئے - اور گرفتاریوں پر سخت افسوس کا اظہار کیا - اور اس واقعہ کا تصفیہ کرنے کے لئے مناسب تدابیر پر بحث کی -

یونانی اور بلغاری (سونیا ۵ جون) یونانی جہاز فلوریڈا - جس پر امریکن جھنڈا لہرا رہا ہے اور تین سو مسلمان پناہ گزین اور کئی جلاوطن بلغاری سوار ہیں - دیدی غاچ میں پہنچا ہے - عوام میں جوش پھیلا ہوا ہے اور دکانیں بند کر دی گئی ہیں - اظہار ناراضگی کے ایک جلسہ میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ بلغاریوں کو رہا کر دیا جائے - ورنہ دیدی غاچ سے یونانیوں کو نکال دیا جائیگا

جلسہ یادگار رسالوشن آرمی کے اُن لوگوں کی یادگار میں جو امپریس آف آئرلینڈ نامی جہاز میں ڈوب گئے ہیں لندن میں ایک جلسہ ہوا ۸۴ کرسیاں خالی چھوڑی گئیں - ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمدردی کی چھٹی پڑھی گئی - اس وقت تک ۳۷۵۸ پونڈ چندہ جمع ہو چکا ہے ایک خاص کمیٹی تحقیقات کے لئے قایم کی جانیوالی ہے

بھوک کا اڑ کار - (وکٹوریہ ۷ جون) کماگا ٹارو نامی جہاز کے ہندوستانیوں نے بھوک کا اڑکا کیا ہے - ۴۸ گھنٹوں سے انہوں نے کھانا نہیں کھایا - گوردت سنگھ اس اڑکے میں شامل نہیں ہوا - تاہم وہ دخل دینے سے انکار کرتا ہے - تحقیقات بند ہے - کیونکہ تارکان وطن حاضر ہونے سے انکار کر کے کہتے ہیں - کہ یا تو سب ملک میں داخل ہونگے - یا کوئی بھی نہ ہوگا - گوردت سنگھ نے تحریک کی تھی - کہ انہیں تا فیصلہ عدالت عارضی طور پر اُترنے کی اجازت دی جائے - اس صورت میں وہ جہاز کا کرایہ بھی ادا کر دے گا - لیکن حکام نے ماننے سے انکار کر دیا -

جہاز پر کافی آزوقہ و پانی موجود ہے - اور ملک معظم سے ان کی اپیل محض بھوک کے اڑکے پر مبنی ہے - حکام ضوابط پر عملدرآمد میں استقلال ظاہر کر رہے ہیں - مگر معلوم نہیں کہ کیا کارروائی جائے گی - اگر زر کرایہ ادا کر دیا گیا - تو جہاز چار ماہ تک وہاں رہ سکتا ہے ہندوستانی شب و روز پوجا پاٹ میں معروف رہتے ہیں - ڈاکٹر نے معاینہ کے بعد ظاہر کیا - کہ یہ بھوکے نہیں اگر ۱۱ جون تک کا کرایہ ادا نہ ہوا - تو جہاز پھر مشرق کو واپس کر دیا جائیگا -

البانیا کی مشکلات - (ڈوانا ۶ جون) ڈرفر بوکی پرائیویٹ مراسلات مظہر ہیں - کہ وسط البانیا کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے - پرنس کے خلاف ایجی ٹیشن ان اضلاع میں جو اب تک وفادار سمجھے جاتے تھے - پھیل گیا ہے - باغی مصر ہیں - کہ بین الاقوامی مقتدر کمیشن میں ترکی قایم مقام بھی ہونا چاہئے خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ البانیا نے اپیروٹوں کے مطالبات منظور کر لئے -

سفر یجٹ محل بکنگھم میں - (لنڈن ۶ جون) محل بکنگھم کے جلسہ میں جو دو سفر یجٹ لڑکیاں بے لطفی پھیلانے کی موجب ہوئی ہیں - ان میں سے ایک کی والدہ اور مسز آنریبل ممبر گلڈ کی بیوہ نے پرنس کو اس مضمون کا پیغام بھیجا ہے کہ میں خود سفر یجٹ نہیں اور نہ مجھے لڑکی کے منصوبے کا علم تھا - تمام خاندان کو اس واقعہ کا تاسف ہے

ہندوستان کی تازہ خبریں

کان کا حادثہ - ہوائی بالاسٹ کے حادثہ سے میسور کی کان ریباسڈیل میں دو مزدور مر گئے - ایک اطالوی ٹھیکہ دار اور گیارہ مزدور زخمی ہوئے - موخر الذکر میں سے دو مخدوش حالت میں ہیں -

پٹنہ یونیورسٹی - اسلامی تعلیمی کمیٹی نے پٹنہ یونیورسٹی کے ساتھ اسلامی فیکلٹی کی تجویز اس بنا پر مسترد کر دی - کہ یہ گویا مجوزہ یونیورسٹی کا مقابلہ ہوگا - اور مکاتب کے مدرسین کی تربیت کے لئے مدرسہ اور گورنمنٹ سکول کی اصلاح کی سفارش کی - اور یہ کہ موخر الذکر میں کوئی یورپین پرنسپل مقرر کیا جاوے مسلمانوں کے لئے جداگانہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر مقرر کرنے کی تجویز سے کمیٹی نے اختلاف کیا

برقی روشنی - ریلوے بورڈ نے تمام سرکاری ریلوں پر برقی روشنی کی ترویج کا فیصلہ کیا ہے - لیکن اس کا رفتہ رفتہ انتظام ہوگا -

سشن سپردگی - رائے بہادر راوا من رائے مجسٹریٹ آرہ نے موتی چند بشن دت کو تیج میں ایک مہنت اور اس کے نوکر کو قتل کرنے کے الزام میں

لو لگنے سے اموات - ایک جہاز جو بوشہر سے بمبئی آیا تھا - اس کے تختہ پر ایک عورت مردہ پائی گئی - جب کپتان کو اس حادثہ کی رپورٹ کرنے گئے - تو وہ بھی کمرے میں مردہ ملا - کپتان کی لاش جرمنی بھیجے جانے کے لئے یورپین جنرل ہسپتال میں تابوت میں بند کی گئی - متوفی جرمنی کا رہنے والا تھا -

آرکاٹیوں کا ظلم - کلکتہ میں حال بہاری وغیرہ اشخاص بدیں وجہ گرفتار کئے گئے ہیں کہ انہوں نے تین آدمیوں کو قید کیا ہوا تھا - تاکہ انہیں مزدوری کے لئے آسام بھیج دیا جاوے - بہت جلد ملزموں پر مقدمہ چلیگا -

پولس اور سکھ - تازہ خبر ہے کہ گذرات کو بارہ بجے کے قریب سات مسلح سکھ اوتریاڑہ سٹیشن پر اُترے مکلا روڈ کی طرف جا رہے تھے - کہ تین پولس والوں نے اُن سے کچھ دریافت کرنا چاہا - جس پر سکھوں نے انکار کیا - آخرکار پولس اور سکھوں میں لڑائی ہوئی - کہتے ہیں کہ سکھوں میں سے ایک نے پولس پر فیر کرنے تک کا حکم دیا تھا - سکھوں نے دفعدار پولس کو بہت مارا - اہل دیہہ کی امداد پر چوکیدار نے ایک سکھ گرفتار کیا ہے تین اور بھی پکڑے گئے ہیں - مقدمہ سب ڈویژنل افسر سیرام پور کے اجلاس میں پیش ہوگا -

قلی ڈپو والوں کے خلاف جدوجہد - بھولے بھالے گاؤں والوں کو آرکاٹی (دلال) قلی ڈپو والوں کے دام سے بچانے کے لئے مظفر پور میں چند نوجوانوں نے والنٹیر کا کام اختیار کیا ہے -

صندوق کی لاش کا مقدمہ - ناظرین بھولے نہ ہونگے کہ کلکتہ میں محمد حسین نامی ایک مسلمان جوہری کی لاش صندوق میں ایک گلی سے دستیاب ہوئی تھی - اس کے متعلق نبی سنار اور تین دوسرے ملزم چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں پیش کئے گئے - چاروں کو حوالات میں رکھنے کا حکم دیا گیا - پانچویں ملزم کے لئے وارنٹ جاری کیا ہے -

ضمانت واپس - دیوبند ضلع سہارنپور سے جین پردیپ نامی اردو میں ایک پرچہ نکلتا تھا - جس سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت لی گئی تھی حال میں اڈیٹر کی درخواست پر ضمانت کی رقم واپس کر دی گئی ہے -

خطرناک مچھلی - باریسال کی موسوم نرام پور میں ایک لڑکے کی ران کا گوشت کمٹ نامی مچھلی کھا گئی تھی - لڑکا ہسپتال میں جانے پر بھی جانبر نہ ہو سکا -

صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ۸ جون کو اعلان کیا ہے کہ امسال کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ ماہ حال کے اختتام سے قبل نہیں نکلیگا

مسجد شکر پور کے جلسہ کے متعلق تردید (کلکتہ ۱۱ جون) مولوی نجم الدین احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ بنگال مسلم لیگ کے جلسہ کی جو کارروائی مقامی اور بعض بیرونی اخبارات میں شائع ہوئی ہے - اس کے متعلق مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجئے - کہ یہ صحیح واقعات کا بیان نہ تھا - اور اس کارروائی کو شائع کرنے والے اشخاص غیر ذمہ دار معلوم ہوتے ہیں - اس جلسہ میں مسجد شکر پور کے متعلق ٹاؤن ہال کے مجوزہ جلسہ کو ملتوی کرنے کے لئے تحریک پیش کی گئی تھی - مگر چونکہ یہ جلسہ پبلک کی طرف سے طلب کیا گیا تھا - اس لئے ممبروں نے یہ اعتراض پیش کیا - کہ لیگ کو دست اندازی کرنے کا کوئی حق نہیں - اس پر ریزولیوشن کی مخالفت کی گئی اور واپس لیا گیا - اس کے بعد ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس ہوا کہ ہز اکسیلنسی گورنر بنگال سے درخواست کی جائے کہ مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کلکتہ نے مسجد شکر پور کے تصفیہ کے لئے جو وفد منتخب کیا ہے اسے باریابی کا موقع دیں -

فہرست چندہ بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ فنڈ لاہور

بسلسلۂ اشاعت مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۱۴ء

تاریخ	نام معطی معہ پتہ	پائی	آنہ	روپیہ
	رقم اعلان شدہ	۳	۱۰	۹۶۴۱
۴ مئی ۱۹۱۴ء	بابو برکت علی صاحب کلرک معرفت حافظ محمد عیسیٰ صاحب جہلم	۰	۰	۵
۵ ″	خلیفہ سید حامد حسین صاحب معرفت رسالہ سراج الحسن صاحب ٹپل	۰	۰	۵۰
۸ ″	خدا نواز صاحب سب انسپکٹر پولیس دیوبند	۰	۰	۲۳
۱۱ ″	منشی محب الرحمٰن صاحب کلرک ڈاکخانہ کھگواڑہ	-	۱۴	۷
۱۲ ″	کشمیری کانفرنس سیالکوٹ	۰	۰	۱۰۰
۱۳ ″	معرفت اہلیہ شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد			
	سلیمۃ النساء اہلیہ شیخ نور احمد صاحب عہ/			
	مبارکہ دختر ″ ″ ″ عہ/			
	ممتاز ″ ″ ″ عہ/			
	عزیز احمد خاں ولد ″ ″ عہ/			
	زینت بیگم دختر ابو سعد رجنگ صاحب ۱۲/			
	بیگم صاحبہ شمس الدین صاحب ۱۲/			
۱۳ مئی	بیگم صاحبہ محمد حیات صاحب عہ/			
	بیگم صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب عہ/			
	بیگم صاحبہ محمد شریف صاحب عہ/			
	بیگم صاحبہ محمد عمر صاحب عہ/			
	بیگم صاحبہ اللہ جوایا مرحوم عہ/			
	مائی رجی ملازمہ اللہ جوایا ۲/			
	بیگم صاحبہ شیخ الٰہی بخش صاحب ۵/			
	بیگم صاحبہ حاجی صدر الدین صاحب سوداگر چرم ۵/			
	بیگم صاحبہ نذیر حسین صاحب عہ/			
	مائی مختو ملازمہ شیخ نور احمد صاحب ۱۲/	۰	۲	۴۲
۱۴ ″	ایس ایم شیخ احمد صاحب سوداگر سکندرآباد معرفت دفتر اخبار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
″ ″	ابو حامد عبرت حسین صاحب (ملیگ) وکیل ہائیکورٹ			
	انجمن محافظ اسلام نیا باغ بنارس			
″ ″	معرفت بابو اصغر علی صاحب کلرک ڈیڈ لیٹر آفس لاہور			
	پنڈت لال چند صاحب رتہ میول کور لاہور چھاؤنی ۸/			
	مرزا گلاب بیگ صاحب ″ عہ/			
	محمد ابراہیم صاحب ″ عہ/			
	میاں اللہ دتا صاحب کوٹ دفعدار ″ ۸/			
	ڈاکٹر رحیم خاں صاحب ″ عہ/			
	منشی محمد بخش صاحب کلرک دفتر سپلائی ″ ۸/			
	میاں عمر دین صاحب خیاط ″ ۴/			
	ڈاکٹر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ″ ۸/			
	ڈاکٹر شیخ محمد عبد العزیز صاحب ″ ۸/			
	میر عابد حسین صاحب ″ ۸/			
	منشی محمد یٰسین صاحب کلرک ″ ۸/			
	ماسٹر اللہ دتا صاحب خیاط ″ ۱/			
	لالہ اننت سروپ صاحب ″ ۴/			
	مرزا اعظم بیگ صاحب ٹھیکیدار ″ عہ/			
	منشی ولی محمد صاحب ″ ۸/			
	مستری الٰہی بخش صاحب ″ ۴/			
	شیخ گلاب الدین صاحب ″ ۱/			
	بابو محمد ایوب صاحب ٹکٹ کلکٹر ″ ۲/			
	معرفت شیخ محمد رفیع صاحب ہاتھی دروازہ بٹالہ ۷/			
	معرفت عبد اللہ صاحب ″ ″ ۶/			
	منشی قمر الدین صاحب کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل ۴/			
	منشی عبد الرحمٰن صاحب ″ ″ ۴/			
	منشی سردار عالم صاحب ″ ″ ۵/			
	ملک عبد الرشید صاحب ″ ″ ۴/			
	شیخ امانت علی صاحب ″ ″ ۲/			
	چودہری دین محمد صاحب اردلی ضلعدار کانہ کا چھہ عہ/			
	شیخ عبد القیوم صاحب پٹواری نہر عہ/			
	شیخ محمد حسین صاحب ریلیونگ سگنلر معرفت ظہور محمد ۲/			
	مہر قمر الدین صاحب کلرک دفتر پوسٹماسٹر جنرل ۴/	[illegible]	۹	۱۳
۱۵ مئی ۱۹۱۴ء	بابو عبد الرحمٰن صاحب ڈپٹی انسپکٹر قبولہ ضلع منٹگمری	[illegible]	[illegible]	۵
۱۸ ″	ڈاکٹر سید جلال صاحب ذیلا سمالی لینڈ - افریقہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۹ ″	معرفت شیخ محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر پولیس فاضلکا			
	مولوی پیر محمد صاحب وکیل فاضلکا ۵/			
	حکیم حاذق شیخ محمد شریف صاحب ۱۲/			
	شیخ حکیم الدین صاحب سوداگر عہ/			
	سید محمد ابراہیم صاحب اہلمد منصفی ۸/			
	میاں کمال الدین صاحب سوداگر چرم ۸/			
	شیخ کریم بخش صاحب سوداگر چرم ۵/	[illegible]	[illegible]	۱۰
۲۳ مئی	معرفت منشی محمد عبد اللہ صاحب احمدی منشی ضلعداری بیرانوالہ شاہپور			
	چودہری سلطان محمد صاحب پٹواری ۵/			
	ملک درویش محمد صاحب ″ ۵/			
	منشی مبارک علی صاحب ″ ۵/			
	چودہری فرید بخش صاحب ۵/	[illegible]	۰	۴
۲۳ مئی	شیخ عبد الرحمٰن خلف شیخ مظفر الدین خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ایبٹ آباد	۰	۰	[illegible]
	خانصاحب مطیع اللہ خانصاحب نائب تحصیلدار و رئیس الشہر ضلع ہزارہ عہ/			
	معرفت شیخ صاحب موصوف ۵/	[illegible]	[illegible]	۱۵
[illegible] مئی	شیخ نور احمد صاحب - شیخ محمود اکوٹ صاحب ضلع کولار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سید محی الدین صاحب شالو رنگ پٹ	[illegible]	[illegible]	۱۴
	کل میزان	۳	۰	۹۹۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۱۴ر جون سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۱

اسلام کا مستقبل

اس موضوع پر آجکل مختلف اخبارات ۔ رسالجات ۔ اور کتب میں بہت سے مسلمان اور نامسلمان لوگوں کی طرف سے طویل مضامین شائع ہو رہے ہیں ۔ اور تعجب ہے کہ تمام دوسرے مذاہب کو نظرانداز کر کے آج اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس پر یورپ و امریکہ جیسے عیسائی ممالک کو بھی قلم اٹھانے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔ اسکی وجہ غور کرنے کے بعد زیادہ تر یہی معلوم ہوتی ہے کہ آج اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس سے دیگر تمام مذاہب کو بہت خوف دامنگیر ہے ۔ کہنے کو تو اکثر عیسائی بھولے سے یہ کہہ بیٹھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ تمام مذاہب عیسائیت میں جذب ہو جائینگے لیکن جب اسلام کی نسبت ان سے سوال کیا جائے ۔ تو پھر انہیں سوائے بغلیں جھانکنے کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا ۔ مگر دنیا میں تمام ہی طبائع ایک جیسی نہیں ۔ مذہبی ضد اور تعصب کے ساتھ آج دنیا میں انصاف اور منصف مزاجی کا بھی بہت دور دورہ ہے اور اسی لئے یورپ و امریکہ کے کئی ایک نامور فضلاء نے اس موضوع پر کچھ لکھتے وقت تمام مذہبی جذبات کو بالائے طاق رکھکر یہ رائے دی ہے کہ اسلام کا مستقبل بہت شاندار نظر آتا ہے اس آزادانہ رائے پر بہت سے پادریوں نے جنہوں نے اسلام کی طرف سے لوگوں کو بدظن کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ۔ بہت کچھ لے دے کی ہے ۔ اور عیسائیت کو اسلام کے زور آور حملوں سے بچانے کی بہت کچھ کوشش کی ہے ۔ لیکن یورپ میں ریشنلزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے آگے انکی کوئی پیش نہیں جاتی ۔ اور باوجود کروڑہا روپیہ خرچ کر کے عیسائیت کی اشاعت میں سخت جدوجہد کرنیکے اسلام کی روشنی کی ایک شعاع کے آگے انکی یہ تمام کوششیں خاک میں مل جاتی ہیں ۔ اور وہ ویسے ہی ناکام رہ جاتے ہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ عیسائیوں نے مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر بہت کامیابی حاصل کی ہے ۔ اور ہر ایک جائز و ناجائز کوشش سے اپنے معتقدین کی تعداد میں بہت اضافہ کر لیا ہے ۔ لیکن اس کے بالمقابل مسلمانوں کی تھوڑی سی اور بے قاعدہ کوشش کے نتائج کو دیکھکر بڑے اطمینان سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کا مستقبل بفضل خدا بہت شاندار ہے ۔ یہ صرف ہمارے اپنے دماغ کا ہی نتیجہ نہیں ۔ بلکہ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حوصلہ افزا پیشگوئیاں جو اس آخری زمانہ کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہوئی ہیں ہمارے خیال کی پوری تائید کرتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان کہ "آخری زمانہ میں مغرب سے سورج طلوع کریگا" اور اس کے ساتھ اس زمانہ کے مامور جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حالت کشف میں انگلستان میں وعظ کرتے ہوئے سفید جانوروں کا پکڑنا ہمیں اس عظیم الشان تغیر کی امید دلاتا ہے ۔ جو عنقریب یورپ میں وقوع پذیر ہونیوالا ہے ۔

گذشتہ اشاعت میں ہم نے اسلام اور ریشنلزم کا مقابلہ کر کے ان دونوں کی تطبیق کی تھی ۔ اور یہ بتلایا تھا کہ اسلام ہمارے روز مرہ کے مشاہدات ۔ علم و عقل اور قانون قدرت کے ہرگز مخالف نہیں ۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری اپنی عقلوں کے نقص کی وجہ سے ہمیں اسکی کوئی بات ایک وقت سمجھ نہ آئے ۔ لیکن آجکل پادریوں نے لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنے کے لئے اور یورپ کا رجحان اسلام کیطرف سے ہٹانے کے لئے اس حربہ کو بہت کاری خیال کر رکھا ہے ۔ کہ اسلام کو عقل کے خلاف ثابت کرنیکی کوشش کریں ۔ اور اسے زمانہ حال کے بالکل خلاف بیان کریں ۔ چنانچہ کئی ایک پادریوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ اسلام آئندہ تبھی ترقی کر سکتا ہے ۔ جب وہ اپنے آپکو زمانہ کی انقلاب انگیز متغیر ضرورتوں کے مطابق و موافق بنالیگا ۔ ان کی یہ بات کہاں تک سچ ہے اس کے لئے ہمیں ڈھونڈ جانیکی ضرورت نہیں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیاب تبلیغی کوششوں پر انہی پادریوں نے جن الفاظ میں لوگوں کو دھوکا دینا چاہا ہے ۔ وہ یہ ہیں ۔ کہ اس شخص کا پیش کردہ اسلام اصل اسلام نہیں ۔ بلکہ زمانہ کی روش اور حالت کو دیکھکر اپنے ذہن سے نیا اسلام گھڑ لیا ہے ۔ اس موخر الذکر فقرہ کی اگر اول الذکر سے تطبیق دیجائے ۔ اور ساتھ ہی جناب خواجہ صاحب کے پیش کردہ اسلام کو بھی مدنظر رکھا جاوے ۔ تو ایں صاف پتہ لگ جائیگا ۔ کہ پادریوں کی ان تقاریر و تحریرات میں کہاں تک چالاکی اور فریب کو جگہ دی گئی ہے ۔ جناب خواجہ صاحب نے اسلام کی سادہ اور دل لبھانے والی تعلیم جو یورپین فلسفی مزاجوں کے آگے پیش کی ۔ تو پادریوں نے یہ دیکھکر کہ اس کے آگے اب لوگوں کو سر تسلیم خم کرنے کے بغیر چارہ نہیں اسی طرح اپنا مطلب نکالنا چاہا کہ اسے اصل اسلام کے بالکل خلاف ثابت کریں ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ اسلام اپنی حالت سے وہ لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنا چاہتے ہیں ۔

لیکن وہ یاد رکھیں ۔ کہ اسلام کو ہرگز کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں اسلام ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے یکساں مفید ہے ۔ اور موجودہ زمانہ کو بھی سوائے اس کے چارہ نہیں ۔ کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے مطابق بنائے ۔ اور ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ وہ آہستہ آہستہ اسی طرف آرہا ہے ۔ کیونکہ دنیا میں آج ریشنلزم کا زور خود بخود ان مذاہب کو بہائے چلا جا رہا ہے ۔ جو عقل کے دریا کے تیراک نہیں ۔ اور وہی مذہب بالآخر فتحیاب اور کامیاب ثابت ہوگا ۔ جو اس بارہ میں پورا اترتا ہے ۔

لیکن آہ ! مسلمانوں نے بجائے اسلام کے اس شاندار مستقبل کو خوشی کی نظر سے دیکھنے کے الٹی اسی بات میں اسلام کی ناکامی کی امید لگائی اور بعض نے تو اس پر فاتحہ بھی پڑھ دیا ۔ انہوں نے ریشنلزم کے زور کو اسلام کی ترقی کے لئے روک خیال کیا ۔ حالانکہ یہی امر اسلام کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے ۔ دنیا آہستہ آہستہ اسلام کی طرف چلی آرہی ہے لیکن مسلمان اسے اسلام کی موت خیال کرتے ہیں ۔ اے کاش انہیں اسلام سے حقیقی واقفیت ہوتی ۔ اور وہ زمانہ کی روش کو بھی بغور مطالعہ کرتے تو انہیں ریشنلزم کی اسی تاریکی میں آفتاب اسلام کی کرنوں کی چمک دکھائی دیتی اور وہ آنیوالی صبح سے پہلے تبلیغی کوششوں سے تہجد خواں بن جاتے ۔

دو سو مسلمان زندہ جلائے گئے

تازہ ہمعصر جہان اسلام سے یہ خبر سنکر دل پر سخت لرزہ طاری ہوا ۔ کہ آجکل البانیوں اور یونانیوں کے درمیان سخت جنگ کے دوران میں باغی رومی ایک بڑی تعداد میں مسلمانوں کے گاؤں میں گھس گئے اور دو سو مسلمانوں کو پکڑ کر زندہ جلا دیا ۔ ان میں اکثر عورتیں اور ننھے ننھے بچے تھے ۔" ہمعصر موصوف نے اس پر بہت صحیح ریمارک دیا ہے کہ "یہ نتیجہ ہے مسلمانوں کی آپس کی پھوٹ اور خانہ جنگی کا"۔ اس میں شک نہیں کہ مسیحی لوگوں کے یہ مظالم سخت قابل نفرین اور دلخراش ہیں ۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں کی اپنی خانہ جنگیوں کو دیکھکر یہ کہنا پڑتا ہے ۔ کہ یہ مظالم مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کئے ہیں ۔ اگر ترکی کے شیرازہ میں بعض ایسے کچے دھاگے نہ ہوتے جو وقت پر ٹوٹنے والے تھے ۔ تو آج مسلمانوں پر یہ نوبت کیوں آتی ۔ کاش مسلمان اب بھی سمجھیں ۔ اور اپنی حالتوں کو درست کر کے باہمی اتفاق و اتحاد سے اسلامی رسہ کو مضبوط پکڑ لیں ۔ اور خلفائے اسلام کے احکام کی سچے طور پر پیروی اختیار کریں ۔

قومی انجمنوں کے لئے ایک عام اصلاحی کمیشن کی ضرورت

معزز ہمعصر وکیل نے ندوۃ العلماء کے تازہ ناگوار واقعات اور دیگر اسلامی انجمنوں کے خراب حالات سے متاثر ہو کر ایک عام اصلاحی کمیشن کی تحریک کی ہے جو تمام قومی انجمنوں کا محاسبہ کیا کرے ۔ تاکہ اسطرح سے قوم کا روپیہ بچ جائے ۔ ناجائز طور پر صرف ہونے حقیقی مصرف پر خرچ ہو ۔ یہ تحریک درحقیقت اپنی نوعیت میں بہت اعلیٰ و احسن ہے ۔ اور تمام ہی خواہان قوم خصوصاً مسلمان معاصرین کا فرض ہے ۔ کہ اس کی پورے زور سے تائید کریں ۔ اور جلد سے جلد ایسی کمیشن کے مقرر کرنے کی کوشش کریں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بتا دینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں ۔ کہ اگر ایسی کمیشن کے افراد انہی لوگوں میں سے منتخب کئے گئے ۔ جنکے وجود نے پہلے ہی سے قوم میں بغض و حسد کی آگ مشتعل کر رکھی ہے ۔ اور وہ اپنے ذاتی فوائد کی خاطر دوسروں کو تباہ و برباد کرنے کے ہمیشہ درپے رہتے ہیں اور باوجود ہر طرح سے تمام حساب و کتاب کے دیکھ لینے اور اسکی صحت کی قومی شہادتیں حاصل کر لینے کے پھر بھی دوسروں کو بددیانت ثابت کرنے کے ہی درپے رہتے ہیں تو ایسی کمیشن کا تقرر گویا اس جلتی ہوئی آگ پر تیل ڈالنا ہوگا ۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس بارہ میں نہایت احتیاط دوراندیشی اور سوچ و بچار سے کام لیا جائے ۔ اور حتی الوسع ایسے دیندار اصحاب اس کے ممبر تجویز کئے جائیں جو ذاتی عداوت پر قومی فوائد کو قربان کرنیوالے نہ ہوں ۔ اور کوئی بڑے سے بڑا ذاتی فائدہ انہیں کسی کی ناجائز تخریب پر مائل نہ کر سکے ۔

اسلامی خانقاہوں اور گدیوں کی قابل رحم حالت

اسلامی تعلیم اور قرآن کا مقابلہ اگر حال کی خانقاہوں ، گدیوں اور عام مسلمانوں کے حالات کے ساتھ کیا جائے ۔ تو ہمیں ان میں ایک فرق بین نظر آتا ہے ۔ کہاں تو قرآن کا وہ چمکتا ہوا توحیدی ہیرا جو اس نے مسلمانوں کو عطا کیا اور کہاں وہ آجکل کی قبرپرستی پیرپرستی اور کئی ایک دوسرے معبودان باطلہ کی شرک آلود بس نہیں ہر ایک گندا اور ناجائز کام جو نہ صرف اسلام میں بڑے سے بڑا ترین گناہوں میں سے قرار دیا گیا ہے ۔ بلکہ دیگر تمام مذاہب بھی اسے سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ آجکل بزرگوں کی قبروں پر روا سمجھا جاتا ہے ۔ فلاں کسی کی خانقاہ پر جاؤ ۔ وہاں ایسے ایسے گندے افعال دکھائی دیں گے کہ دیکھنے والے بے اختیار آنسو نکل آتے اور مسلمانوں کی اس قابل رحم حالت پر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا پڑتا ہے ۔ گانا بجانا اور رقص و سرود تو خانقاہ کا خاص جزو ہوا کرتا ہے ۔ جس سے ایک رقاصہ کے تمام برے افعال کو ایک گدی نشین یا مجاور کی شفاعت بلکہ نری رضا و رغبت سے بہت معاف ہو سکتے ہیں ۔ مگر اسکے ساتھ ان لوگوں نے ایک یہ بھی ڈھکوسلا بنا رکھا ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو ان بزرگان دین کی رضامندی کا موجب بیان کرتے ہیں جن کی خانقاہ پر ایسے قبیح افعال ظہور میں آئیں ۔ تعجب ہے کہ وہ بزرگ جو ہمیشہ لوگوں کو ان باتوں سے منع کرتے اور روکتے رہے ۔ لیکن مرنے کے بعد انہی باتوں کے ساتھ بہت دلچسپی پیدا ہو گئی ۔ لیکن درحقیقت یہ بات نہیں ۔ بلکہ قرآن کے صریح ارشاد الخبیثات للخبیثین کے مطابق یہی لوگ ان کا حصہ ہیں جو ان کے اہل ہیں ۔ ان پاک لوگوں اور بزرگان دین سے ان خبیثوں کا کیا تعلق آہ ! ان غارتگران دین و ایمان کو ایسے گناہ کبیرہ کرنے کی تو جرأت ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی تمام دینی احکام و ارکان کی ادائیگی بھی یک قلم موقوف ہو گئی ۔ اور انہوں نے صرف اسی بات کو دین قرار دیا ۔ کہ لوگوں سے روپیہ بٹور کر انہیں گندے کاموں میں مبتلا کریں ۔ اور اسی میں انہیں حاجت برآری کا یقین دلا کر خدائے تعالیٰ سے منحرف کرنے میں کوشاں ہوں ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

خانقاہوں کے مجاور دیں کے چور

اولیا کی قبروں کے ہیں صدقہ خور

خود تو یہ بدنام کنندہ نکو نامے چند بڑے مزے اور عیش و آرام سے بیٹھے رقص و سرود سے لطف اٹھاتے ہیں ۔ لیکن دوسروں کو زنجیروں کے ساتھ لٹکواتے اور کئی ایک اور ایسے تکلیف دہ کام ان سے لیتے ہیں جو لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے بالکل برخلاف اور ان کے جسم پر بہت برا اثر ڈالنے والے ہوتے ہیں ۔

ان ناجائز باتوں میں بعض والیان ملک کی امداد

لیکن ان سب باتوں کے ساتھ سب سے زیادہ دلخراش اور جگر خراش یہ بات ہے کہ بعض والیان ریاست بھی ایسی حرکات میں ایسے لوگوں کو کروڑہا روپیہ کی امداد دیتے اور اسطرح سے خود اپنے ہاتھ سے شرک قبرپرستی اور سب سے زیادہ گندے افعال کو تقویت دیتے ہیں ۔ ہندوستان میں ان سب خرابیوں کا مرکز اجمیر ہے جہاں خواجہ معین الدین صاحب چشتی علیہ الرحمۃ کی خانقاہ پر ایسے ایسے ناپاک اور وحشیانہ افعال سرزد ہوتے ہیں ۔ کہ دیکھکر عقل حیران ہو جاتی ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ ہز ہائینس نواب صاحب حیدرآباد نے کروڑہا روپیہ کے خرچ سے وہاں ان قباحتوں کے ظہور کے لئے ایک عالیشان محل اور اس میں بیش بہا سامان آرائش مہیا کر رکھا ہے جس سے مستفیض ہو کر یہ لوگ بڑے ذوق و شوق سے اپنے کام کو سرانجام دیتے ہیں ۔ اے کاش ! مسلمانوں کا روپیہ اسطرح سے ان فضول کاموں پر صرف ہونے کے بجائے کسی نیک اسلامی تحریک کے کام آتا ۔ آہ ! جب ملک کے ایسے ایسے ارباب دانش و بینش ایسی ایسی فضول حرکات میں مشغول ہوں ۔ تو عوام بیچاروں کا کیا قصور ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ہندوؤں کی تفرقہ انداز کوششیں

ہندو مسلمانوں میں رنجش کی خلیج دن بدن زیادہ وسیع ہونیکا باعث متعصب ہندو اخبارات ہیں جو بجائے اتفاق اور محبت کے دل سے کسی معاملہ پر رائے زنی کرنے کے ہمیشہ اپنی قوم کے ہر ایک جائز و ناجائز فعل کو سراہنے اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنے کے ٹھیکیدار ہیں اس قسم کے بیسیوں واقعات اس سے پیشتر ظہور میں آچکے ہیں ۔ ابھی میں سے ایک یہ امر بھی ہے ۔ کہ دفاتر سے مسلمانوں کو باہر نکالنا اور ہندوؤں کو بھرتی کرنے کا کام ان کا فرض اولین ہے ۔ اور جو کوئی شخص انکے اس کام میں روک پیدا کرے ۔ اور انصاف کا خواہشمند ہو ۔ وہ قابل دار سمجھا جاتا ہے ۔ یا کم ازکم اس کے اس فعل کو شرانگیز ضرور قرار دے دیا جاتا ہے ۔ چنانچہ حال ہی میں اسی قسم کا ایک یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوا ہے ۔ کہ بنگال کے سرکاری دفاتر میں ہندوؤں کی زیادتی اور مسلمانوں کی کمی کو دیکھکر گورنمنٹ نے ایک تہائی ملازمتوں کو مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دیا جس پر ہندوؤں نے خواہ مخواہ شور و غوغا کرنا شروع کر دیا ۔ کہ گورنمنٹ کا یہ فعل بہت شرانگیز ہے ۔" کاش ان برادران وطن کو اگر ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں نفاق و شقاق کے بڑھنے کی کوئی پروا نہ تھی تو کم ازکم مذکورہ بالا الفاظ کو منہ سے نکالتے وقت گورنمنٹ کا ہی کچھ خوف کھایا ہوتا ۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں کی طرف

استفتاء

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نئے اعلان دربارہ ترجمہ قرآن نے ایک اور سوال پیدا کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک طرف تو قرآن کریم فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون۔ اور دوسری طرف اس انگریزی ترجمہ کا مترجم صاحبزادہ صاحب کے کھلے الفاظ اور انکے مریدین کی عام اصطلاح میں۔ ابلیس۔ فاسق۔ منافق۔ جھوٹا۔ شریر ہے۔ مشکل یہ ہے کہ آپ اسے حضرت مسیح موعود کے وقت سے ہی منافق اور جھوٹا قرار دیتے ہیں پس ایسے شخص کا قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ کہاں تک اس قابل ہیں کہ ایک مومنوں کے شان کا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہو۔ امید ہے کہ سکرٹری صاحب صدر انجمن یا کوئی اور صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے۔

طعن کی دوسری راہ

اپنے اخباروں میں اپنے بھائیوں پر طعن و تشنیع کو کافی نہ سمجھکر اب ہمارے بعض ... نے یہ طریق اختیار کیا ہے۔ کہ دوسرے اخباروں میں اس سلسلہ کو ... نامہ کے نیچے شروع کیا ہے۔ کاش انکو معلوم ہوتا کہ وہ اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں جسپر بیٹھے ہیں۔ وہ ہمارے احباب جو ان باتوں کو موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ یا سنکر خوش ہوتے ہیں۔ انکو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آج اگر ایک حصہ پر تبر چلایا جاتا ہے۔ تو کل کو دوسرا بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ جن لوگوں نے دین کے لئے زندگیاں وقف کی تھیں ان کے متعلق مدت تک تم خود اس کے معترف رہے ہو۔ آج اگر انپر بغض و طعن کرنا موجب ثواب سمجھتے ہو۔ تو جو آج اپنی خدمات پیش کر کے خوش ہو رہے ہیں انہیں بھی کل کی فکر کر لینی چاہیئے جس قدر زور کسی کو برا کہنے میں لگایا جاتا ہے۔ اگر وہی غلطیوں کی اصلاح میں لگایا جائے۔ تو کیا زیادہ مفید نہ ہوگا۔

مباہلہ

پشاور سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ حافظ روشن علی صاحب نے وہاں وعظ کیا۔ تو محمد عمر نام افغانستان کے رہنے والے ایک پٹھان نے جو قادیان گیا تھا اٹھکر یہ بیان کیا کہ وہاں اس کے ساتھ بہت بدسلوکی ہوئی۔ اور ایک پٹھان عبدالاحد نام نے وہاں کے افغانوں کی تجویز سے اس کے ساتھ مباہلہ کیا۔ اور مباہلہ کے الفاظ یہ تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ باطل فریق کو ذلیل کرے۔ اور ایسی ذلت ہو کہ جسکا نشان اسپر نمایاں ہو۔ اسی رات کوئی ایسا واقعہ ہوا جسمیں عبدالاحد پر اس مباہلہ کا کھلا کھلا اثر ذلت کا ہوا جسکا نتیجہ وہ غالباً اب تک بھگت رہا ہے۔ جسکی اطلاع قادیان کے بچہ بچہ کو ہے۔

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ یہ مباہلہ کا دروازہ اپنے ہی بھائیوں کے بالمقابل خود صاحبزادہ صاحب نے شروع میں کھولا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ قادیان کے مہمانخانہ میں دو احمدیوں میں مباہلہ ہوتا ہے۔ اس مباہلہ کے نتائج کے متعلق جو واقعات ہیں۔ انکا افسوس تو ہر ایک احمدی کو ہوگا۔ لیکن ہماری رائے میں خود اس مباہلہ کا ہونا ہی ایک خطرناک تفرقہ کی ابتدا ہے۔ نمازوں کی علیحدگی کے بعد اب یہ دوسرا قدم ہے۔ اور افسوس ہے کہ بجائے کوئی قدم مصالحت کی طرف اٹھانے کے روز بروز تفرقہ کی بنیاد کو مستحکم کیا جا رہا ہے۔ بعض لوگوں کو یہ بھی افسوس ہے۔ کہ جس صورت میں مباہلہ ہوا تھا تو اس کے نتائج پر پردہ کیوں ڈالا گیا۔ اور کیوں ان واقعات کا اظہار نہیں کیا گیا۔

مصلح موعود کے معنے

آجکل مبایعین ... صاحبزادہ صاحب کی طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ صاحبزادہ صاحب ہی مصلح موعود ہیں۔ اور انہی پر حضرت مسیح موعود کی تمام پیشگوئیاں متعلقہ مصلح موعود صادق آتی ہیں۔ اس کے متعلق مفصل بحث تو عنقریب ایک مبسوط رسالہ کی شکل میں حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کے قلم سے نکلکر شائع ہوگی۔ لیکن ہم یہاں صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں نے مصلح موعود کے معنے کیا سمجھ رکھے ہیں۔ مصلح موعود دو الفاظ سے مرکب ہے جس کے معنے ہیں وہ موعود شخص جو کہ دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہوگا۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ اصلاح تو غلطیوں کی ہی ہوا کرتی ہے۔ پس اگر صاحبزادہ صاحب ہی درحقیقت مصلح موعود ہیں۔ تو چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ پہلے وہ ہماری غلطیوں کی اصلاح کرتے۔ اور بعد میں ہم سے بیعت لیتے۔ لیکن وہ اس کے برخلاف ایسی بات کو جو ان کے نزدیک غلط ہے اس طرح سے پکا کرتے ہیں کہ تم اختلاف رکھکر بھی بیعت کر سکتے ہو۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ اگر ہم ان اعتقادات میں غلطی پر ہیں۔ تو وہ ہماری اصلاح کرنے کے بعد بیعت کے لئے کہتے۔ اب جبکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک ایسی بات کو جو ان کے نزدیک غلط ہے صرف بیعت کی خاطر پکا کرتے ہیں اور اصلاح کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہرگز مصلح موعود نہیں۔ ہاں مصلح موعود وہی ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح پر مامور ہو۔ اور تمام ایسی باتوں کی جو اس کے نزدیک غلط ہوں۔ اصلاح کرنے کے بعد لوگوں سے بیعت لے۔

انجمن ... انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے بعض ٹریکٹ شائع ہو چکے

نمازوں کی علیحدگی

صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں لکھا گیا تھا کہ جماعت میں نمازوں کی علیحدگی ایک خطرناک تفرقہ کا سامان ہے۔ ... اور مریدین کو سمجھایا جائے۔ کہ جتنی الوسع جمعہ کے خطبوں میں احمدیوں کو منافق ... یہودی۔ ملعون کے خطاب نہ دیا کریں۔ افسوس کہ اسپر جو کچھ کار روائی ہوئی وہ یہ ہے کہ لاہور میں بھی نماز الگ کرلی گئی۔ بمبئی میں شیخ یعقوب علی نے جا کر یہی تفریق ڈالدی اور متعدد مقامات سے یہی خبریں آ رہی ہیں۔ ... کے لئے جو نمونہ خطبہ جمعہ کا ہے وہ بھی ایسا ہے کہ شاید ... اشخاص کو گالیاں دینا ہی ... حضرت ... علیہ السلام کی غیر حاضری میں بچھڑو کی پرستش ... کی مثال میاں صاحب نے اپنے ۲۹ مئی کے خطبہ میں دی ہے۔ جسکو الفضل نے ۴ جون کے اخبار میں شایع کیا ہے۔ "جسطرح ہمارے چند آدمیوں نے چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور کی بیعت کی ہوئی تھی۔ اس لئے آپ کے سامنے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ادہر آپ کی آنکھیں بند ہوئیں۔ اور ادہر انہوں نے ٹریکٹ شائع کر دیا۔ یہ کام ہمیشہ جھوٹے ہی لوگوں کا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر وقت نیش زنی کے منتظر رہتے ہیں۔ جہاں انکو موقعہ ملتا ہے وہیں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں۔ سچے آدمی کبھی ایسا نہیں کرتے۔"

یہ شیریں کلامی کا نمونہ ان لوگوں سے جو پہلے ہی ... منافق فاسق کے سوائے بات نہیں کرتے۔ کیا کچھ نہیں کر دکھائیگا۔ ... افسوس کہ انکو یہ ہدایت نہیں کی جاتی کہ اگر کوئی شریر ہے۔ تو کم از کم چند دن اس کے معاملہ میں خاموشی سے انتظار ہی کر لیا جائے۔

ٹریکٹ پر بار بار یہ اعتراض کرنا کہ خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد ان خیالات کا اظہار کیا گیا پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ اب ... ہم کئی دفعہ زیادہ مرتبہ بتا چکے ہیں کہ ٹریکٹ میں وصیت کی بنا پر جن خیالات کا اظہار ہے وہ وہی ہیں جو ریویو آف ریلیجنز انگریزی ... میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ظاہر کر دیئے گئے تھے۔ صفحہ ۱۹۲ کے آخری الفاظ یہ ہیں "آپ کی یہ وصیت ہے کہ جس شخص کے راستباز ہونے پر چالیس مومن شہادت دیں۔ وہ لوگوں سے بیعت لیتے رہیں"۔ انگریزی میں یہاں لفظ ... ہے جس کے معنے غیر احمدیوں کو احمدی بنانے کے ہیں۔ لیکن انتظام سب ایک انجمن کے سپرد کیا گیا جس کا نام صدر انجمن احمدیہ ہے۔ اور جو قائم ہو چکی ہے۔ اب ٹریکٹ میں یا ان دو خیالات کا اظہار ہے یا کفر و اسلام کے مسئلہ کا جس کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح نے کر دیا تھا۔ کہ انہوں نے اس مسئلہ کو نہیں سمجھا۔ پھر معلوم نہیں ٹریکٹ میں وہ کونسی نئی شرارت ہے۔ شاید یہ کہ امیر کے انتخاب کے لئے شورے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور یہ لوگ خود غور کریں۔ کہ ادہر خلیفۃ المسیح کی آنکھیں بند ہوئیں۔ ادہر مولوی شیر علی کو جو حضرت صاحب کے لاہور آکر ٹکٹ جہاز خریدنے کے لئے رخصت بھی ہو چکے تھے۔ روک دیا گیا کیا یہ حرکت انہی الفاظ کے ماتحت نہیں آتی۔

پھر جو کچھ سفیانہ گالی گلوچ الحق اور الحکم میں ہوتا ہے۔ کیا یہ صاف سمجھا نہیں جائیگا۔ کہ وہ بھی میاں صاحب کے منشاء سے ہی ہو رہا ہے۔ ورنہ آخر کسی وقت انہیں روکنا تو چاہیئے۔ ان تحریروں سے احمدی قوم کی وقعت جس طرح پر کم ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ افسوس کہ اس کا احساس نہیں رہا۔ پھر بالمقابل اگر پیغام صلح میں اتنا بھی لکھدیا جائے۔ کہ میاں صاحب نے فلاں معاملہ میں غلطی کی ہے۔ تو مریدین ہاتھ منہ جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ وہ اصول اسلام کا کہاں گیا کہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔ جو اپنے لئے اس سے بڑھکر دوسروں کے لئے کیوں پسند کیا جاتا ہے۔ کاش اب بھی ہمارے دوست اس فحش کلامی اور تیز بیانی کے سلسلہ کو بند کر کے ... اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ اور جو مقابلہ کرنا ہے اس نیک کام میں کر کے دکھا لیں۔

چند ضروری باتیں

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے دن ایک گروہ کثیر کے لئے یہ بات ... کسی کلمہ گو کو سوائے انکے جو کفر بواح کا مرتکب ہوں کافر کا لقب استعمال کریں ... قوم نے اگر میاں صاحب کو پیر مان لیا تو وہ ان غلط اعتقادوں میں گرفتار ہو جاوینگے۔ جو کہ بدقسمتی سے میاں صاحب کے ہو چکے ہیں۔ اور جو کہ نہ حضرت مسیح موعود کے تھے۔ اور نہ خلیفۃ المسیح کے چنانچہ میاں صاحب نے اس خوف سے کہ شاید اختلاف اعتقاد کی وجہ سے لوگ بیعت نہ کریں۔ اس وقت نہایت ہوشیاری سے اعلان کر دیا کہ بیعت میں مسلمانوں کو کافر کہنا کوئی شرط نہیں۔ بہت سے ہمارے دوستوں نے صرف اسی دھوکہ میں آکر بیعت کرلی لیکن آج تین ماہ نہیں گذرے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کثرت سے بیعت کردہ لوگ ساری اسلامی دنیا کو کافر سمجھ رہے ہیں۔ اور اس طرح سے اس حدیث

غیراحمدیوں کو دلایا کرتے تھے۔

اخبار الفضل لکھتا ہے کہ لاہور کے احباب نے مولوی محمد علی صاحب کو امیر مانکر اب خود پیرپرستی شروع کر دی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو پیر مانکر پہلے چھ سال پیرپرستی کرتے رہے ہیں۔ ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ امیر تو ہم خود میاں صاحب کو بھی ماننے کے لئے تیار تھے۔ پھر اگر امارت میں اور پیرپرستی میں کچھ فرق نہیں تھا۔ تو میاں صاحب نے اسے منظور کیوں نہ کر لیا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تو کبھی انجمن کے قوانین میں مطاع ہونیکی شرط نہ لگوائی تھی نہ حضرت مسیح موعود کی جگہ اپنا نام لکھوایا تھا۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح میاں صاحب کی طرح گدی نشین ہوتے۔ تو وہ بھی یہی خواہش کرتے۔ اور انکا نام مسیح موعود کی جگہ انجمن کے قوانین میں لکھا ہوتا۔ اور آج مسیح کا نام نہ کاٹنا ہوتا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا نام میاں صاحب کو کٹوانا پڑتا۔

اخبار الفضل اپنے صفحات میں رات دن حضرت مسیح موعود کے نام کے ساتھ نبی اللہ لکھتا ہے۔ اور ربانی من بعدی اسمہ احمد کی غلط تفسیر لکھتا ہے۔ اور بالمقابل دوسرے گروہ کی نسبت یہ کذب شائع کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود پر ایمان نہیں لاتے نہ ایمان لانے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اس کذب بیانی سے وہ حق کو چھپا نہیں سکتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود اعظم ترین مجددین اسلام میں سے تھے لیکن حضرت نبی کریم کے متعلق جو حفظ مراتب حضرت مسیح نے خود ملحوظ رکھے ہیں۔ ان کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے جیسے کہ بیکو اس کے مقام سے گھٹانا گناہ ہے بڑھانا بھی گناہ ہے۔

(۱) اخبار الفضل کے مالک میاں صاحب خود ہیں۔ اس اخبار میں میاں صاحب کو فخر رسل کر کے لکھا جاتا ہے۔ یہ وہ خطاب ہے جو کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کرنا بجا ہے۔ چہ جائیکہ ایک غیر مامور انسان کے لئے اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کو غلو سے بچاوے۔ آمین۔

(۲) ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو معاذ اللہ ایک معمولی نیک آدمی سمجھتے ہیں۔ اور ... اس تحریر کو جو ازالہ اوہام میں حضرت اقدس نے لکھی ہے اور جسکی نقل ہم نے اخبار پیغام صلح میں شائع کی تھی بار بار ایڈیٹر الفضل لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اور دھوکا دینا چاہتا ہے ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود کو مجدد وقت امام زمان اور وہ مجدد جسکی نسبت خاص طور پر احادیث میں ذکر ہے۔ اور جسکو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود و مہدی مسعود کا خطاب دیا ہے مانتے ہیں۔ اور ... محدثیت کا بھی یقین کرتے ہیں۔ ہاں ہم غلو نہیں کرتے اور جو میاں صاحب نے مذہب نکالا ہے۔ ... کی طرح حقیقی نبی جو کہ حضرت اقدس کا اپنا دعویٰ نہ تھا نہیں مانتے اور نہ ہی آپ کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔

(۳) الفضل حضرت مسیح موعود پر بار بار نبی اللہ کا لقب استعمال کرتا ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود نے بار بار اپنی جماعت کو ایسا کہنے سے روکا ہے کیونکہ اسمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے اور لا نبی بعدی کی حدیث صحیح کے یہ بالکل خلاف ہے۔ الفضل کہتا ہے کہ اللہ نے ایسا کہا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ نے تو انت منی وانا منک بھی کہا۔ پھر کیا ایسے مسیح کی طرح حضرت کو خدا بھی کہدو گے۔ خدارا اس مرض سے بچو۔ ورنہ دور جا پڑو گے

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتب بکڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے یا وی پی منگوانے پر ارسال خدمت ہو سکتی ہیں۔

مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین ... ۱۲ / کلمات طیبات ... ۱/
اسوہ حسنہ ... ۸/ البشریٰ حصہ اول ... ۴/
البشریٰ حصہ دوئم ... ۴/ مکاشفات ... ۴/
نماز مترجم ... ۱/ عصمت انبیا ... ۴/
غلامی ... ۳/ بنگال کی دلجوئی ... ۱/
صحیفہ آصفیہ الموسوم بہ تبلیغ بحضور نظام ... ۴/ خیمہ آسمانی تصدیق امام ربانی ۱/
مادہ فانی ... ۳/ التوحید ... ۱/
پیغام صلح ... ۱/ آیات الٰہی فی رد خرافات امت مرزائی ۱/

Attitude of Muslims toward British Government.
An Epistle to the Turks
رباعیات ... ۱/ کرشن اوتار ... ۱/
Conciliation of Bengal
اسرار ربانی ... ۲/
بدرِ کامل ... ۲/
خورشید عاقل ... ۱/

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

حقوق طلب عورتوں کا تشدد:۔ جلسہ رقص و سرود کی حفاظت (لنڈن ۹ جون) جنگجو حقوق طلب عورتوں نے بیان کیا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی اس تہدید آمیز کارروائی سے جو عورتوں کی انجلسی اور سیاسی انجمن کے خلاف کی گئی ہے۔ بالکل نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ ان کے چندہ دینے والوں میں خود وزرا اور دوسرے ذی اثر اصحاب بھی شامل ہیں۔ بلکہ اس کارروائی نے ان کے اینارسند کو اور تقویت پہنچائی ہے۔

شاہی رقص و سرود کے مہمانوں کی حفاظت کے لئے خاص احتیاط کی جائیگی تاکہ جلسہ میں حقوق طلب عورتیں کسی قسم کی تشویش اور بے چینی پیدا نہ کر سکیں پولیس کی ایک جماعت کے سپاہی اندرون کمرہ میں متعین کئے جائیں گے اور داخلہ کے ٹکٹ چار چار جگہ دیکھے جائیں گے۔

اٹلی میں عام اسٹرائیک:۔ (لنڈن ۹ جون) معلوم ہوا ہے کہ اٹلی میں ایک عام اسٹرائیک ہوئی ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اتوار کے روز انکونا میں سپاہیوں نے مظاہرہ کرنے والوں پر فیر کئے جس سے دو شخص مر گئے مظاہرین فوج کی کمپنیوں پر جو انتظام کو باقاعدہ رکھنا چاہتی ہیں۔ لعنت ملامت کر رہے ہیں۔ روما میں بھی بہت سے لوگوں نے اسٹرائیک کر دی ہے مگر اکثر دکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ ملک کے اکثر شہروں میں اسٹرائیک کا ہڑتال کرنے والوں نے انکونا میں ریلوے کے سلسلہ کو منقطع کر دیا اور ایک عام ریلوے ہڑتال کا ہونا قرین قیاس سمجھا جاتا ہے۔

میں ہڑتالیوں نے پولیس پر پتھر اور اینٹیں برسائیں۔ آخر کار پولیس مجبور ہو کر ریوالور کے فائر کئے جس سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

نیوزیلینڈ میں ہندوستانی:۔ (لنڈن ۹ جون) اخبار ٹائمس کو ویلنگٹن سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ماسی نے ایک ڈیپوٹیشن کے جواب میں کہا کہ میں غالبا آئندہ سشن میں ایک ایسا مسودہ پیش کرونگا جس کی رو سے ہندوستانیوں کو نیوزیلینڈ میں آنے سے روک دیا جائیگا۔

وانکوور میں ہندوستانی۔ ترک خورد و نوش کا خیال ترک کر دیا گیا (وکٹوریہ ۹ جون) کوماگاٹا مارو کے ہندوستانیوں نے ترک خورد و نوش کا خیال ترک کر کے محکمہ ترک وطن کے افسروں سے کھانے پینے کی چیزیں طلب کیں جنہوں نے فوراً وہ اشیا مہیا کر دیں۔ لائنڈ کا ایجنٹ مالکان جہاز کی طرف سے اس سوال کے جواب کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ آیا معاہدہ کی باقی رقم ہندوستانی مسافروں سے وصول کر لی جائے جو اسکی ادائیگی پر آمادہ ہیں۔ معلوم نہیں گورت سنگھ کا کیا ارادہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ماہ جولائی میں مگر کوماگاٹا مارو کو براہ راست کلکتہ سے لانیکا انتظام کر رہا ہے۔ اور ان ابتدائی سفروں کی کامیابی کی صورت میں مستقل طور پر ۲ ہزار ٹن کا جہاز تیار کرانا چاہتا ہے۔ کوماگاٹا مارو کے کپتان کے مالکان جہاز کو مطلع کیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو واپس جاپان لانے کی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

وکٹوریہ ۱۱ جون۔ وزیر داخلہ کینیڈا نے میسور کے نام اس مضمون کا تار بھیجا ہے کہ گورنمنٹ قانون تارکان وطن کو نافذ کرنا چاہتی ہے اور یہ توقع ظاہر کی جاتی ہے۔ کہ اگر اس قانون کی عدالت میں مناسب طور سے تائید و حمایت کی گئی تو گورنمنٹ اس مسئلہ کو برٹش نوآبادکاروں کی مرضی کے مطابق حل کر سکے گی۔ تارکان وطن اب پھر عدالت تحقیقات کے روبرو اپیل کر رہے ہیں۔ جو ۲۰ ہندوستانیوں کو جو کینیڈا میں واپس آئے ہیں اترنے کی اجازت دی گئی ہے۔ باقی ۳۵۴ میں سے غالباً کسی کو بھی اترنے نہ دیا جائیگا۔

گورنمنٹ البانیہ کی مستعدی:۔ (درازو ۱۰ جون) باغیانہ تحریک کو حتی الوسع جلد فرو کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک ساتھ تین اطراف یعنی الیسو دراند اور ریلونا سے باغیوں پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو غالباً اسی ہفتہ کے اندر شروع ہو جائیگی۔ باغی بین الاقوامی کمیشن کے ساتھ پھر نامہ و پیام شروع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پرنس ویڈ اور ان کی بیگم صاحبہ نے آج البانوی سپاہ کا معائنہ کیا۔ پبلک اور فوج نے ان کی تشریف آوری پر نہایت زور سے چیرز دیئے۔

یونانی مظالم کی تحقیقات:۔ (لنڈن ۱۰ جون) طلعت بے ترکی وزیر داخلہ یونانی مظالم کی تحقیقات کرنے اور امن بحال کرنے کے لئے سمرنا کو روانہ ہوئے ہیں۔ بابعالی نے یونانیوں کو یقین دلایا ہے کہ دولت عثمانیہ میں یونانیوں کی حفاظت کا حتی الامکان خیال رکھا جائیگا۔ سمرنا کے تمام یونانی گرجے اور سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔

کپتان پولیس کی موقوفی (صوفیہ ۱۰ جون) گورنمنٹ نے کپتان پولیس کو اس جرم میں موقوف کر دیا ہے۔ کہ اس نے عوام کے یونانی گرجا پر قبضہ کر لینے کے متعلق احتیاط سے کام نہ لیا تھا۔

تبت کے متعلق گفتگو۔ (لنڈن ۱۰ جون) ریوٹر کو معلوم ہوا ہے ... ہنوز تکمیل کو نہیں پہنچی۔ چین نے بعض نئے مسائل پیش کئے ہیں۔ جو موجب توقف ثابت ہو رہے ہیں۔

اطالیوں کا ایکا۔ (لنڈن ۱۰ جون) مظاہرہ کرنے والوں میں سے ایک مقتول اور ایک زخمی ہوئے۔ تورن کے ہنگامہ میں پولیس و فوج کے پچیس سپاہی مجروح ہوئے۔ روما میں سپاہ نے ہوا میں گولی چلا کر مجمع کو منتشر کر دیا۔ لیکن ابتدا میں اس فساد میں بھی کئی آدمی زخمی ہوئے۔ اینکانو نے اٹلی میں کئی جگہ ٹرینیں جو پتھر و آہنی سلیپر لدے تھے۔ روک لیں۔

مکسیکو کی کیفیت:۔ (واشنگٹن ۱۰ جون) گالوسٹن اور بالٹی مور میں جو اسلحہ باغیان مکسیکو کے لئے جہاز پر بار کئے جاتے تھے۔ مجلس وزارت نے ان کے بار کرنے کی ممانعت کر دی۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

پولیٹیکل تلاشیاں:۔ کلکتہ میں چند اور پولیٹیکل تلاشیاں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک کمپنی کے منیجر کی دکان اور گھر کی بھی تلاشی ہوئی مگر کوئی قابل گرفت چیز نہ ملی۔

مندر کا انہدام:۔ چیٹاگانگ کا تار مظہر ہے۔ کہ چند مسلمان قلی ایک مندر کو گرا کر مورتی کو دوسری جگہ لے گئے۔

مہنت کا مقدمہ قتل:۔ سشن جج آرہ نے مہنت اور اس کے نوکر کے مقدمہ قتل کی سماعت کی تاریخ ۷ جون مقرر کی ہے جمنا داس جس نے ترمبنی نامی ایک شخص کو مہنت کا چیلہ بنایا تھا۔ گرفتار کر کے ۹ جون کو مسٹر ایل این رائے مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے مقدمہ کی تحقیقات کی تاریخ بعد میں مقرر کی جائیگی۔

مقدمہ لائیبل:۔ جے۔ ڈی۔ ٹھیکیدار نے بمبئی میں سانجھ ورتمان کے خلاف لائبل کا جو مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس میں ایڈیٹر و پروپرائٹر نے معافی مانگ لی۔ لہذا مقدمہ واپس لے لیا گیا۔

لارڈ منٹو آنجہانی:۔ لیڈی منٹو نے اپنے شوہر کے انتقال پر بمبئی کارپوریشن کے رزولیوشن ہمدردی کا شکریہ ادا کیا۔

ڈھاکہ مقدمہ وقف:۔ مقدمہ ہذا میں ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ نے آنریبل مسٹر غزنوی اور ان کے بھائیوں کو وقف کی تولیت سے علیحدہ کر کے مٹی کو وقف کا ریسیور مقرر کیا تھا۔ ہائیکورٹ نے ریسیور کے بارہ ڈسٹرکٹ جج کا حکم منسوخ کر کے تا فیصلہ ہائیکورٹ سے اپیل کا فیصلہ نہ ہو۔ کلکٹر میمن سنگھ کو ریسیور مامور کیا ہے۔

گرفتاری:۔ کلکتہ میں ایک مارواڑی کسی اور کے نام سے جعلی تار بھیجنے کے الزام میں ماخوذ ہوا ہے۔

مہلک حادثہ:۔ ہیورکی کان کے ہکاکس شافٹ میں ہوائی بلاسٹ کے پھٹنے کا ایک اور حادثہ واقع ہوا۔ تین قلی مر گئے۔ اور ۲۰ سخت مجروح ہوئے۔

پیٹرولیم کے بھڑک اٹھنے کا حادثہ:۔ سیمن سنگھ (بنگال) میں ایک پوسٹ آفس کلرک کی بیوی۔ لڑکا اور لڑکی پیٹرولیم کے کنستر کے ایک سوراخ بند کرنے کے دوران میں کنستر کے پیٹرولیم کے بھڑک اٹھنے سے سخت مجروح ہوئے۔ کلرک اور ایک ہمسایہ بھی جو اس موقعہ پر موجود تھا بری طور پر جل گئے۔

غبن کا مقدمہ:۔ ڈک نامی ایک یورپین پر لکھنؤ میں تغلب کا مقدمہ دائر ہے کہ ایک بالو ایک ہزار روپے پر فروخت کر کے بالو کے مالک کو صرف چھ سو روپیہ دیئے۔

ولائتی ڈاک:۔ پریزیڈنٹ بین الاقوامی ایوان تجارت قاہرہ نے ایوان تجارت بمبئی کو لکھا ہے۔ کہ قاہرہ کی مجلس تجارت ہفتہ میں دو مرتبہ ہندوستانی ڈاک کے موید ہے کراچی ایوان تجارت نے اس تائید کا شکریہ ادا کیا ہے۔

ساہوکارا بڈیکانگ:۔ بمبئی کے گجراتی اخبار اس خبر پر بڑی خوشی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ مشہور گریہم کمپنی بمبئی کے مسٹر لیمر گریہم حضور والیسرائے کے ایڈیکانگ مقرر ہوئے ہیں مگر یہم کمپنی ایک صدی سے بمبئی میں قائم ہے۔ ہندوستان میں اول ہی اول یورپین جنٹلمین کا بطور ایریزی ایڈیکانگ ہوا۔ یہ پہلا ہی واقعہ ہے۔

پریس اور اخبار کی تاریخ:۔ مسٹر سنیال متعلق محکمہ ریکارڈ گورنمنٹ ہند ہندوستان کے چھاپے خانوں اور اخباروں کی تاریخ قلمبند فرمائینگے سرکار ساڑھے سات ہزار روپیہ کی امداد دیگی پانچ پانچ سو صفحہ کی چار جلدی ہونگی۔ مرتب ہونے پر سر ونلیشیائن کی خدمت میں برائے ملاحظہ روانہ کی جائیگی۔

پتھروں کا برسنا۔ اخبار کیسری رقمطراز ہے ٹریننگ کالج دھولیا کے صحن سے باورچی خانہ تک رات دس بجے پتھر برسنے لگے ...

ہیں۔ لیکن چوٹ کسی کو نہیں آتی ضعیف الاعتقاد اس کو بھوتوں کا کام سمجھتے ہیں۔

قیدیوں کی تعداد:۔ بنگال کے قیدخانوں میں گذشتہ سال ۱۰۶۱۱ قیدی تھے۔ اور ۱۹۱۲ء میں ۱۰۰۹۱ قیدی تھے۔

سپاہی کو سزا:۔ کلکتہ میں ایک کانسٹیبل کو اس بناء پر کہ اس نے ایک کرایہ کی گاڑی کو روک کر زبردستی کچھ وصول کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے پولیس کانسٹیبل کو ایک ماہ کے لئے بڑے گھر بھیجدیا۔

فوجی افسروں پر مہلک حملہ:۔ مانگلشین لکھتا ہے کہ ارسٹ کے تین سپاہیوں کو میجر رسالدار غلام محی الدین پر مہلک حملہ کرنے کے باعث فورٹ ولیم کلکتہ کی عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ مگر رسالدار میجر کے سوتے وقت مذکورہ بالا سپاہی بستر سے کوئی چیز اٹھا لینا چاہتے تھے۔ میجر صاحب کے بیدار ہو جانے سے آپس میں سخت لڑائی ہوئی تھی۔

مفلسی کو موت پر ترجیح:۔ موضع کالوکا ٹھی ضلع فریدپور کا ایک نوجوان مفلسی کی وجہ سے مرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے ۸ سالہ بچے کی کیا حالت ہوگی اسی خیال سے اول کو ہلاک کیا اور پھر خود پھانسی پر لٹکنے کو تیار ہو گیا لیکن مجسٹریٹ نے پھانسی کے بجائے اس کو عمر بھر کے لئے کالے پانی بھیجدیا۔

بصرہ میں طاعون عازمان حج کو انتباہ:۔ کراچی ۱۰ جون برقی پیغام مورخہ ۳ جون جو گورنمنٹ بمبئی سے موصول ہوا ہے عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

پولیٹیکل ریزیڈنٹ مقیم ترکی عرب سے ذیل کی مراسلت مورخہ ۲۹ مئی موصول ہوئی ہے۔ محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے۔ کہ بصرہ میں ۲۵ مئی کو طاعون کے مشتبہ کیس ہوئے۔ اس کے بعد ۲۷ کو ۴ کیس ہوئے۔ جنہیں سے ۳ مہلک ثابت ہوئے۔ اس لئے میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ کہ مرض طاعون کی موجودگی تک عازمان حجاز کی آمد و رفت بند رہے۔ براہ مہربانی عازمان حجاز اور دیگر اشخاص کو اس سے مطلع کر دیجئے۔ اور بصرہ کی طرف آنے والے حاجیوں کو کوئی پاسپورٹ نہ دیجئے۔

یورپین پولیس افسر کی مفقود الخبری:۔ انسپکٹر چیمبرلین جو واٹرلو پولیس سٹیشن کلکتہ سے متعلق تھا۔ دفعتہً غائب ہو گیا۔ اور اب تک اس کا پتہ نہیں لگا۔ ممکن ہے کہ وہ دریا میں غرق ہو گیا ہو۔

سزا:۔ رامچندر راٹھ کو سب ڈپٹی مجسٹریٹ کی توہین کے جرم میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ کی عدالت سے تین ماہ قید کی سزا ہوئی۔

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ مورخہ ۲۱ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۶ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۲

بلادِ عربیہ میں تبلیغ اسلام

جناب حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب کا خط

پورٹ سعید سے

مکہ معظمہ کی پہاڑیاں

جب ہمارا جہاز عرب کے کنارے کنارے عدن سے گذر کر بحیرہ قلزم میں جا رہا تھا۔ ادھر عرب اور دوسری طرف افریقہ کی پہاڑیاں دکھائی دیتی تھیں۔ یورپین خواتین اور مرد لڑکے اور لڑکیاں ہاتھوں میں دوربینیں لئے ہوئے نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ لیکن پہاڑیاں ایسی سڑی ہوئی تھیں۔ کہ کہیں کوئی گھاس کا تنکا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ چہ جائیکہ کہیں جھاڑیاں یا بیل بوٹے ہوں۔ سبزی اور درختوں کا نام و نشان نہ تھا۔ چھوٹے چھوٹے پہاڑ اور ٹیلے برہنہ کھڑے تھے اور بالکل سنسان تھا۔ نہ کوئی پرند اور نہ چرند دیکھنے میں آتا تھا۔ غرض ایسا ویرانہ تھا۔ کہ اُلّو بھی وہاں نہ بولتے تھے۔ تمام کے تمام ہی کہتے تھے کہ کس قدر دلچسپی سے خالی یہ ملک ہے۔ جس کے دربان اپنی حالت زار اور برہنگی سے اندرون ملک کی حالت کا نقشہ زبان حال سے بیان کر رہے ہیں۔ لیکن مجھے دیر تک ان ننگی ویران پہاڑیوں کے نظارے سے لطف آتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی زبردست طاقت کا وہ ثبوت ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت ان سے ظاہر ہوتی ہے۔

بیشک یہ ملک دلچسپی سے خالی ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ کالے کلوٹے پہاڑ اندرون ملک کا نقشہ بیان کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ان کے پیچھے ایک بڑا وسیع صحرا ہے۔ جس کی ریت سینکڑوں میلوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں آب و گیاہ نہیں ملتا۔ جہاں بارش اور بارش کے نتائج مفقود ہیں۔ ایک بھیانک بیابان ہے۔ جس میں دور دراز تک پرند چرند نظر نہیں آتے وہ ایک ایسا قطعہ ہے۔ جہاں شدت گرمی سے رہی سہی چیزیں بھی ہلاک ہو جاتی ہیں۔ سموم جب چلتی ہے تو حیوان اور انسان کے لئے زندگی حرام ہو جاتی ہے اور جو سموم کی روح افسا تپش سے بچنے کا کوئی سامان ہو جائے تو آندھی کی وجہ سے آدمی اور حیوان ریت کے نیچے دب جاتے ہیں۔ اس کے وحشت ناک ویرانے میں درندے بھی ہیں۔ جو خوراک نہ ملنے کی وجہ سے بہت ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ اور درندوں سے بچ نکلیں۔ تو عرب کے لوگ خود ایسے خطرناک وحشی خونخوار کہ اللہ کی پناہ۔ غرض یہ ہے کہ اس ملک کی ریت اور زمین اس ملک کا پانی اس ملک کی مہلک ہوا اس کے درندے اور اس کے انسان سب کے سب اپنے اندر ایسے سامان رکھتے ہیں۔ کہ اس ملک کی طرف انسان تو کیا۔ اس کے خیال کو بھی جنبش نہ ہو۔ پھر وہ جزیرہ نما قریباً سب طرف سے سمندر سے گھرا ہوا۔ اس کے سامنے افریقہ کی پہاڑیاں۔ جو عرب کی پہاڑیوں کی طرح بالکل ویران اور ایک وسیع صحرا کی خبر دینے کے لئے کھڑی ہیں۔ یہ سب وحشت کے سامان موجود۔ تجارت کے سامان مفقود۔ وحشت اپنے زوروں پر۔ سیاست کی عدم موجودگی۔ اور جان و مال معرض خطر میں۔ اور ایسے حالات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں بسیرا لیتے ہیں اور ذیل کی دعا کرتے ہیں

واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد امنا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام ...... رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ

کیا اس وحشتناک جگہ کو امن کا گھر بنانا کسی انسان کا کام ہو سکتا ہے۔ کیا اتنے بڑے ملک سے پشتوں کی بت پرستی کا دور کرنا انسان کی طاقت میں تھا۔ کیا ایسے دلچسپی سے خالی ملک کو مرکزی مقام بنانا انسان کے بس میں تھا۔ کیا دنیا کے اطراف میں بسنے والے لوگوں میں یہ تحریک کرنا بشری طاقت میں ہے۔ کہ چلو ایک ویران ملک کی سیر کو چلیں۔ جہاں کوئی آرام بھی میسر نہیں۔ جہاں جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ یہ دعا ایک ظاہر بین آنکھ کے لئے اور مادہ پرست دل کے لئے نہایت ہی غیر معقول اور تعلیق بالمحال ہے اور یقیناً انسان کے اختیار میں نہیں کہ اپنی اس خواہش کو پورا کر سکے۔ اگر یہ کبھی پوری ہو جائے۔ تو ایک ایسی ہستی کے زبردست ہاتھ سے ہو سکتی ہے۔ جو تمام کائنات کے ذروں پر تصرف تام رکھتی ہو جو مخلوقات کے دلوں پر قبضہ رکھتی ہو جو مقلب القلوب ہو کہ ایک ویرانہ کو دنیا کا مرکز بنا دے۔ اگر اس مرکز میں آرام ہوتا۔ عیش و عشرت کے سامان ہوتے۔ نظام ملکی خاطر خواہ ہوتا۔ نظارہ دلکش ہوتا۔ تو اس کے مرکز ہونے کی کوئی صورت بھی۔ لیکن ان تمام امور کی غیبت میں تمام اطراف میں انسانوں کے دلوں کو ایسی پاک تحریک سے بھرپور کر دیا ہے۔ کہ دنیا بھر کے مسلمان اپنے اپنے وقت پر اس مقدس ابراہیمی یادگار کے دیکھنے اور اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرتوں کا مشاہدہ کرنے اور اس کے علم حکمت طاقت قدرت وجبروت پر ایمان حاصل کرنے کے لئے مستانہ وار جا کر اس کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ یہ یقیناً خدا تعالیٰ کا زبردست ہاتھ ہے۔ اس کا تصرف تام ہے۔ اس کی قدرت کاملہ ہے۔ جس نے یہ سب کچھ کیا ورنہ انسان کی کیا مجال جو اپنی ایسی خواہشات کو خود پورا کرے جو مشکل اور محال ہوں۔ قرآن کریم کے دلایل پر منطق جان قربان ہو کیسے پکے دلایل ہوتے ہیں۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جو ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہے۔ اور دعا کے قبول ہونے پر بین دلیل ہے۔

خاکسار صدر الدین

از پورٹ سعید ۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۴ء

اسلامی مساوات کے حامی آگے بڑھیں

معزز معاصر نور اپنی ۱۰ جون کی اشاعت میں رقم طراز ہے کہ کٹھیاواڑ میں ایک دوست نے ہمیں نہایت ہی اچنبھے کی بات بتلائی۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اس علاقہ میں ایسے کائستھ پائے جاتے ہیں۔ جو مسجد میں جا کر برابر نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں۔ کلمہ توحید کے قایل ہیں۔ مگر نام ہندوؤں کے اور رشتہ داریاں بھی ہندوؤں کے ہاں۔ وہ لوگ مالدار اور ذی عزت ہیں۔ اب بعض لوگ آمادہ ہیں۔ کہ اگر اچھے مسلمان ان کے ساتھ رشتہ ناطہ باقاعدہ شروع کر دیں۔ تو ہم اپنے ہندو رشتہ داروں سے قطع تعلق کر دیں گے اور اپنے آپ کو باقاعدہ ایک قدیمی مسلمان کی حیثیت میں لے آئیں گے۔ کون نہیں جانتا کہ جب تک ان کے رشتے ناطے ہندوؤں کے ساتھ ہیں خواہ کتنی ہی نمازیں پڑھیں۔ پھر بھی وہ خطرہ میں ہیں۔ مگر اس وقت کسی مسلمان نے اس ضروری بات پر توجہ نہیں کی۔ کہنے کو تو مسلمان جب کسی غیر مسلم کو مسلمان بناتے ہیں۔ تو اس وقت زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔ کہ جیسی مساوات اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں نہیں۔ حقیقت میں یہ بات بھی صحیح ہے از روئے اصول اگر آج ایک بھنگی مسلمان ہو جائے۔ اور وہ اپنے تقویٰ و طہارت سے متقی ہو جائے۔ تو ایک سید کو اپنی لڑکی دینے میں کوئی عذر نہ ہوگا اسلام کا روحانی قانون اس امر پر مہر لگا رہا ہے آج ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ سلطان ٹرکی اگلی صف میں کھڑا ہو اور بھنگی سے مسلمان سب سے اخیر قطار میں۔ یہ بے نظیر مساوات آپ اسلام میں ہی پائیں گے ہی مساوات کا ہی تو یہ کرشمہ تھا۔ جو نوجوں کی نوجوں کو بے پایاں سمندر کی لہروں کے زور سے بہائے گیا۔ پہاڑ آئے مگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ملک آئے خس و خاشاک کی طرح بہ گئے۔ قومیں کی قومیں بھسم ہو گئیں۔ اور نصف صدی کے اندر ہی اندر ہند و چین۔ سپین۔ افریقہ۔ عرب وغیرہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نعرہ سے گونج اٹھا۔ یہ کیوں ان لوگوں کا اخلاص اور اسلام کا سنہری اصول مساوات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ جس کو مسلمان بناتے تھے کلمہ پڑھا کر اسے ویرانہ میں نہیں پھینک دیتے تھے۔ بلکہ وہ کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد نو مسلم کو اپنے گوشت کا پوست سمجھتے تھے۔ اور ایسے بے زر بے گھر بے در نو مسلم کے ساتھ رشتہ ناطہ کر کے اسلام کی مساوات کا عملی ثبوت دے کر اسے ہمیشہ کیلئے گرویدہ کر لیتے تھے

ہم میں اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ کہنے اور کرنے میں ہوتا ہے ۔

* * * * * * * * * * * * * * *

قرآن کریم میں عمدہ نصائح ہیں اور جس کے لانے والا ان پر عمل کر کے ... میں فائز المرام ہوا۔

اوّل اوّل جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو انہوں نے بھی ہندوؤں کی دیکھا دیکھی کرا ایک شرافت خریدی اور قنوجیئے برہمنوں کی طرح اپنے سے علاوہ اور سب کو ملیچھ سمجھنے لگے۔ اگر کوئی اچھے سے اچھا غیر مسلم بھی مسلمان ہو جائے تو ایک لونے سے ادنےٰ مسلمان بھی بخوشی اس کے ساتھ رشتہ ناطہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بتلائیے جب بصورت حال یہ ہو تو کیا ضرورت ہے کہ ایک غیر مسلم محض گیدڑ والا پروانہ یا کاسہ گدائی کی خاطر اپنے والدین اور خویش و اقربا وطن سے الگ ہو۔ اور کس قدر ظلم ہے ایسے نام کے مسلمانوں کا جو دوست کی واہ واہ کے لئے اسے مسلمان بناتے ہیں تو صد سے زیادہ عجلت سے کام لیں اور ثواب دارین سمجھیں مگر مسلمان بنا کر اسے ابتلا کے کنوئیں میں معلق لٹکا دیں اور اسے قطعی منحوس سمجھکر اس کی شادی سے ایسے بے فکر ہیں۔ جس طرح کوئی بادشاہ اپنی سلطنت سے بے فکر ہو جاتا ہے دوستو جب تم ایک غیر مسلم کو اس کے والدین سے وطن سے گھر سے بار سے الگ اور ہمیشہ کے لئے الگ کر کے ثواب دارین حاصل کرتے ہو۔ تو پھر اس کے شادی کے معاملہ کو ثواب کی بجائے عذاب کیوں سمجھتے ہو۔ ممالک متوسط کے علاقہ میں جو سینکڑوں کاشتکار نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں۔ مگر شادی اور بیاہ اور دیگر رسومات میں ہندو ہیں۔ اگر مسلمانوں نے ان کی خبرگیری نہ کی۔ اور ان کے ساتھ رشتے ناطے نہ کئے۔ تو ان کی حالت دریا کے کنارے کے درخت کی طرح ہے۔ جو آج بھی گرا اور کل بھی۔ آریہ سماج ان کے گرد ہے۔ وہ نیم ہندو تو پہلے ہی ہیں۔ اس لئے وہ آریہ دوستوں کے قابو میں بہت جلد آ سکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے چند روز ان کے حال پر توجہ نہ کی۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ کہ وہ آریہ ہونے کا اعلان کر دیں۔ اور پھر ہم ہمیشہ کے لئے کف افسوس ملتے پڑے رہیں۔ خدا وہ وقت نہ لائے۔ آمین ٭

انتقال پر ملال

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی گئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا سب سے چھوٹا فرزند ارجمند جو گذشتہ ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء کو پیدا ہوا تھا۔ پورے چھ ماہ کی عمر پانے کے بعد ۹ جون ۱۹۱۴ء کو فوت ہو گیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کی خدمت میں نہایت ضروری التماس

سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ ہر ایک قسم کا روپیہ یعنے قیمت اخبار پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۲

خدمتِ قوم

ذیل کا لیکچر ایک اسلامی سوسائٹی کے لئے لکھا گیا تھا۔ جو امید ہے۔ کہ ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہو گا۔

حضرات! پیشتر اس کے کہ میں یہ بتاؤں۔ کہ حقیقی خدمتِ قوم کیا ہے اور آج کل عام طور پر کس بات کو قوم کی خدمت سمجھا جاتا ہے۔ میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ پہلے یہ بتا دوں۔ کہ قوم کسے کہتے ہیں۔ اور یہ کیونکر پیدا ہوتی ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ آج کل قوم کے لفظ سے بہت غلط مفہوم لیا جاتا ہے اور عام طور پر لوگ اس کے بالکل غلط معنے لیتے ہیں۔

پس میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ قوم ہمیشہ اُس گروہ یا فرقہ کا نام ہوتا ہے۔ جس کے افراد ایک خاص مذہب کے پیرو یا متبع ہوں۔ قوم کسی ترکی ٹوپی پہننے والے یا کسی کرسٹی کیپ کے شیدائی کا نام نہیں۔ بلکہ حقیقت میں قوم ایک خاص اعتقادات رکھنے والے گروہ کا نام ہوتا ہے۔ جس کے افراد ان اعتقادات کو اپنے اعمال سے سچا کر دکھائیں۔ لیکن آج اس کے بالکل برخلاف جو کوئی بھی ترکی ٹوپی پہن لیتا ہے۔ بس وہ قوم کا شیدائی اور اس کا خدمتگذار کہلانے لگ جاتا ہے۔ خواہ اسے اسلام کے احکام وارکان کی ادائیگی سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ ہو۔ آج لوگوں کو دین کی تو کچھ بھی پرواہ نہیں۔ ہاں لفظ قوم کی پرواہ ضرور ہے۔ گویا کہ ان کے خیال میں قوم اور مذہب دو جداگانہ اور متضاد چیزیں ہیں حالانکہ دراصل اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو مذہب ہی ایک چیز ہے۔ جو کسی قوم کو پیدا کرتا اسے نشو و نما دیتا اور بالآخر اسے رفعت و بلندی کے مقام پر پہنچاتا ہے۔ پس جو شخص قوم کی خدمت کرتا ہے۔ وہ دراصل اپنے مذہب کی خدمت کرتا ہے۔ لہٰذا میرا یہ مضمون خدمتِ قوم پر نہیں۔ بلکہ دراصل خدمتِ مذہب پر ہے۔

صاحبان! مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج خدمتِ قوم کے بہت غلط معنے کئے جاتے ہیں۔ کوئی شخص نیکوں کو برا کہنے۔ لوگوں میں غلط باتیں پھیلانے۔ حکام کی چاپلوسی کرنے اور انہیں جھوٹی سچی باتیں سنانے اور انکا ہر ایک بات پر سست تجویز ہمارا کہنے۔ پھر بہت رنگیں پھیلا کر پھیلا کر تقریریں کرنے اور قوم سے روپیہ وصول کر کے خود تو انہیں اپنی سنہری اور روپہلی اغراض پر صرف کرنے اور دوسرے خادمانِ قوم پر بددیانتی کی تہمت لگانے میں بہت مشاق ہو تو اسے تو آج خادمِ قوم سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور دوسرے کارکن اور حقیقی خادموں کو غدار اور بددیانت حیرانی اور تعجب کا مقام ہے کہ دنیا ایک شخص کے ظاہر اعمال چلن اور اس کے دین دارانہ کاموں سے واقفیت رکھتے ہوئے بھی ایسی ٹیڑھی راہ اختیار کرتی ہے۔ جو صراطِ مستقیم سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ آج نیک و بد کی تمیز میں بہت ہی غلط راہ اختیار کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس کی جانچ کے لئے مذہب بہت ہی اچھی کسوٹی ہے۔ جس پر کسنے سے حقیقی اور غیر حقیقی خادمِ قوم کا آسانی سے پتہ لگ جاتا ہے۔ لیکن آج اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ کوئی شخص سخت گندا اور بدمعاش ہو۔ مذہب سے وہ کوسوں دور ہو۔ لیکن مذکورہ بالا صفات اس میں موجود ہوں۔ بس وہ قومی خادم اور بزرگ ترین ہے۔

اس جگہ میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ خدمتِ قوم کی اصل حقیقت سے بھی آپ صاحبان کو آگاہ کر دوں۔ سو واضح رہے۔ کہ خدمت سے مراد کوئی ایسی نوکری ہی نہیں۔ جو ایک گھر کا مالک اپنے ملازم سے لیا کرتا ہے۔ بلکہ ایک قومی خدمت کے بہت وسیع معنے ہیں۔ اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو قوم کا سچا اور حقیقی خادم ہے۔ کیونکہ وہ جہاں قوم کی خاطر اپنے آپ کو قلیل سے قلیل معاوضہ پر بہت خلوص اور ایثارِ نفس سے کام لیکر سخت مصائب اور دکھوں میں مبتلا کرتا اور ایک دنیادار کی نظر میں ذلیل اور حقیر ٹھہرتا ہے وہیں وہ انہیں خدمات کے بدلہ میں بہت اعلیٰ مراتب حاصل کرتا اور بالآخر بمصداق سید القوم خادمہم وہ قوم کا سردار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص سچے خلوص اور ایثار سے کام لیتا اور اپنے فواید اور عیش و آرام کو قوم کی بہبودی اور برتری پر قربان کر دیتا ہے وہ دراصل اس مہندی کی طرح ہے۔ جو پیسی جاتی ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ تا خاک ہو جائے۔ بلکہ اس لئے کہ تا وہ بہت ہی خوشنما رنگ چڑھائے وہ اس صندل کی طرح ہو جاتا ہے۔ جو رگڑا جا کر اپنی خوشبو کو پھیلاتا ہے یہی وہ حقیقت ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تم میں سے وہی شخص بزرگ و برتر ہے۔ جو تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے۔ تقویٰ و پرہیزگاری نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ ہی کی ادائیگی کا ہی نام نہیں اور نہ ہی صرف زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا ہی اتقاکم میں داخل ہے بلکہ اتقاکم میں تمام وہ قربانیاں اور ایثار داخل ہیں۔ جو محض اللہ تعالیٰ کے ذکر و دھرن

حضرات! میں بہت دور چلا گیا۔ مجھے یہاں حقیقی خدمتِ قوم کی تعریف کر دینی چاہئے۔ اور اس کے بالمقابل تمام وہ قبیح اور طفلانہ کام کر دینے چاہئیں۔ جو خدمتِ قوم کے پردہ کی آڑ میں آج کل ظہور میں آتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے نوجوانوں کو آج کل اپنی اپنی قوم کی خدمت کا بہت شوق ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ انہیں بہت غلط راستہ پر چلایا جا رہا ہے۔ اور انہیں صحیح قومی خدمت کے راز سے کوئی واقفیت نہیں۔ آج کل بعض لوگوں نے اس بات کو بھی قومی خدمت سمجھ رکھا ہے۔ کہ لوگوں کو خواہ مخواہ گورنمنٹ کی ذرا ذرا سی لغزش پر بدظن کر کے بھڑکانے کی کوشش کی جائے۔ اور اس طرح سے امن عامہ میں ایک خلل ڈالا جائے۔ انسان آخر انسان ہے اس سے لغزشیں اور خطائیں ہوتی ہیں۔ اور دنیا میں کوئی بھی فرد بشر ایسا نہیں۔ جو غلطیوں اور خطاؤں سے پاک ہو حکومت بھی چند ایک انسانوں پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ جو اسی طرح سے اپنے اندر قوائے بشریہ رکھتے ہیں جس طرح سے دوسرے انسان اور اس لئے ان کی کسی لغزش اور خطا پر لوگوں کو برانگیختہ کرنا یہ شریر النفس لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ اس سے میری یہ مراد نہیں۔ کہ کوئی شخص گورنمنٹ کے معاملات پر نکتہ چینی نہ کرے۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں بہت احتیاط سے ایسی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ جس سے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ تحمل۔ ادب اور نہایت عاجزانہ طور پر اگر کوئی شخص اپنے مطالبات گورنمنٹ کے آگے پیش کرے اور ان کی منظوری یا عدم منظوری کو حکام کی مرضی پر چھوڑ دے تو یہ حقیقی خدمتِ قوم ہے۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ کسی اور طرف جانیکا نتیجہ ہلاکت ہو گی۔

خدمتِ قوم دراصل اپنے تمام ان فواید مال و دولت۔ اولاد۔ خویش و اقارب اور دوسری ایسی چیز کی قربانی کا نام ہے۔ جو کسی قوم یا مذہب کی ترقی اور کامیابی کے راستہ میں روک کا موجب ہو دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ جو شخص اپنے قوم یا مذہب کی خاطر اپنے کسی ذاتی فایدہ کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے۔ وہ حقیقت میں خادمِ قوم کہلانیکا مستحق ہے اس کی سینکڑوں مثالیں گذشتہ زمانوں کی تاریخ میں ہمیں ملتی ہیں ذرا آج سے تیرہ سو برس پہلے کے واقعات پر نظر ڈالو۔ وہ عرب کے جاہل اور وحشی لوگ جو پہلے آپس میں لڑ مرنا ہی خدمتِ قوم سمجھتے تھے۔ ایک خدا کے بندے محمد رسول اللہ صلعم کی آواز پر سب اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے جان مال کی بھی پرواہ نہ کر کے دور دراز ممالک میں نکل جاتے ہیں اور سب جگہ اسلام کا جھنڈا گاڑ کر پیروانِ دینِ اسلام کی تعداد میں فوجیں در فوجیں بڑھا کر حقیقی خدمتِ اسلام سرانجام دیتے ہیں اور یہ آج انہی کی طفیل ہے۔ کہ ہم فخر سے اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن حیف ہے ہم پر کہ ان کے اس طریق اور روش کو چھوڑ دیا۔ اور الٹی باتوں میں لگ گئے۔ مقصد تو ہمارا بھی یہی ہے کہ کسی طرح سے ہماری قوم دنیا میں سرسبز و ممتاز ہو۔ اور دنیا میں اس کا نام دوسری سب قوموں سے زیادہ روشن ہو۔ لیکن ہم نے جس راستہ کو اختیار کر رکھا ہے وہ کعبہ کی بجائے ترکستان کو لے جا رہا ہے دیکھو اپنے اسلاف پر نظر ڈالو۔ انہوں نے کبھی سیاسیات اور ملک گیری کو اپنا نصب العین نہیں بنایا۔ بلکہ ان کے تمام کاموں میں اشاعتِ اسلام ہی مدنظر ہوتی تھی۔ اور اسی کو وہ سچی خدمتِ قوم سمجھتے تھے اور اسی خدمت کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق فلاح یافتہ ہو گئے اور انہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مبارک سرٹیفکیٹ عنایت کیا گیا۔ پس اگر آپ بھی آج ایسی قومی خدمت سرانجام دینا چاہتے ہیں۔ کہ جس سے آپکی قوم فلاح یافتہ ہو جائے۔ تو یاد رکھو کہ اس کے لئے قرآن کریم نے ایک ہی راہ بتائی ہے۔ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تم میں سے ایک ایسا گروہ اٹھ کر کھڑا ہو۔ جو لوگوں کو نیکیوں کی طرف بلائے بھلائیوں کا حکم دے اور برائیوں سے منع کرے۔ یہی لوگ پھر فلاح پائینگے پس اگر آپ بھی کوئی خدمتِ قوم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ قوم کی فلاح و بہبودی کی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو تمام دوسری راہوں کو چھوڑ کر اشاعتِ اسلام میں لگ جائیں۔ تمام دینی و دنیوی کامیابی اور تمام سیاسی اہمیتیں آپ کو اسی ایک راہ سے حاصل ہو جائیں گی۔ کیونکہ جب آپ نے خود اس قوم کو مسلمان کر لیا۔ جس سے آپ اپنے کوئی مطالبات حاصل کرنے اور سیاسی اہمیت منوانا چاہتے ہیں تو آپ کو خود بخود وہ تمام اغراض حاصل ہو جائیں گی۔

لیکن آہ حضرت مسیح موعود نے سچ کہا ہے؎

> بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
> ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

آج دوسروں کو مسلمان کرنا تو کیا۔ اپنے ہی اپنے افعال و کردار سے اسلام سے باہر جا رہے ہیں۔ اور احکامِ دین سے بالکل لاپرواہ ہو کر نام کے مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ اور باوجود اسکے ذرا ذرا سی بات پر وہ جوش و خروش دکھاتے ہیں۔ کہ گویا یہی حقیقی محبانِ اسلام ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے یہ پاک الفاظ کیا ہی خوب صادق آتے ہیں اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کو نیکیوں کا حکم کرتے ہو۔ اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو۔ حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو۔ کیا باوجود اس کے تم عقل نہیں کرتے؟

پس برادران! دوسروں کو سمجھانے سے پہلے اپنے آپ کو سنوارو۔ اپنے حالات کو اسلام کے مطابق بناؤ۔ اسلامی ارکان کی بجا آوری میں کوشاں ہو۔ اور پھر دوسروں کو نصیحت کرنا اور جانی و مالی امداد سے جس طرح سے بھی ہو سکے اشاعتِ اسلام میں حصہ لینا بھی بہت ضروری اور لابدی امر ہے اور یہی حقیقی خدمتِ قوم یا دوسرے لفظوں میں خدمتِ اسلام ہے

رسول خدا صلعم پر ایک ناپاک حملہ

بائبل میں بہت سی فرضی اور تحریف شدہ باتوں کے ساتھ چند ایک خراب اور گندے قصے بھی مندرج ہیں۔ جو انبیا علیہم السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ان پاک بندوں پر ایسے ایسے قبیح الزامات عاید کئے گئے ہیں۔ جن کے پڑھنے اور سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور شرم و حیا کو بھی ندامت سے سر جھکانا پڑتا ہے ان سب میں سے نہایت ہی گندا قصہ وہ ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور جس میں اس خلیفۃ اللہ نبی کی نہایت ہی سخت ہتک کی گئی ہے اور ان کا کسی عورت کے ساتھ عشق ظاہر کر کے اس کے خاوند کو جنگ میں بھیجکر مروانا اور پھر زناکاری کا مرتکب ہونا بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو ۲ سموئیل ۱۱-۳ مگر آج اس چور کی طرح جس نے چوری کا ارتکاب کرتے وقت پولیس کو آتے دیکھکر چوری کا الزام دوسرے پر دیدیا تھا۔ مسیحیوں نے اپنے سر سے اس الزام کو بھی دور کرنے کے لئے ایسے گندے حملوں کو کتاب مقدس میں سے نکال دینے کی بجائے آنحضرت صلعم کو اس کا ملزم ثابت کرنا چاہا ہے۔ اور اس کے لئے انہوں نے ایک عجیب راہ اختیار کی ہے۔ چنانچہ کراچی میں ایک بائیسکوپ کمپنی نے حال ہی اپنی متحرک تصاویر کے سلسلہ میں آنحضرت صلعم کے وقت کے ایک فرضی جرنل عظیم کے واقعات زندگی دکھائے ہیں جنمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی عورت پر عاشق ہو کر اسے میدان جنگ میں بھیجکر اسکے مارے جانے کی فرضی خبر مشہور کرا دی۔ اور خود اس کی بیوہ کو اپنے حرم میں داخل کرنا چاہا۔ لیکن عورت مذکور کی عدم رضامندی کے باعث ان کی مراد بر نہ آئی اور راستے میں جرنل مذکور جنگ سے واپس آ کر اپنی بیوی کو اور لے گیا۔ اس تصویر نے وہاں کے مسلمانوں کو بھڑکا دیا ہے۔ اول انہوں نے پہلے تو زبانی مالک کمپنی کو ایسی تصویر دکھانے سے روکنا چاہا۔ لیکن جب کوئی اثر نہ ہوا۔ تو ایک غیور مسلمان سوداگر محمد محسن نامی نے اس پر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کی استدعا کی ہے۔ اس مقدمہ کی تاریخ سماعت ۵ جون مقرر تھی۔ اور تا صدور حکم کمپنی مذکور کو اس تصویر کے دکھانے سے منع کیا گیا ہے۔ مسلمانان کراچی میں آج کل بہت جوش پھیلا ہوا ہے اور خطرہ ہے کہ اگر اس قسم کے تماشہ کو بند نہ کر دیا گیا۔ تو بلوہ اور کشت و خون ہو جائیگا۔ امید ہے کہ حکام مالک کمپنی کو مسلمانان کے جذبات کی ایسی توہین کرنے کی قرار واقعی سزا دے کر آئندہ ایسی حرکات کو روکنے کا پورا انتظام کریں گے۔

ہندوستان میں تبلیغ اسلام

ہم مدت سے اس بات کی چیخ و پکار سن رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کے اکثر علاقوں میں لوگ کہنے کو تو مسلمان ہیں مگر ان کے حالات زندگی اور طرز معاشرت قریب قریب ہندوانہ ہیں۔ اور اس لئے ان کے حقیقی اسلام پر کاربند کرنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باتیں کرنے والے تو بہت ہیں۔ مگر کام کرنے والے تھوڑے۔ انہی قلیل اشخاص کے زمرہ میں ایک پُرجوش نومسلم احمدی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور بھی ہیں۔ جو باوجود سخت مالی نقصان کے احتمال کے وعظ و تبلیغ میں منہمک ہیں اور ہندوستان کے اکثر چلتے پھرتے علاقوں میں دینِ حق کا جھنڈا گاڑنے کے لئے پھرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں شیخ صاحب کو ایک دور دراز علاقہ میں سفر کرنا پڑا۔ جہاں سے واپس آ کر انہوں نے وہاں کے مسلمانوں کے پُردرد انگیز حالات اپنی دو مسلسل اشاعتوں میں شائع کئے ہیں ان کا ایک حصہ آج کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ "اسلامی مساوات کے حامی آگے بڑھیں" کے عنوان سے نقل کیا گیا۔ اگرچہ شیخ صاحب کے سفرنامہ کے بعض دوسرے حصے اس سے بھی زیادہ دل خراش ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اسی ایک حصہ سے اندازہ کرنا چاہئے۔ کہ ان کی روحانی حالت کہاں تک گر چکی ہے۔ اور وہ کس قدر تنزل اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو مسلمانوں کی اس درد انگیز حالت پر نظر ترحم ڈال کر دین اسلام کے بیمار و بیکس نام لیواؤں کی تیمار داری کا ذمہ اٹھائے۔

ترکی طیارہ مصر میں | تازہ ...

ایک ترکی طیارہ کے مصر پہنچنے پر ظاہر کیا۔ جس سے مصری مسلمانوں کی اس عقیدت کا پتہ لگتا ہے۔ جو انہیں ترکی کے ساتھ ہے۔ نامہ نگار مذکور نے بتایا ہے کہ طیارہ کی آمد کی خبر سنکر مسلمان بکثرت ایک بڑے میدان میں پہنچ گئے صبح کے چار بجے چلنی شروع ہوگئی تھی۔ اور اژدہام اسقدر تھا کہ ٹریموے میں سانس بھی بشکل لیا جاسکتا تھا۔ میدان میں پہنچکر تمام مسلمانوں نے نہایت گرمجوشی سے ہوائی جہاز کا استقبال کیا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن اس کیفیت کے لکھنے کے بعد نامہ نگار مذکور نے نہایت جرأت سے کام لیکر وہاں کے عیسائیوں پر اس خوشی کے موقعہ پر سوگوار رہنے اور مسلمانوں کے ہربات میں عداوت رکھنے کا الزام دیا ہے۔ یہ الزام اپنی نوعیت میں کہانتک صحیح ہے۔ اس سے ہمیں بحث نہیں۔ لیکن عام طور پر برطانوی حکام کی دریادلی اور وسعت حوصلہ کو دیکھکر یہ باور نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر تنگدلی سے کام لیں۔ اور کسی قسم کی رنجش کا اظہار کریں۔ اگر برٹش گورنمنٹ کو اس طیارہ کا آنا کسی وجہ سے ناگوار ہوتا۔ تو وہ پہلے ہی سے اس کی اجازت نہ دیتی کسی قوم کے ساتھ مذہبی معاملات میں اس حد تک دشمنی کرنا کہ اپنی ہر ایک خوشی کی بات میں اسکا رنج اور سوگ میں خوشی تصور کرلینا اور اسکو ایک واقعہ شدہ امر کی صورت میں ظاہر کرنا بہت ہی کمینہ حرکت ہے۔ جس سے مسلمانوں کو ملک ترکی طیاروں کو دعوت دیکر ایسا ہی جوش و خروش دکھانیکی نصیحت کی ہے۔ مگر سمجھ نہیں آتا۔ کہ آخر اسکا فائدہ کیا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ دونوں طرف مسلمانوں کا روپیہ خواہ مخواہ ضائع ہو۔ اور تو کوئی بھی عمدہ نتیجہ ظاہر طور پر نظر نہیں آتا۔ جس سے مسلمانوں کی ملکی و تمدنی حالت پر کوئی خوشگوار اثر پڑ سکے۔ پھر اگر اس تجویز سے یہاں بھی عیسائیوں کے درمیان ویسی ہی سوگواری پیدا کرنا مقصود ہے۔ جیسی کہ نامہ نگار مذکور کے زعم میں مصر میں ہوئی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ اور بھی ناجائز کام ہوگا۔ بہرحال مسلمانوں کو اس ظاہری جوش و خروش کے بجائے۔ آپس میں حقیقی محبت والفت کا رشتہ مضبوط کرنا چاہیئے۔ اور دین پر عامل ہوکر اسراف سے بچنا چاہیئے۔

سفریجٹوں کی شورش

انگلستان کی حقوق طلب عورتوں نے ابتک شاہی خاندان کو و ملک معظم پر بھی حملہ کرنے کی ٹھان لی ہے اور تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ان حملوں کی وجہ سے شہنشاہ معظم نے باقاعدہ سیر بھی ترک کردی ہے۔ پولیس انکے مخالفت ستمدی سے کام کر رہی ہے اور عوام الناس کا روزمرہ کے نقصانات سے ناک میں دم آگیا ہے۔ اور انہوں نے انکا پورے طور پر مقابلہ شروع کردیا ہے اور انکو یہاں تک شکست دینے کی ٹھان لی ہے۔ کہ آئندہ جیل میں بھوک کی سرتیوں عورتوں سے لاپرواہی برتنے اور انہیں قید میں ہی رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے خدا جانے انگلستان کی آب و ہوا نے عورتوں کے دماغ پر ایسا خراب اثر کیوں کیا اور انہوں نے ظلم و ستم پر کیوں کمر باندھ رکھی ہے۔ اسکی وجہ بظاہر سوائے آجکل کی ناجائز آزادی کے اور کوئی نظر نہیں آتی ابتدائے عشق ہے ابھی مقابلہ کیا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

مراسلات

ایک کشف

مصلح موعود کے متعلق خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے عرصہ سات آٹھ سال سے ذریت طیبہ کے متعلق کشف میں خبر دی تھی جس کی میں نے خاص خاص دوستوں کو اطلاع بھی دیدی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

کہ جو موعود آنیوالا ہے وہ سائرہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ ہاجرہ سے ہوگا۔ اور ہاجرہ کے متعلق تفہیم ہوئی کہ والدہ جناب میرزا سلطان احمد سے مراد ہے۔ یعنی آپ کی جو ذریت ہوگی اس میں سے ہوگا اور یہ بھی بتایا گیا کہ سائرہ سے مولوی ہونگے۔ لیکن ذریت طیبہ ہاجرہ سے ہوگی۔

(احمدالدین صوفی)

ایک ضروری اطلاع

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار پیغام صلح لاہور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار الحق مورخہ ۸ مئی و ۵ جون ۱۹۱۴ء پڑھ کر میں نے مندرجہ ذیل مضمون کی اطلاع ایڈیٹر صاحب الحق کو دی ہے۔ براہ مہربانی اخبار میں درج فرمادیں۔

اخبار الحق میں اگر آئندہ خواجہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب یا دیگر معزز اور سچے خادمان سلسلہ کی نسبت ایسے گندہ فحش بیہودہ اور مزیل حیثیت عرفی الفاظ اور مضامین ہوا کرینگے۔ تو براہ مہربانی اخبار مذکور میرے نام ارسال نہ فرمادیں کیونکہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کا اس قسم کا بیعت شدہ نہیں ہوں جو ایسے الفاظ ان بزرگان کی نسبت پڑھ یا سن سکوں جن سے بیزار دل جلکر کباب ہو جاتا ہے اور ان خادمان سلسلہ کی بیعزتی گوارا نہیں کرسکتا۔ حالانکہ میں انکے عقیدہ انکار خلافت سے بھی متفق نہیں افسوس کہ الحکم اور الحق نے ہمیں دنیا کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں رکھا۔ خدا کرے آپ ...

والسلام۔ راقم محمد شفیع احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لودھیانہ

میرے اعلان کی وجہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان وہ انجمن تھی جسکو سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی الوصیت کے ماتحت جنوری ۱۹۰۶ء میں اپنی وفات سے اڑھائی سال پیشتر قائم کیا۔ اور اپنی وصیت کے ضمیمہ میں اُسے اپنا جانشین قرار دیا۔ اور سلسلہ احمدیہ کے اموال اور انتظام کو اس کے سپرد کیا چنانچہ ضمیمہ الوصیت کی دفعہ ۱۳ کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ

"چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے پاک رہنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں"

پھر اس انجمن کے قواعد آپ کی منظوری اور آپ کے دستخط سے ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو شائع ہوئے جن میں انجمن کو کلی اختیارات دیکر اپنی زندگی میں بعض اختیارات اپنے متعلق رکھے تھے۔ چنانچہ انہی میں ایک قاعدہ یہ ہے۔ کہ

"ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اسکی ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا"

پھر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو یعنے اپنی وفات سے سات ماہ پیشتر اپنے ہاتھ سے ذیل کی تحریر اس انجمن کو لکھ کر دی۔

"بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھکو محض اطلاع دیجائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کریگی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے۔ کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالےٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے۔ اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا"

اب اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کی وفات کے بعد کوئی ایسا شخص قرار نہیں دیا سکتا کہ جس کے احکام آپ کے احکام کی طرح انجمن کے لئے قطعی اور ناطق ہوں بلکہ اپنی وفات کے بعد آپ نے کلی اختیارات انجمن کو دیئے اور اسی اصول پر یہ انجمن رجسٹرڈ تھی۔ اور اسی اصول پر حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے وقت میں یہ انجمن کام کرتی رہی اور اس کے اصول اور قواعد میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی۔

مگر صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے گدی پر بیٹھتے ہی پہلا یہ کام کیا۔ کہ ان اصول اور قواعد کو تبدیل کردیا۔ اور بجائے اس قاعدہ کے جس کے رو سے مسیح موعود کے احکام قطعی اور ناطق تھے۔ اپنے احکام کو انجمن کے لئے قطعی اور ناطق قرار دینا اور اسطرح پر بانی سلسلہ کے اس کھلی تحریر کی جس کے رو سے آپ کے بعد صرف انجمن کے احکام قطعی اور ناطق تھے کھلی مخالفت کی اور یہ قاعدہ بناکر خلاف قواعد تین نئے ممبر اور بڑھا دیئے۔ جن میں سے دو اپنے خاندان کے قریبی تعلقدار ہیں۔ پہلے ہی اس انجمن میں علاوہ میاں صاحب کے ان کے ذیل کے رشتہ دار ممبر تھے۔ یعنے ان کے بھائی میاں بشیر احمد۔ ان کے بھنوئی خانصاحب محمد علی خاں صاحب ان کے خسر خلیفہ رشیدالدین صاحب ان کے ماموں میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ اب آپ نے اپنے دوسرے ماموں میر محمد اسحاق کو اور اپنی بی بی کے بھائی کے خسر مولوی سرور شاہ صاحب کو بھی ممبران میں داخل کرلیا ہے یہ تو ایک علیحدہ امر ہے۔ کہ ایک انجمن کے اٹھارہ ممبروں میں آٹھ ممبر ایک ہی خاندان کے ہیں مگر نئے ممبروں کو داخل کرنے کی کارروائی خلاف قاعدہ ہوئی ہے اور اسی طرح اور بھی کئی خلاف قواعد کارروائیاں ہوئیں۔ مثلاً انجمن سے اشاعت اسلام کا کام جو اسکا اصل کام تھا لے لیا گیا۔ اور زکوٰۃ کے اموال کی تقسیم بھی اس سے لے لی گئی اور یہ دونوں کام اپنے ہاتھ میں رکھ لئے اور پھر سارے چندوں کے متعلق یہ اعلان کردیا کہ روپیہ سارا ان کے نام بھیجا جائے اور محاسب کے نام نہ بھیجا جائے۔

ان تمام امور کا لازمی نتیجہ وہی ہے۔ جو میں نے اپنے اعلان میں پبلک کو غلطی سے بچانے کے لئے کیا ہے۔ گو ہم ان ممبران صدر انجمن نے جنہیں ان معاملوں سے اختلاف تھا۔ یہ اعلان کردیا تھا۔ کہ قوم کو تباہی سے بچانے کے لئے ہم خود مقدمہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اگر احمدیہ پبلک میں سے کوئی شخص مقدمہ کردے۔ تو یہ امر ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ اس لئے عام لوگوں کی اطلاع کے لئے میں نے یہ اعلان شائع کردیا ہے۔ جو بالکل درست ہے۔ تا بعد میں لوگ مقدمات میں نہ پڑ جائیں۔ کہ ہر شخص لین دین کرنے سے پہلے سوچ لے کہ جن اصول پر انجمن قائم تھی۔ وہ توڑ دالے گئے ہیں۔ پس یہ اعلان پبلک کو مغالطہ سے بچانے کے لئے تھا۔ ایندہ سے میں نے صرف اس بے قاعدگی کے متعلق رائے دی تھی۔ جو ایزادی ممبران کے متعلق انجمن خلاف قواعد کر رہی تھی۔ باقی رہا مولوی محمد علی صاحب کے اینٹوں کی درخواست کا معاملہ سو اصل واقعات یہ ہیں۔ کہ انجمن کے پاس کچھ اینٹ تھی۔ گذشتہ نومبر یا دسمبر میں یہ واقعات معلوم ہونے پر کہ انسر عمارت بغیر اجازت انجمن کے اسے بیچ رہے ہیں مولوی محمد علی صاحب نے درخواست دی تھی۔ کہ اگر اینٹ کا فروخت کرنا منظور ہو تو ...

انجمن کے اپنے کاموں کے لئے کافی ہے۔ اور فروخت بند کی جائے کہ اب جب میاں صاحب نے چندوں کی تحریک اپنے متعلق کرکے انجمن کو ان مشکلات میں ڈالا ہوا ہے کہ اسکا خزانہ خالی ہے۔ تو جہاں اور کچھ جائداد فروخت کرنیکی کوشش کی گئی ان اینٹوں کی بھی پہلے فیصلہ کے خلاف فروخت کردینے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اسکا جو روپیہ ملے وہ بھی ادہر اُدہر خرچ کرکے انجمن کا دیوالہ نکالا جاوے۔ مولوی محمد علی صاحب نے محض اس لئے کہ انجمن کا مال ضائع نہ ہو اسی پہلے فیصلہ کی بنا پر کہ آئندہ جب اینٹ کبھی فروخت ہو تو مولوی محمد علی صاحب کی درخواست کو مقدم رکھا جائے۔ اپنی درخواست کی تجدید کی ہے اور سکرٹری صاحب نے خود مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دی تھی۔

سید محمد حسین شاہ

پیغام بنام احمدی قوم

اے احمدی پبلک۔ میرے درد دل نے مجھے مجبور کیا۔ کہ موجودہ حالات ناگفتہ بہ جو سمجھ کر پیش آرہے ہیں۔ کچھ روشنی ڈالوں۔ اپنی طرف سے نہیں بلکہ مسیح موعود مغفور علیہ السلام کے پاک ملفوظات پیش کرکے اس خیال سے کہ شاید کسی کو خضر راہ ثابت ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے احکام بھی پیش کرونگا جنہیں مسیح موعود نے دین کے خادموں کا سردار کا خطاب دیا ہے۔

(۱) موجودہ صورت میں حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب اپنے آپ کو "آیت استخلاف" اور "انی جاعل فی الارض خلیفہ" کے ماتحت پیش کرکے دعوئے خلافت کرتے ہیں۔ اور اپنے منکر کو فاسق کا فتویٰ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دیکھو رسالہ کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے! مصنفہ صاحبزادہ صاحب مرزا بشیرالدین محمود احمد مرقومہ ۱۷ مارچ ۱۹۱۴ء۔

اے حق کے متلاشیو۔ آؤ دیکھیں کہ یہ دعوے کہاں تک اپنے اندر سچائی رکھتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی کسوٹی پر پرکھیں۔ اور دیکھیں کہ کیا خالص سونا ہے یا محض ظاہری چمک دمک ہی ہے۔

آیت استخلاف اور حضرت مرزا صاحب — ازالہ اوہام حصہ دوم بار دوم۔ صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵ زیر ہیڈنگ مسیح موعود ہونیکا ثبوت لکھا ہے۔

خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (سورۃ مزمل) اسی آیت میں خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کی طرح اور کفار کو فرعون کیطرح ٹھہرایا ہے پھر دوسری جگہ فرمایا۔ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفسقون الجزو ۱۸ سورہ نور۔ یعنے خدا تعالےٰ نے اس امت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انہیں زمین میں خلیفے کریگا جیسا کہ اس سے پہلوں کو بنایا تھا۔ یعنی اسی طرز اور طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جمالی اور جلالی کی مانند جو نبی اسرائیل میں سنت اللہ گذر چکے ہیں۔ اس امت میں بھی خلیفے بنائے جائینگے۔ اور انکا سلسلہ خلافت اس سلسلہ سے کم نہیں ہوگا۔ جو بنی اسرائیل کے خلفا کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور نہ انکی طرز خلافت اسی طرز سے مباین و مخالف ہوگی۔ جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ پھر آگے فرمایا ہے۔ کہ ان خلیفوں کے ذریعہ سے زمین پر دین جما دیا جائیگا۔ اور خدا خوف کے دنوں کے بعد امن کے دن لائیگا خالص اس کی بندگی کرینگے۔ اور کوئی اسکا شریک نہیں ٹھیرائینگے۔ لیکن اس زمانہ کے بعد پھر کفر پھیل جائیگا۔ مماثلت تامہ کا اشارہ جو کما استخلف الذین من قبلہم سے سمجھا جاتا ہے۔ صاف دلالت کر رہا ہے کہ یہ مماثلت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔ اور چونکہ صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل میں خلیفۃ اللہ ہونیکا منصب حضرت موسیٰ سے شروع ہوا اور ایک مدت دراز تک نوبت بہ نوبت انبیاء بنی اسرائیل میں رہ کر آخر چودہ سو برس پورے ہونے تک حضرت عیسےٰ ابن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔ صفحہ ۳۲۶ جب آیات ممدوحہ بالا کو غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں ان کے اندر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ ضرور آخری خلیفہ اس امت کا جو چودہویں صدی کے سر پر ظہور کریگا حضرت مسیح کی صورت مثالی پر آئیگا۔

صفحہ ۴۲۳ سو اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم اور خلیفۃ اللہ رکھکر اور انی جاعل فی الارض خلیفہ کے کھلے کھلے طور پر براہین احمدیہ میں بشارت دیکر لوگوں کو توجہ دلائی۔ اس خلیفۃ اللہ آدم کی اطاعت کریں۔

آیت استخلاف اور الحکم — الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۱۔ صفحہ ۱۲ کالم اول دوم۔ اقتباس آخری تبلیغ حضرت مسیح موعود ہم خدا پر ایسا الزام نہیں لگا سکتے۔ کہ اس نے وعدہ تو کیا۔ کہ قیامت تک خلفاء اور مجددین کا سلسلہ جاری رکھونگا۔ مگر ایک خاص وقت کے بعد اس نے ایسا کرنا چھوڑ دیا ...

اور اس واسطے موعود کہلاتا ہوں۔ کالم تیسرا۔ خدا نے مجھے تجدید دین کے واسطے تائید اور نصرت کے ساتھ تازہ نشانات دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ دین کو تازہ کر دیا جاوے
الحکم۔ اور شناخت خلیفہ:۔ الحکم ۲۴ صفحہ ۲ کالم ۲ زیر ہیڈنگ مسیح اور مہدی کا مشن۔ حضرت مسیح موعود کے پاک ملفوظات ہیں خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلاواسطہ مجھے اطلاع دی ہے۔ اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے۔ کہ لوگ کہیں۔ کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو نے خدا کی طرف سے (دعوےٰ کیا ہے۔ ناقل) تو انہیں کہدے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں سے مقابلہ کرنا چاہے۔ مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اسکی قبولیت کا علم دیا جانا۔ (دیا جانا۔ ناقل) اور تہیں واقعات معلوم ہونا جو انسان کے حد علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہیگا۔ گو وہ مشرقی ہو۔ یا مغربی۔ یہ وہ نشان ہیں۔ جو مجھ کو دئے گئے ہیں۔

مندرجہ بالا اقتباسات جو ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ برائے خدا ان پر غور فرماویں سعید الفطرت فوراً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ اور اسے صاف اور کھلے الفاظ کی موجودگی میں کسی تاویل کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ کہ آیت استخلاف اور انی جاعلٌ فی الارض خلیفہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود نے اپنا دعوےٰ پیش کیا اور پیشین گوئی فرمائی۔ کہ اسی طرح کے خلیفے تا قیامت آتے رہا کرینگے اور مماثلت حضرت سرور کائنات کے سلسلے کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے سلسلہ سے فرما کر دکھایا۔ کہ جیسے خلافت انبیاء بنی اسرائیل میں رہی۔ ایسے ہی خلافت انبیاء محمدی بھی جاری رہیگی اور ان خلفاء کے کلام تجدید دین ہونگے اور خلفاء دوں کے ساتھ مامور ہونگے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ (باقی آئندہ)

تار برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

یونانیوں پر تشدد:۔ (ایتھنز ۱۲ جون) ایشیا ئے کوچک میں یونانیوں پر تشدد سے جو نازک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اسپر غور کرنے کی غرض سے کل وزراء کا جلسہ منعقد ہوا۔ پبلک نہایت جوش میں ہے

گورنمنٹ یونان نے ایک سخت نوٹ قسطنطنیہ بھیجکر ترکی میں یونانیوں پر تشدد کے انسداد اور نقصانات کی تلافی کا مطالبہ کیا ہے۔ عام رائے بغایت مشتعل ہے۔ لوگ فوراً مستعدی سے کارروائی کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔

(قسطنطنیہ ۱۲ جون) طلعت بے وزیر داخلیہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ایوالی میں افسوسناک واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ جو افسر ادائیگی فرائض میں قاصر رہے۔ وہ موقوف کر دیئے گئے ہیں۔ وزیر موصوف تشدد کے بارے میں یونانی بیانات کو مبالغہ آمیز بتاتا ہے۔

(ایتھنز ۱۲ جون) پبلک کا جوش روبہ ترقی پر ہے۔ وزیر اعظم نے ایوان میں ہزاروں خانماں آوارہ یونانیوں کے وارد ہونے کا اعلان کیا جو ترکی قلمرو سے خارج کئے گئے ہیں۔ اور یہ کہ حالت بغایت سنجیدہ ہے تاوقتیکہ کیفیت تبدیل نہو۔ اسکے اور بھی ابتر ہو جانے کا اندیشہ ہے یونان صرف اظہار رنج و تاسف ہی کو کافی نہ سمجھیگا

(طویل چینی) مالی اصحاب سے مشورہ کرنے کے بعد گورنمنٹ نے حالت کے غیر مطمئن ہونے کی وجہ سے بازار زر کو مسدود کر دیا ہے۔

(اسکندریہ ۱۲ جون) سسلی کے تمام یونانی ملاحوں کو فوری فوج میں شامل ہو جانے کا حکم ہوا ہے۔

باغیوں سے نامہ و پیام:۔ (ڈرونو ۱۲ جون) ایک سربرآوردہ ممتاز مسلمان لیڈر احمد بے نامی ترانہ میں باغیوں سے گفتگو کرنے آیا ہے۔ اسکی مساعی کے ناکام رہنے پر شنبہ کو باغیوں کے خلاف عام پیش قدمی کر دیجائیگی۔

سفر یجیٹوں کی شوخیاں:۔ (لنڈن ۱۲ جون) مسٹر میکنا نے ہوس آف کامنز میں جنگجو سفریجیٹوں کو مالی امداد دینے والوں کی نسبت کہا گورنمنٹ ان کے خلاف فوجداری استغاثہ کے ارجاع کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ زیادہ تر متمول عورتیں چندہ دیتی ہیں۔ وہ خود تو آرام و آسائش سے زندگی بسر کرتی ہیں مگر جنہیں چندہ دیتی ہیں۔ انہیں جیل میں جاکر مخلصی حاصل کرنے کی سوجھتی ہے۔ مسٹر میکنا کی تقریر کے بعد ایک بمکار دو جنگجو عورتیں کے وسطی شہرے کے میں بلند آوازیں ہیں۔ جس سے مکان کے مشہور پتھر کو نقصان پہنچا وہ زور کی آوازیں ہوس آف کامنز میں سنی گئیں۔ اور بعض ممبر فوراً اسے دیکھنے کی طرف دوڑے ... [illegible]

پولیس نے دو عورتیں گرفتار کی ہیں۔ ۱۲ ار کا تار مظہر ہے کہ بیدہا کرد یگئیں سفریجیٹوں کے ایک جلسہ میں ملک معظم پر الزام لگایا گیا۔ کہ وہ بھی دباؤ کی پالیسی میں گورنمنٹ کی پشت و پناہ ہیں۔

ہندو اور ونکوور:۔ (وکٹوریہ ۱۲ جون) ونکوور کے ہندوؤں نے جہاز کیا گاٹا مارو کے کرائے کا بقیہ روپیہ امانت رکھوا دیا ہے اس طرح جہاز تین ماہ سے زیادہ عرصہ تک وہاں ٹھیر سکتا ہے۔ بارہ اور ہندوستانیوں کا امتحان ہوا۔ مگر وہ سب کے سب مسترد کر دیئے گئے۔

ایران کا تاریک مطلع:۔ (لنڈن ۱۲ جون) ٹائمز نے ایران کے متعلق ایک تاریک لیڈنگ آرٹیکل لکھکر اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ایک نہایت نازک وقت قریب پہنچا چاہتا ہے۔ بحالی امن کے مسئلہ پر غالباً از سر نو نظر ڈالی جائیگی۔ ٹائمز کے خیال میں گو سویڈش افسر نہایت سرگرمی اور بہادری سے کام کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے مدعا پر فائز نہیں ہوئے

ہندوستان کی تازہ خبریں

گرفتاری کا وارنٹ:۔ ہرین مردڈ کلکتہ میں حال کی خانہ تلاشی اس وارنٹ کی وجہ سے ہوئی تھی۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے راش بہاری گھوس کی گرفتاری کے لئے کلکتہ بھیجا تھا۔

نام کی تبدیلی:۔ بنگال سکرٹیریٹ پرنٹنگ ڈیپارٹمنٹ اور کلکتہ یونیورسٹی اس الزام کی بالاتفاق تحقیقات کر رہے ہیں۔ کہ امتحان ایف اے کے کامیاب طلباء کی جو فہرست گزٹ میں طبع ہوئی ہے۔ اس میں کس طرح ایک کامیاب امیدوار کی بجائے۔ ناکام امیدوار کا نام چھپ گیا حالانکہ پہلے اور آخری پروف میں صحیح نام درج تھا۔ کئی کمپازیٹر معطل کئے گئے ہیں۔

مقدمہ سازش بڑا نگر:۔ مقدمہ ہذا میں فریقین کے وکلاء کی تقریروں کے خاتمہ پر اسیسروں نے فتوےٰ صادر کیا ۔ دونوں اسیسروں نے بالاتفاق ظاہر کیا۔ کہ سازش کا وجود ثابت نہیں ہوا۔ البتہ ملزم ملا ونسس اسلحہ رکھنے کے مجرم ہیں۔ عدالت نے فیصلہ دو شنبہ تک ملتوی رکھا۔

بمبئی میں ایک اور بڑی آتشزدگی:۔ ۱۲ جون کو پونے ۹ بجے شب کے قلابہ کے گودام میں آتشزدگی کا ایک اور واقعہ ہوا۔ یہ آگ کیمپ گوونڈجی کے ذخیرہ پنبہ میں لگی تھی۔ اور بہت جلد پھیل گئی فائر برگیڈ کے پہنچنے تک یہ خوب قدم جما چکی تھی۔ اور تار ہذا بھیجے جانے کے وقت تک بھڑک رہی تھی۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے کا ہوگا۔

ایک اخبار کے درآمد کی ممانعت:۔ ایک ہفتہ وار ہندی اخبار ہندوستانی (؟) جو ماریشیس سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان میں آنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

میڈیکل کالج لاہور کی کمیٹی تحقیقات کی رپورٹ:۔ شملہ سے پریس کے نام یادداشت ذیل طبع ہوئی ہے۔ کہ طلباء میڈیکل کالج لاہور کی شکایات کی تحقیقات کی غرض سے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس نے ۱۴ مئی کو اپنی مطبوعہ رپورٹ گورنمنٹ میں پیش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات جو کثیر ہیں۔ اور نیز دور رس اثر رکھتی ہیں۔ انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات افسران میڈیکل کالج اور پنجاب یونیورسٹی کے زیر غور ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ میڈیکل کالج کا آئندہ سشن شروع ہونے سے پیشتر گورنمنٹ کے احکام نافذ ہو جائینگے۔

شمال مغربی سرحد پر بدامنی:۔ سرحد سے حسب معمول وقتاً فوقتاً غارتگری کی خبریں مسموع ہوتی رہتی ہیں۔ حال میں گیارہ مسلح محسودیوں نے کلاچی سے نو میل کے فاصلہ پر سگو نامی ایک گاؤں پر حملہ کیا۔ بدمعاشوں نے ایک دکان لوٹ لی اور تین ہندوؤں کو خفیف مجروح کیا۔ اور واپس جاتے ہوئے ایک بیل کو بھی ساتھ لے گئے۔ گو ان کے تعاقب میں جماعتیں بھیجی گئیں مگر وہ محفوظ جگہ پہنچ چکے تھے۔ فوجی پولیس کے ایک دستہ نے سازگو میں مشہور ڈاکوؤں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور کراب کوٹ کی دوسری فوجی پولیس مواشی کے گلے کا بہت بڑا حصہ قزاقوں سے چھڑا لائی۔

بریت:۔ جو بارہ گورکھے مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہنگامہ کرتے اور ایک مسلمان کو ہلاک کر ڈالنے کے الزام میں ماخوذ ہوئے تھے۔ ان میں سے ۱۱ بوجہ عدم شناخت بری ہوئے۔ بارھواں ملزم جو زخمی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس نے اقبال جرم کر لیا ہے۔

کلارک سے لکھپتی:۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کراچی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کلکتہ ڈربی سوپ کا اول نمبر مسٹر ... کے نام آنے سے اس نے ... [illegible]

بنک شملہ کے اسسٹنٹ منیجر ہیں یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ وہ کلارک ہے مسٹر کہبی شرط کے ۴۰ ہزار میں ٹکٹ فروخت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کوئی خریدار نہیں ملا۔ لکھپتی ہونے پر بھی وہ بدستور کلارک رہنا پسند کرتا ہے۔

دہلی کے لئے زمین:۔ وزیر ہند نے دریائے جمنا کے کنارے کا ایک قطعہ اراضی جو تحصیل میرٹھ میں واقع ہے۔ صوبہ دہلی میں شامل کرنے کے لئے منظوری دیدی ہے۔ امپیریل کونسل میں اس کے متعلق بل پیش کیا جائیگا۔

چوری کی رہائی:۔ مسٹر جیل سپرنٹنڈنٹ سرکاری باغ الہ آباد کے مال چوری ہو جانے پر ایک سنجار کو ابتدائی عدالت نے چوری کے الزام میں پاؤں کے نشان پر سزا دیدی تھی۔ لیکن ہائیکورٹ نے بدیں وجہ اسکو رہا کر دیا۔ کہ پاؤں کا نشان ہونے کے بعد قدرے بارش ہو گئی تھی اس لئے شبہ کا فائدہ ملزم کو پہنچ گیا۔

جدید دارالسلطنت ہند:۔ عالیجناب لارڈ ... نے کلکتہ ڈنر (؟) کی صدارت حاصل کرتے ہوئے۔ سر جان سدرلینڈ کے کہا تھا کہ دارالسلطنت کلکتہ سے دہلی منتقل کرنے کے کام کی طرف توجہ منعطف کرنی چاہئے۔ آپ نے کہا کہ دہلی صرف دارالسلطنت رہے گی لیکن زیادہ تر شملہ پر رہینگے۔ اور وہ یسرائے معہ کونسل رعایا سے لطف خلط ملط رہنے کے لئے ہندوستان میں دورہ لگاتے رہینگے

جدید ایکٹ سازش:۔ ضلع مظفر پور کے گوالوں کو اپنی عدالت از اپنے ہی افسر قائم کرنے کے الزام میں جدید ایکٹ سازش کی رو سے مجسٹریٹ نے اکثر ملزموں کو ۳ سے چھ ماہ تک کی سزا دی تھی سیشن جج نے بھی سزا بحال رکھی۔ لیکن مختلف افسر ایک ہی دفعہ ... کا حکم رہا۔ ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل ہونے پر مسٹر نارٹن نے کہا کہ اگر اپنا انتظام کا ... پر سزا ہو سکتی ہے۔ تو چیمبر آف کامرس کے ممبروں کو بھی سزا دی جانی ہے ججوں نے مذکورہ بالا مقدمہ کی مسل طلب کی ہے۔

مسلمان کلکٹر پر مقدمہ:۔ آیندہ ۱۵ جون کو مسٹر ... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چنگل پٹ کی عدالت میں ایک ہتک عزت کا مقدمہ پیش ہوگا۔ مدعی میر سلطان محی الدین صاحب ... خان بہادر محمد عزیز الدین کلکٹر ارکاٹ ہونگے۔ گذشتہ ... کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چنگل پٹ کی عدالت میں ہتک عزت کی نالش کی گئی تھی۔

سرکاری افیون کی فروخت:۔ گذشتہ ... میں افیون کی ماہواری فروخت میں قدرے اصلاح ہوئی تھی۔ افیون کے ۲۰۰ صندوق ۱۶۲۵ روپیہ چھ آنہ میں وعدہ کے نرخ پر فروخت ہوئے سب سے زیادہ ہوئی تھی۔ گذشتہ ماہ نرخ فروخت سب سے زیادہ ۱۷۳۰ اور سب سے کم ۱۶۲۵ روپیہ رہا تھا۔ اب کی بہار کی افیون کل ۳۲۹۰۵۰ روپیہ کی ہوئی ہے۔ بنارس کی افیون کے ۲۰ صندوق ۱۶۰۵ روپیہ سوا آنہ میں وعدہ کے نرخ پر فروخت ہوئی تھی بنارسی افیون کل ۸۷۷۰ روپیہ میں فروخت ہوئی تھی۔

مسٹر تلک جولائی میں رہا ہونگے۔ پہلے یہ خبر مشتہر ہوئی تھی کہ بال گنگادھر تلک ... جون کو رہا ہونگے۔ مگر اب بابت بال گنگادھر تلک کلکتہ کو ایک معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ ۲۲ جولائی کو رہا ہونگے۔

بنگلور میں چیچک:۔ چھاؤنی بنگلور میں ۷ دن گذرے یعنی کہ شادی شدہ افسروں کے مکانات میں چیچک نمودار ہو گئی ہے۔ ایک فوجی افسر کی بیوی انتقال کر گئی۔ چند مین اور لیڈیاں بیمار ہیں۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے بعض ٹریکٹ شائع

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۳ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۱۸ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۳

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام
جناب خواجہ کمال الدین صاحب کا تازہ خط
تین اور انگریزوں کا قبول اسلام

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالے آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو آپکے نیک اور مبارک ارادوں میں برکت دے۔ مئی کا مہینہ نہایت ہی مبارک مہینہ ثابت ہوا آج ۲۸ مئی ہے اس ماہ ایک تو شادی مسجد ووکنگ میں ہوئی جس نے ایک نہ تحریک تبلیغ کی پیدا کر دے۔ عروس کے رشتہ دار اور دوست شادی کی شرکت کے لئے جمع ہوئے۔ خطبہ نکاح نے خواتین مجلس پر بڑا اثر کیا۔ جس کا نتیجہ انشاء اللہ العزیز آپ چند ہفتوں میں سن لیں گے۔ ووکنگ مسجد کے لیکچر بھی اسی ماہ میں مثمر ثابت ہوئے دو خاتونوں کے قبولیت اسلام کے متعلق تو اطلاع دے چکا ہوں۔ جنہوں نے گذشتہ ہفتہ اور گذشتہ ہفتہ سے پیوستہ ہفتہ میں اعلان کیا۔ یعنے مس ہیرس فاطمہ۔ اور مسز قاسوف شریفہ ان کے علاوہ اس ہفتہ میں تین اور مشرف باسلام ہوئے۔ یہ تینوں متواتر لیکچروں میں آتے رہے ایک مسٹر ویلش ہیں جو الیکٹرک انجنیر ہیں۔ اور ایک لوکل کمپنی کے ملازم ہیں یہ بھی اکثر ہر لیکچر کے بعد سلسلہ سوالوں کا شروع کرتے تھے۔ آخر وقت سعید آ گیا اور پچھلے جمعہ ہمارے ساتھ لنڈسے ہال میں گئے اور خطبہ سے پہلے مشرف باسلام ہوئے نام ان کا احمد رکھا گیا ان کی بیوی مسز ویلش ہیں۔ جو اسلام قبول کر چکی ہیں۔ ان کی نظم آپ جون کے رسالہ میں ملاحظہ کریں گے۔ لیکن یہ بی بی اپنی والدہ اور بھائیوں کو تبلیغ اسلام خود کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے اعلان پسند نہیں کرتی یہ بھی ایک وہم ہوتا ہے بہرحال اس کا یہی خیال ہے کہ اس طرح ان کی تبلیغ زیادہ موثر ثابت ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔۔۔۔ نام انہوں نے مبارکہ اپنے لئے میرے کہنے پر پسند کیا ہے۔ تیسرے مسٹر سائمن ہیں۔ جو نوجوان ہیں۔ اور یہاں کسی کارخانہ میں ملازم ہیں۔ ان کا یہ خیال تھا کہ مسلمان سورج پرست ہیں۔ اور کئی ہفتہ ہوئے کہ وہ ایک اتوار ہم کو سورج کی پرستش کرتے دیکھنے آئے تھے۔ پہلے لیکچر نے ان کی آنکھیں کھول دیں پھر وہ علی التواتر یہاں آتے رہے۔ پچھلا لیکچر اتوار کا بھی موثر ثابت ہوا جب معمول میں نے ان کو بھی سہ پہر کی چا کے لئے کہا۔ اور مسٹر شیلڈرک نے جنکو میں ہر اتوار بلوا لیا کرتا ہوں۔ متواتر تین گھنٹے اپنے ڈھب پر انہوں نے ان کی تبلیغ پر خرچ کئے۔ پونے آٹھ بجے شام وہ پیشتر از نماز مغرب مشرف باسلام ہوئے۔ اور باضابطہ اعلان اور اقرار کیا۔ نام ان کا میں نے مذکورہ بالا مناسبت کو سامنے رکھکر شمس الدین رکھا۔ مجھے ان تین نو مسلموں کے قبول اسلام میں جو خاص امداد مسٹر شیلڈرک اور مسٹر فشر اور مس ہاکسس سے ملا اور یہ دو آخر الذکر دو ہفتہ سے یہاں میرے مہمان ہیں) ملی ہے اس نے مجھے اس بات پر قطعی آمادہ کر دیا ہے کہ میں مسٹر شیلڈرک کو مستقل طور پر یہاں رکھوں میں نے ان کے متعلق دہلی لکھا سو وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ میں نے اس سوال پر اکثر غور کیا ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہاں کی ضروریات کا علم تو ہم کو ہو اور یہاں کی ضروریات کا انتظام ہندوستان کے دوست کریں۔ جو یہاں کے حالات سے ناواقف ہوں اگر احباب دہلی میری کلیہ عرض پر توجہ کریں۔ تو یقیناً بہت فائدہ ہو اور اب تو تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ بہرحال میں نے اب قطعاً ارادہ کر لیا ہے کہ یکم جولائی سے میں مسٹر شیلڈرک کو سلام مستقل طور [illegible]

میں لاہور فنڈ پر ڈال دوں گا۔ آخر کام ہی تو کرنا ہے۔ جہاں تک ہمارے فنڈس اجازت دیں اور جب تک بھی دیں ہمیں ضرورت حقہ پر آنکھ بند نہ کرنا چاہیئے۔

اسلامک ریویو کے مفت تقسیم کی تعداد جس قدر بڑھے تھوڑی ہے یہی حقیقی ذریعہ اشاعت کا ہے۔ ہر ہفتہ پندرہ دن کو اس قسم کے خطوط آ جاتے ہیں۔ جن سے دل یہ چاہتا ہے کہ اس کو بکثرت اشاعت دی جاوے۔

احادیث نبوی صلعم۔ میں نے کسی گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ میں نبی کریم کی بعض احادیث مختصر پاکٹ بک کی شکل میں چھپوا کر مفت یا برائے نام قیمت پر تقسیم کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے میرا خیال تھا کہ بیس پونڈ کی ضرورت ہوگی۔ جس کا مطالبہ میں نے کسی عاشق رسول سے کیا تھا۔ بمبئی سے ایک میرے دوست نے کسی یا چند معلوم الاسم عشاق رسول کی طرف سے بیس پونڈ بھجا دیئے۔ اس کے بالمقابل ہمشیرہ محترمہ جنابہ بیگم صاحبہ نے مجھے اطلاع دی۔ کہ شرفا حیدرآباد میں سے ایک پاک نفس خاتون یہ کل اخراجات برداشت کرنا چاہتی ہیں۔ اب میں حیران تھا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں بحمد اللہ پچھلے ہفتہ بمبئی کے دوست نے مجھے اطلاع دی کہ آپ ان بیس پونڈوں کو اگر پسند کریں۔ تو اشاعت رسالہ میں ڈال دیں۔ اس لئے میں اب اعلان کرتا ہوں کہ حدیث نبوی کے طبع کرانے کے لئے اب کوئی اور محب رسول تکلیف نہ فرماویں ان اخراجات کا ذمہ جنابہ بیگم صاحبہ نواب حاکم الدولہ بہادر دختر نیک اختر نواب اکبر جنگ بہادر نے لیا ہے اور اس کے لئے مجھے انہوں نے روپیہ بھجوا دیا ہے۔ جو معرفت ایڈیٹر صاحب کا مرشد مجھے مل گیا ہے خدا تعالے سب کو جزائے خیر دے۔ یہ بی بی نہایت مخیر طبع ہیں اور اشاعت اسلام میں ان کو خاص طور پر دلچسپی ہے۔

کیمبرج کا نسخہ قرآن۔ ابھی نہیں نکلا ہے امید ہے کہ اس وقت تک اخبار ٹائمز کا آرٹیکل اور اس کے مقابل میرے جواب کا مرشد میں۔ اور اس کا ترجمہ اردو اخبارات میں چھپ گیا ہوگا۔ مسلمان بھی کیسے بھولے بھالے واقع ہوئے ہیں۔ میں نے مختلف ہندوستان کے اخبارات میں دیکھا کہ اس کیمبرج کی تحقیق پر خوشیاں منا رہے ہیں اور اسے ایک اسلامی فتح سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ایک خطرناک آخری حملہ ہے جو دجال کی طرف سے ہوا ہے اور اللہ تعالے اس کو ہمارے ہاتھ سے پاش پاش کراوے گا۔

مصر اور بیروت سے خواہش ہوئی ہے کہ رسالہ کا کچھ حصہ عربی زبان میں ہو یہ بھی خدا تعالے کے فضل سامان ہیں ادھر سے یہ خواہش ہوئی ادھر فاضل عبد المحی عرب احمدی یہاں پہنچ گئے ہیں اللہ تعالے ہی جانتا ہے کہ انکا قیام کب تک یہاں ہو یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ ان کو بھی ووکنگ چھوڑنے پڑے جی تحریک نہ ہو جاوے بہرحال جب تک بھی ہو یہ جہاد اکبر ہے اور اس میں ان کو شامل کر لیا جاوے مضامین میں نے ان کو اردو میں لکھدیئے ہیں اور وہ ترجمہ کر دیں گے۔ کیا عجب ہے کہ یہ تجویز مفید ثابت ہو۔ اور مستقل۔ واللہ اعلم بالصواب آئندہ ہفتہ مجھے بہت ہی مبارک معلوم ہوتا ہے ایک سالم کنبہ انڈیا کو یہاں آوے گا اور اس میں کے دو افراد یہاں لطف ہفتہ مستقل مہمان رہیں گے ایسا ہی اور نو مسلم یہاں آویں گے یہ کنبہ بدن بدن قریب آ رہا ہے یہ لطف ہفتہ ہمارا نہایت ہی معروفیت کا ہوگا قریباً بارہ یا چودہ مہمان تین دن تک اکٹھے ہونگے جنمیں دس گویا انگلش مسلم ہیں۔ یہ تو قادیان کا لنگر ہونے لگا ہے۔ سم مکانات اپنا رنگ دکھلا رہا ہے کیا خدا کی شان ہے ایک وقت وہ تھا کہ شیخ نور احمد صاحب

ہر نماز کی اذان پر یا سوا مسجد کے دس بارہ چودہ تک مقتدی ہوتے ہیں جن میں تین چار مسلم نژاد ہوتے ہیں باقی انگلش مسلم مسٹر ویلش کے مسلمان ہونے نے ہماری مغرب کی نماز میں ایک مقتدی کا مستقل اضافہ کر دیا ہے کل میری غیر حاضری میں مسٹر فشر نے اذان بھی دی تھی۔ کیا عجب سماں ہے کیا خوشی ہے۔ کیا راحت کے سامان ہیں۔ واہ واہ گھر تو بھوکا۔ لیکن آتش بازی کی گلکاری اور انکا سماں کیا لطف دیگا جو یہاں لطف آ رہا ہے میرے آقا نے کیا سچ کہا ہے ؎

غمونکا ایک دن اور چار شادی + سبحان الذی اخزی الاعادی +

کیا دلچسپ منظر بھی لیکن ساتھ ہی راحت افزا یہاں ایک منظر ہے کہ مسٹر [illegible]

انگلستان میں اشاعت اسلام
(از قاری سرفراز حسین صاحب مسلم مشنری انگلستان)

جب خواجہ صاحب کے مشورہ سے اب میں لنڈن آ گیا ہوں۔ یہاں کے حالات کا مطالعہ کیا۔ تاکہ ایک معقول رائے قایم ہو سکے۔ کہ لنڈن میں اشاعت اسلام کا کام انجام دینے کے کیا کیا وسایل ہیں۔ اور ان کو کس طرح استعمال کرنا چاہیئے۔ صورت اول اور نہایت معزز صورت یہ ہے کہ مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کی طرح۔ جو آج کل کوئینز ہال میں تھیوسوفی وغیرہ پر لیکچر دے رہی ہیں اسی ہال میں یا مثل اس کے کیکسٹن ہال میں فلسفہ اور محاسن اسلام پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا جاوے۔ اور بارہ مہینے استقلال کے ساتھ قایم رکھا جائے تاکہ اسلام کا چرچا اعلیٰ اور متوسط طبقوں میں ہو جاوے ان لیکچروں کے واسطے اعلیٰ طبقہ کے صدر نشینوں کا حاصل کرنا۔ لیکچروں کو اچھی طرح مشتہر کرنا لوگوں کے پاس جا جا کر ان کو مدعو کرنا یہاں کی خصوصیات کے لحاظ سے خاصہ مشکل اور خرچ کا کام ہے اسی قسم کے سلسلے لیکچر کم از کم دو چار کیمبرج اور آکسفورڈ میں بھی ہونے چاہیئیں۔

صورت دوم۔ یہ کہ لنڈن کے مشرقی حصہ یا دیگر غریب حصوں میں ہال یا کمرے کرایہ پر لیکر وہاں عام فہم لیکچروں کے ذریعہ سے روزمرہ کی ضروریات زندگی کی باتیں اسلامی نقطۂ خیال سے سمجھائی جائیں۔

صورت سوم:۔ اور سب سے کم خرچ صورت یہ ہے کہ جس [illegible] پارک کے اس کونہ میں جسے ماربل آرچ کہتے ہیں۔ عیسائی فرقوں کے واعظ اور دیگر آزاد خیال لوگ اپنے اپنے معتقدات کا عام وعظ کرتے ہیں اسی طرح اسلام کا عام وعظ بھی کیا جائے۔ یہ وعظ قریب قریب ایسے ہوتے ہیں۔ جیسے ہمارے ہاں دہلی میں فوارہ پر وعظ ہوتے ہیں۔ فوارہ پر تو ہر مذہب کے واعظ کے لئے علیحدہ علیحدہ دن مقرر ہیں۔ مگر یہاں سہ پہر سے رات کے بارہ بجے تک وعظوں کا عام دربار کھلا ہوا ہے لوگ اپنے اپنے منبر پر جس پر اپنے عقیدہ کا امتیازی نام لکھا ہوا ہوتا ہے آتے ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر اپنے عقیدہ کا وعظ کہتے ہیں۔ اور بعض صورتوں میں بالکل آس پاس کھڑے ہو کر ایک دوسرے کے عقاید کی تردید کرتے ہیں۔ یہاں کے عام لوگوں تک کی مزاجوں میں حیرت انگیز تحمل ہے اور اپنے معتقدات کے خلاف بھی بہت ٹھنڈے دل سے سنتے ہیں اور لڑتے جھگڑتے نہیں۔ ہاں کبھی کبھی سامعین آوازے کستے ہیں اور واعظ بھی اس کی ظرافت مذاق میں ترکی بہ ترکی جواب بھی دیتے رہتے ہیں۔ اور یہاں وعظ بھی کہے جاتے ہیں میں آٹھ دس دن سے برابر گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے ان وعظوں میں شریک ہوتا ہوں۔ اور خود بھی کئی دفعہ مکالموں میں حصہ لے چکا ہوں ہفتہ کی شام کو رات کے بارہ بجے تک اور اتوار کو قریب قریب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا — مورخہ ۱۸ جون ۱۹۱۴ء — نمبر ۱۴۳

بیسویں صدی کا آخری چاند

کمیونی کیٹڈ

با قصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما بجز حکایتِ مہر و وفا مپرس

یہ صحیح ہے کہ ایشیا نے تنزل و انحطاط کی صدیوں میں بلاد مغرب کے مت موجد اور سائنس دان پیدا نہیں کئے۔ فاتحانِ مغرب کی طرح اولوالعزمانِ مشرق کے وصلے بھی بالعموم بر روئے کار نہیں آ سکے استبدادی قوتوں کے آہنی پنجوں سے ملک و ملت کو آزاد کرانے اور حریت و وطن پرستی کا سبق پڑھانے میں بھی آزادگانِ مغرب مصلحانِ مشرق سے گوئے سبقت لے جا چکے ہیں

لیکن یورپ کی دکانوں میں جو کچھ چمکتا ہے اور چشم نظارگی کو خیرہ کر رہا ہے وہ تمام سونا نہیں۔ مادیات۔ سیاسیات و اقتصادیات سے قطع نظر کر کے دیکھئے تو روحانیت کے شفاف اور حیات بخش چشمے اپنی پوری قوت سے صرف سرزمین مشرق ہی میں بہ رہے ہیں۔ اور شجر و حجر کو زندگی اور چشم بصیرت کو طراوت بخشتے ہیں آفتاب صداقت ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوا ہے ابوالبشر حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر خلاصۂ موجودات حضرت محمد صلعم عربی فداہ روحی تک۔ رام۔ کرشن نانک صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ سب ہادیانِ طریقت مشرق کی زمین کے آفتاب نصف النہار تھے۔ اٹھارویں۔ انیسویں صدی بھی ان شموس بازغہ کے جانشینوں سے خالی نہ رہی ورنہ جس طرح مشرق کی دُنیا مر چکی تھی دین بھی ہاتھ سے جاتا رہتا تو ہندستان تو کم از کم خسر الدنیا و الآخرۃ کا پورا پورا مصداق ہو گیا ہوتا۔

رہنمایانِ یورپ کے مدنظر ہمیشہ مادی ترقی اور سفلی اسباب رہے ہیں اور ان کا مطمح نظر ملکی و ملی آزادی سے کبھی آگے نہیں بڑھا ہے اور ابنائے جنس کے حقوق کو ملحوظ رکھنا ان کا اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاقی معیار ہے۔ لیکن ہادیانِ مشرق نے بالعموم اور مصلحین و رہنمایانِ ہند نے بالخصوص ہمیشہ روحانی ترقی کے لئے ہمیں ترغیب دی ہے۔ اور اپنی تمام خداداد قوتوں کو ہماری اخلاقی اور روحانی حالت کے سنوارنے اور ہماری وجدانی استعداد بڑھانے میں صرف کیا ہے۔ اور مادیات کو ہمیشہ زوال پذیر۔ فانی اور تغیر پسند سمجھا ہے ع

چناں نماند چنیں نیز ہم نہ خواہد ماند

اس قحط الرجال کے زمانہ میں اس ظہر الفساد فی البر والبحر کے عالم میں اس ہماہمی اور کشمکش کے دور میں اس بدامنی بے چینی اور طوائف الملوکی کے ایام میں اور اس نفسا نفسی اور تنازع للبقا کی حالت میں راجہ رام موہن رائے رومیشچندر دت۔ سوامی وویکانند سید احمد خاں۔ سید جمال الدین افغانی حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ مولوی محمد قاسم صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین ایسے بے غرض اور بے نفس بزرگوں کا عرصۂ شہود میں جلوہ گر ہونا۔ مشرق اور اہل مشرق کی سربختی اور نجات کی دلیل ہے

حضرت میرزا غلام احمد مغفور اس فہرست میں گل سرسبد ہیں ان کا کام محض روحانی اور خالص دینی تھا اور وہ اس حقیقی چشمۂ معرفت سے پیاس بجھا چکے تھے۔۔
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کے چشم و گوش۔

جمال و کلام محبوب لم یزلی سے براہ راست کسب سعادت اور شرف زیارت کر چکے تھے وہ اس محبوب دلربا عزلی کملی پوش کے عشق میں فنا ہو چکے تھے حتیٰ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا نظارہ چشم بصیرت سے کر چکے تھے در بزم جام ہمہ ابرار کے مصداق ہو گئے تھے۔ اور ان کا یہ دعویٰ ؎

منم مسیح بہ بانگِ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہ کہ بر سما باشد

منجانب اللہ تھا۔ ان کو خلافت کی مسند پر خود مشیت الٰہی نے قدرت کے ہاتھوں بٹھایا تھا۔ ملائک نے خوشی کے ترانے گائے تھے ارواحِ مقدسہ نے سجداتِ شکر ادا کئے تھے۔ حوروں کے نغموں سے فضائے جنت گونج اٹھی تھی ہیکل قدس میں امر اعظم نے جوش مسرت اور وفور طرب سے نور ازل کو اچھلتے دیکھ لیا تھا۔ اسی لئے وہ علی الرغم اعداء مسند آرائے خلافت و مہدویت ہوئے۔ اور خدائے قادر و قدوس نے زور آور حملوں سے ان کی سچائی کو دنیا پر ظاہر کیا اور ان کے نام کی تقدیس شش جہات ارض و سما میں پھیلائی

آج حضرت میرزا غلام احمد مغفور ہم میں موجود نہیں مگر وہ دیکھنا ان کی روح سامنے کھڑی ہے اور اب بھی رہنمائی کے لئے لمحات برق کی طرح بیقرار ہو رہی ہے ان کا تصور ہماری زندگی کا بہترین لطف ہے ان کا کام اور نام ہماری آنکھوں کی طراوت روح کی مسرت اور دل کی قوت کا موجب ہے وہ نور ایمان اور نور فرقان جو زندگی بھر ان کے کاشانۂ عقیدت کے شمع شبستان تھے اور اب بھی سالکانِ طریقت کے لئے سنگ میل اور نشانِ اصلاح ہیں

حضرت میرزا صاحب مغفور کو مہمات دینی کے سر کرنے میں جس مخلص جاں نثار اور بے ریا دوست کے ایثار وفاداری نے قوت بازو کا کام دیا وہ اس انیسویں اور بیسویں صدی کا مشترک مہ کامل اور تمام نفوس قدسی کا فلا عالم باعمل۔ فاضل اجل۔ طبیب بے بدل۔ حکیم باذل سرآمد فیلسوفانِ عصر و حال مفسر۔ محدث۔ مجتہد۔ ادیب الطبع متکلم بے مثال۔ فصیح البیان طلیق اللسان۔ امام المناظرین رئیس المتکلمین۔ خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین نور اللہ مرقدہٗ طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کا وجود باجود تھا۔ ایسا وحید العصر ایسا فرید الدہر ایسا جامع حیثیات ایسا مجمع الصفات ایسا مجمع الکمالات۔ پھر ایسا بے ریا۔ ایسا پاک باطن اور صاحب صدق و صفا فرزند مایۂ گیتی کیلئے مایۂ صد ناز اور دایۂ ملت کے لئے موجب صد ہزار اعزاز ہے۔ یہ موت خواص کے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اگر ہمارے خونابۂ جگر سے سرشک خونین کا خراج حاصل کرے اور کوئی دل جلا آہ شرربار سے عرش کے کنگرے ہلا دے اور عالم قدس میں ہیجان پیدا کر دے اور سکون ملاء اعلیٰ میں خلل ڈالدے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

ہم نے تاریخ اسلام میں حضرت صدیق اکبرؓ کے صدق و اخلاص اور ایثار و وفا کے حالات بالتفصیل پڑھے تھے۔ قرآن کریم کا وہ مقام جہاں اس سرآمد عاشقانِ رسول عزلی کو داد عشق دی گئی ہے۔ از بر یاد تھا۔ مگر کبرائے لایزال ہم اس کا صحیح اندازہ کرنے سے مقصر تھے۔ جب تک کہ ہم نے نورالدین کا طرز عمل میرزا صاحب کے ساتھ نہیں دیکھ لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ سیرت صدیقی کی ایک زندہ مثال تھے۔ اور اپنے ایثار۔ صدق اخلاص اور وفا کے باعث اس مقام پر پہنچ گئے تھے۔ جہاں مرید اور مراد کی ذاتیں فنا ہو کر محض ایک نقطۂ عشق رہ جاتی ہیں۔ یہ مقام فنا فی الشیخ کے مقام سے بمراتب بالا ہے۔ کیونکہ اس میں شیخ کو بھی مرید کے ساتھ اسی پیمانہ پر اظہار عشق کرنا پڑتا ہے۔ بلکہ محمود ایاز بن جاتا ہے اور ایاز محمود۔ اسی مقام پر پہنچکر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ نعرہ لگایا تھا ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

مرید و مراد دونوں نے ایک دوسرے کو خوب مطالعہ کر لیا تھا آج دونوں طالب و مطلوب پہلو بہ پہلو شہر خموشاں میں لیٹے ہوئے بارگاہ قدس میں اپنے نورانی وظیفے لے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے بعد ایسے شخص کو خلافت ملنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کی تصدیق کرتا ہے کہ ”نورالدین دین کے خادموں کا سردار ہے“ اور اس میں پیغمبر خدا صلعم کی اس حدیث کی بھی تصدیق ہے جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ مہدی مسیح کے بعد چھ برس تک خلافت کرے گا اور وہ ذوشجہ ہو گا یعنے اس کے منہ اور سر کے درمیان ایسا زخم ہو گا جو ہڈی تک پہنچا ہو گا۔ اور وہ قریشی النسب ہو گا۔ اور مسیح کی امامت کرائیگا+

حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب کے رہنے والے تھے۔ یہ مقام ایک نہایت مردم خیز خطہ ہے۔ یہاں کے ہندوؤں نے دنیاوی طور پر قابل رشک ترقی کی ہے۔ اکثر مناصب جلیلہ پر سرفراز ہیں مسلمان بھی تاجر پیشہ اور بالعموم مرفہ الحال ہیں۔ لیکن قاسم ازل نے جو بزرگی اور سعادت اس فرزند وطن کے حصہ میں رکھی تھی ان سمان دنیاوی وجاہتوں اور مادی ترتیبوں کو کوئی نسبت نہیں ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مرحوم قریشی النسب بالا بلند۔ قوی ہیکل۔ تنومند۔ صحیح المزاج سلیم الفطرت اور اعتدال پسند و حکیم طبع بزرگ تھے ان کو دیکھکر پچھلی صدی کے تندرست و توانا بزرگوں کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا تھا۔ مرحوم کا رنگ سانولا تھا۔ مگر کھلتا ہوا۔ بال چہرے پر بہت زیادہ تھے اور گالوں کی ہڈیاں بھی ان سے خالی نہ تھیں۔ لیکن چہرے پر ایک خاص قسم کا رعب و جلال برستا تھا۔ اور جملہ اعضاء کے تناسب اور خاص انداز نے ایک عجیب قسم کی دلکشی پیدا کر رکھی تھی۔

زندگی کے آخری چند سالوں میں حضرت موصوف بہت گھُل گئے تھے آج سے پندرہ برس پیشتر جب راقم الحروف کو اول اول ان کی صحبت میں شرف نیاز حاصل کرنے کا موقع ملا اسوقت آپ ایک موزون قامت۔ تندرست و توانا جسم اور صحیح دل و دماغ رکھنے والے حکیم۔ طبیب۔ فیلسوف۔ ادیب۔ مفسر محدث اور عالم باعمل تھے۔

محنت کی عادت ایسی پختہ اور راسخ تھی کہ طبیعت ثانی بن گئی تھی۔ صبح شام۔ رات۔ دن۔ دوپہر غرضیکہ رات کی چند خلوت کی ساعتوں کے علاوہ سارا وقت دینی۔ دماغی اور اصلاحی مشاغل میں صرف ہوتا تھا۔

تکان۔ کسل۔ نسیان اور بددلی مرحوم کے قریب بھی نہ پھٹکنے پاتی تھی ابھی قرآن کریم کے نہایت باریک نکات بیان فرما رہے ہیں۔ اور حقائق و معارف کی داد دے رہے ہیں۔ ابھی طب جدید اور قدیم کے متعلق بالکل جدید اور تازہ انکشافات و نکات بیان فرما رہے ہیں۔ ایسی ہمہ گیر۔ زود رس۔

حضرت مرحوم کی مجلس میں ایک خاص قسم کا رعب ہوتا تھا۔ مگر حضرت کا اخلاق اور منکسر المزاجی اس پر اس قدر حاوی رہتی تھی۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کو بھی نہایت بے تکلفی سے عرض حال اور شوق مقال کا موقع ملتا تھا

مرحوم کے کندھوں کا وہ عضلہ جو شانوں کی گولائی بناتا ہے جسے انگریزی میں تشریح دان ڈلٹائڈ مسل کہتے ہیں۔ قدرتاً بہت ہی کم تھا گویا بالکل نہ تھا۔ اور مرحوم کے کندھوں کی بناوٹ اسی لئے خاص قسم کی تھی گویا کہ خلافت سنبھالنے کے لئے ازل ہی میں شانے اپنے قوی صرف کر چکے تھے۔

مرحوم کی طبیعت ہر وقت بشاش اور مطمئن معلوم ہوتی تھی مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ معاملہ کو ادنیٰ توجہ سے حل کر لیتے تھے۔ مسائل شرعی و فقہی دینی۔ حقائق فقہی۔ نکات قرآنی۔ معاملات منزلی و تمدنی و عقدہ ہائے اقتصادی و سیاسی میں ایسی صائب رائے دیتے تھے۔ کہ سننے والا دنگ رہ جاتا تھا حاضر جوابی۔ بذلہ گوئی۔ نکتہ نوازی اور دقیقہ سنجی انکا شعار خاص تھا بات بات پر باریک بینی اور نازک خیالی کی داد دیتے تھے۔

مرحوم کے حواس باطنی پیرسن و سال اور محنت نے کسی قسم کا اضمحلال و تعطل پیدا نہیں کیا۔ بلکہ دم آخر تک ہوش و حواس۔ فہم و فراست بالکل بجا اور درست رہے اس وقت بھی سامعت۔ بصارت اور حافظہ ویسا ہی قوی تھا جیسا آج سے پندرہ بیس برس پہلے۔ البتہ قرآن کا عشق روز افزوں تھا۔ جس کی حد و نہایت کا اندازہ کرنا انسانی قوت استدراک و تصور سے بالا تر ہے۔ مرحوم کی ایک آنکھ میں تپلی کے اوپر سفید سی رطوبت مجتمع معلوم ہوتی تھی اور شبہ ہوتا تھا کہ شاید موتیا بند اتر رہا ہے مگر اللہ تعالےٰ نے اپنے نورانی فرد کی بصیرت اور بصارت میں کسی قسم کا ضعف پسند نہیں کیا۔ اور آخر وقت تک بینائی بھی اور بہت اچھی رہی۔ مرحوم کے ہاتھ پاؤں کھلے کھلے اور کشرتی معلوم ہوتے تھے جب آپ کرسی پر بیٹھتے تھے؟ تو ہاتھوں کی انگلیاں خاص وضع سے آپس میں پیوستہ کر لیتے تھے گفتگو میں بھی اکثر تفہیم مطالب کے لئے انگلیوں سے کام لیتے تھے

مرحوم فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی۔ اور یہ صفت زبان و قلم دونوں کے استعمال کے وقت یکساں قایم رہتی تھی۔ خیر الکلام ما قل و دل کا مفہوم جس نے سمجھنا ہو تو وہ ان کی تصانیف دیکھے۔ گفتگو نہایت پُر معنی تھی۔ طرز استدلال نہایت اچھوتا اور لاجواب ہوتا تھا۔ اس پر الفاظ اتنے مختصر استعمال فرماتے تھے کہ ان سے زیادہ اختصار وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

تصنیفات حسب ذیل ہیں:۔ (۱) فصل الخطاب ۲ جلد (۲) تصدیق براہین احمدیہ (۳) ابطال الوہیت مسیح (۳) رد تناسخ (۴) نور الدین۔

ان کتابوں کے مطالعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی وسعت معلومات۔ بلند نظری۔ قوت استدلال اور جادلھم بالتی ھی احسن کے حکم کی تعمیل کا اشتیاق۔ استخراج نتائج و استنباط مسائل کی طاقت ایک دفعہ تو اپنا لوہا ہر مخالف و موافق سے منوا لیتی ہے۔

حضرت کی صلبی یادگار اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابھی تک ہم میں موجود ہے اولاد نرینہ بھی ہے۔ اور یہ نور نظر الولد سر لابیہ کا مصداق ہیں

حضرت کے آخری الفاظ وصیت کے دردناک ہیں۔ یعنی میری اولاد کو چندے خور اور اپاہج نہ بناؤ۔ حضرت نے اپنی آنکھوں سے یہ مثالیں دیکھ لی تھیں۔ جو ہمیشہ حضور انور کے پیش نظر تھیں کہ کس طرح اچھے آدمیوں کی اولاد نسب فروشی پر گزارہ کرتی ہے۔ اکل حلال جو محض قوت بازو کی کمائی سے حلال ہو سکتا ہے ایسے لوگوں کے نصیب بھی نہیں ہوتا۔

ایک موقعہ پر حضرت میرزا صاحب مغفور نے فرمایا تھا کہ تم پیرزادے مت بنو۔ بلکہ خود پیروں جیسے بننے کی کوشش کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت اس کا عملی نمونہ تھی +

اللہ اللہ کیسا بے ریا اور بے غرض انسان تھا۔ تمام عمر قوم کی خدمت کرتا رہا۔ مرتے وقت اپنی اولاد کا بوجھ بھی قوم پر ڈالنا پسند نہیں کیا۔

مرحوم بڑے محسن تھے۔ اور اپنے احباب کے ساتھ ہمیشہ سلوک کرتے رہتے تھے۔ لیکن مدت العمر میں کبھی کسیکا احسان اٹھانا گوارا نہیں کیا

مرحوم کی خلافت کسی سعی و کوشش کا نتیجہ نہ تھی مرحوم کو ہمیشہ ریشہ دوانیوں اور جوڑ توڑ سے نفرت تھی۔ حضرت مسیح موعود مغفور کے وصال کے بعد ملت و قوم نے بالاتفاق حضرت کو منتخب کیا۔ ارادہ الٰہی ازل سے یہی تھا اس لئے آپ بدون اختلاف احدے خلیفۃ المسیح مقرر ہوئے۔ مرحوم نے خود اس کی کبھی خواہش نہیں کی۔ بلکہ یہ ان صدیقی صفات کا صلہ تھا جنہوں نے تیرہ سو برس کی گذشتہ تاریخ کو دہرا دیا تھا + (راقم وجلانی)

مسئلہ طلاق پر اعتراض

باوجودیکہ ہندوؤں اور نیز دیگر مذاہب کے اکثر اعتراضات کا اس سے پیشتر کئی دفعہ جواب دیا جا چکا ہے۔ اور انہی میں سے ایک مسئلہ طلاق پر بھی کافی سے زیادہ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ لیکن پھر بھی ہندو معاصرین کی طرف سے وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی رنگ میں انہی اعتراضات کو دہرا کر اسلام پر نکتہ چینی ہوتی ہی رہتی ہے چنانچہ حال میں پھر ایک لوکل ہندو معاصر نے اپنی تازہ اشاعت میں طلاق کے

ڈرانے کے لئے طلاق نامہ لکھکر کسی مولوی کے پاس رکھوا دیا۔ مگر عورت نے پتہ لگنے پر وہاں سے منگوا کر اپنے پاس رکھ لیا۔ اور چند روز کے بعد کسی اور سے شادی کر لی جس پر خاوند نے مقدمہ کیا۔ مگر کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اس واقعہ کو لکھنے کے بعد ہمعصر مذکور نے یوں گوہر افشانی فرمائی ہے۔ کہ "یہ ہیں طلاق سسٹم کی خرابیاں جو آئے دن وقوع میں آتی رہتی ہیں!!" ہمیں افسوس ہے کہ ان الفاظ کو لکھتے ہوئے ہمعصر مذکور نے طلاق کی اصل حقیقت پر ذرا بھی غور نہیں کیا۔ کیا کسی شخص کے بُرے کام کا ذمہ دار اسکا مذہب بھی ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں عام طور پر چوریاں۔ ڈاکہ زنیاں اور دیگر قسم قسم کے بُرے کام ہوتے ہیں لیکن یہ کسی نے بھی آجتک نہیں کہا۔ کہ یہ قبیح افعال کسی مذہبی تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ پھر خدا جانے کسی مسلمان کی کوئی ناواجب حرکت کیوں اسلامی تعلیم کا نتیجہ سمجھ لی جاتی ہے۔ آجکل عام طور پر مقدمات سازش اور بم بازی کے ہندوؤں کے حصہ میں آئے ہوئے ہیں۔ پھر اس لئے یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ یہ ہندو مذہب کی تعلیم کا باعث ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا کہنا سراسر بیجا ہوگا۔ کیونکہ مذہب ایسے قابل نفرت اور بُرے کاموں کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا۔ اسلام نے طلاق کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے۔ کسی بھی منصف مزاج کو اسپر اعتراض کی گنجائش نہیں۔ طلاق کے لئے تین مہینے کی مدت اسلام نے ضروری قرار دی ہے اور اس عرصہ میں اسے خوب سوچ بچار کر لینے کے بعد ایک ایک ماہ کے وقفہ سے تین طلاقیں دینے کا حکم دیا ہے۔ جن میں سے آخری طلاق قطعی متصور ہوگی۔ اب ظاہر ہے کہ اسلام نے اس بارہ میں مسلمانوں کو خوب غور وفکر اور احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور نہایت ہی ناگزیر حالات کے پیش آجانے پر ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور ان حالات کو مدنظر رکھکر جو طلاق کے لئے پیدا ہونے ضروری ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اسلام نے نہایت عمدگی اور حکمت سے یہ بہت اعلے حکم نافذ فرمایا ہے۔ کیونکہ عورت و مرد کے باہمی تعلقات کا حسن معاشرت اور بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے خوشگوار ہونا نہایت ضروری امر ہے۔ مگر جب یہ امر مفقود ہو۔ اور ایک گھر میاں بیوی کے جھگڑوں یا اور کسی وجہ سے ہمیشہ دوزخ بنا رہے تو اس سے دونوں میں جدائی ہو جانا نہایت بہتر ہے۔ ہاں بُرا کام یہ ہے۔ کہ کوئی مرد اپنی عورت کو کسی وجہ سے معلق چھوڑ دے۔ اور اسکی تمام عمر رنج وتعب میں کٹے۔ یہ رسم افسوس ہے کہ ہندوؤں سے نکلکر اب مسلمانوں میں بھی بہت کچھ سرایت کر چکی ہے۔ اور بہت سی عورتیں ایسی ہی مصائب کا شکار ہو رہی ہیں۔ ایک طرف تو اس افراط کے راستہ کو دیکھو۔ اور دوسری طرف اس تفریط کو بھی دیکھو جو مذکورہ بالا واقعہ کی مثل بعض ناواقف مسلمان اختیار رکئے ہوئے ہیں۔ اسلام نے ان دونوں کے درمیان معتدل راہ بتائی ہے۔ کہ نہ تو بہت طلاقیں دو۔ اور اس بارہ میں حتی الوسع سوچ کر کام کیا کرو۔ اور نہ ہی عورتوں کو معلق چھوڑ دو۔ اور یہی صراط مستقیم ہے۔

ایک قابل قدر مشورہ

گورنمنٹ حتی الوسع قوانین کے نفاذ اور عملدرآمد میں پورے غور وخوض سے کام لیتی ہے اور اس امر کے لئے اس نے مختلف قابل افراد رعیت کو بھی اپنی رائے کا حق دے رکھا ہے لیکن باوجود اس کے یہ ظاہر امر ہے۔ کہ گورنمنٹ کے قوانین میں وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ترمیم ہوتی رہتی ہے اور جب تک یہ کام انسانوں کے ہاتھ میں ہے ظاہر ہے۔ کہ ایسی ترمیمیں ہوتی ہی رہینگی۔ انہی قوانین میں سے ایک ایکٹ انتقال اراضی بھی ہے جس نے اپنے نفاذ کے وقت سے لیکر آجتک کثیر انسانوں کو معتدبہ فائدہ پہنچایا ہے۔ لیکن حسب ضرورت اس میں بھی ترمیم ہوتی رہتی ہے۔ مگر ایک لوکل ہندو ہمعصر اس ترمیم کو اسبات کے لئے بطور دلیل پیش کرتا ہے کہ اس کے نزدیک یہ قانون ہی سرے سے غلط ہے اور جب تک اسے بالکل منسوخ نہ کر دیا جائے۔ اسوقت تک اس کے نقائص دور نہیں ہو سکتے۔ ہمارے نزدیک ایسے لائق اخبار نویس کو جو نقائص سے پاک قوانین وضع کرسکتا ہو یجیسلیٹو کونسل میں ممتاز جگہ ملنی چاہیئے۔ گورنمنٹ کو آئے دن اپنے قوانین میں نقائص کو دور کرنیکی فکر لگی رہتی ہے لیکن جب اسے ایک ایسا شخص مل جائے۔ جو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان بالا تر حیثیت رکھتا ہو تو اس کی بہت زیادہ قدر کرنی چاہیئے۔ ہم حیران ہیں کہ ہندو معاصرین نے کیوں تعصب کو اپنے دلوں میں اتنی جگہ دے رکھی ہے کہ جس سے انکی عقل میں بھی خلل واقع ہوتا جارہا ہے۔ کیا دنیا میں صرف ایکٹ انتقال اراضی ہی میں نقائص ہیں اور باقی قوانین نقائص سے پاک ہیں؟ اگر نہیں تو کیا یہ اصول صحیح ہے۔ کہ جس قانون میں کوئی نقص دکھائی دے۔ اُسے بکلی منسوخ کر دیا جائے؟ امید ہے۔ کہ معاصر مذکور اس گورکھ دھندا کو خود ہی سلجھانے کی کوشش کریگا۔

مراسلات

حضرت اقدس کا ارشاد اور اسکی تکذیب

حضرت مرزا صاحب مرحوم ومغفور رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ایک اشتہار شائع فرماکر اپنے مخلص مریدین کو چند ایک امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن غالباً مرور زمانہ کی وجہ سے اس اشتہار یا ارشاد پر میرے ان دوستوں کو غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ جو اب بجز کیطرح دانستہ یا نادانستہ کفر وفسق کے ذٹ بال کو اپنے مرشد علیہ السلام کے تیار کردہ مگین قلعہ کی دیواروں سے ٹکرا کے خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اور حضور کے پاک الفاظ کی توہین کرکے عوام کو ہنسی کا موقعہ دے رہے ہیں۔

میں چاہتا تھا۔ کہ اس ارشاد کو تمام وکمال یہاں لکھ ڈالوں۔ لیکن مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں اڈیٹر صاحب طوالت کیوجہ سے عدم گنجائش کا عذر کرکے اس مضمون کو جلد درج اخبار کرنے سے انکار کر دیں۔ لہذا ضروری عبارت پر اکتفا کرکے احمدیوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ خود اس اشتہار کو پڑھیں۔ حضرت صاحب نے اس اشتہار کو یوں شروع کیا ہے!۔

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل غرض خدا تعالےٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے۔ کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں، عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں انکو دور کرکے دنیا کے تمام لوگوں کو اسلام کیطرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جسکو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ پورا کیا جائے۔ اسی لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ جس کا شیوع یعنے شائع ہونا امریکہ اور یوروپ کے اکثر حصص میں ثابت ہو چکا ہے۔ . . . . . اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس وقت توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت میں اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلائیں۔ . . . . . بس جو کوئی میری موجودگی میں اور میری زندگی میں میری منشا کے مطابق میرے اغراض میں مدد دیگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت اقدس کے یہ مبارک الفاظ بالکل صاف ہیں۔ تحویل کی ضرورت نہیں۔ اس دنیا میں آپ کے آنے کی غرض ان غلطیوں وغیرہ کا دور کرنا تھا جو عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں۔ اور دنیا میں عام لوگوں کو اسلام کیطرف مائل کرنا تھا جسے وہ کسر صلیب سے نامزد فرماتے ہیں۔ اس غرض کے پورا کرنے کے لئے آپ رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری کرواتے ہیں جسکا بند ہونا بوجہ عدم توجہ جماعت آپ کے ہر ایک فرد سلسلہ کے لئے ماتم تھا۔ اور پھر آپ اپنے مخلص جوانمردوں کو اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد کیطرف توجہ دلاکر انہیں اس خدمت کے صلہ میں یہ خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ وہ مخلص جو آپ کی زندگی میں آپ کے منشاء کے مطابق کام کریں گے۔ وہ آپ کے ساتھ قیامت میں ہونگے۔

اے احمدی جماعت کے لوگو جو قسم قسم کے فتووں کی سدا برت لگائے بیٹھے ہو۔ تم جسے چاہو خلیفہ یا امیر مقرر کرو۔ لیکن خدا کے لئے اس درخت کی بیخ کو جسکا پھل تم کھا رہے ہو۔ مت کاٹو۔ جو الفاظ اس برگزیدہ مرد خدا کے منہ سے نکلے ہیں۔ اُسے جوش میں آکر مت جھٹلاؤ۔ تاکہ تم پر بھی جھوٹ کی پھٹکار نہ پڑے۔ کیا لطف ہے کہ اس خلافت کے جھگڑے سے پہلے تم سب مولوی محمد علی صاحب کی ان خدمات کا اعتراف کرتے تھے جو انہوں نے رسالہ مذکور کے متعلق کیں تم خود ہی اس امر کے مشتہر کرنے والے تھے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے تمام مالی مفاد اور دنیاوی وجاہت کو خیرباد کہکر حضرت اقدس کی زندگی ہی میں آپکی منشا کو پورا کرنے کے لئے آپ کے آستانہ پر دھونی رمائی۔ اور تم ہی وہ لوگ ہو جو بڑی شدومد سے اس رسالہ کے معاونین خاص میں ان احباب کا ہی شمار کرتے تھے۔ جنہیں آج تمہاری غیر مستقل مزاجی سے سرگروہ منافقین قرار دے رکھا ہے۔ تم خود ہی بتلاؤ کہ اگر کوئی غیر احمدی اس قسم کا چھچھورا پن کرتا تو تم اس کے لئے کون سا خطاب تجویز کرتے۔

حضرت اقدس کی توجہ اور دعاؤں کی بدولت لاہور کے ان مخلص جوانمردوں نے جنہیں اب کافر وفاسق کہا جاتا ہے۔ ہمت کرکے اس رسالہ کو چلایا بلکہ قوم کو ماتم سے بچایا یا کسر صلیب میں حصہ لیا۔ اور حضرت صاحب مغفور کی زندگی میں آپکی منشا کے مطابق آپکی اغراض میں مدد دینے کی سعادت حاصل کرکے قیامت میں آپ کے ساتھ

ہونے کا معیار تیز کیا۔ حاسد کہا کس کی ہمت ہے کہ ایک مامور من اللہ کی عطا کردہ سند چھینے؟ خدا را غور کرو۔ کم فہمی اور ناخدا ترسی کو کام میں نہ لاؤ۔ تم ان لوگوں کو منافق وفاسق وغیرہ بناکر اپنے آقا ومطاع کو قیامت کے دن کن کے گروہ میں شامل کر رہے ہو۔ نعوذ باللہ منہا۔

اسی اشتہار میں حضور اقدس فرماتے ہیں "کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا۔ کہ جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا"! اب یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ لاہوری منافق احباب نے بھی (نقل کفر کفر نہ باشد) حضرت صاحب کے حکم کی تعمیل میں بڑی عالی حوصلگی سے کام لیا۔ اور رسالہ کے قیام کے لئے ہمت دکھلائی اور اس طرح وہ بھی واقعی اور قطعی طور پر جماعت میں سمجھے گئے۔ کیا حضرت اقدس نے منافقوں اور فاسقوں ہی میں مخلص جوانمرد تلاش کئے؟ شرم! تمہارا پیر ومرشد تو غیر احمدیوں کو یہ فرماکر کہ "اے دل تو نیز خاطر اینان نگہدار کاخر کنند دعوی حب پیمبرم" قابل عفو قرار دیتا ہے۔ اور تم خلافت کے جنون میں آپ کے مخلص جوانمردوں کے ساتھ بدخلقی اور بدتمیزی کو شعار رکھکر یہ بتانا چاہتے ہو۔ کہ تم نے اپنے روحانی باپ سے کس قسم کا خلق سیکھا؟ حیف صد حیف!!

میں ڈرتا ہوں کہ ان واقعات سے جن کا اظہار میں نے ان مخلصوں کی خدمات کے متعلق محض رفع فتنہ کے لئے کیا ہے۔ میرے بعض خوش عقیدہ بھائی پہلے سے زیادہ دہک اٹھیں۔ اور اپنی معمولی لاف زنی کی تبلیغ چھوڑکر مجھکو کوسنا شروع نہ کر دیں۔ لیکن "من آنیم اند رعاشقی بالائے غمہائے دگر" جہاں اپنے پیارے مرزا رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ انکی موجودگی میں جو دکھ سے پتھر کھائے تو انکی عدم موجودگی میں اپنوں سے گالیاں ہی نقد کھائی پڑیں تو غنیمت ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ واقعات کو چھپانے کی کوشش کی جائے۔ اور لوگوں کو مخلص خادموں کے خلاف برانگیختہ کیا جائے۔ میں اظہار حق سے رک نہیں سکتا۔

اس جگہ یہ بیان کرنا بھی بے محل نہ ہوگا۔ کہ ان مخلص جوانمردوں نے حضور اقدس کے زمانہ میں جنمیں خلیفۃ المسیح کا فنت بھی شامل ہے کبھی بھی اشارتاً اور کنایتاً اپنی خدمت کا ذکر کرکے بے ادبی کا ارتکاب نہیں کیا اور اسطرح حضرت صاحب کی اس تحریر کے مطابق جو اسی اشتہار میں ہے کہ اسوقت کوئی خدمت کروگے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دوگے۔ یہ لوگ راسخ الاعتقاد ثابت ہوئے۔ یہ اشتہار ۱۹۰۳ء کے ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ بھی شائع ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ احمدی صاحبان اسے غور سے ملاحظہ کرینگے۔ اور اس جوش کو جو اپنے ہی بھائی بندوں کے خلاف ظاہر کرکے ایک قسم کی روحانی خودکشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کسی مفید کام میں لگائیں گے۔ (ناقد)

فاستبقوا الخیرات

خاکسار پیغام صلح اور الفضل دونوں کا خریدار ہے۔ میں نے آجتک خلافت کے متعلق بیانات غور سے مطالعہ کئے۔ یہ ایسی بات ہے کہ اسکا فیصلہ اللہ تعالےٰ کی قدرت میں ہے۔ اسقدر خراش تراش اور چھیڑ چھاڑ ایک جماعت حقہ میں مناسب نہیں کیونکہ اس سے اصل غرض مفقود ہوتی ہے۔ بلکہ عداوت بڑھنے کا احتمال معلوم ہوتا ہے (ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات) اللہ تعالےٰ کے مدنظر صرف فاستبقوا الخیرات ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ احمدیت سے مقصود جہاد فی سبیل اللہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ سے اصل مراد اشاعت اسلام ہے اشاعت اسلام میں ہر طور کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ مصداق رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ہوں۔ الحمدللہ ایک تراجم پر خواجہ صاحب مصروف ہیں دوسری شائع انگریزی قرآن کا چھاپنا ہے۔ جس کے لئے پچاس ہزار روپیہ درکار ہے۔ اسمیں دل وجان سے کوشش کرنا مناسب ہے بیشک اسقدر روپیہ کی وصولی مشکل تو معلوم ہوتی ہے لیکن اگر احمدی احباب توجہ مبذول فرماکر ایکہزار افراد پچاس پچاس روپیہ دینے کا وعدہ کرینگے۔ تو نہایت آسانی سے پچاس ہزار روپیہ جمع ہو جائینگے۔ خدا کی راہ میں عمر بھر کے لئے پچاس روپیہ دینا ایک غریب سے غریب کے لئے بھی کچھ دشوار نہیں۔ خدا جانے پھر ساری عمر میں اس قسم کے ثواب کا موقعہ کہیں نصیب ہوگا۔ میرے خیال میں یہ ایک ثواب اور سخاوت کا موقعہ ہے۔ جیسا کہ اول السابقین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر حاصل کی تھی۔ کیونکہ یہ روپیہ اشاعت القرآن پر خرچ کرنا ہے۔ اور تاحال اشاعت القرآن کو ایسے رنگ میں جس کو مولانا محمد علی صاحب نے پیش کیا ہے کسی نے اقدام نہیں کیا ہوگا۔ خدا کے لئے خدا کے کلام میں امداد کرنا میرے خیال میں ناقرضوا اللہ قرضا حسنا کا مصداق ہے۔ . . . . . راقم خریدار ۱۱۱۴

نوٹ:۔ بندہ مبلغ صہ پچاس روپیہ انگریزی قرآن کے چھاپنے کے لئے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔

جلد ۱ | مقام اشاعت لاہور پنجشنبہ مورخہ ۲۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۸

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام

انگلستان میں اشاعت اسلام

(از قاری سرفراز حسین صاحب مسلم مشنری انگلستان)

(گذشتہ سے پیوستہ)

خلاصہ اس تحریر کا یہ ہے کہ میرا ان تینوں صورتوں کو ترتیب دینے کو جی چاہتا ہے۔ مگر کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ لنڈن جو اپنی وسعت اپنی خاص اہمیت اور اپنی بے شمار آبادی کی وجہ سے اپنے آپ ایک مکمل دنیا ہے۔ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں اور سینکڑوں نہیں تو پچاسوں اسلامی واعظوں اور [illegible] اپنی آغوش شفقت میں جگہ دے سکتا ہے اور اس ذیل تجربہ کے بعد میں نے رائے قایم کی ہے۔ کہ یہاں کے لئے اور میں تو آٹھ دس واعظ ضرور ہوں۔

ہائیڈ پارک کے علاوہ شہر کے مختلف حصوں میں بیسیوں پارک ہیں اور ان میں سے بعض میں بھی وعظ ہوتے ہیں ہیمپسٹیڈ ہیتھ میں۔ میں خود گذشتہ آتوار کو وعظ ہوتا ہوا دیکھ آیا۔ مگر ہائیڈ پارک کا دنگل سب سے بڑا اور سب سے اعلیٰ ہے لنڈن اور اس کے مضافات کی آبادی سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے بموجب ۷۲۵۲۰۰۰ تھی۔ لنڈن اعظم کا رقبہ ۷۰۰ مربع میل ہے اور مرکزی مقام موسومہ بہ چیرنگ کراس سے بارہ سے لیکر پندرہ میل تک ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ آبادی یعنی اندرونی لنڈن میں ۸۰۰۰ سڑکیں ہیں جن کو اگر برابر برابر رکھا جائے۔ تو ۳۰۰۰ میل تک چلی جائیں گی ۶۵۰۰۰۰ عمارات ہیں جن میں ۱۵۰۰ گرجا اور ۶۵۰۰ مقامات اکل و شرب ۱۷۰۰ قہوہ خانے اور ۵۰۰ ہوٹل و سرائے ہیں۔

ایسے بڑے شہر میں جس میں ہر ملک اور ہر مذہب کے بیشمار آدمی رہتے ہیں۔ اسلام کی اشاعت کے مسئلہ پر غور کرنا ہے اگر لنڈن کے ساتھ کیمبرج آکسفورڈ۔ لورپول۔ مانچسٹر وغیرہ اور ملا لئے جائیں تو خاصہ کوئی بیس آدمی کا مشن بنتا ہے۔ دل لوٹتا ہے کہ ایسا جید مشن ہندوستان۔ مصر اور ٹرکی کی مدد سے بن جائے مگر شروع میں دس ہی آدمی ہوں۔ تو بھی فی کس ۳ ہزار روپیہ سال کے حساب سے (ڈھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ جس میں بیوی بچوں رہایش لنڈن وغیرہ کا خرچ آگیا) تیس ہزار روپیہ سالانہ ہوا یہ کون دے کہاں سے آوے اور کس طرح وصول کیا جائے۔

انہیں دقتوں کو دیکھکر مخدومی جناب خواجہ صاحب نے ووکنگ کا گوشہ عافیت اختیار کرلیا ہے اور اپنا رنفس کرکے ذاتی و شخصی طور پر زیادہ تر رسالہ کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام انجام دے رہے ہیں۔ خدا ان کے کام میں برکت دے آمین! بایں ہمہ ہندوستان ہی میں نہیں یہاں بھی بعض مسلمانوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اچھا ہو کہ انگلستان کی تبلیغ اسلام کے کام کو جمہوریت اور اسلامی مشن کا جامہ پہنا دیا جائے جناب خواجہ صاحب اس مقدس مشن کے ہیڈ یعنی سرتاج ہوں۔ مشن کی آمدنی و خرچ کی نگران ایک مختصر کمیٹی ہو۔ ہیڈ کوارٹر بدستور ووکنگ مسجد اور سر سالار جنگ میموریل ہوس ووکنگ رہے۔ شاخیں لنڈن۔ لورپول مانچسٹر وغیرہ میں ہوں خواجہ صاحب کے موجودہ اسلامک ریویو کو پالیٹکس کے علائق سے سبکدوش کرکے اسے محض اسلامی مشن کا آرگن بنا دیا جائے اور اس کی پالیسی مشن کی پالیسی کے ماتحت میں ہو۔

ناظرین عروہ کی خدمت میں اس قدر پہلے عرض کر دیا گیا ہے کہ اللہ کے توکل پر لنڈن میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا گیا ہے یہاں کام کرنے کے لئے جس قدر وسیع میدان ہے اُسی قدر اللہ کے فضل سے کامیابی کی بھی اُمید ہے۔ ہائیڈ پارک کے عام مذہبی وعظوں میں حصہ لیا جاتا ہے۔ اور نہایت حوصلہ افزا حالت دکھائی دیتی ہے۔ ایک مجمع عام میں ایک یہودی واعظ سے نہایت دلچسپ گفتگو ہوئی اُس کے شکوک اور اعتراضات کا معقول جواب دیا گیا اور اُس نے آخر میں بھرے مجمع میں اقرار کیا ہے۔ کہ میری تسکین ہوگئی۔ کہ حضرت عیسٰے بھی برحق تھے اور پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی برحق تھے مجھ سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ کھلم کھلا مسلمان ہو جائیگا ایک اور صاحب ہے جن کا نام ای او ہربزی ہے پرائیویٹ طور پر گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا اور آخر میں انہوں نے بڑے درد سے کہا۔ کہ ایسے مذہب کے لئے تو میرا دل لوٹتا تھا۔ ہائے ہم کو کہاں معلوم ہے کہ اسلام ایسا پاک مذہب ہے جو خالص توحید بتاتا ہے اور انسان کو خدا تک پہنچا دیتا ہے انشاء اللہ یہ صاحب جلد اعلانیہ طور پر اسلام قبول فرمائیں گے۔ لنڈن میں متعدد واعظوں کی ضرورت ہے۔ یہاں خاص لیکچروں کا انتظام مشکل بھی ہے اور اس میں خرچ بھی زیادہ ہے۔ مثلاً اب میرا خاص لیکچر ایکسٹن ہال میں ہونے والا ہے۔ ہال کرایہ پر لینے۔ اشتہارات وغیرہ اور دعوتی کارڈ تقسیم کرنے پر یزیڈنٹ حاصل کرنے کے دشوار کاموں کے علاوہ اقل درجہ خرچ پچاس روپیہ ہوگا یہاں اگر کم از کم چار واعظ ہوں تو شہر کے چاروں کونوں میں سکونت اختیار کریں۔ اور اپنے اپنے حصوں کی پارکوں اور عام مجموں میں شریک ہوکر اور لوگوں سے مختلف طریقوں سے مل کر اور ان کے خیالات اور رجحان طبع معلوم کرکے اور اس کا پورا لحاظ کرکے جہاں موقع ملے اور جس اچھے پہلو سے ممکن ہو اسلام کا بیان کردیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ ایک سال میں مخصوص لیکچروں کے علاوہ معہ ان کوششوں کے جو جناب خواجہ صاحب ووکنگ میں کر رہے ہیں یہاں اسلام کا خوب چرچا ہو جائیگا۔

میں نے اپنی کسی پہلی تحریر میں عرض کیا تھا کہ یقین ہے کہ لنڈن برانچ کے اخراجات کی مد میں جناب خواجہ صاحب بھی اپنے ووکنگ فنڈ سے ایک معقول رقم عنایت فرمائیں گے۔ پرسوں اُن سے اس معاملہ میں پھر گفتگو ہوئی اور انہوں نے بوجوہ چند در چند اس معاملہ میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر فرمائی۔ لہذا یہاں کے کل اخراجات کا انصرام اس خاکسار کے ذمہ ہے۔ جائنٹ آنریبل سید امیر علی صاحب بالقابہ و دیگر بزرگان کی سپردگی میں جو لنڈن مسجد فنڈ ہے اس میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ان صاحبوں نے اس لئے منظور کیا ہے۔ کہ اس سے مکان لیکر نماز جمعہ وہاں ادا کی جاوے۔ میرے آنے پر یہ تجویز ہوئی تھی۔ کہ ایک مکان لیکر میں وہاں بٹھا دیا جاؤں اور لنڈن برانچ کا وہی ہیڈ کوارٹر ہو اس سے خرچ میں بھی کفایت ہوتی۔ اور کام میں بھی سہولت پیدا ہوتی مگر پرسوں کی خواجہ صاحب کی گفتگو سے اس میں بھی کامیابی کی امید نہیں معلوم ہوتی۔ نتیجہ یہ ہے کہ میں بطور خود ایک پرائیویٹ بورڈنگ میں رہتا ہوں۔ اور جو کچھ بن سکتا ہے کر رہا ہوں۔ سب صاحب دعائے خیر فرمائیں۔ خاکسار:۔ سرفراز حسین قاری ۱۳ گرانسفیلڈ روڈ ہیرنس کورٹ لنڈن۔ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۴ء

لائل پور میں احمدیہ جماعت کا سب سے پہلا کامیاب جلسہ

اس جلسہ کی مفصل رپورٹ بعد تقریر امیر ابھی پرچہ میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔ جس کے پریس میں جانے کے بعد لائل پور سے حسب ذیل خط موصول ہوا ہے۔

۱۴ رجون سنہ ۱۹۱۴ء کو بروز اتوار امیر قوم حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان کا لیکچر "اسلام کی خوبیوں پر" ہوا۔ شیخ محمد اسمٰعیل حاجی مولا بخش صاحب احمدیان نے اپنے کارخانہ فلور ملز کے ہال میں دلی محبت سے اس کام کو صرف اپنے خرچ پر ایمانی جوش کے ساتھ سرانجام دیا اللہ تبارک ان کو اس خلوص کا اجر عظیم دے۔ حضرت امیر قوم نے جیساکہ ہم کو ان کی قابلیت پر کامل یقین تھا۔ اس سے بڑھکر اسلام کا روشن چہرہ دکھلایا اہل شہر کیا ہندو۔ عیسائی۔ عام مسلمانان سب نے بڑی محبت اور دلچسپی سے اسلام کی برکات سنیں۔ اور پوری شرافت سے جلسہ کو رونق بخشی۔ صدر جلسہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بنائے گئے۔ لیکچر چھ بجے شام سے آٹھ بجے شام تک ہوا۔ حضرت مولانا کا جو اثر اہل شہر پر ہوا وہ آپ کے دوسرے لیکچر سے جو ۹ بجے شام سے سوا گیارہ بجے رات تک ہوا۔ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ پہلے کی نسبت کثرت سے لوگ دوسرے لیکچر میں آئے۔ شیخ قمر دین صاحب سوداگر پشمینہ ساکن جہلم جو حسن اتفاق سے لائل پور تشریف فرما تھے۔ اس جلسہ میں جس قدر خدمت کا حصہ انہوں نے لیا اس کے وہی اہل تھے خدا تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں بامراد کرے ہم ان کے نہایت مشکور ہیں۔ ایسے دینی جوش رکھنے والے بہت کم نظر آتے ہیں جناب منشی نور الدین صاحب احمدی ہیڈ ڈرافٹسمین اور منشی محمد جمیل صاحب احمدی ڈرافٹسمین اور شیخ الٰہی بخش احمدی عرائض نویس نے بھی دل و جان سے خدمت میں پورا حصہ لیا اور شیخ محمد حسین صاحب کلرک محکمہ سول سرجن بہادر نے بھی بہت امداد فرمائی خدا تعالیٰ ان صاحبان کو جزا خیر دیوے آمین۔ جوگی صاحب نے بھی نظم پورے جوش سے نہایت موثر پڑھی اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دیوے صدر جلسہ جناب شاہ صاحب نے جلسہ ختم کرتے ہوئے اہل شہر کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں ہم شیخ کریم بخش صاحب وکیل کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے حضرت مولانا امیر قوم مولوی محمد علی صاحب کے قابل قدر مضمون کا اہل شہر کی طرف سے اعتراف کرتے ہوئے شکریہ کیا سب سے بڑھکر شکر کے لایق یہ بات ہے کہ کام جماعت احمدیہ نے کم و بیش شمولیت جلسہ میں فرمائی۔ اور جلسہ کی خدمت کی اگر ہر جگہ جماعت یہی نمونہ دکھلائے تو اس میں محبت میں کمی کی بجائے ترقی ہو اور پھر محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اختلاف میں جوش کم ہوکر خود بخود اختلاف مٹ جاوے گا +

اخیر میں ہم جناب شاہ صاحب سید محمد حسین صاحب صدر جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنھوں نے اپنا قیمتی وقت محض دین کی خاطر خرچ کیا۔ والسلام

مرسلہ خاکسار شیخ محمد حسین مینجر کارخانہ شیخ محمد اسمٰعیل میاں محمد صاحبان فلور ملز لائل پور سے

پشاور میں آتشزدگی ۔ جمعرات کے روز شہر میں پھر آگ لگی اور دوگری دروازہ کے اندر ۳۰ دکانیں اور بہ بیٹھکیں جل کر خاک سیاہ ہوگئیں۔ مسٹر ٹاملنسن کپتان پولیس کی مستعدی اور کوشش سے آگ جلد بجھادی گئی۔ ورنہ اندیشہ تھا۔ کہ شل سابق بہت نقصان زیادہ ہوتا۔

احباب کی خدمت میں نہایت ضروری التماس

سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ آیندہ ہر ایک قسم کا روپیہ یعنے قیمت اخبار پیغام صلح قیمت کتب۔ چندہ اشاعت اسلام وغیرہ بنام محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۴

لائل پور میں ایک عظیم الشان جلسہ

جناب حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب کا ایک زبردست لیکچر

چند روز ہوئے لائل پور سے جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب۔ شیخ مولا بخش صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب اور دیگر احباب سلسلہ نے جناب حضرت امیر قوم مولانا مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں یہ التجا کی۔ کہ وہ لائل پور میں تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے باشندگان لائل پور کو مستفید فرمائیں۔ چنانچہ گذشتہ اتوار کو وہاں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور حضرت موصوف معہ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور حکیم الہ یار صاحب جرگی قومی شان کے وہاں تشریف لے گئے اور تین بجے شام کے وقت لائل پور پہنچے جناب میاں نور الدین صاحب نقشہ نویس۔ جناب شیخ مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور اور نیز شیخ محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ سٹیشن پر موجود تھے۔ جلسہ کا انتظام جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کے [illegible] فلور ملز میں بہت [illegible] ہوا تھا۔ اور ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں نے سے علیحدہ علیحدہ برف شربت اور لیمونیڈ وغیرہ کا انتظام تھا جلسہ ۴½ بجے شام کو ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد جناب حکیم الہ یار صاحب جرگی نے نظم [illegible] شکر [illegible] سنائی جس کے بعد جناب حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے مسلمانوں کی ترقی پر بہت زبردست تقریر کی۔ جلسہ میں تعلیم یافتہ ہندو مسلمان اور عیسائیوں کا ایک خاص مجمع تھا تقریر پہلے تو نماز مغرب تک ہوتی رہی اور پھر شام کے بعد رات کے بارہ بجے تک دوسرے اجلاس میں حاضرین کی تعداد باوجود گرمی کی شدت کے زیادہ ہوگئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس تقریر کا پہلا حصہ درج ذیل ہے اور باقی آیندہ اشاعت میں شائع ہوگا

تقریر امیر

نمبر ۱

آج کل سب سے بڑا سوال جو ہمارے پیش نظر ہے وہ مسلمانوں کی ترقی کا سوال ہے۔ ان کے تنزل کا حال بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہاں اس سوال کا جواب دینا نہایت ضروری ہے کہ مسلمان کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں۔

ایک تعلیم یافتہ جیسا کہ میں خود بھی ہوں یہ کہے گا کہ ہم تعلیم کے ذریعہ ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انسان کو دوسری مخلوق پر یہ فخر حاصل ہے کہ دوسری مخلوق اس کے کام میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت دی ہے کہ یہ سب چیزوں کو پر حکومت کر سکتا ہے۔ آگ۔ ہوا۔ پانی یہ سب پر اس کو حکومت دی ہے۔ یہ تو کوئی بڑی چیز نہیں انسان تو ان سب چیزوں کو بھی جنہیں دیوتا کہا جاتا ہے اپنے قبضہ میں کر سکتا ہے۔ مگر وہ یہ دیکھ کر کہ یہ چیزیں مجھے فایدہ پہنچا سکتی ہیں۔ ان کو خدا ہی بنا بیٹھا لیکن آج ... یہ ان سب پر حکومت کر رہا ہے اور یہ سب کچھ صرف تعلیم ہی کی طفیل سے ہے۔

پھر بعض کہتے ہیں کہ پولیٹیکل معاملات میں دخل دینے سے ہی ہم ترقی کر سکتے ہیں اور یہ خواہش انسان میں اسی حکومت کی وجہ سے داخل ہوئی ہے جو دوسری چیزوں پر ...... اسے فطرتاً حاصل ہے انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ دوسروں پر حکومت کرے اور اس لئے اس میں دخل دینا بھی اس کے لئے فایدہ مند ہے۔

میرے خیال میں اسلام کی قوت اسلام کی برکات اور اسلام کی خوبیوں کو مدنظر رکھکر انسان اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج کو پہنچ سکتا ہے دنیا ایک ایسی جگہ ہے کہ تمام گروہیں اور طاقتیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں لگی ہوئی ہیں۔ لیکن ان میں سے وہی کامیاب ہو سکتی ہیں جو زیادہ طاقت ور ہوتی ہیں سمندر میں بڑی مچھلیاں چھوٹی کو کھا جاتی ہیں اور اسی طرح اعلیٰ ہمیشہ ادنیٰ کو کھا لیتی ہیں۔ پس وہ مخلوق جو [illegible] طرف [illegible] ہے وہ اپنی فنا کا انتظار کرتی ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے اندر ایک طاقت ہے جس کے ذریعہ وہ دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلام کی [illegible]

بڑی سے بڑی طاقت اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے اس کو یقین ہونا چاہیئے کہ میں دوسروں پر غالب آ سکتا ہوں۔ شیر پر وہی شخص غالب آ سکتا ہے کہ جس کو یقین ہو۔ کہ وہ ہتھیاروں کے ذریعہ سے مغلوب کیا جا سکتا ہے حالانکہ وہ کتنا طاقتور حیوان ہے لیکن اگر ہمیں یقین نہ ہو تو پھر ہم اسے مغلوب نہیں کر سکتے آج مسلمانوں میں اس امر کا نہ صرف یقین ہی نہیں۔ بلکہ الٹی بہت سی بدگمانی بھی ہے۔ کہ اسلام میں وہ قوت۔ برکت۔ اور خوبی ہی نہیں کہ جس کے ذریعہ سے ہم ترقی کے معراج پر پہنچ سکیں۔

اس وقت مسلمانوں میں دو گروہ ہیں (۱) علما جو دینی علم رکھتے ہیں (۲) تعلیم یافتہ جو علوم مروجہ سے بہرہ ور ہیں ان دونوں گروہوں میں یہ یقین نہیں کہ اسلام میں کوئی طاقت ہے اگر کوئی کسی بڑے سے بڑے عالم کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے جاتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مذہب میں عقل کو کوئی دخل ہی نہیں حالانکہ قرآن میں افلا تعقلون بار بار آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو خود اس مسئلہ کے متعلق یقین نہیں ہوتا اگر علما کو اس بات کا یقین ہو کہ اسلام کے مسائل سب حسن ہی حسن رکھتے ہیں تو وہ کبھی ایسا جواب نہ دیتے۔ دوسری طرف تعلیم یافتہ گروہ کا بھی یہی حال ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس علم کے متعلق انسان کوشش کرتا ہے وہ اسی علم کی واقفیت حاصل کر سکتا ہے قانون دان۔ انجنیر ان سب کی واقفیت اپنے اپنے علوم کے احاطہ کے اندر ہی ہوتی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ انجنیر قانون دان بنا اور قانون دان انجنیر کا علم بھی سیکھے اسی طرح جو لوگ قرآن کا مطالعہ نہیں کرتے وہ اس علم کو حاصل نہیں کر سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انہیں قرآن کی حسن اور برکات کے ہونے کا یقین نہیں ہوتا۔ ایک بیرسٹر نے مجھے ایک دفعہ خواجہ صاحب کی نسبت کہا۔ کہ ان کا ولایت جانا عبث ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ یہ جانتا ہی نہ تھا کہ اسلام کے اندر کتنی خوبیاں ہیں اور وہ کیسی بجلی کی طرح کام کر رہی ہے۔ لیکن کبھی یہ بجلی تھی کہ اس سے ڈر کر لوگ اندر چھپ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح آج تعلیم یافتہ گروہ کا حال ہے وہ اسلام کی خوبیوں سے واقف ہی نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ اس کے اندر کتنی قیمتی خوبیاں اور کمالات ہیں پھر وہ اس سے کس طرح مستفید ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کہا کہ مسلمانوں کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اسلام کی برکات اور اس کی خوبیوں سے واقف ہوں۔

اسلام کے اصول۔ اسلام میں دو موٹے اصول ہیں اللہ کے سوائے کوئی خدا نہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اب دیکھو کہ ان دو اصولوں کو صحابہ نے کس طرح اعلان کیا یہ اذان کیا ہے۔ اسلام کے اصول کا اعلان ہے۔ کوئی مسجد ایسی نہیں جہاں پانچ وقت ان دو اصولوں کا اعلان نہ ہوتا ہو۔ باوجود مسلمانوں کی سستی اور غفلت کے بھی آج یہ اعلان جاری ہے۔ اگرچہ نہایت سخت افسوس ہے کہ بعض مسلمانوں نے خود مسجدوں میں پھوٹ ڈالی ہے ایک زمانہ تھا کہ سکھوں کے راج میں مسلمانوں کو اذان دینے سے روکا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ اذان میں کوئی زہر تھا۔ بلکہ ہر ایک [illegible] وہ بھی آتا ہے کہ وہ دوسرے مذہب کے اصولوں کو پھیلتا نہیں دیکھ سکتے۔ یہ ان کی تنگدلی تھی۔ لیکن آج ہمارے بعض اوقات اپنے [illegible] مسلمان بھی مشکل ہو جاتا ہے بہت سے لوگ اسلام کو چھپا کر رکھنا مناسب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب کو دنیا سے کوئی تعلق نہیں ایک طرف اپنی اس حالت کو رکھو اور دوسری طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر نظر کرو۔ جس وقت مسلمانوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی اصولوں کو اس بلند آہنگی سے اعلان کرتے تھے کہ ان کی خواہش تھی۔ کہ کوئی انسان اب نہ رہ جائے۔ کہ جو اس سے بہرہ ور نہ ہو سکے۔ یہ اس یقین کا نتیجہ ہے۔ جو آپ کے دل میں اسلام کی نسبت تھا۔ پھر دیکھو سوائے اسلام کے کسی اور مذہب نے اس کثرت سے اعلان نہیں کیا۔ اگرچہ عیسائی مذہب کے مبلغ دور دور تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن وہ بھی اس زور سے نہیں کر سکتے۔ جس طرح سے اسلام نے کیا ہے اذان صرف نماز کے لئے بلانے کا ہی طریق نہیں بلکہ اس کے ذریعہ سے اسلام کے اصولوں کی صداقت کا اعلان ہوتا ہے۔

آج مسلمان اپنے مذہب کو چھپانے کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ آج کتنے تعلیم یافتہ مسلمان ایسی جرأت اور طاقت رکھتے ہیں کہ وہ نماز کا وقت آتے ہی یوں بلند آہنگی سے اسلامی اصولوں کا اعلان کر دیا کریں۔ میں اس امر میں پورا یقین رکھتا ہوں۔ کہ جب تک مسلمان اپنے اصولوں کو سچا سمجھکر لوگوں کو ان کا معتقد بنانے کی کوشش نہ کریں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انسان کبھی سکون کی حالت میں نہیں رہ سکتا یا تو ترقی کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اور یا تنزل اختیار کرتا ہے پس جب تک تم اسلام کی اشاعت میں کوشش نہ کرو گے۔ اسلام مخالفوں کے حملوں کی زد میں رہیگا۔ مسلمان تباہ ہو جائیں گے۔ کیا تم اس خیال میں ہو۔ کہ تمہاری زندگی خوب آرام سے گذرتی ہے اور نہیں دیکھتے۔ کہ ہزاروں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر غیر مذاہب میں داخل ہو رہے ہیں۔

کی خوبیوں اور برکات میں یقین پیدا کر دو تاکہ تم میں طاقت پیدا ہو اور تم اسلام کے ذریعہ سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو تسخیر کر لو۔ ... میں یہاں چند موٹی موٹی باتیں بیان کر دیتا ہوں جس سے معلوم ہو کہ اسلام کے اندر کیا کیا خوبیاں ہیں۔ ہر ایک مذہب میں تین امور دیکھنے کے قابل ہیں (۱) کس قسم کا خدا پیش کرتا ہے (۲) کس قسم کا رسول پیش کرتا ہے۔ جس کے نمونہ پر چل کر انسان کامل بن سکتا ہو۔ (۳) کس قسم کی کتاب پیش کرتا۔ سب سے پہلے اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ اسلام نے کس قسم کا خدا پیش کیا ہے آیا وہ خدا ایسا ہے جس پر کسی مذہب کو اعتراض ہو یا اس کے اندر کوئی نقص ہو یا وہ کسی خوبی سے عاری ہے۔ یہ دیکھنا چاہیئے اسلام کا بنیادی اصول توحید ہے اور اس بات کو سب مانتے ہیں۔ کہ جو توحید اسلام نے سکھائی ہے وہ اور کسی مذہب میں نہیں۔ اگر اسلام توحید کو دنیا میں نہ پھیلاتا۔ تو اس وقت میں سب توحید مر چکی تھی۔ یہ بھی زندہ نہ ہوتی۔ آج بت پرست بھی ایک خدا کے قایل ہیں۔ کیونکہ وہ بتوں کو ایک ہی خدا کا مظہر یقین کرتے ہیں عیسائی بھی حضرت عیسٰے کو ایک خدا کا بیٹا مان کر توحید ہی پیش کرتے ہیں۔ آریہ صاحبان بھی بتوں کو چھوڑ کر توحید پر قایم ہوئے ہیں مگر صفات خدا کے اوصاف کو ناقص ٹھیرایا ہے

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا اسلام نے توحید ان میں سے بیکر پیش کی ہے آریہ صاحبان کی توحید اسلام کے بہت قریب ہے کیونکہ انہوں نے خدا کا کوئی شریک قرار نہیں دیا نہ بیٹا بنایا لیکن انہوں نے جو دو نقص اللہ تعالیٰ کی ذات میں رکھے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ مادہ اور روح بھی خدا کی طرح ازلی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مالکیت صفت ازلی ہے اور چونکہ ہماری آنکھوں کے سامنے کبھی نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ اس سے ہم یہ نہیں مان سکتے۔ کہ کبھی کوئی چیز نیست سے ہست ہو سکتی ہے۔ درحقیقت سائنس کے ذریعہ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ہم کبھی مادہ کو فنا نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہم بغیر مادہ کے کوئی چیز بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ انسان بغیر مادہ کے نیست سے ہست نہیں کر سکتا۔ لیکن کیا خدا بھی نہیں کر سکتا۔ ہم نے خدا کو لامحدود طاقت والا پایا ہے۔ ہر ایک مذہب مانتا ہے کہ خدا دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے لیکن ہر ایک سانس انسان بھی دیکھتا اور سنتا ہے لیکن انسان کے دیکھنے اور سننے اور خدا کے دیکھنے اور سننے میں بہت بڑا فرق ہے انسان دیکھنے میں دو چیزوں آنکھوں اور روشنی کا محتاج ہے کیا خدا بھی ان دو چیزوں کا محتاج ہے۔ کیا کسی مذہب نے یہ بھی مانا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی روشنی اور آنکھ کا محتاج ہے۔ میرے خیال میں کوئی مذہب بھی یہ نہیں مانتا۔ بلکہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ خدا ان چیزوں کا محتاج نہیں بلکہ وہ بغیر ان کی امداد کے زمین کی اندرونی اور ہر ایک ظاہر و باطن کو چیزیں دیکھ سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ ان دونوں چیزوں کا محتاج نہیں اسی طرح سے سننے میں بھی انسان کان اور ہوا کا محتاج ہے لیکن خدا تعالیٰ اسی طرح دیکھنے کے لئے کسی چیز کا محتاج نہیں اسی طرح سے سننے کے لئے بھی کسی چیز کا محتاج نہیں پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ ان صفات میں انسان کی طرح کسی چیز کا محتاج نہیں اسی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے کہ انسان مادہ اور ہاتھوں سے کسی چیز کو بنانے کا محتاج ہے جس طرح دیکھنے اور سننے کے لئے دو دو چیزوں کا محتاج تھا۔ لیکن اللہ کی ذات کے متعلق یہ عقیدہ صحیح نہیں۔ کہ وہ خلق میں کسی چیز کا محتاج ہے۔ مگر آریہ صاحبان یہاں خدا کو مادہ کا محتاج مانتے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ وہ خدا کو جیسا چاہیئے نہیں مانتے۔ انسان کسی چیز کا علم مختلف ذرایع سے حاصل کرتا ہے۔ خواہ وہ اس کی اندرونی طاقتیں و ذرایع ہوں یا بیرونی۔ لیکن خدا ذرائع کا محتاج نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ غیب کا بھی علم رکھتا ہے اور بغیر کسی چیز کی موجودگی کے بھی اسے پورے طور پر جانتا ہے پس جس طرح خدا عدم کا علم حاصل کر سکتا ہے اسی طرح صاف ظاہر ہے کہ وہ نیستی سے ہستی کا علم بھی حاصل کر سکتا ہے یہ بہت ہی موٹی بات تھی۔ لیکن جس مذہب کی بنا صرف عقل پر رکھی جاوے اور وحی الٰہی کی امداد اس کے ساتھ نہ ہو۔ وہ ضرور ناقص رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوامی دیانند نے خدا کو ناقص جانکر اسے روح و مادہ کا محتاج ٹھہرایا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مگر چونکہ خدا غیر محدود ہے اور انسان محدود۔ پس غیر محدود محدود میں داخل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح کی نسبت عیسائی مانتے ہیں کہ وہ انجیر کے درخت کی طرف گئے تو اس سے پھل مانگا۔ لیکن پھل نہ ملا تو بد دعا کی۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ان کا علم محدود تھا اور یہ انسانی ذات کا خاصہ ہے یہ بات صرف عیسائیت ہی میں مخصوص نہیں۔ بلکہ ہندو ... بھی اس مسئلہ کو مانتے ہیں۔

اس بات کے تو ہم بھی قایل ہیں کہ جس طرح لوہا آگ میں ڈالا جاوے۔ تو وہ آگ کی طرح ہو جاتا ہے اسی طرح بعض انسان خدا کے اندر ایسے جذب ہو جاتے ہیں۔ کہ ان میں بعض صفات الٰہی داخل ہو جاتی ہیں۔ لیکن جس طرح لوہا آگ میں پڑنے سے درحقیقت آگ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے انسان خدا نہیں ہو سکتا۔ پس اسلام نے جو توحید پیش کی ہے وہ ایسی ہے کہ ہر ایک [illegible]

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

روس ایران میں!۔ (لنڈن ١٦ ارجون) ہوس آف کامنز میں پوچھا گیا۔ کہ کیا آذربیجان میں روسی ایجنٹ محصولات فراہم اور صرف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر انگلستان و روس کے معاہدہ ١٩٠٧ء کے خلاف ہے سرایڈورڈ گرے نے بجواب کہا۔ کہ میں نے اس معاملہ پر روسی گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ مگر تا ذلیک جواب موصول نہ ہو اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

باغیوں کی مراجعت۔ (درازو ١٧ ارجون) باغی آج محل سے ایک ہزار گز کے فاصلہ تک بڑھ آئے۔

(بعد کا تار) پرنس کی سپاہ کو کمک پہنچ جانے پر باغی اپنی تمام لائن پر پیچھے ہٹ گئے۔

بغداد ریلوے کی قرارداد (لنڈن ١٧ ارجون) بغداد ریلوے کے متعلق انگلستان و جرمنی کی قرارداد کہ گرس (دجلہ) میں جہاز رانی عراق عرب میں آبپاشی اور بغداد ریلوے پر علاقہ ہائے اثر اور آئندہ جو ریلیں جاری کی جائینگی ان کے علاقوں سے متعلق ہے انگلستان و ٹرکی کی قرارداد بھی قریب بہ تکمیل ہے

پیرس میں حادثے! پیرس میں بازاروں کے بعض قطعات سے بیٹھ جانے کی وجہ زیر زمین ریلوے کی سقفہ کی کمزوری بتائی جاتی ہے۔ اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ پیرس گویا کوہ آتش فشاں پر واقع ہے۔

مفقود الخبر جہاز!۔ (کوئبک ١٧ ارجون) ایمپرس آف آئرلینڈ نامی جہاز کے وجوہ تباہی کی تحقیقات آج یہاں شروع ہوگئی۔

دوران تحقیقات میں سٹورسٹڈ جہاز کے وکیل نے کہا ایمپرس آف آئرلینڈ کے دکھائی دینے کے وقت سیٹ کو گو کہ جہاز سٹورسٹڈ کا انچارج تھا۔ کہر میں داخل ہونے پر اس نے کپتان کو طلب کیا مگر کپتان کو یہ نہیں بتایا کہ اس نے کسی جہاز کو دیکھا ہے۔ کپتان کو اس لئے بلا یا گیا۔ کہ کپتان نے کہا تھا۔ کہ کہر نمودار ہونے پر اسے اطلاع دی جائے کپتان تختہ جہاز پر آنے پر دونو جہازوں میں . . ٨ فیٹ کا فاصلہ تھا دونو جہازات کے کپتان ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں کہ اس نے جہاز کا رخ پھیر دیا۔

سٹورسٹڈ کے سیٹ نے تصدیق کی کہ ایمپرس آف آئرلینڈ کو دیکھنے کے بعد سٹورسٹڈ نے اپنا رخ نہیں بدلا۔

مسٹر روز ولٹ کی سیاحت!۔ (لنڈن، ١٧ جون) مسٹر روزولٹ نے کل جغرافیائی سوسائٹی کے معزز حاضرین کے سامنے اپنی سیر و سیاحت پر لیکچر دیا۔ آپ نے کہا کہ جس دریا کو میں نے دریافت کیا ہے اسکا موقعہ سرسری طور پر تجویز کیا گیا ہے اور یہ کہ اسکی پیمائش نہیں ہوئی۔

مکسیکو امریکہ!۔ (لنڈن ١٧ ارجون) نیاگرا میں بیچ بچاؤ کرانے والی کانفرنس کی کارروائی سست پڑ رہی ہے۔ اور غالباً یہ کانفرنس جمعہ کو ٹوٹ جائیگی۔

اس کے ساتھ ہی جنرل ولا اور جنرل کرنزا کے مابین بھی اختلاف کی خبر آئی ہے۔ سپاہ اول الذکر کے ساتھ ہے۔

کانگرس پنبہ!۔ (پیرس ١٧ جون) کانگرس پنبہ کے اختتام پر سر چارلس میکارا نے یورپ اور امریکہ و ہندوستان کی پوزیشن پر خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ باوجود روئی کے کارخانوں میں اضافہ کے منظر کبھی ایسا تیرہ و تار نہ تھا۔ فرانس ان معدودے چند ممالک سے ہے۔ جنہوں نے امید افزا رپورٹ کی ہے۔ آخر سر چارلس نے کہا کہ کوئی واحد ملک پنبہ جیسی وسیع سلطنت کو اپنا پابند نہیں بنا سکتا۔ نازک حالت کو روکنے کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ پیداوار کو باقاعدہ محدود کرنے کا انتظام کیا جائے۔

جنگجو عورتوں کی سازش اور دھمکیاں!۔ (لنڈن ١٦ ارجون) مس سلویا پنکھرسٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جبتک مسٹر اسکوئتھ حقوق طلب عورتوں کے وفد کو ملاقات کا موقعہ نہ دیں گے۔ اس وقت تک میں کھانا پینا بالکل ترک کرونگی خواہ قید میں رہوں یا آزاد۔ کل شام کو یہ سازش منکشف ہوئی کہ حقوق طلب عورتیں لنڈن کے ذخائر آب واقعہ دلویچ کو اڑا دینا چاہتی تھیں اس پر وہاں تمام رات پولیس کا گارڈ متعین رہا۔

خط و کتابت کا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر)

ہندوستان کی تازہ خبریں

شدید بارش سے نقصان!۔ آسام میں شدید بارش سے گوہاٹی کی ریلوے لائن کو سخت نقصان پہنچا۔ سلہٹ کے علاقہ میں کئی دیہات میں ندی کا سیلاب آیا ١٥ پہاڑیوں کی بمشکل جان بچی۔

مقدمہ ہتک عزت کا خاتمہ:۔ مقدمہ ہتک عزت رنگون میں دوسرے مستغاث الیہ لینے ایڈیٹر سانجم ورتمان بمبئی نے بھی معافی مانگ لی جس پر مستغیث نے الزام واپس لے لیا۔ اور عدالت نے مسٹر واچا گاندھی کو رہا کر دیا۔

رخصت:۔ آنریبل سر جسٹس ریٹیگن کو رخصت گرما کے علاوہ ٩ر جولائی سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت ملی ہے۔

رخصت اور تقرر:۔ کرنل کولمین سول سرجن راولپنڈی ٢٤ جون سے ٤ ماہ کی رخصت پر جا رہا ہے۔ کرنل ڈیوڈسن کے رخصت سے واپس لاہور آنے پر میجر سوان موجودہ سول سرجن لاہور سبکدوش ہوکر راولپنڈی میں متعین ہوں گے۔

بنگلور میں چیچک:۔ بنگلور کی فوجی بارکوں میں چیچک نمودار ہو رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ کے روز ایک سپاہی کی بیوی اس مرض سے ہلاک ہو گئی۔

یورپین تھانہ دار غائب:۔ کلکتہ کے تھانہ دار اڈپوسٹریٹ کا یورپین تھانہ دار مسٹر چیمبرلین منگل کی شب سے غائب ہے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ منگل کی شام کو گاڑی میں بیٹھ کر سٹرینڈ گیا۔ مگر پھر وہاں سے واپس نہیں آیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے

وکالت سے ہائیکورٹ کی ججی۔ ڈاکٹر سندر لال وکیل ہائیکورٹ الہ آباد جو جسٹس سر پرمودا چرن بنرجی کی جگہ قائم مقام جج ہائیکورٹ الہ آباد مقرر ہوئے ہیں ہفتہ کے روز ججی کی کرسی پر متمکن ہوئے جس پر وکلاء و جج صاحبان کی طرف سے انہیں گرمجوشی کے ساتھ مبارکباد دی گئی۔

فساد آگرہ کے ہندو ملزم:۔ گذشتہ محرم کے فسادات آگرہ میں پولیس نے جن ١٧ ہندوؤں کو جو معین پرشاد نامی ایک شخص کے مکان کے قریب گرفتار کیا تھا۔ اور جن میں عدالت ماتحت و عدالت سشن سے دو دو ماہ قید سخت کی سزا ہوئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے ان کا اپیل خارج کر کے سابقہ سزا کو بحال رکھا۔

منظوری۔ صاحب وزیر ہند نے ممالک متوسط میں محکمہ آبکاری کے جدید انتظام کی منظوری دیدی ہے

بنگال میں بارش:۔ چیراپونجی (بنگال) میں جمعہ کے روز ١٣ انچ بارش ہوئی۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ خلیج بنگالہ کے شمال مغربی علاقہ میں برسات کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔

طاعونی اموات:۔ گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان میں ٢٣٧١ طاعونی اموات بہ تفصیل ذیل وقوع میں آئیں۔

احاطہ بمبئی ١٢٥ - مدراس ٢ - بنگال ١٥ - بہار واڑیسہ ٢١٧ صوبجات متحدہ ٤٤٧ پنجاب ٨٥٠ - برہما ٢٣ - ریاست میسور ٨٨ - صوبہ سرحدی ٧ - کشمیر ١١ - پنجاب کے اضلاع سیالکوٹ گوجرانوالہ گورداسپور اور ریاست پٹیالہ میں مرض کا بہت زور ہے۔

نتائج امتحان کلکتہ یونیورسٹی! کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں امسال قریباً ایک ہزار مسلمان امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ جن میں سے ٣٠٠ اول ڈویژن میں ٦ کے قریب دوم ڈویژن اور ایک سو تیسرے ڈویژن میں ہیں اسی طرح انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں ١٨٦ مسلمان طلبا کامیاب ہوتے ہیں جنہیں سے ٤٥ اول ڈویژن میں ١٠٧ دوم ڈویژن میں اور ٣٤ سوم ڈویژن میں ہیں۔

سراغرساں کی چوری:۔ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت سے گل اور برگس نامی دو انگریزوں کو اس جرم میں چھ ہفتہ اور ایک ماہ بالترتیب قید سخت کی سزا ہوئی ہے کہ انہوں نے ایک انگریز سراغرساں کے دفتر سے جس کے ماتحت وہ کام کرتے تھے بعض کاغذات چرا لئے تھے۔

لودھانہ کا مشہور میونسپل الیکشن:۔ اس دلچسپ میونسپل الیکشن کا جو ٢٥ ماہ گذشتہ کو لودھانہ میں ہوا۔ مختصر حال پنجاب کے اکثر اردو و انگریزی معاصر اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اس الیکشن میں تین امیدوار تھے۔ میاں عبدالحی صاحب بی۔ اے پلیڈر۔ شیخ افضل حسین صاحب تاجر کتب لالہ نونہال سنگھ صاحب تاجر اس حلقہ میں ٢٨٧ کے قریب رائے دہندگان تھے جن میں ٢٠ کے قریب ہندو اور باقی سب مسلمان باوجود ہندو و محمڈن کا غلط سوال پیدا ہو جانے کے میاں عبدالحی صاحب ٧٠ رائوں کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ مگر یہ کامیابی ان کے لئے کچھ زیادہ خوشی کا موجب نہ ہوئی کیونکہ ہر دو ناکامیاب امیدواران نے اس الیکشن میں خلاف ورزی قانون اور بے ضابطگی کے عذرداری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی عدالت میں دائر کر دی۔ جن کی پہلی پیشی کل ١٥ کو ہوئی کامیاب ممبر کی طرف سے شیخ عبدالعزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لا ہوشیارپور اور ناکامیاب ممبروں کی طرف سے رائے رادھا بھگت رام صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ جالندھر سے اور مرزا محمد رمضان صاحب مختار بغرض پیروی پیش ہوئے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے ہر دو عذرداروں کی طرف سے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت مطابق قواعد میونسپل ایکٹ ٩ کی جو فوراً پیش کر دی گئی کارروائی مقدمہ شروع ہونے پر ایک عیسائی گواہ پر اگلے فریق یعنے لالہ نونہال سنگھ کی طرف سے اعتراض پیش ہوا کہ کامیاب ممبر نے ٨ ایسی رائے شماریاں کی ہوئی ہیں جنکی پرچیاں ایک ہی نام ایک ممبر کی دوبارہ گذاری ہوئی ہیں۔ یعنے اصل پرچیاں بھی پیش کی گئیں اور ان کا مثنیٰ یعنے بھی (Duplicate) پیش کر دیا گیا جو سرکاری ریکارڈ میں موجود ہے۔ کامیاب ممبر نے جواب میں بیان کیا کہ میری طرف سے ایک ایک مثنیٰ ہی پیش ہوا ہے۔ اور اصل پرچیاں بعد از الیکشن سرکاری ریکارڈ میں ملا دی گئی ہیں۔

دوسرے ناکامیاب امیدوار شیخ افضل حسین نے اعتراض کیا کہ کامیاب فریق نے رائے دہندگان کو روپیہ اور دباؤ وغیرہ ناجائز عمل کی ہیں۔ کارروائی مقدمہ ½ ٩ سے شروع ہو کر ½ ١ بجے تک جاری رہی۔ اور کل ١٧ ار کو پھر پیشی ہے پبلک اس مقدمہ کے نتیجہ کا دلچسپی سے انتظار کر رہی ہے۔ مفصل پھر۔

راقم نامہ نگار پیغام صلح از لودھیانہ

مورخہ ١٦ ار جون ١٩١٤ء

اگر آپ نقد بیس ہزار روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں

تو فوراً ماہواری رسالہ نظام لودیانہ جسکو تمام ملک میں حضور نظام ملک دکن کے نام نامی کا فخر حاصل ہے جسکو ملک کے مشہور و معروف اہل قلم ہند نہایت سرگرمی سے دلچسپ بنانے میں مصروف ہیں۔ جس کے علمی ادبی۔ اخلاقی۔ تاریخی۔ صوفیانہ شعر و سخن کے تمام مضامین کو معزز اخبارات رسائل نے قابل قدر تسلیم کر لیا ہے۔ حضور نظام کی سالگرہ کی خوشی میں سالانہ چندہ بجائے للعہ کے عہ کر دیا ہے۔ دوسرے اس میں ایک چھپا ہوا فارم رکھکر وی پی کیا جائیگا۔ جس کے قواعد و ضوابط پڑھنے اور ان پر عمل کرنے سے ممکن ہے کہ ٢٠ ہزار روپیہ آپکو مل جائے۔ ناظرین پیغام صلح سالانہ رعایتی قیمت پر قسمت آزمائی کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت جنرل منیجر رسالہ نظام لودیانہ سے کریں۔

کتب برائے فروخت

ذیل کی کتب بک ڈپو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں برائے فروخت موجود ہیں۔ جو بذریعہ منی آرڈر قیمت ارسال کرنے پر یا دی پی منگوانے پر ارسال خدمت ہو سکتی ہیں۔

مرقاۃ الیقین فی حیوۃ نورالدین عہ

- کلمات طیبات ١ر — اسوۂ حسنہ ٨ر
- البشریٰ حصہ اول ٤ر — البشریٰ حصہ دوم عہ
- مکاشفات ٤ر — نماز مترجم ١٠
- عصمت انبیاء ٧ر — غلامی ٢
- بنگال کی دلجوئی ٠ر — فیصلہ آسمانی تصدیق المسیح ١ر
- صحیفہ آصفیہ السموم بہ تبلیغ بحضور نظام ٢
- مادہ فانی ٥ر — التوحید ٠
- پیغام صلح ١ر — آیات الہی فی رد خرافات عیسائی ٠ر
- Attitude of Muslims towards British Government ١
- An Epistle to the Turks ١
- رباعیات عابد ١ر — کرشن اوتار ١ر
- Conciliation of Bengal ١
- اسرار سلیمانی ٢
- بدر کامل ٢
- خورشید عاقل ١

تمام درخواستیں بنام محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے نام آویں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یارِ دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۹
تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم
اے اہل کتاب آؤ اس بات میں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے ملکر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے اور اس کی عبادت پر دنیا کو قائم کرنے میں تو اکٹھے ہو کر کام کریں (قرآن کریم)

اخبار پیغام صلح لاہور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمتِ دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

(قیمت سالانہ (للعہ) طلباء سے (للعہ)

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۳ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۵

بلادِ غربیہ میں تبلیغ اسلام
جناب حضرت مولانا مولوی صدر الدین صاحب کا تازہ خط
پیرس سے

بخدمت جناب امیرِ قوم حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب

مخدومی و مکرمی جناب مولانا مولوی صاحب سلکم اللہ تعالیٰ وایدکم بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بخیریت ۲۶ کو مارسیلز پہنچ گئے تھے ایک دن مارسیلز میں رہے اور ایک دن پیرس میں۔ یہ شہر تو ہم ہندیوں کے وہم میں بھی نہیں آسکتے اور ان کی خوبصورتی کے علاوہ ان کی اخلاقی حالت ان کے شغل اور ان کے مذاق ایسے ہیں کہ یہ لوگ مذہب کے نزدیک تک بھی نہیں آسکتے الا ماشاء اللہ ہاں اس کی طاقت بھی زبردست ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔

فرانس میں ہر بچہ بھی شراب پیتا ہے اور تمام عورتیں لڑکیاں کھانے کے ساتھ پانی کی بجائے شراب پیتے ہیں اور اس کا نتیجہ تو پھر لازمی طور پر ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ پیرس فی الحقیقت بہت خوبصورت شہر ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ مارسیلز سے لیکر پیرس آٹھ سو پچاس میل کے قریب ہے۔ ہماری گاڑی ۱۲ گھنٹے میں یہاں پہنچ گئی اور ایک ایسے قطع میں سے گذرتی ہوئی آئی۔ جو تمام کا تمام کشمیر ہے ایک انچہ بھر زمین میں نے اتنی مسافت میں ایسی نہ دیکھی جس پر نہایت گہری سبزی اُگی ہوئی نہ ہو۔ تمام ریل کی سڑک پر دونوں ریلوں کے درمیان بھی سبزیاں اُگی ہوئی ہیں ... حساب اندازہ لگائیں کہ نہر اور دریا اور ندی نالے اور پہاڑوں کی سبزی اور دو رویہ قطاروں کے نظارے اور انگور اور باغات اور پھل پھول نے کیا سماں باندہ رکھا ہے اتنی مسافت میں نظر بالکل نہیں تھکی۔ بس عجائبات سے پر منظر ہیں یا ندی نالہ ہے تو اس کے کنارے پر دور تک درخت ہی درخت اور سخت گھنے درخت ہیں۔ پہاڑ ہے تو سبزی سے مستور ہے۔ گاؤں کے مکان ہیں تو ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے درختوں کے درمیان آدمیوں نے گھونسلے بنا رکھے ہیں۔ گاؤں کی حالت نہایت اعلیٰ ہے۔ بڑی صفائی۔ بڑی باقاعدگی ازحد باقاعدگی ہے ہمارے پڑھے لکھے آدمیوں میں ایسی باقاعدگی کا پایا جانا مشکل ہے جو ان کھیتوں میں موجود ہے۔ پیرس میں ہر دس دکانوں کے بعد ایک شراب کی دکان ہوتی ہے۔ جہاں زن و مرد بچے لڑکے لڑکیاں دن رات موجود۔ اور شراب کے دور چل رہے ہیں۔ بازاروں میں نہایت ہی خوبصورت درختوں کی قطاریں ہیں۔ بعض جگہ بازار کے عین درمیان دو چار قطاریں دور تک چلی گئی ہیں اور ان کے دونوں طرف گاڑیوں کے لئے راستہ ہے اور ان کے ورے دکانوں کے سامنے مسافروں اور گاہکوں کے چلنے کے لئے بھی۔ فراخ راستہ ہے اکثر بازار ۲۵ فٹ چوڑے ہیں۔

آج عجائب گھر دیکھکر اور نپولین کی قبر دیکھکر عجب کیفیت حاصل کی ہے بہت سی باتیں ہیں۔ جو قابل تذکرہ ہیں والسلام خاکسار صدر الدین ۳۱ مئی ۱۹۱۴ء

دوسرا خط لنڈن سے

مخدومی و مکرمی جناب مولانا صاحب و حضرت شیخ صاحب و ڈاکٹر صاحبان سلمکم اللہ تعالےٰ وایدکم بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یکم جون کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم بخیریت لنڈن پہنچے۔ جناب خواجہ صاحب

نو مسلم انگریز استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ السلام علیکم کی آوازیں ان سے سنکر طبیعت میں مسرت موجزن ہوئی اور جب ان کو اسلامی رنگ میں رنگ شدہ اس لحاظ سے دیکھا کہ اسباب وغیرہ اٹھانے کے لئے آمادہ ہیں اور اٹھا ہی لیا اور گھر تک لے گئے۔ تو ہندوستان کی بدظنی خواجہ صاحب کے کام کے متعلق اور نو مسلموں کے اخلاص کے متعلق یاد آگئی۔ سبحان اللہ اللہ کریم نے خواجہ صاحب کو اتنی بڑی کامیابی دے رکھی ہے کہ ہمیں وہاں بیٹھکر اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ گھر پہنچے وہاں کچھ اور انگریز نو مسلم اور خواتین موجود تھیں انکے بشروں پر بھی اسلامی خوشی اور بشاشت موجود تھی۔ خاطر و خدمت کے لئے حاضر تھیں۔ چنانچہ گھر کی عورتوں کی طرح خواجہ صاحب کے گھر کا انتظام انکے سپرد تھا اور وہ احسن طریق پر کھانے کھلاتے اور خواجہ صاحب کا بستر درست کرنے میں مستعد تھیں۔

الحمد للہ رب العالمین اخلاص کے پورے نقشے دیکھنے میں آئے ہیں اور خواجہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے امیدوں سے بڑھکر کامیابی عطا فرمائی ہے اللھم زد فزد

میں تو یہاں ایسا اپنے تئیں پاتا ہوں۔ جیسا میں اپنے گھر میں تھا اور یہ زیادہ تر اس لئے کہ ایک مقدس انسان جس سے دلی وابستگی ہے اور جو اپنے اور دوست کے اندر تمیز ... کرنا روا نہیں رکھتا اس کے پاس پہنچگیا ہوں۔

مسجد کا نقشہ عجب ہے نہایت خوبصورت ہے اللہ کی شان نظر آتی ہے مسلمان ہم اور مسجد اچھی بنائیں انگریز اندر چاروں طرف نہایت نازک بہت اونچی نوک دار محرابیں ہیں۔ اطراف میں محرابوں کی پچھلی دیواریں شیشے کی ہیں۔ جو ایک نظام سے جوڑے گئے ہیں۔ امام کی محراب بہت اونچی اور خوبصورت محراب کے گھیرے میں پانچ فٹ کی بلندی پر بسم اللہ ...... ولا الضالین لکھا ہے اور محراب کے اوپر بہت بلند۔

اللہ جل جلالہٗ

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفواً احد لکھا ہے اور یہ سب کچھ پنجابی معمار کی طرح نہیں بلکہ رنگ کی طرح جو دکلار کے بورڈ سیاہ یا سرخ زمین پر اٹھا کر حروف لکھتے ہیں اور خوبصورتی میں عربی طرز کتابت خوب ہی عمدگی سے نبا ہا ہے اس میں ممبر بارہ تیرہ فٹ اونچا ہے۔ جس کی سیڑھیاں اور دروازہ اور سیڑھیوں کی دیواریں عجب جالی دار لکڑی کی ہیں ممبر پر ایک سنہری چھتری ہے۔ جس کی چوٹی پر سنہری چاند ہے چھتری کی پیٹھ پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ شیشہ ہے۔ جو رنگ آمیزی خوبصورتی لئے ہوئے ہے۔ دروازہ بڑا خوبصورت اور دیواریں اتنی چوڑی کہ ان کی چوڑان کی وجہ سے ان کے پیچھے دو حجرے دونو طرف موجود ہیں۔ جن میں عربی قطعے نہایت خوبصورت موجود اور اعلیٰ درجہ کی قلمی کتابیں جن کی خوبصورتی طلائی کام جلد قابل دید قرآن شریف۔ نجوم الفرقان طب وغیرہ کی کتابیں ہیں مسجد کی چھت ایک ہی گنبد ہے۔ جو بڑا بلند ہے۔ مسجد کے صحن میں خواجہ صاحب نے ایک خوشنما فوارہ بنوایا ہے اس کے گرد گھاس ہے۔ دیوار کا احاطہ گول اور اس پر انگریزی طرز کی بلند دیوار کی طرح جھاڑیوں کی باڑ ہے مسجد باغ میں ہے اور ہمارا مکان بھی باغ میں۔ جس کے سامنے ایک گھاس کا سبز میدان ہے مکان کافی وسیع ہے۔ نیچے چار کمرے ہیں۔ جن میں دو بہت بڑے ہیں اوپر چھ کمرے ہیں اور ایک چھوٹا سا ہال ہے۔ خاکسار صدر الدین از ووکنگ

حق برزبان جاری

کبھی موقعہ ملتا ہے تو وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں بے نقط مغلظات فرو ہو جواز قلم کرتے رہتے ہیں۔ یہ ایک مرض ہے۔ جو کسی باشعور طبقہ کا لائق تقلید دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ارباب دانش کا یہ اعتقاد ہے کہ پیشوایان دین خواہ کسی مذہب کے حامل ہوں۔ بہرحال قابل تعظیم ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ادب و تکریم ہونا چاہئے۔ بہت سے اصحاب نے یہ تصور کر رکھا ہے کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی تعریف و توصیف جذبۂ دین کا ستیاناس کر دیتی ہے اور اس خصوص میں جس قدر تعصب اور ناحق کوشی سے کام لیا جائے اسی قدر مبارک ہے۔ لیکن ہم اس جواز کو تسلیم نہیں کرسکتے۔ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت نیک گمان رکھتے ہیں تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم یہودی بن چلے ہیں ہم حضرت عیسےٰ کو معصوم قرار دیتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم عیسائی صفت بن گئے ہیں۔ ہم بزرگان ہنود کو بھی ایک خاص حد تک قابل تعظیم خیال کرتے ہیں۔ تو کیا ہم کافر ہوگئے ہیں ہرگز نہیں پھر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ غیر مذاہب کے پیشواؤں کی جائز تعظیم و تکریم انسان کو بے دین بنا دیتی ہے۔

عیسائیوں کے نزدیک اسلام اور پیغمبر اسلام اول تو ناقابل ذکر ہیں اور اگر بھولے چوکے کبھی اس طرف خیال ہوا بھی تو معاندانہ پہلو سے اور ان کے متعصب مخالفین نے ہمارے رسول کریمؐ پر وہ وہ بہتان باندھے ہیں جن کا ذکر ہی فضول ہے۔ لیکن جس طرح ظلمت شب کے بعد روشنی آفتاب دنیا کے تیرہ تاریک حصوں کو جگمگا دیتی ہے اسی طرح حق بھی کسی نہ کسی وقت باطل پر غالب آکر رہتا ہے اور بعض اوقات مخالفین کے منہ سے ہی بے ساختہ حقیقت حال کا اظہار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ مسیحی احباب نے مسلم ناحق شناسی کے باوجود بعض اوقات صداقت کی بھی کہہ سناتے ہیں۔ جو بحالت موجودہ سزاوار تحسین ہے۔ چنانچہ ایک مشہور مغربی فیلسوف ٹامس کارلائل اپنی ایک مشہور تالیف ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ میں حقیقت حال کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے "جو شخص نیکو کاری اور دینداری کا مدعی ہے وہ یقیناً ایسے بیانات شرم آمیز ذلت سے سنیگا۔ جنکا مقصود یہ ہے کہ اسلام ایک جھوٹا مذہب اور پیغمبر اسلام نعوذ باللہ مکار تھے اس قسم کے فضول بہتان کا پردہ فاش کرنا ہمارا فرض اولین ہونا چاہئے۔

کیونکہ رسول عربی صلعم نے جس مشن کی تبلیغ کی ہے اس سے بارہ صدیوں کے اندر اندر قریباً ۲۰ کروڑ (بلکہ ۲۰ کروڑ سے زاید) انسان فیض یاب ہو چکے ہیں۔ کیا ایسی ریاست کو جو کروڑ ہا ہستیوں کی روحانی بالیدگی اور روحانی ترقی کی کفیل ہے۔ ہم دروغ اور فریب سے موسوم کرسکتے ہیں ہرگز نہیں کیا جہان باطل کے آگے سر تسلیم خم کردے۔ اور لوگ اپنی ناحق کوشی کی بدولت ایسے مزخرفات کو تسلیم کریں۔ تو میں کبھی اپنی ضمیر کو عیس لگنے نہیں دونگا مسلسل تردید کرتا رہونگا جو صاحب ایسی ہذلیات کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کی حالت قابل رحم ہے۔ جن احباب کی یہ خواہش ہے کہ وہ معرفت کردگار کے اسباق ازبر کریں

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور

۲۰ جون کے پیسہ اخبار میں مذکورہ عنوان نام انجمن کی نسبت

کسی غیر ذمہ وار شخص کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ انجمن مذکور اس وقت بحالت نزع ہے اور عنقریب ہمیشہ کے لئے فوت ہوجائیگی۔ نامہ نگار پیسہ اخبار نے اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا ہے کہ کسی شخص منشی پیر بخش نامی نے اس کی دیواریں پہلے سے ہی کھوکھلی کردی تھیں اور اب سلسلہ احمدیہ کے موجودہ اختلافات نے ان کو بالکل قریب بہ انہدام کردیا ہے حالانکہ جہاں تک ہمیں انجمن کے ماہوار رپورٹ بلز کو مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے اس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ا مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۴ء نمبر ۱۴۵

تقریر امیر

نمبر ۲

اسلام کی خوبیاں اور برکات

مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

پہلی تقریر میں میں نے دنیا کی مختلف مذہبی کتب کا ذکر کیا تھا اسوقت میں ان سب پر قرآن کی فوقیت ثابت کروں گا۔ کسی مقدس کتاب کے تقدس اور اس کی خوبیوں کا اندازہ کرنے کے لئے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کی کس قدر اصلاح ہوئی اور اس نے دنیا سے کس قدر گمراہی کو دُور کیا۔

ویدوں کے متعلق آج بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کے ذریعہ سے دنیا کی بہت کچھ اصلاح ہوئی اور یہ لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوئے ہیں۔ اس بات کے ماننے سے انکار نہیں۔ لیکن تاریخ سے اس بات کا پتہ نہیں لگتا۔ اور ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے قوم میں کوئی تبدیلی پیدا کی۔ یہی حال بائیبل کا ہے بیشک یہ کتاب کبھی زمانہ میں لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی ہوگی۔ لیکن اس کا کیا علاج کریں کہ اس بارہ میں کوئی تاریخی شہادت ہمارے پاس موجود نہیں مگر دوسری طرف اسلام پر نظر کرو اسکی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام باتیں تاریخ کی روشنی میں ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ عرب کی حالت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات قرآن کریم کے ذریعہ سے تبدیلی ان تمام امور پر تاریخ نے پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور یہ فوقیت صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اس کے تمام حالات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اس سے ہم اس بات کو جانچ سکتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اسکے دعوے کہاں تک سچے ہیں اور اس میں کونسی خوبیاں پائی جاتی ہیں

عرب کا ملک بہت مدت سے بُت پرستی سے گھرا ہوا تھا اور وہاں اس کا اس قدر زور تھا۔ کہ جو انبیاء بنی اسرائیل کی طرف آتے رہے۔ وہ انہیں توحید کی تعلیم دیتے ہوئے یوں نصیحت فرماتے تھے۔ کہ تم توحید پر ایسی استقامت دکھاؤ۔ جیسے عرب بُت پرستی پر قایم ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے صدہا سال تک کوشش کی کہ ان سے بُت پرستی دُور کریں اور انکی حالت کو سنواریں اور اس بات کو سر ولیم میور نے بھی باوجود اسلام کے ساتھ سخت مخالفت رکھنے کے تسلیم کیا ہے۔ کہ پہلے یہودیوں نے اور پھر عیسائیوں نے عرب سے بُت پرستی دُور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے اور اس نے لکھا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ نبی کریم سے پہلے ہی عرب میں توحید پھیلانے کی کوشش ہو رہی تھی۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سب مایوس ہو چکے تھے۔ عرب محض ان گھڑے پتھروں کے پوجاری تھے۔ اور جب باہر جاتے تھے، عام پتھروں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ وہاں اتنی روحانی امراض کا دور دورہ تھا۔ کہ جن کی نظیر کسی دوسری قوم کی تاریخ میں نہیں ملتی معمولی سی بات پر خونریز لڑائیاں ہو جاتیں اور ان کا سلسلہ صدہا سال تک ختم نہ ہوتا تھا شراب خوری کا وہاں بہت رواج تھا۔ لیکن ان تمام حالات میں باوجودیکہ اس سے پیشتر دو بڑی بڑی قومیں ان کی اصلاح اور وہاں توحید کی اشاعت سے مایوس ہو چکی تھیں۔ اور صرف معدودے چند برائے نام موحد باقی رہ گئے تھے۔ قرآن کریم نے بُت پرستی کو ایسی طرح سے جڑھ سے اکھیڑ پھینکا۔ کہ نبی کریم کے بعد وہاں بُت پرستی دوبارہ قدم نہ جما سکی۔

اللہ اللہ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ ایک طرف حالات ایسے یاس انگیز کہ دو بڑی بڑی قومیں مایوس ہو جاتی ہیں اور دوسری طرف قرآن کا وہ اعجاز دکھائی دیتا ہے کہ چند ہی سال میں بت پرستی کا نام و نشان نہیں رہتا اور توحید یہانتک قدم جماتی ہے کہ خود ہی بت پرست عرب توحید کے سبق کے اُستاد بن جاتے ہیں توہم پرستی ان میں اس حد تک تھی۔ کہ باہر سفر کو جاتے وقت پہلے بتوں کے آگے سجدہ کر لیتے تھے۔ لیکن جب قرآن نے انہیں توحید کا وعظ کیا۔ تو وہ صرف اللہ کا نام لیکر فرداً فرداً باہر نکل گئے اور ایک افغانستان جیسے خطرناک ملک میں توحید کو پھیلایا۔ تو دوسروں نے چین، الجزائر، صحرائے افریقہ اور یورپ وغیرہ میں اسلام کا غیر متزلزل جھنڈا گاڑ دیا یہ عظیم الشان تبدیلی... ایک بین دلیل ہے اس امر کی کہ قرآن نے جو اصلاح کی وہ تاریخ میں بالکل لاثانی ہے قرآن نے صرف بُت پرستی کا ہی قلع قمع نہیں کیا۔ بلکہ شراب نوشی کو بھی اس طرح سے دور کیا۔ کہ وہ جو پانچ وقت شراب کے عادی تھے انہی اوقات میں مصروف تھے اور ہر وقت کشت خون میں مصروف رہتے تھے لیکن مسلمان ہو کر وہ تمام دشمنیوں کو بالائے طاق رکھکر بھائی بھائی ہو جاتے ہیں۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔ آنحضرت صلعم جب مبعوث ہوئے۔ تو عرب میں نہ کوئی تعلیم تھی نہ آپس میں میل جول اور زیادہ تعلقات تھے۔ ہاں جنگ اور بت زوروں پر تھی لیکن قرآن کی قوت قدسی کو دیکھو۔ کہ اس نے یک لخت سارے عرب کو پلٹا دے دیا اور اس کی معجزانہ تاثیر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقناطیسی جذبہ سے وہاں کا زمین و آسمان ہی بالکل بدل گیا۔ آج دنیا سے شراب خوری کی بیماری کو دُور کرنے کے لئے کتنی جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور ٹمپرینس سوسائیٹیوں کو آج اپنی اغراض کی تکمیل میں کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر بھی انہیں کوئی کامیابی دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن دوسری طرف قرآن کے اعجاز کو دیکھو کہ ادھر شراب خوری کی ممانعت ہوتی ہے اور اُدھر مدینہ کی گلیوں میں شراب کے نالے بہ نکلتے ہیں۔ یہ سب کچھ کس بات کا نتیجہ ہے یہ اس دعویٰ کا ثبوت ہے جو قرآن مجید کے شروع میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین۔ یعنے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہے دعویٰ کرنا آسان ہے لیکن اس کا ثبوت دینا مشکل دنیا کی اور مذہبی کتابوں نے بھی ہدایت دینے کے دعوے کئے۔ لیکن ان کے دعووں کی سچائی کی آج کوئی تاریخ شاہد نہیں۔ مگر قرآن کے مذکورہ بالا دعویٰ کے ثبوت میں تاریخ کو اللہ تعالےٰ نے بطور گواہ کھڑا کر دیا ہے یہ ہے وہ کمال جو قرآن کریم کے سوائے اور کسی کتاب میں پایا نہیں جاتا۔ اگرچہ اور کتابیں بھی اصلاح کیلئے آئیں۔ لیکن وہ قرآن کریم کی طرح کامل اصلاح لیکر نہیں آئیں

دوسرا کمال قرآن کا یہ ہے۔ کہ وہ تمام صداقتیں اور مضبوط تحریرات جو پہلی کتابوں میں موجود تھیں۔ اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ فیھا کتب قیمۃ اس کا دعویٰ ہے اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ دُنیا کی کوئی صداقت پیش کرو۔ اسے ہم قرآن سے نکال کر دکھا سکتے ہیں۔

الغرض قرآن نے اپنے تمام دعاوی کے دلایل دیئے ہیں اور اس کی عبارت نہایت معجزانہ ہے۔ جس کا دُنیا کی کوئی کتاب لگا نہیں کھا سکتی ایک طرف عرب کے ریگستانوں کو دیکھو۔ اس میں تعلیم کا کوئی چرچا نہیں۔ پھر اس کا دنیا کے دوسرے حصص سے بھی کوئی تعلق نہیں ہاں ان کی تمام فصاحت و بلاغت گھوڑوں کی تعریف پر ختم ہے ایسے ملک میں ایسی کتاب کا نازل ہونا جسکا دنیا کا کوئی فرد مقابلہ نہیں کرسکتا اس کی صداقت پر شاہد عادل ہے سارا قرآن تو نیرا اس کی ابتدائی چند آیات کا ہی دوسری کتابوں سے تقابل کر کے دیکھو تو اس کی سچائی ظاہر ہو جائے گی دیکھو فرماتا ہے ھدًی للمتقین یہ کتاب متقیوں کو راہ دکھانے والی ہے۔ متقی کون ہیں۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ (۱) غیب پر ایمان لاتے (۲) نماز پڑھتے (۳) خدا کے دیئے ہوئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (۴) ایمان لاتے ہیں جو اتارا تجھ پر (رسول کریم پر) اور تجھ (رسول کریم) سے پہلوں پر جو کچھ اترا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں ان سب احکام کو بجا لانے والے کی نسبت کہا کہ اولٰئک علیٰ ھدًی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ یعنے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہی فلاح یافتہ۔

اللہ اللہ ایک طرف قرآن کریم کی ابتدا میں ان عظیم الشان دعاوی کو ملاحظہ کرو اور دوسری طرف صحابہ کی زندگیوں کو دیکھو۔ کیا انہوں نے ان باتوں پر عامل ہوکر اس دعویٰ کو سچا نہیں کر دکھایا۔ قرآن نے ان کی اصلاح کر کے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں .... انہیں ہدایت .... فلاح اور کامیابی عطا کی لیکن دوسری طرف توریت کو دیکھو۔ وہاں ایسی تعلیم نہیں پاؤ گے۔ بلکہ اس کے برخلاف وہاں لکھا ہوگا۔ کہ پہلے یہ تھا اور زمین یوں پیدا ہوئی اور خدا وہاں رہتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا ہی انجیل میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح فلاں کا بیٹا ہے۔ اور اس کا نسب نامہ یہ ہے۔ پھر رگ وید کا بھی یہی حال ہے کیونکہ وہاں بھی کسی اعلیٰ تعلیم کی بجائے اگنی کو دیوتا قرار دے کر اس سے التجائیں کی گئیں ہیں۔ الغرض خواہ کسی کتاب کو لے لو۔ قرآن کریم کی مثال کہیں نہیں پاؤ گے اس کا ایک ایک ورق حقایق و معارف کے خزانوں سے لبریز ہے۔

اگر ایسی کتاب کو محمد رسول اللہ کی تصنیف قرار دیا جائے تو وہ تو لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتے تھے۔ نہ عرب میں کوئی تعلیم گاہ تھی۔ پھر اس ریگستان کے رہنے والے کو جس کے سامنے شاعروں کے مبالغہ آمیز شعروں کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ ایسی کتاب کا مصنف کس طرح سے قرار دیا جا سکتا ہے اگر یہ کتاب محمد رسول اللہ کے دماغ کا نتیجہ ہوتی۔ تو اس میں وہی نمونہ پایا جانا چاہئے تھا۔ جو اس وقت ملک میں موجود تھا۔ لیکن اس کا بتوں کی مذمت اور توحید کا وعظ کرنا پھر اس کا ایسی حالت میں زمانہ کی کایا پلٹ کر دینا جبکہ اسکا کوئی تعلق غیر ممالک سے نہیں تھا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ آنحضرت صلعم کے اپنے دماغ کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ اس حقیقی اور واحد خدا کا کلام ہے جو تمام برکات اور خوبیوں کا جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے آج مسلمانوں میں....

.... تجاہل سے متاثر ہوکر اپنے مذہب کو اس کے مطابق کر لیا۔ اور چونکہ قرآن کی تعلیم کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں بت پرستی سے نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ اسی لئے سوامی دیانند نے ویدوں کو ایک نئے رنگ میں پیش کر کے انہیں توحید کا حامی بتایا۔ اور بُت پرستی کی مخالفت کی۔ لیکن قرآن کریم میں ایسا سبق ہے جو ہر زمانہ اور ہر ایک شخص کے لئے یکساں ہادی اور رہنما ہے اور اس میں کسی ترمیم و تنسیخ کی کبھی ضرورت نہیں۔

نبی کریم صلعم دنیا میں کامل ہدایت اور عمدہ نمونہ لیکر آئے۔ دُنیا میں نمونہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اسی سے انسان دوسروں کو فتح کر لیتا ہے۔ جو نبی دنیا کی ہدایت کے لئے کوئی کتاب لائے جب تک وہ خود اس کتاب پر عمل کر کے دکھائے۔ اس کے اس ہدایت نامے کا کوئی بہترین اثر نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلعم نے قرآن کریم پر پہلے خود عمل کر کے دکھایا۔ تو آپ کے پیرؤں نے بھی آپ کے نقش قدم پر عمل کر بڑے بڑے درجات حاصل کئے اور جب تک یہ عملی نمونہ دنیا میں قایم رہا۔ اسلام دوسروں پر غالب رہا۔ لیکن آج جب مسلمانوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور دُنیا میں نمونہ بن کر مسلمانوں نے نہیں دکھایا۔ تو قرآن کا کوئی اتنا بڑا اثر بھی نہیں رہا۔

الغرض انسان کی فطرت ہے۔ کہ وہ نری نصائح کو نہیں سنتا جبتک اس کا عملی نمونہ نہ دیکھے۔ کیونکہ نمونہ ہمیشہ بہت موثر ہوا کرتا ہے۔ نبی کریم صلعم کی زندگی میں ایک کامل نمونہ نظر آتا ہے۔ جو کہ ایک ہادی۔ رہنما اور نبی کو دکھانا چاہیئے۔ پہلے انبیاء نے بھی نمونے دکھائے۔ لیکن چونکہ وہ خاص خاص اقوام کے لئے مبعوث ہوتے تھے اسی لئے انہوں نے اسی کے مناسب حال تعلیم دی اور اسی پر عمل کر دکھایا۔ اور انہی برائیوں کی اصلاح کی۔ جو ان اقوام میں پائی جاتی تھیں۔ مثلاً انجیل میں عفو، حلم اور درگذر کی تعلیم دی گئی ہے۔ کیونکہ لوگوں کی طبائع پہلے بہت سخت تھیں اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام نے عفو اور درگذر کا ہی نمونہ دکھایا۔ لیکن یہ ایک ایسا فعل ہے جو کسی انسان کو کامل نہیں بنا سکتا بر تو راصل کمالیت کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ موقعہ بے موقعہ ہر وقت عفو درست نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح اسوقت دنیا میں تشریف لائے جب صرف اسی وصف اور اسی نمونہ کی ان کی قوم کو ضرورت تھی۔ انہوں نے کمال تو دکھایا۔ لیکن وہ ایک محدود کمال تھا عفو اور درگذر تو اس حالت میں صحیح ہوتا ہے جب عفو کرنے والے میں انتقام کی بھی طاقت ہو۔ لیکن جب ایک انسان بدلہ کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ تو کس طرح سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے کسی کے مقابلہ میں عفو اور درگذر سے کام لیا۔ بہرحال میں صرف انتقام نہ لینا عفو اور درگذر کے ہم معنی نہیں۔ بلکہ اس صفت کا اظہار کامل طور پر اسی وقت ہوتا ہے۔ جب ایک شخص بدلہ کی طاقت رکھتا ہو اور باوجود اس کے درگذر سے کام لے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں ہمیں یہ نمونہ نظر نہیں آتا کیونکہ وہ ایسی حالت میں تھے۔ کہ اگر وہ بدلہ لینا چاہتے بھی۔ تو نہ لے سکتے تھے کیونکہ حاکم نہیں بلکہ محکوم تھے برخلاف اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک دکھ اُٹھاتے ہیں اور آپ کے کچھ ساتھی سخت تکلیفوں سے تنگ آکر اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کر حبشہ میں چلے جاتے ہیں۔ پھر کچھ ایسے ہیں کہ گرم ریت اور پتھر پر انہیں لٹا دیا جاتا ہے۔ کہ اسلام سے منکر ہوں اور وہ نہیں ہوتے پھر ایک مسلمان عورت کی ٹانگوں کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر انہیں مخالف سمتوں میں دوڑا دیا جاتا ہے اور اس طرح اس بیچاری کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تمام قبیلہ سمیت تین سال تک ایک گھاٹی میں بند رہ کر سامان خورد و نوش کی عدم موجودگی اور دیگر ضروریات کے نہ ملنے ہونے کے باعث سخت مصائب اور دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہ تو آپ کی مکی زندگی کا مختصر حال ہے۔ مگر مدینہ میں جا کر اور بھی زیادہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ انہیں وہاں آرام ملا۔ وہ غلطی پر ہے کیونکہ مکہ میں تو صرف قریش ہی دشمن تھے۔ لیکن مدینہ میں ان پرانے دشمنوں کے علاوہ یہودیوں کا بھی اضافہ ہو گیا۔ لیکن ان سب مصائب سے گذر کر ایک وقت آجاتا ہے کہ وہی شخص جو ۱۳ سال تک اس طرح سے تکالیف برداشت کرتا رہا ہے اور اس کے بہت دوست قتل کئے جا چکے ہیں۔ وہ اپنے دشمنوں پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ اور اب اس کے لئے وقت ہے۔ کہ وہ ان تمام ظلموں کا بدلہ لے۔ جو اس پر پے در پے ہوتے رہے اس کا حق ہے کہ وہ ظالموں کو جس طرح سے چاہے سزا دے اور اسے ایسا کرنے کی طاقت ہے دشمن بھی اسی امید میں ہے۔ کہ ابھی نہایت سخت سزا ملیگی۔ لیکن نہیں وہ اس وقت عفو اور درگذر کو کام فرما کر اپنا کمال دکھاتا ہے اور اپنے دہان مبارک سے یوں رحمت کے موتی برساتا ہے کہ لا تثریب علیکم الیوم۔ آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جاتا۔ اور تم سب کو رہا کیا جاتا ہے یہ ہے وہ عفو اور درگذر کا نمونہ جو حقیقی طور پر عفو اور درگذر کا نمونہ کہا جا سکتا ہے۔

یہ نمونہ ہمیں اور کسی نبی کی زندگی میں نہیں ملتا اول تو تاریخ دوسروں کے حالات پر کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ لیکن اگر کسی نے کوئی نمونہ دکھایا بھی ہو تو بتا لیا نہیں اگر کوئی شخص عفو اور درگذر کا نمونہ ہمیں مسیح سے حاصل کرنے کیلئے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسیح سے بڑھکر نبی کریم صلعم کی زندگی میں ہمیں سبق ملتا ہے ایسا ہی حضرت کرشن جی مہاراج بہت عظیم الشان انسان تھے۔ لیکن آج ان کا جو نمونہ

غرض محمد رسول اللہ صلعم کا نمونہ ہمارے سامنے ہے لیکن وید کے رشیوں کے متعلق جبکہ ہمیں کوئی علم نہیں ہم کیا رائے قائم کر سکتے ہیں۔ اور ان سے کیا سبق اور کیا نمونہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں تو ایسا نبی چاہئے۔ کہ ایک طرف ہدایت نامہ ہو۔ اور دوسری طرف اسکا اپنا پاک نمونہ ہو۔ جسپر ہم چل سکیں اور یہ بات سوائے محمد صلعم کے اور کہیں پائی نہیں جاتی۔

دیانند سرسوتی نے توحید کی جو تعلیم دی۔ اگرچہ وہ برائے نام توحید کی تعلیم ہے۔ لیکن حقیقت میں اس نے توحید کو ایسا ناقص کر دیا ہے۔ کہ اسے حقیقی توحید نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ مادہ اور روح اللہ تعالٰے کی صفت ازلی میں شریک ٹھیرائی گئی ہیں۔ اگرچہ انسان میں خدا کی صفات ہیں لیکن کامل طور پر خدا کی صفات میں کسی کو شریک کر دینا یہ بھی ایک شرک ہے۔ پھر ایک اور مزے کی بات یہ ہے کہ آج تیرہ سو برس ہو گئے۔ باوجود عرب کے ناتعلیم یافتہ ہونے کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کسقدر صفائی سے محفوظ ہیں۔ مگر دیانند سرسوتی حال میں گزرا ہے۔ اور پھر بھی اس کے حالات زندگی بالکل محفوظ نہیں۔ نبی کریم صلعم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ تاریخ میں مندرج ہے۔ اور اسپر ذرا سا بھی شک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بابا نانک علیہ الرحمتہ بہت بزرگ انسان گزرے ہیں۔ لیکن ان کے حالات بھی ایسے پوشیدہ ہیں۔ کہ مسلمان انہیں مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اور ہندو انہیں ہندو کہتے ہیں بعض کا خیال ہے کہ انہوں نے کوئی نیا مذہب نکالا تھا۔ لیکن ان کے چولا سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ درحقیقت مسلمان تھے۔ میرا مقصد اس سے صرف یہ بتانا ہے کہ ایک بزرگ جنکو تین سو سال گذرے ہیں۔ ان کے حالات بھی صفائی سے معلوم نہیں۔ مگر نبی کریم صلعم کے تمام حالات پورے طور پر معلوم ہیں۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ جب ایک شخص کامل نمونہ بن کر آتا ہے۔ تو ضرورت ہے۔ کہ اس کے حالات روشن ہوں اور یہ بات سوائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کسی کی زندگی میں پائی نہیں جاتی۔

پھر آپ کی ساری زندگی میں کمال نظر آتا ہے۔ آپ نے شادی کی اولاد ہوئی جس سے ہم نے سبق سیکھا کہ بیوی بچوں سے کیا سلوک کرنا چاہئے لیکن سوامی دیانند نے کہاں شادی کی کہاں اسکے اولاد ہوئی اور اس نے اپنے پیرو داں کو کیا نمونہ دکھایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف دنیاوی رنگ میں، بلکہ قومی اور مذہبی رنگ میں بھی سپہ سالاری کر کے دکھائی۔ پھر سپاہی بن کر دکھایا۔ بعض وقت ایسا ہوتا تھا۔ کہ کسی دشمن کی خبر آتی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ننگے گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے اور دشمن کی خبر لیکر آتے۔ پھر تین مختلف قوموں پر حکومت کر کے دکھا دی ہیں۔ کہ کس طرح سے ان سے برتنا چاہئے۔ ایک بادشاہ۔ ایک رسول ایک سپاہی ایک باپ ایک بیٹا غرض کوئی پہلو ہو۔ جسمیں آپکا نمونہ دکھائی نہ دیتا ہو۔ تم ہرگز کوئی ایسا پہلو نہ پاؤ گے۔

اب جبکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں کامل نمونہ ملتا ہے تو وہی ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے مطابق آپکا پورا جان نثار بننا اور آپ کے نمونہ پر چلنا چاہئے۔ دیکھو اس پہلو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کامل جان نثار پیدا کرنا ایسا مشکل ہے۔ کہ اسکا نمونہ بھی آپکی ذات کے سوائے اور کہیں پایا نہیں جاتا۔ ایک دفعہ ایک فلسفی کو کسی نے کہا کہ آپ بھی نبوت کا دعوٰے کریں۔ تھوڑے دنوں کے بعد اس فلسفی نے ایک سرد تالاب میں غوطہ لگانے کو کہا۔ جب اس نے کہا۔ کہ کیا آپ پاگل ہو گئے اس نے کہا کیا اسی شیخی پر کہتا تھا۔ کہ نبوت کا دعوٰے کر دو۔ لیکن دوسری طرف دیکھو ان کی زندگی کے تین ہی پہلو ہوتے ہیں۔ بچہ۔ جوان بوڑھا۔ صحابہ ان تینوں حالتوں میں ایسے جان نثار ہیں کہ اپنی جان تک بھی نبی کریم کے لئے فدا کر دینا کچھ حقیقت نہیں سمجھتے

خدارا ان تعلیوں سے باز آؤ

ذیل کا خط مولوی غلام رسول صاحب راجیکی والے نے وزیر آباد کے احباب کو لکھا ہے کہ یہ مولوی صاحب وہی بزرگ ہیں جو قادیان سے حکم لیکر لاہور کی جماعت کا امام بننے کے لئے آئے۔ اور آتے ہی نماز کو علیحدہ کر کے مستقل طور پر جماعت کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ ان کے سامنے اور انکی موجودگی میں جب ایک دوست نے جسکو مولوی صاحب نے کھانا کھلانے کے لئے بلایا تھا۔ آپ کے مقتدیوں کے متعلق یہ شکایت کی کہ یہ لوگ جس طرح پر بعض سلسلہ کے بزرگوں پر لعن و طعن کرتے اور انکو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ طریق سننے والے کو نہ صرف احمدیت سے متنفر کرتا ہے۔ بلکہ اسلام پر بھی یہ ظن کرتا ہے۔ کہ کیا اسلام کی کامل تعلیم یہی نمونہ ہے۔ تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ اہل لاہور ہیں۔ انکی گفتگو اسی قسم کی ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت مولوی صاحب کے اپنے خیالات کا عکس ہی اہل لاہور پر پڑا ہے اور وہ ایک جماعت کو اپنے ناپاک خیالات سے متاثر کر کے اپنی اس سزا کو پہنچ گئے ہیں۔ جسکا ذکر خود انکے اپنے خط کے ان الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کی پیشگوئیاں جن کے رو سے ایک حصہ ان لوگوں کا جنہوں نے صاحبزادہ صاحب کی بیعت نہیں کی ہلاک ہو جائیگا۔ اور دوسرا حصہ ذلیل و خوار ہو جائیگا۔ پوری نہ ہوئیں۔ تو سمجھنا کہ کسی لعنتی بے ایمان نے یونہی بڑ مار دی۔ خدائی شان ہے کہ اس گستاخی کے کلمے کا منہ سے نکالنا تھا۔ کہ وہ خود اللہ تعالےٰ کی گرفت کے نیچے آ کر اور وہی سزا پا کر جو ڈوئی نے حضرت مسیح موعود کے خلاف پائی تھی۔ لاہور سے رخصت ہو گئے۔ یہ ناعاقبت اندیش انسان کس قسم کے تعلی کے کلمات منہ سے نکال دیتا ہے۔ اور نہیں سوچتا کہ خدا کا غضب بڑا سخت ہے اور وہ کبر اور تعلی کو پسند نہیں کرتا۔ اتنی بڑی پیشگوئی کہ فلاں لوگ ہلاک کئے جائینگے اور فلاں ذلیل و خوار کئے جائینگے۔ سوائے ان ماموروں کے کوئی نہیں کر سکتا جن کو اللہ تعالےٰ اپنی وحی سے خبر دے اور وہ بھی ایسے وقت میں اس قسم کی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ جب دشمنوں کے ہاتھ سے از حد ستائے جاتے ہیں اور پھر بھی بہ اندازی پیشگوئیاں ٹل جاتی ہیں۔ مگر غافل راجیکی نہ مامور نہ انکو الہام یا وحی ہوئی۔ اور نہ ہی انکو کسی نے ستایا اپنے مخالفوں میں بلکہ اپنے ہی بھائیوں کے لئے کس جرأت سے ہلاکت اور ذلت کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کو جنکے کل تک ہاتھ چومتے تھے شریر۔ غیر صالح۔ مرتد۔ بے ایمان قرار دینا اور نام لیکر گالیاں نکالنی یہ کیسی جرأت ہے۔ پھر اپنی جماعت پر لعنت کرتا یا حضرت مسیح موعود کے الہامات میں جو کوئی لفظ برا آگیا ہے۔ اسکو بجائے کسی مخالف پر لگانے کے اپنے ہی احباب پر لگانا۔ آہ! کس طرح آنکھیں بند کر کے یہ لوگ اس شاخ کو کاٹ رہے ہیں جس پر بیٹھے ہیں۔ مگر ان تمام باتوں میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد کا تتبع کیا۔ ہلاکت کی پیشگوئی صاحبزادہ صاحب نے گدی پر بیٹھتے ہی دس دن کے اندر اندر شائع کر دی تھی حالانکہ انکی مخالفت کسی نے نہیں کی۔ اگر بالمقابل کچھ کہا جاتا تھا۔ تو صرف اسقدر کہ بیعت ضروری نہیں۔ فاسق۔ ابلیس۔ شریر۔ کے الفاظ وہ ہیں جو سب سے پہلے صاحبزادہ صاحب کی زبان اور قلم سے نکلے۔ پھر کیا تھا۔ جماعت کے ایک حصہ کو گالیاں دینا۔ انپر لعنتیں کرنا ثواب کا کام سمجھا گیا۔ حضرت صاحب کا الہام لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ ابن مریم خاص وزیر آباد کے احمدیوں پر خود صاحبزادہ صاحب نے لگایا۔ کیا وزیر آباد میں آجتک سلسلہ کی مخالفت ہو رہی تھی؟ اور کیا اس فرضی مخالفت کو جو صاحبزادہ کی ہوئی ہو۔ اور وہ بھی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وزیر آباد کے احباب آپ کی بیعت کیوں نہیں کرتے۔ سلسلہ کی اس پر جوش مخالفت سے کچھ نسبت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی سعی وزیر آباد میں ہوئی اور آپ پر کفر کا فتوے لگایا گیا؟ یا کیا آج میاں محمود کا رتبہ ایسا عظیم الشان ہو گیا کہ مسیح موعود کی شدید ترین مخالفت پر دشمن لعنت کے مستحق نہیں ہوتے مگر میاں صاحب سے صرف بیعت کے معاملہ میں اتفاق نہ کرنے والے دوست احمدی۔ بلکہ وہ بھی جو میاں صاحب کی بیعت کر چکے ہیں۔ ہاں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام میں بھی چندہ دیدیتے ہیں وہ لعنت والے الہامات کے لئے مخصوص ہو جاتا ہے۔ خدا سے ڈرو۔ اور کچھ انصاف کرو۔ اسقدر غلو اپنے احباب پر اسقدر لعنتیں کرنے کا شوق کیا تمہارے دل کانپ نہیں جاتے کہ کن کو ملعون کہہ رہے ہو وہی جو دین کے خادم ہیں۔ وہی جو ہمارے بھائی ہیں۔ وہ جو مسیح موعود پر ایمان لاتے ہیں کیا سب مدار نجات بدل کر میاں محمود کی بیعت میں آ رہا۔ اور اگر پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا عبث ٹھیرایا گیا تھا۔ تو کیا پھر یہ خطرناک قدم اٹھایا تھا اب اسکا آنا بھی عبث ہو گیا۔ اب سب لعنتوں کے مستحق سب شریروں سے شریر۔ سب بے ایمانوں سے بڑھکر بے ایمان یہی احمدی رہ گئے۔ کیا تم میں کوئی درد دل رکھنے والا نہیں جو اسکے خلاف آواز اٹھائے؟ کیا قادیان کے متعلق حضرت صاحب کو الہام نہ ہوا تھا کہ میں قادیان پر ایک مثیل چلاؤنگا؟ کیا آج اس سے یہی مراد لیں کہ یہ احمدیوں پر ہی چلنا ہے؟ کیا آپ کو نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ قادیان میں یزیدی طبع ہیں تو کیا بجائے مخالفوں کے آج مسیح موعود کے نام لیواؤں کو بھی یزیدی طبع سمجھ لیں؟ خدارا دیکھو کہ تمہارا قدم کدھر اٹھ رہا ہے؟ پھر بار بار تم اس الہام کو بیتے ہو۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو دیکھا اور کہا کہ آپ بھی صالح تھے۔ نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آ کر ہمارے پاس بیٹھ جاؤ۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا کہ اب ایسے نہیں ہو۔ کیا بھائیو یہ نہیں ہے؟ کیا ایک شریر اور فاسق کو مسیح موعود اپنے پاس بٹھلاتے ہیں؟ یا یہ شہادت دیتے ہیں۔ کہ بوجہ اپنی صلاحیت اور نیک ارادہ کے تم اس قابل ہو کہ ہمارے پاس بیٹھو؟ خدا کا خوف کرو۔ الہاموں کے الٹے معنے کر کے تم خواہ مخواہ ایک شخص کو جو سالہا سال تک مسیح موعود کے زمانہ سے لیکر تمہارے سارے کاروبار چلاتا رہا۔ اور جس کے متعلق تمہاری اپنی شہادتیں موجود ہیں۔ کہ تمہارے ایمان اور اعتقاد کے رو سے وہ فضیلت اسے جماعت میں حاصل ہے جو اور کیسی کو نہیں تم ایسے گندے الفاظ سے بار بار یاد کرتے ہو۔ کہ وہ شریر ہے بے ایمان ہے۔ منافق ہے۔ مرتد ہے ابلیس ہے؟ کیا ہم نے بھی کبھی ایسا کوئی لفظ میاں صاحب کو چھوڑ دو انکے کسی ادنےٰ سے ادنےٰ مرید کے متعلق استعمال کیا؟ اب ہم ذیل میں مولوی غلام رسول صاحب کا اصل خط کا اقتباس درج کرتے ہیں۔

نقل خط مولوی غلام رسول راجیکی بنام جماعت وزیر آباد

اب میں عرض کرتا ہوں۔ کہ بنی اسرائیل سے مراد حضرت مسیح کے الہام میں غیر احمدی لوگ شامل نہیں ہو سکتے۔ اور الہام میں لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل ہے۔ پھر اسکی تصدیق عملی صورت میں متحقق ہو گئی تو پھر آپنے اسکا جواب مدلل طور پر سے مجھے دیکھنے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ آپ لوگ نیک اور صالح تھے۔ لیکن آپنے محض اس وجہ سے کہ خاندان نبوت کے مقابلہ میں چند ایسے اشخاص پر جنکو الہام مسیح موعود غیر صالح اور مرتد قرار دیتا ہے۔ حسن ظنی کرتے کرتے یہانتک بڑھے کہ آیت لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی زد اور لپیٹ میں آ گئے۔ سچ ہے صحبت طالع ترا طالع کند۔

مولوی محمد علی صاحب جو آپ کے نزدیک اسوقت مسیح موعود اور آپکے خاندان کے تمام ممبروں سے بڑھکر وقعت رکھتے ہیں۔ مسیح موعود کے الہام نے انکو غیر صالح اور بد ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔ دوسرے سکاشف میں بھی سنجیدہ انسان کو مرتدین کے گروہ میں داخل ہوتے بھی دیکھا۔ جو ریاست کرنے سے سلطنت وقت کا جواب ملا۔ پھر اور الہامات کو دیکھو اور ان سے اس الہام کو شر الذین انعمت علیہم الذین اعتدوا فی السبت یعنے شرارت ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا ان سے مراد انجمن معتمدین کے ممبر ہیں۔ جنہوں نے سبت کے دن (یعنے جس دن حضرت صاحبزادہ صاحب کے سر پر تاج خلافت رکھا گیا کیونکہ وہ ہفتہ کا دن تھا) زیادتی کی۔ وہ زیادتی مولوی محمد علی صاحب کیطرف سے ٹریکٹ کی صورت میں ظاہر ہوئی جس میں لاہور کے بعض دوسرے ہمخیال انکے بھی شامل تھے اب کیا ایسے لوگوں پر جو الہام الٰہی سے شریر اور مرتد ثابت ہو چکے ہیں۔ ان پر حسن ظنی کرنے کے غلو میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو جنکو الہام الٰہی میں محمود بشیر اولوالعزم فضل عمر فخر رسل کر کے پکارا گیا۔ ترک کر دیا خدا آپ لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ آپ کہاں سے کہاں چلے گئے سوچو اور پھر سوچو

وکم من عائب قولا صحیحا۔ وآفتہ من الفہم السقیم۔ اگر آپ تدبر کرنے اور دعا اور استخارہ سے کام لیتے۔ تو آپ پر ضرور رحم ہو جاتا۔ لیکن افسوس کہ آپ اپنی کجی کو راستی خیال کر رہے ہیں۔ بلکہ یقیناً درستی سمجھ رہے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کا انکار حضرت مسیح موعود کی بیعت کا انکار ہے اور آپکے منکروں کو حضرت مسیح موعود کے کلام اور الہام میں مرتد فرمایا گیا ہے اس میں شک نہیں کہ حضرت میاں صاحب کے انکار کرنے والے تین قسم کے ہیں ایک قسم کے لوگوں کا انکار تو محض حسد اور کبر کی وجہ سے ہے اور ایک قسم کا انکار نفسانی اغراض کی وجہ سے اور ایک قسم کا انکار غیر صالح لوگوں پر حسن ظنی کے غلو کی وجہ سے لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کی زد میں آنے سے اب ان تینوں کا انجام کیا ہوگا۔ سنو اور کان دھر کر سنو۔ میں بصیرت سے کہتا ہوں۔ اور نہایت راستی سے کہتا ہوں کہ کچھ لوگ تو واپس آ جائینگے۔ اور انکے بعد تو یہ نصیب ہوگی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرینگے اور ایک گروہ جو تکبر اور شوخی کیوجہ سے شرارت اور مخالفت کرتا ہے۔ وہ عنقریب ہلاک ہو جائیگا اور ایک وہ جو منافقانہ اور مداہنہ کیطرز سے پیش آنیوالے ہیں وہ خدا کے لئے ذلیل اور خوار ہونگے۔ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ میری اس بات کو یاد رکھو۔ اور عنقریب اسکا ظہور مشاہدہ کرو۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو کہنا کہ

کسی لعنتی اور بے ایمان نے یونہی بڑ ماردی تھی فتربصوا انا معکم

فی ذالک لآیات للمتوسمین و انتظروا انی معکم من المنتظرین

میں نے آپکے فائدہ کے لئے اور آپکی بہتری کے لئے اسقدر لکھدیا۔ آگے خواہ آپ اسپر ہنسی کرو خواہ قبول کرو۔ لیکن ہنسی اور ٹھٹھے کرنیوالوں کو بھی یاد رہے کہ وہ خالی نہیں چھوڑے جائینگے۔ بلکہ عنقریب پکڑے جائینگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

راقم آپ کا ایک ہمدردی بھائی
غلام رسول راجیکی از لاہور

مدینۃ المسیح

جناب امیر الملت حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے بخیریت ... مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۴ کو رات کے دس بجے تین چار ماہ کے بعد ایبٹ آباد تشریف ...

سے گئے۔ تاکہ لاہور کی شدید ترین گرمیوں سے بچکر اور دوسری مصروفیتوں سے علیحدہ ہوکر انگریزی ترجمہ قرآن کریم بآسانی اور جلدی ختم کرسکیں آپ نے تشریف لے جانے سے تین چار روز قبل ہی سفر کی تیاری کے لئے درس قرآن کریم ملتوی کردیا تھا۔ جو آپ کی واپسی پر دوبارہ جاری ہوگا۔

قبول اسلام:۔ کل مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء کو بعد از نماز مغرب ایک مدراسی عیسائی نوجوان نے جو انٹرینس پاس کردہ ہے حضرت امیر الملت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا حضور نے پہلے اسے اسلام کی حقیقت اور نماز روزہ حج زکوٰۃ کی فلاسفی بتائی اور بعدہٗ اسے کلمہ شہادت پڑھا کر مسلمان کیا۔ اسلامی نام شیخ عبدالصمد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین۔

تازہ برقی پیغامات
ممالک خارجہ کے تار

محاصرۂ درازو (لنڈن ۱۸ جون) درازو کی حالت نہایت اندیشناک ہے کیونکہ سردیوں اور مالیسوریوں کی شکست کی وجہ سے جنہوں نے باغیوں کو کوہستان سے اچانک بھگا دینے کی کوشش کرتے ہوئے خود محصور ہوکر سات سو آدمیوں کا صفایا کرا لیا اہل درازو میں سخت گھبراہٹ اور بے چینی پھیل رہی ہے۔ یہ لوگ مدافعت سے درازو کی حفاظت کرنے کے ناقابل ہیں۔ درازو پر کل رات پھر حملہ کیا گیا اور لڑائی ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

ٹرکی اور یونان:۔ لنڈن ۱۸ جون) دول یورپ کے اثر اور توجہ سے ٹرکی اور یونان کی حالت اصلاح پا رہی ہے۔ مگر ٹرکی ہر بہانہ سے جزائر متلین اور چیوس کو واپس لینے پر کمربستہ ہے اس لئے وہ دانستہ تمام یونانیوں کو مقابل کے ساحلوں سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ٹرکی کی مستعدی۔ ترکی بحری افسروں کی ایک جماعت ایک لاکھ ۲۰ ہزار ٹن کوئلہ اور باربرداری کے پانچ جہاز خریدنے کے لئے انگلستان پہنچی ہے۔

(قسطنطنیہ ۲۰ جون) ٹرکی نے یونانی مراسلہ کا جواب دے دیا ہے اسکا لہجہ مصالحت آمیز بتایا جاتا ہے

بابعالی کی طرف سے یونانی مراسلہ کا جواب:۔ (قسطنطنیہ ۱۹ جون) بابعالی نے یونانی مراسلہ کا جو جواب دیا ہے وہ اگرچہ مصالحت آمیز ہے مگر اس میں اس بے چینی اور اضطراب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو ایشیائے کوچک میں دو لاکھ مسلمان پناہ گزینوں کی آمد سے پیدا ہوئی ہے جو حکام مقدونیہ کے مظالم سے تنگ آکر وہاں سے ہجرت کر گئے ہیں۔ اس جواب میں ان تدابیر کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو قیام امن کے لئے اختیار کی گئی ہیں۔ اور امید ظاہر کی گئی ہے کہ یونان بھی مقدونیہ میں ایسی ہی تدابیر پر کاربند ہوگا۔ مگر بابعالی نے یونانی مہاجرین کو واپس بلانے . . . . کے متعلق یونانی مطالبات کا کچھ جواب نہیں دیا۔

لنڈن ۱۹ جون) اگرچہ یورپ کے پایۂ تختوں میں ٹرکی و یونان کے تعلقات کی نسبت چنداں اندیشہ ظاہر نہیں کیا جاتا مگر سواحل ایشیائے کوچک کی روشنیاں گل کردی گئی ہیں۔ اور بابعالی نے ترکی محفوظ فوج کی دو جماعتوں کو طیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ میں تشویش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور سرویہ نے یونان کی حمایت میں جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ان کا بابعالی پر اچھا اثر پڑا ہے:۔

(برلن ۱۸ جون) جرمنی نے بابعالی کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ قسطنطنیہ کے سفارتی الباتوی کے قائم مقام یونانیان ایشیائے کوچک کے مسئلہ کی تحقیقات کریں۔

رومانیہ کا رویہ۔ (بخارسٹ ۱۸ جون) شاہ رومانیہ نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ رومانیہ بلقان میں میزان و توازن قائم رکھنے اور یورپ میں امن بحال رکھنے کا عزم بالجزم رکھتا ہے۔

کینیڈا میں ہندوستانی:۔ (وکٹوریہ ۱۸ جون) کاماگاٹا مارو کے مالکان نے تار روانہ کیا ہے۔ کہ جہاز کو فوراً لوٹا دیا جائے۔

میکسیکو میں خانہ جنگی:۔ (واشنگٹن ۱۵ جون) جنرل ولا اور جنرل کارنزا کے باہم مصالحت ہوگئی اور جنرل ولاز کا ٹیکس کی نبرد آزما فوج کی کمان ہاتھ میں لیگا جو ٹمپیکو چھیننے ... باغیوں نے گنبوٹ ٹمپیکو کو مقام ... کے قریب شکست دی ٹمپیکو کے کپتان اور افسروں نے خودکشی کرلی۔

گلاسگو میں آتشزدگی: (لنڈن ۱۸ جون) گلاسگو کی لنگسٹن نامی گودی میں آج آتشزدگی سے کئی شیڈ اور سات ادنیٰ درجے کے جہاز جل گئے۔ آگ نو دس گھنٹہ تک جاری رہی۔ نقصان کا اندازہ ۲½ لاکھ پونڈ کیا گیا ہے۔

حادثہ امپریس آف آئرلینڈ کی تحقیقات

(کوئبک ۱۸ جون) امپریس آف آئرلینڈ کے حادثہ کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

مسلمان رینگلر۔ (کیمبرج ۱۹ جون) رینگلروں کی فہرست میں پنجاب یونیورسٹی کے ایم ایچ غازی کا نام بھی شامل ہے۔

سفرجیٹ عورتیں:۔ (لنڈن ۱۹ جون) مس سلویا پنکھرسٹ کل شام کو ہالوے کے جیل خانہ سے رہا کردی گئی جس پر وہ موٹر میں سوار ہوکر سیدھی دیوان عام میں پہنچی اور اس کی ڈیوڑھی میں ایک کوچ پر پڑی رہی دس منٹ کے بعد اسے مطلع کیا گیا کہ مسٹر ایسکوئتھ آج ایسٹ انڈ کی مزدور عورتوں کے ایک وفد سے ملاقات کرنے کی منظوری دے چکے ہیں۔ اس پر مس سلویا وہاں سے چلی گئی ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

تبتی محقق کو انعام:۔ کنتھپ نامی تبتی محقق جس نے ۱۸۸۰ء میں بالائی ڈیبونگ (سرحد تبت) میں تحقیقات کا قیمتی کام سرانجام دیا تھا۔ اور جس کی خدمات کا گورنمنٹ ہند اس سے قبل اعتراف کرچکی ہے۔ اسے تحقیقات کا کام کرنے والے افسروں کی سفارش پر جنہیں حال میں اس کی پیمائش کا کام دیکھنے کا موقع ملا ہے گورنمنٹ نے اور ایک ہزار روپیہ انعام دیا ہے۔

مرض ذیابیطس:۔ گورنمنٹ مدراس مرض ذیابیطس کی تحقیقات کرانیکا انتظام کر رہی ہے۔

جاپانی جہازران کمپنیوں کا اتحاد:۔ کلکتہ میں افواہ ہے کہ جاپان کی دو مشہور جہازران کمپنیاں یعنی نپن یوسن کیشا اور اوساکا شوسن کیشا جو جاپان اور ہندوستان کے مابین آمد و رفت رکھتی ہیں عنقریب متحد ہو جائیں گی۔ یہ بھی افواہ ہے کہ بالآخر ڈوگلیس لیپ کٹ کمپنی جس کے بیڑے میں بڑے بڑے جہاز شامل ہیں۔ وہ بھی ان ہر دو کے ساتھ مل جائیگی۔

بنگال میں شدید ڈاکہ:۔ کلکتہ سے خبر آئی ہے۔ کہ ضلع مرشد آباد کے تھادرا جباڑی کے علاقہ میں ایک بنگالی تاجر کے ہاں ڈاکہ پڑا ۲۰ مسلح ڈاکو رات کو مکان میں گھس گئے۔ اور جب مالک مکان اور اسکی بیوی نے صندوقوں کی چابیاں دینے سے انکار کیا۔ تو انہیں خوب پیٹا اور آخر چار ہزار روپیہ کا نقد و زیور لیکر بھاگ گئے۔ اب تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

آسام میں سیلاب:۔ شیلانگ کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ نام گنج سب ڈویژن کے شمالی حصہ میں چند گھنٹوں کے اندر تمام دیہات میں پانی بھر گیا اور دریا ۲۴ گھنٹوں میں ۵ فٹ چڑھ گیا۔ مویشی پانی میں بہ گئے۔ اور لوگ درختوں اور مکانات کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ سب ڈویژنل افسر نے بڑی کوشش سے مصیبت زدگان کو بچانے کے لئے کشتی بھیجی جس سے کئی آدمی بچ گئے۔

افسر جہاز کی غرقابی:۔ گوآباڈی واقع دریائے برہمپتر کے قریب ایک نوجوان یورپین افسر جہازرات کو اپنے جہاز پر سے گرکر ہلاک ہوگیا۔ لاش بھی باوجود تلاش بسیار دستیاب نہ ہوسکی

الہ آباد میں برسات:۔ گذشتہ ایام کی شدید گرمی کے بعد آخر الہ آباد میں بدھ کی دوپہر کو خوب بارش ہوئی اور ایک دو گھنٹہ تک ہوتی رہی۔

لفٹننٹ گورنر کا دورہ:۔ ہنر آنر مائیکیل اوڈوائر شملہ سے ۱۸ جولائی کو قریباً سوا ہفتہ کے دورہ پر روانہ ہونگے۔

ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار:۔ آنریبل مسٹر میکسویل ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک و تار بمبئی سے ۲۰ کو روانہ ہوکر ۲۲ کو شملہ پہنچنے والے ہیں۔

امپیریل بےتار کا سلسلہ ہندوستان کو امپیریل بےتار پیام رسانی کے سلسلہ میں منسلک کرنے کے لئے مارکونی کمپنی کے انجینئر ۲ جولائی کو بمبئی پہنچ جائیں گے۔

ریل کی آمدنی:۔ ہندوستان کی تمام سرکاری اور ریلوے کمپنیوں کی لائنوں کو یکم اپریل سے ۶ جون تک سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی ...

میں ۵۸۴۲۱۸ روپیہ خسارہ رہا تھا۔

طاعونی اموات:۔ گذشتہ ہفتہ کے اندر کل ہندوستان میں ۱۳۱۰ طاعونی اموات وقوع میں آئیں حالانکہ ہفتہ ماسبق میں انکی تعداد ۱۷۲۲ تھی۔ صوبہ وار حسب ذیل ہے:۔

بمبئی ۱۰۸ مدراس ۲۔ بنگال ۱۷۔ بہار اڑیسہ ۱۱۶۔ صوبجات متحدہ ۱۱۲۔ پنجاب ۷۷۔ برہما ۶۴۔ ریاست میسور ۱۱۔ صوبہ سرحدی ۸ کشمیر ۲۔ صوبہ پنجاب میں ہفتہ ماسبق کے اندر ۸۳۵ اموات وقوع میں آئی تھیں۔

صفحہ ایک سے آگے

ان کو ہمیشہ ان فضول ظنیات سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ سرمایہ حیات میں دل کی ناپاکی ضمیر کی خرابی اور روح کی موت کے یہی معانی ہیں کہ (اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق) ایسے خیالات کا اظہار کیا جاوے۔ دنیا میں سب سے بدترین اور کینہ رائے یہی ہے جو اسلام اور اس کے قابل تعظیم رسول کریم کے متعلق مخالفین ظاہر کر رہے ہیں میں حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ یہ مخالفانہ مزخرفات سراسر خلاف واقعہ ہیں ہم نے جہاں تک سیرۃ رسول کا مطالعہ کیا ہے۔ یہ صاف اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ آپ ثابت قدم۔ صاحب عزم۔ کریم النفس بلند حوصلہ متقی نیکوکار۔ فاضل آزاد طبع والانسب۔ خوش خلق خوش بیان شیریں زبان تھے۔ ٹامس کارلائل نے اسلام اور سیرۃ الرسول پر ایک طول طویل تبصرہ کیا ہے۔ لیکن ہم نے صرف چند اقتباس ہی درج کئے ہیں اس سے زیادہ بین صداقت اسلام کی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اب فضل الٰہی سے جادو سر پر چڑھ کے بھی بولنے لگا ہے اور غیر بھی منصفانہ خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کاش ٹامس کارلائل کے یہ خیالات دنیائے غرب میں عالمگیر جنبش پیدا کردیں۔ اور حق پسندی کی یہ سپرٹ دنیائے جہل و کذب میں زلزلہ بپا کردے۔ سعید الفطرۃ روحیں نجات اخروی کے وسائل سوچیں اور کمزور ناحق کوش متعصب اپنے گریبان میں منہ ڈالکر شرمائیں۔ اور آئندہ ایسے خلاف واقعہ ریمارکس سے باز رہیں۔ دنیا میں آج صدق و کذب کی طبع آزمائی ہے اور ارباب حقیقت ہیجان کا شکار ہو رہی ہیں۔ ایسے بیم و رجا کے عالم میں ہمیں چاہیئے کہ اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحیح تصویر اہل عالم میں نمایاں کریں تاکہ مخالفوں کی مخالفت نے جو خط و خال غلط پیرایہ میں ظاہر کئے ہیں۔ انکی اصلاح ہو جائے۔ (المشیر)

باجلاس خواجہ عبدالمجید صاحب سب جج بہادر درجہ دوم رہتک

مقدمہ ۱۰۳ بابت ۱۹۱۴ء

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

کنہیا ولد ٹیکھرام وکیتو ولد منسا جاٹان بنام عمرو ولد جیتا قوم جاٹ ساکن برانہ سکنائے موضع برانہ تحصیل جھجھر ومقصدی ... مدعیان

ساکن بیری ... ... دعویٰ استقرار ... بمقام ...

عمرو ولد جیتا قوم جاٹ ساکن برانہ تحصیل جھجھر مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں رپورٹ سمن سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ روپوش ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ تم مدعا علیہ بتاریخ ... کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کی کرو ورنہ عدم حاضری تمہاری میں کارروائی ضابطہ عمل میں آوے گی آج بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۱۴ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت خواجہ عبدالصمد صاحب منصف درجہ اول مقام پھلور

مقدمہ دیوانی ۴۷ بابت ۱۹۱۴ء

نندلال ولد منگل مل ذات کھتری بنام محمد بخش ولد ابراہیم ذات ... سکنہ نور محل سکنہ نور محل

مدعی بالمقابل مدعا علیہ

مقدمہ ہذا میں مدعا علیہ دیدہ و دانستہ تعمیل ہونے سے گریز کرتا ہے اس لئے یہ اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ ۲۵ جون کو حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ کیجا دیگی۔

آج بتاریخ ۱۶ جون ۱۹۱۴ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان بت ہیں نحوت اور خوف و خطر و بغض ہے
پر یہی ہیں دشمنوا اس بار کے بانے گئے دن
دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد پھر اچھے دن

ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳

کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مل کر کام کریں یعنی خدا کو وحدہ لا شریک مانیں اور اسکی عبادت پر دنیا کو قایم کریں تو آگے ہو کر کام کریں ز قرآن

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کبر میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

قیمت سالانہ (عـہ) طلبا سے (عـہ للعہ)

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور پنجشنبہ مورخہ ۳۰ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۵ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۶

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام
جناب خواجہ کمال الدین پر اعتراضات کا جواب

(از جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب آنریری جنرل سکرٹری بلاد غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ و احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

پیسہ اخبار مورخہ ۱۰ و ۱۱ جون میں دو مضمون ایسے نکلے ہیں جن کے متعلق میں کسیقدر غلط فہمی کو رفع کرنا چاہتا ہوں اصل میں تو وہی بات ٹھیک ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کو میاں محمد شفیع صاحب پر بعض حملوں کا جواب دیتے وقت لکھنی پڑی ہے کہ ذاتی حملہ کسی پر کرنے سے یا پیسہ اخبار میں ان کا جواب دینے سے کچھ فایدہ نہیں ہوتا۔ اور میں بھی ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس مضمون کو پبلک کے زیر بحث لایا جاوے۔ ہاں چونکہ ۱۸ جون کے پیسہ اخبار میں بڑے زور سے جواب کے لئے نامہ نگار نے بلایا ہے۔ اس لئے یہ چند سطور حقیقت واقعات کو ظاہر کرنے کے لئے لکھتا ہوں۔ جہاں تک ان بزرگوں کی ذاتیات کا خیال ہے جن پر یہ حملے ہوئے ہیں۔ یہ آج سے نہیں بلکہ بہت دنوں سے ہو رہے ہیں اور اس بحث کو لمبا کرنے کی بجائے انہوں نے خدا پر ہی معاملہ کو چھوڑنا پسند کیا ہے۔

سب سے اول خواجہ صاحب پر یہ اعتراض ہے کہ ان کو قادیان کے سوا اور کہیں بھی ایسے دین کے فاضل نظر نہیں آتے۔ جن کا وہ نام لے سکیں جہاں تک میں نے خواجہ صاحب کے ان مضامین کو پڑھا ہے۔ جن کے بعض فقرات زیر اعتراض لائے گئے ہیں ان کا منشاء یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ابتدائے زمانہ اسلام سے لیکر آج تک کوئی شخص اسلام کی طرف سے قلمی جنگ کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ بلکہ وہ تو اپنی وقتی ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اسوقت ان کو کیا ضرورت ہے۔ اور کن آدمیوں پر ان کی نظر ہے۔ جو اسے پورا کرسکتے ہیں۔ نیز معلوم نہیں کہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم یا سر سید احمد خاں صاحب مرحوم یا نواب محسن الملک مرحوم یا مولوی چراغ علی صاحب مرحوم و دیگر بزرگان کے نام پیش کرنے سے خواجہ صاحب کا سوال کس طرح حل ہوجاتا ہے اگر خواجہ صاحب ایک تاریخ ان بزرگوں کی لکھنے بیٹھتے۔ جنھوں نے اسلام کی خدمات کی ہیں اور اس میں ان بزرگان کا نام چھوڑ جاتے تو قابل الزام ہوتے ولیکن وہ اپنے رسالہ کیلئے مددگار چاہتے ہیں۔ پروفیسر حمید الدین اور نواب عماد الملک کے علم و فضل سے بھی انہیں انکار نہیں۔ نہ سید امیر علی اور مولوی شبلی صاحب کے علم و فضل کے وہ منکر ہیں۔ ان کو تو ضرورت تھی ان کے رسالہ میں ایک اسسٹنٹ کی جس کے لئے وہ بار بار لکھتے تھے اس لئے اگر ان کی نظر ان آدمیوں پر پڑی۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ وہ باقی کل کی تحقیر کرتے ہیں صحیح نہیں کہلا سکتا۔ کیا نواب عماد الملک بہادر یا پروفیسر حمید الدین صاحب جن ہر دو بزرگان کے مترجم یا مفسر ہونے سے کسیکو انکار نہیں خواجہ صاحب کی مدد کے لئے ولایت جا سکتے تھے۔ یا کیا پروفیسر برکت اللہ صاحب کو جاپان سے بلوایا جاتا۔ آنریبل سید امیر علی تو ولایت ہی میں موجود تھے مگر کیا اس بار کے اٹھانے کے لئے خواجہ صاحب ان کی خدمت میں درخواست کرتے تو منظور تھا۔ شاہ بدیع العالم صاحب آیا ولایت جانے کے لئے تیار تھے یا نہیں یہ آج تک نہ ہمیں اور نہ کسی کو کبھی علم ہوا اور اس لاعلمی کی حالت میں خواجہ صاحب نے اگر ان کو نہیں بلایا تو وہ بھی قابل الزام نہیں ٹھہرتے مولوی ضیاء الدین صاحب باوجودیکہ دہلی میں موجود تھے مگر مولوی عبید اللہ صاحب نے بھی ان کا نام ولایت جانے کے لئے پیش نہیں کیا اور اس قسم کے ریمارک کہ مولوی صدر الدین بے کار ہو چکے تھے ان سے کچھ فایدہ نہیں ہوتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ارباب تعلیم مولوی صدر الدین صاحب کو قابل ترین ہیڈ ماسٹروں میں سے سمجھتے ہیں اور بغیر ان کی درخواست کے اب بھی وہ انہیں ایک معقول اسامی دینے کیلئے تیار رہتے۔

دوسری طرف یہ امر بھی قابل غور رہے کہ خواجہ صاحب نے تو کبھی قاری سرفراز حسین صاحب کا نام بھی نہیں لیا تھا۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچ گئے۔ تو حالانکہ وہ احمدی نہیں مگر خواجہ صاحب نے خوشی سے ان کو اپنے کام میں شریک کیا۔ بلکہ لنڈن میں مشن قایم کرکے ان کے سپرد کرنیکا ارادہ کیا۔ خواجہ صاحب قاری سرفراز حسین صاحب سے ایسے ہی ناواقف تھے جیسے مولوی ضیاء الدین صاحب سے۔ پس اگر مولوی ضیاء الدین صاحب چلے جاتے تو میں نہیں سمجھتا کہ خواجہ صاحب ان کے ساتھ اسی طرح وسعت قلب سے کیوں پیش نہ آتے جس طرح قاری صاحب کے ساتھ آ رہے ہیں۔ قاری صاحب خواجہ صاحب کے علم سے یہاں نہیں چلے نہ پہلے خط و کتابت ہوکر کوئی امر طے ہوا پس گو آپ کے نزدیک قاری صاحب کی قابلیت کچھ بھی نہیں۔ تاہم یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب ہر شخص کی قابلیت کی یکساں قدر کرنے کو تیار رہیں۔ ہم ۔۔۔ سال کی شرط اگر لگادی تو کوئی ایسا غضب نہیں ہوگیا۔ آخر اسلامی مشن کے لئے سب سے پہلی ضرورت یہی ہے کہ ان کا علمی نمونہ ان ابتداؤں کے اندر جو ایسے ملک میں پیش آسکتے ہیں اعلیٰ درجہ کا ہو۔ چودہری فتح محمد صاحب کو بھی خواجہ صاحب نے لکھکر نہیں بلایا۔ بلکہ وہ بھی بغیر ان کے مشورہ کے ہی یہاں سے روانہ ہوگئے تھے اور آج تک بوجہ آنکھوں کی بیماری کے خواجہ صاحب کو مدد نہیں دے سکے۔ بایں ہمہ ایک امر جس کا یاد رکھنا نہایت ضروری ہے یہ ہے کہ ہر ایک کام میں جبتک کام کرنے والوں میں حد درجہ کی یکجہتی نہ ہو گی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ یہ ایک پختہ اصول ہے۔ جو نہ صرف دنیوی امور میں بلکہ دینی امور پر بھی یکساں حاوی ہے۔ ہم خیالی کام کے کرنے میں ایک ہی اصول کی پابندی۔ باہم ایک دوسرے پر پورا اعتبار کسی قسم کی بدظنی کا درمیان میں نہ ہونا۔ کام چلانے کے لئے ضروری باتیں ہیں۔ چودہری فتح محمد تو احمدی تھا۔ مگر وہ خواجہ صاحب کے ساتھ مل کر کام نہ کرسکا۔ اس لئے کہ اصول میں یکجہتی نہ رہی یہاں ہندوستان میں احمدیوں کے دو گروہ ہوگئے۔ کیونکہ جس اصول پر ایک گروہ کام کو چلانا چاہتا ہے۔ وہ دوسرے کی رائے کے خلاف ہے۔ خدا کی ملک اشاعت اسلام کے کام کے لئے اس قدر وسیع ہے کہ اگر ایک ہزار مشن بھی کام کرنے والے ہوں تو وہ بہت نہیں۔ بلکہ تھوڑے ہیں باقی رہے اختلافات سو کون گروہ دنیا میں ہے جس کے اندر اختلافات نہیں انظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال۔ جو کچھ کوئی کہتا ہے اس کی طرف دیکھو یہ نہ دیکھو کہ کون کہتا ہے ایک عربی ضرب المثل ہے اگر وہ کام جو خواجہ صاحب کر رہے ہیں۔ ایک مفید کام ہے تو اس قسم کے روڑے اٹکانے سے کچھ حاصل نہیں۔ جب تک نرے دعوے ہی دعوے تھے ہر ایک شخص کو حق تھا کہ نکتہ چینی کرتا۔ مگر اب جب اس کے نتائج بھی پیدا ہوکر صاف نظر آرہے ہیں تو ان سوالات کا اٹھانا مفید نہیں نقصان دہ ہے ایسے حالات کے اندر ایک شخص کے لئے جو اختلاف رکھتا ہے بہتر راہ یہ ہے کہ وہ کم از کم خاموشی ہی اختیار کرے یا خود کچھ کام کرکے دکھائے آہ اگر افسوس ہے تو یہ کہ جب کوئی کام مسلمانوں میں کرنیوالا اٹھتا ہے۔ تو اعانت کی بجائے مخالفت کے پہلو پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہمارے علما ایک مسلمان کی غلطیوں پر جو اسلام پھیلا رہا ہے اپنا زور لگائیں۔ وہ ان عیسائیوں کی ۔۔۔ کی غلطیوں پر کیوں اتنا زور نہیں لگاتے جو اسلام کی بیخکنی کر رہے ہیں۔ دشمنوں کے مقابلہ میں تو اس قدر علما کہ وہ اسلام کو دنیا سے نابود کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور ہمارے علما خاموشی سے اس نظارہ کو دیکھ رہے ہیں۔ مگر جہاں ایک شخص اسلام کی اشاعت کے لئے اٹھا معاً علمائے دین میں بیداری پیدا ہوجاتی ہے اور مختلف شہر کے مختلف حصوں میں جلسے تجویز ہوتے ہیں۔ کہ دیکھنا جانے نہ پائے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک شخص کسی کا گھر گر رہا ہو۔ تو وہ خاموش بیٹھا ہوا دیکھتا رہے۔ اور ایک دوسرا شخص مفت اس گھر کے بنانے میں مدد دینے لگے تو اسے گالیاں نکالنی شروع کردے کہ تم نے اس میں یہ نقص کیوں رکھا ہے۔ وہ غلطی کیوں کی ہے نیا عجب۔

فہرست چندہ متعلق جماعت احمدیہ پشاور بابت ترجمۃ القرآن انگریزی

نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم چندہ	نمبر شمار	نام چندہ دہندہ	رقم چندہ
۱	ڈاکٹر غلام محمد خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	[illegible]	۱۱	فضل الٰہی صاحب تحصیلدار خیبر	عـہ
۲	بابو دلاور خاں صاحب کلرک	[illegible]	۱۲	بابو رکن الدین صاحب	عـہ
۳	قاضی صاحب مولوی غلام حسن خاں صاحب رجسٹرار	[illegible]	۱۳	غلام سرور خاں صاحب شلمان	عـہ
۴	قاضی محمد یوسف صاحب کلرک	عـہ	۱۴	سیٹھ عبد الرشید صاحب	عـہ
۵	بابو غلام رسول صاحب	عـہ	۱۵	سیٹھ ضیاء الدین صاحب	عـہ
۶	محمد سیف الرحیم عرف خشال خاں صاحب	عـہ	۱۶	علی بہادر صاحب	[illegible]
۷	سردار عبد الحمید خاں صاحب	عـہ	۱۷	سید امیر صاحب	[illegible]
۸	حبیب اللہ خاں صاحب تحصیلدار	عـہ	۱۸	فضل قادر صاحب	[illegible]
۹	شیخ محبوب علی خاں صاحب	عـہ	۱۹	فضل خالق طالب علم	[illegible]
۱۰	سیٹھ فضل الٰہی صاحب	عـہ	۲۰	عمرو راز خاں صاحب	[illegible]

میزان ۔۔۔ ۵۵۱
کمیشن بنک ۔۔۔ عہ

باقی رقم ۵۵۰ پانچ سو پچاس روپے

ایک سفیر کا قبول اسلام

ٹائیمز کے قسطنطنیہ کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ الفریڈ رستم بے ڈی بلنسکی نے جن کو حال ہی میں واشنگٹن کا سفیر مقرر کیا گیا تھا اسلام قبول کر لیا ہے۔ ان کا اسلامی نام احمد رکھا گیا ہے۔ اور ترکش پلیس نے ان کے قبول اسلام پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ سلطان المعظم نے انہیں اپنی خاص تسبیح عنایت کی ہے اور دیگر شاہانہ نوازشات سے سرفراز فرمایا ہے۔

سالگرہ ملک معظم پر مسلم پریس کا جلسہ مبارکباد

حضور ملک معظم خلد اللہ ملکہم کی سالگرہ مبارک کی تقریب پر مسلم پریس ایسوسی ایشن لاہور کی ۔۔۔ دفتر پیسہ اخبار لاہور میں گذشتہ ۲۰ جون ۱۹۱۴ء کو بوقت چار بجے شام مسلم ایڈیٹران اخبارات کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ہز مجسٹی کی خدمت میں مبارکباد کا تار بھیجنے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔ نیز ہندوستان کے مسلمان اخبار نویسوں کا ایک مختصر جلسہ دفتر پیسہ اخبار میں اسی غرض کے لئے منعقد ہوا۔ اور ہز مجسٹی کو مبارکباد کے تار بھیجے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱   مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۱۴ء   نمبر ۱۴۶

اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے

(اِنّ اللہ یامر بالعدل)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآن شریف ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ عطا فرمائی ہے۔ کہ جس کے لئے وہ خداوند کریم کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں وہ کم ہے۔ قرآن شریف ہی انسان کو تاریکیوں سے نکالتا ہے۔ قرآن شریف ایک ایسا ہادی اور رہنما ہے۔ کہ وہ جو اس کی ہدایات پر چلتا ہے۔ منزلِ مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ قرآن شریف کی تعلیم انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو سیراب کرتی ہے۔ اس میں وہ تمام ہدایات جو مختلف زمانوں میں خدائے تعالیٰ کے مرسلوں پر حسب ضرورت زمانہ نازل ہوتی رہیں جمع ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ فیہا کتبٌ قیمہ۔

قرآن شریف اپنی تعلیم اپنے طرز استدلال اپنے معارف و معانی۔ اپنی ہدایت و نور میں لاریب بے نظیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام شریعتیں اس پر ختم ہوگئی ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت و شناخت کے تمام وسایل۔ معاشرت۔ تمدن اور سیاست کے تمام اصول۔ اعلیٰ اخلاق کے حصول کے تمام طریقے۔ کامیاب اور بامراد ہونے کے تمام راستے کھول دیئے ہیں الغرض سب کچھ خداوند تعالیٰ نے اس ایک قرآن شریف میں جمع کر دیا ہے۔ اور کسی امر کو ادھورا اور پیاسا نہیں چھوڑا اور اسی وجہ سے قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت اپنے اندر بے شمار اسرار و حکمت لئے ہوئے ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے اس جگہ ہم صرف ایک آیت کے ایک جزو کے ذکر پر ہی اکتفا کرتے ہیں وہ آیت یوں ہے اِنّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور قریبیوں کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے اور فواحش۔ بدی۔ فساد اور بغاوت کے رستوں سے روکتا ہے اب ذرا..... اس آیت کے مطلب و معنی پر غور کرو کہ کیسی اعلیٰ... تعلیم دی گئی ہے۔ اگر خدانخواستہ بفرض محال قرآن شریف دنیا سے اٹھ بھی جائے تو ایک غور کرنے والے صحیح الدماغ کے لئے یہ سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کہ صرف یہی ایک آیت تمام سیاست۔ تمدن اور معاشرت کے اصول بتانے کے لئے کافی ہے۔ اور اعلیٰ اخلاق کی وہ اعلیٰ تعلیم دے رہی ہے۔ جس پر مختلف زمانہ کے ریفارمروں اور مصلحوں نے مدتوں زور مارا ہے۔ شروع آیت میں ہی ارشاد ہوتا ہے اِنّ اللہ یامر بالعدل یعنے اللہ تعالیٰ نے عدل کا حکم دیتا ہے قطع نظر دوسرے ارشادات کے جو خداوند عالم نے اس آیہ مبارکہ میں فرمائے ہیں ایک ارشاد عدل کا جو ہے سب سے پہلے فرمایا ہے۔ عدل ایسی خوبی اور ایسی صفت اور ایک خلق عظیم ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی میں اپنے تمام معاملات اور کاروبار میں عدل کے اصول پر چلے تو اس کی کامیابی یقینی ہے ایک بادشاہ سے لیکر ایک معمولی خانہ زاد کے لئے عدل کے اصول پر کاربند ہونا اپنے اندر راحت و آرام کے سامان لئے ہوئے ہے۔ نہ صرف یہ... بلکہ عدل کا حکم دیکر خداوند کریم نے اس امر کی طرف بھی اشارہ فرمادیا ہے۔ کہ الٰہی صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

لاریب اللہ تعالیٰ کی توحید و تفرید کا اقرار اور اس کو اس کی ذات و صفات میں یگانہ تسلیم کرنا عدل ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اور اس کی خصوصیات کسی اور کو دیتا ہے۔ جس کا وہ ہرگز اہل نہیں وہ عدل کے خلاف چلتا ہے۔ اور عدل کے زرین اصول کو چھوڑتا ہے۔ پس ان اللہ یامر بالعدل میں یہ ایک عجیب نکتہ مرکوز ہے کہ خدائی ذات اور خدائی صفات میں کسی کو شریک نہ کرو۔ کیونکہ یہ عدل کے خلاف ہے کہ تم ایک غیر مستحق شخص کو وہ رتبہ دیدو اور اس کی طرف وہ باتیں منسوب کرو۔ جو شانِ خداوندی کے سزاوار اور شایان ہیں۔

غرض ان اللہ یامر بالعدل فرماکر اللہ تعالیٰ نے شرک جیسے عظیم الشان گناہ کی بیخکنی کردی ہے۔ اور انسان کو حفظ مراتب کی تعلیم دی ہے کہ دیکھو یہ خلاف عقل اور خلاف انصاف بات ہے کہ تم اس ہستی کو تو فراموش کردو۔ جس نے تم کو پیدا کیا۔ اور جو تمام کمالات ظاہری و باطنی کی جامع ہے اور اس کی مخلوق کو اپنا معبود ٹھہرا کر اس اعلیٰ اور برتر ہستی کی صفات اس کو دیدو۔ جس کا وہ ہرگز مستحق نہیں ہے۔

عدل جیسی جامع تعلیم دیکر جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہاں دوسری طرف جو تعلیم دنیا کے لئے ہمیں اس میں دی ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔

قرآن کریم کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ دین کے ساتھ دنیا کو نباہتا ہے اور جن اصولوں پر پابند ہوکر انسان دنیا میں راحت و آرام حاصل کرسکتا ہے ان کو بھی طے کئے جاتا ہے۔ سلطنت و ملک داری کی بنیاد عدل سے ہی مستحکم ہوسکتی ہے۔ دنیا کے معاملات عدل کی طفیل ہی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوسکتے ہیں۔ سوسائٹی میں جو خرابیاں اور برائیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ وہ عدل پر ہی چل کر رُک سکتی ہیں۔

غور کرو اگر ایک بادشاہ عدل کرتا ہے اور اس کے تمام قوانین عدل و انصاف پر مبنی ہیں۔ تو لازمی طور پر اس کی سلطنت صدمۂ زوال سے محفوظ رہیگی برخلاف اس کے جس سلطنت میں ظلم کا دور دورہ ہوا پھر جلدی ہی اس میں زوال بھی آگیا۔

ایک گھرستی اور خانہ دار آدمی اگر عدل کو مدنظر رکھکر اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور دیگر متعلقین کے حقوق کو پورا کرتا ہے۔ تو یقیناً اس کی زندگی اسکے لئے خوشی اور راحت کا موجب ہوگی۔ برخلاف اس شخص کے جو اپنے بیوی بچوں کے حقوق کو ظلم سے تلف کرتا ہے اس کی زندگی بھی تلف ہوجاتی ہے

عدل میں ہی تاجروں سوداگروں۔ دکانداروں کے لئے ایک عجیب تعلیم موجود ہے۔ کیونکہ عدل اُن کو دہوکہ دینے سے روکتا ہے۔ اُن کو خیانت کے طریقوں سے باز رکھتا ہے۔ عدل اُن کو روکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ترازوؤں اور بٹوں میں کمی کرکے دہوکہ دینے کے مجرم ہوں۔ اور اس طرح سے حقوق عباد اللہ کی نگہداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ عدل کا تقاضا نہیں ہے کہ خریدار سے پوری قیمت لیکر اس کو کم جنس دی جائے۔

ویلٌ للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الآیۃ

اسی طرح سے دوسرے جرموں کا ارتکاب بھی عدل کے زرین اصول پر کاربند نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ چور کا چوری کرنا۔ زانی کا زنا کرنا۔ خون بہانا۔ ڈاکہ مارنا۔ یہ تمام بدکاریاں محض عدل پر نہ چلنے کی وجہ سے ہے اگر عدل پر دنیا قایم ہوجائے۔ تو دیکھو کس طرح سے اس میں یکدم اصلاح ہوجائے انتقام کی مقدار کتنی ہو اس کی نسبت بھی عدل کی تعلیم میں حکم موجود ہے یعنی اگر تم سے کوئی شخص برائی کرے۔ تو تم برائی کا بدلہ اسی قدر لو جس قدر اُس نے تم سے برائی کی جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا۔ ان اللہ لا یحب المعتدین ہاں اگر مناسب ہو تو معاف کردو۔ یہ اُس سے بہتر ہے

غرض عدل کی ایک ایسی جامع تعلیم ہے کہ جس میں ہر ایک طبقہ کے انسانوں کے لئے ایک صراط مستقیم بتایا گیا ہے اور جس میں تقریباً تمام اخلاق فاضلہ کے اکتساب کا حکم اور تمام عادات رذیلہ سے بچنے کا ارشاد موجود ہے خوش نصیب ہے وہ جو عدل کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔ اور دین و دنیا کے حسنات سے متمتع ہوتا ہے۔

مساجد و مقابر کے انہدام کا مسئلہ

واقعہ کانپور کے بعد وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی مسجد و مقبرے کے انہدام کی خبر سننے میں آتی ہی رہتی ہے گو ان خبروں میں ان سنسنی خیز اور ہولناک واقعات کا ذکر نہیں ہوتا۔ جو کانپور میں ظہور پذیر ہوئے تھے۔ اور خدا نہ کرے۔ کہ ایسے واقعات کا پھر کبھی اعادہ ہو لیکن ان دنوں کلکتہ اور اس کے مضافات میں چند مساجد و مقابر کے انہدام کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں میں اس کے خلاف بہت جوش پھیل رہا ہے چنانچہ انہوں نے آیندہ اس بات کو روکنے کے لئے ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل کے پاس حاضر ہوکر انہیں مساجد و مقابر کے متعلق اسلامی قوانین سے آگاہ کرنا چاہا لیکن ہز ایکسیلنسی کے انکار نے ان کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی اور اب مسلم لیگ نے ہز اکسیلنسی کے کلکتہ پہنچنے پر ان کی خدمت میں لیگ کی طرف سے وفد بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ تاکہ ہز اکسیلنسی سے گفتگو کرکے عام اور متعلقہ مساجد کو طے کرلیا جاوے امید ہے کہ لیگ کی یہ تجویز الفاظ کی شکل سے نکل کر عملی رنگ اختیار کرے گی۔ اور ممبران وفد کے انتخاب پوری احتیاط سے کام لیا جائیگا۔ تاکہ قوم بلکہ مذہب کی نیابت کا حق پورے طور پر ادا ہوسکے۔

زمانہ حال اور مستقبل کا صحیح علم

یورپ و امریکہ کو آج کل اپنی تحقیقات ایجادات اور معلومات پر جیسا فخر ہے وہ محتاج بیان نہیں اور درحقیقت کسی قوم یا ملک کا اپنی لیاقت اور قابلیت پر فخر کرنا کوئی معیوب بات بھی نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک نہایت ضروری امر ہے۔ کہ وہ فخر اس کی وسعت معلومات تک ہی محدود رہے اور اس سے آگے بڑھنے نہ پائے۔ ورنہ اگر وہ اپنی قابلیت سے بڑھ کر ہاتھ پاؤں مارنے لگ جائے تو سوائے خسران مبین کے اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوسکتا اسی لحاظ سے اگر یورپ امریکہ بھی اپنی معلومات سے بڑھکر قدم نہ مارتے تو یہ اُن کے لئے بہت مناسب بلکہ ضروری امر تھا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بڑھتے بڑھتے اب غیب دانی کا دعویٰ بھی کردیا ہے اور وہ زمانہ آئندہ کے فرضی حالات بتانے لگ گئے ہیں۔ حالانکہ ان کی زمانہ حال کی معلومات کا تو یہ حال ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ لاہور کہاں واقع ہے۔ کامریڈ کہاں [illegible] نکلتا ہے اور مسٹر ظفر علیخاں کون سے اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ کچھ نہیں آتا۔ کہ جب زمانہ حال کی نسبت اُنکی واقفیت اکثر اوقات غلط ثابت ہوتی ہے لیکن باوجود بایں قدر عدم واقفیت کے اکثر اوقات ولائتی اخبارات کے کسی نہ کسی کالم میں زمانہ مستقبل کی خبریں دیکھنے میں آتی ہی رہتی ہیں۔ اور پھر اس پر اس وثوق سے ان خبروں کی صحت کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک ولایتی اخبار ڈیلی نیوز اینڈ لیڈر میں مستقبل ہند پر رائے زنی کی گئی ہے اور مضمون نگار نے پوری ایک صدی آیندہ کے حالات درج کئے ہیں اس نے بیان کیا ہے۔ کہ اس وقت کا والیسرائے ہندوستان کا آخری حکمران ہوگا اور وہ خود ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دیگا اور وہ ہندوستانیوں کو باشعور قرار دیکر آیندہ ان کے واسطے سوائے سرحدی سپاہ کے تمام فوج کو غیر ضروری ٹھہرائیگا اور پھر نئی صدی سے ہندوستان میں حکومت خود اختیاری کا دور شروع ہوگا یہ خیالات کہاں تک صحیح ہیں۔ اس پر کوئی رائے زنی کرنا فضول ہے ہاں ایسے دماغوں پر تعجب آتا ہے کہ انہوں نے باوجود اپنے زمانہ کا صحیح علم نہ رکھنے کے کس قدر دور دراز زمانہ کی نسبت رائیں دینی شروع کردی ہیں اے کاش ان لوگوں کو جس قدر ان غیب کی باتوں پر ایمان ہے ویسا ہی ایمان خدائے تعالیٰ کی ہستی اور اس کی وحدانیت پر ہوتا۔ تو الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا کے...... روز نہ ہوتے ہزار ہزار درود اور سلام اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے آج سے تیرہ سو برس پیشتر دجال کے اس دعوائے غیب دانی کی بھی خبر دے کر اپنی صداقت اور علو مرتبت پر مہر لگادی اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

مسلمان طلبا کی علمی قابلیت

مسلمانوں کی تعلیمی پستی کے متعلق مدت سے شور و غوغا برپا ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ نقص بجائے گھٹنے کے دن بدن بڑھ رہا ہے۔ سرکاری یونیورسٹیوں کے نتائج امتحانات ہر سال شایع ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان میں کامیاب و ناکامیاب مسلمان طلبا کی علمی قابلیت کا مقابلہ بذریعہ اعداد و شمار بخوبی ہوسکتا ہے۔ جن لوگوں کو ان معاملات میں غور و فکر کرنے کی عادت ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ہر ایک امتحان کے کامیاب طلبا کی فہرست میں مسلمانوں کا نام سمندر میں قطرہ کا مصداق ہوتا ہے۔ اور بہت تھوڑے مسلمان ایسے نظر آتے ہیں۔ جو دوسرے طلبا سے بڑھکر ڈگری حاصل کریں جس سے ان کا وجود کالنادر کالمعدوم کا مصداق ہوجاتا ہے۔ مسلمانوں کی یہ افسوسناک حالت بہت ہی قابل رحم ہے اور ہمارا دل رنج و غم سے بھر جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ اور تو اور خود اسلامی مدارس اور کالجوں کے نتائج بھی حسرت یاس افزا ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں اس سے پیشتر دوسرے اسلامی مدارس تو بجائے خود رہے اب علی گڈھ کے اعلیٰ انسٹی ٹیوشن میں بھی اس مرض نے گھر کرنا شروع کردیا ہے اور اگر ابھی سے اس کا علاج نہ کیا گیا۔ تو کسی دن اس کی حالت بھی ویسی ہی ردی ہوجائیگی۔ اس بات کا اندازہ علیگڈھ کالجئیٹ سکول کی سکول لیونگ سرٹیفکیٹ کلاس کے اس نتیجہ سے ہوسکتا ہے۔ جو امسال برآمد ہوا ہے۔ گذشتہ سال اسی کلاس کے ۲۰ طلبا میں سے ۹ کامیاب ہوئے تھے مگر اس سال ۳۰ میں سے صرف پانچ۔ یہ نتیجہ بہت ہی سخت خراب ہے اور اس نے علیگڈھ کے طلبا کی قابلیت کے سفید دامن پر بدنما داغ لگادیا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اسی کلاس کے لئے دو انگریز بڑی بڑی تنخواہوں پر ملازم ہیں امید ہے کہ منتظمین سکول اس طرف خاص طور پر توجہ فرماکر آیندہ اس کا بندوبست فرمائیں گے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح کا قول کہ پرندوں اور دوسرے جانوروں کے لئے تو سر چھپانے کو جگہ ہے لیکن ابن آدم کے لئے سر چھپانے کو کوئی جگہ نہیں۔ تمام اسلامی مدارس کی خراب حالت کی وجہ سے مسلمانوں پر صادق آجائے

خدارا یک زماں برداراز رُخ پردۂ لیلےٰ
کہ ناصح بر ملامت می کند مجنون شیدا را

یہ انسانی فطرت ہے کہ جن لوگوں کے نام دنیا میں شہرت تام رکھتے ہیں انکے حالات زندگی معلوم کرنے اور سننے کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ سلطان صلاح الدین اور نیپولین کی سوانحعمریاں بہت شوق سے مطالعہ کی جاتی ہیں لیکن شایع اور متداول ہونیوالی سوانح عمریوں میں بہت ہی تھوڑی ایسی ہیں جو لوگوں کو بہت زیادہ نفع پہنچا سکتی ہیں اس وقت میں لوگوں کو ایک ایسی کتاب کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو اپنے ایک ایک صفحہ میں جواہرات کے انبار رکھتی ہے یعنی حضرت خلیفۃ المسیح مولینا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری بنام مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین جسے پڑھکر مخالفین و معاندین حسد شرمندہ ہوتے ہیں اور تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اس کتاب کو غیر احمدیوں اور غیر مذاہب میں شائع کیا جائے جناب اکبر شاہ خان نجیب آبادی کی کوششوں سے اسمیں بہت سی خوبیاں جمع ہوگئی ہیں جنکا اندازہ صرف کتاب کے مطالعہ پر منحصر ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ درخواستیں بنام سکرٹری صاحب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور [illegible]

خلافت کا غلط مفہوم

اور

احمدی قوم کی خدمت میں ایک التجا

خلافت کے عہدہ پر اولین متمکن یعنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے جانشین تھے۔ یہ کیا ہی پیارا قول ہے جو اسلامی خلافت کے اصل مفہوم پر ہمیشہ ایک قول فیصل رہیگا۔

ایہاالناس انما انا متبع ولست بمبتدع۔ ان احسنت فاعینونی وان زغت فقومونی۔ اے لوگو میں صرف متبع ہوں اور کوئی نئی بات لانے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری مدد کرو۔ اور اگر میں کجی کی راہ اختیار کروں تو تم مجھے سیدھا کرو۔ جب تک اس پاک قول کو اسلامی بادشاہوں نے اپنا شعار رکھا انکا قدم دینی و دنیوی ترقی کے میدان میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ حضرت عمر جیسے عظیم الشان بادشاہ کے سامنے نہ صرف مرد بلکہ عورتوں تک کس جرأت سے اپنی باتیں پیش کرتے تھے۔ اور خلیفہ کو کہہ دیتے تھے۔ کہ فلاں امر میں تم حق پر نہیں ہو۔ اور کس حوصلہ سے وہ عظیم الشان انسان انکی باتوں کو سنتا تھا۔ مگر یہ مفہوم خلافت مسلمانوں میں چند ہی دنوں کا مہمان تھا۔ اور جلدی وہ بادشاہ پیدا ہو گئے۔ جن کا ہر ایک فعل بجائے خود سند ہوگیا۔ اور کسیکو جرأت نہ تھی کہ انکو انکی غلطی پر متنبہ کرے اس کے ساتھ ہی اسلامی سلطنت کے ضعف کے نشان بھی ظاہر ہونے لگ گئے۔

وہ ہمارے دوست جو آج خلاف قرآن وسنت خلافت در خلافت کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ خلافت کا مفہوم کیا تھا۔ اور آج اس خلافت در خلافت کا مفہوم کیا ہے۔ خلیفہ تو کہتا ہے کہ میں ٹیڑھی راہ چلوں تو مجھے سیدھا کرو مگر آج ہمیں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا خلیفہ غلطی کر ہی نہیں سکتا۔ اطاعت در معروف کے معنے یہ کئے جاتے ہیں۔ کہ جو کچھ خلیفہ کہدے وہ معروف ہی ہے۔ وہ معروف کے سوا کچھ کہہ ہی نہیں سکتا۔ اور وہ معصومیت کا مرتبہ دیا جاتا ہے۔ جو رسولوں کے برابر بلکہ ان سے بھی کچھ بڑھکر ہے۔ کیونکہ وہ تو صرف جو بات انہیں وحی سے معلوم ہو۔ اسکی خطا سے بری قرار دیتے ہیں۔ مگر آج ایک غیر مامور کا ہر ایک لفظ خطا سے بری ہے۔ یہی پیر پرستی ہے کہ پیر کی آواز کے سامنے انسان حق کہنے سے خاموش ہو جاتا ہے۔ اور یہ عقیدہ بنا لیتا ہے کہ جو کچھ پیر کرے وہ حق ہے۔

دوستو! غور کرو کہ تمہارے اس عقیدہ نے تمہیں کہاں تک پہنچایا ہے اور کیا یہ موجودہ عقیدہ درحقیقت پیر پرستی کا ہی شعبہ نہیں میاں صاحب علی الاعلان مع ممبران مجلس معتمدین اور ان کے ساتھ ایک کثیر حصہ جماعت کو فاسق۔ شریر۔ منافق بلکہ کافر اور ابلیس کا خطاب دیتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کو چندہ دینے کے خلاف حکم صادر کرتے ہیں۔ انکے بیعت کنندہ احباب میں سے ایک بڑا حصہ ان ہر دو امور میں انکو غلطی پر سمجھتا ہے اور ان کلمات کو جو میاں صاحب بعض بزرگان قوم کی نسبت معمولی طور پر ہر خطبہ میں۔ ہر تقریر میں ہر خط میں ہر مضمون میں لکھ جاتے ہیں۔ استعمال کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ اور ان کلمات کا استعمال سخت جرأت کا کام خیال کرتا ہے مگر کیا کوئی صاحب ایسے بھی ہیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے نمونہ پر یہ ایمانی شجاعت دکھائیں کہ صاحبزادہ صاحب کے اس فعل کو خلاف معروف قرار دیکر اس سے علی الاعلان بیزاری کا اظہار کریں۔ ہمارے مخاطب اس مضمون میں وہ احمدی احباب نہیں جو غلو میں انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اور میاں صاحب کے ان الفاظ کو لیکر ان سے بھی دس گنا انہیں سخت کرنیکو تیار ہیں۔ اور شیعوں کی طرح لعنت کرنا انہوں نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے بلکہ ہماری یہ التجا ان سعید فطرت احباب کی خدمت میں ہے۔ جو باوجود بیعت کرنے کے نہ بیعت کرنے والوں پر فاسق اور ملعون اور مرتد اور منافق کے فتوی کو گناہ سمجھتے ہیں۔ ہم ان سے یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس موقعہ پر ایمانی شجاعت کا کام کر رہی ہے۔ وہ کسی شخص کی غلطی کو خواہ وہ کتنا بڑا کیوں نہ ہو۔ غلطی کہنے سے نہیں رک سکتے۔ وہ علی الاعلان اس طریق سے جو صاحبزادہ صاحب نے اختیار کیا ہے۔ اپنی بیزاری کا اظہار کریں۔ وہ لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق بنکر دکھائیں یا یائی نا دھبون ارسا یا ی فاتقون پر عمل کرکے دکھائیں۔ حق کی شہادت ادا کرنے میں حق کا کلمہ مونہہ سے نکالنے میں کسی انسان کا خوف نہ کریں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ صاحبزادہ صاحب سے بیعت توڑ دیں۔ گو بہت سے ایسے بھی ہیں جو ان باتوں سے بیزار ہوکر آخر یہی راہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں مگر سردست وہ کم از کم اس قدر اپنی آواز کو ضرور بلند کریں کہ دوسرے لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ فاسق۔ ملعون۔ منافق مرتد کا فتوی اپنے بھائیوں پر دینے والے غلط راہ پر ہیں۔ اشاعت اسلام کے چندہ میں روک ڈالنے والے ناحق کا گناہ اپنے ذمے لیتے ہیں۔ اور کہ یہ طریق احمدی جماعت عام طور پر پسند نہیں کرتی۔ ہم سے بہت سے لوگوں نے زبانی ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اب ہماری التجا ان سے صرف اسقدر ہے کہ وہ خدا کی راہ میں ہمارا یا ایمانی شجاعت کا نمونہ ضرور دکھائیں۔ کہ جس بات کو وہ دل سے غلط سمجھتے ہیں اسکے اعلان میں مضائقہ نہ سمجھیں۔ اس راہ میں پہلا قدم اٹھانیوالا دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ جو لوگ اسکو دیکھکر اسکے پیچھے قدم اٹھائیں گے۔ انکو نیکی کی طرف ہدایت کرنیکا ثواب بھی اسے ملیگا۔ یہ چھوٹا سا کام نہیں بلکہ اس سے انشاء اللہ تعالے ایک راہ جماعت میں مصالحت کی پیدا ہوگی اور ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ یہ مصالحت موافقت میں تبدیل ہو جائے۔ یہ ایک عظیم الشان تفرقہ کو دور کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس جماعت میں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے بہت سے ایسے احباب ہونگے جو اپنی ایمانی شجاعت کا اس موقعہ پر ثبوت دیکر جماعت کو اس خطرناک تباہی سے بچائیں گے۔ جس کی طرف کفر۔ ارتداد و فسق و منافقت کے فتوے اسے لے جا رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہماری یہ آواز کسی پر درد دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہیگی۔

نکات عجیبہ

غیر احمدیوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا آخری فتوے

بدر نمبر ۸-۹ جلد ۸ صفحہ ۵ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۸ء زیر ہیڈنگ "المفتی" مندرجہ ذیل کلمات درج ہیں:۔

"۱۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو ایک صاحب علاقہ بلوچستان نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا کہ "آپکا ایک مرید نور محمد نامی پیر دلی دوست ہے وہ بڑا نمازی نیک کا ہے سب اسکی عزت کرتے ہیں۔ ہمہ صفت موصوف خلیق شخص ہے دیندار ہے اس سے ہمکو آپ کے حالات معلوم ہوئے تو ہمارا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ حضور بڑے ہی عزیز خواہ امت محمدیہ و مداح جناب رسول مقبول و اصحاب کبار ہیں۔ آپ کو جو برے نام سے یاد کرتے وہ خود برا ہے مگر باوجود ہمارے اس عقیدہ وخیال کے نور محمد مذکور ہمارے ساتھ باجماعت نماز نہیں پڑھتا اور نہ جمعہ پڑھتا ہے۔ اور وجہ یہ بتلاتا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی۔ آپ اسکو تاکید فرما دیں کہ وہ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے تاکہ تفرقہ نہ پڑے کیونکہ ہم آپ کے حق میں برا نہیں کہتے"

یہ اس خط کا اقتباس اور خلاصہ ہے اس کے جواب میں اسی خط پر حضرت نے عاجز (اڈیٹر بدر) کے نام تحریر فرمایا:۔

جواب میں لکھدیں کہ چونکہ عام طور پر اس ملک کے ملاں لوگوں نے اپنے تعصب کیوجہ سے ہمیں کافر ٹھرایا ہے اور فتوے لکھے ہیں اور باقی لوگ ان کے پیرو ہیں۔ پس اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کے لئے اشتہار دیں کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں ہیں۔ تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے ورنہ جو شخص مسلمانوں کو کافر کہے وہ آپ کافر ہو جاتا ہے پھر اسکے پیچھے نماز کیونکر پڑھیں یہ تو شرع شریف کے رو سے جائز نہیں!!

نوٹ! معلوم ہوا کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنا انکے فتوے کفر کیوجہ سے ہے نہ بوجہ انکار دعوئے مسیحیت ورنہ حضرت اقدس کا یہ جواب بالکل غلط ہے۔ (معاذ اللہ)

خلفاء محمدؐ کون ہیں۔

(از حضرت خلیفۃ المسیح)

سوال۔ حضرت مسیح موعودؑ نے کس طرح درود پڑھنا چاہئے فرمایا علے آل محمد۔ میں خلفاء محمدؐ کا دھیان کرلیں اور مسیح و مہدی خلفاء میں تھے۔ (بدر ۲۸ جلد ۸ صفحہ ۸)

ہمارا امام کون ہوسکتا ہے

(از اڈیٹر بدر مندرجہ بدر ۱۹۰۹ء جلد ۸ صفحہ ۲ کالم ۲) امام وہی ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو۔ اور مؤید من اللہ ہو اور سلطان المعظم کو اسکا دعوے نہیں پس وہ ہمارے دینی پیشوا اسطرح قرار دیئے جا سکتے ہیں۔

(نوٹ۔) افسوس کہ یہ الفاظ لکھنے والا اب پانچ سال کے بعد غیر مامور کی بیعت اور امامت پر سر تسلیم خم کر رہا ہے۔

فہرست چندہ معرفت ڈاکٹر سید جلال صاحب

ذیلع بربرا۔ برٹش شمالی لینڈ

۲۱ مئی کے پیغام صلح میں بلا د غربیہ اشاعت اسلام ٹرسٹ کی جو بابت چندہ بطور ضمیمہ شائع ہوئی تھی۔ اس میں ۲۵ اپریل کی تاریخ میں ۳۲۸-۷-۰ کی ایک رقم سید جلال صاحب کے نام کے آگے درج ہے اور پورا پتہ بجائے ذیلع بربرا برٹش سمالی لینڈ کے لیلہ نائجیریا لکھا گیا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔ اس رقم کے معطیوں کی پوری فہرست اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں موصول ہوئی ہے جو بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

چندہ دہندگان	پائی	آنہ	روپیہ
سعید سالم عرب	۰	۰	۲۵
محمد احمد	۰	۰	۱۰
سلیمان عبداللہ	۰	۰	۱۹
حاجی خیرہ سمالی	۰	۰	۲۵
مبارک عبداللہ عرب	۰	۰	۲۰
احمد عیدلہ سومالی	۰	۰	۱۰
موسیٰ سعید "	۰	۰	۱۰
حاجی فارح دیرر "	۰	۰	۱۵
مہر علی ڈوسا انڈین	۰	۰	۱۰
جمعہ بانا "	۰	۰	۲۵
عبدالکریم "	۰	۰	۵
داؤد پارپا "	۰	۰	۵
علی بان جی "	۰	۸	۲
یعقوب اسمٰعیل "	۰	۸	۲
مولانا دینا موہن "	۰	۴	۶
اسمٰعیل ابراہیم "	۰	۸	۲
عبدالرحمن رحمت اللہ "	۰	۰	۲
علی مولو قاسم "	۰	۰	۲
ہاشم ہیرسی "	۰	۰	۵
یعقوب ابراہیم "	۰	۸	۲
سید جلال "	۰	۰	۲۰
حیدر علی عرب "	۰	۰	۲۰
باھل صالح سمالی "	۰	۰	۱۰
احمد حاجی قاسم سمالی	۰	۰	۱۰
حاجی یوسف اسمٰعیل "	۰	۰	۵
محمد عوض عرب	۰	۰	۵
ابراہیم مہر علی۔ انڈین	۰	۰	۵
سالم عبداللہ عرب	۰	۰	۱۰
عوفلہ برالہ سمالی	۰	۱۰	۱۴
بدماہ ریراش "	۰	۰	۵
یوسف سعید "	۰	۰	۲
حسین جامع "	۰	۰	۲
جامع فرید "	۰	۰	۲
خلفان عبید "	۰	۰	۲
حاجی عوض اگال "	۰	۰	۲
علی عبداللہ "	۰	۰	۱
ثابت مرشد عرب	۰	۰	۳
عبدہ صالح "	۰	۰	۵
ادریس محمد سمالی	۰	۰	۴
کل میزان	۰	۱۴	۳۳۱
منی آرڈر کمیشن	۰	۷	۳
باقی	۰	۷	۳۲۸

احباب کی خدمت میں نہایت ضروری التماس

سب احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ ہر ایک قسم کا روپیہ یعنے قیمت اخبار پیغام صلح قیمت کتب چندہ اشاعت اسلام وغیرہ بنام محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور بھیجا کریں۔

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور یکشنبہ مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۲۸ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴۷

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام اور ترجمۃ القرآن انگریزی وغیرہ کے متعلق اعتراضات کا جواب

(از جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آنریری جنرل سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ

دوسرا مضمون احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے متعلق ہے اس میں ذیل کے سوالات دریافت کئے گئے ہیں :۔

(۱) جب ترجمہ قرآن کے چھپنے میں غیر احمدیوں کا روپیہ بھی خرچ ہوگا۔ تو کیوں اس روپیہ کی نگرانی غیر احمدی مولوی صاحبان بھی نہ کریں اسکے متعلق قواعد میں یہ امر درج ہے۔ کہ جو صاحب چاہیں انجمن کے حساب و کتاب کو دیکھ سکتے ہیں۔ پس ترجمہ قرآن کے چھاپنے کا سوال ہو یا کسی دوسری کتاب کا یا تبلیغ و اشاعت اسلام کا سوال ہو ان سب کے متعلق اس قدر اطمینان تو ہم ہر ایک صاحب کو دلا سکتے ہیں۔ کہ وہ حساب دیکھ سکتے ہیں۔ انجمن رجسٹرڈ ہے باقاعدہ عہدہ دار مقرر ہیں سالانہ حساب و کتاب بھی رپورٹ کی صورت میں شائع ہوتا رہے گا اگر ان تمام امور سے کسی شخص کا اطمینان نہیں ہوتا اور ہم پر اسے اعتماد نہیں۔ تو اُسے اختیار ہے کہ وہ روپیہ نہ دے۔ آخر چندہ کسی کو مجبور کرکے تو لیا جا نہیں سکتا۔ جن احباب کو اس کار خیر میں دلچسپی ہو اور کام کرنے والوں پر اعتماد ہو۔ اور اطمینان کی معمولی صورتوں سے فایدہ اٹھانا چاہیں وہ چندہ دیں۔ ہم نے اس یقین سے یہ کام شروع کیا ہے۔ کہ خواہ اس کی کتنی بھی مخالفت کی جاوے رک نہیں سکتا۔ جب خود احمدی قوم کا ایک حصہ اس کار خیر میں اپنے پیر کی ہدایات کے ماتحت حصہ لینا پسند نہیں کرتا۔ تو ہمیں غیر احمدی صاحبان پر اگر وہ حصہ نہ لیں کیا شکایت ہو سکتی ہے۔ ہاں ہم اس قدر اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ جس کام کو ہم ایک نیک کام اور مسلمانوں کی بہتری کا کام خیال کرتے ہیں اس کے متعلق اپنے سب بھائیوں کو اطلاع دیں پھر جسکا جی چاہے حصہ لے جس کا جی نہ چاہے نہ لے۔ جو مخالفت کو ہی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ مخالفت بھی کرکے دیکھ لے۔ اگر خدمت دین اور اشاعت اسلام کا کام خدا کا اپنا کام ہے تو ہم اپنی طرف سے کوشش کے بعد خاموشی سے اللہ تعالےٰ کی نصرت کا انتظار کریں گے۔

(۲) ترجمے کے متعلق یہ اعتراض ہے کہ اس میں متوفیک کا ترجمہ جب حضرت عیسیٰ کے متعلق اس لفظ کا استعمال ہو۔ تو اے عیسیٰ میں تجھے پورا انعام دونگا ہونا چاہیئے۔ تعجب ہے کہ انی متوفیک میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہی لفظ استعمال ہو تو وہاں پورے انعام کے معنے کیوں نہیں۔ اس کے متعلق میں صرف اس قدر لکھ سکتا ہوں کہ مترجم کا کام عقاید کے لحاظ سے ترجمہ کرنا نہیں بلکہ لغت کے لحاظ سے اگر لغت میں ایک لفظ کے دو معنے ہوں اور کسی خاص موقعہ پر دونوں چسپاں ہو سکتے ہوں۔ تو بیشک مترجم سے یہ سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ اس نے ایک معنے کو دوسرے معنے پر ترجیح کیوں دی۔ لیکن جن معنوں کی لغت عرب میں سند نہ ہو ان کے متعلق تو یہ سوال عبث ہے خود معنے بیان کروں یا تشریح کروں اگر اس پر شرح صدر ہو تو اس کو مانو۔ پس جب باوجود مرشد ہونے کے انہوں نے مترجم کو اپنے خیالات کا پابند کرنا پسند نہیں کیا۔ تو دوسرے کسی کے خیالات کی پابندی وہ کس طرح کر سکتے ہیں۔ پس ترجمہ کرنے میں نہ وہ کسی احمدی کی ہدایات کے پابند ہو سکتے ہیں۔ نہ غیر احمدی کے۔ ہاں کوئی مفید بات کہیں سے ملے اُسے لینے کے لئے تیار ہیں اور جب ترجمہ شایع ہوگا تو دنیا دیکھ لے گی۔ کہ محققانہ رنگ میں یہ ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ امر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ دنیا میں کون ایسا مترجم ہوگا۔ جو سب کے خیالات کے موافق ترجمہ یا تفسیر کرے گا۔ بہرحال وہ احباب جو اس میں چندہ دینا چاہیں۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ متوفیک کے معنے مترجم نے وہی کئے ہیں جو حضرت ابن عباسؓ سے امام بخاری نے نقل کئے ہیں۔ یعنی ممیتک یا میں تجھے ماریوالا ہوں۔ پس جو شخص اس لفظ کے ان معنوں کی وجہ سے قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے چندہ دینا پسند نہیں کرتا اُس کا اختیار ہے کہ نہ دے۔

(۳) مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد میں احمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی سمجھا ہے۔ ہاں ظلی یا بروزی رنگ میں کسی شخص کا اُس کے اندر داخل ہو جانا جبکہ پیشگوئی اپنے اصلی اور حقیقی معنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی سمجھی جائے ایک اور بات ہے۔ جس کا ترجمہ سے کوئی تعلق نہیں۔

(۴) ترجمہ کون چھپوائیگا اور کہاں چھپیگا۔ یہ سوالات بھی خارج از بحث ہیں۔ چندہ ترجمہ کے لئے ہماری کوشش پہلے بھی تھی اب بھی ہے۔ غرض اس ترجمہ کی اشاعت ہے۔ اگر وہ روپیہ جو ترجمہ کی اشاعت کی غرض سے لیا جائے اشاعت ترجمہ پر خرچ نہ ہو۔ تو ہر چندہ دینے والے کو اختیار رہے کہ اُسے واپس لے اشاعت ترجمہ اور طبع ترجمہ دو الگ الگ سوال ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ طبع ترجمہ کے متعلق کسی مقدمہ تک نوبت پہنچے۔ اوّل تو ہم امید نہیں کرتے۔ کہ یہ خیال درست ثابت ہو اور بفرض محال اگر تسلیم بھی کیا جائے۔ تو اشاعت ترجمہ قرآن کریم کا چندہ مقدمہ بازی پر صرف نہ ہوگا۔

(۵) مولوی محمد علی صاحب بیس روپے لیتے رہے یا سو روپیہ یا کم و بیش یہ سب کچھ رجسٹرات سے پتہ لگ سکتا ہے۔ جو قادیان میں موجود ہیں۔ ہاں یہ امر کہ بلوں میں اور رجسٹرات میں ۱۰۰ روپیہ درج ہے اور لوگوں کو محض ایثار جتانے کے لئے بیس روپیہ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے ایک شخص نے جس نے قانونی امتحانات اور دیگر امتحان ہمیشہ اعلیٰ نمبروں میں پاس کئے ہوئے تھے۔ جس کا نام ای اے سی کے امتحان مقابلہ میں منظور ہو چکا ہو۔ جو وکالت کی سند حاصل کرکے وکالت کا کام شروع کرنے کے لئے سارا سامان بھی کر چکا ہو اُس کے گذارہ کے لئے اگر سو روپیہ دیا گیا۔ تو یہ کوئی امر ایسا نہ تھا۔ کہ مزید ایثار کے ظاہر کرنے کے لئے لوگوں کو دھوکا دینے کی ضرورت تھی۔ کم از کم اس قدر آسانی سے سمجھ آسکتا ہے۔ کہ ایسے حالات کے اندر جو شخص اس قدر ایثار کرتا ہے۔ اُس کا دامن لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے پاک ہونا چاہیئے اور یہ بھی بتانا چاہیئے۔ کہ کتنی مرتبہ اُس نے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ میں اس قدر لیتا ہوں اور میں نے یہ ایثار کیا۔ مولوی شیر علی صاحب جو اس [illegible] انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں۔ ایس انجمن اشاعت اسلام سے تھے۔ اور ان کی تحریروں سے کم از کم اب مولوی محمد علی صاحب کے لئے کوئی محبت کی بو نہیں آتی۔ کہ وہ اُن کی خاطر جھوٹ بولیں گے۔ ان سے دریافت کر لینا چاہیئے۔ کہ رجسٹرات میں کیا کیا رقوم اُن کے ذمہ لکھی ہیں ہاں اس بات کا افسوس ضرور ہر ایک شخص کو ہوگا۔ کہ جس شخص نے اپنے سارے دنیوی منافع پر لات مارکر محض خدا کی رضا جوئی کے لئے خدمت اسلام کے کام کو صرف گذارہ لیکر کیا ہو اور ساری عمر ایثار جتانیکا نام نہ لیا ہو۔ اس پر ایسی بدظنی کی جائے۔ کہ لوگوں کو اپنے ایثار کا دھوکہ دینے کے لئے یہ کام کیا۔ کیا ان حالات میں اُن کا سب دنیوی فواید کو چھوڑ کر صرف قادیان جا بیٹھنا ہی ایسا ایثار نہ تھا۔ کہ جس کی نظیر آج مشکل ملتی ہے۔ کہ انہیں لوگوں کو اس کے ساتھ دھوکہ دینے کی ضرورت ہوتی۔

(۷) ٹرسٹ کے حساب کتاب کی رپورٹ الگ چھپوائی گئی ہے۔ اور اس کی آمدنی کا حساب پہلے وقتاً فوقتاً چھپتا رہا ہے۔

(۸) اس کے متعلق پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کا جو روپیہ جو اشاعت اسلام کے لئے وہ دیتے ہیں وہ صرف اسی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کے لئے صرف اس روپیہ کا ایک حصہ خرچ ہوگا۔ جو احمدی دیں گے۔ بلکہ اس روپیہ کا کثیر حصہ بھی اشاعت اسلام پر ہی خرچ ہوگا۔ یہ امر آئندہ سالانہ رپورٹیں دکھاتی رہیں گی۔ پیغام صلح کا حساب کتاب علیحدہ ہے اور اس کے لئے ابھی تک کوئی مشین نہیں خریدی گئی۔ سوائے ایک دستی مطبع کے جو تیس روپیہ کی مالیت کا ہے اور موجودہ مشین احمدیہ سٹیم پریس کرایہ پر لیگئی ہے۔

(۹) غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کا سوال صرف اسیطرح حل ہو سکتا ہے جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ نے ارشاد فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی جماعت معتدبہ ایسی پیدا ہو جائے جو اس فتویٰ کفر سے جو علماء کیطرف سے احمدیوں پر ہے اپنی علیحدگی اور بیزاری ظاہر کرے اور اُسکا کھلا کھلا اعلان کرے اور کفر کے فتووں کا اسطرح سد باب کرے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے وہ کفر اس پر الٹ کر پڑتا ہے اور اس حدیث کے ماتحت احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگانیوالوں کو کافر کہنے کیلئے تیار ہو اور بانی سلسلہ احمدیہ کو کافر یا مفتری قرار نہ دیتی ہو تو ایسی جماعت بقیہ لوگوں سے الگ ہو جانیپر اور کھلا اعلان کر دینے پر ہم اُن کے پیچھے نمازیں پڑھ سکتے ہیں اور ایسا ہی ان ممالک میں جہاں احمدیوں پر غیر احمدیوں کیطرف سے کفر کا فتویٰ نہیں دیا گیا برابر بانی سلسلہ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کے جواز کے قایل رہے ہیں اور اسی پر ہمارا عمل ہے غیر احمدی کا جنازہ اگر وہ مکفر نہ ہو اپنے امام کے پیچھے پڑھ لینا ہمارے نزدیک درست ہے اصل بات صرف اسقدر ہے کہ تکفیر کی ابتدا غیر احمدیوں کیطرف سے ہوئی اگر ان میں سے کوئی ایسی ممتاز قوم پیدا ہو گئی ہے جو احمدیوں پر اس فتویٰ کی غلطی کی قایل ہے تو اُسکا فرض ہے کہ اس تفرقہ کے مٹانے کے لئے وہ عملی سنگ بنیاد قدم اٹھائے۔ ہم جانتے ہیں کہ کئی تعلیمیافتہ احباب ان کفر کے فتووں سے بیزار ہیں مگر مسجدوں کے اماموں میں یہ سخت قلبی ہے اور جبتک لوگ ایسی سخت قلبی پیدا کریں اسوقت تک ہندوستان میں احمدیوں کا غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال حل نہیں ہو سکتا۔ جبکہ کثرت سے لوگ جابجا ایسے پائے جاتے ہیں جو احمدیوں کو کافر کہتے ہیں اور یکجا جابجا پھیلی ہوئی جماعت کیلئے یہ مشکل ہے کہ وہ الگ الگ دریافت کرتے پھریں ہاں تاہم بانی سلسلہ کے ارشاد کے ماتحت صرف سوقت ہندوستان میں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں جب انہیں سے ایک ممتاز جماعت جسکو دوسروں سے الگ کہا جا سکے ایسا اعلان کرے جسکا ذکر اوپر ہوا احباب کوشش اگر کوشش کریں تو یہ کوئی مشکل امر نہیں مگر اس غرض کیلئے سچی ہمدردی سے کام کرنے والے لوگ چاہئیں نہ وہ جنکی غرض صرف کسی فرقہ پر اعتراض کر دینا یا تمسخر کرنا یا اُنکو

و امانت اور نیز نیک اطواری کا اپنی زبانوں سے اقرار کیا پھر جب آپکے اپنے وقت کے دشمن آپ کے عمدہ چال چلن کے گواہ ہیں تو کیا حق ہے کسی گرین فیلڈ وغیرہ کا کہ وہ آپ کی پاک و مطہر لائف پر ایسا گندہ حملہ کرے۔ آپ کی زندگی کے پبلک و پرائیویٹ سب قسم کے حالات ہمیں معلوم ہیں۔ اور آپ خود اپنی بیبیوں کو اپنے پرائیوٹ حالات آشکارا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ جو سب کی سب آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ کیا کسی کی جرأت ہے۔ کہ آپ کی طرح اپنی پرائیویٹ زندگی بھی پبلک کے سامنے رکھدے۔ پھر یہ بات بھی آپکے عمدہ چال چلن پر گواہ نہیں تو اور کیا ہے۔

الغرض اس طرح سے پوری تفصیل کے ساتھ آپ کے حالات زندگی سنائے گئے۔ اور بائیسکوپ کے پیش کردہ واقعہ کو بے بنیاد ثابت کیا گیا۔ جس کے بعد چوہدری شہاب الدین صاحب بیلیڈر سوری غلام محی الدین صاحب وکیل قصور اور حاجی شمس الدین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے مختصر مگر پرجوش تقاریر میں اس واقعہ پر اظہار ناراضگی کیا اور گرین فیلڈ کو گورنمنٹ سے عبرت انگیز سزا ملنے کی امید ظاہر کی۔

تاریخی واقعات کا فلم

ایک لوکل ہندو ہمعصر نے مذکورہ بالا جلسہ کی اطلاع شایع کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ "فلم میں جو واقعہ پیش کیا گیا ہے وہ درست ہے یا غلط" اور کہ "آیا تاریخی واقعات کا فلم دکھایا جا سکتا ہے۔ یا نہیں" ہم حیران ہیں کہ یہ سوال کیوں کیا گیا ہے۔ اور اس واقعہ کی کونسی تاریخی شہادت مل سکتی ہے کیا ہمارا ہمعصر اسکی تائید میں کسی تاریخ کا حوالہ دے سکتا ہے۔ اسلامی تاریخ تیرہ سو برس سے آجتک محفوظ چلی آتی ہے۔ اور کسی بھی کتاب سے اس قسم کے قبیح افعال آنحضرت صلعم کی ذات پاک سے سرزد ہونا ثابت نہیں ہاں ہندوؤں کی تاریخی کتب میں اس قسم کے بہت گندے افعال انکے اپنے بزرگوں کی طرف بڑے فخر سے منسوب کئے گئے ہیں۔ اور وہ عام طور پر ناٹکوں اور تھیٹروں میں بھی دکھائے جاتے ہیں جس سے ان کے اخلاق اور چال چلن پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔ اور اس لئے ممکن ہے کہ ہمعصر مذکور نے المرء یقیس علی نفسہ کے مطابق رسول کریم صلعم کی ذات پر اس ناپاک حملہ کو بھی تاریخی واقعہ خیال کرکے سچا تسلیم کر لیا ہو مگر اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا یہ قیاس بالکل غلط ہے اور وہ اسکی تائید میں کوئی تاریخی شہادت پیش نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی ہم آخر میں یہ بھی بتلا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی تاریخ اور ایسا ہی بائیبل میں بھی جو کچھ انبیائے کرام کی نسبت بیان کیا گیا ہے وہ بھی سراسر بے بنیاد ہے وہ سب خدا تعالےٰ کے پاک بندے تھے۔ لیکن ان سب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو دیکھو۔ کہ آپ کے اخلاق و چال چلن پر کسی معتبر تاریخ نے بھی کوئی بدنما داغ نہیں لگایا۔ حالانکہ دوسروں کی طرف تاریخوں نے بہت کچھ بے بنیاد عیوب عائد کئے ہیں۔ سچ ہے ؎

انبیار وشن گہر ہستند لیک + ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت ہمارا اعتقاد

آجکل عام طور پر ہماری نسبت یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو مسیح موعود نہیں مانتے اور ان کا درجہ بہت گھٹا رہے ہیں۔ اور آپکی بیعت کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اس لئے ہم عام آگاہی کیلئے صاف الفاظ میں اپنا اعتقاد ظاہر کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہو۔

واضح رہے کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو حقیقی معنوں میں مسیح موعود مامور مجدد۔ اور امام وقت تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپکو تمام سابقہ اولیا مجددین اور مامورین سے جو امت محمدیہ میں وقتاً فوقتاً آتے رہے بڑھکر یقین کرتے ہیں۔ اور آپکا درجہ اس حیثیت سے ذرا بھی گھٹانا یا بڑھانا ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم آپ کو ان نبیوں میں سے ہرگز نہیں مانتے جو آنحضرت صلعم سے پہلے براہ راست دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ اور حقیقی نبی کہلا سکے۔ اور انہوں نے خدا تعالےٰ سے حکم پاکر پہلی شریعتوں میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کی۔ ہاں ہم حضرت مرزا صاحب کو ظلی اور بروزی اور غیر حقیقی نبی ضرور تسلیم کرتے ہیں اور آپ کو آپ کے اپنے حکم مندرجہ حقیقت الوحی کے ماتحت صرف نبی کہنا جائز نہیں سمجھتے اور اس لئے آپ کے منکریں کو سوائے انکے جنہوں نے آپ پر کفر کا فتوےٰ دیا۔ کافر نہیں جانتے ہاں آنحضرت صلعم کی حدیث من لم یعرف امام زمانہ فقدمات میتۃ الجاہلیۃ کے مطابق قابل مواخذہ ضرور یقین کرتے ہیں۔ لیکن آپکے انکار کو ایمانیات کی کسی جز وکا انکار نہیں سمجھتے اور اس لئے انہیں منکرین اسلام قبل

دیکھو صفحہ ہذا کالم ۳

مراسلات

المحمود لیس الموعود

ناظرین! جناب پیر منظور محمد صاحب نے رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۹ میں ایک طویل مضمون اظہر الحق تعلیق .... لکھا تھا۔ خبر اپنے محمود احمد صاحب۔ لکھ کر غیر احمدیوں کی آنکھوں میں خاک ڈالدی ہے چنانچہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ پسر مصلح موعود صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہی ہے۔ اور اپنے اس دعوے پر ۳ سند بہ ذیل ثبوۃ پیش کئے ہیں۔

۱۔ خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے .... کر دی ہے۔

۲۔ تمام علامات و نشانات جو پسر مصلح موعود کے بارہ میں ہیں وہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب محمود ہی کو ہی موعود قرار دیتے ہیں

۳۔ خلیفہ اول کا بھی یہی اعتقاد تھا الخ

الجواب ۱۔ مسیح موعود فرماتے ہیں بے شک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائینگی مگر ان اشتہارات (سبز ورق وغیرہ) میں کوئی ایسا الہی الہام نہیں کہ جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے۔ اگر ہو تو لعنت ہے مجھپر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے اور بالفرض اگر میری یہی مراد ہوتی تو میرا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں میں انسان ہوں ممکن ہے کہ اجتہاد سے ایک بات کہوں اور وہ صحیح نہ ہو۔ پر میں پوچھتا ہوں کہ وہ الہی الہام کونسا ہے۔ کہ جس نے ظاہر کیا تھا کہ فلاں لڑکا موعود ہے۔ مختصراً دیکھو صفحہ ۱ کتاب حجۃ اللہ اور اسی صفحہ پر تعیین کرنے والے پر ۳ دفعہ لعنت بھیجی گئی ہے دیکھو صفحہ .... بالفرور

تردید تعیین کی دوسری دلیل! پھر ایک اور الہام جو دسمبر ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کریگا۔ اور اس الہام کے معنے یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے اور پھر ایک اور ہوگا۔ جو ان کو چار کر دیگا۔ سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنے خدا نے تین لڑکے مجھکو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔ محمود احمد جو سب سے بڑا لڑکا ہے بشیر احمد جو درمیانی لڑکا ہے۔ شریف احمد جو سب سے چھوٹا ہے اب صرف ایک کی انتظار ہے جو ان کو چار کرنے والا ہوگا مفصل دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ اور نزول المسیح صفحہ ۱۹۲ اور تریاق القلوب صفحہ ... اور حقیقت الوحی وغیرہ میں میاں محمود کو سب سے بڑا اور پہلا لڑکا لکھا ہے۔

الجواب ۲۔ مصلح موعود کے پچیس نشانات اور علامات ہیں جنہیں سے ایک یہ ہے کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔ اور دوسری علامت اسکی یہ ہے۔ کہ وہ صاحب وحی اور الہام ہوگا۔ اب نہ تو حسب فرمان مسیح موعود میاں محمود احمد صاحب تین کو چار کرنے والے ہوئے اور نہ ہی صاحب وحی و الہام اور جب مسیح ابن مریم جعلی بنیاد رکھنے والے چالیس سال سے پہلے نبی نہیں ہو سکے۔ تو میاں صاحب خلاف قرآن قبل از بلغ اربعین سنۃ فخر کیطرح بنگئے۔ سلسلہ احمدیہ کوئی صوفیانہ سلسلہ تو ہے نہیں کہ بلوغت کو پہنچتے ہی حضرت خواجہ شاہ سلیمان رضی اللہ عنہ کیطرح بنیں بائیس سال میں مسند خلافت پر بیٹھ جائیں۔ بلکہ یہاں تو دعوے مخبر رسل کا ہے جو قبل از میعاد مقررہ قرآن شریف حاصل نہیں ہو سکتا۔

الجواب ۳۔ فرمایا وہ جو کہتا ہے۔ کہ فلاں شخص کو میں خلیفہ مقرر کر دیا ہے غلط ہے مجھے کیا علم ہے کہ کون خلیفہ ہوگا۔ مجھے کیا علم ہے کہ دو دن کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ اور کیا ہوگا۔ کون خلیفہ بنیگا۔ یا مجھ سے پیچھے خلیفہ ہوگا میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ میں کسی کو خلیفہ نہیں بناتا۔ میرا یہ کام نہیں خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے جکو وہ چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے فرمایا میں اسوقت رو رہا ہوں۔ الحکم مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۱۲ء جلد ۱ جب پسر موعود کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ خلیفہ ہوگا۔ تو کیا خلیفہ اول نے جھوٹ بولا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ خلیفہ کون ہے۔ (العیاذ باللہ) اگر خلیفہ اول کو پہلے سے ہی یہ معلوم تھا۔ کہ الہامات مسیح کہہ دے۔ میاں ہی خلیفہ ہے۔ تو کیا انکا یہ فرض نہ تھا۔ کہ وہ بحیثیت ابوبکر الصدیق ہونے کے حضرت عمر کیلئے وصیت کر جاتے کیا ان کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جماعت میں تفرقہ کے آثار موجود ہیں۔ اور میں خود ہی فیصلہ کر جاؤں اگر کہو کہ پھر خلیفہ اول نے پیر منظور محمد صاحب کی تحریر پر دستخط کیوں کئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو دستخط کا معاملہ ہی تصدیق طلب ہے کیونکہ دستخط پیش کرنے والے بزرگ مسیح موعود علیہ السلام پر بھی افترا کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ تو خلیفہ ان کے نزدیک کیا ہے یہ ایسے دلیر بزرگ ہیں کہ مسیح موعودؑ کتاب حجۃ اللہ میں مصلح موعود کی تعیین کرنے والے پر تین دفعہ لعنت بھیج چکے ہیں مگر یہ میاں محمود ہی مصلح موعود محمود مصلح موعود لکھتے .... جاتے ہیں۔

نیز اگر خلیفۃ المسیح نے کسی خاص وجہ سے دستخط کر ہی دیا ہو۔ تو کیونکہ کتاب حجۃ اللہ کے صفحہ ... اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ ... نیز مسیح کی تحریریں منسوخ نہیں ہو سکتیں۔

بعض دوست کہتے ہیں کہ جب الہام میں فرزند دلبند گرامی ارجمند لکھا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مصلح موعود انہیں موجودہ فرزندوں میں سے کوئی ہو میں کہتا ہوں جب مسیح نے ضمیمہ انجام آتھم میں خود ان تینوں کا شمار کرکے چوتھے مصلح موعود کا انتظار کیا ہے۔ تو ہم کیونکر خلاف تحریر مسیح موعودؑ ان تینوں میں سے کسی کو مصلح قرار دیدیویں۔ دویم کتاب مواہب الرحمٰن کے اخیر میں ولیشر نبی بخامس کی پیشگوئی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ چار لڑکے محمود احمد۔ شریف احمد۔ بشیر احمد۔ مبارک احمد۔ خدا تعالےٰ نے دیئے ہیں اور پانچویں کا وعدہ کیا مگر کچھ مدت بعد اس پانچویں کا مصداق میاں محمود احمد صاحب کے لڑکے ناصر احمد کو قرار دیا گیا دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ .... و اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۷ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۰۸ء دیکھو بشارت تو پانچویں بیٹے کی ہے اور مراد اس سے پوتا ہے قرآن شریف میں جا بجا بنی آدم اور بنی اسرائیل موجود ہے تو کیا اس سے صرف حضرت آدم کے وہی چند بیٹے ہابیل و قابیل وغیرہ ہی مراد ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کے وہی چند بیٹے یعقوب اور اسمٰعیل یا اسحاق علیہم السلام مراد ہیں۔ ہرگز نہیں۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صاف الہام موجود ہے کہ ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد + دیر آمدۂ ز رہ دور آمدۂ

اس الہام میں تین لفظ قابل غور ہیں۔ فخر رسل دیر دور پہلے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی عظیم الشان۔ مجدد مامور من اللہ ہوگا جس کا آنا کسی صدی کے سر پر ہی ہوگا۔ دویم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہیں عرصہ کے بعد آئیگا۔ اور تیسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہیں دور کی نسل سے آئیگا۔ اس کے مطابق حضرت شاہ نعمت اللہ ولی فرماتے ہیں ؎

دور او چوں شود تمام بکام + پسرش یادگار مے بینم

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کا دور یعنے جو دو یا صدی گذرنے کے بعد اسکا بیٹا۔ اسکی یادگار رہیگا۔ اگر دور کے لفظ کو آپکے ایام زندگی تک محدود کر دیا جاوے تو اس کی تردید ۷ سالہ واقعات سے ہو چکی ہے جس کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور صفحہ ۱۳ پر پیر منظور محمد صاحب فرماتے ہیں کہیں سبز اشتہار کا حوالہ دیا جاوے۔ اور یہ لکھا ہوا پایا جاوے کہ پہلا لڑکا اشتہار کے مطابق اور سبز اشتہار کی پیشگوئی اور وعدہ کیموافق پیدا ہوا تو اس لڑکے سے مراد پسر موعود ہی سمجھنا چاہئے۔ الخ مگر پیر صاحب کے اس خود ساختہ اصول کو مسیح موعود علیہ السلام نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ اور تریاق القلوب کے صفحہ ۴۳ پر رد کر دیا ہے۔ کہ سبز ورق کا ذکر کرکے پہلے لڑکے کو مصداق قرار دیدیا ہے۔ اور مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ایک اور کو قرار دیا ہے اور سبز ورق والی پیشگوئی کا ذکر کرکے اس سے صرف محمود احمد لڑکے کی پیدائش کی تصدیق کی ہے۔ اور باقی ماندہ عبارت کو ترک کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ باقیماندہ عبارت منسوخ ہے جسکا صریح ذکر کتاب حجۃ اللہ کے صفحہ ۱ پر موجود ہے۔

میرے خیال میں پیر صاحب کے رسالہ مصلح موعود کے کل دلائل کا کافی رد ہو چکا ہے۔ صرف یہ ایک بات قابل ذکر ہے کہ پیر صاحب سلطان احمد فضل احمد بشیر اول کو تین قرار دیکر محمود احمد صاحب کو چوتھا قرار دیتے ہیں مگر مسیح موعود نزول المسیح اور ضمیمہ انجام آتھم میں وغیرہ میں پہلا اور بڑا لڑکا لکھتے ہیں۔ اور سلطان احمد اور فضل کو بشیر اول کیطرح العدم قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ اول الذکر دو لڑکوں نے وہ قطع تعلق کر چکے تھے اور تیسرا فوت ہی ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ سلسلہ ہی منقطع ہو چکا ہے۔ یہ پیر صاحب کی زبردستی ہے کہ خواہ مخواہ بغرض حصول انعام خلاف مسیح موعود لکھ رہے ہیں۔ راقم محمد امین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ داتہ مانسہرہ ہزارہ

صفحہ ہذا کے کالم ایک سے آگے

یہودی۔ عیسائی اور ہندو وغیرہ کی کافر بھی نہیں سمجھتے۔ ان تمام صاف اور کھلے کھلے اعتقادات کے باوجود جو شخص ہمیں احمدیت سے منحرف اور منکر مسیح موعود علیہ السلام سمجھے۔ اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے اللہ تعالےٰ اسے ہدایت دے۔ تا وہ سچی اور حقیقی بات کو سمجھ سکے۔ آمین!

ینگ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن

لاہور کا چوتھا ماہوار جلسہ ۲۸ جون ۱۹۱۴ء کو بروز اتوار بوقت ۶ بجے شام برکت علی محمڈن ہال میں زیر صدارت مسٹر بدر الدین صاحب قریشی بیرسٹر ایٹ لا منعقد ہوگا۔ پروگرام میں بہت سی تقریروں اور نظموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ علم دوست اصحاب شامل جلسہ ہو کر طلباء کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوں۔

تازہ برقی پیغامات

ممالک خارجہ کے تار

کینیڈا میں ہندوستانیوں کے خلاف جلسہ (وکٹوریہ ۲۴ جون) ۳ ہزار شہریوں کے ایک عام جلسہ میں یہ رزولیوشن پاس کیا گیا کہ کینیڈا کے مغربی ساحل پر یہ عام رائے ہے کہ ایشیائیوں کی درآمد سلطنت کی بہترین اغراض کے منافی ہے۔ اس لئے جہاز کوما گاٹا مارو کے مسافروں کو فوراً واپس لوٹا دینا چاہیئے۔ اور آئندہ سخت قانون نافذ کرکے ان کی درآمد کا سدباب کرنا چاہیئے۔

کینیڈا کے ہندوستانیوں کی اندیشناک حالت:- (اٹاوا ۲۴ جون) گورنمنٹ کینیڈا کو مسٹر سٹیونز ممبر وانکوور سے اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ کوما گاٹا مارو کے ہندوستانی مسافروں کے متعلق حالت اس قدر اندیشناک ہو گئی ہے کہ ممکن ہے بلاشبہ طلب کرنے کی ضرورت پڑے۔ سر رابرٹ بورڈن اس مسئلہ پر خاص توجہ منعطف کر رہے ہیں۔

(وکٹوریہ ۲۷ جون) وانکوور کے آٹھ سو ہندوستانیوں اور دو سو ہمدردوں کے ایک جلسہ میں اس امر پر زور دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ کینیڈا ہندوستانیوں کو محکمہ ترک وطن کی جابرانہ کارروائیوں سے نجات دلائے۔ اور اگر تارکان وطن کے مسئلہ کا خاطر خواہ فیصلہ نہ کیا گیا تو ہندوستانی اس کو کبھی فراموش نہ کریں گے۔ نہ حکام کی اس قسم کی کارروائیوں سے درگذر کریں گے جلسہ میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا۔ کہ سر رابرٹ بورڈن اور لارڈ کریو کی خدمت میں اس مضمون کے تار روانہ کئے جائیں۔ دریں اثنا کوما گاٹا مارو کے کپتان یاما موٹو کو حکم پہنچا ہے۔ کہ فوراً کوب کو واپس لوٹ آئے مگر جہاز کو واپس لے جانے کا مسئلہ ابھی حل ہوتا نظر نہیں آتا۔

قضیہ میکسیکو:- (نیاگرا ۲۳ جون) ریاستہائے متحدہ نے ہوئرٹا اور کارنزا کے قائم مقاموں سے درخواست کی ہے۔ کہ ایک غیر سرکاری کانفرنس منعقد کرکے میکسیکو میں قیام امن کے مسئلہ پر غور کریں۔ ہوئرٹا کے قائم مقاموں نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

ملک معظم کی سالگرہ:- (واشنگٹن ۲۳ جون) پریزیڈنٹ ولسن نے شاہ جارج کی خدمت میں سالگرہ کی مبارکباد کا تار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نے عظیم الشان ملک کے لئے ریاست متحدہ کے باشندوں اور گورنمنٹ کی طرف سے خیرخواہانہ خیالات کا اظہار قبول کیجئے۔

برطانوی بیڑا:- (لنڈن ۲۴ جون) برطانوی بیڑا کرانسٹیٹ میں پہنچ گیا۔

السٹر میں اسلحہ:- (لنڈن ۲۳ جون) ایک جہاز جو گھنٹہ سے سن یارکر کے لا رہا تھا۔ اس کی بلفاسٹ میں تلاشی لی گئی۔ تو چھوٹی قسم کی ارٹنی الفیلڈ بندوقیں گٹھوں کے نیچے چھپائی ہوئی برآمد ہوئیں۔

ترکی ایرانی کمیشن کی کارروائی:- (لنڈن ۲۴ جون) ارومیہ کے تاروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ ترکی ایرانی سرحد کے نصف جنوبی حصہ کی حد بندی کے لئے جو بین الاقوامی کمیشن مقرر ہوا تھا اس نے اپنا کام کامیابی سے انجام کو پہنچا دیا ہے۔

پایہ تخت روس سے پیکن تک پرواز (لنڈن ۲۰ جون) جنواری نامی فرانسیسی ہوا باز ماہ جولائی میں سینٹ پیٹرز برگ سے پیکن تک چلیا بنسک ارکوٹسک اور کلغان کی راہ سے پرواز کرنے کی تجویز کر رہا ہے۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

حاجیوں کے جہاز کی روانگی:- (بمبئی ۲۵ جون) بحرین نامی جہاز کراچی سے حاجیوں کو لے کر ۱۵ جولائی کو روانہ جدہ ہوگا۔

زمیندار کے اپیل کا نتیجہ:- (بمبئی ۲۵ جون) مقدمہ اپیل زمیندار کے نتیجہ پر رائے زنی کرتے ہوئے اخبار بمبئی کرانیکل رقمطراز ہے کہ ہمیں پنجاب چیف کورٹ کا فیصلہ سن کر بالکل حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ اگر ان مضامین کا لہجہ نرم ہوتا تو بھی یہی نتیجہ برآمد ہوتا۔ مگر یہ امر قابل افسوس ہے کہ بعض موقعوں پر زمیندار نے اعتدال کو ملحوظ نہ رکھ کر درشت زبانی سے کام لیا۔ اور ان لوگوں کے مفید مطلب مسالہ بہم پہنچایا۔ جو ایکٹ مطابع کی تنسیخ کے مخالف ہیں۔

سالگرہ کے جلسے:- ہز اکسلینسی لارڈ ہارڈنگ کی سالگرہ پر ہندوستان کے اکثر مقامات میں سرکاری وغیر سرکاری نوعیت کے جلسے بہ تعداد کثیر منعقد کئے گئے۔ اور ہز اکسلنسی کی خدمت میں تار روانہ کئے گئے۔

مدار المہام ریاست نابھہ:- سر پی سی چٹرجی سابق جج چیف کورٹ پنجاب ریاست نابھہ میں مدار المہام مقرر ہوئے ہیں اور غالباً یکم اگست سے اپنی خدمات کا چارج لیں گے۔

لائلپور میں غلہ اٹھانے کی کل:- ڈائرکٹر زراعت وصنعت وحرفت پنجاب نے ایوان تجارت کراچی کو مطلع کیا ہے کہ گیہوں کے آئندہ موسم کے لیے لائلپور میں غلہ اٹھانے کی کل مہیا طیار ہو کر کام کرنے لگے گی۔

شملہ پر ملک معظم کی سالگرہ:- حضور ملک معظم کی سالگرہ پر شملہ میں پیر کے روز تعطیل رہی اور تمام دفاتر اور کاروباری مقامات بند رہے شام کو حسب دستور وائسریگل لاج میں شاہی ڈنر دیا گیا۔

احاطہ مدراس کی آمدنی:- گذشتہ ماہ مئی میں احاطہ مدراس کو ۱۰۷۹۳۰۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی حالانکہ ماہ مئی ۱۹۱۳ء میں ۱۰۴۰۷۰۰۰ روپیہ آمدنی ہوئی تھی۔

خطاب کی مبارکباد:- گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف نے ایک جلسہ منعقد کرکے آنریبل مسٹر جے سی گاڈلے ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کو سی ایس آئی کا خطاب ملنے پر مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

ولایتی ڈاک میں تاخیر:- بر اعظم یورپ میں تاخیر واقع ہونے کی وجہ سے ولایت کی ڈاک اس جمعہ کو بمبئی میں ۱۲ گھنٹے دیر سے پہنچے گی۔ ہندوستان سے ولایت کو جانے والی ڈاک بھی برہائی ڈاک کی تاخیر کی وجہ سے اس ہفتہ بمبئی سے چار گھنٹہ دیر کو روانہ ہوئی۔

امرتسر میں دودھ اور مکھن کی فروخت:- امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ آئندہ دودھ اور مکھن کی فروخت کے لئے لائسنس حاصل کیا جائے۔

بمبئی میں سخت بارش:- بمبئی میں ۲۲ جون تک ہفتہ میں دس انچ بارش ہوئی تجارتی مال بار نہ ہو سکنے کی وجہ سے بعض جہازوں نے روانگی ملتوی کر دی۔

ہوڑہ کا نیا پل:- موجودہ پل کی جگہ ہوڑہ میں نیا پل تعمیر کرنے کی تجویز ہے جس پر تقریباً ایک کروڑ روپیہ صرف آنے کا اندازہ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
ہر یکشنبہ و سہ شنبہ و پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۰
کہدے اے اہل کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے مگر کام کریں یعنی خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتے اور اسکی عبادت پر دنیا کو قائم کر دیں نہ بہیں آئے ہمر کام کریں (قرآن کریم)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
خدمت دیں کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کیں میں وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن
(قیمت سالانہ (عہ) طلباء سے (عہ)

اخبار
پیغام صلح
لاہور

جلد ۱ | مدینۃ المسیح لاہور سہ شنبہ مؤرخہ ۵ شعبان ۱۳۳۲ ہجری مطابق ۳۰ جون ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۴

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام
میں نے ووکنگ میں آ کے کیا دیکھا

(ایک ممتاز مسلمان سیاح کے قلم سے)

نمبر اوّل

قرآن مجید میں آیا ہے۔

سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق - اس آیۂ کریمہ کا مفہوم صرف انہی معنوں میں ختم نہیں ہو جاتا - کہ دنیا کی سیر کرو بلکہ اسکا مفہوم یہ ہے - کہ دنیا میں پھر کر مشاہدہ کرو - کیا مشاہدہ جو اپنی ذہن تجربہ کبھی رکھتا ہو - دیکھو جو اشیا اور جو واقعات تمہارے پیش نظر ہوتے ہیں - ان کی کیفیت اور حقیقت کیا ہے - لفظ بدأ الخلق ایک بحث طلب نقطہ ہے یعنی جو واقعات جو کیفیات مشاہدہ میں آرہی ہیں اُن کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے - بے شک بہت سے امور اور بہت سے واقعات کا علم بہر سماعت اور ذرایت کے ہی تابع ہوتا ہے لیکن اصلی علم اگر مشاہدہ ہی کے رنگ میں حاصل ہو سکتا ہے تو وہی افضل اور اولےٰ ہے - جو کچھ قدرت کی جانب سے ہو رہا ہے - وہ بھی خدائی فعل ہے اور جو افعال خدا کی مخلوق کے ذریعہ سے سرزد ہوتے ہیں در اصل وہی خدائی طاقت یا خدائی عطیہ کا ہی نشان ہیں - میرا مدت سے ارادہ تھا - کہ میں یورپ کا کچھ نہ کچھ حصہ دیکھ سکوں خصوصا انگلستان کہ جو ہماری گورنمنٹ کا سرچشمہ حکومت یا مامن و مسکن ہے باوجودیکہ میں بوجوہ اس قابل نہ تھا - لیکن اخیر پر بہ مصداق ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

میرا ارادہ مجھ پر غالب آیا اور میں اللہ کا نام لے کر ۱۶ رمئی ۱۹۱۴ء کو بمبئی سے چل نکلا - گرچہ شروع میں یہ خیال نہیں تھا - لیکن تکمیل ارادہ میں میرا ارادہ ہو گیا - کہ اس ضمن میں ووکنگ کی کیفیت بھی ملاحظہ میں آ جاوے کہ خواجہ کمال الدین صاحب کی تحریرات سے اسلامی ممالک خصوصا ہندوستان میں جو تحریک پیدا ہو رہی ہے - وہ اس قابل نہ تھی کہ مجھے اس طرف نہ لاتی - اور پھر اس حالت میں کہ خواجہ صاحب کی کوششوں کی نسبت بعض مغالطہ دہ نقطہ چینیاں بھی میرے کانوں میں پڑ چکی تھیں یہ بات بھی تھی - جس نے مجھے اس پر آمادہ کر دیا -

گو خواجہ صاحب کی وجاہت میرے اطمینان کے لئے کم نہ تھی مگر چونکہ میں خواجہ صاحب کے نقطۂ خیال سے کسی حد تک باہر تھا - اس واسطے یہ بھی تھا - کہ میں بھی یہیں دیار کی نکتہ چینیوں سے کسی نہ کسی حد تک متاثر ہوتا اور میرے دل میں بھی شبہات اور شکوک متوجہ ہو کر رہتے نہ خواجہ صاحب کی ذات کی نسبت بلکہ اُس کام کی نسبت جو خواجہ صاحب کر رہے ہیں - غایت درجہ اس وجہ سے کہ وہ کام یورپ ایسے ملک اور اقوام میں بہت ہی مشکل سے سرسبز ہو سکتا ہے

پیرس سے خواجہ صاحب کو اطلاع دی گئی - کہ ووکنگ میں دو تین مسافر آتے ہیں - یکم جون ۱۹۱۴ء کی شام کو خواجہ صاحب نے لنڈن کے اسٹیشن پر تشریف لا کر ہمیں ممنون فرمایا - اور اسی وقت ہم کی معیت میں ووکنگ روانہ ہوئے - کوئی ۶ بجے شام کے ووکنگ پہنچے سٹیشن پر چند نوجوان انگریز موجود تھے - ہمیں یہ پتہ نہ تھا - کہ ہمارے لینے کے واسطے آئے ہوئے ہیں - یا یہ کہ وہ مذہب میں ہمارے بھائی ہیں -

یقین دلایا - کہ یہی حلیۂ اسلام یا صلیبہ کلمہ شریف ہیں - اُن کی محبت اور اُن کے برادرانہ خلوص اُن کے اسلامی جذبات کی وجہ سے میں نے ٹھنڈے دل سے اُن تمام سابقہ خیالات اور نکتہ چینیوں کا جائزہ لینا شروع کیا - جو ہندوستان یا جہاز میں مجھے کبھی کبھی وحشت یا مغالطہ میں ڈالتے تھے ایک طرف میں اُن پاکیزہ مومن صورتوں کو اس محبت اور خلوص کے ساتھ دیکھتا تھا - اور دوسری طرف وہ سابقہ خیالات اور توہمات رہ رہ کر اپنی شرم زدہ ہستی کا پتہ دیتے تھے ایک طرف یہ دینی برادر بڑھ بڑھ کر ہم سے معانقہ کرتے تھے - اور دوسری طرف وہ سابقہ کمزوریاں ہندوستان میں واپس جانے کی اجازت مانگتی تھیں آخر اس حیص بیص میں ان نومسلم بھائیوں نے نہایت خلوص اور تپاک سے خود ہمارا اسباب اٹھا لیا - ہر چند کہا گیا - کہ یہ تمہارا کام نہیں - لیکن مذہبی محبت اور خلوص اخوت نے یورپین طبائع کا اصلی مرکز نہ چھوڑا - اور یہ دکھانے کی کوشش کی کہ اسلام محبت اور مساوات کا مذہبی سبق میں کہاں تک سبق دیتا ہے -

کبھی یہ سوچتے تھے - کہ خواجہ صاحب نے ان پر جادو کر رکھا ہے - جو باوجود یورپین اور فاتح ہونے کے ہمارے ساتھ اس برادرانہ سلوک اور خلوص سے پیش آ رہے ہیں - آخر اُن کی صداقت غالب آئی اور ہم نے سمجھ لیا - کہ اسلامی طاقت اور رسول عربی احمدؐ کی صداقت نے ان دلوں پر قبضہ کر لیا ہے - اور ان کی کایا پلٹ ہو چکی ہے اور ان کے پاک دلوں سے وہ نفرت دُور ہو چکی ہے - جو یورپین رنگ میں کبھی جھلک مار جاتی ہے - رفتہ رفتہ ووکنگ کی مسجد میں پہنچے - اور ہمارا داخل ہوتے ہی دلوں میں سما گیا - کہ ہم یورپ میں [illegible] ... وو مسکی محلہ میں آ گئے ہیں اور یہ قصبہ کوئی مشرقی قصبہ ... سلطنت اگ ... دل میں آیا - اللہ اللہ جب ڈاکٹر لائٹنر مرحوم ... بن سلطنت بنیاد رکھی ہو گی - اُس وقت اگرچہ مسلمان اور یورپ ... مان کے سا ... ہونگے - لیکن قدرت یہ فیصلہ کر چکی ہو گی - کہ ... جائے یا جمہوریہ والا اگرچہ ڈاکٹر لائٹنر ہے لیکن اس کی چابیاں اس خوشرو - خوش آئند جوان کے مبارک ہاتھوں میں ہیں ۱۹۱۴ء ... جس کا اعتباری نام خواجہ کمال الدین ہے - سچ ہے خدا کی چکی بہت آہستہ پیستی ہے خواجہ کو کیا خبر تھی - کہ اس مسجد کا متولی اور امام اُسے بنایا جائیگا اور اس کا مؤذن شیخ نور احمد ہوگا اور اس امام کے مقتدی ڈاکٹر لائٹنر مرحوم کے ہم مذہب ہم ملک ہم قوم ہی ہونگے - کیا اگر یہ علم اُس وقت ڈاکٹر لائٹنر کو دیا جاتا تو وہ کم سے کم ایک حیرت میں نہ ڈوب جاتا - جس وقت اس مسجد کی بنیادی اینٹ رکھی گئی تھی - اُس وقت اُس اینٹ پر خواجہ کا نام بھی لکھا گیا تھا - دوسرے الفاظ میں یہ مسجد ایک پیشین گوئی ہے - گو دیکھنے والے نہ سمجھتے ہوں - مگر اس کی اینٹ اینٹ بزبان حال کہہ رہی تھی - کہ میری ہستی بھی کوئی وجود رکھتی ہے اور کوئی حقیقت رکھتی ہے - عبد اللہ کوئیلم انگلستان کا باشندہ بھی مسلمان ہوا - لارڈ ہیڈلی یورپ نے بھی اسلامی مسلمات کی تائید کی - لیکن اس مسجد کی تولیت اور امامت کا عمامہ ان میں سے کسی کے سر پہ بھی راس نہ آسکا یہ سہرا کس کے سر بندھا خواجہ کمال الدین کے

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

ووکنگ ۲ - ہماری پہلی نماز - چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں میں اگرچہ مسلمان ... خوان نہیں ہوں لیکن نماز کی فضیلت ... بہت

مٹ جائیگا - اور آزادی کا پھریرا اس سرزمین میں ہر طرف اُڑتا ہے علم صلوٰۃ پر غالب رہے گا - لیکن یہ خیال درست نہ نکلا - ابھی چند منٹ ہی گذرے تھے - کہ بلال ووکنگ کی خوش آئند آواز سنائی دی اور ہم نو مسافر (کم سے کم ہم) طوعًا و کرہًا مسجد شریف میں داخل ہوئے اور خواجہ کی امامت میں نماز باجماعت شروع ہوئی -

جس ملک اور جس قوم میں اذان دینا بھی ایک لغو حرکت یا فعل وحشت ہے اُس میں خدا شی کی ذوبات کا یوں مسجد میں آ کر زمین پر سجدے کرنا معجزہ نہیں ہے تو اور کیا ہے - اس کے ساتھ ہی ہمیں اپنی عادل اور بردبار گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے - کہ جس کی حکومت میں ہر مذہب اور ملت کے پرستاروں کو ایسی آزادی حاصل ہے اگر چہ اس وقت خود خواجہ صاحب یا دوسرے ہندی اور عربی مسلمان نماز پڑھتے اور امامت کرتے ہیں لیکن ہمیں امید کرنی چاہئے - کہ خواجہ صاحب کی کوشش سے وہ دن آنے والا ہے - کہ خود انہی نومسلموں میں سے [illegible] اصحاب پیش امام ہونگے - نومریدان اسلام کو جب ایک خلوص اور محبت سے نماز پڑھتے دیکھا - تو مجھے کچھ شرم سی آئی - ہم پرانے مسلمانوں یا پرانے مریدوں کا یہ حال اور نومریدوں کی یہ کیفیت کہ ان نومریدوں کی پرانی - ملکی و قومی عادات انہیں تکلیف میں ڈالتی ہیں - مگر جب خوشی جس شوق جس جذبہ سے وہ سجدے میں گر گر کر دعا کرتے خضوع اور خشوع کی کیفیت یاد دلائے بغیر نہیں رہتا تھا - مسٹر احمد اور مسٹر خالد کا ذوق سجدے میں پڑے رہنا ایک حقیقت بین چشم کے لئے کم خوش آئند نظارہ نہیں تھا - سوچنے والا سوچ سکتا ہے کہ اسلامی عبادت میں کس قدر فصاحت اور وسعت ہے -

ڈاکٹر لائٹنر صاحب مرحوم کی مسجد کے متعلق کوشش بہ مصداق قرآن شریف کہ خدائے لایزال ایک ذرہ بھر نیکی بھی رائگاں نہیں جانے دیتا روحانی طور پر بہت کچھ امید افزا ہے - خداوند کریم اُس پر رحم کرے میرزا عباس علی بیگ کی زندہ کوشش اس قابل ہے کہ کل مسلمان اُن کے حق میں دعائے خیر کریں - وہ اپنے نیک ارادوں میں عزت کے ساتھ کامیاب ہوں - خواجہ صاحب کی چند روزہ کوشش سے وہ مسجد جو کس مپرسی کی حالت میں پڑی تھی اس وقت مسجد کے رنگ و روپ نکال چکی ہے لیکن انگلستان کے تعارف اور شان لنڈن اور احترام اسلامی کے اعتبار سے ہماری نظروں میں ابھی ترقی کی بہت کچھ ضرورت ہے ہمیں امید ہے کہ خواجہ صاحب اس کمی کے پورا کرنے میں پوری کوشش کرینگے کیونکہ اُن کے نومقتدیوں پر بھی یہ راستہ کھل جانا چاہیئے - کہ اسلام میں ہر شخص یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے - صرف ایک ہی شخص سے وابستگی نہیں ہے -

"تمہیں مفت دیا گیا ہے - تم بھی مفت دو" باقی آئندہ

مدینۃ المسیح گذشتہ ۲۴ اپریل ۱۹۱۴ء کو جناب امیر قوم حضرت مولینا مولوی محمد علی صاحب کسی پرائیویٹ کام کیلئے ایبٹ آباد سے لاہور تشریف لائے اور ہفتہ کی شام کو لاہور تشریف لیگئے خدائے تعالیٰ آپکا حامی و ناصر ہو اور آپ کو اپنے عظیم الشان دینی مقاصد میں کامیاب فرمائے آمین الحمد للہ پاک امیر بفضلہ تعالیٰ ہر طرح سے بخیریت ہیں اور خدمت دین میں ہمہ تن مصروف

حضرت امیر قوم کا تازہ تصنیف کردہ ٹریکٹ المصلح الموعود ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار پیغام صلح لاہور

جلد ۱ مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۱۴ء نمبر

مذہب اور آزادی خیالات

نمبر ۲

مسٹر مینگا زیرین کی تحریر مندرجہ اشاعت گذشتہ کے یہ الفاظ کس طرح تسلیم ہو سکتا ہے - کہ کوئی مذہب ایک طرف تو لوگوں کے ایمان کو تاج و تخت سفید پیراہنوں اور عیش و عشرت کے وعدوں سے پھسلانا چاہئے یا ابدی جہنم کے وعید سے ایمان و ایقان کو اپنے تابع کرنا چاہئے - اور باوجود ان سب باتوں کے دوسری طرف وہ انسان کو آزادی خیالات کی بھی پوری اجازت دے" بظاہر بہت ہی دھوکا میں ڈالنے والے ہیں - کسی مذہب کے انعامات و اکرام کے وعدوں یا منکرین کو ابدی جہنم کے وعید کو آزادیٔ خیالات کے مخالف سمجھنا بہت ہی بیہودگی ہے - اسلام میں تاج و تخت - سفید پیراہنوں اور عیش و عشرت کے وعدے ایمان کو پھسلانے والے اور لا اکراہ فی الدین کے مخالف نہیں - بلکہ اس میں بنی نوع انسان کو دو راستوں کا پتہ دیا گیا ہے - جن میں سے ایک تو بہت ہی خوشگوار اور آرام دہ جگہ کو پہنچاتا ہے اور دوسرا جہنم کو لے جانیوالا ہے اب انسان کو ان دونوں راستوں کا پتہ دے کر پہلے ہی سے ان کے آخری مقام کا پتہ بھی دے دیا گیا ہے - اور پھر اسے اس کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا ہے کہ جس راستہ پر تمہاری عقل اور سمجھ تمہیں اجازت دے تم اس پر قدم مارو - مانا کہ اول الذکر راستہ انسانی عقل کو پھسلانے والا ہے - لیکن اس میں ہرج ہی کیا ہے اگر مسٹر مینگا زیرین کی آزاد خیالی اس بات کی متقاضی ہے - کہ وہ پہلے خود نیک و بد میں تمیز کریں اور صرف مذہب کے کہنے پر اندھا دھند لگ جائیں - تو بائیبل خواہ اس بات کی اجازت دے یا نہ دے - لیکن اسلام تو اس بات کی اجازت کیا بڑے زور سے تائید کرتا ہے - کیونکہ قرآن کریم میں صاف طور پر لکھا ہے -

[illegible] کیا کوئی شخص جو اوندھے منہ چلتا ہے - وہ راہ ہدایت پر ہے - یا وہ جو سیدھا صراط مستقیم پر چلتا ہے یہاں اللہ تعالےٰ نے صاف الفاظ میں انسان کو خوب آنکھیں کھول کر چلنے اور کام کرنے کا حکم دیا ہے اور سر نیچا کر کے چلنے کو اندھا دھند تقلید اور ہدایت سے دور قرار دیا ہے - جیسا کہ اگلی آیت میں فرمایا قل ھو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلاً ما تشکرون - کہدے وہی ہے - جس نے تم کو نکال کھڑا کیا اور تمہیں کان آنکھیں اور دل دیا - مگر شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہیں - کیا اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام نے انعامات کے وعدوں سے پھسلایا جاتا ہے - نہیں اس نے تو دو راستے بتلا کر انسان کو اپنی شنوائی - بینائی اور دل سے کام لینے کا حکم دیا ہے اور اسی بات پر عمل کرنے کو کہا - جس پر یہ تینوں فتوے دیں - اس نے ہرگز کسی کو اپنی پیروی پر مجبور نہیں کیا - بلکہ دو کاموں کے نتائج بتلا کر انسانی عقل سے اپیل کی - کہ وہ خود تجربہ کر کے یا جس طرح مناسب ہو - اس بات کو خوب غور اور فکر سے تحقیق کرے اور پھر جو بھی راستہ اسے صحیح دکھائی دے اس پر کاربند ہو - اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۰ میں انکار رسول کریم صلعم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے - کہ جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا - اور وہ مکذب اور منکر رسول اللہ [illegible] ہے - تو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اسکا نام بھی کافر ہی رکھا ہے - اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں - مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا قابل مواخذہ نہیں ہوگا" پھر جو لوگ اندھا دھند تقلید کے دلدادہ ہیں - اور انہیں تحقیق حق سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا - ان کے لئے بیشک اسلام نے سزا مقرر کی ہے - کیونکہ انہوں نے خدا کی دی ہوئی نعمت اپنی عقل سمجھ - شنوائی - بینائی اور دل و دماغ سے کام نہ لیکر خدائے تعالےٰ کا حقیقی شکریہ ادا نہیں کیا - لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے - کہ اسلام نے کسی کے لئے ابدی اور ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم مقرر کی ہے - کسی شخص کو اس کے گناہ اور جرم سے بڑھ کر سزا دینا اس پر ظلم کرنا ہے - اور خدائے تعالےٰ کسی پر ہرگز ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا - ایسے اسلام میں ابدی جہنم کا مفہوم سوائے اس کے کچھ نہیں - کہ ہر ایک جرم و گناہ کی بیشی اور اندازہ کے مطابق اسے سزا دی جائے گی - اور دوسری حدیث شریف سے بھی اس بات کی پوری تائید ہوتی ہے - جس میں لکھا ہے کہ جہنم پر ایک وقت آئیگا - جب اس کے دروازے بادِ نسیم سے کھٹکھٹائیں گے - پس ثابت ہوا کہ اسلام کسی کو آزاد خیالی وعقل کے استعمال سے نہیں

وعدے سے ضرور دیتا ہے اور اس کا غلط استعمال کرنے والوں یا دوسرے لفظوں میں اندھا دھند تقلید کرنے والوں کو سخت سزاؤں اور جہنم کی دھمکی سے بھی ڈراتا ہے -

الغرض بائیبل کے مقابل قرآن کو یہ ایک فضیلت حاصل ہے اور مسٹر مینگا زیرین نے بائیبل کے متعلق جو کچھ سوالات کئے ہیں ان کا کوئی جواب پادری نہیں دے سکتے - مگر اسلام ہی ایک مذہب ہے - جو ہر ایک کے بالمقابل خم ٹھونک کر کھڑا ہو سکتا ہے - اور تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دے سکتا ہے - ہاں شرط یہ ہے - کہ یہ عقل اور آزاد خیالی کے پرستار وجود بھی ایسے تنگ خیال نہ بن جائیں - کہ اپنے ہی معتقدات کو اندھا دھند مانے چلے جائیں - اور بائیبل پر ہی دوسری کتابوں کو بھی پرکھیں - بائیبل اگر ایک نامکمل اور انسانی ضروریات کے لئے غیر مکتفی کتاب ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا - کہ دنیا کے تمام دیگر مذاہب بھی ایسے ہی ہیں - لیکن اس فرضی آزاد خیالی کو کیا کیا جائے - جس کا قبلۂ مقصود اپنے معتقدات اور محدود خیالات کی تقلید کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو اور دوسرے مذاہب کے مطالعہ اور تحقیق حق سے اپنے معلومات کو زیادہ وسیع کرنا فضول اور رائیگاں یا کفر و شرک خیال کیا جائے -

شاہ آباد ضلع ہردوئی میں مسلمانوں پر ظلم و ستم

معزز معاصر زمیندار نے اپنی چند تازہ اشاعتوں میں شاہ آباد ضلع ہردوئی کے مسلمانوں کی حالت زار پر پوری روشنی ڈالی ہے - اور وہاں کے ہندو باشندگان اور حکام ضلع کے جور و ستم کا احوال بیان کیا ہے - جو بہت ہی درد انگیز ہے - ان سب واقعات کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے :-

(۱) گذشتہ ۳۱ مئی کو بہت سے ہندوؤں نے لیسر کردگی سادھو رام کھتری بانی فساد محرم ایک مسلمان مسمی سجاد علی خاں پر حملہ کر کے اسے زد و کوب کیا - جس سے اسے بہت شدید زخم پہنچے -

(۲) پولیس نے مظلوم سجاد علی خاں کو بھی سادھو رام کے ساتھ حوالات میں بند کر دیا اور جب ڈاکٹر کی طرف سے ضرب شدید کے سرٹیفکیٹ داخل کر کے اس کی ضمانت کی کوشش کی گئی - تو ضمانت نامنظور ہوئی - اور غریب سجاد علی خاں حوالات میں ہی سسکتا ہوا فوت ہو گیا -

(۳) جب اس ہنگامہ کی خبر مسلمانان شاہ آباد نے متعدد اخبارات کو بھیجنی چاہی - اور انہیں تار دیئے - تو ڈپٹی کمشنر صاحب ہردوئی کے حکم سے تار روک دیئے گئے - اور دوسرے شہروں میں اس واقعہ کی خبر نہ ہونے دی -

(۴) پوسٹ ماسٹر شاہ آباد نے زمیندار کے نام کا تار رعائتی شرح اجرت پر بدیں عذر لینے سے انکار کر دیا - کہ زمیندار کا نام ٹیلیگراف آفس میں رجسٹری شدہ نہیں - حالانکہ زمیندار کا نام سنہ ۱۹۱۳ء سے رجسٹری ہو چکا ہے

یہ واقعات اپنی نوعیت میں بہت ہی جگر خراش ہیں - اور بلا شبہ ہندوؤں کے اس جور و ستم کو دیکھ کر سکھا شاہی عہد کی یاد تازہ ہو جاتی ہے لیکن ضلع ہردوئی گو [illegible] انگریزی کے زیر حکم ہے اور وہاں کے عمال گو وہ بیشتر ہندو ہیں مگر [illegible] کلکٹر کے ہی زیر فرمان ہیں - ایسی حالت میں انکا خلاف قانون [illegible] انگلشیہ ایسی ناجائز کارروائیاں کرنا برطانوی عدل و انصاف [illegible] کے دامن پر بدنما داغ لگانا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ہز آنر مسٹر [illegible] کی معاملہ فہمی اور بیدار مغز گورنمنٹ جلد سے جلد قرار واقعی انتظام فرما کر اس دھبہ کو دھو ڈالنے کی کوشش فرمائیگی -

لاہور سے دو روزانہ مسلمان انگریزی اخبارات

اس سے پیشتر ہم لاہور سے ایک روزانہ انگریزی اخبار کی تجویز کی خبر شائع کر چکے ہیں اب بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اخبار مذکور عنقریب خانصاحب شیخ عبدالعزیز صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوگا - جس کیلئے چار صاحبان کی مشترکہ کمیٹی بنائی گئی ہے - جس کے ممبر شیخ عبدالعزیز صاحب - مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل قصور - نواب ذوالفقار علی خاں صاحب اور چودہری شہاب الدین صاحب ہونگے - مالکان اخبار کا شراکت نامہ عنقریب رجسٹری ہونے کو ہے - اس کے ساتھ ہی دوسری خبر یہ سننے میں آئی ہے - کہ اخبار آبزرور بھی عنقریب روزانہ ہونے والا ہے اور اس کیلئے بھی ایک بہت بڑا فنڈ پہلے سے قائم کیا گیا ہے - جس سے اخبار کے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہونے کی امید لگائی جاتی ہے - خدا کرے کہ یہ دونوں معاصرین اپنے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں - اور اتفاق و یک جہتی سے قوم کی حقیقی خدمت کا حق ادا کریں - آمین -

دولت عثمانیہ کے خلاف

افسوس [illegible] - آر [illegible] کل [illegible]

اپنا گرویدہ کر رکھا ہے - کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں - جہاں مسلمانوں میں آپس میں خانہ جنگی کا زور نہ ہو - اس کی بیسیوں مثالیں ہمارے پیش نظر ہیں [illegible] بلکہ ان مثالوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے - ٹرکی کی موجودہ مصیبت اور دکھوں کے بعد چاہئے تھا - کہ کوئی اہل دل ان سے سبق عبرت حاصل کرتا اور آیندہ مسلمانوں میں اتفاق و یکجہتی کا دور دورہ ہوتا لیکن افسوس ہے کہ اس بات کا احساس بہت کم لوگوں کو ہے [illegible] نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے تمام قوم کو تباہ و برباد کر [illegible] اور خود وہ لوگ بھی جو دنیا کو صحیح راستہ پر لگانے اور [illegible] کے دعویدار ہیں - وقت آنے پر اپنی ذرا سی خواہش نفس پر تمام [illegible] قربان کرنے کو تیار پائے جاتے ہیں - اس کی ایک تازہ مثال [illegible] ایڈیٹر المنار مصر کا وہ طرز عمل ہے - جو انہوں نے آج کل [illegible] کر رکھا ہے - چنانچہ اخبار العدل قسطنطنیہ کی ایک تازہ اشاعت [illegible] کر کے بہت افسوس ہوا - کہ وہ اپنے زیر اثر لوگوں کی جماعت [illegible] کی شہ پر دولت عثمانیہ کے خلاف آتش فتنہ و فساد بھڑکا رہے ہیں [illegible] غرض کے لئے اب وہ پھر ہندوستان آنا چاہتے ہیں - تا کہ یہاں کے مسلمانوں کو بھی اپنا موید بنا لیں - اور انہیں کسی طرح یمن کی گورنری [illegible] پر متعین کر دیا جائے - مگر علامہ رشید رضا کا یہ طرز عمل [illegible] قابل نفرین ہے - ہندوستان ایسے شخص کو جو اپنی گورنمنٹ کے [illegible] اور اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کے لئے بغاوت کا علم [illegible] سلام کرتا ہے - اے کاش سید رشید رضا بجائے اس [illegible] اشاعت کے قوم میں یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کرتا - [illegible] پورا کرنے کے لئے ہندوستان میں آتا - تو اسے بجائے [illegible] ملنے کے عزت و عظمت کی آنکھوں پر بٹھایا جاتا - اور [illegible] موجودہ غرض بھی پوری جاتی - لیکن - جو شخص دین کے بدلے دنیا [illegible] انجام کیسے بخیر ہو +

زمیندار کے لئے آخری چارۂ کار

ناظرین کرام کو یاد ہوگا - کہ [illegible] سنہ ۱۹۱۴ء کی اشاعت میں [illegible] زمیندار کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال [illegible] کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا [illegible] نائب وزیر ہند نے مسٹر بارل کے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ [illegible] کو یہ حق حاصل ہے - کہ عدالت العالیہ میں حکم [illegible] کے خلاف اپیل دائر کر [illegible] لارڈ کریو مزید غور سے قبل اس کارروائی کے نتیجہ کے منتظر رہیں گے [illegible] بظاہر بہت ہی امید افزا ہیں - زمیندار کی اپیل کے فیصلے [illegible] پریس ایکٹ کے سخت گیر شکنجوں کو دیکھ کر یہ امید موہوم نظر آتی تھی - کہ فیصلہ زمیندار کے حق میں ہوگا - مگر دوسری طرف مسٹر [illegible] کے مذکورہ بالا [illegible] کو دیکھ کر یہ خیال تھا کہ شاید ان امید افزا الفاظ سے ہی [illegible] کوئی عمدہ فیصلہ صادر فرمائے - لیکن واقعات نے [illegible] کیا - اور زمیندار کی ہر دو اپیلیں خارج کر دی گئیں - اب زمیندار کے لئے صرف ایک چارۂ کار باقی ہے - اور وہ لارڈ کریو کا [illegible] لئے وہ ان اپیلوں کی کارروائی کے منتظر تھے - ہمیں امید ہے کہ لارڈ کریو کی مدت انتظار اب منقضی ہو چکی ہوگی - اور ان کی طرف سے مزید غور کیلئے کوئی عملی کارروائی ظہور میں آئے گی -

بعض دیسی ریاستوں میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد

آج کل . . . . . بعض دیسی ریاستوں [illegible] مسلمانوں پر خاص طور پر [illegible] ہے انہیں نماز و اذان سے روکا جاتا ہے وعظ کہنے سے منع کیا جاتا ہے [illegible] چھین لی جاتی ہیں - لیکن افسوس کہ نہ تو وہاں کے حکام ہی [illegible] فرماتے ہیں اور نہ ہی دوسری جگہوں کے مسلمان اپنے ان [illegible] اور مظلوم بھائیوں کی آہ و زاری پر کان دھرتے ہیں - مسلم لیگ [illegible] ایک ریزولیوشن پاس کرنے اور اسے نہیں کاغذوں میں [illegible] اور کچھ نہیں کر پاتی - اور اخبارات ہیں - تو وہ کبھی کبھی جب کوئی [illegible] پیش آتا ہے - تو کچھ تھوڑا بہت لکھ دیتے ہیں - مگر گورنمنٹ کو [illegible] کو بند کرنے کیلئے پورے زور سے توجہ نہیں دلائی جاتی - ریاست [illegible] واقعات - رام پور راجوری کا تازہ واقعہ اور اس سے قبل [illegible] ہمیں ابھی بھولے نہیں گئیں - اور بھولیں بھی کیونکر - جبکہ [illegible] کا اور ملبا کر کے ان زخموں کو اور ہرا کیا جاتا ہے [illegible] روکنے کا [illegible] کوئی قرار واقعی انتظام نہیں کیا جاتا [illegible] ایک نامہ نگار نے ریاست بوندی میں بعض مسلم [illegible] ہے اور اس کے ساتھ مسلم لیگ کی طرف توجہ فرما کر [illegible] دہی میں کوشاں ہوگی +

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے کچھ شرکیٹ [illegible]

سلسلہ قبول الہامات میں سب کچا مولوی تھا سب مولوی ننگے ہو جائینگے

یہ الہام جسطرح ہمارے مولویوں کی حالت زار پر صادق آرہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالے روز بروز ایسے سامان پیدا کرتا جارہا ہے جن سے ان مولویوں کا ننگا پن بالکل آشکارا ہورہا ہے۔ اسوقت سلسلہ احمدیہ میں سب سے بڑا مولوی جناب مولوی محمد احسن صاحب ہیں اُنسے جب ایک امر کے متعلق حال ہی میں قادیان میں مشورہ طلب ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جامہ ندارم دامن از کجا آرم جو بعینہ مندرجہ بالا الہام کی صداقت پر دال ہے ذیل میں ہم مولوی صاحب موصوف کا ایک خط بنام مولوی محمد علی صاحب اور راجیکے کے مولوی غلام رسول صاحب کا رویا جوانہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور لکھکر روانہ کیا تھا۔ درج کرکے حامیان گدی اور خصوصاً ان ہردو مولویوں سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا اُنکی موجودہ حالت تقوے پر مبنی ہے راجیکے صاحب کا رویا صاف ہے۔ اُسمیں انصار اللہ کا گروہ جنکی تعداد اُن دنوں سو سے کچھ کم ہی تھی۔ دکھایا گیا تھا جن کے سرگروہ یہ ہردو مولوی صاحبان تھے اور رویا میں ہردو سرگروہوں کی شناخت کرا دینا اس خاص گروہ کی نشان دہی پر دلالت کرتا ہے جس گروہ کے یہ خاص الخاص مولوی تھے۔ یہ کہدینا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح بھی اسمیں کبھی شامل ہوئے تھے بے معنی بات ہے۔ کیونکہ حضرت موصوف نے کبھی لیڈنگ پارٹ اس گروہ میں نہیں لیا اور نہ انکے خاص اجلاس میں شریک رہے نہ انصار اللہ کی فہرست مطبوعہ میں آپکا نام لکھا نظر آتا ہے گویا آپ عملاً اس گروہ سے علیحدہ تھے ہمارے پاس مولوی راجیکے کے رویا کو جھوٹ سمجھنے کی کوئی دلیل نہیں سیاہ رویا میں جتلا یا گیا۔ کہ دوبارہ بیعت کرنا ثواب میں داخل ہے اس لئے جن لوگوں نے دوبارہ بیعت کی انپر لعن طعن کیا معنے رکھتا ہے امید ہے راجیکے اور اس کے متبع اس رویا سے سبق حاصل کرینگے۔

رویا مولوی غلام رسول صاحب راجیکے

[illegible] آدم اطہمنا و مرشدنا حضرت اقدس۔

[illegible] ورحمۃ اللہ وبرکاتہ + + + + + + + + + +

آج [illegible] صبح کیوقت ایک رویا دیکھا جس سے ابتک دل میں ایک تخت زور دار [illegible] ہو رہی ہے۔ دیکھا کہ حضور ایک تخت پر جلوہ فرما رہے ہیں اور جا[illegible] ان سے ایک گروہ جنکی تعداد سو یا سو سے کم یا زیادہ تک ہوگی ا[illegible] نہ حالت میں حضور سے کچھ فاصلہ پر کم تو ہی کیے تھے چپ چاپ بیٹھے [illegible]۔ بولتے نہیں۔ مگر ان کے اندر کی باغیانہ حالت ان کے چہرہ سے [illegible] نظر آتی ہے اور میں حضور کے بالکل پاس کھڑا ہوں۔ جب میں نے ان لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب سیاہ ہیں۔ گویا ان کے چہروں پر ظلمت چھائی ہوئی ہے۔ اور دیکھا تو سید محمد احسن صاحب اور سید سرور شاہ صاحب بھی ان کے پاس ہی بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کے چہرے بالکل سیاہ نہیں کچھ نیم سفید اور نیم سیاہی ملی ہے۔ لاجد دوسرے لوگ میں بوجہ اس روسیاہی کے اچھی طرح سے شناخت نہیں کرسکتا۔ + + + + + + + + اس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور نے شاید تجدید بیعت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ تب اس گروہ سے کوئی نہیں اٹھا۔ اور جب میں نے دیکھا کہ اس گروہ سے کوئی نہیں اٹھتا۔ تو مجھے سخت رقت طاری ہوئی جس سے میں نے یہ خیال کیا کہ اس گروہ سے تو کوئی نہیں اٹھتا چلو ہم خود بیعت کرکے تجدید بیعت کا ثواب لیتے ہیں۔ پھر میں حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کرنے لگا۔ + + + + + + + + + + + + + +

نقل خط جناب مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی

جو انہوں نے حضرت امیر قوم مولانا مولوی محمد علی صاحب کو ۵ فروری ۱۹۱۰ء کو لکھا

محب مکرم حضرت فاضل ایم اے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ سامی کے وصول سے تبرق خارین حاصل ہوا۔ ایہا المحب الاکرم۔ جناب کی دعا کا تو یہ خاکسار زیادہ ترمحتاج ہے۔ اور یہ تو جناب کا بڑا ہی انکسار ہے جو خاکسار سے دعا کی درخواست فرماتے ہیں۔ حسنات الابرار سیئات المقربین اور میں تو دعا گو ہی ہوں ؎

از دست گدائے بے نوا نیا ید ہیچ ۔ جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

جناب کو تو وہ فضیلت حاصل ہے جو جماعت میں کسی کو بھی حاصل نہیں۔ اور یہ بات کچھ میں خوشامد سے نہیں کہتا ہوں۔ **بلکہ میرا ایمان واعتقاد ہے۔** جو مقتضے اسکے اظہار کا ہوا۔ اور خوشامد کرنیوالے کو تو میں منافق سمجھتا ہوں بلکہ ملعون جانتا ہوں اور اس لئے کہ خوشامدی نہیں ہوں آپکی جناب والا میں چند مرتبہ گستاخانہ پیش آچکا ہوں عفو۔ عفو۔ عفو۔ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ۔ راقم محمد احسن امروہی ثم علی سرائے ۵ فروری ۱۹۱۰ء

نوٹ:۔ کیا مولوی صاحب کیطرف اس ایمان واعتقاد کی امر بغیر کسی قسم کی خوشامد کے اسوقت جبکہ موجودہ گدی کا آغاز ہوچکا تھا۔ [illegible]

مراسلات

نکات عجیبہ

الوصیت کی تفہیم

(از حضرت خلیفۃ المسیح)

(بدر جلد ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء)

حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں کہ جو خلیفہ ہونا تھا۔ اسکا معاملہ تو خدا کے سپرد کردیا۔ اور ادھر ۱۴ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی **خلیفۃ المسیح** ہو تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھران چودہ کو باندھکر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اسطرح تمہیں اکٹھا کردیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ تمام قوم کا میری خلافت پر اجماع ہوگیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنے والا ہے وہ خدا کا مخالف ہے چنانچہ فرمایا ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا۔

میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے واقعی ۱۴ آدمیوں کو **خلیفۃ المسیح** قرار دیا ہے اور ان کی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے (جنکو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کے لئے منتخب فرمایا) اپنی تقوے کی رائے سے اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ وامیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزارہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے تو کیا خدا تعالے ساری قوم کا بیڑا غرق کردیگا۔ ہرگز نہیں۔

نوٹ:۔ افسوس کہ باوجود اس کھلی نصیحت کے حامیان گدی نے پیر مقرر کرنے وقت ان ۱۴ متقی خلیفۃ المسیح بزرگوں کا فیصلہ لینا بھی گوارا نہ کیا۔ اور جلد بازی کرکے قوم کی ہوا بگاڑ دی۔ حضرت مولانا مرحوم کے اس قول کا حل بھی اسی تقریر میں ہے۔ جو حامیان گدی .. پیش کیا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے کسی انجمن نے خلیفہ مقرر نہیں کیا!! اس لئے جو ان کے نزدیک خلیفہ یا امیر مقرر ہو۔ وہ ضروری نہیں کہ ان ۱۴ متقی خلیفۃ المسیح بزرگوں کی اجماعی رائے سے ہو۔ حضرت مرحوم نے صاف لکھدیا ہے کہ جسکو خلیفہ بننا تھا۔ اس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کردیا یعنے اس کے بارہ میں کوئی ذکر نہیں کیا۔ بلکہ کسی خلیفہ یا امیر کا تقرر ۱۴ متقی بزرگوں کی اجماعی رائے پر چھوڑ دیا۔ اب غور کرو۔ کہ کیا ان متقی بزرگوں [illegible] سے پہلے مقرر کیا گیا اور انکی اجماعی رائے نے کوئی فیصلہ کیا ہرگز نہیں۔ بلکہ سرے سے اس اصول کا ہی نکار رہا کہ انکی رائے اس معاملہ میں کوئی چیز نہیں۔

خواجہ صاحب کا وجود معجزہ ہے

(از اڈیٹر بدر)

خواجہ صاحب کی تقریر کو سن کر اور قرآن شریف کے معارف اور حقائق کو سمجھکر بعض لوگ خواجہ صاحب کے وجود کو اس وقت معجزہ قرار دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک یہ معجزہ ہے مگر

یہ کس کا معجزہ ہے

یہ معجزہ ہے حضرت مسیح موعود کا جنکے ساتھ تعلق اور ارادت لانے اور جنکی دعاؤں نے خواجہ صاحب کو یہ توفیق بخشی اور ان میں ایسی استعداد پیدا کردی (بدر جلد ۹ ۱۵/۵۲)

نوٹ:۔ مگر بقول حامیان گدی اب یہ معجزہ نہیں رہا۔ اور خواجہ صاحب کی خدمات مسیح کا معجزہ ہے جاننے کے لائق ہیں چار سال میں اتنا تغیر۔ افسوس تعصب تیرا ستیاناس۔

ہم کسی کو کافر نہیں کہتے

(از مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر)

اثنائے تقریر مباحثہ میں مولوی محمد یحییٰ صاحب نے بڑے جوش سے فرمایا تھا۔ کہ دیکھو۔ اے لوگو! احمدی صاحبان ہمیں صرف [illegible] کہ ہم مرزا صاحب کو نہیں مانتے ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اور ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اسپر میں نے کھڑے ہوکر عرض کی کہ:۔

جناب مولوی صاحب ہم آپ کو کافر نہیں کہتے بلکہ چونکہ آپ ہمارے امام کو [illegible] ہیں کافر کہتے ہیں۔ اسواسطے ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے وہ کفر الٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔ پس اگر آپ اس [illegible]

نماز ہم آپ کے پیچھے کیونکر پڑھ [illegible] صاحب نے [illegible] جواب میں فرمایا کہ ہم آپ کو کافر [illegible] (بدر [illegible] ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء)۔

نوٹ:۔ یہ مذہب [illegible] معتقدوں کا حضرت [illegible] اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی تک رہا [illegible] وفات کے بعد [illegible] تسلیم [illegible] عمل نہ رہی۔ کیا مفتی صاحب اب بھی کوئی مذہب رکھتے ہیں یا [illegible] سے شائع کرکے دکھائیں۔ اور اپنے موجودہ پیر کی [illegible] تاکید کریں ورنہ خدا سے ڈریں۔ اور لومتہ لائم کی پرواہ نہ کرکے حضرت احمد کی اصل تعلیم پر عامل ہوں۔ غلو کرنے والوں کے گروہ میں شامل نہ ہوں

غیر احمدیوں سے چندہ لینا اور انکو دینا

(از حضرت خلیفۃ المسیح)

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ غیر احمدی لوگ اگر کسی دینی دنیوی عام خیرخواہی کے کام میں چندہ مانگیں۔ تو انکو دیا جاوے یا نہ دیا جاوے حضرت صاحب نے جواب میں لکھا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں آپ سے بدل کہتا ہوں کہ ایسے چندے پسند کرتا ہوں۔ بشرطیکہ چندے لینے والے اپنا منصبی فرض ادا کریں۔ لا ینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم (ممتحنہ پارہ ۲۸) صریح ارشاد ہے۔ اسپر غور کرلو۔ اور غور کرو۔ یہاں میر ناصر نواب صاحب مسجد وغیرہ کے لئے کفار سے بھی چندہ لیتے ہیں۔ پس کوئی بھی چندہ دے تو لے لو۔ انکار مت کرو۔ ہاں ابتلا سے بچو۔ نور الدین [illegible] ۱۹۱۰ء (بدر جلد ۹ نمبر ۸ صفحہ ۱)

نوٹ:۔ خواجہ صاحب اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے چندوں میں روک ڈالنے والے خدا ترسی سے کام لیں۔ مگر ہمارے مخالف احباب کے نزدیک خدا ترسی صرف دوسروں کو کہنے کے لئے ہے عمل کرنے کے لئے نہیں۔ کیا انکا موجودہ پیر اسپر کاربند ہے جس نے اپنے مریدوں کو اشاعت اسلام کے لئے چندہ دینے سے روکا ہے۔

فنا فی الشیخ

(بدر جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۶)

بدقسمتی سے نقشبندیہ نے اس کے یہ معنے سمجھے ہیں کہ [illegible] کا خیال اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ نماز میں بھی رکھا جاوے۔ اور [illegible] کیا جاوے۔ یہاں تک کہ تصور شیخ تمام خیالات پر مستولی ہو جاوے اور ہر طرف وہی صورت نظر آوے جو ایک شائبہ بت پرستی ہے مگر دراصل اس سے مراد یہ ہے کہ پیر کی اطاعت اور اخلاص میں یگانگت کی حد تک پہنچ جانا چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں:۔

"جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا۔ اور ہم نے اُن کے لئے دعا کی تو الہام ہوا۔

"تم پاس ہوگئے ہو"

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہوگیا ہے کیونکہ مخلص کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں۔ ایسے فقرے آجایا کرتے ہیں" حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اس سارٹیفکیٹ پر جو ان کے امام نے بلکہ خدا نے انکو دیا سچا ناز کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالے ہمیں بھی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ:۔ مگر اسوقت اگر مرزا ڈاکٹر صاحب اسپر ناز کریں تو انکو منافق اور فاسق قرار دیا جاتا ہے۔ جب ایسے مخلص جو یگانگت کی حد تک پہنچے ہوئے اور خدا کا سارٹیفکیٹ لئے ہوئے تھے۔ فاسق اور منافق ہیں تو پھر سلسلہ کی سچائی کی کیا دلیل ہے جب مسیح موعود کے درخت کے پھل ایسے خراب نکلے تو درخت کی اصلیت معلوم۔ خدارا خوف کرو۔ مسیح کی عزت کا پاس کرو۔ زبان طعن کو روکو۔

احمدی قوم سے ایک ضروری عرضداشت

برادران۔ السلام علیکم۔ ۲۴ اپریل کے خطبہ جمعہ میں میرزا محمود احمد صاحب نے اپنی خلافت کے بعض مخالفوں کے بارے میں بڑی شدومد سے کہا تھا۔ کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے مسیح موعود کو خطوط لکھے تھے کہ آپ قوم کا روپیہ کھا جاتے ہیں۔ میاں صاحب نے کسی خاص شخص کا نام نہ لیکن اس سے چند سال قبل انہوں نے مولوی [illegible] جسمیں یہی الزام قریباً انہیں الفاظ میں [illegible] پر لگائے تھے جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ میاں صاحب [illegible] چندروز نہ ہوئے کہ میں نے اخبار پیغام صلح کا [illegible] کہ آپ وہ خطوط جو ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود کو [illegible] تک میری عرضداشت کی طرف کوئی توجہ نہ [illegible]